Digitization by eGangotri

طلسم ہوش ربا

جلد اول

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری۔ پٹنہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

प्राप्ति
12/5/91

तिलस्म होशरुबा खण्ड - 1

लेखक - सैय्यद मुहम्मद हुसैन
प्रकाशक - खुदाबक्स ओरेन्टल पब्लिक लाइब्रेरी
पटना

कीमत - 100/=

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طلسم ہوشربا

جلد اوّل

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تقسیم کار :

مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

صدر دفتر :

مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

شاخیں :

مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی 110006

مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی 110003

مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، یونیورسٹی مارکٹ، علیگڑھ 202001

اشاعت : ۱۹۸۸ء

قیمت : سو روپے

برٹی آرٹ پریس (پروپرائٹر مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ)، پٹودی ہاؤس نئی دہلی سے طبع ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیشگفتار

داستان امیر حمزہ صاحبقران،
جس کے آٹھ دفتر ہیں۔ دفتر پنجم
طلسم ہوشربا
جو کل داستان امیرِ حمزہ کی جان ہے
اور، جس کی سات جلدیں ہیں
اس کی اوّل چار جلدوں کا ترجمہ منشی محمد حسین جاہ مرحوم نے
اور، آخری تین جلدوں کا ترجمہ منشی احمد حسین قمرؔ نے فرمایا
——— طلسم ہوشربا' (طبع سوم)، ۱/۵۰، 'خاتمۃ الطبع' از جانب مطبع/۶۶۴

آٹھ دفتروں کی چھیالیس جلدوں پر مشتمل تقریباً پچاس ہزار صفحات پر پھیلی داستان امیر حمزہ کا یہ پانچواں دفتر 'طلسم ہوشربا' جو قریب دس ہزار صفحات پر پھیلا ہوا اردو زبان کا طویل ترین نثری شاہکار ہے جسے اردو کی اپنی چیز اور خالص تصنیف ہونے کے باوجود اس کے لکھنے والے (کبھی کبھی بہک جانے کی بات اور ہے!) خاکساری اور انکساری سے ترجمہ ہی کہتے رہے!! اور جو ۱۹ ویں صدی میں اس طویل داستانی سلسلہ کی شائع ہو کر منظر عام پر آنے والی پہلی کتاب ہے، پیش خدمت ہے۔

طلسم ہوشربا، جس کا محض نام ہی ہمیں ایک ایک طلسمی دنیا میں لے جاتا ہے، اس معنی میں اردو نثر کا شاہکار ہے کہ اردو میں اتنے وسیع اور متنوع پیمانہ پر نثر کا استعمال کسی دوسری جگہ نہیں ملتا ——— اور نہ اتنے بڑے پیمانے پر رزم (= حمزہ وغیرہ) بزم (= عاشقی وغیرہ) اور عیاریاں (= عمرو وغیرہ) کہیں اور مل سکیں گی۔

آٹھ دفتری داستان امیر حمزہ کے اس پانچویں دفتر یعنی 'طلسم ہوشربا' کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ داستان کے بقیہ سات دفتروں کی تو تھوڑی بہت، فارسی بنیادیں مل جاتی ہیں ——— لیکن دفتر پنجم یعنی طلسم ہوشربا خالص ہندستانی تخلیق ٹھہرتی ہے، اور اس لحاظ سے ہندستان کو اردو زبان کا ایک نادر تحفہ، جس کا پہلا ڈھانچہ سن ستاون سے قبل رام پور میں میر احمد علی نے کھڑا کیا، اور جسے ان کے بعد اگلی پیڑھی کے انبا پرشاد (شاگرد میر احمد علی) نے (اس سماعی روایت کو) اور مضبوط کیا اور پھر ان کے بیٹے غلام رضا نے 'سمع' کو 'بصر' میں ڈھال کے سنی جانے والی داستان کو پڑھی جانے والی کتاب میں ڈھال دیا جو چودہ جلدوں میں، غیر مطبوعہ، رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔

طلسم ہوشربا اصلاً سات بلکہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے (کہ جلد ۵ کے ۲ حصے ہیں) اور ۲ جلدیں مزید 'بقیہ طلسم ہوشربا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی آئیں، اس طرح اس کی کُل دس جلدیں ہوتی ہیں۔ گویا پوری ۴۶ جلدی داستان حمزہ کے دسؔ یعنی ایک چوتھائی سے کچھ ہی کم حصّے پر ہوشربا حاوی ہے۔ یہ دو داستان گویوں کا کارنامہ ہے: محمد حسین جاہ نے اولیں چار جلدیں لکھیں احمد حسین قمر نے بقیہ ساری جلدیں تمام کیں۔ یہ داستانیں لکھی بعد میں گئیں، سنائی پہلے! اس لیے لکھت میں آنے سے قبل ہی مشہور ہو جاتیں تھیں اور لکھ جانے کے بعد بھی سنائی جاتی رہیں، زیادہ فرق نہیں آیا۔ داستان امیر حمزہ، اور اس داستانی سلسلے کی اہم ترین کڑی طلسم ہوشربا کو، اردو میں جتنا پڑھا گیا، اور جتنا سنا گیا، اردو کی کوئی اور تخیل تخلیق، اس اعتبار سے، اس کے نصف قد کو بھی نہیں پہنچی۔ عوام الناس سے لیکر نوابوں اور بادشاہوں تک، غربا سے امرا تک، شعرا ادبا تک (مرزا غالب بھی!) سب اس کی زلف کے اسیر تھے! پہلی جنگ اور پھر دوسری جنگ عظیم تک یہ محیط کُل کی روایت کسی نہ کسی طور جاری رہی، اگرچہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے درمیانی عرصے میں گھٹیا درجہ پر ندیم صہبائی فیروزپوری، اونچے درجہ پر ظفر عمر (بہرام کی گرفتاری، نیلی چھتری وغیرہ) اور خالص ترجمہ کے درجہ پر تیرتھ رام فیروزپوری خاموشی سے طلسم کی جگہ لیتے چلے گئے! فرصت اور مہلت کے اوقات سکڑ رہے تھے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سننے سنانے سے زیادہ اب پڑھنے کا دور حاوی آ چکا تھا۔ تاہم وہ کرشمہ زائیاں اور سحر طرازیاں، وہ تخیل کی آزاد اڑان، وہ نیکی اور بدی سے ملی جلی زندگی کا تنوع اور اس میں ہیرو کی حیرت ناک غیر معمولی بہادری اور ذہانت اور ان کے بل پر اعلیٰ ترین کامرانی ——— اس سب کو دیکھنے کی خو تو تھی ہی، وہ داستان امیر حمزہ نہ سہی تیرتھ رام فیروزپوری کے اسرار دربار لندن اور گردش آفاق کا مترجم سلسلہ سہی! بہرام کے کارنامے ہی سہی! وقت سکڑ رہا تھا اس کے ساتھ حجم بھی سکڑتا رہا۔ یہاں تک کہ آزادی کے بعد وہ سیل بیکراں 'جاسوسی دنیا' اور 'طلسمی دنیا' جیسی جوئے کم آب میں سمٹ آیا۔ 'طلسمی دنیا' مقبول نہ ہو سکا کہ وقت جو بدل چکا تھا اس کا اندازہ اس کے سنچالکوں کو نہ ہو سکا۔ 'جاسوسی دنیا' البتہ اتنا ہی مقبول رہا جیسا اپنے زمانے میں طلسم ہوشربا تھا، اور یہ مقبولیت اس درجہ پر رہی کہ ابن صفی کے انتقال کو کئی سال گزر گئے لیکن پھر بھی 'جاسوسی دنیا' ابھی ایک دو سال قبل تک اسی پابندی کے ساتھ ماہنامہ کی شکل میں پرانے شماروں کو چھاپتا اور دھوم دھام سے فروخت ہوتا رہا ہے ——— اور سرحد پار متعدد مقبول ڈائجسٹ 'جاسوسی دنیا' کی پوری پوری کہانیاں اپنے یہاں تمام و کمال یا قسط وار دیتے رہتے ہیں۔ کسی نہ کسی طور تحیر زائی اور اس میں انسانی دلچسپی اسی طرح نئے نئے نقش بناتی رہی ہے!

ہند ایرانی کلچر کی جو باقیات بیسویں صدی کے اوائل تک جتنی اور جس حد تک محفوظ رہ گئی تھیں، ہوشربا میں اس کلچر کے تقریباً ہر پہلو کی جھلکیاں مل جاتی ہیں۔ یہ کلچر جو ہند آریائی تہذیب کے دو دھارون ملن تھا۔ عیسیٰ سے گیارہ بارہ سو سال پہلے کا دھارا اور عیسیٰ سے گیارہ بارہ سو سال بعد کا دھارا: جس میں دونوں نے اپنی اپنی حسین ترین روایتوں کو ہم آمیز کر کے دنیا کے ایک شکیل ترین تہذیبی آمیزہ کو جنم دیا ہو شربا میں عالمی تاریخ و تہذیب کی اس خوبصورت یادگار کو بڑی تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس دور کی تہذیب، سماج، اور زبان، ان تینوں کے مطالعہ کے لیے ہوشربا ایک قیمتی خزانہ ہے۔

طلسم ہوشربا کا رشتہ اردو داستان کے رشتہ سے فارسی داستانِ امیر حمزہ (= قصۂ امیر حمزہ = حمزہ صاحبقراں = حمزہ نامہ = رموز حمزہ = اسمار الحمزہ) سے جوڑا جاتا رہا ہے جو روایۃً فیضی کی طرف منسوب کی جاتی رہی ہے لیکن جو واقعۃً فیضی سے قبل ہمایوں (م ۹۶۳ھ) کے عہد میں بھی موجود تھی اور اس دھوم دھام سے موجود تھی کہ ہمایوں نے اس عہد کے بہترین ایرانی فنکاروں کو اُسے مصوّر کرنے پر مقرر کیا، اور پھر اکبر کے عہد میں یہ کام انجام کو پہنچا (اس مصوّر حمزہ نامہ کے منتشر اوراق چند سال قبل آسٹریا سے طبع ہو چکے ہیں۔ یہ اشاعت صرف تصاویر پر مشتمل ہے اور متن سے عاری ہے) (مصوری پر جو مواد سامنے آیا ہے اس میں آسانی سے یہ تذکرہ مل جاتا ہے۔ اکبر کے عہد میں مغل مصوری اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھی ہندستانی اور ایرانی مصوروں کر فن مصوری نے جو شاہکار تخلیق کر رہے تھے ان میں حمزہ نامہ بھی شامل ہے۔ اور ان میں خدابخش لائبریری کا تاریخ خاندانِ تیموریہ کا مصوّر نسخہ بھی شامل ہے جو مصوری کی دنیا کا تاج محل کہلاتا ہے ———— یعنی قدیم زمانے کے حمزہ نامہ کو اکبر کے عہد میں بس مصور کیا گیا! اور یہ جو فیضی کا نام بار بار اس کے مصنّف کی حیثیت سے آ رہا ہے تو عین ممکن ہے کہ جس طرح تاریخ خاندانِ تیموریہ میں قدیم تر تاریخوں سے مدد لیکر تاریخی متن بھی شامل رکھا گیا اسی طرح حمزہ نامہ کو دوبارہ لکھا گیا ہو اور لکھنے میں فیضی شامل رہے ہوں) اتنی اہمیت جس داستان کو عہد ہمایوں میں حاصل ہو جائے، تو وہ جو ایک دوسری روایت کے مطابق اسے عہد تغلق کی چیز کہا گیا ہے، اور ایک تیسری روایت کے مطابق عہد غزنوی کی چیز ———— تو کوئی عجب نہیں کہ یہ سچ مچ اتنی ہی قدیم رہی ہو۔ فی الحال تو بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ خدابخش لائبریری میں ایک داستان فارسی میں زبدۃ الرموز کے نام سے موجود ہے جس کے مولف حاجی قصہ خواں ہمدانی نے ۱۰۲۲ھ / ۱۶۱۳ء میں ———— حیدرآباد پہنچ کر ابے عبداللہ قطب شاہ کے لیے لکھا ———— لکھتے وقت ہمدانی کے پاس داستان حمزہ کے کئی نسخے تھے جن میں ابوالمعالی نیشاپوری، جلال بلخی، اور سلطان حسین مشتاقی کے فارسی ورژن قابل ذکر ہیں۔ یعنی داستان کے متعدد نسخے ۱۶۱۲ء سے قبل بھی موجود تھے۔

داستانِ امیر حمزہ فارسی میں جو بھی ملتی ہے ایک جلد میں یا چھوٹی چھوٹی دو جلدوں میں دستیاب ہے۔[1] اردو میں بھی یہ داستان فورٹ ولیم کالج کے توسط سے، خلیل علی خاں اشک کے قلم سے (۱۸۰۱ء) ایک ہی حصہ میں آ گئی۔ نصف صدی بعد امان علی خاں غالب لکھنوی نے (۱۸۵۵ء میں) اپنا ورژن اردو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس آخر الذکر کو یا دونوں ورژنوں کو سامنے رکھ کر مطبع نولکشور نے عبداللہ بلگرامی کے قلم سے تیسرا ورژن (۱۸۷۱ء) پیش کیا جو معمولی ترمیموں کے ساتھ پہلے سید تصدق حسین

۱۔ رموز حمزہ تہران سے بھی شائع ہوئی اور نولکشور سے بھی۔ حال ہی میں تہران سے 'قصہ حمزہ یا حمزہ نامہ' بہ اہتمام مرتبہ جعفر شعار، معمولی ضخامت کی دو جلدوں میں شائع ہوا ہے، جو ایک قول کے مطابق، تہران سے ۱۲۷۴ھ میں سات جلدوں میں چھپا (خدابخش کیٹلاگ ۸ / ۱۸۱) خدابخش کیٹلاگ کو غلط فہمی ہوئی یہ سات جلدیں نہیں سات حصے تھے جو دو جلدوں میں سما گئے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رضوی ایڈیشن (۱۸۸۷ء) کی شکل میں، اور پھر آخری بار عبدالباری آسی (م ۱۹۴۵ء) ایڈیشن کی صورت میں سامنے آیا۔

پنج تنتر/کلیلہ و دمنہ/انوار سہیلی اور الف لیلیٰ کے نمونے سامنے تھے ہی؛ کہانی میں کہانی سننے کے لیے داستان طرازی کا مزاج کافی تھا۔ محلوں کے تھکے ہارے مکینوں کو اپنی آنکھیں تھکانے اور اپنا ذہن خرچنے کی کیا ضرورت، جب وہ کسی دوسرے کی زبان اور ذہن کچھ دیر کے لیے خرید کے ایک داستان سن کے خوابِ خرگوش میں چلے جاتے تھے۔ محلوں سے ہوتی یہ داستانیں شادہ شدہ گلیوں اور گھروں تک پہنچتی گئیں، اور داستان گو اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں طبقوں کے مذاق کا خیال رکھتا ہوا کلی پھندنے لگاتا چلا گیا۔ تاہم یہ کہنے اور سننے کی حد تک محدود داستان، سننے سنانے میں ایک محلّے یا ایک شہر تک ہی محدود رہتی؛ مطبع والوں نے اندازہ لگالیا کہ انھیں چھاپ دیا جائے تو اس میں دلچسپی لینے والوں کا جو وسیع تر متنوع حلقہ موجود ہے اُسے اس کی من چاہی چیز ملے گی تو وہ اس کا بہتر بدل دے گا (جس پر دنیا چل رہی ہے یعنی مالی منفعت!)۔ چنانچہ داستان گویوں کو داستان نویسوں میں تبدیل کر دیا گیا اور داستان امیر حمزہ کی مختصر سی ایک جلد ۴۶ ضخیم جلدوں میں ڈھلتی چلی گئی۔ داستان گو (جو اب داستان نویس تھے) اُسے ترجمہ بھی کہتے رہے (کہ رشتہ ماضی سے رکھنا اس عہد کا شیوہ تھا) تصنیف بھی (کہ واقعتہً تو یہ تصنیف ہی تھی!)۔

○

طلسم ہوشربا تصنیف ہے ترجمہ نہیں طلسم ہوشربا، داستان امیر حمزہ کا ایک حصّہ بتایا جاتا ہے۔ اور خود داستان ——— ایک قدیم تر فارسی قصّہ داستان امیر حمزہ سے ماخوذ بتائی جاتی رہی جبکہ ——— کوئی ایسی قدیم فارسی داستان امیر حمزہ دستیاب نہیں موجودہ ضخیم داستان امیر حمزہ اردو جس کا ترجمہ قرار دی جا سکے ——— اور کوئی فارسی یا اردو داستان امیر حمزہ ایسی موجود نہیں کہ طلسم ہوشربا جس کا ترجمہ کہی جا سکے بجز اس کے کہ داستان امیر حمزہ اردو اس نام کی قدیم فارسی داستان کا چربہ ہے یا اسے اپنا سرچشمہ بنایا ہے ——— اور طلسم ہوشربا قدیم داستان یا اردو داستان سے مستفاد ہے تو محض اس حد تک کہ ناموں میں خاصا اشتراک ہے اور، کارناموں میں بھی جا بجا اشتراک ہے۔

دراصل اردو والوں نے عظیم تر ادبیات فارسی سے ناتا جوڑنے کی کوشش میں یہ کہنے میں فخر محسوس کیا کہ وہ طلسم خود تصنیف نہیں کر رہے، بلکہ داستان کے ایک اسی نام کے حصّے کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ تاہم چونکہ یہ امر خلاف واقع تھا اس لیے ایک ہی سانس میں اسے ترجمے کے ساتھ تصنیف بھی قرار دیتے رہے۔ اس میں ان طلسم کاروں کے ساتھ مطبع کے کارپردازوں اور مالکوں کو بھی برابر کا یا کچھ زیادہ ہی دخل رہا جنھوں نے اسے بھی اپنی بزنس یا تجارتی گُر کا حصّہ جانا کہ فارسی والوں سے رشتہ ظاہر کیا جاتا رہے کہ انیسویں صدی کے اواخر تک تنہا اردو میں وہ عظمت نہیں تھی جو فارسی کے نام سے وابستگی میں پیدا ہو جاتی تھی۔ ورنہ یہ سب کیا تھا کہ تسلسل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے ساتھ، بلکہ فقہی اصطلاح میں تواتر کے ساتھ، یہ روایت لکھنؤ اور دہلی دونوں میں عام ہے کہ بڑے داستان گو لکھتے نہیں تھے سناتے تھے ______ لکھنے والے 'کاتب' اسے سن کے لکھتے جاتے تھے۔ اور پھر، جب بھی کچھ چھپ کر آتا تھا تو مصنف پوری خاکساری سے اور طابع پوری تاجرانہ دانشوری کے ساتھ اس کارنامے کو تصنیف کے ساتھ ساتھ 'ترجمہ' بھی لکھ دیتا تھا۔

تصنیف کو ترجمہ کہہ کر پچھلوں سے رشتہ جوڑنے کی کوشش دراصل اس وقت کی ایک اہم قدر کا شریفانہ اظہار تھی کہ کسی سے کچھ لو تو احسان کا تقاضا ہے اس سے زیادہ بتاؤ جتنا اس کا حق ہے۔ اگر پچھلوں نے کوئی طلسم ہوشربا لکھی تھی تو وہ اگلوں کے لیے انسپریشن تو بہر حال بنی: اس کے کردار لیے، اس کے عیّار لیے، اور کبھی کچھ باتیں آٹے میں نمک کے طور سے لے لیں۔ اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ اصل ۲۵ صفحے کی داستان ترجمے میں نو دس ہزار صفحوں پر پھیل گئی۔ اگر خیال اصلاً پیشرو کا ہے تو اس پر چاہے ایک پوری عمارت کی تعمیر ہو جائے، عمارت کا نام اس خیال آفریں کے نام پر ہی رہے: ایسی قدریں، اب اس عہد میں، جب پیشروؤں کے پورے پورے افکار پس رو اپنے ناموں میں ٹانک لیتے ہیں، سمجھ میں آ بھی تو نہیں سکتیں!

جن پیشرو داستان نویسوں کے نام طلسم ہوشربا کے 'مترجم مصنفوں' نے لکھے ہیں وہ پرانے زمانے کے فیضی اور نئے عہد کے انبہ پرشاد، غلام رضا اور میر احمد علی ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ میر احمد علی، اور انبہ پرشاد کی روایت سے، انبہ پرشاد کے بیٹے غلام رضا کی تصنیف کردہ طلسم ہوشربا چودہ جلدوں میں طلسم باطن ہوشربا اور طلسم ہوشربائے باطن کے نام سے رام پور میں مخطوطہ کی صورت میں محفوظ ہے۔ یعنی اردو میں یہ داستان ایسی ہی ضخامت کے ساتھ قبلاً وجود میں آ چکی تھی۔ لیکن جس طرح ان لوگوں نے بھی 'اصل فارسی' کو اپنا سرچشمہ بنایا تھا، مطبوعہ طلسم ہوشربا کے مصنفوں نے بھی 'اصل فارسی' کو اپنا ماخذ قرار دیا، یہ اور بات ہے کہ دونوں کا سرچشمہ یا ماخذ محض ایک خیالی وجود ہے یا 'اقلیدس کا ایک فرضی نقطہ' جو زیادہ سے زیادہ پھیل سکا تو نیشنل لائبریری کے بوہار کلیکشن کے 'قصہ فیلسوف' تک، جسے فہرست نگار (عبد المقتدر) نے ہوشربا والا قصہ ٹھہرایا، جو صحیح بات نہیں! داستان امیر حمزہ، رموز حمزہ، قصہ امیر حمزہ، اسمار الحمزہ، حمزہ نامہ، زبدۃ الرموز کہیں بھی طلسم ہوشربا کا نشان نہیں ملتا۔ دراصل یہ فارسی میں تھی ہی نہیں۔ اسے تو میر احمد علی اور میر قاسم علی اور ان کے شاگردوں نے اردو ہی میں لکھا۔ یہ اس کا پہلا نقش تھا (رام پور میں یہ داستانیں ۱۸۴۰ء — ۱۸۶۵ء کے درمیان لکھی گئیں) جو نولکشور سے قبل کی بات ہے۔ خود احمد حسین قمر نے اس کا اعتراف کیا ہے (ہوشربا ۵: ۲/ ۶۲۷) کہ مصنف اوّل احمد علی ہیں۔

○

وہ مشہور روسی حکایت آپ تک بھی پہنچی ہوگی جس میں مہم جو جب ساری منزلیں سر کر کے اس چٹان تک پہنچ جاتا ہے جہاں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اب وہ بسہولت اپنا نام لکھ کر بقائے دوام کی ضمانت حاصل کر سکتا ہے تو اُسے وہاں یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ ناموں کے لیے مخصوص ساری جگہ بھر چکی ہے، اب مزید گنجائش نہیں۔ لکھنا چاہو تو بیشک لکھ سکتے ہو لیکن بس آخری نام کھرچ کے! اس ہدایت نامہ میں یہ بات محذوف تھی کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا کہ تمہارے بعد آنیوالا بالکل اسی طرح تمہارا نام کھرچ کے اپنا نام لکھتا جائے گا اور اس کے بعد اس کا نام کوئی اور کھرچے گا اور اس کے بعد... !

ہماری اقدار ایک ایک کر کے ریزہ ریزہ بکھر رہی ہیں۔ ایک اعلیٰ قدر کبھی یہ بھی رہی تھی کہ گزرے ہوؤں کے نیک نام کو ضائع نہ کرو ("نام نیک رفتگاں ضائع مکن") شعر کے دوسرے حصّہ میں ایک لالچ بھی دیا گیا ہے (کاش نہ دیا گیا ہوتا!) کہ جانے والوں کا نام قائم رکھو گے تو آنے والے تمہارا نام بھی بچا لیں گے ("تا بماند نام نیک برقرار") اقوام متحدہ کے سربراہ اور عظیم صوفی ہیمر شیلڈ کی وہ دلدوز چیخ آج بھی کانوں میں گونج رہی ہے کہ آخر نام میں کیا رکھا ہے! آخر ہم سب کی یہ کوشش کیا ہے؟ کہ جب ہم دنیا سے گزر جائیں تو زندوں کے خیالات بار بار ہمارے نام کے گرد گھومتے رہیں! ہمارا نام! بے نام ابدیت سے تو ہم بچ ہی نہیں سکتے۔ ہماری زندگی اور ہمارے اعمال کے نتائج کھرچے تو نہیں جا سکتے! نہ انہیں امتیاز یا نشانات ملنے سے روکا جا سکتا ہے!! وہ عزت کا باعث ہوں یا شرمندگی کا!!!

کسی گزرے ہوئے کا نام ضائع مت کرو، کوئی پچھلا نام کھوجو مت، مت کھرچو، کہ تمہارا نام وہاں آجائے! بالآخر تو تم بھی کھرچ دیے جاؤ گے!!

کتنے ہی معاملوں میں ہمارے پیشرو ہم سے بہت بڑے تھے زیادہ خوش نصیب تھے، (مثلاً یہی کہ ان کے پاس وقت بہت تھا) طلسم ہوشربا کا خصوصاً اور داستان امیر حمزہ اور بوستان خیال وغیرہ کا عموماً جیسا تفصیلی مطالعہ ان لوگوں نے کیا اور اپنے مطالعہ کے جو نتائج قلمبند کیے وہ آج بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

ان داستانوں کا دور بظاہر گزر چکا۔ ہمارے ہمعصروں میں بس شاید دس پندرہ لکھنے والوں نے یہ داستانیں الف سے یے تک پڑھی ہوں! اتنا ہی بہت ہے ہمارے لیے کہ کسی نے بھی "ادب دوستی میں" اتنی فرصت تو نکالی! اور شکر گزار ہونا چاہیے ہمیں ان محسنوں کا، جنھوں نے ہم پر روشن کیا کہ چالیس پچاس ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے ان "خاکساران جہاں" کو حقارت سے نہ دیکھیں، کون جانے کب اس گرد میں سے کسی سوار "کسی شہسوار" کا چہرہ چمک اٹھے!

قبلاً، کوئی کسی موضوع پر اچھا کام کر چکا ہو تو اس سے بہتر خراج تحسین اور کوئی ہے بھی نہیں جس کی طرح ہم نے ڈالی ہے! اس طور پر کہ پیشروؤں نے فن داستان گوئی پر، داستان امیر حمزہ پر اور خصوصاً طلسم ہوشربا پر جو کچھ لکھا ہے اس کا متعلقہ حصّہ طلسم ہوشربا کے اس خدابخش ایڈیشن کے ساتھ اقتباساً یکجا کر دیا جائے: پہلے تنقیدی اور تحسینی تحریریں ہوں جس سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قاری موضوع سے قریب ہوتا چلا جائے؛ درمیان میں 'برزخی' تحریریں ہوں، جن میں تحسین کے ساتھ تحقیق بھی جڑی ہوئی ہے، اور آخر میں خالص تحقیقی تحریریں!

سو، یہ تحسینی، تنقیدی اور تحقیقی تحریریں مصنفوں کیلئے شکرگزاری کے ساتھ مقدمہ طلسم ہوشربا کے طور سے پیش کی جا رہی ہیں۔

○

تہذیب، سماج اور زبان —— تینوں کے مطالعہ کے لیے طلسم ہوشربا ایک اہم ماخذ ہے۔ تہذیب اور سماج کو کچھ آپ خود تلاش کرلیں، کچھ ہم مدد کرتے ہیں!

زبان ایک سماجی عمل بھی ہے، تہذیبی وسیلۂ اظہار بھی۔ اس کے پیشِ نظر لفظیات کی شکل میں بازیافت کی ایک کوشش کی گئی ہے: یہ فرہنگ نہیں، یہ فرہنگ کا بدل بھی نہیں ہے۔ یہ صرف جاتے ہوئے زمانے کو لفظوں کے واسطے سے اسیر کرنے کی ایک آرزو ہے جسے صفحہ صفحہ اور سطر سطر تلاش کر کے یکجا کر دیا گیا ہے کہ ان لفظوں، محاوروں، اصطلاحوں اور استعمالوں کے آئینہ میں بیسویں صدی کے اوائل تک کا رواجِ عام اور اس کے توسط سے، ممکن حد تک، وہ تہذیب اور سماج سامنے آجائے جسے تاریخ سے زیادہ معتبر اور بے بدل صورت میں ادب محفوظ رکھتا ہے! لفظیاتِ طلسم ہوشربا کو مقدمہ طلسم ہوشربا کی مانند مستقل بالذات الگ جلد کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے اس امید کے ساتھ کہ یہ دونوں ساتھی جلدیں اپنی حقیر جسامت کے باوجود متن کی دیو قامت جلدوں کے مطالعہ کی راہیں روشن کرنے میں معاون ہوں گی۔

—— عابد رضا بیدار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ مثمن چمن سیر احمینستان کوہ و مکان کا فرمانروا باشان کا

افسانۂ دلپذیر و قصۂ بے نظیر طلسم کلام سحر تاثیر و ہوش ربائے جادو تقریر
نوعروس کلام زیبا و نوطرز تقریر مرصع و تحریر حیرت افزا اعنی

جلد اول

طلسم ہوش ربا

ترجمہ داستان

امیر حمزہ صاحبقران

بار ہشتم

تصنیف ناظم فرشتہ زمان و داستان گوئے شیرین بیان سخن سنج معنا خوان
پسندیدۂ مجالس امیران و رئیسان سرآمد اہل فن رشک اہل ہنر جناب منشی محمد حسین متخلص بہ جاہ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحلیۂ طبع محلّٰی ہوئی

باہتمام کیسری داس سپرنٹنڈنٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثناے لاتعداد اُس ساقی ازل کو سزاوار ہی کہ جس نے خراب آبادِ گیتی کو بعد اسے مستانہ کن فیکون آرایش دی اور نعت مع تحفہ درود اُس مست پیمانۂ الست کی ہر جرعہ نوش جام خرد کو درکار ہی کہ جس نے سرمستان خمخانۂ کفر و ضلالت کی بیک ساغر ظہور خمار شکنی فرمائی صلے اللہ علیہ و آلہ العظام و اصحابہ الکرام زان بعد خدمت جمیع خرمن ارباب علم و ہنر و رمز شناسان دقائق معانی پرور عالی پایگاہ خاک راہ سید محمد حسین جاہ بگوش ہوش سخندان ذی ہوش خطاپوش عرض رسا ہی کہ داستان امیر حمزہ فسانۂ دلکش و مرغوب پسندیدۂ ہر طالب و مطلوب اہل ہنر ہے گوہر دریاے خوش بیانی زہے آفتاب سپہر نور زبانی کہ زبان توصیف و بیان تعریف نسبت اُسکے قاصر ہی منجملہ اُس کے ایک طلسم حیرت زا مسمی بہ طلسم ہوش رُبا نہایت نادر ہی لہذا اُس شاہد دلرباے رعنائی و محبوب خوش اداے زیبائی کو جاہا کہ زبان اُردو مین بطرز فصیح و محاورات صحیح جلوہ گاہ تحریر مین لائے اور مشتاقان ادائے محبوب تصص کو اُسکی کرشمہ سنجی پر لبھائے بفضلہ و کرمہ و منہ التوفیق و ہو الرفیق الاعلیٰ

التماس مترجم بخدمت ناظرین والا تمکین فسانۂ ہذا

واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ کے سات دفتر ہین اور بغیر ملاحظہ دفاتر مذکور کے دشوار ہی امیر اور عمرو اور زمرد شاہ اور بختیارک اور افراسیاب جادو وغیرہ کے نام سمجھ مین آئین بایں خیال گزارش ہی کہ امیر حمزہ پسر سید خواجہ عبد المطلب سردار خانہ کعبہ کے ہین اور عمرو اُن کا عیار ہی اور امیر حمزہ نے اپنے پوتے کو بادشاہ لشکر کیا ہی کہ نام اُسکا سعد بن قباد ہی اور آپ سپہ سالاری لشکر کی کرتے ہین اور جتنے بیٹے امیر حمزہ کے ہین وہ سب مطیع اُسی پوتے کے ہین جو بادشاہ ہی اور بادشاہ روئے زمین بہت سے کہ جنکا ذکر اِس قصہ مین آئیگا وہ سب ہمراہ لشکر کے اپنی اپنی فوج لیے رہتے ہین اور امیر حمزہ ایک بادشاہ جلیل القدر زمرد شاہ باختری

سے کہ جسکو لقا ہی کہتے ہین اور اُس نے دعوئے خدائی کا کیا ہو لڑ رہے ہین اس لیے کہ وہ دعوی باطل سے باز آئے اور امیر کے ہاتھ سے جس ملک مین لقا بھاگ کر جاتا ہی وہان کا بادشاہ اور رعایا سب اُسکو اپنا خدا سمجھ کر اطاعت کرتے ہین اور بنا بر اسکے حکم کے امیر سے لڑتے ہین اور لقا کے ساتھ بیٹا نوشیروان کا فرامرز رسن نوشیروان بھی ہو کہ اُس سے امیر پہلے لڑ چکے ہین اب اُسنے لقا کا ساتھ کیا ہی اور وزیر فرامرز کا بختیارک بن بختک شیطان درگاہ لقا بنایا گیا ہی کس لیے کہ خدائی مین کوئی شیطان بھی چاہیے غرض لقا نے پہلے جاکر طلسم ہزار شکل مین پناہ لی تھی جب وہ امیر نے فتح کر لیا تو لقا کوہستان کی طرف آیا ہی طلسم ہزار شکل کا ذکر پہلے اسم طلسم کے ہی بوجہ اس کے کہ طلسم ہوش ربا کا حقیر کو بیان کرنا منظور رہا اس لحاظ سے اُس طلسم کو ترک کیا کہ باعث طوالت افسانہ نہ ہو۔

آغاز داستان حیرت بیان طلسم ہوش ربا اور داخلہ لشکر لقا کوہستان مین نظم

مغنی نغائے کہ آمد جہان ÷ درین زیر بنیاد دہ آسمان ÷ درین دور دوار تالم جو نے ÷ بہ احوال جم یا باحوال کے

فرد نگارندہ نقاش معنی قریب ÷ عروس سخن را چنین دادہ زیب

ساقیان خمخانہ اسرار و جرعہ نوشان جام افکار بادۂ ارغوانی سخن تحریر سے ساغر قرطاس کو اسطرح مملو کرتے ہین کہ جب زمرد شاہ باختری نے طلسم ہزار شکل سے رہائی پائی اُسکے وزیر بدتدبیر نے صلاح بتائی کہ ملک کوہ عقیق گلزار سلیمانی کا بادشاہ عالیجاہ فوج بیکران و پہلوانان دوران رکھتا ہو اور اُسی ملک سے ڈانڈا طلسم ہوش ربا کا ملا ہو حاکم طلسم افراسیاب جادو شہنشاہ ساحران نہایت زور آور ہو کہ نہیب شمشیر سے اُس کے سرکشان دہر کانپتے اور تھراتے ہین اور سحر آزمائی سے سامری عہد و جمشید روزگار کان پکڑتے ہین ابیات خداوند افرنگ چتر و کلاہ ÷ کہ از ماہی او سکہ زو تا بہ ماہ ÷ بدینگونہ آرایش تاج داد ÷ کہ دوران زبیمش باو باج داد ÷ فی الجملہ بصلاح وزیر زشت شیر زمرد شاہ سمت کوہ عقیق روانہ ہوا اور بعد قطع منازل و طی مراحل جب قریب اُس ملک کے پہونچا ہرکارون نے خبر آمد زمرد شاہ کوہ عقیق کے بادشاہ سلیمان عنبر مو کو ہی کو دی وہ کشتیان زر و جواہر کی نذر کے لیے تیار کر کے مع ارکان سلطنت شہر کے باہر آیا اور شہر کو واسطے آراستگی کے حکم دیا تمام شہر آئینہ بند ہوا الحاصل استقبال کر کے لقا کو داخل شہر کیا اور دار العمارۂ شاہی مین پہونچایا یہان امرا و وزرا وارکین سلطنت و دلیران بہت حاضر تھے اُنکا مجرا اور سلام ہوا مقام صدر مین تخت شاہی بچھا تھا اُسمین جواہر اعلی و بیش قیمت جڑا تھا اُسپر لقا آکر جلوہ فرما ہوا ارباب نشاط و ساقیان سیمین ساق مطربان خوش آواز و با مذاق حاضر تھے اُنھون نے اپنی خوش الحانی سے ہر شخص کو اپنا محو دیدار بنایا دور جام مے گلفام بے دغدغۂ نیرنگی ایام چلنے لگا یہان کا بادشاہ دو سپہ سالار رکھتا ہی کہ ایک کا نام منظور زاغ چشم کوہی اور دوسرے کا نام ناظر زاغ چشم کوہی ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور یہ دونون بھانجے بادشاہ کے ہین کئی لاکھ سپاہ اپنے ماتحت رکھتے ہین اور سب کا سردار ایک بہادر ہے کہ نام اسکا
لالان لال قبا ہے فن سپاہگری مین یکتا ہے غرض ان سبھون نے آکر لقا کو سجدہ کیا اور عرض کی کہ ہم سب جانبازی
وجان نثاری کو حاضر ہین آپ اطمینان سے اِس جگہ تشریف رکھیے لقا کو ان کلمات سے تسکین ہوئی اور جاے
سکونت وہین مقرر کی سلیمان عنبر مو بادشاہ نے دعوت کا سامان مہیا کیا سر اُنکیا واطاعت لقا مین
جھکایا راوی کہتا ہے کہ جب لقا ہزار شکل سے بھاگا تھا زبلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران ہیر خالی تا تاج
لشکر ظفر پیکر سے اپنے چار ہرکارے صبا دم تیز رفتار کہ نام اُن کے نامیان خیبری وتومیان خیبری و
سر ہنگ لمی وابو طاہر خونریز ہین لقا بے بقا کے ہمراہ روانہ فرمائے تھے کہ جس جگہ یہ برگشتہ نجت بآرام تمام
مسکن گزین ہو اور جوا سے پناہ دے اُس بادشاہ کی حقیقت سے اور اُس ملک وسپاہ کی کیفیت سے
ملازمان عالی اور بندگان حضرت قدرقدرت شاہنشاہی کو اطلاع دین وہ ہرکارے ہمراہی لقا یہان
تک آئے تھے اور با شکال مختلفہ دربار مین سلیمان عنبر مو کے موجود تھے انھون نے بیان سپہ سالاران
سلیمان سب سنا اور حال فوج اور ملک کا سب دریافت کر کے خدمت امیر کشور گیر مین چلنے کا ارادہ کیا
القصہ قلعہ سے نکل کر مثل برق اور مانند صرصر کے روانہ ہوئے یہان امیر حمزہ بعد فتح طلسم ہزار شکل بارگاہ سلیمانی
مین دنگل ناو عنبر شکن تھے اور بادشاہ جمجاہ سعد بن قباد تخت سلیمانی پر جلوہ فرما تھے سراپچے بارگاہ کے
اُٹھا دیے تھے سیر وکیفیت صحرا کی ملاحظہ فرماتے تھے کہ یکایک ہرکارے دوان دوان خدمت سلطان
عالی شان مین آکر پہونچے اور اِس قدر بہ تعجیل تمام آئے تھے کہ پیٹریان ہونٹھون پر بندھی تھین کنپٹیان تکیتی
تھین انھون نے آکر مجرا گاہ پرستے شہنشاہ عالی جاہ کو مجرا کیا اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا
اور ہاتھ اُٹھا کر دعا ثناے شہریاری بجالائے اور یون عرض کرتے تھے کہ لے بادشاہ عالی تیار نصفت نشان قطعہ

تا سر زند آفتاب سفر باشی	تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی	تا تاج حیات بر سر خضر بود	در خانۂ اقبال سکندر باشی

عدوے برگشتہ طالع جو سامنے سے لشکر نصرت اثر کے دولفرار لا یا بادیۂ ضلالت کو وہ خر بس تیہ ہلاکت طے کر کے
کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین پہونچا اور وہان سکونت ٹھہرائی ہے بادشاہ نے وہان کے اعانت کرنے کا
وعدہ کیا ہے تسلیمن نہ باقی اور جو احوال کہ ہرکارون نے دیکھا تھا وہ سب من وعن ومفصلاً گزارش خدمت
سلطان عالی شان کیا بادشاہ نے اپنے سپہ سالار حمزہ صاحبقران کی جانب دیکھا صاحبقران نے
عمرو بن امیہ سے حکم دیا کہ پہلوان دوران عادی کو بلاؤ اور پیش خیمہ طرف کوہ عقیق کے روانہ کرو حسب ارشاد
فیض بنیاد امیر با توقیر کوس رحیل لشکر ظفر اثر مین بجا اور ہر بہادر نے سامان روانگی کیا فرداً بیت خیمہ بعد سوم دھما
کہ ہل چل پڑی بر سر دم وشام + پلٹنین اور رسالے بہ کروفر کبہاے تازی پر سوار پیادے بے شمار بعد عیب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دواب کوچ کرنے لگے بازارین لشکر کی روانہ ہوئین خیمہ خرگاہ ماتالی بارگاہ کے اشتر دفاطر دن پر بار ہوئے دلاور مسلح و مکمل ہو کر چلنے پر تیار ہوئے بادشاہ معہ سرداران گرامی کے اور صاحبقران معہ عیاران نامی کے سواہ لشکر بہ رہبری ہلکاران کے اسی طرف چل نکلے ۵ سوے دشت شہ کی سواری چلی + کہ تو کہ باد بہاری چلی + قصہ کوتاہ بعد کوچ و مقام و شام و پگاہ لشکر جلالت پژوہ نے قریب کوہ عقیق نزول اجلال ورود اقبال فرمایا بارگاہ فلک پایگاہ نصب ہوئی بازارین لشکر مین کھل گئین پلٹنین مسل در مسل بار اتسکی تمام صحراے پاکیزہ اور مقام عمدہ مین اترنے لگین طبل نقارے داخلہ لشکر مخالفین کے ہوش مثل طائر پریدہ اوڑے سلیمان نے آمد فوج کی خبر سنکر حکم ربط ضبط ملک فوج کو اپنی دیا اور در قلعہ بند کیا توپین برجی و آہنی ڈھلی ہوئی لگائین برج و بارے و کنگرے و فصیلین درست ہوئین الغرض یہان تو یہ تیاری شروع ہوئی اور صاحبقران منتظر مقابلہ عادو سامنے قلعہ کے فروکش ہوئے مگر فرزند رشید حمزہ صاحبقران ۵ مہ برج خوبی شہ انجمن + بدیع الزمان گرد لشکر شکن + کو ہواے خوش اور صحراے سبزہ زار دیکھکر شکار کھیلنے کی ہوس ہوئی امیر سے اجازت چاہی امیر خاموش ہو رہے بدیع الزمان اپنی والدہ ملکہ گردیہ بانو شہزادی ملک اردبیل کے پاس گئے اور گزارش کیا کہ آپ مجھے والد ماجد سے اجازت شکار کے لیے جانے کی لا دین ملکہ نے منظور کیا اور جب امیر بارگاہ مین ملکہ کی تشریف لائے ملکہ نے شاہزادے کی سفارش کی امیر نے بناچاری رخصت دی مگر فرمایا کہ یہ صحرا تمام ساحران جہان کا مسکن ہے اسلیے مین اجازت نہین دیتا تھا کہ شاہزادہ کسی آفت مین مبتلا ہو لیکن تمھارے کہنے سے ایک روز کی اجازت دیتا ہون کہ بعد ایک روز کے پھر آئین زیادہ عرصہ نہ لگائین بدیع الزمان نے ارشاد صاحبقران قبول کیا اور سامان شکار کھیلنے کا رات بھر درست ہوتا رہا جسوقت صیاد فلک دام شعاع بردوش کاشانۂ مشرق سے سبزہ زار فلک پر صید افگن ثوابت و سیارگان ہوا و آفتاب عالمتاب سپہر صاحبقرانی کوکب شش جہت افروز فلک کامرانی یعنی بدیع الزمان عالی شان بہر شکار عازم میدان ہوا نور کا تڑکا نسیم سحر کا چلنا شمعون کا جھلملانا غنچون کا مسکرانا بلبلان شوریدہ کا شور جنگل مین رقصان مور طائرون کا اپنے اپنے کاشانون اور آشیانون سے تلاش آب و دانہ مین تال مار کر اوڑنا یاد صانع عالم مین ہر ذی روح مصروف ہر قلب ذکر حق سے مالوف مؤذن قمری منبر سرو پر خطبہ خوان حق سرہ گویان بیت

ہر گیاہیکہ بر زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید +

خلاصۂ مرام شاہزادۂ عالی مقام با حشم و خدم صحرا مین صید افگن تھا اور ہر طرف فضاے نزہت انتماے دشت و کوہ دیکھتا جاتا تھا سامنے کچھار سے ایک آہو مثل معشوق طناز سراپا ناز اٹھکھیلیان کرتا طرار سے بھرتا پیدا ہوا ابیات جل زربفت پشت کے اوپر + واہ رے آہوے پری پیکر + رم محبوب اس سے عاری تھا + دل کے رمنے کا وہ شکاری تھا + بدیع الزمان اسکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رعنائی اور زیبائی دیکھکر شیفتہ اور فریفتہ ہوئے سرداران کو اپنے حکم دیا کہ اسکو زندہ گرفتار کرو خبردار جانے نہ دو یہ مجرد حکم ہمراہیون نے حلقہ باندھکر اُسے گھیرا مگر ہرن سنبھلکر کنوتیان بدلکر طرارہ بھر بر سر سے شاہزادہ کے نکلکر چلا بدیع الزمان نے اُسکے پیچھے گھوڑا اُٹھایا اور کئی کوس نکل آیا سب ساتھی چھٹ گئے اور یہ اکیلے رہے اُس وقت کہ جب ہرن پر دسترس نہ پہونچا اور وہ زندہ گرفتار نہوا فوراً ترکش سے تیر ماردہ شست عقاب پر نشستہ سوفار بہ کمان مین پیوستہ کرکے لگایا۔ ع قضا گفت گیر و قدر گفت دہ + فلک گفت احسن ملک گفت زہ + تیر اسکے دوسار ہوا وہ ہرن زمین پر گرا شاہزادے نے مرکب سے کود کر اُسے ذبح کیا جیسے ہی وہ ہرن ہلاک ہوا ایک صدائے مہیب پیدا ہوئی کہ جس سے دل ثور فلک کا ہلگیا اور ماہ و ماہی تک زلزلہ پڑگیا کہ ای فرزند حمزہ تونے بڑا غضب کیا کہ قتل کیا غزال جادو کو یہ سرحد طلسم ہوشربا ہی یہان سے بچکر جانا اب دشوار ہی جو ہنوو وہ تھوڑا ہی شاہزادہ نے دیکھا کہ تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہی آندھیون کا طوفان برپا ہی بعد لمحہ کے شاہزادے پر بیہوشی طاری ہوئی پھر جو آنکھ کھلی اپنے کو قید گران مین قید پایا سر زانوے تفکر پر جھکایا اور یہان اُمیہ بن عمرو نامدار عیار شاہزادے کا لشکر جب آیا دشت کو تیرہ و تار پایا قیامت کا آثار دیکھا یہ بھی جاننا چاہیے کہ عمرو عیار کے بیٹے امیر حمزہ کے بیٹون کے عیار ہین کیونکہ امیر کے یہان لڑکا جب شاہزادی سے ہوتا ہی اُسکی وزیرزادی سے عمرو کے یہان لڑکا ہوتا ہی اور اس شاہزادے کا وہی عیار ہوتا ہی غرض اُمیہ عیار نے دیکھا کہ جب وہ تاریکی دور ہوئی لاش بدیع الزمان کی خاک پر پڑی ہی وہ چاند سی صورت خون مین بھری ہی واضح ہو کہ شاہزادہ جب سرحد طلسم پر پہونچا خبر مالک طلسم افراسیاب کو ہوئی اُسنے محافظ طلسم ملکہ شرارہ جادو سے حکم دیا کہ شاہزادے کو گرفتار کرے اور اُنکی صورت کا پتلا بزور سحر بنا کر ڈالدے اسلیئے کہ دوسرون کو عبرت ہو اور طلسم کے اندر آنے کی جرأت نہ کرین الغرض عیار شہزادے نامدار والی لاش سے لپٹ کر رونے لگا اور گریبان اپنا چاک کیا خاک سر پر اُڑاتا لاشے کو گھوڑے پر ڈالکر لشکر صاحبقران کی طرف چلا راہ مین ہمراہی اور رفیق شاہزادہ کے ملے اُنھین جو یہ ماجرا غم انگیز نظر آیا فرط الم سے کلیجہ منھ کو آیا روتے پیٹتے خاک اُڑاتے خدمت امیر مین آئے جب اہل لشکر اور امیر نامور نے یہ سانحہ جانگزا ملاحظہ فرمایا بے تامل نالہ و شیون کیا سارے لشکر اور محلات عظمیٰ مین شور گریہ و بکا بلند تھا ملکہ گردیہ بانو مان شہزادہ کی پچھاڑین کھاتی تھی اور زبان حال سے سُناتی تھی بیت اے راحت جان و دل ہمارے تو تنہا ہمین چھوڑکر سدھارے + بلکہ فر در رفتی و مرا خبر نہ کردی + بر بیکسیم نظر نہ کردی + یہان تو یہ شور و نوحہ وزاری برپا تھا مگر عمرو سے امیر نے فرمایا کہ جلد مرکب اشقر دیوزاد کو تیار کرے تاکہ مین تلاش قاتل شہزادے کے لیے جاؤن اور اُسے قتل کرکے اُسکا بھی سر لاؤن عمرو نے عرض کی کہ ای شہریار گردون وقار مین نے سُنا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ شاہزادے کو کسی انسان نے نہین شہید کیا ہی بلکہ صحرا تاریک ہوگیا کچھ معلوم نہوا سوا اسکے یہ کہ لاشہ بے سر ملا امیر نے فرمایا کہ واللہ اسمین کچھ اسرار ہی اس حال سے آگاہ پروردگار ہے بلاؤ فرزندان خواجہ بزرجمہر وزیر نوشیروان کو کہ یہ امیر سے نہایت محبت رکھتے ہین اپنے لڑکون کو لشکر امیر کے ساتھ کر دیا ہی کہ وہ بطور ملازمون کے ہر وقت مستعد رہتے ہین حال خواجہ بزرجمہر اور امیر اول کے دفترون مین مذکور ہی یہان برائے تفہیم ناظرین فسانہ اسی قدر کافی ہی الحاصل حسب ارشاد امیر فرزندان خواجہ بزرجمہر کو بلایا دربار گاہ مین باعزاز تمام صدر عزت پر بٹھایا شاہزادے کا حال پوچھا خواجہ بزرگ امید اور خواجہ سیاوش اور خواجہ دریا دل فرزندان خواجہ بزرجمہر نے تختہ تفکر پر قرعۂ تعقل کو پھینکا اور زائچہ کھینچکر نظرات سال کان بروج و اشکال رمل سب ملاحظہ کرکے بعد خوض و غور بسیار سر اٹھا کر فرمایا کہ ای شہریار ذیوقار شہزادہ صحیح و سالم ہی مگر قید شاید مین ساحرون کی گرفتار بیکس و نا چار ہی اور یہ جو لاش آپ کے سامنے آئی ہی ماش کے آٹے کی تصویر بنائی ہی آپ اسم اعظم پڑھکر پانی پر پھونکیے اور اس لاش پر چھڑک دیجیے پھر قدرت خالق کا تماشا دیکھیے امیر نے اسم اعظم پانی پر دم کرکے لاش پر چھڑکا وہ لاش ماش کے آٹے کی تصویر نظر آئی امیر نے گردن بپئے سجدہ باری جھکائی کہ شکر ہی ٹہرا کہ تو نے خبر حیات فرزند سنائی خواجہ زادون کو خلعت فاخرہ دیکر رخصت فرمایا اور لاش کو پھکوا دیا لشکر مین شور و فریاد جو بلند تھا موقوف ہوا سب نے بجان تازہ پائی زندہ رہنے کی شاہزادے کی خوشی منائی امیر نے عمرو کو بلایا اور بہت کچھ زر و جواہر دیکر واسطے خبرگیری شاہزادہ نامور کے مامور کیا عمرو نے باہاے عیاری سے اپنے جسم کو آراستہ کیا زنبیل اور جال الیاسی اور گلیم عیاری اور کمند آصفی اور دیو جامہ اور قنطوری تپیادے منڈھی دانیالی وغیرہ کو سنبھالا اور سب تحفہ اور تبرک جو کوہ سراندیپ پر ملے تھے ساتھ لیے راوی کہتا ہی کہ جب لشکر امیر حمزہ ہندوستان کو تسخیر کرنے آیا تھا اسی زمانے مین عمرو نے مزار انبیا علیہم السلام کی زیارت کی اور وہان عمرو کو ایک غنودگی آئی عالم خواب مین جمال باکمال چند انبیا کا دیکھا اور عمرو سے انھون نے فرمایا کہ ہمارے مزار کے روضہ مین زنبیل وغیرہ اشیائے عیاری رکھے ہین انھین کے لیے زنبیل ایک کیسہ ہی کہ علاوہ اس دنیا کے ایک عالم اسمین بھی آباد ہی جب تم چاہوگے اسمین سے ہر چیز جو مانگو گے نکلے گی اور جو چاہوگے وہ اسمین رکھلیگے گلیم عیاری ایسی ہی کہ جب تم اسے اوڑھ لو گے تم سب کو دیکھو گے اور تمھین کوئی نہ دیکھیگا اور جال الیاسی یہ صفت رکھتا ہی کہ اگر کرور و لکھا من کے وزن کی چیز ہو مگر جب تم جال پھینکو گے وہ اسکے کی ہوکر اسمین آجائیگی اور جہان کہین منڈھی کھڑی کر دوگے اور اسکے نیچے بیٹھو گے کوئی گرفتار نہ کر سکیگا جو اسکے اندر آئیگا الٹا ہوکر لٹک جائیگا اور کمند آصفی کو پھینک کر جتنا کھوگے گھٹ جائیگی اور بڑھنے کو

کھو گے بڑھ جائیگی اور کسی چیز سے وہ نہ کٹے گی نہ ٹوٹے گی اور دلو جامہ جب پہنوگے سات رنگ بدلے گا کبھی
سبز ہو جائیگا اور کبھی سُرخ کبھی زرد وغیرہ اس طرح سے جتنی چیزین ہین سب کرامت رکھتی ہین عمرو کو جب یہ
بشارت ہوئی ان اشیا کو لے لیا ذکر اُسکا دفتر اول مین ہو گیا خلاصہ ناظرین فسانہ آن اشیا کا جہان
ذکر آدے تو اسی مضمون سے اُسے سمجھ لین اور اُنھین اشیا کو عمرو نے درست کرکے واسطے تلاش کرنے بدیع الزمان
کے راستہ لیا اور بسرعت تمام صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ع چنان می دوید از نشیب و فراز * کہ گردش نمیدید
شاہین و باد جدوہ مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری بعد طی مراحل جب اُس جگہ جہان بدیع الزمان
گشتہ سحر ہوے تھے پہونچا صحرا مین سبزہ زار اور نزہت افزاے فردوس ایک مرغزار دیکھا فرد ہوا سبزہ اشا
گوہر گسستہ * زمرد را بمروارید لبستہ بیت ہر گلے گونہ گونہ از رنگے * بوے از گل مے رسید فرسنگے عمرو سیر کنان
سراغ مطلب کے لیے ہر طرف روانہ تھا کہ یکایک سامنے سے ایک غول عورتون کا پیدا ہوا عمرو ایک
جھاڑی مین چھپ رہا دیکھا کہ کئی سوارنیان مہ جبین و مہ جبنیان مہر تمکین فرد برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتین مرادون کے دن * چلی آتی ہین اور انکے بیچ مین ایک شاہزادی غیرت بخش مہر جبین غزال
صحراے رعنائی طاؤس مست گلشن زیبائی پوشاک نفیس زیب جسم کیے جواہر کا زیور پہنے خواصون کے کاندھے
پر ہاتھ رکھے ع جیسے گل بلبلون مین بیچ مین شاہ * شمع فانوس مین ستارون مین ماہ * خرامان خرامان جانب
جنگل کی کیفیت دیکھتی ہوئی روانہ ہین عمرو بیٹھا ہوا یہ کیفیت دیکھ رہا تھا کہ یکایک ان عورتون مین سے ایک
عورت کو رفع احتیاج کی ضرورت ہوئی وہ سب سے علیحدہ ایک جھاڑی مین پیشاب کرنے بیٹھ گئی اور ساتھ کی
سب عورتین شاہزادی کے ہمراہ آگے بڑھ گئین عمرو نے خیال کیا کہ اگر ان عورتون کے ساتھ چلو گے یقین ہے
کہ کچھ مطلب براری ہوگی یہ تصور کرکے جھاڑی سے نکلکر اُس عورت کو کہ پیشاب کر رہی تھی کمند باری اُس نے
غل مچایا عمرو نے گیند عیاری کا اُسکے منھ مین ڈالدیا اور تھوڑی بیہوشی اُسکے منھ پر ملدی وہ بیہوش ہو گئی اسے
ایک درخت سے باندھا اور آئینہ نکال اپنے سامنے رکھا رنگ و روغن عیاری کا اپنے منھ مین لگایا اور
اُسکی صورت دیکھکر ویسی ہی صورت بنائی اور پوشاک اُسکی اُتار کر آپ پہنی اور اُسے چھوڑ کر آپ بجلدی تمام
ان عورتون مین جاکر جو آگے جاتی تھین ملگیا انھون نے اُسے اپنے ساتھ والی سمجھکر کہا اے شگوفہ تو بڑی
دیر مین آئی وہان کیا کرتی تھی عمرو سمجھا کہ جسے تو بیہوش کر آیا ہے اُسکا نام شگوفہ ہے کہا کچھ ایسی دیر تو نہین ہوئی
غرض باتین کرتی ہوئی وہ سب عورتین ایک باغ کے قریب پہونچین عمرو نے دیکھا کہ دروازہ باغ کا
مثل چشم انتظار عاشق کھلا ہے ہواے سرد مسیح دم عیسیٰ نفس وزان ہے وہ نازنینین اندر باغ کے آئین
عجب تیاری کا باغ ہے عمرو نے دیکھا کہ وہ گلشن نگارین گویا ریاض فردوس برین تھا ابیات

باغ کا درمیان دیدہ وا	محو نظارۂ گل رعنا	جتنے گل تھے جہان کے سارے	سب تھے اس بوستان میں اندر
اُس گلستان روح افزا کا	باغبان ازل چمن آرا	زمین و آسمان بھرو بر گل	نماندہ در جہان گوئی بجز گل

اگر فردوس بر روے زمین ست * ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست * روش پٹری سے درست ہر روش پر بجاے سُرخی کے جواہرات کو ٹکر ڈالا ہی درختون کو بادلے سے منڈھا ہی مہندی کی ٹٹیان اور تاک انگور لہک آراستہ و پیراستہ گرد سبزۂ نوخاستہ باد صبا مستانہ وار آتی ہی سر بینائے شجر سے ٹکراتی ہی کٹورے پھولون کے شراب تراوٹ و نزہت سے لبریز ہین گل ہر ایک عنبر بیز ہین وسط باغ مین چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہی سو گز تک کا مربع اُسپر فرش ملوکانہ بچھا ہی مسند مغرق جواہر نگار شاہانہ آراستہ ہی تکیہ باسلک مروارید استادہ ہی اور مسند پر ایک عورت ادھیڑ پوشاک نفیس پہنے قریب پچاس برس کے اُسکا سن تکیہ پر کہنی دھرے بصد شان و شوکت بیٹھی ہی عطر دان پاندان جو گھڑے چنگیر رکھے ہین جیسے ہی یہ شاہزادی کہ جسکے ساتھ عمرو آیا ہی وہان پہونچی وہ عورت مسند سے اُٹھی اور ہنستی ہوئی اُسے لینے چلی اُسنے بھی آگے بڑھکر باادب تمام سلام کیا اور سب خواصین بھی باعزاز و نیاز دست بستہ مجرا کرکے پیچھے ہٹین وہ ضعیفہ کہ اُس کا نام شمارہ جادو ہی کہ جسنے بدیع الزمان کو کشتۂ سحر کرکے مقید کیا ہی اور یہ شاہزادی جو اُسکے پاس آئی ہی بیٹی ملکہ حیرت جادو زوجہ بادشاہ طلسم افراسیاب جادو کی ہی اور اُسکی بھانجی ہوتی ہی فی الجملہ شمارہ نے ملکہ تصویر جادو دختر حیرت جادو کی بلائین لین اور پیار کرکے مسند پر بٹھایا پھر رقاصان پُر طلعت کو حکم دیا کہ حاضر ہون اور سامنے آکر مجرا کرین غرض ناچ ہونے لگا اور جام شراب چلنے لگا اسی جلسۂ نشاط مین تصویر جادو نے شمارہ سے پوچھا کہ اے فرزند یون پاپیادہ سر شام صحرا مین کس باعث سے نکلکر آئین اس نازنین نے گزارش کیا کہ ای مادر گرامی قدر خالہ جان مین نے سنا ہی کہ آپنے کسی بیٹے کو صاحبقران کے گرفتار کیا ہی اور مجھے مسلمانون کے دیکھنے کا کمال اشتیاق ہی کیونکہ یہ لوگ ایسے زبردست ہین کہ جنھون نے خداوند لقا کو عاجز کر رکھا ہی اور خداوندان لوگون کے ہاتھ سے دیار بدیار بھاگتے پھرتے ہین اور سنا ہی کہ ان لوگون نے سیکڑون ملکون کو تہ تیغ کیا ہی اور صدہا طلسمات کو خاک سیاہ و برباد کر دیا ہی لہذا مجھے بھی آرزو ہوئی کہ اُنکی صورت دیکھون کہ کیسی توانائی اور طاقت خداوند لقا نے اُنھین دی ہی اور کیسی شوکت عطا فرمائی ہی شمارہ نے یہ بیان سُنکر ہنس دیا اور حسب خواہش ملکہ تصویر حکم دیا کہ قیدی کو سامنے لاؤ اور اُسکا حال ملکہ کو دکھاؤ کچھ جادوگرنیان بموجب حکم اُسکے چلین اور باغ کے اندر بارہ دری اور عمارات عالی کئی کوس تک تعمیر ہین اُسی عمارت کے ایک حجرے مین بدیع الزمان کو قید کیا ہی یہان بھی ساحرنیون کا پہرہ ہی اُن کنیزون نے پہرہ والیون کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بحکم شہزادہ جادو پہونچایا اور بدیع الزمان کو بزور سحر غل وزنجیر مین گرفتار رہا تھون مین ہتھکڑیان اور پانؤن مین بیڑیان بغلون مین خار دار لٹو رانون مین جوڑے فولاد کے چڑھے کمر کی زنجیر کو جادوگرنیان تھامے سامنے شرارہ اور ملکہ تصویر کے لائین اور تصویر نے صورت زیبا اور طلعت جہان آرا کو شہزادہ والا تبار کی دیکھا کہ ایک نوجوان حسین جمیل آفتاب عالمتاب سپہر زیبائی گوہر آبدار محیط خوش ادائی ابیات

جانی دیداز حد بشر دور ✤ ندیدہ از پری نشنیدہ از حور ✤ جوانی ردی نیکش آفتابی ✤ کہ از نظارہ دردل اضطرابی ✤
زباغ نوجوانی سر بسر حسن ✤ بہار بر بہار حسن بر حسن ✤ کحل نرگسش از سرمۂ ناز ✤ زمژگان بر جگرہا ناوک انداز ✤
مقوس ابروان محراب پاکان ✤ معنبر سائبان برخواب تاکان ✤ یہ دیکھتے ہی ایک خانۂ ابرو سے کمان شاہزادے کے تیر عشق جو رہا ہوا ملکہ تصویر کے سینہ سے پار گزرا جینا دشوار ہوا نظم تھی نظر یا کہ جی کی آفت تھی ✤
وہ نظر ہی وداع طاقت تھی ✤ ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ ✤ صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ ✤

ملکہ مسند پر سر رکھکر بیہوش ہو گئی شرارہ جادو نے گلاب کیوڑہ بیدمشک رخسار پر چھڑکا اور ہنگامہ ہوا شہزادے نے بھی ملکہ کو دیکھا کہ ایک نازنین غش سے فرصت پاکر میری طرف بنظر حسرت نگران ہے عجب صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ہے کہ مصور آفرینش نے تمثال بے مثال اسکی بنائی ہے شاہزادے کا دل مضطر باوجود اس قید گران کے بیقرار ہو کر اسکے گیسوئے طرۂ تابدار مین اسیر ہوا فی الحقیقت اگرچہ تمام نام نامی اس غیرت وہ نگار خانہ مانی کا ملکہ تصویر جادو تھا مگر نظارۂ جمال عدیم المثال سے اسکے انسان شکل تصویر بحیرت وصورت آئینہ حیران ہوتا تھا سکتہ ہو جاتا تھا نظم

مانی چو نقش آن بت بدست می کشد
نقاش چون شمائل آن ماہ می کشد
چون می رسد بساعد او دست می کشد
نوبت بزلف او چو رسد آہ می کشد

کاتب ندرت طراز قدرت نے دل فریبی اسکی لوح زیبائی پر قلم رعنائی سے آپ لکھی تھی ورمرقع دہر مین ایسی صورت زیبا دوسری نہ خلق ہوئی تھی شاہزادہ دیکھتے ہی ایک جان کیا بلکہ ہزار جان سے اسیر شیدا ہوا صبر کا یارا نہ رہا ابیات

صدا دل نے دی اشتیاق اشتیاق
جنون کا علم دل نے برپا کیا
کہا صبر نے الفراق الفراق
سر کرنے لگا پاس ناموس و ننگ
تشطط حواسون نے پیدا کیا
لگی عقل اور عشق میں ہونے جنگ

مگر اپنے تئین سنبھالا اور خیال کیا کہ ایک قید شدید مین تو مبتلا ہوا اگر یہ راز عشق فاش ہوگا ہر ایک اس طلسم مین دشمن جان دکھائی دیگا جینا دشوار ہو جائیگا ضبط کرکے خاموش ہو رہا مگر ملکہ شرارہ نے جب ملکہ تصویر کا حال ابتر دیکھا خواصون کو حکم دیا کہ اس قیدی کو یہان سے لیجاؤ کہ میری لڑکی نے کبھی کسی کو ایسے رنج و مصیبت مین نہ دیکھا تھا آج اسکو دیکھکر اسے غش آگیا ابھی نام خدا کنوارا پنڈا ہے خون جسم کا بہت ہلکا ہے یہ حکم سنکر جادوگرنیان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہزادہ کو ایک حجرۂ باغ مین لائین اور بند کرکے چلی گئین شاہزادے کو اپنی قید کی مصیبت اسکے عشق مین سب بھولی اور اسی کی یاد دل حزین کو بیتاب کرنے لگی بزبان حال اس قید مین یہ ورد تھا نظم

عالم کا ترے جہان بیان ہی | بیتابی دل وہان وہان ہی
زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو | دیوانے کا پانون درمیان ہی

اور یہ خیال آتا تھا کہ ملکے بدیع الزمان بھلا وہ مغرور حسن وجمال کا ہیکو تمھارا خیال رکھتی ہوگی اگر تم اب اس قید سے رہائی پاؤگے تو یقین ہو کہ تڑپ تڑپ کر مرجاؤگے قید عشق مین ع مدت قید اسیران محن کیا کہیے ❋ گل کے سو بار گرے تختۂ زندان سر پر ❋ خلاصہ یہان تو شاہزادے کی یہ کیفیت ہی مگر وہان تصویر جادو نے جب سامنے اپنے مطلوب کو نہ دیکھا آنکھین پھاڑ پھاڑ کر اُس باغ مین گل خوبی کو تلاش کیا جب نظر نہ آیا ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور انجام کے خیال سے کچھ سوچکر خاموش ہو رہی شمرارہ نے پوچھا کہ کیون بیٹی مزاج تمھارا کیسا ہی کہا خالہ جان کیا کہون جی بیٹھا جاتا ہی دل مین ہول سمایا ہی کہ ایسی مصیبت بھی لوگ سہتے ہین یون گرفتار رہتے ہین شمرارہ نے کہا کہ ای فرزند تم تو نام خدا شاہزادی ہو تمھین ایسی دہشت نہ چاہیے شاہان روزگار کے یہان گنہگار و امیدوار بھی ہوتے ہین کوئی سولی دیا جاتا ہی گردن مارا جاتا ہی کوئی نوازش خسروانہ سے خلعت و زر پاتا ہی یہ شخص فرزند حمزہ دشمن ساحران ہی افراسیاب جادو نے اسے قید کیا ہی چھوٹنا اسکا بہت دشوار ہی اگر کوئی اور قیدی ہوتا تو مین تمھاری خاطر سے اُسے رہا کر دیتی بلکہ مال و زر دیتی اب تم جاؤ اپنے باغ مین جاکر غنچۂ خاطر شگفتہ کرو ایسے خیال لاطائل دل سے نکال ڈالو تمھارا حال مین اور کچھ دیکھتی ہون کہ ماتھے پر پسینہ ہی ایتک وہی خوف و وہم کا قرینہ ہے اگر یہان ٹھہروگی وہی حال پیش نظر رہیگا اس سے بہتر ہی کہ اپنے مقام پر جاکر ہمرازون کے ساتھ دل بہلاؤ اور کچھ اس قیدی کی فکر نہ کرنا یہ باتین شمرارہ کی سُنکر تصویر جادو وہان سے اُٹھی اور جی مین کہتی تھی کہ چلو اچھا ہی کہ اسنے آپ سے مجھے رخصت کر دیا اگر یہان ٹھہرتی کوئی کلمۂ درد غم منھ سے نکلتا تا راز عشق کھلتا اب اپنے باغ مین چلکر غم سے دلکو خالی کرینگے اور جی کھولکر خوب رولینگے غرض شمرارہ کو اُس ماہ کامل نے بہ شکل ہلال خم ہوکر سلام کیا اُسنے بلائین لین اور دعا دیکر رخصت کیا سب کنیزین کہ باغ مین سیر کر رہی تھین ملکہ کے جانے کی خبر سُنکر حاضر ہوئین عمرو بھی کہ بشکل کنیز تھا اپنے دل مین سوچا کہ ملکہ چلی جائیگی اسکے ساتھ خدا معلوم کہان جانا ہو تمھارا شاہزادہ اسی جا قید ہی اس حرامزادی شمرارہ جادو کو قتل کرو اور بدیع الزمان کو چھوڑالو یہ خیال کرکے ملکہ شمرارہ جادو کے سامنے آیا اور دست بستہ عرض کیا لونڈی کو یہ مقام اور باغ بہت پسند آیا ہی آج میل جی نہین چاہتا ہی کہ آپ کے قدمون سے جدا ہون دوسرے مین نے علم موسیقی کو خوب حاصل کیا ہی اور آج آپ ایسا قدردان مجھ ملا ہی چاہتی ہون کہ شب بھر رہ کر

وہ سب کمال آپ کو دکھاؤن اور اُس کے عوض انعام پاؤن شمرارہ نے کہا اے شگوفہ جیسے تصویر کا مکان ویسے یہ جگہ ہم وہ کہین الگ ہین جہان تیرا جی چاہے بآرام تمام ایک دن دو دن جتنے دن جی مین آئے رہ اور اے فرزند ملکہ تصویر اسے یہین چھوڑتی جاؤ تصویر نے کہا بہت اچھا غرض تصویر جادو تو رخصت ہوکر چلی اور شگوفہ جادو یعنے عمرو بن اُمیہ یہین ٹھہر گئے لیکن تصویر جادو کا یہ حال ہی کہ پیر کہین ڈالتی ہی اور پڑتا کہین ہی فرط رنج سے جی نڈھال ہی اس سوچ مین چلی جاتی ہی کہ اے ملکہ دل بھی آیا تو کس شخص پر کہ جو دشمن جان دایان اور کشندۂ ساحران ہی اس قید سے اُسکا چھوٹنا دشوار ہی افسوس مفت جان گئی یہ باتین کرتی دل سے روانہ تھی کہ یکایک سامنے سے اُسکی کنیز شگوفہ بدن سے ننگی روتی ہوئی آکر پہونچی تصویر حیران ہوئی کہ شگوفہ ابھی تو شمرارہ کے یہان رہ گئی تھی اور ابھی یہان آپہونچی اور کپڑے اسکے کس نے اتار لیے اس عرصہ مین شگوفہ شاہزادی کے پاؤن پر آکر گری اور عرض کیا کہ اے ملکہ مین آپ کے ساتھ چلی آتی تھی راہ مین رفع احتیاج کو گئی ایک جھاڑی مین سے ایک شخص نکلا اور اُسنے نہین معلوم کیا کیا مین بیہوش ہوگئی وہ مجھے ننگا کرکے ایک درخت سے باندھکر چلا گیا جب مجھے ہوش آیا آیند و روند کو منت کرکے بلایا اور اپنے تئین رہا کراکر آپکی خدمت مین چلی تھی شکر خدا کا پھر حضور کی صورت نظر آئی واضح ہو کہ یہ وہ شگوفہ ہی جس کی صورت عمرو بنکر ملکہ کے ساتھ گیا تھا غرض ملکہ کو اس ماجرے کے سننے سے حیرت ہوئی اور دل مین کہا کہ اس ماجرے کو مخفی کرو شاید کوئی دوست شاہزادہ بدیع الزمان کا اُسکی شکل بنکر اُنکی رہائی کی فکر مین وہان ٹھہرا ہی معلوم ہوا کہ وہ شگوفہ نہین ہی کوئی اور ہی اور اگر اس حال کا چرچا کرو گی شمرارہ آگاہ ہوگی وہ بیچارہ بھی گرفتار ہوگا غرض شاہزادے کی محبت سے کچھ خالہ کا بھی ملکہ نے پاس نہ کیا اور کنیزون کو بلاکر شگوفہ کو اور کپڑے دلوائے اور کہا دیکھو یہ متانی میرے ساتھ سے ملکہ شمرارہ پاس رہ گئی تھی اسلیے کہ ملکہ کو جانے دو تو مین اکیلی جو جی مین آئے وہ کرون آخر نہین معلوم کہان گئی تھی کہ اپنے کپڑے بھی چھنوا آئی ہر چند شگوفہ نے کہا واری مجھ پر یہ سانحہ گذرا ملکہ نے کہا چل جھوٹی مجھے کب یقین آتا ہی قسم ہی سامری کی اب جو مجھسے ایسی باتین کریگی سزا دلواؤنگی غرض اسکو دھمکا دیا کہ یہ بار بار اپنی کیفیت بیان نہ کرے اور اس امر کا چرچا نہو اور ملکہ آپ نظر بہ کرم کارساز مسبب الاسباب کرکے کہ یقین ہی کہ اب کوئی صورت بدیع الزمان کی رہائی کی نکل آئیگی اپنے باغ کی طرف متوجہ ہوئی اور جب داخل باغ ہوئی بغیر اپنے گلعذار کے وہ گلشن سراسر نظرون مین خار تھا بقول شاعر نظم

بن ترے یہ چمن خوش لگے کیا اے سوناز
جو خمیدہ گل کی ٹہنی ہی وہ ہی شکل کمان

پھول جو ہی میری نظرون مین برنگ خار ہی
شعلۂ ورک موج بوئے گل جگر کے پار ہی

لالہ وار دل غم عشق سے داغ دار نرگس آسا چشم براہ انتظار سنبل نمط پریشان وزار ملکہ تصویر جادو یاد شہزادہ والا تبار مین وہان فروکش ہوئی مگر بیتاب وبیقرار رہی اب حال ریش تراشندہ کافران وسر برندۂ جادوگران خنجر گزار خواجہ عمرو نامدار کا سنیئے کہ یہ جو باغ مین ملکہ شرارہ کے پاس ٹھہرے شام تک تو بارہ دری مین شرارہ کی خواصون کے ساتھ خوش فعلی اور مذاق کرتے رہے کسی کے چٹکی لے لی گال پر گال رکھدیا آنکھ بچا کر جسکا جو مال پایا زنبیل مین رکھ لیا اب کسی کا پاندان ندارد کسی کا مقابہ غائب ایک ہنگامہ ہی نہین معلوم ہوتا کون لیگیا غرض اسی ہنگامہ مین شام ہوئی تو شرارہ نے کھانا شراب کباب سب نعمتین اپنے خاصے پر بھین جب سب ضروریات سے فراغت ہوئی چبوترہ بلورین پر شطرنجی فرش بچھوا کر بیٹھی باغ مین روشنی ہوئی قندیلین مثل قبہ ہائے نور ہر درخت مین آویزان ہوئین بارہ دری مین ہانڈیان جھاڑ کنول جملہ شیشہ آلات فراشون نے خوب درست کر کے روشن کیے سبحان اللہ ایسی جگہ کا کیا کہنا ؎ آئینہ کا تھا باغ جو ہر تھا + بے تکلف دل سکندر رکھتا + زرد دیوار گیریون مین بہار + کہیے پستان شاہد گلنار + طرفہ فرشی کنول پہ تھا جوبن + مار دلور ایکیا پہ تھے روشن + فوارون کے خزانے مین بادلہ کتر کر ڈالدیا نہرون کا پانی جھلکا یا گیا القصہ جب آراستگی ہوچکی اسوقت ارباب نشاط کی طلب ہوئی شرارہ نے کہا شگوفہ کو بلاؤ بمجرد حکم شگوفہ حاضر ہوئی اور پیشواز منگا کر پہنی چوراسی گھونگھرو پاؤن مین باندھے سازندون اور گائیون سے جو ملازم شرارہ تھین حکم دیا کہ ساز اپنے اپنے ملائین اور عمرو نے جوڑی نے کی اپنے پاس سے نکالی جاننا چاہیے کہ عمرو کو کوہ ابو قبیس پر امیر کے ساتھ حضرت جبرئیل نے شاگرد کیا ہی اور تین دانے انگور کے کھلائے ہین کہ ایک دانہ کی خاصیت یہ ہو کہ عمرو خوش الحان ہی اور لحن داؤدی رکھتا ہی اور دوسرے دانے کی تاثیر سے بہتر صورتین بدل سکتا ہی جس صورت کا خیال لائے بقدرت خدا وہی بنجائے اور تیسرے دانے کے سبب عمرو زبان ہر قوم کی سمجھتا ہی اور انھین کے محاورے مین گفتگو کرتا ہی الحاصل عمرو نے بانسری نکالکر لبون سے لگائی اور تھوڑے سے موتی پھانک لیے اور تار بریشمی انگوٹھے مین پاؤن کے باندھا اور دوسرا سرا لبون سے دبایا اور گلابی شراب کی بغل مین دبائی اور پیمانہ ہاتھ مین لیا گت ناچنا شروع کیا اس طرح کہ جب چاہا ایک گھنگرو بجا اور جب چاہا سب بجے اور جب چاہا ایک نہ بجا منھ سے موتی ہر تال اور گت مین نکلکر تار مین پروتے جاتے تھے اور پیمانہ مین شراب ہر بار بھرتا تھا اور اہل انجمن کو پلاتا تھا ناچ مین چھلبل اور ادا دکھاتا تھا کہ ہر طرف سے احسنت وآفرین کی صدا بلند تھی کہ نظم

وہ گھٹنا وہ بڑھنا اداؤن کے ساتھ	دکھانا وہ رکھ رکھ کے چھاتی پہ ہاتھ	کبھی دلکو پاؤن سے مل ڈالنا
نظر سے کبھی دیکھنا بھالنا	دو پٹے کو کرنا کبھی منھ کی اوٹ	کہ پردین ہو جائے دل لوٹ پوٹ

شرارہ کو ایک عالم حیرت ہی کہ یہ انسان ہی یا شعلہ ہی یا شرارہ عجب طلسم کا ناچ ہی بانسری مین گت کا ٹھیکہ بج رہا ہو تیون کا تسلسل جاری ہی شراب برابر اہل مجلس کو پہونچتی ہی ملکہ شرارہ نے تعریف کی اور مالا اوتار کر دیا عمرو نے سلام کیا ناچتے ہوئے جاکر سر سامنے کر دیا شرارہ نے گلے مین پہنا دیا اب گت موقوف کر کے عمرو نے گانا شروع کیا کہ صداے دل حبیب اور نغمۂ دل کش سے ہر ایک کو غش آگیا اور شرارہ پر عالم وجد طاری ہوا کہ مثنوی - ہوا بند ہوگئی اس گھڑی اس اصول + بسیرا گئے جانور اپنا بھول + درختون سے مل مل کے باد صبا + لگی وجد مین بولنے واہ وا + جب شرارہ حالت ذوق مین آکر رونے لگی عمرو نے گانا موقوف کیا شرارہ نے کہا ری بسمل کیون چھوڑتی ہی ذبح کیا ہی تو دم نکلجانے دے شگوفہ نے عرض کیا ای ملکہ حال اپنا مین غزل مین بیان کرتی ہون

غزل

آنکھون کو جانتی ہون پیالہ شراب کا — مستون کو فرض عین ہی پینا شراب کا
میرا خمیر بادۂ انگور سے بنا — مٹی مین مل گیا مری قطرہ شراب کا
خمخانۂ جہان مین وہ علامہ دہر ہون — دیتا ہی مجتہد مجھے فتوے شراب کا

جب یہ اشعار شرارہ نے سنے سمجھی کہ یہ طالب شراب ہی لحاظ سے مانگ نہین سکتی بڑی تمیزدار ہی کہ ایسی اہل محفل کو شراب پلائی اور آپ نہین پی پس فوراً حکم دیا کہ میخانے کا اسباب حاضر کرو کنیزین دوڑین اور کشتیان شراب کی اور ساغر و کنٹر و گلابیان سب لاکر موجود کر دین شرارہ نے کہا ای شگوفہ آج تو نے مجھے محظوظ کیا مین نے تجکو اپنا مقرب بنایا اور اپنی انیسون مین داخل کیا آج ساقی گری ہماری صحبت مین کر ہمین بھی شراب پلا عمرو یعنی شگوفہ نے بڑھکر پانچ اشرفیان نذر دین کہ عہدہ ملا شرارہ نے خلعت فاخرہ دیا خلعت پہنکر میخانہ کو شگوفہ نقلی نے آراستہ کیا کنٹر اور شیشہ کو شراب کے جہان جہان جھاڑ روشن تھے وہان مثل گلدستہ کے آراستہ کیا سبز کنٹر اور شیشہ کو سرخ کے برابر رکھا اور اس طرح جھاڑ کے مقابل کیا کہ اسکی روشنی اوسپر پڑے فرش پر گلدستہ رکھے ہوئے معلوم ہون اس طرح کے پھیر بدل کرنے سے غرض یہ تھی کہ جلدی تمام شراب مین بیہوشی آغشتہ کرے غرض آنکھ سب کی بچا کر سب شراب کو آغشتہ بدارو بیہوشی کر دیا اور پھر اسی طرح ناچنا شروع کیا اور گلابی شراب کی بغل مین دابکر شراب پیالہ مین بھرکر ناچتا ہوا ملکہ شرارہ کے قریب آیا اور جام کو سامنے کر کے عرض کیا کہ ؎ بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند + چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند + شرارہ جادو نے ہاتھ بڑھایا کہ جام لیکر پیے شگوفہ نے اس جام کو اچھال دیا اور اسے سر پر روکا لیکن ایک قطرہ شراب کا چھلک کر نہ گرا اور سر کو سامنے لیجاکر جھکایا اور عرض کیا کہ ای ملکہ افسرون اور سردارون کو نسر سے خراب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پلاتے ہین شمارہ جادو کو اُسکے ہنرہاے شایستہ پر ایک حیرت طاری ہوئی ہو الغرض جام شراب اُٹھا لیکر چاہا کہ پی جائے وہ شراب جب اُسکے مُنھ کے قریب آئی اور سانس لی ہوا شمارہ کی اُسکو لگی وہ شراب شعلہ ہوکر اوڑی اور جام خالی رہ گیا اب شمارہ کو ہوش آیا کہ یہ کیا ماجرا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص کوئی عیار ہی فوراً کچھ سحر پڑھا اور عمرو پر کہ جو شگوفہ بنا ہوا ساقی گری کر رہا تھا پھونکا عمرو کا رنگ اور وہ روغن جو عیاری کے لیے لگایا تھا کچھ نہ رہا اور صورت اصلی عمرو کی ظاہر ہوئی شمارہ نے جادوگرنیون کو حکم دیا کہ اسے گرفتار کرو اُنھون نے عمرو کی مشکین باندھ لین شمارہ نے کہا او موئے تو نے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا دیکھ تو تجھے کس حال زار سے قتل کرتی ہون عمرو نے کہا او قحبہ اب کیا بچ جائیگی ما بدولت جہان تشریف لاتے ہین بے نیل مقصود پھر کے نہین جاتے ہین دیکھ تھوڑے عرصہ مین تجھے واصل جہنم کرتا ہون شمارہ کو یہ کلمات سُنکر غصہ آیا راوی کہتا ہی کہ جب بدیع الزمان کو شمارہ نے مقید کیا ہی سحر کے پیر مقرر کر دیے تھے کہ اگر کوئی عیار شاہزادہ نامدار کو چھوڑانے آئے تو مجھے خبر ہو جائے یہ باعث تھا کہ شراب شعلہ بنکر اوڑی اور عمرو کو اس نے گرفتار کر لیا فی الجملہ کلمات درشت عمرو سے سُنکر عمرو کو ایک درخت سے بندھوا دیا اور سحر کا حصار کر دیا کہ اب کوئی شخص باہر نہ نکل سکے اور ایک عرضی مالک طلسم افراسیاب کو مشتمل حالات عمرو تحریر کی کہ مین نے اُسے گرفتار کیا ہی اگر حکم ہو سر اسکا کاٹکر بھیجدون اور اگر ارشاد ہو زندہ روانہ کر دون اور یہ عرضی اپنی ایک کنیز شعلہ رخسار نامی کو دی کہ خدمت شہنشاہ ساحران مین جاکر پہونچاے شعلہ عرضی لیکر چلی لیکن اب حال افراسیاب جادو و مالک طلسم سُنیے کہ اُسکی عملداری مین ساٹھ ہزار ملک جادوگر اور جادوگرنیون سے آباد ہین اور انکے بادشاہ سب اُسکے مطیع و منقاد ہین اور اس طلسم مین تین مقام ہین ایک پردہ ظلمات ایک طلسم باطن ایک طلسم ظاہر پردہ ظلمات مین بزرگ افراسیاب کے مثل ماہی زمرد رنگ و آفات چہار دست وغیرہ رہتے ہین کہ ذکر انکا وقت فتح طلسم آئیگا اور طلسم باطن مین وزرا امرا مقربان شاہ یعنی افراسیاب کے رہتے ہین مثل ملکہ حیرت وغیرہ اور طلسم ظاہر مین رعایا اور اکابران شہر ساکن ہین اور ظاہر و باطن طلسم کے درمیان ایک دریاے سحر بنایا ہی کہ نام اُسکا دریاے خون ہی اور اُسپر ایک پل دھوین کا بنا ہی اور دو شیر دھوین کے اندر پل پر کھڑے ہین اور ایک عمارت پل کے اوپر تین درجہ کی بنی ہی اول درجے بن اُسکے بر برزادین شہنائیان اور قرنائین مُنھ سے لگائے ہین اور دوسرے درجہ مین پریان موتی جھولی مین بھرے ہوے کھڑی اوچھالتی ہین کہ موتی دریا مین گرتے اور دریا کی مچھلیان ان موتیون کو منھ مین لیے تیرتی پھرتی ہین اور تیسرے درجے مین بڑے بڑے قدآور جوان قوم کے حبشی ہین کہ دو دو صفین باندھے ہوئے باشمشیر برہنہ

کھڑے ہین اور آپس مین لڑ رہے ہین اور خون اُنکے جسم سے بہکر دریا مین گرتا ہی کہ پانی اسکا وہی خون ہی اسی
سے نام اسکا دریاے خون روان اور نام پل کا پل پرزادان ہی افراسیاب ہر جگہ سیر کرتا پھرتا ہی اور ہر
مقام مین باغ اور عمارتین اور سیرگاہین اور مکانات افراسیاب کے تعمیر ہین کہ ذکر اُنکا بروقت داخلہ عمرو لعد
طلسم کشا شاہزادہ اسد کے بیان ہوگا غرض یہ ساحرہ فرستادہ شرارہ بزور سحر اڑکر روانہ ہوئی اور
دریاے خون روان کے کنارے پر پہونچکر پکاری کہ اے شہنشاہ ساحران مین فرستادہ شرارہ جادو کی
حضور پرنور کی خدمت مین حاضر ہون افراسیاب اندر طلسم باطن کے ایک باغ ہی کہ نام اسکا باغ سیب
ہی وہان ارکان سلطنت کے ساتھ جلوہ فرما تھا کہ یکایک شعلہ رخسار کے آنے کی خبر اُس کے جادو نے
پہونچائی راوی کہتا ہی کہ افراسیاب اتنا بڑا ساحر ہی کہ اندر طلسم کے جو اُسے پکارتا ہی سحر اُسے خبر دیتا ہی
اور ایک کتاب اُسکے پاس ہی کہ نام اُسکا کتاب سامری ہی اسمین سب حال ہر ایک کا معلوم ہوتا ہی اور
بہت سے پتلے کہ بعضے فولاد کے اور بعضے مٹی کے ہین کہ وہ حکم سے افراسیاب کے لڑتے ہین اور سب کام
کرتے ہین اور جسکو حکم ہوتا ہی پنجہ کی صورت ہوکر اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین خلاصہ کلام جب شعلہ کے آنے کی
خبر بزور سحر معلوم ہوئی افراسیاب نے ایک پنجہ سحر کا بھیجا کہ وہ آکر شعلہ کو اُٹھا لیگیا اور سامنے افراسیاب
کے پہونچاکر پنجہ تو غائب ہوگیا مگر شعلہ نے دیکھا کہ باغ کی بارہ دری مین کئی ہزار دنگل اور کرسیان یاقوت احمر
کی بچھی ہین اور دنگلون کے نیچے پاے شیر دہان اور فیل چہرہ لگے ہین اور منھ سے اُن چہرون کے شعلہ آگ
کے نکلتے ہین اور کرسیون اور دنگلون پر معززان طلسم اور ساحران نامی بہ لباس فاخرہ بیٹھے ہین مثل ملکہ
بہار جادو ونافرمان جادو وزعفران جادو وطاؤس جادو ومشکین موے کاکل کشا ومخمور
سُرخ چشم وغیرہ کہ نام اور دن کے وقت پر تحریر ہونگے اور ملکہ حیرت جادو زوجہ افراسیاب تخت پر
پہلوے افراسیاب مین جلوہ گیر ہی وہ تخت مقام صدر مین آراستہ ہی جواہرات بیش بہا جڑا ہی اور
سامنے ملکہ حیرت کے پانچ عیار بچیان کہ نام اُنکے صرصر شمشیر زن وصبا رفتار وشمیمہ نقب زن و
غزالہ کمند انداز وتبرزن گاہ خنجر زن ہین حاضر ہین صرصر شاہزادی ہی اور چار عیار بچیان صرصر کی
مصاحبین ہین اور دو وزیرزادیان کہ نام اُنکے یاقوت جادو اور زمرد جادو ہین ملکہ حیرت کے
سر پر رومال سے مگس رانی کر رہی ہین حضار دربار رعب وداب شاہی سے دست بستہ خاموش بیٹھے
ہین اور چار وزیر افراسیاب جادو کے کہ نام اُنکے باغبان قدرت وصنعت سحر ساز وابرق
کوہ شگاف وسطیہ برف انداز ہین سر پر شہنشاہ جادوان افراسیاب کے مورچھل جنبانی
کر رہے ہین الحاصل شعلہ فرستادہ شرارہ کی جب سامنے آئی مجرا کرکے عرضی پیش کی افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد ملاحظہ جواب لکھدیا کہ عمرو کو قتل کرو شعلہ جواب لیکر رخصت ہوئی افراسیاب نے سحر کا پنجہ بلاکر دریاے خون رواں کے پار اُسے بھجوادیا یہ وہاں سے شرارہ کے پاس چلی مگر یہاں سے شرارہ کے باغ کا فاصلہ ہی یہ تو دوسرے روز پہونچیگی مگر اب حال عمرو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ بلبل شاخسار گلشن عیاری ایک درخت سے بندھے ہین کہ اسی ہنگام مین جب زیادہ رات گئی شرارہ جاکر بارہ دری مین سو رہی عمرو نے دل مین فکر کی کہ کسی تدبیر سے رہا ہون اور شرارہ کو قتل کرون اسی تدبیر مین تھا کہ اتفاق سے ایک کنیز شرارہ اُدھر آنکلی کہ جدہر یہ بندھے ہوے تھے اُسے دیکھکر اشارے سے اپنے پاس بلایا اور کہا اے بندی لقا کی ذرا دو باتین میری سُن لے جب وہ کنیز قریب آئی عمرو نے رونا شروع کیا اور کہا کہ مین صبح کو تم جانتی ہو کہ گردن مارا جاؤنگا اور جلاد وغیرہ جو کچھ مال ہی لے لیگا اسلیے چاہتا ہون کہ تجھے مال اپنا سپرد کرون اگر تو میری وصیت سُنے اور کہنا میرا قبول کرے اور یہ بھی تجھے معلوم ہی کہ مین عیار حمزہ صاحبقران ہون جواہر و درو گوہر بے انتہا اپنے پاس رکھتا ہون یہ کنیز کہ نام اسکا سمن عذار ہی مال کا نام سُنکر لالچ مین آئی اور پاس عمرو کے بیٹھ گئی اور کہا بیان کرو کیا وصیت ہی اور کس قدر مال ہی عمرو نے کہا مال تو بہت ہی مگر پہلے وصیت سُن لو اور وہ یہ ہی کہ جب مین قتل ہو جاؤن تو کچھ مال صرف کرکے شرارہ سے لاش میری مانگ لینا اور اسے کفن دے کر دفن کردینا اور لشکر صاحبقران مین جاکر نصف مال میرا میری اولاد کو اور بی بی کو دینا اور باقی تم صرف کرنا سمن عذار نے کہا اچھا وہ مال کیا ہی عمرو نے کہا ایک ہاتھ میرا کھول دو تاکہ وہ سب مال نکال کر مین تمھین دیدون سمن عذار نے عمرو کا ہاتھ کھولدیا عمرو نے کسوت عیاری نکال کر زمین پر رکھدی اور کہا میرا دوسرا ہاتھ بندھا ہی تم اسے کھول دو اور جو جو مین کہون اور دون لیلو اُسنے وہ کسوت کھولی اُسمین سے اسباب عیاری کرنے کا نکلنے لگا کہین زنانی پوشاک کوئی مردانی پوشاک کچھ مٹھائی کچھ رنگ و روغن وغیرہ برآمد ہوا عمرو بتلاتا جاتا ہے کہ یہ سب عیاری کرنے کے اشیا ہین اس طرح ہم عورت کی شکل بنتے ہین اور یون فقیر بنتے ہین یون بادشا بنتے ہین اس مٹھائی مین بیہوشی ملی ہی یہ میوے آغشتہ بدارو بیہوشی ہین غرض ایک کیسہ زر بھی ان سب چیزون کے بعد نکلا کہ اسمین جواہرات اور اشرفیان تھین عمرو نے کہا یہ تھیلی لے لو سمن عذار بہت خوش ہوئی اور وہ روپیہ لے لیا پھر اس کسوت کو تلاش کرنے لگی اب کی بار ایک ڈبیہ یاقوت احمر کی نہایت بیش بہا ترشی ہوئی کہ جسکی ضو سے وہ جگہ تمام منور اور روشن ہوگئی اُسمین سے نکلی عمرو نے وہ درج جلدی سے اُٹھایا سمن عذار نے کہا اس مین کیا ہی کہا اسمین میری جان ہی جو کچھ مین نے کمایا ہی سب اسمین رکھا ہی کنیز نے کہا یہ بھی مجھے دے دو عمرو نے کہا یہ اپنی قبر مین ساتھ لے جاؤنگا سمن عذار نے کہا اچھا بتلا اس ڈبیا مین کیا چیز ہی عمرو نے کہا اسمین ایک گوہر بے بہا ہی کہ جسکی قیمت اگر ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ملے جب بھی کم ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سمن عذار نے کہا اے عمرو آخر تو مارا ہی جائیگا یہ بھی مجھے دیدے تیرے عیال و اطفال کے ساتھ کمال سلوک کرونگی عمرو نے کہا خیر تو بھی کیا یاد کرے گی اسے ہلے لے لیکن ایکبار مجھے یہ ڈبیا کھول کر پھر دکھادے سمن عذار نے عمرو سے وہ ڈبیا لیکر چاہا کہ اُسے کھولے وہ کھل نہ سکی عمرو نے کہا سینے کے برابر رکھکر دونون ہاتھون سے زور کرکے کھولو اُسنے قریب سینے کے لاکر زور کیا وہ ڈبیا کھلی اور اُسمین سے غبار بیہوشی اوڑا اور اُسکے منھہ پر پڑا کہ ایک چھینک آئی اور بیہوش ہوگئی عمرو کا ایک ہاتھ تو کھلا ہوا تھا دوسرا بھی اسنے کھول لیا اور سمن عذار کو اُٹھا کر علیحدہ لا کر ایک گوشہ باغ مین رنگ و روغن عیاری لگاکر اُسکو اپنی صورت بنایا اور آپ اُسکی شکل بنا اور اسکی زبان مین ایک روغن ایسا لگایا کہ زبان اُسکی مُنھہ مین پھول گئی اور کلام کرنے سے معذور ہوئی اُسے لاکر اسی درخت سے اپنی جگہ باندھ دیا اور سب اسباب اپنا کسوت عیاری مین باندھکر وہان آیا کہ جہان سمن عذار سویا کرتی تھی کس لئے کہ جب عمرو شگوفہ بنا ہوا تھا تو سب کنیزون کے رہنے کی جگہ اُنکے ساتھ رہکر دیکھلی تھی غرض اُسکے پلنگ پر آکر عمرو لیٹ رہا یہان تک کہ زندانی فلک قید خانہ سے مشرق کے زنجیر شعاع مین مسلسل میدان چرخ مین آیا اور خسرو انجم سپاہ نے دربار سیارگان برخاست کیا

ابیات

سحر چون زاغ شب پرواز برداشت	خروس صبحدم آواز برداشت	عنادل لحن دلکش برکشیدند
لحاف غنچہ از رخ درکشیدند	سمن از آب شبنم روی خود شست	بنفشہ جعد عنبربوی خود شست

دم سحر شرارہ جادو خواب غفلت سے بیدار ہوئی اور کنیزین بھی سب اُٹھین بعد فراغ امور ضروری شرارہ بارہ دری کے چبوترہ پر فرش بچھوا کر بیٹھی اور سب خواصین مع عمرو کے کہ جو بشکل سمن عذار تھی اُسکی خدمت مین حاضر ہوئین کہ اس عرصہ مین شعلہ رخسار جواب لیے ہوئے عرضی کا افراسیاب کے پاس سے پہونچی اور شرارہ کو وہ تحریر افراسیاب کی دی اُسنے حکم دیا کہ عمرو کو درخت سے کھول کر لاؤ اور قلماقنی سے کہا کہ سر اُسکا کاٹے کنیزین جاکر سمن عذار کو جو بشکل عمرو تھی سامنے شرارہ کے لائین اور قلماقنی خنجر لیکر سر کاٹنے پر مستعد ہوئی سمن عذار بسبب روغن لگا دینے خواجہ کے مُنھہ سے بولتی نہین ہے ہرچند درد کر اشارے کیا کی مگر کوئی نہ سمجھا ایک ہی ہاتھ مین قلماقنی نے سر اُسکا بحکم شرارہ جدا کیا وہ ساحرہ تھی اُسکے مرتے ہی شور بلند ہوا اور اُسکے ہمزادون نے غل مچایا کہ افسوس کشتی سمن عذار جادو اور ایک تاریکی چھا گئی عمرو جو اسکی شکل بنا ہوا تھا اُسی اندھیرے مین بھاگ کر ایک گوشہ باغ مین جا چھپا اور شرارہ سیہ بخت یہ تاریکی دیکھکر اور شور و غوغا سنکر گھبرائی کہ سمن عذار کا نخل ہستی برباد ہوا او عمرو سے بفن مکاری خار دیا اور آپ چھوٹ گیا کنیزون سے کہا کہ سمن عذار کی جگہ دیکھو کہ وہ باغی وہان بیٹھا ہی کنیزین نسیم آسا برائے تعمیل چلین اور سمن عذار کی جگہ پر جاکر دیکھا کسی کو نہ پایا شرارہ کو مطلع کیا کہ وہان کوئی نہین ہے اسنے کہا کہ

اچھا صندوقچہ سحر کا جو بارہ دری کے بیچ کے طاق مین رکھا ہے اُٹھا لاؤ مین نے رات کو حصار سحر کر دیا تھا
کہ کوئی باغ کے باہر نکل کر نہ جا سکے یقین ہے کہ وہ دزد تم کنیزون مین ملا ہی مین اُس صندوقچہ سے دریافت
کر لونگی یہ حکم کرتے ہی وہ صندوقچہ سحر اُسکے سامنے حاضر کیا تو شرارہ نے اُسکا پٹرا اُٹھایا اُسمین سے ایک
کڑا مثل حلقے کے بیچ مین لگا تھا اُسنے حکم دیا کہ اس حلقے مین سب ہاتھ ڈالو جو عمرو ہوگا اُسکا ہاتھ اُسمین
سے نکل نہ سکیگا سب نے ہاتھ حلقے مین ڈالا مگر کسی کا ہاتھ نہ پھنسا شرارہ نے کہا جاؤ صندوقچہ رکھ آؤ
تم مین کوئی عمرو نہین ہی اب مین رات کو اپنا سحر جگا کر دریافت کر دونگی کہ عمرو کہان ہی کنیزین صندوقچہ رکھ
آئین لیکن یہ حال عمرو نے گوشہ باغ سے دیکھا خاموش ہو رہا چار طرف نگاہ کی ایک طرف کو ایک جھونپڑی
باغبانون کے رہنے کی معلوم دی عمرو درختون کی آڑ مین چھپتا ہوا اُس درخت کے قریب آیا دیکھا کہ
ایک بڑھیا اسی جگہ لیٹی ہی عمرو نے اس سے پوچھا تو کون ہی کہا گلشن باغبانی کی مان ہون میرا نام چمپا ہی
عمرو نے ایک بیضہ بیہوشی اُسکے مُنھ پر مار کر اور اُسے بیہوش کر کے زنبیل مین ڈالا اُسکی صورت بنکر لکڑی ہاتھ مین لے
سامنے شرارہ کے آیا اور اُسکی بلائین لین گردھرا شرارہ نے کہا کیون چمپا آج کیا ہے گزارش کی قربان شوم
مین نے آج سنا ہی کہ کوئی چور آپکا بھاگا ہی اور آپنے جو جو باغ مین رہتے ہین سب کا امتحان کیا ہی لونڈی
بھی حاضر ہوئی کہ میرا بھی امتحان لیجیے شرارہ نے کہا ای چمپا تیرے امتحان کی کیا ضرورت ہی مین آج رات
کو سحر تیار کر دونگی جہان عمرو ہوگا وہان سے خود چلا آئیگا چمپا نے کہا واری جاؤن کل کی بات کل کے ہاتھ
ہو آج جو سب کے ساتھ کیا ہی وہی میرے ساتھ کیجیے شرارہ نے کہا اچھا صندوقچہ سحر کا اُٹھا لا چمپا نے کہا حضور مین لاتی
ہون تبلائیے کہان رکھا ہی کہا بیچ طاق مین بارہ دری کے چمپا لاٹھی پکڑے چلین اور اندر بارہ دری کے آکر صندوقچہ
کو کھولا سب تو باہر ہین اکیلے قابو پا کر بیہوشی کا غبار سب اُسمین لگ سے کہ کڑے مین ہاتھ نہ گھسنے پائے بھر دیا اور پٹرا بند کر کے
صندوقچہ لیکر آہستہ آہستہ چلی شرارہ نے کنیزون سے کہا ارے وہ بڑھیا ہی تم جا کر اُس سے لیلو غرض ہاتھون ہاتھ صندوقچہ شرارہ کے
پاس آیا اور عمرو بھی چمپا کی شکل بنا ہوا قریب شرارہ کے آکر کھڑا ہوا شرارہ نے جو مین اُسکا پٹرا کھولا ایک
لکہ بیہوشی کا دھوئین کی طرح نکلا گرد کی خواہمین اور شرارہ جادو چھینک مار کر بیہوش ہوئین عمرو نے
جیسے ہی شرارہ بیہوش ہوئی خنجر مارا کہ سر اُسکا کٹ گیا اور قیامت کا سامان برپا ہوا ابر قبلوی اور سنگباری
بزور سحر ہونے لگی پیرون نے غل مچائی مگر اس ہنگام مین عمرو نے گلیم عیاری اوڑھ لی اور نظر مردم سے نہان ہو کر
سفید مہرہ جس کی صدا سے دیو ناچنے لگتا ہی اور مثل اور اشیا کے ایک یہ بھی ہی نکالا اسنے اُس آفتین سنا کر
کوئی کہتا ہی جلدی یہان سے بھاگو ورنہ تم سب مارے جاؤگے ایک صدائے مہیب کے سنتے ہی باقی کنیزین اور
ملازم شرارہ کے باہر باغ کے بھاگے اور عمرو نے جو کنیزین کہ بیہوش ہوگئی تھین اُن سب کے سر کاٹ لیے بڑی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیر تک شور و غل اور تاریکی رہی آخر وہ ہنگامہ موقوف ہوا عمرو نے دیکھا کہ لاشین جادوگرنیون کی پڑی ہین اور باغ مین جو درخت اور مکانات سحر سے بنے ہوے تھے وہ غائب ہوگئے ہین اصلی درخت اور مکان رہ گئے اور بدیع الزمان چھوٹے ہوے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے عمرو کا تماشہ دیکھ رہے ہین عمرو نے جب شاہزادے کی جانب دیکھا اسوقت شاہزادے نے سلام کیا عمرو نے کہا اے فرزند تم کیونکر رہا ہوے عرض کیا شمرارہ ساحرہ کے سحر کی ہتھکڑیان بیڑیان تھین جب وہ واصل جہنم ہوئی وہ سب قید رفع ہوگئی اور حجرہ کھل گیا مین باہر نکل آیا عمرو یہ باتین بدیع الزمان سے کر رہا تھا کہ یکایک ہوا تیز و تند چلی اور لونڈرے اٹھنے لگے اور کچھ بگولے پیچ و تاب کھاتے ہوئے شمرارہ کی لاش کے گرد اگرد چکر مارنے لگے اور لاش کو چکر دیتے ہوئے زمین سے اڑا کر ایک سمت کو لیکر چلے عمرو نے کہا اے بدیع الزمان اب یہان سے جلدی چلو معلوم ہوتا ہے کہ اس شمرارہ کی مالک طلسم کے پاس جائیگی اور کوئی لمحہ مین آفت آجائیگی شاہزادے نے کہا کوئی مرکب اگر ہوتا تو راستہ جلدی چلا جاتا عمرو نے کہا گھوڑا تو ایک جگہ بکاؤ ہے مگر روپیہ درکار ہے بدیع الزمان نے لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا عمرو نے زنبیل سے قلم و دوات کاغذ نکالا کہ لکھدو تم نوجوان ہو شاید نہ دو تو مین نالش کر کے لے لونگا بدیع الزمان بہت ہنسے اور رقعہ لاکھ روپیہ کا لکھدیا کہ لشکر مین چلکر دلا دونگا عمرو نے رقعہ لیکر زنبیل مین رکھا اور باہر باغ کے جاکر زنبیل سے گھوڑا نکالا اور ساز و یراق نکال کر اسے کسا اور سامنے بدیع الزمان کے لایا اور کہا کہ ایک سوداگر سے جاکر ابھی مین نے مول لیا ہے بدیع الزمان نے کہا اچھا تھا کہ دروازے پر گھوڑا لیے منتظر آپکا ایسی آفت مین کھڑا تھا عمرو نے کہا اے فرزند حمزہ تجھے سوائے تقریر کے اور کچھ بھی آتا ہے جلد یہان سے چل ایسا نہو کوئی آفت آتی ہو غرض بدیع الزمان سوار ہوے اور عمرو ہمراہ ہوا دونون باغ سے نکلکر چلے راہ مین عمرو سے بدیع الزمان نے کہا اے عم نامدار (معلوم ہو کہ عمرو دودھ شریک بھائی حمزہ صاحبقران کا ہے اس وجہ سے بیٹے امیر حمزہ کے اسکو چچا کہتے ہین اور تعظیم کرتے ہین) الحاصل شاہزادے نے کہا کہ چچا جان میرا جانا یہان سے لشکر مین میرے لیے ننگ و عار ہے کس لیے کہ مین ملکہ تصویر جادو پر عاشق ہون وہ سنیگی تو کہیگی کہ فرزند حمزہ میرا جویا تھا اور جان بچا کر اپنے لشکر کو چلا گیا عمرو نے یہ باتین جب سنین بنگاہ غضب بدیع الزمان کو گھورا اور کہا او رے ناشدنی فرد

ایک آفت سے تو مر مرکے ہوا تھا جینا + پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی +

ہنوز زخم جگر آئے ہین طلسم مین خار و گل سب آفت کے پرکالے ہین ابھی لشکر تک مین پہونچے نہین کہ آپ نیا راگ لائے جلدی یہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے چل ورنہ قسم ہو اُسی حمزہ صاحبقران کی مارے کوڑون کے کھال گرا دونگا بدیع الزمان نے کہا مین آپ کو یہ بازوبند قیمتی کئی لاکھ روپیہ کا دیتا ہون اگر کوئی تدبیر کرکے میری معشوق کو مجھسے ملا دیجیے میرا یہ حال ہو بیت یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید + دست از طلب ندارم تا کار من برآید + عمرو نے جب نام بازوبند کا سُنا ایکبار خفا ہو کر کہا تو نے کوئی مجکو قرم ساق مقرر کیا ہو رنڈیان ملوانا مین کیا جانون مگر ہان ملکہ تصویر شاہزادی ہو اسکی نسبت البتہ کوشش کرونگا لاوہ بازوبند مجھے دیدے بدیع الزمان نے بازوبند عمرو کو دیا عمرو بدیع الزمان کو لیکر اس طرف چلا کہ جدھر سے تصویر کو آتے دیکھا تھا سمجھا کہ اسی طرف اسکے رہنے کا مقام ہوگا جب وہان پہونچا کہ جس جگہ جھاڑی مین شگوفہ کو بیہوش کیا تھا اور اسکی شکل عمرو بنا تھا وہ مقام بدیع الزمان کو دکھایا اور سارا حال سُنایا بدیع الزمان ہنسے اور آگے چلے اب ملکہ تصویر کا ماجرا سُنیے کہ عشق بادشاہزادہ عالی تبار مین بیتاب وبیقرار شرارہ کے پاس آتی تھی اُس روز سے یہ حال تھا بیت دن کٹتا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی + عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی + تصویر خیالی شاہزادے کے لوح سینہ پر کندہ تھی نام کی بدیع الزمان کی رٹ دلکو لگی تھی بیت ہون تصور مین تری صورت تصویر لگی + جسم بیجان ہو مرا پیکر بیجان کی طرح + جب یہ حال ملکہ کا کنیزون انیسون جلیسون نے دیکھا ماجرای عشق استفسار کیا کہ واری کہان دل لگایا کس ظالم جفاکار نے حضور کا یہ حال بنایا آنکھون کو تری حواس مین ابتری روز بروز بدتری ہی ہم سے تو بتلایئے کہ اُسکی تدبیر کرین اور اُسکو آپ تک پہونچایئن ملکہ نے کہا درد اپنا دوا ہو اُس کے علاج مین بیکار مسیحا ہو قطعہ

ہم تو کہتے تھے کہ نادان ہو جو دلکو دیوے
اب اسی شخص کے ہو زیر قدم سر اپنا
دیکھین تو چھین لے دل ہمسے وہ کون ایسا ہو
سچ کہا ہو کہ بڑے بول کا سر نیچا ہو

انیسون نے کہا اے ملکہ عالم قربانت شوم اب چاہے خوش ہون یا ناراض مگر حضور نے سچ تو یہ ہو کہ جبسے اُس قیدی کو دیکھا ہو حال اپنا غیر کیا ہو ایک بولی کہ بوا وہ مرد وا بھی ایسا سجدار نکیلا حسین جبین ہو کہ ملکہ پر کیا موقوف میرا بھی اپنے دیدونکی قسم عجب حال ہو جب سے اُسے دیکھا ہو اُسکی زلف گرہگیر مین دل اُلجھا ہوا ہو سودا ہو گیا ہو راتون کو نیند نہین آتی ہو وہی صورت دیکھنے کو طبیعت چاہتی ہو جب تصویر نے یہ کلمات محبت آمیز انیسون اور کنیزون سے سُنے اسوقت اپنے حال سے اُنھین آگاہ کیا اور حکم دیا کہ تم بزور سحر کبوتر اور فاختہ کی شکل بنکر جاؤ شرارہ کے باغ کے گرد ٹھہرو اور جو کیفیت وہان گزرے اُس سے مطلع کرو غرض ایک روز کنیزون نے آکر عمرو کی خبر سنائی کہ بی بی عمرو جو شگوفہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بنا ہوا تھا وہ پکڑ لیا گیا ملکہ نے کمال حال اپنا تباہ کیا اس رنج مین تھی کہ دوسرے دن خبر مرگ شرارہ کی پہونچی اُس وقت وہ لالہ رو گل کی طرح کھلکھلا کر ہنسی اور کنیزون سے کہا کہ اب شاہزادہ چھوٹ کر لشکر مین جائیگا تم جاکر اُسے یہان لے آؤ طالب کو مطلوب سے ملاؤ کنیزین اُسطرف سے چلین اور عمرو اُسطرف سے لیے ہوئے بدیع الزمان کو آتا تھا کہ یکایک دیکھا پانچ چار عورتین کمسن سراپا غرق دریاے جواہر مانگ مین سر کے سیندور بھرا سُرمہ نہین ہر آنکھ مین سیندور کی یہ سیدھی لکیر سر پر رکھی ہی قاتل نے خون بھری شمشیر نازنینان حور مثال پری تمثال آپسمین خوش فعلیان کرتین ناز و انداز سے قدم دھرتی آتی ہین ابیات

	پردہ ناموس کا دریدہ تھی	ایک ایک اُنمین شوخ دیدہ تھی	
	برق و سیماب کو بھی آئے شرم	ایسی بے چین وایسی گرما گرم	

قریب مرکب شاہزادہ عالی وقار آکر دست ادب باندھکر تسلیم ادب بجا لائین اور عرض کیا ہماری شہزادی یعنی ملکہ تصویر جادو نے بعد سلام شوق عرض کیا ہی کہ اگر ہرج کار تصور نہو تو دو گھڑی کے لیے ہمارے باغ مین قدم رنجہ فرمایئے یہان تشریف لاکر دل بہلایئے بعد لمحہ کے چلے جایئے عمرو نے یہ سنکر تجاہل کر کے کہا کہ ہم جادوگرنیون کو مُنھ نہین لگاتے اور اُنسے لوٹا بھی نہین اُٹھواتے اُن عورتون نے عمرو کی طرف بھیانک ہوکر دیکھا کہ ایک شخص دُبلا پتلا سوکھا یہ کلام کرتا ہی وہ شوخ مزاج تھین عمرو پر پھبتیان کہنا شروع کین ایک نے کہا کہ بوا یہ تو مرجیا جن ہی دوسری بولی مٹھیا دیو معلوم ہوتا ہی تیسری نے کہا مین تو جانتی ہون نہانس ہی عمرو نے کہا مین وہ مرجیا جن ہون کہ سب کو تیتا کا ناچ نچا ڈونگا بدیع الزمان نے کہا خواجہ کیا ہرج ہی چلو یہان بھی ہوتے چلین اور اُس شاہزادی سے ملاقات کرلین عمرو نے کہا جہان تونے کسی رنڈی کا پیام سُنا بس ریجھ کر لٹو ہوا دیکھ تو چل کے حمزہ سے کیسا ٹھیک بنواتا ہون غرض یہ باتین کرتے ہوئے اُن کنیزون کے ساتھ چلے اور قریب باغ تصویر پہونچے ایک عورت نے اُنمین سے بڑھکر ملکہ کو شاہزادے کے آنے کی خبر پہونچائی تصویر نے حکم دیا کہ باغ کو آراستہ کرو سامان عیش وعشرت مہیا کرو بس جلد جلد فراشون نے مکان مین فرش قاقم دیبا بچھایا اور سب طرح اسباب ملوکانہ عیش و راحت کا موجود کیا ملکہ در باغ پر انتظار مین شاہزادے کے آکر کھڑی ہوئی کہ سامنے سے سواری اُس نہال حدیقہ صاحبقرانی کی پیدا ہوئی اور تصویر جادو کو دیکھکر شاہزادہ گھوڑے سے اُترا کنیزان ملکہ نے گھوڑا لیجاکر ایک جگہ بندھوا دیا عمرو بھی ساتھ ہی بدیع الزمان جب قریب دروازۂ باغ کے آیا تصویر جادو کو نرگس آسا چشم براہ انتظار پایا اسوقت عجب تجمل و شان سے ملکہ تھی آنچل بلو کا دوپٹہ پائجامہ بوٹے دار اطلس کا پہنے زر و زیور سے آراستہ نظم

بت میں اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا
وہ تجلی تھی کہ موسیٰ کے بھی اُڑجائیں ہوش

غرق دریاے جواہر میں قدم سے تا فرق
زیور نور صفا زیب بدن گوہر پوش

وہ جبین جسکی محبت میں دل بدر میں داغ
خم ابرو وہ کہ جس کا مہ نو حلقہ بگوش

حلقۂ چشم سیہ یا ورِ میخانۂ ناز
مردمک آنکھ میں یا مغبچۂ بادہ فروش

کان کی بجلیون میں تابش برق سر طور
اختر نور صبیحان تھا کہ نجم در گوش

روی تابان تھا کہ میری شب امید کی صبح
میرے طالع کی رسائی تھی کہ گیسو سرِ دوش

حور آئینہ قمر طلعت و آئینہ جمال
نسترن پیکر و شمشاد قد و گلگون پوش

کبھی غمزہ کبھی عشوہ کبھی شوخی کبھی شرم
بیحجابانہ گہے جلوہ نما گہ روپوش

جنبش لب کا ارادہ تھا کہ کچھ بات کرے
ناز کی کا یہ اشارہ تھا کہ بس بس خاموش

بس وہ نازنین خواصونکے کاندھے پر ہاتھ رکھے آگے بڑھی اور مسکرا کر بدیع الزمان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالدیا اور منت عرض کیا کہ ای شاہزادہ کامگار آپنے اس کنیز بے تمیز کو سرفراز کیا زہے فخر و افتخار میکہ آپ تشریف لائے ؎

ز آمدنت اگر خبر داشتمے
دررہگذرت گل و سمن کاشتمے

نگذاشتمی کہ پاے بر خاک نہی
خاک قدمش ز دیدہ بر داشتمے

شہزادہ نے کہا کہ ای ملکہ میرا بھی تمھاری محبت میں یہ حال ہی بیت ماراز خاک کو یت پیرا ہنست بر تن ✣ آنہم زرشک حسرت صد چاک تا بدامن ✣ اس جامع المتفرقین نے تمسے مجھے ملادیا یہ باتین کرتے ہوئے وہ گل و بلبل داخل باغ ہوسے شہزادے نے دیکھا کہ یہ گلشن نگارین رشک وہ ریاض رضوان ہی نہایت سرسبز و شاداب گلستان ہی درختون کی سبزی و شادابی سنبلہ چرخ اخضر پر طعنہ زن ہی سبزہ غیرت بخش سبزہ گوش شاہدان پرفن ہی جوش و بہار سے یہ حال ہی کہ نظم

عجب نہیں جو اسیوقت ہوئے نزہہ سنج
شبیہ مرغ چمن گر کشند بر دیوار

چمن کو دیکھ کے دیکھو اگر بدن اپنا
نظر پڑین پر طاؤس کے سے نقش و نگار

ہواے قوت بالیدگی یہ نجشتی ہی
کہ نخل یک شبہ پہونچے ہی تا سر دیوار

ہر اک شگوفہ نے ہی اپنا عطردان کھولا
شمیم گل کا ہی دوش نسیم پر انبار

اگرچہ سرو روانہ نہیں ہی گلشن میں
پر اسکا عکس تو آب رواں پہ ہی سیار

ہی نہر میں جلتی آئینہ کی خاصیت
سو دیکھتے ہیں جو آتا ن باغ اپنا عذار

گل و ثمر سے درختون کو دیکھکر سرسبز
کیے ہی پنجۂ دست دعا اٹھائے چنار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین بے ثمر ہون مجھے بھی ثمر عطا کیجیے ۔ الٰہی حرمت فیض ہوا و فصل بہار

ہر درخت اصلی کے مقابل درخت جواہر کا نقلی صناعان چابک دست نے بنا کر لگایا ہی اور اسی درخت کا عطر اُسکے خوشہ
مین داخل کیا ہی کہ جب نسیم عنبر شمیم چلتی ہی دماغ جان معطر و معنبر کرتی ہی الحاصل یہ کیفیت بہار دیکھتے ہوے دونون
شیدا باہم بارہ دری مین آئے یہان سب طرح کا سامان عشرت مہیا تھا ایک طرف چوکی بچھی کشتی شراب کی اُسپر لگی ایک
سمت مسہری سنہری جواہر نگار ایک طرف چھپر کھٹ مرصع پاؤن کا طرحدار شیشہ آلات فرش مشجر سے مکان
پیراستہ کہ ؎ لطیف و دلکش و آب و ہوائے ✤ مبارک منزل و فرخندہ جائے ✤ ملکہ یہان کی کیفیت دکھاکر
لب نہر جو بنگلہ تھا شاہزادے کو وہان لائی یہان بھی سب سامان نشاط و طرب موجود تھا مسند شاہانہ بچھا تھا مثل
عروس شب اول کے وہ بنگلہ سجا تھا دونون عاشق و معشوق لب نہر فرش مکلف پر جلوہ گر ہوئے کشتیان شراب کی
حاضر ہوئین ارباب نشاط گانیین ناہید طلعت بلائی گیئین ملکہ پہلو مین اور عمرو روبرو بدیع الزمان کے
دونون بیٹھے عمرو نے مضحکہ کرنا شروع کیا کہ اے بدیع الزمان یہ عورت دیکھ تو کیسی بد صورت ہی کہ آنکھ مین پھاپھنی اور
سر مین بال خورہ رکھتی ہی تصویر یہ باتین سُنکر کھسیانی ہوی بدیع الزمان نے کہا اے ملکہ یہ مرد صاحب طمع ہی اگر
اسکو کچھ انعام دو تو ابھی یہ تمھاری تعریف کرنے لگے ملکہ نے ایک صندوقچہ پر از زر و گوہر عمرو کو دیا عمرو نے کہا
اے بدیع الزمان کیون نہوآخر پھر یہ شاہزادی ہی کیا تو خوش قسمت ہی کہ ایک مجاور خانہ کعبہ کا لڑکا
ہوکر اسکا ہم پہلو ہی بدیع الزمان نے کہا کیون ملکہ دیکھا اب میری مذمت اسنے شروع کی سب عمرو
کی باتون پر ہنسنے لگے اور ملکہ نے جام شراب سے بھر کر شاہزادے کو دیا اور کہا کہ اے شہریار یہ بادہ محبت ہی
اسے نوش فرمایئے ؎ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا ✤ کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا ✤
شاہزادے نے کہا اے بلبل گلستان خوبی تم ساحرہ ہو اور مین مسلمان مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجاست ✤ میرے آپ کے صحبت برآری مشکل ہی اگر سحر سے توبہ کرو تو البتہ شریک بزم ہون اور تمھاری
اطاعت مین تمام عمر بسر کرون ملکہ نے کہا اے شہریار مین سحر نہین جانتی ہون کس لیے کہ ابھی کمسن ہون سیکھا
نہین نازو نعم مین اوقات صرف کی ہی مگر اب آپکے دین کو اختیار کرتی ہون میرا تو یہ مقولہ ہی ؎
کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست ✤ ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست ✤ الحاصل ملکہ نے اسلام قبول
کیا پھر تو دور جام دمادم اور پے در پے چلنے لگا ہر دم زبان پر یہ جاری تھا ؎ ساقیا برخیز و در دہ جام را ✤
خاک برسر کن غم ایام را ✤ رقاصون نے مجرا کرنا شروع کیا بیت مغنی چنگ عشرت ساز کردہ ✤ نوائے
خرمی آغاز کردہ ✤ عمرو نے تمسخر کرنا آغاز کیا مقراض زنبیل سے نکالکر دو انگلیون مین اسطرح چھپائی کہ ثابت نہ تھا
اور رقاصہ کے پیچھے جاکر اس چابکی سے پشواز کاٹی کہ معلوم نہوا جب رقاصہ نے ہنگام رقص گردش کی

پیچھے سے بالکل برہنہ تھی اہل محفل نے ہنسنا شروع کیا وہ رقاصہ گھبرائی عمرو نے بجا لا کی دوسری بار آگے سے
بھی پیشواز کاٹ لی اب آگے پیچھے سب طرف ننگی تھی شاہزادے نے کہا اری کمبخت ننگی ناچتی ہو اُسنے جو کے
دیکھا شرم کے مارے بیٹھ گئی سب نے قہقہہ مارا بدیع الزّمان نے کہا یہ کام عمرو کا ہو ملکہ بہت ہنسی اور قاصہ
عمرو کو گالیاں دینے لگی خلاصہ کلام اسی طرح شاہزادہ عالیمقام ہمراہ ملکہ مصروف بعیش و آرام تھا کہ فلک تفرقہ
پرداز و گردون شعبدہ باز کو اس صحبت پر رشک آیا ؎ یہ وہ دل کو اکجا بٹھاتا نہین ٭ کسی کا اسے وصل
بھاتا نہین ٭ یکایک سامنے جو نہر موجزن تھی اُسکے پانی نے جوش کھایا اور ایک شور و غل پیدا ہوا کہ
ہر ایک گھبرایا بعد لمحہ کے سب نے دیکھا کہ پانی کے اندر سے ایک دیو شکل مہیب نکلا ہاتھ مین چقماق چادر
لیے تھا اُس ناپاک نے بدیع الزّمان کو للکارا کہ باش باش ای پسر حمزہ کے گزاریم کہ از دست من زندہ
وسلامت بدر بردی بدیع الزّمان نے ملکہ کو اپنی پشت پر کر لیا اور آپ سینہ سپر ہو کر آ ٹھکر ڈانٹا کہ او نابکار
ادھر آ تو ہم تیرا انتظار رہا اس دیو نے چقماق چادر چرخ دیکر سر پر شہزادے کے لگائی شہزادے نے بیتر بدلکر خالی دی
اور ایک ہاتھ تیغ کا مارا کہ وہ دیو دو پرکالے ہوا لیکن جب وہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا وہ دونون ٹکڑے اسکے
جسم کے تڑپ کر اُسی نہر مین جا گرے اور ایک ساعت کے بعد وہی دیو پھر زندہ ہو کر نکلا اور بدیع الزّمان پر
حملہ آور ہوا بدیع الزّمان نے اُسکے حملے کو رد کر کے پھر تلوار سے دو ٹکڑے کیا پھر وہ تڑپ کر دونون ٹکڑے نہر مین
جا گرے اور دیو زندہ ہو کر باہر آیا اور اُسنے بدیع الزّمان کا مقابلہ کیا جب یہ ہنگامہ ملکہ کی وزیرزادی
نیرنگ جادو نے دیکھا ملکہ تصویر جادو سے کہا داری جان یہ دیو سات بار اس طرح نکلے گا اور قتل ہوگا
اور آٹھوین مرتبہ جو زندہ ہو کر نکلے گا پھر قتل نہو سکے گا اور شہزادہ کے دشمنون کو پکڑ لیگا ملکہ نے کہا اے
نیرنگ تجھے اسکے قتل ہونے کی تدبیر معلوم ہو تو بتلا دے نیرنگ جادو نے کہا مین اتنا جانتی ہون کہ اس دیو
کو شرارہ جادو نے آپکی حفاظت کے لیے یہان معین کیا تھا اور اسکے مرنے کے لیے ایک کمان اور تیر سحر سے بنا کر
اسی باغ کی ایک کوٹھری مین رکھدیے تھے بس اگر اُس کمان مین وہی تیر پیوستہ کر کے کوئی اُسپر لگائے اگر وہ
تیر اسپر پڑیگا مارا جائیگا اور اگر تیر نہ پڑے دوسرا لگائے دوسرا نہ پڑے تیسرا لگائے کہ یہ ہلاک ہوا اور اگر تینون تیر خالی
جائینگے تو یہ پھر کسی طرح مارا نجائیگا یہ باتین سنکر ملکہ نے کہا وہ کوٹھری کہان ہے نیرنگ جادو نے کہا شرارہ نے اس
کوٹھری کو سحر کر کے نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا تھا مگر اب شرارہ جادو مر گئی ہے اُسکا سحر بھی دور ہو گیا ہوگا۔
یقین ہے کہ وہ کوٹھری دکھلائی دے حضور اندر بارہ دری کے میرے ساتھ چلیے کہ مین تلاش کرون
تصویر جادو ہمراہ نیرنگ جادو کے بارہ دری مین آئی دیکھا تو حقیقت مین وہ کوٹھری جسکو کہ
کبھی نہ دیکھا تھا یہان موجود ہے خوش ہو کر اسکو کھولا اور اندر جا کر دیکھا تو ایک کمان اور تین تیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رکھے ہین اُس کمان اور تیرون کو ملکہ لیکر دوڑی یہان بدیع الزمان پانچوین بار ہی کہ اُس دیو سے مقابل ہوکر اُسے قتل کر چکا ہے اور ٹکڑے اُسکے بدن کے نہر مین گر چکے تھے ابھی پھر زندہ ہوکر نہر سے باہر نہ نکلا تھا کہ تصویر جادو نے وہ کمان اور تیر لاکر دیے اور کہا اب جو وہ دیو نکلے تو انسے اُسے قتل کرنا بدیع الزمان تیر کمان مین پیوستہ کرکے منتظر نکلنے اُس دیو کا ہوا کہ پھر وہ دیو حوض سے باہر آیا اور شاہزادے کی طرف لپکا بدیع الزمان نے تیر سینہ پر اُسکے تاک کر مارا بقدرت قادر بیچون پہلا ہی تیر ہدف مراد پر بیٹھا اور اُسکے تودہ پشت سے پار گزرا کہ چکر کھاکر زمین پر گرا اور جہان تیر جسم پر لگا تھا وہان سے ایک شعلۂ آتش نکلا کہ اُسکے سارے بدن کو جلاکر راکھ کر دیا ایک شور و غوغا برپا ہوا بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی محافظ جادو را اُسوقت بدیع الزمان نے سجدۂ شکر بدرگاہ قاضی الحاجات ادا کیا اور ملکہ کو تسکین اور دلاسا دیا مگر عمرو نے جسوقت سے کہ وہ دیو نکلا تھا گلیم عیاری کو اوڑھ لیا تھا اور اپنے تئین پوشیدہ کیا تھا کہ ای عمرو بدیع الزمان جانے اور ملکہ جانے یہ کمبخت آپ سے آکر اس بلا مین گرفتار ہوا ورنہ مین چھڑا کر اب تک لشکر مین بھی پہونچا دیتا اب جاکر حمزہ سے کہدینا کہ لونڈا تیرا خراب ہوگیا اور سب حال بیان کرنا غرض جب وہ دیو مارا گیا عمرو نے اپنے تئین ظاہر کیا اور کہا او ناشدنی خبردار اب یہان نہ ٹھہرنا جلدی چل ورنہ کوئی اور آفت آیا چاہتی ہی بدیع الزمان نے کہا ای تصویر اب مین رخصت ہوتا ہون تصویر جادو نے کہا مین بھی آپ کے ساتھ چلتی ہون یہان رہ کر کیا کرونگی یہ سب خبرین جب افراسیاب کو آپ کے حالات کی پہونچین گی تو مین ماری جاؤنگی اُسوقت بدیع الزمان نے خواصون سے اپنا گھوڑا منگایا اور اُسپر ملکہ کو بھی سوار کیا اور خود بھی سوار ہوا اور خواصون سے کہا کہ تم ملازم ہو تم سے کوئی مزاحم نہ ہوگا بعد ہمارے چلے جانے کے تمہارا جدھر جی چاہے چلے جانا یا ہمارے لشکر مین کوہ عقیق گلزار سلیمانی کی طرف آنا یہ کہکر مع عمرو باغ سے نکلکر لشکر اسلام کی طرف کا راستہ لیا اب ذرا احوال افراسیاب سنیئے کہ باغ سیب مین منتظر بیٹھا تھا کہ سر عمرو کا شرارہ جادو کے پاس سے آتا ہوگا کہ یکایک بگولے لاش کو شرارہ کی چکر دیتے ہوئے باغ سیب مین لائے اور بیرون نے اسکے صدا دی کہ ای شہنشاہ ساحران شرارہ ماری گئی افراسیاب یہ سنتے ہی غضبناک ہوا اور کتاب سامری کو اُٹھا کر دیکھا کہ شرارہ کا قاتل اب کہان ہی اور بدیع الزمان جو قید مین شرارہ کے تھا چھوٹ کر کدھر گیا اُس کتاب مین معلوم ہوا کہ عمرو نے شرارہ کو مارا اور بدیع الزمان اور عمرو دونون باغ مین تصویر کے پہونچے اور بدیع الزمان نے محافظ جادو کو مارا اب مع تصویر کے اپنے لشکر کی طرف جاتا ہی بس یہ معلوم کرکے افراسیاب نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی ایک ساحر زمین کے اندر سے پیدا ہوا کہ اُسکے منھ اور ناک کان سے شعلے آگ کے نکلتے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گھور چندن ہمکے تمام جسم مین لگے تھے بیت کہنی سے شانے تک بندھے تھے اس نے افراسیاب کو سلام کیا افراسیاب نے کہا ای اژدر جلد جا بدیع الزمان اور تصویر جادو مع عمرو کے دونون لشکر اسلام کی طرف جاتے ہین انھین گرفتار کر کے زندانخانہ طلسم مین لیجا کر مقید کر اور عمرو کو نہ گرفتار کرنا کہ وہ جا کر حمزہ کو اس حال کی خبر دیگا اور حمزہ ڈر کے ادھر آنے کا ارادہ نکریگا بمجرد حکم افراسیاب اسی وقت اژدر چلا یہان بدیع الزمان کئی کوس باغ سے تصویر جادو کے دور نکل آئے تھے کہ ایکبار جھاڑی کے اندر سے ایک اژدہے نے سر نکالا اور بدیع الزمان کا سد راہ ہوا عمرو نے تو فوراً گلیم اوڑھلی اور غائب ہوگیا مگر بدیع الزمان گھوڑا بڑھا کر اُسکے سامنے آئے اور تیر کمان مین جوڑکر اژدہے پر لگایا وہ تیر جب قریب اژدہے کے پہونچا اُسنے شعلۂ آتش مُنھ سے چھوڑا کہ تیر جل گیا اسی طرح بہت سے تیر لگائے سب تیر جل گئے اور اژدہے نے اپنا دم اوپر کو کھینچا بدیع الزمان اور تصویر جادو کو نگل گیا عمرو نے اُسوقت تھر فلاخن مین رکھکر مارے وہ تھر سب خالی گئے اور اژدر نے پکار کر صدا دی کہ ای عمرو جا کر حمزہ سے یہ ماجرا کہدینا کہ یہ صحراے طلسم ہوش رُبا ہی خبردار یہان کوئی آنے کا قصد نہ کرے اب بدیع الزمان کا رہا ہونا دشوار ہی حمزہ اس فرزند سے اپنے صبر کرے کس لیے کہ جو یہان اُسکے چھوڑانے کو آئیگا گرفتار بلا ہوگا اور مارا جائیگا تجھے گرفتار کرنے کا حکم نہ تھا ورنہ اے عمرو تیرا ابھی بچکر جانا نہوتا یہ کہکر وہ اژدر نظر سے غائب ہوگیا اور عمرو گریان ونالان گریبان چاک سر پر خاک اُڑاتا لشکر امیر کی طرف چلا اور بعد قطع منازل لشکر مین داخل ہوا بارگاہ مین صاحبقران تشریف فرما تھے کہ عمرو نے سلام کیا اور کرسی پر متمکن ہوا صاحبقران اور بادشاہ لشکر اور سب سرداروں نے پوچھا کہ خواجہ مزاج تو تمھارا اچھا ہی عمرو نے بعد ادائے دعا و ثنا بادشاہی کے سب ماجرا بدیع الزمان اور تصویر کا خدمت امیر مین عرض کیا حمزہ صاحبقران نے فرمایا کہ شکر ہی خداوند عالم کا کہ فرزند میرا زندہ ہی اب تدبیر فتح طلسم کرنا چاہیے مگر سلیمان عنبرین مو کوہی سے فی الحال مقابلہ درپیش ہی کچھ انتظام جنگ کرلون تو فتاحی طلسم کے لیے کسی کو بھیجون یہ فرما کر امیر تدبیر جنگ مین مشغول ہوتے ہین لیکن اب حال سلیمان عنبرین مو کے سُنیئے کہ اسنے لقا کو اپنے یہان اُتارا ہی اور لشکر حمزہ صاحبقران سے مقابلہ کرنے کا وعدہ کیا ہی کہ مین لڑون گا

داستان نامہ لکھنا سلیمان عنبرین مو کا افراسیاب جادو بادشاہ طلسم کو واسطے کمک کرنے لقا کے اور آنا افراسیاب کی طرف سے اجلال جادو کا مع چالیس ہزار ساحرون کے واسطے مقابلہ صاحبقران کے اور عیاری کر کے پکڑ لینا اجلال جادو کو عمرو کا ؛ لمولفہ

دو اک جام سے ساقی تند خو ۔۔۔ مدد کر ذرا بادہ خوارون کی تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہان تک پئین خون دل بادہ خوار / مئے ارغوانی کی دکھلا بہار
وہ جادو بھری آنکھ دکھلا ذرا / کہ ہو معرکہ ساحرون سے بڑا
کسی کا فسون مجھپہ کیا چل سکے / کہ مین تیری آنکھین ہون دیکھے ہوئے
پلا مجکو وہ جام افسون گری / مرے دم سے شیشے مین اُترے پری
سخن سنج و غواص دریائے ہوش / چنین ریخت گوہر بدامان گوش

جادو طرازان دفتر فصاحت و منشیان بدائع نگار دیوان کدۂ بلاغت سحر سازی خامہ سامری کیش سے نیرنگی تحریر حکایت یون دکھاتے ہین کہ جب لشکر ظفر اثر صاحبقران متعاقب زمرد شاہ بے ایمان داخل کوہ عقیق ہوا سلیمان نے کثرت فوج اور حشم و خدم امیر کا دیکھکر اپنے دل سے خیال کیا کہ مین مقابلہ اتنے بڑے لشکر سے نہ کر سکونگا یہ سوچکر اُسنے اطراف و جوانب مین اپنے ملک کے بادشاہون کو نامے تحریر کیے اور یہ مضمون ان مین مندرج کیا کہ خداوند لقا ہاتھ سے حمزہ صاحبقران کے شکست کھاکر میرے ملک مین تشریف لائے ہین بنابر اسکے کہ وہ تم سب کے خدا ہین کچھ میرا پاس نکرو بلکہ اپنے خداوند کی آکر مدد کرو اور اُن کے مخالفون کو قتل کرو اور خداوند کو اُن کے ملک باختر مین بھجا کر پھر تخت خدائی پر بٹھاؤ اور اگر اس مرقومہ کی نسبت غفلت کروگے خداوند تم سب سے ناراض ہوکر اپنے قدرت غضب سے تمھین غارت کر دینگے اور یہ خداوند کی رحم دلی ہو کہ ان کے بندے انھین عاجز کر رہے ہین اور خداوند انکو ہلاک نہین کرتے ہین بلکہ فرماتے ہین کہ وہ بندے ہین مین نے عالم خواب مین اسوقت مین کہ جب مین مست نشۂ شراب تھا پیدا کیے ہین اسی وجہ سے کہ ہنگام مستی مین غافل تھا قلم تقدیر پر ان بندون کو سرکش اور مغرور لکھ گیا اور اب وہ تحریر مٹ نہین سکتی یہی باعث ہو کہ خداوند ان بندون کو غارت کرنے سے مجبور ہین اور ایسے انسے خفا ہین کہ وہ بندے توبہ قبول کرنے کے لیے زبردستی کرتے ہین مگر خداوند توبہ بھی انکی قبول نہین فرماتے بلکہ بھاگتے پھرتے ہین اور وہ لوگ کہتے ہین کہ توبہ ہماری قبول نہیں ہوتی اب خداوند سے سرکشی جہان تک ہو سکے کرین فی الجملہ مناسب ہو کہ جلد آکر شریک خداوند ہو غرض یہ لکھکر سب کوہستان کی سرحد کے بادشاہون کو بھیجا کہ تمام ان بادشاہون کے بروقت انکے آنے کے مدد کرنے کو بیان ہونگے منجملہ انکے ایک عرضی سلیمان نے افراسیاب مالک طلسم کو بھی لکھی اور اسکے ملک کی سرحد پر ایک پہاڑ ہو کہ وہین سے طلسم شروع ہوا اور اس کوہ پر ایک نقارہ اور چوب رکھی ہو جو کچھ سلیمان کو نامہ و پیام کرنا منظور ہوتا ہو اس کوہ پر لکھکر رکھ دیتا ہو اور نقارہ بجا دیتا ہو وہ نقارہ سحر کا ہو اُسکی آواز افراسیاب کے کان مین پہونچتی ہو وہ پنجہ سحر کا بھیجکر نامہ منگا لیتا ہو

الحاصل جب عرضی سلیمان نے لکھی اور نقارہ بجایا افراسیاب نے پنجے کو بھیجکر عرضی منگاکر پڑھی اور جواب لکھا کہ زہے فخر میرا کہ مین اور خداوند کی مدد کرون معلوم ہوا کہ خداوند کو اپنے بندون کی عزت افزائی منظور ہے اسی وجہ سے خود اپنے بندگان مخالف کو غارت نہین کرتے بلکہ چاہتے ہین کہ کوئی بندہ میرا انھین برباد کرے اور اس بندے کو خداوند بدلے اس کام کے سرافراز کرین پس جو خداوند کی مشیت مین گذرا ہے بہت مناسب ہے کیا حقیقت ہے حمزہ کی اور اُسکے لشکر کی مین ایک ساحر زبردست مع چالیس ہزار فوج ساحران کے روانہ خدمت خداوند کرتا ہون وہ پہونچکر کل لشکر حمزہ کو ایک دن مین تباہ و برباد کردیگا یہ جواب عرضی کا لکھکر اسی کوہ پر پنجے سے پھکوا دیا سلیمان کا ایک ملازم منتظر جواب بیٹھا ہوا تھا اس نامے کو لیکر سلیمان کے پاس آیا یہ اسے پڑھکر بہت خوش ہوا اور تیاری حرب و ضرب کی شروع کی لیکن افراسیاب نے بعد جواب بھیجنے عرضی کے کچھ سحر پڑھکر دستک دی اُسوقت ایک ٹکڑا ابر بر روے ہوا پیدا ہوا اور زمین پر اُتر آیا اُسپر ایک ساحر کہ نام اُسکا اجلال جادو تھا سوار تھا اُسنے اُترکر افراسیاب کو تسلیم کی اور کہا سرکار نے مجھے کیون یاد فرمایا افراسیاب نے کہا خداوند لقا قلعہ کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین تشریف لائے ہین اور اُنکو کچھ بندگان مغضوب درگاہ خداوندی نے ستایا ہے ان بندون کو تو جاکر ہلاک کرکے خداوند کو انکے شر سے بچا اجلال جادو نے عرض کیا بہت اچھا اور اسی ابر پر سوار ہوکر اپنی جگہ پر آیا چالیس ہزار ساحر کی جمعیت اپنے پاس رکھتا ہے اور طلسم کے متعلق جو ساتھ ملک ہین انمین سے ایک ملک کا یہ بھی بادشاہ ہے غرض اس چالیس ہزار فوج کو اُسنے حکم تیاری کا دیا اور خود بھی سامان سفر اور رزم درست کرکے ایک اژدہے پر سوار ہوا پھر تو سب ساحر سحر کے جانورون پر کہ جو کاغذ کے اور آرد ماش کے بزور سحر بنائے ہین مثل بط اور قرقرے اور ہنس اور طاؤس اور اژدر وغیرہ پر سوار ہوے ترسول اور نیسول ہاتھ مین لیے مشعلہاے آتشین برہم گراتے گوگل سلگاتے گلون مین جھولیان بادلے کی ڈالے کہ ان جھولیون مین اسباب سحر کہنے کا رہتا ہے لیکر بڑے کروفر سے طرف کوہ عقیق کے چلے یہان زمردشاہ اور سلیمان دارالعمارۃ شاہی مین بیٹھے تھے کہ یکایک ابر تیرہ و تار اُٹھا اور آندھی بڑے زور شور سے آئی برفباری اور سنگباری ہونے لگی سلیمان کہ یہان کا رہنے والا ہے سمجھ گیا کہ کوئی ساحر آیا ہے فوراً مع امراے نامدار استقبال کے لیے چلا اور در قلعہ پر جب پہونچا اجلال جادو کو چالیس ہزار ساحرون سے آتے دیکھا کہ سب ساحر دھوتیان تہمبری باندھے اور دونے مروے کے پتے آگ اور دھتورے کے پھل کہومین رکھے سحر آزمائیان کرتے آتے ہین سلیمان استقبال کرکے ان سب کو لیے ہوئے داخل قلعہ ہوا لقا تخت پر بیٹھا تھا اجلال اور اُسکے ہمراہیون نے سجدہ کیا اور نذر دی دنگل تخت کے داہنی طرف بچھا تھا وہان بیٹھا سلیمان نے اسکے لشکر کو ایک مقام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو مین اتارا اور ایک باغ ایوان شاہی کے متصل خالی کر کے اجلال کی دعوت کا سامان وہان موجود کیا وہ باغ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوا ساقیان خوش ادا و مغنیان زہرہ لقا لولیان قمر پیکر و رامشگران سیمبر حاضر ہوئے دربار لقانے برخاست کر کے مع اجلال اسی باغ مین آکر صحبت عیش کو برپا کیا یہ سب خبرین جاسوسان لشکر اسلام نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کین امیر واسطے رہائی بدیع الزمان کے تدبیر فتح طلسم مین تھے اس خبر کو سنکر فرمایا کہ خداوند وحدہ لاشریک ہمارا نگہبان ہے عمرو بارگاہ مین حاضر تھا کہنے لگا یا امیر مین جب سے یہان آیا ہون قلعہ کوہ عقیق کے اندر نہین گیا فی الحال جی چاہتا ہے کہ جا کر قلعہ کی سیر کرون اور اجلال کی دعوت کا تماشا دیکھون امیر نے فرمایا کہ ای عمرو وہ سب ساحر ہین ایسا نہو تمھین کوئی پہچان لے اور گرفتار کرے عمرو نے کہا ہرچہ بادا باد مین قلعہ مین جا کر دو چار کوڑیون کا روزگار کرونگا امیر نے فرمایا تو بسم اللہ تمھین تجارت کرنے کو ایسی جگہ کون روکتا ہے خیر جایئے عمرو بانہاے عیاری سے آراستہ ہو کر طرف کوہ عقیق کے روانہ ہوا جب قریب دروازے کے پہونچا یہان کچھ افسران فوج سلیمان کی طرف سے حفاظت کو مقرر ہین انکو دیکھکر عمرو ایک ساحر کی قطع بنا جھولی گلے مین ڈالے دھوتی تہبندی باندھے بت گہنی سے شانے تک باندھکر کھڑاؤن پانون مین پہنکر قریب دروازے کے آیا جسنے عمرو کو دیکھا معلوم کیا کہ کوئی ساحر ہمراہیان اجلال جادو سے ہے یہ سمجھکر مزاحم نہ ہوئے عمرو نے اندر شہر کے آکر دیکھا کہ کٹورا کھنک رہا ہے گرم بازاری ہر طرف ہے کرسی دکانون کی برابر دونون طرف بیچ مین پختہ پتھر کی سڑک درخت مولسری کے سایہ دار کنارے سڑک کے لگے ہین خریدار بیوپاری سیاح ہر قسم کے لوگ خوشحال و دلشاد ہر طرف لین دین کرتے پھرتے ہین سقون کے کٹورون کی جھنکار دلالون کی بول چال ہر سمت دھوم دھام خلقت کا اژدہام عمارتین کچ اور پختہ تعمیر کمرے نفیس و خوش قطع و دلپذیر عمرو سیر کنان قریب دار العمارہ شاہی کے پہونچا یہان سے اہل عملہ کو اسی باغ کی طرف کہ جہان سامان دعوت اجلال ہوا ہے جاتے دیکھا عمرو بھی انھین کے ساتھ ساتھ اس باغ مین آیا یہان بڑا سامان اور تجمل شاہانہ دیکھا کہ باغ سرسبز و شاداب آبیاری رحمت نخلبند حقیقی سے سیراب ہے طائران خوش الحان زمزمہ سرا گلشن گلہاے

زنگار رنگ سے پھولا پھلا
آن پر از لالہ ہاے زنگار رنگ
گستر ایندہ فرش بوقلمون

روضتہ انہار ہا سلسال
دین پر از میوہاے گوناگون

دوحہ سجع طیرہا موزون
باد در سایۂ درختان خوش

صحن باغ لب نہر سرو چراغان رشک دہ داغہاے خاطر عاشقان

ہے فرش مکلف بچھا ہے اجلال مسند پر بیٹھا ہے سامنے ناچ ہو رہا ہے سلیمان خاطرداری مین مصروف ہے عجب طرح کا سمان بندھا ہے جام شراب چل رہا ہے نظم

روش باغ تھی یا خطارۂ کاہکشان خوشۂ تاک پہ تھا خوشۂ پروین کا گمان	جا کے طوبےٰ سے ملا تھل کا شجرۂ رضوان تھا مکان نور محل باغ تھا گر نورافشان

تھا ٹھٹ سے شیش محل نور کا کاشانہ تھا
یا یہ پریون کے جھرمٹ سے پریخانہ تھا

سنتے مردنگ تو کردبی بھی ہوجاتے دنگ اور تالون سے ملا ایک پہ ہوا عرصۂ تنگ	دلربا طبلون کے پرتو کا عجب روپ لے رنگ دل پگھلا راگ کی تاثیر سے پانی تھا سنگ

خیال وہ گائے کہ جو خیال مین آئین نہ کبھو
داد دے داد رے گر سنتے تو گرتے بیجو

خلاصۂ کلام عمرو یہ تماشا دیکھتا ہوا اجلال جادو کی پشت پر جا کر کھڑا ہوا ساحر کی صورت بنا ہوا ہی اجلال جہان بیٹھا ہی اسکے سامنے ایک مکان معلوم ہوتا ہی اور اسکے دروازہ پر پردہ پڑا ہی وہ پردہ بار بار اُٹھا کر ایک زن حسینہ و جمیلہ اجلال کو دیکھتی ہی اور یہ بھی اسی طرف نگران ہی اہل محفل تو ناچ دیکھ رہے ہین کوئی اجلال کے ادھر دیکھنے کا خیال بھی نہین رکھتا ہی عمرو نے جو یہ ماجرا دیکھا معلوم کیا کہ یہ باغ شاید محلات شاہ سلیمان سے ملا ہوا ہی اور عورتین بھی محلات کی در و بام پر سے ناچ دیکھ رہی ہین اور جس طرف کہ اجلال دیکھ رہا ہی اور وہ عورت جھانکتی ہی یہ بھی سلیمان کی کوئی زوجہ یا دختر ہی بس عمرو یہ خیال کر کے اسی پردہ کی جانب آیا اور ٹھہر رہا کہ ایک کہاری وہان سے کسی کام کو باہر نکلی عمرو نے اُس سے کہا کہ ہماری بی بی بادشاہ کی بی بی پاس ملازم ہی ذرا اُنھین بلا دو کہاری نے کہا اس پردے مین شاہزادی نسرین عنبرین مو دختر بادشاہ ناچ دیکھنے آئی ہین اور بی بی بادشاہ کی علیحدہ دوسرے کمرے مین ہین وہان مین نہین جاسکتی تم وہ جو سامنے داہنی طرف کو کمرہ بنا ہی وہان جا کر اپنی زوجہ کو دریافت کرو عمرو نے کہا اچھا اور وہان سے علیحدہ ہوا اور سمجھ گیا کہ اس پردے مین دختر شاہ ہی کہ جسکو اجلال دیکھتا ہی غرض کچھ عیاری تجویز کر کے عمرو گوشۂ باغ مین گیا اور ایک مردھے کی صورت بنا شملہ نما پگڑی سر پر باندھی چکن کھر یا کی ہوئی پہنی تمغہ گری مین لگایا عصا سونے اور چاندی کا گنگا جمنی ہاتھ مین لیا اور داڑھی سینے تک سفید درست کر کے قریب اُس پردہ کے آیا اور کونا پردے کا اپنی پشت کے نیچے لیکر دیوار سے تکیہ کر کے کھڑا ہوا یہان نسرین نے جو پردہ اُٹھایا کونا دبا پایا چاہا کہ پردے کو چھوڑ دے مگر عمرو نے کہا اب ہی شرط بادشاہ سے کہدون کہ یہان جو عورتین ہین وہ اجلال جادو سے اشارے کرتی ہین ملکہ یہ سنکر دم بخود ہو گئی کہ معلوم ہوتا ہی اس مردھے نے مجھے اشارے کرتے دیکھ لیا ایسا نہو کہ میرے باپ سے کہدے یہ سوچکر جھانکنا موقوف کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ادھر اجلال نے جب دیکھا کہ جہان سے وہ نازنین جھانکتی ہی اب اُسجگہ ایک چوبدار بوڑھا کھڑا ہی اسکا دل بیقرار
ہوا چاہا کہ چوبدار کو ہٹوا دے مگر کچھ بس نہ چلا کیونکہ سمجھا اگر سلیمان سُنیگا تو آزردہ ہوگا کہ زنانی ڈیوڑھی
سے کیا کام تھا جو چوبدار کو ہٹا دیا یہ خیال کرکے خاموش ہو رہا مگر دل بیقرار تھا دمبدم عمرو کو دیکھتا تھا عمرو
نے اجلال کے دیکھنے پر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ الگ اٹھکر چلو تو مین تمہے کچھ کہون اجلال سمجھا کہ چوبدار اس نازنین کا جو
مجھسے نظارہ بازی کرتی تھی محرم راز ہی اسی کا کچھ پیام دیگا یہ سمجھکر مسند پر سے اٹھا سلیمان سمجھا کہ رفع احتیاج
کو جائیگا لیکن اجلال نے کسی ملازم تک کو بھی اپنے ساتھ نہ لیا اور الگ آکر عمرو کو اشارہ سے بلایا عمرو
پاس آیا اجلال چمنستان مین باغ کے لیجاکر عمرو کو کہنے لگا میان مرد ہے آپنے مجھے کیون اشارے سے
بلایا ہی عمرو نے دعا دینا شروع کی اور کہا ای بادشاہ عالیوقار یہ غلام داد ملکہ نسرین عنبرین مو کا ہی
اور ملکہ کو مین نے گودیون مین پالا ہی اور اب ملکہ مجھسے کوئی امر پوشیدہ نہین کرتی ہین اور ملکہ آپ پر
فریفتہ ہوئی ہین اور کہلا بھیجا ہی کہ اگر آپ میرے عاشق ہین تو ایک مکان میرے باپ سے کہکر الگ خالی
کر لیجیے اور وہان آپ ہون اور وہ ساحر جو بڑے معتبر اور آپ کے خیرخواہ ہوئین وہ ہون اور کوئی
نہو پس ان ساحرون کو بھیجیے کہ بزور سحر اُڑتے ہوئے آئین اور مین کوٹھے پر اسی مکان کے سوتی ہونگی
میرا پلنگ اُٹھا لیجائین رات بھر مین تمھارے پاس رہون اور صبح ہوتے پھر میرا پلنگ اسی جگہ
پہونچا دین یہی باتین کہنے کو مین نے آپ کو بلایا تھا اب فرمائیے کہ کب ملکہ کو بلوائیے گا مین ملکہ سے
بیان کرون کہ اس دن وہ کوٹھے پر سوئین اجلال جادو یہ پیام سُنکر ایسا خوش ہوا کہ گلے سے اپنے
مالا موتیون کا اُتار کر مرد ہے کو دیا اور کہا مین تجھے مالا مال کرونگا تو ملکہ سے کہدینا کہ میرا بھی تمھاری
فرقت مین حال غیر ہی مین آج مکان خالی کرالونگا اور کل ملکہ کوٹھے پر آرام کرین مین بلوا لونگا یہ وعدہ جب
ہوگیا عمرو نے کہا اچھا جائیے اور مکان خالی کرانے کی تدبیر کیجیے اجلال نہایت مسرور ہوکر پھرا اور
محفل مین آکر ناچ دیکھنے لگا لیکن عمرو وہان سے پھر کر اُسی پردے کے پاس آیا اور گلیم عیاری اوڑھکر
اندر پردے کے گیا وہان دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین یعنی ملکہ نسرین عنبرین مو مع اپنی چند خواصون
کے کرسی پر بیٹھی ناچ دیکھتی ہی عمرو نے یہ دیکھکر گلیم سے اپنے پیر اور دونون ہاتھ اور دونون پانؤن کو کھول
دیا اب سارا جسم تو دکھائی نہین دیتا فقط سر اور دست و پا ظاہر ہین اس طرح سے ملکہ کے سامنے آیا اور
کہا مین بے دھڑ کا شہید ہون تم سب کو کھا لونگا ملکہ اور خواصون نے جو یہ صدا سُنی اور دیکھا کہ ایک
سر دار ہاتھ پانؤن کٹے ہوئے چلے آتے ہین مارے ڈر کے اوندھے مُنہ زمین پر گر پڑین عمرو نے غبار بیہوشی
سب کے مُنہ پر مل دیا کہ سب بیہوش ہوئین اور جلدی اندر اور باہر سب طرف کے دروازے اُس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کمرے کے بند کر کے اسی جگہ بیٹھکر ملکہ کی صورت دیکھ دیکھ کے ویسی ہی اپنی صورت بنائی اور ملکہ کے کپڑے اُتار کر آپ پہنے اور ملکہ کو اُٹھا کر زنبیل مین کھ لیا جب اسطرح سے عمرو درست ہو چکا اسوقت خواصون کو فتیلہ دافع بیہوشی سونگھا کر ہوشیار کیا جب وہ ہوش مین آئین ملکہ کو دیکھا کہ فتیلہ سونگھا رہی ہے غرض جب جب اس درست ہوئے کہنے لگین کہ اے ملکہ عالم واسطہ خداوند لقا کا جلد یہان سے تشریف لیچلیے ورنہ وہ بلا کھا جائیگی عمرو جو ملکہ کی شکل بنا ہوا تھا کہنے لگا کہ دیوانیو تم سب سے تو مین ہی مضبوط ہون کہ تم سب بیہوش ہوگئین اور مین ہوشیار ہی رہی سب نے کہا واری جاہے کچھ ہی ہو مگر ہم آپ کو یہان نہ ٹھہرنے دینگے غرض وہ سب عمرو کو ملکہ کے شبہ سے اسطرف کا دروازہ کھولکر اندر ایوان شاہی کے لائین عمرو نے دیکھا کہ مکان نہایت آراستہ ہے جا بجا کمرے اور شہ نشین تعمیر ہین بارہ دری سراسر خوبی سے بھری پردہ رنگ برنگ کے ہر دالان کے سرے پر آویزان ہین اسباب شاہانہ ہر جگہ مہیا خوش قطع چلمنین پوار گیریان ہین لہو لطف قصر ایسے اسجگہ تعمیر تھے ۔ چرخ چنبر برج کرتا تھا نثار ۔ خم ہون ابروے حسینان جہان ۔ اسطرح کے طاق تھے مہرا بدار خلاصہ کلام عمرو نے وہان آکر حکم دیا کہ پلنگ میرا آراستہ کرو اور مسند مرزبہ بچھاؤ کنیزین جہان نسرین رہتی تھی اس مقام کو آراستہ کرنے لگین عمرو پہچان گیا کہ ملکہ جسکی تم صورت بنے ہو اسکی یہ خوابگاہ ہے بس اسجگہ جا کر بآرام تمام مقیم ہوا کہ کل رات کو حسب وعدہ اجلال بالاے بام جا کر آرام کرونگا اب یہ تو یہان ٹھہرتے ہین لیکن حال ذرا اجلال جادو کا سُنو کہ جب یہ وعدہ کر کے چوبدار سے محفل مین آیا سلیمان سے اسنے کہا کہ مین حمزہ سے لڑنے کے لیے سحر اپنا جگاؤنگا مجھے ایک مکان کنارے شہر کے آبادی سے الگ خالی کر دیجیے سلیمان نے کہا بہت اچھا اور اسی وقت حکم دیا کہ ایک خانہ باغ باغہاے شاہی سے خالی کر کے آراستہ کیا جائے ملازمان شاہی حکم پاتے ہی سرگرم انتظام ہوے اور ایک خانہ باغ کنارے شہر کے خالی کرایا اور اسباب بادشاہ کے یہان سے عیش و آرام کا وہان جانے لگا اتفاقاً بیٹا عمرو کا چالاک بن عمرو واسطے سیر کرنے اس قلعہ کے صورت بدلکر آیا تھا کس لیے کہ جب عمرو امیر سے واسطے سیر کرنے اس قلعہ کے رخصت ہوا تھا تو چالاک بھی عمرو کے پیچھے چلا کہ مبادا اگر والد کہین گرفتار ہو جائین تو مین عیاری کر کے رہا کرون بایں خیال یہان آکر سیر کر رہا تھا کہ ملازمان سلیمان واسطے اسباب لیجانے کے اس باغ مین جو اجلال کے لیے خالی ہوا تھا مزدور ڈھونڈتے تھے چالاک ایک مزدور کی شکل بنکر حاضر ہوا دیکھا کہ نمگیرے باسلک مروارید قناتین چھت پردے اور دیگر ضروریات کی چیزین مزدورون کے سر پر لادکر جھکڑون پر بار کر کے بھیجی جاتی ہین چالاک کو بھی ایک شطرنجی دی کہ اسے پہونچا دے یہ اسے لیے ہوے اسی خانہ باغ مین آیا اور دری ملازمون کے حوالے کر کے ان سے کہا کہ اور بھی کوئی کام ہو تو مجھے بتلاؤ کہ پوری مزدوری میری ہو جائے انھون نے کہا ٹھہرا رہ اور آپ جا کر اجلال سے عرض کیا کہ مکان علیحدہ حسب الارشاد حاضر ہے جہان ارشاد کیجیے وہان پلنگ حضور کا آراستہ کیا جائے

اجلال نے کہا کوٹھے پر ملازمون نے آکر چند مزدورون کو مع چالاک کے حکم دیا کہ فرش پلنگ نگیرہ وغیرہ کوٹھے پر لیچلو چالاک مزدورون کے ہمراہ بالاے بام اسباب لانے لگا اب کوٹھے پر فرش مکلف بچھایا نگیرہ استادہ کیا ایک جانب چھپر کھٹ جواہر نگار لگایا اسکے نیچے مسند مغرق فرش پر بچھائی ایک طرف مینخانہ سجا ایک جانب آبدار خانہ مقرر کیا جب یہ سب سامان درست ہو چکا اور ملازم نیچے کوٹھے کے اُتر گئے مگر چالاک سبکی نگاہ بچاکر پلنگ کے نیچے جاکر چھپ رہا اور فرش کا کونا اوڑھکر اپنے تئین اپنے مخفی کیا ملازمون نے مزدورون کو اُجرت دیکر رخصت کیا اور کہا کہ ایک مزدور اور چاہیے پھر آپ ہی کہا کہ مزدوری لینے خود آئیگا الحاصل اجلال سے جاکر عرض کیا کہ حضور سب سامان تیار ہے اس عرصہ مین صبح بھی ہو گئی تھی اور سلیمان نے جو جلسہ دعوت کیا تھا وہ برخاست ہوا اجلال رخصت ہو کر اُسی خانہ باغ کی طرف چلا اور اپنے افسران فوج کو بلا کر حکم دیا کہ مین نیا سحر تیار کرنے جاتا ہون تم جب تک مین نہ بلاؤن میرے پاس نہ آنا یہ کہکر دو رفیقون کو اپنے کہ ایک کا نام انتظام جادو اور دوسرے کا نام منصرم جادو تھا ہمراہ لیا اور اس باغ مین آیا دیکھا کہ یہ مختصر سا باغ نہایت درجہ بہار آگین رشک دہ فردوس برین ہے ہر شجر فیض باغبان قدرت سے نہال ہے گل ہر ایک زر سے مالامال ہے کہ ابیات

چمن آتش گل سے دہکا ہوا ٭ ہوا کے سبب باغ مہکا ہوا ٭ درختون نے برگون کے کھولے ورق ٭ کہ لین طوطیان بوستان کا سبق ٭

الحاصل کلام اجلال بالاے بام آکر رات بھر کا جاگا تھا پلنگ پر سو رہا وہ دونون رفیق اسکے باغ مین سیر کرنے لگے اسی طرح وہ دن تمام ہوا اور ادھر عمرو بشکل ملکہ نسرین ہے اس روز محل مین کنیزون سے پوشاک اور زیور ملکہ نسرین کے پہننے کا منگا کر دن بھر آرایش و زیبایش مین مصروف رہا چار گھڑی دن رہے حکم دیا کہ پلنگ ہمارا بالاے بام بچھاؤ کہ چاندنی کی کیفیت دیکھین گے اور وہین آرام کرینگے بمجرد حکم پلنگ کوٹھے پر آراستہ ہوا اور اوٹ پھولونکے کھڑے کردیے گلاب اور کیوڑے کے قرابون کے اور عطر کے شیشون کے منھ کھولکر رکھدیے گلدستہ جابجا چن دیے غرضکہ ہر طرح کا سامان عیش نشاط مہیا کر دیا اور کنیزون نے عرض کیا کہ واری خوابگاہ حضور کی درست ہے اسوقت ملکہ یعنی عمرو ہمراہ کنیزان ماہ پیکر کوٹھے پر آیا اور وہین کنیزون سے کچھ میوہ منگا کر کھایا اور مسند پر بیٹھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیت ٭

وہ زکوٰۃ حسن شب دیتا تھا بیٹھا بام پر ٭ ماہ بھی سائل کھڑا تھا چرخ نیلی فام پر ٭

وہ چاندنی کی سیر ملکہ کے حسن کی بہار ہاتھ پاؤن مین مہندی لگی مانگ موتیون سے بھری عجب عالم دکھاتی تھی جادہ کہکشان کو راستہ بتاتی تھی کنیزین چکور کی طرح اس ماہ تابان سپہر خوبی کے تصدق تھین اسی طرح پہر رات تک مصروف لہو و لعب رہین جب زیادہ رات گئی ملکہ اپنے پلنگ پر جا لیٹی اور کنیزین گرد نیچے پلنگ کے سوئین لیکن ملکہ یعنی عمرو نے دوپٹہ منھ پر ڈالکر سونے کے بہانے جاگنا شروع کیا اور منتظر قدرت نمائی خدائی کا ہوا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اگر اب اجلال

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے پہر رات گئے انتظام اور منصرم اپنے دونون رفیقون سے کہا کہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون اگر کسی سے نہ کہوگے اور میرا کام کردوگے تو مال دنیا سے غنی کردونگا اور کل لشکر کا اپنے سپہ سالار بناؤنگا اُنھون نے کہا کہ اگر ارشاد کیجیے تو ہم اپنا سر کاٹ کر حضور کے قدم پر نثار کرین آپ کو جو کچھ ارشاد کرنا ہو فرمائیے کہ غلام اُسے بجا لائین اور یہ راز ہماری زبان سے ہمارے کان تک نہ سُنینگے اجلال نے کہا مرحبا یہی چاہیے لو سنو وہ بات یہ ہی کہ مین سلیمان عنبرین مو کی دختر ملکہ نسیرین عنبرین مو پر عاشق ہون اور وہ بھی مجھ پر فریفتہ ہی اور اُسنے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ الگ مکان مین ساحرون کو بھیجکر مجھے بلا لو چنانچہ وہ اب کوٹھے پر مکان کے جہان دعوت میری ہوئی تھی اور ناچ ہوا تھا سوتی ہوگی تم جاکر پلنگ اُسکا اُٹھا لاؤ اور اُس کوٹھے پر اور جو عورتین سوتی ہون اُنکو سحر کرکے بیہوش کردینا کہ بعد اٹھا لانے ملکہ کے کسی کی آنکھ نہ کھلے اور ملکہ کا کوئی متلاشی نہوا انتظام اور منصرم نے عرض کیا حضور یہ کتنی بڑی بات ہے اسیوقت غلام بجا آوری حکم کرتے ہین یہ کہکر دونون سحر پڑھکے اوڑے ملکہ نسیرین کے کوٹھے کے قریب پہونچے دیکھا کہ ملکہ خواب ناز مین ہے ایک پائنچا پانون تک چڑھا ہے دوسرا پلنگ کے نیچے لٹک رہا ہے سراپا غرق دریاے جواہر ہے کرتی سوتے مین اوپر چڑھ گئی ہے شکم لوح سیمین کی طرح چمکتا ہے جوڑا بالون کا کھلا ہے زلف چلیپا کمر سے لپٹ گئی ہے ہاتھ کہین ہی پانون کسی جا ہی جوانی کی نیند مین کچھ خبر نہین کہ کیا کھلا ہی انتظام اور منصرم دونون نے دور سے سحر پڑھا کہ کنیزین جو پلنگ کے پاس سوتی تھین اُنپر بیہوشی طاری ہوئی اور ایسی ہوا ٹھنڈی چلی کہ جو جاگتی تھین وہ بھی سو گئین اسوقت وہ دونون ساحر کوٹھے پر سے اُترے اور ملکہ کے پلنگ کو دو طرف سے دونون نے اُٹھایا عمرو کہ باطن مین بیدار تھا سمجھ گیا کہ اب اجلال نے بلایا دیکھیے اب کیا گذرتی ہی غرض نظر بہ فضل کردگار کرکے خاموش ہو رہا اور ساحر پلنگ لیے ہوے ایک لمحہ مین پاس اجلال کے حاضر ہوے اور پلنگ فرش پر لاکر رکھدیا اجلال چشم براہ انتظار رکھتا تھا اُنھین دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا اب تم دونون جاکر نیچے کوٹھے کے آرام کرو اور خبردار کسی کو یہان آنے نہ دینا اور تم بھی بغیر میرے بلائے یہان نہ آنا وہ دونون یہ حکم سُنکر نیچے کوٹھے کے اُتر کر گئے اور آپسمین مشورہ کیا کہ شاید کسی کام کو اجلال طلب کرے تو اسلیے ایک شخص آرام کرے اور ایک جاگتا رہے غرض ایسا ہی کیا اور باری آپسمین مقرر کی لیکن اجلال یہان ملکہ کے قریب آیا اور وہ چہرہ رخ روشن سے سرکایا شعلہ برق حسن کی چمک سے نظر اسکی خیرہ ہوئی عجب حسن خداداد نظر آیا کہ پیر فلک نے بھی کسی ایسے نوجوان کو با اینہمہ کہن سالی نہ دیکھا ہوگا اور گوش روزگار نے کسی کے حسن زیبا کا ایسا تذکرہ خوبی نہ سنا ہوگا۔ سراپا

وہ ماہ جبین تھی رشک زہرہ
سانچے مین ڈھلا تھا جسم پر نور

وہ حسن پری کہ جسکا شہرہ
شعلہ کہون یا کہ جلوۂ طور

تھا خرمن حسن دانۂ خال — دو کھیت تھے چاندنی کے دو گال
بالون کا وہ پیچ وتاب سر پر — شب کو لیے آفتاب سر پر
نازک تھے جو برگ گل سے وہ گوش — اُڑتے تھے صدف کے دیکھکر ہوش
پرنور گلے کی تھی صفائی — مہتاب کی جیسے رونمائی
محرم کی بھی وہ غضب کساوٹ — سینے سے کیے ہوئے لگاوٹ
کرتی بھی نفیس ایک پر زر — پہنے ہوئے ناز سے وہ دلبر
لپٹی ہوئی چست و تنگ بر مین — تھا نور بھرا ہوا قمر مین
کیا اسمین کرون شکم کا اظہار — ہر پیچ سے نور کے نمودار
ظاہر وہ کمر نہ تھی سر مو — تھا اُسکو وبال بار گیسو
کچھ وصف بیان ہو نہانی — رندون کو ہو جس سے شادمانی
بیجا ہو جو دو ہلال کہیے — لازم ہی کہ لا مثال کہیے
جوبن سے بھری ہوئی وہ رانین — قربان ہزار دل سے جائین
گلبرگ سے نرم تر کف پا — کانٹون سے زیادہ فرش گل کا
ہر دل کو عزیز جان سے تھی — نازک بھی وہ پھول پان سے تھی

اجلال کو صورت دیکھکر بیہوشی طاری ہوئی مگر اپنے تئین سنبھال کر لگا پانون ملکہ کے دبانے کہ ایکبارگی کروٹ لیکر بیدار ہوا اور کنیزون کا نام لیکر پکارا اجلال نے سر اپنا قدم پر رکھدیا اور عرض کیا کہ کنیزین تو یہان نہین ہین مگر یہ غلام تازہ حضور کا حاضر ہی ؎ چہ نامیکہ مولا ے نام تو ام ٭ بدرم ناخریدہ غلام تو ام ٭ ملکہ نے ایکبار تیوری چڑھا کر اجلال کی طرف دیکھا اور دوپٹہ سنبھال کر اٹھی اور بال بکھرے ہوئے سمیٹ کر جوڑا باندھا اور دونون پانون کو پلنگ سے لٹکا دیا اجلال کی جانب سے مُنھ پھیر لیا اس ادائے معشوقانہ کو اجلال دیکھکر مرگیا اور پروانہ وار گرد اس شمع کے پھرا ملکہ نے کہا آخر یہ کیا ماجرا ہی تم کوئی جن ہو یا آسیب ہو کون ہو مجھے یہان کون لایا ہی یہ مکان کس کا ہی اجلال نے یہ باتین سنکر عرض کیا کہ ای جانجہان والے آرام دل مشتاقان جیسا آپ کے دادا جی نے مجھے فرمایا ویسا حسب الارشاد حضور یہ غلام عمل مین لایا اور سب ماجرا چوبدار کی گفتگو کا بیان کیا ملکہ یہ حال سنکر مسکرائی اور دامن کو جھٹک کر اٹھی اور کہا ای نابکار ساحر غدار مین اسی طرح پیادہ پا اپنے گھر جاتی ہون اور اس موے بڈھے چوبدار کو جس نے مجھ پر یہ طوفان جوڑا ہی اور تیری عاشقی کا الزام مجھ پر لگایا ہی دیکھ تو کیسی سزا دلواتی ہون کہ وہ بھی یاد کرے اور اس امر کی

خبر اپنے باپ سے کر کے افراسیاب کو نامہ لکھاتی ہون کہ مونڈی کاٹے تجھے وہ ذلیل کر کے طلسم سے نکالدے اسی طرح تو ننگ و موس مین بادشاہون کے دراندازی کرتا ہے اور پرائی بہو بیٹیون کا ستیاناس کھوتا ہے اجلال یہ باتین غصہ ناک سنکر ڈرا اور منتین کرنے لگا کہ اے ملکہ عالم حضورہ ایک لمحہ یہان تشریف فرما ہون تاکہ مین شرط خدمت بجالاؤن اور پھر حضور کو خوابگاہ کی جانب پہونچا دون ملکہ نے کہا خدمت تو جاکر اپنی والدہ یا ہمشیرہ کی کرنا خبردار مجھے ایسے کلام زبان پر لائیگا تو سزا پائیگا اجلال نے پھر دست بستہ کہا کہ اے ملکہ آپ تھوڑی دیر مسند پر جلوہ افگن ہون مین نظارۂ گلشن جمال کرون اور گلچینی باغ حسن کی کر کے دامن نظارہ بھرون مجھے سوائے آپ کی صورت دیکھنے کے اور کچھ کام نہین ہے گر بسرو چشم من نشینی ✤ نازت بکشم کہ نازنینی ✤ اے مونس جان عاشقان وا ے شہنشاہ خوبان مین تیرا ایک ادنی غلام ہون یہ کہکر قدم پر گرا اور ملکہ اسکی منت دیکھکر خرامان خرامان کہ بیت چال چلتے ہین وہ اس اعجاز سے ✤ مردے جیتے ہین خرام ناز سے ✤ آکر مسند پر بیٹھی اور اجلال سامنے موؤب بیٹھ گیا اب یہ کیفیت ہے کہ چونخانہ خالی و معشوق مست ناز بود ✤ تو انگریست بر آنکس کہ پاکباز بود ✤ اجلال جب دست ہوس بڑھاتا ہے ملکہ کبھی تیوریان پیر چڑھاتی ہے کبھی روکھی صورت بناتی ہے کبھی سسکی بھرتی ہے کبھی مسکراکر اسکے خرمن جان پر برق آفت گراتی ہے خنجر موج تبسم کا زخمی بناتی ہے ہنگامۂ راز و نیاز گرم ہے ادھر شوق اُدھر شرم ہے جب زیادہ الحاح و زاری اجلال نے کی ملکہ نے کہا کہ تو بھی بڑا بیوقوف کاٹھ کا الو ہی پہلے غمزے کرتا ہے اور خوان دعوت کو بے نمک رکھتا ہے نہ شراب نہ کباب اور پھر یہ اضطراب مہمان کو یونہین بلاتے ہین خالی اپنا مطلب جتاتے ہین سچ ہی مردوے بھی کتنے خود غرض ہوتے ہین اور تجھ مین تو بوئے محبت ذرا نہین سوائے اپنے مطلب کے دوسرے کی پروا نہین اجلال یہ باتین سنکر شرمندہ ہوا اور دل مین سوچا کہ ملکہ سچ کہتی ہی شراب دافع حجاب ہی دو ایک جام پیکر یہ مست ہو جائیگی اور تیری آرزو بر آئیگی اب بخت خفتہ بیدار ہی کوئی دم مین ہم پہلو یہ دلدار ہی بس اُسی وقت میخانے سے اٹھکر کشتیان شراب کی اور قابین گزک کے لئے کباب کی لایا او گلابی اٹھاکر جام جواہر آگین مین شراب ارغوانی لبریز کی اور ساغر ہاتھ پر رکھکر سامنے ملکہ کے پیشکش کیا کہ یہ بادۂ محبت حاضر ہی اسے نوش کیجئے اور داد عیش و خرمی دیجیے کہ ابیات

خلوت ما را فروغ از عکس جام بادہ باد
زانکہ کنج اہل دل باید کہ نورانی بود

بے چراغ جام در خلوت نمی آوم نشست
وقت گل مستوری مستان زنادانی بود

مجلس دانش بہار و بحث عشق اندر میانہ
جام مے نگرفتن از جانان گرانجانی بود

ملکہ نے وہ جام دست نازک مین لیا اور منھ پھیر کر تیوری چڑھاکر سسکی بھر کر لبون سے لگایا اور اپنا منھ بناکر ساری شراب اجلال پر پھینکدی اور کہا یہ شراب میرے کام کی نہین افسوس ہی کہ تو بادشاہ کہلاتا ہی مگر ٹکلے کا ٹھرا پیتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بلکہ وہ بھی اس سے اچھا ہوتا ہی اجلال نے عرض کیا کہ ای ملکہ یہان ہیر ملک مال نہین آپ ہی کے باپ تھے جو میخانہ بھجوا دیا ہے وہی تصرف مین ہی ملکہ نے کہا کہ بادشاہون کو سب جگہ ہمہ نعمت مہیا ہی ع منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست + اگر تو میرے آنے کے لیے اہتمام کر کے عمدہ شراب کیفی کھنچوا رکھتا تو کیا مشکل تھا مگر تجھے سوا اپنے مطلب کے کسی بات کا کب خیال تھا خیر اب تو آ پھنسی جو کچھ تقدیر دکھائیگی دیکھین گے یہ کہکر ایک قلم شراب کی اپنی محرم سے نکالی اور جام شراب سے بھر کر اُس قلم سے چند قطرے ساغر مین ڈالے کہ رنگ شراب کا گلنار ہو گیا اور اس جام کو پنجۂ نگارین خورشید نما پر اپنے رکھکر سامنے اجلال کے ہاتھ بڑھایا اور کہا او بیمروت ساقی گری کرنا ہمارا کام ہی یہ جام عنایت ہمارے ہاتھ سے نوش کر کہ ایسے پیر مغان ہین کہ چو با بد مستان + ہر چہ کردیم بچشم کرمش زیبا بود + اجلال یہ چشم عنایت اپنے ساقی کی دیکھ کر ممنون منت ہوا اور جام اس گلفام کے ہاتھ سے لیکر پی گیا معاذ اللہ وہ قطرے جو قلم سے جام مین ٹپکائے تھے وہ بیہوشی قاتل تھی جو عمرو نے ملا دی تھی ایکبارگی اجلال کو چکر آیا اور کہا ای ملکہ بڑی تیز و تند شراب پیتی ہو کہ مجھے تو اسنے ایک ہی چلو مین اُلو بنایا ملکہ نے کہا ذرا ٹہلو فرحت حاصل ہوگی اور عجب مزا یہ شراب دکھائیگی اجلال اُٹھا اور دو قدم چلا تھا کہ ہوا مُنھ پر جو لگی بیہوش ہو کر گرا عمرو نے خنجر زنبیل سے نکالکر چاہا کہ اسے ذبح کرے اُسوقت چالاک بن عمرو جو نیچے پلنگ کے چھپا ہوا تھا اور یہ ماجرا دیکھکر حیران ہو رہا تھا کہ یہ کون شاہزادی ہی مگر اب جو دیکھا کہ اسنے اجلال کو بیہوش کیا اور قتل کیا چاہتی ہی سمجھ گیا کہ والد ماجد ہین شاہزادی بنکر یہان آئے ہین دل سے کہا کہ واہ واہ کیا عیاری پاکیزہ فرمائی ہی مگر اب قتل کرنا اجلال کا برا ہی یہ سوچکر پلنگ کے نیچے سے نکلا عمرو اجلال کو قتل کیا چاہتا تھا کہ چالاک پر جا پڑا اسنے خنجر کو خالی دیا اور کہا مین ہون فرزند آپکا چالاک عمرو نے ہاتھ روکا اور کہا او نالائق کیون یہان آیا اور کس لیے اس ساحر دشمن صاحبقران کو قتل کرنے سے منع کرتا ہی چالاک نے کہا ای والد ماجد ساحر کا قاعدہ ہی کہ جب مرتا ہی بیر اسکے غل مچاتے ہین اگر اسکو آپ ذبح کرتے اور شور و غل ہوتا نیچے کوٹھے کے انتظام اور منصرم جو پلنگ آپکا لائے ہین موجود تھے فوراً صدا سنکر دوڑے آتے اور گرفتار کر لیتے عمرو نے کہا تو سچ کہتا ہی مگر پھر کیا کرون چالاک نے کہا مین ملکہ کی شکل بنتا ہون یعنی جو آپ بنے ہوئے ہین اور آپ اب اجلال کی صورت بنیے اور مین بشکل ملکہ پلنگ پر جا کر لیٹا ہون حضور انتظام اور منصرم کو بلا کر حکم دین کہ پلنگ ملکہ کا تم پہونچا آؤ اور اجلال کو زنبیل مین ڈال لیجیے اور اس طرح یہان سے بچا کر کے چلیے آیندہ جو کچھ اور عیاری کیجیے گا بن پڑیگی عمرو کو یہ تدبیر پسند آئی اور آپ اجلال کی صورت بنا اور چالاک کو ملکہ بنا کر پلنگ پر سلا کر اجلال کو زنبیل مین ڈال لیا اور دونون ساحرون کو بلا کر حکم دیا کہ پلنگ ملکہ کا پہونچا آؤ وہ بزور سحر پلنگ لیکر اُڑے اور ملکہ کے کوٹھے پر جہان پہلے پلنگ بچھا تھا وہین لا کر رکھا اور آپ وہان سے علٰحدہ ہو کر سحر پڑھا کہ خواصون کو پہلے جو بیہوش کر گئے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ ہوشیار ہوئیں یہ دونوں تو خدمت اجلال میں جو عمرو بنے ہوئے آئے اور وہاں خواصوں نے دیکھا کہ صبح قریب ہے
ملکہ اسی طرح سو رہی ہے غرض سب اپنے اپنے عہدے پر سرگرم کار ہوئیں اور چالاک بھی تھوڑی دیر کے بعد انگڑائی لیکر
اٹھا اور عمرو نے سب نام خواصوں کے اور رہنے کی جگہ ملکہ کی بتا دی ہر امی دستور کے موافق ہمراہ کنیزوں کے
نیچے کوٹھے سے اتر کر آیا اور جہاں کا خواجہ نے پتا بتلا دیا تھا اسی جگہ آکر آرام و عیش میں مصروف ہوا اگرچہ عمرو بشکل اجلال
صبح کو مع اپنے رفیقوں کے سوار ہو کر دربار میں سلیمان کے آیا سب نے تعظیم کی یہ دنگل پر بیٹھا اور کہا یا خداوند لایا لشکر
سے کر یا ہر قلعے کے پیچھے تاکہ میں لشکر حمزہ کو غارت کروں اور خدمت شہنشاہ افراسیاب میں جاؤں لقائے سلیمان
کو حکم دیا کہ افسران فوج اور سپہ سالاران لشکر درست ہو کر بیرون قلعہ چلیں اور مقابلہ لشکر حمزہ سے کریں بموجب حکم خیمے
و خرگاہیں بارگاہیں لدنے لگیں اور متوجہ جنگ تھا جبکہ اتنی ہوئے یہاں امیر نامدار بیٹھے تھے کہ ہلکارے جو باہر جاسوسی
پر مقرر ہیں دوڑے آئے اور بعد دعا و ثنا کے عرض پیرا ہوئے کہ آج غلامان جاں نثار بشکل مبدل دربار میں سلیمان
کی حاضر تھے کہ اجلال نے تہیہ جنگ کیا اور لشکر لقا کا مع لشکر ساحروں کے اور لشکر سلیمان کا مع کوہیوں کے قلعے کے
باہر آتا ہے امیر مع سرداروں کے واسطے دیکھنے آمد لشکر کے دربارگاہ پر آکر ٹھہرے کہ یکایک دروازہ کوہ عقیق کا کھلا
اور نشان فوج کے ہاتھیوں پر ظاہر ہوئے اسکے بعد ساٹھ ہزار سوار حلقہ پوش چار آئینہ بند و دشن بدوش پرے سے پرا
ملائے مرکب ہلائے دور کا بہ پر سوار گزرے کہ اسلحے کے چقا چاق سے گنبد گردان میں غلغلہ پڑ گیا پھر انکے پیچھے ستر ہزار پیادے
کمانیں پشت پر ترکش مثل طاؤس پہلو کے برابر دلائتیاں کمر سے باندھے بانے جنگ کے آراستہ کیے برآمد ہوئے بعد انکے
فوج ساحران پیدا ہوئی کہ ساحر اژدہوں اور شیروں پر سوار منڈاسے کانوں میں پڑے کنڈل امید حلقے ڈالے
جے سامری و جمشید کی بولتے سحر کی نیرنگیاں دکھاتے نکل گئے لیکن عمرو کہ جو فی الحال اجلال بنا ہوا ہے اس نے منتظم
اور منصرم سے حکم دیا ہے کہ بدولت کے لیے ایک اژدہ تم اپنے سحر سے بنا لاؤ کہ اسپر کا ٹھہر اکھنچا ہو میں سحر اپنا میدان
رزم میں دکھاؤنگا یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں وہ ساحر حسب الحکم ایک اژدہا بنا کر لائے عمرو اس اژدہے پر
سوار ہوا انھوں نے رکاب لی اور سحر کرتے آگ اور پتھر برساتے چلے اور عمرو اب آگے آگے فوج ساحران کے
جھولی سحر کی گلے میں ڈالے تاج بادشاہی سر پر قبائے فرمانروائی پہنے بازوؤں پر لوح تن باندھے نکلا اسکے بعد دیکھا
کہ چالیس ہاتھی زنجیرہ بند کیے ہیں اور اسپر تخت مرصع کھنچا ہے موتیوں کا بنگلہ انباری کے عوض تخت پر چھایا ہے اور
اس تخت پر لقا بیٹھا ہے برابر اسکے بیٹا اسکا یاقوت شاہ اور فرامرز بیٹا نوشیروان کا ہے خواصی میں خواجہ
گرازالدین ملک بختیارک شوم کافر بیدین بیٹھا ہوا رومال سر پر لقا کے جھل رہا ہے اور گرد سواری لقا کے
ککال خون آشام اور طائر عادکرسی نشین اور ضیغم قدرت اور زنکال خون آشام اور بہت سے سردار
سجانی باختری مشتری حصاری اور سالار فوج مرکبہا کے پری پیکر پر سوار گردنکش و تاجدار برآمد ہوئے پھر گئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لاکھ کا لشکر زاہرہ کے سپہ سالار قارون رزم زن اور قارن فیل مین بداغ لاہوت و جم زرین کلاہ لیے ہوئے اور لشکر سلیمان سب کے بعد آیا کہ اس لشکر کے سردار ناظر زاغ چشم و منظور زاغ چشم و لالان لال قبا تھے الغرض امیر نے یہ لشکر فراوان ملاحظہ فرما کر خدا کو یاد کیا کہ الٰہی تو قادر و توانا ہے اور یہ لشکر مثل مور و ملخ کے میدان جنگ کا فاصلہ لشکر امیر سے دیکر اتر گئے اور دہل اور دمامے طبل رزمی بروقت داخلہ لشکر بجنے لگے ابیات

برآمد شدہ لشکر بے قیاس		زمین در تزلزل فلک در ہراس	
حضیض زمین چون فلک اوج بود		سپہ در سپہ فوج بر فوج بود	

خیمہ ہائے عالیشان استادہ ہونے لگے گندلے سراپچے چوبے قرینے سے سجے سائبان کی قنات تنی بارگاہین مسلسل و مسلل پائین چوبداریان ہمگیر کھڑے ہوئے سرداروں کے لیے بارگاہین سواروں کے لیے طویلے استادہ تھے لشکر جب اتر چکا اسوقت بازاری بیوپاری کنجڑے قصائی نانبائی کونڈے ہر جگہ لیجا کر آباد کرنے لگے بازار کے لیے ہر جگہ کوتوال اہلکار محافظ ہوا لشکر مین ایک شہر کی کیفیت حاصل تھی دوکانین کھلی ہوئین خرید فروخت ہوتی تھی کہ شام آئی اسدم دور ریہر جو کہ مین گلاس روشن ہوئے دوکانون مین چراغ جلنے لگے مردان لشکر پھرنے لگے چار سپہ سالار لشکر کئی کئی ہزار سوار لیکر لشکر کے گرد طلایہ پر مقرر ہوئے کوتوال گشت کو اٹھے زنگے پھنکے بدمعاش پکڑنے لگے بیدار باش خبردار باش کی صدا بلند ہوئی اور ادھر لشکر صاحبقران مین بھی اہتمام تھا طلایہ پھر رہا تھا الحاصل دونون لشکر اسی طرح ہوشیاری ایک دن اور رات مقابلے مین اترے رہے جب دوسرا دن ہوا قریب شام اجلال جادو نے ساحرون کو طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور سلیمان اور لقا اور جتنے بادشاہ موجود تھے سب نے اپنی اپنی فوج کو ایسا ہی حکم سنایا دلاوران روز ہیجا اور شیران بیشۂ دغا نے نقارخانون مین جا کر نقارہ رزم پر چوب لگائی دشت قتال گونج گیا طاس فلک مین چھنا چھنا ہوا یہ خبر اہلکارے لشکر اسلام کے خدمت صاحبقران مین لائے اور مجرا گاہ پر ٹھہر کر بعد ادائے آداب یون عرض کیا نظم

الٰہی تا جہان باشد تو باشے		جہان را تا نشان باشد تو باشے	
رہین اسد رہبر ہر دم مثل دربان		تہ روم و عجم اور چین کا خاقان	

عمر و دولت شہنشاہ خضر سے اور خزانہ خسرو سے افزون ہو دشمن تیرہ روز کارزار و زبون ہو آج لشکر ضلالت اثر عدو مین طبل جنگ بجا ہے ہر ایک نامرد آمادہ کارزار ہوا ہے یقین ہے کہ کل میدان رزم مین آکر آتش عناد و فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہے امیر نے یہ خبر سنکر طرف بادشاہ لشکر اسلام دیکھا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ یا امیر آپ بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی حکم دیجیے کہ ہمارے لشکر مین بھی بعد ثناے خداے پاک طبل جنگ بجے اور نقارہ سکندری پر چوب پڑے کس لیے کہ جیسا کچھ نقاش ازل نے اور کاتب قسمت نے ہماری پیشانی

مین تحریر فرمایا ہی وہی پیش آئی ہی عیاران لشکر اسلام بہ کلام شادمانی سنکر بالئے صاحبقران نامور نقارخانہ سلیمانی اور سکندری مین آئے داروغہ نقارخانہ قلابہ جینی اور کیابہ جینی شاہزادگان چین اور ماچین نے طبل سکندر کو سینگ کر درست کر رکھا تھا غاشیہ اسپر سے اٹھا لیا تھا اور صدائے نقارۂ رزم لشکر مخالف سنکر منتظر حکم بادشاہ تھے کہ عیارون نے آکر حکم شاہ سنایا انھون نے عوض عمرو کے طبل جنگ بجایا واضح ہو کہ طبل رزم سوائے عمرو کے کوئی نہین بجاتا ہی یہ منصب عمرو کا ہی اور اگر عمرو نہ ہو تو اسکے بدلے بیٹے عمرو کے یا داروغہ نقارخانہ کے تعمیل حکم شاہ کرتے ہین الحاصل طبل جنگ جب بجا زمین و زمان مین زلزلہ پڑ گیا یہ وہ طبل سکندری ہی کہ جسے صاحبقران نے ہندوستان مین دریا کے اندر میل سکندری پر پایا تھا اور عمرو جال الیاسی مین باندھکر اسے لایا تھا ذکر اسکا دفتر اول مین مذکور ہی جو نسٹھ کوس اس طبل کی صدا جانے کا دستور ہی غرض یہ معلوم ہوا کہ طبل جنگ بجا نسر طائر اسکی صدا سے فلک پر پھڑکنے لگا اور گاؤ زمین کا کلیجہ دہل گیا کوہ دشت ہلگیا نظم

چو بر تخت اسکندر آمد زوال — زناہید مریخ کرد این سوال — جہان را مگر شور آخر رسید
سرافیل صور قیامت دمید — بگفتا کہ نہ طبل اسکندر ست — ز آوازہ او گوش گردون کر است

سب لشکر خبردار چھوٹا بڑا بہادر و نامدار ہوشیار ہوا کہ دم سحر ملک الموت کی گرم بازاری ہی نقد جان کی خریداری ہی سر تن سے جدا ہونگے ہار زخمون کے بٹین گے آج بادشاہ نے سویرے سے دربار برخاست فرمایا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین آیا تیاری حرب و ضرب کی شروع ہوئی تلوارین صیقل ہونے لگین کمانین سینک کر درست کی جانے لگین بہادر رزم پیکار کی تدبیر سوچتے تھے بزدلے گھبرائے ہوئے منہ نوچتے تھے منچلے جو تھے قشقان سوار جوان کو غور کر کے ہنس ہنس کر رزمگاہ کو دیکھتے پھرتے نامرد لمبے ہونے کا طور سوچتے جرار زرہ جامہ خود و بکتر درست کرتے تھے چہرون پر سرخی چھائی تھی نامردون کے منہ پر ہوائی تھی لشکر مخالف مین اجلال کے ساحر سحرا تیار کرتے تھے دھڑ دھڑ بجتا تھا جو کے عون خوک سے دیے گئے تھے مرچین جلتی تھین گو گل سلگتا تھا کلوا بیرون اور زنارون پکارا جاتا تھا دو پہر رات سے دونون لشکرون کے نقیب نکلکر شجاعون کو ترغیب جنگ لاتے تھے کہ اے جوان جوان بخت ہشیار رہو سلاحون سے اپنے خبردار رہو غرضکہ چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا آخرکار وہ وقت آیا کہ اریکہ آرائے زنگاری مشرق یکہ فرنمودار ہوا ظلمت شب رو بفرار لائی سفیدۂ صبح آشکار ہوا اشعار

علم آفتاب نکلا جب — فوج انجم ہوئی گریزان سب — شہ خاور سپہر گرد ہوا
رونق تخت لاجورد ہوا — ہوا میدان چرخ پر اکیلا — شہ انجم سپاہ رو بفرار

دم سحر لشکر جانبین سے خیل خیل ذیل ذیل گردہ گردہ فشون فشون میدان کارزار مین مسلح و مکمل آنے لگے اور امیر با توقیر مسجد کرپاس مین تشریف لائے فریضۂ نماز سحر ادا کر کے درود وظائف مین مشغول ہوئے اور

دست دعا اُٹھاکر دعای فتح وظفر درگاہ رب لاکبرین کرتے تھے کہ ای قادر و توانا تو مجکو اس لشکر اشقیا پر فتحیاب فرما ناه

ای آنکہ بملک خویش پاینده توئی	وز دامن شب صبح نماینده توئی
کار من بیچاره قوی بستہ شده	بکشای خدایا کہ کشاینده توئی

امیر یہ دعا کر رہے تھے کہ مقبل وفادار تیر اندازون کا سپہ سالار غلام امیر باوقار حاضر ہوا آمین کہی امیر نے مقبل کو
دیکھکر ارشاد کیا کہ لشکر کا کیا حال ہی مقبل نے عرض کیا ۵ دو لشکر رسیدند جاے مصاف ✽ دو یرکالہ ببستند چون
کوہ قاف ✽ امیدوار قدوم میمنت لزوم صاحبقران ہین امیر نے فرمایا کہ صندوق اسلحہ کا لاؤ مقبل نے صندوق
اسلحہ سنجگ رکھنے کا حاضر کیا امیر نے تمام تبرکات جو مزار ابنیا علیہم السلام پر سے جہان سے عمرو کو تبرکات ملا
ہی اور اسکا نامہ کو قبیل ہو چکا ہی پایا ہی اور وہ خود ہودؑ اور زرہ داؤدؑ اور کمان صالحؑ اور نیزہ سام بن نوح
اور موزے راگے چار آیئنے وغیرہ ہین اُن سب تبرکات کو ذات بابرکات پر اپنے آراستہ کیا اور تیغہ صمصام
اور قمقام کہ باغ ابراہیمی سے ملے ہین اور ذکر انکا دفتر اول مین ہی اور شمشیر عقرب سلیمانی اور نیمچہ سہراب
اور سپر گرشاب یہ سب پردہ قاف مین پائی ہین غرض ان اسلحہ کو زیب جسم فرماکر مسجد سے صاحبقران برآمد
ہوے دروازے پر مسجد کے دیوانہ بن قندس دیوانہ اشقر بن دیوار نائیس کہ ساز و یراق سے درست
کرکے کھڑا تھا امیر کو دیکھکر اسنے تسلیم کی اور گھوڑا حاضر کیا مرکب راکب کو دیکھکر فرفر کرنے لگا امیر نے
گردن توسن پر انگشت شہادت سے یا علی لکھکر حلقۂ رکاب ہین کہ ہمہ تن منتظر قدم سعادت توام امیر تھا پاؤن
رکھکر ایال پر ہاتھ ڈالکر گھوڑے کی پیٹھ پر جلوہ فرما ہوے جلوہ دار نے دامن قبا درست کیا بسم اللہ کا شور
بلند ہوا غرض دست راست مین نیزہ دو سر اژدہا پیکر بائین مین عنان مرکب رشک صرصر لیکر نادعلی پڑھا
گھوڑے کو مہمیز کیا سب سردار بھی شل گریت سپر گردان نعمان بن منذر شاہ یمنی دعامر رود باری
وسیف ذوالیدین وابوالعدین گرد و طوق حرانگر وار فرزندان امیر علم شاہ رومی وملک
قاسم بن علمشاہ اسفندیار شاہ گیلانی و داراب کشور کشا وایرج بن قاسم وخورشید بن
ہاشم وہاشم تیغزن بن حمزہ وکرب دلاور واسد بن کرب لندھور بن سعدان جانشین حمزہ
ومالک اژدر جانشین حمزہ وغیرہ بگرد فرا پنی فوج میدان رزمگاہ کی طرف بھیجکر امیر کی خدمت مین حاضر
ہوئے یہ سب پانسو پچپن سردار ہین کہ انھین لیکر امیر در دولت آستان بارگاہ ظل اللہ جہان پناہ مالک
اورنگ سلیمانی سلطان سریر باتوقیر شاہ سعد بن قباد بن صاحبقران پر حاضر ہوئے اور منتظر آمد
سلطانی جلوہ خانہ مین ٹھہرے کہ یکایک عیش محل ڈیوڑھی کا پردہ زنبوری چرخی پر کھنچا صدا غرائے کی بلند
ہوئی اور انتظام آمد بادشاہ ہونے لگا اول بارہ ہزار طفلان ماہ پیکر لباس عمدہ پر زر پہنے ہوئے ہاتھون مین

کڑے سونے کے پڑے لوٹتے نکلنے کے لیے عود و عنبر اپر جھونکتے نکلے پھر ہزارہا پنجشاخے والیان طلائی و نقرئی پنجشاخے لیے وردیان سُرخ سُرخ زیب جسم کیے نکلے پھر کنول برداریان کنول بلوریں منقش لیے پیدا ہوئین پھر ہزارہا نواب ناظر خواجہ سرا انتظام کرتے گزرے اور تخت شاہی کو خادمان محل گھیرے بادشاہ تخت پر سوار کہاریان پیاریان پیاریان لہنگے قیمت کے جھنگلے پہنے ہاتھون مین کڑے مگر وہان پڑے کانون مین بالے ناز و انداز سے ہر ایک کے نرالے جسم گدرایا شباب چھایا تمغے اور ہیکلیان سرون پر لگائے تخت کو اٹھائے ظاہر ہوئین مرحبا بسم اللہ الرحمٰن پکارے امیر اور سب سردار مجرا گاہ پر جا کر کھڑے ہوئے ادھر شاہ کی صورت زیبا نظر آئی ادھر سب نے گردن بہ تسلیم جھکائی مرحبا پکارا بادشاہ مہابلی سلطان جہان نگاہ روبرو حمزہ صاحبقران بادشاہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا صاحبقران نے فرشی مجرا کیا شاہ نے ہاتھ اپنے سینے پر رکھا کہ جگہ تمہاری دل مین ہے امیر تسلیم کر کے بیٹھے پھر سب سردارون کا مجرا اور سلام ہوا جمہور جہانسوز طرطوس تبرزن اور فرامرز عاد مغربی وغیرہ اور سردار مذکورہ بالا ہر ایک نے بعد سلام و مجرے کے پایہ تخت بادشاہ کو بوسہ دیا بادشاہ نے حکم سوار ہونے کا کیا سب سردار سوار ہو کر تخت شاہی کو مانند دل قلب مین قائم کر کے گرد حلقہ کیے ہوئے طرف دادگاہ مصاف کے لیکر چلے ڈنکے پر چوب پڑی بیت ز نقارہ آواز آمد عجیب ✚ کہ نصر من اللہ و فتح قریب ✚ نقیب کڑکا کہتے ہیں وہ نور کا تڑکا نسیم عنبر شمیم وزان ہوئی بڑے بڑے تارے فلک پر ظاہر چھوٹے چھوٹے پوشیدہ تھے آگے باد بہاری غرضکہ بڑی تیاری سے بادشاہ عالی تبار وارد دشت مصاف ہوئے یہان ایک جانب کو فوج سلیمان نے پرا جمایا اور لقا اور فرامرز کا لشکر نظر آیا کہ جوڑے جوڑے تیغے گردنون مین گینڈون پر پہلوان سردار گرز بر دوش با تن توش صاحب سطوت و زور پیشانیون پر شکن ڈالے تیورون کو سنبھالے حریف کے لشکر کو دیکھ رہے تھے اسی ہنگام مین میدان رزم آتش فشان ہوا برق شعلہ بار چمکنے لگی ابر تیرہ و تار گھر آیا ساحرون کا لشکر اجلال جادو یعنی عمرو لیکر اسی طرف اژدر سحر پر سوار آیا انتظام اور منصرم رکاب پکڑے سحر کی نیرنگی دکھاتے اور چالیس ہزار ساحر بجلیان چمکاتے تیر برساتے ترئی پھکتے نرسنگا بجتا گھنٹے اور ناقوس کی صدا بلند آ کر ایک سمت ٹھہرے کہ آنے سے دونون لشکرون کے گرہ ہوا کرۂ خاک بنا گاؤ زمین کا اس ہلچل سے سینہ چاک تھا طائر آشیانہ بھولے ہراسے رزم مین خوف سے ہر ایک کے ہاتھ پانون پھولے روئے آئینہ سپہر مکدر نظر آیا چشمہ خورشید غبار زمین سے آگندہ ہوا کہ ع

ز سم ستوران دران پہن دشت　　زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

آخر کار بیلچہ کار ہوشیار نکلے اور میدان کارزار پست و بلند و ہموار کرنے لگے کنکر پتھر خس و خار چن کر جدا انبار لگایا کہین نقب اور کہین کمینگاہ کو درست کیا جھنڈی جھاڑی درخت کاٹ کر زمین آئینہ سان صاف بنائی پھر سقون کے آبپاشی کی باری آئی ہر ایک سقہ خواجہ خضر کا دم بھرتا لنگیان باندھے اور کھاروے کی باندھے وردیان پہنے

گھوڑے کمر سے لگائے تسمے گلون مین ڈالے آبشار سنبھالے ہزاری کے فوارے دہانے پر مشکون کے چڑھائے چھڑکاؤ کرنے نکلے کہ انکے آبشار نے ساون بھادون کی گھٹا کو شرما دیا سب گرد و غبار کو بٹھا دیا مبارزون کو صورت بہادرون کی نظر آئی سب فوج دریائے آہن مین ڈوبی دکھائی دی کہ ہر ایک از سر تا پا غرق بحر آہن تھا سوا لوہے کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ؎ چنان عرد خود را در آہن گرفت + کہ مژگان او شکل سوزن گرفت ہے صف آرائی شروع ہوئی میمنہ و میسرہ و قلب و جناح و ساقہ و کمینگاہ چودہ صفین مثل سد سکندر کے آراستہ ہوئین سوارون کے آگے پیادے جنگ کے آمادے دیوار فوج تھے سوار دریائے لشکر مین موج در موج تھے گھوڑے برابر برابر تھوتنی سے تھوتنی پٹھے سے پٹھا دم سے دم سم سے سم ملائے تھے نقیب جو آگے بڑھ آتا تھا اسے پیچھے کو ہٹاتے تھے گھٹے ہوئے کو آگے بڑھاتے تھے دمبدم باجے رزمی بجتے تھے ہر کب الف ہوتے تھے کہ یکایک نقبائے خوش آواز اور گویئے کے لڑکے سرود نواز کہ لٹ پٹی دستارین باندھے تھے رنگین لباس زیب قامت کیا انہون نے بالحان دلکش سرود بجا کر مذمت دنیائے دنی گائی یہ صدا بہادرون کو سنائی کہ ؎

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
تا کجے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار
آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خرابے مین اگر قصر فریدون کے گذار
اس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا
جلوہ فرما تھا وہان خسرو با عز و وقار
رات دن چہلین ہا کرتی تھین سر فرد زمین
عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار
بار وان تھا نہ خزان کو تو کسی موسم مین
کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالے کی بہار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ
واہ ری تیری تنکظرفی باین عز و وقار
جن پہ پڑتا تھا پریزاد و نکے جھومر کا عکس
آجکل وہ لب جو جغد کے ہین آئینہ دار
گھونسلے سقف مین ہین لاکھون ابابیلو نکے
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار
چیلین منڈلاتی ہین اڑتے ہین بگولے ہر سمت
ہے بیابان مین پر زاغ و زغن کے انبار
قصر کو جاپند و باشندون کو آنکھ دیکھے
تکیۂ گور شہ گوزن آج ہے ہر اک کا مزار
سینہ بر ریز تمنا و لب مہر سکوت
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ماتم دار
نہ وہ چہلین نہ ترنگین نہ خود آرائی ہے
کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے

اے بہادران نریمان ہے نہ سام ہے نہ صفحہ ہستی پر نشان زال خون آشام ہے برزو رہا نہ بیژن ہے نہ اس بلندی و پستی پر اسفندیار روئین تن ہے کیسے بہادر صف شکن تہمتن نوجوان رستم دستان پیر فلک نے بچشم زدن تہ خاک کیے مگر جرأت سے نام باقی ہے ہر ایک کا ذکر شجاعت کافی ہے لڑائی حسن اتفاق ہے کس لیے ؎ دور مجنون گذشت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ولنوبت ماست ÷ ہر کرا نیجر وز نوبت اوست ÷ تلوار کی آنچ مشہور ہوگیلے سو کھے دونون جلتے ہین سر وگردن مین لاگ ہی یہی غضب کی آگ ہی زندگی دونون کے نام ہی نام کرلوا ے نوجوانو لڑا بھڑ کر سرخرو ہو جس کا قدم ڈگجائیگا وہ پھر کہین آبرو نہ پائیگا دوہرہ لوہا لوہا سب کہین اور لوہا بری بلاے ÷ پگ آگے پت رہے اور پگ پاچھے پت جاے ÷ غرض یہ کہکر نقیب میدان سے نکلے اور یہ صدا دلیرون نیستان شجاعت کے شیرون کو شراب پرتگال ہوئی بہادری کا نشہ آگیا آنکھین ہر ایک کی لال ہوئین قبضہ ہاے شمشیر چومنے لگے مرکب پرست ہوکر جھومنے لگے کہ یکایک اجلال جادو نے استظام اور منصرم سے حکم دیا کہ میرے اژدر کو بزور سحر میدان مین پہونچاد انھون نے سحر پڑھکر دستک دی اژدہا بیچ میدان مین اڑاکر آیا اجلال نے پکار کر نعرہ مارا کہ یا حمزہ صاحبقران خداوند لقا سامنے موجود ہین جلد انکی خدمت مین حاضر ہوکر سجدہ کرو اور درصورت گردن تابی مین تیری سرکوبی کو آیا ہون میدان مین آ تمنا دلی برلا امیر نے یہ سنکر اشقر دیوزاد کو تخت شاہی کی طرف پھیرا اور ابو المعدن گرد نے علم اژدہا پیکر کو جلوہ دیا کلہ اژدر کی طرح کے اسمین چھتیس شقہ ہین جب انکو جنبش ہوئی صدا انہین سے یاصاحبقران یاصاحبقران کی پیدا ہوئی یہ علم خواجہ بزرجمہر حکیم نے اژدہے کے پوست کا بنایا ہو اور چھتیس شقہ اسمین کلہ اژدر کی صورت رکھکر ایسے مخرج بنائے ہین کہ جب انمین ہوا بھرتی ہو مشک وعنبر کی بو انسے آتی ہو اور یاصاحبقران یاصاحبقران کی صدا سنائی دیتی ہو الحاصل میدان مین قرق ہوا کہ اور کوئی سردار سواے امیر کے لڑنے نہ نکلے سب سردار سپہ سالار پیادہ ہوے اور لشکر علم جلوہ گری پر آئے امیر سامنے تخت بادشاہ کے آکر گھوڑے سے اتر کر دست بستہ اجازت خواہ ہوئے شاہ نے جام کلہ عفریت پر از شربت قند ونبات عنایت فرمایا امیر نے اُسے اولش کرکے پہلوان عادی ورگ. سالار لشکر کو دیا یہ جام دیو عفریت کو قتل کرکے امیر نے اُسکے کلے کی صورت بنایا ہو کہ روز جنگ جبیر مرحمت خسروانہ بادشاہ فرماتے ہین تو اس جام مین اُسے شربت دیتے ہین ذکر اسکا دفتر اول مین ہی غرض جام عنایت بادشاہ سے سیر ہوکر اور اجازت حرب لیکر خلعت سے مخلع ہوکر امیر نے دوبارہ خانۂ زین کو مثل آفتاب منور وروشن فرمایا کہ چو خیر نگہ گیر وبرآ ہو کمین ÷ بجست از زمین برآمد بزین ÷ سب سردار صف کارزار مین رخصت ہوکر ٹھہرے اور امیر گھوڑے کو جولان کرکے طرف ناوردگاہ کے چلے مرکب بمگدری کر تا طرارے بھرتا کلائیان تیر کی طرح مارتا روانہ تھا کہ ابیات

دے چو مرکب کہ برق یا بادے
تیز گامے زباد چابک تر

طرفہ دیوانہ یا پریزادے
زرمے گوش نرمی کاکل

خوشخرامے ز آب نازک تر
سنبلی دمیدہ دستۂ سنبل

غرض کہ وہ مرکب تین طرارون مین مقابل اجلال جادو پہونچا اجلال نے بعد گفت وشنید بسیار ایک ناریل چوبی ٹوا اپنی جھولے سے نکالکر اسپر کچھ افسون پڑھا مگر وہ افسون نہ تھا بلکہ زبان جی تھی کس لیے کہ جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

امیر و عمرو بردہ قاف گئے تھے تو زبان جنون کی یاد کر آئے تھے ذکر بردہ قاف دفتر اول مین ہے فی الجملہ عمرو نے بحیلہ افسون پڑھنے کے امیر سے کہا کہ مین ساحر نہین ہون آپکا غلام عمرو ہون آپ مجھے اسم پڑھکر گرفتار کریجیے مگر اس طرح گرفتار نہ کرنا کہ مجھ دبلے سوکھے آدمی کو آپ ایسے موٹے جھٹکے سے ضرر پہونچے اور کوئی عضو میرا بیکار ہو جائے امیر نے جب یہ باتین سنین بغور عمرو کی طرف دیکھا عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا اور واضح ہو کہ خواجہ عمرو کی آنکھ مین تل ہے کہ اس نشان سے عمرو پہچانا جاتا ہے امیر کو خواجہ کی عیاری پر ایک حیرت ہوئی اور عمرو نے ایک ناریل پڑھکر امیر پر مارا امیر نے اسم اعظم پڑھا وہ ناریل زمین پر گر پڑا اور امیر نے گھوڑا بڑھا کر اسم اعظم عمرو پر پھونکا تو سواری کا اثر در ماش کے آٹے کا ہو گیا اور سب نے دیکھا کہ اجلال پیادہ ہوا اور ترسول لیکر امیر پر حملہ کیا امیر نے گھوڑے سے کود اور ترسول خالی دیکر اجلال کی کمر مین ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا اور نعرہ کیا کہ اے لشکر ساحران مین نے تمھارے افسر کو گرفتار کیا لشکر یہ ماجرا دیکھکر چار طرف سے لینا لینا کہکر دوڑا امیر نے اجلال یعنی عمرو کو جو عیار کہ ساتھ تھا اُسے حوالے کیا اُسنے بہ ظاہر مقید کیا اور لشکر امیر جہان اُترا تھا وہان لے گیا اور امیر اسم اعظم پڑھتے ہوے لشکر مخالف پر آگرے پھر تو فرامرز اور سلیمان نے فوج کے افسرون کو للکارا اُدھر سے شاہ اسلام نے نعرہ مارا ابر سیاہ چار سمت سے گھر آیا اور برق شمشیر چمکنے لگی دونون لشکر آپسمین ملگئے کہ بیت دو لشکر ز لشکر در آمیختہ + قیامت ز گیتی بر انگیختہ + اسی گرمی جنگ مین اجلال کے دونون رفیقون انتظام اور منصرم نے ساحرون کے افسرون کو بلا کر یہ سمجھایا کہ مالک ہمارا گرفتار ہو گیا ہے نہین معلوم وہ اطاعت امیر کی کرے یا نہ کرے لہذا ہمین لڑنا مناسب نہین ہے چاہیے کہ الگ ٹھہرین اور جب لڑائی یکسو ہو اسوقت اپنے مالک کا ساتھ دین غرضکہ سب ساحر ایک طرف ہوے اور لقا اور سلیمان دونون کی فوج نے حملے کیے لشکر اسلام مین نعرے سردارون کے بلند ہوئے زیر تیغ بڑے بڑے خود پسند ہوے ایک طرف امیر کا نعرہ تھا ٥ امیر عرب حمزہ شیر دل + کز و گشتہ سہراب و رستم خجل + کسی سمت لندھور پکارتا تھا ٥ منم صاحب عمود و جانشین حمزہ ور گردان + شہ ہندوستان رستم زمان لندھور بن سعدان + ایک جانب مالک اژدر صاحب نیزہ دو سر غلام نبی و صاحب حیدر نعرہ زن تھے ٥ منم مالک اژدر خشمگین + سپہدار در لشکر اہل دین ایسی جم کر تلوار چلی تھی کہ ہر طرف لوہا برستا تھا زخمی پانی کیا بلکہ پناہ پانے کو ترستا تھا ساعقہ شمشیر اور باران تیر اور ایک ہنگامہ دار و گیر تھا سر اولے کی طرح گرتے تھے دریاے خون رنگے کھیت مین موج مارتے کشتے بے گور و کفن کہین سر اور کہین بدن تھے شپاشپ تلوارون کے شور شن شن کا لطف تھا تیرون کی بوچھار زخمون کے ہار تیرون کے گھاؤ سوراخ دار سہرے جوانون کے چہرے مردو نامرد دولھا دولھن کا لطف تھا اور بقول اس ناظم کے کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زچشم زرہ خون روان ہر کنار
خدنگِ جگر وار پر خندہ لب
پراگندہ شد اہل جمع عناد
بدنبال کین پروران تاختند
چہ گویم چہ آمد دران انجمن
نہ دل ماند با کینہ جویان نہ ہوش

زخود کردہ قطع نظر روزگار
زخون بردہ تیغ ہلالے گرد
زہامون چو خار وخس و تند باد
پلنگ دلاور زخون سیر نیست
زمر تیغ دلیران لشکر شکن

کمانہا زبس کشمکش در تعب
زرنگین کمانہا فلک تو بہ تو
دلیران دین خنجر افراختند
بہ نخچیر کس مانع شیر نیست
زفوج ستمگر برآمد خروش

خلاصہ کلام لشکر اسلام نے وہ داد شجاعت دی کہ لقا اور سلیمان کے لشکر کو شکست ہوئی حریف پسپا ہوے اور تاب جنگ نہ لا سکے بختیارک نے دیکھا کہ اس ملک سے بھی بھاگنا پڑیگا پھر کچھ قابو نہ چلے گا یہ سوچکر طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا اور نقارۂ امان بجا کہ لشکر جانبین سے جدا ہوے ادھر کے پہلوان بفتح و نصرت اُدھر برگشتہ بخت بصد خفت و ذلت اپنے اپنے ڈیرے خیمے کی طرف چلے امیر نے کشتون کو میدان سے اٹھوایا تین ہزار آدمی لشکر امیر سے اور تین لاکھ فوج شریر سے کام آیا کشتے لشکر اسلام کے دفن ہوے لشکر مخالف کے تو پھنکیے الگ زخمیون کی زخم دوزی ہوئی پٹیان زخمون پر چڑھین امیر نے اسدن تو دربار موقوف رکھا دوسرے دن اجلال کو سامنے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ شناخت مین خداے دو جہان کے کیا کہتا ہی اجلال کہ اصل مین عمرو تھا عرض کیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم امیر نے یہ سُنکر خلعت دیا اجلال اُسوقت سوار ہو کر اپنے لشکر مین آیا اور اہل لشکر کو بلوا کر سمجھایا کہ مین نے اطاعت حمزہ کی اختیار کی ہی تمھین بھی لازم ہی کہ میرے ساتھ رہو اور میری مخالفت نکرو اسوقت کچھ ساحر جو بڑے سیہ قلب تھے وہ تو طرف طلسم کے پاس افراسیاب کے چلے اور باقی مطیع ہوکر ہمراہ اجلال خدمت امیر مین آئے امیر نے سب کو خلعت دیا اسوقت عمرو نے زنبیل سے اجلال کو نکالا اور ستون بارگاہ حشامی سے باندھا جاننا چاہیے کہ امیر کے بیٹھنے کی تین بارگاہ ہین ایک بارگاہ دانیالی دوسری بارگاہ حشامی کہ اس بارگاہ کو خزانہ نوشیروان صرف کر کے حشام پہلوان نے بنایا تھا اور ایک نقارہ بھی درست کیا تھا کہ صدا اسکی بارہ کوس تک جاتی تھی ان دونون چیزون کو امیر نے قتل کر کے حشام کو حاصل کیا اور تیسری بارگاہ سلیمان ہی کہ ملکہ آسمان پری نے بھیجی ہی اور اس بارگاہ سے یہ کرامت ظاہر ہوتی ہی کہ جب اسمین کوئی ساحر آتا ہی جلجاتا ہی اور اسمین کوئی عیار نقب لگا کر نہین آسکتا کس لیے کہ سلِرچے بارگاہ کے جسقدر زمین کھدتی ہی اسقدر نیچے ہوجاتے ہین اور سلرچے اور پردہ اور کوئی چیز اس بارگاہ کی خنجر و تلوار کسی اسلحہ سے چاک نہین ہوتی اور کوئی عیار سلرچہ قنات کو اس بارگاہ کی پھاند کر نہین آسکتا کیونکہ جسقدر انسان جست کر کے بلند ہوا اُسی قدر سلرچہ بارگاہ بلند ہوجاتا ہی غرض اس لحاظ سے کہ ساحر اس بارگاہ مین جلجاتا ہی امیر و بکاری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحر کی بارگاہ حشامی مین فرماتے ہین فی الجملہ عمرو نے اجلال کو باندھکر پھر فتیلہ دافع بیہوشی سنگھانے وقت زبان اسکے منہ سے کھینچکر سوزن سے چھید دی تاکہ سحر نہ کرے پھر ہوشیار کیا جب آنکھ اجلال کی کھلی اپنے تئین گرفتار دیکھا اور سامنے اپنی صورت کا دوسرا اجلال پایا حیرت ناک ہوکر گھبرایا عمرو نے کہا ذرا ای اجلال جادو چشم خود را واکن و حال خود را تماشا کن منم سرہنگ سرہنگان عالم مولاے ملوک العرب والعجم دوندہ بیلے ورنگ صاحب قنطورہ ذرنگ مردان سرہنگ و نامردان ابیش ہن پالنگ منم جناب فطرت مآب حضرت شیخ الاصحاب مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار بیکر طراز خواجہ عمرو بن امیہ نام دار دیکھا تو نے قدرت خدا کو کہ مین نے تجھے کیونکر گرفتار کیا وہ دختر سلیمان نہ تھی جسے کوٹھے پر بلایا تھا وہ یہ عبد ذلیل خدا تھا جو تجھے پکڑ لیا اور لشکر تیرا مطیع ہوکر داخل ملازمان صاحب قران ہوا اور ملکہ یعنی معشوقہ تیری میرے پاس گرفتار ہی اگر تو اطاعت کرے معشوق ملے جان بچے اور اگر ملک کا اپنے خیال ہی کہ افراسیاب ضبط کر لیگا تو حمزہ ایک ملک کے بدلے چار ملک دیگا اجلال نے جب یہ کیفیت دیکھی اور جملہ مضمون پر مطلع ہوا دل سے یقین کیا کہ لقا جھوٹا ہی اگر وہ خدا ہوتا اس حال کو نہ پہونچتا اور عمرو کے ہاتھ سے ذلت اسکا کوئی دوست بنا تا الحاصل اجلال نے اشارے سے کہا مین اطاعت کرتا ہون عمرو نے سوزن زبان سے نکالا اور رکھوا دیا اجلال دوڑ کر امیر کے قدم پر آگرا صاحبقران نے خلعت دیکر اپنے سردارون مین داخل کیا اور بارگاہ مین چہل ستون کے باہر دنگل بیٹھنے کو ملا واضح ہو کہ اندر چہل ستون بارگاہ تخت شاہی بچھا ہی اور برابر اسکے دنگل امیر کا ہی اور دنگل امیر کے بعد بیٹے اور پوتے اور جانشین امیر و عمرو کے بیٹھنے کی جگہ ہی باقی سردار تا جدار عیار بیرون چہل ستون دست راست اور دست چپ ہین صاحبقران کے بیٹھتے اور وہ جانشین امیر کے ہین کہ ایک دست راست کے سردارون کا ہی افسر اور نام اسکا لندھور ہی اور دست چپ کے سردارون کا جو افسر ہی نام اسکا مالک اژدر ہی اور جو سردار دست راست کے ہین وہ چاہتے ہین کہ ہم زیادہ بہادری کھائین اور دست چپی چاہتے ہین کہ ہم اپنی شوکت جتائین اسوجہ سے آپسمین چشمک رہتی ہی اور ایک دوسرے سے دست راست اور دست چپ کے سردار سے چوٹ چلتی ہی اور اسی طرح جو عیار دست راست کے سردارون کے ہین وہ دست چپ کے بہادرون کے عیارون سے چشمک رکھتے ہین اگرچہ سب شاگرد اور بیٹے عمرو کے ہین اور یہ سب عیار ایک لاکھ چوراسی ہزار ہین اور ان سب عیارون مین چودہ افسر ہین اور ان افسرون کے چار شخص افسر ہین اور ان چار افسرون کا ایک شخص افسر ہی اور اس افسر کا ایک استاد اور مالک عمرو ہی اور بعد عمرو کے جوان سب کا افسر ہی بجائے خلیفہ عیاران لشکر ہی نام اسکا مہتر قران ہی اور یہ نظر کردہ حضرت امیر المومنین ہی کبھی عورت کی صورت بضرورت بنتا ہی اور نہ کبھی یہ عیار لشکر مخالف

کے سردار اور عیار کے ہاتھ سے گرفتار ہوتا ہے غرض بعد قران کے جو چار افسر ہین نام اُنکے مہتر برق فرنگی و چالاک
بن عمرو اور مہتر بزرگ ختائی اور ابو الفتح اصفہانی ہین اور اُنکے چودہ افسر ہین وہ گلباد عراقی و سمک
یلطاقی و عمران ختائی و سیارہ بن عمرو و قاقولہ سمرقندی و مہتر سنجر بلخی و مہتر کجبر و اصفہانی و امید
بن عمرو و فرخ بن عمرو و ابو شہاب خرقہ پوش و ابو سعید لنگری و ضرغام شیر دل ہین حال انکے
چشمک کا خالی لطف سے نہین ہے کسی جگہ بیان ہوگا القصہ برسر مطلب اجلال جادو سے امیر نے فرمایا کہ تمھین جس صف
مین بیٹھنا منظور ہو وہان بیٹھو اور یہان کا یہی دستور ہے کہ جسجگہ سردار بیٹھنا پسند کرتا ہے وہان بیٹھتا ہے اجلال کو دست چپ
کے سردارون سے اُلفت پیدا ہوئی اور بائین طرف ڈنگل بچھوایا مالک نے کمال تنظیم کی اور محبت ظاہر فرمائی امیر نے
فرمایا کہ اے اجلال ساحری سے توبہ کرو کہ یہ شیوہ ہم لوگون کا سحر کرنے کا نہین ہم مین ہر ایک شمشیر کا دھنی ہے اُسنے
حسب ارشاد امیر سحر کرنے سے توبہ کی اور لقا پرستی ترک کرکے وہ مسلمان ہوا امیر نے حکم جشن کرنے کا دیا عشرت کا سامان
مہیا ہوا ساقیان خوش ادا پیمانہ شراب ہوش رُبا لیکر حاضر ہوئے جام مے ارغوانی گردش مین آیا صدائے مستانہ
ہوشیا ہوش اور نوشا نوش کی بلند ہوئی ہر طرف ایک جوش مستی شور مستانہ رہا + خوب ہی اکی برس و رون
پہ میخانہ رہا + امیر نے سب کے ساتھ شراب نوشی کی ناچ سامنے ہونے لگا اور ہر ایک مصروف عیش و طرب
اُسوقت تھا کہ یکایک پردہ بارگاہ کا اُٹھا اور ایک عورت نازنین مہ جبین زہرہ تمکین لباس عمدہ پہنے بارگاہ
مین آئی اور امیر کو آکر تسلیم کی اجلال نے پہچانا کہ میری معشوقہ ملکہ نسرین عنبرین مو دختر سلیمان ہے یہ گھبرایا
کہ محفل مین ایسی بغیرت ہوگئی جو چلی آئی مگر ذکر سُنیئے کہ چالاک نے جو محل مین ملکہ کی شکل بنا ہوا تھا جب دیکھا
کہ خواجہ چلے گئے اور لشکر مین امیر کے پہونچے اور سلیمان طبل بازگشت بجوا کر پھر آیا اسوقت قلعہ سے اس حیلہ سے سوار
ہوا کہ مین اپنے باپ کو دیکھ آؤن جب سواری باہر قلعے کے آئی چالاک محافے سے نکلکر جست و خیز کرتا ہوا لشکر امیر
کی طرف چلا خواصین اور اہل عملہ سوار کیے لوگ حیران ہوکر ملکہ کو پکڑنے دوڑے مگر کب پاتے ہین یہ کود پھاند کر
عیاری سے نکل گیا اور امیر کے پاس آیا وہان ملازمون نے سلیمان سے جاکر عرض کیا کہ صاحبزادی تمھاری نکل
گئین سلیمان تلوار پکڑ کر چلا کہ مین حمزہ کے لشکر مین جاکر اُسے قتل کرونگا لیکن بختیارک نے دامن پکڑا کہ کہان
جاتے ہو ایسے سانحے تم پر کیا موقوف ہین ہمارے خداوند لقا پر جو بیٹھے ہین گزرے ہین دو صاحبزادیان اُنکی ایک
ملکہ جہان افروز اور دوسری ملکہ گیتی افروز پسران حمزہ کے ساتھ نکل گئین سلیمان یہ کلام سُنکر ٹھہر گیا اور خداے جل
لقا نے بختیارک سے کہا ارے حرامزادے شیطان میری لڑکیون کا کیون ذکر کرتا ہے اُسنے کہا خداوند مین دنیا کی مثل
کہتا ہون کچھ برا نہ مانیے غرض وہ بات تو ہنسی مین ٹل گئی اور یہان امیر ملکہ کو دیکھکر حیران تھے کہ اُسنے عرض کیا یا امیر
مین چالاک بن عمرو ہون اور سب ماجرا گزارش کیا اجلال کو عیاری کا حال سُنکر بڑی حیرت ہوئی کہ اللہ کیا کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عیار رہین یون محل مین رہے اور کوئی پہچان نہ سکا ادھر جو اسپیس لشکر کفار بشکل مبدل بارگاہ مین حاضر تھے اُنھون نے یہ خبر جاکر سلیمان سے کہی کہ وہ دختر آپ کی نہ تھی چالاک عیار تھا اور سارا ماجرا بیان کیا بختیارک یہ حال سنکر بہت ہنسا اور کہا واہ ای سلیمان میان اجلال جادو طلسم سے آئے مگر پیر و مرشد یعنی عمرو نے لڑنے بھی نہ دیا اور پکڑے لیے گئے تمھین اپنے گھر کا بھی کچھ حال نہ معلوم ہوا بھلا تم انتظام سلطنت اور فوج کا کیا کروگے اور کیونکر امیر سے بہادر اور ہوشیار سے لڑوگے سلیمان نے کہا ملک جی مین دوسری عرضی خدمت افراسیاب مین بھجواتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون اور اب کی بار نہایت ہوشیاری سے مقابلہ کرونگا یہ کہکر دوسری عرضی افراسیاب کو لکھی اور سارا حال اجلال کا لکھا اور یہ بھی تحریر کیا کہ بہت جلد کسی ساحر زبردست کو بھیجیے کہ وہ اگر خداوند کی مدد کرے اس عرضی کو بنا بر دستور کے جیسا اوپر بیان ہو چکا اُسی پہاڑ پر رکھوا کر نقارہ بجوا دیا افراسیاب کو خبر ہوئی پنجہ روانہ کیا اور عرضی کو منگایا پڑھا اور غضبناک ہوکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ سنا تم نے اجلال جادو نمک حرام ہو گیا اور خداوند کا دین ترک کر کے مطیع دشمنان خداوند ہوا لہذا چاہتا ہون کہ تم مین سے ایک ساحر یا ساحرہ خداوند کی خدمت مین جائے اور حمزہ کے لشکر کو غارت کر کے اجلال کور نمک کو باندھکر میرے پاس لائے جب افراسیاب نے یہ کلام تمام کیا دربار مین اسکے ایک ساحرہ نام حسینہ جادو منجملہ اور جادوگرون کے کرسی پر متمکن تھی حکم شاہ سُنکر اُٹھی اور عرض کیا کنیز اس جنگ کے لیے جائیگی افراسیاب نے خلعت دیا اور کہا عیارون سے بہت احتیاط رکھنا جاؤ خداوند سامری اور جمشید کے سپرد کیا ملکہ حسینہ جادو دربار سے رخصت ہوکر جس ملک کی طلسم مین حاکم ہی وہان آئی اور بیس ہزار اور جادوگرنیون کو حکم دیا کہ سامان روانگی پئے جنگ و جدال درست کرو اور سمت کوہ عقیق میرے ہمراہ چلو غرض یہ سب تیاری چلنے کی کرتے ہین لیکن افراسیاب نے جواب عرضی لکھکر پہاڑ پر پنجے سے پھکوا دیا ملازم سلیمان اُٹھا لیگئے سلیمان کو جاکر دیا اُسنے پڑھا۔ لکھا تھا ملکہ حسینہ جادو وہان آتی ہین کل لشکر حمزہ کو برباد کر دینگی تم اطمینان رکھو یہ مضمون پڑھکر سلیمان بہت خوش ہوا یہ سب خبرین جاسوسان لشکر امیر سے جاکر کہین کہ سلیمان نے مدد طلسم سے طلب کی اور جواب بھی عرضی کا آگیا اسے پڑھکر سلیمان خوش ہوا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر مدد کو آیا چاہتا ہی امیر نے یہ خبر سُنکر ارشاد کیا کہ جبتک طلسم فتح نہ ہوگا اسی طرح ساحرون کی آمد رہیگی اور بدیع الزمان میرے فرزند کی بھی رہائی نہ ہوگی لہذا ای عمرو پہلے ملکہ نسرین دختر سلیمان کو زنبیل سے نکالکر محلات مین داخل کرو اور اجلال کے ساتھ نکاح کرو اور ہمارے خزانے سے جمیع مصارف ملکہ مقرر ہو بشرطیکہ دین اسلام قبول کرے اور لقا پرستی سے باز آئے عمرو نے کہا مین زنبیل سے ملکہ کو جب نکالونگا جب کچھ ملے گا ورنہ زنبیل داخل کرنے روپیہ کے لیے ہی نکالنے کے لیے نہین ہی زنبیل کے اندر جو چیز جاتی ہی اُسکا یہ حال ہی کہ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد امیر خواجہ کی باتون پر بہت ہنسے اور کئی لاکھ روپیہ عنایت

فرمایا عمرو نے جاکر روپیہ خزانچی سے وصول کیا اور ملکہ نسترین کو زنبیل سے نکالکر اپنے خیمے مین بٹھایا امیر نے پوشاک
بھیجی ملکہ نے پہنی اور حیران تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور مین کہان آئی ہون اسی ہنگامہ مین امیر خود خیمے مین تشریف لائے
اور ارشاد فرمایا کہ اے ملکہ اس طرح عیار میرا تمھین یہان لایا ہی اور سارا حال عمرو کا بیان کیا اور کہا کہ عاشق تمھارا
یہان اجلال جادو موجود ہی اب تمکو اختیار ہی چاہو یہان رہکر اپنے عاشق سے نکاح کر لو اور اگر یہ منظور نہو تو
مین تمھین تمھارے باپ کے پاس بھیجدون ملکہ نے امیر کی مروت دیکھکر عرض کیا کہ مین آپکا دین اختیار کرتی ہون
غرض امیر نے برضامندی ملکہ اجلال جادو سے نکاح کر دیا اور ملک و مال ان دونون کو بہت کچھ دیا بعد فراغت
اس امر کے حکم کیا کہ پسران خواجہ بزرجمہر کو بلاؤ حسب ارشاد خواجہ زادے حاضر ہوئے امیر نے تعظیم کی اور بعزت
تمام بٹھایا اور فرمایا کہ آپ ملاحظہ کرین قرعہ پھینک کر کہ طلسم ہوشربا کون فتح کریگا اور افراسیاب کس بہادر کے
ہاتھ سے مارا جائیگا خواجہ زادون نے موافق سوال امیر کے قرعہ پھینکا اور زائچہ کھینچا اور بڑی فکر کر کے حال اشکال
رمل کی سعادت و نحوست کا دریافت فرما کر کہا کہ یا صاحبقران علم غیب سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا لیکن
ہم از روے قواعد رمل کے عرض کرتے ہین کہ اس طلسم کے فتح کرنے کو نواسا آپ کا شاہزادہ اسد بن کرب غازی
تشریف لیجائے اور اسکے ساتھ پانچ عیار بھی ہون کہ ایک ان مین مہتر قران نظر کردہ مولانا علی ابن ابی طالب
علیہ السلام ہو اور دوسرا برق فرنگی تیسرا عیار شہزادہ اسد کا کہ خود اپنے آقا کے ساتھ جائیگا اور وہ ضرغام
شیر دل ہی اور چوتھا عیار جسے جانا چاہیے وہ جانسوز بن قران ہی اور پانچوین عیار کا نام ہم نہین عرض
کر سکتے مگر سر نام پر اسکے حرف عین ہی عمرو سمجھ گیا کہ مجھے کہتے ہین بول اٹھا کہ یا امیر ایک حکیم زادہ بھی طلسم مین
جا کے خالی عیارون سے مطلب برآری نہوگی خواجہ زادون نے کہا کہ دیکھیے ہمنے اسی وجہ سے نام نہین بتلایا
کہ آخر انھون نے ہمپر اعتراض جمایا خلاصہ آپ جانیے عیار جانین ہم نے صرف بتا دیا امیر نے کہا خواجہ
تمھارا نام نکلتا ہی تمکو جانا پڑیگا عمرو نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا امیر نے خواجہ زادون کو تو رخصت کیا عمدہ
حوصلہ انعام و خلعت دیا بعد اسکے شاہزادہ اسد بن کرب غازی سے ارشاد کیا کہ اے فرزند طیاری سفر کرو
اور واسطے فتح کرنے طلسم کے روانہ ہو اسد اپنے دنگل پر سے اٹھا اور آداب بجا لاکر بارگاہ مین آیا اور مصروف
انتظام روانگی ہوا پھر صاحبقران نے دس لاکھ روپیہ منگوا کر پانچ لاکھ اسمین سے واسطے زاد راہ کے
چارون عیار کو جن کا بھیجنا منظور ہی عنایت کیے اور پانچ لاکھ جو باقی رہے وہ عمرو سے کہا تم لیکر طرف طلسم
کے جاؤ عمرو نے جب روپیہ کثیر دیکھا کہ ملتا ہی کہا یا صاحبقران کچھ روپے پیسے کی مجھے خواہش نہین اور مین
ہرگز طلسم مین نہ جاتا مگر کیا کرون کہ فرزند آپ کا گرفتار ہی اس سبب سے مجھے جار و ناچار جانا پڑا لیکن آپ میرے
شاگردون کو روپیہ دیکر خراب کیا چاہتے ہین یہ کہکر ان چارون عیارون سے کہا کہ او ناشدنیو تم یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پانچ لاکھ روپیہ لیکر سب برباد کروگے لاؤ مجکو دو مین رکھ چھوڑون تمھارے وقت پر کام آئیگا ورتم عیاری کیا خاک کروگے اپنے پاس کا روپیہ صرف کرکے طلسم مین جاؤگے چاہیے کہ وہان سے اور پیدا کرکے لاؤ نہ کہ یہان سے لیجاؤ اور مین نے جو روپیہ لیا تو میرا خرچ بہت ہے وہ عیار سمجھے کہ استاد یہ روپیہ دیکھ چکے ہین چھوڑینگے نہین غرض اُنھون نے وہ پانچ لاکھ روپیہ بھی عمرو کی نذر کیا اُنھون نے سب روپیہ زنبیل مین داخل کیا اور بارگاہ سے اپنے خیمے مین آیا اور تیاری سفر کرنے لگا اُدھر وہ چارون عیار بھی درستی سامان سفر مین مصروف ہوے امیر نے اُنکو عمرو سے مخفی بہت سا روپیہ دیا

روانہ ہونا شیر بیشہ شجاعت وجلاوت وبہادری شاہزادہ اسد بن کرب غازی کا مع خواجہ عمرو اور مہتر قران اور برق فرنگی اور جانسوز بن قران اور ضرغام شیر دل کے واسطے فتح کرنے طلسم ہوش رُبا کے اور ہر ایک کا داخل ہونا طلسم مین علحدہ علحدہ اور مقابلہ ہونا ساحرون سے۔ لمؤلفہ

ترے در پہ ای ساقی لالہ فام
کہ سر بادہ خوارونکے پھرنے لگے
وہ ساغر پلا جو روانی دکھاے
دکھاؤن مین نیرنگ عالم تمام
روان صفحے پر ہو قلم اس طرح
کہ ہو دنگ زیر زمین سامری

ہوے جمع پھر آکے میکش تمام
شاگردش بخت فرخندہ خو
طبیعت کی ہیرے گرانی دکھاے
جو اک جام مے اور مین پاؤنگا
چلے جھومتا بادہ کش جس طرح
مرصع خیال سخن آفرین

طلب جام مے تجسے یا نتک کیے
اُٹھا دو رمین مجکو رندونکے تو
بدولت ترے ساقی نیکنام
طلسمات کی سیر کرآؤن گا
دکھاؤن قلم کی وہ جادوگری
سخن را کرسی نشاندا ینچنین

رہروان جادۂ اقلیم معانی وفتاحان طلسم خوش بیانی سیاران منازل غرائب ونذرت طرازان حکایات عجائب طلسم مضامین بدیع کو بدستیاری لوح میدان قلم یون فتح کرتے ہین اور عالم خیال مین بسبب تفکر ہوکر اس طرح قدم دھرتے ہین کہ اسد دلاور نے اپنی جگہ پر آکر چالیس ہزار سواران جرار کو حکم دیا کہ طیار ہوکر واسطے فتح کرنے طلسم کے چلین بمجرد حکم شاہزادہ گردون وقار بارگاہین اور خیمے چھکڑون پر بار ہوئے اور بہادر افسران فوج مسلح مکمل ہوکر چلنے پر تیار ہوے اسد محلات عظمی مین آیا اور پائے ادب کو اپنی مادر مہربان دختر صاحبقران ملکہ زبیدہ شیر گیر کے بوسے دیکر آنکھون سے لگایا اور عرض کیا کہ ای دادہ ماجدہ یہ غلام آپکا طرف طلسم کے واسطے رہائی ماموں جان شاہزادہ بدیع الزمان کے جاتا ہے آپ بھی بدل مجھے رخصت فرمایئے اور جہانتک جو کچھ مجھسے عمداً یا سہواً ہوئی ہون اُنکو معاف فرمایئے ملکہ زبیدہ شیر گیر ایک تو بھائی کے غم مین مبتلا تھی اب فرزند کے جانے سے آنسو آنکھون مین بھر لائی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اسد کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا یہ خبر تمام محلات مین ہوگئی کہ شاہزادہ اسد چھوڑا نے بدیع الزمان کو جاتے ہین اسوقت سب بیبیون نے صاحبقران کی آکر اسد کی بلائین لین اور نذر امام ضامن مانین اشرفیان بازو پر باندھین ملکہ کرویہ بانو کہ اسد کی حقیقی نانی ہین مفارقت سے اسد کی بے قرار ہوکر خوب روئین آخر سب نے دعاے حرز جان پڑھکر شاہزادے پر دم کی اور دعا دیکر رخصت کیا اسد نے وہان سے آکر اسلحہ خانہ کھلوایا اور اسلحہ طلسم فیروزہ جمشیدی کہ جو انھون نے فتح کیا ہے اور ذکر اسکا دفتر ایرج نامہ مین ہے نکلوایا چالیس ہزار خفتان فیروزی نگار اور تیغ ہاے شرربار لیکر اپنے لشکر مین تقسیم فرمائین اور کئی ہزار جوڑیان نقرئی اور طلائی نقارون کی شترون اور ہاتھیون پر بار کرائین اور عرابے زر سرخ و سفید کے ہمراہ لیے اور ایک روز لشکر مین ٹھہر کر سب سرداروں سے رخصت ہوا سب امیر الامراے صاحبقران خیمے مین اسد کے آئے اور سب نے گلے لگایا اور رخصت کیا ایک رات اور ایک دن یہی ہنگامہ رہا جب دوسرے روز مسافر مغرب دولتسراے مشرق سے بعزم طے منازل بروج آسمان برآمد ہوا شاہزادہ اسد کے لشکر مین کوس سفر بجا اور شاہزادہ بعد اداے فریضہ نماز سحر سوار ہوا ڈنکے پر چوب پڑی نوبت و نقارہ کی صدا بلند ہوئی امیر مسجد مین مع سرداران نماز پڑھتے تھے بعد فراغ نماز پوچھا کہ یہ نقارے کیسے بجتے ہین لوگون نے عرض کیا کہ شاہزادہ اسد جاتے ہین صاحبقران نے فرمایا چلو ہم سواری کا سامان دیکھین اور ایکبار وقت رخصت پھر اپنے فرزند کے دیدار سے مسرور ہون یہ فرماکر مسجد سے برآمد ہوے اور ایک مقام بلند پر سر راہ جاکر ٹھہرے سب سردار ساتھ تھے یکایک ہاتھی سامنے سے نمودار ہوے مستکون پر انکے آئینے نصب تھے جھولین زربفتی پڑی تھین علم دار علمون کو جلوے دیتے تھے پھریرون پر تعریف خداے لایزال تحریر پرچم پر ہر ایک کے سورہ انا فتحنا کی تفسیر انکے بعد گنجبال شترنال دامی اور نقارے نقرئی و طلائی ہاتھیون اور اشترون پر نقارچی بادلہ پوش پگڑیان گلنار باندھے چپکنین کمخواب کی پہنے دوال مرصع لیے نقارون پر چوب لگاتے دمامے رعد آسا گڑگڑاتے تجمل و شان دکھاتے نکلے پھر بانون کی قینچیان اونٹون پر جنکے چھڑیان جواہر کار مرصع پوش طرحدار اونٹون کے غوربند مقیشی ہر ایک گنگا جمنی گلے مین پڑے اپنی سج دھج دکھاتے آگے بڑھے برابر انکے ہزارہا آدمی پیادہ جنگ پر آمادہ باہم بھل باندھے گروہ کیے تعداد مین پانچ ہزار لاکھون کے غول کا انبوہ کیے تسفتالو ی پگڑیان سر پر انگرکھے چست ڈانٹے جوتے خرد نوکے پانؤن مین پہنے خواصیان شیر دہان کاندھے پر سنبھالے جس پر غلاف زربفتی چڑھے ایک طرف روانہ تھے اور چار ہزار مرکب کوتل جنکا ساز و یراق سارا مرصع کندنے کرتے ہیکلین پہنے کلغیان دُہری ایک سر پر اور دوسرے کنوتی کے بیچ مین لگائے پاکھر ہر ایک کے پڑی کھنڈیان پٹھون پر چڑھین سائیس مگس رانی کرتے پیدا ہوئے پھر کئی ہزار سقہ کھاروے کی لنگیان باندھے

ور دیان زربفت کی پہنے گلاب کیوڑا بید مشک کا چھڑکاؤ کرتے گرد و غبار بٹھاتے ساتھ ساتھ اُنکے بیلدار کنکر چنتے چلے گئے پھر طفلان ماہ طلعت منقلین سونے اور چاندی کی لیے عود برکی کا بگٹا ڈالتے جنگل کو رشک تاتار یا غیرت وہ طبلہ عطار بناتے اپنی سج دہج دکھاتے لباس رنگین پہنے جواہر کے ٹکڑے ہاتھون مین پڑے ہر ایک شعلہ رخسار ماہ جبین و طرحدار گزر گئے بعد اُن کے مردہے عصاہاے نقرئی و طلائی لیے ادب و تفاوت پکارتے سہ

نقیب اور جلودار اور چوبدار
یہ آپس مین کہتے تھے ہر دم پکار
ہلانون جوانو بڑھے جائیو

دو جانب سے باگین لیے آئیو
اُسی اپنے معمول و دستور سے
ادب سے تفاوت ہے اور دور سے

بڑھے جاؤ آگے سے چلنا قدم
بڑھے عمرو دولت قدم با قدم

علم شیر پیکر کا پھریرا کھلا اُسکے سایے مین گھوڑا شاہزادہ تہمتن وصف شکن مرد میدان دلاور نبیرہ حمزہ حجازی اسد بن کرب غازی کا شاہزادہ اسلحہ طلسم جمشیدی لگائی زرہ فیروزہ نگار پہنے ارابے زر سرخ و سفید کے لدے شاہزادہ کے سر پر زرنثار کرتے نقارے کئی ہزار ایک ساتھ بجتے پس پشت چالیس ہزار سوار جرار چلتہ پوش چار آئینہ بند شجاعت کا ہر ایک کو جوش گھوڑے سے گھوڑا ملاے باگین اُٹھائے برچھی کنوتیون پر مرکب کے رکھے دلاتیان کمر سے لگائے گرز گران بار لئے ارابے ساتھ بڑے حشم و خدم سے ظاہر ہوئے اور امیر کو اسد نے کھڑے دیکھکر مجرا کیا گھوڑے سے اتر کر خدمت مین حاضر ہوا صاحبقران نے گلے سے لگایا اور دعاے فتح و ظفر دی دل بھر آیا اسد نے عرض کیا کہ نانا جان آپ کو حفظ و حمایت خداے پاک مین مین نے دیا امیر نے قبول فرمایا سب سردار گلے سے لپٹ گئے اور ہر ایک نے تنگا تنگ بغل گیر کیا پھر اسد نے کہا سہ یا امیری دانت مولائی ✤ بسفر رفتنم چہ فرمائی ✤ صاحبقران نے فرمایا سہ بسفر رفتنت مبارک باد ✤ بسلامت روے و باز آئی ✤ ای فرزند پروردگار عالم جلد تر تمھاری صورت پھر ہمین دکھائے اور طلسم مین دشمن پر مظفر و منصور فرمائے بوسہ جبار و قادر و توانا خداے دو جہان کے سپرد کیا اسد قدم کو اپنے نانا کے بوسہ دیکر بصد الم مرکب پر سوار ہوا سواری بڑے عظم و شان سے مثل باد بہاری آگے بڑھی امیر ادھر بھرے سردار رونے لگے محلات مین گریہ و زاری کی صدا بلند تھی امیر کے پھرتے وقت شاہزادہ کے بھیر و بنگاہ کے لوگ خیمے ڈیرے بارگاہین گردون پر لدین جملہ سامان کوچ و مقام شکار کا اسباب سامان جلسہ ارباب نشاط جنگ و رباب لیے جاتے تھے امیر بارگاہ تک نہ پہونچے تھے کہ یکایک آواز زنگولون کی آئی نگاہ اُٹھا کر دیکھا سامنے سے شاہ عیاران عمرو بن امیہ ضامدار آتے ہین چارون عیار ہمراہ ہین لباس عیاری اور کلاہ سرداری پہنے بانے عیاری کے جسم پر لگائے کمند ہر ایک کے سر سے بندھے گوپھن بازو پر لپیٹی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پتھرون کا توڑا گلے مین ڈالے قنطورہ زربفتی اور تپیادے سقرلاتی جیلہاے جسم ناحق بادین پھرتی چست وچالاک بنے ہوے کسوت عیاری ومکاری زیب قد کیے ہوئے امیر کے قدم سے آکر لپٹ گئے امیر نے ہرایک کو گلے لگایا اور امیر کی مفارقت یاد کرکے ہرایک بے اختیار رو دیا عمرو نے عرض کیا کہ اے آقاے نامدار واے مولاے قدرشناس اس ساتھ کے کھیلے کو فراموش خاطر عاطر نہ فرمایئے گا اور حقوق دیرینہ خدمتگزاری کے عوض دعاے خیر کیجیے گا اس سفر مین دیکھیے کیا ہوگا مقابلہ شہنشاہ ساحران افراسیاب سے ہی طلسم مین جاتا ہون دیکھیے کیا پیش آتا ہی یا امیر اپنی جگہ پر اپنے فرزند کو سردار عیاران کیے جاتا ہون اسکو میری جگہ پر بٹھایئے گا اور جو مجھسے خدمت لیتے تھے اُس سے اس کام کو فرمایئے گا امید ہی کہ وہ یہ منصب ادا کرے اور وہ چالاک بن عمرو ہی امیر نے منظور فرمایا چالاک اور سب عیار پہونچانے ساتھ آئے تھے انکو یہ حکم بنا بر وصیت خواجہ سنایا سب نے بدل قبول کیا اور چالاک کو اپنا امیر بنایا الحاصل عمرو بھی رخصت ہوکر آگے بڑھے اور تھوڑی دور جاکر ان چارون عیارون سے کہا اے برادران شغل مشہور ہی کہ اپنی ڈفلی اپنا راگ الگ الگ صحراے طلسم طے کرکے طلسم مین داخل ہون اور علیحدہ چلنے مین فائدہ بھی متصور ہی کہ اگر کسی جگہ پر کسی کو ضرر ہوگا اور کوئی گرفتار ہوگا تو ایک دوسرے کا وقت پڑ کر یاور ہوگا اور جو سب ساتھ چلین گے ایکبارگی گرفتار ہوجا ئینگے عمرو کے کہنے سے عیار علیحدہ ہوے مہتر قران کسی سمت برق فرنگی ایک جانب ضرغام کسی طرف جانسوز کسی راہ سب الگ الگ چلے اور عمرو جست وخیز کرتا اس راہ کو چھوڑ کر کہ جدھر سواری شاہزادہ اسد کی جاتی تھی ایکطرف کو چلا مگر اب اول حال شاہزادہ کامگار اسد شہسوار کا ذکر کیا جاتا ہی کہ یہ با حشم وخدم قلعہ کوہ عقیق کی سرحد سے گزر کر دہ راہ طے کرکے اس مقام پر کہ جہان نقارہ اور چوب پہاڑ پر رکھی رہتی ہی اور سلیمان اُسکے ذریعے سے نامہ وپیام افراسیاب سے کرتا ہی پہونچے اس کوہ بلند کو دیکھا کہ ایک کوہ کہ منزلون تک بلندی اسکی تا فلک ہی کمند فکر کی رسائی محال طائر وہم پہونچ کیا مجال ہے

یکے کوہ بود وبغایت بلند
برفعت زدہ طعنہ برچرخ پیر

برد کہکشان گشتہ گونہ کمند
زسنگش رخ ماہ گشتہ زریر

شاہزادہ والاگہر وہان پہونچکر ایک لمحہ ٹھہرا اور اس کوہ کو اس حق تر وہ نے ملاحظہ کیا قلعہ کوہ سے پائین کوہ تک کوڑیالہ رشک لالہ ونرگستان کواکب کھلا تھا بہار شغل گلدستے کے بنا تھا گھاٹیون سے آبشار ہو رہا تھا جھرنا جھڑتا تھا تدرو کہساری کے قہقہے تھے بلبل شوریدہ کے چہچہے تھے سر کوہ پر نقارہ رکھا تھا اور ایک پیر صد سالہ بیٹھا تھا جب اسد عازم داخلہ در کوہ ہوا وہ پیر پکارا کہ ہان ہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوجوان کیا غضب کرتا ہی دانستہ دہن اژدرمین قدم دھرتا ہی اس پہاڑ کے ادھر طلسمات ہی بلاکی جگہ ہی وہان کا گیا ہوا پھرا نہین ملک عدم کے سوا راستہ ملا نہین اپنی جوانی پر رحم کر پھر جا ورنہ تو کجا اور زندگی کجا اسد یہ کلام سُنکر للکارا کہ باش او پیر نابالغ جوانمرد کہین مرنے سے ڈرتے ہین قدم ہمت بڑھاکر پیچھے کب پھرتے ہین منم دوہم کنندۂ طلسمات سیارۂ عجائبات بنیرۂ حمزہ حجازی شہزادہ اسد بن کرب غازی تیرے روکے سے کب رکتا ہون جان بیچکر طلسم مین چلا ہون اُس پیر نے جب نام نامی شہزادہ گرامی سُنا بکار کر کہا کہ اگر یہ ارادہ ہی اور فتح طلسم کا تہیہ کیا ہی تو بسم اللہ کون روک سکتا ہی تشریف لیجائیے جو قصد ہو پورا کیجیے شاہزادہ نے گھوڑا آگے بڑھایا اور مع لشکر داخل درۂ کوہ ہوا پہاڑ پر یہان طائران طلسمی اوڑے اور نقارہ بجنے لگا طائرون نے جاکر افراسیاب کو خبر دی کہ بارادہ فتح طلسم بنیرۂ حمزہ اسد نام اس قدر فوج سے داخل سرحد طلسم ہوا افراسیاب نے یہ خبر سنکر فی الفور سرحد داران طلسم کو نامے لکھے کہ اسد نامی شہزادہ حمزہ کا نواسا داخل طلسم ہوا ہی جہان پانا فوراً گرفتار کر لینا ہر ایک ساحر طلسم آمد شاہزادہ والاتبار سے آگاہ ہوا اور فکر گرفتاری کرنے لگا لیکن شہزادہ نے درہ کوہ طی کرکے جب سر بدر کیا تو ایک صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا مین گزر ہوا کوسون تک سبزہ لہلہاتا تھا گل خودرو کی خوشبو سے جنگل بسا تھا اگر کہین خار تھا وہ بھی گل کے گلے کا ہار تھا جھالریان زلف معشوق کو شرماتی تھین دریاؤنکی لہرین رفتار جانان یاد دلاکر دل بیتاب کو لہراتین سبزہ چرخ اخضر کا سنبلہ تھا خلاصہ یہ جنگل ہرا بھرا تھا ۔

سبزہ ایسا تھا دل فریبندہ — مردہ ہو جس کو دیکھکر زندہ
سوئے اس سبزے پر اگر بیمار — تندرستی کے ساتھ ہو بیدار
یہ ہوائے خوش اس سے آتی تھی — روح بالیدگی سی پاتی تھی
بس نظر کرتی تھی جہاتک کام — مخمل سبز ہی بچھا تھا تمام
کف پا جس نے اُس زمین پہ دھری — چڑھ گئی بس دماغ کو سردی
دل شبنم یہ چاہتا تھا وہان — ہون اسی سبزہ زار پر غلطان
اک طرف کو وہ سبزۂ نوخیز — اک طرف تھی نسیم عنبر بیز

شاہزادۂ عالی صفات ہمراہ رفیقان نیکذات سیر گلزار کرتا دشت کو نزہت آباد کرتا ایک طرف روانہ تھا کہ سامنے ایک باغ نظر آیا سب نے عرض کی کہ حضور اس باغ پر بہار مین تشریف لیچلیں اور نظارہ گل وریاحین فرمائین اسد اسی طرف چلا اور قریب باغ پہونچا دیکھا دروازہ باغ کا کاریگرون نے پتھر کا مع چوکھٹ بازو بنایا ہے سنگ موسیٰ اور سماق اور معدنیات کو تراش کر مثل آئینہ صاف کیا ہی در باغ مثل آغوش تمنا نے عاشق وا

ہو نہ کوئی پاسبان نہ کوئی چوکیدار منتظم رہتا وہانکی بہار تھی شہزادہ اندر باغ کے آیا اہل لشکر کو بھی لایا ہرطرح کے گل شگفتہ تھے نہرین جاری تھین فوارہ چھوٹتے تھے متصل نہر کے انگور کی تاک تھی ہرشجر کی اسپرتاک تھی جواہر نگار ستون کھپاچ کے بدلے سنہری بتیان خاتم بندی کا کام خوشون پر زربفت کی تھیلیان مستانہ وار ہرشجر کا جھومنا وجد مین خوشہ کو خوشے سے چومنا چمن کی روش پٹری خوش قطع ڈالی ہردرخت کی ہموار کم وبیش چھانٹ ڈالی تھی نئی نئی روش نکالی تھی نہرون کے گرد پٹریان بلور کی قریب اسکے ہری ہری گھانس زمرد کو شرماتی تھی نہرون مین فوارے چڑھے بلبل کی روح بلبلائے درد پڑھے پانی کی شتابی پرجان لہراتی نسیم صبا عنبرفشان گویا یہ باغ وہ روضۂ رضوان تھا ہرگل وغنچہ نہال نیض نسیم سے مالامال ؎

کیوڑا اور چنبا گل یا چین گرد مشل — لالہ وصدبرگ نافرمان کنول
منہدی اور بیلا و نرگس جعفری — کررہے تھے سارے گل جلوہ گری
ہوتی داؤدی دبابونہ کنار — موگرا شبو سبھی تھے بے شمار
سنبل وریحان صنوبر یاسمن — سیکڑون ہرقسم کے دیکھے چمن
کیا درخت بے ثمر کیا میوہ دار — اپنے اپنے موقع پر سب کی بہار
چادرین تھین چھوٹتی لاکھون وہان — حوض تھے لبریز نہرین تھین روان
چھوٹتے فوارے یون تھے بیشمار — جسطرح ساون مین پڑتی ہو پھوہار
تھا وہ فرحت بخش دل ایسا مکان — جس کو کہیے ثانی باغ جنان

لیکن اس باغ مین سناٹے کا عالم سنسان پایا کوئی انسان نہ حیوان بیچ چمنستان مین ایک چبوترہ سوگز سے سوگز تک مربع سوا گز کا مرتفع بنا تھا گرد اسکے جا بجا چمن ہرایک مین لالہ پھولا تھا چبوترہ پر جو بنگلہ پڑا تھا اسمین آکر شاہزادہ ٹھہرا اور لشکر گرد چبوترہ کے اترا کہ یکایک صدا قہقہے کی آئی اور لالہ کا تختہ جو لگا تھا پھول اسکے کھل گئے اور پھولون کے اندر سے اژدھون کے منہ ہزارہا ون پیدا ہوئے قلہ ہائے آتش چھوڑ کے دم جو اژدھون نے کھینچے شاہزادہ کا سارا لشکر مع خیمہ و خرگاہ و بارگاہ اُنکے منہ مین چلا گیا اور اسد تنہا رہ گیا چبوترہ سے اتر کر اپنے رفیقون کی طرف دوڑا پھر ایک آواز تڑاقے کی آئی پیچھے پھر کر جو دیکھا تو جس گھوڑے پر سوار تھا اُسکے پر نکل آئے ہین اوڑکر ایک طرف چلا جاتا ہے شاہزادہ اُس ہنگامہ مین حیران تھا کہ لمحہ بھر مین پھر اسی طرح وہ باغ نظر آنے لگا اور ویسا ہی لالے کا تختہ ہوگیا شاہزادہ یاد مین اپنے رفیقون کے خوب رویا اور پکارا کہ اے گردون ناہنجار وائے فلک کجرفتار تجکو اتنی صحبت پسند نہ آئی مجھسے تنہا بیابان کی خاک چھنوائی اور بیتابی مین یہ شعر پڑھا ؎ تو ہمرہان قافلہ سے کہیو اے صبا + ایسے ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گر تمھارے قدم ہین تو ہم رہے + کبھی تلوار پکڑ کر اٹھتا تھا لیکن کسی کو نہ پاتا کہ اسپر وار کرے اور دل کی بھڑاس
نکالے وہ باغ نظر مین خار ہوا اور وہ آسیب پونچا کہ وہ بھی نظر آئی نہ کسی رفیق کی صورت دکھائی دی چار
ہوکر اس چبوترے پر بیٹھا خیال مین آیا کہ اے اسد یہ مقام طلسم ہے ابھی ایسے ایسے معرکے بہت پیش آئینگے ساحران
طلسم کیا کیا نہ دکھائینگے اس پہلی ہی منزل مین گھبرانا یون بلبلانا نچاہیئے قدم ہمت آگے بڑھاؤ اور یکہ و تنہا
راہ منزل مقصد چلکر تلاش کرو یہ سوچکر اس باغ مین سب طرف پھرا ایکطرف کو دوسرا دروازہ اور
دکھائی دیا اسی دروازے سے نکلکر راستہ لیا سفر پیادہ پائی نصیب ہوا ہر گام پر چھالے لب پر آہ و نالے
طلسم کا صحرا جہان کا پھول بھی اُنکے حق مین کانٹے بوتا شاہزادہ یہ شعر وِرد زبان فرماتا چلا جاتا تھا
بیت مدد اے خضر بیابان بلا + نہین کٹتا ہے یہ میدان بلا + اسی طرح تین شبانہ روز راہ طے کی اور کوئی
جاے سکونت و آسائش نظر نہ آئی تیسرے روز ایک سواد شہر دکھائی دیا شاہزادہ افتان و خیزان
وہان پہونچا دیکھا حصار شہر بلور کا ہے سر سے سر بنور کا ہے دیوار مین نقش و نگار تصویرین شاہ و شہریار کی بنائی
ہین شکارگاہین صحرا کوہ و دریا کی صورتین اصل کر دکھائین در شہر وا ہے پھاٹک فیل مست کی طرح جھوم رہا
ہے ہزارہا ساحر کھوپڑی پر چندن لگائے صورت مہیب بنائے ماتھون تلک ویسے گولے فولادی ہاتھ
مین لیے کسی کا سر انسان کا دھڑ حیوان کا کسی چہرہ حیوان کا جسم انسان کا کوئی فیل سر کوئی اژدر صورت
کوئی ببر صورت ہر قسم کی شکلین سحر سے بنائے کھڑے ہین سامنے ان کے آگ کے نکڑ سلگتے ہین ہوم ہو رہے
ہین دروازے کے قریب قلعہ ہے ہزارہا برج اسمین بنا ہے ساحر دیو تن فیل بدن برج مین بیٹھا ہے گھنٹے
اور ناقوس بجتے ہین بھجن سامری و جمشید کی تعریف مین گا رہے ہین شاہزادہ یہ ماجرا ملاحظہ کرتا داخل
شہر ہوا کسی نے منع نہ کیا جب اندر شہر کے آیا ملک کو آباد پایا گلی کوچے صاف دل عاشق کی طرح دکانین
ستھری اور شفاف ہر طرف اکابر شہر اور اشراف سرگرم کاروبار لین دین اور بیوپار جاری ہر سکان دکان
کی تیاری بڑی ایک طرف صرافہ دوسری طرف بزازہ چار طرف صراف چادرین بچھائے کوڑی پیسے
اور درم دینار کا ڈھیر لگائے بزاز اطلس و گلبدن کے تھان کھولے بیٹھے ہین خریدار پھرتے ہین کسی سمت
حلوائی تھال سونے چاندی کے لگائے جنمین مٹھائی انواع و اقسام کی لذیذ و عمدہ چنی ہوئی بیچ
رہے ہین کہین نانبائی ہین کسی طرف کنجڑے اور قصائی ہین کہین بساط خانہ کی سجاوٹ ہے کہین گل فروشون
کی بہار کسی طرف ساقیون کی بناوٹ ہے رنڈیاں طرحدار جابجا چوک مین آباد تماشا بین دل شاد عورتین
جوان لہنگے زربفت کے دھوتی کے انداز پر کسے ساریان آدھی اوڑھے اور آدھی باندھے بعض کمھ وٹھ
مین لپکا ٹکا کرن لگی اُسکی گاتی سو بیچ سے زیادہ جگمگاتی سب گوکھرو کی انگیا پہنے وضع دار جگنو لگا او بہار جوبن عالم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کڑے ہاتھوں مین پڑے پاؤن مین تین تین سونے کے چھڑے ناز و انداز دکھاتی عاشقون کو لبھاتی تھین کہین کبڑین سنگریزین سونے چاندی کی تراز و مین ہوتے تولتین عاشق تنون کو ناریستان دسیب زنخدانکی بہار دکھاتین کہ ؎ سدا اپنے عاشق سے یون نعرہ زن + کہ لے ناریستان دسیب ذقن + شاہزادہ اُس شہر کی سیر دیکھتا پھرتا اور از بسکہ بھوکا تھا ایک حلوائی کی دوکان کے پاس آیا مشت زر جیب سے نکالکر اسکے حوالہ کیا کہ تھال مٹھائی کا میرے واسطے لگاکر بھیجے اور آپ ارادہ کیا کہ الگ جاکر ٹھہرے حلوائی نے وہ زر جو اسد نے دیا اسکو پھینکدیا اور کہا اے شخص یہ زر اپنا لے ہمین یہ روپیہ نہین چاہیے اسد نے وہ روپیہ لے لیا اور فرمایا کہ بھائی اسمین کیا برائی ہی اُس نے کہا ایسے روپے میرے یہان انبار لگے ہین بلکہ لڑکے بجائے کنکر تیھر کے انھین اشرفیان روپے سے کھیلتے ہین یہ کہکر اپنے ایک ملازم کو حکم دیا کہ جاکر تھوڑا سا زر و جواہر دامن مین بھر لائے اور اُس مرد اجنبی کو دکھائے وہ گیا اور جھولی بھر کر جواہر لایا اسد کو دکھایا شاہزادے نے کہا پھر یہان خرید و فروخت کی کیا صورت ہی کہا سکہ رائج الوقت ہمین دو اور جو چیز جی چاہے مول لو شہزادہ نے کہا یہان کس کا سکہ چلتا ہی کہا افراسیاب کا اسد نے کہا اس شہر کا کیا نام ہی کہا شہر ناپرسان اسے کہتے ہین اور کاغذ کے روپے چلتے ہین یہ کہکر اُسنے اپنے غلے سے ایک روپیہ نکالکر دکھایا کہ یہ سکہ یہان چلتا ہی شاہزادہ نے دیکھا کہ کاغذ کے پرچے پر تصویر ایک بادشاہ کی ہی دوسری طرف کاغذ کے کچھ نقش و نگار ہین حلوائی نے کہا ایسا ہی روپیہ دو تو سودا ملے ورنہ اپنا راستہ لو اسد نے جب یہ کلام سنا وہان سے دوسری دوکان پر آیا اور چاہا کہ اس سے کچھ سودا لے وہان بھی یہی جواب پایا اسد بھوکا تھا از حد غصہ مین آیا اور کہا آخر تو اس شہر کو ناپرسان کہتے ہین کوئی پوچھنے والا نہین تم بھی بازار لوٹ لو تمام شہر مین غدر کردو یہ سوچکر ایک حلوائی کی دوکان سے تھال اُٹھا لیا اُسنے چور چور کہکر غل مچایا لوگ دوڑے اسد نے جو قریب آیا گردن پکڑکے ایک کا دوسرے سے سر لڑا دیا اور دو ایک کو جہنم مین بھیجا ایک غلغلہ ہوا کوتوال شہر دوڑا اسد نے تلوار کھینچی اور دو ایک کو زخمی کیا اور دوکان پر حلوائی کی چڑھ گیا اور اسکے بیٹھنے کی چوکی بیچ سڑک پر بچھائی تھال مٹھائی کا آگے رکھ لیا اور کھانا شروع کیا اور جو پاس آیا اُسے مارا دوکاندار بھاگ کے حاکم پاس گئے راوی کہتا ہی افراسیاب نے اپنی زوجہ ملکہ حیرت جادو کے لیے یہ شہر آباد کیا ہی اور حاکم یہان کی حیرت ہی اور اسجگہ ایک گنبد بنا ہی کہ نام اُسکا گنبد بے نور ہی اور اسمین تین درج ہین ایک درج مین بارہ ہزار ساحر رہتے ہین اور دوسرے مین کئی ہزار گھنٹے ٹنگے ہین ناقوس رکھے ہین اگر وہ بجین تمام ساکنان طلسم بیہوش ہو جائین اور تیسرے درجے مین حیرت جادو بیٹھکر سیر طلسم کرتی ہی یہان سے طلسم کی سب کیفیت دور تک دکھائی دیتی ہی اور اُسکے ایک طرف طلسم گلشن ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ حیرت کا خاص مسکن ہی عجب دلچسپ جگہ ہی طلسم ظاہر مین یہ مکان بنا ہی اور یہ شہر اسی لیے آباد ہوا ہی تاکہ ملکہ
جب گنبد کی سیر کو آئے کسی چیز کی تکلیف نہو سب چیزین یہان پائے فی الجملہ اُسوقت ملکہ حیرت اسی گنبد
مین جلوہ گر ہی طلسم کی سیر دیکھ رہی مد نظر ہی ناچ سامنے ہو رہا ہی سترہ سو کنیز زیور سے آراستہ دست بستہ
سامنے کھڑی ہین کہ یکایک فریاد ہی کا غل سُنا زمرد جادو اپنی وزیرزادی سے حکم دیا کہ دیکھو یہ کون استغاثہ
کرتا ہی کس نے ظلم کیا ہی یہ کیا ماجرا ہی زمرد جادو نے جا کر حال دریافت کیا اور فریادیون کو سامنے گنبد کے لائی
ملکہ نے ماجرا پوچھا رعایا نے اسد کے ظلم کی کیفیت سنائی ملکہ نے ایک خواص گلشن جادو نام سے حکم
دیا کہ جا کر اس لٹیرے کو پکڑ لائے تاکہ سزا دی جائے گلشن جادو بموجب حکم کے ہمراہ فریادیون کے چلی
اور قریب شاہزادے کے آئی دیکھا کہ ایک جوان رعنا رشک مہ پیر کنعان تخت پر بازار مین بیٹھا ہی
تلوار ہاتھ مین ہی مٹھائی کھا رہا ہی لیکن شعشہ نور حسن سے اُسکے وہ بازار تمام منور اور روشن ہی گلی کوچہ
رشک وادی ایمن ہی ایسا حسن کبھی دیکھا نہ سُنا کہ ع سُنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے +
ایسا بیمثل طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا + گلشن جادو دیکھتے ہی اسد کو فریفتہ ہوئی اور پکاری کہ کیون صاحب
تم کون ہو جو ہماری ملکہ کی رعیت پر اسطرح کا ظلم کرتے ہو اور چیزین چھین کر کھاتے ہو اسد نے اُسکی صدا
سنکر سر اُٹھایا دیکھا ایک ساحرہ ماتھے پر ٹیکا سیندور کا لگائے ساری باندھے جھولی گلے مین سحر کی ڈالے
چلی آتی ہی دل مین خیال کیا کہ مقرر یہ تجھ پر سحر کریگی اور پکڑ لیجائیگی پھر ساری شیخی کرکری ہو جائیگی کچھ مکر کیجیے
اور اس حرامزادی کو سزا دیجیے یہ سوچکر پکارا کہ ذرا ہمارے پاس آؤ تو اپنا حال سُنائین اور تمھارے ساتھ
تمھاری ملکہ کے پاس چلین گلشن جادو قریب اسد کے آئی اسد نے آنکھ سے اشارہ کیا گلشن سمجھی کہ یہ
مرد اتجھپر ریجھا فوراً آکر اسد کے ہاتھ مین ہاتھ ڈال لیا اور کہا چلو ملکہ کے پاس لیچلون اور دل مین یہ ہی کہ
ملکہ سے مانگ کر مزے اڑاؤن اپنے گھر لیجاؤن اسد نے جب ہاتھ اسکا پایا ایک جھٹکا دیا کہ یہ گری اسکی
گردن پکڑ کے کپڑا اپنا پیرہن پھاڑ کر اسکے منہ مین ٹھونسا کہ سحر نکرے اور اسی کے دوپٹہ سے مشکین باندھکر
ایک دوکان کے ستون سے باندھ دیا اور پانچ چار کوڑے مارے کہ بلبلا گئی اسد نے پھر بیٹھکر مٹھائی کھانا
شروع کی دوکاندار یہ حال دیکھکر دور سے غل مچاتے ہین اسد کو دھمکاتے ہین مگر کوئی پاس نہین آتا ہی
اسد مٹھائی کھائے جاتا ہی آخر پھر جا کر ملکہ حیرت سے کہا حیرت نے یہ سُنکر ہنس دیا اور اپنی وزیرزادی
زمرد جادو سے کہا جا کر اس موئے کو پکڑ لا اور گلشن کو چھڑا اُسے لاکر یہان پہونچا دے وزیرزادی یہ سُنکر
سحر کرکے اُڑی اور آکر اسد پر سحر کیا کہ ہاتھ پاؤن کی طاقت جاتی رہی گلشن کو کھولدیا اور اسد کی گردن
مین پنجہ ڈالکر لے کر اُڑی گلشن بھی ساتھ ہوئی اسد کو ملکہ حیرت کے سامنے لاکر ڈالدیا اسد نے دیکھا کہ ایک

زن حسینہ لباس پر زر پہنے مسند پہ بیٹھی ہی ستره سو عورت سامنے ہاتھ باندھ کھڑی ہی اسد نے منھ اس کی جانب سے پھیر لیا لیکن حیرت صورت اسد کی دیکھکر حیرت مین آگئی اور پوچھا کہ ای گرفتار رنج والم تو گل کسکے گلستان کا ہی بیان کیونکر آیا شاہزادے نے فرمایا کہ نواسا حمزه صاحبقران کا ہون واسطے فتح کرنے طلسم کے آیا ہون ملکہ حیرت نے جب نام صاحبقران کا سنا فرط حیرت سے سر دھنا اور گھبرا کر خواصون سے کہا میرا صندوقچہ اُٹھا لاؤ وہ گیئن صندوقچہ جا کر لے آیئن ملکہ نے صندوقچہ کھولکر ایک تصویر نکالی اور شاہزادۂ اسد کی صورت سے ملائی بعینہ مطابق پائی اسد سے پوچھا کہ نام تیرا کیا اسد ہی فرمایا ہان اسد یہی عبد ذلیل خدائے صمد ہی حیرت نے خواصون سے کہا یہ بیشک طلسم کشا ہی تصویر مطابق ہی نام سے نشان اور پتہ ملتا ہی اسے صحرائے طلسم مین پھینکدو اگر طلسم کشا ہی از خود طلسم سے نکلجائیگا اور اگر کوئی دوسرا ہی تو صحرا مین سرگردان ہوکر جان دیگا یہ حکم سنکر جادوگرنیون نے کچھ سحر پڑھا شاہزادۂ اسد بیہوش ہوگیا وہ اُٹھاکر صحرائے طلسم مین لائین اور چھوڑ کر چلی گیئن بعد لمحہ کے شاہزادہ کی آنکھ کھلی ایک صحرائے سبزہ زار مین اپنے تیئن پایا اُٹھکر ایک طرف روانہ ہوا دیکھا کہ یہ صحرا نزہت آگین نمونہ بہشت برین ہی ۵ ہر نخل کی شان جیسے طوبے ✣ سبزے سے تھا دشت چرخ خضرا ✣ سرو شمشاد وقمری و فاختہ کی فریاد تھی بلبل کی زبان پر گل کی شکایت حد سے زیادہ تھی ۵

سنبل مین تھا طرز زود وانب مانند شفق وہ پھول رنگین		شبنم مین تھا جلوۂ کواکب تھا رشک نجوم لطف نسرین	

کنوئین جا بجا پختہ بنے جنکی چاہ مین باؤلی دوالی ہوشیار ڈالڈوان ڈول پھرے پڑیان جگت کی ایسی تحفہ کہ انگور کی تاک جو انھین جھانکے تو ثمر ناے ہر طرف نہرین اور چشمہ جاری لب گردانون پر آنکے گلکاری درخت گلدار بیلا موتیا نسترن جوہی شبو چنبیلی نرگس یاسمن کسی جگہ لا لیکے پیالے یاقوت رنگ کسی طرف گل فرنگ کہین نیبو نارنگی ترشاوے کی میٹھی میٹھی اور بھینی بھینی خوشبو کہین سنبل بازلف پریشان کہین سوسن سوزبان سے باغبان قدرت کا مدح خوان ہر تختہ مین باد بہاری مستانہ وار لڑکھڑاتی پھولون کے پھولنے سے اتراتی ۵ ہر خیابان مین دوڑتی تھی نسیم ✣ لیسے کاندھے پہ اپنے بار شمیم ۵

نہرین تھین لطیف مثل کوثر پانی تھا اثر مین آب حیوان		لہرین تھین تمام سلک گوہر نظارہ تھا جس کا مایۂ جان	

جھیلین لہراتین رفتار معشوق کی ادا دکھاتین گھانس گو سون تک ہری ہری اُگی ہوئی تازگی اور سرسبزی بھری ہوئی ہرن بارہ سنگھے چیتل پھرتے دریائی جانور کلیلین کرتے دعا دان کو کلا ہریل بدا کوئل دہر شاما

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

درختون پر جھولا جھولتے نہال نہال ہوکر جھومتے نہرون کے کنارہ قازلبط و مرغابی قرقرے پانی مین منقارین ڈالکر پرون کو بھگوتے اور صاف کرتے پھریریان لیتے پرون کو اپنے جھرجھراتے ؎

چہ دشتے رنگ فردوس برین بود — خیابان در خیابان حور عین بود
مثال خط خوبان سبزہ در گل — چو زلف از ہر طرف پیچیدہ سنبل
زفیض باغبان گرم دیدہ گل ہا — چو چشم مے پرستان مست شہلا

اسد یہ کیفیت بہار دیکھتا ایک مقام پر آیا کہ وہان چمنستان مین بہت آدمیون کو گلچینی کرتے پایا پوچھا کہ ای برادران یہ کون مقام ہی اور تمھارا کیا نام ہی گلچینی کرنے سے کیا کام ہی انھون نے کہا کہ حال ہمارا ایک بڑی داستان ہی مگر مختصر سا یہ بیان ہی کہ ہم سب اپنے اپنے ملک کے شہزادے ہین بہر شکار نکلے تھے اس صحرا مین آکر پہونچے اس سے پھر کے جا نہ سکے کس لیے کہ جب جاتے ہین راستہ نہین پاتے ہین آخر بناچاری اسی جگہ بود و باش اختیار کی ہی یہان ایک شاہزادی رہتی ہی ہر روز گہنا پھولون کا پہنتی ہی اُسکے لیے ہم پھول چنکر گہنا بناتے ہین خواص اُسکی آکر ہر شام گہنا لیجاتی ہی ہمین اسکے بدلے مین کھانا دے جاتی ہی نظر بفضل خدا رکھتے ہین اور وہی کھانا کھاکر عمر عزیز بسر کرتے ہین اب تم بھی اس صحرا سے نکل نہ سکوگے ہمارے ساتھ رہو اور پھول چنکر گہنا بناؤ اسی طرح یہان زندگی ہوگی اور روٹی ملے گی اسد نے کہا استغفر اللہ مجکو مالی پن نہین آتا یہ تمھین کو مبارک رہے انھون نے کہا ابھی تازہ وارد ہو پیٹ بھرا ہی موٹے تازے بنے ہو جب کچھ دن رہوگے چربی گھلے گی فاقہ کروگے آپ ہی بناؤگے اسد یہ باتین سُنکر اُنسے ہمکلام نہ ہوا اور الگ جا بیٹھا قصد کیا درختون سے کچھ میوہ توڑکر کھائے اور چشمے سے پانی پیکر پیاس بجھائے یہ سوچکر شاخ درخت پر ہاتھ ڈالا وہ ہاتھ مین نہ آئی اونچی ہوگئی اور جو میوہ کہ گرا پڑا تھا وہ بھی نظر سے غائب ہوگیا جب درخت پر چڑھنے کا قصد کیا چڑھا نہ گیا اور پانی چشمون کا بھی ہاتھ نہ آیا جب پانی مین ہاتھ ڈالا دیکھا پانی نہین ریگ ہی ناچار بیٹھ رہا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور قریب شام چند کنیزان ماہ تمام مزدورنیون کے سر پر خوان کھانے کے رکھوائے آئین اور پکارین کہ اے مقیدان طلسم کھانا لو اور گہنا دو سب آدمی دوڑے گہنا لیکر حوالے کیا اور کھانا لیا کنیزین چلی گئین اور وہ سب کھانا کھانے لگے اسد بیچارے دور سے بیٹھے دیکھا کیے یہانتک کہ اُنھون نے سب کھانا کھالیا اور انھین ایک نوالہ بھی نہ دیا اسد اُس رات کو بھوکا پیاسا سو رہا جس دم مرغ زرین بال فلک آشیانہ مشرق سے چراگاہ فلک مین آیا ابیات

تا کہ از جیب افق خضر صبح — بر تن شب کسوت ظلمت درید
تا کہ کند زندہ دل مردہ را — صبح چون عیسے نفسے بر کشید

راس فلک دستۂ ریحان درود	سُرخ گل اندستہ گردون دمید

وہ سب قیدی پھول چننے مین مصروف ہوے اور شہزادے نے اُٹھکر فریضہ نماز سحر ادا کیا پھر قیدیون نے
آکر سمجھایا کہ ای گل نورستہ حدیقہ جوانی واے زیب و زینت باغ کامرانی کیون اپنی بہار زندگی برخزان
لاتا ہی یہ پھول سا چہرہ گل کی طرح کمھلایا جاتا ہی آج ہمارے ساتھ چلکر گہنا بنا شام کو باسایش تمام کھانا
کھا ورنہ صحراے طلسم مین بھوکا پیاسا مرجائیگا پانی ملیگا نہ دانہ پائیگا شہزادے نے کہا تم جاکر اپنے کام مین
مشغول ہو میرے سمجھانے سے باز آؤ وہ سب جاکر پھول چننے لگے اور اسد بیٹھا رہا آخر وہ دن بھی تمام ہوا
شام کو خواصین کھانا لیکر آئین شہزادے نے اپنی جگہ سے اُٹھکر عورتون کو ڈانٹا کہ سب کھانا رکھدو
اور تم چلی جاؤ ان عورتو(ن) نے جب اُسے برسرپرخاش دیکھا قیدیون کو پکارا کہ جلد آؤ یہ موا سنڈا تمھارا
کھانا چھینے لیتا ہی وہ سب دوڑے اسد نے دو ایک کے سر قبضہ شمشیر مارکر پھوڑے خواصون کو طمانچے لگا
مزودر تیکو لاتین مارین سب کھانا چھین لیا اور کپڑے اُتروا لیے آپ بیٹھکر ان قیدیون کو دکھا دکھا کر کھانا
شروع کیا اور خواصین روتی پیٹتی برہنہ پاس اپنے مالک کے آئین ملکہ مہ جبین الماس پوش بھانجی
افراسیاب جادو مالک طلسم کی ہی کہ افراسیاب نے اُسکو اپنی بیٹی کیا ہی اور طلسم کی سلطنت کا مختار
بنایا ہی روز نوروز تخت پر ملکہ کو بٹھاتا ہی اور جشن کرتا ہی اُس جشن مین اٹھارہ ہزار شہزادیان اور
بادشاہ مالکان ممالک طلسم ظاہر و باطن و ظلمات سب ملکہ مہ جبین کو نذر دیتے ہین اور سلام
کرتے ہین چنانچہ ملکہ کو طلسم مین یہ صحرا پسند آیا ہی اسجگہ افراسیاب نے ایک مکان اسکے رہنے کو بنایا ہی ملکہ
یہان رہتی ہی اور صندل جادو بہن افراسیاب کی رکھہ ہمراہ اسکی حفاظت کرتی ہی اتفاق سے
اُسوقت صندل جادو دربار افراسیاب مین گئی تھی کہ خواصین روتی ہوئی آئین ملکہ نے کہا خیر
تو ہی کہا حضور ایک قیدی نیا آیا ہی کہ وہ نہ پھول چنتا ہی نہ گہنا بناتا ہی زبردستی دکھاتا ہی چنانچہ
اسوقت اُسنے سب قیدیون کو اور ہمین مارا اور کھانا چھین لیا ملکہ نے کہا ابکی بار تم نہ جاؤ محلدار اور کہاریان
قیدیون کو کھانا پہونچا آئین بموجب ارشاد ملکہ محلدار عصا گنگا جمنی لیے کہاریون کے سر پر خوان
کھانے کے رکھواکر چلین جب قریب اسد کے پہونچی کہا او موے قیدی کیون تیری شامتین آئی ہین
قضا سر پر کھیلتی ہی کہ تونے سرکاری آدمیون کو مارکر کھانا چھین لیا اور دیکھو تو موا کس ڈھٹائی سے
بیٹھا زہر مار کر رہا ہی جیسے اسی نے پکوایا ہی اسد کو یہ باتین سُنکر غصہ آیا اور دل سے کہا کہ تم بھی بہت
دق ہوے ہو اُنکو بھی مارو اُٹھکر محلدار کو مارنا شروع کیا اور دو پٹہ اور عصا اور ہاتھون کے کڑے
سب چھین لیے کہاریان خوان چھوڑکر بھاگین اور قیدی سب جابجا چھپ رہے اور اسد کہاریون کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیچھے دوڑا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا ملکہ غل سنکر باہر مکان کے نکل آئی دیکھا کہ ایک نوجوان حسین کمسن آفتاب روخال ہند و چشم یوسف ثانی اُٹھتی جوانی ہی نشہ شراب مین چور ابیات

دو چشمش دو آہوے مردم شکار
بہر خندہ کز لب برانگیختے

دو ابرو دو دستہ فتنۂ روزگار
نمک بر دل خستگان ریختے

کہاریون کے پیچھے چلا آتا ہی رفتار مستانہ سے خفتگان کو جگاتا ہی دیکھتا تھا کہ ملکہ اسد پر شیفتہ اور فریفتہ ہوئی اور پکارا ہان ہان ای نوجوان یہ کیا کرتا ہی شہزادے نے نگاہ اُٹھاکر جو دیکھا ایک معشوق پری پیکر سامنے نظر آیا جسنے اپنے تیر نگاہ کا دل کو صید بنایا عجب مہر درخشان سپہر خوبی و گوہر بے بہا درج محبوبی کو جلوہ گر دیکھا کہ جسکی زلف شبگون ظلمات پر طعنہ زن اور مانگ سے اُسکی جادۂ کہکشان فلک کو راستی کا چلن سکھاتی جبین نور آگین مانند حوصلہ والا ہمتون کے بلند پشت جسکے روبرو خود پسند ابرو کمان نار پستان سیب زنخدان نازنین نازک بدن یاقوت لب صنم کبک رفتاری طوطی گفتاری شمشاد قدی ماہ رخساری شمس سپہر رعنائی و زیبائی ؎

دو زلفش منزل لہاے آگاہ
دران منزل ہزاران خضر گمراہ

ز رویش گر عرق بر گل چکیدے
ازان گل تا ابد بیلے دمیدے

دو ابرو بر بیاض گردن حور
چو بسم اللہ بر سر سورۂ نور

جفا پروردہ چشم سیاہش
اجل صیقل گر تیر نگاہش

پریشان گیسوان آن پری زاد
چو سنبل ریختہ بر فرق شمشاد

فتادی سایہ گر بر رخ ز مویش
نشستی چون رگ گوہر بر ویش

دہان او شکر ریز تبسم
بود غنچہ گشتہ لبریز تبسم

ز دندانش سخن ناگفتن اولے
در شاداب را ناسفتن اولے

لب لعلش بہ بہناے تمکیدن
ذقن چون آب در عین چکیدن

قدش سروے کہ چشم بد از و دور
بیاض گردنش فوارۂ نور

بلا مشغول چشم نیم مستش
شکست بندی دہا بدستش

رعونت با خرام او ہم آغوش
ہر آنکس دید او را رفت از ہوش

سخن کوتہ کنم با وصف آن حور
ز سر تا پاے او نور علے نور

اسد دیکھتے ہی اس سراپا نور کو نقد حال کھو بیٹھا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا وہ نازنین بھی مسکرائی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسد کے پاس آئی کہا ای شخص لیٹرا پن کرنا اچھا نہین اپنا مطلب دلی ہم سے بیان کر اس لوٹ مار سے کیا فائدہ ہو شہزادہ اسکی گہر ریزی کلام سے مالامال ہو کر گویا ہوا کہ ای یار دلنواز وای مایۂ ناز مین اپنی جان سے تبنگ تھا جب باعث اس تنگ کا ہوا کئی فاقہ گزرے تھے کہ مین نے کھانا چھینا ملکہ نے کہا فاقہ مستی تمھاری ظاہر ہوا ہے مین کیا کرون کہین اپنا ٹھکانا کرو کوئی اور گھر دیکھو شاہزادے نے کہا ای ملکہ ہم تشنہ دیدار تمھارے ہین زکوۃ حسن تمسے مانگتے ہین ملکہ نے کہا بیغیرتی کا خدا بھلا کرے سوال دیگر جواب دیگر مین کچھ کہتی ہون تم اور سنتے ہو جلو اپنا راستہ لو اسد نے کہا ــــ خاک ہی اپنی اٹھے تو اس مکان سے اٹھ سکے + ہم جہان چون نقش پا بیٹھے نہ وان سے اٹھ سکے + ای ملکہ ہم کہان جائینگے تمھارا سنگ آستان ہمارا سر ہے محبت سے مجبور ہر شہر ہے یہ باتین صحرا مین ہو رہی تھین کہ خواصون نے عرض کیا ای شہزادی یہ راستہ کا مقدمہ ہے یہان نہ ٹھہرئے انکو بھی گھر لیچلیے ایسا نہو کوئی آجائے دشمنون کو ریخ پہونچائے الزام دے بدنام کرے ملکہ نے یہ سنکر شہزادے سے کہا اگر ایسے ہی آپ بھوکے ہین میرے غریب خانہ مین تشریف لیچلیے کھانا نوش فرمائیے دل بہلائیے شہزادہ ہنسکر ملکہ کے ساتھ ہوا ملکہ انھین لیے ہوئے قریب اس مکان کے آئی اسد نے اس مکان رشک دہ گلستان کو دیکھا کہ چار دیواری پر اسکے مصقلہ کیا ہوا ہی جواہر کی پچی کاری ہی مذہب مطلا ہے در و دیوار کی صفا کے روبرو آئینہ سکندر کو زنگ غیرت حاصل اور حوالی رنگین کے مقابل فغفور چین کا آتش حسرت پر دل کرے گرداگرد

تعمیر شہ نشین ملر یا پری کی تصویر بلند قصر تا باوج فلک منارون کی چمک ــــ

	طیور وہم بر عمر سے پریدہ ز سنگ انداز او سنگے کہ جستے		بہ دیوارے حصارش نا رسیدہ پس از فرقے سر کیوان شکستی

ملکہ مہ جبین شاہزادے کو دروازے پر چھوڑکر ایک کمرے پر چڑھ گئی کنیزون کو حکم اہتمام کرنے کا دیا مسند زرین بچھوائی لیکن یہان اسد نے بیتابی کرکے چاہا کہ کمرے کے زینے پر چڑھ جاؤن جیسے ای دو تین سیڑھی پر قدم رکھا کسی نے اٹھا کر نیچے پھینکدیا پھر قصد کیا ایسا ہی ہوا دو تین بار اسی طرح اسد نے ٹھوکر کھائی لیکن کمرے پر جا نہ سکا اس عرصہ مین ملکہ اوتر کر آئی کیفیت شہزادے کی دیکھی تو ہنسی اور کہا پرائے مکان مین آپسے چلے آنا کھیل سمجھ لیا یہ کہکر اپنی وزیرزادی ملکہ دل آرام جادو سے کہا کہ پھوپھی صاحبہ یعنی صندل جادو اس جگہ حصار سحر کا باندھ گئی ہین کہ کوئی غیر آدمی مکان مین جا نہ سکے اسوقت تو کوئی ایسا سحر کرکہ راستہ ہو جائے اور مین اسد کو مکان کے اندر لیجاؤن دلارام نے افسون پڑھکر دستک دی راہ کھل گئی ملکہ مہ جبین شہزادے کو لیکر کوٹھے پر آئی اور مسند پر لاکر بٹھا دیا خواصون کو حکم دیا دسترخوان چنو خاصہ حاضر کرو بحسب ارشاد ملکہ فی الفور اغذیۂ لطیف گوناگون اور طعامہاے لذیذ بوقلمون انھون نے حاضر کیا ملکہ نے اسد سے کہا بسم اللہ نوش فرمائیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور بعد فراغ تشریف لیجایئے اسد نے کہا اے جانجان تیرے سبب ذقن کو دیکھکر میری پیاس بھوک گئی اب کھانے کو ہمین لخت دل اور پینے کو خون جگر ہی تمھارا دیدار مدنظر ہو اگر ہمین کھانا کھلانا منظور ہو گلشن اسلام کی سیر کرو خارستان ضلالت سے نکلکر سحر کرنے سے تائب ہو ملکہ یہ سوال شاہزادہ کا سنکر دم بخود ہوئی اور کچھ سوچکر جواب دیا کہ سحر کرنا مجھے نہین آتا مگر دین سامری اور خداوند لقا کے ترک کرنے مین کلام ہی کس لیے کہ ان خداوندون کا بڑا نام ہی اسد نے کہا اے ملکہ اگر لقا سچا ہوتا تو میرے نانا حمزہ صاحبقران سے بھاگتا نہ پھرتا ملکہ نے جب نام امیر کا سنا سمجھی کہ یہ شخص عالی نسب والا حسب ہی بہت خوش ہوئی اور اسد کے سمجھانے سے لقا پرستی کو ترک کیا شہزادہ اور ملکہ دونون کھانا کھانے مین مصروف ہوے باتین محبت کی کرتے جاتے تھے کہ یکایک آندھی تیرہ و تار اٹھی اور برق شعلہ بار چمکنے لگی شہزادہ گھبرایا دود سے پناہ مانگنے لگا دیکھا ایک ساحرہ اژدہے پر سوار ڈروانی صورت بنائے پیرزالہ نیلا قصابہ باندھے کالی پھریا اوڑھے بالون کی جٹائین لٹکائے مٹی تھوپے ہڈیون کھوپڑیون کے ہار گلے مین ڈالے آپہونچی ملکہ اور اسد کو بیٹھے دیکھکر پکاری او شوخ دیدہ ننگ خاندان یہ کون ہی جسے تو لیے بیٹھی ہی ملکہ یہ سنکر کھڑی ہوگئی اور کہا اے پھوپھی یہ مقید طلسم بھوک کا پیاسا یہان آنکلا تھا مین نے رحم کھاکر بلا لیا اور کھانا کھلایا اب یہ چلا جائیگا وہ ساحرہ کہ نام اسی کا صندل جادو ہی یہ باتین سنکر اسوقت تو خاموش ہو رہی مگر دل مین سوچی کہ یہ قیدی گنہگار افراسیاب ہی آپ ہی قتل ہوجائے گا لیکن ملکہ کو یہان سے لے چل اب یہان رکھنا اچھا نہین ابھی خیر ہی ورنہ خراب ہوجائیگی یہ سوچکر وہ بھی اسباب پر آمادہ ہوگئی کہ اسکو لیکر وہان سے کسی طرح چلدے بس دیکھتے ہی شیدا ہوئی اور خیال کیا کہ تو بڑھیا ہی طلسم مین تجھے کوئی پوچھتا نہین یہ قیدی اپنا جان بچنا غنیمت جانے گا اسے تو افراسیاب سے مانگ لینا اور مزے اوڑانا فی الحال اس سے سوال وصل کر ایسی فکر کرکے ملکہ سے کہا کہ مین سامنے جو کمرہ ہی اسمین جاکر ٹھہرتی ہون تو اس جوان کو میری صحبت کے لیے راضی کرکے وہان بھیجدے مین خطا تیری معاف کردونگی ورنہ تجھے اسکے پاس بیٹھنے کی سزا دونگی یہ کہکر اسد کے پاس آئی کہا اے شخص لیٹرا پن کرنا اچھا نہین صورت پندرہ برس کی حسینہ و جمیلہ جیسی کوئی عورت ہو ایسی بنائی کہ اب جو کوئی اسے دیکھے اسکے جمال پر فریفتہ ہوئے اور یہان ملکہ نے اسد سے کہا لو صاحب مبارک ہو پھوپھی جان تم پر عاشق ہوئین اب ہمین آپ کیون پوچھین گے کیونکہ خدا نے ایسی معشوق طرحدار کہ جسکا سن سات سو برس کا ہوگا عنایت فرمائی جایئے اسکے ساتھ مزے اوڑایئے اسد نے ان باتون کا ملکہ کو جواب نہ دیا اور اٹھکر صندل جادو کے پاس چلا مہ جبین نے آبدیدہ ہوکر دامن پکڑلیا اور کہا کیون صاحب اتنی ہی دیر مین آپ نے ہماری محبت دل سے بھلا دی جیسے ان تلون مین تیل ہی نہ تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسد نے ملکہ کو گلے لگایا آنسو پونچھے تسکین دی کہ جانی مین تیرا غلام ہون دیکھنا کہ مین اس قحبہ کے پاس جاکر کیا کام کرتا ہون الغرض ملکہ تو روتی رہی اور اسد دامن چھڑا کر کمرے مین صندل جادو کے گیا دیکھا کہ وہ ایک عورت خوبصورت بنی ہوئی بصد انداز مسند ناز پر بیٹھی ہی سامنے کشتی شراب کی لگی ہی پلنگڑی جواہر کے پایون کی بچھی ہی اسد جاکر برابر بیٹھ گیا اُسنے پہلے تو اغماض جتایا پھر جام شراب بھر کر دیا اسد نے جام لیکر کہا کہ ای جان من اپنی جھوٹی شراب مجھے دے کہ پیون اور دل مضطر کو اپنے تسکین دون اور مین تو تیرا تشنہ آب زلال وصال ہون یہ کہکر گود مین اُٹھا لیا صندل جادو غمزہ کی وجہ سے نہین نہین کیا کی لیکن اسد نے پلنگڑی پر لٹایا اور ایک ہاتھ گردن پر رکھا اور دونون ٹانگون کو بالون سے گانٹھا صندل جادو سمجھی کہ یہ پیار کرتا ہو اب مطلب تیرا حاصل ہوا چاہتا ہی مگر اسد نے اس طرح گلے کو دبایا کہ نفس جسد مین پیچیدہ ہوا گلا اسد دبائے تھا سحر بھی نہ ہو سکا لاکھ تڑپی مگر پنجہ مین شیر کے آ چکی تھی کب چھوٹ سکتی تھی آخر کو طائر روح نے قفس تن سے پرواز کی اسوقت وہ صدائے مہیب آئی کہ معلوم ہوا آسمان پھٹ پڑا اسد کود کر الگ جا کھڑا ہوا اور مہ جبین روزن در سے اختلاط اسد کا دیکھ دیکھ کر جل رہی تھی اور دل سے کہتی تھی کہ ہم سے تو کیا کہکر آیا تھا یہان یہ مردوا اس بڑھیا پر ریجھ کر کیا کیا دار و مدار کر رہا ہی اس عرصہ مین صدا دار و گیر کی بلند ہوئی تاریکی عالم مین چھا گئی آندھیان اُٹھنے لگین پتھر پڑنے لگے آگ برسنے لگی بعد لمحے کے صدا آئی کہ مارا مجھے دغا سے نام میرا صندل جادو تھا افسوس ہی کہ سات سو برس کی عمر مین کوئی پھول باغ جوانی سے نہ چنا تھا کہ صرصر اجل نے گل حیات کو پژمردہ کیا ملکہ یہ سنتے ہی گھبرائی اور دل آرام جادو سے کہا بڑا غضب ہوا پھوپھی جان کو انھون نے مار ڈالا دلارام نے کہا واری آپ کی محبت مین شہزادے نے اپنی جان کا کچھ خیال نہ کیا اور اُسے ہلاک کیا ذرا اُٹھین جا کر دیکھئے تو حال کیا ہی اور کیا گزری ہے ملکہ مع دلارام کے اندر کمرے کے آئی اسوقت وہ تاریکی بھی دور ہو چکی تھی لاش صندل جادو کی برہنہ پڑی تھی اور اسد ایک جانب کھڑا ہنس رہا تھا کہ ملکہ روتی ہوئی آئی اور کہا واہ واہ صاحب تمنے میری پھوپھی کو مار ڈالا اسد نے کہا کیون ملکہ کیا مین نے اسے جلد جہنم واصل کیا مہ جبین نے کہا سبحان اللہ کیا کہنا ڈریے آپ کے دیدے سے کہ ایسی چاہنے والی پر کچھ رحم نہ کیا دوسرے یہ کہ میری ہی پھوپھی کو مارا اور مجھی سے تعریف کرایا چاہتے ہو اسد نے گلے مین ملکہ کے ہاتھ ڈالدیے پیار کیا ملکہ نے ہاتھ جھٹک کر کہا کیا میرا بھی گلا گھونٹ دو گے اسد نے کہا میری جان تجھپر قربان اگر مین تیرا گلا گھونٹ دون تو پھر مین بھلا کب زندہ بچون یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک صندل جادو کی کھوپڑی چٹخی اور ایک طائر خوشرنگ اُسمین سے نکلا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افسوس افسوس کہتا ہوا اڑا دلارام نے کہا اے ملکہ یہ طائر نہین ہے یہ سحر جو صندل جادو کے جسم ناپاک
مین تمام عمر کا سایا تھا وہ نکلا ہوا افراسیاب پاس جا کر اسکے مرنے کا حال کہیگا آپ کے بھی دشمن شغل
ماکہ تصویر جادو اور شاہزادہ بدیع الزمان کے گرفتار ہو جائینگے مہ جبین نے گھبرا کر کہا پھر مین
کیا کرون دلارام جادو نے کہا اسد کو لیکر بھاگیے اور طلسم سے باہر نکل جائیے اسد نے کہا مین
واسطے فتح کرنے طلسم کے آیا ہون بغیر قتل کیے افراسیاب کو طلسم سے نجاؤنگا مہ جبین نے منت
کر کے کہا اے دلارام مجکو سحر نہین آتا اگر تجھسے ہو سکے ہم دونون کو بھگا لے چل دلارام جادو نے
عرض کیا اے ملکہ مین ایسی ساحرہ نہین کہ کسی ملازم افراسیاب سے مقابلہ کر سکون یا طلسم کے باہر
آپ کو لیجاؤن مگر آپ کے کہنے سے مین کمرے کے نیچے اوتر کر ایک پہاڑ کی صورت بزور سحر بنتی ہون آپ شاہزادہ
کو لیکر آئیے اور اس پہاڑ کی کسی گھاٹی مین مع اسد کے چھپ رہیئے مین آپ کو لیکر اس شکل سے بھاگون
ملکہ نے کہا اچھا دلارام جادو نیچے کمرے کے جا کر زمین پر غلطاں مار کر ایک پہاڑ بنگئی اور مہ جبین اسد کو
لیکر نیچے کمرے کے اوتری اور پہاڑ پر جا کر ایک جگہ پوشیدہ ہوئی اُسوقت وہ پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ کر چلا
اور جتنی کنیزین انیسین جلیسین ملکہ کی تھین وہ یہ ماجرا دیکھکر رونے لگین مگر دلارام نے کچھ خیال نہ کیا
اور اُنھین روتا ہوا چھوڑ کر ملکہ اور شاہزادے کو لیکر روانہ ہوئی اودھر وہ طائر جو کہ صندل جادو کے
سر سے نکلا تھا پاس افراسیاب کے باغ سیب مین پہونچا افراسیاب تخت سلطنت پر متمکن تھا ارکان
دولت وزرا امرا حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا کہ یہ طائر سامنے تخت کے جا کر گرا اور پکارا کہ اے شہنشاہ ساحران
صندل جادو کو اسد نے قتل کیا یہ کہکر اُس جانور کے مُنھ سے ایک شعلۂ آتش نکلا اور پر و بال مین
ساری آگ لگی جلکر خاک ہو گیا افراسیاب یہ خبر سنکر رونے لگا اور سب اہل دربار کو سیاہ پوشش ہونے کا
حکم دیا اور ملکہ حیرت جادو کو شہر ناپرسان سے بلوایا اُس سے سب حال کہا وہ بھی رونے لگی
افراسیاب مع تمام ارکان سلطنت و اکابران طلسم جہان صندل جادو کی لاش پڑی تھی آیا کنیزین
مہ جبین کی حاضر تھین آکر قدم پر گرین کہا ہم بے قصور ہین افراسیاب نے پوچھا کہ مہ جبین کہان گئی
کنیزون نے سب ماجرا مفصلاً اسد اور ملکہ کا عرض کیا افراسیاب نے کہا باہر طلسم کے کیا مجال جو جا سکے
اب پہلے مین لاش صندل جادو کی اُٹھوا لون بعد اُسکے اس گیسو بریدہ کو سزا دون یہ کہکر حکم دیا کہ
تجمل و جلوس طلسمی حاضر ہو بمجرد حکم گھنٹے اور ناقوس بجانے والے تمام سامری و جمشید کا لینے والے حاضر ہوئے
فولاد کے سواران طلسمی پُتلے ہین بانیان طلسم نے بنائے ہین جلوس طلسم کا لیکر آئے تمام اکابران طلسم جمع
ہوئے اور لاش صندل جادو کی بڑی دھوم سے بنا بر آئین دین جمشیدی اُٹھائی الغرض جب

افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب نے اسکام سے فرصت پائی بادل ملول باغ سیب مین آکر فرمان واجب الاذعان بنام
شاہان ممالک طلسم اس مضمون کے لکھکر روانہ کیے کہ دلارام جادو و مہ جبین نبیرۂ حمزہ اسد کو
لیکر بھاگی ہین انکو جہان پانا حضور مین گرفتار کرکے لانا اور منجملہ اُن فرمانون کے ایک حکم نامہ بنام ملکہ
مہرخ جادو لکھا مہرخ جادو مہ جبین الماس پوش کی نانی ہی کاہنہ بے بدل ہی ساحری اور منجمی مین
بھی لاثانی ہی افراسیاب کی رشتہ دار ہی ذی لیاقت و ہوشیار ہی پہلے طلسم باطن مین رہتی تھی لیکن جب سے
بیٹیا اسکا شکیل جادو ملکہ خوبصورت جادو دختر حیرت جادو پر عاشق ہوا مہرخ سحرچشم بخوف
افراسیاب طلسم ظاہر مین چلی آئی اور شہر رنگین حصار ایک طلسم ہی طلسم ظاہر مین بود و باش اختیار کی
افراسیاب جب حال عشق خوبصورت سے آگاہ ہوا اُسے گرفتار کرکے سحر کرکے ہنڈولے پر بٹھا دیا
دریاے خون رواں کے اُس طرف ایک بیابان سبزہ زار ہی کہ وہان خوبصورت ہنڈولے پر جھولا
کرتی ہی اور ترنا اُسپر سے ممکن نہین ہی اور شکیل جادو کو افراسیاب نے بپاس خاطر مہرخ سحرچشم چھوڑ دیا
ہی اس سے کسی طرح کا تعرض نہ کیا ہی اسلیے کہ مہرخ سحرچشم معززان طلسم سے ہی اور راز طلسم جانتی ہی بارہ ہزار
ساحر اُسکے مطیع و منقاد ہین بشہر رنگین حصار مین آباد ہی یہ اُنکی حاکم ہی افراسیاب خوفناک رہتا ہی بظاہر
خاطر داری کرتا ہی اور باطن مین عداوت رکھتا ہی فی الحال اُسنے یہ خیال کیا کہ اگر مین مہ جبین کو مثل
تصویر جادو کے گرفتار کرونگا مہرخ سحرچشم کہ نانی اسکی ہی برا مانیگی ایسا نہو فتور کرے اور طلسم کشا سے ملجائے
بدین لحاظ پہلے نامہ اسی کو تحریر کیا کہ اے ملکہ مہرخ نواسی تمھاری ہمراہ اسد کے بھاگی ہی باوجود اسکے کہ مین نے
اسے بادشاہ طلسم بنایا مرتبہ بڑھایا لیکن اُسنے کچھ میرا خیال نہ کیا ننگ و ناموس سے ہاتھ دھویا چاہیے
کہ بمجرد دیکھنے نامے کے مہ جبین کو تلاش کرکے حاضر حضور کرو تاکہ تمھاری خاطر سے ملکہ کو چشم نمائی کرکے
چھوڑ دون اور طلسم کشا کو قتل کرون اگر تمکو اس حکم کی تعمیل مین کچھ عذر ہوگا ملک و مال ضبط کرکے قتل
کی جاؤگی سرکار کی باغی کہلاؤگی یہ مضمون عتاب مشحون ضبط تحریر مین لاکر زنار جادو نام اپنے ملازم والا
احترام کو دیا کہ مہرخ کے پاس لیجائے اور جواب باصواب لائے زنار جادو نامہ لے کر بعد قطع مسافت راہ شہر
رنگین حصار مین پہونچا خبر اُسکے آنے کی مہرخ سحرچشم کو ہوئی اُسنے استقبال کرایا دار العمارۃ مین لائی سامان
دعوت مہیا کیا ناچ راگ و رنگ کا جلسہ ہوا بعد فراغ امورات مہمانداری باعث تشریف آوری پوچھا کہ
کس سبب سے آپ نے کلبۂ احزان کو اس عاجزہ کے سرفراز فرمایا زنار جادو نے نامہ افراسیاب کا دیا
مہرخ نے جب مضمون نامہ پر اطلاع پائی چونکہ عقیلہ و فہیمہ تھی آہستہ یہ زبان پر لائی کہ اے زنار جادو آپ
ٹھہرے رہین مین جواب نامہ سمجھکر دیتی ہون اپنے مشیرون سے صلاح لیتی ہون زنار جادو مقیم رہا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہرخ وہان سے اُٹھکر الگ مکان مین آئی ازبسکہ علم کہانت مین دخل تام رکھتی ہی زائچہ کھینچا اور اسد اور
افراسیاب کے طالع کا حال دریافت کیا تو ثابت ہوا کہ اسد شہسوار عالیجناب قاتل افراسیاب ہی طلسم کو
فتح کریگا جو اُسکا شریک ہوگا وہ عزت پائیگا جان بچے گی آبرو ملے گی جو اُس سے مخالفت کریگا مارا جائیگا
گھر برباد ہوگا کہین ٹھکانا نہ پائیگا غرض جب یہ اُسے علم سماوی سے ظاہر ہوگیا دل سے کہا مہ جبین
تیری نورنظر ہی اُسکی شراکت کر افراسیاب نمکحرام ہی اُس سے کنارہ کرنا بہتر ہی کس لیے کہ لاچین جادو
جو پہلے بادشاہ اس طلسم کا تھا اسکو اُسنے قید کیا ہی اور تیرے فرزند شکیل جادو سے بسبب عشق خوبصورت
جادو عداوت رکھتا ہی اور اسکی معشوقہ کو طرح طرح کی تکلیف دیتا ہی عجب نہین جو فرزند تیرا اس غم مین
مرجائے دنیا سے گزرجائے چاہیے کہ بیٹے اور نواسی کی جان بچاؤن افراسیاب سے لڑکر دل کی لگی بجھاؤن
اسوقت سے بہتر پھر کوئی زمانہ نہ ملے گا فال بھی نیک ہی طلسم کشا بھی آیا ہی فی الجملہ یہ سوچکر نامے کے جواب
مین عرضی افراسیاب کو لکھی جسکی عبارت یہ تھی ای شاہ جادوان واے شہنشاہ ساحران ایک توقیع
وقیع جہان مطاع نے اس نحیفہ کے ورود فرمایا مہ احقر خاکسار کو تا باوج آسمان پہونچایا جو کچھ کہ نسبت
میری نواسی کے عتاب ظاہر ہوا ہی جان نثار دن کو بڑا استعجاب ہوتا ہی لونڈی تو کمترینہ ہمیشہ سے معتوب
درگاہ ہی کوئی نہ کوئی الزام ضرور ملا ہی چشم ترحم اور نظر مکرمت میری طرف مدت سے نہین ہی دور افتادہ
بساط عشرت خانہ نشین ہی مگر اس امر خاص مین سراسر بقصور ہی محبت سے بشر مجبور ہی کوئی بشر اپنے نورنظر
کو زیر تیغ نہ رکھے گا خود مریگا لیکن اُسکا مرنا گوارا نہ کرے گا خلاصہ یہ کہ اس حقیرہ سے ممکن نہین کہ مہ جبین
کو ڈھونڈھکر گرفتار کرے اور اسکی گردن زیر تیغ بیدریغ دھرے حضور مالک ہین چاہے مجکو سرفراز
کرین خواہ اُسکے عوض سزا دین جو کچھ ہو سکے میرے حق مین قصور وکوتاہی نکرین مجھے نہ آپ سے کچھ سروکار
ہو نہ مہ جبین کی ذلت درکار ہی زیادہ حد ادب عرضی تیار ہوئی زنار جادو کے حوالے کی وہ لیکر طرف
افراسیاب کے روانہ ہوا اور ادھر مہرخ نے اپنے بارہ ہزار ساحرون کو حکم تیار ہونے کا دیا وہ سب
مسلح ومکمل ہوکر حاضر ہوئے خیمے ڈیرے لدے مہرخ نے اپنی مان ملکہ ماہ جادو کو بھی ساتھ لیا اور ایک
نامہ اپنے بیٹے شکیل جادو کو لکھا بیٹا اسکا کوہستان مین بسبب عشق ملکہ خوبصورت کے رہتا ہی صحرالبند ہی
گھر بُرا معلوم ہوتا ہی بارہ ہزار ساحر اُسکے ساتھ بہر حفاظت مہرخ نے کردیے ہین وہ بھی صحرا مین رہتے ہین غرض
اسکو اطلاع دی کہ ای فرزند ہم سے اور افراسیاب سے بگڑ گئی تمھین لازم ہی کہ ہم تک آؤ اور فوج کو بھی اپنے
ساتھ لاؤ جب نامہ شکیل کے پاس پہونچا بہت خوش ہوا کہ اب یا تو افراسیاب کے ہاتھ سے مارے جائینگے یا اپنی
معشوقہ ملکہ خوبصورت کو پائینگے بس یا تو سر دیتے ہین یا لیتے ہین دلبر اپنا + آج جھگڑا ہی چکا لیتے چلکر اپنا + اُسی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وقت بارہ ہزار کا لشکر لیکر نبی مان کے پاس آیا صرصر جو بیس ہزار کی جمعیت سے واسطے ڈھونڈھنے مہ جبین کے روانہ ہوئی لیکن زنار جادو نے جاکر جواب بین نامہ کے عرضی صرصر کی افراسیاب کو دی یہ ناری آتش غضب سے جلا جب عرضی پڑھی فوراً چند ساحرون کو حکم دیا کہ مہ جبین کو گرفتار کر لاؤ اور جو اُسکی حمایت کرے اُسے بھی سزا دو اور مین لشکر کشی کیا ایک عورت پہ کرون تم چند ساحر صرصر کی فوج کے لیے کافی ہو بمجرد حکم دینے کے ساحر بہر گرفتاری مہ جبین و اسد روانہ ہوے نام اُنکے وقت پر بیان ہونگے مگر اب حال ان دونون شیدائے یکدیگر یعنی اسد و مہ جبین کا سنیے کہ دلارام جادو اسی طرح پہاڑ بنی ہوئی پانسو کوس نکلگئی مگر سرحد طلسم سے باہر نہ جا سکی کہین کوہ چینی نظر آیا کسی طرف کوہ لاجورد دکھائی دیا طلسم کے عجائبات و غرائبات نظر آئے کہین خارستان نظر آیا کہین گلزار دکھائی دیے اسیطرح کوہستان اور دریاے ذخار سب مقام طے کیے جب بہت دور اپنی دانست مین نکل آئی اُسوقت ایک جگہ ٹھہری اسد اور مہ جبین سے کہا کہ پہاڑ پر سے اوتر آؤ وہ اوترے آپ بصورت اصلی بنی اور براہ پوشیدہ پھر ان دونون کو لیکر چلی تھوڑی دور پر ایک صحراے سبزہ زار ملا کہ جہان ہر سمت پھولون کا انبار تھا درخت گنجان سایہ دار لگے تھے نیچے اُنکے چشمے پانی کے بہتے تھے نظم ٹری آبجو ہر طرف کو بہے ✤ کہین سرو پر قمریان چہچہے ✤ کھڑے شاخ در شاخ باہم نہال ✤ رہین ہاتھ جون مست گردن مین ڈال ✤ ملکہ نے کہا اے دلارام اس جنگل مین کچھ دانہ آب پاتا ہو بھوک پیاس سے بھی آین دل بیٹھا جاتا ہو ذرا ایک لمحہ ٹھہر کر کسل راہ سے آسودہ ہون کچھ ممکن ہو تو کھاؤن دلارام کو حال پر شہزادی کے رونا آیا کہ افسوس یہ وہ شہزادی عالیجاہ ہو کہ جسکے ہوادار کا پایہ پکڑ کر ستر ہزار بادشاہزادیان چلتی تھین جادہ اطاعت سے قدم باہر نہ دھرتی تھین آج وہی بسیر پا صحرا مین روان دوان ہو نہ ڈنکا نہ تخت نہ چتر شاہی سچ ہو کہ بادشاہ عشق کی بارگاہ رفیع مین رتبہ شاہ و گدا یکسان ہو اور اسپر بھی دیکھیے جو جان بچے کس جا امان ملے زمین و آسمان دشمن ہی ہزار طرح کا درپیش رنج و محن ہو افراسیاب جو یان ہوگا ہزارہا ساحر بھیجا ہوگا کوئی دم مین آفت آیا چاہتی ہو آئینہ خیال مین جلوہ عروس مرگ دکھاتی ہو مگر خیر یہ شاہزادی تھک گئی ہو ذرا ٹھہر جاؤ دیکھو کیا ہوتا ہو اور مقدر کیا دکھاتا ہو یہ سوچکر دلارام اُس بیشہ ٔ فرحناک مین قریب ایک پہاڑ کے ٹھہری لیکن ملکہ اپنے حال پر فریاد آسا سر پیٹ کر رونے لگی اسد نے اُس شیرین ادا کی دلداری کی ملکہ نے کہا اے بیوفا ہم نے تیرے لیے کیا کیا نہ رنج سہل لیا قطعہ

اگرچہ پتھر مین تخم الفت کا ای ستمگر ہم اپنا بوتے	تو تھا یقیناً کہ اسکے نیچے کبھی تو روتے کبھی تو سوتے
نہ ایسی گلیون مین تیری خاطر کیے ہین نالے پھرے ہین روتے	خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

غیر اسکا کیا گلہ ہی یہ بھی قسمت کا لکھا ہی مگر اسوقت کچھ غذا ممکن ہو تو کہین سے بہم پہونچاؤ تاکہ شدت گرسنگی دور ہو اسد نے کہا اے ملکہ تم یہان ٹھہرو مین کوئی آہو شکار کر لاؤن اور اُسکے کباب لگا کر کھلاؤن یہ کہکر تیر و کمان لیکر اسد روانہ ہوا اور دلارام کو ملکہ پاس چھوڑا پہاڑ سے دور جاکر ہرن ملا ازبسکہ پیدل تھا اُسکے تعاقب مین دور نکل گیا اور یہان

جب شاہزادہ کو عرصہ ہوا دلارام نے کہا مین جاکر شہزادہ کو بلا لاؤن ایسا نہو کوئی ساحر ملجائے اور آنکے دشمنون کو گرفتار کرے یہ کہکر روانہ ہوئی تو مہ جبین اکیلی رہی اور شہزادے کی تنہائی مین اپنے حال زار پر روتی تھی اور کہتی تھی

اے فلک کبتک مجھے دربدر پھرائیگا ؏

دادی غربت مین پھری پہرون ہمین وحشت لیے
کیا کیا نہ داغ اس زندگی مین چشم عبرت نے دیے

ہردم غم واندوہ سے سو بار مر مر کر جیے
کر یاد باشندہ ون کی ہم وانکے بہت رویا کیے

غربت مین جا نکلے تھے کل اک شہر ویرانکی طرف

اس سوچ مین تھی کہ وہ ساحر جو افراسیاب نے روانہ کیے تھے انمین ظلمات جادو نام ایک ساحر اُدھر نکلا مہ جبین کو بیٹھے دیکھکر دل سے خیال کیا کہ یہ ایسی حسینہ و جمیلہ زر و زیور سے آراستہ ہو اور شاہ نے حکم اُسکے قتل کرنے کا دیا ہوا سے دھوکے سے اپنے گھر مین لیجا کر سوال وصول کرے اگر منظور کرے تو عورت بھی شکیلہ ہو اور مال و زر بھی رکھتی ہی بڑی آسائش سے بسر ہو گی اس ہنگامہ مین یہ کوئی گمان نکریگا کہ مہ جبین تیرے یہان ہی ملکہ یہ سمجھینگے کہ اسد بھگا لے گیا غرض یہ سوچکر قریب ملکہ کے آیا اور سلام کیا ملکہ اسکو پہچانا کو دیکھکر دل مین ڈری کہ یہ مجھے گرفتار کر لیجائیگا لیکن اُسنے کہا اے ملکہ مین آپکا دوست ہون شہزادہ اسد اور دلارام جادو کیون آپ سے جدا ہوے ملکہ نے کہا واسطے تلاش آب دوانے کے گئے ہین ظلمات نے صرف حال دریافت کرنے کو پوچھا تھا جب دلارام و اسد کی کیفیت معلوم کر چکا اُسی وقت مکاری سے کہا اے ملکہ شاہزادہ اسد میرے باغ مین تشریف لیگئے اور مجھے اپنا مطیع کیا اب اسی جگہ بیٹھے ہین اور مجھے آپ کی بلانے کو بھیجا ہی ملکہ نے کہا دلارام آئے تو مین چلون اُسنے کہا مین آپکو پہونچا کر اُسے بھی ڈھونڈھ لاؤنگا ملکہ اُسکے کہنے سے اُٹھکر ہمراہ ہوئی یہ ملکہ کو لیکر اپنے باغ مین آیا ملکہ نے اس باغ کو نہایت سرسبز پایا درخت گلدار لگے تھے چمن نسیم عطر آگین سے بسے تھے خلاصہ کلام ملکہ آکر بارہ دری مین باغ کی ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی کہا اسد کس مقام پر ہین اُنھین بلا دو ظلمات نے کہا مہ جبین اب نام اسد کا نہ لو مین تمپر فریفتہ ہون دھوکا دیکر یہان لایا ہون تم میلر وصل منظور کرو تمھاری جان بچے گی یہان بحفاظت تمام بیٹھی رہو گی جب اسد قتل ہو جائیگا اور شہنشاہ کا غصہ کم ہوگا اسوقت اپنے گھر چلی جانا ملکہ جب اس مضمون سے آگاہ ہوئی گھبرا گئی اور کہا اے ظلمات اتنا سمجھ لینا کہ اگر میری آبرو مین کچھ فرق آیا مین فوراً اپنے تئین ہلاک کر دونگی اور انگشتری الماس چبا لونگی ظلمات منت کرنے لگا قدم پر سر دھرنے لگا ملکہ نے نمانا اسوقت یہ دھمکانے لگا زبردستی دکھانے لگا ملکہ نے استغاثہ درگاہ خدا مین کیا کہ اے خداے دوجہان وارث مظلومان مجھ مظلومہ کی برداس ظالم کے ہاتھ سے بچا اسوقت قدرت خدا سے ایک ساحر دخان جادو نام متلاشی ملکہ ناکام اُدھر آنکلا اور آواز ملکہ کی سُنکر اندر باغ کے آیا ظلمات کو ملکہ کے ساتھ دست اندازی کرتے دیکھا اُسنے ڈانٹا کہ او بیحیا کیا کرتا ہی ظلمات اُسے دیکھکر سمجھا کہ راز تیرا فاش ہوگیا یہ جاکر افراسیاب سے کہیگا وہ تجھے اس حرکت ناشائستہ کی سزا دیگا لازم ہی کہ اسے مار ڈالون اور ملکہ کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زبردستی وصل کرون یہ سوچکر دخان نے ایک گولا فولادی سحر کرکے مارا کہ وہ پھٹا اسمین سے دھوان نکلا سارے
باغ مین تاریکی ہوگئی دخان نے یہ سحر اُسکا دیکھکر فوراً ایک مشکیزہ اپنے جھولے سے نکالا اور اُسمین سے
پانی لیکر اور اُسپر پڑھکر اُس تاریکی کی طرف اوچھال دیا وہ سیاہی دھوان ہوکر ایک طرف سمٹکر ہوگئی اُسنے
پھر دوسرا چھینٹا پانی کا مارا کہ وہ ظلمات پر پڑا اور قطرے پانی کے چنگاریان بنکر اُسکے جسم کو جلانے لگین
آخر سارے جسم سے ظلمات کے شعلے نکلنے لگے اور جلکر خاک ہوگیا صدا ہائے مہیب پیدا ہوئین غلغلہ عظیم
برپا ہوا بعد کچھ عرصہ کے وہ آفت مٹی اور صدا آئی کہ کشتی مرا نام من ظلمات جادو بود دخان اُسے قتل کرکے
ملکہ کے پاس آیا اُس شعلہ رو کے جمال سے وہ جگہ منور پائی اُسکے دل مین بھی بُرائی آئی ملکہ پر ہزار جان سے شیفتہ
ہوا اور دست بستہ ملکہ سے عرض کیا کہ اے شہ خوبان اگر تو میرے یہان رہنا گوارا کرے تو مین تمام عمر گردن تابی نکرون
اور شہنشاہ سے عرض کرکے خطا تیری معاف کرادون اور مقربان شہنشاہ سے مین ہون کوئی ایسا ویسا نہین ہون
ملکہ نے جب یہ کلام اُس نا فرجام سے سنے کہا اے دخان جادو تیری تو وہ مثل ہوئی ع کہ از چنگال گرگم در ربودے ؎
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی ؎ اس خیال خام کو اپنے دل سے دور کر جو میری عصمت مین فرق لائیگا تو پھر مجھکو
زندہ نپائیگا دخان سمجھا کہ یہ عاشق طلسم کشا کی ہے مجھسے راضی نہوگی یہ تصور کرکے سحر پڑھکر ملکہ پر پھونکا کہ ملکہ
خود اُسپر فریفتہ ہوئی اور کہا مجھے تیرے کہنے سے انکار نہین ہے دخان نے خیال کیا کہ یہ مکان پرایا ہے اور مالک
مکان کو تو قتل بھی کرچکا ایسا نہو کہ کوئی وارث آجائے یا کوئی فرستادہ افراسیاب ادھر آنکلے تو پھر قباحت ہوگی
جان بھی جائیگی اور ملکہ بھی چھن جائیگی یہ سوچکر وہان سے اُٹھکر چلا کہ ملکہ سحر کے زور سے اُسپر شیدا ہے یہ بھی اُٹھکر چلی
دونون باغ سے نکلکر صحرا مین روانہ ہوے اور دخان اپنے گھر ملکہ کو لیچلا اتفاقاً اسد ہرن کو شکار کرکے وہان
گیا تو ملکہ کو جہان ٹھہرایا تھا جب اس جگہ ملکہ نملی ڈھونڈھتا ہوا ادھر آنکلا کہ دخان ملکہ کو لیے جاتا تھا اسد نے
دور سے دیکھا کہ ایک ساحر کے پیچھے ملکہ دوڑی چلی جاتی ہے سمجھا معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ سحر مین مبتلا ہے بس ایک
تیر تاک کر مارا دخان غافل تھا کہ تیر سینے پر پڑا پشت کو توڑ گیا قلابازی کھاکر گرا اور مر گیا غل اور شور اُسکے مرنے
کا بھی پیدا ہوا اسد پاس ملکہ کے آیا ملکہ اُسکے مرنے سے ہوش مین آچکی تھی اسد سے لپٹ گئی اور رو کر سب
ماجرا کہا اسد ملکہ کو لیکر ایک درۂ کوہ مین آیا اور کمر سے دوشالہ کھولکر بچھایا اور لکڑیان جنگل کی جمع کرکے اپنی تلوار
کو پہاڑ کے پتھر سے رگڑا شرارہ پیدا ہوا آگ سلگی ہرن جو شکار کرکے لایا تھا اُسکے کباب لگائے آپ بھی
کھائے اور ملکہ کو بھی کھلائے پانی چشمے سے لاکر پلایا اور شکر خدا کا کیا ہنوز آسودہ
نہوے تھے کہ یکایک بجلی چمکی اور رعد بڑے زور شور سے گرجا ایک ساحر سیاہ رو تیرہ درون فرستادہ
افراسیاب سے آکر پہونچا اسد اور مہ جبین کو دیکھکر للکارا کہ اب کہان جاؤگے منم شعلہ جادو یہ نعرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسد سنکر تلوار پکڑ کر دوڑا اس ساحر نے سحر پڑھکر دستک دی کہ زمین مین اسد کا نصف جسم غرق ہوگیا اُسوقت حسب اتفاق دلارام جو اسد کو ڈھونڈھنے نکلی تھی یہان آکر پہونچی اور اس ساحر کو دیکھکر ایک ناریل بیڑی دار سحر کا مارا شعلہ جادو نے پھر کچھ افسون پڑھا کہ سحر دلارام جادو کا رد ہوگیا اور پھر آپ ایسا سحر کیا کہ شعلہ بنکر اسد اور دلارام اور مہ جبین کے لپٹ گیا اور اُڑا کر لیچلا راہ مین اسنے خیال کیا کہ مبادا کوئی مددگار انکا ملجائے اور تجھ سے چھین لے اس سے بہتر ہے کہ اُنکے سر کاٹ کر پاس افراسیاب کے لیچلون اور انعام مین ملک و مال لون یہ سوچکر ایک جگہ ٹھہرا اور ارادہ انکے قتل کرنے کا کیا اُسوقت مہ جبین نے رو کر کہا او ظالم پہلے میرا سر تن سے جدا کر تاکہ اپنے مطلوب کو پیجان نہ دیکھون خاک و خون مین غلطان نہ دیکھون یہ نابکار ملکہ کا سر کاٹنے چلا اُسوقت اسد نے پکار کر کہا اے نامرد ازلی و ابدی پیشتر مجکو ہلاک کر کب جائز ہے کہ مرد زندہ رہے اور عورت اُسکے سامنے قتل کیجاے یہ ساحر ملکہ کی طرف سے شاہزادہ کی طرف پھرا اسوقت دلارام نے للکارا کہ اے بانی جفا کہان زیبا ہے کہ کنیز زندہ رہے اور مالک اسکے ہلاک ہون قبل اُنکے قتل کرنے کے میرا کام تمام کر شعلہ انکے کلام سے حیرت مین تھا کہ پہلے کسے قتل کرون لیکن اس حال مین اسد نے رجوع قلب سے درگاہ دادرس غریبان مین بلبلا کر دعا کی کہ اے پروردگار ہمکو شر سے اس ظالم اظلم کے بچا

ابیات

عاجز نواز دوسرا تجھسا کوئی نہین
رنجور کا انیس ہے ہمدم علیل کا

باغ و بہار آتش نمرود کو کیا
مشکل کے وقت حامی ہوا تو خلیل کا

موسی کو تیرے حکم سے دریا نے راہ دی
فرعون کو تو نے غرق کیا رود نیل کا

طوفان مین ناخدا ہے کشتی ہے نوح کی
حقا جواب ہی نہین تجھسے جلیل کا

آوازہ تیرے عدل کا ہے لبکہ گوش زد
پشے سے زور چل نہین سکتا ہے فیل کا

غداوندا ایسا سبب ظاہر کر کہ یہ کافر اصل جہنم ہو شہزادہ کا دعا کرنا تھا کہ دریاے رحمت الٰہی جوش مین آیا اور خدا نے ایک دیو کو اس ظالم پر مسلط فرمایا ملکہ آسمان پری زوجہ صاحبقران والی ملک کوہ قاف کبھی کبھی خیریت اپنے شوہر کی منگاتی ہے اسوقت بھی ایک دیو خیریت نامہ لیے طرف لشکر حمزہ کے قاف سے اُڑا ہوا جاتا تھا شور گریہ و زاری سنکر متوجہ زمین کا ہوا اسد کو گرفتار دیکھا اور ایک ساحر کو درپے قتل پایا از بسکہ اسد کو یہ دیو پہچانتا تھا فوراً اُسنے گردن شعلہ جادو کی پکڑ کر سب اعضا اُسکے توڑ مروڑ کر لقمہ بنا کر منھ مین ڈال لیا اور نگل گیا پیٹ مین جانا تھا کہ معلوم ہوا دم نکلا دوڑنے لگا کہ کمبخت یہ لقمہ کیسا تھا جسنے معدہ مین جا کر یہ آفت برپا کی آخر خدا خدا کر کے وہ شور موقوف ہوا اسد نے رہائی پائی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیو نے آکر سلام کیا اور حال پوچھا اسد نے کہا تو کون ہے دیو نے کہا آپ کی نانی ملکہ آسمان پری کا بھیجا ہوا پاس امیر کے جاتا ہون اسد نے کہا میری بھی تسلیم نانا جان سے کہدینا اور سب سردارون کو بھی سلام کہنا اور جو حال کہ ابتک گزرا تھا وہ سب بیان کرکے کہا امیر سے کہدینا اور تو نے بہت برا کیا کہ جو اس ساحر کو مار ڈالا ہم لوگ اگر چاہین تو سارے عالم کے ساحرون کو دیوون سے کھلوا دین اور ہلاک کرا دین لیکن ہمت مردان روزگار سے بعید ہے کہ جو انسان کو جنون سے لڑائین کس لیے کہ جو فعل انسان کر سکتا ہے اُس سے جن بری ہے پھر جنون سے ہنگام جنگ مدد لینا نامردی ہے اگر میری حیات خدا کو رکھنا ہوتی کوئی اور صورت اس ساحر کے مرنے کی نکلتی لبس یہ کیا کم ہے کہ ساحر سحر کرتے ہین اور ہم اُنکو عیاری سے ہلاک کراتے ہین سحر کا معاوضہ مکاری کر کے لیتے ہین دوسرے جنگ مبنی بر خدع ہے جنگ مین دھوکا دینا خدا اور رسول نے نہین منع فرمایا ہے اب تو جا لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا دیو سلام کرکے اوڑکر چلا اور اسد ملکہ کو لیکر ایک صحرا مین آیا تینون درہ مین چھپکر بیٹھے افراسیاب اُنکا تلاشی ہے اور مہرخ سحر چشم ڈھونڈھنے نکلی ہے ساحر ہر طرف فکر مین تینون کی پھرتے ہین غرض انکو تو اس حال مین رکھیے اب ذکر خواجہ عمرو اور چارون عیارون کا سنیے

داخل ہونا خضر دشت طراری رہبر بادیہ مکاری سالک مسالک جادۂ عیاری خواجہ عمرو ابن امیہ ضمری کا طلسم مین مع چارون عیاران نامدار کے براہ مختلف اور قتل کرنا ساحرون کو ہو اور پہونچنا پاس اسد اور مہ جبین کے اور ملاقات ہونا مہرخ سحر چشم سے لمؤلفہ

وہ دارو پلا ساقی مے پرست — کہ جو ایک ہی جام مین کر دے مست
بہانہ نہ کر بادہ خوارون سے تو — حوالے کر اب ساغرِ مشک بو
پھرین مست ٹڑ مارتے ہر طرف — چلین رند بنکارتے ہر طرف
ترے فیض سے ہوون مین جادو کلام — فسونساز مشہور ہو میرا نام
وہ فقرے دون مین زاہد خشک کو — چلے میکدے کی طرف مست ہو
سکھا مجھکو ساقی وہ عیاریان — کرون جا کے واعظ سے مکاریان
سنو حرمت دخت رز کا خیال — بنے رند کا قول سحر حلال
ذرا جاہ پھر میکدے کو چلو — کرو راہ طلسمات دریافت ہو

بدین زمزمہ شد ترنم سرا	بہ بزم سخن طوطی خوش نوا

سخن سازان معانی دلفریب درمزشناسان کلام بے ریو وریب جادو بیانی سے تسخیر طلسم ضمیر تنگ
تدبیر معجز نمایان اسطرح فرماتے ہین وبنظر دور اندیشی جادۂ خطرناک کی طرف سرپچکر یون قدم اٹھاتے
ہین کہ جب عیار بنظیر والاتدبیر ہنرپرور خواجہ عمرو اور چارون عیار نامور جنکے نام پہلے بیان ہوئے
الگ الگ طلسم کی جانب چلے جاتے تھے براہ مختلف صحرا کو طے کرکے سرحد طلسم مین آئے لیکن ایک دوسرے
کا حال جویان رہا ساحرون کی صورت بنا کر چارطرف طلسم مین پھرنا شروع کیا کہین صحراے سرسبز
دیکھا کسی طرف دریاے زخار موجزن پایا پہاڑون کی دانگ طلسم پر کے نئے نئے سوانگ ہر طرف
نکلے ساحرون کے بنے چوکیان جادوگرون کی بحکم افراسیاب بیٹھین ساحر سحر کرتے آگ اور پتھر
برستے الغرض عیار علٰحدہ علٰحدہ سب کیفیت دیکھتے چلے جاتے ہین کہ ایک مقام پر جو عمرو
آکر پہونچا صحراے عجیب وہان دیکھا کہ گھانس کے بدلے کوسون تک مقیش اُگا ہے جنگل سارا
چاندی کا ہے عمرو نے اپنے دل سے کہا یہ سارا جنگل ممکن ہوتا تو مین زنبیل مین رکھ لیتا ہاے کیا
کرون کچھ بس نہین کیونکر اسے اُٹھاؤن اسی فکر مین تصور کیا کہ جہانتک ہوسکے گھانس یہان کی
کاٹ لون بس ہنسیا زنبیل سے نکالکر گھانس کاٹنے لگا مگر ہر طرف پھر پھر کر دیکھتا جاتا کہ ایسا نہو
کوئی آجائے اور جلدی جلدی کاٹے جاتا تھا کچھ تھوڑی گھانس کاٹی تھی کہ یکایک صدا آئی باش
اے دزد مکار مین تیرے تلاش مین تھا اب کہان جائیگا عمرو نے یہ آواز سنکر گردن اُٹھائی
اور کہا افسوس کیا تقدیر بُری ہے ناچار اُٹھکر جو نگاہ کی تو سامنے سے ایک ساحر کو آتے دیکھا کہ
سارا بدن اُسکا چاندی کا ہے بال سر کے مقیش کے ہین اسباب سحر کالیے کالے سانپ سر سے لپیٹے
للکارتا ہے عمرو اُسے دیکھکر بھاگا اُسنے سحر پڑھکر دستک جو دی پاؤن عمرو کے زمین مین
چمٹ گئے آگے نجاسکا وہ ساحر تلوار کھینچکر قریب آیا اور کہا تیرا ہی نام عمرو ہے افراسیاب کو
فکر تیری بیشتر ہے مین نے تیری گرفتاری کو یہ جنگل بزور سحر چاندی کا بنایا ہے آخر تجھے پایا اب شہنشاہ
کے پاس سر تیرا کاٹ کر لیجاؤنگا انعام پاؤنگا عمرو نے کہا مین عمرو نہین ہون گھسیارا ہون مصیبت
کا مارا ہون اُسنے کہا تو مجھسے مکاری کرتا ہے افراسیاب پہلے ہی خبر تیری دے چکا
ہے یہ باتین ہوتی تھین کہ اور عیار جو الگ ہین اُن مین سے مہتر قران نے ایک
بلندی پر سے یہ سب ماجرا دیکھا اور ایک عیاری سوچکر روانہ ہوا یہان یہ ساحر کہ نام اُسکا
مقرنس جادو ہے عمرو کو قتل کیا چاہتا تھا کہ ایک سمت سے صدا آئی بھائی ذرا ٹھہرنا مقرنس نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو دیکھا ایک ساحر جسکے گلے مین سانپ لپٹے ہین ترسول لیے ہے مندرے کان مین پہنے ہے پکارتا چلا آتا ہے مقرنس ٹھہر گیا وہ ساحر قریب آیا اور کہا اس چور سے جب تک مال میرا نہ قبول کرا لیجیے اُسوقت تک قتل نہ فرمائیے یہ میرے گھر سے سارا اسباب اُٹھا لایا خبردار اسباب تو درکنار دیکھیے یہ موتی اکیلا رہگیا اسکی جوڑی کا یہ چور لایا یہ کہکر ایک موتی برابر بیضہ مرغ کے نکالکر مقرنس کو دکھایا یہ دیکھتے ہی فریفتہ ہوا اور کہا بھائی یہ تمنے نایاب چیز پائی ہے ذرا مجھے دو تو اچھی طرح دیکھون یہ تم کہان سے لائے اُس ساحر نے کہا مین کوہ مروارید پر رہتا ہون اور وہان گوہر قدرت سے سامری کی زمین مین پیدا ہوتے ہین یہ اُنھین موتیون مین سے مین نے دو چھانٹ کر رکھے تھے ایک یہ چور لایا دوسرا میرے پاس ہے لو دیکھو یہ کہکر مقرنس کو موتی دیا اُسنے لیکر سب طرح سے دیکھا اور بڑی تعریف کی اُس ساحر نے کہا بھائی اسکو ذرا منھ کی بھاپ دے لو پھر اسکی چمک اور آب وتاب دیکھو مقرنس نے اُس موتی کو دہن کے قریب لاکر منھ کی ہوا دینا شروع کی وہ موتی شق ہوگیا اور جیسے پھلجھڑی چھوٹتی ہے اس طرح سے دھوان اُس مین سے نکلا مقرنس کے دماغ مین منھ اور ناک کی راہ سے جاکر پیچیدہ ہوا اور وہ چکر کھاکر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا اُس ساحر نے کہ جو موتی لیکر آیا تھا ایک نعرہ کیا نعرہ قران سریع السیر چون باد بہاری ✣ جہان سرہنگ در خنجر گزاری ✣ بہ میدان اژدر آتش فشانم ✣ منم مہتر قران شیر زبانم ✣ یہ نعرہ کرکے ایک بغدہ مارا کہ مقرنس جادو کا سر پھٹ گیا ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا وہ جنگل چاندی کا سب مٹگیا بیابان ہول خیز دکھائی دیا عمرو نے رہائی پائی قران کو گلے سے لگایا اور عیاری کی تعریف کی قران نے کہا یہ سب حضور ہی کی تربیت کا اثر ہے اب فرمائیے کیا ارادہ ہے چلنے کا قصد کدھر ہے عمرو نے کہا بیٹا الگ الگ چلنا صلاح ہے تم اپنی راہ لو خدا حافظ جاؤ قران سلام کرکے روانہ ہوا اور عمرو ایک طرف چلا لیکن خبر مرگ مقرنس جادو سحر کے طائرون نے افراسیاب کو پہونچائی اُسنے فی الفور دستکدی ایک پتلا فولاد کا پیدا ہوا اُس سے کہا یہ نامہ میرا مہتاب جادو کے پاس بیابان رخشان مین لیجا پتلا نامہ لیکر چلا اور بیابان رخشان مین پاس مہتاب کے آیا نامہ دیا اُسنے پڑھا لکھا تھا اے مہتاب جادو عمرو اور چار عیار مقرنس کو مارکر تمھارے جنگل کی سرحد مین آئے ہین اُنکو گرفتار کرنا خبردار غافل نہ ہونا پتلا تو نامہ دیکر چلا گیا لیکن افراسیاب نے مقرنس کے چند عزیز ساحرون کو حکم دیا کہ جاکر لاش مقرنس کی اُٹھاؤ اور قاتل کی اُسکے تلاش کرو وہ لوگ بھی روانہ ہوے اور بعد لاش اُٹھانے کے فکر گرفتاری عیاران کرنے لگے مہتاب جادو کو جو پتلا نامہ دے گیا ہے اُسنے بنا بر احتیاط ایک مکان وسط صحرا مین بزور سحر بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا فرش مکلف بچھوایا پلنگ مرصع فرش پر لگایا کوئی سامان راحت ایسا نہ تھا جو وہان موجود نہ کیا چند ساحر

دروازے پر پہرا دینے بیٹھے اور ایک جا تدر کا غذ کا ٹکڑا دروازے پر اُس مکان کے لگا دیا اور کچھ ایسا سحر پڑھا کہ چاند ماہ فلک کی طرح روشن ہوا مہتاب کمرہ مین مکان کے بیٹھکر مے نوشی کرنے لگا پھر اُسکے خیال مین آیا کہ عیار بشکل مبدل آتے ہین پہچانے نہین جاتے ہین اس سے بہتر ہے کہ وہ تدبیر کرون کہ جس طرح کی صورت بنکر عیار آئین پہچان لیے جائین یہ سوچکر کچھ کاغذ کی چڑیان کترین اور ایسا سحر پڑھا کہ وہ سب زندہ ہوکر اڑین اور کمرے کی کانس پر جا بیٹھین خاصیت انمین یہ رکھی کہ جب عمرو آئے ایک چڑیا کانس سے اُڑکر زمین پر گرے اور پکار کر کہے عمرو آیا اور چڑیا جلجائے پھر جب اور کوئی آئے دوسری چڑیا گرے اور اُسکا نام بتائے اور جلجائے اسی طرح اب جو غیر شخص آئیگا چڑیان اُسکا نام تبلادینگی یہ سحر بنا کر مہتاب جادو باطمینان تمام بیٹھکر تماشا دیکھنے لگا کہ عمرو اور قران وغیرہ عیار جنگل مقرنس جادو کاٹے کر کے اُسکے صحرا مین آئے اور عمرو نے دور سے دیکھا کہ بیچ جنگل مین ایک مکان بنا ہے اور چاند بڑا سا نکلا ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آسمان کا چاند ہے بلکہ وہ بھی مقابل اُسکے ماند ہے دروازے پر ساحر بیٹھے ہین کڑھاؤ چڑھے ہین پکوان پکتا ہے ساحر ڈفلیان بجاتے ہین بھجن سامری کی توصیف مین گاتے ہین عمرو نے یہ ماجرا دیکھکر تصور کیا کہ یہ حرامزادے مزے سے بیٹھے ہین انکو چلکر ہلاک کر اس صحرا کو اُنکے جسد ناپاک سے پاک کر یہ سوچکر ایک ساحر کی صورت اپنی بنائی اور روانہ ہوا جب قریب اُس مکان کے پہونچا ساحرون کے گانے کی تعریف کی اُنھون نے پوچھا کہ تم کہان رہتے ہو کیا نام رکھتے ہو عمرو نے کہا مجھے نواز جادو کہتے ہین اور کوہ قلماق کا رہنے والا ہون ساحرون نے کہا اچھا بیٹھو اور کچھ گانا سناؤ عمرو بیٹھ گیا اور اسطرح لحن دلکش ایک تان لگائی کہ مہتاب اندر کمرے کے بیقرار ہوگیا اور دروازے سے کمرے کے سر نکالکر ساحرون سے کہا کہ اس گانے والے کو یہان لے آؤ ساحر عمرو کو اندر مکان کے لائے جب عمرو نے قدم اندر کمرے کے رکھا ایک چڑیا کانس سے گری اور پکاری عمرو آیا عمرو نے جو سُنا کہ چڑیا نے نام تیرا بتا دیا فوراً گلیم اوڑھکر نظر سے غائب ہوگیا مہتاب نے دیکھا کہ اب وہ گویا نہین ہے ساحرون سے کہا وہ گویا نہ تھا عمرو تھا چڑیا کو بولتے سُنکر چھپ گیا تم سب جا کر بہت ہوشیاری سے باہر بیٹھو ساحر یہ کیفیت دیکھکر حیران ہوئے اور باہر آکر باہم مشورہ کیا کہ اب کوئی شخص آئے اُسے گرفتار کرلین گے خلاصہ کلام یہ سب بہوشیاری تمام بیٹھے اور عمرو یہان کی سب حقیقت دریافت کر کے اس جگہ سے دور جنگل مین نکل گیا اور زنبیل عیاری بجائی عیار جو جابجا منتشر تھے اُنمین سے برق فرنگی نے زنبیل کی صدا سنکر آپ کو پاس عمرو کے پہونچایا اور کہا استاد خیریت تو ہے عمرو نے کہا اے فرزند مین مناسب جانتا ہون کہ تم اپنی صورت میری شکل کی طرح بناؤ اور یہ سامنے مکان بنا ہے ساحرون کا مجمع ہے اس طرف جاؤ وہ لوگ تمھین عمرو سمجھکر گرفتار کرینگے کس لئے کہ وہان سحر کی چڑیان بولتی ہین اور اپنے جانے کا سب حال کہا اور کہا جب تم پکڑ لیے جاؤ گے ساحرون کو اطمینان ہوجائیگا کہ عمرو کو ہمنے گرفتار کر لیا ہے پھر مین جا کر عیاری کرون گا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور تمھین چھوڑ اونگا برق نے کہا بہت خوب اور اسیوقت اپنی صورت کو عمرو کی طرح بنایا اور ساحرون کیطرف روانہ ہو جب
قریب اُنکے پہونچا وہ تو مشورہ کر ہی چکے تھے کہ اب جو آئیگا اُسے گرفتار کرینگے برق کو عمرو سمجھکر قید کر لیا اور شور و غل جو اُسکے قید کرنے سے
ہوا مہتاب نے کمرے پر سے پوچھا کہ کسے گرفتار کیا ساحرون نے کہا آپ پہچانئے کون ہے ہم تو جانتے ہین عمرو ہے مہتاب نے کہا یہان لاؤ
مین پہچانونگی برق کو سامنے اُسکے لیگئے جیسے ہی برق نے قدم اندر کمرے کے رکھا چڑیا گر کر پکاری کہ برق آیا اور جل گئی مہتاب نے کہا کیون
عیار تیرا نام برق ہے اُسنے کہا نہین میرا نام عمرو ہے ساحرہ نے جواب دیا کہ میری چڑیا جھوٹی نہین ہے برق نے کہا بھلا میرا
نام برق ہوتا اور مین اپنے تئین عمرو بتلا کر کیون مبتلا کرتا کیا مین نہین جانتا کہ عمرو کے سب طلسم مین
دشمن ہین اچھا اگر آپ مجھے عمرو نہین جانتے نہ سہی مہتاب دل مین سوچا کہ یہ بھی سچ کہتا ہے کوئی
اتنے بڑے مجرم کے نام سے اگر بری ہوتا ہوگا تو وہ اور اپنے تئین بچائیگا نہ کہ اور گنہگار بنائیگا یہ خیال کرکے
کہا اچھا اے عمرو تو نے اپنے تئین چھپایا کیون نہین کہدیا ہوتا کہ مین برق ہون اُسنے کہا میرے کہنے سے کیا
ہوتا آپ سحر سے دریافت کر لیتے آپ کو سب طرح کی سحر سے قدرت حاصل ہے مہتاب نے کہا
تقریر تیری سچی ہے مگر میرے سحر نے جو نام تیرا خلاف بتایا شاید تیرا نام علاوہ عمرو کے برق بھی ہے برق
نے کہا میرا اصلی نام برق ہے اور مشہور عمرو ہے مہتاب نے کہا کیون مین نہ کہتا تھا کہ سحر میرا غلط نہین
اب ظاہر ہوا کہ تو بھی سچا ہے اور سحر بھی درست ہے مگر ایک امتحان اور کر لون کہ تصویر عمرو کی میرے
پاس شہنشاہ نے بھیجی ہے اُس سے تیری صورت ملا لون یہ کہکر صندوقچہ سے تصویر نکالکر مطابق کی
کچھ سر مو عمرو کی صورت مین اور اُس قیدی کی شکل مین فرق نہ پایا یقین کامل ہوا کہ یہ عمرو ہے بہت
خوش ہو کر ایک طرف بندھوا دیا لیکن اب حال عمرو کا سُنئے کہ جب برق گرفتار ہو چکا اور اُنھون نے
دور سے یہ سب ماجرا دیکھا پس اپنی صورت ایک زن حسینہ جمیلہ کی بنالی کہ جسکے جمال جہان آرا کو دیکھکر
فرط حجاب و ندامت سے بدر کامل بھی گھٹکر ہلال ہو جائے سراسر شعلہ نور قدرت خدا کا ظہور حور و پری
کہنا خطا حسن ایسا کسی نے دیکھا نہ سنا شوخی و کرشمہ ناز و ادا ہر ایک اپنے اپنے موقع پر خوشنما پیشانی
چودھوین رات کا چاند تھی بلکہ چاند کی بھی روشنی اُسکے آگے ماند تھی چشم غزالین سرمہ آگین آہوے رم خوردہ
کشور چین ؎ چشم تو یا دوست یا آہوست یا صیاد خلق ٭ یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلاست این ٭ لب
لعلین درج یاقوت رخسار تابناک آئینہ اسکندری دندان سلک گوہر ؎ تیرے دندان و لب نے کر دیا
بیقدر عالم مین ٭ گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو ٭ بازو قوت بازوے ناز و ادا کلائی بلورین جسکے
دیکھنے سے عشاق کو کل آئی جب آستین سے باہر آئی گویا شمع فانوس سے نکل آئی ؎ یہ اُسکے ہے
ساعد رنگین کا عالم کہ جسنے دیکھا ہوا وہ بیدم ٭ نیام تیغ قضاے مبرم لقب ہے قاتل کی آستین کا ٭ سینہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گنجینۂ نور شکم تختۂ بلور چھاتیان انمول سے سوہن موہن من ہرن کنچن برن اڈول ٭ کرہے کرارے چکنے اونچے گورے گول ٭ بلکہ فرد حسن روز افزون نے گنجائش نپائی سینے مین ٭ بنگیا انگیا کے پردے مین سمٹکر چھاتیان ٭ اور ناف کا شکم مین یہ عالم ہے بیت ہے نور کا دریا شکم صاف نہین ہے ٭ گرداب یم حسن مین ہے ناف نہین ہے ٭ ساق پا کا وہ نورانی عالم کہ بیدل جسکی یاد مین سر بزانو رہین لاکھ فکر کرین مگر اُسے نپائین سے لے سر سے تا بناف تو تھا نور کا بدن ٭ رانین نپائین گوندھ کے میدا شہاب مین ٭ پائے نازک کی صفت کیا بیان ہو معلوم ہوتا تھا سے صانع عالم نے جب تیرا نبایا کالبد ٭ پاؤن صندل کے بنائے اور اگر کی ایڑیان ٭ الغرض اس حسن وجمال سے اپنی صورت کو آراستہ وپیراستہ کیا سے ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مینگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ٭ لباس سرخ سونے کا زیور اپنے قد زیبا پہ فرین ومجلی کیا کنگنا کلائی مین باندھا اور پیراہن کو تا بدامن چاک کیا زلف مشکفام رخ انور پر بکھیر کر گھونگھٹ بنایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ماہ تابان ابر سیہ مین آگیا ہے اس صورت سے زار زار مانند ابر نوبہار کے روتا ہوا عمرو روانہ ہوا اور جہان مہتاب جادو کمرے مین بیٹھا جنگل کی کیفیت دیکھ رہا تھا اُسکے سامنے کی جھاڑیون مین رونا شروع کیا اور شور وفریاد بلند کر کے شکوۂ فلک بے مہر اور مذمت دنیائے فانی کرنے لگا

نظم

ہان ولا کر نظر بدیدۂ غور
نہین دُنیا مقام آسائش
کہین چہ چکتی ہے اور جالا ہے
اور کہین شور مرگ فرزندان

دیکھ دنیائے بے ثبات کا طور
کوئی بزم طرب کا بانی ہے
کہین افضال حق تعالی ہے
ہے یہ دنیائے دون کا سررشتہ

بھول مت دیکھ دیکھ آرائش
کہین ماتم ہے نوحہ خوانی ہے
ہے کہین شادی حنابندان
نوش اسکا ہے نیش آغشتہ

کیون اے چرخ کج مدار واے گردون ناہنجار یہ تو تو بتا کہ مین نے تیری کیا خطا کی تھی کہ جسکے بدلے اور پاداش مین تو نے مجکو یہ سزا دی ہے افسوس صد ہزار افسوس سے جو گل نہ کھلنے پائے تھے پھول انکے ہو گئے سند سے وہ لحد اُٹھتے ہی تکیہ مین سو گئے ٭ اسطرح پر تڑپکر اور بلبلاکر عمرو رویا کہ دل سنگ آب ہو گیا اور شور واویلا کان مین مہتاب جادو کے پہونچا اُسنے جھاڑی کیطرف جو بغور دیکھا ایک عروس شب اوّل کو کہ ماہ تابندۂ فلک حسن ہے خسوف کے رنج ومحن مین مبتلا پایا لباس سارے جسم کا تار تار ہے دشنۂ غم سے سینہ فگار ہے سر کے بال پریشان ہین تنہائی کے عالم مین اپنے حال پر گریان ونالان ہے مہتاب اُسے دیکھکر درپے حقیقت ہوا اور ساحرون کو حکم دیا کہ اس عورت کو بدلداری تمام بلاؤ ساحر حکم سنکر چلے جب قریب پہونچے وہ نازک اندام ساحرونکو دیکھکر گرتی پڑتی اورطرف چلی ہر چند منت سے کہا کہ ہمارے مالک تمھین بلاتے ہین مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا ساحرون نے آکر مہتاب سے اسکے سماعت نکرنے کی حقیقت کہی یہ اُس رشک دہ خورشید خاوری کو دیکھکر بیقرار ہوا تھا خود اُٹھکر چلا اور جھاڑیوں کے پاس جب آیا پھر وہ گلفام افتان وخیزان بھاگی اُسنے بڑھکر ہاتھ پکڑلیا اور اُسکے روئے زیبا وسراپائے خوش ادا کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بنظر غور دیکھا شعاع تنویرِ حسن کی چکاچوند سے نظر خیرہ ہوئی ابیات

وہ صبحِ جبین تھی صبحِ جنت
ہر چین تھی موجۂ لطافت

بینی کے قریب کب تھے ابرو
شہبازنے وا کیئے تھے بازو

آنکھین اُستاد سامری تھین
نشے مین شراب کے بھری تھین

دنبالہ کب اُن مین سرمے کا تھا
بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا

دیکھتے ہی دست و پاکی قوت جاتی رہی جی سنسنا گیا قریب تھا کہ غش آجائے لیکن اپنے تئین سنبھالا اور کہا اے غیرتِ وہ بتان آذری واسطہ خداوند سامری کا اپنے حال پر ملال سے مجھے آگاہ کر کہ تو کس قلزمِ حسن کی گوہر ہے اور کس درج گران بہا کی جوہر ہے اسطرح کیون زار و نزار ہے کیا تجھے آزار ہے اس زہرہ جبین نے یہ کلام سُنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور اس طرح پھوٹ کر روئی کہ مہتاب جادو کا دل بھر آیا اور تسکین کرنے لگا اسوقت اُس عاقلہ نے کہا کہ مین کیا اپنا حال زار بتاؤن اور کس کس رنج کا اظہار کرون ؎

چہ گویم از سر و سامان خود عمر یست چون کاکل ۞ سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم ۞ جنکے ہم طالب دیدار ہین انکی صورت زیبا ملک عدم مین جاکر دیکھین گے ہائے وہ ہمین چھوڑکر پیوند خاک ہوے مین اُنھین اچھی طرح جی بھرکر دیکھنے بھی نپائی کہ وہ دنیا سے چل بسے بیت انکو روتا ہون جو تھے اپنے ہنسانیوالے ۞ گور مین سوتے ہین پہلو کے سُلانیوالے ۞

یقین ہے کہ ہماری قبر پہ بس مردن نرگس آگے گی پتہ کشتۂ انتظار کا بتائیگی غزل

ہماری قبر پہ کہتی تھی کل یہ بلبل زار
اُٹھو اُٹھو کہ پھر آئی چمن مین فصلِ بہار

پڑھون غزل وہ جنون خیز جسکے سننے سے
رہے نہ ایک گریبان مین کسی کے تار

پڑھون مین قصۂ لیلی کو گیا بہانگ بلند
عدم کے خواب سے مجنون نہو کہین بیدار

بقول شاعر شیرین کلام سُن اک نقل
ہوا جو شہر خموشان کی سمت میرا گذار

ٹھہر ٹھہر کے ہر ایک آشنا کی تربت پر
جو دیکھتا ہون کہ اک سمت کو ہی نرگس زار

سوال اُس سے کیا مین نے ایگل نرگس
تو سرنگون ہے بھلا کس لیے بخاک مزار

تب اُسنے ہو متبسم جواب مجھکو دیا
عزیز مجکو تو نرگس نہ جانیو زنہار

کہ کام ہے گل نرگس کا نرگستان مین
سو اُسکا گورِ غریبان مین کسلیے ہو گذار

مین اُسکی آنکھین ہون جس شخص کا یہ مرقد ہی
کہ زیر خاک بھی ابتک ہی حسرت دیدار

اے عزیز مین ایک ساحر جلیل القدر کی بیٹی ہون کہ نام اُسکا عیب جادو تھا ہمیشہ سے پیشہ تجارت کرتا تھا مین اپنے چچا کے لڑکے پر عاشق ہوئی کہ نام اُسکا ماہ سیما جادو تھا ابھی ہنوز سبزہ بھی رخسار پر آغاز نہ ہوا تھا

عین شباب وجوانی کے دن تھے مرنے والے بہت کمسن تھے جب میرے باپ نے ماجرائے محبت میرا نسبت اسکے سنا مجھے
اسکے ساتھ منسوب کرکے شادی کی فکر کی خلاصہ کلام جس روز میری برات تھی اُس روز ایک زنگی کہ مجھپر ایک مدت
سے فریفتہ تھا اور مین اُسکے قبضہ مین نہ آتی تھی میری شادی کی خبر سنکر رات کو مع دس بیس قزاقون کے آکر
کودا میرے شوہر کو کہ ہنوز اُسنے شربت وصل نہ پیا تھا کہ ذائقہ تلخی مرگ کا چکھایا اور میرے والدین اور چچا سب کو
قتل کیا مین اُسی ہنگامہ آفت زا مین بھاگ کر صحرا نورد ہوئی یہ کہانی میری ہے اب کچھ عرصے کی اس جہان فانی مین
مین بھی مہمان ہون اس غم سے جان دونگی مہتاب جادو یہ قصہ جانکاہ سنکر رونے لگا اور اپنی زبان کو بہر تسکین
اُس غنچہ دہان کے کھولا کہ اے معشوق سراپا ناز جو مرگئے اُنکا غم تا کجا ۔ کسی کی مرگ پر اے دل نکیجے چشم تر ہرگز ٭
بہت سا رو دیے اُنپر جو اس جینے پہ مرتے ہین ٭ اب تمھین لازم ہی کہ میرے کلبہ احزانکو اپنے قدوم مسرت لزوم سے
چلکر آباد کرو اور عمر عزیز بمصاحبت مجھ ایسے عاشق جانباز کے بسر بخاطر شاد کرو بیت وگرنہ تو رک رک کے مرجائیگی ٭
اسی طرح جی سے گذر جائیگی ٭ مین بھی افراسیاب کا مصاحب ہون مالک طلسم صاحب طاقت ہون قسم ہے تمام عمر غلامی کرونگا اور اچھی طرح
رکھونگا ورنہ ۔ یہ حسن وجوانی اور اسیر یہ غم ٭ ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم ٭ اُس نازک بدن نے یہ باتین سنکر کہا
کہ مین شوریدہ سر بدبخت کسکے یہان رہنے کے قابل ہون فرد درمحفل خود راہ مدہ ہمچو منی را ٭ افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را ٭
مہتاب جادو نے بہت قسمین دین اور پاؤن پر سر رکھا منتین کین اُس سراپا ناز نے کہا بھلا صاحب تمھارا نام
کیا ہے کیا پیشہ کرتے ہو کام کیا ہے اُسنے کہا مہتاب جادو مجھے کہتے ہین یہان سے سرحد کوہ لاجورد تک کے ساحر
میری اطاعت کرتے ہین اس قمر پیکر نے جب نام اُسکا سُنا کانون پر ہاتھ رکھے کہا مین ساحر کے نام سے ڈرتی ہون
کارخانہ سحر کا دیکھکر میرے دم پر بنتی ہے ساحر ہزار ہزار برس کا سن رکھتے ہین جب چاہتے ہین فوراً عورت بنجاتے ہین جب
جی چاہتا ہے مرد بنجاتے ہین مہتاب نے یہ کلام سنکر دل سے کہا تو نے ناحق اپنے تئین ساحر اظہار کیا اب مطلب
سارا فوت ہو گیا کہا اے دلدار مین تیرے نثار کبھی تیرے روبرو سحر نہ کرونگا اور مین ابھی کمسن ہون تین سو پچیس برس
کا سن رکھتا ہون اس غارتگر ایمان نے کہا قسم کھاؤ کہ کبھی مین ساحری نہ کرونگا مہتاب نے قسم جمشید کی کھائی کہ کبھی
اس قول سے نہ پھرونگا اُسوقت یہ محبوبہ مہتاب کے ساتھ ہوئی اور وہ لیے ہوے اُسی مکان مین آیا جیسے ہی اس گلفام
نے اندر کمرے کے قدم رکھا کانس سے ایک چڑیا اُڑی اور زمین پر گر کر پکاری عمرو آیا اور چلگئی مہتاب نے اپنے دل مین
کہا مین عمرو کو ایکبار قید کر چکا ہون تصویر ملائی وہ بھی مطابق پائی تھی اب یہ چڑیا جھوٹی ہے ادھر تو اسنے یہ خیال کیا ادھر
اُس معشوقہ نے کہا اسی باتون سے مین نہ آتی تھی لو اب جاتی ہون سحر کے سبب سے میری جان جائیگی مہتاب تو فریفتہ
ہو رہا تھا کہنے لگا اے جانمن یہان عیار آتے ہین مین نے اپنی حفاظت کو یہ چڑیان تیار کی ہین کہ مجھے خبر دیتی ہین اسنے
کہا تو مین باز آئی یہ چڑیا مجھی کو عیار بناتی ہے اب تم مجھسے پرہیز کرو مین عیار ہون ایسا نہ ہو مین تمھین مار ڈالون یہ کہکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُٹھکر چلی مہتاب اُٹھکر لپٹ گیا اور خوشامد کرکے پھر اندر کمرے کے لایا ایک چڑیا گری اور پکاری کہ عمرو آیا اُس نازنین
نے کہا اے مہتاب اب کون شخص غیر آیا جو اس چڑیا نے تجھے آگاہ کیا مہتاب نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سحر مین کچھ فرق
پڑ گیا اور دوسرے یہ کہ تم ڈرتی بھی ہو مین اس سحر کو مٹائے دیتا ہون یہ کہکر کچھ افسون پڑھکر دستک دی کہ سب چڑیان زمین پر
گر کر جل گئین کہا لو اب بیخوف ہوکر بیٹھو عمرو مسند زرین پر بیٹھا سامنے برق فرنگی بندھا ہے کہ آنکھ سے آنکھ ملی برق
نے پہچانا کہ یہ عورت نہین ہے اُستاد ہین لیکن یہان عمرو کے لیے مہتاب نے کھانا منگایا اور کہا تم بھوکی ہو کھانا کھا لو بعد
اُسکے پھر باہم تم داد عیش دین اور آرام کرین اس غنچہ دہن نے کہا مین نے کئی دن سے شراب نہین پی حواس میرے
درست نہین ہین اب نہ مجھے بھوک ہی اور نہ پیاس ہے شراب کی تلاش ہے اپنا یہ تکلف دعوت موقوف رکھو اور ایک
جام شراب مجھے دو قطعہ نہ مجھے تخت چتر و افسر دے ۔ نہ مجھے دولت سکندر دے ۔ جام جم رکھدے طاقت کسرے پر
میرا چلو شراب سے بھر دے ۔ مہتاب نے اُسیوقت کشتی شراب کی سامنے لاکر رکھی کہ لو جس قدر دل چاہے پیو اس
گل اندام نے جام مے ارغوانی لبریز کرکے اُسے دیا مہتاب نے کہا تمنے بڑے عرصے سے نہین پی پہلے تم پیو اُسنے کہا
مین بھی پیتی ہون تم لو تو سہی یہ باتین ہوتی تھین کہ وہان افراسیاب کو خیال آیا مہتاب کو مین نے لکھا تھا
اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا عمرو کو اُسنے گرفتار اب تک نہین کیا یہ کیا سبب ہے لاؤ کتاب جمشید و سامری دیکھکر اُسکی
کیفیت دریافت کرون بس کتاب اُسنے دیکھی تو ظاہر ہوا عمرو عورت بنا ہوا پاس مہتاب کے بیٹھا ہے اُسے
قتل کیا چاہتا ہے یہ دیکھکر اُسنے کچھ سحر پڑھا ایک پتلا زمین سے نکلا اُس سے کہا جلد جاکر مہتاب سے کہدے
کہ یہ عورت جو تیرے پاس بیٹھی ہے عمرو ہے اور جو بندھا ہے وہ برق عیار ہے دونون کو پکڑ کر کہنا کہ میرے
پاس لائے پتلا یہ حکم سنکر چلا اور یہان عمرو نے مہتاب کی آنکھ بچا کر تھوڑا سا سفوف بیہوشی مُنھ مین رکھ لیا تھا اور
جام شراب مین بھی بیہوشی ملائی اور اسے دیا ابھی مہتاب نے جام نہ پیا تھا کہ زمین تھرائی عمرو سمجھ گیا کہ کچھ آفت
آئی اس عرصہ مین پتلا زمین سے فرستادہ افراسیاب نکلا عمرو اُسے دیکھکر مہتاب کے ادہی کہکر لپٹ گیا اُسنے
کہا دور ہو نہین مگر عمرو نے رخسار پر رخسار رکھکر مُنھ سے سفوف بیہوشی جو پھونکا اُسکی ناک مین وہ گیا چھینک آئی اور
مہتاب بیہوش ہو گیا ادھر پتلے نے کہا اے مہتاب یہ عمرو ہے حکم شہنشاہ ہے اسے گرفتار کرے ہر چند پتلا پکارا
کیا مگر مہتاب بیہوش ہو چکا تھا سنتا کون ناچار پتلا بڑھا کہ مین مہتاب کے قریب جاکر حکم شہنشاہ ادا کرون عمرو
نے پتلے کو آتے دیکھکر جال الیاسی اسپر مارا کہ پتلا جال مین پھنسا عمرو نے جال سے ایک جگہ پتلے کو باندھ دیا اور برق کو
کھولدیا اور مہتاب کو مار ڈالا آواز دارو گیر آنے لگی غل ہنگامہ اور شور بلند ہوا تاریکی ہو گئی ملازم مہتاب کے جو چند
ساحر باہر بیٹھے تھے وہ دوڑے اس اندھیرے مین جسنے قدم کمرے مین رکھا عمرو اور برق نے نیچے اُتارے کہ گردن کٹ
گئی اور زیادہ شعلے اُٹھنے لگے بہت ساحر ڈر گئے جو دو ایک باقی وہ مارے ڈر کے باہر ہی سے باہر بھاگ گئے کہ نہین معلوم

اندر کیا آفت ہے الغرض بعد کچھ دیر کے وہ آفت دور ہوئی عمرو نے پتلے کو جال سے نکالکر چھوڑ دیا اور کہا جاکر اُس مسخرے افراسیاب سے کہدینا کہ ابدولت واقبال تجھے عنقریب قتل کیا چاہتے ہین پتلا یہ حال سُنکر جال سے چھوٹتے ہی بھاگا اور عمرو نے جو کچھ مہتاب کا مال واسباب تھا وہ لوٹ کر داخل زنبیل کیا برق کو لیکر صحرا مین آیا برق نے کہا اُستاد فرمایئے کیا قصد ہے کہا بیٹا اپنی راہ لو الگ الگ چلو وقت پر آنا برق سلام کرکے ایک سمت جست وخیز کرتا ہوا روانہ ہوا اور عمرو ایک طرف کو چلا لیکن پتلے نے خبر مرگ مہتاب جادو افراسیاب سے جاکر کہی اور اپنا جال مین گرفتار ہونا جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا افراسیاب کو یہ حال سُنکر غیظ وغضب طاری ہوا اور خود قصد کیا کہ جاکر عمرو کو پکڑ کر لاؤن اہل دربار نے دست بستہ عرض کیا کہ ای شہنشاہ ساحران ایک متنفس شاطر حمزہ کو گرفتار کرنے جانا حضور کو مناسب نہین بہت بندگان حضور ایسے ہین کہ حمزہ تک کی گرفتاری کو کافی ہین چہ جائے کہ ایک عیار اُسکی کیا حقیقت ہے آپ ایک طلسم مین کسی ملازم کو اپنے ایک سحر ایسا تعلیم فرماکر بہر گرفتاری عمرو روانہ فرمایئے کہ عیار جس رنگ وقطع سے سامنے آئین وہ پہچان لے اور گرفتار کرکے حاضر حضور کرے افراسیاب عرض اُنکی سُنکر سمجھا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین اور بنگاہ غضب باغ کے ایک چمن کی طرف دیکھا وہ چمن اُسکی گرمی آتش نگاہ سے جلنے لگا اور خود بھی شعلہ بنکر اُس آگ کے اندر غائب ہوا بعد لمحہ کے جو برآمد ہوا سب نے دیکھا کہ ایک تختی جواہر کی ہاتھ مین تھی اُس تختی پر ایک تصویر زن حسینہ کی کھنچی تھی کہ ؎

اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری ✤ ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری ✤

افراسیاب نے دستک دی زمین شق ہوئی اور ایک ساحر نکلا نہایت کریہ منظر بدہیئت تھا اُسنے وہ تختی اُس ساحر کو دیکر حکم دیا کہ اے آذر جادو جلد روانہ ہو عمرو عیار مہتاب کو قتل کرکے ہنوز اسی جنگل مین ہے اُسے تلاش کرکے گرفتار کر لا اور اُسکے پہچاننے کو یہ تصویر دیجاتی ہے جو شخص تجھے راہ مین ملے پہلے تو اس تصویر کو دیکھ لینا یہ تصویر گو کہ عورت کی ہے مگر جو شکل عیار تبدیل کرکے آئیگا اور اُسکی جو صورت کہ اصل مین ہوگی ویسے ہی یہ تصویر ہوجائیگی اور اگر وہ عیار نہوگا تو یہ تصویر جیسی اسوقت عورت کی ہے ویسی ہی رہیگی آذر جادو وہ تختی تصویر کی لیکر روانہ ہوا اور مہتاب کے جنگل مین پہونچکر چار طرف عمرو کو ڈھونڈھنے لگا لیکن عمرو بھی اُس جنگل مین ایک مقام پر بیٹھا دل سے کہہ رہا تھا کہ اے عمرو دیکھیے انجام کار یہان آنے کا کیا ہوتا ہے لاکھون ساحر موجود ہین کہانتک قتل ہوسکین گے مقدمہ طلسم ہے نہین معلوم لوح طلسم کہان ہی خدا جانے اسد پر کیا گذری کدھر گیا ہے زندہ ہی یا مرگیا اس سوچ مین عمرو بیٹھا تھا کہ ایک ساحر کو ہر طرف تجسس کنان دیکھا کہ جیسے کسی کو ڈھونڈھ رہا ہی عمرو نے دل سے خیال کیا کہ اس حرامزادے کو بھی مارنا چاہیئے جو ساحر کم ہو وہی سہی یہ سوچکر ایک ساحر کی صورت بناکر چلا اور آذر جادو نے دیکھا کہ ایک جادوگر مہیب صورت کہ جسکے کان آنکھ ناک سے شعلے آگ کے نکلتے ہین چلا آتا ہی آذر جادو خود قریب اسکے آگیا اور پوچھا تم کون ہو عمرو نے کہا اپنا نام بتایئے آذر نے نام اپنا بتا دیا اور کہا عمرو کو ڈھونڈھنے آیا ہون عمرو نے کہا مین بھی اسی فکر مین ہون مہتاب جادو کا عزیز ہون جبسے خبر اُسکے مرنے کی سُنی ہے تلاش عمرو کی کرتا ہون آذر

بولا کہ چلو ہم تم چلکر ذکر کرین عمرو اُسکے ساتھ ہوا اور اس فکر مین تھا کہ قابو پاؤن تو قتل کرون لیکن آذر جادو کو یہ خیال
آیا کہ شہنشاہ نے کہدیا تھا کہ جو راہ مین ملے پہلے تو تصویر کو دیکھ لینا یہ سوچکر اسنے تصویر کو دیکھا تصویر نے صورت
اصلی عمرو کی پیدا کی تھی کہ توتڑی سا سر زیرہ سی آنکھین خوبانی سے کان کلیجہ کیطرح گال تاگا سی گردن رسی کیطرح
ہاتھ پاؤن نیچے کا جسم چھہ گز کا اوپر کا تین گز کا یہ حلیہ مبارک دیکھکر آذر جادو گھبرایا اور سمجھا کہ کوئی عیار ہی کہ مکاری
سے صورت اُسنے جادوگر کی بنائی ورنہ اصل صورت اُسکی ایسی ہی جیسی اس تصویر نے صورت بدلی ہی بس یہ دیکھکر
اُسنے کچھ سحر پڑھا کہ عمرو کے دست و پا کی قوت جاتی رہی اور ایک زنجیر جھولی سے اپنی نکالکر عمرو کے ہاتھ باندھے اور
لے کر چلا عمرو نے ہر چند کہا کہ اے برادر مجھکو کیون بلا سبب آزار دیتے ہو آذر نے کہا او مکار تو مجھسے عیاری
کرتا ہے تیرا ہی نام عمرو ہے مجھے تیرے حال کی خبر ہے عمرو کو غصہ آیا کہا بچا اب بچتے نہین معلوم ہوتے کوئی دم مین
جہنم رسیدہ ہوا چاہتے ہو ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار داخل طلسم ہوا ہی کوئی نہ کوئی آکر قتل کریگا آذر نے کہا مین
سبکو قتل کرونگا تیرے دھمکانے سے نہ ڈرونگا غرض عمرو کو لیکر چلا دور سے ضرغام شیر دل نے دیکھا کہ استاد کو کوئی
ساحر پکڑے لئے جاتا ہے یہ چھڑانے کی فکر مین کوس بھر آگے نکل گیا ایک جگہ اہیر گائے بھینس چرا رہا تھا اُسکے سامنے
صورت بدلکر آیا اور کہا دیکھو جھاڑی مین بھیڑیا بیٹھا تیری گائے کو تاک رہا ہے اہیر گھبرا کر جھاڑی کیطرف دوڑا
ضرغام نے پشت کیطرف سے کمند ماری حلقے کمند کے گردن مین پڑے ہوئے مُنھ سے بھی بولا نہ گیا ضرغام نے زمین مین
گرا کر بیہوشی منھ پر ملدی اہیر بیہوش ہوگیا کپڑے اُسکے اُتار کر آپ پہنے انگوچھا سر پر باندھا اور دھوتی باندھکر زانی
پہنکر اُسکی شکل دیکھکر ویسی ہی اپنی صورت بنائی اور لکڑی لیکر گاؤ وغیرہ چرانے لگا اہیر کو جھاڑی مین چھپا دیا اس
عرصہ مین آذر جادو مع عمرو یہان آکر پہونچا چونکہ دھوپ بھی تھی اور دور کا چلا ہوا آتا تھا اہیر کو دیکھکر کہا اگر تیرے پاس
لوٹیا اور ڈوری ہو تو پانی لاکر مجھکو پلا دے اہیر نے کہا گسیان تم گھام سے چلے آتے ہو کہو تو دودھ دوھکر لاؤن وہ
پیو جل نہ پیو آذر نے کہا اچھا لے آ اہیر نے ایک گائے کو چمکار کر پاس بلایا اور دودھ دوہا اور پیتل کی لٹیا مین بھر کر بیہوشی
ملاکر آذر کو دیا اُسنے چاہا کہ پیون مگر خیال مین آیا کہ مہتاب کو دو عیارون نے ملکر مارا ہے ایسا نہو کہ یہ بھی عیار ہو تصویر کو
دیکھ لو یہ سوچکر تصویر کو دیکھا اُسکی صورت بصورت اصل ضرغام ہوگئی تھی اُسنے فوراً ضرغام کو سحر پڑھکر قید کر لیا
ہر چند ضرغام نے کہا کہ مین اہیر ہون مجھپر کیون ظلم کرتا ہی نیکی کا عوض یہی ہی اُسنے کہا او نالایق تو بڑا مکار ہی مین خوب
پہچانتا ہون یہ کہکر جس زنجیر مین عمرو بندھا تھا اُسمین اُسے بھی باندھکر آگے بڑھا عمرو نے کہا مین کہتا نہ تھا کہ ہزارون
عیار طلسم مین آئے ہین اب ہم دو کو گرفتار کیا تو کیا کوئی دم مین تو ہلاک ہوا چاہتا ہی مناسب ہی کہ ہماری اطاعت کر
آذر جادو دل مین ڈرا کہ یہ سچ کہتا ہی عیار سب طرف پھیلے ہین دیکھیے کیونکر طلسم باطن مین پاس شہنشاہ کے پہونچتا
ہون لازم ہی کہ اب جو راہ مین ملے بغیر تصویر دیکھے اس سے بات نہ کرون یہ تہیہ کرکے آگے روانہ ہوا لیکن عیار جو سب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مستغرق ہین اور دمبدم مقام بلند پر جاکر ایک دوسرے کے حال کو دریافت کرلیتا ہی انہین سے برق نے ایکجگہ دور سے دیکھا کہ ایک ساحر دو عیار گرفتار کیے لیے جاتا ہی دیکھکر پہاڑ کے درے مین بیٹھکر لہنگا پھریا اور سب سامان عیاری کسوت سے نکالکر صورت اپنی زن مہ جمال کی بنائی ہاتھ پانون مہاور سے رنگے پور پور چھلے پہنے ۔۔ ہاتھون مین وہ پور پور چھلے ؛ تھے جنسے بجون طپان مچلے ؛ لہنگا لہگام کا بنا چہری سرخ رنگی اوڑھی سیندر مانگ مین بھرا پٹیان پار کے کاجل آنکھون مین لگایا بندیا اور ٹیکا ماتھے پر لگایا جھکے اور ترکیان کانون مین پہنین ہاتھون مین پہونچیان اور پانون مین کڑے اور دسون پیر کی انگلیون مین انوٹ بچھوے پہنکر بوتل شراب کی آغشتہ بدارو ے بیہوشی ہاتھ مین لی ایسی صورت بدلی کہ جیسے کلوارن ہوتی ہی مگر وہ حسن وجمال رنگ و روغن عیاری سے درست کیا کبت سندر روپ سروپ مہامن یون لکھے جیسے آنکھون مین لیجے ؛ جیون مور سو جیون کے چھب دیکھے دکھی چھب دیکھے ہی چھیجے ؛ پان کھوات مہارا و سارس چاہے تو چیندر کو ندیجے ؛ اٹک اور بنا دُبنے نہ بنے ٹھک بیٹھے ہی مکھ کو دیکھا ہی کیجے ؛ الحاصل وہ دلفریب گھونگھٹ نکالے ہاتھ مین بوتل شراب کی لیے اٹکھیلیان کرتی طرف آذرجادو کے چلی ۔۔ وہ اس طرح سے اچپلی آتی تھی ؛ قیامت جلو مین چلی آتی تھی ؛ آذرجادو کے سامنے جب ہوکر نکلی اُسنے دیکھا ایک مہ پارہ حسین شوخی و ناز و ادا بھری ہے رشک وہ حور و پری ہے مستانہ چال چلتی دل عاشق کو پانون سے ملتی آتی ہے ۔۔

ہی نام خدا ادا چھرے کچھ زور و تماشا
گات ایسی پھبن قہر پھبن اور جھمکڑا
جادو ہی نگہ چھب ہی غضب نور ہی مکھڑا
غارتگر دین وہ بت کافر ہے سراپا

یہ آپ کی زلمت
اور اُسپہ ملاحت
اور قد ہی قیامت
اللہ کی قدرت

دیکھتے ہی آذرجادو مائل ہوا اور کہا بی کلوارن ذرا ادھر آؤ تھوڑی شراب دیتی جاؤ اس نازنین نے ذرا سا گھونگھٹ ہٹاکر مسکراکر اسکی طرف دیکھا اور کہا یہ شراب بکاؤ نہین ہے آذرجادو نے جب اُسکے رُخ زیبا کو دیکھا عقل و ہوش کھو یا کہ مطلع - چشمم بتو افتاد وجود م حک شد ؛ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ؛ آذرجادو قریب گیا اور کہا کہان جاتی ہو اس غنچہ لب نے متبسم ہوکر کہا جہان میرا جی چاہتا ہے تم پوچھنے والے کون ہو کوئی کوتوال ہو آذرجادو نے دیکھا کہ یہ ہنس ہنسکر باتین کرتی ہی معلوم ہوتا ہے کہ راضی ہے یہ سمجھکر ہاتھ پکڑ لیا اُسنے ہان ہان کرکے کہا دیکھو کوئی آجائیگا مین بدنام ہون گی تمھارا کچھ نہ جائیگا آذرجادو نے کہا

کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ذرا چلکر سامنے درخت سایہ دار کے نیچے ہم تم دونون بیٹھین شراب پئین دو دو باتین
کرین پھر چلی جانا جلدی کیا ہی ہمارے تمھارے ملاقات ہو جایگی ہمیشہ اطاعت کرون گا جو کچھ
کہاؤن گا وہ دون گا وہ نازنین کھلکھلا کر ہنسی اور کہا ملاقات اپنے گھر والون سے کر دکیا
میرے خاوند نہین ہے مین ایسے راہ گیرون سے بات نہین کرتی آذر منتین کرنے لگا پاؤن پر
سر دھرنے لگا کہا مین اسی طلسم مین رہتا ہون مسافر نہین ہون مصاحب افراسیاب
ہون اس مہوش نے کہا تم کوئی ہو مین ایسی شوخ دیدہ نہین ہون جو یکایک مردون کے
دم پر چڑھ جاؤن آذر سمجھا کہ یہ ناز معشوقانہ کرتی ہے جس زنجیر مین عمرو اور
ضرغام بندھے تھے اُسے اپنی کمر سے باندھا اور کلوارن کو گود مین اُٹھا کر چلا
وہ نہین نہین کیا کی اُسنے درخت کے نیچے لا کر اُتارا اور کمر سے اپنی چادر کھولکر بچھائی
عمرو اور ضرغام کو درخت سے باندھا اُس معشوقہ کو بٹھایا اور کہا
میری جان تجھپر جاتی ہے تو میرے پہلو مین بیٹھکر دل غمگین کو شاد کر اُس ماہ پیکر
نے ٹھنڈھی سانس بھر کر یہ شعر پڑھا کہ شعر ہم آزما چکے ہین بہت سرد و گرم عشق ؛
اسکو فریب دو کہ جو ناکردہ کار ہو ؛ آذر جادو نے گلے لگایا اور بوسہ لینے کو
منھ بڑھایا اُسنے ہاتھ سے منھ ہٹا دیا کہا بس بس مجھ سے ایسی باتین نکرو
یہ منھ دیکھے کی محبت ہے مردون کی ذات بیمروت ہے خیر اگر مجھ سے دار و مدار
منظور ہے قسم سامری کی کھاؤ کہ کسی عورت سے سوا تیرے بات نکرونگا
آذر جادو نے قسم کھائی کلوارن نے جام شراب سے بھر کر دیا
اُسنے جب جام ہاتھ مین لیا خیال آیا کہ تو نے تصویر کو نہین دیکھا
لازم ہے کہ بنا بر احتیاط تصویر دیکھ لے پھر اس محبوبہ سے داد عیش و خرمی
دے یہ سوچکر تصویر دیکھی اسنے صورت اصلی برق کی پیدا کی تھی آذر
جادو نے کچھ سحر پڑھکر کلوارن پر پھونکا کہ رنگ و روغن عیاری اُڑگیا
اور برق کی صورت اصلی ہو گئی اُسنے اسکو بھی زنجیر سے باندھ لیا اور کہا
عیارون نے تار باندھا ہے کہ قدم قدم پر آکر دھوکا دیتے ہین عمرو نے
کہا او حرامزادے اب کیا بچ بھی جائیگا کوئی آن مین قتل ہوا چاہتا ہے
آذر خوفناک ہوا مگر ان تینون عیارون کو لیکر چلا دور سے جانسوز نے دیکھا

پیچھے پیچھے چلا اتفاقاً ایک جگہ جنگل مین کسی ساحر کا باغ بنا تھا نہایت سرسبز و آراستہ پھولو نسے بھرا ہوا

عجب باغ تھا رشکِ مینو سواد
اگر دیکھے رضوان تو ہو شاد شاد
کرے یاد جنت کی کم ایک بار
کہ دیکھی نہین خلد مین یہ بہار

آذر جادو از بسکہ تھکا ماندہ تھا اس باغ کے اندر آیا اور ایک چمن مین ٹھہرا جانسوز نے اسے باغ مین جاتے دیکھکر اپنی صورت مالی کی بنائی بیلچہ ہاتھ مین لیا قینچی درختون کی سرتراشی کی کمر مین گھرسی پھول جھولی مین بھرے اور باغ مین آیا جنگل سے ایک درخت کھود تا لایا اسے چمن مین بویا آذر جادو سمجھا کہ یہ اس باغ کا باغبان ہے درخت لینے گیا تھا اب آیا ہے پاس جاکر کہا اے مالی یہ باغ کسکا ہے جانسوز نے نام بناکر کہدیا کہ ملکہ بنفشہ جادو کا آذر سمجھا کہ طلسم مین ہزارہا ساحرہ رہتا ہے کوئی بنفشہ بھی ہوگا یہ سوچکر خاموش ہو رہا لیکن مالی نے دو ایک گلدستے اور گردے بناکر ٹوکری مین لگائے بیچ مین اُسکے میوہ رکھا اور سامنے آذر کے ڈالی لگائی اُسنے کچھ روپیہ انعام دیا ڈالی سے میوہ نکالکر چاہا کھاؤن پھر یاد آیا کہ تصویر دیکھیون تصویر جو دیکھی وہ بشکل اصل جانسوز بنگئی تھی اُسنے کہا او نابکار باغبان تو مجھے فریب دیتا ہے معلوم ہوا کہ تو عیار ہے جانسوز نے چاہا کہ بھاگ جاؤن لیکن اُسنے سحر کرکے اُسے بھی گرفتار کیا اور اُسی بجر سے باندھکر مارے خوف کے اُس باغ مین نہ ٹھہرا پھر ان سب کو لیکر چلا جب کچھ راہ طے کی خیال کیا کہ مین کہین مخفی ہوکر بیٹھون اور عرضی شہنشاہ کو لکھون کہ مجھے عیارون نے گھیرا ہے چار کو تو مین نے گرفتار کیا ہے لیکن ابھی معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہین حضور ساحرون کو میری مدد کے لئے بھیجین اور اُن قیدیون کو منگوالین کہ مین انکے سبب سے اُڑکر نہین جاسکتا اگر اکیلا ہون تو اُڑکر بزورِ سحر آپ کی خدمت مین آؤن بس یہ تصور کرکے چلا کہ کوئی جگہ عافیت کی ملے تو ٹھہرون لیکن ابکی بار نظر کردہ شاہ مردان یعنی مہتر قران نے دور سے دیکھا کہ ایک ساحر اُستاد کو مع تین عیارون کے گرفتار کیے لیے جاتا ہے بحر عیاری مین غوطہ زن ہوا اور گوہر مقصد حاصل کیا کہ اے قران چار یہ عیار پے درپے واسطے قتل اس نابکار کے گئے کیا سبب ہوا جو گرفتار ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اسکے پاس ایسا سحر ہے کہ جو اُسکے سامنے جاتا ہے پہچان لیتا ہے ایسی کوئی فکر کرو کہ نہ منہ سے بولو نہ اسکے پاس جاؤ اور مار ڈالو یہ سوچکر گلشن مکاری کی سیر کرنے لگا آخر گل مراد سے دامن بھرکر اُسکے آگے راہ تجویز کرکے کہ ادھر ہی سے آئیگا جاکر ٹھہرا اور جنگل سے لکڑیان جلدی جلدی کاٹ کر چار طرف ستون بنائے اور چھت پر پٹیان بچھادین اور ساری چھت پر بلیدار درخت کی بیل چھادی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مندھی کسی فقیر کی ہے غرض اس مندھی کے دروازے پر سیلی تاگے ٹانگکے منکے سے درست ہوکر تہمد باندھکر الف آزادی قشقہ کی طرح ماتھے سے ناک تک کھینچکر تلک پیشانی پر دیکر بیٹھا ایک ٹھیک آگے رکھلی گرم اپنے نکڑ مین بڑی بڑی سلگادین اور دوا دافع بیہوشی روئی مین بھرکر نتھنون مین رکھی کہ دھوان تاثیر نہ کرے سیر دن بیہوشی لکڑیون مین ڈالی کہ دھوان چار طرف پھیلا بیچ مین لکڑیون کے آپ بیٹھا کہ بعد تھوڑے عرصے کے آذر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جادو چار دن عیارون کو لیے آکر پہونچا دیکھا ایک فقیر بیٹھا اپنی موج مین جھوم رہا ہی ٹھیک رکھی ہی دھونی رمائے
ہی دسینا ٹھیک مین گھر سا ہی منڈھی کی ایک طرف تلسی کا پیڑ لگا ہی آسنی بچھی ہی سامنے چلم گانجہ پینے کی رکھی ہی
زیل دھرا ہی تپسّی معلوم ہوتا ہی آذر جادو نے یہ دیکھکر آگے بڑھ کے پالاگن کی ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا کہا باباجی
کچھ اشیس دو بچھڑے عیار میرے فراق مین پھرتے ہین مین کھیم کسل سے افراسیاب کے پاس پہونچ جاؤن
اس فقیر نے یہ باتین سنکر اسکی طرف بنگاہ قہر گھورا آذر نے دیکھا کہ آنکھین لال لال ہین مارے خوف
کے بیٹھ گیا یہان تک کہ خوب دھوان بیہوشی کا اسکے دماغ مین پہونچا اسوقت فقیر نے کہا او نالائق مین
بھی عیار ہون تجھے قتل کرنے یہان بیٹھا ہون آذر یہ کلام سنکر گھبرایا اور چاہا کہ اٹھکر پکڑ لون بیہوشی دماغ
مین پہونچ چکی تھی اٹھتے ہی گرا قران نے اٹھکے بغدا مارا کہ سر کے ہزار ٹکڑے ہوے برفباری سنگباری
ہونے لگی ہول خیز صدائین آنے لگین بعد لمحہ کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من آذر جادو بود سر سے
اسکے ایک طائر خوشرنگ نکلا افسوس افسوس کہتا طرف افراسیاب کے چلا اور عمرو اور تینون عیار
رہا ہوے قران نے تسلیم کی عمرو نے شاباش کہی اور سب عیارون کو رخصت کیا ہر ایک الگ الگ
روانہ ہوا اور صحرا مین جاکر ایک دوسرے کی نظر سے چھپ گیا اور عمرو بھی بطور مخفی چلا اس عرصہ مین
رات ہوگئی کہ مسافر چرخ سراے مغرب مین جاکر فروکش ہوا اور سیار دخشت فلک رفقاے ثوابت انجمن
سپہر مین رونق بخش ہوا جانوران صحرائی آرام پذیر ہوے طائران دشت بسیرا درختون پر لینے لگے ابیات

شب چو سراپردہ کحلی کشید — مہر فلک شد ز جہان ناپدید
زنگی شب برمہ و بر اختران — خندہ زنان دست بدامان کشید
از چمن طائر نیلو فرے — نسترن و نرگس و گل بشکفید

عیار سب درہ ہاے کوہ مین استقامت پذیر ہوکے کسو تہائے عیاری سے روٹی نکالکر کھائی جھرنون
سے پانی پیا شکر رزاق عالم کیا سو رہے لیکن عمرو تو نہین فاقہ سے درہ کوہ مین ٹھہرا دل سے کہا
زنبیل سے روٹی نہ نکالونگا حمزہ کی نوکری مین یہی نقصان عظیم ہی کہ اپنے پاس سے کھانا پڑتا ہی رات کا
وقت ہی کہین جا بھی نہین سکتا دن بھر کمبخت آذر نے قید رکھا خراب صبر کرون بھوکا سو رہون غرض
ایک جگہ پتھر کی چٹان پر لیٹا جب بہت بھوک نے غلبہ کیا اٹھکر درختون کے پھل توڑے اور کھاکے
زنبیل سے بہت افسوس کرکے سوکھے ٹکڑے روٹی کے نکالے بھوک کو دور کیا اور لیٹ رہا مگر وہ طائر جو
سر سے آذر کے نکلا تھا باغ سیب مین پاس افراسیاب کے آیا اور بآواز بلند پکار کر کہا کہ اے بادشاہ
طلسم آذر جادو مارا گیا افراسیاب یہ خبر سنکر تھرانے لگا مارے غصہ کے ہونٹھ چبانے لگا اور ایک ساحر

ارماق جادو سے کہا کہ تم جاکر فلان صحرا مین لاش آذر کی پڑی ہی اُٹھا کر دفن کردینا اور جو تصویر کہ مین نے اُسے دی تھی واسطے گرفتار کرنے عیارون کے وہ اُسکے پاس ہوگی اُسے لاکر مجھے دینا مین صبح کو ایک ایسے ساحر کو بھیجونگا کہ وہ سب عیارون کو گرفتار کرلائیگا اسوقت رات ہوگئی ہی تم بھی جنگل مین نہ ٹھہرنا تصویر لیکر لاش دفن کرکے چلے آنا یہ کہکر افراسیاب مشغول عیش وآرام ہوا اور ارماق وہان سے جہان آذر مارا گیا تھا آیا لاش اُسکی دفن کی اور تصویر لیکر پھر گیا جاکر افراسیاب کو دی اس عرصے مین رات تمام ہوئی سلطان مشرق جلوہ زن ہوا اور شعاع کی سے چرخ شعبدہ باز پر آیا نظم

صبح کہ قندیل زر آفتاب / شعلہ زد از گنبد نیلے قباب
مہرۂ مہر از دل صندوق چرخ / یافت ز انوار فلک انقلاب
صنعت مشاطۂ صبح سفید / باز کشود از رخ زنگی نقاب
جوہری چرخ جواہر فروش / کرد عیان دانۂ در خوش آب

دم سحر عیاران نامور نے اطاعت خدا مین گردن جھکائی جب فارغ ہوے کمر ہمت چست باندھکر اپنی اپنی جگہ سے آگے راہ لی افراسیاب بھی خواب نوشین سے بیدار ہوا اور باغ سیب مین جاکر سریر جہانبانی پر بیٹھا ارکان سلطنت حاضر ہوے ناچ سامنے ہونے لگا دور جام شراب چلنے لگا جب دماغ افراسیاب کا بادۂ ناب سے گرم ہوا چند ساحرون کو حکم دیا کہ عمرو اور چار عیار طلسم مین آئے ہین اور ساحرون کو قتل کرتے ہوے قریب دریاے خونروان پہونچ چکے ہین اور مہرخ صحراے نرگس زار تک اسلام دینی حسین کو ڈھونڈھتی ہوئی جاتی ہی اور اسد وغیرہ بھی درہ کوہ مین چھپے بیٹھے ہین لہذا تم لوگ اب عیارون کے فراق مین نہ جاؤ بلکہ جہان اسد بیٹھا ہی اسطرف جاؤ کہ وہین مہرخ بھی آتی ہی اور عیار بھی آتے ہین سبھی سب کو گرفتار کرنا یہ کہکر تھوڑی سی خاک اُن ساحرون کو دی کہ یہ مٹی قبر سامری و جمشید کی ہی جس ساحر پر تھوڑی سی خاک ڈالدوگے گو کہ کیسا ہی زبردست ہوگا مگر بیہوش ہوجائیگا وہ ساحر کہ نام اُنکے بروقت مقابلہ مہرخ بیان ہونگے خاک لیکر روانہ ہوے لیکن حال عیاران سنیے کہ کوہ ودشت طلسم طے کرتے چست وچالاک اپنے اپنے سایہ سے رم کرتے چلے جاتے ہین اور سب الگ الگ ہین عمرو ونات بھوکا پیاسا یہ سوچتا چلا جاتا ہی کہ کوئی گاؤن یا شہر ملے تو عیاری کرکے صبح کا وقت ہی بھنی کرون لی در بدی کھاؤن اسی سوچ مین کچھ دور چلا تھا کہ سامنے ایک سواد شہر دکھائی دیا یہ جلد راہ طے کرکے قریب حصار شہر آیا دیکھا چار دیواری اسکی سنگ مرمر کی بنی ہی منقش ورنگین ہی دروازہ فولادی لگا ہی مثل چشم انتظار عاشق کھلا ہی کوئی دربان نہین ہی بلکہ یہان کوئی انسان نہین ہی عمرو اندر شہر کے

گیا یہان دکانین آراستہ تھین جا بجا اشیاے نفیسہ وا قمشۂ و اجنسۂ لطیفہ کا ڈھیر لگا تھا لیکن کسی دکاندار کا پتہ نہ تھا کسی سمت جوہری کی دوکان کہین بزازہ کسی طرف صرافہ تھا مگر کوئی نظر نہ آتا تھا عمارتین مرتفع و بلند جگہ دلپسند مکانات شہر کے خالی نہ کوئی انکا وارث نہ والی عمرو سیر کرتا ہوا ہر طرف شہر مین پھرا ایک سمت میدان نہ دیکھا وہان قلعہ مستحکم اور نہایت استوار بنا تھا تا سقف سپہر دوار بلند و مرتفع تھا کہ نظم

یکے قلعۂ دیدہ گزنہ محکمی
گز و خیرہ گشتہ سر آدمی

ز بامش سر چرخ کوتاہ دست
سپہر بلند از بلندیش پست

سر بر جہان بر کشیدہ بجاہ
دران قلعہ ہمچون ستارہ بماہ

فلک نقشی از طاق ایوان او
مہ و مہر و بہرام دربان او

دروازہ اس قلعہ کا بھی کھلا تھا کوئی روکنے والا نہ تھا عمرو اندر گیا دیکھا ایوان شاہی بنا ہی تخت جواہر کار بچھا ہی گرداگرد تخت کے کرسیان اور دنگل آراستہ ہین چار کرسیان قریب تخت بچھی ہین اُنپر پتلیان کاغذ کی بیٹھی ہین عمرو جب اور آگے بڑھا پتلیون نے کہا کیون سوے تو یہان بھی آیا عمرو پتلیون کو بولتے دیکھکر حیران ہوا خیال کیا کہ مقام طلسم ہی ایسی باتون کا کچھ تصور نکرو اور یہان سے نکل چلو یہ سوچکر قلعہ سے باہر نکلا شہر مین آکر دکانین خالی مالک سے پاکر کچھ چیزین اُٹھا کر چاہا کہ زنبیل مین رکھلون کہ یکایک زمین شق ہوئی انھین چار پتلیون مین سے جو قلعہ مین تھین ایک پتلی نے زمین سے نکلکر عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا موذی کا ٹے چوٹٹے خیریت اسی مین ہی کہ جو چیز اُٹھائی ہی رکھدے عمرو نے جو اُٹھایا تھا جلدی سے رکھدیا پتلی نے ہاتھ چھوڑ دیا اور زمین مین سماگئی عمرو آگے چلا پھر لالچ آیا کہ افسوس یہ سب چیزین مفت جاتی ہین پھر ایک جگہ سے کچھ اسباب اُٹھایا فوراً زمین شق ہوئی عمرو سمجھا کہ پتلی آئی وہ چیزین لیکر بھاگا اور بہت دور جا کر ایک گلی مین ٹھہرا جیسے ہی پاؤن لگے تھے کہ پتلی نے زمین سے نکلکر ہاتھ پکڑ لیا اور کھینچتی ہوئی وہین لائی جہان سے عمرو نے وہ چیز اُٹھائی تھی عمرو کا کچھ بس نہ چلا ناچار جو کچھ لیا تھا وہ سب رکھدیا پتلی غائب ہوگئی اور عمرو نے بمجبوری وہان سے آگے کی راہ لی دل مین کہتا تھا کہ کل سے آج تک دو کوڑیان بھی نصیب نہ ہوئین کیا بدقسمتی ہی آخر لاچار ہوکر اس شہر سے باہر نکلا اور جنگل کا راستہ لیا یہانتک کہ بعد قطع منازل دریاے خونخوار پر پہونچا دیکھا کہ بحر زخار ہی مواج تھا رہی نہنگان خون آشام دمبدم سر پانی سے نکالتے ہین غوطہ مارتے ہین ع سہمگین آبے کہ مرغابی درو ایمن نبود + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود + بلکہ اشعار

آب تھا یا کہ بحر تھا زخار
جس کا ہر قطرہ موج تھا نہ دار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

موج کا ہر کنارہ طوفان پر
گذر آب جب نہ تب دیکھا
مارے چشمک حباب عمان پر
ساحل اسکا نہ خشک لب دیکھا

بیچ دریا پر پل بنا ہی لیکن وہ دھوئین کا ہی تین درجے پل کے ہین اوپر کے درجہ مین ہزار ہا برج نبے ہین پریان اور دیو بوقین اور شہنا منھ سے لگائے کھڑے ہین اگر ایک بوق بجے سارے طلسم کے ساکن بیہوش ہوجائین برنزادین برج کے اندر موتی جھولیون مین بھرے اچھالتی ہین ایک درجے مین زنگی لڑرہے ہین سرکٹکر گر رہے ہین خون زخمون کا انکے بہکر دریا مین جاتا ہی بجاے پانی کے خون بہتا ہی ہر چند عمرو نے کوشش کی کہ دریا کے پار جاؤن کسی طرح ممکن نہوا کس لیے کہ حد طلسم ظاہر اور باطن کے درمیان مین یہ دریا واقع ہوا ہی اور اُس طرف طلسم باطن ہی بغیر حکم افراسیاب کوئی وہان نہین جا سکتا ہی ساحران نامی کے رہنے کی جگہ ہی ناچار جب عمرو نہ جا سکا روغن ورنگ عیاری لیکر ایک گوشہ مین بیٹھکر صورت اپنی پندرہ سولہ برس کے نوجوان کی بنائی ڈاڑھی مونچھ کپڑے سے باندھکر اسپر رنگ ایسا لگایا کہ چہرہ بھولا بھولا بچون کی طرح معلوم ہونے لگا آنکھون مین سرمہ کا دنبالہ دیا ہاتھون کو حنا آلودہ کیا انگرکھا بسنتی رنگا ہوا پہنا گلبدن کا پائجامہ زیب تن کرکے کنگنا کلائی مین باندھا بھاری اودگی مقیش کی پھندنے لگے موتی اسمین ٹکے پاؤن مین پہنکر زنبیل سے لٹیا اور ڈور نکالکر دریا مین شست پھینکی اور کنارے ڈور پکڑکر آپ بیٹھا اتفاقاً خمار جادو بہن مخمور سرخ چشم کی کہ یہ دونون معشوقہ افراسیاب کی ہین اور بڑی زبردست ساحرہ ہین طلسم باطن مین رہتی ہین اسوقت خمار جادو کسی کام کو گئی تھی پھری ہوئی اپنے گھر جاتی تھی جب قریب دریا کے پہونچی دیکھا ایک نوجوان کہ ہنوز سبزہ بھی اُسکے رخسار تابان پر آغاز نہین ہوا ہی سرو قامت سہی بالا ہی بحر حسن و جمال کا گوہر یکتا ہی ابرو ہلال فلک ہین بدر سیاہی کہ قطعہ

سنتے ہین کہ تھا حسن کا بانی یوسف
سب کہنے کی ہی بات کہ یون تھا وون تھا
رکھتا تھا کہان یہ نوجوانی یوسف
ہرگز بھی نہ ہوگا اسکا ثانی یوسف

شست ہاتھ مین لیے کھڑا ہی خمار جادو کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ شخص ایسا نادان ہی جو اتنا نہین جانتا کہ دریاے سحر ہی اسمین مچھلیان کہان یہان بھی شکار کھیلتا ہی لاؤ اسے سمجھاؤن اور مشقت بیفائدہ سے بچاؤن یہ سوچکر اپنے اژدہے پر سے اُتری اور قریب عمرو کے آئی کہا میان صاحبزادے یہ کیا سودا ہی کہ دریاے سحر سے مچھلیان شکار کرنا چاہتے ہو عمرو نے اسکے پکارنے سے نگاہ اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحرہ غیرت ماہ و مہر منیر کمسن لباس اور زیور سے آراستہ مالے مروارید کے گلے مین پڑے بال بال موتی

پروئے کہ ابیات

لٹین منھ پہ چھوٹی ہوئین سربسر — کہ بدلی ہو جون مہ کے ایدھر اودھر
وہ بن پونچھی ہونٹونکی مسی غضب — کہ منھ پر تھی گویا قیامت کی شب
فقط کان مین ایک بالا پڑا — کہے تو کہ تھا مہ کے ہالا پڑا
وہ پشوازاگری وہ نرگس کے ہار — وہ کمخواب کی بند رومی ازار
بندھا سر پہ جوڑا پڑی زرد شال — کمر کی لچک اور ٹھسک کی وہ چال
وہ شبنم کی انگیا بنی تنگ و چست — کنارون پہ مینا بنت کی درست
وہ اٹھتی ہوئی چین پشواز کی — وہ مسکی ہوئی چولی انداز کی
وہ مستی کا عالم وہ توڑے چھڑے — وہ پائون مین سونے کے دو دو کڑے

دیکھتے ہی عمرو کے منھ مین پانی بھر آیا کہ فاقے سے تجھے دو روز گزرے خدا نے شکار خوب فربہ بھیجا اس ساحرہ کو قتل کرکے زیور و لباس اوتار لو خیر کچھ قرض ادا ہو جائیگا یہ خیال کرکے اسکی جانب مسکرا کر دیکھا اور پوچھا کہ تم کیا کہتی ہو مین نے سنا نہین خمار جادو نے کہا مین یہ سمجھاتی ہون کہ یہ دریا اصلی نہین ہے بلکہ سحر سے بنا ہے اسمین شکار ماہی کرنا سراسر حماقت ہے اس رنج و تعب سے باز آ اور اپنے گھر جا عمرو نے کہا واہ ہم کئی مچھلیان شکار کر چلے کباب بھی لگاے اب دو ایک اور شکار کر لین تو جائین اور اپنی بی بی کو کباب کھلا کر راضی کرین خمار جادو نے جب سنا کہ مچھلیان یہ شکار کر چکا بحر حیرت مین غرق ہوئی اور کہا ایعزیز تو کہان رہتا ہے اور بی بی کا ذکر کیا کرتا ہے عمرو نے کہا ہماری شادی کل ہوئی تھی جب ہم بی بی سے اختلاط کرنے لگے اسنے کہا ہم دریاے خونروان کی مچھلیون کے کباب کھائینگے تو تمسے بات کرینگے ورنہ منھ سے نہ بولینگے یہ سنکر ہم مچھلیان پکڑ کر لیے جاتے ہین خمار اسکی بھولی بھولی باتین سنکر مارے ہنسی کے لوٹ گئی اور کہا او سوکھا ناولان جورو تیری فاحشہ ہے تجھے اسنے خراب کیا ہے کہ دریاے سحر پر جا کر کچھ بے ادبی کرے تاکہ مارا جائے اور مین مزے اوڑاؤن خبردار اب ایسی حرکت نہ کرنا میرے ساتھ چل تجھے چاندکی صورت کی جورو دلادون ایسی قحبہ عورت سے ہاتھ اٹھا عمرو نے یہ بات سنکر کہا خراب اور فاحشہ تو آپ ہوگی چل اپنا کام کر میری جان اپنی بی بی پر قربان ہے خمار جادو نے یہ خیال کیا کہ یہ ابھی بالکل بے سمجھ معلوم ہوتا ہے اور بچہ کمسن ہے کسی سے پھنسا نہین نوش وصل نیش فصل کا مزا چکھا نہین اسوجہ سے اپنی بی بی پر فریفتہ ہے اگر ہو سکے تو ایسے کمسن کو اپنے پاس رکھو اور اسکی رعنائی و زیبائی کی بہار لوٹو اب اس سے گفتگو سخت نہ کر کچھ لگاوٹ کی باتین کر یہ منصوبہ کرکے قریب عمرو کے آئی اور کہا اے رشک قمر کس منزل مین تم رہتے ہو

عمرو نے کہا کہ تمھارے دل مین رہتے ہین خمار جادو نے ہنسکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا لاؤ ہمین بھی اس مچھلی کے کباب جو تمنے شکار کی ہی کھلاؤ عمرو نے کہا خوب اگر ہم تمھین کباب کھلا دین تو اپنی بی بی کے لیے کیا لیجائین خمار جادو نے اسے گلے سے لگایا اور کہا ہم تمھاری بی بی بنین گے عمرو نے کہا سچ کہو تم ہماری بی بی بنوگی اسنے کہا ہان عمرو نے اسکو لپٹ کر خوب پیار کیا اور کہا ہمین جورو سے مطلب ہی خواہ تم ہو یا کوئی ہو چلو الگ چلکر بیٹھین اور کباب کھلائین خمار جادو کنارے دریا کے ایک درخت کے نیچے آکر ٹھہری عمرو نے چادر کمر سے کھولکر بچھائی اور اُسے بٹھایا اور جیب سے کباب ماہی نکالکر سامنے رکھے خمار جادو نے کہا اگر شراب بھی ہوتی تو لطف تھا عمرو نے کہا میرا گھر یہان سے قریب ہی ابھی لایا اور پھر کر کے بہت جلد آؤنگا مگر تمھین نہین لیجا سکتا کس لیے کہ زوجہ میری غل مچائیگی یہ کہکر اُٹھا اور گلیم عیاری اوڑھکر غائب ہوگیا خمار جادو سمجھی کہ بڑا ساحر ہی جب تو نظر سے پوشیدہ ہوگیا الحاصل عمرو نے بعد لمحہ کے زنبیل سے گلابی شراب کی نکالکر آغشتہ بدارو ے بیہوشی کی اور گلیم اُتار کر ظاہر ہوا اور سامنے خمار جادو کے شراب حاضر کی اُسنے جام بھر کر عمرو کو دیا عمرو نے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا جان جہان پہلے تم پیو اور لبون سے جام لگا دیا خمار جادو کو اُسکا اٹھلانا بہت پسند آیا اور مُنھ اپنا کھول دیا عمرو نے سارا جام حلق مین اونڈیل دیا حلق کے نیچے شراب کا اوترنا تھا کہ ایک چھینک آئی اور چکر کھا کر زمین پر خمار گری اور بیہوش ہوگئی عمرو نے زیور اور لباس اوتار لیا اور اُسکے بالون مین موتی پروئے تھے عمرو نے استرا نکالکر سارا سر مونڈ لیا کہ اب کون ایک ایک موتی نکالے اور خنجر لیکر چاہا تھا کہ اسے ذبح کرے کہ یکایک دریا مین تلاطم ہوا اور نگہبان دریاے خونروان کے دوڑے عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگیا لیکن پاسبان دریا خمار کو اٹھا کر پاس افراسیاب کے لیگئے اُسنے معشوق کا یہ حال دیکھکر افسوس کیا اور لباس پنہایا ہوشیار کیا حال پوچھا خمار جادو نے کہا ایک شخص دریاے خونروان پر مچھلیان پکڑ رہا تھا مین نے منع کیا اسنے کہا مین شکار کر کے کباب بھی لگا چکا ہون تو تم بھی کباب کھاؤ مین نے تعجب کر کے ایک کباب کھایا بیہوش ہوگئی یہ سب کہا مگر اپنا فریفتہ ہونا نہ کہا افراسیاب نے کہا وہ عیار ہوگا ای ملکہ طلسم مین عیار آئے ہین اب تم جہان کہین جانا کسی کے فریب مین نہ آنا ورنہ عیار قتل کر ڈالین گے بڑے دمباز اور جعلساز ہین مین نے ساحرون کو بھیجا ہی وہ آلین تو ملکہ حیرت جادو کو مع لشکر ساحران بہر جنگ مہرخ روانہ کرین اور اسد کو قتل کراؤن یہ کہکر دستک دی کہ چند ساحر خوشرنگ درختان باغ سے اڑکر پاس آئے اُسنے حکم کیا کہ جاکر جہان اسد او مہرخ بیٹھے ہون وہان کے درختون پر بیٹھو اور جو کچھ مشورہ وہ کرین وہ سب حال سنو اور مجھے آکر اطلاع دو طائر یہ حکم سنکر اوڑے اور اسد کی طرف چلے مگر عمرو دریا کے کنارے کنارے پھر روانہ ہوا اور اُس پار نہ جا سکا آخر کچھ عرصے کے بعد ایک پہاڑ کے قریب پہونچا دیکھا کہ یہ کوہ پُر شکوہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زیور سے گلون کے مثل عروس شب اوّل کے آراستہ ہو دامن کوہ مانند قلب پاکدامنون کے مصفا ہو کوسون تک زعفران کے کھیت ہین گلہاے زرد سے صحرا بسنتی ہو ؎

زردی گلون یہ چھائی تو ظاہر ہوا بسنت
دیکھو اگر تو رنگ یہ فصل خزان یہ ہی

بلکہ بیت پسند دلکو مرے چھاؤن ہی ببولونگی ✤ عجب بہار ہی ان روزون زرد بھولونگی ✤ پہاڑ سے آبشار ہو رہا ہی اور پر کوہ کے گانا ناچ ہوتا تھا صدا اُسکی سُنکر عمرو گھاٹیون کو طی کرکے سر کوہ پر آیا یہان عجب جلسہ نظر آیا دس بیس نازنین ماہ پیکر لباس زعفرانی اور ارغوانی زیب تن کیے بیٹھی ہین فرش ملوکانہ بچھا ہی ناچ ہو رہا ہی درخت مین جھولا پڑا ہی کچھ عورتین جھولتی ہین تھوڑی سی کھڑی پینگ دیکر جھلا رہی ہین جب پینگ بڑھتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ان کافرون کا ارادہ آسمان چھو لینے کا ہی ہر ایک مثل طاؤس مست جھومتی ہے جھولے پر وہ غرور حسن ہی کہ ہوا سے باتین کرتی ہی عمرو نے اُنھین دیکھکر چاہا کہ کسی درخت کی آڑ مین بیٹھکر شکل اپنی تبدیل کرون اور ان مہجبینون مین جا کر ملون لیکن اُنھون نے جیسے ہی عمرو نے پہاڑ پر قدم اپنا رکھا ویسے ہی غل مچایا کہ عمرو آیا عمرو کو کچھ بن نہ آیا اور گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا اور خیال کیا کہ یہ مرحلے طلسم کے ہین بغیر طلسم کشا کے فتح نہونگے ان عورتون پاس جانا بیکار ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ پتلیان بانیان طلسم نے علم نیرنج سے بنالی ہین ان سب کا حال لوح طلسم بتائیگی یہ سوچکر پہاڑ کے نیچے اُترا اور آگے کا راستہ لیا یہانتک کہ بعد قطع منازل اُس طرف آنکلا کہ جہان درۂ کوہ مین ایک ساحرہ کھڑی ہی اور اسد بیٹھا ہی ایک نازنین حور شمائل پہلو مین جلوہ گر ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ کوہ نہین ہی بلکہ برج حمل مین قران شمس و قمر ہی عمرو نے پکار کر کہا کیون اے چھوکرے خوب واسطے فتح کرنے طلسم کے تو آیا تھا کہ رنڈی بازی مین پڑ گیا اسد نے آواز عمرو کی پہچانی نگاہ اُٹھا کر دیکھا اور عمرو کو پہچانکر اُٹھ کھڑا ہوا کہا دادا جان آیئے واضح ہو کہ عمرو نے اسد کے باپ یعنی عرب کو اپنا بیٹا کیا ہی اس وجہ سے اسد انھین دادا کہتا ہی غرضکہ اسد نے تسلیم کی عمرو نے گلے لگایا دعاے جان درازی دی اور آکر درہ مین بیٹھا اور بھیانک ہو کر ملکہ مہ جبین کو دیکھا اور کہا اے اسد یہ کس بدقطع بدصورت عورت کو تو نے ہم پہلو کیا ہی لا حول ولا قوۃ کیا تیری بھی نیت ہی ملکہ یہ کلام سُنکر کچی پڑی اور شرمندہ ہوئی اسد نے کان مین کہا اے ملکہ یہ لالچی بہت ہین اگر اُنھین کچھ دو تو ابھی تمھاری تعریف کرنے لگین انکے بُرا کہنے کا کچھ خیال نہ کرو ملکہ نے کڑے جواہر کے ہاتھ سے اُتار کر عمرو کو دیے عمرو نے کہا اے ملکہ تیرے لائق یہ نواسا حمزہ عرب کا کب ہی تو وہ شاہزادی عالی وقار ہی کہ تیرے ہم رتبہ بڑے بڑے شاہان روے زمین نہین اسد اور دلارام اور ملکہ سب عمرو کی باتون پر ہنسنے لگے عمرو نے کہا خدا تمھین ہنستا ہی رکھے اسد نے کہا اے

ملکہ طلسم فتح ہوجائیگا دادا جان آگئے کیا غم ہے انشاء اللہ پہلوانون کو مین مارونگا اور ساحرون کو یہ فی النار کرینگے
ملکہ یہ باتین سُنکر خوش ہوئی لیکن حال سُنیئے کہ مہرخ جو بیس ہزار ساحر کا لشکر لیکر چلی تھی اسد کو ڈھونڈھتی
لشکر سے آگے اکیلی بڑھ آئی اور شکیل جادو سے کہا کہ تم لشکر عقب مین لیکر آؤ غرضکہ مہرخ بھی آکر قریب
اسی درہ کوہ کے پہونچی جہان اسد وغیرہ تھے دلارام جو پہرے پر کھڑی تھی اُسنے مہ جبین کو خبر دی
کہ نانی جان آپکی آتی ہین یہ سنتے ہی ملکہ سمجھی کہ ہم سبکو گرفتار کرنے کو آتی ہے کہا اب بڑا غضب ہوا اسد
نے کہا مین جاکر قتل کرتا ہون اور تلوار لیکر اُٹھا اور عمرو گلیم اوڑھکر پوشیدہ ہوگیا کہ مبادا گرفتار نہوجاؤن
تو کچھ نہوسکے گا لیکن جب اسد تلوار لیے سامنے مہرخ کے آیا اسنے کہا کہ اے شاہزادۂ عالی تبار یہ کس لیے آپ
مع شمشیر برہنہ تشریف لائے ہین مین آپکی دوست ہون اور اطاعت کرنے آئی ہون مہ جبین کی نانی ہون
میری بچی کہان ہے یہ باتین سُنکر مہ جبین اُٹھکر دوڑی اور مہرخ کے قدم پر گری اُسنے سر اُسکا سینے سے
لگایا اور کہا اے فرزند دیکھیے انجام ہمارا اور تمہارا کیا ہوا افراسیاب بڑا زبردست ہے مین بگڑ کر چلی تو آئی
ہون لیکن مقابلہ شہنشاہ نہین کرسکتی وہ چاہے گا تو ایک آن مین ہم سبکو برباد کر دیگا اسد نے کہا وہ
کیا گیدی ہے جو برباد کر دیگا خدا ہمارا حافظ و نگہبان ہے تم باطمینان تمام یہان بیٹھو ہم جانبازی و سرفروشی
کو حاضر ہین اگر تم ہماری شریک ہوئی ہو تو خدا کی رحمت پر تکیہ و بھروسا کرو مہرخ نے کہا یہ سب جو تم نے
کہا سچ ہے مگر ظاہر بھی کچھ دیکھا جاتا ہے اسد بولا کہ ریش تراشندہ منکران و سر برندۂ جادوگران یہان
تشریف لائے ہین ایک دن افراسیاب کو بھی مثل سگ نجس کے مار ڈالینگے مہرخ نے کہا سب کو
دیکھا ہے افراسیاب ایسا زبردست ہے کہ کوئی مقابلہ نہین کرسکتا لیکن مین جو آئی ہون تو کیا اب پھر تھوڑی
جاؤنگی چاہے جان رہے یا نہ رہے مقابلہ کرونگی اُسوقت دلارام نے کچھ فرش بچھایا سب بیٹھے لیکن عمرو
ظاہر نہوا کہ شاید یہ باتین اُسکی از راہ مکاری ہون اور چاہتی ہو کہ جب سب جمع ہوویں اُسوقت گرفتار
کرون غرضکہ جب سب بیٹھے پھر مہرخ نے کہا اے شاہزادے مین نے نجوم مین دیکھا ہے کہ تو قاتل بادشاہ طلسم
ہے اسوقت صفت اور شوکت افراسیاب بیان کرکے تیری شجاعت کا امتحان کرتی تھی بارے الحمد للہ کہ
تو قوی دل اور مرد مردانہ و شیر بیشہ جلادت ہے ع اینکار از تو آید و مردان چنین کنند • الحاصل یہ آپس مین
سب بیٹھے گرم سخن تھے کہ فرستادگان افراسیاب مین سے راہدار جادو آگر پہونچا اور مہرخ کو بیٹھے
دیکھکر للکارا کہ باش اے نمک حرام مثل مشہور ہے کہ دریا مین رہنا اور مگر سے بیر شہنشاہ سے بچکر کہان جائیگی مہرخ
نے اس ساحر کو آتے دیکھکر اپنے جھولے سے سحر کا گولا فولادی نکالا اور پڑھکر مارا کہ وہ گولا قریب راہدار
کے جاکر پھٹا اور اُسمین سے ہزار ہا پرکالے آتش کے مثل تیر شہاب کے نکلے اور راہدار پر چلے اسکے پاس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاک قبر جمشید ہی ایک چٹکی خاک اُسنے اوڑائی وہ پرکالے آتش کے دور ہوے اور پیشقدمی کر کے دوسری
چٹکی خاک کی مہرخ اور دلارام پر ڈالی کہ یہ دونون بیہوش ہوگیئن اُسوقت اسد نے اُٹھکر تلوار ماری
راہدار نے سحر پڑھکر جو پھونکا اسد بحس و حرکت ہوگیا اُسنے مع سہ جبین سبکی مشکین باندھلین اور لیکر چلا
عمرو نے جو یہ ماجرا دیکھا گلیم اُتار کر ظاہر ہوا اور کلہ فلاخن مین تیھر ساڑھے پانچ سیر کا بلورین ہشت پہل ترشا
ہوا رکھکر پکارا کہ ای راہدار جادو ذرا ٹھہر نا راہدار آواز سُنکر رکا کہ اتنے عرصے مین نشانہ عمرو کا بندھ گیا اور
ایسا تاک کر تیھر مارا کہ کاسئہ سر ترش کر دور جا گرا صداہاے مہیب پیدا ہوئین اور مہرخ ہوشیار ہوئی
دیکھا اُسنے کہ آندھیان اُٹھ رہی ہین اور شور بگیر بگیر کا بلند ہی یہ دیکھکر اُسنے سحر کیا کہ وہ آفت تو موقوف
ہوئی اور لاش راہدار جادو کی پڑی دیکھی اور ایک عجیب الخلقت انسان یعنی عمرو کو کھڑا دیکھا از بسکہ
عمرو کو پہچانتی نہ تھی چاہا کہ سحر کر کے گرفتار کر لون یہ بھی کوئی ساحر ہی عمرو اُسکے ارادہ پر مطلع ہوا اور فوراً
حباب بیہوشی مارا کہ مُنھ پر پڑ کر پھٹا اور بیہوشی آمیز پانی ناک مین مہرخ کے گیا کہ یہ بیہوش ہوگئی اور عمرو گلیم اوڑھکر
پھر چھپ گیا لیکن دلارام اور اسد وغیرہ کہ سب رہا ہو چکے تھے انھون نے مہرخ کو پھر ہوشیار کیا اُسنے
پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی اسد نے کہا کہ دادا جان نے راہدار کو مار کر ہم آپ کو چھوڑایا اور آپ نے اُنکو گرفتار
کرنا چاہا انھون نے پھر آپ کو بیہوش کر دیا اور یہان سے چلے گئے مہرخ نے کہا پھر انکو بلاؤ اسد نے
کہا آپ ہی بلائیے اُسنے بآواز بلند کہا ای شہنشاہ عیاران مین آپ کی بہت مشتاق ہون صورت مبارک
اپنی دکھائیے کیا مین قابل ملاقات نہین ہون جو مجھے آپ دیکھکر چھپ جاتے ہین عمرو نے کہا رونمائی
چاہیے اگر کچھ مُنھ دکھائی دو تو صورت دکھائیں اسد اور سب ہنسنے لگے اور مہرخ نے زیور اپنا اُتار کر رکھا
اور کہا لیجیے رونمائی حاضر ہی عمرو یہ دیکھکر ظاہر ہوا اور وہ زیور لیکر داخل زنبیل کیا مہرخ نے جو صورت
عمرو کی دیکھی جیسی کہ سابق مین ذکر کیگئی نہایت حقیر پائی سمجھی کہ یہ کیا کسی سے مقابلہ کریگا خواجہ نے اسکی
نگاہ پہچانی کہ مجھے بنظر حقارت دیکھتی ہی کہا تم جانتی ہو کہ یہ دبلا پتلا آدمی کیا کر سکیگا کسی سے کیونکر لڑیگا
مہرخ نے کہا تو بڑا فہیم ہی جو میرے دل مین آیا وہ پہچان گیا عمرو نے کہا مین پیشانی پر جو شکن پڑتی ہی اُسکی
سطر بنا کر پڑھتا ہون جو کسی آدمی کے دل مین آئے وہ بتلا دیتا ہون یہ باتین ہو رہی تھین کہ دوسرا
ساحر فرستادۂ افراسیاب فولاد جادو نام آکر پہونچا اور عمرو نے اُسکو دیکھکر کہا ای مہرخ تم بڑی ساحرہ
ہو دیکھین اس سے کیونکر لڑتی ہو کیونکہ فولاد نے آتے ہی پہلے ان سبکو دور ہی سے ڈانٹا تھا کہ خبردار ای
باغیان مین آپہونچا اب کہان بچکر جاؤگے مہرخ نے کہا ای عمرو پہلی بار تو مین بیہوش ہوگئی تھی مین نے
نہین دیکھا کہ تم نے کیونکر راہدار جادو کو مارا اسوقت دیکھون کہ اسے کیونکر قتل کرتے ہو عمرو نے کہا مثل سگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نجس کے اسے مارے ڈالتا ہون یہ کہکر بصورت اصلی جس طرح بیٹھا تھا اُسی طرح اُٹھکر سامنے فولاد جادو کے آیا اور للکارا کہ او بیحیا کیا بکتا ہی اور جھک مارتا ہی ادھر آ کہ تو میرا تنکا رہی فولاد جادو نے ایک ناریل جھولی سے نکالکر سحر پڑھنا شروع کیا عمرو نے بھی ایک ترنج نکالا اور کچھ بڑبڑانے لگا فولاد سمجھا کہ یہ بھی ساحر زبردست ہی غرضکہ عمرو نے کہا ای نالائق تو پرائے بھروسے پر لڑنے آیا ہی بس پشت تیرے اور ایک جادوگر آتا ہی فولاد نے یہ سنکر پیچھے پھر کر دیکھا عمرو نے اتنی دیر مین جست کر کے اسکے قریب اپنے تئین پہونچایا اور جب اسنے ادھر دیکھا کہ کوئی بھی نہین عمرو جھوٹا ہی دھوکا دیتا ہی بس عمرو کی طرف پھرا عمرو نے حباب بیہوشی منہ پر مارا کہ چھینک آئی اور چکر کھا کر گرنے لگا عمرو نے گرتے گرتے اسکے خنجر مارا کہ سر کٹکر دور گرا شور نشور قیامت آسا بلند ہوا اندھیرا ہوگیا مہرخ نے سحر پڑھکر دستک دی کہ وہ سیاہی موقوف ہوئی عمرو کو دیکھا کہ تسبیح لیے الگ کھڑے یا حافظ یا حافظ پڑھ رہے ہین کہ خداوندا بچانا مجھکو مہرخ پاس آئی اور کہا ای شہنشاہ عیاران سبحان اللہ کیا کہنا کتنا جلد اسکو آپ نے جہنم واصل کیا ہین آپ کی کنیز ہون آئیے بیٹھیے یہ کلام ہو رہے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی اور نقارون کے بجنے کی صدا آئی دیکھا تو آگے آگے نقارچی زری پوش بادلے کی پوشاک پہنے دمامے شتری اور فیل بجاتے جنکی صدا سے کوہ و دشت تھراتے ہین پیدا ہوے اور ساحرونکی سواریان ظاہر ہوئین اژدہا و ببر کاٹھرے کھینچے منہ سے انکے شعلے آگ کے نکلتے ساحر بزور سحر صورتین مہیب بنائے اسباب سحر کرنے کا لیے نمودار ہوے اور یکایک اس دشت مین آگ اور پتھر برسنے لگے اور ایک ہنس پر جسکا جسم مثل آگ کے روشن اور چمکتا تھا شکیل جادو بیٹا مہرخ کا اسپر سوار اور چالیس ہزار ساحر پرا باندھے اور آتش سکمے جانورون پر مثل طاؤس آتشین اور فیل آتشین وغیرہ پر بیٹھے چلے آتے ہین اور ماہ جادو اور مہرخ تخت پر سوار اژدہے اٹھائے لیکر آئے لشکر چوبیس ہزار کا بڑے کروفر سے آیا خیمے اور بارگاہین جملہ سامان حرب وضرب شکیل اپنے ہمراہ لایا اسکی سواری کا اسوقت یہ جلوس تھا کہ شہزادہ اسد دیکھکر فرمانے لگا کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے لشکر امیر کا کوئی سردار آتا ہی نظم۔

زبس تھا سواری کا ایسا ہجوم	ہوا جب کہ ڈنکا پڑی ایک دھوم
برابر برابر گھوڑے تھے سوار	ہزارون ہی یقین ہاتھیونکی قطار
سنہری روپہلی وہ عماریان	شب و روز کی سی طرح داربان
وہ ماہی مراتب وہ تخت روان	وہ نوبت کہ دولہا کا جیسے مکان
سوار و پیادے صغیر و کبیر	جلو مین تمامی امیر و وزیر
سجے اور سجائے سبھی خاص و عام	لباس زری مین ملبس تمام

طرق کے طرق اور پرے کے پرے
چلی پایۂ تخت کے ہو قریب

کچھ ادھر اودھر اس سرے اس سرے
بدستور شاہانہ بنتی جریب

مہرخ نے کہا ای شاہزادہ اسد آپکا غلام شکیل جادو میرا فرزند آتا ہی حضور دست مرحمت اسکے سر پر رکھین اور تسکین دین اس عرصہ مین شکیل شاہزادے کو اور اپنی مان کو سامنے کھڑا دیکھکر ہنس سے اُترکر حاضر ہوا اور اسد اور عمرو کو تسلیم کی اسد نے بغلگیر کیا عمرو نے تسکین دی مہرخ نے حکم کیا کہ لشکر اپنی جگہ اُترے بمجرد ارشاد اُسی وقت بیلدار نکلے اور جنگل کی جھاڑیان جھنڈیان کاٹکر میدان کو صاف کرنے لگے سطح صحرا کو شفاف صورت آئینہ کردیا خیام ذوی الاحترام نصب ہونے لگے رن گڈھ بننے لگا دمدمے تیار ہوے کہین نقب لگائی کسی جا سرنگ کا ڈھنگ کیا کہین مورچہ کشادہ بنایا کہین تنگ کیا جنگی سامان درست ہوگیا بیچ لشکر مین چشمۂ آب کے قریب بارگاہ فلک فرسا نصب ہوئی منڈیون اور گنج کے جھنڈے گڑ گئے چوک کا بازار سجا گیا دکانون کے نشان ڈالے گئے خیام شاہی کے روبرو اردوے معلی کا طور مقرر ہوا اسکین بے چوبے کنڈلیان راوٹیان استادہ ہوئین لشکر اُترا عیش محل کی زنانی بارگاہ علیحدہ استادہ ہوئی در دولت مقرر کی سردارون اور شاہ کے جلوس کے لیے وسط لشکر کی بارگاہ ٹھہرائی پھر تخت طاؤسی مقام صدر مین آراستہ ہوا چار طرف زنگل کرسیان بچھ گئین سامان راحت جملہ درست ہوا کسی طرف باورچیخانہ بنایا کہین آبدار خانہ مقرر کیا ایک سمت میخانہ سجا گیا لشکر مین بازار مین کھل گئین کٹورا کھنکنے لگا مہرخ بارگاہ مین داخل ہوئی اور اسد سے عرض کیا کہ بسم اللہ تخت سلطنت حاضر ہی جلوس کیجیے شاہزادے نے کہا مجھے دعوی سلطنت کا نہین مین نواسہ سپہ سالار بادشاہ لشکر اسلام کا ہون دعوی سپاہگری کا رکھتا ہون یہ بادشاہت شہنشاہ لشکر اسلام کی ہی اسکی حکومت ملکہ مہ جبین کریگی اور چند حقۂ زرین تحفہ جات انواع واقسام کے خدمت شاہ اسلام مین بطور خراج ہر سال بھیجا کریگی یہ کہکر عمرو سے کہا آپ منجم ہین ساعت سعید تبلایئے کہ ملکہ کا جلوس میمنت مانوس اورنگ شاہی پر ہو عمرو اور مہرخ نے کہ دونون بے بدل علم سماوی جانتے ہین زمان عشرت اقتران اور آوان سعادت توامان مین ملکہ مہ جبین کا ہاتھ پکڑکر تخت سلطنت پر جلوہ گر کیا تاج شاہی سر پر رکھا اسد اور مہرخ وغیرہ اور سب امرا و روسا نے نذرین دین صداے مبارک باد بلند ہوئی رقاصان زہرہ جبین و مہرخان مہر تمکین حاضر ہوئین تھاپ طبلے پر پڑی ناچ ہونے لگا ساقیان حور پیکر جام و صراحی بادہ احمر لیکر آئے اہل انجمن داد عشرت دینے لگے صداے نوشا نوش بلند ہوئی ہر طرف میکشون کی زبان پر جاری تھا کہ ای ساقی خوش ادا اسد ایترا دور رہے عیش ونشاط کا یہی طور رہے بیت بر کن زیادہ جام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوماً دم بگوش ہوش ٭ بشنو از و حکایت جمشید و کیقباد ٭ عہدون کے خلعت بٹنے لگے ملکہ مہرخ کو وزارت
کا خلعت ملا دلارام کو مصاحب خاص بادشاہ کیا اسد نے لشکر کی سپہ سالاری اختیار کی عمرو کو مشیران
سلطنت مین داخل کیا اور یہ رتبہ دیا کہ جو خواجہ مشورہ دین اُسے بادشاہ لشکر ضرور منظور کرے اور خواجہ
عمرو کے حکم سے گرون تابی نکرے اور اگر خواجہ بادشاہ سے ناراض ہون تو اُسے سلطنت سے معزول کر دین
غرضکہ کچہری وزارت مقرر ہوئی مہرخ آکر بیٹھی انتظام ہونے لگا پہلے جو خزانہ اپنی فوج کے ہمراہ لائی تھی
اُسے منگوا کر میر بخشی کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ ڈھنڈورا پٹے اور قریب قریب جو اس جنگل کے گانون
قصبہ واقع ہوئے ہین وہان جاکر منادی ندا کرے کہ جس کسی کو نوکری کرنا ہو وہ آئے اور ملازمت کرے
اور فوج ساحران وغیر ساحران یعنی سپاہی و پہلوان وغیرہ بھرتی کیے جائین لام بندھے یہ ارشاد سنکر ملازم
بہر تعمیل حکم روانہ ہوئے ڈُہل زنی شروع ہوئی لوگ آنے لگے وزیر اعظم کو نذر دیکر عہدے پانے لگے کسی کو
میدانی کا خلعت ملا کوئی رسالہ دار مقرر ہوا اُسوقت عیار جو الگ الگ دور عمرو سے چلے آتے ہین انمین
سے ضرغام شیر دل اور مہتر قران اور جانسوز قریب اس صحرا کے پہونچے اور آواز ڈھنڈورے کی
سنکر ساحرون کی صورت بنا کر لشکر مین آئے حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ عمرو اور اسد کا لشکر ہے اور
انکی جانب سے فوج بھرتی ہوتی ہے یہ عیار بھی نذر لیکر بارگاہ مین آئے وزیر اعظم مہرخ کو نذر دی اُسنے
پوچھا تم کون ہو عیارون نے کہا شہر عجائب کے رہنے والے ہین جادو جانتے ہین نوکری کرنے آئے
ہین وزیر نے پوچھا کہ کیا تنخواہ لوگے کہا ہزار ہزار روپیہ ماہواری وزیر نے کہا اچھا تمھارا سحر دیکھین
کہ کیسے ساحر ہو عیار بولے بہت خوب اور قران نے ایک ناریل جھولی سے نکالکر سب کے دکھانے کو
کچھ افسون پڑھا اور مہرخ کے مُنھ پر مارا ہر چند اُسنے دستک دی اور رد سحر کیا مگر وہ ناریل مُنھ پر پڑکر پھٹا اور دھوان
اُسمین سے نکلا کہ مہرخ بیہوش ہوگئی حاضران دربار ساحر جتنے تھے اُنھون نے سحر پڑھکر چاہا ہوش مین
لائین وہ تو بیہوشی سے بیہوش تھی کسی طرح سے ہوشیار نہوئی سب نے کہا یہ بڑے زبردست ساحر
ہین کہ انکا سحر کسی سے رد نہین ہو سکتا عیارون سے کہا بس امتحان ہو چکا آپ سحر اپنا اُتار لیجیے
قران نے تھوڑا پانی منگا کر رد سحر بظاہر پڑھا اور مہرخ کے مُنھ پر چھنٹا دیا وہ فوراً ہوشیار ہو گئی عیارون
نے کہا آپ نے ہمارا سحر دیکھا کہا ہان بڑا زبردست سحر ہے اچھا ہزار ہزار روپیہ کی تنخواہ ہر ایک کی ہم نے
مقرر کی عیارون نے کہا ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہم ایک مہینے کی پیشگی لینگے اور عمرو عیار کے برابر بارگاہ
مین بیٹھینگے مہرخ نے ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی منگوا دی اور کہا خواجہ کے برابر بیٹھنے کے لیے چلو مین اُنسے
اجازت دلا دون انھین لیکر پاس عمرو کے اندر بارگاہ سلطانی کے آئی عیارون نے دیکھا تخت شاہی

آراستہ ہی چار دن گوشون پر تخت کے طاؤسان زمردین بال جواہر کے کھڑے ہین اور دُمین اُنکی بلند اور
کشادہ ہوکر سر بادشاہ پر چتر ہوگئی ہین مہ جبین الماس پوش بڑے کروفر سے جلوہ گر ہی تاج لعل و یاقوت
کا سر پہ ہی قبائے قلم کار جواہر وزر پہنے ہی چار قب شہنشاہی در بر ہی ٹیکا بیش بہا کمر سے بندھا ہی ہار
نوگھا گلے مین پڑا ہی دل آرام سر پہ مورچھل بال ہما کا لیے مگس رانی کر رہی ہی سامنے دست ادب باندھے
ہزارہا ساحر کھڑے ہین شاہزادہ اسد دنگل پر قریب تخت بیٹھے ہین خواجہ عمرو کرسی جواہر پہ متمکن ہین عیارون
نے وہ تینون توڑے جو تنخواہ مین ملے تھے خواجہ کو نذر دیے عمرو نے آنکھ چار ہوتے ہی پہچانا کہ میرے
ساتھ کے عیار ہین اُٹھکر ہر ایک کو گلے لگایا مہرخ نے حیران ہوکر پوچھا کہ خواجہ آپ انکو کیا جانتے ہین عمرو
نے کہا ای ملکہ یہ عیاران لشکر اسلام ہین اور جانسوز و ضرغام و قران انکے نام ہین انمین قران میرا
شاگرد رشید نظر کردہ شاہ مردان اسد اللہ الغالب علیہ السلام ہی ہر جگہ اگر قید اعدا سے مجھے چھڑاتا ہی اور
کبھی گرفتار نہین ہوتا ہی اور ایک شاگرد میرا اور برق فرنگی طلسم مین آیا ہی نہین معلوم کہان ہی یقین ہی کہ عنقریب
ملے الغرض مہرخ عیارون سے ملی اور بہت خوش ہوئی اور قریب بارگاہ شاہی چار خیمہ بلند استادہ کرائے
پلنگ اور فرش میز کرسی دنگل اور جملہ سامان راحت و آرام انمین موجود کر دیے اور عیارون سے کہا
خیمے مین چلکر آرام فرمائیے قرآن نے کہا مین کبھی خیمہ مین نہین رہتا پہاڑون کے درے اور غار میرے خیمے
ہین مین نظر کردہ شیر خدا ہون ہمیشہ صحرا مین رہتا ہون یہ کہکر بغدا ٹیک کر جست کی سر ایچہ بارگاہ
پھاند گیا اور جنگل کا راستہ لیا وہ دو عیار جو باقی رہے انسے عمرو نے کہا تم خیمون مین فروکش ہو اور
لشکر کی حفاظت کرو اور اندر خیمہ کے اس طرح رہنا کہ اگر کوئی تمکو ڈھونڈھے تو نپائے عیارون نے
کہا بہت خوب اور خیمون مین آکر پہونچے ہاتھ مُنھ دھو یا کسل سفر سے آسودہ ہوے کھانے کی قسم
سے جملہ نعمتین موجود تھین نوش کرکے دربار مین آکر ناچ دیکھنے لگے لیکن حال برق فرنگی کا سنیے کہ یہ
بھی صحرا نور د طلسم ہوا تھا اور سیر کرتا ہوا سب عیارون کی خبر لیتا ہوا چلا آتا تھا کہ ایک مقام بلند پر
سے کھڑے ہوکر جو دیکھا تو صحرا مین لشکر کثیر اُترا نظر آیا برق ساحر بنکر لشکر کے اندر آیا حال پوچھا ایک
آدمی نے کہا یہ لشکر اسد اور عمرو کا ہی اور سارا حال بیان کیا برق نے دل سے تجویز کیا کہ اب استاد اور
سب ساتھی تو با آسائش ایک جگہ مقیم ہین تو چلکر کوئی کار نمایان کر اسکے بعد لشکر مین چلا آنا یہ تصور
کرکے صحرا مین چلا گیا اور ہر طرف صید مطلب کا جویا ہوا یہانتک کہ ایک جگہ کنوان پختہ جنگل
مین بنا دیکھا اور گذرگاہ خلائق اس مقام کو پایا جی مین کہا ای برق یہ کنوان ایسی جگہ واقع ہوا ہی کہ ضرور
ساکنان طلسم مسافر وغیرہ ادھر سے گزرتے ہونگے اور پانی پیتے ہونگے ایسا سوچکر برہمن کی صورت آپ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بناز نار گلے مین ڈالا قشقہ ماتھے پر دیا دھوتی زانوؤن تک کی باندھکر ڈول اور رسی لیکر کنوئین کے چبوترے پر بیٹھا بعد تھوڑے عرصہ کے پچاس ساحر ایک ملک کے مالک طلسم سے لاکھ روپیہ خراج کے لیے افراسیاب کے پاس جاتے تھے کنوئین پاس ٹھہرے اور برہمن سے کہا ہمین پانی بھرکر پلادے برہمن نے پانی پلایا اور کہا میرے پاس ستو بھی ہین تمھارا جی چاہے تو لو بہت سستے دام کے ہین ساحرون نے کہا کتنے سیر ہین برہمن نے کہا چار پیسے ان سب نے لالچ مین آکر مول لیا اور تھالیان اپنی نکالکر ستو سے گھولکر کھاتے ہی بیہوش ہوگئے برق نے سب کے سر کاٹ ڈالے ایک حشر برپا ہوا بعد تھوڑی دیر کے وہ آفت دور ہوئی برق نے دو لاکھ روپیہ ایک درخت کے نیچے خنجر سے گڈھا کھود کر دفن کردیا اور وہان سے پاس عمرو کے چلا اور لشکر مین ساحر کی صورت بنکر داخل ہوا اور دربارگاہ پر آکر ملازمون سے کہا کہ ہماری خبر شہنشاہ عیاران سے کردو کہ جان نثار جادو حاضر ہے خادمون نے جاکر عمرو سے عرض کیا عمرو حیران ہوا کہ یہ کون آیا غرض حکم دیا کہ بارگاہ مین آنے دو ملازم برق کو سامنے لائے برق نے بھی سامان دربار دیکھا بہت خوش ہوا اسد اور مہ جبین اور عمرو کو سلام کیا اور ایک رقعہ ہاتھ پر رکھکر عمرو کو نذر دی اس رقعہ کو عمرو نے لیکر پڑھا لکھا تھا کہ لاکھ روپیہ مین آپکی نذر کے لیے فلان صحرا مین درخت کے نیچے دفن کر آیا ہون چلکر وصول کیجئے عمرو نے پڑھکر بنگاہ غور برق کو دیکھا اور پہچانکر گلے لگایا اور کہا ای ملکہ مہرخ اسی عیار کا ذکر مین کرتا تھا یہی برق فرنگی ہے الغرض اسکے لیے بھی خیمہ نہایت عمدہ اور اسباب راحت مقرر کیا کہ یہ خیمے مین آیا اور غسل کیا رنج راہ سے آسودہ ہوا کھانا تناول کیا اور سو رہا لیکن عمرو بارگاہ سے نکلکر بموجب نشان تبلانے برق کے اس کنوئین کے قریب پہونچا اور درخت کے نیچے سے لاکھ روپیہ کھود کر داخل زنبیل کیا اور دل سے کہا ایک اس بیچارے شاگرد نے تمھاری پریشانی کا خیال کیا ورنہ اور سب تو بالکل نالائق ہین یہ باتین دل سے کرتا ہوا پھر لشکر مین آیا اور بآرام تمام مسکن گزین ہوا لیکن اس عرصہ مین وہ طائر خوشرنگ جو افراسیاب نے واسطے خبرگیری اسد اور مہرخ کے مقرر کیے تھے وہ اس جنگل کے درختون پر بیٹھے یہ سب ماجرا یعنی آنا مہرخ کا اور مارا جانا راہدار اور فولاد کا پھر جمعیت لشکر ہونا آپس کا تپاک فوج بھرتی کرنے کے لیے منادی کا ہونا دیکھکر پاس افراسیاب کے آئے اور جملہ کیفیت بیان کی افراسیاب کو غصہ آیا اور اسیوقت ایک نامہ ملکہ حیرت اپنی زوجہ کو لکھا کہ بمجرد دیکھنے نامہ کے ای ملکہ شہر ناپرسان سے تم میرے پاس آؤ مجھے کچھ مشورہ کرنا ہے یہ نامہ ایک تیلے کو دیا اُسنے حیرت پاس پہونچایا وہ تخت سحر پر سوار ہوکر مع کنیزون و انیسون جلیسون کے پاس افراسیاب کے آئی اسنے کہا ای ملکہ حیرت تمنے اس نکہرام مہرخ کو دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ مجھپر جمعیت کی ہی اور فوج نوکر رکھتی ہی طلسم کشائی شریک ہوئی ہی ای بایا ے خود اگر دریاے خونر وان کی ایک پری کو حکم دون اور ایک بوق اگر بجا دے تو ساری خلقت بیہوش ہو جائے مجھے ہنسی آتی ہی مہرخ اور مجھسے مقابلہ حیرت نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ مین مہرخ کو بلوا کر سمجھاتی ہون اسکی کیا مجال ہی جو آپ سے مقابلہ کر سکے افراسیاب نے کہا اچھا بلوا ؤ اور سمجھاؤ تمھاری عزیز بھی ہی اور اسی باعث سے مین بھی تامل کرتا ہون اور دوسرے اپنی پرورش اور اوسکے ملازم ہونے کا خیال ہی اور بانیان طلسم لکھ گئے ہین کہ بادشاہ طلسم سے ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ رعیت اور ملازم اسکے منحرف ہوکر آمادۂ جدال و قتال ہونگے اسوقت شاہ طلسم انسے لطف و مدارا کرے اور جنگ نہ کرے درحالت رزم و پیکار نقصان بادشاہ طلسم ہی ای حیرت قسم ہی سامری کی اگر یہ امور مانع حرب و ضرب نہوتے تو ایک چشم زدن مین مانند حرف غلط کے ان باغیون کا نقش ہستی مٹا دیتا حیرت نے عرض کیا اسمین کیا شک ہی مگر اسی سے ہی کہ بموجب ؎ پشہ چو پر شد بزند پیل را ✣ باہمہ تندی و صلابت کہ اوست ✣ الحاصل اسنے ایک نامہ مہرخ کو لکھا کہ ای ملکہ تمھین مناسب ہی کہ جسکا نمک تمام عمر کھایا اور جسکے سایۂ عاطفت مین تمام عمر پلی ہو اسکے ساتھ آمادۂ رزم و پیکار ہو لہذا از راہ پرورش مالکانہ و مرحمت خسروانہ تمھین اطلاع دیجاتی ہی کہ بمجرد دیکھنے منشور گرامی کے کمر خدمتگاری باندھکر میرے پاس مثل کنیزون حلقہ بگوش کے اپنے تئین پہونچا ؤ کہ خطا تمھاری شاہ طلسم سے اجازت لے کر معاف کردون درصورت انحراف ورزی بادشاہ طلسم کا تو بڑا مرتبہ ہی مین ایک کنیز ناچیز اسکی اس طرح تمھین ہلاک کرونگی جس طرح مور ضعیف کو مار ڈالتے ہین اگر اپنا بھلا چاہتی ہو تو تھوڑے لکھنے کو بہت جانکر فوراً تعمیل حکم کرنا ؎ اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ✣ اگر جنگجوئی نباید درنگ ✣ نامہ تمام والسّلام ایک طائر کو دیا کہ جاکر مہرخ کو پہونچا دے اور جواب لا دے وہ طائر منقار مین نامہ لیے بارگاہ مہرخ مین آیا اور آغوش مین اسکے بیٹھ گیا مہرخ نے نامہ منقار سے لیکر پوچھا کہ ای طائر تجھے کس نے بھیجا ہی طائر نے کہا ملکہ حیرت جادو نے مہرخ نے نامہ پڑھا بروقت آگاہ ہونے مضمون مندرجہ رنگت چہرے کی متغیر ہوگئی اور مارے خوف کے کانپنے لگی عمرو نے جو یہ حال دیکھا نامہ آپ اسکے ہاتھ سے لیکر پڑھا اور نامے کو مارے غصہ کے چاک کر ڈالا اور جواب اسکا ایک تختہ کاغذ پر اس طرح لکھا کہ حمد و نعت سے ابتدا کی ظاہر ہو کہ یہ قصہ پہلے جناب رسول کے گزرا ہی مگر ہر پیغمبر نے خبر جناب پیغمبر کی دی تھی تو عمرو وغیرہ اعتقاد رکھتے ہین لہذا لکھا نظم

خداوندی کہ لطفش بقیاس است　　ز قہرش ہر دو عالم در ہراس است
محمد آنکہ چون نورش علم زد　　قلم بر صفحۂ ہستی رقم زد
ز لطفش روضۂ رضوان گلستان　　ز قہرش آتش دوزخ فروزان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

علی شیر خدا دست ہمیں	مس ایجادرا گوگرد احمر

پس از حمد و نعت بدان و آگاہ باش ای ملکہ حیرت و افراسیاب منم ریش تراشندہ ساحران و سر برندہ جادوگران میرے ہی خنجر جانستان نے دمامہ جادو جو پوتی سامری کی تھی اسکی گردن کاٹی اور میں نے ہی ساحر مشمش کی جو دریا میں مسکن گزین تھا اور ساحران روزگار کا استاد کہلاتا تھا جان لی میں وہ ہون کہ خداوند دم خبیثہ کو جسنے جہنم واصل کیا کشمیر و کاشغر و ام البجال کے ساحران نامی کو مارا عنطلی آباد میں مالک بن زر دہشت کا سر اوتارا غرض کس کسکا نام لون کہ جسے میں نے مارا ہی بلکہ شاہان روے زمین کو جنکا کلمہ گوشہ گوشہ تا بفر قدان پہونچا تھا تخت سے اتار کر تختہ تابوت پر سلایا نظم

آن منم بادشاه عیاران
که ستانیم باج از شاهان

برزبان کسان چو مهر ببین
نام من روشن ست وان تو یقین

هرزمان صورت دگر دارم
از ضمیر کسان خبر دارم

از قدم آتشین عالم سوز
اگر کنم عزم پویه اول روز

همرهی من نکرد گاہے نسیم
که بمغرب رسیم و برگردیم

نالهٔ ماتمکره هرکه شنود
در رہاندم وداع عمر نمود

مے کنم نعل از خر مرده
بارها از اجل گرد برده

با وجود حقارت تن من
نتوان بود غافل از فن من

هرکس از من گرفت جبه یافت
کرد قطع امید خود ز حیات

آفت روزگار مردو زنم
ملک الموت وقت خوشتنم

لائق و لازم یہ ہی کہ ملکہ تصویر جادو اور شاہزادہ بدیع الزمان کو اپنے ہمراہ لیکر آستان عالیجاہ ملکہ مہ جبین الماس پوش پر تم دونون حاضر ہو کہ فی الحال ملکہ موصوف بادشاہ طلسم ہی خطا تمھاری صاحبقران سے معاف کرادیگی درصورت انکار اس تحریر کے اگر ناک تمھاری کٹوا کر گدھے پر رسیاہ کرکے نہ چڑھایا اور تشہیر نہ کرایا تو نام اپنا عمرو نہ یا یا ہوگا یہ مضمون لکھکر طائر کے حوالہ کیا اور زبانی بھی کہدیا کہ اس غیبانی چلد و حیرت سے کہدینا کہ مالزادی تیرا اب عنقریب سر مونڈونگا تو ہی کس بھروسے پر جو کچھ تجھسے ہو سکے قصور و کوتاہی نکرنا خدا مالک ہی یہ کہکر طائر کو رخصت کیا وہ اڑتا ہوا پاس حیرت کے آیا اور نامہ دیا اور زبانی پیام عمرو کا حرف بحرف کہا کہ مہرخ ملکہ تو نامہ پڑھکر کانپنے لگی تھی مگر ایک دبلا سو کھا آدمی بیٹھا تھا اسنے نامہ کو آپ کے چاک کر ڈالا اور جواب نامہ لکھا اور بہت کچھ برا آپ کو کہا حیرت یہ ماجرا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سُنکر نامہ لیے افراسیاب کے پاس آئی اور کہا ای شہنشاہ آپ سچ فرماتے ہین کہ یہ لوگ بغیر سزا دیے نہ مانینگے دیکھیے یہ میرے نامہ کا جواب دیا ہی اور اُس عیار وزد نے بہت نا سزا آپکو اور مجھے کہا ہی افراسیاب نے نامہ لیکر پڑھا اور ایسا غصہ مین آیا کہ ہونٹھ چبانے لگا لال ہو گیا اور کہا جب چیونٹی کے پر نکلتے ہین تب ہی قضا آتی ہی اب مہرخ حرامزادی کی شامت آئی ہی راوی کہتا ہی کہ ادھر تو افراسیاب لشکرکشی کی فکر مین ہی اور اُدھر مہرخ نے عمرو سے بعد چلے جانے طائر سحر کے کہا کہ خواجہ تمنے بڑا غضب کیا کہ حیرت کو گالیان دین اب کوئی لمحہ مین آفت آیا چاہتی ہی ہم تم سب مارے جائینگے عمرو نے کہا ای ملکہ تم بڑی بودی ہو صبر کیا پہلے نجوم کے علم سے دریافت کر چکی ہو کہ شہزادہ کی فتح ہو گی اور پھر گھبرائی جاتی ہو مین نے نامہ دیکھا کہ تم پڑھکر بدحواس ہو گئی تھین افسران فوج جو حاضر بارگاہ تھے اُنکی دل شکنی کا احتمال تھا جب مالک دل ہار دیگا تو فوج کیا لڑیگی اسلیے مین نے یہ کلمات کہے کہ سب سنین اور سمجھین کہ کچھ تو یہ بھی قوت رکھتے ہین جب تو ایسے کلام مقابل میں اتنے بڑے اولوالعزم کے کرتے ہی اب تمھین چاہیے کہ دلکو مضبوط کرو اور ذرا سی بات مین گھبرانہ جایا کرو دیکھو تو وہ قادر مطلق کیا کرتا ہی وہی معین بیکسان ہی مہرخ نے فرمانا عمرو کا بدل قبول کیا بہلا یہ لوگ تو حالت امید و بیم مین ہین مگر افراسیاب کا ذکر سُنو

داستان لشکرکشی کرنا افراسیاب جادو کی عمرو اور مہرخ پر اور بھیجنا تین سردارون کو مع ساٹھ ہزار فوج ساحران کے اور عیاریان کرنا عیارون کا اور مقابلہ دو لشکرون سے اور بعد جنگ عظیم کے شکست کھانا فوج افراسیاب کا اور مارا جانا ساحرون کا

للمؤلفہ

کدھر ہی تو اے ساقی ہوشمند
وہ مے دے کہ جو نشہ کردے دوچند

غضب مین ہی رندونکی جان حزین
سبو ہی کہین اور خم ہی کہین

اِدھر آمد محتسب کی خبر
ہی پیر مغان کے بھی غصہ کا ڈر

اُدھر رند بگڑے ہین اب بیحساب
اِدھر عزم ہی میکدہ ہو خراب

پھرا ایسا رندون سے گردون دون
بہے گا عبث دختر رز کا خون

خرابی یہ انجام کی ہی نظر
دل میکشان کو ہی خوف و خطر

دل بادہ خواران نہ توڑے کوئی
نہ شیشے کی گردن مروڑے کوئی

پلا رند کو وہ شجاعت کا جام
کہ زاہد کی ساقی ہو قلیا تمام

رحیق شجاعت کا یہ نشہ ہو
جو اک وار مین محتسب ہوے دو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شکم محتسب کا ہی مثل سبو — عوض مے کے بہ جائے اسکا لہو
مسلح بکمل ذرا جاہ ہو — روان تیغ افسانہ گوئی کرد
تہمتن توان رستم این داستان — چنین داد رخش سخن را عنان

ولاوران رزمگاہ معانی و شجاعان عرصۂ سخندانی پرچم کشایان لوائے نصرت انتمائے عسکر مضامین ورایت افزایان لشکر بیان ظفر قرین بصد تمکین اشہب تیزگام زبان کو میدان تقریر مین اسطرح جولان گر فرماتے ہین اور تیغ تیز بیان کے جوہر معرکہ تحریر مین یون دکھاتے ہین کہ جب افراسیاب اور حیرت کو آئینہ ضمیر مہر منیر مہرخ بینک تقریر خالی از صفا و مکدر از غبار رنج و عنا ظاہر ہوا سوائے پیکار کے اور کوئی صورت دیکھی اور خود حیرت بہر مقابلہ عازم ہوئی افراسیاب مانع ہوا کہ ایک کنیز سے بھی جو ناچیز ہو اسکے مقابلہ کو شاہزادی طلسم اور زوجہ بادشاہ طلسم کا جانا مناسب نہین کیا اور کوئی ملازم باقی اب نہین یہ کہکر کچھ افسون پڑھکر دستک دی کہ ابر چار طرف سے گھر آیا اور ہزارون بجلیان سنہری روپہلی رنگ کی چمکنے لگین پہر سے آتشباری ہونے لگی اور سنگباری دیر تک رہی پھر وہ ابر شق ہوگیا اور تین تخت ظاہر ہوئے کہ ساحر اونپر سوار تھے نہایت کریہ منظر بدقطع و نابکار تھے انھون نے افراسیاب کو مجرا کیا اور پایہ تخت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ شہنشاہ نے غلامون کو کس لیے طلب فرمایا ہی افراسیاب نے حال مہرخ سے فساد ہونے کا اور اسد وغیرہ کا بیان کر کے کہا کہ تم تینون ساحر ساٹھ ہزار فوج ساحران لیکر جاؤ اور ان باغیون کو باندھکر حاضر حضور کرو وہ تینون ساحر کہ نام جاموش جادو و شہباز جادو و کوہان جادو کوہ پیکر رکھتے ہین یہ حکم پاکر مستعد روانگی ہوئے اور اپنے مقام پر پھر آکر ساٹھ ہزار لشکر کے سردارون کو بلاکر حکم افراسیاب سے خبردار کیا طبل سفر بجا خیمے ڈیرے اژدرون پر لد گئے اور ساحر سحر کے جانورون پر سوار ہو کر سحر کی نیرنگیان دکھاتے روانہ ہوئے اور دریائے خونخوار سے گذر کر قریب لشکر مہرخ پہونچے یہان مہ جبین اور اسد وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے کہ میدان سے صدائین ہولناک رعد آسا آنے لگین مہرخ نے کہا خواجہ فوج آتی ہی عیار یہ کلمہ سنتے ہی بارگاہ سے نکل کے جست وخیز کرتے جنگل کی طرف چلے گئے اور سواریان ساحرون کی نمودار ہوئین مہرخ نے سحر پڑھنا شروع کیا اور جتنے ساحر یہان تھے سب رد سحر پڑھنے لگے اسلیے کہ وہ فوج جو آتی ہی آگ پتھر برساتی ہی ایسا نہو کہ ہمین کچھ مضرت پہونچے الحاصل بڑے کر و فر سے لشکر ساحران غدار کا داخل ہوا اور میدان رزم کیلئے جگہ چھوڑ کر لشکر مہرخ کے مقابل اوترے خیمے نصب ہوئے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین کھل گئین جاموش وغیرہ اپنی اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھے طائر بزور سحر بناکر خبر کیواسطے بھیجے ہر طرف ایک ہنگامہ قیامت زا برپا ہوا ساحر ہجوم کرنے لگے جاموش نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ملازمون نے حکم کی تعمیل کی اور نفیر سحر کو دم دیا نقارہ سحر کا بجنے لگا گوش فلک

تک اسکی صدا سے کرہ ہوا طائران سحر خبر لیکر بارگاہ مین مہرخ کے آئے اور بزبان عجز ثناے ملکہ مہ جبین بادشاہ لشکر بجا لائے کہ قطعہ

بادشاہا بارگاہت چون فلک پرنور باد	داد عدالت در سراے آخرت معمور باد
ای فریدون ہمت و رستم دل و جمشید فر	تیغ تو بر فرق دشمن ناصر و منصور باد

بعد دعا کے عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل رزم بجا ہی ہر ایک آمادہ حرب ہوا ہی یہ کہکر طائر اڑ گئے لیکن مہ جبین نے شہزادہ اسد کی طرف دیکھا اسد نے مہرخ کو حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی مدد خداے قہار کے بھروسے پر طبل جنگ بجے اور نفیر سحر کو دم ملے بموجب ارشاد ملازم دوڑے اور نقارہ حربی پر چوب لگا مہرخ اور شکیل نے نفیر سحر بجائی کہ گنبد گردون تک صدا اسکی گئی زمین ہلنے لگی ہر ایک آگاہ ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا گرم بازار قضا ہوگا

زغریدن کوس رویینہ تاس	نیوشندہ را داد بر جان ہراس
تبیرہ بغرید چون تند شیر	برقص آمد آن اژدہاے دلیر

اس ہنگام مین وہ دن تمام ہوا اور وقت شام دونون لشکر دن کے طلایہ دار نکلے حفاظت کرنے لگے بہادر آلات حرب و ضرب کی درستی مین مشغول ہوے اور انتظار سحر جدال و قتال کرتے تھے نظم

چون بعزے شاہ زنگ بر آمد ز کوہسار	تاریک گشت دیدۂ بینائے روزگار
شد از براے لشکر شب بر فلک عیان	چندین ہزار مشعل فانوس روزگار
پروین روانہ گشت براے سپہر دلی	جاسوس گشت زہرہ و مرشد طلایہ دار
بر خندق سپہر فگندند تخت پل	تا شاہ زنگبار ازانجا کند گزار

طرفین کے ساحر تیاری سحر کی کرتے تھے جاموش جادو نے خون خوک سے زمین کو لیپا اور دہرہ بجانے لگا کچھ گولے فولاد کے پتلے آردماش کے تیار کیے سینکون کے تیر بنائے افسون پڑھکر دم کیا پیر جتنے قابو مین تھے سب کو بھینٹ دیکر جگایا گوگل سلگایا اور اسطرف مہرخ نے جوت کھمرسی کی اگیار کیا شراب کی تو تلون کو آگ پر لنڈھایا اور ایک پتلی موم کی بنائی جسکی وضع اور شکل ایک خوبصورت عورت کی تھی اسکو زیور تنکون کا پہنایا اور اگیار مین ڈالدیا سحر پڑھکر دستک دی کہ اسوقت ای زن سحر جا وقت برآمادہ پتلی آگ مین پگھل گئی اور آپ آرام گاہ مین جا کر استراحت پذیر ہوئی مگر عیار جو جنگل مین لشکر حریف کو دیکھ کر چلے گئے تھے انمین سے برق فرنگی اور ضرغام شیر دل واسطے عیاری کے چلے برق نے اپنے تئین ایک بڑھیا بنایا بال سر کے اور پلکین بھوین سب سفید سر ہلتا ہوا لکڑی ہاتھ مین لیے بر کے پائچون کا پائجامہ پہنے چادر اوڑھے پٹاری بغل مین دبائے کوہان کے خیمے کی طرف چلا اور ضرغام خدمتگار بنکر یعنی پگڑی باندھکر کمر چادر سے کسکر ہیی پاک کمر سے لگا کمنی پر شالی رومال تہ کیا ہوا ڈالکر ہر طرف لشکر مین پھرنے لگا اتفاقا

کوہان کا ملازم ایک ساقی خیمے سے نکل کر کسی کام کو بازار مین آیا ضرغام اُسکے پاس گیا سلام کیا اسنے کہا بھائی مزاج اچھا ہی کہا جی خیریت ہی آپ سے کچھ کہنا ہی اگر نہ سنیئے گا آپ کے لیے سخت قباحت ہی ساقی گھبرایا کہ یہ خدمتگار کسی رئیس کا لشکر مین ہی شاید اسنے کوئی خبر بد تیری نسبت سنی ہی یہ سمجھکر کہا اے برادر کہو کیا ہی اُسنے کہا الگ تنہائی مین چلو اور ہاتھ پکڑ ایک گوشہ مین لایا اور کہا دیکھو تمھارے پیچھے کون آتا ہی ساقی نے پیچھے پھر کر دیکھا ضرغام نے کمند ماری کہ گلے مین کمند بچی ہوئی منھ سے بولا نہ گیا اُسنے بیہوشی سنگھا کر بیہوش کر کے کپڑے اُسکے اُتار کر پہنے اور اُسکی صورت بنکر خیمہ مین جہان اہل علاقہ کوہان کے اُترے ہین آیا اور منتظر اسکا ہوا کہ جس کام کو مجھ سے حکم ہوگا مین سمجھ جاؤنگا کہ جسکی صورت مین بنا ہون وہ اسی کام پر مامور تھا اسی فکر مین تھا کہ ایک شخص نے کہا میان ساقی میخانہ درست کر رکھو شاید حضور شراب مانگین ضرغام سمجھا کہ تو ساقی کی شکل بنا ہی پس فوراً گلابیان شراب کی درست کرنے لگا لیکن برق بڑھیا بنا ہوا تھا قریب خیمہ کوہان آکر رونے لگا اور فریاد کا غل مچایا کوہان خیمے سے نکل آیا اور بڑھیا سے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا بیٹا اپنا حال کیا بیان کرون یہان قریب ایک گانون ہی وہان رہتی ہون جب سے لشکر صبح آیا ہی سارا گھر لُٹ گیا مین فریاد لیکر آئی ہون گردون کی ستائی ہون کوہان نے کہا تو چلکے میرے خیمے مین بیٹھ صبح کو مین سب نمک حرامون کو قتل کرونگا جتنا مال تیرا گیا اسکا دونا تجھے ملجائیگا بڑھیا دعا دیتی ہوئی اُسکے ساتھ خیمے مین آئی اسنے دیکھا کہ ایک پٹاری بڑھیا کے پاس ہی کہا کیون بی اس پٹاری مین کیا ہی بڑھیا نے کہا بیٹا تم سے تو کچھ پردہ نہین البتہ اور لوگ جو یہان ہین اگر انھین ہٹا دو تو اس پٹاری کو دکھاؤ کوہان نے سب اپنے ملازمون کو خیمے سے باہر کردیا بڑھیا نے پٹاری دی کہ لیجیے دیکھیے آپ کو خود ہی معلوم ہوجائیگا جو کچھ اسمین ہی اُسنے پٹاری لیکر ڈھکنا اُٹھایا غبار بیہوشی کا لقہ ایسا اُڑا کہ کوہان چھینک مار کر بیہوش ہوا برق خنجر کھینچکر اسکی چھاتی پر چڑھا کہ ذبح کرے لیکن کوہان نے ایک مٹی کی پتلی حفاظت کیواسطے خیمے کے گوشے مین کھڑی کردی تھی اور سحر کیا تھا کہ جو کوئی آفت مجھپر آئے تو یہ پتلی بچائے پس جیسے ہی برق سینہ پر سوار ہوا پتلی دوڑی اور لپٹ گئی اور زمین پر گرا کر مشکین باندھ لین کوہان پر پانی چھڑک کر ہوشیار کیا اور کہا یہ بڑھیا نہین ہی عیار ہی تمھین قتل کرتا تھا کوہان نے کہا کیون او نابکار تو نے غضب کیا تھا کہ مجھے مار ہی ڈالا تھا صبح کو تیرے حمایتون کو بھی گرفتار کرلون تو تجھے قتل کرون یہ کہکر ستون سے اسے باندھ دیا خدمتگار کو پکارا اور کہا ساقی سے کہو کہ میخانہ حاضر کرے دو ایک جام شراب پیکر سرور ہون کہ صبح کو مقابلہ کرنا ہی خدمتگار نے ساقی کو پکارا کہ صراحیان شراب کی حاضر کرو ضرغام صراحی و جام لیکر حاضر ہوا اور شراب آغشتہ بداروے بیہوشی کوہان کو پلائی یہ پیتے ہی بیہوش ہوا اُسنے بھی چاہا کہ اسکو ہلاک کرون وہی پتلی دوڑی اور ضرغام سے لپٹ گئی اسے بھی گرفتار کیا اور کوہان کو پانی چھڑک کر ہوشیار کردیا اور کہا یہ بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عیارہ ہی تجھے قتل کرتا تھا اسنے اسے بھی باندھ دیا یہان تک کہ آثار سحر ظاہر ہوے اور آمد شاہ خاور کی بارگاہ زنگاری چرخ مین شہرہ ہوئی کہ نظم

سپیدہ دم کہ ازین صحن وحشت نیلی فام ۔ شدند منہدم از تیغ صبح لشکر شام
رخ زمانہ شد از نور مہر کافوری ۔ بسان مہر بتان گرچہ بود عنبر فام
نوید رو بہزیمت نہاد زنگی شب ۔ کہ ترک روز عیان شد بکف گرفتہ حسام
شدند فیل کنیز حبش پس دیوار ۔ چو نوعروس ختن پا نہاد بر سر بام

وقت سحر کوہان کوہ پیکر ساحرون کا لشکر لیکر سوار ہوا ایک طرف سے جاموش اور شہیانہ کا لشکر آمادہ کارزار ہوا یہ تینون لبرے کر و فر سے میدان مصاف مین آئے ادھر مہرخ اور شکیل بمدد خداے جلیل فوج لیکر چلے تیس چالیس ہزار ساحر اور جو لوگ نئے ملازم ہوے ہین سب ساتھ تھے شاہزادہ اسد بیدار ہوا وضو کرکے طاعت رب العزت بجا لایا اور مسلح اور مکمل ہوکر دولت پر آیا ملکہ مہ جبین کا تخت لیکر کہاریان عیش محل سے نکلین ہر ایک سردار نے مجرا کیا نوبت و نقارے بجے یساول اور چوبدار دورباش پکارتے تھے علمون کے پنجے سلامی کے لیے جھکنے لگے قلب لشکر مین تخت شاہی قایم ہوا دلآرام طاؤس سحر پر سوار برابر تخت کے خدمتگاری ملکہ کی کرتی ہوئی ساتھ ساتھ با حشم و خدم داخل میدان مصاف ہوئی میدان جنگ جانبین کے ساحرون نے درست کیا کسی نے سحر کرکے بجلیان گرائین کہ جو درخت اور جھاڑیان میدان مین تھین وہ جل گئین کسی ساحر کے سحر سے ابر گھر آیا اور بارش ہوئی گرد و غبار دفع ہوا دشت نبرد صاف ہوگیا پرا جمنے لگا ناریخ ترنج اچھلنے لگا برنجی تھالیان چکنے لگین سامری و جمشید کی جے بولنے کی صدا بلند ہوئی سحر کے بیرون کا شور مچانا سنائی دیا میمنہ میسرہ صفوف کارزار آراستہ ہوئین دونون لشکرون کے نقیب نکلے اور پکارے کہ کہان ہین سامری وجمشید وزردہشت سب اپنی نیرنگیان دکھا کر اس دنیا سے روپوش نخمانہ عدم کے جرعہ نوش ہوے ساحران نامی آج دن معرکہ کا ہے نام کرلو خوب جی کھول کر لڑ بھڑلو ابیات

نقیبون نے دی یک بیک یہ صدا ۔ کہ دنیا جگہ خوف و عبرت کی ہے
ہوے زر کے خاطر تو منعم خراب ۔ بڑی فکر انھین مال و دولت کی ہے
عمارات عالی بناتے ہین کیون ۔ یہ دنیا سرا رنج و آفت کی ہے
لحد کوئی اپنی بناتا نہین ۔ جگہ جو کہ عقبے مین راحت کی ہے
سکندر نہ باقی رہا دہر مین ۔ یہ آئینہ ہے بات حیرت کی ہے
شجاعو یہ میدان جنگاہ ہے ۔ جگہ امتحان اور جرأت کی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑھا کر قدم پھر نہ پیچھے ہٹے
سمجھ لو کہ یہ بات غیرت کی ہے

جب نقیب لقابت کر کے میدان جنگ سے کنارے ہوے بہادر جلنے تھے وہ فرط شجاعت اور نشہ جرأت سے جھومنے لگے اور شہباز جادو نے اپنے اژدر سحر کو میدان مین پہونچایا نیرنگیان سحر کی دکھائین پھر للکارا کہ ای نمک حرام مہرخ آ میرے مقابلہ کو کہ سے یہ بینیم تا سر بلندی کراست * درین کار فیروزمندی کراست * مہرخ نے نعرہ حریف سنکر اپنے تخت سحر کو آگے بڑھایا ہر ایک اہل لشکر دعاے فتح وظفر مانگنے لگا یہ سامنے شہباز کے پہونچی اُسنے ایک تیر سحر کا مارا مہرخ نے افسون پڑھکر دستک دی کہ تیر اُلٹا پھر گیا شہباز نے فولاد کا گولا سحر پڑھکر مارا مہرخ نے تخت سے پرواز کی گولا تخت پر پڑا کہ اُسے توڑ گیا لیکن مہرخ بلندی سے تلوار ٹیکر جو گری شہباز مع اژدر کے دو ٹکڑے ہوا پتھر اور آگ برسنے لگی صداے ہولناک آئی ساحر مطیع شہباز دوڑے رائی بنولے سرسون کے دانے منقلہاے آتشین پر جلنے لگے ہار مرچون کے ساحرون نے توڑکر گلون سے مارے وہ اژدہے بنکر مہرخ پر چلے ادھر شکیل نے ساحرون کو حکم دیا انھون نے سحر پڑھکر دستک دی کہ زمین مین زلزلہ آیا اور ابر گھر آیا برق چمکنے لگی پانی برسنے لگا لشکر حریف مین جسکے سر پر بوند اُس پانی کی پڑی بیہوش ہو گیا یہ معاملہ دیکھکر جاموش میدان نبرد مین نکلا اور ایک آفتاب کاغذ کا کتر کر ہاتھ پر رکھکر سحر پڑھا کہ وہ سورج اُڑکر بلند ہوا اور دھوپ ہر طرف پھیل گئی ابر سحر جو چھایا تھا کھل گیا اور لشکر مہرخ مین جسپر دھوپ پڑی وہ پتھر ہو گیا کوہان اور جاموش لشکر پر ترسول پکڑ کے آگرے ہزارہا ساحر مارے گئے نارنج اور ترنج اور ناریل سحر کے چلنے لگے اُسوقت اسد کا جی جنگ مغلوبہ دیکھکر بیچین ہوا ملکہ سے کہا مین بھی تلوار کھینچتا ہون مہ جبین نے بظاہر کہا بسم اللہ اسد نے گھوڑا اُٹھایا اور چلا کہ مہ جبین نے دلآرام سے کہا شاہزادہ سحر نہین جانتا ہی اس جگہ لڑنا اسکا مناسب نہین گرفتار ہو جائے گا دلآرام نے یہ کلام سنکر دستک دی کہ گھوڑا شاہزادے کا ہنوز صف دشمن تک نہ پہونچا تھا کہ پر پیدا کر کے اُڑ گیا ہر چند اُس شہسوار نے روکا تازیانے لگائے مگر مرکب معلق درمیان ہوا کے جاکر ٹھہرا اسد ناچار اوپر سے سامان لڑائی کا دیکھتا تھا اور پشت دست کاٹتا تھا مگر دلآرام دمبدم شاہزادے کو دیکھ لیتی تھی کہ مبادا وہان کچھ آفت نہ آئے اور کوئی ساحر گرفتار نہ کر لیجائے الحاصل لشکر مین ایک تلاطم برپا تھا جاموش لڑتا ہوا قریب مہرخ کے آیا اور سحر پڑھکر کھجا سو یون کا مارا مہرخ تخت سے گر کر زمین مین غرق ہوئی اور وہان سے طبقہ زمین توڑکر پشت پر جاموش کے نکلی اور للکار کر ایک تیر جو مارا سینے کے پار نکل گیا یہ مر کر گرا ہزارون آوازین ہول خیز آئین اور آفتاب جو اُسنے بنایا تھا وہ کاغذ ہو کر گر پڑا دھوپ ڈھل گئی ساحر جو پتھر کے ہو گئے تھے وہ بہیئت اصلی ہوئے اور لڑنے لگے کوہان نے جو یہ ماجرا دیکھا فوراً اپنی ران کو چاک کیا اور خون ٹپکا لیکر چند سنگریزون پر چھڑک کر سحر دم کر کے چار طرف پھینک دیے ایک آندھی تاریک آئی اور سب کی آنکھین بند ہو گئین بعد لمحہ کے جو آنکھ کھلی سب نے دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ بڑے بڑے پہاڑ عظیم الشان زمین سے اُکھڑے ہوے لشکر مہرخ پر گرا چاہتے ہین یہ دیکھکر فوج شکیل کی بھاگی اُسوقت مہرخ نے کچھ افسون پڑھکر دستک دی کہ اے زن سحر آؤ واضح ہو کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ ایک پتلی مہرخ نے موم کی بناکر شب جنگ آگ مین ڈالدی تھی اور کہا تھا کہ اِسوقت اے زن سحر جاؤ وقت پر آنا لہذا اسوقت اُسی کو طلب کیا دستک کا دینا تھا کہ ایک برق چمکی اور صدا چھم چھم کی آئی اور ایک عورت تخت پر سوار گہنا پہنے پوشاک نفیس زیب جسم کیے ظاہر ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نازنین کو سراپا حور کہنا عقل کا قصور ہے بلکہ مثنوی

وہ مکھڑے کا عالم وہ کنگھی کا رنگ — شب ماہ ہو دیکھکر جسکو دنگ
وہ مسی اور اُسکے لب لعل فام — سوادِ دیار بدخشان کی شام
ستم اُسپہ سرمے کی تحریر سے — کھنچے ہاتھ کافر کی شمشیر سے

بلکہ آنکھون کا یہ عالم تھا کہ کبوتر بڑے بڑے نین لال لال ڈورا و رکارے کارے بھونرا تا ہین نیکو منات بھا ترس چترائن تالی چنچل سی چاہ دیکھے مین مرگ کھنجن لجات ہی + دامنی سی کوندے تالی سو وہ ہنار وجات کو اکبار دیکھو تو پرانن اگھات ہی + یا ہی سمے کا سے کہون با ہوتے ہوتے چپ رہون لاج کے جہاج مین مانو موتی بھرے جات ہی + وہ جوبن کا عالم وہ اُبھری ہوئی گات وہ چھاتیان کہ نظم۔

لٹی اس کی ترکیب اور وہ بدن — وہ پوشاک و زیور کی اُسپر پھبن
وہ چھب تختی اُس کی نزاکت نژاد — چمن زار قدرت کی نخل مراد
لگا پا سے وہ نازنین تا بہ فرق — سراپا جواہر کے دریا مین غرق

میدان مین آکر ٹھہری کوہان جب لڑتا ہوا اُسکی طرف آیا اس مہ وش نے پکار کر کہا کہ اے کوہان ہم تمھارے واسطے یہان آئے اور تم ہمسے مخاطب بھی نہین ہوتے لو ہم جلتے ہین یہ صدا کوہان نے جو سُنی اس پری تمثال کے روے زیبا کو دیکھ خنجر ناز کا اسکے زخمی ہوا اور قریب اُسکے آیا اس پری زاد نے کہا کہو کیا ارادہ ہے اُسنے کہا تیرا عاشق و شیدا ہون جان و دل سے تجھپر فریفتہ و شیفتہ ہون پریوش نے کہا میرا ہاتھ آنا بہت دشوار ہے یہ کہکر پنکھیا اُس نازنین کے ہاتھ مین جواہر نگین تھی وہ کوہان کے جھلی ہوا جو اُسکے لگی کوہان شعر عاشقانہ پڑھنے لگا مگر وہ زن حسینہ تخت اُڑا کر چلی کوہان نے پکار کر کہا ع مرا کشتی و تکبیرے نگفتی + عجب سنگین دلی اللہ اکبر + اور منت کر کے بلایا سر پانون پر رکھدیا ایسا مبہوت ہوا کہ لڑنا بھولا اس حور نژاد نے کہا کہ مین کنیز ملکہ مہرخ کی ہون اور تو میری ملکہ سے لڑتا ہے کیسا تو میرا عاشق ہے فوج کو اپنی منع کر سحر اپنا دفع کر کوہان نے یہ سُنکر سحر پڑھا کہ وہ پہاڑ جو گھیرے تھے کنکر ہوکر گرے اور فوج کو منع کیا کہ لڑنے سے رُکی اور جب جنگ سے لشکر نے فرصت پائی سب محو دیدار اس کبک رفتار کے ہوے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور ہر ایک نے عقل و ہوش کھوئے ادھر کوہان نے منت کرنا شروع کیا پری نے کہا مین نے سُنا ہی کہ تو نے عیارون
کو گرفتار کیا ہی اُنکو بلا دے اُسنے اُسی وقت عیارون کو حاضر کیا ملکہ نے خلعت وزر دیا ضرغام اور برق چھوٹ کر
اپنے لشکر مین گئے ہر ایک سے ملکر بطرف جنگل کے روانہ ہوئے بعد رہائی عیارون کے اُس ترک ستمگر نے کہا کہ اے
کوہان اگر تو میرا عاشق صادق ہی تو اپنے ہاتھ سے گردن اپنی قلم کر کوہان یہ حکم پاکر مستعد ہوا اور خنجر کھینچکر اپنی گردن
پر رکھا اور پکارا کہ بیت یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہی ✤ سر بوقت ذبح اپنا اُس کے زیر پاے ہی ✤ چاہتا ہی
کہ گردن اپنی جدا کرے اُس غارتگر جان نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا اگر تو مر جائیگا تو ہمارے حسن کی بہار کو کون
دیکھے گا کہ بیت نہ عاشق تو معشوقون کو پوچھے کون دنیا مین ✤ جہان مین قدر ہی گل کی فقط عشق عنادل سے ✤
خیر ہم بھی تیرا ساتھ دینگے مگر ایک شرط سے کہ اگر تو حیرت کا سر لاکر ملکہ مہرخ کو نذر دے تو ذائقہ شربت وصل کا میرے
چکھے اُدھر تو اُسنے کوہان سے یہ شرط کی اور اِدھر سارا لشکر کوہان کا جدا اُسپر عاشق ہو رہا تھا کہ گویا مصرعہ خلقے بمنت
یک طرف آن شوخ تنہا یک طرف ✤ اُن سبھے پکار کر کہا کہ ای عاشقان ثابت قدم جاؤ اور حیرت حرامزادی
کے جھونٹے پکڑ کے کھینچتے ہوے لاؤ اور یا سر اُسکا حاضر کرو کوہان اور کل لشکر یہ صدا سنکر گریبان پھاڑ کر لنیا لینا کہتے
خیمے خرگاہ سب سامان چھوڑ کر طرف طلسم باطن کے چلے اور دریاے خون رواں سے گذر کر قریب باغ سیب کے
پہونچے یہان ہزارون ساحر ملازم افراسیاب تھے انھون نے روکا انھون نے قتل و غارت شروع کی لاش پر لاش
گرا دی شور عظیم بلند ہوا حیرت اور افراسیاب غلغلہ سنکر باہر باغ کے آئے دیکھا کوہان لڑتا ہوا آتا ہی افراسیاب نے
کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ تیلی سحر کی خاک جمشیدی سے مہرخ نے بنائی ہی اور اُسپر یہ ساحر فریفتہ ہو کر آئے ہین اب یہ
ہوشیار نہونگے یہ دیکھکر اُسنے گولا سحر کا بڑھکر کوہان کے سینے پر مارا کہ پشت سے گذر گیا اور ہزار در ہزار برق سحر کر کے
گرائین فوج ہمراہی کوہان کی سب جل گئی اُدھر وہ سب ساحر مر کر گرے یہان تیلی سحر کی یعنی وہی عورت جسپر یہ سب
فریفتہ ہوے تھے میدان رزمگاہ مین کھڑے کھڑے جلگئی مہرخ نے کہا افراسیاب نے معلوم ہوتا ہی کوہان اور اُسکے ساتھیون
کو مارا کہ تیلی سحر کی اُنھین کے لیے بنی تھی وہ مرے یہ بھی جل گئی غرض نقارے فتح کے بجے اور خیمے ڈیرے لشکر حریف کے
لوٹ لیے گئے اور جہان بارگاہ کوہان کی تھی وہان لشکر اپنا اُتارا آگے بڑھکر کئی کوس پہلی جگہ سے بارگہ مہ جبین کی استادہ
ہوئی اسد کو ہوا سے اُتارا داخل بارگاہ کیا سب سردار زیب دہ کرسی و دنگل ہوے ناچ ہونے لگا جام شراب
گردش مین آیا اسد نے پوچھا کہ ای ملکہ مہرخ مجھے گھوڑا کیون اُڑا لے گیا تھا اُسنے کہا ای شہزادۂ عالی وقار آپ
سحر نہین جانتے ہین بدین لحاظ کہ ساحرون سے کچھ دشمنان حضور کو گزند پہونچے دل آرام نے سحر کر کے
وہان بھیجدیا اسد نے کہا آپ لوگون نے مجکو بزدل تصور کیا ہی ای بایمان خود اگر بار دیگر کوئی ساحر ایسی
حرکت کریگا تو مین اُسکو قتل کرونگا ای ملکہ جہان کہین ہم لوگ ہوتے ہین پہلے آپ سینہ سپر کرتے ہین

ہمارے لیے بڑا ننگ ہو کہ جان اپنی بروز نبرد بچائین مہرخ نے عرض کیا کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا یہ باتین کرکے مصروف عیش ہوے لیکن عیار جو بوقت جنگ جنگل مین چلے گئے تھے اُن مین سے چار عیار لشکر مین آئے قران نہ آیا یہ سب تو بعشرت ٹھہرے ہین لیکن افراسیاب نے حیرت سے کہا کیا بُرا وقت ہو کہ اپنے نوکرون اور مطیعون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا پڑا اور ساٹھ ہزار کا لشکر ایک آن مین مع تین سردارون کے مارا گیا بانیان طلسم سچ لکھ گئے ہین کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ ادنی ملازم شاہ طلسم سے مقابلہ کرینگے اور بادشاہ اگر طرح نہ دیگا تو گستاخی اُسکے ادبار کی ہوگی فی الجملہ یہ وہی آثار ہین اور وہی زمانہ ہو لیکن ای ملکہ میرے لیے چاہیے کچھ ہو طلسم رہے یا نہ رہے جان بچے یا نہ بچے گوشمالی سے اس فرقۂ شریر نمکحرام کی مین باز نہ آؤنگا کیا پانون کی جوتی سر پر چڑھاؤنگا الغرض اسی طرح کے کلام افراسیاب کر رہا تھا کہ یکایک آگ اور پانی ایک ساتھ برسنا شروع ہوا افراسیاب نے کہا کوئی معزز ساحر آتا ہو اہل دربار مین چند ساحران گرامی کو حکم دیا کہ بہر استقبال جائین ساحر لینے چلے بعد کچھ عرصہ کے نوبت و نقارے مابین ارض و سما بجتے ہوے سنائی دیے اور ایک ساحر شیر پر سوار تصویرین سامری و جمشید کی گلے مین پہنے صورت مہیب بنائے بارہ ہزار ساحر ہمراہ لیے در باغ سیب پر آکر اُترا فوج کو باہر ٹھہرایا آپ اندرون باغ آیا اور افراسیاب اور حیرت کو تسلیم کی حیرت نے پہچانا کہ میرا بھانجا ہو بہران خیر سوار جادو لیس پہچانکر اُٹھ کے گلے لگایا بلائین لین برابر اپنے بٹھایا پوچھا کہ ای فرزند کس وجہ سے آئے ہو اُسنے کہا مین نے سُنا ہو کہ چند ملازم خالو جان سے منحرف ہو گئے ہین اور آمادہ بفساد ہین لہذا اُنکی سرکوبی کو حاضر ہوا ہون مجھے رخصت فرمایئے کہ جا کر سزاے معقول دون حیرت نے کہا بیٹا اور ملازم اُنکی سزا دہی کو موجود ہین اُن باغیون کی حقیقت کیا ہو تمہارا جانا مناسب نہین کچھ عیار لشکر حمزہ سے داخل طلسم ہوے ہین وہ فریب دیکر ساحر کو قتل کر ڈالتے ہین اسوجہ سے ابتک وہ مفسد بچے ہین ورنہ مدت ہوئی ہوتی کہ ہلاک ہو گئے ہوتے بہران نے اصرار کیا کہ مین ضرور جاؤنگا اور عیاران اور سرداران لشکر حریف کا کام تمام کرونگا خلاصہ یہ کہ بدقت تمام اُسنے اجازت جنگ پائی اور افراسیاب نے اپنے یہان سے فوج بیکران اُسکے ساتھ کی ایک غلغلہ طلسم باطن مین پڑ گیا کہ بھانجا حیرت کا لڑنے جاتا ہو بڑے بڑے ساحر نامی گرامی واسطے رخصت کے آئے اور بہران سے ملے حیرت نے افراسیاب سے کہا ای شہنشاہ حضور بھی چلکر گنبد نور پر کہ وہان سے حال طلسم معلوم ہوتا ہو بیٹھیے اور تماشا جنگ کا دیکھیے اور بہران سے کہا ای فرزند تم قریب دریاے خون فشان اُترنا کہ وہان سے منزل بھر پر لشکر مہرخ کا ہو اور پشتہ رنگین حصار وہان سے قریب ہو غرض بہران نے یہ سب منظور کیا اور فوج کو حکم کمربندی کا دیا کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بفرمود زین را بیکران نہند — کہ برباد تخت سلیمان نہند
ہواہاے گردن کشان شد بلند — علم شد علم ہم سنان شد بلند
نہ غریدن کوس و فریاد نامے — ندانست سرچرخ گردون ز پاے
بہ پیے نشستند گردان بزین — کہ برکند از نقش خود دل نگین
زمین یک قلم از سم بادپا — تو گفتی روان شد لبیر ہوا
چو اخگر قبا کرد خاکستری — دران در طۂ نیلوفر خاوری

غرض لشکر کثیر لیے دریاے خون رواں سے بران گزر کر قریب لشتہ رنگین حصار آکر پہونچا اور فوج کو اترنیکا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی سارا لشکر مقیم ہوا طائران سحر ملکہ حیرخ نے طبل و نقارہ کی آواز سنکر روانہ کیے کہ دیکھو یہ دہل و دمامے کیسے بجتے ہیں طائر اڑ لے اور آکر لشکر پر مطلع ہو گئے یہاں مہ جبین دلارام اور عمرو وغیرہ بارگاہ میں مصروف عیش تھے کہ طائران سحر نے آکر عرض کیا ہے ؎

شہا بود بکام تو چرخ کبود رنگ — صد ملک زیر حکم تو باشد چہ روم و زنگ
عطفت بدوستان تو باشد بہ بزم عیش — قہرت بدشمنان تو نازل بروز جنگ

لشکر حریف خود سر قریب دریا آکر اترا ہے بجر ہستی سے کنارا چاہتا ہے باقی خیریت ہے یہ خبر عیار سنکر پھر بارگاہ سے نکل گئے اور صحرا میں مخفی ہوئے حیرخ نے کہا لشکر ہمارا ابھی کچھ آگے بڑھکر اترے پھر حکم فوج نے کوچ کیا سامان جنگ ساتھ لیا ساحر تخت مہ جبین کو گھیرے بڑی چہک دمک سے چلے نظم

پس از چند روزے بصحرا رسید — کہ ہمسنگ آن چشم گردون ندید
زد خیمہ بر دامن پہن دشت — طناب خود از قبہ اش پارہ گشت
شد از مجمر آسمان چون سپند — بلند این ندا بہر دفع گزند
جہان داد را چشم بد باد دور — ز اصحاب دین تا بیوم نشور

فی الجملہ دونوں لشکر میدان بہر جنگ چھوڑکر مقابلہ میں آئے بہران نے اسروز لڑنے سے تامل کیا اور بارہ سو ساحران کا طلایہ گرد لشکر کے مقرر کیا اور اپنی بارگاہ کے گرد اکیسو ساحرونکو بٹھایا حکم ایسے کر دیا کہ کوئی عورت مرد اپنے پرائے لشکر کا اندر بارگاہ کے نہ آئے کس لیئے کہ عیار بصورت میدان آکر قتل کر ڈالتے ہیں اور سب دربار گاہ پر نہایت ہوشیار رہیں کسی کو اپنے پاس آنے ندیں سب نے کہا ایسا ہی ہوگا اور آکر دروازے پر بارگاہ کے بیٹھے پہرا دینے لگے اس اثنا میں وہ باقی دن تمام ہوا اور ستاروں کی فوج کا میدان فلک میں آنا را ہونے لگا ترک خنجر دار گردون پہر طلایہ گرد چرخ کے مقرر ہوا ؎

غالی زرخ جہان زشب عنبرین نہاد — در مخزن انچہ داشت فلک بر زمین نہاد

ہندوے شب دو روبہ عیان شد عروس چرخ — بر روے شرم کاہکشان آستین نہاد

آورد سر فرو دزرفتن سرشتہ نجوم — انگشت از ہلال فلک بر جبین نہاد

سر شام بعد انتظام لشکری مصروف استراحت وآرام ہوئے لیکن عیار جو صحرا مین گئے تھے انمین سے برق نے ارادہ عیاری کرنے کا کیا اور درے مین پہاڑ کے ٹھہر کر درویش تارک الدنیا کی صورت اپنی بنائی تہمد کمر سے زانو تک باندھی جسم سارا خاک آلود کیا بال سر پہ بڑے بڑے لگا کر زانو تک لٹکائے ناخن برابر ایک بالشت کے اُنگلیون مین لگائے ایک ہاتھ سیدھا کر کے اس طرح کر خشت کیا کہ معلوم ہو خشک ہو گیا ہی اور دوسرے ہاتھ سے گھڑا شراب سے بھرا بیہوشی آمیز کمر پر رکھا اور وہان سے سامنے بارگاہ بہران کے آیا وہ سو آدمی جو پہرے پر تھے انکی طرف سے کترا کر نکلا ان سب نے اسکو بہشتی جانکر مودب ہو کر سلام کیا مگر برق نے کسی کو جواب نہ دیا اور انکے روبرو سے بھاگا انھون نے آپسمین کہا یہ فقیر صاحب کمال معلوم ہوتا ہی اسکے پیچھے چلو اور ہوسکے تو اسے ٹھہرا کر کچھ اپنے حق مین پوچھو یہ خیال کر کے اُٹھے اور فقیر کے پیچھے چلے درویش انھین آتے دیکھکر ایک جگہ بیٹھ گیا اور زمین مین لکیرین کرنے لگا جب یہ قریب پہونچے پھر اُٹھکر چلا اور اب کی بار دور جاکر ٹھہر مشت خاک اُٹھا کر آسمان کی طرف پھینکی منہ سے بُڑبُڑانے لگا جب یہ لوگ پھر پاس آئے فقیر بھاگ کر دوسری طرف جاکر چکر کرنے لگا خوب گھومایہ سب کھڑے دیکھا کیے بعد لمحہ کے فقیر پھر بھاگا اب کی دفعہ لوگ بھی پیچھے دوڑے فقیر ان سبکو لشکر سے دور لگا لایا اور گھڑا شراب کا زمین پر رکھکر آپ بھاگ کر جھاڑی مین چھپ رہا ساحرون نے کہا یہ فقیر خدا رسیدہ تھا دُنیا دارون سے ملوث نہ ہوا جب ہم سب نے اسے بہت گھیرا تو وہ ہمارے لیے یہ گھڑا چھوڑ گیا دیکھین اسمین کیا ہی سب آگے جاکر اس سبو کو دیکھا ایک آبخورہ اسپر ڈھکا تھا اسکو جو اُٹھایا شراب سے گھڑے کو مملو پایا آپسمین کہا کہ اس شراب کے پینے سے کہ ایسے عارف بہشتی کے پینے کی ہی دین و دنیا کا فائدہ ہوگا کسی نے کہا یقین ہی کہ کوئی بیماری تمام عمر نہوگی کسی نے کہا بیماری کیسی عمر بڑھادیگی غرض اسی جگہ بیٹھ گئے اور ایک ایک آبخورہ شراب کا سب نے پیا اور اُٹھکر بارگاہ بہران کی طرف چلے فقیر کے غائب ہونیکا تاسف کرتے جاتے تھے تھوڑی ہی دور گئے ہونگے کہ ہوا سر دھمک کی جو لگی بیہوشی نے تاثیر کی سر نیچے ٹانگین اوپر اوندھے منھ زمین پر گرے تن بدن کی خبر نہ رہی بیہوش ہو گئے برق جھاڑی مین چھپا بیٹھا تھا خنجر لیے نکلا اور آکر قتل کرنا شروع کیا جلد جلد پچاس ساحرونکے سر کاٹ ڈالے ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا ابر غباری ہونے لگی اور برق شعلہ بار چکنے لگی پتھر کی سلین برسنے لگین ہیرون نے غل مچایا جنکی گردنین قلم ہوئی تھین انکی لاشین اُڑکر بارگاہ بہران مین گئین بہران باطمینان مشغول مے نوشی تھا لاشین دیکھکر باہر نکل آیا ساحر دوڑے سب نے دیکھا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آندھیان اُٹھ رہی ہین ایک حشر برپا ہی ساحر بیہوش پڑے ہین ایک شخص خنجر لیے گردنین کاٹتا پھرتا ہی بہران نے سحر پڑھکر دستک دی کہ برق کے پانوٗن زمین نے پکڑ لیے بعد لمحہ کے جب وہ شور و غل و تاریکی دور ہوئی بہران گرفتار کرکے برق کو اندر بارگاہ کے لایا اور کہا او نالائق سچ بتا کہ تو کون ہی برق نے کہا کہ مین ملک الموت جان ساحران ہون تجھے قتل کرنے آیا ہون مجھے معلوم نہ تھا کہ ان ساحرون کی گردن کاٹنے سے یہ آفت آئیگی ہا تین اندر بارگاہ کے جاتینگی ورنہ گڑھا کھودکے توپ دیتا سب کو زندہ درگور کرتا اور ابھی کیا گیا ہو عنقریب تجھے واصل جہنم کرونگا بیک لحظہ بیک ساعت بیکدم ٭ دگرگون شود احوال عالم ٭ گھڑی مین کچھ ہی لمحہ مین کچھ ہوا ابھی ہم رہا تھے ابھی قید ہوئے اب پھر رہائی ہوگی مصرعہ چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند ٭ تجھے قتل کرکے لشکر فرخ مین صحیح و سلامت جاتینگے بہران کا برق کی باتین سُنکر جی چھوٹ گیا کہ بل بے تیری جرأت اور حوصلہ سچ کہا تھا حیرت نے کہ عیار پرکالۂ آفت ہین غرض دل قوی کرکے کہا ای برق لاکھ تو مجھے دھمکائے مگر مین تجھے صبح کو قتل کرونگا ابھی اسلیے ہلاک نہین کرتا کہ شاید کوئی اور عیار تیرے رہا کرنے کو آئے تو اسے بھی گرفتار کرون برق نے کہا یہ نیت ہی ابکی بار جو آئیگا تمھارا فیصلہ کردیگا الحاصل برق کو مقید کرکے بہران نے حصار کردیا کہ اندر بارگاہ کے جو کوئی آئے پھر نکلکر نجائے یہ سحر کرکے پلنگ پر لیٹ رہا برق کے پانوٗن زمین پکڑے ہی یہان تو یہ حال ہی لیکن جب برق نے ساحرون کو قتل کیا تھا اور غل ہوا تھا تو دور سے قران نے دیکھا تھا پھر اسے گرفتار ہوتے دیکھا ساحر کی صورت بنکر لشکر بہران مین آیا چاہا اندر بارگاہ کے جاوٗن پھر خیال آیا کہ اگر حصار سحر کا ہوگا تو نکلنا دشوار ہوگا اس خیال سے رات بھر گردش لشکر کے گرد کی مگر کچھ نہوسکا آخر گریبان سحر غم مین برق کے چاک ہوا اور جلاد فلک با تیغ تیز قتل گاہ سپہر مین داخل ہوا ابیات

	چو گلعذار فلک نرگس خمار آلود		لبصد کرشمہ ز خواب سحرگہی بکشود
	تبرک روز ندای سحرگہی برسید		کہ سر ز خواب برآور کہ چشم شب بغنود
	دواج زرد بپوشید ترک یغمائی		پرند کحلی گردون ز پشت شب بربود
	لوای شاہ سحر از افق علم برزد		زچین فتاد بہندوستان درخش کبود

صبح کو بہران نے بیدار ہوکر چند جام مے گلفام کے پیے اور باہر بارگاہ کے برآمد ہوا برق کو اُسی طرح قید رکھا باہر آکر ساحرون کو حکم دیا کہ سواری حاضر کرو مین ہوا کھانے جب آؤنگا تو اس بے ادب عیار کو قتل کرونگا ساحرون نے شیر لاکر حاضر کیا بہران سوار ہوکر صحرا کو چلا قران نے اسے جاتے دیکھکر صحرا کا راستہ لیا اور کچھار مین جاکر شیر کی تلاش کی ایک جگہ شیر بیٹھا تھا از بسکہ نظر کردۂ اسد اللہ الغالب ہی سامنے شیر کے جاکر بیدھڑک للکارا شیر جھپٹ دھاڑ کر چلا قران نے تھپڑ خالی دیکر دونون کلائیان پکڑ کر گھونسا مارا کہ شیر لیٹ ہوکر زمین پر گرا قران نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کسوت عیاری سے ولیبا ہی زین اور ساز جیسا بہران کے شیر کا دیکھا تھا نکالکر شیر کو آراستہ کرکے بہران کی صورت بنکر سوار ہوا اور لشکر کی طرف چلا جب قریب بارگاہ پہونچا ساحرہ خدمت مین پنا مالک جانکر حاضر ہوئے قران نے انسے کہا کہ اندر بارگاہ کے جاکر اس عیار کو پلے سحر اتار کے لے آؤ کہ سامنے لشکر مہرخ کے لیجا کر قتل کرون اور فارغ ہوکر ایک ہی بار سواری سے اترون جب ساحر حسب الحکم سحر دفع کرکے برق کو لائے قران اُسے لیکر لشکر کے کنارے لایا اور اپنا نام برق سے جاکر کہا جاؤ سمجھ بوجھکر عیاری کرنا برق شیر پر سوار دیکھکر حیرت مین آگیا اور کہا اے خلیفہ یہ شرف خدا نے آپ ہی کو عنایت کیا ہے کہ جیتا شیر جنگل سے پکڑ لائے الحاصل دونون جنگل مین آئے قران نے شیر پر سے زین وغیرہ اُتار کر چھوڑ دیا کہ جاؤ اب تمھارا کام نہین شیر بھاگ گیا اور برق بصورت بدلکر لشکر مین بے فقل بہران آیا بہر طرف پھرنے لگا لیکن بہران جو ہوا کھا کر آیا ساحرون نے دیکھا سمجھے کہ عیار کو قتل کر آیا سب حاضر خدمت ہوے یہ اُتر کر بارگاہ مین جب پہونچا دیکھا عیار قیدی نہین ہے ساحرون سے کہا وہ عیار کہان گیا سب نے عرض کیا کہ آپ ہی ابھی آکر اسے اپنے ہمراہ لے گئے تھے بہران نے کہا تم کچھ سودائی ہوے مین جب کا گیا اب آیا ہون مین کب اُسے لیگیا وہ سب قسمین کھانے لگے اور سب حال بیان کیا بہران کی عقل دنگ ہوگئی کہ کیا زبردست عیار ہین کہ میری صورت بنکر کیا جلد اُڑا لے گئے اور سب تو سب یہ بخت شیر کہان سے لائے دل سے کہا اب جان بچنا مشکل ہے ساحرون کو بلا کر حکم دیا کہ اگر حیرت اور افراسیاب بھی آئین تو بغیر میری اطلاع بارگاہ مین نہ آنے دینا اور گرفتار کر لینا یہ حکم دیکر مشغول مے نوشی ہوا اور قصد کیا کہ آج شام کو طبل جنگ بجوا کر کل مہرخ اور اسکے لشکر سے مقابلہ کرون اور سب کو قتل کرکے بازگشت کر جاؤن یہ تو اس فکر مین تھا ہی مگر وہان حیرت اور افراسیاب شہر ناپرسان مین آکر گنبد نور مین بیٹھے ہین باہم اختلاط کر رہے ہین کہ حیرت نے کہا اے شہنشاہ میرا بھانجا دور وز سے لڑنے گیا ہے نہین معلوم کیا کیفیت گزری آپ کتاب سامری دیکھکر خیریت اسکی تبلایئے میرا جی لگا ہے افراسیاب نے کتاب دیکھکر حال برق اور قران کی عیاری کا بیان کیا حیرت بدحواس ہوگئی اور کہا ایسا نہو عیار اُسے قتل کر ڈالین موسے حرامزادے ہین کہ جیتا شیر جنگل سے پکڑ لائے پس سنے اپنی وزیرزادی زمرد جادو سے کہا تم میرا نامہ پاس بہران کے لیجاؤ اور کہنا تمھین بلایا ہے اور نامہ لکھا کہ اے بہران تم میرے پاس آؤ مجھے تم سے ایک کام ضروری ہے اکیلے آنا لشکر کو ساتھ نہ لانا حیرت نے قصد کیا ہے کہ بہران کو بلالون اور کسی افسر کو فوج مین بھیجدون غرضکہ نامہ لیکر زمرد جادو بزور سحر اُڑی اور لشکر کی طرف روانہ ہوئی یہ ساحرہ بہت خوبصورت ہے چہرہ مانند ماہ تابان ہے زلف عنبر فام دراز مثل شب ہجر عاشقان سینہ ابھرا ہوا گات خوشنما سارا بدن نور کے سانچے مین ڈھلا لب لعلین مسی آلود خسام بدخشان کی کیفیت دکھاتی تھی دندان سلک گوہر کی آبرو مٹاتے تھے چاہ زنخدان مین ہزارون دل ڈوب جاتے تھے نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جعد وہ جعد کہ گتھنے مین ہو جسکے ہر لہر
بھرے مین ایسی ہی گرمی کہ شب و روز جیسے
زلفین بکھری ہوئین یون چہرہ اوپر بانکپن تھی دل

کمر ڈوبا دینے کو عشاق کے دریائے اٹک
یاد کرتی ہی رہے دامن مژگان کی جھپک
جس طرح ایک کھلونے یہ ہٹین دو بالک

بناز و ادا مہ پارہ نامہ حیرت کا لیے پران پران لشکر بہران مین پہونچی جب اندر بارگاہ کے جانے لگی ساحرون نے آکر گھیرا اور محاصرہ کرکے قید کیا بہران سے جاکر کہا کہ زمرد جادو آئی ہین لیکن ہمنے آنے نہین دیا قید کرلیا ہی بہران نے کہا مین ہوشیار ہون تم اندر بھیجدو شاید عیار نہو ساحرون نے آکر اسے اجازت دی زمرد جادو اندر بارگاہ کے آئی بہران نے انگوٹھی اپنے ہاتھ سے اتار کر سحر کرکے پھینکدی اور کہا ای زمرد جادو یہ انگشتری اٹھاتی لاؤ اور آکر بیٹھو اگر تم اصل مین زمرد جادو ہوگی تو اسے اٹھا لوگی ورنہ ہاتھ جلے گا اور انگوٹھی نہ اٹھیگی زمرد نے کہا اول تو جب مین لشکر مین آئی بے عزت ہوئی کہ ساحرون نے گرفتار کیا اب تم یہ ڈھکوسلا تبلاتے ہو یہ کہکر اسنے سحر پڑھکر انگوٹھی اٹھائی اور آکر مسند پر بیٹھی بہران نے جام شراب دیا مگر اسنے کہا چلو ہٹو مین ایسے بودے سے بات نہین کرتی الیسا ہی اگر عیارون کا ڈر تھا تو لڑنے کو کیون آئے تھے بہران نے تنہائی مین جو ایسی حسینہ عورت کو ناز کرتے پایا فریفتہ ہوگیا چاہا کہ سوال وصل کرون گال پر ہاتھ رکھکر کہا ای ملکہ اسقدر خفا نہو اچھا ہم بودے سہی لو شراب پیو زمرد جادو اسکا ارادہ سمجھ گئی اور گردن نیچی کرکے شرماکر کہا تم مجھ سے ایسی باتین نہ کرو نہین مین تمھاری خالہ سے کہدونگی بہران خاموش ہو رہا اسنے نامہ دیا پڑھا کہا مین شام کو آؤنگا اسوقت کو یہان سے چلو نگا زمرد پیام لیکر چلی مگر بہران اسکے عشق مین مبتلا ہوا بستر غم پر تڑپنے لگا اور زمرد جادو بھی پھر پھر کے دیکھتی جاتی تھی غرض نامہ لیے کنارے لشکر کے پہونچی برق گرد لشکر کے عیاری کرنے کی فکر مین تھا اسنے زمرد جادو کو جاتے دیکھا اسکے ساتھ ہوا مگر زمرد جب کنارے لشکر کے پہونچی بزور سحر اڑکر روانہ ہوئی برق حیران رہگیا آخر کچھ عیاری سوچکر درہ مین پہاڑ کے بیٹھکر دھائی جوڑا کہ سراسر جوہر دلستانی تھا زیب قد کرکے صورت کو متمثل بشکل زمرد جادو کیا لباس اور زیور زمردین سے جسم کو مزین کرکے گلزار دہر کو رشک سے خار دیا چشم غزالین سرمہ آگین سرمستان خمخانہ عشق کے لیے میخانہ تھین دیار بیخودی کی راہ بتاتی تھین ہیبت یہی ارادہ ہوا ان کالی کالی آنکھون کا ÷ شکار شیر نہ کھیلین تو ہم غزال نہین ÷ رخسار تابناک غیرت خورشید بلکہ سو مہ کامل جو انسے لڑ جائے صاف منھ پر طمانچہ پڑ جائے ÷ دہن تنگ نکتہ انتخاب غنچہ کا سامنے اسکے دل خون لب نازک مسیحائی پر آمادہ گلوے نازک صراحی بادہ نظم

وہ گلا یار کا صراحی دار
وہ سینہ حسینون کی مد نظر

پتلی پتلی رگون کا اس سے ابھار
کہ ابھرے ہوے دو تھے اسپر ثمر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھ آئین کہین جو عاشق کے — تو لگائے وہ اپنے سینے سے
وصف موے کمر ہی حد سے فزون — ور دسر ہو جو موشگافی کردن
وہم روشن نے کچھ لگا کے پتا — تار خط شعاع مہر کہا
طبع نازک نے بھید یہ پایا — آئینے مین شکم کے بال آیا
آگے جگہ حیا کی ہی لب بند چاہیے — باہم شگاف کلک مین پیوند چاہیے
ساق پا مین تو نور کا تھا ظہور — یا تراشی ہوئی تھی شاخ بلور
پائجامے مین یون تھی عکس فگن — شمع فانوس مین ہو جیون روشن
لال منہدی سے دونون تھے کف پا — ہاتھ ملتا تھا جنبیہ دزد حنا
قد کی تعریف مین ہی حیرانی — کلک قدرت کہو کہ سرو سہی
سر پہ آنچل پڑا دوپٹے کا — پیاری پیاری وہ بانکی بانکی ادا

صراحی شراب ناب کی آغشتہ بدار وے بیہوشی کر کے جام ہاتھ مین لیکر مقام سبزہ زار دیکھکر برق بشکل دلربائی اور خوش دلی بیٹھکر شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اور دل سے کہتا تھا کہ جو کوئی ساحر اسطرف آئیگا وہ تیرے حصہ کا ہی قتل کرڈالنا اس عرصہ مین دن ڈھلا اور بہران آج کے دن بھی جنگ موقوف کر کے ساحرون کو لشکر کی حفاظت کیلیے تاکید کر کے حیرت کے پاس چلا اور اڑتا ہوا اسی گلزار پر بہار مین پہونچا کہ جہان برق بصورت زمرد بیٹھا تھا اسنے اسے دیکھکر یہ پکار کر پڑھا کہ بیت فاتحہ قبر پہ پڑھ بیٹھ کے جانے والے ÷ کبھی ہم بھی تجھے ترے ناز اٹھانے والے ÷ بہران نے صدا اسنکر طرف پستی کے نگاہ کی زمرد جادو کو دیکھا کہ صحرا مین بیٹھی ہی وہین سے پکار کر پوچھا کہ ای ملکہ زمرد خیر تو ہی کیون یہان بیٹھی ہو گیا ابھی خالا پاس نہین گئین زمرد نے یہ سنکر ٹھنڈی سانس بھری اور کہا تمھین کیا آوارگان دشت محبت کا پوچھنا کیا جہان جی لگا وہین بیٹھکر روز بجر کو شام کیا ابیات

غلام نرگس مست تو تاجدارانند — خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند
گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار بہ بین — کہ از تطاول زلفت چہ سوگوارانند

بہران سمجھا کہ بارگاہ مین تو نے اسے چھیڑا تھا یہ بوجہ اسکے کہ سارا لشکر وہان موجود تھا راضی نہوئی مگر تو نے جو وعدہ شام کے قریب جانے کا کیا تھا اسلیے اسنے راہ مین ٹھہر کر تیرا انتظار کیا ہی یہ بھی تجھپر فریفتہ ہی یہ سوچکر بروے زمین اترا اور قریب سے مرد کے اسکے آنے سے یہ شعر پڑھا شعر ہائے اوج سعادت بدام ما افتد ÷ اگر ترا گذری بر مقام ما افتد ÷ بہران نے ہنسکر ہاتھ پکڑ لیا اور یہ شعر پڑھا کہ للمولفہ استقدر تا فیروی حق نے ہماری آہ کو ÷ آپ سے بیچین دیکھا اس بت گمراہ کو ÷ یہ کہکر پاس اس نازنین کے بیٹھا اور چاہا بوسہ اسکے لب شیرین کا لے زمرد نے کہا بس پرا لگ رہو ایسے بیمروت دنیا مین دیکھے نہ سنے ہم دن بھر

ہوا ہی کہ فرہاد اسا جان شیرین فراق مین برباد کررہے ہین اور کوہ و دشت مین سر ٹکراتے ہین آپ اب محبت جتانے آئے ہین
ای بہران جس روز سے تجھے دربار مین ہنسنے دیکھا ہو اسی دن سے اس کمبخت دل کا برا ہو کہ مبتلا ہوا تھا سے رسوا ہوا خراب ہوا
مبتلا ہوا + کیا جانیے کہ دیکھتے ہی تجھکو کیا ہوا + بہران نے کہا ای جان جان میری بھی تجھپر جان جاتی ہی قطعہ

ایذا ہین اُٹھاے ہوے دکھ پاے ہوے ہین	ہم دل سے بہ تنگ آئے ہین اکتاے ہوے ہین
اب تک تو غضب کرتا ہی اپنا دل بیتاب	روکے ہوے ڈانٹے ہوے دھمکاے ہوے ہین

جان من تمھین بتاو کہ مین کیا کرتا مجبور و ناچار تھا کہ سے تا نہو دلبر کی جانب سے کشش + عاشق بیچارہ کہہ کیا کر سکے +
تمھارے رعب حسن سے ای شہنشاہ خوبان لب سوال خاموش تھے ہم خود بیقرار و مدہوش تھے بارے سے للہ الحمد
ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید + اب ہم تم داد عیش دین اور غم ایام ماضی فراموش کرین
زمرد نے کہا اے بہران ہمارا تو یہ حال ہی سے

تم سے دو بول کہہ کے ہارے ہین	تم ہمارے ہو ہم تمھارے ہین

یہ کہکر رخسار پر رخسار رکھ دیا باہین گلے مین ڈالین بہران کو یہ محبت دیکھ کے یقین تھا کہ شادی مرگ ہو جائے جوش تمنا
کا وفور حسرت دل ناصبور نے ہاتھ پانون نکالے تاب ضبط نرہی گلے سے لگایا خواہان وصل ہوا زمرد نے کہا ٹھہر شراب
پی لین تو مزا اُڑائین یہ کہکر صراحی سے شراب جام مین نکالی اور کہا لو یہ بادۂ محبت ہی نوش کرو اس نے چاہا کہ جام
پیے مگر حال سنیے کہ حیرت کے پاس زمرد اصلی جاکر پہونچی اور کہا بہران نے شام کے قریب آنے کو کہا ہی جب دن کم رہا
حیرت نے افراسیاب سے کہا ہی شہنشاہ کتاب دیکھیے کہ میرا بھانجا ابتک نہین آیا افراسیاب نے کتاب دیکھکر سر پیٹ
لیا کہا ای حیرت اسے برق عیار زمرد کی شکل بنکر قتل کیا چاہتا ہی اور فلان صحرا مین قریب پہاڑ کے بیٹھا ہی حیرت
نے کہا ای زمرد جلد جا اور بہران کو آگاہ کر دے مین بلکہ پھر تیرے ساتھ کیے دیتی ہون اور خاک جمشیدی دیتی ہون کہ
بہران کو بیہوش کر کے اُٹھا لا زمرد خاک جمشید لیکر چلی اور قریب صحرا کے پہونچکر پکاری کہ ای بہران کیا غضب کرتا ہی اپنی
قضا اپنے ہاتھ بلاتا ہی یہ جو تیرے پاس بیٹھا ہی جلد اسے گرفتار کر لے کہ یہ عیار ہی برق یہ صدا سنکر گھبرایا اور زمرد
کو آتے دیکھکر کہا اے بہران فلک کو منظور نہین کہ ہم تم ایک جگہ بیٹھین دیکھو کوئی عیار
میری شکل بنکر تمھین دھوکا دینے آتا ہی بہران ایسا مزے مین تھا کہ اسکو آنا زمرد کا بہت ناگوار ہوا
اور یقین ہو گیا کہ بیشک یہ عیار ہی جو پکارتا آتا ہی زمرد جو وہان تھی اُس سے کہا چھپ جاو مین اس زمرد
کو جو آتی ہی پکڑے لیتا ہون برق اُٹھکر ایک جھاڑی مین چھپ گیا اور بہران کھڑا ہو گیا اس عرصہ مین
زمرد قریب پہونچی اور کہا ای بہران وہ عیار جو تمھارے پاس بیٹھا تھا کہان گیا اسنے کہا اے ملکہ
تمھین دیکھکر بھاگ گیا یہ کہکر قریب زمرد آگر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے نابکار تو مجھے بھکانے آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے اس ہنگام مین برق بھی زمرد بنا ہوا جھاڑی سے نکلا اور پکارا اے بہران نہ چھوڑنا اس نابکار کو بہران
نے ایک تھپڑ زمرد اصلی کے سحر پڑھکر مارا زمرد دو بیدہ اوی حیرت کی ہی بڑی معزز اور زبردست ساحرہ
ہے آسنے ضرب سحر رخسار اپنا سخت مانند پتھر کے کرلیا ورنہ سر اسکا تن پر سے اڑجاتا اور غصہ مین آکر خاک دمیدہ
بہران پر چھڑک دی کہ یہ بیہوش ہوکر گرا برق یہ ماجرا دیکھکر گھبرایا مگر زمرد جادو نے سحر پڑھکر کہا کہ زمین نے
پانون برق کے پکڑلیے زمرد نے دو پنجہ کاغذ کے کاٹکر سحر پڑھا کر وہ پنجہ مثل پنجۂ انسان کے ہوگئے آسنے حکم دیا
اے پنجہ سحر ان دونون کو اٹھا کر طرف گنبد نور کے چلو پنجے چمککر مثل برق کے گیے اور بہران اور
برق کو اٹھا کرلے چلے زمرد بھی اڑتی ہوئی پیچھے پیچھے پنجون نے چیلی اور گنبد نور پر آئی اور حیرت سے
کہا واہ واہ بی بی بھانجے آپ کے اپنا پرایا نہیں پہچانتے ایسی مستی مین آگئے دیدون مین چربی چھاگئی تھی
کہ مجھے تھپڑ سحر کا مارا اگر میرے مقام پر کوئی اور ساحرہ ہوتی تو یقین تھا کہ مرجاتی مجھے یہ وہ ہین
بھانجے آپکے اور یہ وہ عیار ہے جسے بغل مین لیے بیٹھے تھے مگر مین آپ کی نوکری نہین کرتی مار پیٹ
کی مجھے عادت نہین حیرت نے زمرد کی دلداری کی اور بہران کو ہوشیار کیا جب اسکی آنکھ کھلی
حیرت اور افراسیاب کو بیٹھے دیکھا اٹھکر سلام کیا حیرت نے کہا عیار کو بغل مین لیے بیٹھے تھے
اور زمرد کو تمنے تھپڑ مارا کچھ میرا بھی پاس نہ کیا اتنا نہ ہوا کہ دوست دشمن کو پہچانتے بہران نے کہا مجسے
قصور ہوا اور بہت نادم ہون حیرت نے برق کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا موے نے صورت بنائی ہے کیون بی
زمرد دھوکا کیونکر بہران نہ کھاتا بھلا کچھ بھی فرق تمھاری شکل مین اور اس موڈی کاٹے جوانامرگ
کی صورت مین ہے بی بی بگڑ نکی جگہ نہین رنڈی مردمین جب ساتھ ہوتا ہے طبیعت آپ مین بڑے بڑے
کی نہین رہتی یہ کہکر سحر پڑھا کہ برق کی صورت اصلی ظاہر ہوئی اور رنگ روغن عیاری کا چھوٹ گیا
کہا اے برق مین تجھے چھوڑے دیتی ہون جاکر مہرخ سے کہدینا کہ کیون قضا آئی ہے وہ مہ جبین کو لیکر چلی آئے
مین شہنشاہ سے خطا معاف کرادونگی برق نے کہا اپنی جگہ پر بیٹھکر مجھے باتین کیسی بناتی ہے یہ خبر نہین کہ کچھ دن جو زندگی ہے
غنیمت ہے ورنہ لاشین چیل اور کوے کھائینگے اور مہرخ آنکے باپ کی نوکری جو دوڑی چلی آئیگی حیرت نے یہ باتین سنکر
ایک ساحر کو حکم دیا کہ سر اس بے ادب کا کاٹ ڈالے برق نے جب یہ سامان دیکھا رجوع قلب سے درگاہ خدا مین استغاثہ کیا کہ۔

ہرکس بکسے نالد و ما را تو بسے	من پیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے
تو گوئی ہر آنکس کہ دل رنج و تاب	دعاے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا نندہ دانم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا

تیر دعا ہدف اجابت سے مقرون ہوا بہران نے کہا خالہ جان اس عیار کے ہاتھ سے مجھے ذلت ہوئی ہے اسے میرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حوالے کیجیے کہ لشکر مہرخ کے سامنے لیجا کہ قتل کرون تاکہ سب کو عبرت ہو اور اسکا حال خراب دیکھین حیرت نے کہا اے فرزند مین اب تمکو نہ جانے دونگی بہران نے کہا مجھے سب کے سامنے ذلت ہوئی ہے اپنا گلا کاٹ ڈالونگا جو مجھے جانے نہ دیجیے گا یہ کہکر خنجر کھینچکر اپنے گلے پر رکھا حیرت نے ہاتھ اسکا پکڑا اور بہت فہمایش کی مگر اسنے نمانا حیرت نے مجبوراً اجازت دی اور کہا جلد جاکر اس عیار کو قتل کرکے لشکر حریف کا بھی خاتمہ کرنا مین ساحران نامی تمھاری مدد کو ضرور بھیجونگی بہران نے ایک شیر کاغذ کا کتر کر سحر کیا کہ وہ زندہ ہوا اسپر برق کو بٹھا کر پیچھے آپ بھی سوار ہوا اور وہان سے طرف اپنے لشکر کے چلا لیکن یہان قران نے جب برق کو رہا کیا تھا اسوقت سے متفکر حال برق تھا اور ہر جگہ ڈھونڈھتا پھرتا تھا وہ تھوڑا سا دن تلاش مین گذرا اور اب وہ وقت آیا کہ مشاطہ روزگار نے شاہد شب کی آرایش ستارون کے زیور سے کی اور پیشانی سپہر پہ چاند سی ٹیکی قمر کی لگائی عالم ظلماتی نورانی ہوا کہ فرد نکہری عروس زلف کی زلف سیاہ تھی ٭ روشن فلک پہ ہر جگہ قندیل ماہ تھی ٭ قران پھرتا ہوا اس صحرا مین پہونچا کہ جہان برق گرفتار ہوا تھا اور زمرد پکڑ کر لیگئی تھی الغرض وہان لمحہ بھر ٹھہرا تھا کہ سامنے سے بہران کو دیکھا کہ شیر پر سوار برق کو آگے بٹھائے آتا ہے سمجھا کہ گرفتار ہوگیا ہے بس ایک کاغذ خط کی طرح لپیٹ کر اسپر لفافہ کیا اور اندر لفافہ کے غبار بیہوشی بھرا کاغذ اسطرح اندر لفافہ کے رکھا کہ اگر اسکو کوئی نکالے تو جب تک زور سے نہ کھینچے کاغذ نہ نکلے اور مہر لفافہ پہ ملکہ حیرت کی کرکے صورت اپنی ساحر کی بنا کہ بہران کو پکارتا ہوا چلا بہران دور نکل گیا تھا قران کی آواز سنکر ٹھہرا قران قریب پہونچا اسنے پوچھا تو کون ہے قران نے کہا کہ فرستادہ حیرت اسنے کہا ابھی مین انکے پاس سے آتا ہون تجھے مین نے وہان نہین دیکھا اور دوسرے ابھی مین آیا ابھی انھون نے آدمی بھیجا قران کو یہ حال کچھ معلوم نہ تھا جواب کیا دیتا مگر تیوری چڑھا کر کہا مین کچھ نہین جانتا یہ خط دیا ہے اسے پڑھو جو لکھا ہو اسکا جواب دو اور اے بہران کیا تو کہ ہر وقت حیرت کی چھاتی پہ چڑھے رہتے ہین جو تم کہتے ہو کہ مین نے تجھے وہان نہین دیکھا مین اپنی جگہ پر تھا مجھے بلا کر نامہ دیا کہ بہران کو دے آؤ مین لیکر آیا تم میرے ساتھ ہندی کی چندی کرتے ہو بہران نے یہ باتین سنکر نامہ لیا اور کہا رات کا وقت ہے لشکر مین چلو تو پڑھکر جواب دون قران نے کہا تو کسی کے ہاتھ جواب بھیجدینا مین جاتا ہون ورنہ تم ساحر ہو تو سحر کی مشعل روشن کرکے خط پڑھکر جواب دیدو اگر برا نہ مانو تو مین روشنی کردون بہران کو غیرت آئی ایک تنکا فوراً زمین سے اٹھا کر سحر کیا کہ مشعل سا جلنے لگا اسے قران کے ہاتھ مین دیا کہ لیے رہو مین خط پڑھون قران نے مشعل ہاتھ مین لی اور وہ خط کھولنے لگا قران نے غبار بیہوشی کا مشعل پر ڈال لیا بہران کے منھ مین لگادی اسنے منھ اپنا ہٹایا مگر دھوان سب ناک کی راہ سے دماغ مین پیچیدہ ہوا اور منھ بھی جل گیا چکر کھا کر زمین پر گرا قران نے بغدہ مارا کہ سر پھٹ گیا تڑپ کر ہلاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوا آفت برپا ہوئی صدائین مہیب آنے لگین برق چھوٹکر بھاگا قران جنگل مین چلا گیا شبخون اسکے لشکر پر گرا فشکیل نے نفیر سحر بجائی مگر برق نے لشکر مین جاکر شکیل اور مہرخ سے کہا کہ جلد لشکر تیار کرو بہران مارا گیا فشکیل نے نفیر سحر بجائی فوج مین کمربندی ہوئی ساحر اژدر اور طاؤس پر سوار ہوے مہرخ اور شکیل مع چالیس ہزار ساحران نامی کے آکر فوج پر گرے گولے فولادی مار فلفل کے اور گچھے پیکان کے سوئیان سحر کی برسنے لگین فوج بہران کی غافل اتری ہوئی تھی ایک دم مین ہزارون ساحر مارے گئے آندھیان بلند ہو گئین بجلیان جھک کر گرنے لگین نارنج اور ترنج اور ناریل چلنے لگا دریاے خون ہر طرف جاری ہوا عمرو جنگل مین تھا صدا گیر و بگش کی سنکر دوڑا دیکھا لشکر بہران کا قتل ہو رہا ہے عمرو نے بھی خنجر کھینچا اور گلیم عیاری کندھے پر رکھی کہ اگر ساحرون کے نرغہ مین پھنس جاؤنگا تو گلیم اوڑھ لونگا الحاصل لڑنا شروع کیا کہ عجب غلطک ماری چھ چھ آدمی کے پاؤن کاٹے جب جست کی ٹھانے پہ ساحر کے پاؤن رکھے اسنے چاہا کہ پاؤن پکڑلون خواجہ نے خنجر مارا کہ سر قلم کیا پھر وہان سے دوسرے کے شانے پر پہونچا جو ساحر مر کر گرتا ہے اسکی ہمیانی کاٹ لیتے ہین جسکے قریب خیمہ پہونچ جال الیاسی مارکر مع فرش خیمہ وغیرہ نذر زنبیل کیا ادھر اسد غل شنکر سوار ہوا مہ جبین کا تخت دلارام نے حاضر کیا نقارے بجنے لگے تخت شاہی روانہ ہوا اسد کی حفاظت کے لیے پچاس ساحر ملکہ نے مقرر کیے کہ ساحرون کے حربے سے شہزادے کے اوپر نہ آنے دین وہ ساحر مخفی نگاہ اسد سے رو سحر پڑھتے چلے اور اسد تلوار کھینچکر لشکر ساحران پر گرا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہر بار نعرہ بلند تھا نظم

اسد شہسوارم گہ در روز جنگ — بد رزم دل شیر و چرم پلنگ
شہنشاہ نام آور و کامران — اسد شیر دل ابن صاحبقران

ایک طرف سے تخت مہ جبین کے ہمراہ دلارام سحر کرکے آگ اور پانی برساتی چلی آتی ہے آخر وہ شمشیرزنی ہوئی کہ لشکر حریف مین بھگدر پڑ گئی لیکن بہادر جو تھے وہ سینہ سپر کیے جنگ پر تلے ہین ذرا ہراس نہین مرکر گر رہے ہین اسد نے مارے تلوارون کے تہلکہ ڈالدیا ہے ہزارہا کو مارا ہے نظم

شنیدم ہمی راند آن ناخدا — بہ دریاے خون کشتی ناخدا
زنوک سنانش فلک بستہ خاک — دمادم تن از خنجرش بردہ خاک
ز شستش خدنگ آنچنان جست صاف — کہ سیمرغ و عنقا پر و پشت قاف
چو خط شعاعی تجسم کمند — کشیدہ سر آفتاب بلند
ہم از سایہ گرز او چرخ پیر — سر افگندہ تا روز محشر بزیر

عنان را دلیران رہا ساختند	بیکبارہ بر دشمنان تاختند
ز لعل سمندان آتش نژاد	بدریا بہ تپ لرزہ ماہی فتاد
زمین دید پا بہوا جائے خویش	فلک راند انگشت از پائے خویش
بیکدم شد آئینۂ روزگار	ز گرد سیہ صورت زنگبار
ز گرد سیہ نوک رخشان سنان	نمایان چو شب انجم از آسمان
ز بس برق تیغ آتش افروختہ	ہوا خرمن کہکشان سوختہ

آخرکار ساحران غدار نالان و گریان دریائے خونروان سے اتر کر بھاگ گئے ہوئے گنبد نور پر آئے اور افراسیاب اور حیرت کو خبر ہوئی کہ فوج ہیران کی بھاگ آئی حیرت نے گھبرا کر کہا ارے لوگو میرے بچے کی تو خیر ہے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو خدمت سامری میں گئے پہلے ہی عیاروں نے مار ڈالا یہ سنکر حیرت نے سر پیٹ لیا کہا کہ ہائے میرا فرزند ہے ہے میرا نوجوان آخر موذی کالے عیاروں نے نچھوڑا خلاصہ یہ کہ ایک ماتم گنبد نور میں برپا ہوا افراسیاب نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ بگولے اور آندھی پیدا ہوئی اور لاش ہیران اُڑ کر گنبد نور پر لے گئے تمام ساحران نامی سیہ پوش ہوئے اور لاش اُٹھانے کا انتظام کرنے لگے لیکن مہرخ وغیرہ نے اسباب خیمۂ بارگاہ لشکر حریف کا لوٹ لیا نوبت و نقارے فتح کے بجے جہان لشکر ہیران تھا وہان لشکر کو اپنے اُتارا جہان سے دریائے خونروان سامنے نظر آتا ہے اور قلعہ پشتہ رنگین حصار قریب ہے جب لشکر اُتر چکا عیار بھی لشکر میں آئے بارگاہ میں مہ جبین کو نذر فتح دی خلعت ملے ارباب نشاط حاضر ہوئے ناچ ہونے لگا اس اثنا میں صبح ہوئی کہ خسرو انجم سپاہ شکست کھا کر میدان فلک سے رو بفرار لایا اور علم زرین شاہ خاور کے پرچم کو نسیم دولت سحر نصرت نے اُڑایا سواری سلطان سیارگان کی تجمل داخل دشت ہوئی

دم صبح کاین قاتل بیدریغ	ز مشرق برآمد چو با طشت و تیغ
رخ از آتش کینہ افروختہ	کہ گردد جہانے ازان سوختہ

صبح کو لاش ہیران کی بڑی دھوم سے افراسیاب نے اُٹھائی جب فراغت پائی حیرت نے کہا اے شہنشاہ مجھے رخصت فرمائیے کہ جا کر ان نمک حراموں کو قتل کروں افراسیاب نے کہا اب کی ایسے شخص کو بھیجتا ہوں کہ جو پہلے عیاروں کو قتل کرے نہ اسے بیہوشی تاثیر کرے نہ کسی حربے سے مرے یہ کہکر سحر پڑھا اور پکارا کہ اے فولاد بیہوشی خوار جلد حاضر ہو پکارتا تھا کہ ایک ساحر گینڈے پر آگ کے سوار طویل قامت زشت چنگال ہوا سے اترا اور افراسیاب کو تسلیم کی اسنے کہا کہ تم جلد بارہ ہزار ساحر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہو عیار طلسم میں آئے ہیں اندھیر ہو رہا ہے ہیران مارا گیا ہے ابتک میں نے طرح دی کہ اب بھی راہ پر یہ باغی آئیں اور جس طرح مطیع و فرمانبردار تھے ویسے ہی رہیں

مگر انکی قضا آئی ہے مین بارہ چیلے فولادی تمھارے ساتھ کیے دیتا ہون وہ نہ بیہوش ہونگے نہ کوئی انھین قتل کر سکیگا سب کو باندھکر وہ تمھارے حوالے کرینگے یہ کہکر دستک دی کہ بارہ چیلے روئین تن ہاتھون مین تلوارین لیے زمین سے نکلے انکو حکم دیا کہ تم فولاد کے ہمراہ جاؤ اور انکا حکم بجالاؤ فولاد نے عرض کیا کہ اے شہنشاہ چیلون کی کیا ضرورت ہے مین اکیلا کافی ہون بیہوشی سیرون شراب مین ڈالکر پیتا ہون جب مجھے نشہ ہوتا ہے حربہ کوئی مجھپر اثر نہین کرتا نہ سیر کچھ عیاری کر سکتے ہین نہ ساحر اور پہلوان مجھسے لڑ سکتے ہین افراسیاب نے کہا براہ احتیاط کیا ہرج ہے لیتے جاؤ اور کار سرکار بجالاؤ فولاد سلام کر کے بارہ ہزار ساحر لیکر مع خیمہ و خرگاہ روانہ ہوا بارہ چیلے ہمراہ رکاب چلے چاؤش لشکر ادب و نقاوت و دور باش کی صدا دینے لگے بڑے عظمت و شان سے نظم

روانہ ہوا لشکر کینہ جو	تھے آراستہ ساحر زشت خو
پئے سحر کرنے کا اسباب تھے	پئے جنگ دل اُنکے بیتاب تھے

بعد قطع منازل و طے مراحل دریا سے گذر کر قریب لشکر مہرخ آکر پہونچے نقارون کی صدا گوش دلاوران حق نیوش مین آئی مہرخ نے طائران سحر بہر خبر روانہ کیے طائر اوڑے اور لشکر حریف کی جاکر خبر دریافت کر کے حاضر خدمت ہوے اور زبان وصف بیان سے تعریف بادشاہی کرنے لگے نظم

ای شہریارے رفیقت قل ہو اللہ احد	وے نگہدار تن و جان تو اللہ الصمد
لم یلد یارب ولم یولد ہمہ جا دستگیر	دافع غم لم یکن مونس لہ کفوا احد

شہریار کی عمر دراز ہے دشمن کمبخت کا مزاج ناساز ہے فولاد بیہوشی خوار نام ایک ساحر ناکام فوج لیکر آتا ہے اور ملازمان حضور پرنور سے عزم گردن تابی و سرکشی رکھتا ہے طائر خبر عرض کر کے پھر چلے گئے اور جویاے خبر لشکر حریف ہوے یہان مہرخ نے نام فولاد کا سنکر عمرو سے کہا خواجہ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ حرامزادہ نہ مارے مرتا ہے نہ کاٹے کٹتا ہے سیرون بیہوشی پی جاتا ہے سحر اسپر اثر نہین کرتا کوئی حربہ جسم پر اسکے کارگر نہین ہوتا عمرو نے کہا اے ملکہ خداوند عالم کی مدد چاہیے بڑے بڑے سرکش جنھون نے یہ بندوبست کیا تھا کہ جب ہم اپنی موت آپ طلب کرین اسوقت مرین اور قضا ہماری نہ دن کو آئے نہ رات کو اور اسوقت موت آئے کہ نہ ہم کھڑے ہون نہ بیٹھین نہ لیٹین پر سب ارحم الراحمین نے اپنی شان قہاری دکھانے کو منظور فرمائے اور اس نافرمان کو اطمینان ہو گیا کہ مین کبھی نہ مرونگا پھر آخر فنا ہوے ذکر شداد بد سیر سنا ہوگا کہ کس طرح پر حسرت و ارمان ہلاک ہوا کہ بہشت مین بھی داخل نہوا تھا گھوڑے کی رکاب سے پانون نکل کے زمین تک بھی نہ پہونچا تھا کہ جان کے خواہان آگئے نہ دن تھا نہ رات تھی ہنگام صبح صادق تھا کہ وہ کاذب در بہشت پر واصل جہنم ہوا یہ فولاد سحر کیا لیاقت اور حقیقت رکھتا ہے اور وہ مالک اسکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب کیا ہے بلکہ وہ حرامزادہ لقا کیا بیہودہ ہے اے ملکہ سے عزیز کیا نہ وہ گشن سیر تبافت ✤ بہرور کہ شد ہیچ عزت نیافت ✤ جس نے پروردگار حقیقی سے انحراف کر کے اپنے تئین خدا بنایا خسر الدنیا والآخرہ ہوا کہین ٹھکانا نہ پایا دیکھو لقا ایسے حمزہ صاحبقران کے کیسا دربدر خاک بسر بھاگتا پھرتا ہے اے ملکہ تم نظر بفضل کریم کارساز رکھو اگر کوئی آفت مین پھنس بھی جاؤ تو اپنے اعتقاد مین فرق نہ لاؤ مین جاتا ہون اور اس فولاد بے حیا کو قتل کرتا ہون یہ کہکر عمرو بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوا لشکر کی خبر لشکر عیار پہلے ہی چلے گئے تھے اور تدبیر مین مشغول تھے قران جنگل مین تھا اور جب سے فوج حریف کی آئی تھی اسوقت سے یہ بھی بہ ہوشیاری فکر عیاری کر رہا تھا مگر اب اول حال عمرو اور ضرغام اور جانسوز کا بیان ہوتا ہے کہ یہ تینون عیار صورت ساحرون کی بنا کر لشکر فولاد مین آئے اور عمرو نے دربارگاہ پر آکر چوبدارون سے کہا ہماری خبر جاکر عرض کرو کہ موت جادو نام آپکی ملاقات کو آئے ہین چوبدار نے جاکر عرض کیا فولاد نے اذن باریابی دیا عمرو سے چوبدار نے آکر کہا تشریف لیجائیے بلاتے ہین عمرو بارگاہ مین گیا دیکھا فولاد دنگل پہ بیٹھا ہے ہزار ہا شعلہ آگ کا دنگل سے نکلتا ہے سر پر تاج رکھا ہے کہ جو آگ کی طرح دہکتا ہے کمر سے زنجیر آتشین باندھے ہے صدہا ساحر گرد و پیش بشکل مہیب کرسیون پر بیٹھا ہے بارہ چیلے فولادی تلوارین لیے ٹہل رہے ہین جب کلام کرتے ہین چنگاریان آگ کی منہ سے گرتی ہین نقیب اور چوبدار مجرا گاہ پر حاضر ہین عمرو نے بھی آکر تسلیم کی مرد ناہنجار ناگاہ روبرو فولاد نے نگاہ اٹھا کر اشارے سے سلام کیا اور دیکھا کہ ساحر زبردست معلوم ہوتا ہے کالے سانپ سر سے لپیٹے ہین ہر بار زبانین نکالتے ہین موتی کے مالے گلے مین ڈالے ہی زنجیر سونے کی کمر مین بندھی ہے جھولی سحر کی اسباب رکھنے کی بادلے کی ہے فولاد نے معزز جان کر قریب اپنے طلب کیا اور دنگل بیٹھنے کو دیا عمرو بیٹھا فولاد نے حال پوچھا کہ آپ کون ہین باعث تشریف آوری کیا ہے عمرو نے کہا مین قلعہ رنگین حصار کا رہنے والا ہون میرا گھربار سب مہرخ نے چھین لیا ہے مدت سے اسکی بربادی کی دعا کرتا تھا تاب مقاومت اس سے نہ رکھتا تھا حضور کے تشریف لانے کا حال سنکر کمال خوشی حاصل ہوئی مین بھی حاضر ہوا فولاد نے کہا آپ نے بہت خوب کیا جو آپ چلے آئے یہ آپ کا گھر ہے مین ان نمک حرامون کو قتل کر کے انکا اسباب وہاں شہنشاہ سے تمھین دلا دونگا یہ کہکر خلعت منگوا کر عمرو کو دیا اسنے نذر دی مقرب خاص بنا ادھر ضرغام اور جانسوز بھی لشکر مین پھر رہے تھے اور چاہتے تھے فولاد تک پہونچین کہ انھون نے دیکھا کہ دو خدمتگار بارگاہ سے نکلکر ایک طرف کو جاتے ہین عیارون نے تعاقب کیا اور جہان تنہائی دیکھی پکارے کہ بھائی ٹھہرنا وہ دونون ٹھہرے عیار قریب پہونچے اور کہا ہم تھوڑا عطر لیکر آئے تھے کہ یہان فروخت کرینگے مگر رسائی نہین ہوتی تم اپنی معرفت بکوا دو خدمتگارون نے کہا ہم دیکھین کیسا عطر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے عیارون نے دو شیشے عطر کے کمر سے نکال کر دیے خدمتگار عطر سونگھ کر بیہوش ہوئے اُنھون نے کپڑے
اُتار کر دونون کو گڑھے مین ڈال دیا اور روغن عیاری نکال کر اُنھین دونون کی صورت بنکر یہ بھی دونون عیار بارگاہ
مین آئے اور پس پشت فولاد کے آکر کھڑے ہوے اس عرصہ مین عمرو نے جو موت جادو بنا ہوا بیٹھا تھا جام شراب
سے بھر کر فولاد کو دیا اور کئی مثقال بیہوشی قاتل شراب مین ملادی فولاد جام لے کر بے اندیشہ انجام پی گیا کچھ بیہوشی
نے تاثیر نہ کی اور فولاد مزے سے شراب کے پہچان گیا کہ اس شراب مین بیہوشی تھی معلوم ہوتا ہے کہ موت جادو کوئی
عیار ہے بس یہ سوچکر کچھ افسون پڑھکر آہستہ موت جادو کی طرف پھونکا کہ عمرو ذنگل سے جھٹ گیا فولاد نے کہا
اے عیار جانتا ہون نے کہ تو میرے قتل کو آیا ہے لاجتنی چاہے بیہوشی مجھے پلادے یہ کلام سُنکر ضرغام اور جانسوز
جو پیچھے کھڑے تھے آپسمین کہنے لگے کہ اگر یہ بیہوش نہ ہوا تو اسے خنجر سے ہلاک کرین یہی نہ کہ پکڑ لیے جائینگے خدا مالک ہے بس
دونون نے دہنی اور بائین جانب سے خنجر آبدار مارے کہ فولاد کے جسم پر پڑے جھنّاٹا ہوا اور خنجر ٹوٹ گئے عیار بھاگے
فولاد نے سحر پڑھکر دستک دی کہ دونون منھ کے بل گر پڑے اپنے حکم دیا ساحرون نے آکر مع عمرو کے اور دونون عیارون
کے گرفتار کر کے لاکر حاضر کیا فولاد نے سحر کی قید انکو پنہا کر حکم کیا کہ میری بارگاہ سے ملاکر ایک خیمہ استادہ کرو اور انکو وہان
رکھو بمجرد حکم خیمہ استادہ کر کے عیارون کو لیجا کر قید کیا فولاد نے ایک افسون پڑھا کہ گرد خیمہ مقیدان حصار آتش کا
ہو گیا اور کہا کیا اقبال شہنشاہ ہے کہ عنایت سے سامری کی پہلے عیار ہی گرفتار ہوے بس اب طبل جنگ بجے تاکہ
مہرخ کا بھی خاتمہ کر دون اسکے کہنے کے بموجب لشکریون نے نفیر سحر کو دم دیا اور قرناے
جنگی کو بجایا سارا لشکر خبردار ہوا کہ کل مقابلہ لشکر حریف سے ہو گا طائران سحر مہرخ کے دربار
مین آئے اور بعد ادائے دعا و ثنا حال گرفتاری عیاران اور بجنا نقارہ رزمی کا گزارش
کر کے پھر بہر تجسس خبر روانہ ہوے یہان مہرخ کو ہراس ہوا اور کہا اے ملکہ مہ جبین
آپ نے سُنا کہ عیار گرفتار ہو گئے ہم مین سے کوئی مقابلہ فولاد سے نہین کر سکتا اگر تمھاری
رائے مین آئے تو آج رات کو بھاگ کر کہین چھپ رہین ورنہ سب مارے جائینگے مجھے راہ
طلسم سے باہر جانے کی معلوم ہے تم سب کو پاس صاحبقران کے لے چلون وہ
خود تشریف لائینگے تو البتہ مقابلہ شاہ طلسم سے ہو سکے گا اسد نے یہ کلام سُنکر کہا
اے ملکہ عمرو عیار ہزار بار قید ہوے ہین اور چھوٹے ہین کچھ اسکی فکر نہ کرو اور
تم بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دو بھاگنا غلامان صاحبقران کے لیے بڑا ننگ ہے
اگر بھاگ کر ہم لوگ لشکر امیر مین جائینگے تو وہ نکلوا دینگے اور کہینگے جان ندیگی بھاگ کیون آئے
تمھارا میرے پاس کچھ کام نہین اے ملکہ تمھارا جی چاہے جاؤ تمھین عورت جانکر امیر پناہ دینگے لیکن

ہین ہرگز نجاؤن گا مہرخ نے کہا ہم آپ کے ساتھ ہین اگر یہ مرضی ہو تو بسم اللہ حکم طبل جنگ بجنے کا دیجیے اسد نے ساحران لشکر اور سپہ سالاران فوج سے ارشاد کیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی طبل رزم بجے لازم حکم شاہزادہ والا شیم بجالائے ڈنکے پہ چوب پڑی فوج جان دینے پہ اڑی اس اثنا مین سلطان نوریز نے چرخ سے نیزہ خطوط شعاعی کے پہ جسم کو لپیٹ کر راہ گریز اختیار کی اور آمد زنگبار کی ہوئی ابیات

شاہ خاور چلا سما پہ سے — اور انجم بھی نکلے اندر سے
ماہ نے موتیون کو راکھہ کیا — اور بھبوت اسکا اپنے منہ پہ ملا
تاج نورانی رکھ کے سر اوپہ — ہوا تخت فلک پہ جلوہ گر

بہادرون نے اسباب جنگ کو درست کرنا شروع کیا ہر ایک آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہوا مہرخ و شکیل نے چارسو ساحر زبردست بلاکر ہوم کیا گرد آگیا رکے ڈھیر دہکنے لگا موم کے اژدہے بناکر آگ مین ڈالے انسے وعدہ لیا کہ جب ہم تمہین بلائین حاضر ہونا بیرون کو بھینٹ دیکہ اقرار لیا لشکر کے ساحر اپنا اپنا سحر جگاتے تھے بھینٹ مین بھیجنگے اور چیلین چڑہاتے تھے مرچین جلتی تھین گوگل سلگاتے تھے ہر جگہ جھنکے ہوتے تھے ادہر اسد نے اپنی فوج کو حکم آراستگی دیا جو لوگ سحر نہین جانتے ہین انہون نے تلوار اور خنجر کو صیقل کرنا شروع کیا غرضکہ چار پہر رات دونون لشکرون مین تیاری رہی طلایہ پھرا کیا باجا جنگی بجا کیا یہانتک کہ ہندوے دل شب کی تاریکی دعاے سحری سلیمان روزگار سے برطرف ہوئی اور زبان ہدایت نشان شاہد صبح سورۂ نور اور والشمس کی تلاوت کرنے لگی زمانہ مین دہوم آمد خورشید ہوئی نظم

بر تخت مرصع نشست شاہ ملمع بدن — جیب مرقع درید شاہد گل پیرہن
ساقی سیمین شکست ساقی زرین قدح — پیکر پروانہ سوخت شمع زمرد لگن
خاتم زرین کرداد دست سلیمان بباد — صبح بہ صحرا نشاد از دہن اہرمن
آتش موسے نمود از کمر کوہسار — دامن گردون گرفت آہ دل کوہکن
بیضۂ زرین نہاد طائر مشکین جناح — جلوۂ طاؤس کرد طوطی شکر شکن

صبح کو اسد والا بعد فراغ نماز سحر مسلح و مکمل ہو کر در دولت پہ مہ جبین کے حاضر ہوا مہرخ اور شکیل نے افسران فوج کے ہمراہ لشکر طوق طوق اور جوق جوق بشادی دشت مصاف کی طرف روانہ کیا اور خود جلوہ خانہ شہنشاہی مین آئے مہ جبین بہ تجمل تمام برآمد ہوئی ہر ایک کا مجرا اسلام ہوا تخت ملکہ کا دلارام نے بعد سحر آیا پایہ تخت کے ساتھ کل سرداران لشکر مع اسد نامور کے دادگاہ کی جانب چلے نقیب با عیسا ادل ادب اور لغاوت پکارتے تھے صدائے کرنا بلند تھی نقارے بجتے تھے کہ نظم

علمداران علم بالا کشیدند — دلبران رخت بہ صحرا کشیدند
غزو کوس بانگ و ناے برخاست — زمین چون آسمان از جاے برخاست

۱۱

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ سب دشت قتال مین داخل ہوے ادھر فولاد رات بھر سحر کرنے مین مصروف تھا صبح کو اپنے گینڈے پر سوار ہوا بارہ ہزار ساحرون کو ہمراہ لیا بارہ پتلے تلوارین برہنہ کیے ساتھ چلے ترہیان پھونکنے لگے گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے گینڈا اسکا طرارے بھرتا چلا کہ بیت گر گدنے کز سم خارا شگاف ٭ رخنہ فگندے بدل کوہ قاف ٭ بڑے جوش و خروش سے لشکر حریف بھی میدان کارزار مین آیا ساحرون نے ابر برسا کے بجلیان سحر کی گرا کے میدان جنگی کو صاف کیا صف آراؤن نے صفوف کارزار کو ترتیب دیا نقیب نکل کے نقابت کرنے لگے کہ اے نامورو نام رستم کا مٹا دو آج ہے دہ معرکہ ٭ پھول سونگھو ڈھال کا اور کھاؤ پھل تلوار کا ٭ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید ٭ روز جنگ ست جنگ باید کرد ٭ کوشش نام و ننگ باید کرد ٭ جب صدا دیکر نقیب کنارے ہوے فولاد نے گینڈا اڑایا اور میدان مین آکر للکارا کہ اے فرقہ نمکحرام عازم دشت قتال ہو آمادہ جنگ و جدال ہو اسے لاف زنی کرتے دیکھکر شکیل جادو نے مرکب سے اُتر کر دست بستہ سامنے تخت مہ جبین کے آکر اجازت حرب لی اور سامنے فولاد کے آیا اُسنے کہا لاضرب کیا حربہ چاہتا ہی شکیل نے سحر پڑھکر دستک دی کہ گرد فولاد کے تاریکی ہو گئی اور اس اندھیرے مین کچھ پنجے پیدا ہوے اور نیزہ و تیر و شمشیر فولاد پر لگانے لگے فولاد نے گینڈے کو بڑھا کر مشت خاک اُٹھا کر سحر کرکے طرف فلک کے اُڑا دی وہ تاریکی دفع ہوئی اور پنجون کی ہستی مٹا دی اور ایک گولا افسون پڑھکر مارا کہ شکیل کے گرد دھوان ہو گیا اور اسکی بو سے شکیل بیہوش ہو کے گرا فولاد نے پتلے سے کہا جا کر اٹھا لا پتلا گیا اور شکیں باندھ کرلے آیا یہ حال دیکھکر ساحر اجازت لیکر مہ جبین سے فرداً فرداً مقابلے کو نکلے مگر جو آیا فولاد نے ناریل مارا کہ اسمین سے دھوان نکلا اور مبارز کو بیہوش کر دیا پتلا آیا اور باندھکر لے گیا یہان تک کہ ملکہ مہرخ مقابلے کو نکلی اور ایسا سحر کیا کہ چار طرف سے آندھی آئی اور جو دھوان کہ فولاد نے بزور سحر پیدا کیا تھا اسے اس آندھی نے پراگندہ کر دیا اور مہرُخ نے ناریخ سحر زمین پر مارا کہ وہ پھٹا اور ایک اژدھا ہوا قلعۂ آتشین مُنھ سے چھوڑکر اس نے دم اوپر کو جو کھینچا فولاد کھنچتا ہوا اُسکے مُنھ کی طرف چلا اور پکارا کہ پتلا ہاے طلسم بچانا کہ مجھے اس قحبہ مہرخ نے بڑے غضب کا سحر کیا ہی پتلے اژدر کے لپٹ گئے اور اسے چیر پھاڑ ڈالا پھر ادھر سے پھر کے پُتلے مہرُخ کو لپٹ گئے مہرُخ نے بہت سحر کیے اور پنجے سحر کے مارے مگر پتلون پر کچھ تاثیر نہوئی اُسوقت مہ جبین نے فوج سے حکم دیا کہ جا کر مہرخ کو بچاؤ فوج ہر طرف سے لینا لینا کہکر چلی ساحرہ سحر کرنے لگے بجلیان چمکنے لگین صدائین مہیب پیدا ہوئین یہ ماجرا دیکھ کر فولاد نے چار ناریل میدان جدال کے چار دن کونون پر مارے کہ دو ناریل زمین مین غرق ہو گئے اور زمین سے شعلے آگ کے نکلکر ایسے بلند ہوے کہ چار طرف لشکر مہ جبین کے دیوار آگ کی ہو گئی اور دھوان اس آگ سے نکلکر لشکر پر مثل سرپوش کے ڈھک گیا

اب ہر طرف دیواریں نار ہیں اور اوپر دھواں ہے جو ساحر نکلنے کا قصد کرتا ہے دیوار سے آگ بڑھکر جلا دیتی
ہے جو اندر جاتا ہے دھواں بیہوش کرتا ہے فوج تو اس آفت میں پھنسی مگر ملکہ مہرخ کو جو پتلے لپٹ گئے ہیں ہر چند
ملکہ نے چاہا کہ انکے ہاتھ سے بچوں مگر رہائی نہوئی اور پتلے باندھکر سامنے فولاد کے لائے فولاد نے
قید سحر کی ہتھکڑیاں بیڑیاں آگ کی شکیل اور مہرخ کو پہنا کر ارابے پر بٹھایا اور اپنے لشکر کو کوچ
کرنے کا حکم دیا اسی وقت خیمہ ڈیرہ اکھڑا کوس سفر پر چوب پڑی لشکر نے کوچ کیا عمرو اور ضرغام اور جانسوز
جنکو پہلے گرفتار کیا تھا انکو بھی قیدی بنا کر ہمراہ لیا اور سحر پڑھا دستک دی کہ وہ حصار آتش جو گرد لشکر مہ جبین
تھا از خود روانہ ہوا اسد اور دلارام اور ساری فوج نے حصار کو اپنے قریب آتے دیکھکر ناچاری خود بھی ہمراہ
اختیار کی کس لیے کہ اگر ٹھہرتے تو دیواریں آتش سحر کی جلا دیں لشکری نالان و گریان یا رب مستغیث پکارتے چلے
اور فولاد اسکے حال پر قہقہہ لگاتا اپنی فوج کے سرداروں کو اولو العزمی دکھاتا روانہ ہوا اس حال حیرت اشتمال کو
دور سے قران اور برق کیونکہ یہی گرفتار ہونے سے باقی ہیں اور سب فوج کے عیار و سردار حتی کہ سگان لشکر
تک اندر حصار کے مقید ہیں برق یہ کیفیت مصیبت کی دیکھکر رونے لگا اور قران سے کہا کہ خلیفہ میں جاتا ہوں
اس حرامزادے فولاد کو مارے خنجروں کے ٹکڑے ٹکڑے کیے ڈالتا ہوں اور یا اپنی جان دیتا ہوں قران نے کہا اے
برادر بھلا تمہارے جانے سے کیا مطلب نکلے گا اس ساحر پر نہ کوئی حربہ کارگر ہوتا ہے نہ بیہوشی تاثیر کرتی ہے پھر
عیاری اسپر کیا ہوسکے خدا کو یاد کرو اور اسکے ساتھ چلو جہاں کہیں منزل پر یہ ٹھہرے وہاں کچھ فکر کرو الغرض
قران اور برق اسکے لشکر کے ساتھ الگ الگ بطور مخفی چلے لیکن گنبد نور پر افراسیاب نے کتاب
سامری دیکھی کہ فولاد پر دیکھوں کیا گذری کتاب میں معلوم ہوا کہ سب کو حصار آتش میں گرفتار کیے فولاد
لاتا ہے یہ دیکھتے ہی اپنے تاج کو براہ نخوت کج کیا اور کہا اے حیرت دیکھا تمنے تمرد و بغاوت کا اس طرح
حال زار ہے سب قید ہوئے حیرت نے کہا اے شہنشاہ سب نمکحراموں کو دار پر کھینچیے افراسیاب نے چند
ساحروں کو حکم دیا کہ خلعت گرانبہا واسطے فولاد کے لیجاؤ اور ایک نامہ لکھا مضمون یہ تھا کہ اے سپہ سالار من
کیا کہنا مرحبا صد مرحبا کیا جلدی تمنے اس جنگ کا خاتمہ کیا ہمنے یہ خلعت تمھیں روانہ کیا ہے اور علاوہ اسکے بھی امیدوار الطاف
خسروانہ رہو دمبدم عنایت شاہانہ تمھارے حال پر افزوں ہوگی ان قیدیوں کو لیکر باغ عشرت میں
جو قریب شہر نافرمانیہ ہے اور اسی پار دریائے خونروان کے طلسم ظاہر میں واقع ہوا ہے آؤ ہم بھی
وہیں آتے ہیں سب کو سزا دینگے کیا ضرور ہے کہ اس طرف دریا کے سب قیدیوں کو لاؤ
اور تکلیف بیفائدہ اٹھاؤ یہ نامہ ساحروں کو دیکر مع خلعت فاخرہ کے روانہ کیا ساحر پاس فولاد
کے آئے نامہ دیا خلعت پہنایا فولاد بہت خوش ہوا اور ساحروں کو رخصت کرکے راہ

گنبد نور کی چھوڑ کر طرف باغ عشرت کے چلا اور افراسیاب ملکہ حیرت کو اور ساحران نامی کو لیکر بعد پہنچنے نامے کے بحشمت و خدم باغ عشرت میں داخل ہوا اور باغ کے سامنے جو میدان اور صحرا واقع ہوا تھا اس میں وارین استادہ کرائیں اور جلادوں کو طلب کیا کئی ہزار جلاد تیغے باندھے ہار انسان کی ناک و کان کپڑے سیاہ پہنے لنگ باندھے صافی تیغہ صاف کرنے کی جس سے خون تازہ کی بھبک پیدا کاندھے پر ڈالے حاضر ہوئے اور پکارے **بیت** سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست + کس کا پیمانہ عمر لبریز ہوا ہے اور سر رشتہ حیات منقطع شہنشاہ کو کون سے گنہگاروں کا قتل کرانا منظور ہے **افراسیاب** کا حکم ہوا کہ تم سب مستعد رہو گنہگار آتے ہیں کل یا پرسوں میرا سپہ سالار لیکر حاضر ہوگا جلادوں نے زیر دار بستر لگائے اور حکم شاہ سے انعام بیکران پانے کے امیدوار ہوئے **افراسیاب** اندر باغ کے صحبت آرا ہوا ناچ ہونے لگا قانون اور بین اور چنگ و رباب بجنے لگا درخت باغ کے بادلے سے منڈھے گئے نہریں چھلکائی گئیں اور فوارے چھوٹنے لگے یہاں تو یہ سامان عشرت نرا ہے مگر **فولاد** قیدیوں کو لئے برسم یلغار کہیں نہ ٹھہرا یہانتک کہ شہر نافرمانیہ کے قریب پہونچا دیکھا کہ حصار شہر سونے کا ہے شہر پناہ پر قلعہ بنا ہے ہزاروں ساحر مختلف صورتیں بزور سحر بنائے اُترے ہیں لکڑ سلگتے ہیں ہجوم کر رہے ہیں قلعے کے کوسوں تک تختہ لالہ و نافرمان کے ہیں پھول انکے کھلے ہیں مالک اس قلعہ کی ملکہ **نافرمان جادو افراسیاب** کی طرف سے ہے ساحرہ زبردست اور معزز ہے حسن و جمال بھی رکھتی ہے ملک و مال بھی رکھتی ہے اسے طائران سحر نے خبر پہونچائی کہ **فولاد بہوتی خوار جادو** سپہ سالار شاہ طلسم گنہگاران شاہ کو لیے آپ کی سرحد میں داخل ہوا ہے طرف باغ عشرت کے جاتا ہے **نافرمان** یہ خبر سنکر تخت سے اُٹھی اور طاؤس سحر پر سوار ہو کر مع تحفہ و تحائف کے واسطے ملاقات کے چلی اور قلعہ سے جب باہر آئی حصار آتش کوسوں تک دیکھا اور اندرون حصار قیدیوں کے رونے کی صدا سنی **فولاد** کو بارہ پیلوں سمیت اور فوج ساحروں کے ایک طرف جاتے پایا طاؤس آگے بڑھا کر پکاری کہ اے بہادر زبردست کیا کہنا واہ دادا ذرا ٹھہرو **فولاد** اسے دیکھکر ٹھہرا فوج بھی رکی سحر کیا کہ حصار بھی ٹھہرا **نافرمان** قریب پہونچی اور کہا میرے قلعے میں تشریف لیچلیے ایک چمچہ آشکا تیار کروں نوش فرمائیے تو جائیے **فولاد** بھی سوچا کہ میں دور سے چلا آتا ہوں کہیں ٹھہرا نہیں آج یہ جگہ آسایش اور حفاظت کی ہی ٹھہر جاؤں یہ خیال کر کے کہا مجھے جانا ضرور ہے گنہگار ساتھ ہیں مگر آپ کے فرمانے سے مجبور ہوں اچھا تشریف لیچلیے میں حاضر ہوتا ہوں **نافرمان** وعدہ مستحکم لیکر پھری اور شہر میں آکر حکم آرایش ملک دیا تمام شہر آئین بند ہوا دکانیں آراستہ ہوئیں دکاندار پوشاکیں نفیس پہنکر بیٹھے **نافرمان** نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغ پر بہار مع عمارت دلکشا و فرخ افزا کے خالی کرایا فرش شاہانہ بچھوایا سامان دعوت مہیا کیا جب درستی ہو چکی ارکان دولت و اعیان سلطنت کو ہمراہ لیکر فولاد کے استقبال کو باہر قلعے کے نکلی فولاد بیرون قلعہ فوج کو گرد حصار قیدیون کے اُتار کر بارہ تیلون کو اور سردارون کو ہمراہ لیکر شہر کیطرف چلا تھا کہ راہ مین ملکہ **نافرمان** ملی اسکے ساتھ اندر شہر کے داخل ہوا دیکھا کہ ملک نہایت آباد ہے رعیت دلشاد ہے کہ **ابیات**

سب رعیت تھی چاردہ سالہ ۔ ہر جوان غیرت گل لالہ
کیا عمارات شہر کا ہو بیان ۔ چشم بد دور نور کے تھے مکان
جو مکان تھا بلند ایسا تھا ۔ صاف آتی تھی قدسیون کی صدا
تھا جو بازار اس مین چوپڑ کا ۔ چار رکن جہان سے بڑھکر تھا
قصر فردوس چوک کے کمرے ۔ جھمگھٹے اُن مین لالہ رویون کے
قصر لیلے سے ہر مکان بڑھ کر ۔ چشم مجنون ہر ایک روزن در
دونون جانب وہ نور کا بازار ۔ بیچ مین اسکے اک سڑک ہموار
تھی ریاض جنان ہر ایک دکان ۔ در نہایت تھے انکے عالیشان
خوبصورت تھا وہ خم محراب ۔ کہیے قوس قزح کا اس کو جواب
تھے دوکاندار خوبرو سارے ۔ فلک حسن کے وہ تھے تارے
بیچتے تھے وہ جنس حسن ادا ۔ ماہ ہوتا تھا مشتری اُنکا

فولاد تماشائے شہر دیکھتا ہمراہ **نافرمان** اسجگہ پہونچا کہ جو باغ اسکے لیے خالی کیا گیا ہے سبحان اللہ جو شہر ایسا آراستہ ہو وہان کے باغ کا کہنا کیا جوڑی دروازے کی ہاتھی دانت کی خوبصورت ترشی ہوئی لگی سر دروازہ پر کلس سونے کے چڑھے اُن پر سورج مکھی یاقوت کی بنا کر لگائی تھی کہ سورج کو شرماتی تھی طاؤس جواہر کے زمردین بال کلس پر چڑھے تھے منقار مین مالے گوہر کے لیے تھے چاردیواری باغ کی برجی تھی طلائی احمر کا مصقلہ کیا ہوا تھا جواہر موقع اور مناسب جگہ پر جڑا تھا **فولاد** اندر باغ کے آیا اسے نہایت سرسبز پایا چمن بندی معقول طور سے کی تھی روشین درست و نہرین لطیف پٹڑون پر سُرخی یاقوت احمر کی کُٹی تھی درخت پر بہار مہندی کی ٹٹیان اور تاک انگور آراستہ پانی نہر کا ہر خیابان مین روان چشمہ ہر ایک قلب صافی والا ق مصفا ہر شجر پر طائرون کا ہجوم آمد بہار کی دھوم بلبل کا شور قمری نعرہ زن جوش پر بہار گلشن ہر سمت گلہائے رنگارنگ غیرت دہ نگارخانہ ارژنگ سحر تو یہ ہے **نظم**

سبز سبزے سے ہر روش پڑی ۔ لعل و یاقوت کی کُٹی سُرخی
روشون پر ستارے چھڑکے تھے ۔ ذرون کی طرح وہ چمکتے تھے
جو شجر تھا پھلا تھا پھولا تھا ۔ رشک جنت جو کہیے تو ہے بجا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھے جواہر کے جس جگہ اشجار ۔ لایق دید تھی وہان کی بہار
صحن گلشن تھا آسمان کا جواب ۔ پھول سب غیرتِ گل مہتاب
چہچہے بلبلون کے تھے ہر سو ۔ قمریون کی وہ سرو پر کو کو
کہین کویل شجر پہ کوکتی تھی ۔ کہہ رہا تھا پپیہا پی پی

ایک بارہ دری سراسر خوبی سے بھری بیچ مین چمنستان کے بنی تھی فرش ملوکانہ اور مسند شاہانہ سے آراستہ تھی اسباب عیش و راحت مہیا تھا شیشہ آلات سجا تھا **فولاد** وہان آکر مسند پر بیٹھا بارہ تیلے اور سردار گرد بیٹھے بادب تمام بیٹھے ملکہ **نافرمان** نے حکم دیا ناچ ہونے لگا ساقی زیبا طلعت پیمانہ جواہر آگین مین شراب ارغوانی پر کر کے دینے لگے ہر ایک بادہ پرست مست ہو کر ساقی سے خطاب کرتا تھا **نظم**

مین کب سے تھا تیرا اشتیاقی ساقی ۔ مدت مین ہوا ہے تو ملاقی ساقی
جانے نہ یہ دور جلد بھر دے مجھکو ۔ شیشے مین جو کچھ رہی ہو باقی ساقی

نافرمان ہر سمت انتظام کرتی پھرتی تھی اشیاء ضروری اہل انجمن کو پہونچاتی تھی چاندنی رات کا عالم نسیم کا فرفر چلنا خوش گلوؤن کی آواز کا سناٹا خلاصہ کلام یہان تو یہ جلسہ ہر دعوم دھام ہر خلقت کا اژدہام ہر کہ اہل محفل مصروف وجد و سماع ہین ہر تان پر دین گھٹرے ہوئے ہین مگر حال **قران** اور **برق** کا سنیے کہ لشکر **فولاد** کے ہمراہ زار و نالان تدبیر رہائی لشکر **مہرخ** مین فکر کرتے چلے جاتے تھے جب انھون نے دیکھا کہ لشکر **فولاد** ٹھہرا صورتین ساحرون کی طرح پر بنا کے لشکر مین داخل ہوے اور **نافرمان** کا آنا دعوت کا کرنا سب حال دریافت کر کے یہ بھی ساتھ ساتھ **فولاد** کے شہر **نافرمانیہ** تک آئے **فولاد** تو جا کر باغ مین مصروف عیش و نشاط ہوا لیکن دونون عیار ورد شہر پناہ پر ٹھہرے اور **برق** سے **قران** نے کہا تم مزدور کی صورت بناؤ اسنے فوراً دھوتی باندھ ننگے سر ننگے پانون انڈوا سر پر رکھ کر مزدور اپنے تئین بنایا اور **قران** نے اپنی شکل باورچی کی بنائی میلے کچیلے کپڑے پہنے جسمین ہلدی اور گھی کے دھبے تھے کمر مین چھریان ترکاری چھیلنے کی رکھین اور مسالہ گھی اور مصالہ چھاننے کی کندھے پر ڈال کے لشکر **فولاد** مین آیا اور کئی من ترکاری آلو اور اروی وغیرہ خرید کر کے ٹوکرا سر پر **برق** کے رکھوا کر طرف شہر کے چلا اور در شہر پناہ پر پہونچا چاہا داخل قلعہ ہون حاجب اور دربان مانع ہوئے کہ بغیر حکم کے ہم جانے نہ دینگے **قران** نے کہا ہم سرکاری باورچی ہین لشکر **فولاد** سے حسب الحکم ملکہ **نافرمان** ترکاری لیے جاتے ہین دربانون نے کہا ذرا ٹھہرو ہم اجازت تمھارے لیے منگالین **قران** نے کہا اگر دعوت مین کھانا دیر کو تیار ہوا جواب تم دے لینا اچھا ہم پھرے جاتے ہین اور یہ ترکاری سرکار نے منگوائی تھی تمھین پہونچا دینا یہ کہکر ٹوکرا ترکاری کا اونڈیل دیا اور آگے کا راستہ لیا چوبدار نے دیکھکر آپسمین کہا کہ ایسا نہ ہو کہ کھانا پکنے مین دیر ہو خاصے کا وقت ٹلجاوے **فولاد** بھوکا رہے باورچی سے پرسش ہو وہ کہے دربان نے مجھے آنے نہ دیا تو ایسی آفت آئیگی کہ نوکری جانا کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جان بھی جائیگی اس باورچی کو جانے دو یہ سوچکر پکارے کہ میان صاحب اجی باورچی صاحب جائیے آپ کو کوئی روکتا نہین قران نے کہا اب کچھ ضرور نہین ہم نہین جاتے یہ کہکر آگے چلا سپاہی دوڑے اور آگر ہاتھ پکڑلیا کہا خفا ہو جیے جائیے قران نے کہا مین اب جاکے کیا بناؤن تمھاری جھنجھٹ مین اتنی دیر ہوئی اب تم گفتگو کرلینا مین نہ جاؤنگا سپاہی لگے منتین کرنے قران نے انکار کرنا شروع کیا یہان تک کہ جتنے سپاہی تھے سبنے اپنے پاس سے کچھ روپیے جمع کرکے دیے کہ باورچی صاحب اسکی مٹھائی کھائیےگا اور خفا ہو جیے ہم بھی حکم کے تابعدار ہین آپ شوق سے جائیے ہمنے پہچانا نہ تھا قران نے وہ روپے لیے اور ترکاری ٹوکرے مین بھرکر برق کے سرپر رکھا اور اندر شہر کے آیا دیکھا بازار مین ہر قسم کے اشیا کی آراستہ ہین وضیع و شریف شہر کے خرید و فروخت مین مصروف ہین قران نے ترہ فروشون کی بازار مین آکر ایک کبڑیے سے کہا یہ ترکاری باورچی خانے سے ہمکو ملی ہے کس لیے کہ جو بچ رہتی ہے وہ ہم لوگون کا حق ہے غرض ہم اسے بیچتے ہین تم اپنا نفع رکھکر لے لو کبڑیے نے اُن سے کہا چکو تا لو ہین دو روپیہ دیتے ہین قران نے قیمت لے لی اور آگے بڑھکر دونون صورت خدمتگار کی بنے اور آکر اُس باغ مین پہونچے کہ جہان فولاد کی دعوت ہے باغ اور عمارت کو نہایت دلچسپ پایا سامنے فولاد کو مسند پر جلوہ گر دیکھا کسی سمت مہمانخانہ سجا تھا کہین آبدار خانہ ارباب نشاط کے بستر کسی چمن مین نونہالان باغ حسن کے جمگھٹے تھے فولاد رقص و سرود کی کیفیت دیکھنے مین مصروف تھا کہ برق نے قران سے کہا کسی طرح اسکو ہلاک کرو یہ رات گذرنے ندو اگر صبح ہو گئی تو لشکر مہرخ ہلاک ہوگا اسکی بھی صبح ہو جائیگی کیونکہ فولاد یہان سے جو چلے گا افراسیاب پاس پہونچے گا پھر وہان کچھ نہو سکے گا برق نے کہا اے خلیفہ میری عقل کچھ کام نہین کرتی کیا کرون اگر عیاری کرکے اسکے پاس بھی پہونچون تو کیا کرونگا نہ یہ بیہوش ہوگا نہ یہ مارا جائیگا قران نے کہا دیکھو یہ جو فولاد کے پہلو مین ساحر بیٹھا ہے اسکی صورت بخوبی غور کرلو اور اسکی صورت بنکر ملکہ نافرمان کو پکڑلو اور اُسکی شکل بنو تو مین ایک تدبیر کرون برق نے کہا بہت خوب اور ایک گوشۂ باغ مین بیٹھکر برق مصاحب فولاد کی شکل کہ نام اسکا مریخ جادو تھا بنا اور قران نے ایک فانوس روشن کرلی اب آگے آگے قران روشنی دکھاتا ہوا اور پیچھے برق دونون باغ سے باہر نکلے اور دارالعمارۂ شاہی کے پاس آکر دریافت کیا کہ ملکہ نافرمان کہان ہین ملازمون نے کہا دولتسرا مین مصروف انتظام دعوت ہین اُنھون نے کہا جاکر عرض کردو کہ ایک صاحب فولاد کے پاس سے آئے ہین ملازمون نے جاکر اُن کے آنے کی اطلاع دی نافرمان اسیوقت باہر نکل آئی دیکھا مریخ جادو ہے کہا کیون آپ باغ سے تشریف لائے مجھے بلالیا

ہوتا مریخ نے کہا آپ ذرا تکلیف فرماکر تنہا میرے ساتھ چلیے فولاد نے جس کام کو کہا ہے اُسے مین اور آپ
انجام دون نافرمان نے کہا اچھا چلیے غرض سب ملازمون کو چھوڑکر آپ تنہا مریخ کے ساتھ ہوئی یہان
تک کہ برق اسکو لیے ہوے ایسی جگہ لایا کہ جہان راستہ نہ تھا اور کوئی ادھر آتا نہ تھا گوشہ تنہائی تھا
برابر تو چلا ہی آتا تھا ایک حباب بیہوشی مارا کہ نافرمان کے منہ پر دہ پڑا بیہوشی اسمین سے اُڑی یہ
بیہوش ہو گئی اسکو برق نے اور زیادہ بیہوش کرکے زبان اسکی سوزن سے چھید دی تاکہ شاید ہوشیار
ہو جائے سحر نہ کر سکے اور کپڑے اُسکے اُتار لیے قران نے اُٹھاکر ایک مقام پر درخت تجویز کرکے نافرمان
کو اوپر درخت کے چڑھ کر باندھا اور پتون مین چھپا دیا اور برق ملکہ نافرمان کی صورت بنا اور قران
نے کہا اے برق تم جاکر در باغ پر ٹھہرو مین بھی آتا ہون غرض برق یہان سے روانہ ہوا اور نافرمان
کی صورت بنا ہوا در باغ پر آیا جتنے ملازم اور ارکان سلطنت تھے اپنا مالک سمجھ کر حاضر ہوے اور دست بستہ
سامنے کھڑے تھے کہ اس اثنا مین ایک شخص میلے کپڑے پہنے کچھ پھلجھڑیان اور مہتابین ہاتھ مین لیے حاضر
ہوا اور نافرمان کو سلام کیا اسنے پہچانا کہ قران ہے اور وضع آتشباز کی بنائی ہے برق سمجھا کہ اس سے
آتشبازی کی نسبت کچھ پوچھون تو معلوم ہو کہ کیا عیاری خلیفہ نے سوچی ہے یہ سوچکر کہا اے آتشباز کتنے وزن تیرے
پاس تیار ہین اور کتنے اسوقت تیار کرسکتا ہے قران نے کہا حضور آتشبازی تیار کرسکتا ہون برق نے کہا
اچھا کیا لیگا اسنے کہا لاکھ روپیہ برق نے کہا اتنا روپیہ بہت ہے آتشباز نے کہا آپ روپیہ نہ دیجیے بارود دلوا دیجیے جتنی
صرف ہوگی آپ کے سامنے ہوگی مین گھر نہ لیجاؤن گا مزدوری میری دلوا دیجیے گا برق نے پوچھا کتنی بارود چاہیے آتشباز
نے کہا پچیس کپّے برق نے کپتان کو طلب کرکے حکم دیا کہ پچیس کپّے بارود کے حاضر کرو اسی وقت بارود کے چھکڑے
لدے ہوے آئے آتشباز نے کہا کہ پشت باغ پر یہ بارود رکھوا دیجیے اور ایک قنات گھروا دیجیے کہ مین اکیلا آتشبازی
بناؤنگا ایسا نسخہ بھی کسی کو یاد نہوگا کہ اکیلے اتنی بارود دم بھر مین صرف کرے اور آتشبازی بنائے یہ کلام آتشباز
کا سنکر نافرمان یعنی برق سمجھ گیا کہ خلیفہ یقین ہے فولاد کو جلادینگے پس بموجب انکی درخواست
کے قنات باغ کی پشت پر دور تک گھروا دی اور بارود رکھوا دی سبکو منع کر دیا کہ کوئی اُدھر نہ جائے آتشباز یعنی
قران نے وہان آکر جوڑی خنجر کی لیکر نیچے باغ کے جہان تک بارہ دری تھی اور فولاد مع اپنے سرداران اور
تیلون کے بیٹھا ناچ دیکھ رہا تھا سرنگ کھودی اور از بسکہ جوان زبردست قوم کا حبشی ہے اور نظر کردہ ہم
ایک پہر کے عرصہ مین مشرق کی سمت سے مغرب کی جانب تک اور جنوب سے شمال کی حد باغ تک نقب لگا کے
اپنے چادرے کے دو فتیلے لٹکا جلائے بارود سب نقب مین بچھائی پچیسون کپّے ڈالدیے فتیلے دہنی
نقب مین سے لگا کے قنات سے باہر نکلا برق در باغ پر کرسی بچھائے انتظار مین بیٹھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا کر دیکھون خلیفہ کیا کرتے ہین اُسوقت آتشباز نے آکر کہا حضور آتشبازی تیار ہے ذرا میرے ساتھ
آیئے تو مین اپنی استادی آپ کو بے چلکر دکھاؤن مگر کسی کو ساتھ نہ لائے برق نے ملازمون ارکان
سلطنت وغیرہ سے کہا ٹھہرو ہم بلاتے ہین گے اور آپ آتشباز کے ہمراہ باغ کی پشت پر آیا قران نے کہا
اے برق مین نے نقب لگائی ہے تم جاؤ اور درخت پر سے ملکہ نافرمان جو بندھی ہے اُسے کھولکر
ہوشیار کرو مین آگ نقب مین دیتا ہون یہ طبقہ اُڑکر طرف فلک کے جائیگا ذرا نافرمان بھی حال خراب
فولاد کا دیکھے اور اشک حسرت بہاے کیونکہ زبان اسکی سوزن سے چھدی ہے کچھ کر نہ سکیگی مجبوری سے
سب کچھ دیکھے گی برق بموجب ارشاد قران گرم رفتار ہوا اور درخت پر جاکر چڑھا نافرمان کو کھولا ہوشیار
کیا جو آنکھ کھلی اپنے تیئن ایک عذاب الیم مین بالاے شجر گرفتار پایا اس عرصہ مین قران نے نقب کے فیتلون مین آگ لگائی
اور بھاگ کر دور نکل گیا فیتلے سلگتے ہوے جب سرنگ مین پہونچے معاذ اللہ وہ صدائے مہیب پیدا ہوئی کہ معلوم ہوا فلک
پھٹ پڑا اور بارہ دری جسمین فولاد اور اسکے سردار اور تیلے سر سپٹ کے اُڑکر طرف آسمان کے گئے تمام عالم مین تاریکی چھاگئی بارود
اور پتھر اور مکان اور کنواڑے بارہ دری کے تمام قلعہ مین برسنے لگے صدمہ آواز سے شہر کے مکانات
کی کنڈیان کھل گئین رعایا بھاگی حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہوے ایک ہنگامہ عظیم برپا ہو
جتنے ملازم نافرمان تھے سب باغ کی طرف دوڑے کہ یہ کیا آفت آئی خلقت بھاگی کہ یکایک
صدائین پیدا ہوئین بیرون نے ساحرون کے مرنے کا غل مچایا کہ کشتی مرا نام من فولاد
بیہوشی خوار جادو بود آگ اور پتھر برسنے لگے قران ایسے وقت قیامت مین قابو پاکر
حقہ ہاے نفتی داغ کر شہر کے مکانات پر پھینکے کہ جابجا شہر مین آگ لگی بہت آدمی جل گئے
جب تک اُسکے بجھائین جب تک اور کئی مکانون مین آگ قران نے لگادی تمام شہر مین یا جمشید
و یا سامری کا غل ہوا شعلے آتش کے بلند ہوے سارا شہر حصار پناہ کے باہر نکل گیا یہان کا
حال سُنیے کہ فولاد کے مرنے سے حصار آتش سحر لشکر مہ جبین اور اسد پر سے دور ہوا اور
مہرخ اور شکیل اور عمرو مع دو عیارون کے جو مقید زنجیر سحر لشکر فولاد مین تھے چھوٹ گئے
اور عمرو نے صدائے مہیب سُرنگ اُڑنے کی سُنکر کہا اے ملکہ مہرخ وہ مارا مہرخ نے کہا
خواجہ کیا کہتے ہو عمرو نے کہا ہم سچ کہتے ہین یہ صدا جو آئی تھی فولاد کے
کے مرنے کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ قران یا برق نے اُسے جہنم رسید کیا
زندان خانے سے باہر نکلو دیکھو لشکر بھی ہمارا آرہا ہوگا فولاد کے
بارہ ہزار ساحرون کو قتل کرنا چاہئے مہرخ اور شکیل وغیرہ کہنے سے عمرو کے باہر نکلے اور

نعرہ بلند کیا سحر کرکے دستک دی آندھی سیاہ اُٹھی تیر آسمان کی جانب سے برسنے لگے ساحر محافظ زندان بھاگے ادھر دلارام نے مہ جبین سے کہا واری جاؤن آپکی نانی جان ملکہ مہرخ نعرہ کرتی ہین لشکر آپ کا جس طرح کمر باندھے لڑنے آیا تھا اُسی طرح حصار سحر مین گرفتار ہوا تھا اب وہ حصار نہین ہے آپ بھی لشکر فولاد پر جا گرے مہ جبین نے تخت آگے بڑھایا پچاس ساٹھ ہزار ساحرون سے آکر لشکر فولاد پر گری تاریخ و ترنج سحر کے گولے فولادی اور گچھے پیکان کے سوئیان اور مرچون کے ہار سحر پڑھ پڑھکر جابنین سے ساحر لگانے لگے بجلیان چمک کر گرنے لگین ترسول اور ینبسول چلنے لگے ایک طرف سے نعرہ اسد کا بلند ہوا اور گھوڑا اُٹھاکر فوج ساحرین در آیا ایک جانب سے عمرو ملکہ مہرخ کے ساتھ لڑتا ہوا چلا اور نعرہ بلند کیا خنجر مارتا پکارتا ہر طرف جاتا تھا کہ نظم

سردار دزندگان آفاق　　من آمدہ در دو ندگی طاق
از راہ فنون و مکر و حیلہ　　آشوب کنیم در قبیلہ
شیر از دم تیغ من گریزان　　آورد پناہ سوے فیران
نامم عمرست شاہ عیار　　ہستیم قضا براے کفار

جب غلطک عمرو لگاتا تھا دس دس کے پانون اڑاتا تھا جب جست کرتا تھا دس دس کے سر کٹتے تھے جو مرکے گرتا تھا ہمیانی اُسکی کاٹ لیتا تھا خلاصہ کلام اسد وغیرہ سب نے جم کر دہ ساکھے کی تلوار کی کہ نظم

درخشان سنانہا ز گرد و غبار　　چو شمع فروزان بہ شبہاے تار
ز چکاک شمشیر زہر آبدار　　برآمد فغان از دل روزگار
شتا شاب تیر و ترنگ کمان　　چو قوس قزح شد زہ آسمان
ز بار کدورت چو گل تہ نشین　　بدریاے خون یکسرہ شد زمین
دلیران اسلام و مردان کین　　خرد شان زہر سو چو شیر عرین
جدا ہر یکے خنجر افراختہ　　یکے کار صد کینہ جو ساختہ
ز بس کشتہ صحرا پدیدار نہ　　بروے زمین جاے رفتار نہ
بیفتاد چندان سر و پا و دست　　کہ گفتے تو دست قضا را بہ بست

بارہ ہزار ساحرون مین سے فولاد کے ایک بھی زندہ نہ بچا سبکو گھیر کر بہادرون نے تہ تیغ کیا اور بہانی سے اسی طرح لڑتے ہوے سمت قلعہ نافرمانیہ چلے اس عرصہ مین وہ رات تمام ہوئی یعنی لشکر خسر اختران شکست کھاکر خنجر بیضاے کینہ سوز شاہ نیمروز سے روبفرار لایا اور سلطان سیارگان نے قلعہ سپہر دوار کو تسخیر کرکے اپنا عمل ہر طرف بٹھایا رعب جلال دکھایا کہ نظم

صبح چون آفتاب نورانی — سر کشید از حجاب ظلمانی
خرمن جان بسوخت برق بلا — سبز شد گلشن جفا و قضا

صبح کو حال معلوم ہوا کہ رعایاے قلعہ نافرمانیہ اور فوج وغیرہ بھاگ کے باہر نکل آئی مہرخ اُس بھاگی ہوئی فوج پر آگری وہ لشکر رات بھر کا خستہ و شکستہ تھا اور مالک اُسکا موجود نہ تھا وہ کیا لڑتا کوئی لمحہ بھر سحر کی لڑائی اور شمشیر زنی ہوئی تھی کہ فوج بھاگی اور رعایا نے امان مانگی مہرخ نے نقارہ امان بجوایا اور سب رعایا برایا کو لیکر اندر قلعہ کے داخل ہوئی اس عرصہ مین برق کے پاس قران آیا اور کہا قلعہ فتح ہوگیا مہرخ کے پاس نافرمان کو لیچلو غرض یہ دونون نافرمان کو بیہوش کر کے پشتارہ لگا کر روانہ ہوئے مہرخ دارالامارۃ شاہی مین آکر تخت پر ملکہ مہ جبین کو بٹھا چکی تھی شہر مین دوہائی پھر رہی کہ جو حاکم وقت کی اطاعت نکریگا سزا پائیگا دارالامارۃ مین ناچ ہو رہا تھا نذرین اکابران شہر کی مہ جبین کو گذر رہی تھین کہ قران اور برق آکر پہونچے پشتارہ نافرمان کا سامنے رکھدیا مہرخ اُٹھکر دونون سے لپٹ گئی اور کرسی زرین پر بٹھایا حال پوچھا قران نے کیفیت نقب دیکے اُڑا دینے کی بیان کی سارا دربار ہنسنے لگا مہ جبین نے بہت بھاری خلعت منگا کر دونون عیارون کو عنایت کیا دونون نے وہ خلعت نذر عمرو کو دیا عمرو نے خلعت لیکر زنبیل مین رکھا اور ایک رومال گاڑھے کا نکالکر بطور خلعت قران کے کندھے پر ڈالا قران نے عرض کیا کہ زہے فخر میر کسی نے ایسا خلعت استاد سے کب پایا تھا برق نے کہا استاد مین بھی اس عیاری مین خلیفہ کے شریک تھا مجھے بھی خلعت دیجیے عمرو نے کہا تو ابھی اس قابل نہین اور قران بیلی جان بخش ہی تو انکی برابری کیا کریگا یہ انھین کا مرتبہ ہی کہ ایسا خلعت مین نے دیا برق نے کہا اب دیکھیے دھوم کی عیاری کرونگا کہ آپ سے خلعت لونگا الحاصل نافرمان کو ستون دارالامارۃ سے باندھا اور فتیلہ دافع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا ایک بار پہلے جو نافرمان ہوشیار ہوئی تھی تو نقب اُڑتے اور شہر جلتے دیکھا تھا اب جو آنکھ کھلی عجب سامان نظر آیا کہ تخت پر مہ جبین جلوہ فرما ہی دربار آراستہ ہی اسد ذنگل شوکت پر بیٹھا ہی یہ دیکھ کر نافرمان نے آنکھین بند کرلین کہ شاید مین خواب پریشان دیکھ رہی ہون مگر عمرو نے پکار کر کہا کہ ای ملکہ نافرمان یہ خواب نہین ہی بیداری ہی جسکی دعوت تمنے کی تھی وہ سرنگ دیکر اُڑوا دیے گئے ملک تمھارا مال و زمان مہ جبین کے قبضہ مین آیا در صورت اطاعت تمھاری جان بخشی ہوگی اور مخالفت کرنے سے قتل کیجاؤگی نافرمان ساحرہ زبردست نہایت عقیلہ تھی سمجھی کہ اب بار طلسم پر آیا ہی اسد بیشک طلسم کشا ہی یہ خیال کر کے اشارے سے کہا مین اطاعت کرتی ہون مجھے چھوڑ دیجیے عمرو نے اُٹھکر سوزن اسکی زبان سے نکالی اور ستون سے کھولدیا نافرمان نے آکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تخت شاہی کو ملکہ مہ جبین کے بوسہ دیا ملکہ نے خلعت منگا کر دیا سرفراز کیا اور کہا جب ہم طلسم فتح کرینگے علاوہ اس ملک کے اور بھی ملک تمھین دینگے یہ کہکر حکم دیا کہ منادی ندا کرے جسکو ساتھ اپنی شاہزادی ملکہ نافرمان کا دینا منظور ہو وہ افسر فوج آکر حاضر ہو حسب الحکم ملکہ دہل زنی ہوئی بھاگی ہوئی فوج کوہ و دشت سے آکر حاضر ہوئی سب سے سوال اطاعت کیا ہر ایک نے قبول کر کے اپنا اپنا عہدہ بدستور لیا پچیس ہزار ساحر جمع ہوے سب نے انعام بیکران پایا بعد اس تسلط کے عمرو نے کہا اے ملکہ اس قلعے مین ٹھہرنا نہ چاہیے افراسیاب کی فوج آکر گھیر لے گی کچھ بنائے نہ بنے گا یہان سے اپنی قدیم جگہ پر چلکر ٹھہرو اس مین یہ فائدہ ہی کہ اگر کوئی زبردست آکر گرفتار کریگا راہ مین کہین ٹھہریگا عیار مارے گا اور اگر یہان سے آکر پکڑ لے جائیگا بہت جلد افراسیاب پاس پہونچے گا کچھ تدبیرین نہ بن پڑیگی مہرخ نے اسیوقت بموجب مشورہ عمرو کے نقارہ کوچ کا بجوایا نافرمان نے کہا مین ساتھ چلتی ہون ورنہ افراسیاب زندہ نہ چھوڑیگا غرضکہ لشکر مین کمربندی ہوئی عیار و سردار مع نافرمان کے سب طائران سحر اور سواریون پر سحر کی سوار ہو کر روانہ ہوے اور جہان فولاد سے مقابلہ ہوا تھا اسی جگہ قریب پشتہ رنگین حصار لشکر آکر اترا بارگاہ فلک پائگاہ نصب ہوئی مہ جبین آکر تخت پر بیٹھی ناچ ہونے لگا میخواری شروع ہوئی قران جنگل مین چلا گیا یہان سب باطمینان ٹھہرے ہین مگر افراسیاب باغ عشرت مین مصروف عیش و نشاط تھا اور انتظار فولاد کے آنے کا کرتا تھا دارین استادہ تھین جلاد حاضر تھے کہ دوسرے دن کچھ لوگ شہر نافرمانیہ سے بھاگے ہوے قریب باغ عشرت پہونچے اور داد بیداد کرنے لگے افراسیاب نے حکم دیا کہ ان فریادیون کو حاضر کرو ساحر دبر دلائے افراسیاب نے کیفیت پوچھی انھون نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ قلعہ نافرمانیہ برباد ہوا اور فولاد کے ہلاک ہونے کی حقیقت کماحقہ جو کچھ گذری تھی بیان کی سنتے ہی افراسیاب نے زانو پر ہاتھ مارا حیرت رونے لگی افراسیاب نے دلداری کی اور کہا ای حیرت اگر مین چاہون تو حجرہ ہفت بلا کی ایک بلا کو حکم دون وہ سارے لشکر مہرخ کو کھالے مگر مین طرح دیتا ہون کہ یہ لوگ میرے ملازم اور پرورش یافتہ ہین کیا انھین یکایک قتل کرون چاہتا ہون کہ ایسی گوشمالی دون کہ سرکشی چھوڑ دین اور اسد وغیرہ کو گرفتار کر کے لائین حیرت نے کہا ای شہنشاہ اپنا کام اپنے ہی سے کچھ خوب ہوتا ہی مجھے اجازت دیجیے فوج طلسم میرے ساتھ کیجیے کہ جاکر مقابلہ لشکر حریف سے کرون اور سب کو گرفتار کر کے حضور مین لاؤن افراسیاب جواب دہ ہوا کہ ای حیرت تمنے دیکھا کہ عیارون نے فولاد کو کس طرح سنگ دیکر اڑا دیا پھر تمھین کیونکر ایسے سرکشون کے مقابلہ مین بھیجدون اب مین بھی پردہ ظلمات مین رہا کرونگا طلسم ظاہر مین نہ آؤنگا حیرت عرض پیرا ہوئی کہ ای بادشاہ مین حکم احکام کس سے دریافت کرونگی افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جواب دیا کہ تم خود پردہ ظلمات مین آنا اور اگر مین تمھارے پاس آؤن گا تو آئینہ سحر کر کے اندر رہونگا اور تم دیکھوگی کہ مین بیٹھا باتین کر رہا ہون مگر مین نہونگا بلکہ میری صورت کا تپلا ہوگا اور اب جو ساحر مقابلہ لشکر مہرخ کو جائے جہان اپنا خیمہ نصب کرے اس زمین کو زور سحر تیھر کر دے کہ کوئی عیار سرنگ نہ لگا سکے اور بہت ہوشیاری سے لڑے یہ باتین خوفناک افراسیاب سے جو کہین اسکا ایک چیلا ہوا ارژنگ جادو نام فن سحر مین مہارت تمام رکھتا ہی سر پر رومال جھل رہا تھا یکایک سامنے آیا اور دست بستہ عرض رسا ہوا کہ ای شہنشاہ غلام کو آپ نے کس دن کے لیے پرورش کیا ہی آپ مجھے حکم دیجیے کہ ان نمک حرامون کا جا کر خاتمہ کرون اور سب کو دم بھر مین گرفتار کر لاؤن مجکو نہ کوئی سرنگ سے اڑا سکے گا نہ کوئی عیار میرے پاس آ سکے گا افراسیاب نے کہا کونسا سحر تجھے یاد ہی اسنے عرض کیا کہ جو شخص میرے پاس آئیگا مین افسون پڑھکر پھوکون گا اگر وہ عیار ہوگا تو صورت اسکی تبدیل ہو جائیگی مین گرفتار کر لونگا اور میرے گرد خیمہ کے تہ زمین سے بھی کوئی نہ آسکے گا افراسیاب نے کہا اچھا جاؤ اور ابھی مہرخ شہر نافرمانیہ کے حوالی مین ہوگی گرفتار کر لاؤ اور عیارون سے بہت ہوشیار رہنا ارژنگ اسی وقت باغ کے باہر آیا نفیر سحر کو بجایا ساحران نامی حاضر ہوے انسے حکم دیا کہ دس ہزار ساحر تم مین سے میرے ساتھ چلین اور کام لشکر حریف کا تمام کرین ساحر یہ حکم سنکر تیار ہوے اور شیر واژدر پلنگ پر سوار ہو کر اسباب ساحری لیکر ہمراہ چلے نظم

صداے بوق تھی اک شور محشر — ہوا تھا اس سے گوش چرخ بھی کر
ہوے میدان کی جانب وہ سبک خیز — کیا اژدر کو ہر ساحر نے مہمیز
قد و قامت تھے انکے مثل کہسار — سیہ کاری مین مانند شب تار
صدا اکبرنا کی تھی اک شور محشر — پراگندہ ہو دل جس سے سراسر
زمین نعل ستوران سے مشبک — صداے پاشنہ تھی آسمان تک

الغرض بشوکت تمام ارژنگ بعد قطع منازل و طی مراحل قریب قلعہ نافرمانیہ پہونچا آکر سارے شہر کو خراب و برباد دیکھا کہ عمارت شہر کی جلی ہوئی فوج فراری رعایا پریشان ہر شخص بیابان اسنے اس جا قیام کیا اور ایک نامہ لکھا کہ جسکا مضمون یہ تھا بس از تعریف خداوند جمشید و سامری ذبر دست شاہ باختری ای گروہ باغی آگاہ ہو کہ منم ارژنگ جادو سحر کی میرے پناہ نہین کوئی طلسم مین میرے منہ آج تک چڑھا نہین اور کوئی زبردست ڈر کر سر بر ہوا نہین تمھارے نقش ہستی کو دم بھر مین مٹا دونگا گور مین سب کو سلا دونگا نظم

نہ اپنے زور و شوکت پر ہو مغرور — سلیمان کے ہی آگے دیو بھی مور
نہین ہی کام اژدر جاے آرام — کہ شیشے کا ہی خارا سے بد انجام

نہین کچھ فائدہ اس شور و شر مین　　مناسب آشتی ہی ہمدگر مین
دو سر رکھتا ہی کاروبار پرخاش　　مسوزان خلق را بر جاے خود باش
عداوت ہی بہت خواہو نسے ممنوع　　در توبہ ہی وا اور عذر مسموع
شراب تند لشکر سے نہ کھا جوش　　خمار اسکا پشیمانی ہی بیہوش
اٹھا دے اپنی خاطر سے جو تو غدر　　وہان جا ہے صف نعلین یان صدر

اے مہرخ اگر دیکھتے ہی نامے کے یہان آکر حاضر ہوئی تو روز بد دیکھے گی نامہ تمام و السلام یہ لکھکر ایک تصویر چھوٹی سے تیھر کی نکالی اور کہا ای تصویر سحر یہ نامہ مہرخ پاس لیجا اس تصویر نے نامہ اُٹھا لیا اور زمین مین سما گئی مہرخ بارگاہ مین اپنی متمکن تھی ناچ ہو رہا تھا سامان عشرت مہیا تھا کہ تیلی زمین سے نکلی اور گود مین مہرخ کے گری نامہ یا جواب طلب کیا مہرخ نے نامہ جب پڑھا بدحواس ہوگئی عمرو نے اسے منتشر دیکھکر پوچھا کہ ای ملکہ خیر تو ہی مہرخ نے کہا خواجہ ارژنگ چیلہ افراسیاب کا جسے شہنشاہ نے خود تعلیم کیا ہی اور بجاے اپنے فرزند کے پالا ہی وہ لڑنے آیا ہی اب سواے مرگ کے چارہ نہین مقابلہ کرنے کا یارا نہین عمرو نے کہا ای ملکہ خدا کو یاد کرکے جواب نامہ جنگ کرنا اب تک جو آیا فرعون باسامان آیا مگر ہر فرعون نے راموسی دیکھا تمنے کہ عیاران نامدار نے کس طرح مار ڈالا کہ حسرت و آرزو واپسر گریان تھی چیل کوون نے لاش کھائی تھی گور بھی بنائی تھی غرض عمرو کے کہنے سے جواب نامہ یون لکھا نظم

لکھا نام خدا آغاز مکتوب　　کہ بسم اللہ ہی ہر کام مین خوب
پھر اسکے بعد توصیف رسالت　　کہ یہ نقطہ ہی سرتاج عبادت
کیا پھر یہ جواب نامہ تحریر　　مین تیری مدعی ہون مثل شمشیر
اسد خوش بخت ہی اور مرد جرار　　جو اس فوج دلاور کا ہی سردار
نہ دیکھا تو نے کچھ نیرنگ ادبار　　تصور کر ذرا تو اے گنہ گار
کہ نامی ساحرون کو ایک دم مین　　عمرو نے دی جگہ ملک عدم مین
کریگا تجکو بھی گردون پشیمان　　کر استغفار تو اور ترک طغیان
ہمین بھی تیری جان بخشی ہی منظور　　وگرنہ صلح کرنا دل سے رکھ دور

یہ جواب باصواب رقم فرماکر تصویر کے حوالہ کیا وہ لیکر زمین مین سما گئی اور پاس ارژنگ کے پہونچی اور وہ تحریر دی اسنے پڑھکر قصد کیا کہ کوچ کردن اور ادھر مہرخ نے حکم کیا کہ تیاری فوج کرے اور لڑنے چلے اسوقت ملکہ نافرمان نے کہا ای ملکہ مجھے اجازت دیجیے کہ مین یہانسے جاؤن اور ارژنگ سے کہون کہ مہرخ کے لشکر نے میرے ملک پر تسلط کر لیا تھا عیارون نے مجھے پکڑ لیا تھا اس سبب سے مصلحت وقت سمجھکر مین نے اطاعت کر لی تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فی الحال ای ارژنگ آپ تشریف لائے ہین میرے یہان اگر آگر دعوت نوش فرمایئے مین بھی آپکے ہمراہ ہوکر کینہ
در برینہ لشکر مہرخ سے نکالون اور سب باغیون کو قتل کرکے اپنا بدلہ لون بس وہ میرے یہان آئیگا کنیز اسے قتل کرڈالیگی
یا گرفتار کرلیگی مہرخ نے کہا ایسا نہو وہ تمھین گرفتار کرے کیونکر تنہا تمھین جانے دون اور مصیبت ڈالون اس اثنا
مین برق نے کہا ای ملکہ آپ نافرمان کو معہ فوج روانہ فرمایئے انکے نامہ و پیام مین وہ رکے گا مین جاکے قتل کرڈالونگا
آپ ابھی لشکر کشی نہ کریں اور زحمت بیفائدہ نہ اُٹھائین آخر مہرخ نے نافرمان کو روانہ کیا اور بطور اخفا
تشکیل کو پندرہ ہزار ساحر کی جمعیت سے بھیجا کہ تم قریب لشکر ارژنگ وقت کے منتظر کمینگاہ مین جاکر
ٹھہرو یہ بھی روانہ ہوا ساتھ لشکر کے برق اور ضرغام اور جانسوز بھی چلے اور بعد قطع مسافت راہ قریب
لشکر حریف پہونچکر کمینگاہ مین بیٹھے اب حال نافرمان سنیئے کہ اپنے قلعے مین آکر ایک نامہ بلجاجت و منت ارژنگ
جادو کو لکھا کہ ای فرزند شہنشاہ افراسیاب یہ کنیز عجب مصیبت مین گھری تھی اطاعت مہرخ سے سراسر مجبوری تھی
کوئی حامی و مددگار اس وقت بد مین نہ تھا اگر مطیع اُسکی نہوتی تو کیا کرتی زہے خوش نصیبی میری کہ جو حضور یہان
تشریف لاے غریب خانہ مین تشریف لایئے مجھے سرفراز فرمایئے مین معاوضہ اس قوم شریر سے لونگی اور ہمراہ آپکے
ہوکر لڑونگی یہ تحریر ایک ساحر معزز لیکر ارژنگ پاس آیا اور نامہ دیا اسنے پڑھا اور براے امتحان کچھ سحر پڑھکر
دستک دی ایک پتلا زمین سے پیدا ہوا اسنے ایک کاغذ اسے دیا وہ بھی پڑھا لکھا تھا کہ یہ رقعہ از راہ فریب
نافرمان نے لکھا ہی وہ صدق دل سے شریک عمرو کی ہی اور تجھے قلعہ مین بلاکر قتل کیا چاہتی ہی خبردار اسکے
مکر مین نہ آنا اسنے وہ کاغذ تو پڑھکر پتلے کو دیا کہ وہ لیکر زمین مین غرق ہوا اور نافرمان کے رقعہ کا جواب لکھا
کہ ای نمکحرام مین تیری چال جانتا ہون ایسے فقرے مین کب آتا ہون تو نے مجھے بھی کوئی ایسا ویسا ساحر
تصور کیا ہی منم ارژنگ جادو کوئی دم مین تجھے اور تیرے مددگار کو گرفتار کرکے عذاب الیم سے قتل کرونگا تو اپنی
خیر منا مین پہلے مہرخ کو جاکر گرفتار کرلاؤن پھر تجھے گرفتار کرون تو طلسم سے کہان جائیگی کوئی لمحہ مین اپنے کردار
نا سزا کا تماشا دیکھے گی یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا وہ لے گیا مگر عیار کمینگاہ مین لشکر ٹھہر اکر بشکل مبدل گرد اسکے
خیمے کے پھر رہے ہین کہ ضرغام ایک خدمتگار کی صورت بنکر اندر اسکے خیمہ کے اور جانسوز ساحر بنکر در خیمہ
پر کھڑا ہوا اس عرصہ مین ارژنگ نے جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک خدمتگار کھڑا ہی اسے شبہ ہوا اسی وقت سحر کیا
کہ ضرغام کا رنگ و روغن چھوٹ گیا اور صورت اصلی ہوگئی اسنے کہا خدمتگار سے یہ رقعہ نافرمان کو دے آ
اور ایک کاغذ اُٹھا کر دکھایا ضرغام کاغذ ہاتھ سے آکر لینے لگا اسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا او نابکار تو میرے ساتھ
بھی عیاری کرنے آیا تھا ضرغام نے چاہا کہ خنجر مارون مگر ارژنگ نے ایسا سحر کیا کہ دست و پا کی حرکت جاتی
رہی اور پکارا کہ کوئی حاضر ہی جانسوز ساحر بنا دروازے پر کھڑا تھا حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا ارژنگ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا عیار آما شرع ہوئے ایک کو مین نے گرفتار کیا ہے اسے لیجا کر قید کر جانسوز نے کہا آپ اپنا سحر اسپر سے دفع کر دیجیے مین اپنے سحر مین اسے مبتلا کر کے قید کر دون اسنے اپنا سحر دفع کر دیا جانسوز بازو پکڑ کر ضرغام کو لیچلا مگر ارژنگ کو کچھ منظنہ ہوا جانسوز در خیمہ تک دونون نہ پہونچے کہ اسنے سحر کیا کہ جانسوز کی اصلی صورت ہو گئی بس پہچانکر اسکو بھی مقید کر لیا اور ایسا سحر کیا کہ دونون کمر تک زمین مین غرق ہو گئے اس عرصہ مین وہ دن گذرا اور نقاش قدرت نے صفحۂ سپہر پر صورت ثوابت و سیارہ منقوش فرمائی اور مصور آفرینش نے پیکر دلفریب شاہد ماہ کو جلوہ بخش کیا نظم

چلا جب بادشاہ ملک خاور
شعاع مہر کا نیزہ اٹھا کر
ہوئی ظاہر یکایک فوج انجم
نشان مہر عالم سے ہوا گم
فلک پر تھا ستارون کا یہ انبوہ
کہ جیسے فوج مردم بر سر کوہ

سر شام برق بطور مخفی پاس نافرمان کے گیا اور کہا اے ملکہ جو عیار پاس ارژنگ کے جاتا ہے وہ پہچانکر اسے گرفتار کر لیتا ہے مین اسکے پاس نجاؤنگا آپ مجھے ایک خیمہ اور پلنگڑی جواہر نگار کی و فرش شاہانہ عنایت کیجیے نافرمان نے کہا حاضر ہے لیجائیے برق نے چھکڑے پر سب اسباب مذکورہ بار کیا اور قلعے کے باہر آکر ایک صحرائے سبزہ زار پر بہار قریب خیمہ ارژنگ تجویز کیا کہ جہان گلہائے رنگا رنگ کھلے تھے چشمے چھلک بھرے تھے نظم

چٹکے تھے غنچے لال تھے لب کو پلونکی طرح
پنکھا کرے تھی انکو صبا بسکہ ہر زمان
جھونکے سے باد کے تھین کشاکش مین یکدیگر
شاخ کمانکی طرح سے پھولون کی ڈالیان
تاراج خواب کرتے تھے بلبل کے چہچہے
فتنے کہین جگاتی تھی شارک کی داستان
قمری بھرے تھی نعرۂ حق سرہ کہین
اور اک طرف کو فاختہ کوکو کرے تھی وان
تھا بسکہ برفروختہ رخسارۂ چمن
ہر دم سپند لاکے جلاتا تھا باغبان

برق نے چھکڑا تو قلعے مین بھجدیا اور خیمہ اس مقام فرح افزا مین استادہ کیا اور پھولون کے ہار سے سارا خیمہ چھپا دیا وہ ہار سب عطر بیہوشی مین بسائے تھے گھیرے اس طرح ڈالے تھے کہ خیمہ گلدستہ معلوم دیتا تھا اور عطر بیہوشی بہت سا سارے خیمہ کے اندر اور باہر چھڑکا تھا اپنے دماغ کو بند کر لیا تھا ناک مین روئی رکھ لی تھی غرض اندر خیمہ کے پلنگڑی آراستہ کی اور گل تکیے لگائے عطر بیہوشی ان مین بھی ملدیا تھا چادر پلنگ پر عطر مین ڈوبی ہوئی بچھائی مسند زیر پلنگ لگائی سرا پردے اٹھا دیے روبرو خیمے کے وہ صحرائے سبزہ زار ہے کہ جسکے دیکھے سے روح تازی ہوتی تھی فراش مہتاب نے فرش چاندنی بچھایا تھا ہر ذرۂ ریگ بیابان ثوابت آسمان سے

ہمسری کرتا تھا چشمہ ہر طرف موجزن انکے کنارے باڑھ ہی جیتل گور وگوزن وہرن چاندنی مین پھرتے تھے برق
نے صورت اپنی جوگی کی بنائی کانون مین کنڈل اور مندرے پہنے بالون کی جٹا بین ٹبکر خاک آلودہ کین ہاتھون
مین سلیمانی دانون کی سمرن باندھکر گلے مین سیلیان پہنین مالے ڈالے منھ پر موتیون کو خاک کرکے بھبھوت
ملا زری کا حلقہ سر پر رکھا اور مرگ چھالا در خیمہ پر بچھا کر بیٹھا اور طنبورا لیکر بجانے لگا اور بھجن سامری کی تعریف
کے گانے لگا یہان ارژنگ دونون عیارون کو قید کرکے اپنے خیمہ مین بیٹھا اور سحر کردیا کہ اب اندر خیمہ کے اپنا
پرایا کوئی نہ آسکے خدمتگارون تک کو باہر نکال دیا اور زمین کو پتھر سے بھی زیادہ سخت کردیا کہ کوئی عیار نقب
نہ لگائے خلاصہ کلام با انتظام تمام بیٹھا تھا کہ یکایک صدائے دلکش بھجن گانے کی کان مین آئی اٹھکر در خیمہ پر آیا
معلوم ہوا کہ پشت خیمہ پر جو جنگل ہے ادھر سے آواز آتی ہے اسی طرف روانہ ہوا اور قریب خیمہ برق پہونچا چاندنی
چھٹکی تھی برق نے اسے آتے دیکھا آپ اٹھکر بھاگا اور ایک جھاڑی مین ندی کے کنارے آکر چھپ رہا لیکن
ارژنگ نے جو آکر دیکھا کہ مرگ چھالا بچھا ہے خیمہ آراستہ ہے مسند پر زر لگی ہے پلنگ جواہر آگین بچھا ہے مگر کوئی نہین
ہے ایک سناٹا ہے یہ خیمہ کے اندر حیران ہو کر آیا ایسی جگہ معقول تھی اور لپٹ خوشبو کی آتی تھی کہ شام جان
اسکا معطر و معنبر ہوا اور پلنگڑی پر بیٹھا خیال کیا کہ ایسا نہو کسی عیار نے یہ خیمہ اپنے رہنے کو درست کیا ہو یہ
سوچکر افسون پڑھا کہ زمین سے ایک تصویر پتھر کی کاغذ لیے نکلی اس سے کاغذ لیکر جو پڑھا لکھا تھا کہ یہ
خیمہ برق فرنگی عیار کا ہے اور تجھے وہ قتل کرچکا اب تو مردہ ہے یہ پڑھ ہی رہا تھا کہ عطر بیہوشی کی خوشبو تو کام
کرچکی تھی ہی سارے دماغ مین بس چکی تھی کہ یکایک چھینک آئی اور بیہوش ہوگیا برق اسکو خیمہ کے اندر
جاتے دیکھکر آہستہ جھاڑی سے نکلا تھا اور قریب خیمہ چھپکر چال اسکا دیکھ رہا تھا جب ارژنگ بیہوش ہوا
برق خیمہ مین آیا اور خنجر سے سر اسکا کاٹ ڈالا ایک شور عظیم برپا ہوا اور سلین برسنے لگین قیامت کی طرح ہنگامہ ہوا
صدا آئی مارا مجھے کہ نام میرا ارژنگ جادو تھا برق بھاگ کر لشکر شکیل جو کمینگاہ مین تھا وہان گیا اور کہا جلد چلو
اور ادھر ساحر صدائے دار وگیر سنکر دوڑے دونون عیار جو خیمہ مین ارژنگ کے قید تھے وہ چھوٹ گئے اور بھاگ کر قلعہ نافرمانیہ
مین پہونچے نافرمان سے کہا ارژنگ مارا گیا جلد لشکر تیار کرکے شبخون کرو نافرمان فوج کو ترتیب دیکر بعجلت تمام قلعہ سے
نکلی اور ایک طرف کو شکیل آکر پہونچا دو طرف سے ارژنگ کے لشکر کو گھیر کر شبخون مارا سحر کی لڑائی شروع ہوئی
شمشیر زنی ہونے لگی

نظم

برآمدن دارا برون از حصار — برآمد سپہدار جم اقتدار
یلان تیغ و بازو برافراختند — رجز خوان بنا وردگہ تاختند
سپاہ دو سو گرم پیکار گشت — زمہ تا بماہی خبردار گشت

زمین گشت رنگین زخون یلان
پس از وصف شیران شمشیر زن

چنان کز شفق دامن آسمان
کہ رنگین زبان گشتہ در کام من

الغرض ساری رات لڑائی سحر کی رہی اور تیغ آزمائی ہاتھون کی صفائی رہی صبح کو جب علم زرنگار شاہ خاور درمیان کوہسار بلند ہوا اور کہکشان کو ترک فلک نے نیام انتقام مین کیا قطعہ

چو خورشید در صبح دم طبل جنگ
تزلزل زمین و زمان راگرفت

فرو کوفت بربام چرخ دو رنگ
تپش نبض جان جہان راگرفت

لشکر ارژنگ شکست کھاکر طرف باغ عشرت کے بھاگا نافرمان نے خیمہ و خرگاہ افراسیاب نقد
و جنس لوٹ لیا برق نے بہت کچھ لوٹا کہ چلکر عمرو کو نذر دونگا اور نافرمان سے کہا یہان نہ ٹھہر و اسی طرح
لشکر مہرخ کی طرف چلو تو فوج سب مسلح و مکمل تھی ہی نقارے خوشی کے بجاتے قہقہے لگاتے روانہ ہوئے اور
بعد مرحلہ پیمائی کے داخل عسکر نصرت اثر ہوئے مہرخ نے سب کو گلے سے لگایا اور صداے مبارکباد بلند ہوئی
کہ ؎ عید کی طرح سب گلے مل مل ✤ غنچہ کی طرح ہنستے تھے کھل کھل ✤ برق کو مہ جبین نے بہت بھاری
خلعت دیا اور سب عیارون کو سرفراز کیا لیکن فوج ارژنگ کی شکست خوردہ چاک گریبان وسینہ زنان
باغ عشرت کے قریب پہونچی افراسیاب سرگرم عیش و نشاط تھا اور سترہ ہزار ساحر معزز گرد و پیش بیٹھا تھا
رقاصہ مجرا کر رہی تھی دور مے گلگون کا چلتا تھا کہ یکایک صداے نوحہ و شیون کان مین آئی خبر دریافت
کرائی معلوم ہوا کہ ارژنگ مارا گیا فوج جو اسکے ساتھ گئی تھی وہ بھاگ کر آئی ہے چند افسرون کو ان مین سے
اپنے روبرو بلایا اور حال مفصل ارژنگ کے قتل ہونے کا دریافت فرمایا اور سب کیفیت سنی پشت دست
کو دندان حسرت سے کاٹا حیرت نے کہا اے شہنشاہ اب مجھے تاب باقی نہین ہے مین جاتی ہون اور ان نمکحرامون
کو سزا دیتی ہون افراسیاب نے کہا تمھارا جانا مناسب نہین تم باغ سیب مین جاکر معہ ارکان سلطنت
ٹھہرو مین پردۂ ظلمات مین جاتا ہون وہان سے جب آؤنگا جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا یہ کہکر سوار ہوا
چونسٹھ ہزار نقارے برروے ہوا بجنے لگے اور تخت طاؤسی جسپر افراسیاب سوار ہے سامنے اس تخت کے
پریزادین طلسمی ہاتھون مین ساز لیے تخت روان پر بھر کے سوار اگرنا چنے لگین اور بہت سی پریان پچکاریان
لیے سونے روپے کے گھڑے کولے پر رکھے زنگ کے بدلے گلاب اور کیوڑہ بید مشک انمین بھر آپسمین رنگ
کھیلتی ہوئین قہقہے اچھالتی چلین چارون وزیر تخت کے گوشون پر کھڑے چنور بال ہما کا لیے مگس رانی
مین مصروف ہوئے ایک ابر سرخ رنگ تخت پر آکر سایہ فگن ہوا اور موتی ابر سے برسنے لگے اور تخت ازخود
سواری کا سن سن ہوا کی طرح روانہ ہوا جدھر سے سواری نکلی درخت اور طائر اور انسان سب یا افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یا افراسیاب کی صدا دینے لگے اسی طرح طرف ظلمات کے چلا گیا کسی کو نہ معلوم ہوا کہ کدھر سے واصل پردہ ظلمات ہوا حال پردۂ ظلمات بروقت داخلہ عمرو کے بیان ہوگا لیکن حیرت بعد جانے افراسیاب کے طاؤس سحر پر سوار ہوئی اور معہ ارکان دولت کے بڑے حشم و خدم سے آکر باغ سیب مین پہونچی اور تخت پر بیٹھی تمام سردار ساحر زیب دہ کرسی و دنگل ہوے ناچ شروع ہوا ساقیان مہ لقا جام بادۂ احمر دینے لگے اسوقت ہوا سرد سر دہی چلنے لگی اور گھٹا چار طرف چھا گئی سارے پھول باغ سیب کے کھل گئے درخت نشۂ جوش بہار سے جھومنے لگے طائران سحر سامنے حیرت کے آکر زمزمہ سرا ہوئے کہ ای ملکہ عالم ملکہ بہار جادو تشریف لاتی ہین حیرت نے کہا جبھی یہ عالم بہار کا یکایک ہوا تھا اچھا کچھ لوگ استقبال کو جائین اور باعزاز تمام لائین ساحران معزز روانہ ہوے اور ملکہ بہار کا استقبال کیا بہار داخل باغ ہوئی سب اٹھ کر کھڑے ہوے حیرت نے گلے سے لگایا بلائین لین پاس بٹھایا کس لیے کہ بہار جادو چھوٹی بہن حیرت جادو کی ہی اور ایسی خوبصورت ہی کہ باغبان قدرت نے چمن حسن کو اسکے اپنی آبیاری رحمت سے سرسبز فرمایا ہی اور گلشن روزگار مین سرو قامت کو اس غنچہ خوبی کے بوٹا سا خلق کیا ہے ابیات

شہریار لشکر جور و جفا
برق تمثال آتشین و شوخ و خنگ

زیب بخش کشور حسن و ادا
سوز جان نادیدنان فرنگ

افراسیاب ہزار جان سے اسیر شیفتہ و فریفتہ ہی اور صدہا مرتبہ سوال وصل کر چکا ہی مگر بہار نے حیرت اپنی بہن کے باعث سے انکار کیا ہی دربار مین کم آتی ہی کوہ آرام طلسم مین ایک مقام ہی دہان رہتی ہی طلسم مین غدر سنکر اور ساحرون کے مارے جانے کی خبر سنکر پاس اپنی بہن کے آئی ہی ہر ایک ساحر جلیل القدر اسپر مائل ہی مگر بخوف اسکے کہ افراسیاب اسے پیار کرتا ہی کوئی خواستگاری عقد کی نہین کرتا ہی بہار نا کتخدا ہی اور حیرت بوجہ عشق افراسیاب چاہتی ہی کہ بہار طلسم مین رہے مگر ظاہر مین خاطر کرتی ہی خلاصہ کلام جب بہار بیٹھی حیرت نے اشارہ کیا ساقی جام سامنے بہار کے لایا میکشی شروع ہوئی جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا بہار نے کہا باجی یہ کیا غلغلہ طلسم مین ہی حیرت گویا ہوئی کہ اے بہن اس مہرخ حرامزادی کی قضا آئی ہی شامت زدی نے ملازمان شہنشاہ کے ساتھ بغاوت اختیار کی ہی جان نثارون کو حضور کے قتل کرتی ہی اب مین جاکر گرفتار کر کے ایسے برے حال سے جوتیان لگا کر قتل کرونگی کہ اس طلسم مین تو اس طرح کوئی بیعزت نہوا ہوگا بہار نے یہ باتین سنکر برا مانا کس لیے کہ مہرخ اسکی عزیزہ ہی اور کہا کہ بہن یہ تو ناحق کہتی ہو ملکہ مہرخ سے اور مہ جبین سے آخر عزیزداری کیسی بلکہ خون شریک ہی کہین لاٹھی مارنے سے پانی جدا ہوتا ہی یہ کس طرح تمھارے منھ سے نکلا کہ جوتیان لگا کر قتل کرونگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کچھ وہ ہم لوگون سے کم نہین ہان البتہ شہنشاہ اور ساحران صاحب مرحلہ طلسم یا بلائے ہفت حجرہ یا ساکنان دریاے ہفت رنگ و دریاے نیل وغیرہ اسکے اوپر غالب آسکتے ہین یا ہم اور تم مقابلہ کرسکتے ہین یا چار وزیر شہنشاہ کے لائق مقابلہ ہین سُنا ہی کہ فولاد بہوشتی خوار کو سحر کرکے اژدہے سے نگلوا لیا ہوتا اگر پتلے طلسمی نہوتے تو سمجھ کر آنا فولاد کا میدان جنگ سے دشوار تھا پھر ایسے معزز بزرگ عالی خاندان کو تم کیونکر جوتیان لگاؤ گی حیرت یہ کلام سُنکر فرط غیظ سے آگ ہوگئی اور کہا ادچھوکری تو سر دربار شوکت مہرخ کی بیان کرکے میرے سردارون کو خوف زدہ کرتی ہی نمکحرامی درپردہ اسی کو کہتے ہین تو بھی انھین باغیون مین مل گئی ہی جب تو طرفداری کرتی ہی یہ کہکر لوگون سے کہا کہ کیا دنیا مین خون سفید ہوگیا ہی کہ جب ایسے شخص نمکحرامی کرین تو پھر اور کسی سے کیا امید ہوگی لو صاحب ہمارے سامنے اور مہرخ کی تعریف وہ حرامزادی اب ہماری عزیز ہی یا دشمن ہم ہین اسے جوتیان نہ لگاؤنگی تو کیا سر پر چڑھاؤنگی بہار نے سخنان درشت سُنکر کہا بس بس مُنھ سنبھالو نمکحرام جو ہوگا وہ ہوگا مجھے کیا کام کسی سے میری بیزار یہ جھگڑے جانئے ذرا میرے مُنھ نہ لگنا نہین مین بھی اپنے نام کی ہو دن سارا شہزادی پن تمھارا معلوم کردونگی مجھے ذرا بنا زوجہ شاہ ہونا نہ جتانا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک سواری ظلمات کی طرف سے افراسیاب کی آئی تجمل سواری جو پہلے ذکر کیا گیا ایک جانب ٹھہرا اور افراسیاب دستنبو اچھالتا ہوا خوش طبعی کرتا تخت سے اترا اہل دربار بہر تعظیم اُٹھے مجرا اور سلام ہر ایک کا ہوا اور تخت پر بیٹھا دیکھا کہ بہار جادو کے اشک متصل و بپہیم جاری ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ مشاطہ حسن نے موتیون کا سہرہ چہرہ زیبا پر اس عروس بہار کے آراستہ کیا ہی یا صدف کا مُنھ کھلا ہی کہ لآلی آبدار اگل رہی ہی رنگ چہرہ کا فرط نزاکت سے گل کی طرح سرخ ہی افراسیاب یہ حال دیکھتے ہی بیقرار ہوگیا اور پوچھا کہ ای غیرت وہ گلشن صرصر رنج سے تو بری رہے کونسا الم پہونچا ہی کہ بشکل غنچہ دل تنگ ہی بہار نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ اب مین نمکحرام ہوئی اور ارادہ رکھتی ہون کہ بہار لشکر مہرخ پر جا کر وہ خزان لاؤن کہ عندلیب آسا اسکے مددگار نالہ و شیون کرین اور مجھے رحم نہ آئے اور باغ ہستی مین کسی باغ کا نخل قامت باقی نہ رہے لیکن باغ طلسم سے ہم تہی مانند بوے گل پریشان ہوے واے چمن بند ریاض سلطنت آپ کے قدم سے جدا ہوے یہ کلام اُس غنچہ دہن کے افراسیاب نے جو سُنے اور دیکھا کہ چشم نرگسی مین اشک شبنم نمط بھرے ہین لب نازک مثل برگ گل حرارت غضب سے اور تیزی صہباے کلام سے تھرار ہے ہین کہ ابیات

	طبیعت کو پیدا ہوا ہی ملال لبون پر ہنسی چتونون مین حجاب		ٹھہرنا اُسے یان ہوا ہی محال محبت بظاہر بباطن عتاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھسیانی ہوکر باتین کررہی ہی افراسیاب نے حیرت کو گھُرکا کہ اگر یہی لوگ نمکحرام ہونگے تو نمک حلال تم کہانسے ہوئین حیرت نے کہا یہ باتین سب مجھپر آئینہ ہین جلو مجھسے ایسی باتین بناوٹ کی نہ کرو مین آدمی کی نگاہ پہچانتی ہون تم انکی پشتی بھلا کیونکر نہ ہوگے یہ طنز بھی بہار کو برا لگا اور افراسیاب پتے کی بات سنکر چپ ہورہا بہار نے اپنے دل سے یہ مشورہ کیا کہ چلکر مہرخ کا لشکر برباد کرے اور وہان سے کسی طرف نکلجاے یہ تجویز کر کے گلبیزی گلشن کلام ہین کی کہ اے شہنشاہ آخر حضور کسی جان نثار کو بہر مقابلہ حریف بھیجینگا مجھی کو روانہ فرمایئے افراسیاب سوچا کہ اگر مین روکتا ہون حیرت کہیگی کہ معشوق کو لڑنے جانے نہ دیا اس سبب سے بہار کو اجازت دی کہ اچھا جاؤ لیکن تم الگ رہنا کسی اپنے نوکر کو حکم دینا کہ وہ لشکر مہرخ کا فیصلہ کردے اور مین بھی تمھاری مدد بھیجونگا بہار نے کہا آج تک تو مین نے کسی کی مدد نہین چاہی اگر آپ بھی بہر امداد تشریف لائے تو مین اپنا گلا کاٹ ڈالونگی کہین ایسا غضب نہ کیجئے گا جو کسی کو بھیجیے افراسیاب نے کہا سچ ہے اے ملکہ تم ایسی ہی ہو اور خلعت رخصت منگا کر دیا بہار تیوریان چڑھائے منھ بھولائے سوار ہوکر کوہ آرام مین آئی اور ایک دن اپنے مقام پر رہکر اپنے سپہ سالار میخوار کو گردن پیشانی کو حکم ترتیب لشکر دیا بارگاہ زرنفت بسنتی رنگ کی اژدر سحر پہ بار ہوئی اور ساٹھ ہزار جادوگرنیان اور ساحر اسباب سحر کا لیکر آمادہ سفر ہوئے جب کہ دوسرے دن اریکہ آرا ے چرخ زنگاری با چتر زرین شعاع اورنگ سپہر پر جلوہ گر ہوا ابیات

چو در خانہ زین نشست آفتاب	روان گشت فتح وظفر در رکاب
برآمد یکے قرص زرین حباب	فرو رفت ظلمت بدریاے آب
رُخ خود نمود آفتاب منیر	زرویش جہان گشت روشن ضمیر

صبحدم نفیر سحر بجی اور لشکر نے کوچ کیا ملکہ بہار تخت پر سوار ہوئی سامنے ملکہ کے تخت پر گلدستے گلزار کو جو ہنستے رکھے تھے گھٹا تخت پر چھائی تھی اور مہین مہین بوندیان پڑتی تھین جدھر سے سواری نکلتی تھی ساولی کے تختے از خود ظاہر ہوتے تھے اور پھول لتے تھے خواصین سر پر چتر زرین ملکہ کے لگائے تھین اور خودبخود کچھ پریزادین ظاہر ہوکر پچکاریان لیے رنگ کھیلتی تھین ہولیان گاتی تھین اور جادوگرنیان اور ساحر ہمراہ کے چاندی سونے کے پھول ملکہ کے اوپر سے نثار کرتی تھین سحر کی نیرنگیان دکھاتی تھین آگے آگے میخوار بعہدہ سپہ سالاری اژدہے پر سوار پشت پر ساحر ساٹھ ہزار ابیات

کہ سب مثل بلبل کے تھے نغمہ سنج	عدو گیر و بے رنج بروقت رنج
زرہ پوش مردان جنگ آزما	لیے ساتھ اسباب سب سحر کا
وہ اُڑتی ہوئی بیرق اُس فوج کی	کہ دریاے لشکر کی وہ موج تھی

ہزاران جنگی بہ آئین جنگ کشیدند برمرکبان تنگ تنگ
یلان غرق آہن ز سر تا بپا چو شیرے کہ گیرد در آئینہ جا

غرضکہ بڑے جاہ و حشم سے پانچ پانچ کوس کا کوچ و مقام بہار کرتی روانہ ہوئی جب ایک منزل لشکر کوہ آرام سے نکل آیا ایک جگہ بہار ٹھہری تھی کہ مینخوار گرگدن پیشانی نے عرض کیا کہ ای ملکہ اگر اجازت دیجیے تو بارہ ہزار ساحرون سے یہ غلام آپکا آگے جاکر لشکر مہرخ کو گرفتار کرے کس لیے کہ بروقت تشریف آوری حضور کے زحمت بندگان عالی کو نہو صرف سر کٹواکر پاس شہنشاہ کے بھیجنا باقی رہے بہار نے کہا اچھا جاو اور میر اسکھایا ہوا سحر جاتے ہی کرنا مینخوار حسب الارشاد منجملہ ساٹھ ہزار ساحر کے بارہ ہزار ساحر جو اُسکی اردلی خاص کے تھے منتخب کرکے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور بعجلت تمام راہ طے کرکے قریب لشکر مہرخ عالی مقام پہونچا اور خیمہ استادہ کرایا نقارے داخلے کے بجے لشکر اُترنے لگا مگر مینخوار نے اپنے خیمے کے برابر خیمہ اور برپا کرایا اور اسباب سحر کا لیکر اسمین سحر کرنے بیٹھا خون خوک سے چوکا دیا صندل کی چوکی پر کھڑے ہوکر سحر پڑھنے لگا سور کے لہو سے آپ بھی نہایا نقل آتشین پر اگر دھتورے کے پھل رائی سرسون نبولے جلاتا تھا لیکن طائر سحر ملکہ مہرخ اُسکے لشکر کو اُترتے دیکھکر بارگاہ مہ جبین مین حاضر ہوے اور بزبان فصیح دعاے شہنشاہی بجا لائے کہ ابیات

اے تاج شاہی را فروغ از تارک والاے تو دی خلعت شاہنشہی زیباست بر بالاے تو
بدرالدجاے کمترست مہر سپہر آیہت شد فخر تخت سلطنت کامد بزیر پاے تو

مینخوار سپہ سالار بہار آیا ہی اور ارادہ فساد رکھتا ہی مہرخ نے عمرو سے کہا خواجہ خدا خیر کرے بہار کا آنا بڑا قہر ہوا اس سے ہم کوئی مقابلہ نہین کر سکتے تا اینکہ اسکے سپہ سالار کے بھی ہمسر نہین ہو سکتے ملکہ اور خواجہ مین تو باتین ہونے لگین اور عیار خبر سنکر لشکر سے نکل کے صحرا مین چلے گئے عمرو نے کہا ملکہ خدا مالک ہی گھبرانا نہ چاہیے لیکن عمرو ہرچند تسکین دیتا ہی مگر سارے لشکر مین کھلبلی پڑگئی اور کم اعتقاد بزدل جو تھے وہ بھاگنے لگے جو ساحر مطیع اور بہادر ہین انھین یقین حادثہ مرگ کا ہوگیا عمرو نے بعد دعا دینے کے چاہا کہ مین بھی لشکر سے نکل جاؤن اُسوقت یکایک آسمان پر ابر آیا اور اس ابر سے ہزارون ستارے ٹوٹ کر گرنے لگے نافرمان نے کہا ای ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ سرخ موے کاکل کشا حاکم قلعہ سرمویان آتی ہی مہرخ نے ساحران معزز کو بہر استقبال بھیجا عمرو یا تو جاتا تھا یا ٹھہر گیا کہ دیکھون کون آتا ہی لیکن جب عقیل وغیرہ براہ تعظیم سرخ مو کے پاس پہونچے سرخ مو ملکہ نافرمان کے گلے سے لپٹ گئی کس لیے کہ ان دونون مین بہناپا ہی اور یہ نافرمان کو سمجھانے آئی ہی کہ کیون شریک عمرو کی ہوئی اب بھی بازگشت کرے اور میرے ساتھ چلے غرض کہ بارگاہ مین آئی ساحرہ جلیل القدر ہی اور صاحب ملک و مال ہی

تیس ہزار ساحر اُسکے مطبخ مین افراسیاب بھی خاطر کرتا ہی حسینہ جمیلہ بھی ہی مہرخ نے اُٹھکر تعظیم کی اور زرنگار زرین پر بٹھایا اسنے دیکھا کہ ملکہ مہ جبین تخت پر جلوہ گر ہی دربار لگا ہی ایک کرسی جواہر آگین پر عمرو بیٹھا ہی عمرو کا چونکہ حلیہ سارے طلسم مین افراسیاب نے پہلے ہی جاری کیا تھا اسی سبب سے سرخ مو نے بھی شناخت کیا اور عمرو کی صورت تعجب دیکھکر ہنسی اور کہا اے نافرمان بہن یہ تمنے کیا غضب کیا کہ شہنشاہ سے بگاڑی افسوس مفت اپنی جان کھوئی نافرمان نے کہا بہن ستارۂ اقبال شہنشاہ عمرو اوج پر ہی افراسیاب مارا جائیگا طلسم فتح ہوگا جو عمرو کا شریک ہوگا وہ بچے گا باقی سب مارے جائینگے تم بھی بہن ملجاؤ سرخ مو یہ تقریر سُنکر بہت ہنسی اور کہا چہ خوش کجا افراسیاب اور کجا عمرو واہ ری آپکی عقل کہان زمین اور کہان آسمان تم مجھے سمجھاتی ہو اگر ہزارون ساحرون کو عیار قتل کرینگے تو بھی کیا ہوگا افراسیاب کی فوج اسقدر ہی کہ ایک قلعہ ہی اسمین کئی سو کنوئین ہین اسکے ہر ایک کنوئین مین بیشمار مچھر بھرے ہین مگر وہ مچھر نہین ہین بلکہ ساحران طلسم اور لشکر افراسیاب ہی اگر اُس مین سے ایک کنوان کھولدے تو سارا طلسم پر از فوج ساحران ہو جائے بھلا شہنشاہ سے کون مقابلہ کرسکتا ہی اور فرض کیا عمرو سب طرح غالب آئیگا مگر لوح طلسم کہان سے پائیگا کیونکہ بے لوح طلسم فتح نہین ہوتا اور لوح اس طلسم کی افراسیاب خود بھی نہین جانتا کہ کہان ہی پس عمرو کہان سے لائیگا نافرمان نے کہا اے سرخ مو وہ مسبب الاسباب کوئی سبب تو پیدا کریگا کہ لوح ملے گی اور طلسم فتح ہوگا تمنے سنا نہین کہ مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست سرخ مو نے کہا معلوم ہوا کہ اے بہن اب ہمارے تمھارے جدائی ہوئی ہم کسی طرح عمرو ایسے ذلیل شخص کی اطاعت نہ کرینگے اس طرح کی باتین باہم بارگاہ مین ہو رہی تھین کہ وہان منجوار اتنے عرصہ مین سحر پڑھ چکا بھینٹ دیچکا اور اسی طرح خون خوک مین نہایا ہوا در خیمہ پر آکر کھڑا ہوا لشکر مہرخ کی طرف سحر پڑھکر پھونکا کہ ایک ابر لشکر پر محیط ہوا اور ہوا کے سرد سرد جھونکے چلنے لگے سرخ مو نے کہا دیکھو کوئی آفت آئی یہ کہکر پرواز کرکے چلی لیکن ابر سارے لشکر پر محیط ہو گیا تھا ہوائے سرد کا جھونکا لگا بیہوش ہو کر گری بعد کچھ عرصہ کے پھر ہوش مین آئی اور کہا ای نافرمان تیری محبت مین مین بھی گرفتار ہوئی نافرمان اور مہرخ اور شکیل وغیرہ سب غافل تھے اور جانتے تھے کہ منجوار جب طبل جنگ بجوائے گا اُسوقت مقابلہ ہوگا غرض کہ اس جلدی مین سب سحر پڑھنے لگے مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی اور ہوائے سرد کے جھونکے جو جسم مین لگے سب بیہوش ہو گئے اور بعد لمحہ کے جو ہوشیار ہوئے پکارتے تھے کہ نظم

منادیست در کوچۂ میفروش　　که امروز در هر که یابند هوش
گریبانش گیرند و دامان کشند　　کشاکش بدیوان مستان برند

سب مبہوت ہو کر جھومتے تھے اور صراحی و جام لیکر میخواری کرتے تھے کوئی کسی کے دھول لگاتا تھا کوئی کسی کی مونچھ اکھاڑتا تھا کسی کو عالم مستی مین دریا موجزن معلوم ہوتا تھا ناک پکڑ کر زمین پر گرتا تھا اپنے دانست مین غوطہ لگاتا تھا کوئی کہتا تھا کہ ؎

دنیا مین ذرا دیکھ ہوسناک تماشا	پھر خاک مین تو دیکھے گا کیا خاک تماشا

اب تو یہ عالم ہی کہ تمام لشکر ایک جگہ جمع ہو کر ڈھولک بین پکھاوج لیکر ہولیان گانے لگا کہ فرد میکشو ابکی تو رنگ ایسا جمایا چاہیئے ✤ واعظ آئین بھیڈون پر ہولیان گاتے ہوے نعرۂ مستانہ اور شور قلقل مینا سے ہر طرف ہنگامہ تھا ہر ایک میخوار کہہ رہا تھا کہ

غزل

بیاد کشتی ما در شط شراب انداز	غریو ولولہ در جان شیخ و شاب انداز
مرا بہ کشتی بادہ در افگن ای ساقی	کہ گفتہ اند نکوئی کن و در آب انداز
ز کوے میکدہ برگشتہ ام ز راہ خطا	مرا دگر ز کرم در رہ صواب انداز
بیار زان مے گلرنگ مشکبو جامی	شرار رشک و حسد در دل گلاب انداز
اگرچہ مست خرابم تو نیز لطفے کن	نظر برین دل سرگشتہ خراب انداز
بہ نیم شب اگرت آفتاب مے تابد	ز روے دختر گلچہر زر نقاب انداز
مہل کہ روز وفاتم بخاک بسپارند	مرا بمیکدہ بر و در خم شراب انداز
گر از تو یک سر مو سرکشیدہ دل حافظ	بگیر و در خم زلفش بہ پیچ و تاب انداز

الحاصل یہ تو سب اس کیفیت سے ابر سحر کے نیچے مقید ہین کہ جو مہرخ کے لشکر سے باہر جانے کا قصد کرتا ہی اسکو ہواے سرد کا جھونکا ابر سے نکلکے بیہوش کر دیتا ہی اور جو زیر ابر ہی وہ مست ہو رہا ہی لیکن سواے عمرو کے اور عیار لشکر سے پہلے ہی نکل گئے تھے اُنھون نے دور سے یہ کیفیت اپنی فوج کی دیکھی زنبیل عیاری بجائی قران زنبیل سنکر عیارون کے پاس آیا اُنھون نے یہ حال کہا قران فکر کرتا ہوا عیاری کی ایک طرف چلا اور تینون عیار ایک سمت روانہ ہوے ادھر میخوار بعد فراغ سحر خوانی از بسکہ خون خوک مین نہایا تھا اسلیے حکم دیا کہ پانی سقے حاضر کرین غسل کرونگا سقے مشک لیے دریا جو لشکر کے قریب تھا وہان آئے اتفاق سے قران تدبیر عیاری سوچتا دریا پر آنکلا سقون کو پانی بھرتے پایا اُنسے پوچھا کہ یہ پانی کہان جائیگا اُنھون نے کہا میخوار نہائیگا قران نے ایک سقے سے کہا کہ بھائی مجھے تم سے ایک بات کہنا تھی بلکہ ایک امانت تمھاری میرے پاس ہی تمھارے ایک دوست نے مجھے دی ہی سقا یہ کلام سُنکر لالچ مین آیا اور سوچا کہ ہر چند مین اس شخص کو پہچانتا نہین مگر کیا حرج ہی شاید کسی نے کچھ بھیجا ہو تو الگ جا کر لے لون یہ سوچکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

علٰحدہ ہمراہ قران کے آیا قران نے اُسے لیجاکر حباب بیہوشی مُنھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوا اُسے درخت
سے باندھ کر قران اُسکی صورت بنا مشک کندھے پر ڈالی لنگی کھاروے کی پہنی تسمہ کمر سے لگایا کا ٹا
سینے کے برابر لٹکایا اور وہان سے بجلدی تمام آکر دریا سے مشک بھری اور کمر مین بغدہ اپنا چھپا کر
مشک اُٹھا کر لشکر میخوار مین آیا دیکھا اندر خیمے کے سب سقے جاتے ہین قران بھی خیمے مین آیا دیکھا میخوار
چوکی پر بیٹھا ہے اور سقے مشک لاکر اُسکے جسم پر ڈالتے ہین اور پھر پانی بھرنے جاتے ہین قران نے پشت
پر آکر ایک ہاتھ سے دہانہ مشک کا کھولا اور دوسرے ہاتھ سے بغدہ کمر سے نکالا مشک کندھے پر
سے اُتار کر میخوار کے سر پر اُلٹ دی وہ حیران ہو کہ پھرا تھا قران نے چمک کر بغدہ مارا کہ سر اُسکا پھٹ
گیا تیورا کر گرا تھا کہ قران نے سر کاٹ ڈالا شور و غل پیدا ہوا تمام عالم مین تاریکی چھا گئی ساحر دوڑے
قران جست کر کے خیمہ سے نکلکر بھاگا جب ساحر اندر خیمے کے آئے صدا سنی کہ مارا مجھے نام میرا میخوار
گرگدن پیشانی تھا ساحرون نے لاش اُٹھائی رونے پیٹنے لگے لیکن لشکر مہرخ پر دہ ابر جو محیط تھا
شق ہو کر برطرف ہو گیا اور سب کو ہوش آگیا وہ حالت متانہ دفع ہوئی سرخ مو نے کہا بہن
نافرمان مین جاتی ہون یہ کیا تھا کیا ہو گیا نافرمان نے کہا میخوار کے سحر مین ہم سب مسحور تھے
اُسکو کسی عیار نے قتل کیا ہم لوگ رہا ہو گئے سرخ مو کے ہوش اُڑ گئے کہ کیسا جلد عیارون نے میخوار کو
قتل کیا کہا بہن مین مان گئی واہ واہ واکیا کہنا نافرمان نے کہا بہن کہان جاؤ گی ٹھہرو دیکھو اب
کیا ہوتا ہے سرخ مو ٹھہر گئی اس عرصہ مین قران بھاگ کر صحرا مین پہونچا اور زنبیل عیاری بجائی
برق صدا اُسنکر دوڑا آیا اور کہا ای خلیفہ لشکر میخوار مین یہ شعلے کیسے بلند تھے شور و غل ہو رہا تھا قران
نے کہا میخوار کو مین نے جہنم واصل کیا جلد جاکر لشکر مہرخ کو لاؤ اور فوج کو حریف کی قتل کرو برق بعجلت
تمام پاس مہرخ کے آیا اور کہا جلدی چلیے لشکر میخوار کو قتل کیجیے مہرخ نے نفیر سحر بجائی جلد جلد فوج مین کمر بندی
ہوئی ساٹھ ہزار ساحر آکر لشکر میخوار پر کہ بارہ ہزار ساحر تھے گرے سحر چلنے لگا سلین برف کی گرنے لگین کسی ساحر
نے دریاے سحر کے زور سے ظاہر کیا کسی نے آگ برسائی کسی نے پتھر برسائے کسی سمت پیکان تیر برستے
تھے ایک ہنگامہ قیامت رہا مہ جبین نے تخت آگے بڑھایا دلارام نے سحر کی بجلیان گرائین عمرو موافق
اپنے دستور کے کبھی لوٹ مار کر کبھی جست کر کے خنجر زنی کر کے سر دریا نون قلم کرتا تھا مردون کو لوٹتا تھا اسد
کا نعرہ ایک طرف بلند تھا نعرہ

اسد نامور ضیغم روزگار	نظر کردۂ شیر پروردگار
ز تیغم بمیدان جنگ آوران	شود چار سو الامان الامان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابر سیاہ چار سمت سے گھر آیا تھا برق شمشیر چمکتی تھی سر مثل باران کے برستے تھے فنکیل شہزادہ اسد
کی حفاظت کرتا ہوا ساتھ ساتھ لڑتا جاتا تھا اور صف لشکر دشمن کو پراگندہ کرتا تھا **نظم**

بجوش غضب صورت شیر نر ‏ ‏ ‏ بہر سمت چون مے شدی حملہ ور
نمایان شدی این چنین کارزار ‏ ‏ ‏ ز تن شد جدا سر ہزاران ہزار
بسے گیر چون گلہ گوسفند ‏ ‏ ‏ گریزندہ از بیم جان می شدند
تزلزل فتادہ چہ در رزمگاہ ‏ ‏ ‏ پراگندہ می گشت فوج و سپاہ
یکے داشت در سر ہوائے گریز ‏ ‏ ‏ یکے چارہ جو از دم تیغ تیز
یکے را روان خون ز زخم سنان ‏ ‏ ‏ بمیدان یکے تشنہ لب داد جان
بہ گیتی است تا رسم فتح و شکست ‏ ‏ ‏ چنین فتح کس راندادست دست
نہ چشم زرہ این چنین فتح دید ‏ ‏ ‏ نہ گوش سپہر در مصافی شنید

خلاصہ یہ کہ دم بھر مین بارہ ہزار ساحر لشکر حریف کے مارے گئے بہیر و بنگاہ بازاری لوگ بھاگ کر سمت بہار جادو روانہ ہوئے مہرخ نے خیمہ ڈیرہ مال وخزانہ ساز و سامان سب لوٹ لیا الیارن پڑا تھا کہ
ع یک وجب جائے ز سیلان خون پاک نبود + کشتہ پتان بود دگر خاک نبود + غرضکہ لوٹ مار
کر کے سب اپنے پڑاو پر آئے سردار داخل بارگاہ ہوئے صحبت عیش برپا ہوئی نذرین فتح ونصرت کی مہ جبین کو گذرنے لگین سرخ مو نے بھی اٹھکر نذر دی اور کہا ای ملکہ اب اگر مین اپنے ملک کو جاؤنگی از بسکہ آپ کے یہان جنگ مین شریک تھی افراسیاب زندہ نہ چھوڑیگا لہذا مین بھی آپ کی کنیز ہون خواہ جان جائے یا رہے مہرخ نے گلے سے لگایا اور خلعت سرخ مو کو دیا اسنے ایک نامہ اپنے سپہ سالار شمشاد فیل پیکر کو لکھا کہ مع فوج ولشکر ومال وخزانے کے لشکر مہرخ مین آکر پہونچو کہ ہمنے اطاعت عمرو کی اختیار کی یہ نامہ ایک ساحر کو دیا کہ وہ بزور سحر پرواز کر کے سمت ملک سرخ مویان روانہ ہوا لیکن اب حال سنیئے کہ ملکہ بہار منزل بمنزل اسطرف چلی آتی ہے اور منتظر ہے کہ نامہ میخوار شعر بمضمون گرفتاری لشکر حریف آئے تو مین جلدی جاکر سر سب کے کاٹون اور افراسیاب کو بھیجون یہان تک کہ ایک دن صحرائے سبزہ زار و نشاط افزا مین اتری تھی کہ ساحر نالان وگریان بھاگے ہوئے آکر پہونچے بہار نے صدائے استغاثہ سنکر پر در اپنے طلب کیا اور حال استفسار فرمایا انھون نے حال بربادی لشکر اور خزانہ آنا بہار گلشن عمر میخوار پر بیان کیا العیاذ باللہ بہار یہ کیفیت سنکر زرد ہوگئی اور فرط غضب سے پشت دست کو کاٹنے لگی اور اسیوقت طاؤس سحر پر سوار ہوئی طاؤس سحر بیمرغ

تھا اسقدر عظیم الجثہ اور لحیم وشحیم تھا کہ نظم

بر دبالش چو شاخہاے درخت — پاے او بود مثل پایۂ تخت
چون ستونش بلند منقارے — نہ ستون لیک درمیان غارے

تجمل سواری بھی سب چھوڑا اکیلی اُس طاؤس پر بیٹھکر روانہ ہوئی فوج کے سرداروں نے جو بہار کو جاتے دیکھا اُسی وقت نقارہ کوچ کا بجایا اور ساحر جلد جلد سوار ہوئے مگر بہار نے افسرون سے کہا مین آگے جاتی ہون تم پانچ کوس جب لشکر مہرخ باقی رہے وہان اگر ٹھہرنا مین جاکر عمر کا خاتمہ کیے دیتی ہون لشکر لیجانے مین یہ قباحت ہو کہ عیار کثرت مردم سے شناخت نہین کیے جاتے ہین اور وہ لشکر یون مین ملکر آفت برپا کرتے ہین مین کھڑے کھڑے سبکو گرفتار کرکے چلی آؤنگی یہ کہکر دو چار کنیزون اور انیسون جلیسون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئی یہان بارگاہ مہرخ مین سامان عشرت مہیا ہر ایک مائل عیش وطرب بیٹھا تھا مگر مہرخ اندیشہ ناک تھی کہ میخوار سپہ سالار بہار کا مارا گیا وہ ضرور آئیگی بکھیڑا مچائیگی عمرو بھی سُن چکا تھا کہ میخوار پہلے بہار سے آیا تھا وہ قتل ہوا ہو اب کوئی دم مین آفت آیا چاہتی ہو یہان سے نکل جانا چاہیے غرضکہ عمرو نے مہرخ سے کہا خدا حافظ مین جاتا ہون تم ہر ایک بلا مین دست استقلال سے دامن صبر نچھوڑنا اور گھبرانہ جانا آمد بہار کی خبر ہو میرا ٹھہرنا مناسب نہین یہ کہکر بارگاہ سے نکل گیا عمرو کے جانے سے اور عیار بھی جنگل کی طرف روانہ ہوے اور مہرخ تدبیر دفع سحر بہار مین مصروف ہوگئی اس عرصہ مین یکایک ہواے سرد عیسیٰ دم مسیح نفس وزان ہوئی اور خود بخود تمام لشکر مین مہرخ کے غل پڑگیا کہ بہار آئی بہار آئی مہرخ اور تمام افسر ساکنان بارگاہ بیتابانہ باہر نکل آئے دیکھا ورود لشکر کے طاؤس زمردین بال ٹھہرا ہوا ہو اور ملکہ اُسپر سوار ہو جب سب بارگاہ سے اور اپنے اپنے خیمون سے لشکری باہر نکل آئے اور ایک جا جمع ہوکر صورت زیبا اور طلعت جہان آرا بہار کی دیکھنے لگے اُسوقت بہار نے کچھ سحر پڑھ کے دستک دی کہ بہار کی جانب سے گھٹا گھنگھور اُٹھی مہرخ اور تمام ساحر سحر پڑھ پڑھکر دستکین دینے لگے مگر طرفۃ العین مین غبار زرد رنگ زمین سے اُٹھا کل لشکر کی آنکھین بند ہوئین اور گھٹا ہر سمت چھا گئی پھر جو مہرخ وغیرہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ہر طرف چمنہاے طولانی لاثانی لگے ہین باد صبا جھومتی ہوئی بروش مستانہ خرامان ہو اور ایک گز بھر کا بلند حصار بلورین کوسون تک سامنے نظر آتا ہو کس لیے کہ جسوقت آنکھین اہل لشکر کی بند ہوئی تھین تو ملکہ بہار نے ایک تختہ کاغذ کا اپنی جھولی سے سحر کی نکالکر اور قلم دوات لیکر اس تختہ کاغذ پر ایک طلسم لکھا کہ وہ تختۂ قرطاس ایک باغ بنکر تیار ہورہا ہو یہ اسلیے طلسم بنایا کہ جو اندر اس باغ کے آئیگا مبہوت ہوجائیگا اور چونکہ تختہ کاغذ پر باغ بنا ہو اس مین کوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نقب نہ لگا سکے الحاصل سب نے دیکھا کہ بہار جادو اپنے طاؤس کو اڑا کر اندر اس باغ کے چلی گئی یہ دیکھتے ہی تمام لشکری اور مہرخ اسی باغ کی طرف چلے کہ ابیات

دفعتاً وہ سامنے سے چار باغ آیا نظر — وصف شادابی میں جسکے ہر مژہ تھی مرزبان

لغزش مستانہ دکھلانے لگا پائے خیال — بسکہ اسکی چار دیواری تھی صاف آئینہ سان

پشتۂ دیوار پر اسکے وہ سبزہ دوب کا — خوار سر سبزی سے جسکے سبز خط گلرخان

ہر دریچہ پر گمان تھا صاف جسم حور کا — قدرت حق کا نمایان تھا ہر اک جانب سمان

صورت تصویر سب کو ٹکٹکی سی لگ گئی — فرط حیرت نے بھلا دی دل سے فکر دو جہان

جون قدم آگے رکھا سب نے پئے گلگشت باغ — صنعتین جو کچھ نہیں ایس گلچین قدرت کی عیان

لڑکھڑاتی پھرتی ہی باد بہاری ہر قدم — نکہت گل نے ہر اک جانب ہین کھولے عطر دان

وجد کی حالت میں صف باندھے کھڑے ہین جھومتے — ہر طرف کیلے لبنکل حلہ پوشان جنان

دار بستون سے عیان ہی چرخ اخضر کی بہار — تاک کے خوشے یہ ہی عقد ثریا کا گمان

طرفہ سرسبزی نے کی ہی ہر طرف سے سرکشی — ہو زمین فیروزہ گون ولاجوردی آسمان

سجدۂ خالق مین ہو ہر شاخ نخل میوہ دار — حمد مین وحدت کی ہر اک غنچہ کھولے ہو دہان

نشۂ عشرت مین سنبل ہی کہین پاؤن پڑی — کرتی ہی تعریف سوسن باغ کی باصد زبان

آبشارون سے خجل ہین چشمہ ہائے سلسبیل — حوض آب ایسے کہ جنپر حوض کوثر کا گمان

ہی تماشاگاہ روح مومنین ہر کنج باغ — خوش گلے سے ہر چمن ہی رشک گلزار جنان

نغمہ آرایان گلشن ہین بہم مرغولہ سنج — دیتے ہین گلبانگ عشرت طائران خوش بیان

چہچہے کرتے ہین گل پر عندلیبان چمن — زمزمہ پرواز کو کو سرو پر ہین قمریان

قہقہہ زن کبک ہین شمشاد کے سائے تلے — کرتے پھرتے ہین قد روان چمن اٹھکھیلیان

ہی نکلتا موج آب جو سے لہرا ساز کا — لحن داؤدی سے پانی بھر رہے ہین عندلیبان

نخل کے پتون سے آتی ہی چلا چل کی صدا — ہر روش پر کر رہے طاؤس ہین اٹھکھیلیان

چل رہا ہی دور ساغر ہر طرف ہی بزم عیش — ہی کمند آہوے دلگیر زلف مہوشان

تھا بسے طبلونکی ہی پیر فلک گردش مین آج — پہونچی پائین کی گمک ہی از ثریٰ تا آسمان

اندر باغ کے چبوترہ بلور کا سر نور کا تعمیر تھا خیمہ اسپر بالسلاک گوہر استادہ تھا نیچے اسکے فرش قاقم سنجاب کا بچھا تھا نازنینان قمر پیکر جام و سبو لیکر حاضر تھیں ملکہ بہار کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر تھی اور چھپر کھٹ جواہر کی جگنو جڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھ مین لیے آراستہ بلباس و زیور تھی سامنے گلدستہ اور تخلخے رکھے تھے بہار کی صورت دلاویز دیکھکر اسوقت گلرخان گلشن روزگار مثل ہزار ہزار جان سے تصدق اور نثار تھے زلیخا نے یہ صورت خواب مین نہ دیکھی تھی اور پریون نے اُٹھکر اگر پائی ہوگی تو اُسکی کنیزی ہاتھ آئی ہوگی بال سر کے طایر جان عاشقان کے لیے دام تھے زلف گرہ گیر مین گرفتار دلہاے بیدلان ناکام تھے کہ سراپا نظم

زبان منھ مین آگاہ اسرار غیب
سیہ خال اس مین سویدای دل
ترقی پہ جوش بہار چمن
عیان شرم شوخی مین شوخی مین شرم
وہ چھاتی کی رنگت وہ ٹھٹنی سیاہ
یہ سینے پہ پڑتا ہی عکس آنکھ کا
درخشندہ ناف اس درپاک کی
نہان چشم مین مثل تار نگاہ

دہن جسم الحمد بےشک و ریب
وہ غبغب مین اک موج آب زلال
بر و دوش گلدستۂ یاسمن
وہ شانے وہ بازو وہ ساعد وہ دست
کہین دیکھ کر جس کو اہل نگاہ
پسینے کے قطرون مین بوے گلاب
اگر زہرہ تھی پردۂ خاک کی
وہ رانین بنائی تھین سانچے مین ڈھال

بناگوش سے صبح محشر خجل
دکھاتے تھے اک جا پہ بدر و ہلال
سمن سینہ و نازک اندام نرم
کہ ہین جس کی بیعت عنصر پرست
زبس آئینہ سان ہی تن کی صفا
صفاے شکم سے خجل ماہتاب
وجود کمر کی لطافت گواہ
پھسل جاے جنپر نگاہ خیال

نہ ہو ساق کیون رد کش شمع طور　　کہ تھی پشت پا اُسکی رخسار حور

اس باغ کی بہار اور شکل بہار دیکھ کر مہرخ اور شکیل و راسید اور مہ جبین نافرمان اور سرخ مو اور ماہ جادو اور دلارام سالار سردار شعب بیکل ہے کہ ابیات

کہان گل کہان مرتبہ خار کا　　کہان مین کہان سامنا یار کا
مرے بخت برگشتہ سے ہی بعید　　کہ دیکھون مین آنکھون سے یہ روز عید

ای ملکہ بہار ہم لوگ آپ کے پروانہ وار شمع رخسار پر عاشق اور نثار ہین ہمارے حال زار پر نظر فرمایئے نظم

دربدر خاک بسر ہوگئے رسوا ہوکر　　کیسے برباد ہوے آپکے شیدا ہوکر
آییے آپ جو ہم خاک نشینون کی طرف　　فرش بنجایئن ابھی دامن صحرا ہوکر
صبر و ہوش و خرد و تاب و توان لیگئے آپ　　دل تڑپتا ہی ہمارے سینہ مین تنہا ہوکر
جو ہوا حال خدا خیر سے کاٹے تیم　　گھٹتے گھٹتا ہی مہ چاردہ پورا ہوکر

ای ملکہ ہمین اپنی غلامی اور کنیزی مین سرفراز فرمایئے ملکہ بہار نے کچھ اُنکے حال پر اعتنا نہ کیا اور ایک گلدستہ اُٹھا کر اُنکی طرف کھینچ مارا پھر سب کی آنکھین بند ہوگیئن اس گلدستے کی ایک ایک پنکھڑی الگ ہوگئی اور پھولون کا گجرا بنکر لشکریان مہرخ کے ہاتھون مین پڑگئی جب گجرے سب کے ہاتھون مین بندھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گئے اسوقت سب منتین کرنے لگے اور کہتے تھے کہ اے ملکہ بہار توبہ توبہ ہمکو عمرو عیار دزد مکار نے بہکایا تھا اب ہماری خطا حضور معاف کرین اور ہم سبکو پاس شہنشاہ افراسیاب کے لے چلین بہار نے کہا اچھا تم سب میرے پیچھے چلے آؤ مین تمھین پاس شہنشاہ کے لیچلون یہ کہکہ جست کرکے طاؤس سحر پر سوار ہوئی اور باہر باغ کے نکل کے چلی ساری خلقت پیچھے اُسکے دیوانہ وار بیقرار شعر عاشقانہ پڑھتی ہوئی روانہ ہوئی وہ باغ سحر اُسکے جانے سے غائب ہوا لیکن عیاران لشکر نے دور سے سارے لشکر کو مستانہ روش پر جاتے دیکھا فیل عیاری بجائی سب ایک جگہ جمع ہوے برق نے کہا استاد مین عیاری کو جاتا ہون عمرو نے کہا ساحرہ زبردست ہی تم اسپر غلبہ نہ پاؤگے اور اگر تمنے اسے بیہوش بھی کردیا تو قتل کروگے اور لشکر کو چھڑاؤگے اور مین چاہتا ہون کہ بہار کو گرفتار کرکے اپنا مطیع کرون لہذا اگر تم بہار کو قتل نہ کرو تو جاکر عیاری کرو برق اور سب عیارون نے کہا یہ ہمسے نہوگا عمرو نے کہا تم سب ٹھہرو اور آپ زنبیل پر ہاتھ رکھکر معجزہ طلب کیا کہ یا جناب آدم صفی اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام میری صورت نظر مردم دُنیا مین ایک طفل چہاردہ سالہ کی دکھائی دے یہ دعا مانگ کر جام حضرت اسحاق پیغمبر علیہ السلام نکالا کہ جس مین آب جنت ہمیشہ بھرا رہتا ہی اس آب طاہر و مطہر سے سارے جسم کو تر کیا ہوا گویا پانی چھڑکتے ہی پلٹ گئی یعنی عمرو کی شکل زیبا ایک طفل خوب صورت کی ایسی دکھائی دینے لگی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انگرکھا گلنار پہنے ہی تین کمرپٹیان لگی ہین ٹوپی گوٹا پٹھا ٹنکے سر پر ہی جواہر اور گوہر اُسمین ٹنکے ہین کہ ع تر ے جواہر طرف کلہ کو کیا دیکھین + ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہین + گلے مین طوق منت کے تیرہ پڑے ہین ظاہر ہوتا ہی کہ تیرہ برس عمر کے گذرے ہین ابھی چودھوان سال پورا نہین ہوا ہی جو طوق منت کا پنھایا جاتا مگر چھتون سے اس طفل ماہ طلعت کی گویا عاشق مزاجی پیدا ہی ع

اسیری عشق کو منظور تھی اپنی لڑکپن مین ۔ پنھائے طوق منت کے بہانے میری گردن مین

پائجامہ اطلس کا پانؤن مین جوتا بھاری پہنے کہ دم رفتار ہر ایک دیکھ کر کہے بیت

شاہ راہ ہستی موہوم مین وہ چال چل ۔ اپنی آنکھون کو بچھائین دوست دشمن زیر پا

بھولی بھولی صورت رخسار نازک پھول سے حسن خدا داد مین یگانہ زمانہ کہ بموجب اس خمسہ کے

دیکھے زلیخا گر تجھے ہو جائے بیخود دیکھکر ۔ یوسف کو کہتے ہین حسین لیکن نہوگا اسقدر

انسان تو کیا چیز ہی پریون کے یان جلجائین پر ۔ ہرگز نیاید در نظر صورت زر دیت خوبتر

شمسے ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

اس شکل مرغوب پر جب دکھانے کے لائق ہوا اسوقت بہار کی سواری سے دو کوس آگے نکل گیا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک صحراے پاکیزہ اور دشت ریاض روضہ رضوان دیکھکر ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوا آنکھین بند کر لین اور بند انگرکھے کے کھولدیے ٹوپی آتار ڈالی ہاتھ کان پر رکھکر تانین مارنا شروع کین اور اشعار عاشقانہ اور غزل پر مضمون مہاجرت محبوب گانے لگا اور روتا جاتا تھا کہ غزل

کشتۂ اک عالم ہی چشم لعبت خودکام کا — استخوانون مین مزا پاتے ہین سگ بادام کا
ای تپ غم گور مین لیچل جوانی مین مجھے — دوپہر ہی موسم گرما مین وقت آرام کا
تختۂ میت فراق یار مین معراج کی — وحی آنا جانتا ہون موت کے پیغام کا
بادشاہی ہی گدائی کوچۂ محبوب کی — زیر پا ہر ایک قدم ہی یان محل آرام کا
ای صنم عاشق سے ملتی ہی نہین آنکھین تری — نشہ اللہ رے شراب حسن کے دو جام کا
گیسوون نے کر دیا دہ چند عشق روے یار — نور ہوتا ہی زیادہ تر چراغ شام کا
عرصۂ روے زمین ہی جلوہ دست کربلا — یار کو میرے ارادہ ہو جو قتل عام کا
داخل کعبہ ہوا کتم عدم سے برہنہ — پردہ عاشق نے نہ رکھا جامہ احرام کا
سیکڑون ہی دل ہین مثل ماہی آب اسیر — یار کا چاہ زنخدان بھی ہی چشمہ دام کا
ہی سبب مستی مین اپنے عالم دیوانگی — حلقۂ چشم پری خط ہی ہمارے جام کا
یاد جو آیا طواف کعبہ مین آتش وہ ماہ — حال بدتر تھا کتان سے جامۂ احرام کا

بہار قیدیون کو لیے چلی آتی تھی جب کوئی آدھ کوس وہ مقام رہا کہ جہان یہ کھڑا گا رہا تھا اُسنے صداے دلکش سُنی کلیجا تھام لیا اور بیقرار ہوکر اپنے طاؤس کو اُڑایا اور اُسی صدا کی طرف چلی کس لئے کہ جیسا یہ سحر باغ وبہار کا کرتی ہی ویسے ہی یہ رنگین مزاج اور علم موسیقی مین بھی دخل رکھتی ہی غرضکہ قریب عمرو کے پہونچی عجیب کیفیت دیکھی کہ ایک طفل حسین مہ جبین اُٹھتی جوانی محبوب لاثانی شاخ درخت پکڑے آنکھین بند کیے گا رہا ہی اور اسطرح ترنم سرا ہی کہ اس جگہ کے چرند اور پرند سب محو ہین کوئی طائر اس نازنین کے بازو پر بیٹھا ہی کسی نے سر پر آشیانہ کیا ہی کوئی ہاتھ پر مسکن گزین ہی مگر اس لڑکے کو اپنی دھن مین کچھ خبر نہین ہی کانون مین بالے پڑے ہین بازو بند جواہر کے بندھے ہین گلے مین ہیکل خوشنما پڑی ہی ہاتھون مین مہندی لگی ہی چہرہ چودھوین رات کا چاند ہی بلکہ وہ بھی روبرو اُسکے ماند ہی لباس پر تکلف سے آراستہ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی کا لاڈلا بیٹا ہی بہار قریب اُس گل رخسار کے گئی اور پکار کر پوچھا کہ ای سرو قامت تو نونہال کس گلشن شاداب کا ہی کہ اس طرح اس دشت پر خطر مین کھڑا ہی تیرے والدین کا کیا تیرے کلیجا ہی ابیات

اس وقت کہان اس دشت مین آ ہوا جلوہ گر اے بت حور لقا

میری جان ہی جاتی برای خدا کچھ کہ تو ذرا تو حالت دل
نہ فقط تری زلف ہی دام بلا نہ فقط تیرے خال ہین ہوش رُبا
ہین یہ عشوہ و غمزہ و ناز و ادا سبھی باندھے کمر پے غارت دل

عمرو نے یہ صدا سُنکر آنکھیں کھولیں اور سہم کر بہار کی صورت دیکھی اور ہاتھ باندھکر سلام کیا اور کہا مین جاتا ہون مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ جگہ آپکی ہی بہار نے دیکھا کہ تجھے دیکھکر اسکا رنگ رخ زرد ہوگیا ہی اور بسبب بچپنے کے ڈر گیا ہی یہ سمجھکر اپنے طاؤس پر سے کود پڑی اور قریب آنے لگی عمرو ہاتھ جوڑتا روتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا اور کہتا تھا کہ مجھ سے قصور ہوا اب کبھی یہان نہ آؤنگا بہار نے دل سے کہا ہی یہ بالکل ناسمجھ ہی نہین معلوم کیونکر یہان آیا ہی بس اسنے چمکار کر کہا کہ میان ڈرو نہین ہم تمھین پیار کرینگے تم کس کے صاحبزادے ہو عمرو چمکارنے سے بہار کے ٹھہرا اور اٹھلا کر بولا کہ تم ہمین مارو گی تو نہین ہمین باجی امان نے مارا ہم یہان بھاگ آئے بہار نے یہ سُنکر خیال کیا کہ افسوس والدین اسکے ڈھونڈھتے ہونگے اور یہ یہان بھاگ آیا ہی جب ہی مین حیران تھی کہ یہ بچہ جنگل مین کیون کھڑا ہی معلوم دیا کہ مارے ڈر کے بھاگا ہی بس اسنے کہا نہین نہین تم خوف نہ کھاؤ ہم تمکو نہ مارینگے عمرو نے کہا سامری قسم نہین مارو گی بہار نے کہا سامری قسم کچھ نہ کہینگے عمرو آگے چند قدم بڑھا اور پھر سہم کر پیچھے ہٹا اُسوقت بہار سوچی کہ کمبخت اسکے مان باپ نے ایسا مارا ہی کہ لڑکا سہما جاتا ہی یہ تصور کرکے ایک گلدستہ بہت خوشرنگ اور پُربہار جھولی سے نکالا اور کہا یہ لوگے عمرو نے دل سے خیال کیا کہ یہ ساحرہ ہی اگر سحر کر دے گی تو کچھ نہ بنیگا گلدستہ دیکھتے ہی ہنسکر بولا کہ ہان لینگے بہار نے گلدستہ چھپا لیا اور کہا آؤ ہمارے گلے لپٹ جاؤ تو دین عمرو دوڑ کر گلے سے لپٹ گیا اور کہا وہی پھول دو باجی لاؤ وہی دو بہار نے دونون گالون پر خوب پیار کیا اور کہا چل مین تجھے اپنا بیٹا کرونگی عمرو نے کہا باجی امان کیا تمھین ہو بہار بولی کہ ہان عمرو گویا ہوا کہ پھر ہمین پھول دو بہار نے پوچھا کہ بتاؤ تمھارا گھر کہان ہی عمرو نے کہا ہمارا گھر بہت دور ہی ادھر دیکھو وہ سامنے جو درخت ہی بس اُدھر ہی ہمارا مکان ہی وہ دکھائی دیتا ہی بہار نے کہا چل جھوٹے گویا انکا گھر ایسا قریب ہی کہ سامنے دکھائی دیتا ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواصین اور انیسین آکر بہار کی پہونچین عمرو انھین دیکھکر بہار کی گود سے تڑپ کر نکلا اور بولا کہ ہم جاتے ہین بہار نے اپنی خواصون سے کہا کہ بچہ ڈرتا ہی تم لشکر کی طرف جاؤ مین آتی ہون خواصین آگے بڑھ گئین اور بہار نے کہا میان باجی کو اپنی چھوڑ جاؤ گے عمرو بولا کہ پھر کیا تمھارے گھر چلین بہار نے کہا ہان عمرو نے کہا ہمین ہرن پکڑ دوگی بہار نے پوچھا کہ ہرن کیا کروگے عمرو گویا ہوا کہ ای باجی ہماری باجی امان ایک دن کہتی تھین کہ ہم

پھر اپنے بھیا کی شادی کرینگے تو ہرن کا گوشت پکائینگے ہمنے سن رکھا تھا آج ہم جنگل مین جو بھاگ کے آئے ہین تو ہرن لیتے جائین امان خوش ہوکر ہمارا بیاہ کردینگی بہار نے خوب ہنسی اور کہا تجھے جورو کے ملنے کی بڑی خوشی ہے اگر تو میرا بیٹا بنے گا تو شہزادی کوئی بیاہ لادونگی تو اپنے باپ کا نام بتا مین اُسسے بلواکر مانگ لون عمرو نے کہا ہمارے ابا کا نام امیہ جادو اور ہمارا نام گلرنگ جادو و باجی ہمارے گھر چلو بہار نے کہا تمھین گھر اچھی طرح یاد نہین ہے تم ہمارے ساتھ چلو مین گھر تمھارا لوگون سے ڈھونڈھواکر تمھارے باپ کو بلوا بھیجونگی عمرو نے کہا اچھا ہمین گود مین لیچلو بہار نے اسے گود مین لیکر اپنے طاؤس پر بٹھالیا اور لیکر روانہ ہوئی بہار کے بموجب حکم لشکر اسکا پانچ کوس کے فاصلے پر لشکر مہرخ سے آکر اترا تھا بہار کئی کوس تو آہی چکی تھی تھوڑے ہی عرصہ مین داخل لشکر ہوئی سرداران فوج کو بلاکر حکم دیا لشکر مہرخ میرے سحر مین گرفتار ہوکر آیا ہے جب تک گجرے اُنکے ہاتھون مین بندھے رہین گے ہوش نہ آئیگا بنابر احتیاط تم لوگ پہرا کرلو کوئی افتاد نہ پڑے اور کنیزون کو حکم دیا کہ اندر بارگاہ کے سب سامان عشرت مہیا کرکے تم سب بیرون بارگاہ آج کی رات رہو خبردار کوئی اندر بارگاہ کے نہ آئے کہ عیار تم مین ملکر چلے آئینگے دل تمھارا ہی اسقدر لشکر مہرخ کے سرکٹ نہ سکین گے کل صبح سب کو قتل کرونگی اور آج خستہ و شکستہ بھی ہون آمد و رفت مین تھک گئی ہون گرد میری بارگاہ کے بھی کوئی نہ رہے مین اپنی حفاظت آپ کرلونگی کنیزین یہ حکم پاکر مصروف کاروبار ہوئین اور فوج نے جاکر لشکر مہرخ کو گھیر لیا پہرا مقرر ہوگیا ادھر خواصون نے مسند پُر زر بچھائی پلنگڑی جواہر کی آراستہ کی فواکہات کی ڈالیان خوشرنگ نرالیان لگادین کشتیان شراب ناب کی قابون مین بھر گزک کباب کی رکھدین خاصے کے خوان چن دیے عطردان چنگیر چوگھڑے پاندان جملہ سامان موجود کرکے آپ سب بیرون بارگاہ چلی آئین اور ملکہ بہار مع عمرو کے داخل بارگاہ ہوئی سراپچے بارگاہ کے فراشون سے اٹھوادیے اور کہا شام قریب ہے تم بھی اب روشنی کرکے باہر چلے جاؤ فراشون نے دن ہی سے شیشہ آلات روشن کردیا اور چلے گئے صرف بہار اور عمرو تنہا رہے اس اثنا مین وہ دن تمام ہوا اور رقاصۂ فلک پیشواز ستارہ دار زیب قامت فرماکر روبرو خسرو انجم کے مجرا کرنے کو حاضر ہوئی اور ترک سپہر خنجر لیکر بعہدۂ پاسبانی خیمہ چرخ کے در پر بھرا کہ نظم

دکھایا ماہ نے جب روے پرنور — دھوئین کی طرح ظلمت ہوگئی دور

ہوا گردون کا تخت آبنوسی — فروغ ماہ سے نور تجلی

رہ شب بھی روز روشن سے بھی بہتر — لسان مہر تھا ہر ایک اختر

عمرو کو بہار نے کچھ میوہ اور مٹھائی کھلائی کھانے کے لیے خاصہ اور طعام لذیذ سامنے رکھا عمرو نے کہا مین کھانا نہ

کھاؤنگا غرضکہ میوہ کھایا اور بہار کھانا نوش فرماکر مسند پر بیٹھی اور کہا میاں صاحبزادے کچھ گاؤ عمرو نے
کمر سے نے نکالی اور بجانے لگا اور کبھی اشعار مضامین عشق انگیز اور کبھی مہاجرت آمیز گاتا تھا نظم

تا عمر بود در ہوس روے تو باشم　　در خاک شوم خاک سر کوے تو باشم
فرداے قیامت نروم جانب طوبیٰ　　در سایۂ سرو قد دلجوے تو باشم
خوش آنکہ زبان از پے دشنام برآری　　من دست برآوردہ دعاگوے تو باشم
پہلوے تو پیوستہ نشینند رقیبان　　تا من نتوانم کہ بہ پہلوے تو باشم
از غمزۂ تو ساحری آموزم واز وے　　موے شوم و در خم گیسوے تو باشم
ہرگہ کہ تو از ناز بری دست بچوگان　　خواہم ہمہ تن سر شوم و گوے تو باشم
از شاخ گل تازہ منم بلبل این باغ　　معذورم اگر شیفتۂ روے تو باشم
روزے کہ فلک خواند مرا نام ہلالی　　میخواست کہ من مایل ابروے تو باشم

اسوقت گرد بارگاہ بہار کے جانوران صحرائی محو ہو کر چلے آئے اور ہوا چلنے سے تھم گئی سماں بندھ گیا بہار زار
زار مثل ابر نوبہار کے گریاں ہوئی اور تمام سم پر بیقرار ہو کر حسرت سے منہ تکتی تھی بعد بہر بھر کے عمرو نے نے رکھ
دیا اور خاموش ہو رہا بہار بیتاب ہوگئی اور کہنے لگی کہ میاں صاحبزادے کیوں مجھے گھائل کر کے تڑپتا
چھوڑتے ہو ابھی کچھ اور شغل کرو کہ یہ جان حزیں تسکین پائے عمرو نے کہا میرے سر میں درد ہوتا ہے بہار
نے خیال کیا کہ اگر ایک جام مے گلگوں اسکو پلا دوں تو اسکے نشے میں خوب یہ کیفیت دکھائیگا بس اٹھ کے
ساغر شراب سے بھر کر کہا لو میاں یہ شربت پی لو عمرو نے کہا خوب کیا ہم جانتے نہیں یہ شراب ہے ہمارے
گھر میں بھی سب پیتے ہیں لاؤ ہم بھی پئیں بہار نے کشتی میں حاضر کی عمرو نے اپنے قاعدہ کے بموجب
میخانہ آراستہ کیا اور گلابیوں کا گلدستہ بنایا سرخ شیشے کے برابر سبز کنٹر لگایا بہار بہت خوش ہوئی اور دل
سے کہا یہ لڑکا کسی اولوالعزم کا معلوم ہوتا ہے لیکن عمرو نے اس اٹکٹ پھیر کرنے میں شراب آغشتہ
بداروے بیہوشی کی اور کہا اے ملکہ تم پہلے پیو کہ میر مجلس ہو تو پھر ہم بھی پئیں گے بہار اسکی شایستگی پر آفریں
کرنے لگی اور عمرو نے جام سامنے کیا بہار ساغر لیکر پی گئی پھر دوسرا جام عمرو نے پیش کیا کہ تنہا جام
نہیں پیتے ہیں اور انکار میکشی سے زیبا نہیں نظم

دے پیر مے فروش کہ ذکرت بخیر باد　　گفتا شراب نوش و غم دل ببر زیاد
گفتم بباد میدہد این بادہ نام و ننگ　　گفتا قبول کن سخن و ہرچہ بادا باد
برکن زیادہ جام دمادم بگوش ہوش　　بشنو از این حکایت جمشید و کیقباد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد دو چار ساغر پلانے کے عمرو نے دو جام نگاہ بچا کے اپنے گریبان مین اونڈیل لیے کہ بہار کو معلوم ہو کہ خود بھی پیتا ہی اور پھر نے لیکہ بجانے لگا اسوقت بہار ایسی مست تھی کہ بار بار گلابی کا منھ چومتی تھی اور مستی مین آکر خود بھی گاتی تھی دین و دنیا فراموش تھا ہر دم نوشانوش تھا اور عمرو گا رہا تھا کہ خمسہ

شراب و مینا و جام و ساقی بہار باغ ابر و برق باران | سب یکجا ہین اب آج باہم ہوا ہی تقدیر سے یہ سامان
فلک جدائی کی گھات مین ہی یہی محل دعا ہی یاران | ہوئی ہی مدت مین وصل کی شب نہ حشر تک ہو سحر نمایان
کمردن مین اپنے جھکا کے سر کو خدا سے تو اے صنم دعا کر

ہوے ہین مدت مین دونون باہم خوشی ہو دل کو گلہ نہ کیجے | نہین ہی کوئی مخل صحبت گلے مین ہاتھون کو ڈال دیجے
شراب گلگون بھری ہی شیشے مین دست تسکین جام لیجے | حجاب بیجا ہی وصل کی شب نقاب اُلٹیے شراب پیجیے
ہماری تسکین کچھ اپنی کیجے لپٹیے اب منھ سے منھ ملا کر

یہی صحبت ناو نوش شب بھر رہی اور بہار کو اپنے تن و جان کی خبر نہ تھی یہانتک کہ معشوقہ سپہر نے حجلہ مشرق سے چہرہ پرنور اپنا خلوتیان شب کو دکھایا اور محفل فروز انجم نے انجمن کو کب برخاست فرمایا نظم

شب ہوئی آخر نمایان ہو چلے آثار صبح | آتش خورشید نے کی گرمی بازار صبح
روے روشن سے اٹھایا مہر گردون نے نقاب | مردمان دہر تھے مصروف کاروبار صبح

عمرو نے دیکھا کہ بہار جادو مسند پر بیہوش پڑی ہی پائجامہ رانون تک چڑھ گیا ہی دوپٹہ کہین پڑا ہی سینہ کھلا ہی عمرو نے زبان نکال کر بہار کی سوزن سے چھید دی اور اٹھا کر ستون سے خیمے کے باندھا اور فلیتہ بیہوشی کے دفع کرنے کا سلگا کر سنگھایا بہار کو چھینک آئی اور ہوشیار ہوئی عمرو نے سلام کیا اور کہا باجی تمنے ہمین ہرن نہ منگا دیا بہار کو ابتک وہی خیال شبینہ تھا چاہا کہ جواب دے لیکن زبان منھ سے نکلی ہوئی اور چھدی تھی بولا نہ گیا اور سارا نشہ ہرن ہوا گھبرا کر اشارے سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی عمرو نے کوڑا زنبیل سے نکالا اور بغیظ و غضب تمام پکارا کہ منم شہنشاہ عیاران عالم ریش تراشندہ منکران سر برندہ ساحران ع

گزان استاد عیاران عالم | سراپا دانش و عقل مجسم
بہر کشور بلاے جان کفار | عمرو آن شاہ عیاران عیار

ای بہار دیکھا تو نے قدرت کردگار کہ کس طرح مین نے تجھے اسیر اور دستگیر کیا در صورت اطاعت جان بچے گی ورنہ کوئی دم مین رہرو ملک عدم ہوگی بہار از بسکہ حیرت سے رنجیدہ ہو گئی تھی اور طلسم سے باہر نکل جانے کی عازم تھی اس سبب سے اشارے سے کہنے لگی کہ مجھے رہا کر دو مین مطیع ہوتی ہون عمرو نے فوراً سوزن زبان سے نکالکر کھول دیا بہار جب چھوٹی سوچنے لگی کہ اس عیار نے جس طرح

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فریب کیا اسی طرح لازم ہی کہ اُسکے ساتھ دغا کرون اور دوسرے اسے لیاقت کیا ہی جو تجھ ایسی ساحرہ اسکی اطاعت کرے پھر اپنی کو ملکہ حیرت اپنی بہن ہو اس سے انحراف اچھا نہین یہ سوچکر اسنے عمرو کی جانب بنگاہ قہر دیکھا عمرو نے کہا ای بہار مین نے تیرے اشارہ کرنے کے اعتبار پر رہا کیا لیکن یہ خیال نہ کرنا کہ اب مین رہا ہو چکی ہون میرا عمرو کچھ نہین کر سکتا ای بایان خود اسطرح مار ڈالونگا کہ جیسے کوئی مچھر یا چیونٹی کو مار ڈالتا ہی جو کچھ تجھ سے اسوقت ہو سکے تصور نہ کرنا بلکہ اپنے ساحرون اور مددگارون کو بلالے یہ کہکر عمرو باہر بارگاہ کے نکل آیا اور بہار نے نعرہ کیا کہ لینا اس دزد کو ساحر دوڑے عمرو نے منڈھی حضرت دانیال علیہ السلام کی جسکا ذکر تصریح وار پیشتر مین لکھ چکا ہون نکالی اور چھتری کی طرح استادہ کر کے اسکے نیچے بیٹھ رہا بہار اور سب ساحرون نے آکر گھیرا اور کہا ای مکار اب تو کہان جائیگا یہ کہکر بہار نے ایک گلدستہ عمرو پر مارا کہ چار طرف تختے لالہ و نافرمان کے کھل گئے اور عالم بہار پیدا ہوا مگر عمرو منڈھی مین بیٹھا رہا کچھ سحر نے تاثیر نہ کی کیونکہ منڈھی کی یہی خاصیت ہی اور عمرو جہان ایسا ہی مجبور ہوتا ہی وہان برکات سے کام لیتا ہی صاحبقران نے قسم لے لی ہی کہ کسی کو گلیم اوڑھکر یا منڈھی کھڑی کر کے قتل نکرنا کس لیے کہ ابشر سے بعہدہ بشری کام لینا چاہیے مردان عالم کو زیبا نہین کہ کسی کو مجبور کر کے قتل کرین خلاصہ کلام جب عمرو پر سحر نے تاثیر نہ کی اسوقت ساحرون سے بہار نے کہا کہ اسے گھیرے رہو مین جا کے پکڑے لاتی ہون یہ کہکر اندر منڈھی کے قدم رکھا اُسیوقت سر نیچے اور پاؤن اوپر اُلٹی منڈھی کے دروازے پر لٹک گئی عمرو نے دو کوڑے مارے کہ یہ نازک اندام تڑپ گئی عمرو نے زنبیل سے چار پریان نکالین اور ایک پلنگڑی جواہر کے پایون کی نکالکر منڈھی کے براہ معجزہ کہا کہ مثل خیمے کے وسیع ہو جا بمجرد ارشاد منڈھی نے ہیئت خیمہ کی پیدا کی کہ کلس اسپر یاقوت کے چڑھے تھے سلاسل اور پردے جواہر دوز تھے اور عمرو نے پلنگڑی بچھائی پریون نے فرش آراستہ کیا عمرو پلنگڑی پر لیٹا پریان ہاتھ پاؤن دبانے لگین عمرو نے حکم دیا کہ ما بدولت رات بھر آرام پذیر نہین ہوے ہین خبردار بیدار نہ کرنا یہ کہکر آنکھین بند کرلین ادھر ساحرون نے جو بہار کو لٹکے دیکھا سحر کر کے چھڑانے آئے جو آیا اُلٹا لٹک گیا اور سحر بھول گیا پری نے عمرو سے بیدار کر کے عرض کیا کہ کوئی آیا ہی عمرو پری پر خفا ہوا کہ کہدیا تھا مجھے نہ جگانا اور تو نے جگا دیا اور اُٹھکر کوڑا ساحرون کو مارنا شروع کیا اُنھون نے فریاد کرنا اور دوہائی دینا آغاز کیا اور ساحر جو باہر کھڑے تھے وہ سحر کرنے لگے کسی نے سحر کیا کہ دریاے آتش پیدا ہوا اور منڈھی اُسمین غرق ہو گئی اسقدر آتش نے مثل آب کے طغیانی کی لیکن منڈھی کو کچھ ضرر نہوا جب آگ کو ساحرون نے اس ارادے سے کہ عمرو کو دیکھین جل گیا یا نہین فرد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا دیکھا عمرو اسی طرح زد و کوب ساحرون کو کر رہا ہے یہ دیکھکر پھر سحر کرنے لگے کبھی تیھور سا کر منڈھی کو چھپا دیا کبھی پانی مین سحر کر کے غرق کیا اور تلوارون سے منڈھی کو کاٹنے کا قصد کیا لیکن کچھ نہوا اور جو اندر گیا اُلٹا ہو کر نکل گیا اسوقت عمرو نے بہار سے کہا کہ ارے ملکہ اگر مین چاہتا تو تمہین پہلے ہی بغیر عیاری کے گرفتار کر لیتا لیکن میرے آقا کا حکم نہین ہے کہ اس طرح کسی کو ہلاک کرون ہان تم لوگ ساحری کرتے ہو اس لحاظ سے ہم لوگ تم سے بہ مکاری و عیاری پیش آتے ہین اور اگر تم لوگ بمردانگی مثل پہلوانون کے مقابلہ کرو تو شہزادہ اسد بہم ہنر دیا ہوا ور پھر عیارہ عیاری نکرین اب بھی لازم ہے کہ اطاعت کرو ورنہ اے بہار قسم ہے پروردگار کی قتل کر کے صاف مین چلا جاؤن گا کوئی میرا کچھ نہ کر سکے گا بہار نے کہا خواجہ مجھے چھوڑ دیجیے مین تابعدار ہون عمرو نے منڈھی سے حکم کیا کہ بہار کو چھوڑ دے حسب ارشاد بہار رہا ہوئی اور منڈھی مین ٹھہر کر سوچنے لگی کہ جان دینا بہی گوارا کرون یا عمرو کی اطاعت کرون عمرو نے قیافے سے پہچانا کہ بہار کو ابھی مطیع ہونے مین تامل ہے اسوقت کہا کہ ای بہار تجھ ایسی محبوبہ حسینہ زیرک اور دانشمند ہوکر زمرد شاہ کو سجدہ کرے اور کچھ اپنے مآل کار پر غور نکرے یہ امر بہت بعید ہے زمرد شاہ اگر کسی طرح کی لیاقت اور قدرت رکھتا ہوتا تو یون دربدر ہاتھ سے حمزہ صاحبقران کے بھاگتا نہ پھرتا بس آگاہ ہو کہ خداوند عالم خالق دو جہان ہے کہ ابیات

شہ لاشبیہ و شریک لہٗ	الٰہ الصمد وحدہٗ وحدہٗ
سمیعٌ بصیرٌ علیمٌ خبیر	محیطٌ علےٰ کل شئے قدیر
کریم و وحید و غفور الرحیم	حمید و مجید عزیز الحکیم
صفا بخش افلاک شمس و قمر	ضیا بخش نور جبین سحر
خداوند علام و دانائے غیب	مبرا ز نقص و مبرا ز عیب

پھر ایسے خداوند اور خالق حقیقی کی بندگی چھوڑ کر اسکے بندے یعنی لقا کو پرستش کرنا زیبا نہین اس خارستان فسق و فجور سے نکلکر گلشن ہدایت کی سیر کر لقا اور افراسیاب چندروز مین مار ڈالے جائینگے یہ خیال بیجا ہے کہ لقا بچا لیگا الغرض عمرو نے ایسا کچھ وحدانیت پروردگار مین بیان کیا اور اپنی شوکت از راہ عیاری دکھائی اور عظمت اپنی منڈھی استادہ کر کے جتائی کہ بہار کے آئینہ دل سے زنگ کفر دور ہوا قلب کو سرور ہوا اور گانے پر بھی عمرو کے فریفتہ تھی دوڑ کر قدم پر عمرو کے سر رکھ دیا اور عرض کیا کہ مین ایک کنیز ناچیز آپکی ہون عمرو نے سر اُسکا سینے سے لگایا اور کہا ای ملکہ از راہ عیاری جس طرح مین تمکو باجی کہتا تھا اب بھی تم میری بہن ہو انشاء اللہ دیکھنا کہ اس طلسم مین کیا تمہارا رتبہ ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہار نے عرض کیا کہ مین بھی کوئی قصور جانبازی اور سرفروشی مین نہ کرونگی الحاصل یہ عہد و میثاق باہم کر کے ملکہ بہار منڈھی کے باہر نکلی اور افسران فوج سے کہا کہ مین نے اطاعت عمرو اختیار کی تم لوگ اگر میری نوکری کرو بہتر اور اگر تمھین اطاعت عمرو نہ منظور ہو تو جدھر جی چاہے چلے جاؤ غرضکہ کل فوج نے اقرار اطاعت کیا اور بہار نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ لشکر مہرخ جو دیوانہ ہو رہا تھا اور شعر عاشقانہ ہر شخص پڑھتا تھا وہ موقوف ہوا اور سب ہوش مین آئے گجرے پھولون کے جو بندھے تھے وہ مرجھا کر ہاتھون سے کھل گئے اب ساٹھ ہزار کا لشکر بہار کا تھا اُس مین سے جو پہلے قتل ہوا وہ مارا گیا باقی قریب پچاس ہزار ساحر کے مطیع الاسلام ہوئے بہار جادو نذر لیکر چلی عمرو نے منڈھی اکھاڑی اور روانہ ہوا بہار پاس مہرخ کے آئی اور مہ جبین کو نذر دی شہزادہ اسد نے اور مہرخ نے بہار کو گلے لگایا اور کہا تمھارے آنے سے ہمارے لشکر کو تقویت ہوئی مہ جبین سب کو لیکر بارگاہ اور خیام شاہی جہان نصب تھے وہان آئی کیونکہ وہ مقام پانچ کوس لشکر بہار سے تھا اب بہار اور نافرمان کے شریک ہونے سے لشکر بہار اور مہرخ ایک ہو گیا وہ فاصلہ جاتا رہا لاکھ ڈیڑھ لاکھ فوج ساحران ملازم مہ جبین ہوئی غرضکہ جب سب افسر وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئے عیش و عشرت مین مصروف ہوئے بہار آکر کرسی جواہر آگین پر دربار مین مہ جبین کے بیٹھی ارباب نشاط حاضر ہونے لگے جام مے ارغوانی کا دور آغاز ہوا عیار بھی لشکر مین آئے اور شریک بزم عیش ہوئے اُسوقت خبر طائران سحر نے آکر عرض کیا کہ سپہ سالار ملکہ سرخ مو مع لشکر داخل ہوا مہرخ نے لوگ بہر استقبال بھیجے لشکر کو اترنے کا حکم صادر فرمایا شمشاد فیل پیکر پاس سرخ مو کے حاضر ہوا فرد اسباب و خزانہ کی جو ہمراہ لایا تھا پیش کر کے اسباب و مال سپرد کیا الحاصل یہ سب بدلجمعی تمام عیش و آرام مین مشغول ہوئے لیکن افراسیاب کو آزردہ ہو کر ملکہ بہار کا چلے آنا بہت شاق گذرا تھا جب بہار اجازت رزم لیکر بسبب کج بختی حیرت کے روانہ ہوئی اور ایک دن کا عرصہ ہوا افراسیاب از بسکہ عاشق ہے یہ بھی منغص ہو کر طرف کوہ چینی کے چلا گیا جسدن کوہ چینی پر پہونچا یہ بہار گلہائے رنگا رنگ سے مثل گلدستہ کے ہے اور ہزار در ہزار رنگ کے درخت گلدار اور سایہ دار لگے ہین جانور زمزمہ سرائی کرتے ہین افراسیاب دل بہلانے لگا لیکن غنچہ و گل کو دیکھ کر اور زیادہ یاد اُس گل پیرہن یعنے ملکہ بہار جادو کی آئی چند شعر پڑھے اور غم دل کو برطرف کرنا چاہا جب دل مضطر تسلی یاب نہوا اسوقت ایک نامہ پر از اشتیاق و عذر و معذرت حال ماضی متضمن بہ شکر رنجی ملکہ حیرت تحریر کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ بیت از خون دل نوشتم نزدیک دوست نامہ ✤ انی رایت دہراً من ہجرک القیامہ بلکہ سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوے تو

کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروے تو ÷ جہاندار کشور خوبرو ئی شہر یار اقلیم نکوئی سلطانہ ملک حسن وجمال خسرو ماہ طلعتان نغیرین مقال ضیا افروز چہرہ ورو ے پری نور افزاے رخسار دلبری گلعذار سراپا بہار جان عشاق ملکہ بہار سلامت چمن آرزو گلہاے مراد سے ذرات رنگین رہے ہر شاخ تمنا مین مثل لب لعلین تمھارے کے تزئین رہے غنچہ راحت وآرام اس باغ ہستی مین بشکل دہن صبح خندان اور شام کلفت بصورت چہرۂ منفعل سرور گریبان اے جان جان تمھارے ناراض ہو کر روانہ ہونے سے اپنا درد مفارقت سے یہ حال ہی کہ ابیات

دل من ز درد دوست ز چمن فراغ دارد ۔ کہ چو سرو پاے بند است و چو لالہ داغ دارد
سر فرو نیاید بکمال ابروے کس ۔ کہ درون گوشہ گیران ز جہان فراغ دارد
سزد ار چو ابر بہمن کہ درین چمن بگریم ۔ طرب آشیان بلبل بنگر کہ داغ دارد
سن و شمع صبح گاہی سزد ار بہم بگریم ۔ کہ بسوختیم وازما بت ما فراغ دارد
سر درس عشق دارد دل درد مند حافظ ۔ نہ بخاطر تماشا نہ ہواے باغ دارد

حیرت کے کہنے کا برا نہ ماننا مجھے اپنا عاشق صادق جاننا اس مہم عظیم سے واپس آؤ عاشق کو شربت دیدار پلاؤ کسی اور ملازم کو بھیجا جائیگا کام حریفون کا وہ تمام کریگا تمھین مسند ناز زیبا ہی سینہ عاشق پر سونا اچھا ہی تم مبارز معرکہ شب زفاف ہو نہ بیر دشت مصاف یہ قلمبند کر کے سحر پڑھا زمین شق ہوئی ایک پتلا پیدا ہوا اُسے نامہ دیکر حکم کیا کہ جہان بہار بیٹھی ہو وہین یہ نامہ پہونچا پتلا نامہ لیکر چلا یہان بہار مطیع ہو کر بارگاہ مہرخ مین جلوہ فرما ہی کہ پتلا آکر پہونچا اور نامہ دیا بہار نے پڑھکر جواب لکھا کہ فلک بارگاہ انجم سپاہ مشتری خصائل زہرہ شمائل بر جبیس شمیم عطارد رقم بہتر سے بہتر ساحران جہان کے افسر عالی جناب شہنشاہ افراسیاب سلامت غرض عشق سے فارغ البالی نصیب رہے اور چشم خوبان مین صورت زیبا تمھاری حبیب رہے نامہ محبت شمامہ کہ سراسر گلدستہ گلستان محبت اور لو بادہ بوستان مودت تھا پہونچا عشق کجا اور عاشقی کا نام جہان سے اٹھ گیا کس لیے کہ سہ چاہت کو میری آپ نہ دم دے کے پوچھیئے اپنے ہی دل سے آپ قسم دیکے پوچھیئے ÷ فی الحال اپنے مافی الضمیر سے آگاہ کرتے ہین قطعہ

بدنامی سہین گے ہم تمھاری خاطر ۔ رسوائی سہین گے ہم تمھاری خاطر
تم بھی جو کرو بات ہماری منظور ۔ تو کیون نکرینگے ہم تمھاری خاطر

آئینہ رخسار حیرت کے حیران رہو ہمسے ہاتھ اٹھاؤ اگر دعوی عشق ہمارا ہی تو تحفۂ طلسم لیکر مع قید شاہزادہ بدیع الزمان اور ملکہ تصویر جادو کے یہان آؤ اور اطاعت عمرو کی اختیار کرو کہ بلنے اب بدل تابعداری

عمرو کی اختیار کی ہی اور اپنی جان اُنکے قدموں پر نثار کی ہی نامہ تمام والسلام جواب پتلے کو حوالے کیا وہ لیکر کوہ چینی پر آیا افراسیاب نے نامہ پڑھا اور ایک شعلہ آہ کا سینے سے نکالا کہ جسنے عقل و ہوش کو جلا دیا بیقرار و بیتاب ہوکر اُسیوقت دستک دی کہ گھٹا برروے ہوا آئی اور ابر آکر پہاڑ پر اُترا اُسپر تین ساحر سوار تھے اُنھوں نے افراسیاب کو مجرا کیا دیکھا کہ افراسیاب کمال غمگین اور آزردہ ہی وہ ساحر دست بستہ سامنے کھڑے رہے افراسیاب نے حکم دیا کہ ای شدید جادو ای قہر جادو و عذاب جادو تمھین چاہیے کہ با فوج بیکران یہان سے روانہ ہو اور ملکہ بہار مجھسے خفا ہوکر لشکر حریف سے ملگئی ہی اُسے جس طرح ہوسکے سمجھاکر میرے پاس لے آؤ اور اگر براہ آشتی نہ آئے تو زبردستی مقابلہ کرکے گرفتار کرنا اور مین تمھارے لیے قبر جمشید پر جاکر ایک تحفہ طلسم لاتا ہون بہار زبردست بہت ہی یون گرفتار ہنوگی مین چادر جمشیدی بھیجونگا اور اسی لیے قبر جمشید پر جاتا ہون لہذا تم روانہ ہو چادر پہونچنے کا انتظار کرنا وہ تینون ساحر کوہ چینی کے متصل جو ملک واقع ہین وہین کے حاکم ہین بموجب حکم افراسیاب اپنی جاے حکومت پر آئے اور ستر ہزار کا لشکر تیار کرکے روانہ ہوے کہ

نظم

حرامی لعینان مردار خوار	زمرد پرستان ہمہ نابکار
بمیدان برفتند از ہر طرف	چو افواج دجال بستند صف
صداہا برون آمد از طبل جنگ	ورنگا ورنگ و ورنگا ورنگ
بود شور طبل و چنان کرناے	تو گوئی بجنبد کوہے زجاے

القصہ بعد کوچ و مقام شام و پگاہ متصل لشکر مہرخ پہونچے خیام لشکریان نصب ہوے اردوے معلے کا نقشہ درست ہوا لشکر اُترا شدید داخل خیمہ ہوا آمد فوج کی خبر طائران سحر نے جاکر مہرخ اور مہ جبین سے عرض کی مہرخ نے افسران فوج کو بلاکر حفاظت کی تاکید کی لشکری ہوشیار ہوے سردار سالار سحر جگانے لگے کہ مبادا شدید غفلت دیکر ضرر پہونچائے اور فوج پر چڑھ آئے باجے پلٹنون اور رسالون مین بجنے لگے ہتھیار صیقل ہوتے تھے مگر افراسیاب کوہ چینی سے باغ سیب مین آیا سب نے تعظیم کی لیکن افراسیاب کے تیور پر بل پڑا ہوا کمال آزردہ آکر تخت پر بیٹھا حیرت نے کہا ای شہنشاہ مزاج ہمایون کیسا ہی افراسیاب نے بغصہ جواب دیا کہ ای حیرت تمھاری کج بحثی نے آخر یہ نوبت پہونچائی کہ ملکہ بہار جادو جاکر شریک عمرو کے ہوئی حیرت نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ اُس چھوکری کو بڑا غرور ہوگیا تھا اپنا ثانی دوسرے کو نہ جانتی تھی تیور اُسکے پہلے ہی سے بد تھے میرے سامنے مہرخ کی تعریف کرتی تھی شہنشاہ کو اسکا ملال نہ چاہیے بہت جان نثار ایسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہین کہ آن واحد مین اُسے گرفتار کر کے حاضر حضور کرینگے افراسیاب نے کہا یہ فقط کہنے کی باتین ہین لاکھون روپیے صرف کر کے صرصر اور نافرمان اور بہار وغیرہ کو پرورش کیا سحر سکھلایا اب یکایک کیونکر ان سب کو قتل کر ڈالون اور مین اب تک یہی چاہتا ہون کہ ان سب کو راہ راست پر لاؤن لہذا مین جاتا ہون قبر جمشید پر وہان سے چادر لاؤنگا اب تم گنبد نور پر جاؤ مجھے تمھارا رہنا نہین منظور انسان تالیف قلوب کر کے اپنی فوج کے سردارون کا دل بڑھاتا ہی یا برا بھلا کہکر دشمن بناتا ہی یہ کہکر طرف قبر جمشید کے روانہ ہوا اور حیرت رنجیدہ ہوکر طرف گنبد نور کے آئی مگر یہان شد یاد اور قہر وغیرہ نے کئی نامے پی در پی پاس بہار جادو کے بھیجے اسمین مضمون فہمایش اور پند و نصیحت کے تھے کہ ای ملکہ اب بھی کچھ نہین گیا ہو مالک سے سرکشی کرنا اچھا نہین چلی آؤ نمکحرامون کا ساتھ نہ دو دین جمشید و سامری نہ برباد کرو بہار نے ہر بار جواب سخت دیا دن بھر سوال و جواب تقریر بیجا رہی یہان تک کہ وہ دن گذرا اور ساحر شب نے ہجوم کرنے کیلیے دانہاے انجم کو بدلے رائی سرسون کے ظلمت کی جھولی سے نکالا اور ہندوے زحل فلک سیر آسن مار کر بیٹھا اور سحر اپنا جگانے لگا سلطان فلک چہارم سے مقابلہ ٹھہر گیا کہ ابیات

فروزان چو شد شمع پر نور ماہ	منور شد این اطلسی بارگاہ		
بر آمد پے گشت بہرام چرخ	نہ برداشت از فتنہ یک گام چرخ		
سواد زحل بہر تیرہ دلان	چو سرمہ گلو گیر شد در جہان		

شد یاد اور قہر وغیرہ نے مشورہ کیا کہ شہنشاہ کے اگر چادر جمشید لانے کا راستہ دیکھین گے تو سارے طلسم مین نامرد کہلائین گے اس بہار کی حقیقت کیا ہی طبل جنگ بجوا کر اُسے گرفتار کرو جب تک چادر آئے اپنا کام کر رکھو کہ باعث ناموری ہی یہ صلاح ٹھہرا کر حکم طبل رزم کے بجنے کا دیا ساحرون نے نقارہ رزمی بجایا کہ نظم

بر آمد ز نقارہ ہش این صدا	کہ آمد محل قضاے خدا		
بہ دوزخ بود جاے کافر مدام	بحق محمد علیہ السلام		

صرصر کو خبر طائرون نے سحر کے طبل رزمی بجنے کی دی ادھر بھی دہل زنی ہوئی اور نفیر سحر بجی فوج کے افسر سامان حرب کرنے لگے چار پہر رات تیاری رہی نبگالی باجے بجا کے یوئین تالی گیئین اور بیرون کو بھینٹ دیکر قابو مین کیا چوکیان بلا بین سومن بھوگ ہر ایک کو نگایا بھوگ دیکر وعدہ لیا ایک دوسرے نے حریفون کے نام پر منتر کی جاپ کی جوت کا مٹیان آٹا یا ماش کی گیلی مٹی پر زنار یل ماری کے ساگ مین لپیٹ کر دیا

جلایا کالا بھجنگا اور کلیجی اور نیل کنٹھ کے خون سے جوت اڑایا گیا چراغ کی لو تیز کی سان کی مٹی تیلی کے مردے کی راکھ مرگھٹ کے ٹھیکرے مُردون کی ہڈیان جمع کرکے دستک پڑھنت کی تیار کی ناریل اور ترنج و نارنج کی لاگ مقرر کی جو سامری و جمشید کی بول کرا گیاری پڑھائی رات بھر کی دھونی رما کر سو رہے ادھر بہادرون نے خنجرہاے آبدار کو تیز کیا سان دیکر سنگ چٹایا تلوارون کی باڑھ کو دردرا بنایا کھانڈون کے دو دو انگل کے ٹھیے چڑھوا دیے باڑھ ہاتھ سے پلٹنے لگی شمشیر ہر ایک آئینہ عروس مرگ بن گئی لوہا ایسا صاف ہوا کہ ہر ایک عازم دشت مصاف ہوا رات بھر شجاعت کی باتین جوانمردی کی گھاتین رہین یہان تک کہ شعبدہ باز فلک نے حقہ زرین کیسہ مشرق سے نکالکر تماشاگاہ چرخ مین گردش وہ ہوا اور خنجر بیضاوی خورشید کو ترک فلک نے آسمان کی سان پر لگایا نظم

دیگر روز کاین خسرو خاوری	برآمد باین چرخ نیلو فری
بدانداز کفش ریزہ سندروس	فرو ریخت بر صفحہ آبنوس

شاہزادہ اسد نے صبحدم فریضہ نماز سحر ادا کیا ہر ایک ساحر کہ مطیع الاسلام ہو دل سے یاد خدا کرنے لگا بظاہر اسی طرح اپنی حالت ساحری پر رہا یکایک وردی پلٹن کی بجی لشکر مین ترئی پھکی کمربندی ہوئی افسر سوار ہوئے سوار و پیدل مرنے پر تیار ہوئے ایک طرف تخت مہ جبین کا دلارام بزور سحر اڑاتی ہوئی ظاہر ہوئی مہرخ اور نافرمان اور شکیل اور مہرخ سوا اور بہار بڑے کر و فر سے تخت پر اور طاؤس ہائے سحر پر سوار حاضر خدمت ملکہ مہ جبین ہوئین اور سب نے فرشی مجرا کیا قلب لشکر مین تخت شاہی کو رکھ لیا جوق جوق طوق طوق بیرق بیرق اور سنجق سنجق علم علم اور حشم حشم ساحران نامی بازوے بط داغ در پر سوار وارد دشت مصاف ہوئے ایک سمت سے شہزادہ اسد فوج غیر ساحران لیے مرکب کوہ طفل کوہ سرین پر سوار ران پٹری کی ترنگٹ دکھاتا گھوڑا طرارے بھرتا ظاہر ہوا کہ ابیات

مشتری رایت و قمر منظر	آسمان گردش و زمین پیکر
سوے بالا چو دعوت مظلوم	سوے پستی چو رحمت داور

لشکر مہرخ کے آگے بعہدہ سپہ سالاری اکرا سد ٹھہرا تھا کہ سامنے سے بجلیان چمکنے لگین رعد کی طرح آواز ہیبت ناک پیدا ہوئی کالے کالے بادل جنگل سے امڈے فوج شدید اور عذاب اور قہر لیے ہوئے مثل دریاے مواج کے بڑے جوش و خروش سے آکر پہونچے ساحرون نے بجلیان گرائین درخت اور جھاڑیان جل گئین سامنے کی آڑ ہٹی پھر ابر سحر برسایا گرد و غبار اٹھایا صف آراؤن نے صف آرائی کی چودہ صفین مثل سد سکندر کے جانبین سے آراستہ ہوئین نقیب شاہان ماضی کا حال پڑھکر ترغیب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جنگ بہادرون کو دلانے لگے کڑکیت ہر سمت پکارتے پھرتے تھے کہ بہادران نظم

باحوال جم جاے عبرت نکوست — نشانی نه از کاسه مغز اوست
سکندر که یک عمر آئینه ساخت — ز آئینه مرگ چون زنگ باخت
نظر کن درین طاق بازیچه رنگ — که بشکست چون فرق کسری بسنگ
کجا رفت خسرو چه شد کیقباد — نداری ز کاوس و دارا بیاد
فریدون خداوندا کلیل و تخت — ز دنیا بناچار بربست رخت
جگر خون شد از دهر افراسیاب — که گشتی از و زهرهٔ شیر آب
بخاک سیه فرق رستم نگر — کزو تیر و بیدے از گرز او کوه سر
چو بیژن بچاه بلا شد هزار — نماند آن یل برزوے نامدار
جهان با کسی پایدارے نکرد — بکس این جفا پیشه یاری نکرد
مگر آن که نام شجاعان عصر — بماند نکو تا به فرداے حشر
شجاعت خدا و رسل را پسند — شجاعان دنیا بجنت رسند
کدام است کس آن یل ارجمند — که آید به میدان تیغ و کمند
دهد جلوه نام جد و پدر — به پیش شجاعان شود جلوه گر

نقیبون کی صداؤن نے ہر ایک کو مرنے کی آرزو جتائی لڑنے کی ہوس بڑھائی قہر نے اژدر بڑھایا اور میدان مین آیا آگ پتھر برسا کر اپنی اولوالعزمی دکھا کر نہیب دی کہ اے فرقۂ نمک حرام آؤ میرے مقابلہ کو کہ گوشمالی تمھین واجبی دی جاے نافرمان نے اپنا طاؤس اڑایا اور تخت مہ جبین کے سامنے آئی اجازت حرب چاہی مہ جبین نے خلعت دیا سپرد بخدا کیا نافرمان سامنے اس نافرمان کے آئی سحر چلنے لگا قہر نے ایک ناریل مارا کہ گولے کی طرح آکر ران پر نافرمان کے پڑا توڑ کر پار نکل گیا یہ زخمی ہوئی اُسوقت مہرخ مو نے تخت بڑھایا اجازت لیکر سامنے اسکے گئی اسنے گولا اُسکے بھی مارا مہرخ مو نے خالی دیکر اپنی کاکل کو پریشان کیا اور ایک ڈبیا یاقوت احمر کی نکالی اور اسکو کھولکر ستارے نکالے اور ہاتھ پر رکھکر اڑا دیے کہ فلک کی جانب جاکر تابندہ ہوے اور وہان سے تیر شہاب کے مانند ٹوٹ کر جو گرے قہر کو توڑ کر زمین مین چلے گئے شور قیامت کی طرح صدائین آنے لگین مہرخ کے ساحرون نے سحر پڑھکر بر قہر کے اپنے تابوبین کیے ران چاک کرکے خون کے چھینٹے بھینٹ مین دیے وہ آفت ملی عذاب جادو نے پھر مقابلہ کیا اسطرف سے فتکیل نے اپنا اژدر نکالا عذاب نے ترسول کے کئی حملے کیے فتکیل نے سب چوٹین خالی دین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور سحر پڑھکر تلوار کا وار کیا کہ وہ تیغہ سحر برق بنکر جو گرا اُسکے خرمن ہستی کو جلا دیا اُسوقت شدید بغضب
شدید میدان مین آیا اور ایک سانپ جھولی سے نکال کر میدان مین پھینکا کہ اس سانپ نے شکیل کو کاٹا
ہر چند اُسنے رد سحر کیا کچھ نہوا بیہوش ہوکر گرا سرخ نے اُٹھوا منگایا اور ساحر جھاڑنے کیلیے مقرر کیے کہ مرنہ جائے
اُسوقت سرخ مو پھر مقابلے کو نکلی سانپ نے اُسسے بھی گھیرا اُسنے ایک طاوس کاغذ کا کترکر سحر کرکے اُڑایا کہ
وہ طاوس اُڑتا ہوا آیا اور سانپ کو منقار مین داب کرلے گیا دونون لشکرون سے واہ واہ ہوئی کہ شدید
کو غصہ آیا اور کمان مین تیر رکھ کر سحر پڑھکر مارا سرخ مو نے دستک دی چالیس سپرین آپ سے آپ سامنے اُڑ ہوئین
مگر تیر شدید کا سب سپرون کو توڑکر سرخ مو کے شانے پر لگا کہ یہ بھی زخمی ہوئی اور میدان سے ہٹ گئی
اسوقت شدید نے للکارا کہ ای بہار مین تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہون تو آکر مقابل ہو کہانتک چھپے گی بہار
تخت پر با زیب و زینت جلوہ گر تھی اور کئی سو خواص در در گوش مرصع پوش سامنے پھولون کی ڈالیان
لیے کھڑی تھی گلدستے سامنے چنے تھے کہ شدید کا پکارنا سُنا فوراً تخت آگے بڑھایا اور ایک گلدستہ اُٹھا کر جنگل
کی طرف مارا کہ پہاڑون کی جانب سے ایک ظلمت مثل شب دیجور پیدا ہوئی اور تاریکی تمام عالم مین چھاگئی
اُسوقت بہار نے مقابلہ کھولکر اپنی پیشانی پر افشان اور چاند تکلی لگائی اُسوقت اس تاریکی مین ایک جلد
اور ستارے جھمکتے ہوے دکھائی دینے لگے اب یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاندنی رات ہی دن نہ ظاہر ہوتا تھا شدید نے
رد سحر پڑھ کر دینے لگا کہ بہار نے دوسرا گلدستہ مارا اور پکاری کہ ای بہار آؤ جھونکے ہواے سرد کے آنے لگے اور
لشکر شدید کے ساحر تالیان بجانے لگے کہ بہار نے تیسرا گلدستہ مارا ہزارہا عورت نازنین مہ جبین ہاتھون مین ساز
اور باجے لیے پیدا ہوئین اور وہ عورتین بعضی ترکن اور بعض فرنگن اور ہندنا در مالے وار سب ملک کی اور
ہر ایک قوم کی تھین اور سب مہ پارہ غیرت وہ مہر و ماہ تھین بس اُنھون نے ساز اپنے اپنے نہایت خوش آہنگی
سے بجاے کہ لشکر حریف ان زہرہ وشون پر عاشق ہوا کہ بہار نے چوتھا گلدستہ مارا کہ آنکھین اہل لشکر کی بند
ہوئین اور موسم بہار کا ظاہر ہوا عجب لطف تھا کہ شب ماہ مین پھولون کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی اور باغ
و چمنستان دور تک دکھائی دیتے تھے نسیم مشک بار ہر مینائے شجر سے سر ٹکراتی تھی غنچے چٹک کر جماہی
لیتے تھے کہ بقول شاعر نظم

بساط خاک سے خوش کیون نہو مزاج ہوا
گرد کشتِ پر طوطی ہی سطحۂ غبرا

نسیم ہو رہی ہی صدقے ہر خیابان پر
گلون سے بھرتی ہی دامن کو اپنے باد صبا

زبسکہ محو تماشاے لالہ و گل ہی
نہین جھپکتی ذرا چشم نرگس شہلا

شگوفہ یون نظر آتے ہین باغ مین ہر جا
ہر ایک شاخ پہ گویا کہ ہین ید بیضا

کسی کے نرگس مخمور سے چھکے ہین یہ / جو سر جھکائے ہی ہر گل بروش باد صبا

صبا پہ ایکی برس اسقدر ہی رنگ نشاط / کہ ہاتھ ہوتے ہین رنگین چھو کے برگ حنا

کسی کے روے عرقناک کے تجسس مین / چمن مین قطرون سے شبنم کے گل ہین آبلہ پا

ہر ایک گل پہ کرے تا نثار گوہر اشک / اسی امید پہ کہسار سے اٹھی ہی گھٹا

چمن مین دیکھ کے گل نخل بار ور ہر سمت / یہ کہہ رہی ہی اُٹھا کر چنار دست دعا

مین بے ثمر ہون مجھے بھی ثمر عطا کیجیو / الٰہی حرمت فصل بہار کا صدقا

بہار تخت سے اُترکر درمیان چمنستان کے چلی گئی اور وہ زنان پری پیکر جو صحرا سے آئی تھین وہ بھی داخل باغ ہوئین شدید اور سب اہل لشکر گلشن کے اندر جب جانے لگے دیکھا کہ سامنے سے بہار ظاہر ہوئی اور اوسوقت اُسکے حسن وجمال کی یہ کیفیت تھی کہ اگر حور بھی دیکھتی تو اُسکی کنیز ہو جاتی تنظم

ماہ سے کب جبین مقابل ہی / نقص داغ اسمین ہی یہ کامل ہی

رشک خورشید تھی وہ پیشانی / چاند سے تھی دو چند نورانی

وصف ابرو مین کیا کرون تحریر / تھی دعاے ہلال کی تفسیر

کیا ہو تعریف چشم ہون حیران / صاد کہتے تھے قاری قرآن

روشنی قلوب تھین آنکھین / چشم بد دور خوب تھین آنکھین

غنچہ بینی و گل رخسار / چمنستان عیش کی تھی بہار

بہار کو دیکھتے ہی شدید شیفتہ ہوا لیکن بہار نے ایک خواص کو اشارہ کیا کہ وہ نشتر اور طشت لیکر آئی اور پکاری کہ اے فریفتگان جمال عدیم المثال ملکہ بہار مہر تمثال تھوڑا خون اپنے جسم کا نذر اُس سفاکہ کے کرو یہ نشتر اور طشت حاضر ہی اسکی رسید دو یہ صدا سُنکر ساحران لشکر شدید دوڑے اور ایک دوسرے پر سبقت آنے مین کرنے لگا جو پاس اُس کنیز کے آیا اُسنے ہاتھ کی فصد کھولدی طشت ہاتھ کے نیچے رکھدیا کہ خون اُس مین گرنے لگا اور وہ بیہوش ہو گیا پھر دوسرا آیا اُسنے بھی رگ جان پر نشتر کھایا اور یہ کہتا ہوا بیہوش ہوا بیت

مرا کشتے و تکبیر نگفتی / عجب سنگین دلے اللہ اکبر

اب طرفہ ہنگامہ بیداد گرم تھا اور لاش پر لاش گر رہی تھی ایک دوسرے پر پیش قدمی نشتر کھانے مین کرتا تھا اس اثناے مین بہار نے دوسری کنیز سے اپنی اشارہ کیا کہ شدید کو طلب کرے کنیز نے بہ آواز بلند کہا اے شدید ملکہ عالم تمھین طلب فرماتی ہین جلد آؤ شدید طرف بہار کے کنیز کی صدا سنکر چلا اور بہار اسے آتے دیکھ کر وہان سے پھری اور اُس گلشن سحر مین دور جا کر ٹھہری شدید پیچھے پیچھے بمنت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمام قریب آیا دیکھا کہ سہا چھڑی ہاتھ مین لیے گلگشت کر رہی ہی جوڑا ترچھا بندھا ہی آنچل پلو کا دوپٹا سینے سے ڈھلکا ہوا ہی پائچے کلائیچے پر پڑے ہین برابر زانون کے سلوٹین پڑی ہین گہنا پھولون کا پہنے سیر چمنستان کے مصروف ہی جیسا حسن پہلے تھا اُس سے اِسوقت سوحصے زیادہ ہی شدید دست بستہ سامنے کھڑا ہوا بہار نے ایک چھڑی ماری اور کہا اسی منھ پر دعوی عشق کا رکھتا ہی کہ حیرت نے سر دربار مجھے گالیان دین بُرا بھلا کہا اور تو نے کچھ اُسکا معاوضہ نہ کیا شدید نے کہا اے راحت جان مجھے کب یہ کیفیت معلوم تھی بہار نے دو تین چھڑیان اور لگائین اور کہا حرامزادے تو نے اب جو یہ ماجرا سُنا تو کیا کیا کچھ بھی تجھے میرا پاس ہوا اُسنے عرض کیا کہ اگر آپ حکم دین تو حیرت کو جوتیان لگاتا سامنے لاؤن بہار نے چھڑی سے اُسے خوب پٹیا کہ سخرے اسم حکم دین جب تو بدلا لے تجھے آپ سے کچھ ہماری محبت نہین شدید نے چھڑیان سحر کی جو کھائین بیخود ہو گیا اور باقی حواس بھی جاتے رہے اور کہا اے ملکہ مین ابھی اُس غیبانی حیرت کو جھونٹے پکڑ کے لاتا ہون بہار نے کہا تیری بات کا اعتبار نہین بُلا اپنے افسران لشکر کو اُسنے افسرون کو طلب کیا اسوقت بہار نے اس کنیز کو جو فصد کھولتی تھی منع کیا اور سب سردار پاس آئے اُسنے کہا تم سب کو اطلاع دیتی ہون اور رشتہ اقرار تمھارے ہاتھ مین باندھتی ہون کہ حیرت نے مجھے گالیان دی ہین جو اُسے جاکر بذلت تمام قتل کرے وہ میرے وصل سے شاد کام ہو یہ کہکر ایک ایک گجرا پھولون کا کنیزون سے سب کے ہاتھ مین بندھوا دیا اور شدید کے ہاتھ مین خود گجرا باندھا بس شدید اور کل لشکر بتیا بانہ شعر عاشقانہ پڑھتے روانہ ہوے اور ہزارون نشتر سکھا کر راہی ملک عدم ہوے تھے غرض کل فوج خیمہ خرگاہ مال اسباب چھوڑ کر طرف گنبد نور کے چلے جب یہ جا چکے بہار نے پیشانی سے افشان چھڑائی اور پڑھکر دستک دی کہ وہ عالم بہار اور شب ماہ کی کیفیت سب برطرف ہوئی آفتاب نکل آیا لشکر مہرخ مین نقارے فتح کے بجے اور مال و اسباب لشکر شدید اپنے قبضے مین مہرخ نے کیا بہار جادو کے سر پر زر نثار کرتی ہوئی اور تعریف کرتی مہ جبین پھر بارگاہ مین داخل ہوئی اور خلعت گرانبہا عنایت کیا لشکر نے کمر کھولی سامان جشن کیا تھاپ طبلے پر پڑی ناچ ہونے لگا کہ بیت ہوئی گانے والون کی اک دھوم دھام تھا۔ تماشائیون کا ہوا ازدحام ✤ یہان تو یہ سامان عشرت برپا ہی لیکن شدید دیوانہ روے بہار بصد اضطرار زبون و زار دریاے خون روان کے پار اُترکر قریب گنبد نور پہونچا اور وہین سے گالیان حیرت کو دینے لگا کہ پکڑ لاؤ اس قحبہ کو فاحشہ حرامزادی مردار حیرت نابکار کو اُسنے میری معشوقہ کو گالیان دی ہین اور شہر نا پرسان مین آکر لوٹ شروع کر دی جو ساحر ملا اُسے ہلاک کیا واویلا فریاد الغیاث کا شور تمام شہر مین برپا ہوا حیرت گنبد نور پر تھی جب یہ ہنگامہ اُسنے سُنا

ساحرون سے کہا دیکھو یہ کیا ماجرا ہی ساحر گئے اور خبر لائے حیرت نے بارہ ہزار ناقوس نواز جو اُس گنبد کے درجہ پایئن مین رہتے ہین اور سابق مین ذکر اُسکا ہوا تھا انھین حکم دیا کہ ان سب کو روکو وہ ساحر چلے اور شدید کی فوج سے لڑنے لگے سحر جانبین سے ہونے لگا ناقوس نواز انہ لبکہ زبردست ہین انھون نے ہزارون کو قتل کیا لیکن شدید لڑتا ہوا قریب گنبد نور کے پہونچا اور اوپر چڑھنے لگا مگر وہ گنبد طلسمی سحر بنا ہی شدید سے چڑھا نہ گیا گر پڑا پھر اُٹھکر چاہا چڑھ جاؤن پھر گرا اُسکی تو یہ کیفیت ہوا اور لڑائی زیر گنبد ہو رہی ہی مگر حال افراسیاب سُنیے کہ ظلمات مین گیا اور وہان سے بیابان ہیتی مین پہونچا اور اس جگہ سے دریاے آتشین طلسم کو طی کیا اور قبر جمشید کے قریب پہونچا حال ان مقامات مذکور کا آگے تفریح وار بیان ہوگا انشاء اللہ فی محلہ اس جگہ لاکھون ساحر بہیئت مہیب قیام پذیر تھے اور ایک عمارت معلق بروے ہوا تعمیر تھی اور اُس قصر مین جھولے پڑے تھے سات کنیزین جمشید کی ان پر جھول رہی تھین افراسیاب اُترکر قریب اُس عمارت کے پہونچا دیکھا سارا مکان جواہر کا بنا ہی ہزارہا گھنٹہ ٹنگا ہی گنبد بنے ہین یہان جو ساحر رہتے ہین بلاے بے درمان اور آفت روزگار ہین افراسیاب کے جانے سے گھنٹے بجنے لگے اور غلغلہ ہوا کنیزان جمشید جھولے سے اُترکر آئین افراسیاب نے ایک پائون سے کھڑے ہوکر جمشید کی پوجا کی اور پائون کی بوٹی کاٹکر گنبد پر اُس مکان کے چڑھائی اندر مکان کے جانے کی اجازت ملی اندر جب آیا ساتون لونڈیون نے سلام کیا اور کہا اے شہنشاہ ساحران آج کدھر آئے افراسیاب نے کہا قبر خداوند جمشید پر جاتا ہون کنیزون نے کہا ابھی قبر خداوند بہت دور ہی بیابان سردستان جب طی کرے اور تخت الشعاع کی روشنی پر چلے اسوقت حجرہ ہفت بلا تک پہونچے پھر اسکے آگے جب چلے تو قبر خداوند پر پہونچے لیکن اسی جگہ سے قبر کی سرحد ہی اور کچھ تحفہ طلسم یہان بھی ہین تو کس لیے قبر خداوند پر چلا ہی افراسیاب نے کہا جادر جمشید کی مجھے دو کہ مخالفون نے گھیرا ہی جس کی مذمت خداوند سامری و جمشید کتاب سامری نامے مین لکھ گئے ہین یعنے عمرو کی وہ طلسم مین آیا ہی ہزارون ساحر بندگان جمشید قتل ہوچکے ہین طلسم مین غدر ہو رہا ہی کنیزان جمشید نے کہا جادر جمشید موجود ہی لیجا تو بادشاہ طلسم ہی تجھے اختیار ہی جو جی چاہے وہ کر ہان انگشتر جمشیدی اور مالا وغیرہ نہین ہی اور کچھ چیزین خداوند کی طلسم نور افشان مین ہین کہ وہان کا بادشاہ تیرا بھتیجا کوکب روشن ضمیر ہی کہ دریاے ہفت رنگ کے اوپر ہمیشہ تجھ سے اور اُس سے جھگڑا رہتا ہی افسوس تو نے سارا ملک اپنا برباد کیا اور اب تحفہ جات طلسم پر نیت لگائی ہی خداوند جمشید فرما گئے ہین کہ آخر بادشاہ اس طلسم کا بہت نالائق ہوگا کہ اس سے بند وبست کچھ طلسم کا نہوگا سارے تحفے اور عجائبات غارت ہونگے اور ہماری بھی قضا اب قریب ہی تو ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دن ہمکو بھی لیجا کر لڑوائے گا تو وہ بھی آخر بادشاہ ہی کہ جسکی خبر خدا دلوا دے گئے ہین جا کر وہ صندوق
جو سامنے رکھا ہی اُس مین چادر جمشیدی ہی لے لیے یہ کہکر کلید ایک کنیز نے سامنے پھینکدی مگر افراسیاب
یہ باتین ان کنیزون کی سنکر رونے لگا اور کہا اب آپ فرمائین تو مین چادر نہ لے جاؤن اور مین نے
ہر چند چاہا کہ مہرخ وغیرہ سے مقابلہ نہ کرون اور اب تک یہی تمام سوچکر طرح دیتا ہون اور چاہتا ہون
کہ وہ لوگ منحرف راہ راست پر آئین اسی لیے چادر لینے آیا ہون کہ سب کو گرفتار کرکے سزا دے کر
پھر بدستور انھین سرفراز کردن کنیزون نے کہا یہ سب کچھ انتظام کرتا ہی لیکن صرصر شمشیر زن
عیارہ بچی کو واسطے مقابلے عیارون کے کیون نہ بھیجا کہ جو ساحر تیری طرف سے لڑنے جاتا اُسکی وہ
حفاظت کرتی اور یہ مکاری عیارون عمرو وغیرہ کی پیش نہ جاتی افراسیاب نے کہا سچ کہتی ہو
اب یہان سے جا کر عیارہ بچیون کو بھیجونگا یہ کہکر کنجی لیکر صندوق کے پاس آیا اور اسے کھولا ایک
شعلۂ آتش اُسمین سے نکلا کہ جسم پر افراسیاب کے سوزش اسکی پہونچی افراسیاب نے فصد اپنی کھولکر
خون اپنا بھینٹ مین دیا وہ شعلۂ آتش فرو ہوا اُس مین سے ایک چادر ریشمی جواہر دوز خاک قبر جمشید
سے بھری ہوئی نکلی تاثیر اُسکی یہ ہی کہ اگر افراسیاب بھی سحر کرے تو صاحب چادر پر تاثیر نہ ہو اور اگر لشکر
مخالف پر اُس چادر کو ہلائے ہوا سے اسکی کیسی ہی زبردست ساحرون کا لشکر ہو مگر بیہوش ہو جائے گا
افراسیاب اُس چادر کو لے کر پھرا اور بزور سحر پرواز کنان طلسم باطن مین پہونچکر باغ سیب
مین ٹھہرا اور سحر کی دستک دی کہ ایک ساحر نامی گرامی کہ جسکا سارا جسم مثل آتش کے دمکتا تھا زمین
کے اندر سے نکل کر سامنے افراسیاب کے آیا اور سلام کیا افراسیاب نے اُسے دیکھکر حکم دیا کہ ای
رعدتاس جادو یہ چادر جمشید لیجا اور ملکہ بہار اور مہرخ وغیرہ کو گرفتار کر لاؤ سوائے تمھارے کون
لائق اُس چادر کے دینے کا تھا تم بھی معززان طلسم سے ہو رعدتاس نے عرض کیا کہ یہ شہنشاہ کی
عنایت ہی جو مجھے ایسا جانتے ہین ورنہ مین بھی ایک بندہ سامری ہون اور حضور کی رعیت اور
نوکر غرض رعدتاس نے فخر یہ چادر کو لیکر اپنے پاس رکھا اور عرض کیا کہ اکیلا جاؤن یا کچھ فوج بھی ہمراہ
لون افراسیاب نے کہا فوج پہلے مین شدید اور قہر وغیرہ کے ساتھ بھیج چکا ہون تم بھی از راہ احتیاط
بارہ ہزار ساحر لے لو اور فی الفور روانہ ہو مین گنبد نور پر جاتا ہون وہین گرفتار کرکے سب کو لانا کہ
وہ مقام فی الجملہ اور مقامات سے نزدیک بھی ہی اور ایسا بلند ہی کہ مین بھی تماشا تمھاری جنگ کا وہان
سے دیکھونگا یہ کہکر خود سوار ہو کر افراسیاب گنبد نور کی طرف چلا اور رعدتاس نے اپنی جگہ پر آکر بارہ ہزار
ساحر ہمراہ لیے اور خیمہ خرگاہ بار کرایا نقارہ کوچ کا بجایا خود ہنس پر سوار ہوا اور چلا نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بجنبش در آمد از ایشان زمین	بمیدان کشیدہ عنان بہر کین
ہژبران جنگی بآئین جنگ	کشیدند بر مرکبان تنگ تنگ
بزرگ بر بزرگ سو بسو در شتاب	نہ در دل سکونے نہ در دیدہ خواب

اب یا تو اسی طرف چلا لیکن افراسیاب جو گنبد نور کی طرف آیا دیکھا تمام شہر نا پرسان قتل ہو رہا ہے ایک غلغلۂ داد و بیداد بلند ہے شدید گنبد پر جانے کا قصد رکھتا ہے یہ ماجرا دیکھ کر سمجھا کہ سحر مین بہار کے گرفتار ہے پس غصہ ناک ہو کر چاہا کہ ایک ایسا سحر کرون کہ جو حال شدید کا ہے وہی کیفیت بہار کی ہو جاے اور شدید ہوشیار ہو سحر الٹا پلٹ جائے مگر خیال کیا کہ بہار اس سحر کے پھیرنے سے مر جائیگی اور اگر جیتی بھی رہی تو کمال آزردہ اور خفا ہو جائیگی مراد دلی تیری بر نہ آئیگی معشوقہ کو ناراض کرنا اور ضرر پہونچانا اچھا نہین کہ س

گوکہ ساقی مین نہین آج مروت باقی	خیر زندہ ہین اگر یار تو صحبت باقی

یہ سوچکر ایک ترنج اٹھا کر تخت سے شدید کے مارا کہ سینے کے پار ہو گیا غلغلہ اسکے مرنے کا برپا ہوا پھر افراسیاب نے اپنے ہاتھون کو ہلایا برقین دسون انگلیون سے چمک کر گرین اور ہمراہیان شدید کے خرمن ہستی کو جلا کر خاک کر دیا بڑی دیر تک غل شور رہا جب وہ ہنگامہ برطرف ہوا افراسیاب گنبد پر آیا حیرت نے تعظیم کی افراسیاب نے کہا اے حیرت یہ تمھاری بہنیا بی بہار کا سحر تھا کہ شدید آپ مین نہ تھا یہ تمھاری ذات سے آشنا تھا لشکر میرا ہلاک ہوا حیرت نے عرض کیا کہ اے شہنشاہ مجھے رخصت فرمایئے کہ جا کر اُس چھوکری کو سزا دون افراسیاب جواب دہ ہوا کہ گستاخ نے مجھ سے مخالفت کی اسکی گرفتاری کی تدبیر مین خود کرونگا لیکن تمھین اپنی بہن کے مقدمے مین اختیار ہے وہ اور تم برابر ہو جاؤ لیکن چادر جمشید دیکر مین نے روتاس کو بھیجا ہے وہ گرفتار کر لائیگا اگر اس سے گرفتار نہ ہو سکے گی تو تم جانا یہ کہکر افراسیاب گنبد کے ایک کمرے کو کھلوا کر کہ جدھر دریائے خون روان ہے اور طلسم ظاہر و باطن دکھائی دیتا ہے تخت بچھوا کر بیٹھا چارون وزیر اور ارکان دولت خدمت مین حاضر تھے ناچ ہونے لگا حیرت جام شراب سے بھر کر دینے لگی اُس وقت افراسیاب نے ایک ساحر کو حکم دیا کہ ہماری پانچون عیار بچیون کو حاضر کرو وہ ساحر شہر نگارستان مین آمہ چہر شمشیر زن کی جاگیر مین یہ ملک بادشاہ طلسم نے دیا ہے اور وزیرزادی اسکی صبا رفتار ہے اور باقی عیار بچیان یعنی شمیمہ نقب زن اور صنوبر کمند انداز اور تیز نگاہ خنجر زن مصاحب خاص حضرت ہین اور یہ پانچون یہ کم سن اور ہم سن ہین اور ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی ہین اور انکو سحر ساحری سے نفرت کلی ہے بسبب

سحر نہین جانتی ہین لیکن عیارہ بے بدل ہین الحاصل ساحر نے آکر حکم شہنشاہ سے مطلع کیا اسیوقت بانے عیاری کے جسم پر آراستہ کرکے سب حاضر خدمت افراسیاب ہوئین اور تسلیم کرکے روبرو کھڑی رہین شاہ نے حکم دیا کہ اے صرصر کچھ عیار مع عمرو کے طلسم مین آئے ہین اور سیکڑون ساحرون کو قتل کر چکے ہین مین سمجھا تھا کہ سحر کے آگے عیاری نہ چلے گی مثل مشہور ہی کہ زور کے آگے ظلم نہین چلتا مگر عیارون نے آفت برپا کر دی ہی فی الجملہ مکار سے مکار ہی جیت سکتا ہی تمھین چاہیے کہ جا کر اُنسے مقابلہ کرو اور گرفتار کرکے حاضر حضور کرو اور ہر چند کہ تم سحر نہین جانتی ہو مگر سارے طلسم مین جہان جی چاہے ظاہر و باطن و ظلمات وغیرہ مین پھرنا کوئی تمھین مانع نہوگا صرصر یہ حکم پاکر مع چارون عیارہ بچیون کے شاہ کو مجرا کرکے رخصت ہوئی خلعت رخصت ہر ایک کو ملا یہ سب چلین اور جست و خیز کرتی ہوئی قبل پہونچنے لشکر روانہ ہونے کے اس صحرا مین جو قریب لشکر مہرخ ہی پہونچین اور فکر عیاری کی کرنے لگین یہ جنگل تو عیارون کا رہنا ہی عمرو اور قران وغیرہ پھرا کرتے ہین اتفاقاً عمرو مع تین عیارون کے بارگاہ سے نکل کر واسطے بالا ددی کے جنگل مین آیا تھا کہ ایک سمت سے صدا ئے زنگولہ عیاری کی سنائی دی سب عیار اس صدا پر چلے اور آگے بڑھکر دیکھا کہ پانچ عورتین کمسن حسینہ و جمیلہ بانے عیاری کے جسم پر آراستہ کیے جوڑے ترچھے باندھے کانیان دوپٹہ کی مارے پائچون مین گرہ لگائے پانون مین قنطورے اور پتیا اوپر سینے کو بھینچے بازو پر باندھے کمندین سر سے لپیٹے پتھر کا توڑا اور کسوت عیاری لگائے نیمچے اور خنجر بران ہاتھون مین لیے تیر و ترکش اور سپر سے درست زر و زیور سے آراستہ مانگ ہر ایک نکالے اپنے سلائے سے بچھڑتی اچھل کود اور جست و خیز کرتی چلی آتی ہین کہ ابیات

وہ چھیڑ چھاڑ باہم اس طرح کی گرما گرم — کہ جنکی شوخیون سے دل کو ہو سرور نشاط
کبھی جو انگلیون کی فندق انکی دیکھے وہ — بہار بیر بہوٹی کی طرح جاوے سمٹ
مٹا دین بچھکرون سے سرزمین ایران کی — ادا و ناز سے وہ روم و شام دیوین اُلٹ
ہزارون کوس دلاور زمین کھسک جائے — کبھی جو اُنکے دبے پانون کی سُنے آہٹ

آگے سب کے تاج دلبری سر پر رکھے صرصر شمشیر زن اکڑتی اور بل کرتی کہ سینے پر دو نقابدار سر کترا نپی اکڑا اور مروڑ مین تھے دم رفتار دل کو عاشق کے پانون سے ملتی تھی آفت کے فیل ستم کے رہوار جلو مین اس شاہ خوبان کے تھے غمزہ و ادا دامن ناز کو سنبھالے تھے اور بعد اسکے وزیرزادی اسکی لعبد حسن و ناز سبزہ رنگ جٹی بھوین آفت کا پرکالہ تھی اور اسکے برابر برابر اور تینون عیارہ بچیان شوخ و شنگ غارتگر جان نام و ننگ تھین کہ سرو کو وقت خرام چٹکیون مین اُڑاتی ہین گل کو رنگ دلبری سکھاتی ہین نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمھین حسین ایسی وہ گل خندان — آن پہ مرتے تھے مہوشان جہان
ان مین اک اک یہ خوبصورت تھی — آگے آنکھیے پری کو خجلت تھی
شوخ دیدہ کوئی کوئی چنچل — چال مین انکی سیکڑون چھلبل
چال مستانہ کوئی چلتی تھی — کوئی پانون سے دلکو ملتی تھی
بکھرے جوڑون کی آن بان نئی — وہ نیا جوبن اور شان نئی
عمدہ زیور لباس سب ملبوس — خوب آراستہ مثال عروس
ناک مین کیل کوئی پہنے تھی — نتھ کسی کی تھی ایک موتی کی
سب کو بالا تبلاتے تھے بالے — طائر دل کے جال تھے چالے
نیلے ڈورے کسی کے زینت گوش — انتیان لو مین رہزن دل و ہوش
بجلیان پہنے کوئی ماہ جبین — حبت کی بالیان کسی کی تھین
ایک گل رو کی ناک مین تنکا — تنکے چنوائے حسن کم سن کا
طوق منت کا پہنے ایک پری — تھی کسی گل کے پانون مین بیڑی
نورتن تھے کسی کے بازو پر — پہنے ہیکل کوئی پری پیکر
اونچی چوٹی کسی کو دل سے پسند — مینڈھیون کا کسی کے حسن دوچند
رخ پہ چھوڑے ہوے کوئی پٹے — کوئی جوڑا ادا سے باندھے ہوے
تھی دھوان دھار ایک کی ستی — قہر ڈھاتی تھی پان کی سرخی
انگرکھا تھا کسی کے زیب بدن — قتل کرتا تھا گوٹ کا جوبن
چست محرم غضب کچون کا ابھار — تنگ کرتی دکھا رہی تھی بہار
پٹتے تھے دل کسی کے منہدی پر — فندق پاپہ صدقے تھے گل تر

عمرو نے انھین دیکھکر زفیل عیاری بجائی قران زفیل کی صدا سنکر جنگل مین جہان تھا دوڑکر عیارون پاس آیا اور عیار بچیون نے زفیل کے بجتے ہی ہوشیار ہوکر خنجر نیام سے کھینچے اور نعرے کیے اور اپنا اپنا نام لیکر حملہ کیا عیارون نے بھی نعرہ کیا اور اپنا اپنا نام لیا تاکہ آپس مین ایک کو ایک پہچان لے اور بروقت عیاری کرنے کے دھوکا نہ کھائے غرض عمرو نے بڑھکر صرصر کو روکا اور صبا رفتار نے آکر قران کو ٹوکا شمیمہ نے برق سے چشمک کی اور صنوبر نے جانسوز کو کج ادائی دکھائی تیزنگاہ سے اور ضرغام سے نظربازی ہونے لگی اور سب عیارون نے انھین دیکھتے ہی تیر عشق کھایا اور

ایک دوسرے کے تیر مژگان اور خنجر ابرو کا گھائل ہوا اور شعر عاشقانہ زبان پر لایا عمرو نے صرصر سے کہا ای جان جان بیت

اگر زلف سیاہت بر سر تاراج ایمان شد　　بفکر رہزنی افتد سیاہی گرپریشان شد

صرصر نے ایک خنجر جھپٹ کر مارا اور جواب دیا سہ

منادی میکند امروز زنار سر زلفم　　کہ بے ایمان بمیرد ہر کہ ایمان را نگہدارد

ادھر قران نے صبا رفتار سے کہا کہ ای یار دلنواز فرد

چو خنجر میزنی بر سینۂ من　　تو ئی در دل مبادا بر تو آید

صبا رفتار نے جھک کر خنجر مارا اور جواب دیا کہ بیت

سر نوشتے کہ بد افتاد بہ تدبیر چہ سود　　کس بنا خن نگشاید گرہ پیشانی

ادھر برق نے شمیمہ سے مقابل ہو کر صدا دی کہ سہ

ہزار سال پس از مرگ چون تو باز آئی　　ز خاک نعرہ بر آید کہ مرحبا ای دوست

شمیمہ نے مسکرا کر ایک نیمچہ مارا اور کہا فرد

دشمنی را ہمچو تیغ خیمہ میخواہم مدام　　سر بسنگ و تن بخاک و ریسمان در گردنش

جانسوز نے ہنگام جدال صنوبر سے عرض کیا کہ بیت

عالمے کشتہ شد و چشم ترا نازہمان　　صد قیامت شد و حسن تو در آغاز ہنوز

صنوبر نے تیوری چڑھائی اور بناز و ادا لڑتی ہوئی جب قریب آئی جواب دہ ہوئی کہ سہ

آفت صد دو د و ماتم آتش صد خرمنم　　سادہ لوحی بین کہ گوئی راحت جان منی

ضرغام جب تیز نگاہ سے لڑتا تو یہ شعر زبان پر لاتا کہ سہ

می توان پرسید احوال اسیران گاہ گاہ　　رسم یاری اینچنین نبود دست یاران واہ واہ

تیز نگاہ اسکے حال زار پر بہت ہنسی اور کہنے لگی اے نادان سہ

نغمۂ افسانۂ غمہائے خود با من مگوی　　سوختم از استماع این حکایت آہ آہ

القصہ بعد اس رمز و کنائے کے آپس مین خنجرون کی تھپکیان اور سپرون کی ادھیڑین چلنے لگیں عیار بچیون نے حلقے کمند کے جودہ گا نٹھ کے عیارون پر مارے کہ گردن اور کمر مین آکر لپٹے عیارون نے اتنا جلد سبک ہو کر جست کی کہ جیسے عینک سے نگاہ نکلتی ہے کہ سب حلقے پائون کی طرف سے نچھا ہو کر زمین مین گرے اور عیارون نے بلندی سے زمین تک اترتے اترتے پنجے مارے کہ عیار بچیان جست کر گئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دس دس قدم پر جاگرین پانچ عیار اور پانچ عیار بچیون نے انہی کو دیکھا مین دو کوس کا میدان باندھا شلانگین بھرنے لگے اور کبھی سمٹ کر گز بھر زمین سے گرد مین گتھ جاتے تھے کبھی بیٹھے بیٹھے غلتی چلتے تھے اور کبھی بھلاوے باہم دیتے تھے تیغون کی جھنکائیان دیجاتی تھین خنجرون کی جھنکار بلند تھی عیار باتک کے پیچ باندھکر عیار بچیون کی گود مین بیٹھ جاتے تھے اور بوسے لیتے تھے عیار بچیان اپنے تئین قریب پہونچاکر کاٹ کھاتی تھین دو گھنٹہ آپس مین بلا رد و رعایت جنگ حریفانہ رہی اُس وقت عیار بچیان جستین کرکے اور نعرے مارکے کہتی ہوئی کہ اے خانمان بربادان دیکھو تو ہم کس طرح تمھین ہلاک کرتے ہین ایک طرف چلی گئین اور عیار بھی ایک درہ کوہ مین ٹھہرے عمرو نے کہا کہ بھائیو مین تمھین چارون کو اطلاع دیتا ہون کہ صرصر میری معشوقہ دلنواز ہی اگر تم مین سے کوئی اسے مار ڈالے گا تو مین اُس سے بہت بری طرح پیش آؤنگا قران نے کہا صبا رفتار پر بندہ علی ہذا القیاس فریفتہ ہی اُسکی بھی حفاظت سب عیارون کو روا ہی برق نے شمیمہ کا عشق بیان کیا اور جانسوز نے صنوبر کا حال الفت مذکور کیا ضرغام نے تیز نگاہ کی نسبت سب سے سفارش کی لہذا ہر ایک کو ہر ایک کے معشوق کی شناخت ہوگئی اور سب نے باہم عہد کیا کہ کسی کو کوئی قتل نہ کرے عمرو نے کہا اسوقت کہ جب طلسم فتح ہوگا اور عیارہ بچیان گرفتار ہونگی اور مطیع الاسلام بنونگی تو صاحبقران کو اُنکے قتل کرنے کا اختیار ہی فی الحال مناسب نہین کہ ہم تم انھین ہلاک کرین یہ باہم مشورہ اور پیمان کرکے حفاظت لشکر مین مصروف ہوے اور اُسی طرف عیار بچیان بھی جنگل مین ایک جگہ ٹھہرین اور صبا رفتار نے صرصر سے کہا کہ تیرا رنگ آج مجھے اور ہی کچھ نظر آتا ہی ہونٹھ چاٹتی ہی چہرے کا رنگ زرد ہی پاؤن کہین ڈالتی ہی پڑتا ہی کہین کاکل پریشان ہی جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہی یہ کیا ماجرا ہی صبا رفتار نے کہا واری مجھ کو آپ کیا کہتی ہین ازراہ ادب حضور کو کہہ نہ سکتی تھی اب جو حضور نے چھیڑا ہی تو الامر فوق الادب کسوت عیاری سے آئینہ نکال کر ذرا چہرہ زیبا کو دیکھیے کہ صاف آثار عشق پیدا ہین آنکھون مین تری حواس مین ابتری ہی آپ کی تو وہ مثل ہی کہ اپنی بالی اور بر گنوائی صرصر نے کہا تو چ خدا نہ کرے یہ تیری ہی عادت ہی کہ جہان مردوے کو دیکھا اور پھسل پڑی تو دیوانی ہی کہ مجھپر یہ گمان کرتی ہی اور خیر اگر مین ایسا بھی کرون تو میرا عاشق آج عیاران عالم کا شہنشاہ ہی حمزہ صاحبقران کا وزیر اعظم کلید عقل و نفس ناطقہ ہی تو کیا سمجھکے ریجھی ہی اور میری برابری کرتی ہی صبا رفتار نے ہنسکر کہا کہ خفا نہو جیے تو مین عرض کرون جسپر اگر نگاہ ڈالی ہی تو نظر کردہ مولانا و مقتدانا حضرت غالب کل غالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جو جان بخش عمرو ہی اور اپنے ملک زنگبار کا بادشاہ ہی لیکن ان تینون چھوکریون نے کیا سمجھ کے اپنا حال غیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا ہی شمیمہ نے کہا کیا خوب اب جو شاہزادی سے بس نہ چلا تو اپنی خفت ہم پر مٹائی تمھاری خجالت میری
آنکھون پر ماشاء اللہ کیا ذہن کی تیزی ہی مانتی ہون آپ کو اچھا صاحب یون ہی سہی پھر عاشق مین میرے
تمنے برائی کیا تصور کی ہی ملک فرنگ کے ملکون مین ایک ملک کا بادشاہ شاگرد رشید عمرو ہی ہان جو کچھ کہو
توان دونون کو کہو صنوبر نے خفا ہو کر کہا بی شمیمہ تم مین کیا بری عادت ہی کہ اپنی بات اوپر ڈالتی ہو یہ تمھین
ایسی اودماتی ہو میرا تو عاشق تم سب سے اچھا ہی مگر مین ذرا بھی حقیقت نہین جانتی بی صبا رفتار کی کہاوت
کہ قران نظر کردہ اور بادشاہ زنگبار ہو اُسکے فرزند نے مجھ سے محبت کی لیکن وہ پڑا جان دیا کرے مین کب
سماعت کرتی ہون ایسے جو دہ ہزار مرتے ہین ہان بی تیز نگاہ کو جو کچھ کہو وہ بجا ہی یہ کلام تیز نگاہ نے
سنکر کہا اُلی گئی مجھپر ہوئی بی ہوش مین آؤ اپنے دہی کو کوئی بھی کھٹا کہتا ہی گو کہ مجھے تو ہر عام سے کچھ واسطہ
نہین لیکن جو وہ مجھ پر جان دے تو جنکی تم سب نے تعریف کی ہی اُن سب سے افضل ہی اول تو نظر کردہ
مثل قران کے اور دوسرے وزیر طلسم کشا کا جو حاکم طلسم کا ہونے کو آیا ہی سچ پوچھو تو جو شخص ساکن
طلسم ہو وہ گویا اُسکی رعیت ہی صرصر نے یہ باتین سنکر ایک قہقہہ لگایا اور کہا مبارک ہو آج سے ہم آپ کو
تسلیم کرین گے تمھاری رعیت ہم کہتے ہین خدا حضور کو سلامت رکھے کیون نہو وہی مثل ہی کہ سیان
بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا تیز نگاہ کو سب نے آڑے ہاتھون لیا اور یہ شرمائی پسینے پسینے ہو گئی اور
کہنے لگی واہ واہ تم سب نے مجھے دیوانی مقرر کیا ہی اری لوگو آپ اپنے لوٹھون کی تعریف کرو تو کچھ نہو
مین انگوڑی بیوقوف جو بول اٹھی تو سب نے ہنسی دل لگی مین اڑانا شروع کیا ای بی ایک تو مجھ
کمبخت کو سات پانچ نہین آتا یہ تمھین لوگ چرب انگ ہو کہ آپ اپنے مطلب کی کہہ جاؤ اور دوسرے
کو بیٹھ کر ہنسو صبا رفتار نے کہا جرو اتو جھاڑ کا کانٹا کیون ہو گئی اسمین جھینپنے کا اور خجلت کا کیا موقع
تھا ہماری شہزادی نے یہی کہا نہ کہ اب ہم تمھاری رعیت ہوے پھر میری جان اسمین جھینپنا کیا تم نے
آپ ایسی بات کہی نہ آسمان پر تھوکو نہ گریبان مین آئے القصہ اسی طرح کی باتین باہم دیر تک
کرتی رہین اور مقصود اس کلیات سے انکا یہ تھا کہ ایک دوسری کے عاشق کو شناخت کرے اور گویا
در پردہ باہم رعایت کرنے کی عاشقون کی نسبت سب نے سفارش کی کہ عیارون کو بباطن دوست
رکھنا چاہیئے اور بظاہر دشمنی کرنا لازم ہی غرض سب ایک سمت چلین اس عرصہ مین روتاس جادو بعد
قطع منازل قریب لشکر مہرخ پہونچا اور قیام پذیر ہوا خبر مہرخ کو پہونچی یہ بھی ہوشیاری اور بیداری
مین مصروف ہوئی اُدھر صحرا سے عیارون نے آمد لشکر دیکھی اور عیار بچیان بھی آگاہ ہوئین اور دونون
فکر عیاری کرنے لگے مگر روتاس ایک روز کسل راہ سے آسودہ ہوا اور دوسرے روز جب پیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دہقان فلک بیلچہ کہکشان کا لیکر واسطے آبیاری کشت انجم کے مزرعۂ فلک مین آیا اور شاہ خاور گشت کر کے مقام مغرب مین قیام پذیر ہوا مشعل ماہ خیمۂ زرنگاری روشن ہوئی **نظم**

از فراق شاہد شب روز را آمد زوال — وز سرشک لالہ گون این سبز مینا پر شدہ
داختہ از بسکہ شوق دیدنش روز وصال — دیدہ شد از نور خالی در تماشا پر شدہ

طبل جنگ اور نفیر سحر لشکر رو تاس مین بجا شور و غلغلۂ قتلوا بلند ہوا طائران سحر اڑتے ہوئے دربار مین حاضر ہوے اور سامنے مہ جبین کے بادب تمام بٹھہ کر اس طرح عرض کرتے تھے **ابیات**

کف عطا سے ترے ابر گوہر افشان کے — مناسبت نہ کرے طبع نکتہ سنج پسند
صدف نے ابر سے منہ کھولکر گہر مانگے — ترے کرم نے دیے بے سوال حاتم بند
نہ چشم مہر نے دیکھا کوئی ترا ثانی — سنا نہ گوش فلک نے کوئی ترے مانند
مدام تاکہ عروسان ماہ و انجم کا — ہو جلوہ گاہ لب بام آسمان بلند
ترے قبالے مین شامل عروسی ہر رہے — الٰہی تو رہے اقلیم سبعہ کا خارمد

حریف نے رزم کے ارادے پر طبل جنگ بجوایا ہے اور ارادہ بیجا رکھتا ہے مہرخ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بجے طبل جنگ خدا ہمارا نگہبان ہے اسیوقت فردن نے نائے ترکی اور نقارۂ رزمی بجایا **نظم**

بلرزید طاس فلک از صدا — برہیبت ز نقارہ آمد ندا
کہ اے نامداران میدان کین — برآرید سر دشمنان از زمین

ہر ایک بہادر خبردار ہوا اور تیاری جدال مین سرگرم تھا چار پہر رات شور ساحرون کے سحر کا اور غریو بہادرون کی اسلحہ ورزی کا تھا یہان تک کہ وہ وقت آیا کہ مشاطۂ دہر نے روے زیبائے شاہد صبح کو آئینہ خورشید دکھایا اور مانگ کو عروس دہر کے صندل سے سحر کے بھر کر جلوہ افروز عالم کیا **قطعہ**

چو زنگی شب دید روے سیاہ — در آئینۂ عالم افروز ماہ
ز داز غصہ آئینہ را بر زمین — بخندید ناگہ سحر از کمین

صبحدم فوج گروہ گروہ مہرخ اور بہار اور نافرمان وغیرہ لیکر روانہ دشت مصاف ہوئین مہ جبین مع اسد دلاور کے بہ تزک و احتشام رزمگاہ مین آئی اسوقت فوج عدو بھی بڑے دبدبے سے داخل رزم گاہ ہوئی ساحرون نے پرے جمائے دلاورون نے صف کشتی کی میدان رزم تیار ہوا نقیبون نے صداے دلکش دی کہ **ابیات**

درین رواق زبرجد ز خامۂ خورشید — نوشتہ یکد دسہ بیتے بآب زر دیدم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ ای بد دولت دہ روزہ گشتہ مستغنی	مباش غرّہ کہ از تو بزرگتر دیدم
نفسی کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت	نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم
ز حادثات جہان بس ہمین پسند آمد	کہ خوب و زشت و بد و نیک در گذر دیدم
مساز خاطر خود با جہان دون کہ درو	ہزار بادشہ ده ازین بیشتر دیدم

ای بہادران سرای فانی مقام عبرت ہی یہ میدان قتال جائے غیرت ہی نام کو لو لڑ بھڑ لو پھر کون رہا ہی اور کس کی رہے گی ۵

رستم ہی نہ اب ہی سام باقی	مردون کا فقط ہی نام باقی

یہ کہکر جب نقیب خاموش ہوے روتاس خود میدان مین نکلا اور سحر کی نیرنگیان دکھانے لگا آپ پتھر برسانے لگا بعد اسکے اولوالعزمی دکھانے کے للکارا کہ ای تمام امو تم مین کوئی ایسا ہی کہ مجھسے مقابل ہو اور میرے سحر کا جواب دے ساحران ملازمان مہرخ نے نکلکر مقابلہ آغاز کیا روتاس نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ صحرا کی طرف سے ہزار در ہزار طائر پیدا ہوے اور لشکریان مہرخ کے سر پر بیٹھے جسکے سر پر جا کر بیٹھا فوراً وہ درخت ہوگیا اور نہال قامت مین اُسکے پتے ہرے ہرے نکل آئے کونپلین پھوٹین اور ٹہنیان جھومنے لگین طائر اُنپر نشیمن گزین ہوے مہرخ اور شکیل وغیرہ ساحران نامی دستکین سحر کی دیتے تھے اور اپنے تئین بچاتے تھے اُسوقت ملکہ بہار جو تخت طاؤسی پر بزینت و زیب سوا تھی سمجھی کہ یہ سحر سنین کرتا ہی گویا روتاس تجھ پر طعن کرتا ہی کہ سب کو درخت بناتا ہی یہ سوچ کر تخت سے کود کر دوپٹے کو سر سے سنبھالتی ہوئی سامنے روتاس کے آئی اور اپنے جوڑے کو اُس آفت روزگار نے کھولکر ایک ڈبیا نکالی اور ڈبیا کو جو وا کیا اسمین ایک تیلی بہت خوبصورت ہاتھی دانت کی رکھی تھی اپنی اُنگلی کاٹ کر اُس تیلی پر خون ٹپکایا اور کہا ای سامری کی تیلی مین نے اسی دن کے لیے تجھے سر پر چڑھا کر رکھا تھا کہ طائران سحر آکر میرے لشکر پر آشیانہ کرین اور انسانون کو شجر بنائین یہ کلام بہار کے سُنکر تیلی قہقہہ مار کر ہنسی اور ڈبیا سے نکلکر غائب ہوگئی بعد لمحہ کے سب نے دیکھا کہ ایک جال بر روے ہوا پھیلا ہی اور اسقدر دراز ہی کہ منزلہا منزل گسترده دکھائی دیتا ہی اور جملہ طائران سحر روتاس اس دام مین گرفتار ہین اور وہی تیلی بہار کی ہاتھ مین چھری لیے جانورون کو جال سے نکال نکال کر ذبح کر رہی ہی اور خون اُنکا لشکریان مہرخ پر چھڑکتی ہی کہ جو جو انسان درخت ہوگئے ہین وہ سب آدمی بنے ہین یہ ماجرا روتاس نے جب دیکھا کہ تیلی نے سب کو آدمی بنایا اور بہار تیرے مقابل کھڑی ہی اگی یقین ہی کہ تجھ پر بھی حربہ کریگی اسکا سحر اُتارنا مشکل پڑے گا بڑا سخت مقابلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوگا یہ تصور کرکے اُسنے چادر جمشید کو نکالا اور پرواز کرکے برو ہوا جاکر لشکر مہرخ پر اُس چادر کو جھاڑا خاک
جمشید برسی اور اسی وقت بہار اور مہرخ اور نافرمان وغیرہ بیہوش ہوگئے اور جب سردار تمام مع ملکہ
مہ جبین اور سرخ مو اور شکیل اور دل آرام کے بیہوش ہوے لشکر مین بھگدڑ پڑگئی اور ساحران روتاس
نے ہزارون کو زندہ گرفتار کیا اور سب کو ہتھکڑیان بیڑیان اپنے سحر کی پنہا کر چادر جمشیدی کو ہلایا اور
کہا اے چادر خداوند واسطہ خداوند جمشید کا یہ سب ہوشیار ہوکر اپنی گرفتاری کا حال خراب دیکھین اُسی
وقت بہار اور مہرخ وغیرہ سب سردار ہوشیار ہوئے اور دیکھا کہ ہم سب گرفتار ہین ناچار خاموش
ہو رہے اور روتاس نے حکم دیا کہ آج سب قیام پذیر ہون کہ مین لڑنے سے خستہ بہت ہون کل
سب کو لیکر خدمت شہنشاہ مین جاؤنگا حسب الحکم لشکر نے اُسکے کمر کھولی سب قیدیون کو قید کیا
اور پہرا مقرر ہوگیا روتاس اپنی بارگاہ مین مسند عزت پر آکر متمکن ہوا اور خادم خدمتگار سب کو باہر بارگاہ
کے کہا کہ جاکر ٹھہرو صرف اپنی رنڈی کو اندر بارگاہ کے رکھ لیا اور سحر پڑھکر دستک دی کہ سوائے اُس
رنڈی کے اور جو کوئی اس بارگاہ مین آئے تو بیہوش ہوجائے کیونکہ اُسکو خوف عیاری کا ہوا کہ
ایسا نہو عیار سیان آئین الحاصل یہ تو باطمینان تمام بیٹھا مگر عیارون نے گرفتاری دور سے دیکھکر صلاح
کی اور سب بصورت مبدل لشکر مین آئے اور ضرغام نے ایک خدمتگار کو دربارگاہ پر سے الگ بلایا
اور کہا مجھے تم سے کچھ کہنا ہی جب وہ علیحدہ آیا ضرغام نے بیضہ بیہوشی مارکر اُسے بیہوش کرکے پیراہن
اُسکا اُتار لیا اور اُسکی صورت بنکر بارگاہ کے قریب آیا اور چاہا اندر جاؤن ساتھ کے نوکرون نے کہا
اندر نجاؤ منع کیا ہی ضرغام نے کہا تم کیا جانو کہ مین کس کے لیے جاتا ہون یہ کہکر اندر بارگاہ کے قدم رکھا
جیسے ہی اندر آیا بیہوش ہوکر گرا روتاس نے اُٹھکر اُسے اُٹھایا اور سحر پڑھکر جو پھونکا روغن درنگ
عیاری اُڑ گیا صورت اصلی رہگئی روتاس نے سحر سے اندر بارگاہ کے مقید کیا اور پھر بیٹھکر رنڈی
سے اختلاط کرنے لگا اسوقت جانسوز ساقی مہر طلعت اور زیبا صورت بنکر قریب بارگاہ آیا اور
خدمتگارون سے کہا مین نوکری کی خواہش رکھتا ہون اسوقت میان اکیلے بیٹھے ہین اگر کہو تو جاکر
عرض حال کرون اُنھون نے کہا اندر جانے کا حکم نہین ہی اگر تمھارا جی چاہے تو جاؤ لیکن جو خفگی ہو تو ہم
نہین جانتے جانسوز نے کہا مین اپنی کیفیت عرض کرکے ابھی آتا ہون یہ کہکر اندرون بارگاہ قدم
رکھا اور تھوڑی دور گیا تھا کہ بیہوش ہوکر گرا روتاس نے اُسکو بھی گرفتار کرکے بزور سحر روغن عیاری
اُسکا بھی دفع کیا اور کہا عیارون نے صورت بدل کر آنا شروع کیا الغرض یہ پھر اپنی محبوبہ سے ہمکلام
ہونے لگا اور ادھر برق نے دُور سے دیکھا کہ دو عیار اندر بارگاہ کے داخل ہوے مگر کچھ مطلب برآری نہوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پس یہ گرد بارگاہ کے پھرنے لگا اتفاقاً روتاس کے پاس طوالفہ ہی اُس کا خیمہ ایک طرف استادہ تھا اور اُس رنڈی کا نوکر ایک چھوکرا گڑگڑی بھر رہا تھا برق اُس کے پاس آیا اور کہا ابے سن تو ادھر تو آ کل تو نے میرے کتے کو کیون مارا تھا وہ چھوکرا حیران ہوا کہ کیا کتا کہنے لگا اجی پہچانتے بھی ہو برق کان پکڑ کے کھینچتا ہوا لیچلا کہ بچا آج مکرتے ہو چلو تو جس کے سامنے مارا ہو دیکھو تو اُس سے پوچھ کر کیا ٹھیک بناہ ہون یہ کہتا ہوا اُسے تنہائی کے مقام پر لایا اور بیہوش کر کے اُس کی صورت آپ بن کر آیا اور گڑگڑی بھرنے لگا کہ اتنے مین ایک خدمتگار آیا اور کہا تو اب تک چلم ہی بھر رہا ہی بائی جی حقہ مانگتی ہین برق نے کہا آگ تو سلگاتا ہون غرض تمباکو مین بیہوشی ملا کر چلم بھری اور خدمتگار کو گڑگڑی تیار کر کے دی کہ لیجاؤ اُس نے کہا تو آپ لیجا ہمین حکم اندر جانے کا نہین ہی برق گڑگڑی لیکر اندر بارگاہ کے گیا یہ بھی اورون کی طرح سے بیہوش ہو گیا روتاس نے اسے بھی گرفتار کیا اور سحر پڑھ کر جو دم کیا اُسکی صورت بھی اصلی ہو گئی اُس وقت اس نے کہا کیا عنایت سامری و جمشید کی ہی کہ عیار بغیر زحمت کے گرفتار ہوئے کچھ تردد بھی نہ کرنا پڑا یہ کہتا ہوا پھر اپنی مطلوبہ کے ہم پہلو بیٹھا تینون عیارون پر سحر کر دیا کہ دست و پا بجیس ہو گئے لیکن اب کی بار عمرو صورت صبا رفتار عیار بچی کی بن کر آیا اور افراسیاب کی مُہر بنا کر فرمان لکھ کر اس طرح لپیٹا کہ ہر ایک تہ مین کاغذ کی بہت باریک غبار بیہوشی بھر دیا لفافہ پر مُہر کی اور دربار گاہ پر آیا اور نوکرون سے کہا میری خبر کر دو کہ صبا رفتار شہنشاہ پاس سے آئی ہی ملازمون نے کہا ہمین اندر جانے کا حکم نہین ہی آپ خود جائیے عمرو سمجھا کہ اندر جانے مین کچھ نہ کچھ قباحت ہی جب تو یہ نہین جاتے یہ سوچ کر دروازے ہی سے پکارا کہ اے روتاس جادو منم صبا رفتار نامۂ شہنشاہ لیکر آئی ہون یہ صدا جو روتاس نے سُنی کہا اندر آؤ عمرو نے کہا نامۂ شہنشاہ کی یہی تعظیم ہی کہ دربارگاہ تک نہین آیا جاتا ہان صاحب مقرب جو زیادہ ہوتے ہین وہ یہی کرتے ہین یہ کلام جو روتاس نے سنے شرمندہ ہو کر باہر آیا صبا رفتار نے سلام کیا او نامہ نکالا کہ لیجئے اس کا جواب لکھ دیجئے روتاس نے کہا آپ اندر تشریف لیچلین اور ایک جام شراب پئین مین جواب لکھون عمرو نے کہا تم جسے پاتے ہو اندر بارگاہ کے بلاتے ہو عیارون کا تمھین کچھ ڈر نہین ہی روتاس نے کہا نہین بارگاہ سحر بند ہی جو کوئی یہان آئیگا بیہوش ہو جائیگا صبا رفتار نقلی نے کہا مین سحر نہین جانتی ہون اور عیارہ بھی ہون اسی لیے تم بلاتے تھے کہ مین بیہوش ہو جاؤن اور مین پہلے ہی سمجھی تھی کہ بہر گرفتاری عیاران تم نے کوئی تدبیر ضرور کی ہو گی پھر یہ عیاری سے بعید تھا کہ جو چلی آتی اگر آتی تو گرتی ہاتھ مُنھ ٹوٹتا روتاس نے اُسکی عقل پر آفرین کی اور بارگاہ سے سحر کو اُتارا کہ اب جو آئے بیہوش نہو اور صبا رفتار نقلی کا

ہاتھ پکڑکر اندر بارگاہ کے لایا عمرو نے دیکھا کہ تین عیار بیحس وحرکت پڑے ہین اور ایک زن حسینہ وجمیلہ زروزیور سے آراستہ مسند پر بیٹھی ہی عمرو بھی ایک جانب بیٹھا اور نامہ روتاس کو دیا لفافے سے نامہ نکالنے لگا غبار بیہوشی اُڑا اور خوشبو آنے لگی اُس نے نامہ کو سونگھا کہ یہ خوشبو کیسی ہی پس سونگھتے ہی بیہوش ہوا ادھر عمرو نے ایک بیضہ بیہوشی منھ پر اُس طوائف کے مارا کہ وہ بھی بیہوش ہوئی اس وقت روتاس کا خنجر سے سرکاٹ ڈالا بیر اُس کے شور وغل کرنے لگے آگ پتھر برسنے لگے عمرو نے رنڈی کا زیور وتار الیکن اس کے مرنے سے عیار تینون رہا ہوئے اور لوٹنے لگے برق نے جلد چادر جمشید اُس کے جھولے سے نکال کر جست کی اور سلریحہ بارگاہ پھاند کر بھاگا اور غل جو ہوا ساحر دوڑے عمرو اور دونون عیار بھی کود کر بھاگے اِدھر قیدیون پر سے سحر روتاس کا دفع ہوا اور سب چھوٹ گئے بہار اور مہرخ وغیرہ نے بزور سحر پرواز کی اور بردے ہوا جا کر ہار فلفل اور گچھے پیکان کے اور گولے فولاد کے لشکر روتاس پر مارے ابر سحر کے اُٹھے صدائین رعد آسا پیدا ہوئین کہین بجلیان گرنے لگین کہین آگ برسنے لگی بہار نے گلدستہ مارا کہ عالم بہار پیدا ہوا اور ہزار ہا ساحر دیوانہ وار صحرا کو چلا مہرخ اور شکیل نے ہزارون کو قتل کیا نافرمان اور شرخ مو نے ستارے گرائے تیر برسائے کہ نظم

برسنے لگے آگ پتھر وہان
کبھی شعلے اُٹھتے تھے ہرسمت سے
ہزارون نے دی جان افسوس سے

بلند آتش سحر کا تھا دھوان
نجاتے تھے غل بیر ہر ایک کے
بہت بھاگ کر دان سے زندہ بچے

الحاصل لشکر روتاس تباہ وبرباد ہوا اور بفتح وفیروزی مال واسباب لوٹ کر مہرخ اور مہ جبین اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین منادی نے ندا کی فوج بھاگی ہوئی کوہستان سے آئی لشکر بدستور اول دوبارہ آراستہ ہوا جشن ہونے لگا لیکن عمرو جو بھاگا اُسے خیال آیا کہ چادر جمشیدی جو عیار لے گیا ہو اس سے حیل کرنے لے یہ سوچکر جنگل مین آیا اور زنبیل عیاری بجائی ضرغام اور جانسوز حاضر خدمت ہوئے لیکن برق نہ آیا کہ اُستاد چادر جمشید چھین لین گے یہان عمرو نے ان دونون عیارون سے پوچھا کہ تم مین چادر جمشید کون لایا ہی اُنھون نے کہا ہمین قسم نمک صاحبقران کی ہی کہ ہم نہین لائے عمرو نے کہا زنبیل کی صدا پر برق نہین آیا معلوم ہوتا ہی کہ وہی لے گیا بس کو پکڑنے کے واسطے ڈھونڈھنے برق کے چلا لیکن برق جو چلا تھا اسکے ذہن مین آیا کہ اگر طلسم ظاہر مین رہونگا تو اُستاد چادر چھین لین گے اور اُستاد اپنے پاس زنبیل وگلیم وغیرہ رکھتے ہین اور میرے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جس سے سحر تاثیر نہ کرے لہذا چادر جمشید اپنے پاس رکھون اسے اُستاد کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ دون یہ خیال کرکے طرف طلسم باطن کے چلا مگر اب کیفیت سنیئے کہ عیار بیابان جنگل مین تھین اور ساتھ ساتھ لشکر روتاس کے آتی تھین لیکن انھین افراسیاب نے یہ حکم دیا تھا کہ عیارون کو پکڑ لاؤ یہ تو فکر گرفتاری عیاران کرتی تھین لشکر روتاس سے انھون نے کچھ مطلب نہ رکھا تھا ان کا اصل مطلب تو عیارون کا گرفتار کرنا تھا اسی فکر مین تھین اب روتاس جو قتل ہوا اور اس کے مرنے سے غلغلہ بلند ہوا صرصر نے کہا اے صبا رفتار بڑا غضب ہوا عمرو نے روتاس کو مارا شہنشاہ کہین گے کہ تم سب لشکر مین موجود تھین اور حفاظت نہ کر سکین جلد چلو اور عمرو کو گرفتار کرو بس سب متفرق ہو کر بہر گرفتاری عیاران چلین صبا رفتار گنبد نور کی طرف آئی اور صرصر لشکر مہرخ کی سمت گئی اور اس نے دور سے دیکھا کہ عمرو کو ڈرا پکڑے ایک مقام بلند پر کھڑا ہر طرف نگران ہی اور بیک خیال چار طرف دوڑا تا ہی صرصر نے ایک گوشے مین بیٹھ کر صورت اپنی برق کی بنائی اور جست و خیز کرتی ہوئی عمرو کی طرف سے ہو کر نکلی عمرو تو جویائے برق کھڑا ہی تھا اسے دیکھ کر جھپٹا اور قریب آکر کہا اے برق سچ بتا کہ تو چادر جمشید لایا ہی یا نہین اگر لایا ہی تو مجھے دے صرصر ہاتھ باندھ کر پاؤن پر عمرو کے گری اور کہا استاد وہ چادر آپ مجھ ہی کو عنایت کیجیے عمرو نے کوڑا اٹھایا کہ کچھ شامت آئی ہی لا مجھے دے صرصر نے پاؤن پکڑ کے عمرو کا کھینچ لیا اور گرتے وقت اسکے بچالاکی تمام ایک حباب بیہوشی مارا کہ بیہوش کر دیا اور چادر عیاری بچھا کر دو حلقون سے کمند کے دونون ہاتھ اور دو حلقون سے دونون پاؤن اور دو حلقون سے گردن و کمر کو باندھ کر ساتوان حلقہ اس طرح باندھا کہ عمرو ایک گٹھری ہو گیا صرصر نے چادر عیاری مین لپیٹ کر پشتارہ باندھ کر پشت پر لگایا اور ڈیڑھ گرہ عیاری کی سینے کے قریب لگا کر جست و خیز کرتی طرف گنبد نور کے چلی لیکن برق جو گنبد نور کی طرف چلا اُسنے دور سے دیکھا کہ صبا رفتار کو دتی چلی آتی ہی برق بہت جلد صرصر کی صورت بنا اور صبا رفتار کی طرف سے ہو کر نکلا اُس نے پکارا کہ ای شہزادی کہان چلین صرصر نے کہا الگ آؤ یہان نہ ٹھہرو صبا رفتار قریب آئی برق نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ موئے عیار بد بلا ہین ابھی مجھ سے اور عمرو سے سامنا ہوا تھا وہ سامنے جھاڑی مین چلا گیا ہی اب ایک طرف سے ای صبا رفتار تم جاؤ اور ایک سمت سے مین یہ کہکر اُس کے ساتھ باتین کرتا ہوا دوڑا لایا اور کہا دیکھو پیچھے کون آتا ہی صبا رفتار نے پھر کر دیکھا برق نے بیضہ بیہوشی مار کر بیہوش کر دیا آپ اس کی صورت بنا اور اُسے عمرو کی صورت بنا کر پشتارہ باندھ کر طرف گنبد نور کے روانہ ہوا اور بسبب چادر جمشید کے دریائے خونروان سے گذر کر شہر نا پرسان مین آیا کسی نے منع نہ کیا بلکہ دو ایک نے پوچھا بی بی صبا رفتار کسے لائی ہو اس نے کہا عمرو کو اسی طرح گنبد نور پر

چڑھ آیا یہاں ہزارہا ساحر ملازم اور رفیق افراسیاب بیٹھا تھا ناچ ہو رہا تھا شہنشاہ تخت پر جلوہ گر
تھا کہ صبار رفتار نقلی نے آکر سلام کیا اور پشتارہ سامنے ڈالدیا افراسیاب نے پوچھا کسے باندھا ہے اس نے
کہا کہ عمرو کو اور پشتارہ کھول کر عمرو کو ستون سے باندھ دیا اس عرصہ مین صرصر نے جو عمرو کو گرفتار کیا
تھا آکر پہونچی ہر طرف ایک غل ہوا کہ صرصر اور ایک عمرو کو لاتی ہی برق نے افراسیاب سے
عرض کیا کہ حضور مین جو عمرو کو لائی ہون اُس کے عقب مین کوئی عیار بشکل صرصر آیا ہوگا مین پوشیدہ
ہوئی جاتی ہون آپ صرصر کو گرفتار کر لیجئے یہ کہکر صبار رفتار نقلی تخت شاہی کے پیچھے چھپ رہی اس اثنا
مین صرصر پشتارہ باندھے حاضر ہوئی اور سامنے تخت کے رکھدیا افراسیاب نے اُس وقت ایک
ساحرہ سے اشارہ کیا کہ اُس نے صرصر کو گرفتار کر لیا اور پشتارہ جو لائی تھی اسے بھی کھولا اُس وقت
برق جو تخت کے پیچھے چھپا تھا ظاہر ہوا اور عمرو کو بندھا دیکھکر رونے لگا اور کہا ای شہنشاہ صرصر کو یہ
عیار عمرو کی شکل بنا کر لایا ہے اور آپ اُس کی صورت بن کر آیا ہے افراسیاب نے عمرو کو چھوڑ دیا اور
صرصر اصلی کو بندھوا دیا صبار رفتار نقلی یعنے برق نے صرصر کے گرفتار ہونے کے بعد چاہا کہ سب کو شراب
پلا کر بیہوش کرون لیکن صرصر نے کہا ای شہنشاہ آپ غضب کرتے ہین مین صرصر ہون ہر چند
اس نے کہا مگر کسی نے نہ سُنا اور برق نے صرصر کے پاس آکر چپکے سے کہا کہ استانی منم برق تم استاد
کو پکڑ لائین اور سب کے سامنے ننگی کھُلی پھرتی ہو کہو تو اس وقت ناک کی پھُنگی کٹوا لون یہ باتین
سن کر صرصر لگی دوہائی دینے اور برق نے حکم دیا کہ اس پر مار پڑے اُس وقت صرصر پر مار پڑنے لگی
اور صرصر نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ آپ کتاب سامری دیکھیئے کہ اس مین عمرو کون ہی افراسیاب
نے یہ بات پسند کی اور کتاب سامری منگائی اس وقت برق نے کہا حضور ایک بات لونڈی کی سُن
لیجیے مین کان مین کہونگی یہ کہکر قریب افراسیاب آیا اس نے بات سننے کو کان لگایا برق نے ایک
ہاتھ سے تاج لیا اور دوسرے سے ایک دھول ماری اور نعرہ کیا منم برق فرنگی اور جست کر کے
بھاگا افراسیاب نے حکم دیا کہ لینا جانے نہ پائے ساحر بحکم دوڑے اور سحر پڑھنے لگے ہنگامہ جو ہو
عمرو تو رہا ہو چکا تھا اُس نے لوٹنا شروع کیا اور جال الیاسی نکال کر مارا کہ حیرت کا پاندان اور
سفابہ طلائی اور کرسی ہائے جواہر نگار سب لوٹ کر داخل زنبیل کین افراسیاب گھبرا کر تخت پر کھڑا
ہو گیا اور سحر پڑھا کہ ہزارہا چیلا طلسمی دوڑا عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور گنبد کے نیچے اتر گیا ادھر برق بھی بھاگ کر
نیچے آیا ساحرون نے سحر کیا لیکن بسبب چادر جمشید کے تاثیر نہوئی اور جو ساحر گرفتار کرنے قریب
گیا چادر کی تاثیر سے شعلے جسم سے اُٹھنے لگے اور بدن مین آگ لگ گئی سب پھر آئے اور افراسیاب نے

ادھر اور صبا رفتار کو جو بندھی تھیں کھلوایا اور دلاسا دیا مگر برق اور عمرو نے شہر ناپرسان میں لوٹ شروع کی عمرو نے جال جس دوکان پر مارا فرش تک دوکان کا مع کل اسباب کے کھینچ لیا غلغلہ ہوا دوکانیں جلد جلد بند ہونے لگیں کسی راہگیر نے پوچھا ارے بھئی یہ کیا ہنگامہ ہے ایک دوکاندار نے کہا عمرو شہر میں آیا ہے لوٹتا پھرتا ہے راہگیر سمجھا کہ اکیلا کہاں تک لوٹے گا معلوم ہوتا ہے فوج لیکر آیا ہوگا یہ سمجھکر آگے چلا راہ میں جو ملا کہدیا ارے میاں بھاگو فوج آگئی لوگ قتل ہوتے ہیں یہ سن کر وہ شخص بھاگا اُسے بھاگتے دیکھکر اور لوگ بھی بھاگے جدھر گئے بھگدڑ پڑگئی سب کی زبان پر جاری ہے کہ فوج آگئی اب کوئی اپنے لڑکے کا ہاتھ پکڑے بھاگا جاتا ہے کوئی اپنی عورتوں کو لئے بدحواس ایک ایک سے پوچھتا ہے ارے بھائی کوئی ناکہ بھی کھلا ہے کدھر جائیں کوئی رو رہا ہے کہ افسوس گھر گئے لیکن بہادران درگاہ ہتھیار لگائے اپنے اپنے دروازوں پر مستعد تھے اور کرسیاں بچھائے جان دینے پر آمادہ باستقلال تمام بیٹھے ہیں لوگ آ آ کر اُن کے سامنے خبریں کہہ رہے ہیں کہ حضرت آپ بیٹھے کیا کرتے ہیں مفت جان دیجیے گا ابھی ابھی میرے سامنے جوہری بازار قتل ہو چکا ہے اور چوک لٹ رہا ہے ہم تو جاتے ہیں آپ بھی بھاگیے بہادروں نے جواب دیا کہ جناب ہم تو جو کوئی آئیگا اول تو عذر کریں گے اگر نہ مانا دیکھیے گا وہ جمکر ساکھے کی لڑائی ہوگی اور ایسی تلوار چلے گی کہ حریف کے دانت کھٹے کر دیں گے غرض کہ ایک تہلکہ عظیم برپا ہے اور عمرو اور برق لوٹتے پھرتے ہیں صرافوں کی تھیلیاں غائب ہوتی ہیں اور جوہریوں کے ڈبے گم ہوتے ہیں بساطخانہ برباد ہو رہا ہے بزازوں کی گٹھریاں ندارد ہوئی ہیں ٹھٹھیروں کے برتن لٹ رہے ہیں اسباب کوئی پھینک کر بھاگا ہے کوئی اگر جان بچا کر نہیں بھاگا ہے تو اہل محلہ کے خالی گھروں میں کود کر اسباب اٹھا رہا ہے کوئی ہتھیاروں اور اسباب کو کنوئیں میں پھینک رہا ہے کوئی تہ خانہ میں چھپ کر بیٹھا ہے کوئی کہتا ہے میرا بھائی لشکر عمرو میں نوکر ہے مجھے اُس نے سند لادی ہے میں سب کو بچا لونگا میرے یہاں چلے آؤ الحاصل یہ غوغا جب افراسیاب نے سنا کہ شہر کے لوگ بھاگے جاتے ہیں فوج اسد کی آگئی اُس نے اس وقت حکم دیا کہ ساحر جاکر جو کوئی ہو اُسے غارت کریں ساحر گنبد پر سے اتر کر چلے اور افراسیاب خود اُتر آیا حیرت نے ایک سحر کیا کہ لاکھوں اژدہا پیدا ہوا اور شہر کی طرف چلا عمرو نے سند بھی استاد کی اور برق نے چادر جمشید کی اوڑھلی اور ایک طرف ٹھہر رہا اژدہوں نے بہت لوگوں کو نگل گیا سب کو یقین بالکل ہوگیا کہ فوج آگئی اور زیادہ بھگدڑ پڑگئی اور اژدر کچھ آدمیوں کو نگل کر پھر آئے حیرت نے کہا ای شہنشاہ میں نے سب کو اژدہوں سے نگلوا لیا یہ کہہ رہی تھی کہ ایک ساحر سامنے سے پشتارہ بدوش پیدا ہوا اور افراسیاب کو سلام کیا اُس نے پوچھا پشتارہ میں کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحر نے کہا عمرو کو لایا ہون یہ کہکر لپٹارہ کھولنے لگا سب جھک کر دیکھنے لگے اُس ساحر نے یکایک جست کر کے ایک دھول افراسیاب کے لگائی اور نعرہ کیا منم برق اور دوسرا تاج لیکر بھاگا صنعت سحرساز جو وزیر تھی اُسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ سوائے افراسیاب اور حیرت کے سب بیہوش ہو گئے مگر برق اور عمرو پر کچھ تاثیر نہوئی اور صنعت نے رد سحر کیا سب ہوشیار ہوئے اُس وقت دیکھا کہ شمیمہ آئی اور سلام کر کے الگ ٹھہری شاہ نے کہا جا کر عمرو کو پکڑ لا اس نے عرض کیا کہ حضور سے جو تدبیر مین عرض کر دون اس طرح عمرو گرفتار ہوگا افراسیاب نے کہا تیلا شمیمہ نے کہا تخلیہ چاہتی ہون افراسیاب علٰحدہ پاس شمیمہ کے آیا شمیمہ نے جست کر کے پھر ایک دھپ لگائی اور نعرہ کیا منم برق اور تیسرا تاج جو ہار افراسیاب منگا کر پہنتا ہو لیکر راہی ہوا اب کی بار سرمایہ برف انداز وزیر دوم نے سحر کیا کہ سلین برف کی گرنے لگین اور وہ سردی ہوئی کہ دانت ہر ایک کے بجنے لگے اور صدہا ساحر شہر کے مر گئے سرمایہ نے سحر اپنا رد کیا اور کہا برق اور عمرو مر گئے ہون گے اُس وقت ایک ساحر بھاگا ہوا آیا اور کہا دوہائی شہنشاہ کی لوٹے لیتا ہو افراسیاب نے دستک دی کہ دیکھو تدبیر عمرو کی ہوئی جاتی ہی اُس ساحر نے کہا دیکھیے ای شہنشاہ آپ کے پیچھے برق کھڑا ہی تاج لیا چاہتا ہو افراسیاب نے پیچھے پھر کر دیکھا ادھر ساحر نے جست کی اور دھول مار کر نعرہ کیا کہ منم برق اور جو تھا تاج لیکر بھاگا اسوقت وزیر سوم باغبان قدرت نے ایک ہار اپنے گلے سے توڑ کر پھینکا کہ ہزار دن تختے گلاب کے ظاہر ہوئے اور پھولون سے گلاب کے لال خوش رنگ نکل کر اُڑے اور چار طرف عمرو و برق کو ڈھونڈھنے لگے عمرو اندر رینڈھی کے تھا اور برق کو بسبب چادر کے کوئی پاتا تھا آخر کار جب یہ دونون نہ ملے وہ لال مردمان شہر کے سرون پر بیٹھے کہ اہل شہر دیوانے ہوئے اور نعرے مستانے کرتے شعر پڑھتے صحرا کو چلے اس وقت تو عجب عالم شہر کے لوگون کا تھا کوئی کسی کے گلے مین باہین ڈالے پیار کر رہا تھا کہ بمقتضائے

نظم

کونسی جا ہی جہان تیرے نہین ای یار مست	دیکھیے جس کوچے مین پڑے مارتے ہین چار مست
میکدہ مین نشہ کی عینک دکھاتی ہی مجھے	آسمان مست و زمین مست و در و دیوار مست

یہ حالت دیکھکر باغبان نے سحر اپنا رد کیا مگر عمرو اور برق کا پتہ نہ لگا پھر یکایک برق بصورت اصل ظاہر ہوا افراسیاب نے اُسے دیکھکر کچھ سحر پڑھا سب نے دیکھا کہ ایک آئینہ بمقدار قامت انسان کھڑا ہی اور افراسیاب مثل تصویر کے قلب آئینہ مین جلوہ گر ہی برق نے دُور سے پتھر مارا اُلٹا پھر آیا اور ابرق کوہ شگاف جو تھے وزیر نے کچھ سنگریزہ ہائے سحر پڑھکر مارے کہ بڑے بڑے پہاڑ زمین سے معلق اُٹھکر طرف برق کے چلے برق کو بسبب چادر جمشید کے وہ پہاڑ کنکریان معلوم ہوئے لیکن اہل شہر پہ جو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گرے عیاذاً باللہ ہزاروں دب گئے ایک تہلکہ عظیم پڑ گیا اُس وقت عمرو دوبارہ منڈھی سے نکلا اور لوٹنے لگا مگر گلیم اوڑھے تھا ساحران زبردست تو سحر کرتے پہاڑوں کے نیچے سے نکلے اور ایسے ویسے مر گئے ابریق نے غو غا سُن کر سحر کو دفع کیا عمرو نے اب کی بار جہاں افراسیاب کھڑا تھا اس کے سامنے آکر منڈھی ٹھہرائی سب نے دیکھا کہ عمرو فقیروں کی جیسے منڈھی ہوتی ہے اُس کے اندر پلنگڑی جواہر نگار بچھا کے آرام تمام لیتا ہے اور دو پریاں پاؤں دباتی ہیں افراسیاب نے کہا عمرو بھی بڑا زبردست ساحر ہے تم میں ہے کوئی ایسا کہ جو اس کا مقابلہ کرے اور گرفتار کر لے یہ کلام سُن کر ایک ساحر طمطراق جادو نام آگے بڑھا اور سحر پڑھتا ہوا منڈھی کے اندر گیا سر نیچے اور پاؤں اوپر ہو گئے اُلٹا لٹک گیا عمرو نے اُٹھ کر کوئلے تھوڑے سے سلگائے اور ایک بوٹی اُس کے جسم کی کاٹی وہ چیخنے لگا عمرو نے کہا حرامزادے میں تیرے کباب لگا کر کھاؤں گا کیونکہ ساحروں کا گوشت مجھے بہت لذیذ معلوم ہوتا ہے یہ کلام سُنکر ساحر بہت خائف ہوئے اور بھائی طمطراق جادو کا کہ بنام وقواق جادو معروف تھا دوڑا آیا اور کہا اے عمرو میرے بھائی کو نہ کھا چھوڑ دے میں تجھے ہزار اشرفی دوں گا عمرو نے کہا پانچہزار اشرفی لوں گا اُس نے کہا اچھا پانچ ہزار اشرفی لے مگر چھوڑ دے اور اشرفیاں منگا کر سامنے منڈھی کے ڈھیر کر دیں عمرو نے اُس وقت طمطراق کو منڈھی سے چھڑایا اور بیہوش کر کے زبان تھوڑی سی کاٹ لی اور منڈھی سے ہاتھ نکال کر جال مار کر اشرفیاں کھینچ لیں اور طمطراق کو باہر ڈال دیا وقواق نے بھائی کو اپنے اُٹھایا دیکھا تو اُس سے بولا نہیں جاتا ہے زبان کٹی ہے بس غضبناک ہو کر ہزاروں طرح کے منڈھی پر سحر کیے کبھی تیھر سے منڈھی کو چھپا دیا اور کبھی آگ سے پوشیدہ کر دیا مگر کچھ نہ ہو سکا اس وقت عمرو نے منڈھی کے چاروں ستون پکڑے اور اُکھیڑ کر چھتری کی طرح سر پر لگائی اور ایک طرف روانہ ہوا اس وقت منڈھی مثل ایک گیند کے ہو کر روانہ ہوئی اور عمرو اُس کے اندر چلا اور برق بھی ساتھ ہوا افراسیاب نے کتاب سامری میں دیکھا مگر کچھ نہ معلوم ہوا اور کہا ہم بھی جاتے ہیں یہ کہکر ایکطرف روانہ ہوا اسوقت دیکھا کہ آندھی تیرہ و تار آئی اور ہزاروں گھنٹے اور ناقوس بجتے ہوئے بر روے ہوا سنائی دیے اور سواری بڑے عزم و شان سے ایک اور افراسیاب کی آئی سب نے تعظیم کی افراسیاب نے اُس افراسیاب سے جو آئینہ میں جلوہ گر تھا کہا کہ اے ہم شبیہ جاؤ تمھیں بڑی تکلیف ہوئی اور عیاروں نے سخت بے ادبی کی یہ کہنا تھا کہ افراسیاب جو آئینہ کے اندر تھا غائب ہو گیا اور افراسیاب اصلی نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ برق کے پاس چادر جمشیدی تھی اس سبب سے سحر تاثیر نہ کرتا تھا اور تجھے کیا ضرورت شدید ایسی تھی کہ تحفۂ طلسم اور لباس خداوند کو جا کر لایا یہ اُسی کی شومی تھی جو ہم شبیہ نے تیری دھولیں کھائیں

اگر تو اپنے ہم شبیہ کو چھوڑ کر چلا نہ جاتا تو یہی حال تیرا ہوتا راوی کہتا ہی کہ عیارون نے صرصر وغیرہ کا جو چھوکا کر دیا تھا تو افراسیاب نے اپنے بائین ہاتھ کو دیکھا تھا اس مین معلوم ہوا تھا کہ دوپہر اس وقت کے تجھپر سخت ہین ذلت حاصل ہوگی اگر یہان ٹھہریگا چاہیے کہ اس جگہ سے ٹل جا بس افراسیاب نے یہ معلوم کرکے ایک دستک دی تھی اور آہستہ سے کہا تھا کہ ای ہم شبیہ آؤ اُسی وقت ہم صورت اس کا آیا اور یہ خود غائب ہوگیا ساحران درباری ہنگامہ پردازی مین عیارون کی مصروف تھے کسی پر ظاہر نہ ہوا کہ شہنشاہ طلسم ہی یا کوئی اور ہی جاننا چاہیے کہ افراسیاب کے دہنے ہاتھ مین حال بہبودی اور فلاح معلوم ہوتا ہی اور بائین ہاتھ مین اُسکی ذات کا حال بدی اور شر فساد و ذلت و ادبار ظاہر ہوتا ہی اور سات شخص نہایت زبردست اور معزز طلسم ہین کہ اُن کے ہمزاد دریائے نیل مین رہتے ہین اور جب تک وہ ہمزاد نہ مارے جائینگے وہ ساتون شخص بھی نہین قتل ہونگے چاہے اُنھین ہزار مرتبہ عیار بیہوش کرین ازانجملہ اُن آدمیون مین سے افراسیاب اور حیرت بھی ہین کہ صدہا مرتبہ عیار اُنھین بیہوش کرینگے مگر قتل نہ کرسکینگے اور باقی حال ہمزادون کا بروقت ملنے روزنامچہ میرسجر کے طلسم کشا اور عمرو کو بیان ہوگا آمدم برسر مطلب افراسیاب عیارون کی شورش دیکھکر غضبناک ہوا اور عیار بچیون سے خطاب کیا کہ نالائقان تم کو مین نے اسی واسطے بھیجا تھا کہ سارا شہر عیار آکر برباد کردین صرصر نے عرض کیا کہ ای بادشاہ عالیجاہ کنیز حسب الارشاد عمرو کو پکڑ لائی تھی اور عمرو شہنشاہ عیاران ہی آسان نہین ہی کہ کوئی اُسے گرفتار کرے لیکن حضور نے اُس وقت میرا عرض کرنا پذیرا نہ فرمایا اور اُسے چھوڑ دیا اب جیسا ارشاد عالی ہو بجا لاؤن افراسیاب نے کہا برق دریائے خونروان کے پار اُتر جائیگا اور عمرو نہ جاسکے گا کس لیے کہ اُس کے پاس تحفۂ طلسم نہین ہی اور اگر اس دروازے سے عمرو نکل کے جائیگا کہ جدھر سے اسد داخل اس شہر مین ہوا تھا البتہ دریا نہ پڑیگا مگر جہان اب لشکر عمرو ہی اس مقام سے پھر فاصلہ اتنا ہی ہوجائیگا کہ جیسا اسد نے راستہ طی کرکے اپنے تئین یہان پہونچایا ہی الحاصل جس طرف سے عمرو جائے اُسے جاکر گرفتار کرلے اور جب گرفتار کرنا تو ایک اپنی عیار بچی سے کہلا بھیجنا اور تو عمرو کو لیکر دریا کے پار جاکر ٹھہرنا کہ مین آکر سامنے مہرخ وغیرہ کے قتل کرونگا صرصر یہ حکم پاکر روانہ ہوئی اور افراسیاب پھر اہل دربار کی جانب مخاطب ہوا اور کہا کیا سخت مشکل ہی کہ جسے واسطے گرفتاری بہار بھیجتا ہون وہ مارا جاتا ہی ایسا کوئی نہین جو بہار کو پکڑ لائے اُس وقت ایک ساحر نمرود جادو نام اپنے مقام سے اُٹھا اور عرض کیا کہ بہار کی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ وہ ملازمان شہنشاہ سے گرفتار نہ ہوسکے مین جاتا ہون اور اُسے ابھی حاضر کرتا ہون افراسیاب نے کہا اچھا جاؤ فوج و لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمراہ لو نمرود نے کہا ہمارا اس قابل نہین ہو کہ جس پر مین فوج لیکر جاؤن اور دوسرے لشکر کی کثرت سے عیار شناخت نہین ہو سکتے اور اگر فتور کرتے ہین مین خود تنگا بھی سا تھ نہ لون گا اور بارگاہ مہرخ مین گھس کر بہار کو گرفتار کرون گا دیکھون میرا کوئی کیا کرتا ہی یہ کہکر بند در شہر پر واز کر کے روانہ ہوا لیکن حال برق کا سنیئے کہ یہ جو شہر سے نکل کے چلا دریا کے پار بسبب چادر کے چلا آیا واضح ہو کہ شہر نا پرسان کے چالیس دروازے ہین ہر طرف کی راہ ہر ایک دروازے سے ہی بعض دروازے ایسے ہین کہ طلسم ظاہر مین بغیر دریا کے اترے آدمی آتا ہی اور بعض در ایسے ہین کہ بیرون طلسم جا ہے تو ادھر سے چلا جاے اور بعض در ایسے ہین کہ بغیر دریا کے اترے کوئی طلسم ظاہر مین نہین آسکتا ہی لہذا صرصر جو چلی خیال مین آیا کہ شاید عمرو اسی طرف سے گیا ہو کہ طلسم ظاہر مین پہونچ گیا ہو تو چاہیئے کہ مین بھی اُسی طرف سے چلون اور ڈھونڈھتی ہوئی دریا کو اُترون اس راہ مین جہان کہین عمرو ملے تو گرفتار کرون اور اُس مین یہ فائدہ ہو کہ عمرو جو اُس طرف سے آیا ہو گا اور تو طلسم ظاہر کی طرف سے چلے گی عین مقابلہ پر عمرو کے پہونچے گی یہ مضمون تجویز کر کے پہلے طلسم ظاہر مین آئی لیکن یہان کا حال سنیئے کہ برق جو پہلے آیا ہو اُس کو شمیمہ اور صنوبر اور تیز نگاہ ملین اور سب نے برق کو گھیر ا نیچہ چلنے لگا برق گو کہ اکیلا تھا مگر سب کو جواب دیتا تھا اُس وقت جانسوز بھی آگیا اور دونون لڑ بھڑ کر نکل کے چلے اور برق ایک طرف ہو گیا اور جانسوز ایک طرف چلا برق کو یہ خیال ہو کہ چادر میرے پاس ہی کوئی لے نہ لے اس لیے الگ رہتا ہی لیکن جانسوز کو عیار یحون نے پھر اکیلا پا کر ہر طرف گھیر لڑائی ہونے لگی صنوبر نے کمند پشت پر سے لگائی جانسوز جست کر کے نکلا تھا کہ شمیمہ نے دوسری سمت سے کمند ماری جانسوز الجھ کر گرا تیز نگاہ نے بیضہ بیہوشی لگا کر بیہوش کر دیا اور پشتارہ باندھ کر صنوبر سے کہا تم اسے دربار شہنشاہ مین لیجاؤ ہم دونون اور عیارون کی فکر مین جاوینگے صنوبر پشتارہ لیکر روانہ ہوئی اور وہ دونون اور طرف چلین لیکن صنوبر کو پشتارہ بدوش ضرغام نے جاتے دیکھا کوس بھر آگے جا کر ایک جھاڑی مین چھپ کر بیٹھا اور کمند کو دور تک پھیلا کر خس پوش کر کے سر کمند کا اپنے ہاتھ مین رکھا کہ صنوبر جب قریب کمند کے پہونچی دل اُسکا دھڑکنے لگا اور حفظ ماتقدم کی راہ سے پکار کر اُس نے کہا کہ ای عیار مین نے تجھے پہچانا ضرغام سمجھا کہ یہ تجھے پہچان گئی چاہا کہ جھاڑی سے نکل کر اس کے مقابل ہون پھر خیال آیا کہ شاید یہ مکاری کرتی ہو ابھی ذرا ٹھہر و اسی فکر مین تھا کہ صنوبر نے پتھر فلاخن مین رکھکر مارا کہ ضرغام کے برابر آکر گرا یہ سمجھا کہ بیشک یہ مجھے پہچان گئی چاہتا تھا کہ باہر جھاڑی کے نکلے اس وقت صنوبر نے دوسرا پتھر دوسری سمت لگایا ضرغام کو یقین ہوا کہ تقدم بالحفظ کرتی ہی چپکا بیٹھا رہا صنوبر نے خوب خوب امتحان کر لیا سمجھی کہ جنگل سنسان ہی اس سبب سے دل تیرہ خوفناک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوتا ہی بس جست کرکے بیچ مین کمند کے جا کر اُتری اور چاہا کہ دوسری جست کرکے اس راہ خطرناک سے گذر جاؤن ضرغام نے ایک ڈھڑ کا شیر کی صدا کا بنا کر مارا کہ صنوبر جھجکی اور ضرغام نے کمند گھسیٹی حلقے ہو بچی ہوئے اور صنوبر گری ضرغام جھپٹ کر آیا اور حباب بیہوشی لگا کر اُسے بیہوش کر دیا اور جانسوز کو پشتارہ سے کھول کر ہوشیار کیا اور چاہا کہ صنوبر کو باندھے اسوقت صرصر جو عمرو کو ڈھونڈھتی آتی تھی اس طرف آنکلی اور صنوبر کو گرفتار ہوتے دیکھا نیمچہ کھینچ کر دوڑی کہ باشیدا اے ناعیاران کہان جاؤگے میرے ہاتھ سے ضرغام اور جانسوز بھی خنجر پکڑ کر مقابل ہوئے اور کہا اُستانی صاحبہ جس دن اُستاد تمھین پکڑ لیجائین گے داد دلوائین گے چکی پسوائین گے ہمارے اُستاد روٹی کپڑا اپنی کسی زوجہ کو نہین دیتے ہین اور رات بھر پاؤن دلواتے ہین صرصر نے کہا تمھارے اُستاد کو گھڑی گور مین تو یون سوؤن جوانا مرگ استانی تمھاری کون ایسی تیسی ہی اور بہ غیظ و غضب یہ کلمات کہکر لڑنے لگی اور تیغے مثل برق کے چلنے لگے صرصر لڑتی ہوئی قریب صنوبر کے آئی اور ایک بیضہ دافع بیہوشی منھ پر مارا کہ صنوبر کو چھینک آئی اور ہوشیار ہوئی پھر تو برابر سے مقابلہ شروع ہوا لیکن صرصر بہر گرفتاری عمرو آئی تھی اس کو عرصہ ہوتا تھا اس سبب سے جست کرکے ایک طرف چلی اسے جاتے دیکھکر صنوبر بھی ایک سمت روانہ ہوئی مگر صرصر متلاشی عمرو تھی دریاے خونروان سے تلاش کیا جب پار اُتری ایک مقام پر دیکھا کہ عمرو دریا سے چاہتا ہی کہ پار اُترون لیکن راہ نہین ملتی بھٹکتا پھرتا ہی صرصر نے سر راہ ایک رومال پھینک دیا جب عمرو اس طرف آیا دیکھا کہ رومال محمودی کا پڑا ہی اور اُس کے گوشون مین کچھ بندھا ہی عمرو نے اسے اُٹھا کر دیکھا اس کے ایک گوشے مین بچاس اشرفیان تھین اور ایک کونے مین کچھ روپے اور پیسے اور ایک کونے مین چکنی ڈلیان اور الائچیان بندھی تھین رومال سارا عطر مین بسا تھا عمرو سمجھا کہ یہ طلسم باطن ہی ساحران معزز اس جانب سے گذرتے ہین کسی شوقین کا یہ رومال گر پڑا ہی اُس نے اشرفیان اور روپے وغیرہ کھول کر چاہا داخل زنبیل کرون کہ رومال جو عطر مین بسا تھا اُس کی خوشبو سے دماغ بس گیا اور عمرو چکر کھا کر گرا صرصر جو پوشیدہ تھی نعرہ کرکے قریب آئی اور پشتارہ عمرو کا باندھ کر دریا سے بموجب حکم افراسیاب پار اُتری اور چاہا کہ کسی عیار بچی کو زنبیل بچا کر بلاؤن اور شہنشاہ کو اطلاع دون اسی فکر مین تھی کہ اُسے برق نے دور سے دیکھا بس فوراً اپنی صورت تیز نگاہ کی بنائی کہ زلفین دونون رخسارہ پر آراستہ کرکے دھانی دوپٹہ اوڑھ کر لبون کو مسی آلود کیا اور کھوٹا پان کا جمایا اور کسوت عیاری سے خون ایک بوتل مین جو بہر عیاری بھر رکھا تھا نکال کر بتقوے کے ہاتھ اور پاؤن اور ایک سر مع گردن کے بنا کر اپنے

سر پر گردن مقوت کی لگائی اس کی رگون مین خون تازہ بھر دیا اور سر اور چہرہ اپنا اندر اُس گردن کے چھپا لیا اور سر مقوت کا اس گردن پر لگا کر گردن سے جدا کر کے صرف تسمہ ایک لگا رہنے دیا اور وہی دست و پا بھی مقوت کے پوست تازہ سے منڈھے ہوئے ہاتھ پانؤن پر لگا کر اصلی اعضا چھپا کر سب کو جدا جدا کر کے باین ہیئت مجروحانہ و مقتولانہ گذرگاہ صرصر تجویز کر کے پڑ رہا صرصر جو عمرو کو لیے اپنی ساتھ والی عیارہ کو بلانے کی فکر مین ادھر آئی دیکھا ایک لاش پڑی ہی جس کے ہاتھ اور پانؤن کٹے ہین اور خون تازہ رگون سے جاری ہی سر جدا ہی نرخرہ کٹا ہی صرف تسمہ گردن مین لگا ہی یہ دیکھکر جب قریب آ کر غور سے دیکھا تو تیز نگاہ اپنی عیاریجی کو پایا ازبسکہ یہ سب بہلین آپس مین ایک دوسرے کو کہتی ہین اور محبت ہر ایک کو باہم کمال ہی بس دیکھتے ہی دل صرصر کا اُمنڈ آیا اور کہا افسوس موے عیارون نے میری بہن کو مارا اور بیتیابانہ روتی ہوئی ہاے میری بہن تیز نگاہ تم مجھ سے جدا ہو گئین یہ کہکر شیشتارہ عمرو کا پٹاک کے لاش سے لپٹ گئی اور لگی بین کرنے یہ تو لپٹی ہوئی رو رہی تھی کہ یکایک کٹی ہوئی گردن سے ایک دھار خون کی نکلی اور صرصر کے منہ پر پڑی کہ تڑاق سے چھینک آئی اور بیہوش ہوگئی برق نعرہ کر کے اُٹھا اور چادر عیاری بچھا کر صرصر کو اُس چادر پر لٹا دیا اور عمرو کو پائینی بٹھایا پانؤن صرصر کے آغوش عمرو مین رکھدیے اور فتیلہ بیہوشی صرصر اور دوسرے ہاتھ سے عمرو کو سونگھایا کہ دونون ہوشیار ہوے اور برق نے سامنے صرصر کے آ کر کہا کہ اُستانی مین آداب عرض کرتا ہون واہ دلن دہاڑے آپ اُستاد کو میرے بیے جنگل مین پڑی ہین کوئی باغ میسر نہین تھا تو خیمے مین چلی آئی ہوتین یہ بدتمیزی حضور کو نہ چاہیئے ادھر سے اس نے یہ کہا اور عمرو کی جو آنکھ کھلی صرصر کو اپنا ہم بستر دیکھا ای جان جہان و آرام دل مشتاقان کہکر لپٹا کہ ؎

نہال عیشم از وصالش بر آورد	زبخت خویش برخوردارم امشب

صرصر نے جو یہ حال اپنا دیکھا کہا موے حرامیو تم بڑے غضب کے ہو اور ایک دولتی سینے پر عمرو کے لگائی کہ دور جا کر گرا عمرو پکارا کہ بیت لاتین چلین گی سینے پہ اپنے شب وصال ٭ کیا کیا نہ عمل مچائینگی خلخال پائے دوست ٭ صرصر شرما کر ایک طرف جست کر کے چلی گئی اور عمرو نے برق کا ہاتھ پکڑ کے کہا بیٹا مین تجھ سے چادر جمشیدی نہ لون گا بارگاہ مین آ کے بہلا کر بارگاہ مین لایا برق نے چادر و تاج افراسیاب کے مہ جبین اور اسد کو نذر دیے اسد نے وہ تاج عمرو کو دیے اور مہ جبین نے لاکھ اشرفیان انعام برق کو دین اور بہار نے پچاس ہزار اشرفی عنایت کین سرداران نامی نے رطب اللسان تعریف کی ہر طرف سے آفرین آفرین کی صدا بلند تھی کہ مصرعہ تبارک اللہ ازین

فتنہ ہا کہ تست + ساقیان مہوش پیمانہ شراب سرخوش سے کر مجلس افروز اس محفل خلد شاکل کے تھے اور مغنی بصد طرب نغمۂ دلکش سناتے تھے کہ ابیات

صبح دولت میدمد کو جام ہمچون آفتاب
فرصتی زین بہ کجا باشد بدہ جام شراب

خانہ بے تشویش و ساقی یار و مطرب بذلہ گو
موسم عیش ست و دور ساغر و عہد شباب

شاہد و ساقی بدست افشان و مطرب پاکوب
غمزۂ ساقی ز چشم می پرستان بردہ خواب

اُس وقت عمرو نے برق سے کہا اسے فرزند مین اس لیے تجھ سے چادر جمشید مانگتا ہون کہ حکم صاحبقران
یہ ہی کہ ایسی اشیاے نادرہ سے اور تبرکات انبیا علیہم السلام سے بغیر ضرورت شدید کے کوئی کام
نہ لینا اور تم چادر پاتے ہی شہر ناپرسان مین چلے گئے اور افراسیاب سے مقابل ہوئے اگر ایسا مین جانتا
تو گلیم اوڑھکر اب تک سب کے سر کاٹ ڈالتا اور طلسم فتح کر لیتا پس تمھین چاہیے کہ صرف عیاری
کرکے معین اور یاور طلسم کشا کے رہو اور چادر جمشید مجھے دو برق نے کہا مجھے چادر کیا کرنا ہی انشاء اللہ ہزارون
ساحرون کو بغیر چادر کے قتل کرونگا یہ کہکر وہ چادر جمشید عمرو کے حوالے کی یہان تو یہ صحبت گفت و شنید
ہو رہی تھی کہ یکایک صداے مہیب آئی اور ایک پنجہ چمک کر گرا نعرہ بلند ہوا کہ منم نمرود جادو اور
بہار جادو کو پکڑ کے لے چلا اہل دربار مہرخ وغیرہ کھڑے ہوگئے اور ہزارہا ناریل اور ترنج اس پنجہ
پر مارے لیکن وہ دست ساحر زبردست تھا کچھ تاثیر نہ ہوئی اور بہار کو وہ پنجہ لیکر ایک پہاڑ پر آیا
عمرو اور سب عیار بھی دوڑے گئے اُس وقت نمرود نے پہاڑ پر سے بزور سحر ایک نہیب دی کہ ای فرقہ
نمک حرام یہ نہ کہنا کہ نمرود چھپا کر بہار کو پکڑ لے گیا مین یہان ٹھہرا ہون تم مین سے جسے حوصلہ ہو وہ
آکر چھین لے یہ نعرہ کر کے ایک پتلا سحر کا قلۂ کوہ پر مقرر کر دیا کہ جو کوئی آئے ای پتلے مجھے خبر کر دینا اور
آپ پہاڑ پر بزور سحر فرش بچھا کر بیٹھا بہار اس کے سحر سے بیہوش ہوگئی تھی اس کو ایک طرف لٹا دیا
اس عرصہ مین عمرو ایک ساحر کی صورت بن کر آیا اور کاسہ جواہر کا جس مین دانے انار کے نہایت
خوشرنگ برابر بیضہ مرغ کے تھے ہاتھ مین لیکر پہاڑ پر چڑھ آیا پتلے نے منع کیا کہ یہان نہ آؤ عمرو نے نہ مانا
اُس وقت پتلا پکارا کہ ای نمرود ہوشیار ہو جاؤ کہ عمرو آیا نمرود یہ صدا سُن کر گویا ہوا کہ آنے دے پتلا
خاموش ہو رہا اور عمرو نمرود کے پاس آیا سلام کیا اور کہنے لگا ای نمرود پتلا تمھارا جھوٹا ہی مین افراسیاب
کا ملازم ہون یہ دانے انار کے باغ سیب سے آئے تھے اتنے تمھین بھیجے ہین یہ کلام سُن کر نمرود بہت
ہنسا اور کہا ای عمرو تو بڑا مکار ہی مین تیرے فقرے مین نہ آؤن گا دیکھون کس طرح کے دانے ہین یہ
کہکر کاسہ ہاتھ مین لیا دانے انار کے دیکھے کہ ایسے کبھی نہ دیکھے تھے ہاتھ مین اُٹھا کر بغور دیکھنے لگا مین ۱۸

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے بھاپ نکلنے لگی اور یکبار یک دھوان نکل کے دماغ مین گیا کہ چھینک آئی اور بیہوش ہوا عمرو نے فوراً
سر کاٹ ڈالا غل و شور ہوا اور تاریکی پھیل گئی بعد تھوڑی دیر کے صدا آئی کہ کشتی مارا نام من نمرود جادو بود
اور ایک طائر خوشرنگ اس کے سر سے نکل کے طرف افراسیاب کے گیا اور بہار رہا ہوئی عمرو کو لیکر لشکر
مین آئی سب نے خوشی کی جلسۂ انبساط آغاز ہوا مگر طائر نے جاکر افراسیاب سے حال نمرود بیان کیا
اور جل گیا اسوقت حیرت نے اصرار کیا کہ مین ضرور بہر مقابلہ حریف جاؤن گی ساحران نامی کو ساتھ
لون گی افراسیاب نے اجازت دی حیرت کارسازی لشکر مین مصروف ہوئی مگر حال لقا کا سننے
کہ پہلے ذکر ہوا تھا کہ سلیمان عنبرین موے کوہی نے نامہ بھیجا تھا کہ کسی کو بہر مدد خداوند بھیجو تو
افراسیاب نے حسینہ جادو کو حکم دیا تھا کہ تم جاؤ مگر حسینہ اپنے مقام پر آکر بیمار ہو گئی لقا پاس نہ پہونچی
عرصہ جو ہوا سلیمان نے دوسرا نامہ اسی مضمون کا لکھکر پہاڑ پر رکھوا کر نقارہ بجوایا چنانچہ پاس افراسیاب
کے اسوقت نامہ لایا کہ حیرت کارسازی مین مشغول تھی افراسیاب نے نامہ پڑھکر ایک سردار لشکر سے
اپنے حکم دیا کہ اے سرمست جادو تم جاؤ اور خداوند کی مدد کرو سرمست حکم پاکر اپنی جگہ پر آیا اور فوج لیکر
قریب بارہ ہزار ساحر کے سمت کوہ عقیق بڑے کر و فر سے روانہ ہوا

داستان روانہ ہونا سرمست جادو کا واسطے مدد لقا کے اور مقابلہ کرنا امیر سے اور عیاری چالاک بن عمرو کی اور لشکر کشی کرنا حیرت کا با فواج قہار لشکر مہرخ پر اور مدت دراز تک مقابلہ کرنا سحر کی لڑائیان باہم ہونا اور عیاریان کرنا عیارون کا اور عیار بچیون کا للمؤلفہ

کدھر ہے تو اے ساقی لالہ فام
طلسمات کا رنگ دکھلا دیا
شجاعت کے ساغر مین دے مین شتاب
رہے سکۂ نقد جان کا رواج
گرجتے ہین پھر رعد آسا نقیب
رہے کھیت رن کا ہر اک لہلہا
فسون سازیان حیلہ پردازیان
ترے رند کے دل کا ہے یہ علاج
بیا بشنو اے ہمدم راستان

شراب شجاعت کا دے ایک جام
مرے ساقیا آج تیرا ہی دور
دکھا جوہر تیغ کی پھر بہار
گھٹا کالی کالی سپر کی اٹھی
شجاعون کو جام شہادت نصیب
کھلین نخل قامت پہ گل زخم کے
ہر اک سمت پھر دکھین عیاریان
دکھاؤن مین پھر معرکہ جنگ کا
کہ باز آمدم بر سر داستان

ترے جام نے ساقی مہ لقا
پلا دے مے سرخ کا جام اور
چمکنے لگے برق شمشیر آج
چلی آتی ہی فوج اڑتی ہوئی
برسنے لگے خون کا دونگڑا
بہے خون کی نہر ہر سمت سے
نہ کر مے کے دینے مین کچھ دیر آج
ملے جام گر خون کے رنگ کا

چہرہ پردازان عروس شجاعت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وآرائش دہندگان شاہد رعنائے جلادت سواد زلف لیلائے بیان کی زینت شانۂ تقریر سے اسطرح فرماتے ہین اور خال سیاہ نکات تحریر کو رخسار آئینہ تمثال محبوبہ قرطاس پر یون بتاتے ہین کہ جب حیرت بہر مقابلہ مہرخ عازم سفر ہوئی ساحران طلسم مثل گلنار جادو و طولان بن شہاب جادو اور شہاب اژدر گیر جادو و قتیل جادو و شگوفہ جادو و قیماس جادو و معمور جادو وغیرہ ستر لاکھ ساحر ہمراہ رکاب کمر باندھ کر چلنے پر طیار ہوئے افراسیاب نے اپنے دو وزیرون ابریق کوہ شگاف اور سرمایہ برف انداز کو ساتھ کر دیا زمرد جادو اور یاقوت جادو وزیر زادیان چنور بال ہما کا سر پر جھلنے لگین اور ملکہ حیرت سوار ہوئی تخت اسکا ایک ابر کے اندر غائب ہو گیا اور ہزارون نقارے طلسمی بجنے لگے اور مثل بنگلے کے معلوم دیتا تھا اور وہ بنگلہ دنیا نگار تھا ہزارہا کرسیان یاقوت نگار اُس مین بچھی تھین بیچ مین تخت جواہر آگین آراستہ تھا اور مثل شعلۂ جوالہ کے جسم حیرت کا اس تخت پر منور اور روشن دکھائی دیتا تھا آگے بنگلے کے ناقوس اور گھنٹے از خود بجتے تھے صدا سامری کے جم بولنے کی از خود بلند تھی اور جب حیرت اشارہ کرتی طولان بن شہاب ایک ترنج فلک کی طرف اچھالتا تھا اور وہ ترنج شق ہوتا تھا اور ہزارون توپین چھوٹنے کی صدا آتی تھین اور لاکھون ستارے ٹوٹ کر گرتے اور سر پر حیرت کے نثار ہوتے تھے اور ہبرد آزمایان عرصۂ جلادت مرکبہائے برندپر سوار کہ جن کے اسلحہ کی صدا سے شور الامان از زمین تا آسمان بلند ہر ایک ذی رتبہ خود پسند ساحران نامی مبارزان گرامی روانہ تھے

نظم

سپہ را چو حیرت بمیدان کشید
بنجوف در جا ماہ و ماہی فتاد
بپوشیدہ درع و کمر بستہ تنگ
بفتراک زین بستہ از ردی کین
بخون ریختن نیجہ را باز کرد

صف لشکر ساحران بستہ دید
بہ پشت سمند فلک اقتدار
بباز و کمانہا تیر کشش خدنگ
تزلزل ز لشکر فتاد آنچنان
بہ تیغ و خدنگ آزمان ساز کرد

چو لشکر قدمہا بمیدان نہاد
بگشتہ ہزبران جنگی سوار
کمند چو زلف عروسان چین
کہ کرد آسمان روز محشر گمان

خلاصہ کلام بڑے جوش و خروش سے مثل دریاے زخار وہ لشکر قہار روانہ ہوا اور بعد قطع منازل قریب پشتۂ رنگین حصار پہونچا مہرخ اور مہ جبین دربار مین بصد آئین جلوہ فرما تھین کہ گھنٹون کے بجنے کی صدا آئی اور نقارون کی آواز نے زمین ہلائی سب سردار باہر نکل آئے فوج ساحران کی آمد دیکھی اور سواری حیرت کی نظر آئی سب الحفیظ والامان پکارے اور مہرخ وغیرہ بدحواس ہو گئین لمبل پڑ گئی لیکن حیرت کی بارگاہ میدان رزم کا فاصلہ درمیان لشکر حریف دیکھکر استادہ ہوگئی سو کلس یاقوت نگار چمکنے لگے اور منزلون تک سیخمے

ساحرون کے استادہ ہوگئے بازارین کھل گئین جابجا خرید و فروخت ہونے لگی بارگاہ کے روبرو اردوئے معلی کا طور ہوا نقشہ ہی کچھ اور ہوا حیرت اتر کر داخل بارگاہ ہوئی اور تخت حکومت پر بیٹھی گرد گردن کش ساحران سامری فش زیب دہ کرسی و دنگل ہوئے آباد تہمتنون کے جنگل ہوئے عیار بچیان بھی صحرا سے آکر حاضر دربار ہوئین اور انتظام کرنے لگین یہ تو اس جگہ فکر جنگ و جدال مین مصروف ہین مگر ع ازین قصہ یکدم فراموش کن + رجائے دگر داستان گوش کن + سرمست جادو کا اول حال بیان کیا جاتا ہی کہ بارہ ہزار ساحر لیکر بہ تزک و احتشام بہر مدد لقا سمت عقیق کوہ رہ نورد ہوا تھا بعد طے راہ طلسم سے باہر نکلا اور حوالی کوہ عقیق مین پہونچا اس جگہ صحرائے سبز و خرم پاکر ہوائے صید افگنی دل مین سمائی دامن کوہ مین خیمہ استادہ کیا فوج کو ٹھہرا کر آپ شکار کھیلنے لگا اور بعد شکار طائران صحرائی بموجب نظم

شکار افگنان در زمین تاختہ	بقصد گوزن اسپ انداختہ
زوحشی غزالان بسے ہر طرف	بہ تیر کمانداز گشتہ ہدف

بہت گور و گوزن شکار کیے لیکن ایک آہو تیر کھا کر سامنے سے بھاگا اُسنے اُس کے تعاقب مین گھوڑا اُٹھایا اتفاق سے داراب کشور کشا فرزند امیر پہلے سے اس دشت مین نخچیر کنان تھا اُسنے جو ہرن کو آتے دیکھا تیر جوڑ کر کمان مین لگایا کہ آہو گرا شہزادے نے اُسے ذبح کیا اس اثنا مین وہان سرمست آکر پہونچا اور اپنے صید کو سامنے داراب کے پڑا دیکھکر للکارا کہ ارے تو کون ہی کہ میرے صید کو تونے ذبح کیا داراب نے کہا ای بہادر مین نہ جانتا تھا کہ یہ شکار زبون تیرا ہی ورنہ دست اندازی نہ کرتا اب یہ آہو بلکہ اور جو مین نے شکار کیے ہین تو لیجا اور مجھے معاف کر سرمست مست و مغرور تھا عذر شاہزادے کا نہ سنا اور ڈانٹا کہ اے نامعقول مجھے تونے گوشت کا بھوکا تصور کیا ہی جو لالچ دیتا ہی منم سرمست جادو بدلے اپنے صید کے تجھے شکار کرونگا داراب نے کہا تم لوگ ساحر اپنے سحر کرنے پر بہت نازان ہو اگر تلوار کے رخ آؤ تو معلوم ہو سرمست نے قسم کھائی کہ مین تجھپر سحر نکرونگا دیکھون کہ تو میرا کیا کر لیتا ہی لا ضرب مردان عالم شہزادے نے فرمایا ع تو اول بر آور تمنائے خویش + کہ من خصم را میدہم جائے پیش + سرمست نے تیغہ کھینچکر سارے جسم کا زور بازوؤن مین شریک کرکے رکابون پر کھڑے ہوکر بقوت تمام سر داراب پر لگایا داراب نے اسقدر مرکب اپنا حریف کے گھوڑے سے قریب کیا اور مانند غنچہ سمٹ کر زیر سپر سارا جسم اپنا مخفی کیا کہ قبضہ اور دنبالہ سپر پر پڑا باقی سارا ہاتھ خالی گیا اس گھات سے تلوار نہ پڑی کہ جو زورق حیات اُنکی طوفانی ہوتی سرمست تلوار لگا کر جھونک سے سنبھلنے نپایا تھا کہ داراب شمشیر کھینچکر پکارا خبردار خبردار یہ نہ کوئی کہے کہ غفلت مین مارا بیت تو ضربی زدی با ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فراموش کن ۔ غرضکہ تلوار لگائی سرمست نے بازوے پرقوت اور تیغہ باڑھ دار سر پر آتے دیکھکر اپنے تئین جست کر کے کفل مرکب پر پہونچایا اور سپر کو سامنے کیا شمشیر صاعقہ خصال شاہزادہ بلند اقبال سپر سے اس طرح گذری کہ جیسے ابر تیرہ سے برق ظاہر ہوتی ہی اور خود و دولبغا و زرہ ٹوپ و عرق چین وغیرہ کو کاٹ کرتا دو ابرو حریف کے پہونچی سرمست نے بعجلت تمام داستانے دم شمشیر مین مارے کہ وہ جھنجھنا کر سر سے نکلی مگر چادر خون کی منھ پر پڑگئی اور صدمہ زخم سے یہ بیہوش ہو کر گرا داراب نے چاہا سر کاٹ لون پھر خیال کیا کہ بسمل و بے بس کو قتل کرنا شایان مردی نہین ہی یہ سوچکر ٹھہرا کہ ناگاہ آندھی سیاہ آئی اور سامنے سے ایک ساحرہ سیہ چہرہ کریہ منظر آہن صورت کہ اُسکا ناگن جادو نام ہی اُس نے سرمست کو دودھ پلا کر پرورش کیا ہی آکر پہونچی اور اپنے فرزند کا یہ حال دیکھکر بہ غضب تمام سحر کیا کہ داراب کے گرد ایک برج آتشین بن گیا کسی طرف سے راہ نکلنے کی نہ رہی پھر اُسنے سرمست کو اُٹھایا اس عرصہ مین زروم جادو ملازم سرمست مع فوج جو پیچھے رہگیا تھا آکر پہونچا اور شہزادے کے ملازم بھی حاضر ہوئے باہم دونون فوجون مین جنگ آغاز ہوئی لیکن فوج ساحران نے بزور سحر ایک لمحہ مین شکست دی فوج داراب ہزیمت اُٹھا کر سمت کوہستان گئی مگر سرمست اُسی جا اترا اس وقت فتاح کشوری جو ہمراہ فوج آیا تھا صورت اپنی بدل کے یعنے ایک ہیزم کش بنکے کہ لکڑیون کا گٹھا سر پر رکھکر جوتیان لاٹھی مین لگا کر لشکر سرمست مین آیا ادھر کچھ لوگ بھاگ کر لشکر امیر مین آئے اور سب کیفیت گرفتاری شہزادہ صاحبقران سے کہی امرا لشکر کے فکر مین قتل سرمست کے لیے روانہ ہوئے اور امیر بھی چلنے کی تیاری کرنے لگے لیکن وہان ناگن نے مرہم سحر زخم پر سرمست کے لگایا کہ وہ اچھا ہو گیا اُسوقت اُسنے بہت کچھ تشدید فراز جنگ و جدال کرنے کے سرمست کو سمجھائے اور کہا اب یہان نہ ٹھہر کوچ کر کے خداوند پاس جا یہ کہکر آپ رخصت ہوئی اور سرمست بھی اُسی وقت مع لشکر ساحران اراے پر قید داراب کی لیکر لشکر لقا مین پہونچا ساتھ اُسکے فتاح عیار بھی آیا یہان لقا تخت پر بیٹھا تھا کہ یکایک آندھی اُٹھی اور آگ پتھر برسنے لگے تاریکی ایسی پھیلی کہ اندھیرا ہو گیا لقا فرط خوف سے تخت سے اتر کر نیچے چھپا بعد لمحہ کے سرمست آیا اور تخت خالی دیکھ کر مستفسر ہوا کہ خداوند کہان ہین بختیارک نے تعظیم دی اور کرسی پر بٹھایا عرض کیا کہ آپ تشریف رکھیں خداوند بھی آتے ہین اور تخت کے سامنے پردہ ڈالکر لقا کو اُسکے نیچے سے نکالا اور کہا یا خداوند اگر آپ اسی طرح زیر تخت ڈر کر پوشیدہ ہو جیے گا تو لوگ سُست اعتقاد ہو جاینگے الحاصل درست ہو کر لقا تخت پر بیٹھا سرمست نے سجدہ کیا اور آنا اپنا بیان کیا کہ شاہ طلسم نے بہر مدد حضور مجھے بھیجا ہی لقا نے خلعت فاخرہ دیا سلیمان اور بختیارک نے لشکر ساحران مقام پاکیزہ و بہتر مین جا کر اترویا

ہرسمت ڈھرو بجنے لگا اور ناقوس پھونکے گئے ساحر آرام گزین ہوئے بارگاہ مین شراب و کباب چنگ و رباب کا جلسہ شروع ہوا ناچ ہونے لگا لیکن نامیان و توسیان خیبری ہرکارے بصورت مختلف دربار مین لقا کے موجود تھے اُنھون نے بارگاہ سلیمانی مین بادشاہ لشکر کی جا کر مجرا گاہ پر ٹھہر کر بعد عجز و نیاز دست دعا بلند کیا اور یہ قطعہ دعائیہ زبان پر لائے قطعہ

اے فریدون ہمت و دارا حشم — وے ز ذات تست رفعت اندر دنیا ستم
یا الٰہی تا ابد باقی رہے — ملک و مال و جاہ و اقبال و علم

بہر امداد لقا گمراہ سرمست جادو نام ایک ساحر ناکام با جمعیت دس بارہ ہزار ساحر تیرہ روزگار برائے مقابلہ لشکر بلا زمان حضور دشمن شکار آیا ہی داراب کو شکارگاہ سے قید کرکے ہمراہ لایا ہی تھا جعفرا لین یہ خبر سُنکر جو واسطے رہائی داراب کے جاتے تھے توقف پذیر ہوئے کہ اب یہین وہ آگیا ہی سمجھا جائیگا اور ادھر سرمست کی دعوت کا سامان ہوا اور اُسکے نائب زردم کے لیے لقا نے اپنا اولش خاص بھیجا چوبدار خوان لیکر باہر بارگاہ کے آیا اور مزدور کی تلاش کی فتاح عیار جو لکڑی دالانکر ہمراہ لشکر آیا تھا مزدور بنکر آیا اور خوان سر پر رکھکر چلا جب کچھ دور گیا ایک جگہ پانون کو لغزش دیکر خوان کو گرا دیا چوبدار اُسکو بُرا بھلا کھکر برتن اور کھانا جو گر گیا تھا اُٹھا کر درست کر کے رکھنے لگا فتاح بھی اُسکے ساتھ اُٹھاتا جاتا تھا اور نگاہ بچا کے کھانے مین بیہوشی ملاتا جاتا تھا جب سب کھانا درست کر کے وہان سے لیکر پاس زردم کے چوبدار آیا اور عرض کیا کہ یہ خاصہ خداوند نے اپنا اولش بھیجا ہی زردم بہت خوش ہوا چوبدار تو چلا گیا مگر فتاح پشت خیمہ پر چھپ کر ٹھہر رہا یہانتک کہ زردم کھانا کھاکر مع اپنے رفیقون کے بیہوش ہوا فتاح سلاخچہ چاک کر کے اندر خیمہ کے آیا اور سر زردم کا مع اُسکے رفقا کے جدا کیا غل برپا ہوا لوگ دوڑے لینا لینا کا ہنگامہ ہوا فتاح سلاخچہ چاک کر کے نعرہ کر کے بھاگا اور آپ بھی لینا لینا کہتا ہوا نکل گیا اس ہنگامہ کی خبر سرمست کو ہوئی اس نے بختیارک سے کہا کہ مین کسل سفر سے بھی آسودہ نہونگا طبل جنگ بجواؤ کہ مین ان سب کو غارت کرون بختیارک نے کہا بہت مناسب ہی غرض اتنا دن جو باقی تھا اُسمین لاشین زردم اور اُسکے رفقا کی اُٹھوائین جبکہ وہ دن تمام ہوا اور وہ ہنگام آیا کہ خورشید عالمگیر اسیرون کے دستگیر اور ستیہ ہوا اور لشکر خدیو زنگی ظلمت نے رایت سیاہ تعزیت سرائے روزگار مین برپا کیا لاش بنات النعش کی گورستان فلک مین آئی اور شبنم اشک حسرت بہانے لگی نظم

عروس بزم زمانہ چو گشت حجلہ نشین — ز غصہ معجر سلماے چرخ شد مشکین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خدیو نور بظلمت ز بی نیاہی رفت | چو یونس ابن متی در دہان ماہی رفت

سرمست نے حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اور نقارۂ رزم نواخت مین آیا ہرکارون نے مکرر خدمت شاہ اسلام مین جاکر بعد دعا و ثنا کے خبر طبل بجنے کی گذارش کی بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارۂ جنگی بجے حسب ارشاد چالاک بن عمرو نے نقارخانہ سلیمانی مین جاکر طبل سکندر اور طبل حشامی کو بجایا زمان و زمین مین تزلزل آشکار ہوا نامے ترکی اور سنج کیومرثی اور نفیر افراسیابی کو دم ملا چار پہر رات تیاری آلات حرب و ضرب رہی اور دونون لشکرون مین نقیب بہادرون کو ہوشیار اور خبردار کرتے تھے دلاور جان دینے پر تیار تھے آخر شب گذر کر وہ وقت آیا کہ عسس لیل با خیل انجم طلایہ داری سے برخاست ہوا اور شہنشاہ فلک چہارم کی آمد کا غلغلہ شبستان مشرق سے چار دانگ عالم مین پھیلا کہ ابیات

چو دارای خورشید شد بر سپہر | جہان راست از لشکر دیو چہر | ز روی زمین گرد غم دور شد
دل آئینہ عالم نور شد | زمہ تا بماہی جہان یافت کام | فلک شد بکام دل خاص و عام

دم سحر لشکر طائفہ طائفہ انبوہ انبوہ میدان رزم مین جانبین سے وارد ہوے اور امیر مسجد کرباس مین آکر اوراد و وظائف مین مصروف تھے کہ چالاک نے آکر خبر عرض کی کہ فوج دریا موج دشت نبرد مین جا چکی امیدوار برآمد ہونے صاحبقران روزگار کے ہے امیر سلح سنجوگ سے آراستہ ہوکر مسجد سے باہر آئے سرداران بلند احتشام حاضر ہوے امیر مرکب اشقر دیوزاد پر سوار ہوکر مع تمام سردارون کے در دولت ظل اللہ بادشاہ عالم پناہ پر پہونچے یہان بادشاہ تخت سلیمانی پر سوار علیش محل سے برآمد ہوے نقیبون نے صدا بسم اللہ کی دی سب سردارون نے مجرا کیا نوبت و نقارے بجنے مرحبے ادب اور تفاوت سے پکارنے لگے سواری حضور عالم کی طرف داوگاہ مصاف کے چلی گرد سرداران ذی وقار بیچ مین وہ شہریار بڑے جاہ و حشم سے دشت قتال مین پہونچے دیکھا کہ ایک طرف سے لقا بھی سرمست کو لیکر وارد ہوا اور بہادرون نے صف کشی کی پست و بلند زمین ہموار ہوئی سقے گرد و غبار بٹھا چکے نقیب نقابت کرنے لگے میدان جنگی پاک و صاف ہوا سرمست اجازت لقا سے لیکر بارادۂ رزم و پیکار اژدر سحر اڑا کر میدان مین نکلا اور لشکر امیر کو للکارا کہ ای بندگان مغضوب درگاہ خداوندی تم مین کون ایسا ہی جو مجھ سے آکر نبرد آزما ہو لشکر اسلام سے مندویل اصفہانی اجازت شاہ سے میدان مین آکر مقابل ہوا سرمست نے سحر کیا کہ صحرا کی جانب سے گرد اڑی اور ایک سوار آلات حرب سے مسلح و مکمل پیدا ہوا مندویل سے کہا لا حربہ غرضکہ باہم نیزہ چلا سوار قدرت نے نیزہ بعد رد و بدل ہونے کئی طعن کے ہاتھ سے نکال دیا مندویل نے تلوار کھینچی سوار قدرت نے بند دست پکڑ کے تلوار چھین لی اور کمر بند مین ہاتھ ڈالکر مندویل کو قاش زین سے اٹھا کر زمین پر

زمین پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دے پٹکا اور مقید کرکے سپرد لشکر سرمست کے کیا اور پھر شنیب دی کہ اور تم مین جسے تمنائے مرگ کی ہو وہ آکر مقابل ہو سرداران فوج اسلام آتے تھے اور سوار قدرت کے ہاتھ سے گرفتار ہوتے تھے اس طرح کئی سو سردار گرفتار ہوئے آخر وہ دن آخر ہوا اور لیلی لیل عذرا مثال غم مفارقت وامق روزگار مین سیہ پوش ہو کر حجلہ نشین الم ہوئی اور عیسی گردون نشین نے دامن خورشید تھام کر طلوع ہونے سے ممانعت فرمائی نظم

فگندہ پردۂ ظلمت برُخ خود خورشید
کہ بر نوش نشود از پس حجاب پدید

عطارد از غم تاثیر بخش این تدبیر
کشیدہ بود قلم راز دفتر تقدیر

سر شام طبل بازگشت بجوا کر سرمست پھر گیا دونون لشکرون کے سپاہیون نے کمر کھولی ور آسودہ ہوئے لیکن چالاک واسطے تلاش کرنے سوار قدرت کے چلا کہ دیکھون یہ کہان سے آیا تھا یہان بختیارک نے سرمست سے کہا کہ حمزہ کو اسم اعظم یاد ہی جب وہ مقابلے مین آئیگا کوئی سحر اُسپر تاثیر نہ کریگا اور سب جادو باطل ہو جائیگا سرمست نے یہ کلام سنکر سحر پڑھا کہ ناگن جادو آئی اُس سے کہا کہ حمزہ کے گرفتار کرنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے کہ حمزہ مالک باطل السحر ہی ناگن نے کہا مین جاتی ہون اور عیارون سے پوشیدہ ہو کر اسم اعظم امیر کا بند کردونگی کہ پھر اُسے یاد نہ آئے بختیارک نے کہا سردار جو مقید ہوئے ہین انکو عیار چھڑا لے جائینگے آپ کا رہنا یہان مناسب ہی ناگن نے ایک تعویذ بختیارک کو دیا کہ جب مجھے بلانا منظور ہو اور میری ضرورت ہو تو اس تعویذ کو آگ سے سیکنا مین اسی وقت آؤنگی یہ کہکر ناگن پرواز کرکے کسی طرف چلی گئی مگر چالاک تلاش مین سوار قدرت کے ہر طرف پھرا کہین پتا اسکا نہ لگا آخر ایک خدمتگار کی صورت بنکر بختیارک کے خیمے مین آیا اُسنے چالاک کو پہچانا از بسکہ بختیارک کے باپ بختک کا ہیسہ عمرو نے بکایکو بختیارک کو کھلایا ہی تو اُس روز سے بختیارک بمقدمہ عیاران مین نہین دخل دیتا ہی جانتا ہی کہ یہ مار ڈالینگے اور بظاہر نہایت عجز و انکسار سے پیش آتا ہی الحاصل چالاک کی بڑی تعظیم کی اور مقام بلند پر بٹھایا اور عرض کیا مرشدزادے آج آپ کہان تشریف لائے پہلے یہ فرمائیے کہ میری جان کی خیر ہی یا نہین چالاک نے کہا اجل تمھاری قریب پہونچی ہی آج اسی ارادے سے ہم آئے ہین کہ ملک جی تم سے کچھ حال پوچھین اور اگر نہ بتلاؤ تو تمکو عذاب زندگی سے چھڑا دین بختیارک سفید چادر اوڑھکر سامنے چالاک کے لیٹا اس طرح کہ جیسے مردہ ہوتا ہی چالاک نے کہا ملک جی آج تم بچتے نہین لو اُٹھو یہ دوخرے میرے ہاتھ سے کھالو بختیارک نے گڑگڑا کر عرض کیا کہ حضور جو کچھ پوچھنا ہو پوچھین اور اگر قتل کرنا ہو تو سر حاضر ہی بیہوش کرنے کی مجھے کیا ضرورت ہی چالاک نے خنجر دکھایا کہ ای قرمساق یہ مجھ سے بھی چہ میگوئیان کرتا ہی جلد ان خرمون کو کھا بختیارک نے کہا بہت خوب کھاتا ہون اور ناچار وہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خرمے کھائے اور بیہوش ہوا چالاک اسکا پشتارہ باندھکر خیمہ کو پھاندکر جست و خیز کرتا ہوا صحرا مین پہونچکر پہاڑ پر چڑھ گیا کہ ایسا نہ ہو کوئی آجائے اور وہان بختیارک کو ہوشیار کرکے پوچھا کہ سچ تبلا یہ سوار کہان سے آتا ہی بختیارک نے کہا اگر تبلا دون تو مجھے چھوڑ دیجیے گا پھر تو نہ قتل کیجیے گا چالاک نے دھمکایا کہ جلد تبلا یہ اقرار کیون لیتا ہی جی چاہیگا معاف کرینگے او مزاج مین آیگا قتل کرینگے بختیارک نے کہا در مین کچھ نہین جانتا ہون مگر اتنا معلوم ہی کہ ناگن اسم اعظم بند کرنے گئی ہی اور ایک تعویذ دے گئی ہی کہ جب اس تعویذ کو آگ پر رکھو ناگن اسیوقت آئے کہیے تو اسے بلاؤن یہ اسلیے بختیارک نے کہا کہ ساحرہ ہو آیگی مین چھوٹ جاؤنگا اور چالاک کو گرفتار کرا دونگا لیکن چالاک نے عیاری تجویز کرکے کہا کہ اچھا ناگن کو بلا بختیارک نے آگ پر تعویذ رکھا تھا کہ یک ایک سناٹا ہوا اور ساحرہ آئی اور اسنے پوچھا کہ ملک جی تمنے کیون مجھے بلایا ہی اسنے منھ سے تو کچھ نہ کہا مگر اشارے سے چالاک کو تبلایا یعنے یہ دشمن ہی اسے گرفتار کرو ناگن اشارہ نہ سمجھی چار طرف دیکھنے لگی چالاک اسکے آنے سے پوشیدہ ہو گیا تھا جب اسکو چار سمت متحیر ہوکر نگران دیکھا یہ چالاکی تمام پتھر کو پھن مین رکھکر مارا کہ ناگن کا کاسہ سر ترش کر دور گرا اور یہ زمین پر گر کر واصل جہنم ہوئی شور و غوغا اسکے مرنے کا ہوا بختیارک آنکھین بند کرکے بیٹھ گیا چالاک نے اسے درخت سے باندھ دیا اور آپ ناگن کی صورت بنکر سرمست کے خیمے مین آیا اسنے اپنی دایہ کو دیکھکر باادب تمام سلام کیا اور پوچھا کہ اسم اعظم بند کر آئین ناگن نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا بچہ پر تین روز بہت سخت ہین عیارون سے جان بچنا مشکل ہی میرے ساتھ چل کہ ایک تدبیر تجھے تبلاؤن یہ کہکر سرمست کو جنگل مین لاکر ایک سیب اپنے پاس سے نکال کر دیا کہ اسے کھالے باغ ساحری کا ہی اسکے کھانے سے عمر بڑھ جائیگی کوئی قتل نہ کرسکے گا سرمست نے سیب لیکر کھایا اور بیہوش ہوا چالاک نے سر اسکا بھی کاٹ ڈالا ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا آگ پتھر برسنے لگے اور داراب وغیرہ سردار جو مقید تھے وہ چھوٹ گئے اور سب نے مشورہ کیا کہ اس نقاحرامزادے کو قتل کرو بس تلوار لیکر لشکر پر اسکے آگرے فوج ساحران غافل اتری تھی زد و کشت جو شروع ہوئی سمجھے کہ اہل اسلام بھی معلوم ہوتا ہی کہ بڑے زبردست ساحر ہین کہ جنھون نے ہمارے افسرون کو مارا بس یہ سوچکر بھاگ کھڑے ہوے اور تمادیر بہادرون نے لشکر حریف پر

شمشیر زنی کی نظم

بنا گہ چو تیر از کمینگاہ جست بیابان ز خون ارغوان زار شد چکاچاک شمشیر ہا شد بلند	جہان پہلوان تیغ رخشان بدست پلانے کہ بودند اندر کمین ز ہر سو غرا تیر ہا شد بلند	سپاہ ستم تا خبر دار شد بردن تا فگندند از یسار و یمین سنان ہائے رخشان چو دندان فیل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نمودہ بہ شب تیرہ از چند جیل
بگیر و بہ بند دبکش بود و بس
فتادہ بہ صحرا ز بیسکر جدا
ز بس خون بدامان چرخ کبود

بر آمد سر سنانے بر مح السماک
ہمہ داد خواہان بیداد رس
شدا زانتخوان ریزہ ہا ریگ زار
شب تیرہ داغ دل لالہ بود

تو گفتی فتاد آسمان روے خاک
سر و دست پاے یلان جا بجا
نشستہ دران تا بزانو سوار
آخرہ جسوقت چشم خونبار لیلاے

لیل سے اشک خونین گرے اور دامن سحر شفق لالہ گون سے رنگین ہوا ۵

بصبح زخاور بہ تخت سپہر
علم شد بہ زیر سپہر برین

بسر تاج زر شد چو دارائے مہر
چو وسعت دعاے اجابت قرین

بہ فتح و فیروزی سرداران اسلام داخل لشکر ہوے اور لقار نجیدہ شکست خوردہ قلعہ عقیق مین چلا آیا ساحر بھاگ کر طلسم مین گئے اور سلیمان نے عرضی پھر افراسیاب کو لکھی افراسیاب گنبد نور مین تخت پر متمکن ہی اور حیرت مقابلہ مہرخ مین آکر اُتری ہی کہ ساحر بھاگے ہوئے خدمت افراسیاب مین پہونچے اور نجہ عرضی سلیمان کی بھی لایا عرضی پڑھکر افراسیاب کو غیظ و غضب طاری ہوا خیال مین گذرا کہ عیار قیامت ڈھاتے ہین اور سر گروہ اُن عیارون کا مع چند عیارون کے طلسم مین آیا جبکہ وہ تجھ سے قتل نہین ہو سکتا تو خداوند کے یہان تو لاکھون عیار ہین وہ تو حقیقت مین کمال پریشان ہونگے یہ مضمون تجویز کر کے دو نامے اسیوقت لکھے ایک نامہ ملکہ حیرت کو بھیجا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے ملکہ ابھی طبل جنگ بجا کر مقابلہ نکرنا اگر مقابلہ کر کے تمام لشکر حریف کو زیر و زبر کر دوگی تو عیار اُسمین خلل انداز ہونگے اور فتور برپا کرینگے چاہیے کہ اوّل صرصر وغیرہ کو بھیجکر عیارون کو گرفتار کر لو بعد اسکے مہرخ وغیرہ کا گرفتار کرنا تمھارے نزدیک کیا بات ہی یہ نامہ ایک سحر کے تیلے کو دیا کہ بارگاہ حیرت مین لیجائے تیلا نامہ لیکر روانہ ہوا اسوقت دوسرا خط ملکہ حسینہ جادو کو بھیجا اُسمین لکھا تھا کہ اے ملکہ تم وعدہ کر گئی تھین کہ مین خداوند کی مدد کو جاؤنگی مگر سنا ہی کہ مزاج تمھارا ناساز ہوگیا فی الجملہ اگر مزاج تمھارا اصلاح پر نہو تو اطلاع دو کہ بہر مدد خداوند کسی اور کو بھیجا جائے اور اگر صحت سے ہو تو خداوند کے پاس جاؤ یہ نامہ بھی ایک تیلے کو دیا کہ وہ نامہ پاس حسینہ کے لایا اُسنے نامہ پڑھکر عرضی لکھی کہ اب عنایت جمشید سے مین اچھی ہون اور خداوند کے پاس جاتی ہون آپ اطمینان رکھیے یہ جواب جب افراسیاب پاس تیلا لایا یہ پڑھکر خاموش ہو رہا مگر حیرت پاس نوشتہ پہونچا اُسنے بموجب لکھنے افراسیاب کے صرصر سے کہا جاکر عمرو کو پکڑ لا کہ شہنشاہ کا حکم آیا ہی صرصر نے عرض کیا کہ بہت اچھا اور اسباب عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئی مگر حال عیارون کا سنیئے کہ بارگاہ مہرخ مین مشغول عیش و نشاط تھے جس وقت حیرت فوج لیکر آئی اُسکے آنے سے عیار سب صحرا مین چلے گئے اور فکر عیاری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرنے لگے کہ بارگاہ حیرت چلکر لوٹین اسی اندیشے مین عمرو ایک گانون مین کہ قریب گنبد نور کے تھا آیا وہان دیکھا تو ایک مقام پر نگیرہ استادہ ہی اور بہت سے ساحران کا مجمع ہی ناچ ہو رہا ہی دولھا خلعت پُر زرپہنے مسند پر بیٹھا ہی شراب کا دور چل رہا ہی عمرو یہ ماجرا دیکھکر خوش ہوا کہ اچھی جگہ آئے کچھ مل رہیگا اس برات کو والد مفلس بھی ہو کہین تو کچھ ملے یہ سوچکر علیحدہ ٹھہرکر اپنی صورت کلانوت کی بنائی ڈاڑھی سینے تک بڑھائی اور رنگت سرخ وسفید روغن لگاکر درست کی گالون پر جھریان پڑی معلوم دیتی تھین کوزہ پشت مرد پیر اپنے تئین بناکر کرتا پہنا اور پگڑی سر پر باندھ کمرجوڑی ڈکی کمر سے لگائی دائرہ ہاتھ مین لیا اور سامنے اہل محفل کے آکر اس طرح مبارکباد گائی کہ سب کو وجد طاری ہوا تاشیر جادو میرہ کے لڑکے کی برات تھی اُسنے کلانوت کو فن موسیقی مین طاق دیکھا حرمت کرکے بلاکر بٹھایا اور کہا کچھ شغل کیجیے یہ آپکا گھر ہی جو مجھ مین مقدور ہی وہ آپ کی خدمت بھی کرونگا عمرو نے دعا دی کہ ترقی اقبال ہو مراتب اعلیٰ رہے سرکار کا بول بالا رہے اور بیٹھ کر نی بجاکر گانے لگا

غزل

ساقی حدیث سرو گل و لالہ میرود	وین بحث با ثلاثہ بغسالہ میرود
مژدہ کہ نو عروس چمن حد حسن یافت	کار این زمان ز صنعت دلالہ میرود
بو بہار می وزد از بوستان شاہ	وز ژالہ بادہ در قدح لالہ میرود
آن چشم جادوانہ عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنبالہ میرود
خوی کردہ میخرامد و بر عارض سمن	از شرم روی او عرق از ژالہ میرود
ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز	مکارہ می نشیند و محتالہ میرود
چون سامری مباش کہ زر دادہ از خری	موسی بہشت و در پی گوسالہ میرود

اس شغل مین عمرو مصروف تھا کہ صرصر جو متلاشی عمرو روانہ ہوئی تھی جب جنگل مین پہونچی صدا گانے کی دور سے سُنکر اسی طرف آئی شادی مین ایک پیر کلانوت کو گاتے دیکھا بنگاہ اول پہچانا کہ یہ عمرو ہی پہلے تو گانا گھڑی بھر سُنا کی اور دل سے کہتی تھی کہ سبحان اللہ تیرا عاشق بھی ہر فن مین طاق اور شہرہ آفاق ہی لیکن بموجب حکم اپنے مالک کے واسطے گرفتار کرنے عمرو کے آئی تھی اُسنے محفل مین آکر تاشیر جادو سے آہستہ کہا کہ یہ کلانوت عمرو ہی اسے گرفتار کرلو اور ادھر عمرو نے صرصر کے لب ہلتے دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ یہ تیری گرفتاری کیلیے کہتی ہی تجھے پہچان گئی ہی یہ تجویز کرکے اُٹھا اور پاس تاشیر کے آیا اور کہا حضور دیکھیے وہ کون آتا ہی تاشیر پھر اُٹھا کہ عمرو نے دھول لگائی اور کلاہ مروارید نگار اُسکی لیکر بھاگا ساحر پیچھے دوڑے تھے کہ صرصر نے کہا آپ ٹھہرین مین گرفتار کیے لاتی ہون اور پیچھا کھینچکر چھٹی صحرا مین عمرو آکر ٹھہرا تھا کہ صرصر نے پہونچکر ڈانٹا کہ باش اے نابکار عیار

کہان جائیگا میرے ہاتھ سے عمرو نے بھی خنجر گھسیٹا اور لڑنے لگا اسوقت برق فرنگی بھی ایک سمت سے پیدا ہوا اور کہا استانی صاحبہ کو آداب عرض ہی صرصر نے کہا ای برق ستادیترا کیا شہنشاہ عیاران ہی کہ اکیلا مجھ سے لڑ نہین سکتا اسی مُنھ پر دعوی عیاری کا اگر دعوی ہی تو یہان سے تو چلا جا مین اور یہ سمجھ لون برق نے کہا ہمارا کام ہی کیا ہی جہان عاشق و معشوق یکجا ہون وہان ٹھہرنا نہ چاہیئے آپ در پردہ مجھے ٹال کر تنہائی چاہتی ہین یہ کہکر ایک طرف چلا اتفاقاً ادھر سے صبا رفتار آتی تھی برق سمجھا کہ جو یہ صرصر پاس جائیگی اُستاد کو لڑنے مین دقت ہوگی پس اُسنے للکارا کہ کہان جاتی ہی صبا رفتار شمشیر کھینچکر آپڑی برق سے چوٹ چلنے لگی لیکن صرصر اور عمرو جو لڑ رہے تھے قضائے کار سیارح جادو نام ایک ساحر تاثیر جادو کے یہان شادی مین جاتا تھا اس طرف سے ہوکر نکلا اُسنے دیکھا کہ ایک عورت اور ایک مرد لڑ رہے ہین یہ دیکھکر بزور سحر دونون کو گرفتار کیا صرصر نے کہا مین ملازم افراسیاب ہون تو نے مجھے کیون گرفتار کیا ہی عمرو نے کہا حضور یہ جھوٹی ہی مین کلاونت ہون اور یہ میری زوجہ ہی ازبسکہ مین بوڑھا ہون اور بسیار دن کے پیچھے خراب ہی جب مین اسے کسی سے گرفتار دیکھتا ہون اور اُسکے قتل کا ارادہ کرتا ہون یہ مجھ سے لڑتی ہی لیکن اب چھوڑ دیجیے آج اس حرامزادی کی مین ناک کاٹونگا سیارح نے کہا مین نے بھی سُنا ہی کہ افراسیاب نے صرصر شمشیر زن کو بمقابلہ عیاران بھیجا ہی لیکن مین پہچانتا نہین کس لیے کہ دربار شاہ مین ہم ادنی رعایا کیونکر جا سکتے ہین جو ہر ایک کو پہچانین اس سبب سے شبہہ ہی کہ تم مین نہین معلوم کون سچا ہی عمرو نے کہا آپ ہمارا حال اس شادی مین چلکر دریافت کریجیے سیارح نے کہا مین وہان تو جاتا ہی تھا یہ کہکر دونون کو پنجہ سحر سے اُٹھا کر شادی مین لایا اور تاثیر جادو سے ملاقات کر کے سارا حال بیان کیا تاثیر نے کہا اتنا مین جانتا ہون کہ پہلے یہ کلاونت آیا تھا اسکے بعد یہ عورت آئی کلاونت میری ٹوپی لیکر بھاگا یہ علامت اُسکے عیار ہونے کی ہی اور صرصر کو مین بھی نہین پہچانتا اور نہ مین نے کسی عیار کو دیکھا لیکن بذریعہ رسائی دربار شاہی خوب نکلا ہی آپ ان دونون کو پاس حیرت کے لیجائیے کہ وہ طلسم ظاہر مین تشریف لائی ہین سیارح نے کہا کہ اگرچہ کاوغیرہ دیگر سحر سے چاہون دریافت کرلون کہ عمرو ان مین کون ہی اور صرصر کون مگر یہ وسیلہ دربار کی رسائی کا خوب ہی آپکی شادی مین ٹھہر لون تو جاؤن یہ کہکر عمرو اور صرصر دونون کا ہاتھ باندھ دیا اور آپ بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا اس عرصہ مین برق جو صبا رفتار سے لڑ رہا تھا ہنگام جنگ جست کر کے ایک غار مین جا گرا صبا رفتار پیچھے کھینچے غار مین کودی کہ اب تو کہان جائیگا برق نے وہان حلقے کمند کے لگائے تھے جب صبا رفتار کودی برق نے جھٹکا مارا کہ الجھکر برق کی گود مین آگری برق نے بیہوشی کا غبار مُنھ پر مل دیا کہ بیہوش ہوگئی اُسکو عمرو کی صورت بنایا اور آپ اُسکی شکل بنکر ستارہ باندھکر تاثیر جادو کی شادی مین آیا سبنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ ایک عورت کسی کو لاتی ہی اس وقت صبار فتار یعنی برق قریب پہونچا دیکھا کہ صرصر اور عمرو بندھے
ہین اُسنے سیاح جادو کی بلائین لین اور کہا حضور نے میری بہن کو کیون باندھا ہی سیاح نے کہا مجھے
شناخت نہ تھی انھین حیرت کے پاس لیجاؤنگا برق نے کہا کہین عورت مرد کا فرق بھی چھپتا ہی مین وزیرزادی
صرصر کی ہون اور یہ صرصر شاہزادی ہی اور یہ کلانوت عمرو کے ساتھ کا عیار ہی عمرو نہین ہی عمرو کو مین گرفتار
کرلائی ہون سیاح کو برق کے کلام کی تصدیق ہوئی اسوقت ایک ساحر اور شادی مین مہان آیا تھا
اُسنے کہا میرے پاس تصاویر عیاران و عیاربچیان ہین آپ مطابق کر لیجیے یہ کہکر اُسنے صندوقچہ منگاکر تصویرین
نکال کر مطابق کین اُسوقت صرصر کو چھوڑ دیا اور برق جو صبار فتار کو عمرو بناکر لایا تھا اُسے بندھوا دیا
صرصر جو چھوٹی اُسنے برق کو پہچانا مگر خیال کیا کہ یہ مسخرے جتنے اس شادی مین ہین سب اندھے ہین اپنی
سزا کو پہونچین گے تجھے انھون نے بے عزت کیا ہی ذرا ٹھیک بننے دے یہ تصور کر کے چلی گئی لیکن یہان
برق نے سیاح سے کہا حضور مین نے منت مانی تھی کہ جب عمرو کو گرفتار کرونگی اُسوقت ایک
جلسہ عیش کر کے ساحران روزگار کو اپنے ہاتھ سے شراب پلاؤنگی دیکھیے کیا قدرت سامری ہی کہ ایسے وقت
مین عمرو کو پایا کہ جلسہ ساحران جمع ہی مجمع بھی معقول ہی مین سب کی شراب سے دعوت کرون اے
تاثیر جادو مینجانے کی نسبت جو کچھ صرف ہو وہ مجھ سے لو اور خمخانہ میرے سپرد کرو تاثیر جادو نے کہا یہ تو
گھر ہی جسقدر جی چاہے شراب پیجیے اور سب کو پلائیے دام کی کیا احتیاج ہی صبار فتار یہ کلام سنکر مسکرائی
اور میخانہ اپنے قبضے مین کر کے جام و ساغر کے الٹ پھیر کرنے مین شراب آغشتہ بدارو بیہوشی کی اور
اہل محفل کو پلائی جب سب شراب پی کر بیہوش ہوئے برق نے عمرو جو کلانوت بنا ہوا بندھا تھا اُسے
کھول دیا اور سب ساحرون کے سر کاٹنے لگا اور عمرو جو رہا ہوا سب کو لوٹنے لگا دو چار ساحر قتل ہوئے
تھے کہ ادھر افراسیاب نے کتاب دیکھی کس لیے کہ جب سے حیرت کے مقابلے کو گئی تو اسے خیال ہی کہ ایسا نہو
عیار میری زوجہ کو بھی بے عزت کرین تو دمبدم کتاب دیکھتا ہی الحاصل کتاب مین معلوم ہوا کہ گنبد نور
کے قریب جگانون مین وہان عمرو اور برق نے آفت برپا کی ہی افراسیاب نے دل سے اپنے کہا کہ کہان
تلک طرح دون آج عمرو کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالون بس اُسنے ملکہ خمار جادو کو جسکا سر پہلے عمرو مونڈ چکا
ہی اور ذکر اُسکا سابق مین بیان کیا گیا ہی اُسے حکم دیا کہ ایک جگہ شادی مین عمرو اور برق قتل و غارت
کر رہے ہین تم جاکر پکڑ لاؤ اور صبار فتار بندھی ہی اسے کھول دینا خمار یہ حکم پاکر ازبسکہ عمرو سے نہایت
جلی ہی بزور سحر اُس شادی کے مقام پر پہونچکر پکاری کہ او باشیدا ے ناعیاران برق تو یہ صدا سنکر بہت
جلد جلد یا عمرو ایک جگہ بھاگ کر پوشیدہ ہوا اور خمار چونکہ جویا عمرو ہی کی تھی برق بنکر جو گری عمرو کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پنجہ مین داب کر لے اڑی اور چلتے وقت ایک سحر ایسا کیا کہ صبار فتار جو بندھی تھی کھل گئی اور ایک سمت کو بھاگ کر چلی پھر خمار نے کچھ انگشت سے اشارہ طرف فلک کے کیا کہ ایک لکہ ابر آکر شادی کے لوگ جو بیہوش پڑے تھے اُنپر برسنے لگا کہ وہ سب ہوشیار ہوئے اور حالت محفل دگرگون دیکھکر اور لاشین ساحرون کی دیکھکر آپس مین کہنے لگے کہ عیارون نے آخر مکاریان کرکے یہ نوبت پہونچائی غرض کہ یہ سب تو اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے اور خمار گنبد نور پر عمرو کو لیے پاس افراسیاب کے آئی اور سلام کرکے عمرو کو سامنے پیش کیا عمرو تموج ہوا سے بیہوش ہو گیا تھا جب اُسکی آنکھ کھلی دربار افراسیاب دیکھا شاہ کو سلام کیا افراسیاب نے کہا کیون ای عمرو یہ دن بھی تجھے یاد تھا عمرو نے کہا کیون نہ تھا اب ہم اس دربار کو لوٹ کر جائینگے تمھاری ڈاڑھی مونڈکر جائینگے آج اسی لیے آئے ہین افراسیاب کو غصہ آیا اُسنے ایک نامہ حیرت کو لکھا کہ ای ملکہ عالم ہمنے عمرو کو گرفتار کیا ہی تمھین چاہیے کہ لشکر افردن کو سپرد کرکے اس جگہ تنہا چلی آؤ کہ تمھارے سامنے عمرو کو قتل کرین کیونکہ تم بہت اسکے قتل سے خوش ہوگی اس نامہ کو پنجہ سحر کو دیا وہ لیکر چلا اور عمرو کو ایک قفس آہنی منگاکر اُسمین بند کردیا کہ حیرت آئے تو قتل کرون لیکن پنجہ سحر نے نامہ جاکر حیرت کو دیا حیرت پڑھتے ہی نامے کے کھلکھلاکر ہنسی اور ایسی خوش ہوئی کہ کبھی خوش اس طرح نہوئی تھی افسران فوج کو بلایا اور سارا ماجرا بیان کیا لشکر کی نسبت حفاظت کرنے کی تاکید اکید کی اور حکم دیا کہ طبل الشہادت رشادمانی بجین کہ عمرو قتل ہوتا ہی نوبت خوشی کی لشکر مین بجنے لگی اور حیرت سُرخ جوڑا پہنکر سراپا یاقوت کا زیور زیب بدن کرکے طاؤس سحر پر سوار ہوئی اور طرف گنبد نور کے چلی لیکن یہ خبر طائران سحر نے جاکر ملکہ مہ جبین اور مہرخ وغیرہ کو پہونچائی کہ عمرو قید ہوگئے ہین اور لشکر حیرت مین نقارے شادمانی کے بجتے ہین حیرت خود واسطے قتل کرنے عمرو کے گئی ہی بہار اور مہ جبین اور نافرمان وغیرہ سب نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم لوگ بھی جان دینگے یا خواجہ کو چھڑالینگے مہرخ نے کہا گنبد نور پر پہونچنا بہت محال ہی اسد نے فرمایا کہ عمرو کو کوئی قتل کرسکے یہ کسکی مجال ہی وہ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین سر برندہ جادوگران ہین جب اپنے مُنھ سے تین بار خواستگار موت ہون جب اُنکی قضا آئے افراسیاب کی کیا طاقت ہی جو انھین کسی طرح کا ضرر پہونچائے لازم ہی کہ اُنکے لیے ہم سب دست بدعا ہون اور التجا بدرگاہ حافظ حقیقی کرین یہ کہکر سب مصروف دعا ہوئے اور پکارے کہ ای خالق اکبر کریم و رحیم ہم سب نے بسبب عمرو کے دین اسلام ملت بیضا اختیار کیا ہی تجھے وحدہٗ لاشریک جانا ہی تو ہی خواجہ کی جان کا حافظ و نگہبان ہی

نظم

اے خالق سرور دو عالم
ستار عیوب و رب اکرم
سلطان کریم نام تیرا

رحمان و رحیم نام تیرا
بندہ عاجز ہی اور مجبور
چاہے جسے خاک مین ملاوے
یارب تو پناہ دے عمرو کو

خالق ہی تو ہی سمیع و ناظر
تجھ مین قدرت ہی اور مقدور
قادر ہی محیط ہی تو سب پر
صحت کی سنادے پھر خبر کو

سب راز نہان ہین تجھ پہ ظاہر
چاہے جسے عرش پر بٹھاوے
اب میری دعا یہی ہی لب پر

یہ لوگ تو مصروف دعا ہین مشغول گریہ و بکا ہین لیکن حیرت شادان و فرحان گنبد نور مین پہونچی حضاران دربار نے تعظیم دی پہلوے افراسیاب مین بیٹھی خواصون نے چنگیر جو گھڑے عطردان سامنے رکھدیے پاندان طلائی واکر کے گلوری حیرت نے بنائی اور اپنے ہاتھ سے افراسیاب کو کھلائی گلے مین باہین ڈالکر بناز و تبختر کہا کہ اب دیر نہ فرمایئے اس سوذی کو راہ عدم دکھایئے افراسیاب نے حکم دیا کہ آج رات کو تمام ساکنان شہر نا پرسان سامنے اس قصر کے میدان مین جمع ہون اور اُسکے حال زار کو دیکھین اسوقت دن قلیل ہی بروز فردا عمرو کے کیے کی ندامت ہوگی بڑی حسرت سے جان اُسکی جایگی لہذا بجبر د حکم منادی نے دہل زنی کی اور تمام شہر مین یہ خبر مشتہر ہوئی کہ کل صبح کو عمرو قتل ہوگا اور اپنے کردار ناسزا کی سزا پایگا اہل شہر آآکر جمع ہونے لگے اور باہم یون حرف زن تھے کہ دیکھیے آخر سرکشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہی کہ انجام کو انسان زندگی سے ہاتھ دھوتا ہی بعضے بیدرک دوانا عبرت کرتے تھے کہ اے بہادران یہ وہی عمرو ہے کہ جو وزیر اعظم حمزہ صاحبقران ہی جنھون نے لقا ایسے کو جو دعوی خدائی کا رکھتا ہی عاجز کر رکھا ہی اسیطرح یہ فاسق کج مدار اور گردون غدار صاحبان جاہ و اقبال کا دشمن ہی اُسنے بڑے بڑے نامورون کو ہلاک کیا اور بظلم و ستم نہ خاک کیا کہ ابیات

تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا
نہ سکندر رہی نہ آئینہ حیرت افزا
رتبۂ دولت قیصر رہی نہ اقلیم قباد
پایۂ حشمت سنجر اہی نہ ملک دارا
سیکڑون قافلے راہی ہوئے اس منزل سے
گرد اڑتے کہین دیکھی نہ سنی بانگ درا
کسکی اس بزم مین روشن ہوئی شمع اقبال
جسکو گل کر نہ گئی جنبش دامان قضا
ہی خیابان کا ہر اک نخل ہی نخل ماتم
کف افسوس سا ہی پتا جو ہی اس گلشن کا
وہ گل تازہ نہ اس باغ مین کھلتے دیکھا
ٹھنڈھی سانسین نہ بھرے جسکے لیے باد صبا
اُنکی صورت کو ترستی ہین یہ آنکھین افسوس
صورت نور نظر آنکھ مین تھی جنکے حیا
نہ وہ ہنگامۂ صحبت ہی نہ وہ طرز نشاط
نہ وہ انداز سخن ہی نہ زبان گویا
ربط اخلاص کے باہم جو تھے معمول گئے
دفعتہً ہمسفر والیسا ہمین بھول گئے

اس شور و شین مین زندانی فلک قیدخانہ مغرب مین جاکر مقید ہوا اور سارے دہر مین تعزیت قتل عمرو کی برپا

ہوئی شام غم نے سیہ پوش ہوکر منھ دکھایا نظم

بالون کو پریشان کیا لیلے شب نے ۔ اور شبنم غمدیدہ لگی اشک بہانے
سیارے ہر اک دیدۂ حسرت تھے فلک پر ۔ اور تیرگی سی چھائی تھی انجم کی چمک پر

افراسیاب قفس کے در پر قفل دیگر سحر خوان ہوا کہ سوائے میرے کوئی پنجرے کو عمرو کی قید کے کھول نہ سکے یا مین مارا جاؤن تو کھلے اس مستحکم طور سے خواجہ کو مقید کرکے سحر عمرو کے جسم پر سے رفع کردیا جب رات زیادہ گئی سب عیش و عشرت مین سرگرم ہوئے عمرو کی جانب سے اعتبار تھا کہ پنجرے سے نکل نہ سکے گا بدین لحاظ چندان کوئی اسکی طرف نگران نہ تھا عمرو نے ایک تیلا منقوش کا زنبیل سے نکالا اور روغن اُسپر لگاکر اپنی صورت کا بنایا اور اُسے بجائے اپنے بٹھاکر آپ ایک گوشۂ قفس مین گلیم اوڑھ کر سب کی نظر سے غائب ہوگیا یہان رات بھر خلقت جمع ہوا کی اور تھاپ طبلے پر پڑا کی ہر ایک ساحر مستعد رہا کہ اُسنے ہم سب کو لوٹا ہی کل ایک ایک ضرب اُسپر لگائینگے کوئی کہتا تھا مین ترسول اور سانگ سے کلیجہ اُسکا چھید ونگا کوئی حرف زن تھا کہ زبان قفا سے کھینچونگا کوئی ارادہ رکھتا تھا کہ مین آنکھین اُسکی نکالونگا اسی ہنگام مین آثار سحر ظاہر ہوئے اور مرغ منور فلک قفس مشرق سے نکل کر مائل پرواز ہوا اور بال زرین سے انجمن دہر پر ضیا بار ہوکر عالم نور افشانی اور تیرگی شب سامنے سے کافور ہوئی نظم ۔

عیان چو گشت بمیدان چرخ چہرۂ نور ۔ تنق کشیدہ بر افلاک لمعہ لمعہ نور
ز آتش دل و از آب چشم چرخ دژم ۔ بلالہ داغ رسید و بردی گل شبنم

صبح کو افراسیاب نے سحر پڑھا کہ قفل در قفس کا کھلا اور ساحرون سے حکم دیا کہ عمرو کو نکالو ساحرون نے ہاتھ ڈال کر تیلے کی گردن پکڑ کر باہر کھینچا عمرو جو گلیم اوڑھے تھا ساتھ تیلے کے باہر نکل آیا اس طرف تو تیلے کو ساحر زد و کوب کرنے لگے اور عمرو نے اسباب کنیزان سحر جمال و جادوگرنیان حسینہ و بیمثال کا جو حاضر دربار تھین جال مار کر لوٹنا شروع کیا پاندان اور مقابا اور صندوقچہ و گلاس و عطردان و سبو دان و چنگیر وغیرہ جو کچھ سامان راحت وہان تھا سب نذر زنبیل کیا اور ایک خواص سے کہا ہم جاتے ہین اُسنے دوسری اپنے ساتھ والی سے کہا کہ کوئی کہتا ہی ہم جاتے ہین کہ عمرو نے پھر کہا اے مسخرے افراسیاب ہم جاتے ہین اس صدا کو سنکر سب ساحر گھبرائے اسی اثنا مین کرسی دو نگل و میز و فرش و چلمن و پردے سب غائب ہوے اسوقت دیکھا تو وہ تیلا جسے عمرو سمجھ کر پیٹ رہے تھے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور سب نے دیکھا کہ کاغذ کا تیلا ہی جسے ہم سب زد و کوب کرتے ہین نہایت نادم ہوے افراسیاب نے خمار جادو سے کہا کیون ای مردار تو اپنی رسوخیت جتانے کو تیلا عمرو کی صورت کا بنا لائی تھی یہ کیا ماجرا ہی جلد کیفیت صحیح عرض کر خمار نے کہا ای

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہنشاہ جب مین پشتارہ لائی تھی تو آپ نے عمرو سے باتین کی تھین بھلا پتلا کیونکر گویا ہوتا اگر یہ فرمایئے
کہ پتلا میرے سحر کا تھا تو حضور کتاب سامری دیکھین شرارت میری ظاہر ہو جائیگی افراسیاب نے کتاب ملاحظہ
کی معلوم ہوا کہ خمار سچ کہتی ہی بیشک عمرو کو لائی تھی مگر وہ فریب دیکر نکل گیا یہ معلوم کر کے افراسیاب نے
اپنے وزیر باغبان قدرت سے حکم دیا کہ جلد عمرو کو گرفتار کر باغبان نے سحر پڑھکر دستک دی کہ دھوئین
کی ایک لاٹ از زمین تا چرخ برین بندھ گئی اس دھوئین سے حکم کیا کہ جہان عمرو ہو وہان سے لا خبردار
ساتھ اسکا نہ چھوڑنا دھوان منتشر ہو کر متلاشی عمرو چلا لیکن عمرو باہر گنبد کے نکلا جس قدر تماشائی اہل شہر
جمع تھے انکی پگڑیان اور شملے اور ٹوپیان اور کمر کے پٹکے اور جو چیز دستیاب ہوئی جال مار کر لوٹی ایک ہنگامہ
برپا ہوا سب بھاگے کہ کوئی نظر نہین آتا اور ہم لٹ رہے ہین ایسا نہو کہ اول کی طرح آفت مین مبتلا ہون ایک
لمحہ مین سناٹا ہو گیا دروازے گھرون کے بند ہو گئے دکانین بڑھ گئین عمرو بھی جہان تک مل سکا لوٹتا ہوا ایک
دروازے سے شہر کے اپنے لشکر کی جانب چلا گلیم اُتار کے نذر زنبیل کی اور آگے کی راہ لی کہ دفعۃً چارطرف
سے دھوئین نے گھیر لیا اور بگولے کی طرح عمرو کو چکر دیتا ہوا لے چلا یہان تک کہ سامنے باغبان کے لا کر
حاضر کیا اُسنے ہاتھ پکڑ کے روبروا فراسیاب کے پیش کیا کہ یہ ہنگامہ حاضر ہوا افراسیاب نے عمرو کو دیکھکر خطاب
کیا کہ کس طرح سے تجھے ہلاک کرون عمرو نے کہا مین تو زیر فلک کسی کو نہین دیکھتا جو بری نظر سے مجھے دیکھے افراسیاب
نے کہا اسوقت تو میرے قابو مین ہی جو چاہون تجھے سزا دون عمرو نے جواب دیا کہ ہان یا مین تیرے قابو مین
ہون یا تو میرے قابو مین ہی مین تو جانتا ہون کہ سیکڑون جوتی سر مبارک پر آپکے اسوقت پڑ جائینگی
اور اس صورت سے دوسری صورت بدل جائیگی افراسیاب کو بہت غصہ آیا لیکن اہل دربار سے کہا اسکی
وہ مثل راست ہی کہ ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آید بگوید ار عمرو سے کہا اسکی وجہ کچھ بیان کر
کہ تجھے کیونکر یقین ہی کہ مجھے کوئی قتل نہین کر سکتا عمرو نے عرض کی کہ اے شہنشاہ اول ایک بات مجھے یہ تبلایئے
کہ آپ لقا کو کیا سمجھتے ہین افراسیاب نے کہا ہم اپنا خدا جانتے ہین عمرو نے جواب دیا کہ پھر خدا کے اختیار مین
موت اور حیات ہی یا نہین سب ساحرون نے کہا بیشک خداوند کو سب باتون کا اختیار ہی چاہین
جلائین اور چاہین ہلاک کرین عمرو نے کہا مین جو ساحرون کو قتل کرتا ہون تو حکم خداوند سے ورنہ
مجھ ایسے ادنے متنفس کی کیا حقیقت ہی جو ملازمان شہنشاہ ساحران جہان کو قتل و غارت کرون ہندی
مثل ہی کہ جاکو راکھے سائیان مار نہ ساکے کوئے + بال نہ بیکا کر سکے جو دو جگ بیری ہوئے + مجھے خداوند
نے اُس طلسم مین اسلیے بھیجا ہی کہ بندے مجھے یاد نہین کرتے ہین تو جا کر انھین ہلاک کر لہذا مین ملک الموت
خداوند ہون جس جس کو خداوند نے بتلا دیا ہی اُن بندگان سرکش و نافرمان کو غارت کرونگا مین خداوند کا

بندۂ خاص و مقرب ہون افراسیاب اور سب ساحرون نے یہ کلام سُنکر کہا کہ آمنا و صدقنا بغیر حکم خداوند پتا نہین ہلتا ہی عمرو بیشک سچ کہتا ہی اُسوقت سب تو یہ پکارنے لگے کہ حقیقت مین ہمسے نافرمانیان خداوند کی بہت سرزد ہوتی ہین لطیفے سچ تھے کہ ع رائی گھٹے نہ تل بڑھے بے صاحب کی چاہ ÷ لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ افراسیاب نے اُٹھکر باادب تمام ہاتھون کو عمرو کے بوسہ دیا اور سحر دفع کرکے مودب عرض کیا کہ ای ملک الموت خداوند تشریف شریف ارزانی فرمایئے اور یہ تبلایئے کہ کس کس کی قضا آئی ہی عمرو کرسی جواہر آگین پر بیٹھا اور کہا یا شہنشاہ مین یہ راز خداوندی نہین تبلا سکتا مگر علاوہ برین اور جو جو کمالات خداوند نے مجھے عطا فرمائے ہین بہتر صورتین بدلنے کا اختیار دیا ہی خوش گلو کیا ہی اگر حکم ہو تو وہ ہنر ہاے شایستہ دکھاؤن ورنہ مشیت خداوندی سے مین خود آگاہ نہین ہون آپ کو کیا تبلاؤن افراسیاب نے کہا اچھا ہنر و کمال اپنے ہمپر ظاہر کیجیے سچ ہی کہ راز خداوند پر کون اطلاع پاتا ہی عمرو یہ کلام سُنکر بیٹھے بیٹھے غائب ہوگیا سب نے کہا یہ بیشک ملک الموت خداوند ہی لیکن خواجہ نے ایک گوشے مین جاکر گلیم اُتاری اور صورت اپنی زن پری پیکر کی بنائی لباس پرتکلف پہنا زیور جواہر سے جسم کو مزین کیا اسوقت ع

چو رویش مہر و مہ تابان نباشد
در و یاقوت لعل کان نباشد
بآن نسبت نباشد ہیچ تن را
بروے تو از آن ایمان نباشد

چو قدش سرو در بستان نباشد
چو فندق بستہ اش خندد بعالم
نہ تن باللہ کہ شکلش جان نباشد

چو لعل و لولوش در دلفریبے
چرا با دام من گریان نباشد
سواد کفر زلف او کہ دل را

غرضکہ افراسیاب کے سامنے باین خوبی و دلبری عمرو نے آکر سلام کیا وہ اس صورت زیبا و حسن دل آرا کو دیکھکر حیران تھا آخر اُسنے استفسار کیا کہ ای غنچۂ گلستان خوبی تو کون ہی اور یہان کیونکر آئی ہی اُس رنگین ادا نے جواب دیا کہ ع

رو در پیش نہادم و برمن گذر نہ کرد — صد لطف چشم داشتم و یک نظر نہ کرد

ای شہنشاہ یہ کنیز آپکے سلسلۂ الفت مین گرفتار ہی بادل بیقرار ہی افراسیاب نے ہاتھ پکڑکر قریب اپنے بٹھا لیا حیرت کو نہایت درجہ ناگوار ہوا آتش حسد سینے مین مشتعل ہوئی اُسوقت وہ حور رخ گویا ہوئی کہ ای ملکہ حیرت مین عورت نہین ہون بلکہ شیر بیشۂ عیاری عمرو بن امیہ ضمری ہون افراسیاب کو سکتہ ہوگیا اور دل سے کہتا تھا کہ یہ بیشک بندۂ مقبول خداوند لقا ہی اس صورت بدلنے پر خلعت گران بہا عنایت کیا اور بعجز تمام کہا کہ بیت

تو ہی محرم لقا کے راز و تقدیرات کا اُسکی — عیان ہین تیرے اوپر اُسکے سارے راز پنہانی

اب چاہیے کہ اہل مجلس کو ترنم سرائی کرکے محظوظ فرمایئے اور نغمہ سنج گلشن صحبت ہو جیے عمرو نے یہ حکم پاکر مجرا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرنا شروع کیا اور پہلے گت ناچ کے نئی نوازی شروع کی اور اس طرح سے گایا کہ اہل مجلس کو وجد طاری ہوا اور جھومنے لگے اور یہ غزل عمرو گاتا تھا نظم

رسیدہ مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید
وظیفہ گر برسد مصرفش گل است و نبید

صفیر مرغ بر آمد بط شراب کجاست
فغان فتاد بہ بلبل نقاب گل کہ درید

ز روی ساقی مہوش گلے بچین امروز
کہ گرد عارض بستان خط بنفشہ دمید

چنان کرشمۂ ساقی دلم ز دست ببرد
کہ با کسے دگرم نیست روی گفت و شنید

بکوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم
کہ گم شد آنکہ درین رہ برہبری نرسید

ز میوہ ہائے بہشتی چہ ذوق دریابد
کسیکہ سیب زنخدان شاہدی نگزید

گلے بچید ز بستان آرزو دل من
مگر نسیم مروت درین چمن نوزید

پھر تو یہ حال تھا کہ ہر ایک مست و سرشار بیٹھا تھا اور عمرو عیار نے وظیفہ کرکے شراب آشفتہ بدار وے بیہوشی سے جام لبریز کرکے سامنے افراسیاب کے آیا اور جام کو طرف فلک کے پرتاب دیکر سر پر رکھ کے پیش کیا افراسیاب مالامال محبت تھا جام لیکر پی گیا پھر تو تمام ساحر انجمن نشین ہاتھ سے ساقی جفا و ستم شعار عمرو نامدار کے مست و سرشار ہوے سب کو دور آ باندھ کر شراب بیہوشی آمیز پلائی جسوقت کہ ہوائے کسر دکا جھونکا منہ پر افراسیاب کے لگا پکارا کہ ای عمرو ہونے دو سو خداوند تیرا گانا سننے آئے ہیں اور سامری و جمشید تعریف کررہے ہیں عمرو نے عرض کیا سب کی ٹانگ لیجیے ہر ایک کو بلاکر بٹھایئے افراسیاب عالم مستی میں حیرت کا ہاتھ پکڑ کے ناچتا ہوا اُٹھا بیہوش ہوکر مُنہ کے بل گرا ادھر ساحران دربار آپس میں جوتی پیزار لڑکر بیہوش ہوے میخواروں نے باہم کسی کی سونچھ اُکھاڑی ایک نے دوسرے کے ڈھول ماری پرانے لگا کوئی اپنے کینے بھر کا حال کہتا تھا غرضکہ جب سب بیہوش ہوئے عمرو نے خنجر لیکر دس بیس ساحروں کے سر جدا کیے اور جال الیاسی مار کر اسباب لوٹنے لگا اسوقت مرنے سے ساحروں کے غلغلہ دار و گیر برپا ہوا ابر جھوم کر ہر طرف سے اُٹھے بجلیاں چمکنے لگیں پری غل مچانے لگے لیکن عمرو افراسیاب اور حیرت کو قتل کرنے چلا جیسے ہی تخت کے قریب آیا یکایک زمین شق ہوئی اور چند پریاں دُر در گوش مرصع پوش ظاہر ہوئیں ہاتھوں میں پچکاریاں اور گگرے پر از مشک و گلاب لیے تھیں انھوں نے سر افراسیاب کا زانو پر رکھا اور پچکاری مُنہ پر لگائی پکاریں کہ اے شہنشاہ بیدار ہو جیسے افراسیاب ہوشیار ہوا اُس وقت پریاں زمین میں سماگئیں عمرو لاشیں جہاں ساحروں کی پڑی تھیں وہاں چھپ کر لیٹ رہا اور لیٹے لیٹے پارچہ گوشت خون آلودہ زنبیل سے نکالکر اپنے گلے پر رکھا اور سارے مُنہ کو خون آلود گوشت رکھکر مجروح بنا یا اب عمرو بھی مقتول

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معلوم دینے لگا مگر افراسیاب جو ہوشیار ہوا سب محفل کو بیہوش اور لٹا ہوا پایا اور بہت آدمیون کو قتل کیا
ہوا دیکھا اوسی وقت کچھ اشارہ طرف فلک کے کیا ابر سحر گھر آیا اور برسنے لگا سب ہوشیار ہوے حیرت
نے کہا ای شہنشاہ عمرو نے کیسی مکاری کی افراسیاب نے کہا مجھ سے بچکر کہان جائیگا ابھی گرفتار کرتا ہون یہ
کہکر حکم دیا کہ جو کچھ اسباب لٹ گیا ہی وہ سب حاضر کرو بمجرد حکم ایک آن مین کرسی و دنگل جام و ساغر گلدستے
و فرش وغیرہ سب موجود ہو گیا اور صحبت آراستہ ہوئی ساحر لاشین اوٹھانے کی تدبیر مین مصروف ہوے
افراسیاب تخت پر جلوہ گر ہوا اور کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو لاشون کے درمیان مین مجروح
صورت بنائے لیٹا ہی اوسے کسی سے گرفتار کرا مگر تجھ پر چند گھڑیان بہت سخت ہین خبردار یہان نہ ٹھہرنا
طرف طلسم باطن کے چلا جا یہ معلوم کر کے اوسنے ساحرون سے کہا کہ ابھی لاش کسی کی نہ اوٹھے ان مین
عمرو ہی یہ کہہ رہا تھا کہ صرصر عیارہ بھی حاضر ہوئی اوسنے بھی خبر گرفتاری عمرو کی سنی تھی افراسیاب نے اوسے
دیکھکر کہا ای صرصر ان لاشون مین عمرو کو پہچانکر گرفتار کر صرصر جا کر لاشون کو ڈھونڈھنے لگی اور سب ساحر
صرصر کی طرف دیکھنے لگے افراسیاب اوسوقت سب کو اور سمت مشغول دیکھکر اپنی صورت کا پتلا
اپنی جگہ بٹھا کر آپ غائب ہو گیا کسی کو نہ معلوم ہوا کہ کب گیا بلکہ سب پر ظاہر ہی کہ شاہ بیٹھا ہی الحاصل
صرصر ہر طرف لاشون مین پھری اور عمرو کو پہچان کر جست کر کے سینے پر چڑھی چاہا کہ مشکین باندھ لون
عمرو نے دونون بالون صرصر کے گلے مین ڈالکر مثل کشتی گیرون کے قفل مارا کہ صرصر نیچے اور آپ اوپر ہو گیا
اور جلد منھ سے سفوف بیہوشی منھ پر صرصر کے پھونکا کہ وہ بیہوش ہوئی عمرو اوسے گودی مین لیکر بھاگا ساحر
حیران تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہی مگر حیرت نے نعرہ مارا کہ کیا بیٹھے منھ دیکھتے ہو جلد اوسے گرفتار کرو ورنہ وہ صرصر
کو بیجائیگا ساحر دوڑے مگر عمرو گنبد نور سے نکل کر مثل برق و باد کے بھاگا ہوا شہر ناپرسان مین آیا
اور خیال کیا کہ شہر مین سب ساحر ہین مجکو گرفتار کر لینگے یہ سوچکر صحرا جو پشت گنبد کی طرف ہی اور
بہر سیر حیرت وہ جگہ مقرر ہی اودھر بھاگا اتفاقاً اس طرف سے صبا رفتار اور شمیمہ عیارنیان بھی دونون آتی
تھین انھین دیکھکر صرصر کو ایک غار مین ڈال دیا اور آپ نیمچہ لیکر ان دونون سے لڑنے لگا از بسکہ یہ شہر
ناپرسان ہی عالم کی جائے آمد و رفت ہی ایک ساحر مصاحب افراسیاب ہوشیار جادو نام طائر سحر
پر سوار مع خادم و خدمتگار دربار افراسیاب مین جاتا تھا اوس طرف سے ہو نکلا عیارنیون کو شخص
غیر سے لڑتے دیکھکر سمجھا کہ یہ عمرو ہی چاہا کہ سحر کر کے گرفتار کرون عیارنیون نے کہا ای ہوشیار جادو
آپ اس مقدمہ مین دخل نہ دیجیے عیاری کے فن مین زیبا نہین کہ کسی ساحر سے حریف کو گرفتار کرائین
ہوشیار نے کہا دیوانیان ہو دشمن کو قتل ہی کرنا چاہیے یہ کہکر سحر پڑھنے لگا عمرو گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا

اسوقت وہ ساحر جو عقب عمرو کے دوڑے آتے تھے یہان آکر پہونچے اور عیار بچیون نے کہا کہ عمرو نے
صرصر کو ہمارے سامنے غار مین ڈال دیا ہی ساحر چلے کہ صرصر کو نکالین عمرو گلیم اوڑھے موجود تھا غار
مین کود گیا اور ایک اژدہا مقوے کا زنبیل سے نکال کر غار کے باہر اُسکا مُنہ نکالا ساحر جو قریب غار کے آئے
اژدر کو بیٹھے دیکھکر بھاگے اور دور جاکر کھڑے ہوئے دیکھا کہ اژدر کے مُنہ سے قلہ ہاے آتشین نکلتے ہین
اب کوئی آگے نہین بڑھتا دور سے منتر سانپ پکڑنے کا پڑھ کر پٹپین مارتے ہین کنڈل گرد اپنے کھینچ
لیا ہی لیکن اُس اژدر پر کچھ تاثیر نہین کرتا آپسمین کہتے ہین کہ یارو یہ بڑا زبردست اژدہا ہی کسی سے دفع
نہ ہوگا افسوس صرصر کی مفت جان گئی اسوقت ایک رفیق ہوشیار کا ہمنشین جادو نام کہ نہایت
بوڑھا تھا اور ساحر بے بدل تھا اُسکو بہت کچھ زر و جواہر دینے کو کہا کہ جاکر کسی طرح صرصر کو نکال لائے
وہ سحر پڑھتا ہوا چلا عمرو نے اُسے آتے دیکھکر اژدر کو اندر غار کے کر لیا وہ سمجھا کہ میرے سحر نے اژدر کو دفع
کیا پس دلیرانہ اندر غار کے کودا عمرو نے وہان حلقے کمند کے لگائے تھے اُس مین اُلجھ کر گرا عمرو نے حباب
بیہوشی دماغ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوا عمرو نے پھر اژدر کو باہر غار کے نکالا سب ساحر جو دور کھڑے تھے
سمجھے کہ ہمنشین کو بھی اژدر نے مار لیا یہ پھر اُسکے دفع کرنے کی تدبیر مین مصروف ہوے اور عمرو نے اس
عرصہ مین ہمنشین کے کپڑے اُتار کر اُسکی صورت آپ بنکر وہی لباس پہنا اور اُسکو زنبیل مین ڈال
لیا ہے جست کر کے اژدر کو کنارے غار کے بٹھا کر آپ باہر نکلا اور پکارا ای میان یہان نہ صرصر ہے نہ کوئی
ہی ساحرون نے جو اُسے آتے دیکھا اور خیال کیا تو اژدر بھی پایا پکارے کہ ارے بھاگ بھاگ اژدہا ایسا
نہو ضرر پہونچائے عمرو یہ سُنکر بے تحاشا بھاگا اور سامنے ہوشیار کے آکر گر پڑا بیہوش ہوگیا دانت بیٹھ گئے
ساحرون نے آکر اُٹھایا دیکھا جسم اُسکا نیلا ہوگیا ہی ہوشیار نے عیار بچیون سے کہا صرصر اب ہم سے نہین
نکل سکتی عیار بچیان خود فکر نکالنے کی کرنے لگین اور ہوشیار نے اپنے رفیق یعنے عمرو کو اُٹھوا کر سواری
پر ڈال کر افراسیاب کے دربار مین آیا دیکھا کہ شاہ تخت پر بیٹھا ہی اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور قریب تخت
آکر سارا حال اپنے رفیق اور اژدر کا معرض بیان مین لایا افراسیاب اصلی تو چلا گیا تھا یہ ہمشبیہ اُسکا
تھا اُسنے حکم دیا کہ کوئی حکیم آئے اور علاج کرے شہر ناپرسان سے حکیم طلب کیا اُسنے دفع زہر کی دوا
عمرو کو دی ایک صحنچی مین اُس تھر کے پلنگ بچھا کر عمرو کو لٹا دیا علاج اور معالجہ ہونے لگا اس عرصے مین
صرصر کو اندر غار کے ہوش آیا جست کر کے باہر غار کے نکلی اور دیکھا ایک اژدر بیٹھا ہی پہلے تو رو مین نکل آئی
پھر ایسی خائف ہوئی کہ پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا اور دربار افراسیاب کیطرف چلی راہ مین شمیمہ اور صبا رفتار
سے ملاقات ہوئی اُن سے پوچھا عمرو کا کچھ حال معلوم ہی کہ کہان ہی اُنھون نے کہا واری عمرو آپ کو غار

مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین پھینک کر آپ گلیم اوڑھ کر غائب ہوگیا تھا ہم جانتے ہین کہ نکل گیا ہوگا صرصر نے کہا پھر دربار مین جانا بیکار ہی مفت مین خفت ہوگی سب کہنے لگے کہ عمرو کو گرفتار نہ کرسکی چلو صحرا مین عمرو کو تلاش کرین یہ باہم ارادہ کر کے تینون عیار یہان روانہ ہوئین لیکن یہان جب عمرو کا علاج ہوا اُسکو ہوش آیا اس اثنا مین سواری افراسیاب کی بڑے جاہ و حشم سے آئی اور تخت پر آکر جلوہ گر ہوا سب نے تعظیم کی شاد نے کہا ای ہمشبیہ جادو وہ چلا جو اُسکی صورت کا تھا غائب ہوگیا سب ساحر سمجھے کہ پہلے جو ہم سب کو عمرو نے ذلت دی اور بیہوش کیا تھا تو شہنشاہ ہمارے ساتھ نہ تھا بلکہ اُسکا ہمشبیہ تھا بعض کہنے لگے کہ حضرت بھلا شہنشاہ ساحران بادشاہ طلسم کیونکر بیہوش ہوتا ایک نے کہا ہم آج تک یہی نہین جانتے کہ شہنشاہ اصلی کون ہی ہمنے اصل صورت افراسیاب کی نہین دیکھی باوجودیکہ تمام عمر دربار مین اُسکے رہے افراسیاب تک کون پہونچ سکتا ہی نہین معلوم وہ کہان رہتا ہی اور کیا اسکا مرتبہ ہی الحاصل جب افراسیاب آیا رقاص سامنے آکر مجرائی ہوئی ہنگامہ عشرت گرم ہوا اُسوقت ہوشیار جادو نے سب حال اپنے رفیق کا گمر شہنشاہ سے عرض کیا افراسیاب نے کہا بڑے خیر ہوئی ورنہ رفیق تمھارا ہلاک ہوجاتا اب کہو کیسا ہی اُسنے عرض کی کہ فیض سامری سے اب اچھا ہی اُسوقت عمرو بھی سامنے افراسیاب کے اپنی جگہ پر سے اٹھکر حاضر ہوا اور تسلیم کی افراسیاب نے مزاج پوچھا اُسنے عرض کیا عنایت سامری اور اقبال شاہی سے اب اچھا ہون اسے اجازت بیٹھنے کی ہوئی کرسی پر متمکن ہوا اور ناچ دیکھنے لگا لیکن جو رقاصہ کہ گا رہی تھی اُسکو نام دھرنے لگا کہ یہ دیکھیے اس جگہ بے سُر ہوگئی یہان اُسکی آواز نے تینی لی اس جگہ گلا اسکا بھر آگیا اس مقام پر آواز لہرا گئی دیکھیے ساز سے الگ تال اُڑی سم جاتا رہا حلق اور تالو بگڑ گیا یہ باتین افراسیاب نسنکر گویا ہوا کہ ای ہمنشین جادو تمھین گانے مین خوب دخل ہی اُسنے کہا آپکے اقبال سے بڑے بڑے جلسے دیکھے ہین اور گانے پر کیا ہی سب علم مین دخل تام ہی کس لیے کہ آپ ایسے شہنشاہ کا دربار دیکھتا چلا آتا ہون افراسیاب نے کہا اچھا کچھ گاؤ عمرو سلام کرکے سامنے بیٹھ کر گانے لگا اور اس طرح ترنم سنج تھا لمولفہ

فراق یار خونریز مین یہان شیون پہ شیون ہی — عجائب جوش گریہ ہی کہ تر دامن پہ دامن ہی
تہ زلفِ معنبر رُخ پہ تیرے خال ہندو ہی — متاع جان و ایمان کے لیے رہزن پہ رہزن ہی
عجب شوقِ شہادت ہی ترے عشاق کو قاتل — کریگا قتل کس کس کو جھکی گردن پہ گردن ہی
تری تلوار مین جوہر ہمین زخمون کے بال تن پر — ہمارے قتل سے قاتل عیان گلشن پہ گلشن ہی
جماتے ہین جو مہری گیسو فیا کر مہندی ملتے ہین — پھٹا پڑتا ہی عالم آج کل جوبن پہ جوبن ہی
پیا لے بوسے لینے سے پڑے ہین نیل عارض پر — چمن مین حسن کے اے گل ترے سوسن پہ سوسن ہی

فنا کے بعد بھی باز آئے کب نظارہ بازی سے ٭ پھری تختون مین رخنہ قبر مین روزن پہ روزن ہی

مشبک کر دیا سینے کو عشق تیر مژگان نے ٭ دل صد چاک مین اپنے نیا روزن پہ روزن ہی

رقیبون نے بھرے ہین کان وہ کہتے ہین محفل مین ٭ نہ آئے جاہ ای دربان یہی قدغن پہ قدغن ہی

افراسیاب اُسکا گانا سُنکر بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ دیا عمرو نے کہا حضور مین ایک بتی ایسی روشن کرتا ہون کہ اُسکی روشنی مین پریان ناچتی ہوئی نظر آتی ہین اور راجہ اندر کے اکھاڑے کی سیر دکھائی دیتی ہی مین نے یہ سحر اپنے دادا کی کتاب مین لکھا ہوا دیکھا تھا اسمین سے یاد کیا ہی وہ سُنتا ہون کہ بنگالے سے سیکھ آئے تھے افراسیاب نے مشتاق ہوکر حکم دیا کہ ای ہمنشین وہ بتی جلد روشن کر دہم دیکھین کیسا سحر ہی عمرو نے کہا پانچ سیر چربی اور اسیقدر رال اور گھی وغیرہ منگائیے حسب الحکم اسی وقت جو اشیا طلب کیے حاضر ہو گئے عمرو نے پردہ ڈال کر الگ سب سے بیٹھ کر بہت بڑی مشعل بنائی اور بیہوشی سیرون اُس مین ملائی اور بیچ محفل مین اُسکو روشن کیا دھوان اُسکا سارے قصر مین پھیلا عمرو نے کہا بعد دو گھڑی کے پریون کا ناچ دکھائی دیگا سب مشعل کی جانب دیکھے جائین اور آپ الگ بیٹھکر بُدبُدانے لگا اس لیے کہ معلوم ہو سحر پڑھ رہا ہی سب اہل دربار مع افراسیاب اور حیرت کے مشعل کی طرف دیکھ رہے ہین اور کثرت تماشا ئیان اسقدر ہی کہ ایک پر دوسرا جھکا ہوا ہی کہ دیکھین اب کیا ہوتا ہی جب دو گھڑی گذرین دھوان بیہوشی کا اچھی طرح سے سب کے دماغ مین سرایت کر گیا اور اُسکے نشے مین کہنے لگے کہ فی الحقیقت پریان ناچ رہی ہین بعضے کہتے تھے دیکھو وہ راجہ اندر سامنے بیٹھے ہین بعضے خود اُٹھکر ناچنے لگے یہان تک کہ افراسیاب اور حیرت مع اہل دربار کے سب بیہوش ہوکر گرے عمرو نے پھر دس بیس کے سر کاٹے اور جال الیاسی مار کر سارے قصر کا اسباب جو دوبارہ آراستہ کیا گیا تھا لوٹ لیا ویسے ہی ہنگامہ شور و قیامت زا بلند ہوا ساحرون کا نام لیکر پیر سحر کے شور کرتے تھے آندھیان اُٹھتی تھین بگولے پیچ و تاب کھاتے تھے عمرو پھر خنجر پکڑ کے افراسیاب کی جانب چلا کہ سر اُسکا جدا کرے دفعتہً زمین شق ہوئی اور پریان نکلین عمرو گلیم اوڑھ کر بہت جلد گنبد کے باہر نکل گیا اور پریون نے پچکاری گلاب و کیوڑے کی لگا کر افراسیاب کو ہوشیار کر دیا اور آپ زمین مین سما گئین افراسیاب نے رنگ محفل دگرگون دیکھ کر ابر سحر برسا کر سب کو ہوشیار کیا اور مشعل بیہوشی کو بجھوایا پھر نئے سر سے اسباب راحت منگا کر قصر کی آرایش فرمائی جب سب زیب وہ کرسی و دنگل ہوئے ہر ایک عمرو کی فطرت پر حیران ہوا تھا اور افراسیاب نے از راہ بناوٹ کہا کہ بیشک عمرو بندۂ خاص خداوند لقا ہی اور کسی طرح ہلاک نہوگا وہ سچ کہتا تھا کہ جس جس کو خداوند نے بتلا دیا ہی مین اُنکو قتل کرونگا مجھے بھی یقین ہی کہ ضرور وہ ایسا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کریگا لیکن چونکہ حکم خداوند مجکو یہین ہی کہ عمرو کو قتل کرون اس لحاظ سے ای حیرت تم جاؤ اور لشکر مہرخ سے
مقابلہ کرو مین اور کچھ تدبیر کرتا ہون یہان بُلانا عمرو کا اچھا نہین حیرت یہ سُنکر طاؤس سحر پر سوار ہوکر
طرف لشکر کے روانہ ہوئی اور کنیزان مہ جمال ساتھ تھین مگر عمرو جو گنبد نور سے چلا خیال مین اسکے آیا کہ ایک بار
پہلے جو مین یہان سے چلا تھا تو دریاے سحر کے کنارے ہکتا پھرتا تھا اب کی بھی اس طرف سے نہ جا سکونگا
اس سوچ مین متلاشی راہ دیگر صورت ساحر کی بنکر شہر ناپرسان مین پھرنے لگا کہ ایک جگہ چند ساحرون کو
باتین کرتے سُنا کہ آپس مین کہتے ہین کہ عمرو بلاے بے درمان ہی دوبار شہنشاہ کو زک دیکر نکل گیا ایک نے
کہا کہ یہان سے جا نہ سکے گا دریا بیچ مین حائل ہی دوسرے نے کہا کہ اگر مشرق کے دروازے کی طرف جائیگا
تو طلسم ظاہر مین پہونچے گا اُس ملک کے چالیس دروازے ہین تیسرے نے کہا جو اتنا بڑا عیار ہوگا وہ راہ نہ جانتا
ہوگا عمرو اُنکی باتین سُنکر مشرق کے دروازے کی طرف چلا اور جب کنارے شہر کے پہونچا ایک دروازہ
عالیشان دیکھا ہزارہا ساحر کو بعہدہ نگہبانی بیٹھے پایا ساحر کی صورت تو بنائے تھا بے اختیار دوڑا دربانون
نے کہا کہان جاؤگے عمرو نے کہا لشکر حیرت مین ملازم ہون عمرو کے تعقب مین جاتا ہون مجھ سے
باتین نہ کرو کہ دیر ہوگی شہنشاہ خفا ہونگے یہ کہتا ہوا باہر در کے نکل کر روانہ ہوا تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک
جانب دریاے خون روان دیکھا اور دوسری جانب سواد لشکر حیرت نظر آیا نہایت خوش ہوکر قدم
آگے بڑھایا تھوڑی دور راہ قطع کی تھی کہ لشکر مہرخ دیکھا عمرو داخل لشکر ہوا جسنے خواجہ کو دیکھا دوڑکر لپٹ گیا
اور غل ہوا کہ خواجہ آئے جتنے سردار کہ مصروف دعا تھے شادان و فرحان باہر بارگاہ کے نکل آئے بہار و مہرخ
اور مہ جبین اور نافرمان سب آکر گلے ملے زر نثار کرکے داخل بارگاہ ہوئے نوبتین خوشی کی بجنے لگین عمرو کرسی
پر آکر بیٹھا اور سب ماجرا دربار افراسیاب کا بیان کیا سارے دربار مین قہقہے پڑنے لگے اس اثنا مین حیرت
داخل لشکر ہوئی طبل داخلے کے بجے افسران فوج نے پیشوائی کی تخت پر آکر بیٹھی اور فکر جنگ مین مصروف ہوئی
لیکن اب حسینہ جادو کا حال سُنیے کہ سمت لقا کے روانہ ہوئی تھی لہذا لشکر ساحران لیکر تخت سحر پر
سوار ہوکر بڑے کر و فر سے کوچ و مقام کرتی داخل عقیق کوہ ہوئی لقا بارگاہ مین بیٹھا دربار جمع تھا ناچ
ہو رہا تھا کہ سحر کی علامت ظاہر ہوئی اور سرخ رنگ کے ابر فلک کی جانب ظاہر ہوئے پھر تو بختیارک
اور سلیمان سمجھے کہ کوئی ساحر آتا ہی بہر تعظیم اُٹھے اور لشکر ساحرون کا زمین پر اُترا حسینہ بھی اُتری سب نے
اسکے حسن و جمال کو دیکھا کہ بزور سحر اُسنے اپنی صورت بہت خوبصورت بنائی ہی بر وقت مقابلہ لشکر اسلام
کیفیت اُسکے حسن و جمال کی گذارش کی جائیگی غرضکہ سرداران لقا پیشوائی کرکے اسے لے گئے اور
بختیارک نے لشکر ساحران مقابل لشکر امیر اُتروایا خیمے بارگاہ ہین استادہ ہوگئے بازارین کھل گئین لیکن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حسینہ نے آکر لقا کو سجدہ کیا لقا نے پکار کر کہا کہ سر خود از سجدہ بردار کہ رحمت خود را بر تو نصیب کردم حسینہ اٹھی اور ذنگل پر بیٹھی لقا نے خلعت دیا اور حسینہ نے عرض کیا کہ یا خداوند یہ کون بندگان مغضوب آپکے ہین جو آپ سے ہمسری کرتے ہین لقا نے کہا یہ قصہ طویل ہی اس حال کو میرا شیطان یعنے بختیارک خوب جانتا ہی حسینہ اسکی جانب متوجہ ہوئی بختیارک نے کل حوال امیر کا خروج کرنا ابتدائے زمانہ نوشیروان سے اور تا اینندم جو کچھ ساتون دفترون مین مذکور ہی بیان کیا اور کہا اے ملکہ حمزہ کی زبردستی کا نمونہ تمھارے طلسم مین اسد اور عمرو عیار موجود ہی کہ آج تک شہنشاہ سے گرفتار نہوسکا حسینہ نے کہا میرے نام پر طبل جنگ بجے مین سب کو دم بھر مین غارت کردونگی بختیارک نے ہنس کر جواب دیا کہ ابھی آپ نغز تشریف لائی ہین ذرا دنیا کی ہوا کھایئے پھر تو آخر فنا آخر فنا حسینہ جادو نے کہا ملک جی تمھین قارورے مین بھائے نظر آتے ہین بختیارک نے جواب دیا کہ اے ملکہ مین اس لحاظ سے کہتا ہون کہ طلسم مین ایک عمرو گیا ہی اور یہان ایک لاکھ اسی ہزار ثانی عمرو ہین طلسم مین ایک اسد گیا ہی یہان اسد کے باپ اور دادا موجود ہین یہ وہ بندے خداوند نے سرکش پیدا کیے ہین کہ مارے مرتے ہین نہ کاٹے کٹتے ہین حسینہ بولی کہ خداوند کا فضل شریک حال چاہیے تم دیکھنا کہ مین انکا کیا حال کرتی ہون غرضکہ دو چار دن تو حسینہ کسل راہ سے آسودہ ہوئی اور اسکی دعوت سلیمان کے یہان رہی ناچ اور جلسۂ نشاط مہیا رہا ایکدن سہ پہر کے دربار مین اسنے لقا سے عرض کیا کہ آج رات میرے نام پر طبل جنگ بجے کہ کل ان خداپرستون کا کام تمام کردون حسب الحکم اسکے جب شہنشاہ گردون بارگاہ زنگاری سپہر سے مراجعت فرماکر رواق مغرب مین استراحت پذیر ہوا اور خیمۂ مشک فام شہریار ظلمت برپا کیا گیا اور طناب رسیمان سیاہ چار دانگ عالم مین دراز ہوئی ابیات

شدہ جلوہ گر شاہد شب نیاز
نگاہے چو گردہ گرفتار گشت

بپوشید از ماہ زرین کلاہ
دل پیر گردون بزلف سیاہ

طبل جنگ لشکر لقا مین بجایا خبر ہرکارے لشکر اسلام کے دریافت کرکے خدمت شاہ مین حاضر ہوے اور کل حال حسینہ کی آمد کا گذارش بندگان بادشاہ قدر قدرت کیا کہ قطعہ

داد گر افلاک ترا جرعہ کش پیالہ باد
ذرہ کاخ رفعت ترا ست فرط ارتفاع
زلف سیاہ پر حبیت چشم و چراغ عالم است
اے مہ برج معدلت مقصد کل ز آدمی

دشمن دل سیاہ تو غرقہ بخون چو لالہ باد
لالہ روان راہ را راہ ہزار سالہ باد
جان ز نسیم دولتت در شکن کلالہ باد
بادۂ صاف دائمت در قدح و پیالہ باد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چون ہوای مدحت زہرہ شود ترانہ ساز	حاسدت زسماع آن ہمدم آہ و نالہ باد
نہ طبق سپہر و آن قرصہ ماہ و خور کہ ہست	از لب خوان قسمتت ماحصل ترین نوالہ باد

حسینہ جادو نام ساحرہ نے طلسم سے آکر ارادہ بروز فردا رزم و پیکار کا کیا ہو لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی بادشاہ لشکر اسلام نے بھی ارشاد فرمایا کہ ہماری فوج مین بھی نقارہ رزمی بجے بموجب ارشاد چالاک بن عمرو نے نقارخانہ سکندری مین جا کر طبل سکندری پر دوال دیا قرنائے جنگی سے صدا شر و فساد کی ظاہر ہوئی ہر ایک بہادر ہوشیار ہو کر سامان جدال کرنے مین مصروف ہوا ہر سمت شور دہل و بوق بلند تھا نظم

چو نقارہ جنگ بنواختند	یلان کار جنگ آوری ساختند
دہل زن دہل زن بہ تحسین او	ببین دین او دین او دین او

تمام رات تیاری جدال و قتال کے اسباب مین بہادر مصروف رہے جسوقت کہ سلطان زرین کلاہ سریر سپہر پر جلوہ فرما ہوا اور تاجدار عالمگیر با چتر شعاع میدان فلک مین آکر حکمرانی کرنے لگا نظم

صبح چو شد نوری بستہ بزینت گری	تا بہ دم خاوری منقبت بوالحسن
شاہ ولایت پناہ میر امامت سپاہ	نصرت دین الہ فخر زمین و زمن

نقارے تزک و احتشام سے سوار ہوا ساحران غدار کو ہمراہ لیا حسینہ جادو تخت سحر پر سوار میدان کارزار مین آئی اور لشکر کی صف باندھی اسوقت امیر بھی نماز سحر سے فارغ ہو کر مع تمام امیران لشکر کے جلوخانے مین بادشاہ کے حاضر ہوے بعد لمحہ کے سواری ظل اللہ کی عیش محل سے برآمد ہوئی سب سردارون نے مجرا کیا اور تخت شاہی کو قلب لشکر مین دل کی طرح کر کے وارد دشت مصاف ہوے صف آرا فوج کے پرے جمانے لگے بیلچہ کار پست و بلند زمین ہموار کرتے تھے سقے گرد و غبار آبشار کر کے بٹھاتے تھے نقیب رغبت مذمت دُنیا کہکر بہادرون کو سُناتے تھے قطعہ

ولا تا توان مہر گیتی سوز رز	کہ تیغ سیاست بکینت کشد	مشو غرہ گر ابلق چرخ را
قضا و قدر زیر زینت کشد	گر فتم کہ بر آسمان رفتہ	اجل عاقبت در کمینت کشد

ہان ای نوجوانون یہ گوئے ہی یہ میدان ہی جان دینے کا سامان ہی بس کوئی لیتا بھی اب نہین ہو نام + کون سی گور مین گیا بہرام + آج کد کر کے سر میدان سرخرو ہو نام کر لو یہ صدا دیکر نقیب کنارے ہوے اور ایک پہلوان ببران ببر جنگ رخصت لقا سے بہر حرب لیکر میدان مین آیا اور سلح شوری دکھا کر ہل من مبارز کا نعرہ مارا لشکر اسلام کے سردارون کو للکارا کہ ہی کوئی ایسا جو میرا ہم نبرد ہو جو آئے یقین ہی کہ گرد ہو امیر کی جانب سے خاقان بن الخاقان بہرام گرد بن خاقان چین قورچی باشی حمزہ صاحبقران

اجازت قتال شاہ اسلام سے لیکر گھوڑا اُٹھاکر ببران کا آگرہم نبرد ہوا اور باہم نیزہ بازی شروع ہوئی بہرام نے نیزہ ہاتھ سے ببران کے ہوائی کیا اُس وقت حسینہ نے سحر کیا کہ بہرام کے جسم کی طاقت جاتی رہی ببران نے کمربند فولادی مین ہاتھ دیکر بہرام کو قاش زین سے اُٹھالیا اور زمین پر دے ٹپکا سینہ پر چڑھکر مشکین باندھ لین اور اشارہ کیا کہ طرار تیز رفتار عیار سلیمان عنبر بن موسے نے آکر حباب بیہوشی بہرام کے منھ پر مار کر بیہوش کرکے لیجاکر اپنے لشکر مین قید کیا ادھر ببران نے پھر نہیب دی کہ اور جسکو خواہش مرگ ہو وہ آکر مقابلہ کرے مندویل اصفہانی نے نکلکر مقابلہ کیا حسینہ کے سحر سے اُسکا بھی وہی حال ہوا اُسکو بھی گرفتار کیا مہلبیل جنگ عراقی نکلا یہ بھی مقید ہوا اسی طرح آلا گر دوما اگر دو کیلی رزال و کیلی لزال وغیرہ سترہ سردار نامی لشکر امیر کے گرفتار ہوئے اسوقت لشکر اسلام مین صفت. بیسرہ کے علم جلوہ گری پر آئے اور فیلی اور شتری دمامے بجنے لگے اور صفدر وصف شکن شہزادۂ ہاشم تیغ زن نے گھوڑا بڑھایا اور بادشاہ اسلام سے پی جنگ اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے خلعت سے مخلع کیا اور کہا سپرد خدا نے قہار کیا اُس وقت ہاشم نے امیر سے خطاہاے گذشتہ کی معافی چاہی امیر حمزہ نے اپنے فرزند کو سینے سے لگایا اور حرز ہیکل دافع سحر گلے مین پہنادی دعاے صحیفہ ابراہیمی پڑھکر دم کی اور رخصت فرمایا ہاشم گھوڑا اڑاکر سمت میدان چلا کہ ؎

بمیدان خرامید ہاشم جوان	سمندیکہ بُد باد در زیر ران

تین جھپکے مین میدان کا فاصلہ طی کرکے حریف سے ہم تگاور ہوا اور ببران کو گرد برو کردیا ببران نے تیغہ آبدار کھینچکر برسر شہزادۂ عالی وقار لگایا شہزادے نے بہ فن سپاہ گری رد کرکے شمشیر نیام انتقام سے لیکر خبردار کرکے کمر کو تیلا کر سر پر مارا ہرچند حسینہ نے سحر کیا لیکن بسبب حرز ہیکل کے تاثیر نہ ہوئی اور تلوار نے شہزادہ کی ببران کے دو ٹکڑے کیے طبل و بوق لشکر اسلام مین بجے اور شہزادۂ دلاور نے پھر مبارز طلبی کی حسینہ جادو خود میدان مین نکلی اور ایک پتلی اپنی صورت کی سامنے ہاشم کے بزور سحر چھوڑکر آپ غائب ہوگئی سب دیکھ رہے ہین کہ حسینہ شاہزادے سے مقابل ہی غرض کہ اُس سحر کی پتلی نے جو بشکل حسینہ تھی شہزادے پر تلوار ماری شہزادے نے خالی دیکر جو ہاتھ مارا اُس پتلی کے دو ٹکڑے ہوے اور دونون ٹکڑے اُسکے جسم کے اڑکر طرف فلک کے گئے اور وہان سے بعد لمحہ کے آواز خلخال اور پازیب کے بجنے کی چھم چھم آئی اور شہزادے نے دیکھا کہ ملکہ حسینہ بازلف دلاویز و قامت رعنا کہ جسکے لب ہزارہا مردہ دلون کو زندہ کرتے اور ترکان چشم خنجر مژگان سے لاکھون کو بیجان بناتے شمشیر موج تبسم سے صدہا مجروح اور زخمی نظر آتے نظم

ریش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوش می آمد و رخسار برافروختہ بود	تا کجا باز دل غمزدہ سوختہ بود
رسم عاشق کشی و شیوۂ شہر آشوبی	جامۂ بود کہ بر قامت او دوختہ بود
کفر زلفش رہ دین میزد و آن سنگین دل	در رہش مشعلہ از چہرہ برافروختہ بود
دل بسی خون بکف آورد ولی دیدہ بریخت	اللہ اللہ کہ تلف کرد کہ اندوختہ بود
جان عشاق سپند رخ خود میدانست	و آتش چہرہ براین کار برافروختہ بود

ہاشم تیغ زن نے جب صورت دلفریب اس غارتگر صبر و شکیب کی دیکھی عاشق و شیدا ہو کر پکارا نظم

درختی دوستی بنشان کہ کام دل ببار آرد	نہال دشمنی برکن کہ رنج بیشمار آرد
خدارا چون دل ریشم قراری بستہ باز لفت	بفرما لعل نوشین را کہ جان را بقرار آرد

اُس قمر رخسار نے کہا ای شہزادہ ذی وقار و ای عاشق جان نثار معشوق سے لڑنے آئے ہو اور دم محبت کا بھرتے ہو لاؤ اسلحہ اپنے مجھے دو ہاشم نے تیغ اور سپر اور خنجر کل چیزین حوالہ کین اُسوقت نازنین نے کہا ہیکل گلوے معشوق کے لیے زیبا ہی تمنے کیون اسے پہنا ہی میرے گلے مین پنہا دو ہاشم نے کہا ای یار دلنواز وای سراپا پایۂ ناز نظم

ای یار اگر جان طلبی جان تبو بخشم	از جان چہ عزیز است بگو آن تبو بخشم

اور حرز ہیکل اُتار کر اُسکے گلے مین پنہادی اسوقت وہ مہ جبین لشکر لقا کی جانب چلی اور ہاشم شعر عاشقانہ پڑھتے دیوانہ وار اسکے ساتھ ہو لیے اور کہتے جاتے تھے ابیات

دست از طلب ندارم تا کام من برآید	یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید
بکشای تربتم را بعد از وفات بنگر	کز آتش درونم دود از کفن برآید
بنمای رخ کہ خلقی والہ شوند و شیدا	بکشای لب کہ فریاد از مرد و زن برآید
ہر دم چو بیوفایان نتوان گرفت یاری	مائیم و آستانش تا جان ز تن برآید

جب ہاشم لشکر لقا مین پہونچے طرار عیار نے حباب مار کر بیہوش کیا اور انھین بھی لیجا کر زندان مین قید بنا کر بٹھایا ادھر طبل آسائش لقا نے بجوایا اور لشکر قریب شام پھر کر آسودہ ہوا نظم

رہی تا شام خونریزی نہایت	بہادر زخم ہوئی معمور جنت
رہی پھر صبح پر موقوف وہ جنگ	کہ عرصہ زندگی کا ہی بہت تنگ

امیر بھی داخل بارگاہ ہوئے اور حمام فرما کر دربار مین آئے یہان بسبب گرفتاری سرداران [illegible] ناچ بھی بادشاہ نے موقوف کرادیا تھا کہ امیر نے آکر مجبور کیا اور دنگل پر متمکن ہوئے لیکن لقا طبل شادمانی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بجاتا پھرا اور داخل بارگاہ ہوا رقص و سرود کی بزم گرم ہوئی جام گردش مین آیا لشکریون نے کمر کھولی اسی طرح ایکدن کا فاصلہ دے کر جب دوسرے روز عشرت کدہ جہان مین شام دلفروز عاشقان نے پردہ پرند مشکین رخ زیبائے نہار پر ڈالا واللیل اذا یغشیٰ کا زمانہ ہوا کہ ابیات

چو رد دے جہان گشت تاریک تر
شگفتہ درین چرخ نیلوفری
منور نمود از رخ خود قمر
بہ شکل گل نسترن مشتری

لقا نے طبل جنگ بجوایا بادشاہ اسلام سے ہرکارون نے جا کر بعد دعا و ثنا کے اطلاع دی یہان بھی نقارہ سکندری پر چوب لگی جانبین سے رات بھر تیاری رہی جب آئینہ مہر مین شاہد صبح نے مُنھ دیکھا اور والنہار اذا تجلیٰ نے فروغ پایا رات گذری اور دن آیا نظم ـ

ہوئی محفل آرائے چرخ برین
ہر اک سو تھی عالم مین جلوہ کنان
عروس زمان یا جبین مبین
رُخ صاف سے تھا منور جہان

دلاوران روز ہیجا لشکر لے کر میدان مین آئے اور صف شکنون نے پرے جمائے امیر ہمراہ بادشاہ اسلام اور لقا مع حسینہ نافرجام کے جانبین مین آ کر ٹھہرے ساحر تمام باجے بجاتے بھجن گاتے ترسول اور نیسول لیے اسباب سحر ہمراہ جنگاہ مین کھڑے ہوے بعد صفوف آرائی جدال و قتال ہنگامہ کارزار گرم ہوا حسینہ طاؤس سحر پر سوار ہو کر پرے سے نکلی اور لشکر اسلام کے سردارون کو للکارا کہ ارادہ حرب رکھتی ہون ای بندگان سرکش تمھین سزا دینے آئی ہون آؤ شمشیر کے طعمہ بنو یہ سنکر آج سو

اولاد ارشد حمزہ عالی نسب
کیست علم شاہ کہ رستم لقب

زینت بارگاہ سلیمان رستم پیلتن و پیل کن گشندہ تو پیل ہندی دو و پیل ہندی کشندہ بدکیشان فرنگی ابن حمزہ صاحبقران یعنے علم شاہ نوجوان بادشاہ سے رخصت لیکر میدان مین چلے اور آ کر حسینہ کے مقابل ہوے حسینہ نے سحر پڑھکر صورت اپنی ایسی بنائی کہ نہایت حسین اور زہرہ جبین ہوگئی کہ لب لعلین رنگ لعل بدخشان کا مٹاتا تھا اور دندان گوہر غلطان کی آبرو ریزی فرماتا تھا خندہ نمک پاش جان مجروح تھا ادا و ناز و غمزہ و انداز بے چھری ذبح اور حلال کرتا بمقتضائے نظم ـ

اُسکا اسوقت تھا غضب کا نکھار
حسن قامت جدا قیامت زا
دے رہا تھا فریب سیب ذقن
تھا انار ایک اور سو بیمار

خار کھائے چمن مین اُسپہ بہار
گرمی چہرے مین تھی نئے ڈھب کی
کھو رہا تھا شکیب سیب ذقن
پستئ لب پہ لوگ پیتے تھے

عنبرین زلف و چشم آفت زا
مشتری تھی وہ بوسۂ لب کی
مار پستان پر شیفتہ تھے ہزار
شاخ بینی پہ ناک گھستے تھے

تھے ان آنکھوں کے عشق میں بدنام
شنی ہو غیرت سے مثل غنچہ انار
لال اطلس کا جامہ بوٹے دار
پائے نازک میں بھی غضب کے چھڑے

ڈورے ڈالیں نہ کس طرح با دام
چست محرم پھنسی پھنسی کرتی
گل لالہ کی دے رہا تھا بہار
دھوئیں لب کی اڑاتی تھی مسی

دیکھے گر اُسکی چھاتیوں کی بہار
تھی غضب کی بندھی ہوئی گاتی
دست رنگین میں دست بند کرے
خون کرتی تھی پان کی سرخی

علمشاہ دیکھتے ہی اسیر عاشق ہوئے ہرچند کہ سردار اور فرزندان امیر ساحرہ گو کہ کیسی ہی حسینہ و جمیلہ ہو مگر اُسکی طرف توجہ نہیں کرتے لیکن بسبب سحر کے حسینہ پر شیفتہ ہوئے اور ایسے مبہوت ہوگئے کہ اپنے سروپا کا ہوش نرہا سوائے چہرۂ زیبائے دلدار اور کچھ نظر نہ آتا تھا نہ امیر کا خیال نہ بادشاہ کا پاس سراسر بدحواس شعر عاشقانہ لب پر اشک خونیں سے چشم تر لب نالہ سے ہمراز زبان پر یہ نظم

گفتم غم تو دارم گفتا غمت سرآید — گفتم کہ ماہ من شو گفتا اگر برآید
گفتم ز مہر ورزان رسم وفا بیاموز — گفتا ز ماہرویان این کار کمتر آید
گفتم دل رحیمت کے عزم صلح دارد — گفتا بکش جفا را تا وقت آن برآید
گفتم کہ بر خیالت راہ نظر ببندم — گفتا کہ شیر دشت این از راہ دیگر آید
گفتم خوش آن ہوائے کز باغ خلد خیزد — گفتا خنک نسیمے کز کوے دلبر آید
گفتم کہ نوش لعلت ما را بآرزو کشت — گفتا تو بندگی کن کان بندہ پرور آید

اور جب شیدائے یکدیگر میں باہم افسانہ حسن و عشق پڑھا گیا حسینہ لشکر کیطرف چلی اور شہزادہ ہمراہ ہوا اسوقت بختیارک نے طبل بازگشت بجوایا امیر بھی رنجیدہ اور دل کبیدہ میدان سے پھرے اور یہاں بختیارک نے سردار واسطے استقبال علمشاہ کے بھیجے کہ وہ پیشوائی کرکے لے گئے لقا بارگاہ میں بیٹھا تھا کہ علمشاہ داخل ہوے سب نے اُٹھکر تعظیم کی اور یہ آکر قریب حسینہ جادو کے بیٹھے اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے بختیارک نے شہزادہ سے عرض کیا کہ باعث تشریف آوری حضور کیا ہے علمشاہ نے کہا ملک جی میں تمھارا بندہ بے دام ہو جاؤنگا تم میرے وصل پر ملکہ کو رضامند کردو بختیارک نے جواب دیا کہ آپکے کام میں کوشش و سعی وافر کرونگا پھر آیندہ آپ کی تقدیر دیکھیے میں ابھی ملکہ کو سمجھاتا ہوں یہ کہکر پاس حسینہ کے بیٹھا اور علمشاہ سے کہا آپ اُٹھ جایئے یہ اُٹھکر علیحدہ کرسی زرنہ پر بیٹھے بختیارک نے حسینہ سے اطلاع دی کہ اے ملکہ یہ فرزند امیر ایک بار ملکہ زلفین جادو دختر خاقان اعظم صلصال بن دال بن دیو بن تمامہ جادو پر عاشق ہوا تھا زمانہ مقابلہ نوشیروان میں اور زلفین جادو نے یہ شرط کی تھی کہ سر اپنے باپ حمزہ صاحبقران کا اگر میرے مہر میں دو تو تمھارے ساتھ میں نکاح کروں اس شہزادے نے مقابلہ امیر سے اس زمانہ میں کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا لہذا میں چاہتا ہون کہ تم بھی ای حسینہ چند شرائط اس سے کرو ایک تو یہ کہ سر اپنے باپ کا لاوے اور دوسرے یہ کہ بارگاہ سلیمانی بادشاہ لشکر اسلام سے لائے کہ اس مین کھومین نکاح کرونگی اور تیسری شرط یہ کہ خداوند لقا کو سجدہ کرے اور ای حسینہ تم کبھی اور کی رہو یہ نہین کہ جوان خوبصورت دیکھکر وصل پر راضی ہو جاو اس لڑائی مین دو فائدے ہین ایک تو یہ کہ امیر اگر شہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوے چشم ما روشن دل ما شاد اور اگر علمشاہ مارا گیا تو امیر اس کے غم مین روتے روتے ہلاک ہو جائینگے اور لشکر اسلام مین سے کوئی شخص علمشاہ کو قتل نہ کریگا اور یہ تمھارے اشتیاق مین ہزارون کو ہلاک کریگا حسینہ نے یہ تقریر سُنکر جواب دیا کہ ملک جی تمنے تدبیر بہت عمدہ تجویز کی ہے ان مسلمانون کو باہم لڑوا کر قتل کراؤ اور مجھ سے جو تم رہنے کو کہتے ہو تو مین ایسی متالی نہین ہون کہ جو کیا یک پھنس جاؤنگی گو کہ میرا سن چارسو سال کا ہے اور ہمیشہ ایسے ہی نوجوانون کی تلاش مین رہتی ہون مگر ایسا تھوڑی ہے کہ جو مطلب کی بات ہو اسے اپنے مزے کے لیے برباد کردون تم جاؤ اور جو بن پڑے وہ عمل مین لاؤ لیکن اتنا کرنا کہ شب کو اس نوجوان کو میرے پاس بھیجدینا کہ سوا سے وصل کے اور اختلاط ظاہری کرکے دل بہلایا کرونگی اور نظارۂ جمال سے اُسکے آنکھون کو روشنی دونگی بختیارک اسکو بچا کر کے پاس علمشاہ کے آیا اور گویا ہوا کہ ای شہزادۂ عالی وقار مین نے بہت کچھ آپ کے کام مین کوشش کی پہلے تو ملکہ راضی نہوتی تھین مگر بڑی شکل سے راضی ہوئی ہین اور کہتی ہین اگر میرے خداوند کو سجدہ کرین اور سر اپنے باپ کا لاکر میرے مہر مین دین اور بارگاہ سلیمانی لائین تو البتہ میرے وصل سے کامیاب ہون علمشاہ نے یہ باتین سُنکر جواب دیا کہ ملک جی مین ابھی خداوند کو سجدہ کرتا ہون یہ کہکر اُٹھکر لقا کو سجدہ کیا لقا نہایت خوش ہوا اور خلعت منگاکر شہزادے کو دیا اور پکارا کہ مین نے تقدیر کی حسینہ جادو بندی میری اس بندۂ قدرت کے ساتھ نکاح کرے اُسوقت علمشاہ نے کہا ملک بختیارک آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے تاکہ مین بارگاہ بادشاہ سے اور سر حمزہ کا واسطے ملکہ کے لاؤن بختیارک نے جواب دیا کہ مین ملکہ سے جاکر کہتا ہون کہ تمھارے عاشق نے سب شرطین منظور کین اور سجدہ خداوند کو کیا ای شہزادے جیسا ملکہ کہین گی ویسا مین آپ سے عرض کرونگا مین خود طبل بجنے کی اجازت نہین دے سکتا اس لیے کہ اگر ملکہ کہین کہ تم نے کیون میرے عاشق کو بغیر میرے پوچھے لڑوایا تو مین کیا جواب دونگا یہ کہکر پاس حسینہ کے آیا اور گویا ہوا کہ ای ملکہ مین نے جو تدبیر کی تھی وہ راست و درست آئی علمشاہ باپ سے اپنے لڑنے کو تیار ہے لیکن اب سے ایک فکر اور لاحق ہوئی ہے کہ حمزہ مالک باطل السحر ہے اسم اعظم جانتا ہے جسوقت علمشاہ اُسکے سامنے جائینگے وہ سحر تمھارا ارو کردیگا اور یہ بیہوتی دفع ہو جائیگی ہوش شہزادے کو آجائیگا سب میری محنت برباد ہو جائیگی حسینہ نے کہا ملک جی مین بھی اسی تدبیر مین ہون کہ کیطرح

اسم اعظم لوح سینۂ حمزہ پر سے بزور سحر مٹا دون اور ایسا سحر کردون کہ حمزہ اسم اعظم بھول جائے مگر یہ سحر یکایک نہین ہوسکتا دو چار روز مین اسکی تدبیر ہوگی بختیارک نے کہا ای ملکہ اب تم علمشاہ کو لیکر ایک باغ پر بہار مین اس جگہ کے فرد کش ہو اور لذت بوس وکنار اٹھاؤ شراب پیو کباب کھاؤ وصل سے پرہیز رکھنا باقی سب لذت اُٹھانا مین اور تدبیر کرتا ہون یہ کہکر قریب علمشاہ آیا اور کہا ای شہزادے مین نے ملکہ سے سبب آپ کی کیفیت بیان کی وہ فرماتی ہین کہ مین چند روز اپنے شیدا کو لے کر تنہائی مین رہونگی اور دونون جانب سے حسرتین دل کی نکالین گے پھر اُسکے بعد مقابلہ کرینگے ابھی طبل جنگ نہ بجے لہذا اے شہزادے ملکہ کو صرف آپ کی محبت کا امتحان کرنا منظور تھا ورنہ وہ خود لڑنے کو کیا کم ہین اب آپ چین سے مزہ اُٹھایئے علمشاہ نے کہا ملک جی مین سب طرح حاضر ہون جو ملکہ فرمائین وہ بجالاؤن بختیارک نے سلیمان عنبرین مو سے کہکر حوالی کوہ عقیق مین ایک باغ پر بہار سراسر پراز گل و لالہ زار واسطے حسینہ اور شہزادۂ عالی تبار کے خالی کرادیا اسباب عشرت، جام و سبو ساغر مشک بو ساقی مہ جمال فرش شاہانہ کنیزان خوش رو خوش خصال اغذیہ لطیف و گوناگون سب مہیا کردیا حسینہ ہاتھ پکڑ کر علمشاہ کا داخل باغ ہوئی دیکھا کہ باغ مین گویا منتظم بہار ہی لب نہر سرو جوئبار ہی درخت گنجان اور سایہ دار لگے ہین خوشے لٹکتے ہین ہر شجر گلون سے لدا ہی پھولا پھلا ہی نہ خزان کا خوف ہی نہ صیاد و گلچین کا کھٹکا ہی

بموجب نظم

لپٹے ہوے بادلون سے درخت
لگے آئینے قد آدم تمام
پڑے اُسمین فوارے چھٹتے ہوے
زمین وہوا صاحب تاج و تخت
لبالب وہ پاکیزہ چوپڑ کی نہر
ہوا بیچ موتی سے لٹتے ہوے
ہر اک سمت ظلّان نور کا اژدحام
پڑے چشمہ ماہ سے جس مین لہر
بیچ باغ کے بارہ دری سراسر

نعمتون سے بھری مسند لگا فرش پلنگڑی جواہر نگار بچھی گاتین خوش گلو عشرت رقاصان قمر پیکر جلوہ گر غرض کہ یہ دونون شیدا ے یکدیگر مسند پر بیٹھے اور اختلاط کرنے لگے جام مے ارغوانی پیے بوس وکنار ہونے لگا لیکن جب علمشاہ خواہان وصل ہوتے ہین حسینہ ٹال جاتی ہی غصے کی آنکھین دکھا کر تیوری چڑھاتی ہی جب شاہزادہ بگڑتا ہی تو مسکراتی ہی گلے مین ہاتھ ڈالکر مناتی ہی اور کہتی ہی کہ ای شاہزادہ مین غدار نا چار ہون حکم خداوند سے ورنہ یہ کنیز تجھ پر ہزار جان سے شیفتہ و نثار ہی اگر چاہا خداوند لقا نے تو عنقریب تجھے اپنے شربت وصل کا ذائقہ چکھاتی ہون دو دن تامل کر شہزادہ بیتابیان جب کرتا ہی اسوقت حسینہ مجبور ہو کر علمشاہ کو پلنگ پر بارادۂ ہمبستری لاتی ہی اور بروقت آمادہ ہونے شہزادے کے یہ سحر کردیتی ہی کہ علمشاہ سو جاتے ہین اور حسینہ بھی بیتاب ہو کر رہجاتی ہی اور دل سے کہتی ہی کہ اگر مین اس سے وصل کرون اور خداوند کا

کام نہ ہو تو بہان سے طلسم تک تیرا نام بدنام ہوگا افراسیاب سُنکر طلسم سے نکال دیگا اس سے مناسب ہی کہ دو ایک دن حسب تجویز ملک بختیارک خاموش ہو رہون اور جب حمزہ قتل ہوے اس یار دلنواز کو طلسم مین لیجا کر مزے کرون اور خداوند کی خوشی سے اس شہزادے کو اگر حمزہ سے لڑا اون بھی تو قتل کسی طرح سے ہونے دون بختیارک بھڑوا میرے معشوق کو قتل کرایا چاہتا ہی جو کہتا ہی کہ میرا دلون طرح سے فائدہ ہی یعنے اُمیر کو یہ قتل کرے یا امیر اُسکو غرضکہ اس طرح کے منصوبے دل سے کرتی ہی اور کبھی خیال کرتی ہی کہ اس سے وصل حاصل کر نہین معلوم کیا فلک سامان دکھائے ایسا نہو کوئی آفت آئے ؎

شب عشرت غنیمت دان و داد خوشدلی بستان | کہ آئین جہان گاہے چنین گاہے چنان باشد

لیکن پھر خوف کرتی ہی کہ خداوند ایسا نہ ہو ناراض ہو کر فرط غضب سے مجھے اور اسے دونون کو غارت کر دین یہ دونون اسی طرح باہم داد عیش دیتے ہین اور اگر کسی وقت حسینہ دربار مین آتی ہی تو علمشاہ ہمراہ آتے ہین مگر ان سب باتون کی خبر ہرکارے اور جاسوسون نے امیر سے جا کر عرض کی تمام سردارون کو ایسے مجاہد کے اسلام سے منحرف ہو جانے کا بڑا رنج ہوا لیکن بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ ایہا الناس شہزادہ علمشاہ مسحور ہی اپنے ہوش مین نہین مجبور ہی اگر ہمسے لڑنے کو آئے تو کوئی اُسکے زخم نہ لگائے نہ ہلاک کرے اب سب کو انتشار ہوا کہ یہ مقابلہ سخت مشکل ہی مثل مشہور ہی کہ جو ہمین نہ مارے تو ہم تمام عالم کو مار ڈالین الحاصل لشکر اسلام مین بڑی پریشانی ہی اور امیر غم فرزند سے نوحہ گر ہین یہ حال چالاک بن عمرو دیکھکر چلا کہ مین جا کر حسینہ کو قتل کرون اور ادھر بختیارک نے طرار تیز رفتار عیار سے حکم دیا کہ جس طرح ہو سکے حمزہ کو گرفتار کر لا کہ مین سارے لشکر اسلام کو علمشاہ کے ہاتھ سے قتل کراؤن طرار با نہ ہائے عیاری سے درست ہو کر روانہ ہوا اور جب قریب لشکر اسلام پہونچا اپنی صورت ایک خدمتگار کی طرح پر بنائی دربار گاہ مین ہمراہ ملازمان سرداران لشکر داخل ہوا اور ایک گوشے مین ٹھہر رہا جب نصف شب کے قریب دربار بادشاہ نے برخاست فرمایا سب یکایک جو اُٹھے اُس اژدہام مین طرار ڈنگل کے نیچے چھپ رہا سب سردار اپنے اپنے خیمے اور بارگاہ مین آئے لیکن امیر بارگاہ سلیمانی مین رہے بادشاہ عیش محل مین داخل ہوے لشکر مین طلایہ پھرنے لگا نرسنگا پھنکتا تھا مقبل وفادار العہد نگہبانی دربار گاہ پر تیر و کمان لے کر بیٹھا مگر طرار نیچے ڈنگل کے چھپا بیٹھا رہا جب نفیر خواب صاحبقران کی بلند ہوئی اُسوقت اس عیار نے پروانے بیہوشی کے بنے ہوے ڈنگل کے نیچے سے پھینکے کہ وہ شمعون پر آگر گرے اور دود بیہوشی سب بارگاہ مین پھیلا خدمتگار جو پائون امیر کے دبا رہے تھے وہ بیہوش ہوے اور طرار ڈنگل کے نیچے سے غلطک لگا کر قریب پلنگ امیر کے آیا اور کانٹے سے دو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شب خوابی مُنھ پر سے امیر کے ہٹا کر کفچہ مین بیہوشی رکھ کر نَے کفچے کی نتھنے مین امیر کے رکھی جب امیر نے سانس اوپر کی لی طرار نے دوسری جانب سے پھونکا کہ بیہوشی دماغ امیر مین سرایت کر گئی اور چھینک مار کر بیہوش ہوے اُسوقت طرار قریب در بارگاہ آیا اور آواز امیر کی طرح بنا کر مقبل کو پُکارا مقبل نے کہا حاضر ہوا اور اندر بارگاہ کے جیسے ہی قدم رکھا طرار نے پہلو پر سے حباب بیہوشی مارا کہ یہ بھی بیہوش ہو کر گرا طرار نے خدمتگارون کی ٹانگین کھینچکر پلنگ کے نیچے گرا دیا اور چادر عیاری بچھا کے کمند سے امیر کو باندھکر چادر مین لپیٹ کے پشتارہ اُٹھا کر پیٹھ پر لگایا اور بارگاہ سے نکل کے قناتون کی آڑ مین چھپتا ہوا اُٹھتا بیٹھتا نظر مردم سے پنہان ہوتا چلا جب دیکھتا ہی کہ روند آتی ہی زمین مین شل چلپاسہ کے لپٹ جاتا ہی جب طلایہ نکل جاتا ہی یہ آگے چلتا ہی اسی طرح گشتے اور بلّی کی چال چلتا ہوا کنارے لشکر کے پہونچکر سیدھا ہوا اور وہان سے جست و خیز کرتا بعجلت تمام روانہ ہوا راہ مین اسکے خیال مین آیا کہ لشکر مین اگر امیر کو لیجاؤنگا عیار آکر چھڑا لیجائینگے یہ سوچکر ایک درہ کوہ مین آیا اور چاہا کہ سر کاٹ کر لیجاؤن پھر سوچا کہ ابھی عمرو ایسا عیار زندہ ہی وہ تجھے زندہ نہ چھوڑے گا اور فرزندان و سرداران امیر قیامت برپا کر دینگے دوسرے علمشاہ لشکر خداوندی مین آیا ہی اُسکو اگر محبت پدری آئے اور کہے میرے باپ کو کیون ہلاک کیا تو تیری جان مفت جائیگی یہ خیال کر کے اسی جگہ ایک غار تنگ و تاریک تجویز کر کے امیر کو غار مین ڈال کر پتھر اُسکے مُنھ پر رکھدیا اور وہان سے آکر سارا ماجرا بختیارک سے اُسنے بیان کیا کہ امیر کو ایسی جگہ بند کر آیا ہون کہ بے دانہ و آب ہلاک ہو جائیگا بختیارک نے کہا تونے خوب کیا جو یہان نہ لایا ورنہ عیار چھڑا لیجاتے اور ادھر صبح کو لشکر اسلام مین امیر کے چوری جانے کا غوغا ہوا شاہ اسلام نے عیارون کو واسطے تلاش کرنے اور خبر لانے کے معین فرمایا ابوالفتح اور سمک وغیرہ روانہ ہوے لیکن بختیارک نے باغ مین آکر حسینہ سے کہا کہ اب تمھارا مطلب برآئیگا سارے لشکر کو حمزہ کے قتل کرو اور علمشاہ کو لڑواؤ حمزہ کو مین نے چوروا منگایا ہی حسینہ نے کہا ملک جی طبل جنگ بجواؤ اور علمشاہ سے کہا اگر میرا وصل منظور ہو تو وعدہ وفا کرو یعنے سر اپنے باپ کا لاؤ اُنھون نے کہا نقارۂ رزمی بجے مین حمزہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرونگا بختیارک باغ سے اُسکو راضی کر کے بارگاہ مین آیا اور یہ حال نقار سے کہکر حکم دیا کہ طبل رزمی بنام علمشاہ نواخت مین آئے بموجب حکم عیار سحر نواخت طبل چلے یہان تو یہ حال ہی اور باپ بیٹے مین تیاری جنگ کی ہو رہی ہی مگر اب ذکر عمرو کا طلسم مین سُنو کہ حیرت تیاری مہرخ سے لڑنے کی کرتی تھی مگر افراسیاب نے ہوشیار جادو کہ جسکے رفیق کی مورت بنکر عمرو نے لوٹا تھا اس سے کہا کہ تم بھی جاؤ اور لشکر مہرخ کو گرفتار کر کے حوالے حیرت کے کرو اور دو شیشے براز آب سحر ہوشیار کے سپرد کیے کہ ان شیشون کا پانی اور بہت سے پانی مین ملا کر گرد لشکر کے حصار کرا دینا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو عیار بار بارہ عیاری آئے گا بیہوش ہو جائے گا اور طبل جنگ بجوا کے جب مقابلہ حریف مین جانا تو جو مقابل آگرہ ہو اسپر پانی کا چھینٹا اسپر مارنا وہ بیہوش ہو جائے گا اسی طرح کل لشکر حریف کو پکڑ لینا اور عیار عیاری کرنے ضرور آئینگے انھین بھی قید کر لینا ہوشیار یہ حکم پاکر اور شیشۂ آب سحر کے لیکر اپنے گھر آیا اور جو ساحر کہ اسکے ملازم ہین انکو حکم شہنشاہ سُنا کر چلنے کا حکم دیا اسوقت اُسکی مان یعنے مغیلہ جادو نے سُنا کہ بیٹا میرا لڑنے جاتا ہی مغیلہ ساحرہ زبردست ہی اُسنے بھی تیاری کی کہ مین بھی اپنے فرزند کی حفاظت کو جاؤن گی غرضکہ ہوشیار سب گھر کا انتظام کرکے پاس افراسیاب کے آیا اُسنے خلعت رخصت عنایت فرمایا اور بارہ ہزار ساحر ہمراہ کیے اور رخصت کیا ہوشیار اژدر پر سوار ہوا بارہ ہزار ساحر سوار ہوا ے سحر پر سوار ہو کر گھنٹے اور ناقوس بجاتے سحر کی نیرنگیان دکھاتے روانہ ہوے لیکن مغیلہ مادر ہوشیار پر پرواز پیدا کر کے مخفی واسطے حفاظت کرنے اپنے فرزند کے اُڑ کر چلی یہان تک کہ بعد قطع مسافت راہ ہوشیار قریب لشکر حیرت پہونچا حیرت نے رفیق سمجھ کر استقبال کر ایا سردار ہوشیار کو لے کر داخل بارگاہ حیرت ہوے اور لشکر اسکا ملحق لشکر حیرت اُترا بارگاہ اور خیمے استادہ ہوے ہوشیار نے کل کیفیت اپنے آنے کی ملکہ حیرت سے بیان کی اور عرض کیا کہ طبل جنگ بجوا دیجیے مین کل لشکر حریفون کا خاتمہ کر دون حیرت نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اسوقت سردارون نے اُسکے نقارۂ رزمی بجایا طائران سحر پران خدمت ملکہ مہ جبین مین حاضر ہوے اور منقار اُٹھا کر بزبان فصیح و بلیغ مدح و ثنائے شاہی بجا لائے زبان ادب سے اس طرح گویا تھے نظم

دارای جہان نصرت دین خسرو کامل	ای ملکہ عالم ملک عالم و عادل
ای آنکہ در اسلام پناہ تو کشودہ	بر روی جہان روزنہ جان تن و دل
شاہا فلک از بزم تو در رقص و سماع است	دست طرب از دامن این سلسلہ مگسل
می نوش و جہان بخش کہ از خم کمندت	شد گردن بدخواہ گرفتار سلاسل

ہوشیار جادو نام ایک ساحر فرستادۂ افراسیاب آیا ہی حیرت نے طبل جنگ بجوایا ہی ارادۂ رزم و پیکار ہی آگے سرکار کو اختیار ہی یہ کہکر طائر سحر اڑ گئے اور مہ جبین نے مہرخ سے کہا کہ آپ بھی نقارۂ حرب کے بجنے کا حکم دیجیے آج شام سے تیاری جنگ کیجیے مہرخ نے عرض کیا بہت اچھا افسرون کو بلا کر لڑائی کی اطلاع دی سارے لشکر مین خبر ہو گئی یہان تک کہ قریب شام جب چرخ نیلی فام پر شاہ مسند نشین سپہر جلوہ گر ہوا اور شاہ نیمروز منھ چھپا کر رو بفرار لایا گوشۂ مغرب کو ماوا و ملجا بنایا نظم

شدہ مسند آرائے چرخ برین	سپہدار انجم بصد زیب و زین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ستادند ہر سو بہ خدمتگری — کمر بستہ بہرامش و مشتری

اسوقت حسب الحکم مہرخ شور کرنا ہی بلند ہوا اور دہل رزم بجا صدائے پرآشوب بمقتضائے یوم ینفخ فی الصور عرصہ جدال مین باہتمام قنا تون افواجا و ترتیب فی دین اللہ افواجا بلند ہوئی نظم

علم گشت افغان زہینم خم — جہان کرہ شلاز نالۂ گاودم
قیامت بہ فکر قیامت فتاد — ندارد کسے این قیامت بیاد

ساحران ذی رتبہ جمشید وقت سامری مرتبہ سحر کو جگانے لگے بہادر و دران اسلحہ جنگ کو درست کرتے تھے مہ جبین دربار برخاست کرکے داخل علیش محل ہوئی عیار سب مع عمرو کے صحرا کی سمت روانہ ہوے اور دہ درہ کوہ مین پوشیدہ ہو کر بیٹھے اسد کارسازی لشکر کرنے لگا کہ ابیات

ہر اک سو تھا اک شور محشر عیان — کہ جگر مین تھا خوف سے آسمان
دلاور جو آمادۂ جنگ تھے — شجاعت سے رُخ سب کے گلرنگ تھے
بھلا کس طرح آئے ہر دل کو تاب — دل سنگ دہشت سے ہوتا تھا آب
دکھانے لگا کوئی نیرنگیان — کسی نے کیا سحر تیاریان
کوئی سنکھ پوجے پہ بیٹھا بجائے — کوئی بیرکو اور یون کو بلائے
کوئی اپنی دھونی رمانے لگا — کوئی سحر اپنا جگانے لگا
اُدھر فوج مین شور تھا ہر جگہ — نقیبون کی آتی تھی ہیہم صدا
جوانو جوان بخت ہوشیار ہو — سلاحون سے اپنے خبردار ہو

مہرخ اور سرخ مو و نافرمان و شکیل و بہار ہر ایک نے باین لحاظ کہ کل ملکہ حیرت زوجہ افراسیاب سے مقابلہ ہوگا نایاب اور منتخب سحر جگائے تیلیان نباتین طاؤس زرین بال درست کرکے اداے سامری کے وقت کے منتر جگائے بیرون سے حریف کی بھینٹ دینے کا اقرار کیا وقت جنگ حسب الطلب آنے کا وعدہ لیا رات بھر یہ تیاری رہی دم سحر جب فراش قضا نے قصر لاجوردی فلک مین تخت بہ بزور بچھایا اور خدیو زمانہ مع تاج مرصع کے اورنگ نشین دیوان کدۂ عالم ہوا ابیات

بروز دگر چون ز مشرق دیار — قدافراخت این رایت روزگار
بہ تخت فلک خسرو تیرگیر — برآمد مسلے بہ مہر منیر
روان شد سپہ از دو سو رزم خواہ — عیان شد علمہا سفید و سیاہ
ز ضرب سم با پایان زمین — غبارے شد و شد بچرخ برین

تو گفتے سرافیل صور فنا | دمد و مسہ بدم در دم کرنا
شکارے عقابان کمانہا بچنگ | بر انداختہ مرغ جان را خدنگ
دران بیشہ از صولت شیرہا | جدا گشت از قبضہ شمشیرہا
زلبس از زرہِ خون دلہا چکید | زہر حلقہ شد چشمہ خون پدید
اجل بود سرگشتہ در رزم گاہ | کہ بیرون رود چون زپیش سپاہ
بلائے چنین کس ندارد بیاد | کہ خون در رکاب یلان او فتاد

شیر بچگان شجاعت و دلاوران عرصۂ جلادت ساحران نامی و سرداران گرامی عازم دشت قتال ہوے سروار ساحر تخت اور مرکب پر سوار ہوکر آمادۂ جدال ہوے اسد نے مقابلہ مین ملکہ حیرت کے لباس جنگ جنایاب زمانہ تھا اس سے جسم پر قوت کو اپنے چاق اور درست فرمایا عمدہ سلیح پہ سنجوگ ترتیب دیا کہ نظم

بخودے سلح فراخت آن سرفراز | کہ انا فتحنا ش بودے طراز
زرہ کش قبائے زراندود بود | زصنعت گری ہائے داؤد بود
بزیر زمین جلوہ کرد چست | چو سد سکندر بزین بر نشست
تو گوئی کہ سہراب یل زندہ شد | فلک زیر شمشیر او مردہ شد

اس کروفر سے مہ جبین کا تخت قلب لشکر مین لے کر وارد دشت مصاف ہوے جلوخانہ بارگاہ سے تا میدان جدال سامان تزک و احتشام مہ جبین کا آراستہ تھا ہر سمت فیلان جنگی اور اشترون کی قطار ہودج ہاے زرین پر یلان و علمداران لشکر سوار کہ جل زربفتی پر ہر فیل کی چادر ستارہ دار فلک شرمندہ نظم

جھمکے خورشید لے ہودج زرین پہ جبین | فیل گردنشہ کی سواری کے کھڑے ہون در بر
جل زربفت مین وہ چاند کہ ہر شخص کہے | شب دیجور یہ ہے نور کی ڈالی چادر

کئی ہزار اعرابے زرسرخ و سفید کے ہمراہ زرنشانہ ہوتا نقارخانہ شتر و فیل پر لدا نقارچی زری بادلے کی پوشاکین پہنے للت بھیرین بھاس کی تانین اڑاتے کرکیت ترغیب و تحریص بہر رزم دلاتے وارد ہوے کہ ایک جانب سے سواری ملکہ حیرت کی پیدا ہوئی سب نے دیکھا کہ ہزارہا بنگلے مینا نگار بروے ہوا اڑتے چلے آتے ہین اور چونسٹھ ہزار نقارے طلسمی بجتے ہین گردو پیش جادوگرنیان اور ساحر لباس وزیور سے درست ہاتھون مین سمرنین مرجان و گوہر کی باندھے کانون مین کنڈل اور اوراج اور بالے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

و جھالے پہنے ساریان جواہر دوز لاکھون روپے کا اسپر کار جواہر کیا باندھے طاؤسان زرین بال پر سوار وارد دشت مصاف ہوئین اسوقت ملکہ حیرت کے اوج مراتب کے روبرو مہ جبین کے سامان احتشام کی کچھ حقیقت نہ تھی جہان ملکہ بیٹھی تھی آن بنگلون مین فرش زربفتی بچھا تھا ناچ ہورہا تھا الغرض برلاکھون ساحرون کا مجمع تھا ڈہر وا ور ناقوس بجتا تھا غرضکہ ہوشیار جادو نے حکم دیا کہ ساحرون نے بجلیان گراکر میدان قتال کے درخت وغیرہ ہلا دیے اور ابر سحر برسایا گرد و غبار اٹھایا نقیبون نے نکل کر نقابت کی کرد گیتون نے کرکھا کہا مذمت دنیا ہر ایک کو سنائی کہ کہان ہین دارا و کیقباد و منوچہر سب بیوند خاک ہوے نام شجاعت باقی رہ گیا اور وہ ہلاک ہوے کہ ابیات

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ۔۔۔ کہ انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر
ز تیغ و تیر مبدان تمتعے بردار ۔۔۔ کہ در کمین گہ عمر است مکر عالم پیر
نعیم ہر دو جہان اے جوان نام بجوے ۔۔۔ کہ این متاع فروشند آن بہاے کثیر

جب نقیب کنارے ہوے یمنہ و میسرہ و قلب و جناح وغیرہ صفین آراستہ ہوئین اسوقت ہوشیار جادو اجازت حیرت سے لیکر میدان مین نکلا اور غرائبات سحر کے دکھلا کر مبارز طلب ہوا اس طرف سے ملکہ سرخ موے کاکل کشا نے اجازت لیکر اژدر سحر کو اڑایا اور ہوشیار کا آکر مقابلہ کیا اسنے ایک پیکان تیر مارا سرخ مونے سحر کیا کہ ایک پنجہ چھری لیے اس جگہ از خود ظاہر ہوا اور تیر کو کاٹ دیا سرخ مو نے کاکل کو اپنی پریشان کیا کہ سر پر حریف کے لاکے بلا نازل کرے اس مین سے ہزار ہا ستارہ گر کر سمت فلک چلا اور وہان مثل تیر شہاب کے فوج پر ہوشیار کے گرا ہزارون ساحر مرگیا ہوشیار نے غصہ مین آکر شیشہ آب سحر جھولی سے نکالا اور ایک پکھال پانی طلب کر کے اسمین پانی شیشے کا جس سے حریف بیہوش ہو ملادیا واضح ہو کہ اسکو دو شیشے افراسیاب نے پانی کے دیے ہین ایک کا پانی بیہوش کرتا ہے اور ایک کا پانی ہوشیار کر دیتا ہے الحاصل اس پکھال آغشتہ بآب سحر کو لے کر ہوشیار نے ایک روئی کے گٹھے پر ڈالا اور سحر کیا کہ وہ روئی مانند ابر کے اڑ کر سمت فلک گئی اور ابر لشکر مہ جبین پر آکر محیط ہوا اور بارش باران شروع ہوئی جسپر بوند پانی کی آکر پڑی وہ بیہوش ہوگیا پہلے سب سے سرخ مو جو میدان مین کھڑی تھی بیہوش ہوگئی اور اب پانی بڑے زور شور سے برسنے لگا بہار و مہرخ وغیرہ ساحران نامی نے سحر کر کے بنگلے سرون پر اپنے چھائے لیکن قطرات باران بنگلون کو توڑ کر پہونچے اور سب بیہوش ہوے لشکر مین بھگدر پڑ گئی ساری فوج مہرخ کی بھاگ گئی اسد نے بجان واحد گھوڑا اٹھایا کہ مین لڑ کر اپنی جان دون لیکن پانی کی جو بوند پڑی بیہوش ہو کر گرا لشکری کوہ و دشت و بیابان

مین جاکر متوازی ہوے جو ساحر کہ سردار اور بہادر تھے وہ نہ بھاگے سب بیہوش ہو گئے ہوشیار نے جو سردار کہ بیہوش ہوے تھے اُنکی مشکین بند ھوالین اور طبل بازگشت بجوا کہ پھرا حیرت زرنشار کرتی ہوئی پھر کر بارگاہ مین اپنی داخل ہوئی جشن نوروزی کی بنا کی تمام لشکر نے کمر کھولی اس حال کی عرضی افراسیاب کو لکھی اور قیدیون کو سامنے طلب کیا وہ سب بیہوش تھے اُنپر قید ہوشیار نے اپنے سحر کی نہالی زبان مین ہر ایک کے سوزن دیا اور دوسرے شیشے سے پانی لے کر سب پر چھڑکا کہ ہر ایک کو ہوش آیا اپنے تئین قید سخت مین مبتلا پایا سر جھکا کر سب خاموش ہو رہے لیکن حیرت نے کہا کیون بی مہرخ یہ دن بھی تمھین یاد تھا مہرخ نے اشارہ طرف فلک کے کیا کہ خدا ہمارا مالک ہے اشارے سے کلام اسلیے کیے کہ زبان چھدی ہے جو بات حیرت کہتی ہے یہ لوگ اشارے سے جواب سخت دیتے ہین حیرت کو غصہ آیا اور حکم دیا کہ دار ین استادہ ہون کہ دم سحر ملک الموت کی گرم بازاری ہوگی ایک کی بھی جان نہ بچے گی بموجب حکم آرہ کش تسمہ کش جلاد حاضر ہوے دارین کھڑی ہو گئین غلغلہ چار سو بلند ہوا اور ہوشیار کو حکم دیا کہ ان گنہگارون کو لیجا کر مقید کرے اور شب بھر تمام لشکر کی حفاظت رہے کہ کوئی عیار نہ آئے ہوشیار سب قیدیون کو لے کر اپنی بارگاہ مین آیا اور ہر ایک کو ستون ہاے بارگاہ سے باندھ دیا اور اپنے ملازمون سے حکم دیا کہ ایک خدمتگار صرف یہان رہے اور باقی کوئی نہ رہے اور تم جا کر لشکر کے سقون کو حکم دو کہ ایک ایک سقا مشک پانی کی لے کر آئے تا کہ مین آب سحر مشک کے پانی مین ملادون وہ لیجا کر گرد لشکر ہر طرف چھڑکین اور حصار کر دین بموجب حکم سب ملازم باہر بارگاہ کے آئے اور ایک خدمتگار کو بلا کر حکم دیا کہ جاکر اندر ٹھہرو اور سقون سے بھی حکم ہوشیار کا سُنا یا وہ بھی مشکین لے کر چلے اور پانی بھر کر سب تو باہر ٹھہرے ایک اندر بارگاہ کے گیا ہوشیار نے پہلے اُس شیشے کا پانی جس سے انسان ہوشیار ہوتا ہے سقے کو دیا کہ اسکو اپنے جسم پر مل لے اور بعد اسکے وہ شیشہ دیا کہ جسکا پانی بیہوش کرتا ہے کہ اس مین سے چند قطرے اپنی مشک مین ڈالے سقے نے پہلے پانی جسم پر ملا اور پھر مشک کے اندر دوسرے شیشے کا پانی ڈال کر باہر آیا اور جاکر حصار کرنے لگا اسی طرح فرداً فرداً پھر بہت سے سقے گئے اور پانی لا کر حصار کرنے لگے مگر اب حال عیاران سنیے کہ لشکر کی بربادی اور سردارون کی گرفتاری دیکھکر اپنی جگہ سے چلے پہلے سب سے قران ایک خدمتگار کی صورت بنکر قریب لشکر ہوشیار آیا سقون کو دور سے پانی چھڑکتے دیکھکر وہ راہ کترا کے چلا کہ اس پانی سے نپاہ باقی مشکل ہے کچھ نہ کچھ فساد ہے ورنہ گرد لشکر کے شب کو چھڑکاؤ سے کیا مطلب ہے غرضکہ دوسری راہ سے لشکر کے اندر قدم زن ہوا ایک سقا ادھر سے آتا تھا اس سے کہا پانی چھڑک آئے سقے نے جواب دیا کہ ابھی اتنا بڑا لشکر حیرت کا کئی فرسخ کے گرد مین اترا ہوا ہے یہ ایک دن کا کام ہے کئی روز مین حصار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوگا قران یہ سُنکر سمجھا کہ تیری راے سلیم تھی یہ حصار آب سحر کا ہوتا ہی جو آئیگا مقید ہوگا اسی فکر مین قریب بارگاہ ہوشیار آکر ٹھہرا کہ وہ خدمتگار جو اندر بارگاہ کے تھا دو گھنٹے کے بعد باہر نکلا اور پکارا کہ اب کوئی اور آکر اندر بارگاہ کے ٹھہرے مین اپنی نوکری کر چکا قران جواب دہ ہوا کہ بھائی اسی لیے پہلے ہی سے کمر باندھے کھڑے ہین کہ نوکری بدلانا ہوگی لیکن مجبور تھے کہ اندر ایک ہی آدمی کے رہنے کا حکم ہو ورنہ اندر چلے آتے اچھا تم جاؤ مین حاضر ہون وہ خدمتگار یہ کلام سُنکر چلا گیا اور قران اندر بارگاہ کے گیا اور سر پر ہوشیار کے رومال جھلنے لگا لیکن ضرغام اور جانسوز بھی صورت بدلکر لشکر مین آنے لگے انھون نے کچھ خیال سقون کے پانی چھڑکنے کا نہ کیا جیسے ہی قدم اندر زمین حصار شدہ کے رکھا دونون بیہوش ہوکے گرے ہوشیار نے چند ساحر کمینگاہ مین بٹھا دیے ہین کہ جو شخص بیہوش ہوکے گرے اُسکو میرے پاس لانا وہ ساحران دونون کو اُٹھا کر سامنے ہوشیار کے لائے اُسنے سحر کیا کہ رنگ و روغن عیاری اُنکا اُڑ گیا صورت جو تبدیل ہوئی وہ سمجھا کہ یہ عیار ہین پکارا کہ شکر ہی سامری کا کہ دو عیار تو پھنسے انھین بھی ستون سے باندھکر میخواری مین مصروف ہوا اور جو سقا کہ آتا ہی پانی مشک مین اُسکی ملا دیتا ہی کہ اتنی بار عمرو بھی پھرتا ہوا فکر مین عیاری کرنے کے قریب اسکے لشکر کے آیا اور سقون کو پانی چھڑکتے دیکھکر راہ کاٹ کر ادہر طرف چلا ایک مقام پر خیمہ چھوٹا سا استادہ دیکھا وہان ایک سقا روٹی بیٹھا کھا رہا تھا عمرو نے کنارے ٹھہر کر اپنی صورت بھی سقون کی ایسی بنائی گھاردے کی لنگی باندھی تسمہ گلے مین ڈالا سر پر پگڑی باندھی پیچ پگڑی کا اندھیری ڈالنے کے لیے کھلا رکھکر گردن مین لپیٹ لیا کٹورے کمر سے لگائے کانٹے تسمے مین باندھے تسمہ مشک باندھنے کا کاندھے پر اُلٹ کر ڈالا اور مشک آڑی کر کے گلے مین ڈالکر پشت پر سنبھالی اور اس سقے کے سامنے جو روٹی کھا رہا تھا آکر سلام کیا اُسنے کہا آؤ عمرو قریب گیا اُسنے کہا کہو کہان نوکر ہو عمرو نے کہا بھائی اب تو برادری کا کچھ خیال کرو ہمین بھی اپنی سرکار مین نوکر رکھا دو آج کل بیکار ہین سقے نے جواب دیا کہ آجکل ضرورت ہی حصار کیا جاتا ہی مین نوکر رکھا دونگا عمرو نے پوچھا کہ روٹی بے وقت کیون کھاتے ہو اُسنے کہا بھائی فرصت نہین ہی حصار کرتے اور پانی چھڑکنے سے عمرو بولا کہ اٹھ پہر دن کو بھی خفقان رہتا ہی بھلا کیسے پانی چھڑکوانے ہے کیا فائدہ ہی سقے نے سارا حال شیشہ آب سحر کا اور بیہوش ہو جانے انسان کا حصار کے اندر آنے سے بیان کیا اور ماخبر آب سحر سے اطلاع دی عمرو نے یہ ماجرا سارا سُنکر ادہر اُدہر کی بات کہکر کچھ مٹھائی کمر سے نکالی اور کہا اسکے ساتھ روٹی کھاؤ سقے نے مٹھائی کھائی وہ آغشتہ بیہوشی تھی کھاتے ہی بیہوش ہوگیا عمرو نے اُسکو خیمے مین کسی جگہ پوشیدہ کر دیا اور سب لباس اُسکا لیکر اُسکی صورت آپ بنکر خیمے مین ہوشیار کے آیا اور اس سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا حضور پانی ہوگیا اور ملا دیجیے اُسنے شیشہ پانی کا جو بیہوش کرتا ہی عمرو کو دیا کہ اسمین سے چند قطرے ملاے عمرو نے کہا پہلے مجھے وہ پانی تو دیجیے کہ جس سے مین خود بیہوش نہ ہون ہوشیار نے پوچھا کہ تو کیا اب ہی پانی پھر لینے آیا ہی عمرو نے کہا نہین مین اپنے بھائی کی طرف سے آیا ہون وہ ماندا ہوگیا ہی ہوشیار نے پہلے اُسکے بدن پر وہ پانی جو بیہوش کو ہوشیار کرتا ہی ملنے کو دیا اور پھر وہ شیشہ بیہوشی دیا عمرو نے پانی شیشہ بیہوشی کا چلو مین اونڈیلا ہوشیار نے کہا ارے بیوقوف مشک مین پانی ڈال یہ کیا کرتا ہی عمرو نے کہا بیوقوف تو اور تیرا باپ دیکھ یہ کیا کرتا ہون یہ کہکر وہ چلو جو لیے تھا اُسکا چھینٹا ہوشیار کے مُنھ پر مارا کہ اُسنے پھر صدا بھی نہ دی بیہوش ہوکر گرا عمرو نے فی الفور خنجر سے سر اُسکا کاٹ ڈالا غلغلہ داروگیر اور ہیندا اور بکش کا بلند ہوا اسوقت عمرو نے ضرغام وجانسوز کو کھول دیا جب یہ چھوٹے سوزن زبان بہار وبہرخ وغیرہ سے کھینچنے لگے اور جو چھوٹا اُسنے دوسرے کو رہا کیا لیکن عمرو جال مار کر ساری بارگاہ کو لوٹنے لگا اسوقت کہ دو ایک ساحر کو عیارون نے رہا کیا ہوگا غل وشور ہوشیار کے مرنے کا لشکر ساحر اُسکے لشکر کے بارگاہ کی طرف دوڑے اور مادر ہوشیار مغیلہ جادو جسکا ذکر کیا گیا تھا کہ اپنے بیٹے کی حفاظت کو مخفی ساتھ آئی ہی یہ ہنگامہ سُنکر نرور سم اُڑتی ہوئی بارگاہ مین آئی اور سحر پڑھکر ایک دوہتر زمین پر اُسنے مارا عمرو جو لوٹتا پھرتا تھا نصف زمین مین غرق ہوا اور مغیلہ چلی کہ عمرو کو پکڑکے لے جاوُن قران جو خدمتگار بنا پہلے سے کھڑا تھا جھپٹ کر قریب آیا اور پکارا کہ ملکہ ذرا سنبھلیے گا مغیلہ ٹھری کہ قران نے جھک کر بغدہ مارا کہ سر پھٹ کر بھیجا دور گرا اور سر نے ہزار ٹکڑے ہوے تڑپ کر مرگئی پھر شور برپا ہوا اور عمرو چھوٹ گیا پھر لوٹنے لگا اس اثنا مین سب ساحر جو مقید ہوے تھے چھوٹے اور جو ملازم کہ ہوشیار کے دوڑے تھے اُنسے لڑنے لگے بہار نے سحر کیا کہ عالم بہار پیدا ہوا چمنستان پر از گل دریا مین ظاہر ہوے ہر ایک ساحر پر عالم وجد طاری ہوا اور پکارنے لگے

للمولف

مبارک ای دل غمگین چمن مین پھر بہار آئی
نسیم وصل جانان مجھ نہایت بیقرار آئی

تصور نے مرے مجکو مبارکباد مطلب دی
کہ آنکھ اُٹھتے ہی میرے سامنے تصویر یار آئی

گھڑی بھر بھی نہ گذری تھی کہ گذری منفعل ہوکر
نہایت آج چھوٹی ہو کے شام انتظار آئی

نہین معلوم خوردہ اسی یہ کس گلرو کی آمد کا
ہوا راحت فزا کچھ آج سوے لالہ زار آئی

خوشا قسمت کہ مدت مین یہ گردش کی زمانہ نے
کہ ہر شاخ تمنا ساتھ لیتی اپنے بار آئی

ہمارے دل نے زندہ ہو کے کیا جشن ہی یارب
کہ روح رفتہ بعد از عمر سوے جسم زار آئی

نوید روح افزا کی ہوئی مین اسقدر دہوین
کہ شام ہجر مشتاقان قریب انتشار آئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طبیعت لوٹی جاتی ہے غضب کا حسن ہے امین — نہایت کا کل شب آج ہو کر آبدار آئی
صدا پیدا ہے گلشن مین یہ غنچون کے تبسم سے — مبارک ہو بہار آئی مبارک ہو بہار آئی
مبارک آج ہوئے جاہ تمکو وصل جانان کا — چمن مین یہ ترانہ آج گانے کو ہزار آئی

اُسوقت بہار نے کل لشکر کو ہوشیار کے حکم دیا کہ جا کر لشکر حیرت کو قتل کردو وہ سب لشکر حیرت پر آگرے اور مہرخ و بہار و نافرمان و سرخ مو وغیرہ مع اسد و مہ جبین کے سب آکر فوج حیرت پر گرے ہار مہرہ جون کے اور گچھے سوئیون کے اور پیکان سحر کے چلنے لگے گوتے فولادی پڑنے لگے حیرت جشن برپا کرکے نہایت خوش وخرم بیٹھی تھی سب ساحر غافل از شعبدہ بازی فلک اُترے ہوئے تھے کہ یکایک سحر کی مار پڑنے لگی اوّل ہی حملے مین ہزارون ساحر مارے گئے اور غلغلہ بلند ہوا بجلیان گرنے لگین سلین برف کی پڑتی تھین اور دھوند ہو کا اُٹھتے تھے تاریکی عالم مین چھائی تھی ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا حیرت گھبرا کر سوار ہوئی اور حکم دیا کہ جلد مشعلہاے سحر روشن ہون ساحرون نے مشعلین سحر کرکے جلائین اُسوقت مہرخ نے سحر کیا کہ سب مشعلین گل ہوگیئن اور وہ خونریزی ہوئی کہ یقین ہے کہ سبزہ کبھی اس سرزمین پر نہ جمے گا اور اگر اُگے گا لالہ بادل داغدار پیدا ہوگا یا دم الاخوین نکلے گا عیاذاً باللہ ایک قیامت کبریٰ برپا تھی ہوشیارہ کی فوج کہ خاص افراسیاب نے منتخب کرکے بہر رزم بھیجی تھی اسنے ہزارون ساحر حیرت کا ہلاک کیا اور ادھر اسد دلاور نے صدہا کو زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا کہ ابیات

چو باز گرسنہ بہ صید پلنگ — چو شیر ژیان سوی آہوی لنگ
پے قتل کفار و اعداے دین — بمیدان جنگاہ و افواج کین
چنان گرم گردید بازار جنگ — کہ می سوخت بہرے تیر و خدنگ
بہ فوج عدو بود اجل خندہ زن — ہمی کرد پرواز جانہا ز تن
سراپردہ در زیر نعل ستور — شدہ سرمۂ دیدہ مور کور
لبے دیدہ مجروح وخونبار بود — جہانے پُر از نالۂ زار بود

اُسوقت ملکہ حیرت تخت پر سے کود کر زمین مین غرق ہوئی اور قلاب زمین کو جیسے کسی نے جنبش دی اُس طرح کا تزلزل ارض وغیرہ مین پڑگیا بڑے بڑے پہاڑ سر ٹکرانے لگے مہرخ و بہار نے آپس مین مشورہ کیا کہ حیرت کے سحر سے خدا کی پناہ ابھی سب گرفتار ہو جائینگے اس سے مناسب ہے کہ یہ فتح خداداد ہاتھ آئی ہے اب پھر چلو بس یہ مشورہ کرکے نفیر سحر بجائی کہ سب سردار جدا ہوے اور بہ فیروزی و نصرت اپنے لشکر مین آئے اور عیار بھی قتل و غارت کرکے نکل گئے تھے وہ سب بھی حاضر ہوے مہ جبین

کے حکم سے منادی ہوئی کہ جو لوگ بھاگ کر صحرا و کوہ مین پنہان ہوئے تھے آکر شریک ہوئے بازار لشکر مین کھلے خیمے آباد ہوے مہ جبین تخت پر بیٹھی ناچ ہونے لگا کہ نظم

مطرب از نغمہ ہاے داودی	دل ہمی برد و جان ہمی بخشید
گشت رقص آن چنان کہ پردہ	پردۂ عشق عاشقان بدرید

ادھر حیرت زمین سے نکلی لشکر کے سردار براہ جانبازی حاضر تھے فوج فراری اور پراگندہ ہوگئی تھی ہر ایک کو جمع کیا اور بارگاہ شاہی اور خیام لشکر درست ہونے لگے جب سب ترتیب ہو چکی حیرت چین بہ جبین بارگاہ مین آئی اور اپنی جگہ پر سردارون کو مامور کر کے طاؤس سحر پر سوار ہو کر پاس افراسیاب کے روانہ ہوئی افراسیاب اُس روز باغ سیب مین گنبد نور سے آیا تھا کہ سواری حیرت کی پہونچی سب اہل دربار نے تعظیم دی پاس شاہ طلسم کے بیٹھ کر مارا جانا تمام ساحرون کا اور قتل ہونا ہوشیار کا تمام ذکر کیا افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ تیرے سحر نے کام مغیلہ اور ہوشیار کا تمام کیا عمرو نے شیشہ ہاے آب سحر سے انکو مارا یہ ماجرا دریافت کر کے غضب افراسیاب پر طاری ہوا اور کہا اے حیرت تمام لشکر کو لیجاؤ اکی بار مین نمک حرامون پر وہ بلاے مبرم بھیجتا ہون کہ بحال خراب سب باغی ہلاک ہونگے حیرت بموجب ارشاد شہنشاہ سوار ہو کر بعد طے مسافت راہ لشکر مین پہونچی ملازمون نے تعظیم دی تخت پر جلوہ گر ہوئی لیکن ادھر افراسیاب نے حکم محکم بنابر حاضر کرنے سات برقون کے صادر فرمایا راوی کہتا ہو کہ اس طلسم مین سات بجلیان ہین کہ وہ مانند بجلی کے ندا کرتی ہین اور بروز جنگ چمک کر صف لشکر دشمن پر گرتی ہین کہ سارے لشکر کو جلا دیتی ہین لہذا حسب الحکم ساحر واسطے سحر کے طلب کیے گئے ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ ابر سرخ رنگ بر روے ہوا ظاہر ہوے اور ان مین بجلیان چمکتی ہوئی قریب دربار شاہ پہونچکر زمین پر اُترے اور بجلیان زمین مین لوٹنے لگین یہان تک کہ مجسم بشکل انسان ہو گئین سب نے دیکھا کہ سات جادوگرنیان جوان کہ جسم انکے سنہرے ہین لباس اور زیور سے آراستہ و پیراستہ ہین غرض کہ ان ساتون نے کہ نام انکے برق مختر اور برق لامع اور برق خاطف اور برق شعلہ بار اور برق چشمک زن اور برق ساطع النور اور برق صاعقہ بیز ہین شہنشاہ کو تسلیم کی اور عرض پیرا ہوئین کہ حضور نے کنیزون کو کس لیے یاد فرمایا ہے افراسیاب نے کہا تم مین ایک برق واسطے اعانت ملکہ حیرت کے جائے اور کام فوج عدو کا تمام کرے اور باقی چھ برقین میرے حکم کی منتظر اپنے مقام پر رہین بروقت نامہ ہمارا پہونچنے کے حکم کی تعمیل کرین یہ سخن شاہ کا سنکر برق خاطف نے عرض کیا کہ کنیز جا کر سب خطا کارون کو سزا دیگی افراسیاب نے اسکو خلعت رخصت دیا سب برقین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنے اپنے ملک سکونت مین آئین اور برق خاطف نے اپنی جگہ پر پہونچکر کارسازی لشکر کرکے ایک لاکھ ساحر ہمراہ لیے خیمہ اور بارگاہ لدواکر ابر سرخ مین چمکتی ہوئی بڑے زور شور اور چمک دمک سے سمت لشکر حیرت روانہ ہوئی کہ ساحران ہمراہی اسکے صورتین ہیبت ناک بنائے ابر پر سوار حربے آتشین لیے ساتھ تھے لشکر تمام بر روے ہوا جاتا تھا رعد کی صدا برق کا چمکنا خوف سے زہرہ آب کرتا تھا ابیات

ہر اک ساحر زشت رو بدسیر	زبون شکل و بدہیئت و بدگہر	ستمگار و سفاک و دست تمراب
دماغون مین نخوت ہر اک پرعتاب	شریر اور بیرحم وہ جنگ جو	روانہ ہوے بہر رزم عدو

بعد روانگی برق خاطف پاس افراسیاب کے صرصر شمشیر زن اور صبا رفتار حاضر ہوئین انہین دیکھکر شہنشاہ ساحران نے منہ پھیر لیا عیارہ بچیون نے عرض کیا کہ حضور والا ہمارا قصور کیا ہے شاہ نے ارشاد کیا کہ عمرو اور اُسکے ساتھ کے عیار جب سے داخل طلسم ہوے ہین کیسے کیسے نامی ساحرون کو قتل کرچکے ہین اور تم باوجودیکہ سرکار کا نمک مدت مدید سے کھاتی ہو اور گھر بیٹھے تنخواہ پاتی ہو لیکن آج تک کوئی سردار لشکر باغیان کا گرفتار کرکے نہ لائین اور نہ کسی کو ان مین سے قتل و ہلاک کرسکین یہ کلام عتاب آمیز بادشاہ کے سُنکر صرصر خجل ہوئی اور فرط ندامت سے سرنیچا کرکے عرض رسا ہوئی کہ اب جس طرح ممکن ہوتا ہے مین جاکر اسد کو کہ دعوی طلسم کشائی کا رکھتا ہے اور مہ جبین کہ بادشاہ لشکر مخالف ہے ان دونون کو گرفتار کرکے لاتی ہون کہ اُنسے بڑھکر اور کوئی جان در روح عمرو نہین ہے ان کے قید ہونے سے کمر فوج حریف کی ٹوٹ جائیگی شہنشاہ قصور اس لونڈی کا معاف کرین میری جانب سے خاطر عاطر صاف کرین افراسیاب اس کلام سے بہت خوش ہوا اور خلعت عیارہ بچیون کو دیکر سرفراز فرماکر واسطے گرفتاری اسد و مہ جبین کے روانہ کیا اور آپ مصروف عیش ہوا

گرفتار ہونا شیر بیشہ شجاعت شہزادہ اسد اور مہ جبین کا روباہ خصالی سے عیارہ بچیون کی اور قید کرنا افراسیاب کا ان دونون کو اور بعد رنج والم کے بادشاہ ہونا لشکر مین عمرو کی صلاح سے مہرخ کا اور مقابلہ برق خاطف سے بربادی لشکر اور عیاریان کرنا باہم عیارون کا برقون پر اور رہائی لشکر کی للمؤلفہ

آج ساقی سے نہ مطلب ہے نہ کچھ جام سے کام	بادہ رنج سے بیہوش ہین میخوار تمام
خود فراموش ہوے ساقیا مےکش ایسے	میکدہ بھول کے مسجد کیطرف جانے لگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سجادۂ راہ عدم زلف بنی ساقی کی — سر سے بڑھ کر جو چلی جا کے کمر تک پہونچی
جوش پر موسم گل آیا تو افسوس افسوس — بند میخانہ کا در ہوگیا افسوس افسوس
محتسب نے کیا پابند شریعت ہم کو — پارسائی کی لگائی گئی تہمت ہم کو
قید یہ شرع کی کب تم سے اٹھیگی رے جاہ — اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
واقفانے کہ در سخن فرد اند — شرح این داستان چنین کردند

مقیدان سلسلۂ سخن و پابندان کلام زینت افزاے انجمن اس داستان رنج والم کو حیطۂ تحریر مین اس طرح لاتے ہین اور زنجیر اسطار تسطیر مین مضامین فسانۂ عجیب کو یون قید فرماتے ہین کہ جب صرصر اور صبا رفتار بہر گرفتاری شہزادہ اسد نامدار روانہ ہوئین دریا سے گذر کر جست وخیز کرتی قریب لشکر مہرخ پہونچین اول صرصر نے اپنی صورت مردے کی بنائی عصاے طلائی ہاتھ مین لیا سر پہ گول پگڑی باندھی تمغہ اُسپر لگایا طرۂ مقیشی لٹکایا چکن پہنی سب طرح سے درست ہو کر لشکر مین پھرنے لگی اور صبا رفتار ایک زمیندار کی صورت بنی دھوتی زانو تک باندھی مرزائی کمر تک پہنی انگوچھا سر سے لپیٹا اور لشکر مین ٹہلنا شروع کیا اس جگہ ہر مقام پر انتظام تھا کوتوال لشکر سرگرم کار بازارین آراستہ خوش وضع بیوپاری قطع دار خریدار ہر سمت گرم بازاری ہو رہی تھی رعایا داد خرمی دے رہی تھی ہر بارگاہ کے سامنے بازار لگی تھی سردار اور ساحر کی آمد ورفت تھی عیار بچیان دن بھر پھرا کین یہانتک کہ جہان گرد عالم افروز گشت لگا کر ملک مغرب مین مقیم ہوا اور میدان فلک مین بازار ثوابت و سیار آراستہ و پیراستہ ہونے لگا۔ نظم

ازین مصیبت عظمی لباس لیلی لیل — سیاہ چون خط مشکین بسورۂ واللیل
زحل معاینۂ غربال چرخ را می بیخت — بفرق عالمیان گرد حزن غم می ریخت

اسوقت مہ جبین نے شب کا دربار تا دیر ٹھہر کر برخاست فرمایا اور ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین آیا اسد اور مہ جبین جو مقام کہ عیش محل اور شبستان مقرر ہے وہان آ کر مسند عشرت پر متمکن ہوے عیار بچیان بھی عیش محل کی ڈیوڑھی پر آ کر ٹھہرین یہان ملازمان ملکہ کنیزین اور ترکنین حبشنین قلماقنیان وغیرہ آمد ورفت رکھتی ہین اندر باہر واسطے کاروبار کے پھرتی ہین اتفاق سے ایک حبشن کسی کام کو باہر نکلی صبا رفتار اسکے ساتھ ہوئی قریب اسکے آ کر سلام کیا اور کہا مین زمیندار ہون ملکہ نے میرے گانون پر لگان زیادہ کر دیا ہی سیر ضبط کر کے نان کار کا حق بھی لے لیا ہی مقدمہ میرا کچہری مین ملکہ مہرخ کے سامنے پیش ہی آپ تخلیے مین ملکہ سے میری سفارش کر دیجیے اور یہ کہکر ایک ڈالی جس مین عمدہ عمدہ پھل تھے اور کئی سو اشرفیان تھین اُس حبشن کو دین وہ نہایت خوش ہوئی اور زمیندار کو تسکین دیکر وعدہ مقدمے کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سسر بنبر کرا دینے کا کیا اشرفیان لے کر کمر مین رکھین اور پھل کھانا شروع کیے دو ایک ثمر کھائے تھے کہ بیہوش ہوئی صبا رفتار اُسکو اُٹھا کر گوشے مین لائی اور اُسکے کپڑے اتار کر اُسکی صورت جیسی تھی ویسے ہی اپنی صورت بنا کر اُسکو اُسی جگھ پوشیدہ کر کے آپ داخل شبستان ملکہ ہوئی ادھر صرصر نے دیکھا کہ ایک کنیز محل سے نکلکر جاتی ہی یہ اُسکے قریب آئی اور کہا کیون کل تو نے سب چوبدار دن کو گالیان کیون دی تھین کنیز نے کہا بھڑوے کچھ پہچانتا بھی ہی مجھسے ایسی باتین نہ کر بانہین عصا چھین کر ملکہ عالم سے کہکر خوب ٹھیک کر دونگی صرصر نے اس کنیز کا ہاتھ پکڑ لیا کہ چل میرے افسر کے پاس وہ کنیز اور زیادہ برا بھلا کہنے لگی صرصر نے ایک طمانچہ اُسکو مارا ہاتھ مین بیہوشی بھری تھی کنیز طمانچہ پڑتے ہی بیہوش ہوگئی صرصر اُسکو اُٹھا کر تخلیہ مین جہان آمد و رفت لوگون کی نہ تھی لائی اور پیرہن اُسکا اُتار کر بعینہ اُسکے مانند صورت اپنی بنائی اور اُس کنیز کو پوشیدہ کر کے آپ داخل شبستان ملکہ ہوئی دیکھا یہان اسد اور مہ جبین باہم مسند پر تکلف پر بیٹھے داد عیش و نشاط دے رہے ہین کشتی شراب کی رکھی ہی دور جام مے گلفام چل رہا ہی گائنین خوش گلو زہرہ جبین بیٹھی گا رہی ہین پلنگڑی جواہر نگار آراستہ ہی سامان نشاط رکھا ہی صرصر کنیزون مین ملکر کار و بار کرنے لگی کشتیان شراب کی میخانہ سے لا کر سامنے رکھتی تھی جس کام کو حکم ہوتا تھا پہلے آپ اُسکو بجا لاتی تھی اور اسی طرح صبا رفتار جبشن بنی ہوئی ہر طرف پھرتی تھی اور سب چیزون مین کھانے پینے کی بیہوشی ملاتی تھی ادھر صرصر نے شراب و کباب مین بیہوشی ملائی کہ ملکہ اور شہزادہ نشہ سے مدہوش ہوئے اور لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھ کر پلنگ پر دونون گئے اور بیہوش ہوگئے اور سب ملازم صحبت کے لوگ بھی وہ اشیا آغشتہ بدارو سے بیہوشی کھا کر بیہوش ہوئے ادھر اہل محلہ کو بیہوشی کھلا صبا رفتار نے بیہوش کیا اور اسد کو پلنگ پر سے اُٹھا کر چادر عیاری مین پشتارہ باندھا اور صبا رفتار نے مہ جبین کا پشتارہ باندھا سب کو اُسی طرح سے بیہوش و مدہوش چھوڑ کر محل کے خیمے سے باہر نکلین اور بہ فن عیاری اپنے تئین طلایہ داران لشکر کی نظر سے مخفی کرتی ہوئی کنارے لشکر کے پہونچکر مثل برق و باد کے جست و خیز کرتی ہوئی دریائے خون رواں سے گذر کر باغ سیب مین پہونچین جو رات کہ باقی تھی اُسکو وہین بسر کیا جس وقت کہ بیہوشی نیند کی خفتگان عالم پر سے دفع ہوتی اور شبستان فلک شعبدہ باز مین فتیلۂ آفتاب پھر دفع بیہوشی قوم روشن ہوا رات گذر کر روز روشن نے منھ دکھایا

ابیات

	ہوا مہد خورشید دامان صبح	پھٹا شب کے غم مین گریبان صبح	
	لگے ہونے آنکھوں سے تارے نہان	چھپا نور مین جادۂ کہکشان	

رخ شمع مائل بزردی ہوا — لباس فلک لاجوردی ہوا
مسیحا نفس تھی نسیم وزان — اُٹھے لوگ لے لے کے انگڑائیان

صبح کو افراسیاب تخت پر آکر جلوہ گر ہوا اہل دربار حاضر ہوے نقارے طلسمی بجے اسوقت عیار بھیون نے دونون پشتارے لاکر سامنے شہنشاہ کے رکھ دیے اور عرض کیا کہ یہ دونون گنہگار اسد و مہ جبین حاضر ہین افراسیاب بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ ان پر سحر ایسا کردو کہ زمین سے اُٹھ نہ سکین پھر انکو ہوشیار کرو ساحرون نے حکم کی تعمیل کی یعنے سحر پڑھکر دونون کو ہوشیار کیا جب آنکھ اسد کی کھلی دربار افراسیاب مین اپنے تئین پایا کہ شہنشاہ جادوان تخت پر ہی ہر ایک امیر وزیر بردنگل آتشین پرستمکن ہی ساحران نامی کا مجمع ہی اُسوقت اسد نے پکارکر نہیب دی کہ سلام میرا اس مجلس مین اُس شخص پر ہی جو خدا کو وحدہ لاشریک لہ جانتا ہوا اور اُسکے پیغمبر کو بندہ اُسکا اور رسول اُسکا سمجھتا ہو یہ صدا ساحرون نے جب سُنی کانون مین اپنے انگلیان دے لین کہ یہ گنہگار خداے نادیدہ کی تعریف کرتا ہی اور افراسیاب کو غصہ آیا اُسنے جلاد کو بلایا کہ اسے قتل کرو اور مہ جبین کو بہت کچھ سمجھایا کہ عشق سے شاہزادہ کے ہاتھ اُٹھائے مہ جبین نے نہ مانا اور کہا لاکھ جان سے مین فداے نام اسد ہون کہ

بلبل اسی رشک گل کی ہون مین — تم کیا ہو ہزار مین کہون مین

بلکہ نظم

بابل ہون مین اک دل حزین کی — ہون فاختہ سرو نازنین کی
کیا غیر سے مجھ کو آشنائی — شہزادے کے عقد مین ہون آئی
اُس بن ہوا گر فرشتہ و حور — سائے سے مرے رکھے خدا دور

افراسیاب نے اسکو بھی زیر تیغ بٹھایا اسوقت عاشق و معشوق بچشم حسرت باہم نگران تھے اور آنسو آنکھون مین بھرے گیسو پریشان تھے اور ایک دوسرے سے خطائین معاف کراتا تھا پھر ملکہ نے بخشوع و رجوع قلب درگاہ رب اکبر مین فریاد کی اور پناہ چاہی کہ خداوندا ہمکو اس آفت سے بچا **نظم**

ازبسکہ ہو دل کو یاس میرے
وارث کا مرے ہر اک عدو ہی
وارث کو نہ میرے کوئی ہو غم
مین تیری مدد کی منتظر ہون
برق اگر سے کاشانہ در مین جل جاؤن

اور جی کو مرے ہراس گھیرے
شر سے اعدائے دین کے اسکو
رکھ راج سہاگ میرا قائم
آنکھین مری رو ز بد نہ دیکھین
لیکن بے وارثی نہ کہلاؤن

فوج کفار چار سو ہی
تو حفظ دامان مین اپنے رکھیو
عاشق کا نہ اپنے قتل دیکھون
دشمن مرے رانڈ ہوکے بیٹھین
دے آج رہائی مجکو یارب

اور ہوئین یہ رو سیہ عدو سب لب استغاثہ کمان آرزو تھے کہ تیر دعا انکسا مین سے نکل کر ہدف اجابت
سے لب معشوق ہوا ہنگام قتل وزرا امرا دست بستہ سامنے افراسیاب کے آئے اُسنے پوچھا کہ تم لوگ کیا چاہتے
ہو سب نے عرض کیا کہ ہماری جان بخشی ہو تو عرض کرین افراسیاب نے کہا جان تمھاری بخشی جو کلمات
کہ خیر سگالی اور ترقی خواہی کے ہون اُنھین عرض کرو کہ الطاف خسروانہ سے ملازمان والا مرتبہ شاہ
پذیرا فرمائین گے یہ عنایت شاہ دیکھکر ارکان سلطنت گویا ہوئے کہ بانیان طلسم نے واسطے فاتح طلسم
کے فوراً قتل کرنا نہین لکھا ہے حضور کتاب سامری دیکھین جیسا حکم ہو وہ عمل مین لائین افراسیاب
نے انکی رائے باصواب کو پسند فرما کر آفرین کہی اور کتاب سامری دیکھی اسمین لکھا تھا کہ اسد کا ہلاک کرنا
بہتر نہین ہے کس لیے کہ عمرو گلیم اوڑھ کر سب کے سر آکر کاٹ ڈالیگا کچھ کسی کے بنائے نہ بنیگا لازم یہ ہے کہ
طلسم کشا کو مقید کرو اور عمرو اور دوسرے عیارون کو بھی گرفتار کرو اسوقت سب کو قتل کرنا افراسیاب یہ
تحریر دیکھکر پکارا کہ تم لوگ سچ کہتے تھے کتاب قتل اسد کا حکم نہین دیتی لہذا ان دونون کو لے جاکر گنبد نور مین قید
کرو اور دروازے شہر ناپرسان کے جو طلسم ظاہر کی طرف ہین انکو مین سحر کر کے نظر مردم سے پنہان کیے
دیتا ہون نہ کوئی شخص میرا سحر باطل کر سکیگا نہ وہ در ظاہر ہونگے پھر کس طرف سے کوئی عیار اور آنکا مددگار
آئیگا جو انھین چھڑائیگا یہ حکم سنتے ہی کئی لاکھ ساحر غدار و بیوفا و بے شرم و شریر مردم آزار نے قید
سحر کی اسد اور مہ جبین کے جسم پر پہنائی اور مار سرخ و سیاہ ہاتھ پاؤن مین سحر کے لپیٹے اور لیکر روانہ
ہوئے اور شہر ناپرسان مین جب آئے تمام مرد و زن رعایا اُس شہر کی قیدیون کی تماشائی ہوئی اور
کہتی تھی یہ وہی سرکش ہے جسنے طلسم مین آفت برپا کر رکھی ہے الحاصل گنبد نور مین طلسم باطن کی جانب
ایک حجرہ تنگ و تاریک مین ان دونون شمع انجمن خوبی کو مقید کیا اور کئی لاکھ ساحرون کا پہرا مقرر ہو گیا
اور افراسیاب نے سحر کر دیا کہ دروازے طلسم ظاہر کی جانب کے سب مخفی ہو گئے اور دریاے خون رواں
ہر طرف بہنے لگا یہان تو یہ کچھ بندوبست ہو گیا لیکن لشکر مہرخ مین صبح کو سب سردار واسطے لینے ملکہ کے
عیش محل کی طرف چلے اس عرصہ مین وہ حبش اور کنیز جنکو عیار بچیان بیہوش کر گئی تھین ہوشیار ہو کر
طرف محل کے چلین کہ اس سمت سے ملازم مہ جبین کے روتے پیٹتے آئے بہار و نافرمان نے پوچھا
کیا ہوا سب نے عرض کیا کہ ملکہ عالم اور شہزادہ دلاور کو بستر خواب پر سے کوئی اُٹھا لے گیا یہ ماجرا سنکر
تمام سردار رونے لگے اور سارے لشکر مین کہرام پڑ گیا عمرو غوغاے مردمان سنکر جو صحرا سے آیا یہ سانحہ
جانگزا سنا آکر عیش محل مین بہتیرا ناپا ڈھونڈھا اور صبا رفتار کے پاؤن کا نشان پایا کہا اے ملکہ مہرخ
شہزادے کو ڈھونڈھ لیگی ہی مہرخ نے پچھاڑ کھائی کہ افراسیاب انھین زندہ نہ چھوڑیگا پھر تو

عجب طرح کا ایک تلاطم لشکر مین برپا ہوا اور مہرخ کہتی تھی کہ نظم

اے اشجع دہر تو کہان ہی
کیون یاد مری تجھے گئی بھول
اے وائے گیا ہی تو کدھر کو
جو تجھ کو اُٹھا کے لے گیا ہی
وہ حسن و شباب تیری صورت
کس طرح نہ ڈھونڈھتی پھرون مین
عالم وہی وہی روز و شب ہی
وہ شخص جو بیٹھتے ہین مل کے
پڑی مین ہی کنج گنج مہرخ
برق آ گرے کاش مجھ پہ جل جاؤن
یا ہوتے ہی جان دے گذرتی

نظرون سے مری کدھر نہان ہی
کس درد مین مبتلا ہوا فسوس
بھیجون مین کسے تری خبر کو
ڈھونڈھون کہان تجکو اے دلاور
وہ تیری شجاعت اور قوت
دوری سے تری مین جان بلب ہون
اک تو ہی نہین یہ کیا غضب ہی
کچھ تجھ کو خبر نہین کہ اے یار
تجھ بن ہی اسیر رنج مہرخ
آتی نہ مین یہان ز بطن مادر
جو یون نہ سسک سسک کے مرتی

کس سمت گیا کہان ہی مشغول
اے ہے ترا حال کیا ہوا افسوس
ہی دیو وہ یا کوئی بلا ہی
دیکھون پھر اب تجھے مین کیونکر
کیونکر مرے دل سے بھولے اے دائے
حالت نزع مین اجل طلب ہون
روتی ہون گلے سے لگ کے دل کے
دل تفتہ و جان تفتہ و زار
موت آتی نہین کہ کاش مر جاؤن
جو آتین یہ آفتین نہ سر پر

اُسوقت ملکۂ نافرمان نے آنچل روے مہرخ پر سے ہٹایا اور کہا اے ملکہ اس فلک بے مہر کا یہی نقشہ ہی اسکے ہاتھ سے کون خوشنود رہا ایسے ایسے کرشمے اسکے بائین ہاتھ کا کرتب ہین کیا آپ نے نہین سُنا ہی نظم ۔

اک طرفہ شعبدہ ہی طلسم کبود رنگ
گوپن سے کہکشان کے جہان یار جمع ہون
ایذا دہی مزاج مین ہی اسکے روز و شب

اک صلح ہی مزاج فلک مین تو لاکھ جنگ
ہر وقت پھینکتا ہی یہ اک تفرقہ کا سنگ
مطلق نہین کسی کا اسے پاس نام و ننگ

شکوۂ فلک تا کجا چاہیے کہ دامن صبر دست استقلال سے نہ چھوٹے سلسلہ شکیبائی نہ ٹوٹے کہ ابیات

کبھی تو یہان ہی نسیم بہار
کہین پت جھڑ اور ڈنڈ سوکھے کھڑے
کہین ایک گلشن پہ دم ملتہ ہی
کہین شور کرتے ہین یان چغد و بوم
نہ گل کو بقا نے ثمر کو ثبات

کہین باد صرصر ہی اور چند خار
کہین شور مرغولۂ عندلیب
کہین کانٹون سے راستہ بند ہی
کسی شی کو یان کی نہین اعتبار
کبھی رات سے دن کبھی دن سے رات

کہین کونپلین اور پتے ہرے
کسی جا یہ ہی نالۂ وا حبیب
کہین طوطیان خوش الحان کی دھوم
خزان کے تصرف مین ہی یہ بہار

بہار نے رو کر گریبان کو تار تار کیا اور مانند ابر نو بہار کے گریان ہو کر کہتی تھی کہ اے چرخ جفا پیشہ یہ کیا تو نے میرا حال کیا ہی مجھ خانمان آوارہ کو اب کسکا سہارا ہی کہان جاؤنگی کسکی ہو رہونگی نظم ۔

پابرہنہ خاک پر مجھ کو پھرائے دربدر　　خاک کے سر پر کرے دامان گل کا سائبان
ابر دریا بار کو برسائے دشت خاک پر　　خشک رکھے مزرعہ امید بہر پیر و جوان
ہنس کو موتی چگاتا ہے سدا یہ بے تمیز　　پوست کھینچے پر ہما کا دیکے مشت استخوان
میل کھینچے دیدہ بینا مین یہ تاریک عقل　　بر کرے کحل الجواہر دیکے چشم سرمہ سان
تا کجا کیجے بیان اس سفلہ خو کا اب مزاج　　اک تیرے پر نہین لگا ہے جبین کا ہے جہان

اسوقت عمرو نے ہر ایک کے اشک حسرت پونچھے اور مہرخ سے کہا کہ تمنے خود نجوم مین دیکھا ہے کہ اسد طلسم کشائی کریگا افراسیاب کو ماریگا پھر اس قدر شور گریہ مچانا زیبا نہین بجائے ملکہ مہ جبین کے تخت سلطنت پر ملکہ کے آنے تک بیٹھو اور لشکر سنبھالو انشاء اللہ عنقریب اسد رہائی پائیگا وہ جامع المتفرقین ہمکو اس سے ملائیگا یہ اولاد صاحبقران ہین ایسے قران مصعب بہت اپر واقع ہوتے ہین کچھ اسکا غم نہ کرو افراسیاب اگر شاہزادے کو قتل کرے تو یا ہمان خود گلیم اوڑھکر بیٹھے سر کاٹ ڈالو لب تم توکلت علی اللہ قدم ہمت بڑھاؤ کچھ وسواس دل مین نہ لاؤ غرضکہ بعد رنج و غم کے عمرو نے ملکہ مہرخ کو تخت سلطنت پر بٹھایا کہ جب تک مہ جبین قید سے رہا ہو آپ حکومت کرین مہرخ نے ناچار قبول کیا پھر ویسا ہی سامان برپا ہوا سرداروں نے نذرین دین تھاپ طبلے پر پڑنے لگی لیکن عمرو واسطے تدبیر عیاری کے روانہ ہوا اس طرف برق خاطف ایک لاکھ فوج ساحران سے ابر مین چمکتی ہوئی بڑے تزک و احتشام سے داخل لشکر حیرت ہوئی اور نامۂ افراسیاب کا متضمن بہ گرفتاری اسد و مہ جبین اور بھیجنا برق خاطف کا بمقابلہ مہرخ ملکہ حیرت کو پہونچایا حیرت نے استقبال برق خاطف کا کر لیا لشکر کو اتروایا بارگاہ فلک فرسا استادہ کرائی سامان راحت مہیا کر دیا برق خاطف بارگاہ مین آکر تخت پر مثل برق کے چمکنے لگی خوف سے عیاروں کے ظاہر بصورت اصل نہ ہوئی جو بارگاہ مین آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تخت پر بجلی کوند رہی ہے اس حال کی خبر طائران پرندرنے ملکہ مہرخ کو پہونچائی یہ تدبیر حفاظت لشکر مین مصروف ہوئی لیکن برق خاطف نے ایک نامہ مہرخ کو اس مضمون کا لکھا کہ اگر میرے پاس آئے تو خطا تیری مین شہنشاہ سے معاف کرادون ملک و مال دلادون سرکشی سے باز آ اطاعت مین گردن جھکا ایک پتلے کو سحر کرکے نامہ دیا اُسنے لاکر مہرخ کو دیا اُسنے نامہ پڑھکر جواب لکھا کہ اے برق خاطف آگاہ ہو کہ عمرو سر برندہ جادوگران ہے عیاروں سے ہر ایک ساحر پناہ مانگتا ہے جائیے کہ فرمانبرداری شہنشاہ عمرو کی اختیار کرو ورنہ اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھےگی پتلے نے نامے کا جواب لاکر برق خاطف کو پہونچایا یہ پڑھتے ہی مثل شعلۂ جوالہ کے اُسی وقت لشکر مہرخ کی طرف چلی

اسکے لشکر نے جو اُسے جاتے دیکھا قرنا اور نفیر سحر بجائی اور بعلجت تمام طائران سحر پر سوار ہوکر ساتھ ہوئے اسکے آنے کی خبر مہرخ نے سُنکر جلد اپنے لشکر کو ترتیب دیا اور سب فوج کے سردار سوار ہوئے اور آکر مقابل برق خاطف کے ٹھہرے برق خاطف نے چمک کر گرنا شروع کیا نامی ساحروں نے سحر کرکے چالیس سپرین سر پر سایہ کین سب دیکھتے ہین گھٹا چھائی ہی بجلی کوندھ رہی ہی لشکریان مہرخ پر چمک چمک کر گرتی ہی کہ خرمن ہستی اُنکا جلاکر خاک کرتی ہی عجیب غوغا دونون لشکرون مین برپا تھا سحر چل رہا تھا لاش پر لاش گرتی تھی رن کے کھیت ہرے بھرے تھے تارنفس کے جھولے کشاکش مین پڑے تھے تمام تک ہزارون ساحر نامی رہرو ملک عدم ہوے قریب شام برق خاطف پکاری کہ اے مہرخ یہ نمونہ اپنے غضب کا مینے تجھے دکھایا ہے اسوقت تو پھری جاتی ہون کل تم سب کا نقش ہستی مٹادونگی بے گور وکفن خاک مین ملادونگی یہ کہکر طبل بازگشت بجواکر پھر گئی مہرخ بھی رنجیدہ ودل کبیدہ بارگاہ مین داخل ہوئی لشکر بھر ہر ایک کے دل مین خوف زیادہ پیدا ہوا بزدلے بھاگ گئے بہادر دعا کرتے تھے نظم

خداوندا بگردانی بلا را
بحق آن دو گیسوئے محمدؐ
زبون گردان زبردستان مارا
ازین آفت نگہداری تو مارا

لیکن عمرو جو واسطے عیاری کے چلا لشکر برق خاطف کے قریب پہونچا دیکھا لشکر حیرت سے کچھ فاصلے پر قریب ایک دریا کے فوج اُتری ہوئی ہے عمرو صورت ایک نوجوان کی بنکر دریا مین اُترا اور غوطے لگانے لگا اتفاقاً ایک خدمتگار برق خاطف کا ادھر آنکلا اُسنے عمرو سے پوچھا کہ میان گبرو دریا مین سے کیا نکالتے ہو عمرو نے کہا جو تقدیر کا ہوتا ہے کوڑی پیسہ روپیہ وہ مل جاتا ہے اُسنے کہا ہم پیسے پھینکین تم نکالوگے عمرو نے کہا ہان خدمتگار نے پیسے پھینکے عمرو غوطے لگا کر نکالنے لگا جب پیسے ہوگئے خدمتگار نے کہا اب کل آنا آج ہم جاتے ہین ہماری نوکری کا وقت ہے برق خاطف یہ پیچوان اُسوقت پیئین گی میری تلاش ہوگی یہ کہکر چلا عمرو بھی دریا سے نکلکر اسکے ساتھ ہوا اور کہا آج یہ تمبا کو پیچوان مین بھرنا نایاب زمانہ ہے اگر پسند آجائے تو مین تمھین دکان بتلادونگا اُسنے تمبا کو لے لی عمرو نے کہا سونگھو کیا خوشبو ہے اُسنے سونگھی چھینک آئی اور بیہوش ہوا عمرو اُسکے کپڑے پہن کر اور اسی کی ایسی صورت بنکر بارگاہ برق خاطف مین آیا دیکھا تخت پر ایک بجلی کوندرہی ہے عمرو نے پکار کر کہا حقہ حاضر ہے یہ صدا سُنکر وہ بجلی ٹھہری اور اکٹھا ہوکر تخت پر عورت سنہرے بدن کی آکر بیٹھی جسم اُسکا اس طرح چمکتا تھا کہ جیسے سورج کی جوت ہوتی ہے عمرو نے پیچوان لاکر سامنے لگایا وہ عمرو کو بغور دیکھنے لگی اسوقت عمرو نے وہ شیشہ کمر سے نکالا جو ہوشیار کو قتل کرکے پایا تھا اور اس مین سے پانی چلو مین لیکر ایک چھینٹا

میچ

برق خاطف کے مارا کہ یہ بیہوش ہو کر گری لیکن جس تخت پر بیٹھی تھی وہ اُس کے بیہوش ہوتے ہی اُڑ کر طرف فلک کے چلا گیا عمرو حیران ہو کر بھاگا ادھر مہرخ سے آکر کہا کہ برق خاطف مع تخت کے اُڑ گئی یہ سُنتے ہی مہرخ نے نفیر سحر بجائی سب فوج تیار ہوئی سب کو لیکر لشکر برق خاطف پر آگری وہ لوگ غافل اُترے ہوئے تھے اول ہی حملے مین ہزارون مارے گئے باقی ہوشیار ہو کر لڑنے لگے سحر چلنے لگا ہر طرف سے فوج گھر آئی شور بگیر و بہ بند کا بلند ہوا ہزار ہا اژدر آتش فشان ایک ایک نارنج اور ناریل سے ساحرون کے نکل نکلکے فوج کو نگلنے لگا صدہا تیر مثل شہاب ثاقب کے چمکتا ہوا افلاک پر سے گرتا تھا اس ہنگامۂ قیامت خیز کی خبر ملکہ حیرت سُنکر سوار ہوئی اور آکر لشکر مہرخ کو مدد کرنے لگی کہ نظم

ہوئے جبدم علم شمشیر و بازو   دو دستی بیٹا ہر فتنے نے زانو
یہ اُن گردون رکابونکا ہوا جوش   سر خورشید سے بھی اُڑ گیا ہوش
سنان نیزہ کا شعلہ تھا یہ تیز   کہ شاخ اُسکی ہوئی تھی شاخ گلریز
دل ہر سنگ برق تیغ سے آب   صدلے کرنا سے تھا کوہ سیماب
بھری ایسی عقاب تیر مین باد   کہ مرغ آسمان کرتا تھا فریاد
شرر افشان تھے یہ گوپال و شمشیر   کہ خاکستر ہوا تھا بیشۂ شیر
ہوا تھا موجۂ خون سے جو تر زین   کہ زین کیا دامن صحرا تھا رنگین

برق خاطف کا لشکر بہت کام آچکا تھا اور غفلت مین جوانبر سحر کی مار پڑنے لگی بس تاب نہ لائے اور بھاگے ہر چند کہ حیرت نے لڑائی کو سنبھالا لیکن جب برق خاطف کی فوج بھاگی لشکر حیرت بھی پس پا ہوا اور اُسوقت حیرت نے طبل امان بجوایا اور مہرخ کو بھی حیرت کا خوف تھا یہ بھی پھری لشکرون نے کمر کھولی سب نے عمرو کی بہت تعریف کی ہنگامۂ بزم نشاط گرم ہوا لیکن تخت برق خاطف کا اُڑتا ہوا باغ سیب مین پاس افراسیاب کے آیا افراسیاب نے سحر رد کر کے اُسکو ہوشیار کیا اور کتاب سامری دیکھی حال معلوم ہوا کہ تیرے ہی سحر نے اسے ذلیل کرایا یعنی شیشۂ آب سحر سے عمرو نے اسکو مار ڈالا ہوتا ساحرہ زبردست تھی اسکے پیر اسکو اُڑا لائے اِدھر برق خاطف ہوشیار تو ہوئی مگر آب چشمۂ سامری کا اُسنے چھینٹا کھایا تھا اسوجہ سے بیمار ہو گئی اور رخصت ہو کر اپنے گھر کی طرف گئی افراسیاب نے اسوقت تپلا سحر کا بھیجکر دوسری برق کو طلب کیا کہ نام اُسکا برق محشر ہے جب خبر تپلے نے اسے دی وہ بڑے کرّ و فر سے مع اپنے فرزند ارجمند رعد جادو کی خدمت شاہ مین حاضر ہوئی افراسیاب نے کہا ای برق محشر تم جا کر شراکت ملکہ حیرت کی کرو اور فوج مخالف سے لڑو یہ حکم پا کر برق محشر ایک لاکھ

ساحر لیکر روانہ ہوئی اور تخت اُسکا ابر مین غائب ہوا خیمہ ڈیرا لدگیا بڑی اولوالعزمی سے چمکتی ہوئی شعلہ باری کرتی چلی

نظم

وہ لشکر اور سرداران لشکر ‖ چلے مہ کے عقب مانند اختر
سمک تا ز سواران کا یہ اسلوب ‖ کہ وہ میدان تھا پیچیدہ مکتوب
وہ رایت مختلف تھے جنکے الوان ‖ فرنگستان ہوا اُن سے بیابان
قیامت شور وشر ہر چار سو تھا ‖ کہ طوفان سے تلاطم وہ فزون تھا
ہوا تھا زہرۂ گاؤ زمین خون ‖ زمین کیسی سراسیمہ تھا گردون
جنود اُسکا گران سے تا گران تھا ‖ نہ تھا لشکر کہ وہ ریگ روان تھا

غرضکہ بعد قطع منازل لشکر اسکا قریب لشکر مہرخ کے کہ وہان سے دو منزل کا فاصلہ اردوے مہرخ کا ہوگا آکر پہونچا اور صحرائے سبزہ زار مین ایک باغ نہایت پر تکلف تعمیر تھا وہان اُترا کس لیے کہ طلسم مین ہر ایک مقام پر افراسیاب نے اپنی سیرگاہ اور باغات بنائے ہین برق محشر آکر باغ مین اُتری لیکن یہان سے قریب ایک کوہ پرشکوہ ہے کہ وہان کی مالک ایک ساحرہ ہے باران جادو نام کہ حسن وجمال مین اپنا عدیل ونظیر نہین رکھتی ہے بہت سے ساحر اُسپر شیفتہ ودلدادہ ہین منجملہ اُن کے رعد جادو فرزند برق محشر کا بھی اس آفت روزگار پر عاشق ہے جب لشکر اس جگہ پر برق محشر کا اُترا رعد جادو واسطے دیکھنے اپنی معشوقہ پری پیکر کے روانہ ہوا اور اُس کے مکان پر جب پہونچا ایک ساحرہ اُسکی ملازم کو بلوا کر بہت کچھ زر وجواہر دے کر اس بات پر اُسے آمادہ کیا کہ وہ باران جادو کو بالاے بام لیکر آئے تاکہ بمقتضائے ؏

آسمان اور زمین کا ہے تفاوت ہر چند ‖ اے صنم دور ہی سے چاند سا مکھڑا دکھلا

نظارۂ جمال عاشق ژولیدہ حال کرلین وہ ساحرہ گئی اور کسی بہانے سے باران جادو کو کوٹھے پر لے کر آئی رعد اُسکی صورت زیبا کے دیکھنے مین محو ہوا اُسوقت باران کے اور چند عاشق آگئے اور رعد کو زیر قصر معشوقہ دیکھکر آتش رشک مین جلے اور ایسا سحر کیا کہ رعد غفلت مین گُم وگنگ ہوگیا اُنھون نے گرفتار کرلیا اور مشکین باندھ کر لے چلے کہ اسکو کسی جنگل مین جلکر مار ڈالین کس لیے کہ یہان سے قریب اس کی مان برق محشر اُتری ہوئی ہے یہان قتل کرنا اس کا اچھا نہین یہ سوچکر رعد کو لے کر چلے یہ ساحر تو اسے لیے جاتے ہین لیکن عمرو بارگاہ سے نکلکر صحرا مین آیا اور دل سے کہتا تھا کہ برق خاطف بھاگ گئی ہے یقین ہے کہ افراسیاب کوئی اور بلا بھیجے گا

اسی فکر مین تھا کہ دو تین ساحرون کو دیکھا کہ ایک نوجوان کو گرفتار کیے لیے جاتے ہین عمرو نے خیال کیا کہ اس
مجرم کو اگر رہا کرو شاید احسان مند ہو کر ہمارا شریک ہو آثار عظمت اسکے چہرے سے ظاہر ہین یقین ہے کہ کوئی
ساحر نامی ہی یہ سوچ کر کے ایک درے مین پہاڑ کے ٹھہر گیا وہ جامہ کہ جو سات رنگ دمبدم بدلتا ہی نکال کر
پہنا اور مقوے کے دس سر اپنی صورت کو چھپا کر سر کے اوپر لگا لیے اور کئی ہاتھ بنا کر لٹکائے سرون مین کئی
کئی منہ تھے کہ ہر منہ سے زبانین شکل مار سیاہ کے باہر آتی تھین اور وہ روغن اپنے جسم پر ملا کہ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ ہر بن مو سے شعلہ آگ کا نکلتا ہی جب اس صورت سے تیار ہو چکا سفیدہ مہرہ لیکر بجایا اُس مہرے
کی صدا سے دیو ناچنے لگتا ہی ساحر جو رعد جادو کو لیے جاتے تھے وہ صدائے مہیب سنکر بیکل ہوے
اور خوفناک ہوکر دیکھنے لگے کہ سامنے سے عمرو ظاہر ہوا انھون نے دیکھا کہ ایک شخص مہیب صورت
دس سر والا کہ جسکے جسم سے آگ نکلتی ہی اور جامہ اسکا کبھی سرخ اور کبھی نیلا اور کبھی سیاہ اور گاہے سبز اور
زرد وغیرہ ہوتا ہی ہماری طرف آتا ہی یہ سب ساحر مارے خوف کے سجدے مین گر پڑے اور عمرو نے پکارا
کہ منم عزرائیل یعنی ملک الموت خداوند لقا وہ ساحر صدا سنکر تھر تھر کانپنے لگے اور پوچھا کہ آپ کیون
تشریف لائے ہین عمرو نے کہا تم اس گنہگار کو قتل کرنے لیے جاتے ہو مین اسکی روح کھینچنے آیا ہون
اور تمھاری بھی عمر تمام ہو چکی ہی عنقریب تم سب کی بھی روح قبض کرونگا ان ساحرون نے بمنت عرض
کیا کہ اے ملک الموت خداوند کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ ہم ابھی نہ مرین اور کچھ زمانہ تک تو زندہ رہین عمرو
نے کہا کچھ خیرات کرو شاید خداوند کو رحم آئے انھون نے جو کچھ مال اور جواہر اپنے پاس رکھتے تھے وہ
عمرو کے حوالے کیا عمرو نے ایک سیب نکال کر انھین دیا کہ اسکی ایک ایک قاش کھاؤ عمر بڑھ جائیگی
ان سب نے سیب لیکر کھایا ایک لمحہ مین بیہوشی نے تاثیر کی کہا اے ملک الموت ہمارا جی سنسناتا ہی عمرو
نے کہا عمر بڑھتی ہی رگین کھنچتی ہونگی غرضکہ دم بھر مین وہ سب بیہوش ہوے عمرو نے خنجر لیکر سب
سر جدا کیے غلغلہ اور شور برپا ہوا رعد جادو جو بزور سحر گنگ تھا انکے مرنے سے گویا اور شنوا ہوا جب
شعلے آتش کے اور غل و شور سرون کا دفع ہوا رعد نے عمرو کو گھورنا شروع کیا عمرو نے کہا مین نے
تیری جان بچائی ہی اور تو مجھے گھورتا ہی رعد نے کہا آپکا نام کیا ہی کہا فرشتہ قدرت رعد نے کہا اے
ملک قدرت مجھے ان ساحرون نے غفلت مین گرفتار کر لیا ورنہ مین فرزند برق مخنسر کا ہون بزور سحر
زمین مین غرق ہو کر حریف کے برابر نکلتا ہون اور مثل رعد کے اس طرح چیخ مارتا ہون کہ ساحر کا سر
پھٹ جاتا ہی اور جو بڑا زبردست ساحر ہوتا ہی اگر اسکا سر نہین پھٹتا تو بیہوش ہو جاتا ہی مان میری
اوپر سے بجلی کی طرح گرتی ہی اسکو دو ٹکڑے کرتی ہی لہذا ہم دونون کو افراسیاب نے بمقابلہ مہرخ بھیجا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو جاکر سب کا ہم خاتمہ کر دینگے جب عمرو نے یہ ماجرا سنا دل سے تصور کیا کہ خوب ہوا جو تم اسکو مل گئے ورنہ بڑی مصیبت پڑتی اب اسے بھی ہلاک کرو عمرو کو یہ فکر ہوئی تھی کہ یکایک ابر پیدا ہوا اور برق محشر اپنے فرزند کو ڈھونڈھتی ہوئی بڑے جوش و خروش سے عنقریب آکر پہونچی کس لیے کہ جب اسنے رعد کو مقام فرودگاہ میں نپایا خیال کیا کہ لشکر حریف قریب ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی عیار اسے مار ڈالے الحاصل جب عمرو نے برق محشر کی آمد دیکھی گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا رعد کو یقین واثق ہوا کہ یہ ملک قدرت خداوند تھا اور ادھر برق محشر اپنے بیٹے کو پہچان کر زمین پر اُتری اور عورت بنکر فرزند کو گلے سے لگایا ساحران کی لاشین پڑی ہوئی دیکھکر حال پوچھا کہ انھین کس نے ہلاک کیا رعد نے جملہ کیفیت اپنی گرفتاری کی اور آنا ملک قدرت کا بیان کیا اور کہا ابھی ابھی وہ یہان کھڑے تھے آپ کو آتے دیکھکر چلے گئے برق محشر نے کہا وہ بڑا کم نصیب تھا جو چلا گیا اگر میرے سامنے آتا تو دامن امید اسکا گوہر مقصد سے مالامال کر دیتی رعد نے کہا وہ فرشتہ قدرت ہین اور یکایک کھڑے کھڑے غائب ہو گئے شاید ابھی یہان تشریف رکھتے ہون مین پکارتا ہون یہ کہکر پکارا کہ اگر آپ یہان ہون تو مہر کرم فرمایئے امان جان آئی ہین عمرو نے یہ صدا سنکر گلیم اتاری اور ظاہر ہوا برق محشر نے بعجز تمام جھک کر تسلیم کی اور عرض کیا کہ آپ ہمارے محسن ہین ہمارے لڑکے کو آپ کی وجہ سے خداوند سامری نے دوبارہ خلعت حیات عنایت فرمایا چاہیئے کہ میرے غریب خانہ پہ حضور قدم رنجہ فرمایئں جہان مین فرودکش ہون وہان چلین جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا آپ کی خدمت کرونگی عمرو نے کہا کیا مضائقہ برق محشر نے کچھ پڑھا کر ایک تخت جواہر آگین اڑتا ہوا آیا اسپر عمرو اور رعد کو سوار کیا اور برق محشر اسی طرح بجلی بنکر چمکتی ہوئی ساتھ چلی یہان تک کہ مقام فرودگاہ پر اپنے لائی عمرو باغ پر بہار مین اترا دیکھا اس جگہ ہر سمت درختہاے میوہ دار لگے ہین شجر پھولے پھلے ہین کہ ابیات

زمین کا کرون کیا مین وانکی بیان — کہ صندل کا اک پارچہ تھا عیان
بنی سنگ مرمر سے چوپڑ کی نہر — گئی چار سمت اسکے پانی کی لہر
قرینے سے گرد اسکے سرو سہی — کچھ اک دور تھے اس سے سیب و بہی
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن — کہین نرگس و گل کہین یاسمن

باغ مین قصر عالیشان بنا ہے اسمین ہر ایک چیز نایاب زمانہ ہے عمرو کو برق محشر نے مسند پر بٹھایا کشتیان پر از زر و جواہر حاضر کین اور عرض پیرا ہوئی کہ یہ حضور کے لائق نہین ہین لیکن براہ کرم انھین قبول فرمایئے اور سچ تبلایئے کہ آپکا نام کیا ہے عمرو نے کہا تبلا چکا ہون کہ میرا نام فرشتہ قدرت ہے پھر پوچھنا

کہا

بیکار ہی یہ سنکر برق محشر نے صندوقچہ اپنا منگا کر ورق جمشیدی نکالے اور اُن مین دیکھا کہ یہ شخص فرشتۂ قدرت
ہی یا کوئی اور سہی اُن اوراق مین نکلا کہ یہ عمرو عیار ہی مہرخ کا طرفدار ہی اسنے تیرے بیٹے کی جان بچانے کو
یہ صورت بنائی ہی کچھ دیکر اُسے رخصت کر دے ورنہ کچھ فتور کریگا اور اگر بن پڑے تو مار ڈال کہ یہ بڑا مکار
ہی یہ حال دیکھکر برق محشر نے بنگاہ غضب عمرو کی جانب دیکھا عمرو نے کہا اب تیری بھی شامت آئی
ہی جو تو گھورتی ہی مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی ہی مثل مشہور ہی نیکی برباد گنہ لازم برق محشر نے
جواب دیا کہ مصرعہ جنکو سمجھے تھے مسیحا وہ ہلاکو نکلے + تیرا نام عمرو ہی خوب اسوقت بمقتضائے ع دغا
دھوکا دے رہے ہین مجکو بازیگر کھلا + مجھے فریب مین تو نے لیا ای دشمن شہنشاہ اب کہہ تیرا کیا حال
کرون عمرو نے کہا دلوائی ہی یہ کہکر بچگئی اس وقت اب جو تجھ سے ہو سکے قصور دو کوتاہی نکر برق محشر
نے کہا تو نے مجھپر احسان کیا ہی کیا تیرے ساتھ بدی کرون مجھسے یہ زر و جواہر جو تیرے سامنے رکھا ہی لے
اور چلا جا عمرو نے کہا چلے نہ جائینگے تو کیا تیرے یہان رہنے آئے ہین یہان تو عمرو سے باتین ہو رہی تھین
لیکن ادھر افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی کہ برق محشر پر کیا گذری کتاب مین نکلا کہ برق محشر نے
عمرو کو اپنے مقام پر لاکر مسند پر بٹھایا ہی زر و گوہر پیش کش کیا ہی باتین کر رہی ہی یہ معلوم کرتے ہی آگ
ہوگیا اور مخمور سرخ چشم اسکی معشوقہ بہن خمار کی بہ ناز و ادا پاس بیٹھی تھی واضح ہو کہ خمار اور مخمور مثل بہار
کے معشوقہ افراسیاب ہین لیکن ان دونون نے بھی بخوف ملکہ حیرت کے وصل منظور نہین کیا ہی اور
ساحرہ بے بدل ہین غرضکہ مخمور سے افراسیاب نے غصہ مین حکم دیا کہ ملکہ برق محشر قریب لشکر مہرخ
ایک باغ مین عمرو کو لیے بیٹھی ہی تم جاکر عمرو کو گرفتار کر لاؤ اور اگر برق محشر کچھ بولے تو اُسے بھی سزا دینا مخمور
یہ حکم پاکر سحر سرکے اُڑی اور بعجلت تمام برق محشر کے پاس پہونچی اسنے بڑی تعظیم تواضع کر کے اُسے بٹھایا
لیکن مخمور نے ڈانٹا کہ ای برق محشر دشمن کو تم نے لاکر مقام عزت پر بٹھایا ہی شہنشاہ کو غصہ آیا ہی خیریت
اسمین ہی کہ عمرو کو گرفتار کر کے لے جانے دو رفع شر کرو ورنہ آفت آئیگی جان پر بن جائیگی برق محشر
نے کہا ای بہن عمرو نے میرے لڑکے کی جان بچائی ہی یہ میرے دین و ایمان سے بعید ہی کہ اسے اسیوقت
کسی آفت مین مبتلا کرون مخمور نے کہا بی بیٹھی رہو افراسیاب کو دیکھو اسوقت دھرم دین سب طاق
پر رکھو کیون ناحق اپنے تئین برباد کرو گی اور تم اگر اسکی نسبت جان بھی کھو دو مگر مین حکم عدولی شہنشاہ
کی نکرونگی اس موئے کو گرفتار کر کے لیجاؤنگی اسوقت کہ برق محشر اور مخمور سے تکرار ہو رہی تھی عمرو نے
قابو پاکر اُسی شیشے سے جو کہ ہوشیار سے پایا تھا پانی لیکر ایک چھینٹا مخمور کے منھ پر مارا کہ یہ بیہوش
ہو کر گری اور عمرو خنجر کھینچکر دوڑا مگر فی الفور ایک پنجہ پیدا ہوا اور مخمور کو اُٹھالے گیا برق محشر نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ای عمرو اب تم جلد یہان سے چلے جاؤ اور مین بھی طلسم مین کہین جاکر چھپونگی افراسیاب اب دشمن ہوگیا جہان پائے گا مجھے مار ڈالیگا تم نے غضب کیا جو مخمور پر دست اندازی کی عمرو نے کہا اے برق محشر مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است :: اور کہین کیون جاکر پوشیدہ ہو میرے ساتھ لشکر مہرخ مین چلو اور باآرام تمام بسر کرو تمنے آج تک دیکھا جو کہ ہمارے شریک ہوئے بفضلہ تعالی زندہ اور سالم آبرو سے ساتھ موجود ہین اور انشاءالله چند روز مین طلسم فتح ہوگا ہمارے شریک جو ہین پھر اُنکے مراتب پیش صاحبقران دیکھنا اور بالفرض تمھارے نزدیک ہم لوگ افراسیاب سے مغلوب بھی ہوئین گے جب بھی یہ تصور کرلو کہ جو تمھارا حال ہوگا وہی ہمارا حال ہوگا مرگ انبوہ جشنی دارد آگے تم جانو جو میرے نزدیک بہتر تھا وہ بتلا دیا برق محشر نے کہا خواجہ سچ کہتے ہو چلو ہم تمھارے شریک ہوئے بھاگنے اور چھپنے سے یہی بہتر ہی کہ لڑبھڑ کر اپنی جان دین اور حوصلہ دل کا نکال لین خیر بسم الله یہ کہکر اُٹھ کھڑی ہوئی لشکر کو حکم دیا کہ نقارہ کوچ کا بجے بموجب حکم طبل سفر بجا خیمہ ڈیرا لدا برق محشر تخت پر سوار ہوئی عمرو کو برابر بٹھالیا اور رعد کو ہمراہ لیکر سمت لشکر مہرخ بڑے کروفر سے چلی لیکن یہان مخمور جب ہوشیار ہوئی اُسنے عرض کیا کہ مین برق محشر سے عتاب وخطاب کر رہی تھی کہ عمرو نے چھینٹا پانی کا ملا مین بیہوش ہوگئی افراسیاب نے یہ ماجرا اُسنکر کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ شیشہ آب سحر سے اسے بھی عمرو نے بیہوش کیا تھا اور اب برق محشر شریک اُسکی ہوکر طرف لشکر مہرخ کے گئی یہ معلوم کرکے دستک دی ایک تپلا پیدا ہوا اُسکو حکم دیا کہ برق لامع کو بلا لا تپلے نے جاکر اُسکو خبر دی برق لامع جب حاضر ہوئی افراسیاب نے حکم دیا کہ تم جاؤ لشکر مہرخ کی طرف برق محشر جاتی ہی اسکو گرفتار کرو برق لامع بڑے تزک واحتشام سے ایک لاکھ ساحر اپنے ملازم ہمراہ لیکر چمکتی ہوئی روانہ ہوئی اور اُسنے راہ مین اسنے خیال کیا کہ برق محشر لشکر مہرخ مین تو جاتی ہی پھر اُسنے راہ مین روکنا بیکار ہی اسکو وہین مع اُسکے رفیقون کے گرفتار کرداُس مین دوہری محنت بھی نہ پڑیگی اور ناموری بھی زیادہ ہی یہ سوچکر اُسی سمت چلی بعد بعجلت تمام راہ طی کرکے قریب لشکر حیرت پہونچی حیرت نے استقبال کیا بارگاہ استادہ ہوئی لشکر اترا برق لامع بارگاہ مین دن بھر بخوف عیاران بجلی بنی رہی جب پچھلا پہر دن باقی رہا اور مشعل مہر بزم گردون مین گل ہونے لگی اور شمع انجمن افروز ماہ کی روشنی محفل کائنات مین ہوئی نظم

ہوا دریاے مغرب مین فرو مہر اٹھا ایسا غبار لشکر زنگ	کہ گرد آلودہ ہی دھوئے ذرا چہر کہ تھا رخت جہان کعبے کا ہمرنگ

برق لامع بارگاہ مین ظاہر ہوئی اور حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارۂ رزمی پر چوب پڑی تہلکہ لشکر مین پڑ گیا طائران سحر نے جا کر مہرخ سے عرض حال کیا یہان بھی نفیر سحر بجی اب تیاری اسباب جدال و قتال دونون لشکرون مین شروع ہوئی کہ نظم

جو تھے اُس جا پہ شایان ایالت — لگے کرنے وہ تدبیر شجاعت
کیے تیار وہ ہر اک نے نارنج — کہ پہونچے اُس سے دشمن کو بہت رنج
ہر اک تھے اپنے فن مین ایسے کامل — کہ سحر سامری کرتے تھے باطل
معاذ اللہ جو وہ ہوئین غضبناک — نظر آئین فلک بھی اک کف خاک

چار پہر رات تک یہی ہنگامہ برپا رہا جسوقت کہ دار الامارۂ مشرق سے شاہ زرین کلاہ نے برآمد ہو کر سریر سپہر پہ کر و فر تمام جلوس فرمایا اور دارائے ظلمت سامنے سے رو بفرار لایا کہ نظم

اُٹھی محفل سے آخر شمع نمناک — گریبان سحر آیا نظر چاک
فلک پر شاہ خاور کا عمل تھا — روان لشکر پئے جنگ و جدل تھا

برق لامع ابر سحر مین چمکتی ہوئی ایک لاکھ ساحر ہمراہ لیے اور حیرت بنگلۂ زرنگار مین سوار بجمعیت شایان وارد دشت مصاف ہوئی اس طرف مہرخ اور بہار وغیرہ فوج لیکر آئین ہر طرف بوق کی صدا سے گوش فلک کر تھا ساحرون کے غول چلے آتے تھے ایک ہنگامہ شور و شر تھا اول ابر سحر برسا کر بجلیان گرا کر صحرا کو پاک و صاف کیا پھر نقیبون نے نکل کر بہادرون کا حوصلہ بڑھایا نظم

شجاعو چلو لڑنے والو بڑھو — زمانے مین کچھ نام پیدا کرو
نہ دارا ہے باقی نہ کاؤس ہے — نہ گودرز و بیژن نہ یان طوس ہے
نہ شنگل نہ برزو نہ شنکادہ ہے — فریدون کہان ہے کہان کاوہ ہے
جہان مین شجاعت سے ہے نام نیک — وہی زندہ ہے جس سے ہو کام نیک

ہان ای نامدار و آج اس میدان سے سرخ رو ہو کر پھرنا باپ دادا کے نام کی شرم رکھنا جب نقیب کنارے ہوے برق لامع میدان مین آکر تڑپنے لگی اور جو ساحر مہرخ کی طرف سے نکلا برق لامع چمک کر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اور پھر پردے ہوا بجلی کی طرح تڑپنے لگی سب کی نظر خیرہ تھی کچھ چمک کے سوا دکھائی نہ دیتا تھا آخر پرا بند ہوا اب کوئی مقابل ہونے کو نہ گیا اُسوقت برق لامع صف لشکر پر آ گری ہزارہا کو جلایا اور ہلاک کیا ساحران نامی رد سحر پڑھنے لگے اور ساری فوج مین بھگدر پڑ گئی اُسوقت مہرخ نے تاج اتار کر بدرگاہ کبریا محتاج ہو کر استغاثہ کیا کہ نظم

یا فاطمہ رض بنت مصطفی مدد دے — دے مطہر ذات کبریا مدد دے
بر قصد ہلاکم ست این گروہ فوج — اے زوجۂ ضیغم خدا مدد دے

تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا یکایک ابر صحرا سے نمودار ہوا اور اس ابر مین نشان لشکر کا پرچم اڑتا ہوا نظر آیا ہزار ہا ساحر اژدہون پر سوار اور تخت پر برق محشر مع عمرو کے بڑی رونق سے آئی نظم

ظفر پیکر جو لشکر کا نشان تھا — وہی پشت و پناہ مومنان تھا
سر دامن سے وابستہ ظفر تھی — چمک سے اسکے خیرہ ہر نظر تھی
پے دشمن ہوا ہی تیر خامہ — لکھون اس کو مین سطر فتح نامہ
ہر اک سو جنگ دیدہ مردم فوج — روان تھے دشت مین ہر سو سے جون موج

خلاصہ کلام لشکر برق محشر نے ایک طرف پرا جمایا اور برق محشر نعرہ کر کے بجلی بنکر لشکر برق لامع کے جا گری ہزار ون کو اسنے بیجان کیا یہ ماجرا دیکھکر برق لامع حریف پر گرنا موقوف کر کے پھری اور برق محشر سے جاکر لپٹ گئی اب تو دو بجلیان بر روے ہوا پیچ و تاب کھاتی نظر آتی تھین اور سوا برق کی لپٹ کے میدان مین کچھ دکھائی نہ دیتا تھا ہر بار صدا یا سامری اور جمشید کی ساحر سناتے تھے باجے بجاتے تھے علم ہاے لشکر بلند ہوتے تھے ڈنکے پر چوب پڑتی تھی وہ غلغلہ برپا تھا کہ شور محشر بھی ایسلی ہو گا رعد جادو تخت پر سے کود کر زمین مین بزور سحر غرق ہوا اور برق محشر گتھی ہوئی برق لامع سے زمین پر گری اب دونون بجلیان زمین پر لوٹنے لگین اسوقت زمین شق ہوئی اور رعد جادو نے سر نکالا جہان برق لامع لوٹ رہی تھی وہین پر رعد نکلا اور اس طرح کی چیخ ماری کہ جیسے ہزار دہ ہزار بجلیان ایک بار گرین برق لامع ازبسکہ ساحرہ زبردست تھی نہین تو سر پھٹ جاتا لیکن بیہوش ہو گئی اور برق محشر چمک کر اڑ گئی وہان سے کڑکڑا کر اور تڑپ کر چاہتی ہی کہ برق لامع پر گرے لیکن اسکو بھی ایک پنجہ اٹھالے گیا اسکے لشکر سے رعد نے نکل کے پھر چیخ ماری کہ بہت ساحرون کے سر پھٹ گئے اور بہت سے بیہوش ہوے اسوقت برق محشر چمک کر گرنے لگی جسپر گری دو ٹکڑے ہوا فوج برق لامع کی پسپا ہوئی یہ ماجرا دیکھکر حیرت نے فوج کے سردارون کو حکم دیا کہ روکو اسکو ادھر مہرخ آگے بڑھی لشکر حیرت اور مہرخ آپس مین مل گئے سحر چلنے لگا لیکن رعد دمبدم زمین سے نکل کر چیختا تھا اور برق محشر گر رہی تھی ایک تہلکہ عظیم پڑا ہوا تھا نارنج اور ترنج چلتا تھا کسی طرف سے بہار نے عالم بہار ظاہر کر کے ساحرون کو دیوانہ بنایا تھا کسی سمت سرخ مو نے کاکل کھولکر ہزار ہا ستارہ گرایا تھا کہین نافرمان نے آفت برپا کی تھی کسی جا شکیل نے لاش پر لاش گرائی تھی کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ برق شعلہ افگن جب گری تھی — صفائی فوج دشمن کی ہوئی تھی
ہوئی تھی بحر خون مین غرق وہ فوج — ہر اک تلوار کی تھی خون فشان موج
کمر سے کھینچ کر ہر اک نے شمشیر — اٹھایا جسنے سر مارا اسے تیر
خم شمشیر محراب دعا تھا — جھکائے سر کو ہر سرکش کھڑا تھا
رگ و پے مین دم خنجر روان تھا — بنا دستہ عدو کا استخوان تھا

حیرت نے یہ آفت دیکھ کر طبل امان بجوا دیا اور آپ آسمان کی طرف اڑ گئی وہان سے سحر کیا کہ دریائے آتش جوش مار کر آیا آسمان کی سمت سے آگ برسنے لگی مہرخ نے بھی طبل آسائش بجوایا حیرت نے دریا کو ٹھنڈا کیا اور لشکر لیکے پھری مہرخ بھی داخل بارگاہ ہوئی برق محشر اور رعد جادو نے آکر نذر دی سب سے ملے مہرخ نے خلعت فاخرہ عنایت کیا اور رعد کو اپنے گلے سے نو لاکھ روپے کی قیمت کا ہار اتار کر پہنایا عہدۂ افسری دیا جشن کرنے کی تیاری ہوئی ان دونون کی دعوت کی ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ گردش مین آیا اب یہان تو یہ ہنگامہ عیش و نشاط ہے لیکن بموجب بیت سمند قلم کی مین پھیرون عنان + حسینہ کی آگے لکھون داستان + لشکر لقا مین علمشاہ مسحور ہو کر آئے ہین عاشق حسینہ جادو کے ہین اور بمشورۂ بختیارک حسینہ نے حکم طبل جنگ کے بجنے کا دیا تھا غرضکہ ایک روز جب ضیا بخش عالم یعنی نیر اعظم رونق افروز کاشانۂ مغرب ہوا اور وزیر نور آگین نے اسکے یعنی نیر اصغر نے مملکت سپہر کا انتظام کیا کہ نظم

شام تیرہ ہوئی جو مشک فشان — نور ظلمت مین ہو گیا پنہان
رات جنگل مین بولتی سن سن — کھڑے ہوتے تھے جس سے موے بدن
ہوش رستم کے بھی کرین پرواز — ہر طرف سائین سائین کی آواز

لشکر مین لقا کے بنام علمشاہ طبل رزم پر چوب پڑی ہرکارون نے یہ خبر سمع ہمایون شاہ نصفت نشان بادشاہ لشکر اسلام مین پہونچائی شہنشاہ سعد بن قباد نے نقارہ رزمی بجوایا دلاوران بہادر سامان جنگ کرنے لگے سلح خانے کھل گئے ہتھیار پسند کر کے نکالے ہر ایک نے زیب تن فرمائے مرکب کے زین و لجام کو درست کیا چار پہر رات یہی شغلہ رہا جسوقت کہ سکہ مہر دار العیار مشرق سے نکلکر بازار فلک مین آیا اور دینار قمر کا چلن مٹا کر رواج پذیر ہوا کہ نظم۔

جس گھڑی آفتاب گردون گرد — ہو گیا طالب ستیز و نبرد
دیکھ یہ حال لشکر انجم — ہو گیا صحن آسمان پر گم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہ اسلام بہت سویرے عیش محل سے برآمد ہوے سرداروں کا مجرا و سلام ہوا حضرت جمجاہ مرکب خنگ سیہ قیطاس پر سوار ہوکر تخت پر تاج کو رکھکر کوتل ہمراہ لیکر مع تمامی لشکر کے وارد میدان قتال ہوے اس جانب کو لقا مع علمشاہ اور حسینہ کے مثل بلا کے نازل ہوا تخت لقا کے برابر مرکب پری پیکر پر علمشاہ سوار تھے انکے پس پشت کل سالار سردار تھے حسینہ بڑی حسینہ و جمیلہ بنکر آئی تھی سحر سے صورت زیبا بنائی تھی الحاصل میدان کو درست کیا پست کو ہموار بنایا بلند کو کھود ڈالا پھر صفوف آرائی شروع ہوئی کہ ابیات

کی نقیبون نے جب صف آرائی ‏ ‏ بھولا رفتار چرخ مینائی
طبل و نقارہ تھے بلند آواز ‏ ‏ طائر شور بوق در پرواز
میمنہ میسرہ ہوا تیار ‏ ‏ قلب لشکر مین تھے کھڑے سردار
دولون لشکر ہوے قریب قریب ‏ ‏ یہ صدا دی اجل نے ہو کے نقیب
وقت جنگ است جنگ باید کرد ‏ ‏ کوشش نام و ننگ باید کرد

بعد صفوف آرائی جدال و قتال علمشاہ نے لقا سے اجازت حرب لیکر گھوڑا اُٹھایا اور میدان نبرد مین پہونچکر دلاوران اسلام کو للکارا کہ تم مین سے جسے حوصلہ میری ہم نبردی کا ہو وہ آکر مقابلہ کرے لشکر اسلام سب اس نہیب سے رونے لگا اور کہا ہم اپنے شہزادے کو قتل کرنے نہ جائینگے اُس وقت دارائے دولت آرائے سواد اعظم ملک ہندوستان و رکن رکین لشکر اسلام دل و جان صاحبقران جانشین امیر یعنے لندھور بن سعدان نے ہاتھی اپنا آگے بڑھایا اور بادشاہ اسلام سے اجازت لی کہ مین جاکر شہزادے کو سمجھاتا ہون اور سامنے آیا علمشاہ نے کہا ای ہندی یعنی خورکم قدرے تو مجھ سے مقابلہ کرنے آیا ہے اچھا کیا ہنر جنگ یاد رکھتا ہی لا حربہ لندھور نے عرض کیا کہ ای شہزادۂ ذوی الاقتدار میری کیا مجال جو آپ سے مقابلہ کرون آپ آقازادے مین ملازم لیکن حضور نے ایک عورت شفتل قحبہ بازاری ساحرہ اور فاحشہ کے لیے لشکر سے اپنے باپ کے لڑنا اختیار کیا ہے افسوس ہو مجھے آپ کو پاس نہ آیا شاہ سے بھی انحراف کیا علمشاہ نے یہ باتین سنکر غضبناک ہوکر للکارا کہ ای ہندی تو نے اپنی مالکہ اور افسرہ یعنے میری ناموس محترمہ کو گالیان دین رہ تو سہی مین تیرا کیا حال کرتا ہون یہ کہکر ایک تیغہ بر سر لندھور مارا اسنے بنا جاری ہاتھ کی تھپکی دی کہ تیغہ پٹ ہوا اُسوقت بند دست پر ہاتھ ڈال دیا علمشاہ نے گریبان مین ہاتھ ڈالا کشمکش کے زور جو ہوے مرکب گھٹنون کے بل زمین پر بیٹھ گئے دولون کو دلیرے اور دامن گردان آستینین چڑھاکر باہم لپٹے کشتی شروع ہوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو زندہ پیل یا اہرمن مست سر ٹکرا رہے ہین یہ ماجرا دیکھکر حسینہ جادو نے سحر کیا کہ زور و طاقت لندھور کی جاتی رہی جیسے معلوم ہوا کہ ہاتھ پانؤن کا دم نکل گیا اسوقت علمشاہ نے چارون شانے چت کر دیا اور مشکین باندہ لشکر پاین لقا کے سپرد کیا یہان لشکر اسلام کے جہان سردار قید مین وہین لندھور کو بھی قید کیا اور امیر کو عیار پہلے ہی گرفتار کر کے غار مین بند کر آیا ہی علمشاہ کو روکتا کون یہ تیغہ پکڑ کے صف لشکر از برآ گئے جو سردار کہ قید سے بچے ہین ناچار وہ لڑنے لگے اور بادشاہ اسلام نے بھی گھوڑا اٹھایا اور لقا کا لشکر بھی چلا شاہ اسلام نے نعرہ کیا نعرہ

نسیم شاہِ شاہان فریدون حشم	بہار گلستان کاؤس و جم
بہمن میر سعد باز دے بہمنی	کہ اسفندیارم پر وئین تنی

دو دریاے لشکر آپس مین ملکر شمشیر زنی کرنے لگے اسلحے کی چقا چاق اور شور ہاے ہو بلند ہوا نظم

ہوگیا گرم عرصہ گاہ نبرد	مرد آیا مقابل ہر مرد	آہن تیغ شعلہ ریز ہوا
گرم میدان رستخیز ہوا	محو تھے یک دگر دم پیکار	کیا مقابل ہوئی تھی جنت و نار
یہ دم تیغ و خنجر بران	تھے یلان ہر طرف بخون غلطان	بہت انصار دین شہید ہوئے
تھے سعید اور بھی سعید ہوئے	کر کے جام شہادت اک اک نوش	ہوا حورون سے جا کے ہم آغوش
پر ادھر بھی بہت سے نار پرست	گئے پائین نار دست بدست	صبح سے لے کے تا بہ نیمۂ روز
دم تیغ یلان تھا شعلہ فروز	ہوا ذی حوصلون کا حوصلہ تنگ	رستمون مین رہی نہ طاقت جنگ

علمشاہ کی رعایت سرداران اسلام کرتے ہین یعنے آپ زخم نہین لگاتے ہین اور انھون نے ہر ایک کو زخمی کیا ہی اور لشکریون کو جان سے مارا ہی بادشاہ اسلام بھی اسکے ہاتھ سے زخمی ہوئے آخر لشکر نے شکست کھائی اور لوگ بادشاہ کو ہوادار پر ڈال کر بھاگے عیاران لشکر نے جانبازی کر کے ناموس صاحبقرانی کو سوار کر لیا اور ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور سب سردار بادشاہ کو لیکر دامن کوہستان اور شعاب جبال مین متواری ہوے خیمے ڈیرے بارگاہ وغیرہ سب چھوٹ گئی علمشاہ نے آکر بارگاہ سلیمانی پر قبضہ کیا اور جب کسی کو اپنا ہمسر نہ پایا بارگاہ اکھڑوا کر طبل بازگشت بجوا کر پھرے اور کہا کل مین کوہ پر جہان لشکر اسلام پناہ گزین ہی حملہ کرونگا اور ایک تن کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا الغرض لقا زر نثار کرتا ہوا سر پر علمشاہ کے پھر کر داخل بارگاہ ہوا لشکر نے کمر کھولی جشن ہونے لگا علمشاہ نے کہا مین بارگاہ سلیمانی لے آیا ہون میرا عقد حسینہ سے ہو جائے عنقریب سر حمزہ بھی لاؤنگا اور ادھر حسینہ بھی بہر وصل شہزادہ بیقرار تھی اسنے بھی بختیارک سے کہا کہ اب تامل نہ کرو نکاح

میکرو دوبختیارک نے کہا ای ملکہ تم نے جلدی کر کے کام بگاڑا اخیر آج تیاری کرو تاکہ عقد ہو جائے اور اُسکے وصل سے تم سرور رہو یہ سُنکر حسینہ باغ مین آئی حکم آرایش و پیرایش اپنے ملازمون کو دیا انھون نے پانی نہرون کا چھلکایا درختون کی سترا شی کی بارہ دری کو آراستہ کیا سامان نشاط مہیا کر دیا کہ ابیات

تھی وہ سب جا منقش و رنگین — خوب کی فرش سے وہان تزئین
ہمہ دیبائے روم اور حریر — مخمل و پرنیان بروے سریر
وہان گلدستون سے کہین تھی بہار — کہین آئینہ رونق دیوار
سارے کمرون مین لخلخون کا بخور — اور چراغان کا ہر طرف کو وفور
بید و مشک و گلاب سب موجود — اور جلایا تھا مشعلون مین عود
پھر دُلھن کا بھی سب جلوس کیا — رونق حجلۂ عروس کیا
پھر تو اُس جا عروس ماہ لقا — ہوئی خلوت مین آ سریر آرا

اور بارگاہ سلیمانی مین واسطے علمشاہ کے بزم نشاط کو ترتیب دیا طائفے حاضر ہوئے نظم

بارگہ تھی وہان جو عالیشان — کیا بزم نشاط کا سامان
تخت نوشاہ کو کیا برپا — تھے نصب جس مین لعل بیش بہا
پہلوے تخت کے یمین و یسار — چار سو کرسی مرصع کار
بیٹھے اُن کرسیون پہ غیرت بدر — شاہ و شہزادگان عالی قدر
تھے مغنی لیے سب اپنا ساز — اک طرف مطربان خوش آواز
نغمۂ دلفریب ہوتے تھے — مرد و زن ناشکیب ہوتے تھے

علمشاہ خلعت فاخرہ پہن کر سہرا باندھکر دولھا بنے ہوئے تخت پر جلوہ گر تھے جام مے ارغوانی کا دور چلتا تھا ہنگامہ نشاط گرم تھا انکو تو اس مزے مین چھوڑیے لیکن لشکر امیر کا ذکر سنیے کہ بادشاہ حالت زخمداری مین پہاڑ پر بیہوش پڑے ہین اور گرد اُمرایان سلطنت سب کے سب زخمی ہین جب بادشاہ کو ہوش آتا ہی فرماتے ہین کہ مجھے گھوڑے کی پیٹھ پر باندھکر لشکر حریف مین جانے دو کہ اس بے عزتی سے لڑنا اور جان دینا بہتر ہی اس کلام سے شاہ کے گریہ ناموس امیر مین بلند ہوتا ہی لیکن جب آنکھ بادشاہ کی دوبارہ غش سے کھلی فرمایا کہ ایک عمرو کے نہونے سے لشکر اسلام پر یہ وقت ہی برائے نام سبھی عیار جمع ہین لیکن کسی سے کچھ نہین ہو سکتا یہ کلمہ طرز جھتر بن جھتر چالاک

چ

بن عمرو کو سنکر برا معلوم ہوا اور دل سے مشورہ کیا کہ یا تو چل کر اپنی جان دیدے یا اس قحبہ حسینہ کو مار ڈالے یہ سوچکر بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوا اور جب لشکر لقا مین پہونچا دھوم علمشاہ کی شادی کی دیکھی خدمتگار کی صورت بنکر ایک شخص سے پوچھا کہ کس کی شادی ہے اُسنے سب ماجرا حسینہ کے عقد کا بیان کیا اور کہا حسینہ باغ سے بیاہ کے آئیگی چالاک باغ کا پتا پوچھکر چلا اور قریب باغ پہونچکر صورت اپنی ایک ساحر کی بنائی کھوے چندن کے تمام جسم پر لگائے بال فتیلہ بٹ کر جٹا مین خاک آلودہ کر کے لٹکائین سامری و جمشید کی تصویرین کہنی تک باندھین تیمبری دھوتی باندھکر ایک تختی ماتھے پر ہیرے کی اس طرح سے جڑی کہ معلوم ہوتا تھا گویا ماتھا ہیرے کا ہے اور اس تختی پر کندہ کیا ہے کہ مصاحب خاص افراسیاب جادو ہاتھون مین ترسول اور منقل آتشین لیکر اندر باغ کے آیا جسنے پوچھا کہ آپ کون ہین کہا افراسیاب کے پاس سے آیا ہون لوگون نے بڑھ کر حسینہ سے خبر کی یہ حجلہ عروسی سے باہر نکل آئی اور استقبال کیا اندر بارہ دری کے لائی کہا تشریف رکھیے چالاک نے کہا ہمین بیٹھنے کا حکم نہین یہ نامہ تمہین شہنشاہ نے دیا ہے اسکا جواب لکھ دو یہ کہکر ایک نامہ نکال کر دیا حسینہ نے پڑھا لکھا تھا کہ مرحبا کیا کہنا ای حسینہ تم نے بڑا کام کیا کہ لشکر حمزہ کو برباد کیا ہم باغ سامری مین سیر کو گئے تھے وہان سے میوہ تھوڑا لائے تھے سب اپنے ملازمون کو تقسیم کیا تمہین تھوڑا سا مکار جادو کے ہاتھ بھیجا ہے اس میوے کے کھانے سے عمر بڑھتی ہے کس لیے کہ باغ سامری مین بڑی بڑی کرامت ہے تمہین چاہیے کہ اس میوے کو ہمارے سر کی قسم جسوقت پہونچے اُسی وقت کھانا اور اُن لوگون کو جو تمہارے مصاحب خاص ہون میوے کھاتے وقت رکھ لینا باقی اور کو ہٹا دینا مبادا ایسا نہو کہ کوئی ناپاک ہو اور اُسکا پرچھاوان پڑجائے اور بے ادبی ہو اب تم لڑائی بہت جلد فتح کرکے یہان آؤ تو ملک و مال اور زیادہ عطا کیا جائے نامہ تمام والسلام بمضمون حسینہ پڑھکر شاد ہوئی اور سب کنیزون سے کہا تم باغ کے باہر جاکر ٹھہرو اور چند انیسون کو اپنے پاس رکھ لیا لیکن انسے بھی کہدیا کہ اگر نجس ہو تو یہان نہ ٹھہرو بعد اس انتظام کے کہا اے مکار جادو لائیے میوہ دیجیے چالاک نے کمر سے اپنی میوہ بہت سا نہایت خوش رنگ و آبدار تر و تازہ نکالا اور پلیٹین منگا کر اسمین چنا پہلے آپ ڈنڈوت کی پھر حسینہ کو دیا اسنے بھی سر پر رکھا اور کہا کیا پرورش شہنشاہ کی ہے مگر ہر حال مین اپنی کنیزون کا خیال رکھتے ہین اور چونکہ اپنے سر کی قسم نامہ مین شہنشاہ نے لکھی ہے کہ ابھی میوہ کھانا لہذا اے مکار مین تمہارے سامنے کھاتی ہون تم شہنشاہ سے عرض کر دینا یہ کہکر وہ میوہ کہ آغشتہ بیہوشی تھا آپ بھی کھایا اور انیسون کو بھی کھلایا کھاتے ہی بیہوش سب ہوئین اور چالاک نے سب کے سر کاٹ ڈالے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حسینہ کو بھی ذبح کیا انکے مرتے ہی شور و غل برپا ہوا تاریکی چھا گئی ساحرنیان اور ساحر باغ کے باہر سے دوڑے لیکن چالاک نے اُسی تاریکی مین حرز ہیکل امیر کی گلے سے حسینہ کے اُتار لی اور دیوار باغ پھاند کر روانہ ہو گیا اور ساحر بھی گھبرا کر بھاگے ہنگامہ بپا ہوا اب کیفیت سُنیے کہ بارگاہ سلیمانی مین علمشاہ جو دولھا بنے بیٹھے تھے حسینہ کے مرنے سے سحر اینر سے اُتر گیا اور لمحہ بھر بیہوش ہو گئے پھر جو آنکھ کھلی دیکھا مین دربار لقا مین بیٹھا ہون اور وضع میری زمرد پرستون کے مانند ہی یہ دیکھ کر انھون نے اہل دربار سے پوچھا کہ مین کس حال مین ہون انھون نے کہا آپ کی شادی ہی اور آپ نے خداوند کو سجدہ کیا ہی سارا حال عشق اور لڑنا انکا از ابتدا تا انتہا سب بیان کیا علمشاہ غضبناک ہو کر اُٹھا کہ افسوس اس کافر نے مجھ ایسے مجاہد سے لشکر اسلام کو قتل کرایا اور اپنے تئین پرستش کرایا پس شمشیر کھینچکر نعرہ کیا کہ نظم

علمشاہ رومی شہِ فیل زور
کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
من آنم کہ نامم رہبر انجمن
نخوانند جز رستم پیلتن

بارگاہ لقا مین شمشیر زنی شروع ہوئی غلغلہ جو ہوا سرداران امیر ایک خیمہ مین مقید تھے اینر سے بھی سحر بوجہ مرنے حسینہ کے اُتر گیا تھا نعرہ علمشاہ سُنکر لند ہور اور ہاشم تیغ زن وغیرہ قید آہن توڑ کر ہتکڑی بیڑی پکڑ کے نکلے اور دربانون کو مار کر اسلحہ لیکر بارگاہ کی طرف دوڑے علمشاہ بھی لڑتے ہوئے باہر آئے تھے لشکر لقا جو باہر اُترا ہوا تھا اسپر گرے فوج جلدی کمر بندی کرنے لگی لیکن انھون نے ہزار ون کو دم بھر مین قتل کیا ایک تہلکہ پڑ گیا اس عرصہ مین چالاک نے جاکر پہاڑ پر لشکر اسلام سو اس حال کی اطلاع دی جو سردار کہ بہت زخمی نہ تھے وہ فوج تیار کرکے آگرے راوی کہتا ہی کہ امیر حمزہ کو عیار جو غار مین بند کر آیا تھا بعد ایک روز کے وہ ہوشیار ہوئے اور پتھر در غار پر سے ہٹا کر باہر نکلے لیکن راہ بھول کر کوہستان مین پھرا کیے دو روز کے بعد ایک کاہ کش کو صحرا سے باجرت دیکر ہمراہ لیا اور اسوقت قریب لشکر پہونچے کہ سردار اور علمشاہ فوج سے لقا کی لڑ رہے تھے کہ یہ بھی آکر حملہ آور ہوئے اور اسم اعظم پڑھا کہ سحر ساحران حسینہ کا کچھ اثر نہ کر سکا اور بڑھکر تلوار چلنے لگی سر کفل کاسۂ گدائی کے ٹھوکرین کھانے لگے نظم

ہوئے حمزہ کے گرد با شر و شور
تھا سلیمان پہ اک ہجوم مور
دیک تلوار اور دو سہ چہارہ
بیکرنا ریان ہوئے فی النار
بڑھے جبدم مہاجر و انصار
تھام کر تیغ و دشنہ و تلوار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گوش تک چلہ کمان لائے　　رخ بمیدان امتحان لائے
تھا جوان سے جوان تو پیر سے پیر　　گرد سے گرد تھا گریبان گیر
کام کرتی جہان تلک کہ نظر　　نظر آتے تھے لوٹتے تن و سر
گردن ان سرکشون کی پست ہوئی　　بادۂ خون سے مرگ مست ہوئی
سپرون کا جو ابر چھایا تھا　　تیغ نے صاعقہ دکھایا تھا
مومنین زور تیغ بران سے　　لے گئے گوے فتح میدان سے
خوف شیران دین سے اہل ضلال　　سب گریزان ہوئے مثال غزال
کافران گلہ گلہ رو بگریز　　مومنان بر قفا بہ خنجر تیز

آخر لقا شکست کھا کر قلعہ عقیق کوہ مین چلا گیا اور ساحر طرف طلسم کے بھاگے اور بہت سے مارے گئے امیر نے تمام اسباب حریف کا لوٹ لیا اور بارگاہ سلیمانی لیکر جہان پہلے استادتھی وہین برپا کرائی لشکر اُترا بازارین کھلین پہاڑ پر سے ناموس اور بادشاہ وغیرہ سب داخل لشکر ہوے ہر ایک کی زخم دوزی ہوئی چالاک نے حرز ہیکل امیر کو دی اسے خلعت امیر نے دیا اس طرف بختیارک نے عرضی سلیمان سے پھر لکھوائی کہ اے افراسیاب اب اور کسی کو بہر امداد اپنے خداوند کے روانہ کر وکس لیے کہ حسینہ نے خداوند کی یہ خطا کی کہ وہ پسر حمزہ پر عاشق ہوئی لہذا خداوند نے اُسکو غارت کر دیا اب خداوند منتظر ہین جلد تعمیل حکم بجالا تا یہ لکھکر پہاڑ پر رکھوا کر نقارہ بجوا دیا پنجہ پیدا ہوا عرضی اُٹھا لے گیا لیکن حال طلسم کا سُنیے کہ پنجہ اُٹھا کر برق لامع کو پاس افراسیاب کے باغ سیب مین لایا اُسنے رد سحر کر کے اُسکے ہوشیار کیا اور حقیقت حال زبانی اسکی سُنکر فرط ندامت سے سر دھنا برق لامع کو اُسکے ملک کی سمت رخصت کیا اور چاہا کہ برق چشمک زن کو طلب کر کے بہر مقابلہ مہرخ روانہ کرون اُس وقت ایک ساحر زبردست آفت جادو نام مقرب بارگاہ شاہی سردار ذی احترام حال پر شاہ کے ہنس پڑا افراسیاب رنجیدہ بیٹھا تھا اُسکو بیجا خندہ زن ہوتے دیکھ کر بغضب تمام فرمایا کہ اے بے ادب بجائے افسوس وگریہ حال پر اپنے مالک کے ہنستا ہی آفت نے کہا اے بادشاہ مین عمرو اور مہرخ کے اقبال کو دیکھ کر ہنستا ہون کہ کیسے کیسے ملازم اور جان نثار سامری وجمشید کے یادگار اُن لوگون کے ہاتھ سے ذلت اُٹھاتے ہین اور بھاگ بھاگ آتے ہین حقیقت تو یہ ہی کہ عمرو پر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہی افراسیاب ان کلمات لاطائل سے آگ ہو گیا اور کہا بدسیر نالائق دور ہو آج سے دربار مین نہ آنا تو شوکت حریف کی بیان کرکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میرے اہل دربار کی دل شکنی کرتا ہی جادہ صواب سے خلاف قدم دھرتا ہی آفت ساحر معزز ہی اسکو سخنان درشت کی تاب نہ آئی اور گویا ہوا کہ ای افراسیاب اسی غرور اور استکبار سے سامری نے تجھپر یہ بلا نازل کی ہی کہ بمصداق سے ع غرور جسنے کیا مورد عتاب ہوا ✣ معلم الملکوت آج تک خراب رہا ✣ ان ذلتون کو بھی اُٹھا کر تو باز نہین آتا مین سچ کہتا ہون کہ عمرو کو تو قتل نکر سکیگا بلکہ دین بھی اُسکا مجھے سچا معلوم ہوتا ہی افراسیاب نے کہا معلوم ہوا کہ تو بھی شریک عمرو کا ہی جبھی اُسکی تعریف و طرفداری کرتا ہی خیر اس بدزبانی کا مزا ابھی تجھکو چکھاتا ہون دیکھون کہ عمرو کیونکر تجھے بچاتا ہی یہ کہکر اپنے ملازمون کو کہ ہزارون ساحر اُسوقت حاضر دربار تھے حکم دیا کہ اس گستاخ کو گرفتار کرین ساحر آفت کو قید کرنے اُٹھے اُسنے بھی چاہا کہ سحر کرے دن لیکن یہ تنہا تھا وہ بہت تھے کچھ بس نہ چلا اور ساحرون نے فوراً مقید کر لیا افراسیاب نے حکم کیا کہ دریاے خون رواں کے پار سے جاؤ اور گنبد نور کے سامنے طلسم ظاہر مین جو میدان وسیع ہی وہان لکڑیون کا انبار کر کے اسے سامنے لشکر مہرخ کے جلا دو کہ وہ بھی اسکا حال خراب دیکھے اور وہان تک عیار وغیرہ سب آسکتے ہین دیکھون کہ اسکو کیونکر چھڑا لیے جاتے ہین آج شب بھر یہ تیرہ روزگار اُسی میدان مین قید رہے کل صبح کو ما بدولت بھی گنبد نور پر جدھر مہرخ کا لشکر دکھائی دیتا ہی اس طرف کے کمرے مین آکر بیٹھین گے اور سیر اُسکے جلنے کی اور حسرت کرنا اُسکے مددگارون کا ملاحظہ کرینگے یہ حکم سُنکر کئی ہزار ساحر آفت کو مقید کر کے بحفاظت تمام لے چلے تمام طلسم باطن مین غلغلہ پڑ گیا اور آفت کے گھر مین بھی یہ خبر پہونچی زوجہ اسکی ملکہ ہلال سحر افگن جادو مع کئی سو کنیزان خوش جمال کے روتی پیٹتی چلی کہ دیدار آخری اپنے شوہر کا دیکھ لون اور جتنے دوست اور ملازم آفت کے ہین وہ سب گریان و نالان باموے پریشان چاک گریبان روانہ ہوے لیکن خوف سے شاہ طلسم کے کوئی پاس نہین جاتا ہی بلکہ سب دور دور چلے آتے ہین جس وقت کہ قید اسکی دریا سے پار اُتری سارے طلسم ظاہر مین غلغلہ پڑ گیا اور طائران سحر نے خبر جا کر حیرت کو پہونچائی یہ بھی سوار ہوئی کہ اس حال کو چلکر دیکھون سب افسران فوج ساتھ ہوے نقارے طلسمی بجنے لگے منادی نے ندا کی جو شخص شہنشاہ طلسم سے سرکشی کریگا یہی حال اُسکا بھی ہوگا شدہ شدہ یہ خبر لشکر مہرخ مین بھی پہونچی مہرخ نے سُنا کہ آفت جادو ہماری محبت مین جلایا جاتا ہی عمرو نے بھی سُنا سب کے سب بیقرار ہو گئے اور مہرخ نے نفیر سحر بجائی کل لشکر تیار ہوا چاہا کہ جا کر آفت کو چھین لاؤن مگر عمرو نے کہا ای ملکہ فوج بادشاہ طلسم سے تم مقابلہ اگر کر سکتین تو ہم پھر شاہ طلسم کو قتل نہ کر ڈالتے یہ مصیبت کیون اُٹھاتے بھلا تم کیونکر آفت کو چھین لاؤ گی اس سے بہتر ہی کہ سرداران لشکر نبرد بھی

کچھ زمین مین غرق ہو جائین اور کچھ آسمان کی طرف اُڑین اور چھپ کر بر سر موقع ٹھہرین جب میرے نعرے کی صدا سنین اور افراسیاب کو بیہوش دیکھین اُسوقت قتل و غارت آغاز کرین اور تھوڑا لشکر یہان رہے اور تھوڑا سرداروں کے ساتھ جائے اور کمین گاہ مین بیٹھے اور یہ سب انتظام پردۂ شب مین تم کرنا اتنا دن جو باقی ہے اسے گذرنے دو ورنہ حال کھل جائے گا لیکن مین ابھی سے جاتا ہون اور فکر عیاری کی کرتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا اور صحرا مین پہونچکر ذفیل عیاری بجائی سب عیار ایک جگہ جمع ہوے اُنسے سارا حال کہا سب نے عمرو سے بیان کیا کہ ہم یہ یہ عیاری کرینگے جو عیاریان کہ عیارون نے بیان کین وہ عمرو نے پسند کین کہ حال اُنکا آیندہ مذکور ہوگا اور سب عیار چلے عمرو بھی ایک سمت روانہ ہوا ور اس طرف ساحران غدار آفت کو لیے ہوے اسی میدان مین پہونچے حیرت بھی آئی اور ایک طرف ٹھہری اور ازبسکہ حکم افراسیاب تھا کہ شب بھر مقید رکھکر انبار ہیزم لگانا اس وجہ سے جب ماتم کدہ دہر مین عروس روزگار نے لباس سیاہ پہنا اور شام غم نے لبعد الم منھ دکھایا کہ نظم

عابد زندہ دار شب مہتاب | اس مصلاے نیلگون پہ شتاب
رشتۂ کہکشان کو لے بصفا | دانۂ اختران پرونے لگا
اُسکو تسبیح کی تھی اس لیے فکر | تا کرے اپنے کبریا کا ذکر

آفت کے واسطے چوکی اور پہرا مقرر ہوا ایک طرف حیرت کا خیمہ استادہ ہوا یہ بھی فروکش ہوئی ایک ساحر تدبیر جادو نام جنگل کٹوا کر ہر سمت سے منگوا کر لکڑیان انبار کرنے لگا لشکر کا طلایہ ہر طرف پھرتا تھا اور اس طرف مہرخ نے حسب نصیحت خواجہ نصف فوج کو ہمراہ لیا اور براہ مخفی روانہ ہوئی اور قریب اُس بیابان کے پہونچکر ساحر سمت زمین و آسمان جاکر چھپے کمین گاہ مین ٹھہری لیکن عیار جو مشورہ کر کے چلے تھے ان مین سے برق فرنگی قریب اُس میدان کے جب آیا اُسنے تدبیر کو لکڑیون کی تدبیر کرتے دیکھا صورت اپنی ایک ہیزم کش کی ایسی بنائی اور رسن کا ندھے پر رکھکر سامنے تدبیر کے آیا کہا مین ایک درخت کاٹ رہا تھا اس مین سے شعلہ نکلا اور وہ شعلہ پری بنکر ناچنے لگا مین بھاگا آپ بھی چلکر دیکھیے تدبیر کو ایک تعجب ہوا اور برق کے ہمراہ چلا برق اُسکو تنہائی مین لایا اور حباب بیہوشی اسکے منھ پر لگا کر اسے بیہوش کر دیا اور غار مین کپڑے اُتار کر بند کر کے اُسکی صورت آپ بنکر آیا اور ہر سمت انتظام لکڑیان جمع کرانے کا کرنے لگا اب لکڑیون کو اس طرح انبار کرایا کہ بیچ انبار مین اسکے جوف رکھا ایسا کہ اگر چاہین کو دو

یمن آدمی اس جوف مین آترکر جدھر چاہین چلے جائین یہ تو اس کام مین مصروف ہی کہ قران بھی یہان آیا اور لکڑیون کا انبار دیکھ کر ایک جگہ جنگل مین بیٹھ کر نقب کھودنے لگا کہ نیچے لکڑیون کے جاکر نکلون اُسوقت ضرغام اور جانسوز بھی آئے اور صورت ساحرون کی بناکر لکڑیون کے ڈھیر پر روغن بیہوشی آمیز اور بیہوشی ڈالنے لگے یہ سب تو اپنے اپنے کام مین مصروف ہین لیکن ذکر عمرو کا سنیے کہ یہ جو مشورہ کر کے چلا کنارے کنارے دریاے خون روان کے روانہ ہوا یہان تک کہ قریب ایک باغ کے پہونچا دیکھا گلشن نگارین ہی رشک روضہ بہشت برین ہی درخت سرکشیدہ و بلند ہر نہال فیض باغبان ازل سے نہال وار جمند لیکن ہر طرف اوداسی چھائی ہی ہر ایک گل گریبان چاک ہی نہ وہ رعنائی ہی نہ زیبائی ہی کہ نظم

تھی ہمہ لاجورد جو دیوار
اس مین رخنے پڑے ہزار ہزار

تھین جو سقفین منقش و رنگین
ہین ابابیل آشیانہ گزین

گیروا فاختہ کا پیراہن
ہین سرکنگرہ ہا گور دگوزن

شاخ پر بلبل حزین یکسو
کر رہی ہی صداے فاعتبروا

عمرو جب اندر باغ کے پہونچا ایک گوشہ مین ٹھہر کر نظارہ کنان ہوا عجیب معاملہ نظر آیا یعنے بلکہ ہلال سحر افگن زوجہ آفت کی جو غم شوہر مین گھر سے چلی تھی طلسم ظاہر مین یہ باغ اُسکی سیرگاہ ہی اس لیے یہان ٹھہری ہی کہ شب بھر رنج و ماتم و نوحہ و شیون کرے اور صبح کو اپنے شوہر کے پاس جاکر اپنی بھی جان دے لہذا عمرو نے دیکھا کہ کئی سو عورتین سیہ پوش ملکہ کو گھیرے مشغول گریہ و بکا ہین اور بیچ مین وہ غیرت ماہ تابان خسوف الم مین مبتلا اپنے شوہر حزین کو یاد کر کے بلبلاتی ہی اور رو دیتی ہی کہ نظم

بید مجنون کا اک درخت وہان
جسکے سایے مین عاشقون کو امان

شاخ تھا نبے وہ نازنین کم سن
حسن مین بے نظیر و حسن کے دن

نہ تو دُنیا کی کچھ خبر اُسکو
نہ تو پرواے یاد سر اسکو

تھی وہ بیزار اپنے جینے سے
کام تھا خون دل کے پینے سے

گاہ جانان کا نام لیتی تھی
گاہ دل تھام تھام لیتی تھی

گاہ بیہوش خموش رہتی تھی
گاہ یاد صبا سے کہتی تھی

اے صبا ہو گذار گروان تک
یعنے زندان مین میرے جانان تک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھیوا اک نامراد مرتی ہے
دیکھکر اس طرح اسُسے مایوس

نزع مین تجھ کو یاد کرتی ہی
برگ ملتے تھے وان کف افسوس

عمرو نے بین کرتے جو اُسکو سُنا سمجھا کہ یہ زوجۂ آفت ہی فوراً گوشہ باغ مین چھپکر صورت اپنی ایک ضعیفہ عورت کی بنائی کہ سر سفید کوزہ پشت لکڑی ہاتھ مین لیے روتی ہوئی ہاے ای فرزند کہتی ہوئی سامنے اُس نازنین کے پہونچی اور سر سے پا تک بلائین لین گلے لگاکر خوب روئی اور کہا مین آفت کی کھلائی ہون غرض بعد رونے پیٹنے کے کہا ای ملکہ در باغ تک تم تنہا میرے ساتھ چلو مین ایک تدبیر کہ بہر رہائی تمھارے شوہر کے جانتی ہون تم بھی وہ کیفیت سُن لو ہلال سب کو چھوڑکر اکیلی بڑھیا کے ساتھ چلی عمرو نے اُسکو تنہائی مین لاکر حباب بیہوشی مُنھ پر مارا کہ بیہوش ہوگئی بس پیرہن اُسکا لیکر اپنی صورت مثل اُسی کے بنائی اور اسے زنبیل مین رکھ لیا وہان سے جب پھر کر اُسی جگہ آیا کہ وہ کنیزین کھڑی تھین یکایک پکارا کہ ست ست اُسوقت کنیزین انیسین جلیسین قدم پر گر کر سمجھانے لگین کہ ای نازک بدن یہ سن و سال تیرا جلنے کے قابل نہین واسطہ سامری و جمشید کا اس برہ کی آگ کو دل سے بجھا ہلال نے جواب دیا کہ ؎

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

ساری عمر آتش فراق مین جلنے سے یہ بہتر ہی کہ اپنے دلدار کے ساتھ جل کر نائرہ مہاجرت سے ٹھنڈی رہون کہ ؎

لازم ہی سوز عشق کا شعلہ عیان نہو
جل بجھیے اسطرح سے کہ مطلق دھوان نہو

یہ کہکر زار زار روئی اور پکاری کہ دوہرہ

آہ کرون تو جگ جلے اور جنگل جلجاے
یہ پاپی جیرا نا جلے کہ جیمان آہ سماے

اور کنیزون سے حکم کیا کہ لاؤ اسباب عروسی کہ اس رات کو سامان آخری اور وصال جاودانی کرلین اور ملاقات روحانی اُسکے لیے آراستہ ہو لین کنیزین کشتیان لباس و زیور کی سامنے لائین ہلال نے اپنی زلفون کو سنوار کر اور بالون کو بکھیر کر پشت پر ڈالا ہر بال مین موتی پرو دیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا بقول کبشیر ہندی بیت

چیکلے چہر چھا رہا نون مور بنگلہ دار بھولن کی وار دو سوتن بجارے ہین
مین منہار کدھون ناگن کے ناگ کدھون تار کتول کی سو مین سنوارے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گاجر سون کارے اندھیارے سوہی اندھیارے پریم بیت اور بڑارے سدا سون سدا سہارے ہین

لانبے لہکارے گوری پیٹھ اور بڑارے سونے کی دیوار او برچھولی کے پنارے ہین

اور مسی کی دھڑی اور پان کا لاکھا اس طرح جما کہ دل اہل کا دھڑی دھڑی کرکے لوٹ لیا بلکہ لاکھے نے جان عشاق پر گرہ وا کیا کہ کبت

کبلگناگ کہا کہیے ایما یا ہی گن راجت اور بسی کی

جاؤن سے درسی سکیان سو کان بھی بس تیری سینیان کی

چیندر کے آنن ہین تل راجت ایسی براجت دانت مسی کی

پھولن کی پھلوارن مین مانون کھیلت ہین جمونا جیسی کی

اور سر سے پا تک سرخ لباس زیب جسم فرمایا شعلۂ آتش عشق کو دونا بھڑکایا گات کو ابھار کر جوبن کا عالم دکھا کر دل عاشق کو بیتاب بنایا کہ کبت

سبو کی سی ہٹو اکدھون انار بارہ کی سی سری پھل کے ٹھاٹھ مانون نارنگی لگائی ہین

ہیا پھانک کے ٹھاٹھ پھیپھی دریائی کی سی مردنگی کی سنگ دیا الٹ دھرآئین ہین

کھیلنے کے گیند آئی چکوی چکوا بچھو ہا ہوت یتری بھجن مین کنج کی سی چھائین ہین

کہت پریم داس رہیے پریم ہی کے ساتھ کام جوٹ کاڑھے کو توری لگائین ہین

المختصر جب اس طرح آراستہ و پیراستہ ہو چکی کنیزان خوش رو دیاسمن بو نے ستی کی پوجا کی اور ہار پھولون کے دونے مٹھائیون کے گرد اس نازک بدن کے ڈھیر کر دیے اور تخت پر ملکہ سوار ہوئی کہارون نے تخت اٹھا لیا ہلال نے قہقہہ لگایا اور بقول شاعر ہنست کھیلت اب چلی ہی سائین کے دربار۔
ایک ناریل لیے دمبدم اسکو اچھالتی روانہ ہوئی جدھر سے وہ تخت نکلا تمام ساحران طلسم رعایا برایا سب کا مجمع ساتھ ہوا ہر ایک مراد اور منت مانگنے لگا پوجا ہونے لگی ستی کے ہاتھ سے بر سالگی کے طلبگار ہوئے چاہتے تھے کہ اسیس دے اور ستی جب خلق کا مجمع زیادہ دیکھتی تھی تخت ٹھہرا کر بزمت فرمایا دون ہر ایک کو سناتی ہر سے گیان دھیان لگانے کی تاکید کرتی کہ بجا جو اپنے ہر سے پیت کرے اور گھٹ مین جھکے وہ بسے ہردے مین سمائے تن من اسی کے نام پر سانپنے اسکو پران چھوڑنا آسان ہو جب چولا چھوٹے تب سکھ پائے سنسار مین پریت کی ہر کی اچھا سنیور ان ہی جس سے ہر دم ہر سے بھینٹ رہے ایک ہو جائے کہ نظم

	الف ایک بور نگی سائین	
	ہر گھٹ مین واکی پرچھائین	

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جہان دیکھو تہان روپ ہی نیارا ایسا ہی بورنگی پیارا

دوہن کہے تو کیا کہے کچھ کہنے کی نہین بات
سمندر سمایو بوند مین اچرج بڑے دکھات

ڈفلی اور بانسری سامنے تخت کے بجتی تھی ستی کسی کو پھول توڑ کر دیتی کسی کو خاک ہو جا برہ کی اگیار کے حوالہ کرتی کلام نصیحتانہ فرماتی روانہ تھی یہان تک کہ نائرہ فراق شاہد شب مین جلتا ہوا گنبد شرق سے نیر تابان نکل کر تخت فلک پر سوار ہوا اور جگر سوزی عالم کو دکھانے لگا نظم

اک طرف سے عیان ہوا خورشید صبح کو ہے کے جانماز سفید
طالب طاعت آلہ ہوا یعنے خود شکل سجدہ گاہ ہوا

صبح ہوتے ہوتے ستی اسی میدان مین جہان انبار ہیزم ہی پہونچی اور افراسیاب بھی اپنی خوابگاہ سے اٹھکر گنبد نور پر آکر جلوہ گر ہوا اور اس طرف آفت جادو آفت مین مبتلا با دل حزین بصد سوز قلب سے درگاہ خداوند مین استغاثہ کر رہا تھا کہ خداوندا مین بھی مثل مہرخ کے مطیع اسلام ہوا ہون مجھ پر سے اس آفت کو دور کر دے اور بواسطہ خاصان خدا کا دلایا کہ کبت سگرہ وسنسار پکارت ہی جبرئیل اکہ انتر تو ہین سکھایو + تین سو برس نبی جی سے آگے ناہر سے سلمان کو جھگڑایو + بھیر پڑی جب کھیر کی تب انتر مار کے سین چلایو + مین نہتی کرون سنگھ الہ کہ میرے ہی بار کو بیر لگایو + یہ دعا کر رہا تھا کہ یکایک ہنگامہ ہوا اور تخت ستی کا وہان آیا ساری خلقت اسی طرف چلی اور تخت کو گھیر پوچھنا شروع کیا کہ ہمارے یہان اولاد کب ہوگی کسی نے کہا مین محتاج ہون مجھے دھن دولت کب ملیگی اسی طرح سب سوال کرتے تھے اور جواب ستی سے پاتے تھے کہ اس غافلہ کو دیکھ کر افراسیاب نے ساحران دربار سے حال پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے ایک نے عرض کی کہ زوجہ آفت جادو شوہر کے ساتھ جلنے آئی ہے یہ سنکر اسنے بھی ستی کو اپنے روبرو طلب کیا اور اسکے جمال دلفریب کو دیکھ کر غش کر گیا بہت سمجھایا کہ ای نازنین ملک ومال لے مجھے اپنا شیدا جان کر جلنے سے باز آ اس ماہ وش نے جواب دیا کہ ای بادشاہ جب اس برہ کی آگ ٹھنڈی ہو تب جو لا سکھی رہے ان دھن دولت لیجیے سب خاک ہے کہ دوہرہ

لکڑی جل کوئلا بھئی اور کوئلا جلکر راکھ مین پاپن ایسی جلی نہ کوئلا بھئی نہ راکھ

یہ کہکر تخت سے کود کر آفت کے پاس آئی اسکو بحکم شہنشاہ ساحر انبار ہیزم پر بٹھا چکے ہین کہ ستی نے وہان پہونچکر اسکو گود مین لیا اسوقت ساحرون نے آکر ستی کے ہاتھون پر کاجل باندکر امتحان لیا کہ یہ جل جائیگی یا عشق اسکا جھوٹا ہے دیکھین عشق کی آگ اسکے تن من کو جلا چکی ہے یا نہین غرضکہ جیب کا جل

ہتھیلی پر پارا ستی میٹھی ہنسا کی اُسوقت اس میدان مین ایک انبوہ خلائق تھا حیرت مع تمام
ساحران نامی کے گرد انبار کے کھڑی تھی کہ یکایک ضرغام وجانسوز نے جو انتظام کرتے پھرتے
تھے کپّے گھی اور تیل کے سبب مین بیہوشی ملی ہوئی تھی لکڑیون پر لاکر انڈیلے اور برق نے پولا جلاکر
آگ لگادی یکایک شعلہ بلند ہوا اور چارسمت سے آگ بھڑکی اسوقت عمرو جو آفت کو لیے بیٹھا
تھا اُسے جال مین لپیٹ کر زنبیل مین رکھکر اُس جوف مین کودا جو برق نے بنایا تھا جب تہ زمین پر
پہونچا وہان قران نقب لگائے بیٹھا تھا اُسنے کمند مار کر عمرو کو گھسیٹ لیا اور براہ نقب جہان سے
نقب لگائی تھی اُس مہرے پر نکلا اس عرصہ مین سارے انبار مین آگ لگی اور بیہوشی کا روغن
اور منون بیہوشی جو اُسپر پڑی تھی اسکا دھوان کئی سو کوس تک پھیلا جتنے ساحر جمع تھے اور حیرت
مع فوج کے چھینکین مار کر بیہوش ہوکر گرے اسوقت عمرو اور قران خنجر کھینچ کر دوڑے اور نعرہ بلند
کرکے بیہوش ساحرون پر گرے اور سر کاٹنے لگے ان کے سب کے نتھنون مین پھول واقع بیہوشی
چڑھے ہین کہ خود بیہوش نہو جائین پھر تو برق فرنگی اور ضرغام اور جانسوز سب ساحرون
کے سر کاٹتے تھے اور انکے نعرے کی صدا سنکر مہرخ اور بہار اور نافرمان اور سرخ مو وغیرہ کوئی
زمین سے اور کوئی آسمان کی طرف سے پیدا ہوکر آفت برپا کرنے لگے ناریخ اور ترنج گولے فولادی
لگاتے تھے کہ ساحرون کے سینے توڑتے تھے اور شعلے انکے مرنے سے اور زیادہ بلند تھے آندھیان
اُٹھتی تھین اور دھوان بیہوشی کا ایسا بلند ہوا کہ افراسیاب کے کمرے مین جاکر گھٹا اور افراسیاب
کمرے پر نیچے کو جھکا ہوا یہ ہنگامہ دیکھتا تھا کہ یکایک بیہوش ہو کے قلابازیان کھاتا ہوا
طرف نشیب کے چلا کہ تپلے زمین سے پیدا ہوے انھون نے شہنشاہ کو روکا اس عرصے
مین اندر کمرے کے سب اہل دربار بھی بیہوش ہوے لیکن مہرخ کی فوج کمین گاہ سے جو نکلی
اُسنے اور تمام سردارون نے تھوڑے عرصہ مین ہزارون کیا بلکہ لاکھون آدمی ہلاک کیے
ایک تلاطم ڈال دیا کہ نظم

کھینچی مہرخ نے سحر کی تلوار — شعلے اُٹھنے لگے ہزار ہزار
صاعقے بجلیان گرین ہرسو — ہو گئے ڈھیر کشتہ ہاے عدو
شور تھا ہرطرف کو ایسا بلند — ہوا پیر فلک کو بیم گزند
برق محشر جہان گری ایکبار — لشکر ساحران ہوا سفے الکنار
سر دشمن پہ مثل برق آئی — بلکہ مثل اجل بفرق آئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جب کہ وہ برق جگمگانے لگی ‌ پشت گاو زمین چرانے لگی
وہ چمکنا جو یاد آتا ہے ‌ مہر گردون پہ تھرتھراتا ہے
پر تو تیغ سے وہان ناگاہ ‌ جل گئی ہر طرف زمین پہ گیاہ
سر برستے تھے ہر طرف چون تیغ ‌ تیز تھا ہر طرف کو شعلۂ تیغ

دریاے خون جاری ہوا عمرو اسباب لشکر حریف کا لوٹتا پھرتا ہی جو مرتا تھا اُسکا پیرہن وغیرہ لیتا
تھا کہ اس ہنگام مین پتلے آکر حیرت کو میدان قتال سے اُٹھا لے گئے اور افراسیاب کو
بھی ہوشیار کردیا اُسنے آنکھ کھولکر ہنگامۂ محشر بپا دیکھا ساری فوج کو غلطان خون مین غلطان پایا
حیرت کو ہوشیار کرکے مارے ندامت کے پرپرواز پیدا کرکے سمت ظلمات چلا گیا اور حیرت جو ہوشیار ہوئی
اُسنے سب کو ابر سحر برسا کر ہوشیار کیا اور آمادۂ جنگ ہوئی اسوقت مہرخ اور بہار وغیرہ سمجھین کہ ہم
گنبد نور پر جانہ سکین گے اور حیرت اگر دریاے خون روان سے اشارہ کریگی تو دریا سحر کا
ہی ہم سب کے لیے حایل ہوجائیگا پھر کوئی نکل نہ سکے گا فی الفور یہ سوچکر طبل بازگشت بجوا کر
پھری عیار بھی بھاگ گئے یہان تک کہ سب بخیریت تمام قتل و غارت کرکے اپنے لشکر ظفر احتشام
مین پہونچے اور داخل بارگاہ ہوے جشن عالی ترتیب دیا اسوقت عمرو اور سب عیار بھی آئے عمرو نے
آفت و ہلال سحر افگن کو زنبیل سے نکالا اُنھون نے اس آفت سے اپنے تئین بارگاہ مین
پا باہر سمت حیران ہوکر دیکھنے لگے اسوقت عمرو نے کہا ای آفت مین تجکو تنی تنکرا ایسے مہلکہ سے
بفضلہ تعالیٰ رہا کرلایا اور سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا پھر تو آفت نے اُٹھ خواجہ کے قدم پر سر رکھا عمرو
نے سر اُسکا سینے سے لگایا مہرخ کو نذر دلائی خلعت ملے بارگاہ مین انکی اُستادہ ہوئین بعیش و آرام
تسکین گزین ہوے لیکن افراسیاب رنجیدہ ظلمات سے پھر کر باغ سیب مین آیا ادھر حیرت
نے لاشین ساحرون کی اُٹھوائین اور گریان و نالان بقیہ لشکر کو لیکر داخل بارگاہ ہوئی اور چاہا
کہ لشکر مہرخ سے بدلہ لے لیکن منتظر حکم افراسیاب ہوئی کہ دیکھون اس امر مین شہنشاہ کی
کیا راے ہی اور ادھر افراسیاب جب باغ مین آیا بغضب تمام باغبان قدرت اپنے وزیر
سے حکم دیا کہ جاکر بارگاہ مہرخ سے عمرو کو گرفتار کرلا اور جو کوئی بولے اُسے سزا دینا باغبان اسی وقت
تنہا زمین مین بزور سحر غرق ہوکر چلا کہ اندر زمین کے تو کوئی عیار نہ ملے گا اور میان عمرو بارگاہ مین بیٹھا
تھا کہ یکایک ذہن مین آیا کہ ای عمرو اتنی بڑی ذلت تیری ذات سے شاہ طلسم کو ہوئی یقین ہی کہ
کوئی نہ کوئی تیری تلاش مین آتا ہوگا تجھے چھپ جانا چاہیئے یہ سوچکر زنبیل سے ایک پہلوان

ملک کشمیر کا نکالا واضح ہو کہ عمرو نے اکثر ساحرون کو زنبیل مین قید کیا ہی بہت سے پہلوان جو مسلمان
نہین ہوے وہ زنبیل مین قید ہین انکو زنبیل کے محافظ جن کھانے دیتے ہین اور مقیدان
زنبیل جانتے ہین کہ ہم گویا ایک شہر مین ساکن ہین کیونکہ زنبیل مین سات شہر آباد ہین اور زنبیل
آدم صفی اللہ نے عمرو کو دی ہی شل ایک بٹوے کے ہی ذکر اسکا پہلے بھی مذکور ہوا فی الجملہ اس پہلوان
کو بیہوش کرکے اپنی صورت اسکی بنائی اور بارگاہ مین ایک صنچی کے اندر پلنگڑی پر اسے لٹا دیا
اور آپ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا اس عرصہ مین باغبان زمین بارگاہ مہرخ مین پہونچا اور طبقہ
زمین کا توڑ کر باہر نکلا پکارا کہ منم باغبان قدرت ساحران نامی نے گولے اور ناریج وغیرہ مارے لیکن اسنے
کچھ ایسا سحر پڑھا کہ ہوائے سرد چلنے لگی اور حضاران بارگاہ بیہوش ہوئے باغبان نے دیکھا کہ عمرو بارگاہ
مین نہین ہی خیال کیا کہ سب بارگاہ دیکھ لون تو اور سمت صحرا وغیرہ مین ڈھونڈھنے چلون پس
ہر صنچی اور سراپچہ وغیرہ مین تجسس کنان ہوا ایک جگہ پلنگڑی پر عمرو کو سوتے دیکھا تہ کمر مین دیکر اٹھا لیا اور چلتے
وقت سحر اپنا اتار لیا کہ مہرخ وغیرہ کو ہوش آیا اور باغبان نے بلندی سے پکار کر کہا کہ ای نمکحرامان مجھے حکم
شہنشاہ صرف عمرو کی گرفتاری کا تھا ورنہ تم سب کے سر کاٹ ڈالتا خیر اب عمرو کو لیے جاتا ہون
ہی کوئی تم مین ایسا کہ چھین لے اسکو اسوقت پھر ساحرون نے ناریل وغیرہ سنبھال کر قصد مقابلہ کا
کیا لیکن عمرو جو گلیم اوڑھے موجود تھا اسنے کان مین مہرخ کے کہا مین گلیم اوڑھے کھڑا ہون تم سردارون کو روکو کسی کو
لڑنے نہ دو مہرخ نے سردارون کو ممانعت فرمائی کہ باغبان سے مزاحم نہو خواجہ کا خدا مالک ہی لے جانے
دو سب ساحر رکے اور باغبان اوڑا ہوا تھوڑی دیر مین بخدمت شہنشاہ پہونچا اور عمرو کے ہمشکل کو
سامنے ڈال دیا افراسیاب نے حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ جلاد حسب الطلب حاضر ہوا کہا اس کو ہوشیار کرکے
قتل کر ساحرون نے نقلی عمرو کو پانی چھڑک کر ہوشیار کیا جب اس پہلوان کی آنکھ کھلی ایک بادشاہ
جلیل القدر کے دربار مین اپنے تئین پایا گھبرا کر شہنشاہ کو سلام کیا افراسیاب نے کہا کیون او ناعیار
دیکھا تو نے کہ مین نے کتنا جلد تجھے گرفتار کیا اب بڑے عذاب سے تجھے ہلاک کرونگا اس پہلوان نے
عرض کیا کہ ای بادشاہ مین عیار نہین ہون بلکہ حضور کا غلام ہون اور ہم مذہب خداوند لقا کا پوجنے
والا ہون افراسیاب نے کہا ارے مین تیرے فریب مین اب نہ آؤنگا اور جلاد سے کہا اسے قتل کر
اس پہلوان نے کہا کہ ای بادشاہ آپ عدل فرمائیے تحقیق خوب کر لیجیے مین کشمیر کا رہنے والا
ہون خدا پرستون نے مجھے زیر کر کے چاہا کہ مسلمان کرین لیکن مین نے نہ منظور کیا اسوقت عمرو نے مجھے
زنبیل مین قید کیا آج مین حیران ہون کہ نہین معلوم حضور تک کون مجھ لایا اور کیونکر زنبیل سے چھوٹا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب کو اسکے کلام معجز التیام سے شبہہ ہوا اور کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ یہ سچ کہتا ہی عمرو نے اُسکو اپنی شکل بنا کر لٹا دیا تھا کہ باغبان پکڑ لایا ہی یہ معلوم کر کے پہلوان کا منھ دھلوایا رنگ و روغن عیاری چھوٹا اصل صورت ظاہر ہوئی اسکو رہا کر کے خلعت دیا اور ملازم کر لیا بعد اسکے باغبان سے کہا کہ تو کیسا عمرو کو گرفتار کر لایا تھا اُسنے عرض کیا کہ مین نے عمرو کی صورت کا انسان دیکھکر مقید کیا مجھے فن عیاری مین دخل نہین مین سمجھا کہ یہی عمرو ہی میرا اس مین قصور کیا ہی افراسیاب نے عذر اسکا پذیرا فرمایا اور ایک پنجے کو حکم دیا کہ صرصر عیارہ کو شکنجہ حیرت سے اُٹھالائے پنجہ جا کر صرصر کو لایا صرصر نے شہنشاہ کو تسلیم کی اسکو حکم ہوا کہ تو عیارہ ہی عمرو کو پہچان کر گرفتار کر کے حاضر کر اور اگر نہ لائیگی تو با بیان خود تجھے قتل کرونگا کس لیے کہ تو کسدن کے لیے ہی دیکھ عیاران لشکر اسلام کیسی جانبازی کر رہے ہین صرصر لرزان و ترسان عتاب شاہ دیکھ کر بانہائے عیاری سے درست ہو کر روانہ ہوئی اور جب دریا کے کنارے پہونچی اور عیار بچیان بلین اُنسے سارا ماجرا بیان کیا وہ بھی ہمرہ عیاری روانہ ہوئین اور صرصر بہ شکل مبدل قریب لشکر مہرخ بحکم ہر طرف پھرنے لگی اتفاقاً ایک کنیز ملکہ مہرخ کی کسی کام کو جاتی تھی صرصر اسکے پاس آئی اور کہا ملکہ پاس مجھے بھی ملازم کرا دے بیچے کنیز نے کہا کچہری مین جا کر جو کچھ عرض کرنا ہو کرو مجھ سے یہ کام تعلق نہین صرصر کنیز کے ساتھ باتین کرتی ہوئی ایسے مقام تک آئی کہ جہان تنہائی تھی راستہ نہ چلتا تھا اور اس جگہ فرصت پا کر ایک بیضہ بیہوشی منھ پر کنیز کے مارا کہ وہ بیہوش ہوئی پیراہن اسکا اُتار کر اُسی کی ایسی صورت اپنی بنائی لباس آکر داخل بارگاہ مہرخ ہوئی جب سامنے مہرخ کے آئی ملکہ نے حکم دیا کہ آفتابہ چوکی پر رکھو آئین رفع احتیاج کو جاونگی صرصر لوٹا پانی سے بھر کر چوکی پر رکھنے آئی اس عرصہ مین مہرخ بھی آئی صرصر نے اکیلا پاکر ایک حباب بھر کر بیہوشی کا منھ پر مارا کہ مہرخ بیہوش ہو گئی صرصر نے اسی جگہ بیٹھ کر صورت اپنی شکل صورت مہرخ کے بنائی اور لباس اسی کا پہن کر اسکے دست و پا سمیٹ کر اس طرح باندھا کہ ایک گٹھری ہوگئی اس گٹھری کو ہاتھ مین لٹکائے وہان آئی کہ جہان توشک خانہ تھا اور جو لوگ وہان تھے انکو حکم دیا کہ تم یہان سے ہٹ جاؤ مین ایک چیز مخفی رکھونگی وہ سب چلے گئے صرصر نے ایک صندوق مین مہرخ کو بند کر دیا اور جب اس جگہ سے باہر آئی ملازمون کو بلا کر وہ صندوق دکھا کر کہا خبردار اسے نہ کھولنا ورنہ قتل کرڈالونگی غرض کہ اُس صندوق پر مہر سرکاری ہو گئی اور صرصر وہان سے آکر مہرخ کی جگہ تخت پر بیٹھی اور بعد لمحے کے حکم دیا کہ دسترخوان سامنے والی صحنچی مین بچھاؤ مین کچھ کھاؤنگی بموجب حکم دسترخوان بکاول نے چنا مہرخ نقلی وہان آئی اس اثنا مین عمرو جو گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا تھا

ظاہر ہو کہ باہر بارگاہ کے پہلے تو گیا بعد اسکے پھر آیا دیکھا مہرخ تخت پر نہین ہے لوگون سے پوچھا ملکہ کہان گئین ایک نے کہا کھانا نوش فرمانے سامنے والی صحنچی مین تشریف لیگئی ہین عمرو یہ سنکر پاس مہرخ کے آیا ملکہ نے کہا خواجہ کھانا کھائیے عمرو نے کہا بسم اللہ آپ نوش فرمائیے ملکہ نے اصرار کیا کہ کچھ تھوڑا سا تناول فرمائیے عمرو ملکہ کے مصر ہونے سے کھانے لگا جب کھا چکے کنیزون نے ہاتھ دھلایا اور مہرخ نے دست پاک اپنا عمرو کو دیا اور خاصدان آگے بڑھایا اور کنیزون سے کہا مجھے خواجہ سے کچھ مشورہ کرنا ہے تم یہان سے بارگاہ مین جاکر ٹھہرو وہ سب وہان سے چلی آئین اور عمرو نے رومال سے جو مہرخ نے دیا تھا منھ پوچھا رومال مین روغن بیہوشی ملا ہوا تھا منھ پونچھتے ہی چھینک آئی اور عمرو بیہوش ہوا صرصر نے عمرو کا پشتارہ باندھا اور قنات چاک کرکے باہر نکلی جست وخیز کرتی ہوئی چلی باہر لوگون نے دیکھا کہ مہرخ ایک گٹھری لیے جاتی ہے لیکن مہرخ چونکہ بادشاہ لشکر ہے کوئی بسبب رعب شاہی کے کچھ کہہ نہ سکا اور صرصر مثل صرصر کے اڑتی ہوئی کنارے لشکر کے پہونچی اتفاقاً صحرا کی طرف سے برق فرنگی آتا تھا اُسنے جو اُسے دیکھا سمجھا کہ عیار یہی ہے فوراً تیغ کھینچ کر آڑا صرصر نے تیغ کھینچا اور لڑنا شروع کیا عین جنگ مین صرصر نے قریب پہونچکر حلقے کمند کے مارے برق جست کرکے حلقہ کمند سے باہر نکلا اور قریب آکر ایک بیضہ بیہوشی منھ پر مارا کہ صرصر چھینک مارکر گری برق نے چاہا پشتارہ لے لون اُسوقت صبا رفتار صحرا کی طرف سے للکارتی ہوئی آئی اور خنجر پکڑ کے حملہ آور ہوئی برق نے اس سے لڑنا آغاز کیا لیکن صبا رفتار لڑتے لڑتے قریب صرصر کے پہونچی اور ایک حباب دافع بیہوشی منھ پر صرصر کے مارا کہ وہ ہوشیار ہو گئی اور ان دونون کو لڑتے دیکھکر قابو جو پایا عمرو کا پشتارہ لیکر بھاگی برق پیچھے دوڑا صبا رفتار سد راہ ہوئی برق نے زفیل بجائی کہ صحرا سے کوئی اور عیار آجائے لیکن صرصر جو بھاگی زفیل سنکر سمجھی کہ تو گھر جائیگی عیار آجاوینگے یہ سوچکے پل پریزادان جو دھوئین کا بنا ہے اُسکے بیچ کے درجے سے چلی اور پکاری کہ اے پل بحق افراسیاب مجھے راستہ دے اُسی وقت اُسکے اس کلام سے دھوان شق ہوگیا اور راہ ہوگئی برق منھ دیکھکر رہگیا اور صبا رفتار بھی جست کرکے نکل گئی برق لشکر مین پھر کر آیا دیکھا یہان غلغلہ تھا کہ مہرخ اور عمرو کھانا کھاتے کھاتے غائب ہو گئے یہ ماجرا سنکر برق نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ مہرخ کی صورت بنکر صرصر خواجہ کو پکڑ لے گئی ہے یقین ہے کہ مہرخ کہین بیہوش پڑی ہونگی اُسوقت داروغہ توشک خانے نے کہا کہ ملکہ کچھ صندوق مین بند کر گئی ہین اُسے دیکھیے کہ کیا ہے برق نے صندوق جاکر کھولا اس مین مہرخ کو بند پایا ہوشیار کر کے لاکر تخت پر بٹھایا مہرخ کو حال گرفتاری عمرو سنکر بڑا رنج ہوا سب لشکر مین اندوہ والم کی باتین ہونے لگین اس عرصہ مین وہ کنیز جسکو صرصر نے بیہوش کیا تھا ہوشیار ہوکر آئی لیکن اب حال صرصر کا سنیے کہ عمرو کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیے جب دھوئین سے گذری طرف طلسمات کے چلی اس لیے کہ ایسی راہ سے چلون کہ کوئی عمرو کو چھین نہ لے اور اس ہنگام مین عمرو کی بیہوشی اُتر گئی آنکھ جو کھلی دیکھا کہ مین پشتارے مین بندھا ہون اور صرصر لیے جاتی ہی مگر وہ مقام تنگ و تاریک ہی کہ جہان خوف سے زہرہ آب ہوتا ہی عمرو یہ دیکھکر چپ ہو رہا اور صرصر اس تاریکی کو طی کرکے قریب آتش پہونچی اور پکاری ای بیابان آتش بحق افراسیاب مجھے راہ دے یہ کہکر آگ سے بھی گذری اور جب اور آگے بڑھی یہان ایسی تاریکی تھی کہ زمین و آسمان کچھ معلوم نہ دیتا تھا اور راستہ مفقود تھا صرصر وہان ٹھہری ایک ساحر اُس جگہ ظاہر ہوا کہ تمام جسم اُسکا مشعل کی طرح روشن تھا اسنے صرصر کی کمر مین پنجہ دیکر چرخ دے دیکر ایک طرف پھینکا عمرو نے مارے ڈر کے آنکھین بند کر لین بعد لمحہ کے جو آنکھ کھلی دیکھا ایک تیلا آگ کا صرصر کو لیے جاتا ہی یہان تک کہ وہ تیلا لیے ہوئے قریب ایک آگ کے دریا کے پہونچا اور اُس مین کود اندر دریا کے سیاہی تھی وہ تیلا غوطہ لگاتے ہوئے چلا عمرو کی مارے خوف کے جان نکلی ہوئی ہی دل سے یاد ددو کو اس اندھیرے مین یاد کرتا ہی جیکا بندھا ہوا صرصر کی پیٹھ پر پڑا ہی لیکن وہ ساحر اُس دریا کے کنارے پہونچا اسوقت ایک سوار سامنے سے آیا اور صرصر کو نیچے مین ہاتھ ڈال کر اُڑا بہت دور جا کر ایک پہاڑ نظر آیا اُسپر وہ سوار اُترا اور صرصر کو نیچے پہاڑ کے پھینک دیا سر نیچے پانؤن اوپر غلطان و پیچان صرصر چلی عمرو کی آنکھین فرط دہشت سے بند ہو گئین بعد کچھ عرصے کے جو آنکھ کھلی دیکھا کہ صرصر تھمے ہوئے ایک باغ مین آئی کہ باغ سیب یہی ہی سارا باغ طلسم کے مانند بنا ہی درخت گلدار پُر بہار فصل خزان و آسیب صرصر حوادث دوران سے بری ہر طرف کو طراوٹ اور سرسبزی طائران خوش الحان سحر کے جانور بزبان فصیح بیان و شیوا زبانی جب نغمہ سرائی کرتے ہین یا افراسیاب یا افراسیاب کی صدا دیتے ہین عمارات سب طلسمی تعمیر ہر ایک حجرہ اور قصر پری کی تصویر کلین سقف اور ستون مین نگین

بارہ دری جواہر آگین کہ مثنوی

ریاحین و گل اس مین انواع کے
طلسمات کل اُس مین انواع کے

طلسمات کے سارے دیوار و در
نہ پان کے سے کو ٹھے نہ پان کے سے در

نہ آتش کا خطرہ نہ بارش کا ڈر
نہ سردی نہ گرمی کا اُس مین خطر

کسی کو ہو جس چیز کا اشتیاق
نظر آگئے وہ چیز بالائے طاق

جواہر کے جاندار وحش و طیور
خراماں پھرین صحن مین دور دور

پھرین دن کو سارے وہ حیوان ہو
پکرین رات کو کام انسان ہو

لگے ہر طرف گوہر شب چراغ — وہی دن کو گوہر وہی شب چراغ
بنائے ہوئے خار اور سب نہال — گل و غنچہ سب وان کے دور از خیال
صدا آپ سے آپ گھڑیال کی — کہین ناچ کی اور کہین تال کی
رہے وان کے حجرون کا جو در کھلا — تو دنیا کے باجون کی آئے صدا
اگر بند کر دیجیے ایک بار — تو جون ارغنون راگ نکلین ہزار
مکانون مین مخمل کا فرش و فروش — بخط سلیمانی اُن پر نقوش
طلسمات کے پردے اور چلمنین — ارادے پہ دل کے کھلین اور بند ہین

بیچ بارہ دری مین تخت شاہی آراستہ تھا افراسیاب اُسپر جلوہ گر تھا ہزار ہا ساحر دست بستہ حاضر تھا کہ صرصر نے پہونچکر مجرا کیا اور پشتارہ عمرو کا سامنے رکھ دیا عرض کیا یہ گنہگار سرکار حاضر ہی کنیز حکم عالی بجا لائی اور جانبازی کر کے عمرو کو لائی افراسیاب نے صرصر کو خلعت بیش بہا عنایت کیا اور حکم دیا عمرو کو کھولو ہنوز عمرو کو پشتارے سے نہ نکالا تھا کہ نیچہ عرضی سلیمان عنبر مو کی مشتمل احوال قتل حسینہ جادو جسکا ذکر اول مذکور ہوا لیکر آیا افراسیاب نے جب عرضی پڑھی جواب مین اُسکے عرضی خدمت لقا مین لکھی کہ یا خداوند کمترین نے فی الحال عمرو ایسے دشمن خداوند کو گرفتار کیا ہی لہذا ملک بختیارک شیطان کو اپنی درگاہ کے یہان بھیجدیجیے کہ وہ آکر عمرو کو قتل کرین اور انھین کے ہمراہ مین فوج ساحران کردونگا کہ وہ فوج حمزہ کے لشکر کو غارت کر دیگی یہ عرضی لکھکر ملکہ خمار جادو کو دی کہ اسیوقت پاس خداوند کے لیجائے اور شیطان خداوند کو لے آئے خمار جادو عرضی لیکر بزور سحر اُڑی اور بتعجیل تمام مسافت راہ طی کر کے کوہ عقیق کے قلعے مین پہونچی اور براہ ادب دروازے پر دار الامارت شاہی کے ٹھہر کر چاہا اپنے آنے کی اطلاع کرائے قضارا یہان چالاک بن عمرو واسطے جاسوسی اور دریافت حال بارگاہ لقا مین آیا تھا دروازہ پر دار الامارۃ کے مردہا بنا کھڑا تھا خمار نے اُس سے کہا میان مردہے صاحب جا کر عرض کرو کہ طلسم ہوشربا سے خمار جادو فرستادۂ افراسیاب آئی ہی عرضی شاہ طلسم کی لائی ہی چالاک نے کہا آپ ٹھہریے مین عرض کرتا ہون اور اندر بارگاہ کے گیا اور بغیر کچھ کہے سنے باہر آکر خمار سے کہا کہ ای ملکہ جو حکم تمھاری نسبت ہوا ہی اُسے آکر سن لو خمار اُسکے ساتھ ہوئی چالاک اُسے تنہائی مین لایا اور کہا خداوند نے یہ عمل دیا ہی کہ اسے کھاکر ہماری بارگاہ مین آ سارا جسم نورانی ہو جائیگا خمار نے سجدہ کیا اور کہا کیا سرفرازی خداوند کی اپنے ایک ایک حقیر ناچیز بندون کے حال پر ہی کہ مجھے حاضر ہوتے ہی سرفراز فرمایا

نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آن کہ پامال جفا کرد چو خاک راہم — خاک می بوسم و عذر کرمش میخواہم
من نہ آنم کہ بجور از تو بنالم حاشا — چاکر معتقد و بندہ دولتخواہم

بعد اداے شکر یہ وہ پھل لیکر کھایا کھاتے ہی یہ تھر ملا کہ سر نیچے اور پانون اوپر ہوگئے بیہوش چالاک کی بن پڑی اُسترا نکال کر اُسکا سر مونڈا اور نامۂ افراسیاب اُسکے پاس سے لیکر خود نامہ لکھ کر اُسکی جھولی مین رکھ اپنا راستہ لیا بعد چار گھڑی کے خمار کو ہوش آیا سبنھلکر اُٹھی دل سے خیال کیا کہ وہ پھل جو خداوند نے بھیجا تھا اسکی یہی تاثیر ہوگی کہ انسان کھا کر ہوش مین نہ رہتا ہوگا کیونکہ ادل کی کثافت اور آلائش جب دفع ہوگی اور قالب پلٹے گا ضرور ہی کہ انسان بیہوش ہو جائیگا اب یقین ہی کہ مین آج ایسی پاکیزہ ہوگئی کہ جیسے بطن مادر سے پیدا ہوئی تھی یہ منصوبہ کرتی ہوئی اور اپنے جسم کو نورانی ہوجانا سمجھکر بار بار دست و پا کو دیکھتی ہوئی چلی کچھ سر کے منڈنے کا خیال بھی نہ کیا یہان تک کہ داخل بارگاہ لقا ہوئی اور خداوند کو اپنے تخت پر جلوہ گر دیکھ کر سجدہ کیا اہل دربار نے دیکھا کہ ایک ساحرہ حسینہ و جمیلہ آئی ہی لیکن سر منڈائے سب ہنسنے لگے اور لقا نے کہا ای بندی قدرت کی سر سجدے سے اُٹھا کہ رحمت اپنی ہمنے تجپر نازل کی خمار نے سر اُٹھایا لقا نے قریب اپنے کرسی عنایت کی یہ آکر بیٹھی اُسوقت بختیارک نے اہل دربار سے مخاطب ہوکر ایک شعر

پڑھا فرد

حسن کی طرح سے آیا نہ مرے عشق مین فرق — زلفین وان منڈ گئین یان حال پریشان گیا

لیکن اس رمز کو بھی خمار نہ سمجھی اور نامۂ افراسیاب نکال کر سامنے خداوند کے پیش کیا لقا نے اپنے منشی کی جانب اشارہ کیا منشی نے نامہ لیکر لفافہ چاک کر کے چاہا کہ پڑھون اُس مین کلمات ناملائم اور دشنام سیکڑون تحریر تھین کیونکہ نامہ چالاک نے بدل لیا تھا غرضکہ منشی نے براہ ادب خداوند عرض کیا کہ یہ نامہ بخط طلسم لکھا ہی مجھ سے پڑھا نہین جاتا یہ سنکر بختیارک نے کہا لاؤ مین پڑھ دون منشی نے نامہ حوالہ کیا بختیارک نے جو اسے دیکھا بہت ہنسا اور کہا خداوند سینے اس نامہ مین لکھا ہی کہ ابے او بے عزت حرامزادے مسخرے گدھے نالائق قرمساق بدتمیز خرس بادیۂ ضلالت میمون خصلت خنزیر طینت خبیث صورت بداصل و بیہودہ شکل سیاہ رو تیرہ درون گمراہ اعنی زمرد شاہ مردود درگاہ آلہ لعن اللہ دایمًا بعد ہزاران ہزار لعنت کے ای ملعون خدا تجھ کو غارت کرے کہ تو نے ہزارہا بندگان خدا کو برگشتہ کر رکھا ہی لازم ہی کہ خدمت با سعادت حمزہ صاحبقران عالی تبار مین حاضر ہو کر دین مبین اسلام اختیار کر اور دعوی الوہیت سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باز آؤ ورنہ لشکر کشی کرکے فوج ساحران بھیج کر اس طرح تجکو راہ دار البوار دکھاؤنگا کہ حسرت تیرے حال بد مآل پہ گریہ کریگی اور تیرا کوئی نام لینے والا بھی باقی نہ رکھونگا تھوڑا لکھا بہت جانو نامہ تمام برتو ہزار ہا دشنام یہ مضمون سنتے ہی لقا فرط غضب سے مثل رعد کے گڑگڑایا اور پکارا کہ اس افراسیاب حرامزادے کی اب شامت آئی ہے تقدیر پر کمر کے اُسے مین غارت کیے دیتا ہون اور دوزخ مین بھیجتا ہون خمارہ یہ غصہ دیکھکر تھرتھر مثل بید کے کانپنے لگی اور عرض پیرا ہوئی کہ یا خداوند یہ نامہ شہنشاہ طلسم نے ہرگز نہین لکھا معلوم ہوتا ہے کہ اثنائے راہ مین نامہ کسی نے بدل لیا کس لیے کہ میرے روبرو جب شہنشاہ نے عمرو کو گرفتار کرایا تو منشی سے یہ لکھوایا تھا کہ خداوندا اپنے شیطان درگاہ ملک بختیارک کو یہان بھیجین کہ وہ آکر عمرو کو اپنے ہاتھ سے قتل کرین اور فوج ساحران طلسم سے ساتھ لے جائین لہذا اس تحریر کے خلاف یہان یہ گالیان لکھی نظر آتی ہین مجھے بڑا تعجب ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے آپ خداوند ہین آپ پر سب واضح و روشن ہوگا بختیارک نے یہ تقریر سُنکر کہا جب ہی یہ نامہ بدلا ہوا ہے عمرو کا گرفتار ہونا غیر ممکن ہے مین جانتا ہون کہ اُسنے کسی کو اپنی صورت کا بنا کر قید کرا دیا ہوگا اور آپ تمھارے ہمراہ چل کر کسی مقام پر قابو پاکر نامہ بدلا ہوگا اور ای ملکہ کیا تمھارے طلسم مین یہ رسم ہے کہ عورتین بھی سر منڈاتی ہین خمارہ سمجھی کہ یہ دل لگی کرتے ہین کہا ای شیطان خداوند آپکا تو یہ کام ہی ہے کہ ہر ایک سے تمسخر کیجیے لیکن مجھ حقیرہ ناچیز سے کہ خداوند کی پرستار ہون تمسخر اپنا نہ فرمایئے طلسم مین تو وہ زنان پری پیکر زہرہ جبین حور شمائل ہین کہ جنکی زلف چلیپا مین ہزار ہا دل بیدلون کے گرفتار رہتے ہین اور مار کاکل کے ڈسے ہوئے پانی نہین مانگتے ہین سر منڈانے کی آپ نے خوب کہی بختیارک نے جواب دیا کہ پھر تمنے کیا منت مانی تھی کہ خداوند کی زیارت کو جاؤنگی اور اس وقت سر منڈاؤنگی سر پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ کوئی بال بھی باقی ہے یا میرا کہنا کچھ غلط ہے خمارہ نے گھبراکر سر پر ہاتھ رکھا سر مو بختیارک کے کہنے مین فرق نہین بال کیسے کھونٹی بھی کوئی نہ تھی صاف چکنا سارا سر پایا یہ دیکھتے ہی رونے لگی اور کہا ملک جی آپ صحیح فرماتے ہین کہ عمرو میرے ساتھ ساتھ چلا آیا بلکہ راہ مین میرے کاندھے بوجھل تھے یقین ہے کہ وہ ہی سوار ہوگا اور ایک جگہ مجھے پھل کھلا کر مرد ہی نے بیہوش بھی کیا تھا اور ایک بار طلسم مین عمرو نے میرا سر اور بھی مونڈا تھا یہ کلام جب بختیارک نے سنے پکارا الصلواۃ بر محمد و بر آل محمد و لعنت بر لقا کیون بی خمارہ تم نے دیکھا کہ عمرو کیسا مقبول بندہ خدا ہے اب تم ظہور اسکا دیکھوگی واضح ہو کہ بختیارک نے چاہا کہ امتحان کرون کہ عمرو یہان آیا ہے یا نہین اور جانتا ہے کہ جہان عمرو ہوتا ہے اگر اسکی تعریف کرو تو وہ ظاہر ہو جاتا ہے اس لحاظ سے گویا ہوا کہ یا مرشد برحق اگر آپ تشریف

لائے ہین تو اپنا ظہور دکھائیے اسکے اس کلام سے چالاک جو خمار کا سر مونڈ کر چلا تھا تو خدمتگار کی صورت
بنکر بارگاہ مین کھڑا یہ سب حقیقت دیکھ اور سن رہا تھا دل سے خیال کیا کہ مین صورت عمرو کی بنکر ان کو دکھادون
تاکہ خمار جو عمرو کو یہان دیکھکر جائیگی تو افراسیاب سے کہے گی کہ عمرو کو وہ عقیق مین ہے یہ سنکر
افراسیاب کو شبہہ ہوگا کہ یہ عمرو جس کو مین نے قید کیا ہی عمرو نہین ہے پس وہ عمرو کو چھوڑ دیگا اور تیرا نام ہوگا
کہ ہزار دن کوس سے عیاری کرکے عمرو کو چھڑا دیا یہ تجویز کرکے باہر بارگاہ کے جاکر صورت اپنی عمرو کی ایسی
بنائی اور یہان بختیارک مدح و ثنا عمرو کی کر رہا تھا کہ سراچیہ پھاند کر چالاک بیچ بارگاہ
کے اُترا اور اس لیے کہ بختیارک کو کسی طرح کا شک نہ رہے بایئن آنکھ کا تل مثل عمرو کے اسکو دکھادیا اور
پکارا کہ ای خمار میرے ہاتھ سے تو بچ گئی ورنہ مین تو مار ڈالتا خمار نے جب عمرو کو دیکھا بے اختیار اُٹھکر
دوڑی کہ او موئے سونڈی کاٹے غضب کیا تو نے کہ میرا سر دوبارہ مونڈا اور مجھے سارے
طلسم مین اور دربار خداوند مین ذلیل کرایا یہ کہتی ہوئی جب قریب پہونچی چالاک نے ایک بیضہ بیہوشی
ناک پر تاک کے مارا کہ اسکے پڑتے ہی یہ بیہوش ہوکر گری اور چالاک جست کرکے بھاگا تلازمان لقا تو حرکات
عیارون کی سے بخوبی واقف تھے وہ بیٹھے رہے کسی نے تعاقب نہ کیا اور بختیارک نے
خمار کو ہوشیار کرایا بختیارک نے کہا ای ملکہ اب تم جواب نامہ کا لیکر جاؤ اور یہ بھی لیتی جاؤ
افراسیاب کو دکھانا اور سب کیفیت بیان کرنا یہ کہکر منشی سے حکم دیا کہ نامہ تحریر کرے بدین مضمون کہ بندہ
خاص الخاص خداوند شہنشاہ ساحران افراسیاب جادو کو بعد نزول رحمت خداوندی معلوم ہو
کہ تم ایسے غافل بادشاہ ہو کہ تمھارے ملازم تمھین دھوکے دیتے ہین کہ عیار یہی تمھاری عمرو کی صورت
بناکر کسی کو لے آئی ہے اور تمھین کچھ معلوم نہوا عمرو تمھارے نامہ دار کے ساتھ یہان چلا آیا عجب
کیا ہی جو اس غفلت کا تمھاری یہ نتیجہ ہو کہ وہ تمکو کسی دن قتل کر ڈالے لہذا میرے شیطان
کا آنا ایسے غفلت شعار فراموش کار کے پاس زیبا نہین جب تم تحقیق اصلی عمرو کو گرفتار کرکے اطلاع دوگے
اسوقت شیطان کا آنا ہوگا اب تمھین چاہیے کہ بمدد خداوند فوج ساحران روانہ کرو نہین تو خداوند
غضب اپنا تمھارے طلسم پر بھیجین گے اور ناراض ہوکر کسی طرف چلے جائین گے یہ قلمبند کرکے منشی نے
لقا کی مہر ثبت کرکے خمار کے حوالے کیا اُسنے نامہ لیکر خداوند کو سجدہ کرکے عرض کیا کہ میرے بال سر پر پیدا کردیجے
لقا نے کہا ای بندی میری تو بروز نوروز آنا مین تجھے ایسا حسن و جمال عطا کردون گا کہ بہتر
میری حوران جنان سے ہو جائیگی اور پھر کبھی ضعیف نہوگی غرضکہ تسکین اور تشفی دیکر اُسکو
رخصت کیا اور یہ نامہ لیکر اڑی یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین افراسیاب کے پاس پہونچی وہ منتظر اسکا بیٹھا تھا کہ اسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جواب نامہ لاکر دیا اور وہ نامہ بھی جو چالاک کا لکھا ہوا تھا پیش کیا اور اپنا سر منڈا ہوا دکھلایا
افراسیاب مارے خوف کے کہ افسوس میرے باعث سے خداوند کو گالیاں ملیں کانپنے لگا
اور خمار کا سر منڈا ہوا دیکھکر بڑا رنج ہوا اور یقین ہوگیا کہ بیشک صرصر اپنی رسوخیت جتانے کے لیے
کسی کو عمرو کی صورت بنا لائی ہی اسوقت حکم کیا کہ عمرو بندھا ہوا ہی اُسکو کھولکر ہمارے سامنے لاؤ ساحر
عمرو کو دربار لائے عمرو تو پہلے ہی سے ہوشیار تھا خمار کا بیان سُن رہا تھا سمجھ گیا کہ وہاں کسی میرے فرزند
یا شاگرد نے سر اس قحبہ کا مونڈکر اور میری شکل بنکر دکھایا ہوگا اور دھوکا دینے سے مجھے چھڑانا چاہا
ہی پس جب سامنے افراسیاب کے آیا اور اُسنے پوچھا کہ تو کون ہی کہا حضور صرصر نے مجھسے کہا تھا
کہ میں تجھے عمرو کی صورت بناکر سامنے شہنشاہ کے لیے چلتی ہوں وہ تجھے قید کرینگے میں رات کو آکر چھوڑ
دونگی اور تجھے پانچ ہزار روپے دونگی تو کہدینا کہ میں عمرو ہوں ورنہ میں ایک طوائف رہنے
والی طلسم ظاہر کی ہوں افراسیاب نے یہ سُنکر ساحروں سے کہا اسکو اسیری سے اُتار لو اور
عمرو سے کہا کہ جا جہاں جی چاہے چلا جا اور پانچ ہزار روپیہ اپنے پاس سے اُسکے سچ کہدینے پر عنایت
فرمائے عمرو سلام کرکے روپیہ لیکر باغ سے باہر نکلا اور سمجھا شاید کوئی آفت آئے تم بچانے جاؤ اس سبب سے
گلیم اوڑھ کر چلا اور ادھر افراسیاب نے کہا بلاؤ تو اس ناعیار غیبانی صرصر کو اسی باغ میں کہ
بہت دور تک ہی ایک جگہ آرام پذیر تھی کہ ساحروں نے آکر حکم شہنشاہ متضمن بحاضری سُنایا یہ
لرزاں و ترساں سامنے آئی افراسیاب نے حکم دیا کہ باندھو اسکو ساحروں نے ستون بارہ دری سے
صرصر کو باندھا اور مار پڑنے لگی صرصر پکاری کہ میرا کیا قصور ہی افراسیاب نے کہا حرام زادی مجھے پیش
خداوند لقا ذلیل کرایا دیکھو یہ نامہ آیا ہی تو ایک طوائف کو لالچ دیکر عمرو بنا کر لائی ہی شرط کہ ناک کٹوا ڈالوں
صرصر نے کہا کبھی ایسا نہیں ہی میں عمرو کو پہچان کر پکڑ لائی تھی اُسوقت خمار نے کہا دیکھ میلا سر
عمرو نے مونڈا بھلا مجھے کیا پڑی تھی جو اپنا سر آپ مونڈکر تجھے جھوٹا بناتی صرصر نے عرض کیا آپ
کتاب سامری ملاحظہ فرمائیے میرے اور کسی کے کہنے پر نہ جائیے اگر میرا کہنا غلط ہو تو مجھے قتل کیجیے ورنہ
کوئی اپنا سر منڈواتا پھرے مجھ پر تہمت جوڑے برائے شگون کو اپنی ناک کٹوائے مجھے کیا غرض خمار نے جھلاکر
کہا او قحبہ میرے منہ نہ لگنا ایک تو چوری دوسرے سرزوری صرصر بولی کہ قحبہ جو مجھکو کہے گی وہ آپ
ہوگی میں شہنشاہ کے سوا اور کسی کی نہ اُٹھاؤنگی اسوقت افراسیاب دونوں پر خفا ہوا
کہ میرے روبرو یہ گستاخی زیبا نہیں اور کتاب سامری دیکھی سب حال جو اوپر مذکور ہوا نظر آیا کہ
صرصر سچی ہی تو نے عمرو کو ناحق چھوڑ دیا اور خمار کا سر چالاک کے مونڈا ہی یہ معلوم کرکے صرصر کو رہا کرکے خلعت دیا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حکم دیا کہ عمرو دریا کے پار نہ جا سکیگا جلد جا کر گرفتار کر لا صرصر تعاقب عمرو مین روانہ ہوئی افراسیاب ادہر
نے بھی دربار برخاست فرمایا ہر سردار اپنے اپنے گھر آیا لیکن خمار کو کینہ صرصر سے اور صرصر کو خمار سے پیدا ہوا کہ ذکر
اسکا آگے مذکور ہوگا مگر اب حال سنیئے کہ عمرو باغ سے نکل کر گلیم اوڑھکر جو چلا جب دور نکل گیا
گلیم اتار لی اور اپنی صورت ایک اگھوری خبیث کی ایسی بنالی کہ لنگوٹی باندھے جھلنگا
اوڑھے شراب کی بوتل ہاتھ مین بغل مین مردے کی کھوپڑی ڈالے بیہودہ بکتا چلا کہ راہ مین اگر کوئی ساحر ملے تو
اسکو قتل کرکے دریا سے اسکی صورت بنکر پار اتر جاؤن اسی فکر مین جاتا تھا کہ صرصر ڈھونڈھتی ہوئی آ کر
پہونچی اور عمرو کو اگھوری بنا ہوا دیکھکر اسنے پہچانا اور للکار کر یہ سمجھ پکڑا کر مقابل ہوئی
عمرو بھی ناچار لڑنے لگا کچھ دیر تک جنگ بہ فن عیاری ہوتی تھی کہ ایک سامنے سے ساحر
پیدا ہوا یہ ساحر رہنے والا اسی صحرا کا تھا جہان عمرو لڑ رہا تھا غرضکہ جب عمرو نے اسے آتے دیکھا کہا کہ
ای صرصر دیکھ تیرے عقب مین کون آتا ہی اسنے پیچھے پھر کر دیکھا عمرو نے قریب جاکر بیضہ بیہوشی مارا کہ
صرصر کے منھ پر پڑا اور چکر کھا کر گرنے لگی عمرو نے گود مین اٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا اور چاہا مین
بھاگ جاؤن لیکن وہ ساحر قریب پہونچ گیا تھا اسنے سحر کیا کہ عمرو وہین کھڑا رہگیا وہ پاس
آیا اور کہا کہ ای اگھوری تو کس لیے لڑ رہا تھا اور مین نے اسلیے تجھے روکا کہ تو جس عورت سے لڑ رہا
تھا اسے تو لے کیا کیا کہان یکایک غائب کر دیا عمرو نے کہا وہ میری زوجہ تھی جس سے مین لڑتا تھا اور مین
بھوکا تھا اسکو کھا گیا یہ سنکر اس ساحر کو ایک حیرت ہوئی اور کہا آج تک مین دربار شاہی مین نہین
پہونچا تھا آج یہ وسیلہ اچھا ہی کہ تجھے خدمت شاہ مین لے جاؤن کہ ایسا ساحر انکے یہان کوئی
نہوگا کہ جیتے آدمی کو کھڑے کھڑے نگل لے یہ کہکر سحر کرکے عمرو کو لیکر اڑا اتفاقاً افراسیاب جو دربار برخاست کر چکا
تھا تو وزیر اسکا باغبان قدرت اپنے باغ مین آکر مع اپنی زوجہ ملکہ گلچین جادو کے بیٹھا میخواری کر رہا
تھا کہ یہ ساحر عمرو کو لیے اسی طرف سے اڑتا ہوا نکلا گلچین نے دیکھا کہ ایک ساحر آدمی کو پنجہ مین ڈالے
اکڑا جاتا ہی اسنے اپنے شوہر سے کہا اسکو بلاؤ دیکھو یہ کون ہی باغبان نے سحر پڑھا یہ ساحر رعایا مین سے ہی
مثل نامی ساحرون کے سحر نہین جانتا ہی باغبان کے سحر کرنے سے آگے نہ جا سکا ناچار اتر آیا باغبان
کو دیکھ کر تسلیم کی اسنے پوچھا کہ یہ کون ہی جسے تو گرفتار کیے لیے جاتا ہی ساحر نے کہا یہ شخص اپنی زوجہ سے لڑ رہا
تھا پھر یکایک اسے کھا گیا مجھے تعجب ہوا مین اسکو پاس شہنشاہ کے لیے جاتا تھا باغبان کو بھی یہ ماجرا سنکر
ایک تعجب ہوا اور بنگاہ سحر عمرو کو گھورا ازبسکہ یہ ساحر زبردست ہی اسکے گھورنے اور نظر گرم سے
عمرو کے جسم سے روغن عیاری اڑ گیا اور چنگاریان جسم سے اڑنے لگین اسوقت

باغبان نے نگاہ سحر سے دیکھنا موقوف کیا اور اُس ساحر سے کہا یہ انگوری نہین عمرو ہی اور عمرو سے
دریافت کیا کہ تو کسے کھا گیا عمرو نے کہا اپنی زوجہ کو کسی کے سامنے نہین کرتا ہون اور نہ اسکو تنہا
کسی مکان مین رکھتا ہون بلکہ اپنے ساتھ زنبیل کے اندر رکھتا ہون اور زوجہ میری بیچاری بے بدل ہی صحرا مین اسکو
جب زنبیل سے نکالتا ہون وہ مجھسے لڑتی ہی لہذا اُسوقت مین اور وہ دونون لڑ رہے تھے کہ یہ ساحر
آیا مین نے اسکو نامحرم سمجھکر اپنی بی بی کو زنبیل مین رکھ لیا شکل تو مین کسی کو نہین گیا یہ حقیقت
عمرو سے سنکر گلچین نے کہا اپنی جورو کو نکال ہم بھی دیکھین کیسی ہی عمرو نے کہا مین غیر مرد کے سامنے
کاہے کو نکالون سب کو ہٹا دیجیے اور مجھے کچھ روپیہ دیجیے تو نکالون گلچین نے سب کو وہان سے ہٹا دیا لیکن
باغبان بیٹھا رہا اور اُسنے کہا اے عمرو تو اپنی زوجہ کو میرے روبرو نکال مین تجھے بہت کچھ دونگا عمرو
نے کہا پہلے روپے منگادو تو کیا مضائقہ باغبان اور اسکی جورو نے بہت کچھ زر منگا کر دیا عمرو
اُسوقت ایک گوشۂ باغ مین گیا اور صرصر کا منھ زنبیل سے نکال کر صورت اسکی تبدیل کر دی اور وہان
سے سامنے باغبان کے آیا اور کمر کے برابر سے صرصر کو کھینچ کے اسکے سامنے ڈالدیا گلچین نے ایک نازنین
عورت کو با حسن و جمال دیکھا کہا عمرو کی بی بی بہت خوب صورت ہی اچھا اسے ہوشیار کر عمرو نے کہا
یہ بھاگ جائے گی گلچین نے کہا کیا مجال جو میرے سامنے سے بھاگے عمرو نے کہا بھاگ نہ سکے گی تو
فقرے دیگی کہے گی مین صرصر ہون اور آپ اُسوقت میرے دشمن ہو جایئے گا گلچین اور باغبان دونون
نے قسم کھائی کہ ہم اسکا کہنا نہ مانین گے اسوقت عمرو نے صرصر کو ایک درخت سے باندھکر فتیلہ دفع
بیہوشی سونگھایا کہ اُسے ہوش آیا اور باغبان اور گلچین کو بیٹھے دیکھا فریاد کی کہ اے وزیر اعظم شہنشاہ
مجھے آپ نے کیون باندھا ہی اس ساربان زادے عمرو کے کہنے پر نہ آیئے گا مین اسکو
پاس شہنشاہ کے لائیے لے جاؤن کہ انکو اسکی تلاش ہی عمرو نے یہ سنکر کہا حرامزادی شہنشاہ اپنے یار کے
پاس مجھے لے جاکر کیا کریگی آج تیری ناک کاٹونگا اب صرصر جو برا بھلا کہتی ہی تو سب جانتے
ہین کہ یہ شوہر و زن باہم ہین بلکہ گلچین نے کہا اے عمرو جورو تیری زبان دراز ہی صرصر
کو عمرو تمانچے لگانے لگا کہ کیون اے گیسو بریدہ پھر زبان درازی کریگی اور باغبان اور گلچین ہنسنے
لگے اُسوقت صرصر نے کہا یہ دل لگی اے لوگو اچھی نہین ہی شہنشاہ سے کہونگی آپ کا وزیر بھی عمرو سے مل گیا
باغبان نے کہا تو شہنشاہ کے پاس کیونکر پہونچے گی صرصر نے کہا مین عیارہ صرصر ہون ہر وقت
دربار مین حاضر رہتی ہون عمرو یہ سنکر بولا کہ دیکھیے مین نہ کہتا تھا کہ یہ اپنے تئین صرصر
تبلائیگی بڑی مکارہ ہے اور پھر دو ایک طمانچے لگائے اسوقت صرصر نے حال گذشتہ جو دربار مین

گذرا تھا اور افراسیاب کا قبل از گرفتاری عمرو جو ارادہ تھا اور اُسنے مشورہ کیا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا اگر مین صرصر نہ ہوتی تو کیونکر اس کیفیت کو جانتی اس سے صرصر کے باغبان کو شبہ ہوا اور باغ سے ایک پھل توڑکر اُسپر سحر پڑھا کہ وہ ثمر شق ہوا اور اسمین سے ایک طائر خوش رنگ نے نکل کر بہ خوش الحانی آواز دی کہ یہ عورت جو بندھی ہے صرصر ہی یہ صدا دیکر وہ طائر چلا گیا اور باغبان نے صرصر کو عذر خواہی کرکے رہا کر دیا اس ہنگام مین سب تو صرصر کی جانب مخاطب تھے عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گیا مگر جب صرصر چھوٹی پکاری کہ وہ ناعیار کہان گیا عمرو نے جواب دیا کہ موجود ہون باغبان خائف ہوا کہ صدا آتی ہی اور عمرو دکھلائی نہیں دیتا ہی اتنے مین صرصر نے کہا مین جاتی ہون عمرو نے کہا ہم بھی ساتھ ہین غرض کہ صرصر باغ سے نکل کے روانہ ہوئی اور عمرو وہین ٹھہرا رہا کہ بن پڑے تو اس جگہ کا سب مال لوٹون اور ساحرون کو قتل کرون الحاصل بعد چلے جانے صرصر کے گلچین نے کہا صرصر کے جھگڑے مین عمرو کو بھی ہاتھ سے کھویا مین نے اسکے اوصاف بہت سنے تھے اگر یہان ہوتا تو کمال اُسکے دیکھتی عمرو نے جواب دیا کہ ہم یہین ہین لیکن اس لیے پوشیدہ ہین کہ تم لوگ ساحر ہو ہمین گرفتار کرکے پاس افراسیاب کے لیجاؤگے گلچین نے یہ آواز سُنکر کہا قسم ہی سامری کی یہان کوئی تجھسے دغا نہ کرے گا عمرو پکارا کہ اچھا کچھ روپیہ منگا کر رکھو تو ہم آئین گلچین نے روپیہ جمع کرایا عمرو گلیم اتار کر ظاہر ہوا گلچین نے خاطر کرکے بٹھایا اور کہا ای عمرو ہم آپکے گانے کے بہت مشتاق ہین کچھ ہمین سنائیے عمرو نے ڈنکالی اور گھنگرو پانون مین باندھے رقص و سرود آغاز کیا اور اہل انجمن کو بیخود کر دیا باغ کے طائر اپنی نغمہ سرائی بھول کر ہمہ تن مصروف سماع ہوئے اور گل اُس گلشن کے ہمہ تن گوش ہو کر سُننے لگے برگ ہوا سے جنبان نہ تھے بلکہ تالیان فرط عشرت سے بجاتے تھے درخت جھوم جاتے تھے دہن غنچہ خموش تھے بلبل شوریدہ کے سر مین جوش تھے

نظم

لگا گانے ٹپا وہ اس آن سے
نکلنے لگی جان ہر تان سے
عجب تان پڑتی تھی انداز سے
کہ بے کل تھی ہر تال آواز سے
وہ تھی گنگری یا لڑی نور کی
مسلسل تھی اک پھلجھڑی نور کی
لگی دیکھنے آنکھ نرگس اُٹھا
گلون نے دیے کان اپنے لگا
لگے ہلنے آ وجد مین سب درخت
کھڑے ہو گئے سہرد ہو کر درخت
درختون سے گرنے لگے جانور
بنے شکل آئینہ دیوار و در
ہوئے نہر کے سنگ پانی پگھل
پڑے سارے فوارے اُسکے اچھل
ہوئین قمریان شوق سے نعرہ زن
بھرا اشک سے بلبلون کے چمن
عجب راگ کو بھی دیا ہی اثر
کہ ہو جائے پتھر کا پانی جگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بندھا اس طرح کا جو آسمان	ہوا سب کے دل کا عجب حال وان	بندھا اس طرح کا جو اسدم سمان
ہوا بھی لگی رقص کرنے وہان		

کئی لاکھ روپیہ کا جواہر عمرو نے انعام مین پایا تھا خوب اپنا رنگ جمایا تھا کہ وہان افراسیاب پھر دربار مین آکر بیٹھا اور کتاب سامری دیکھی یعنے معلوم ہوا کہ صرصر گرفتاری عمرو کو گئی تھی اسپر کیا گذری کتاب مین نظر آیا کہ باغبان قدرت اپنے باغ مین بیٹھا عمرو کا گانا سن رہا ہی اور صرصر کا جو حال کہ اوپر مذکور ہوا سب دریافت ہوا یہ دیکھکر غصہ ناک ہوا کہ ہمارے دشمن سے وزیر ہمارا اس لطف و مدارا سے پیش آئے افسوس ہی کہ اتنا بڑا معزز کارپرداز رکن سلطنت حریف سے یون ملجائے کتاب کو اسی غصہ مین بند کر کے دستک دی کہ تیلا زمین سے پیدا ہوا اُس سے حکم کیا کہ باغبان کے یہان عمرو بیٹھا گا رہا ہی اُسکو اور باغبان کو جاکر پکڑ لا تیلا یہ حکم سُنکر روانہ ہوا یہان عمرو گاتے گاتے ذرا اُٹھا تھا کہ سناٹے کی آواز آئی اوپر جو دیکھا تو ایک پتلے کو آتے پایا عمرو نے جلدی سے گلیم اوڑھ لی اور تیلا جو جھک کر گرا عمرو کو تو نہ پایا باغبان کی کمر مین ہاتھ دیکر لے اُڑا پکارا منم فرستادہ شہنشاہ افراسیاب اور باغبان کو یہ صاف چلا گیا گلچین گھبرائی کہ اب مقرر آفت آئی اور یہان تیلے نے سامنے افراسیاب کے باغبان کو پہونچایا افراسیاب اسے دیکھکر تازیانہ لیکر اُٹھا اور چند کوڑے مارے کہ کیون ای نمک حرام میرے دشمن کو لیکر اس طرح اپنے گھر مین بیٹھا تھا باغبان نے سارا حال ساحرے کے گرفتار کرانے کا اور صرصر کی کیفیت صاف صاف عرض خدمت بندگان شہنشاہ مین کر کے التماس پیرا ہوا کہ کمترین بمقتضائے ؏ من بندہ حضرت کریم + پروردہ نعمت قدیم + کبھی نمک حرامی نہ کرونگا اب شہنشاہ نصفت نشان مجھے رہا کرین کہ اس مفتری جعلساز کو حاضر حضور معلے کرون افراسیاب نے اس کلام مین رائحہ صدق استشمام فرمائی اور رہا کر دیا باغبان بغضب تمام واسطے لینے عمرو کے روانہ ہوا لیکن یہان عمرو کا ذکر سنیئے کہ جب تیلا باغبان کو اُٹھائے گیا عمرو نے خالی مقام پاکر گلیم اُتاری اور گلچین سے کہا کہ مین نے ایک تدبیر دفع غضب افراسیاب تجویز کی ہی اگر بارہ دری مین علیحدہ چلو تو بیان کرون گلچین اُٹھ کر تخلیہ پذیر ہوئی عمرو نے اسکو بیضۂ بیہوشی لگا کر بیہوش کیا اور دری مین لپیٹ کر بارہ دری مین کسی جا چھپا دیا اور آب رنگ و روغن عیاری ملکر اُسکو ایسی صورت بنا لباس اسکا لیکر زیب جسم کیا وہان سے آکر مسند ناز پر بصد امتیاز بیٹھا کنیزون نے عرض کیا کہ حضور عمرو کہان گیا عمرو نے جواب دیا کہ اُسکو تو قدرت غائب ہوجانیکی ہی نہین معلوم کہان گیا یہ سب خاموش ہو رہین کہ ایسا ہی ہوگا اس عرصہ مین باغبان آکر پہونچا اور زوجہ سے مستفسر ہوا کہ گلچین نقلی نے کہا کہ وہ تو جب آیا تھا جب ہی غائب ہوگیا تھا باغبان

نے کہا از بسکہ واسطے اس ناعیار کے شہنشاہ نے مجھے سر دربار ذلیل کیا ہین اسکے تجسس مین جاتا ہون دریا سے پار تو جانہ سکے گا گرفتار کر کے پاس شہنشاہ کے لے جاؤنگا یہ کہکر بزور سحر پرواز کر کے چلا یہان عمرو جو گلچین بنا ہوا ہی بعد اسکے جانے کے سوچا کہ باغبان تجسس بسیار جب مجکو نپائے گا یقین ہی کہ سحر سے دریا فت کرے کہ عمرو کہان ہی سحر بتلادیگا کہ گلچین بنا ہوا بیٹھا ہی وہ آکر مجھے گرفتار کر لیگا یہ سوچکر باغبان کی دو بیٹیان ہین نہال جادو اور ثمر جادو نام انھین عمرو نے طلب کیا جب وہ حاضر ہوئین انکی بلائین لین اور محبت مادرانہ جتائی خوب پیار کیا اور کہا ای فرزند باپ تمہارا عمرو کی تلاش مین گیا ہی اور وہ عیار بد بلا ہی ایسا نہو کہ تمہارے پدر کو کسی طرح کی گزند پہونچائے یا ڈھونڈھے اور تجسس سے نہ ملے تو شہنشاہ کی خفگی آئے بدین لحاظ ہم تم بھی چلین اور عمرو کو تلاش کرین نہال جادو نے کہا بہتر ای والدہ چلیے گلچین نے تخت بزور سحر منگوایا نہال نے ایک نارنج زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور دھوان اس مین سے نکل کر سمت فلک کے گیا بعد لمحہ کے ایک تخت اڑتا ہوا آیا اور زمین پر اترا گلچین اور نہال دونون سوار ہوے ثمر کو حفاظت مکان کے لیے چھوڑکر روانہ ہوئین اور گلچین نے نہال سے کہا کہ ای چھوکری دیکھون کتنا جلد تو اس تخت کو لے چلتی ہی کچھ سحر بھی سیکھا ہی یا دن بھر کھیلا کرتی ہی نہال نے ایسا سحر کیا کہ تخت اڑتا ہوا قریب دریاے خون روان پہونچا اسوقت گلچین نقلی نے لبون کو جنبش دیکر کہا میرا سحر خبر دیتا ہی کہ عمرو دریا کے پار اتر گیا ہی مگر ہنوز صحرا مین پھرتا ہی جلد سحر کر کے چلو تو گرفتار کرین نہال نے سحر کر کے تخت روان کیا اور دریا کے پار پہونچی لیکن اس طرف باغبان ہر سمت عمرو کو ڈھونڈھتا پھرا جب کہین پتا نہ چلا اسنے ایک بت اپنی کلائی سے کھولکر کچھ افسون پڑھکر کہا ای سامری کی تصویر تجھے واسطہ سامری کا سچ بتلا کہ عمرو کہان ہی وہ بت گویا ہوا کہ تیری زوجہ کی صورت بنکر ہمراہ تیری دختر نہال جادو کے دریا کے پار اترا ہی اور تیری لڑکی کو قتل کر کے جایا چاہتا ہی باغبان یہ حال سنکر بعجلت تمام چلا اور بت کو لیکر کلائی مین باندھ لیا یہان عمرو پار اترکر نہال کو بیہوش کیا چاہتا تھا کہ باغبان آکر پہونچا اور للکارا کہ باش ای ناعیار کہان جائیگا مین آپہونچا نہال یہ صدا سنکر حیران وار ہر طرف دیکھنے لگی کہ پدر میرا کسے للکارتا ہی اور عمرو نے ایک دھول نہال کے لگا کر فوراً گلیم عیاری اوڑھ لی اور تخت پر سے کودکر نعرہ کیا کہ باش او حرامزادے منم مہر سپہر عیاری

نظم

عمرو دم کہ کلہ از سر قیصر بہ برم — رنگ از رخ نجتک بداختر ببرم

در محفل خسروان چو گردم ساقی — تیغ و سپر و صبوح د ساغر ببرم

بچگیا تو میرے ہاتھ سے اور سارا گھر تیرا ورنہ جہنم رسید مین کرتا یہ کہکہ عمرو تو چلا گیا اور باغبان نہال کے پاس آیا اور گویا ہوا کہ تو نے بڑا غضب کیا جو عمرو کو دریا کے پار اُتار دیا نہال نے عذر عدم واقفیت کیا باغبان اُسے لیکر ناچار اپنے مکان مین آیا اور ڈھونڈھکر گلچین کو بارہ دری کے اندر سے نکال کر ہوشیار کیا اور سارا ماجرا بیان کر کے کہا مین جانتا ہون عمرو اپنی بارگاہ مین جا کر ظاہر ہوگا وہان سے پکڑ لاؤنگا گلچین نے قدم پر سر رکھا کہا ای باغبان واسطہ سامری و جمشید کا ان عیارون کے مقدمہ مین دخل نہ دے جب شہنشاہ اُنسے عاجز ہو رہا ہی تو ہماری کیا حقیقت ہی ایسا نہو کہ عیار عاجز آکر قتل کر ڈالین ابھی دیکھا کہ عمرو کہان آیا تھا اور کہان سے کہان پہونچ گیا اور شہنشاہ سے کچھ بنائے نہ بنا باغبان اسکے سمجھانے سے خائف ہوا اور افراسیاب کے پاس گیا سارا ماجرا بیان کیا کہ عمرو اس طرح سے نکل گیا افراسیاب خاموش ہو رہا اسلیے کہ اگر اسکو زیادہ تنبیہ کرونگا ایسا نہو کہ یہ بھی جا کر شریک صرصر کی کرے اب یہ سب تو دربار مین بیٹھے اور عمرو بھی آکر داخل اپنی بارگاہ مین ہوا سب سردار خوش ہوئے بعشرت تمام بیٹھے لیکن صرصر کا حال سنیے کہ یہ جو مقام باغبان پر سے چلی خیال مین اسکے آیا کہ عمرو تو دریا کے پار اُتر نہ سکے گا لشکر مہرخ خالی ہی قران صحرا مین رہتا ہی اور عیار فکر عیاری مین گئے ہونگے تو چلکر مہرخ یا بہار یا کسی اور سردار کو گرفتار کر لا اور جیسا کہ عمرو نے تجھے ذلیل کیا ہی ویسا ہی اُسے بھی جلا غرضکہ دریا سے اُتر کر بشکل سبلک داخل لشکر مہرخ ہوئی اور فکر عیاری کرنے لگی دن بھر اسنے قیام کیا جس وقت عیار دشت گرد فلک خیمہ مغرب مین جا کر چھپا اور خسرو شب نے آئینہ مین ماہ رخ زیبا اپنا ملاحظہ کیا اور عروس چرخ نے پیشانی کو پُر افشان کیا **نظم**

تھی اُس شب یہ تارون کی جلوہ گری — دولھن کی ہو جون مانگ موتی بھری
سیاہی شب خوشنما تھی کمال — کہ جس طرح محبوب کے رُخ پہ خال

مہرخ نے دربار برخاست فرمایا ہر ایک سردار اپنی خوابگاہ مین آیا بیٹا مہرخ کا شکیل کہ سابق مین مذکور ہوا تھا کہ دختر حیرت ملکہ خوبصورت پر عاشق ہی اور خوبصورت بسبب جرم عشق کے قید ہی لہذا شکیل جب اپنے خیمے مین آتا ہی یاد زلف مین اپنی معشوق کے بصد پریشانی وہ رات بسر کرتا ہی شعر عاشقانہ پڑھتا ہی کہ ؎ الجھن کو دل کی دام محبت بنا گیا + دھیان اُنکے گیسوؤن کا بڑا جعلساز تھا ✤ اس رات کو بھی موافق معمول کے دل غمناک لیے بصد اضطرار اپنے خیمے مین آیا زار زار مانند ابر بہار گریان و نالان ہوا گریبان تا بدامن چاک کیا ہر چند کہ وہ شب چاندنی رات تھی مگر اُسکے لیے بغیر روے تابناک اپنے مہرو کے اندھیر تھا کہتا تھا کہ یہ پیر گردون میرا دشمن ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ چاند نہین رال کا گولا دیدۂ ثوابت سے مجھے گھورتا ہی مشعل ماہ روشن کرکے جلاتا ہی اور کبھی کہتا تھا

نظم

ای ستم پیشہ اک ذرا انصاف
عہد و پیمان سے بھی گذرتے ہین
اور اگر ای تجھے یہی منظور
تجکو سوگند ہی تغافل کی
میان سے کھینچ خنجر بیداد
اُسکا جھگڑا تمام ہو جائے

گر گنہگار کا گناہ معاف
پر نہ اتنا کہ خلق مر جاوے
پاس سے اپنے رکھ نہ اتنا دور
غفلت و ظلم و جور کا صدقہ
پھیر دے میرے حلق پر جلاد
گو دیے سو پیام ہو بیتاب

گو کہ معشوق ظلم کرتے ہین
جی سے عاشق گذر اگر جاوے
ہی قسم تجکو اپنے کاکل کی
اپنے انداز و طور کا صدقہ
جس مین عاشق کا کام ہو جائے
پر ادھر سے ملا نہ ایک جواب

دمبدم عشق اُسکا بڑھنے لگا غزل عاشقانہ پڑھنے لگا

غزل

چشم کا کام اشکباری ہی
خاک یہ زندگی ہماری ہی
یہ سبک تونے کر دیا ظالم
ای صبا خاک یہ ہماری ہی

چشمۂ فیض ہی کہ جاری ہی
کس کا سونا کسے ہی آتی نیند
میرا مردہ بھی سب کو بھاری ہی
جو نہین تھا کسی شمار مین آج

ہم کہین اور تم کہین صاحب
شب ہجران ہی اور زاری ہی
گرنہ برباد اسکے کوچے سے
ابھی عاشق کی دم شماری ہی

شعر عاشقانہ پڑھتے پڑھتے ہاتھ کہنے لگے گریبان دیکھین پانون چل نکلے کہ بیابان دیکھین

نہ شاید عشق را گنج سلامت خوشا رسوائی دکوئے ملامت

بیٹھے بیٹھے ترنگ آئی دل مین یہ سمائی کہ جاکر بیابان مین غم دل کو خالی کرو تاکہ مجنون کردار یاد مین اُس لیلےٰ غدار کے یہ رات بسر ہو صبح کو لشکر مین چلے آنا کوئی اس حال سے مطلع نہ ہوگا دل مضطر بہل جائیگا آسیب الم ٹل جائیگا یہ تصور کرکے روتا ہوا صحرا نورد ہوا اور ہر گام بر باد دل ناکام اشک حسرت بہاتا تھا یہ غزل زبان پر لاتا تھا نظم

کیا کہون مین کہ اب کہان ہی دل
دل سے مین مجسے سرگران ہی دل
اسقدر اسپہ رکھ نہ بار فراق
پہلو مین دشمن نہان ہی دل

اُس گلی مین روان دوان ہی دل
گاہ پہلو مین گاہ یار کے پاس
ناتوانون کا ناتوان ہی دل
پیچھے صاحب لون کے قافلے سے

ہی یہ بابک دگر سبک وضع
دیکھیو تو کہان کہان ہی دل
ظاہرا دوستی کی کس سے امید
صورت گرد کاروان ہی دل

یہ غزل پڑھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ صرصر جو فکر عیاری مین پھر رہی تھی اُسکو تنہا جاتے دیکھکر ساتھ ہوئی جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شکیل صحرا مین پہونچا ایک تختۂ سنگ پر قریب کوہسار بیٹھ کر غم دل کا برطرف کرتا تھا اور سیر گلزار سے دل بہلاتا تھا صرصر تو رہنے والی اسی طلسم کی ہی اور اُسکے ماجرائے عشق پر وقوف رکھتی ہی اسوقت اسے بیقرار دیکھکر اپنی صورت ایک کنیز کی کہ جیسی کنیز ملکہ خوبصورت کی ہین بنائی اور سامنے آکر تسلیم کی اور کہا واری آپ نے مجکو پہچانا شکیل نے جواب دیا کہ مین کیا جانون مین اپنے تئین خود نہین جانتا ہون کہ مین کون ہون کہ مطلع ظاہر مین گرچہ بیٹھا لوگون کے درمیان ہون * پر یہ خبر نہین ہی مین کون ہون کہان ہون * صرصر نے کہا مین کنیز ملکہ خوبصورت تمہاری معشوقہ کی ہون جب سے ملکہ قید ہوئی مین صحرا مین رہتی ہون شکیل نے یہ جو سنا کہ کنیز معشوقہ ہی اسوقت تو بموجب بیت

قیس جنگل مین اکیلا ہی مجھے جانے دو	خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

باہم رونے لگے اور کنیز نے کہا اے شیدائے جمال یار تیری مفارقت مین ملکہ زار کا بھی یہ حال تھا اور یہ مقال تھا کہ ابیات

ابیات

تھے جو تم دونون یکدیگر مانوس	ہوئے پابند حسرت و افسوس	عشق اُسکا تو تیرے دل مین تھا
تیرا عشق اسکے آب و گل مین تھا	شکل مجنون ہوا تو صحرا گرد	ولے معشوق وائے حسرت و درد
ہور ادھر کو وہ ماہ یہ خوبی	تھی سیہ پوش صورت لیلی	شمع کی طرح روز گھلتی تھی
بات دل کی مگر نہ کھلتی تھی	کچھ نہ کھاتی تھی اور نہ پیتی تھی	بس ترا نام لے کے جیتی تھی
اس کی ہی نقل نقل غم اندوز	کہ یہ قصہ ہی قصہ جانسوز	کیا محبوس اسے برنج و محن
پابہ زنجیر و طوق در گردن	اب نہ وہ ہی نہ وہ زمانہ ہی	کچھ عجب عشق کا فسانہ ہی

شکیل یہ ماجرائے حسرت افزا سنکر کنیز کے گلے لپٹ کر زار زار رویا اور گویا ہوا کہ اے فلک غدار ابیات

اس طرح سے مرا یہ حال ہوا	نہ میسر مجھے وصال ہوا	یونہین ہجران مین جان جائیگی
روح بھی وان نہ چین پائیگی	بسکہ ہی حسرت وصال صنم	نکلے گا کیا اٹک اٹک کر دم
دل جو تڑپے گا بار بار مرا	ہوگا زیر و زبر مزار مرا	وصل جانان سے مین نہ شاد گیا
ہاے دنیا سے نامراد گیا		

یہ بیقراری دیکھکر کنیز بنے صرصر نے ایک خاصدان کمر سے نکالا اور سامنے اُس ژولیدہ حال کے رکھکر عرض کیا کہ اے رہرو بادیۂ الفت وائے سرگشتہ کوئے محبت ملکہ نے بروقت مقید ہونے کے کچھ چکنی ڈلیان اور الائچیان اپنے لب نازک سے جھوٹی کرکے اسمین رکھین تھین اور مجکو حکم دیا تھا کہ جہان کہین ہمارا شیدا ملے اسے دینا اور ہمارا حال پر ملال کہدینا شکیل نے خاصدان سے الائچیان لیکر کھائین اور بیہوش ہوگیا صرصر اسکو پشتارہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین باندھکر روانہ ہوئی اس ہنگام مین عاشق خونین جگر مشرق تلاش یار مین میدان فلک پر سرگرم رفتار ہوا اور عجوزہ سیہ چردہ شب نے چادر نور مین منھ چھپایا یعنے بمقتضاے ابیات

صبوحی کو دے ساقی لالہ فام	کہ رو دھو کے ہی رات کاٹی تمام
ہوا آفتاب الم پھر طلوع	اداسی کا ہونے لگا دن شروع

ہمرہ پشتارہ بے داخل بارگاہ حیرت ہوئی اور ملکہ کو تسلیم کر کے پشتارہ سامنے رکھدیا حیرت مستفسر ہوئی کہ کسکو لائی ہی اُسنے عرض کیا فرزند مہرخ شکیل کہ شیداے خوبصورت ہی حیرت نے قید سحر سے چھڑا کر ہوشیار کیا جب آنکھ شکیل کی کھلی اپنے تئین گرفتار دربار حیرت مین پایا بے اختیار زبان پر لایا نظم

بچشم لطف گر بینی گرفتاران رسوا را	باہم گوشۂ چشمے کہ رسوا کردہ مارا
پس از مردن نخواہم سایۂ طوبی و سے خواہم	کہ روزے سایہ بر خاکم فتد آن سرو بالارا
مرا کز تمناے تو آید صد بلا بر سر	ز سر بیرون نخواہم کرد ہرگز این تمنا را

ای ملکہ مین آپ غم دلدار سے زندان الم مین گرفتار ہون اسیر طرہ گیسوے تابدار ہون مجھے گرفتار کرنا کیا بقول شخصے آج نہ موا کل مرجاونگا یہ کہکر بہت رویا حیرت نے اسکے حال پر رحم کیا اور کہا ای شکیل تو بھی کوئی غیر نہیں مہرخ کا فرزند اور مہ جبین دختر شہنشاہ کا ماموں ہی اگر میری اطاعت کرے اور اپنی مان کا ساتھ نہ دے تو خوبصورت کی شادی تیرے ساتھ کر دون شکیل نے کہا مجھے نہ مان کا ساتھ منظور ہی اور نہ آپ کا بلکہ دنیا سے کنارہ ہون غلام ملکہ خوبصورت جادو مین بیچارہ ہون نظم

ہست آرزوے کشتن از ان تند خو مرا	گر او نکشت کشت ہمین آرزو مرا
جان من از جدائی آن مہ بلب رسید	ای وای گر فلک نہ رساند باو مرا
با ذوق جست و جوی تو آسودہ خاطرم	آسودگی مباد ازین جستجو مرا
ننگ ست عاشقان جہان را ز نام من	عاشق مگوے ہر چہ توانی بگو مرا
گفتی کہ آبروے ہلالی سرشک اوست	رسواے خلق میکند این آبرو مرا

جو ای ملکہ فرماتے بجا لاؤن کہیے تو آپ کے لیے مہرخ سے جا کر لڑون حیرت نے قید اسکی دور کر کے خلعت دیا اور اسکی خاطر سے طاؤس جادو نام ایک ساحر کو حکم کیا کہ ملکہ خوبصورت کو قید سے رہا کر کے باغ عشرت مین لا کر حمام کرا کے مسند انبساط پر جلوہ گر کرے طاؤس نے حسب الحکم ہند و

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پرسے سحر کے خوبصورت کو اُتارا اور باغ مین پہونچا دیا اس گلعذار کے آنے سے اس باغ کی دونی بہار ہوئی اور اس غنچہ دہن نے بھی اپنی آرائش وزیبایش کی اور اپنے عاشق کے ملنے کی خبر سنکر خوش ہوئی اور ادھر جب صبح ہوئی خبر گرفتاری شکیل ملکہ مہرخ نے سُنی اور بعد لمحہ کے خبر پہونچی کہ شکیل پھر اُسی طرح سے سامری پرست ہوگیا اور حیرت کا شریک ہوا مہرخ کو یہ خبر سُنکر بڑا رنج ہوا لیکن عمرو و دربار مین موجود تھا کہنے لگا ای ملکہ جب طلسم فتح ہوگا ہزارون بیٹے بیٹیان مل جائینگے اگر اصلی ہونگے تو بہت سے آکر بن جائینگے اصل تو یہ ہی کہ فرزند تمھارا غم مین اپنے ولدار کے مرجاتا وہان زندہ رہیگا یہ اُسکی جان بچنے کا خوب سہارا ہی مطلب اصلی پر تم نظر رکھو ایسی ویسی باتون کا دھیان کرنا اچھا نہین مجھے دیکھو کہ شہزادہ اسد قید ہوگیا اور کچھ رنج نہ کیا اور تیور پر میل نہ لایا الحاصل مہرخ غم فرزند کو بھلا کر صبر کنان استقامت پذیر ہوئی مگر وہان شکیل نے حیرت سے بمنت عرض کیا کہ اگر مجھے اجازت ہو تو ایک نظر ملکہ خوبصورت کو دیکھ آؤن حیرت نے اجازت دیدی کہ جاؤ اور ایک شب باغ عشرت مین رہکر اپنی مطلوبہ کا نظارۂ جمال کرو اور طاؤس سے حکم دیا کہ بطور مخفی ان دونون شیدا کی نگہبان رہے کہ کسی طرح کا اختلاط باطنی باہم نہ کرنے پائین غرضکہ طاؤس پوشیدہ روانہ ہوا اور شکیل نے بھی بموجب بیت

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

تیاری چلنے کی فرمائی نہا دھو کر پوشاک نفیس سے اپنے تئین آراستہ کیا نظم

ہوا جب کہ داخل وہ حمام مین	عرق آگیا اُسکے اندام مین	نہا دھو کے نکلا وہ گل اس طرح
کہ بدلی سے نکلے ہی مہ جس طرح	غرض شاہزادے کو نہلا دھلا	دیا خلعت فاخرانہ پنھا
جواہر سراسر پنہایا اُسے	جواہر کا دریا بنایا اُسے	لڑی لٹکن اور کلغی اور نورتن
عدد ایک سے ایک زیب بدن	مرصع وہ سر پیچ جون موج آب	سنور یہ شکل گل آفتاب
وہ موتی کے مالے بصد زیب و زین	کہین جسکو آرام جان تن کا چین	جواہر کا تن پر عجب تھا ظہور
گرا اک اک عدد اسکا تھا کوہ طور	غرض اس طرح ہوکے آراستہ	خرامان ہوا اسپر نوخاستہ
نکل گھر سے جسدم ہوا وہ سوار	گیے خوان گوہر کے اُسپر نثار	یہ خبر خوبصورت نے بھی سُنکر

اپنے تئین آراستہ کیا باغ کی زیبایش فرمائی جلسۂ عشرت منعقد ہوا نظم

ساقیا ہی پلا شتاب شتاب	مطربا تو سُنا دے چنگ ورباب	وا ہوا ہی در نشاط و سرور
غم دیرینہ ہی دلون سے دور	آج عاشق کو وصل جانان ہی	بزم عشرت کا روز سامان ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یاد بیداد گر سے داد ملی
کہو زہرہ فلک پہ ہو رقصان
گیا تخت مرصعی ترتیب
خوب ہی آج اپنی کی تزئین
تھا جو چودہ برس کا سن و سال
باغ کے در پہ پہونچا خرم و شاد
سن کے آواز عاشقِ رنجور
رونقِ بزم ہوئی وہ ماہ تمام
پھر یہ بولی کہ شکر عز و جل
کہ میسر ہوا جمال حضور
ہو گا اُسکا نصیب جو دیدار
گیا عاشق خوشی کے مارے بھول
اُٹھکے اُس مہ نے تب شتاب شتاب
ہوش مین آیا وہ جوان ناگاہ
اشک حسرت سے منھ کو دھوتا تھا
اے مین تیری خدائی کے قربان
کہین جی سے نہ مین گذر جاؤن
خاک پہ جا کے گر پڑا آخر
رویا یان تک کہ بہ چلا سب دل
آکے بیٹھا قریب گل اندام
حاکمِ کشورِ مراد ہوے
دل ہوے شاد گھر ہوے آباد
بولا اُس ماہ رو سے وہ مضطر
تا کہ ایمان کی ہو نہ بربادی
سُن کے اُسکا کلام عاشق زار

نامرادون کو بھی مراد ملی
یعنی اُٹھی وہ غیرت بستان
لار کھین کرسیان قریب قریب
اُس کا نظارہ رخ زیبا
چون مہ چاردہ عروج کمال
پھر در باغ سے یہ دی آواز
دوڑی دروازے پہ پردہ اُٹھکے
ہوئی اُسکے وہ سات باز نثار
ہوے سب غم مرے خوشی سے بدل
تھی یہی آرزو بس اک میری
سجدۂ شکر مین کرونگی ہزار
بسکہ مانوس تھا وہ محنت کش
لیے طاقون سے شیشہ ہاے گلاب
دیکھتا تھا فلک کو با حسرت
وصل مین زار زار روتا تھا
یار سے ہمکنار ہوتا ہون
آج ایسا نہ ہو کہ مر جاؤن
ہوا بیہوش آکے سر بسجود
ہو گئی خاک اُس جگہ کی گل
ہوئی آراستہ سرور کی بزم
دونون آپس مین شاد شاد ہوئے
اُس طرف شرم اور حیا سے خموش
پاس مادر کے اب چلو دلبر
کہا اُسنے مین آپ کی ہون کنیز
سحر سے کرکے تخت اک تیار

مہر تو دائرہ بجا دے ہان
کیا آراستہ تمام مکان
بیٹھی بن ٹھن کے وہ بصد آئین
برق جانسوز خرمن دلہا
اتنے مین وان شکیل حسن نژاد
در پہ حاضر ہے عاشقِ جانباز
ساتھ لے اپنا عاشقِ ناکام
کہا ہے بخت خفتہ اب بیدار
دیدۂ دل ہوا مرا پر نور
مدتون سے یہی تھی مشتاقی
دیکھ اُس رشک گل کا یہ معمول
ہو گیا بس خوشی کے مارے غش
اُسپہ چھڑکا گلاب خاطر خواہ
تھا عجب وقت اور عجب صحبت
زیر لب کہہ رہا تھا یہ ہر آن
جاگتا ہون مین یا کہ سوتا ہون
کہکے یہ تخت سے اُٹھا آخر
کیے سو اُسنے سجدۂ معبود
اُس پری نے اُٹھایا ہاتھ کو تھام
ہوا دونون کے دل کو اور ہی عزم
نہ رہی ہجر کی مصیبت یاد
اُسطرف خواہش وصال کا جوش
کرین لشکر مین چل کے ہم شادی
مجھے خاطر حضور کی ہے عزیز
دیکھ کر ہر طرف کو وہ ہوشیار

خوبصورت کو کرکے اُسنے سوار
دیکھا طاؤس نے جو یہ سامان

سمت مہرخ چلا وہ بادل شاد
دوڑی بیتاب ہوگیے وہ نالان

دل کی پائی بہت دنون مراد

راوی کہتا ہے طاؤس جادو
جوان دونون کی بطور مخفی محافظ تھی اور حیرت نے اُس سے کہدیا تھا کہ جب یہ اختلاط باطنی کرین تو انھین منع کرنا لہذا جب اُسنے انھین جاتے دیکھا گھبرا کر دوڑی اور یہ دونون باغ سے نکل کر ایک پہاڑ کے قریب پہونچے تھے کہ اُسنے آکر روکا شکیل سے سحر چلنے لگا تخت سے اُتر کر مقابلہ کیا نارنج و ترنج کی مار ہونے لگی طاؤس نے ایک ناریل سحر پڑھکر مارا کہ شکیل نصف زمین مین غرق ہوگیا اُسنے چاہا کہ گرفتار کرکے لیجاوے اسوقت اتفاق سے ضرغام اسطرف آنکلا اور یہ ماجرا دور سے دیکھکر ایک غلولہ بیہوشی غلیل مین رکھکر غلہ اُسکی ناک پر مارا کہ طاؤس بیہوش ہوکر گری ضرغام نے اسم زبان مین سوزن دیکر اُسکو ایک درخت سے باندھ کر ہوشیار کیا اور کہا اگر اطاعت ملکہ مہرخ کی اختیار نہ کریگی خنجر ظلم سے ہلاک ہوگی اور حمد و ثنائے خلاق دوجہان بزبان فصیح سامنے اُسکے بجالایا کہ زنگ کفر طاؤس کے آئینہ دل پر سے دور ہوا اور اشارے سے کہا کہ مین تابعدار ہون ضرغام نے اسے رہا کیا اُسنے شکیل کو زمین سے نکالا اور خوبصورت کو لے کر روانہ ہوئی یہانتک کہ داخل لشکر مہرخ ہوئی ضرغام نے یہ خبر مہرخ کو دی وہ مع سرداران نامی کے شادان و فرحان بیٹے اور بہو کو لے کر بارگاہ مین آئی ہر ایک گلے سے ملا طاؤس کو خلعت سرداری دیا جشن رشک جم کی بنا کی صحبت عیش و عشرت برپا ہوئی یہ کیفیت بعد دو ایک روز کے حیرت نے سُنی شعلہ غضب کا نون سینہ مین مشتعل ہوا اور چاہا کہ لشکر تیار کرکے اُسوقت چڑھ جاؤن اور سب کو ہلاک کرون مگر صرصر اور صبا رفتار عیارنیان حاضر تھین انھون نے عرض کیا آپ تامل فرمائین ہم جاکر سردار لشکر یعنے مہرخ کو گرفتار کرکے لاتے ہین شکیل کے بدلے اُسے قتل فرمائیے گا یہ کہکر دونون روانہ ہوئین اور صرصر ایک خدمتگار کی صورت بنکر داخل بارگاہ مہرخ ہوئی اور صبا رفتار باہر ٹھہری یہان بارگاہ مین ناچ ہو رہا تھا عمرو بھی بیٹھا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک خدمتگار گوشہ مین کھڑا ہے اور چارطرف دیکھتا ہے عمرو پہچان گیا کہ عیارہ ہے اپنے مقام پر سے اُٹھا اور چاہا کہ بھگا دیکر پکڑ لون لیکن صرصر بھی عمرو کا عندیہ پہچان گئی اور سرانچہ فراکر باہر کود کر چلی اور پکاری منم صرصر شمشیرزن اور نکل گئی اور صبا رفتار جو باہر کھڑی تھی صحرا سے قران آتا تھا اُسنے پہچانا اور دھوکا دے کر پشت پر سے آکر گود مین اُسے اُٹھا لیا صبا رفتار ہرچند تڑپی مگر نہ چھوٹ سکی اس ماجرے کو دور سے صرصر دیکھ رہی تھی فوراً عمرو کی صورت بنکر آئی اور کہا اے قران یہ تیری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معشوقہ ہو لا مجھے اسکو دے کہ سزا دون تجھے اسکے ساتھ عتاب و خطاب کرنا اچھا نہین قران نے یہ کلام سنکر عمرو سمجھ کے صبا رفتار کو دیدیا صرصر اسکو لیکر چلی اور پکاری منم صرصر اسوقت عمرو بھی باہر بارگاہ کے آیا اور دونون پیچھے عیاز بچیون کے دوڑے مگر وہ مثل برق و باد جست و خیز کرکے نکل گیئن عیار پھر آئے ادھر صرصر پھر دوبارہ شکل تبدیل کرکے لشکر مین آئی کہ اتفاق سے ایک جانب خیمہ ماہ جادو وادا مہرخ کا تھا اور ماہ بسبب کبرسنی کے خیمے مین رہتی ہی دربار مین کم جاتی ہی صرصر صورت عمرو کی بنکر اسی خیمے مین گئی ماہ نے تعظیم کرکے مسند پر بٹھایا کشتیان شراب کی سامنے رکھین صرصر نے جام شراب سے بھرکر ماہ کو دیا ماہ نے عرض کیا خواجہ سلامت نوش فرمایئن صرصر نے کہا اے ملکہ صحبت رندان مین تکلف کیا ہی لیجیے مین بھی پیتا ہون یہ جام تو آپ پی لیجیے ماہ نے ساغر لے کر بیک جرعہ درکشید کیا صرصر نے اسکے ملازمون کو کار دیار کے بہانے سے ہٹا دیا الغرض ماہ شراب پی کر بیہوش ہوئی صرصر اسکو کسی جگہ مخفی کرکے آپ اسکی شکل بنی اُس عرصہ مین رہرو جادہ فلک نے ٹیکا زرین کمر سے کلبۂ مغرب مین کھولا اور روزگار غدار عجوزۂ تیرہ روئے لیل سے آباد ہو کر مشعل ماہ روشن کرنے لگا نظم

قضارا وہ شب تھی شب چاردہ		پڑا جلوہ لیتا تھا ہر سمت مہ
نظارے سے تھا اسکے دل کو سرور		عجب عالم نور کا تھا ظہور
عجب جوش تھا نور مہتاب کا		کہے تو کہ دریا تھا سیماب کا

صرصر بشکل ماہ جادو پاس ملکہ مہرخ کے آئی مہرخ دربار برخاست کرکے آرامگاہ مین عشرت پذیر د آرام گیر تھی اپنی نادر کو دیکھ کر اُٹھی اور بصد توقیر صدر نشین عزت کیا ماہ نے کہا ای فرزند عیار بچیان آئی ہوئی ہین آج مین تیرے پاس پلنگ بچھا کر سوؤنگی اور تجھپر ہاتھ رکھے رہونگی اس لیے کہ کوئی تجھے زحمت نہ پہونچائے مہرخ نے پلنگڑی جواہر نگار اپنے پلنگ کے برابر اسکی بچھوادی سامان راحت مہیا کر دیا ماہ نقلی آرام پذیر ہوئی یہانتک کہ جب سب سوگئے اُسنے بیہوشی مُنہ پر مہرخ کے ملی کہ بیہوش ہوئی اور پشتارہ اُسکا باندھ کر سراپنچہ چاک کرکے لے چلی لیکن لشکر مین طلایہ پھر رہا تھا پہرے والون نے اسے جاتے دیکھا اور سد راہ ہوئے صرصر نے خنجر کھینچ کر دو ایک کو زخمی کیا اور جا بجا لڑ بھڑ کر نکل جاؤن غلغلہ بلند ہوا عمرو غل سنکر خیمے سے نکل کر دوڑا اس عرصے مین صرصر لڑ بھڑ کر پشتارہ لیکر روانہ ہوئی مگر عمرو نے تعاقب اسکا نہ چھوڑا قضارا صرصر جب صحرا مین پہونچی وہان قران ملگیا اس سے خنجر چلنے لگا کہ عمرو بھی آکر پہونچا اور صرصر کو گھیرا مگر صحرا کی ہوا ٹھنڈی جو لگی مہرخ کو ہوش آگیا دیکھا مین چادر مین لپٹی ہون اسی وقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سحر پڑھا کہ چادر عیاری چاک ہوگئی اور حلقہ کمند کے جو دست و پا مین نہادہ تھے کھلے مہرخ انتشار سے باہر نکلی اور سحر پڑھکر صرصر کو پکڑ لیا صرصر نے کہا سحر سے جب چاہو عیار کو پکڑ لو مجھے تو دعویٰ عیارون سے مقابلے کا ہی قران نے یہ کلام سنکر کہا اے مہرخ اُسکو چھوڑ دو یہ سچ کہتی ہے ہم اسکو انشاء اللہ بفن عیاری زیر کرینگے مہرخ نے صرصر کو چھوڑ دیا صرصرا ور قران خنجر زنی کرنے لگے اور جنگ عیاری شروع ہوئی کبھی بیضہ ہاے بیہوشی دونون جانب سے چلتے تھے اور کبھی کمند کے حلقے پڑتے تھے عمرو اور مہرخ کھڑے دیکھ رہے تھے مگر اُس جنگل مین ایک ساحر رہتا ہی ملازم افراسیاب کہ نام اُسکا نثار جادو ہی وہ ہنگامہ سنکر اپنی جگہ سے یہان آیا قران اور عمرو ساحر کو آتے دیکھکر فرار ہوگئے اور صرصر بھی ایک طرف چلی گئی کہ مین جاکر اور کچھ کرون اور نثار جادو پاس مہرخ کے آیا اور اُسکو پہچان کر براہ ادب تسلیم کی استفسار حال کیا کہ حضور کیونکر یہان تشریف لائین مہرخ نے کیفیت گرفتار کرلانے صرصر کی بیان فرمائی نثار نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ حضور کی اطاعت کرون آپ کا شریک ہون لہذا اگر ملکہ عالم اس احقر کے کلبۂ احزان کو رونق بخشین دعوت نوش فرمائین تو مین بھی اپنے اہل و عیال و مال و منال کو لیکر آپ کے ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلون یہ عرض مہرخ نے پذیر فرمائی اور اسکے ساتھ چلی نثار اپنے مسکن پر لایا مہرخ نے دیکھا کہ بالاے کوہ ایک قصر رفیع بنا ہی شیشہ آلات موقع و مناسب جگہ پر لگا ہی مکان نہایت آراستہ ہی نثار نے مسند پر بٹھایا کشتیان شراب کی ڈالیان فواکہات کی حاضر کین اطاعت کا اظہار کیا مہرخ نے چند جام شراب پیے اُسمین نثار نے بیہوشی ملائی تھی یہ پی کر بیہوش ہوگئی نثار نے صندوق مین اُٹھا کر بند کر دیا کہ صبح کو پاس افراسیاب اور حیرت کے لے جاؤنگا لیکن ادھر عمرو اور قران جو لشکر مین پھر کر آئے دیکھا کہ ابھی مہرخ یہان نہین آئین خیال کیا کہ صرصر تو یہان موجود تھی اسی معلوم ہوتا ہی کہ بعد ہمارے چلے آنے کے وہ پھر ملکہ کو پکڑ لے گئی یہ تصور کرکے دوبارہ تلاش مین روانہ ہوے اور عمرو صورت ایک ساحر کی بنکر لشکر حیرت مین آیا یہان صرصر بھی صحرا سے پھر آئی تھی اور دربارگاہ حیرت پر کھڑی تھی کہ عمرو آکر پہونچا اور کہا بی بی صرصر آج تم نے بڑا کام کیا کہ مہرخ کو گرفتار کر لائین صرصر نے بنگاہ غور عمرو کو دیکھکر پہچانا اور کہا مین کسی کو نہین لائی عمرو نے کہا مجھ سے اور مکاری صرصر نے قسم کھائی کہ مین نہین جانتی عمرو وہان سے تلاش مین چلا اور راہ مین برق فرنگی سے ملاقات ہوئی اُس سے بھی کیفیت ساری بیان کی وہ بھی تجسس مین روانہ ہوا یہانتک کہ رات بھر ہر جگہ ڈھونڈھتے پھرے جسوقت بستر خواب سے آفتاب بیدار ہو کر دشت نورد فلک ہوا اور ظلمت شب نے بحر عالم سے کنارہ کیا کہ مثنوی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھپا ماہ لے اپنے منھ پر نقاب لیے روز کو ساتھ آنے لگا		اُٹھا بستر خواب سے آفتاب وہ سوتون کو شب کے جگانے لگا	

عمرو اور برق متلاشی قریب کوہ جہان نثار رہتا ہی پہونچے اور پہاڑ پر مکان عمدہ بنا ہوا دیکھکر سمجھے کہ شاید مہرخ یہان ہی دونون علحدہ ٹھہرے لیکن برق ساحر بنکر در قصر پر آیا یہان ایک عورت ملازم نثار کھڑی تھی اُس سے ہنس کر کہا آج بعد مدت تمھین دیکھا کہو مزاج تو اچھا ہی وہ عورت سمجھی شاید یہ مجھے پہچانتا ہے جواب دہ ہوئی کہ جی ہان دعا کرتی ہون کہیے آپ تو اچھی طرح ہین برق نے کہا سامری کا شکر ہی یہ آج اکیلی کیون کھڑی ہو اُس نے کہا ہمارے میان نے مہرخ کو قید کیا ہی ہم یہان پہرا دیتے ہین برق یہ سُنکر باتین کرتے کرتے اُسکے قریب گیا اور کہا نہین معلوم اس پہاڑ پر کیسی گھانس لگی ہو کہ جس مین بدبو آتی ہی مین نے جو ایک پتی توڑی ہاتھ مین بو آنے لگی ہی دیکھو تو یہ کاہے کی بو ہی یہ کہکر اپنا ہاتھ اُسے سونگھایا وہ بیہوش ہوکر گری برق اُسکو اُٹھا کر الگ لایا اور کپڑے اُتار کر اُسکی ایسی صورت بنائی اور اندر مکان کے گیا یہان اور ملازم نثار کے تھے انھون نے کہا اے نورتن تم پہرا چھوڑ کر چلی آئین برق نے جواب دیا کہ رات بھر مین نے پہرا دیا کسی نے میری خبر نہ لی اب اور کسی کو بھیجو کیا مین ہی پہرا دینے والی ہون ملازم خاموش ہو رہے اور برق نے دیکھا کہ نثار خواب سے بیدار ہوکر مسند پر بیٹھا ہی میخواری کر رہا ہی برق جا کر سر پر اُسکے رومال ہلانے لگا لیکن اب حال سُنیے کہ عمرو بھی اُس پہاڑ سے اُتر کر ایک گویا بنا اور نے لیکر بجانے لگا صدائے دلکش بانسری کی کان مین نثار کے گئی اپنے ملازمون سے حکم دیا کہ اس نے نواز کو بلا لاؤ ملازم گئے اور عمرو کو سامنے بلا کر لائے نثار نے دیکھا کہ ایک بُڈھا کلاونت مفلوک پریشان روزگار ہی جی مین کہا قدرت سامری کی ہی کہ صورت اور قطع اسکی ایسی ہی لیکن کمال ایسا جانتا ہی الحاصل حکم کیا کہ اپنا ہنر ہمین بھی دکھاؤ عمرو سلام کر کے نے بجانے لگا نثار بہت خوش ہوا اور انعام بہت سا کلاونت کو دیا کہا آج اگر یے تیرا گانا سنونگا کل مہرخ کو لے کر پاس افراسیاب کے جاؤنگا عمرو نے کہا آپ نے مہرخ کو کہان قید کیا ہی نثار نے پہلے تو رو مین کہدیا کہ سامنے والے صندوق مین بند ہی پھر خیال مین اسکے آیا کہ کلاونت کو مہرخ کا حال پوچھنے سے کیا مطلب معلوم ہوتا ہی کہ یہ عیار ہی یہ سوچکر ہنسا اور پکارا کہ اے عیار پہچانا مین نے تجکو اور سحر پڑھکر عمرو کو گرفتار کیا اُسوقت برق جو سر پر رومال جھل رہا تھا اُسنے خنجر بیاغ گردن پر پشت پر سے مارا کہ سر نثار کا کٹ کر دور گرا اور غلغلہ اُسکے مرنے کا بلند ہوا ملازم اُسکے دوڑے مگر برق تو سُن چکا تھا کہ مہرخ صندوق مین بند ہی اُسنے اُس تاریکی مین جھپٹ کر صندوق کھولدیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہرخ درنے سے نثار کے ہوشیار ہو چکی تھی باہر نکلی اور جتنے ملازم نثار کے تھے اُنکو قتل کیا اُدھر عمرو
نے جال مار کر سارا گھر لوٹ لیا الحاصل قتل و غارت کر کے وہان سے اپنے لشکر کی طرف چلے راہ مین
ایک ساحر ملازم حیرت ملا اُسنے ان سب کو پہچان کر کہا آج اور تم عیش کر لو کل سب ہلاک ہو گے
مہرخ نے کہا ہمین کون سوائے خدا کے مار سکتا ہی اُس ساحر نے کہا ای عمرو مین حیرت کے دربار مین تھا
کہ افراسیاب کا نامہ اس مضمون کا آیا کہ ای ملکہ ہم شرارہ جنگ جوے تند خوے جادو
کو کل بھیجین گے وہ آکر کام سب باغیون کا تمام کریگی لہذا اس وجہ سے مین کہتا ہون کہ اب تم سب
قتل ہو گئے یہ کہکر وہ ساحر تو چلا گیا اور مہرخ نام شرارہ جنگجو کا سنکر گھبرائی اور رنگ اسکے چہرے کا
فرط دہشت سے سفید ہو گیا عمرو نے پھر لب کو بہر تسکین کھولا کہا ای ملکہ گھبراؤ نہین خدا قادر ہی مین
ابھی جاتا ہون لشکر مین بھی شرارہ کو نہ آنے دونگا راستے مین دیکھ بھال لونگا یہ کہکر چلا اُس وقت
برق بھی ایک سمت روانہ ہو گیا مہرخ وہان سے لشکر مین اپنے آئی اور سب سے ملاقات کر کے
سریر جہانبانی پر متمکن ہوئی مگر حال سنیے کہ برق جو بہر عیاری چلا طلسم ظاہر طی کر کے کنارے دریاے
خون روان جو صحرا ہی وہان آکر ٹھہرا کہ شرارہ اسی طرف سے آئے گی مین عیاری کرونگا لیکن
اس جنگل مین ایک مقام پر جھولا پڑا تھا اور تین عورتین نہایت حسینہ و جمیلہ جواہر کا گہنا پہنے
جھول رہی تھین برق نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ جادوگرنیان ہین ایسا نہو مجھے گرفتار کر لین
یہان سے کسی اور طرف چلکر ٹھہرنا چاہیے یہ سوچکر راہ کاٹ کے اور سمت چلا اُن عورتون نے پکارکر
کہا کہ ای برق ادھر آ ایک پینگ دیتا جا برق نے کچھ جواب نہ دیا اور بھاگ کر دو کوس کے فاصلے
پر نکل گیا وہان بھی وہی درخت وہی عورتین جھولتے دیکھین برق وہان سے بھی بھاگ کر تیسری
طرف کئی کوس نکل گیا اس جگہ بھی وہی ماجرا نظر آیا یعنے انھین عورتون کو جھولتے پایا اب کی بار
چوتھے سمت کو بھاگا جب کئی کوس گیا وہی درخت اور عورتین جھولتے دیکھین اور انھون نے
کہا ای بیوقوف ادھر آ ہمین پینگ دے کہان بھاگا بھاگا پھرتا ہی برق ناچار اُنکے پاس گیا
اور کہا ہم عیار ہین ہمارا ستانا بہتر نہین آیندہ تم جانو ہر چند برق نے دھمکایا اُنھون نے نہ مانا
اور گرفتار کر کے سمت افراسیاب چلین اب عمرو کا حال سنیے کہ یہ جو بہر قتل شرارہ جنگجو روانہ
ہوا ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ چار طرف کوہستان اور اُسکے بیچ مین صحراے سبزہ زار گل و ریاحین
سے معمور دیکھا ہر سمت نضارت اور طراوت کا وفور دیکھا جا لو رشاخہاے درخت پر نغمہ پیرا گلہاے
زنگار نگ شگفتہ عمرو نے تصور کیا کہ اس جنگل کو آراستہ کرو اور یہین ٹھہرو صحرا پاک و پاکیزہ ہی کیا عجب ہم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ شمرارہ یہان آکر فروکش ہو یہ سمجھکر زنبیل سے قرابے گلاب کیوڑے کے نکالکر کہ سب آمیختہ بہ عرق
بیہوشی تھے درختون پر چھڑکے اور پھول اور بیہوشی کے نکالکر ہار گوندھکر درختون پر ڈالے سارا
جنگل عطر بیہوشی سے بسا دیا اور آپ ایک بڑھیا کوزہ پشت نود سال کی صورت بنکر لاٹھی ٹیکتا ہوا
درہ کوہ سے نکلکر ایک جگہ مخفی ہوکر بیٹھا تھا کہ دور سے دیکھا تین عورتین برق کو گرفتار کیے لیے جاتی
ہین یہ دیکھتے ہی اُن عورتون کے پاس گیا اور لگا دوہائی دینے اور رونے اُنھون نے سبب
گریہ استفسار کیا اس نے کہا بی بیو اس موے چوٹے کو جو تمنے گرفتار کیا ہے اس سے میرا پاندان
دلا دو مین تمباکو بغیر ہلاک ہو جاؤنگی یہ موذی کاٹا تین بار میرا پاندان چرا لے گیا ہے مین حیرت
کی طرف سے اس جنگل مین محافظ ہون پہرا دیتی ہون اُن عورتون نے برق سے کہا موے بتلا اس
بڑھیا کا پاندان تو نے کیا کیا برق یہ باتین بڑھیا کی سنکر سمجھ گیا کہ بڑھیا نہین اُستاد ہین مجھے چھڑانا
چاہتے ہین یہ سمجھ کے کہنے لگا اگر پاندان دیدون تو تم مجھے چھوڑ دوگی یہ کلام سُنکر وہ عورتین اسکو
مارنے لگین برق نے کہا خفا نہو چلو مین بتلا دون جہان بڑی بی رہتی ہین اُسی جگہ ایک غار مین اُنکے
تینون پاندان رکھے ہین اُن عورتون نے بڑھیا سے پوچھا تم کہان رہتی ہو اسنے کہا وہ سامنے جو
درہ کوہ ہے اُسکے آگے بڑھکر میرا مکان ہے یہ تینون عورتین اسی طرف چلین یہانتک کہ درۂ کوہ سے
نکلکر جب اُس صحراے سبز و خرم مین پہونچین جسے عمرو نے درست کیا ہے خوشبو سے گلہاے بیہوشی
کے بیہوش ہوکر گرین عمرو اور برق نے فی الفور سر اُنکے کاٹ ڈالے العیاذ باللہ وہ غل و شور برپا
ہوا کہ کبھی ایسی آفت نہ آئی تھی آگ پتھر برسنے لگے وہ صحرا تمام برباد ہوگیا اور محافظان دریاے خونروان
دوڑے عمرو اور برق ان عورتون کا زیور و لباس اُتارکر بھاگ گئے اور محافظ دریا لاشین اُنکی
اُٹھاکر باغ سیب مین افراسیاب کے پاس لے گئے اور سب ماجرا کہا کہ عیارون نے صحراے طلسم کے
محافظون کو مارا شاہ نے لاشین اُن جادوگرنیون کی اُٹھوائین اور بفرط غضب اُسی وقت حکم دیا کہ اے
شمرارہ جنگجو جلد حاضر ہو یہ کہنا تھا کہ بر روے ہوا شعلہ ہاے آتش پیدا ہوے اور مثل آتشکدے
کے بنکر سامنے آئے اُس آتشکدے سے ایک زن پری پیکر مہر طلعت سرخ لباس پہنے از سر تا قدم
یاقوت احمر کا زیور زیب جسم کیے ظاہر ہوئی افراسیاب کو جھک کر تسلیم کی اسنے حکم دیا کہ ابھی ابھی
تم ایک لاکھ فوج جو اپنے پاس رکھتی ہو لیکر پاس حیرت کے جاؤ اور کام لشکر حریف کا تمام کرو خبردار
ایک تن کو بھی زندہ نہ چھوڑنا اور دم بدم مرحمت خسروانہ کا ہماری انتظار کرنا بڑا تمھارا رتبہ کرینگے
بعد فتح ملک و مال دینگے شمرارہ حکم شاہ سنکر اپنی جگہ پر آئی ایک لاکھ فوج کی ترتیب اور درستی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرکے آتشکدے مین مخفی ہوکر بجبر سے علم وشان سے روانہ ہوئی اور برہم بلیغر دریا سے اُترکر قریب لشکر حیرت پہونچی کہین راہ مین نہ ٹھہری حیرت نے خبر سنکر استقبال کرایا شمارہ داخل بارگاہ ہوئی ملکہ کو نذر دی خلعت پایا لشکر اُسکا اُترا بارگاہ عالی استادہ ہوئی سامنے اُسکے ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ گردش مین آیا جب دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا ایک نامہ بنام ملکہ مہرخ لکھا مضمون یہ تھا کہ منم شمارہ سحر میرا سب پر ظاہر اور روشن ہر کوئی ایسا نہین جو میرا مقابلہ کرسکے تجھے لازم ہو کہ میرے پاس ای مہرخ چلی آ خطا تیری معاف کروا دونگی اور اگر نہ مانا تو سزا دونگی اس نامہ کو ایک بیتالے کے ہاتھ پاس مہرخ کے بھیجا بیتالے نے نامہ لاکر بارگاہ مہرخ مین پہونچایا مہرخ نے نامہ پڑھکر جواب لکھا کہ مین کنیز شہنشاہ عمرو کی ہون حرام زادے افراسیاب اور قطامہ حیرت کو نہین جانتی ای شمارہ جو کچھ تجھسے ہوسکے قصور و کوتاہی نہ کرنا خداے بزرگ ست یہ لکھکر بیتالے کو دیا اسنے لاکر شمارہ کو دیا یہ پڑھکر غضبناک ہوئی وہ دن جس قدر باقی تھا تامل پذیر رہی جسوقت کہ نیر جہانتاب آتشکدۂ مغرب مین جاکر مخفی ہوا اور بادہ منیر فلک نے حکومت زنگبار ظلمت شب حاصل کرکے سکہ نورانی اپنا جاری فرمایا نظم

تھا شمارہ کا اس جگہ پہ مقام	کہ گیا روز اور آئی شام
جب کہ اس شب کی تیرگی چھائی	طبل رزمی کی وان صدا آئی

اُس خبر کو طائران پرندہ کی زبانی سُنکر عیاران لشکر سمت صحرا چلے گئے اور مہرخ نے بھی نفیر سحر بجائی دلاورون اور بہادرون نے جنگ کی تیاری شروع کی سلحخانہ کھل گیا سحر تیار ہونے لگا مہرخ نے حکم دیا کہ ابیات

ہون نقیبان و چارجی تیار	کہین لشکر مین یہ پکار پکار	جلد ہون جلد پیادہ اسوار
غرق دریائے آہنی تیار	ہان در قورخانہ واکردو	اسلحہ سب کے روبرو دھر دو
رات بھر اہتمام جنگ کرین	صبح کو فکر نام و ننگ کرین	ہوے مصروف ساز جنگ و جدل
کوئی کرتا تھا تیغ کو صیقل	ہوا تاگہ یہ گنبد گردان	علم آفتاب جلوہ کنان
تھا وہ بہر انتظام جنگ	زیب بخش زمردین اورنگ	مرکب چرخ پر سوار ہوا
شہ سیارگان دو چار ہوا	دیکھکر رزم و جنگ کے اوضاع	لے کے نیزۂ خطوط شعاع
پشت پر کچھ نہ تھی سپر درکار	خود ہوا صورت سپر یکبار	ماہ انجم سپاہ تنگ ہوا
شہ خاور سے قصد جنگ ہوا	بستر خواب سے شمارہ پلید	ہوئی بیدار با غرور شدید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا آمادہ سب سپاہ رہے
سارا سامان سحر کا آیا
پھر تو گھوڑون پہ سب نے زین باندھا
ہوئی اژدرِ فوج سے بیرون
ہوئی مہرخ بھی اسطرف تیار
چار آئینہ وزرہ در بر
ہو برہنہ دم غضب جس آن
سرمۂ چشم جسکے سم کی خاک
اس طرح ہو کے الغرض تیار
ہٹو دشمن کی پہونچی موت قریب
ہاتھی آن وہ شرارۂ بانسر
آئی میدان مین مثل سیل دمان
اسکی آمد سے چھا گیا یہ ہراس
مثل تصویر تھے خموش کھڑے
اب سنین ناظرین افسانہ
دل مین اسکے خیال یہ آئے
پاکے تنہا کوئی اسیر کرے
کہین ایسا نہو کہ پاے قلق
پاس اپنے بلا کے اُس سے کہا
کریے طاؤس سحر کو جولان
پھر شکیل آیا اپنی ماں کے پاس
کہ گردن بند بند اسکا جدا
گر تو خلطان بخاک و خون ہوگا
رعد جادو نے پھر کیا آہنگ
پاس نکلا شرارہ کے جا کر

سوے میدان کین نگاہ رہے
جب مہیاے کارزار ہوئی
کمر کفر کو بہ کین باندھا
ہوئی ایسی غبار کی کثرت
ہوئے آمادۂ رزم سب سردار
اور کمر مین وہ تیغ برق صفات
ہو عیان کل من علیہا فان
تھے ہزبر ژیان وہ جرأت مین
چلی میدان کو مہرخ جرار
جب کہ میدان رزم مین پہونچی
اپنی صف سے نکل پڑی باہر
خویشتن را ز بہر جنگ آراست
ایک کے بھی بجا رہے نہ حواس
اژدہے پر رجز وہ پڑھتی تھی
کہ شکیل جوان فرزانہ
نئی پیدا کہین نہ آفت ہو
بارند وہ تیرے سر پہ دھرے
دل مین یہ سوچکر جوان نے دہان
خوبصورت کو یان سے تو لیجا
خوبصورت کو بس سمجھا کے پار
اور کہا اسطرح سے بے وسواس
کہا مہرخ نے اے پسر مخدوش
حال مان کا بہت زبون ہوگا
پانون دونون زمین پر مارے
چیخ اٹھا اسطرح سے وہ خود سر

اپنا اسباب حرب منگوایا
اژدہے پر لعین سوار ہوئی
لے کے وہ فوج قاہرہ ملعون
ہو گیا میلا شیشۂ ساعت
سب ہوے خود آہنی بر سر
آب سیل فنائے قصر حیات
زیر ران تھے وہ توسن چالاک
حکم پروردگار سرعت مین
بولا اقبال یون بطور نقیب
کی نقیبون نے پھر صف آرائی
اژدہے کو کیے ہوے جولان
از صف دشمنان مبارز خواست
تھے جو نام آوران دہر بڑے
بیم و دہشت ہر اک کی بڑھتی تھی
عازم جنگ ہو شرارہ سے
تیری معشوقہ خوبصورت کو
سحر وہ جانتی نہین مطلق
اک کنیز بہار کو اسرا آن
نام تھا اس کنیز کا مہران
لے گئی وان سے جانب کہسار
حکم ہو مجکو مادر والا
جنگ نادیدۂ خموش خموش
نہ دی اسکو غرض اجازت جنگ
سحر سے غرق ارض ہو بارے
غش مین آکر گری وہ اژدر سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سحر پڑھکر سنبھل کے پھر اسنے — کرلیا قید رعد جادو کو — اور چاہا کرے ہلاک اسکو

جسوقت رعد کو قتل کرنا چاہا برق محشر مان رعد کی پاؤن پر آکر گر پڑی کہا اے شرارہ مین تیری کنیز ہون میرے فرزند کو چھوڑ دے اسنے رحم کھاکے چھوڑ دیا اور آپ پر پرواز پیدا کر کے اڑکر بروے ہوا جاکر ٹھہری اور ناریل لشکر مہرخ پر مارا کہ وہ قریب صف لشکر شق ہوا اُس مین سے ہزارہا ماران سیاہ ظاہر ہوے کہ اُنکے منہ سے چنگاریان آگ کی نکلتی تھین وہ سانپ لشکر بھر مین پھیل گئے اور چنگاریان اُڑانے لگے ایک آن مین وہ چنگاریان شعلہ بنکر لشکریون کو جلانے لگین اور سردارون کے دست وپا مین شرارے کی طرح لپٹی تھین اسوقت سرداران مہرخ رد سحر کر کے اپنے تئین بچاتے تھے باران سحر آتش بجھانے کو برساتے تھے کہ شرارہ نے دوسرا نارنج اور مارا اور پکار کر کہا کہ اے افسران لشکر لینا ان نمکحرامون کو فوج اُسکی ترسول پھسول شمشیر ہاے بران سحر کا سامان لیکر لشکر مہرخ پر آپڑی ایک طرف سے حیرت جو ہمراہ شرارہ بہر تماشاے جنگ میدان مین آئی تھی مع اپنی فوج کے حریف پر گری مہرخ بھی آگے بڑھی سحر جلنے لگا نارنج ترنج اُچھلنے لگا دو لشکر آپسمین مل گئے شمشیر سحر شل برق گرنے لگی نظم

ہلے اپنی جگہ سے وہ دلاور — بڑھایا پاؤن لشکر نے برابر
کس وناکس ہوے مصروف پیکار — میانون سے کھنچین تلوارین اکبار
فلک سرگشتگی اپنی گیا بھول — زمین ہلنے لگی برعکس معمول
صدا گرزون سے یہ نکلی پیاپے — کہان سہراب ہے رستم کہان ہے
تبرزین نے کیا ہر زین کو صاف — سوارون کے کیے سرچاک تا ناف
یہ ڈوبے خون مین وہ تیغ‌زن تھے — جو سنگین دل تھے وہ لعل یمن تھے

خوب گھمسان کی تیغ زنی اور سحر کی لڑائی ہوئی بہار اور مہرخ اور نافرمان وغیرہ نے ہزارہا کو نہ تیغ کیا صدہا کو دیوانہ بزور سحر بنا دیا لیکن شرارہ نے بلندی سے تیسرا نارنج مارا کہ اسکے فسق ہونے سے چادرین آتش کی لشکریون پر مہرخ کے پڑنے لگین اور دیکھا تو وہ سب آتش جمع ہوکر ابر کی طرح چادر آتشین ہوئی اور سر لشکر پر جھکی اور پوشیدہ کرنے لگی اُسوقت مہرخ اور بہار اور شکیل سرداران نامی بھاگے اور لشکر نے شکست فاش کھائی اس سحر کا توڑ نہو سکا شرارہ اور حیرت قتل وغارت کرتی ہوئین متعاقب حریف کی کوس آئین اور سرداران مہرخ مع کچھ فوج ہزیمت خوردہ کے قریب کوہ کہ نام اُسکا کوہ لاجورد تھا پہونچکر متواری بشعاب جبال ہوے اور بہت لشکری خاک وخون مین غلطان وتپان ہوکر راہی عدم تھے شرارہ قریب شام ہلاک وغارت کر کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پھری اور جاسوس واسطے خبر کے بھیجے کہ خبر لائین باغی کس طرف گئے اور کہان پوشیدہ ہین الغرض
جب خیمے مین اپنے مسند پر بیٹھی سحر پڑھا کہ گرد اسکے آتشکدہ بن گیا اسمین پوشیدہ ہوگئی اور حکم کیا
کہ رقاصہ آکر مجرائی ہو جشن و طرب کی بنیاد کی جائے بمجرد حکم بزم لنشاط ترتیب پذیر ہوئی یہ کیفیت
شکست دور سے عیاران لشکر اسلام نے بھی دیکھی اور بقصد عیاری چلے یہانتک کہ قران بہ شکل
مبدل شرارہ کے خیمے کے قریب پہونچا اور چاہا کہ اندر جاؤن یکایک آواز آئی کہ ہوشیار ہو جاؤ قران
آتا ہے قران یہ صدا سنکر جست کر کے بھاگا اور نکل گیا ادھر شرارہ سے سب نے پوچھا کہ آواز کون دیتا ہے
اسنے کہا مین نے پتلا سحر کا بٹھلایا ہے کہ جو آئے گا پتلا پردے ہوا صدا دیگا اور آنے والے کا نام تبلائیگا اور
عیار بھی جو قریب خیمہ آئے تپلے نے انکا نام بھی تبلایا سب بھاگے اور جا کر مہرخ جہان چھپی تھی پہونچے
اور کہا اے ملکہ ہم لوگ عیاری کو جاتے ہین تو جا نہین سکتے اب یقین ہے کہ قضا آئی سارے لشکر مین شور
گریہ بلند ہوا اسوقت عمرو بھی آیا اور حال پر دردمندون کے اشک حسرت بہانے لگا اور ہر ایک
کو تسکین و دلاسا دیتا تھا لیکن عیار پھر بہر عیاری روانہ ہوے اور ادھر شرارہ ناچ دیکھ رہی تھی
کہ افراسیاب کا نامہ اسکے پاس آیا اسمین لکھا تھا کہ مہرخ کا حال ہمنے کتاب سامری مین دیکھا معلوم
ہوا ہے کہ کوہ لاجورد مین سب تمام جا کر چھپے ہین لہذا فوج لیکر چڑھ جاؤ اور سب کو گرفتار کر لو
یہ نامہ پڑھکر شرارہ نے نفیر سحر بجائی اور اسوقت کمر بندی فوج کی کر کے سوار ہوئی اور برسم یلغر
قریب کوہ لاجورد پہونچکر محاصرہ کیا عین غفلت مین کوئی بھاگ بھی نہ سکا اسوقت عمرو نے
مہرخ سے کہا مصلحت یہ ہے کہ تم سب جا کر اس ملعونہ کے قدم پر گر پڑو اور کہو کہ ہماری خطا
شہنشاہ افراسیاب سے معاف کرا دیجیے وہ تم سب کو امان دیگی پھر مین سمجھ لونگا یہ رائے
خواجہ کی پسند کر کے مہرخ کشتیان زر و جواہر کی واسطے نذر کے ہمراہ لیکر مع تمام سردارون
کے روانہ ہوئی شرارہ قریب در کوہ خیمہ زن تھی اور فوج گرد پہاڑ کو گھیرے تھی کہ خبر آمد
مہرخ سنی باہر خیمے کے نکل آئی دیکھا تو مہرخ و بہار وغیرہ ہاتھون کو رومال سے باندھے
چلی آتی ہین یہ معاملہ دیکھ کر اسنے فوج کو متعرض ہونے سے منع کیا اور آگے بڑھی اسوقت
مہرخ دوڑ کر اسکے قدم پر گری اور جو کچھ عمرو نے سکھلایا تھا زبان پر لائی شرارہ نے
ہر ایک کو گلے سے لگایا نہایت خوش ہوئی کہ میرے سبب سے یہ ہنگامہ عظیم مٹا اور
سب کو لیکر داخل خیمہ ہوئی مقام پاکیزہ مین ہر ایک کو بٹھایا اور اس وقت عمرو بھی
اسکے خیمے مین آیا اور عرض پیرا ہوا کہ مین بھی ملازمت شاہ طلسم کی کرونگا شرارہ اپنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو کی بھی تعظیم کی اور کرسی پر بٹھایا مگر آپ بزور سحر اپنے آتشکدے مین پوشیدہ ہوگئی اور حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہوے ناچ ہونے لگا ساقی مہ لقا جام بادۂ ارغوانی سب کو دینے لگا عمرو نے کہا ای ملکہ آپ بھی آکر شریک بزم ہوجیے شہرارہ نے آتشکدہ مین سے جواب دیا کہ ای عمرو مین تیرے خوف سے آگ مین چھپی رہتی ہون عمرو نے عرض کیا کہ اگر مجھسے دغدغہ باقی ہی تو پھر میرا ٹھہرنا بیکار ہی شہرارہ گویا ہوئی کہ نہین تم خفا نہو مین ظاہر ہوتی ہون اور یہ صدا دیکر آتشکدے سے مثل شعلہ جوالہ کے باہر آکر تخت پر بیٹھی اور صورت اصلی اپنی بنائی سب نے دیکھا کہ ایک زن خوبصورت تخت پر بیٹھی ہی عمرو نے پھر عرض کیا کہ اگر مجکو حکم ہو تو ساقی گری کرکے اپنا ہنر شایستہ دکھاؤن شہرارہ ہنسکر بولی کہ مجھے بیہوشی دیا چاہتے ہو تو دیا کہو عمرو نے کہا توبہ توبہ اب کبھی ساقی گری کا نام نہ لونگا یہان یہ باتین ہو رہی ہین ادھر افراسیاب نے کتاب سامری دوبارہ دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو براہ مکاری پاس شہرارہ کے آیا ہی اور یقین ہی کہ اُسے قابو پاکر قتل کرے اس کیفیت کو معلوم کرکے نامہ لکھا اور پتلے کو دیا کہ شہرارہ کو پہونچاے پتلا نامہ لیکر روانہ ہوا اور شہرارہ کے پاس پہونچکر نامہ دیا اُسنے پڑھا لکھا تھا کہ عمرو عیاری کرنے آیا ہی اُسکے فقرے پر نہ آنا سب باغی اسوقت تمھارے قبضۂ قدرت مین ہین انکو گرفتار کرکے سمت لشکر حیرت بھجواؤ کہ ہم آکر ہر ایک کو وہان دار پر کھینچین گے نامہ پڑھتے ہی شہرارہ نے ایک ایسا سحر کیا کہ گرد عمرو اور مہرخ وغیرہ سب سردارونکے آتش کا حصار ہوگیا اور شرارے دست و پا مین لپٹ گئے سب نے کہا ای ملکہ ہمارا قصور کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ تم سب جعلساز ہو دیکھو تمھارے مکر پر شہنشاہ نے مجھے مطلع کیا یہ نامہ بھیجا ہی یہ کہکر سب کو گرفتار کرکے چھکڑے اور گردونکو طلب کرکے سوار کیا اور خود بھی وہان سے کوچ کرکے سمت لشکر حیرت چلی اس معاملہ کو وہ لوگ جنکو مہرخ کوہ مین بہر حفاظت بقیہ لشکر و مال و منال چھوڑ آئی تھی دیکھکر گریان ہوئے اور یقین واثق ہر ایک کو اپنی ہلاکت کا ہوگیا اس امر کے قاصد ہوے کہ جاکر لشکر شہرارہ پر گرین اور اپنی بھی جانین دین اس عزم پر مستحکم ہوے تھے قران انکے پاس آیا اور ان سب کو ایسے ارادے سے مانع ہوکر کہا تم سب درگاہ قادر و توانا پروردگار دو جہان مین دست دعا بلند کرو اور مین جاکر اُس قحبہ شہرارہ کا کام تمام کرتا ہون لیکن ایک ساحر تم مین سے میرے ساتھ چلے الحاصل ایک ساحر کو لشکر سے ساتھ لیکر قران روانہ ہوا اور یہان اہل لشکر استغاثہ کرنے لگے نظم

وله الكبرياء والجبروت
وله الملك كائنا ما كان

وله الاقتدار والملكوت
وله الامتنان والاحسان

واسطہ اُن خداشناسون کا
سر جنھون نے ہی تیری راہ مین دیا
تو ہی قادرِ حیات ہر اہی کریم
تو ہی احیاکن عظام رمیم
شر سے دشمن کے دے پناہ ہمین
اسکے قابو سے رکھ نگاہ ہمین

یہ تو مصروف استغاثہ تھے لیکن قران ساحر کو لیے ایک درہ کوہ مین آیا اور ساحر سے کہا کہ طاؤس سحر کر کے بنا دے اُسنے ایک طاؤس بزورِ سحر موم کا بنایا قران نے اُسپر زین سلک گوہر سے مزین باندھا منقار مین طاؤس کے مالا موتی کا دیا اور گلے مین جواہر بہت سا لٹکا کر آراستہ کر کے اپنی صورت مثل افراسیاب کے بنائی اور اس طاؤس پر سوار ہو کر اُس ساحر سے کہا کہ یہین سے تو ایسا سحر پڑھتا ہوا میرے ساتھ چل کہ طاؤس اُڑتا ہوا پاس شرارہ کے پہونچے اور اثناے راہ مین بھی کچھ آگ برسے آندھی آئے پتھر گرین تاکہ علامت آمد ساحر جلیل معلوم ہو اُسنے حسب الارشاد مثل ملازمون کے شکل اپنی درست کر کے رکاب پکڑ لی اور سحر پڑھا کہ آندھیان اُٹھنے لگین آگ پتھر برسنے لگے اور طاؤس روانہ ہوا شرارہ رہگراے منزل مقصد تھی کہ یکایک آثار آمد ساحر دیکھکر ٹھہری اور جدھر سے آگ برستی آتی تھی اُسیطرف دیکھنے لگی کہ سامنے سے افراسیاب تاج مرصع نگار سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے طاؤس سحر پر سوار ظاہر ہوا شرارہ شہنشاہ کو آتے دیکھکر آتشکدے سے باہر نکلی اور بہر تعظیم چلی قریب آکر تسلیم کی افراسیاب نے طاؤس ٹھہرایا اور کہا اے ملکہ کیا کہنا ماشاء اللہ کتنا جلد تمنے اس جنگ کو فتح کیا اور یہ کہکر طاؤس پر سے کودا اور وہ ساحر جو آگ و پتھر برساتا تھا ساتھ تھا اسنے سحر موقوف کیا کہ وہ آندھی وغیرہ موقوف ہوئی شرارہ نے کشتیان نذر کی پیش کین اور پا اندازِ زربفتی ڈالکر چلی حکم دیا کہ خیمہ اس جگھہ استادہ ہو ملازم اُسکے مصروف انتظام ہوے اور افراسیاب نے کہا اے شرارہ مین گنبد سامری پر گیا تھا وہان مین نے ایک سحر یاد کیا ہی کہ بارہ برس آیندہ کا حال معلوم ہوتا ہی اگر تم آنکھین بند کر کے بیٹھو اور تین بار یا سامری یا سامری کہو تو اسکی ترکیب تمھین بھی بتلا دون شرارہ یہ الطاف خسروانہ دیکھ کر نہایت مسرور ہوئی اور ایک جگھہ صاف و پاکیزہ دیکھکر اُسی صحرا مین آنکھین بند کر کے بیٹھی اور یا سامری یا سامری کہنے لگی قران سر پر تو کھڑا ہی تھا بغدا جو سر پر باطمینان تمام لگاتا ہی سر پھٹ کر بھیجا دور جا کر گرا اور قران نے نعرہ کیا اور جست کر کے بھاگا اور ایڑیان رگڑ کر شرارہ جہنم واصل ہوئی بیرغل کرنے لگے ساحر اسکے ملازم دوڑے مگر مہرخ اور بہار اور نافرمان وغیرہ کے بھی گرد جو آتش تھی وہ رفع ہوئی اور صدا سنائی دی کہ کشتی مرا نام من شرارہ جنگ جوے تند خوے جادو بود دریغ صد آنکہ عمر دیکھا اکیا اے ملکہ مہرخ وہ مار اس حرامزادی کو اسکی فوج زندہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بچکر نہ جانے پائے مہرخ اور سب سردار نا ریل و ترنج وغیرہ لے کر پرپروانہ سیدا کے لشکر شرارہ پر جو مرنے سے اپنے مالک کے بدحواس تھا جا گرے ہزارہا کو ایک ہی وار مین ہلاک کیا تہ خون وخاک کیا سرخ موکا گل کشا نے کاکل کو پریشیان کیا ہزارہا ستارہ ٹوٹ کر گرا اور تیر شہاب کی طرح ہر ایک کو توڑ گیا بہار نے گلدستہ مارا آمد فصل بہار ہوئی ہوا مرد عیسیٰ دم مسیح نفس چلنے لگی غنچے چٹک کر گل ہوے چمنہائے طولانی پر از گل دریا مین پھولنے پھلنے لگے ساحر دلوانے ہوے تلوار سحر کی چلنے لگی نظم

سر دشمن پہ ایسے تیر مارے
خیابان چمن رستے تھے سارے
گل تازہ تھا ہر فرق بریدہ
وہ صحرا بنگیا باغ رسیدہ
ہوے تھے اسقدر زخمون سے سرشار
کہ ہر ساحر بنا تھا رشک گلزار
قلم ہوتا ہی فصل وے مین گلزار
نبی فصل بہاری انکی تلوار
لہو مین تر بتر کشتے تھے بالکل
نظر آتے تھے ہر سو خرمن گل
نیا پھولا تھا گل ظلم وستم کا
ریاض زندگی اجڑا پڑا تھا
پھرے ہین ہم بہت باغ جہان مین
بہار ایسی نہین دیکھی خزان مین

ساحران شرارہ جو کچھ بھاگ کر بچے وہ نالان وگریان سمت افراسیاب روانہ ہوے اور خبر گرفتاری مہرخ اور عمرو وغیرہ سنکر حیرت بھی سوار ہو کر پاس شرارہ کے چلی تھی لیکن راہ مین یاقوت جادو وزیرزادی نے اُسکی خبر عرض کی کہ مین نے سُنا ہی شرارہ جہنم واصل ہوئی مہرخ بالفتح وفیروزی آتی ہی حیرت اس سانحے کو سنکر پھری اور اپنے لشکر مین آئی ادھر مہرخ بھی سب کو قتل وغارت کر کے اپنی فوج کو جو بھاگ گئی تھی جمع کرنے لگی وہ لشکری جو پہاڑ پر مصروف دعا رتھے فتح کی خبر سنکر حاضر ہوے نقارے فتح وظفر کے بجنے لگے ایک روز وہان ٹھہر کر نئے سر سے کارسازی لشکر فرما کر دوسرے روز نقارہ کوچ کا بجایا اور بحشم وخدم مراجعت کی یہانتک کہ مقابل حیرت پہونچکر بارگاہ استاد کرائی اور جائے قیام قدیم پر لشکر نصرت اثر کو اُتروایا خیام ذی احترام سرداران عالی مقام کے نصب ہوے لشکر مین گھما گھم ہونے لگی مہرخ تخت پر بیٹھی بہار سے کہا تمھاری کنیز ملکہ خوبصورت کو میدان جنگگاہ سے سمت کوہستان لے گئی تھی اب اُسکو طلب کرو کس لیے کہا کہ دشمن و دوست یہان ہین ایسا نہو کہ کچھ پیچ پڑ جائے بہار برائے تعظیم کہ کام یہ بادشاہ لشکر کا ہی خود واسطے لینے خوبصورت کے روانہ ہوئی لیکن وہان کی کیفیت سُنیے کہ مہران کوہستان مین ایک دریا کے کنارے خوبصورت کو لیے سیر کر رہی تھی اور وہان ایک ساحر رہتا ہی رعیت شاہ طلسم کہ نام اُسکا ناگ جادو ہی اُسنے

خوبصورت

خوبصورت کو پہچانا اور قریب آکر گویا ہوا کہ ای مہران تو لونڈی بہار کی ہی تجھے کیا قتل کرون
تیری کچھ حقیقت میرے نزدیک نہین ہی لیکن ملکہ خوبصورت دختر ملکہ حیرت زوجہ بادشاہ طلسم ہی
اسے ضرور لیجاؤنگا یہ کہکر کچھ افسون پڑھکر دم کیا کہ ایک مار سیاہ زمین سے نکلکر مہران کے لپٹ گیا
اور ایسا زہر آلود سانپ تھا کہ مہران اُسکے لپٹنے سے بیہوش ہوگئی ناگ جادو نے آکر خوبصورت
کو اُٹھا لیا اور لیکر روانہ ہوا اتفاقاً ایک سمت سے صرصر آتی تھی اُسنے یہ معاملہ دیکھا کہ دختر ملکہ
حیرت گرفتار ہوئی دل مین اسنے تصور کیا کہ ناگ جادو اگر شاہزادی کو لیجائیگا نہین معلوم کیا
کرے ایسا نہو کہ بیحرمتی ہو لازم ہی کہ اس سے چھین لون یہ خیال کرکے پاس اُسکے آئی اور بیضۂ بیہوشی
اُسکی ناک پر مارا کہ وہ بیہوش ہوا اُسنے سر کاٹ ڈالا غل و شور ہوا صدا آئی کہ مارا مجکو نام میرا ناگ جادو
تھا اُسکے مرنے سے مہران کو ہوش آگیا اور تجسس مین خوبصورت کے چلی لیکن صرصر ملکہ کو بیہوش
کرکے پشتارہ باندھکر خیمے مین لائی اور صبا رفتار اور شمیمہ سے کہا تم حافظ رہنا کہ کوئی پشتارہ
نہ لے جائے اور آپ بارگاہ حیرت مین آکر عرض کیا کہ مین ملکہ خوبصورت کو گرفتار کرکے حضور
کے سامنے لاؤن اگر آپ اسکو قتل نہ کرین تو یہ امر ممکن ہی حیرت نے کہا وہ میری دختر ہی مین اُسکو کچھ نہ
کہونگی تو جلد گرفتار کر لا صرصر یہ اقرار لیکر اپنے خیمے مین آئی اور پشتارہ لے کر چلی اُسوقت قران لشکل شبلہ
لشکر حیرت مین پھر رہا تھا صرصر کو پشتارہ بدوش جاتے دیکھکر سمجھا کہ یہ کسی ہمارے لشکر کے سردار کو
لائی ہی پکارا کہ اُستانی مار ہی ڈالونگا جو آگے قدم اُٹھایا صرصر نیمچہ کھینچ کر آ پڑی لشکر مین غلغلہ ہوا اس
وقت بہار جو واسطے بلانے خوبصورت کے چلی تھی جب کوہستان مین پہونچی ناگ کی لاش دیکھی اور
کسی کو نہ پایا سمجھی کچھ فتور ہوا ڈھونڈھتی ہوئی لشکر حیرت مین آئی صرصر کو پشتارہ لیے لڑتے دیکھکر سحر
کیا کہ پانؤن صرصر کے زمین نے پکڑ لیے اور آپ پشتارہ لیکر اڑ گئی اور ایک نیمچہ سحر کا بھیجا کہ وہ صرصر کو
بھی لیکر چلا قران لشکر سے نکل گیا کہ پرائے مقام پر ٹھہرنا اچھا نہین غرض کہ بہار پشتارہ لیے لشکر سے
جب صحرا مین آئی قضاے کار ایک ساحر مصاحب خاص افراسیاب کچھ پیام شہنشاہ کا لیے پاس
حیرت کے جاتا تھا اُسنے بہار کو جاتے دیکھکر للکارا بہار مقابل اس ساحر کے ہوئی کہ نام اسکا علامہ جادو
ہی اُسنے دیکھا کہ مین بہار سے لڑ نہ سکونگا بس خاک قبر جمشید اُسکے پاس تھی اُسکو بہار پر ڈالا کہ یہ
بیہوش ہوگئی علامہ سب کو لے کر چلا اس کیفیت کو دور سے برق فرنگی نے دیکھا کیونکہ عیار تو صحرا
مین پھرا ہی کرتے ہین یہ یہان موجود تھا بے تحاشا دوڑا اور لشکر مہرخ مین جاکر شکیل سے سارا ماجرا کہا
وہ حال گرفتاری مطلوب سنکر دیوانہ وار با چشم اشکبار بیقرار ہوکر چلا اُسکو جاتے دیکھکر محبت مادری سے

بتیاب مہرخ بھی روانہ ہوئی تھوڑی دور گئی تھی کہ ادھر سے عیار نیان تلاش مین صرصر کے چلی تھین
زمین سے صبا رفتار نے مہرخ کو جاتے دیکھکر فی الفور صورت اپنی ضرغام عیار کی بنائی اور پاس
مہرخ کے آکر حباب بیہوشی ناک پر مار کر بیہوش کر کے پشتارہ لگا کر لے چلی کچھ دور گئی تھی کہ قران
لشکر حیرت سے پھرا آتا تھا اُسکو دیکھکر لغدا تان کر دوڑا صبا رفتار پشتارہ پھینک کر بھاگی
قران نے مہرخ کو ہوشیار کیا دونون چلے مگر شکیل نے پہلے جاکر علامہ کو گھیر لڑائی سحر کی ہونے
لگی منتر اور جنتر پڑھے جانے لگے کبھی یہ غرق زمین ہوا کبھی وہ آسمان پر اُڑ گیا دھوان آتش سحر کا
بلند ہوا اور دریاے سحر موج مارنے لگا اسوقت صرصر تو یہان موجود تھی ہی اُسنے یہ کیفیت دیکھکر ایک
بیضۂ بیہوشی مار کر شکیل کو بیہوش کر دیا اور علامہ اُسکو بھی بزور سحر گرفتار کر کے لیچلا صرصر پہلے آکر
لشکر مین پہونچی حیرت کو خبر ملی کہ علامہ آپ کی دختر کو مع اُسکے عاشق کے اور بہار کے لاتا ہی حیرت
خوش ہوکر سوار ہوئی لیکن علامہ کے ذہن مین آیا کہ ان سب مجرمون کے سر کاٹ کر لیچل ایسا نہو راہ
مین کچھ اور پیچ پڑے اور یہ رہا ہو جائین اس طرح کا خیال کر کے ایک پہاڑ پر ٹھہرا ادھر سے عمرو بھی
شکیل کو جاتے دیکھکر لشکر سے چلا تھا اسی پہاڑ کے قریب پہونچا اور صورت ساحر کی بنا کر علامہ کے
سامنے آکر اُسکو ڈانٹا کہ او بیحیا تو کون ہی جو پرائی جورو بیٹی کو پکڑ لایا ہی بڑا دغاباز معلوم ہوتا ہی یہ کلمات
سُنکر علامہ نے پوچھا آپ کون ہین عمرو نے جواب دیا کہ یہ زمین شہنشاہ کی طرف سے میرے قبضے مین ہی
یہانکا مالک ہون علامہ گویا ہوا کہ بھائی خفا نہو مین شکیل اور خوبصورت اور بہار مہرمان شاہ
کو لایا ہون عمرو نے ہنسکر کہا بھائی مین نے تمکو پہچانا نہ تھا تمھاری زوجہ تو میری بھاوج ہی آؤ میرے
گھر چلو کھانا کھا کر چلے آنا علامہ نے عذر کیا بلجاجت کہا ای برادر پہلے ان گنہگارون کو قتل کر لین تو
چلین عمرو بولا کہ ذرا مین اس شکیل کو دیکھون کہ کیسا خوبصورت ہی جو دختر حیرت اسکے ساتھ خراب
ہی علامہ نے اپنے سحر مین خوب مسحور کر کے شکیل کو ہوشیار کر کے عمرو کو دکھلایا کیونکہ بوجہ آمد ساحران
اسنے ہر ایک کو بزور سحر نظر مردم سے پوشیدہ کر دیا تھا الحاصل عمرو نے جب اُسکو دیکھا کہا ای عزیز
لاؤ مین اسکا سر کاٹ لاؤن اور شکیل کا ہاتھ پکڑ کے الگ لایا اور کہنے لگا ہم چار کے باپ ہین بندرہ
ماؤن کے پیٹ سے پیدا ہوے ہین ہمین کچھ دو تو تمھین چھوڑ دین شکیل اس گفتگو سے حیران
ہوا کہ کوئی ایک مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی یہ بندرہ سے پیدا ہوے ہین شاید عمرو ہی یہ سمجھکر خوش
ہوکر بولا کہ پانچہزار روپیے دونگا مجھے چھوڑ دو عمرو یہ اقرار لیکر علامہ پاس آیا اور کہا بھائی وہ تو
خود مر رہا ہی مجکو رحم آتا ہی کیا اسکو قتل کروگے علامہ بولا کہ وہ مطیع شہنشاہ بھی تو نہین ہوتا عمرو نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا مین اُسکو سمجھاتا ہون اور پھر شکیل کے پاس آکر کہنے لگا شاید تم یہ بعد رہائی ندو تو مین کیا کرون اس سے بہتر ہی کہ خوبصورت کا زیور مجھے دید و شکیل کو یقین واثق ہوگیا کہ اب ضرور رہا ہوے یہ شخص بیشک عمرو ہی اور نہایت درجہ مسرور ہوکر جواب دہ ہوا کہ کہنا کیسا مین غلام ہون اور محبوبہ میری کنیز آپ کی ہی جایئے سارا زیور لے لیجیئے عمرو یہ سُنکر سمجھ گیا کہ اب یہ تجکو پہچان گیا غرض وہان سے پھر علامہ پاس آیا اور کہا بھائی تم سچ کہتے ہو یہ لوگ بڑے سرکش ہین مطیع نہین ہوتے اب انکو یون قتل کرون کہ پہاڑ کے نیچے سے پتھر اُٹھا لاؤ اور اُنکو بٹھا کر لگاؤ کہ سر اُنکے پھٹین اور تڑپ تڑپ کر جان دین علامہ نے کہا آپ انکے محافظ رہیے مین پتھر لاتا ہون یہ کہکر پہاڑ کے نیچے اُترا پتھر لے کر آتا تھا کہ عمرو نے زنبیل سے پتھر نکالکر بلندی سے اسطرح اسکے سر پر ڈھلکایا کہ سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے غلغلہ اسکے ہلاک ہونے کا بلند ہوا آگ پتھر برسنے لگے سب قیدی چھوٹے اور شکیل اپنی معشوقہ کو لیکر چلا مگر اُس پہاڑ پر ایک ساحر ظالم جادو سے کوہی رہتا تھا وہ غل سنکر دوڑا اور سحر سے پکڑ کر عمرو کو اُسنے گرفتار کیا اسوقت بہار نے ایک گولا فولادی مارا کہ ظالم کے سینے پر پڑا اور پشت کو توڑ گیا شور گیرودار اسکے مرنے سے بھی بلند ہوا اور لاشین اُن دونون کی ہوا کے بگولے مین لپٹ کر پاس افراسیاب کے چلین اور بہار سب کو لیے چلی تھین کہ حیرت مع چند ساحران نامی کے آکر پہونچی اور سد راہ ہوئی اس سے اور بہار سے رد و بدل سحر کی آغاز ہوئی تھی کہ مہرخ اور قران بھی آکر پہونچے اور لڑائی باہم شروع ہوئی بہار نے ہار اپنے گلے سے توڑ کر مارا کہ ٹھنڈی ہوا اور سامنے ایک چمن پر از گل و یاسمن شگفتہ و سرسبز نظر آیا ہر ایک ساحر ہمراہی حیرت پھولونکی خوشبو سے مست ہوا اور کیفیت بہار ترقی پذیر ہوئی

نظم

بس اُسی سبزہ زار مین اک باغ — باغ خلد برین کا چشم و چراغ
ظاہر رکھ دیا تھا باغ کا اسم — تھا وہ باطن مین باغ باغ طلسم
ثمر و برگ سے کوئی ڈالی — شاخ و ست سخی نہ تھی خالی
تھی گلون سے زمین بوقلمون — اک طرف میوہ ہائے گونا گون
میوے حد و شمار سے افزود — فصل و بے فصل کے سبھی موجود

حیرت بھی مست ہوکر جھومنے لگی اور تعریف گلون کی کرتی ہوئی اندر چمن کے گئی ایک پھول گلاب کا توڑ کر چاہتی ہی کہ سونگھے اسوقت ایک قمری اُڑتی ہوئی آئی اور اُسنے وہ پھول حیرت کے ہاتھ سے اپنے پنجے مین لے لیا اور منقار اُٹھا کر گویا ہوئی کہ اے ملکہ عالم آپ زوجہ بادشاہ طلسم ہوکر سحر مین بہار جادو کے مسحور ہوتی ہین خبردار اس چمن کے ہر ایک پھول کو بدتر از خار سمجھیے گا ورنہ وہ آسیب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صرصر حوادث روزگار سے پہونچے گا کہ پھر کبھی نظر نہ آئیگی شاخ درخت نئی مصیبت ڈالے گی زبان قمری سے یہ کلام سُنکر حیرت ہوشیار ہوگئی اور خیال کیا کہ اگر تو پھول سونگھ لیتی تو قیامت ہو جاتی غرضکہ اس چمن سے باہر بزور سحر نکلکر مقابل بہار ہوئی دو ایک سحر رد و بدل ہوئے تھے کہ اپنے مقام پر افراسیاب کو کچھ حیرت سے مشورے کی ضرورت ہوئی اُسنے ایک پنجۂ سحر بھیجا کہ جاکر حیرت کو اٹھا لائے پنجۂ آکر ہنگام جدال اسکو اٹھالے گیا اور سامنے افراسیاب کے لایا حیرت نے شہنشاہ کو تسلیم کی اور سارا ماجرا بیان کیا اور اس طرف مہرخ وغیرہ نے ہمراہیان حیرت کو نارنج و ترنج مارکر بزور سحر شکست دی کشتون کو ہلاک کیا جب کوئی روکنے والا نرہا اُسوقت سب کو لیکر مع عیارون کے اور ملکہ خوبصورت اور تشکیل وغیرہ کے داخل اپنے لشکر مین ہوئی بارگاہ مین تخت شاہی کو مزین فرمایا حکم رقص و سرود دیا ہنگامۂ عشرت گرم ہوا پیالہ شراب کا گردش مین آیا لیکن یہان افراسیاب نے حیرت سے کہا کہ مین نے تمکو اس لیے بلایا ہے کہ میرا قصد ہے اس ہنگامہ کی خبر جو طلسم مین غلغلہ پڑا ہوا ہے خدمت بنیرۂ سامری مین کردن کس لیے کہ کل کو جو زیادہ کچھ فتور یہان پڑے تو بنیرۂ خداوند فرماوین گے کہ ہمسے کیون نہ اطلاع کی اس لحاظ سے اب کہلا بھیجنا چاہیے یقین ہے کہ وہ وہین سے بیٹھے بیٹھے سب باغیون کو غارت کردینگے حیرت نے کہا اے شہنشاہ بنیرہ خداوند داؤد جادو ایسے نہین ہین کہ آپ سرا سری اُنسے کہلا بھیجیے چاہیے کہ ہزارہا روپیے نذر بھینٹ وغیرہ کے لیے لے کر آپ خود تشریف لیجایئے اور کئی روز وہان رہکر ملاقات اُنسے کیجیے جب کہین عرض حال کی نوبت پہونچے گی اور اگر کسی کو بھیجیے گا اُسکو زیارت بھی نصیب نہوگی اسوجہ سے بہتر ہے اُنکے بھائی جو کنیز سے پیدا ہین مصور جادو اُنکو نامہ لکھکر یہان بلایئے کہ اُنکی بھی قضا کسی کے ہاتھ سے نہین ہے وہ سب عیارون کو گرفتار کردینگے اور وہ بھی بنیرۂ سامری ہین اتنا فرق ہے کہ وہ کنیز سے ہین اور داؤد زوجۂ فرزند سامری سے القصہ ایک نامہ مشعر بہ حالات آشوب طلسم و منحرف ہونا مہرخ وغیرہ کا اور عیارون کا فساد کرنا لکھکر پاس مصور جادو کے روانہ کیا اور خواہش مدد کرنے کی ظاہر کی اور نامے کے ہمراہ بہت کچھ تحفہ و ہدیہ بھی بھیجا جب یہ نامہ مصور کو پہونچا حال بادشاہ طلسم پر بہت افسوس اُسنے کیا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ تیار ہوین بہر اعانت افراسیاب جاؤنگا یہ حکم سُنکر بیٹا اُسکا شکل کش جادو عرض پیرا ہوا کہ اس ریاست پر مجھکو روانہ فرمایئے کہ جاکر فتح کرون اور سحر آزمائی کرکے حوصلہ دل کا نکالون ابھی حضور کا جانا ایسے مقام پر جہان چند نفر بے حقیقت مجتمع ہون اچھا نہین مصور نے بعد انکار بسیار التماس اسکا پذیرا فرمایا اور با جمعیت بیشمار فوج ساحران غدار سے روانہ کیا اور افراسیاب کو تحریر کیا کہ تمھاری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مدد کے واسطے اپنے فرزند کو اس طرف بھیجا ہی وہ اوّل لشکر باغیان کو جاکر غارت کریگا بعد اسکے حضور مین حاضر ہوگا یہ لکھکر تو افراسیاب کو بھیجا اور شکل کش سے کہا کہ پہلے تم لشکر حیرت کے قریب جاکر مقابلہ مہرخ سے کرکے جب سب کو گرفتار کر لینا اسوقت شہنشاہ طلسم سے ملاقات کرنا اور نشیب و فراز جنگ کے اور سامان سحر سازی کرنے کے لیے پند و نصائح بہت کچھ کرکے روانہ کیا کہ بمصداق نظم

سپاہے بہ ہمراہ او کرد و گفت — کہ ای طاق در رزم و اقبال جفت
زمہرخ و ہمراہیانم زجان — سپہ برکش و از غمم وارہان
عمرو را اگر زندہ بردار کن — گل چشم اعدا پراز خار کن
سر شیر جنگی گر آری برم — نہم منت تاج زر بر سرم
دہم برتری بر دلیران ترا — پلنگے سزد جنگ شیران ترا
بحکمش بہ زین دیو آدم ربا — برآمد چہ برکوہ قاف اژدہا
ببالا و پہنائے او کس نبود — پس از زین عنق زیر چرخ کبود
بجنبید لشکر بلرزید دشت — نہان آسمان شد ہوا تیرہ گشت

یہ لشکر اس طرف سے روانہ ہوا اور نامہ پہلے افراسیاب کو پہونچا اُسنے حیرت کو سمت لشکر روانہ کیا اور کہدیا شکل کش کی تعظیم کرنا اور بمعیت اسکے حریف کے مقابل ہونا حیرت اپنے لشکر مین آکر منتظر ہوئی کہ فرزند مصور بعد قطع منازل و مراحل قریب لشکر پہونچا حیرت استقبال کرکے بارگاہ مین لائی لشکر کو اسکے مقیم کرایا سامان دعوت مہیا کیا آمد شکل کش کی خبر طائران پرندسنے مہرخ کو پہونچائی اُسنے کہا اگر مصور خود آتا مقام بڑے اندیشے کا تھا لیکن اس چھوکرے سے ڈرنا کیا ہی خدا ہمارا قادر و توانا ہی یہ کہکر مشغول کارسازی جنگ ہوئی ادھر بارگاہ مین حیرت کے دن بھر ہنگامۂ خاطر و مدارات گرم رہا جسوقت کہ مصور قدرت نے صفر زرین فلک کو منقش بہ نقش ثوابت و سیارگان فرمایا اور برقع دہر سے چہرۂ روشن مہر منیر پوشیدہ ہوا بیات

زمان شب تیرہ نزدیک شد — بہ چشم یلان دہر تاریک شد
شدہ جامۂ چرخ نیلی سیاہ — کمر بستہ برکینہ خواہی سپاہ

دونون لشکروں میں طبل جنگ بجا اور درستی اسباب حرب مین ہر ایک بہادر مصروف اور مہرخ و بہار نے سحر کا قلم بناکے تصویرین اپنی اور سرداران لشکر اپنے کی بناکر اپنی بیرون کے سپرد کین ادھر شکل کش نے اس امر کا وعدہ لیا کہ صبح کو تصویرین ہم لوگون کی بناکر سحر کی مقراض تیار کرکے کاٹے گا

پس جو اعضا وہ تصویر کا کاٹے گا وہی عضو ہمارا بھی کٹ جائیگا لہذا تم محافظ رہنا کہ سحر اُسکا ہمپر تاثیر نہ کرے اور کوئی عضو ہمارا بیکار نہو یہ تو اس کام مین مشغول ہین اور کل لشکر مین سحر کی تیاری رہی ہتھیار درست وصیقل ہونے لگے ادھر شکل کش نے تنبیہ سحر کی تیاری کی اور تصویرین حریف کے لشکریون کی بنائین اگیار کرکے پوجے اور پاٹ سے فراغت کی اور لشکر کی بھی اسکے یہی کیفیت رات بھر رہی آخر وہ زمانہ آیا مقراض گردش دہر نے پردۂ شب کو قطع کیا اور گریبان سحر کو چاک کرکے لباس نورانی آفتاب کو پہنایا

نظم

برآمد شہنشاہ مشرق دیار	نشان ظفر شد ازو آشکار
کشیدند صف از یمین و یسار	ہمہ حلقہ در گوش چون زلف یار
ز اسلامیان پیر و برنا ہمہ	چو شیران نمودند عزم رمہ
رسید آن زمان شکل کش روسیاہ	بخون دید لب تشنہ جنگی سپاہ
برافراخت بازوے خون ریختن	کہ مثلش نشد بد فتنہ انگیختن
جو آگہ شدہ مہرخ از عزم او	بیاراست لشکر پے رزم او
جہان تیرہ شد روز حشر آشکار	بلرزید خورشید سیماب وار

صدائے نعرۂ جنگی سے شور قیامت برپا تھا ساحرون کی نیرنگ سازی سے غلغلہ ایسا بلند تھا کہ گوش فلک کر ہوگیا تھا بعد صفوف آرائی جانبین کے اور میدان قتال صاف ہونے کے نقیب نکلے اور تعریف شجاعان جانبین کی شجاعت کی سُناکر دل بہادرون کا بڑھانے لگے اگلے معرکے جواہر شمشیر زبان چمکاکر دکھانے لگے بہادرون کے دل مین اُمنگ آئی نوبت جدال و جنگ آئی شکل کش اپنا اژدر سحر بڑھاکر میدان مین آیا اور بعد عربدہ سازی و شعبدہ پردازی جادوگری دکھانے کے للکارا کہ اے فرقہ نمک حرامان دیکھو تو تمھین کس طرح ہلاک کرتا ہون آغشتہ بخون و خاک کرتا ہون اسوقت مہرخ تخت اپنا بڑھاکر اسکے سامنے آئی اور پکاری کہ او چھوکرے کیا بکتا ہی کوئی دم مین بحسرت ارمان دنیا سے جائیگا شکل کش کو غصہ آیا اور مہرخ کی صورت کا ایسا ایک پتلا اپنی سحر کی جھولی سے نکالکر پھینکا اور پکارا کہ اے شامہ بحکم سامری مہرخ کو پکڑلا وہ پتلا چلا ادھر سے مہرخ کودی اور اُسنے آکر پتلے کے ہاتھ پر سحر پڑھکر اُٹھالیا اور کہنے لگی افسوس ہی کہ اس پتلے کی ساری صورت اور ہاتھ اور پانون شکل کش نے ایسے بنائے ہین مگر سر نہین ہی تو وہ مین بناکر لگائے دیتی ہون اس کلام سے وہ پتلا بصورت شکل کش ہوگیا اور طرف اسی کے واسطے اسکے گرفتار کرنے کے چلا اُسنے پھر سحر پڑھکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُٹھا کر جھولی مین ڈال لیا ادھر مہرخ پھر سحر کرنے لگی اور وہ رد کرتا جاتا تھا اور کاغذ نکال کر سحر کے قلم سے تصویر مہرخ کی کھینچتا جاتا تھا یہ تو اس کام مین اور مقابلہ مہرخ مین سرگرم تھا اور جانتا تھا کہ جب اسکو گرفتار یا قتل کر لونگا اسوقت دوسرا شخص میرے مقابلے کو آئیگا از بسکہ نا تجربہ کار تھا اسکو غافل دیکھکر رعد جادو پانون مار کر اپنے صف لشکر مین غرق زمین ہوا اور ہان اسکی برق محشر اپنے فرزند کے ارادے پر مطلع ہوکر بزور سحر اڑ گئی اشکل کش غافل کھڑا رد و بدل سحر کی کر رہا تھا کہ رعد نے اسکے پہلو پر زمین سے نکلکر بڑے زور سے چیخ ماری کہ یہ بیہوش ہوکر اژدر سے زمین پر گرا افسران فوج اسکے اٹھانے چلے تھے کہ برق محشر چمک کر اسپر گری اور اسکے جسم کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی زمین مین اتر گئی العیاذ باللہ شکل کش کا کام تمام ہوا ہیدا ہاے مہیب رعد آسا آنے لگین کہ مارا مجھے نام میرا شکل کش جادو تھا پھر تو مہرخ کی بن آئی گولا فولادی پکڑ کر آگے بڑھی اور اس طرف سے شکل کش کی فوج بھی اپنے آلک کو مردہ دیکھکر روتی پیٹتی گریبان چاک بغضب تمام براے انتقام آکر دوچار ہوئی جانبین سے سحر ہونے لگا کسی نے ایسا اپنا سحر بھیجا کہ شخص مقابل خون تھوکنے لگا کسی نے ایسا جادو کیا کہ حریف از خود تڑپ کر ہلاک ہوا بعض کے سحر سے ماران سیاہ نکلے کتنون نے عقرب زہر آلودہ ظاہر کیے ابرہاے مختلف رنگ برردے ہوا آتے تھے آگ پانی ساتھ برساتے تھے سراسر جگہ برستے تھے اور جسم دریاے خون مین تیرتے پھرتے تھے ایک معرکۂ عظیم برپا تھا ہر طرف لوہا برستا تھا جب سحر آزمائی سے سیر ہوئے ترسول بنسول لیکر باہم ایک سے دوسرا لڑنے لگا شمشیر زنی آغاز ہوئی وہ زمین ایک دم سرزمین جنگ بنی نظم

روان خون شد از جوہر تیغہا بعینہ چو آب از رگ میغہا
زخون شد زمین چون عقیق یمن زہے نامداران شمشیر زن
زمرکب بہر جا کہ راکب فتاد بضرب سم بادپا شد بباد

الحاصل فوج نے شکل کش کی لاش بڑی تلاش سے حاصل کرکے راہ ہزیمت اختیار کی اور حیرت جو تماشا جنگ کا اپنی فوج کے ساتھ کھڑی دیکھ رہی تھی اسنے چاہا کہ جاکر مقابلہ کرے لیکن سمجھی کہ لڑائی بگڑ گئی آخر طبل امان بجواکر پھر گئی اس طرف مہرخ بفتح و فیروزی داخل بارگاہ ہوئی اور حمام کرکے تخت شاہی پر جلوس کیا دربار سرداران عالی تبار سے معمور ہوا ناچ ہونے لگا ہر ایک مسرور ہوا اور فوج ہزیمت خوردہ پاس افراسیاب کے گئی اور لاش شکل کش کی سامنے ڈال دی افراسیاب نہایت پریشان ہوا اور کہنے لگا کہ افسوس مصور جادو کا ایک ہی فرزند تھا جو کام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا مجکو اُسنے کمال شرمندگی ہے آخر لاش کو جلوا دیا اور بزور سحر ایک پتلا بصورت شکل کش بنایا اور اسکے قالب مین ایک بیر ٹھایا جس سے وہ پتلا زندہ ہوگیا اُسکو ہمراہ فوج باقی ماندہ کے اسی جاہ و حشم سے پاس مصور کے روانہ کیا اور نامہ لکھا کہ ای بنیرہ سامری فرزند تمھارا بڑی شجاعت کر کے خدمت سامری مین گیا یعنے مارا گیا مین نے اسکی صورت کا پتلا تمھارے پاس بھیجا ہے چالیس روز یہ زندہ رہے گا تم اسکو اچھی طرح پیار کر لو اور اپنے دلکو تسکین دے لو غرض کہ فوج نامہ لیکر ہمراہ اس پتلے کے روانہ ہوئی اور ادھر افراسیاب فکر مین ہوا کہ قاتل شکل کش کو بھی گرفتار کر کے پاس مصور کے بھیجدون کہ وہ اُسکو قتل کر کے بدلا اپنے فرزند کا لین حاصل کلام صرصر شمشیر زن کو طلب کر کے حکم دیا کہ رعد جادو کو گرفتار کر لائے صرصر نے عرض کیا کہ ابھی لائی یہ کہکر با نہاے عیاری سے درست ہوکر روانہ ہوئی اور صورت اپنی تبدیل کر کے داخل لشکر مہرخ ہوئی اور گھات مین لگی تھی کہ ایک کنیز کسی کام کو نکلی صرصر اُسکے ساتھ ہوئی اور ایک مقام پر تنہائی پاکر بیضۂ بیہوشی لگا کر اُسکو بیہوش کر کے اسکی ایسی صورت اپنی بنائی اور وہان بارگاہ مین آکر سر پر رعد کے مگس رانی کرنے لگی ناگاہ عمرو کی نظر صرصر پر پڑی دیکھتے ہی اسنے پہچانا اور اپنے مقام پر سے اُٹھا کہ دھوکا دیکر پکڑ لون لیکن صرصر بھی سمجھ گئی کہ عمرو نے تجھے پہچان لیا جست کر کے بھاگی عمرو نے پکار کر کے کہا کہ لونڈی جاتی کہان ہے صرصر نے جواب دیا کہ او غلام کچھ شامت آئی ہے تیرے باپ کو بھی لونڈی میسر تھی عمرو پیچھے اسکے دوڑا مگر وہ نکل گئی ادھر مہرخ نے پوچھا کہ یہ کون گستاخ تھا جو خواجہ کو اس طرح کہ گیا عمرو نے جواب دیا کہ صرصر بہر گرفتاری رعد جادو آئی ہے غفلت دیکر لیجائیگی ہوشیار رہنا چاہیے غرض اب سب جگہ طریق حزم و احتیاط جاری ہوا جبکہ دربار مہرخ نے برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے لیکن مہرخ اپنے خیمے مین بخوف عیاری بیدار رہی اور بہار بھی ہوشیار تھی کہ صرصر فرصت پاکر شکل اپنی برق محشر کی بنا کر آئی اور خیمے کے قریب رعد جادو کے پہونچکر نگہبانون سے کہا تم سب غافل ہو مین خود اپنے فرزند کی حفاظت کرونگی یہ کہکر اندر خیمے کے گئی اور رعد کو بیہوش حالت خواب مین کر کے بسبب ہوشیاری و احتیاط سرداران پشتارہ تو نہ باندھ سکی یونہین کاندھے پر لاد کر لے چلی نگہبانون نے جو دیکھا غل کیا سارے لشکر مین لینا لینا کی صدا بلند ہوئی عمرو بھی غلغلہ سنکر دوڑا اور سمجھا کہ صحرا کی طرف گئی ہوگی آگے جا کر روکون یہ سوچکر اُسی سمت چلا لیکن یہ ہنگامہ صرصر نے جو دیکھا خیال کیا کہ سب آگے جاتے ہین تو مین ٹھہر جاؤں ایک خیمے کی آڑ مین بیٹھ رہی جب سب آگے نکل گئے اُسنے رعد کا پشتارہ باندھا اور لیکر روانہ ہوئی جب قریب صحرا کے پہونچی عمرو اس طرف سے آتا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسنے رو کا صرصر نے زفیل عیاری بجائی کہ صبا رفتار صدا سنکر دوڑی آئی اسوقت عمرو نے بیضۂ بیہوشی بچالاکی لگاکے صبا رفتار کو بیہوش کر دیا اس عرصہ مین برق فرنگی یہان آگیا اور صرصر کو گھیرا اسنے بھی اس چالاکی سے بیضہ مارا کہ برق کو بیہوش کر دیا اور عمرو سے لڑنا آغاز کیا اور پیچھے ہٹتے ہٹتے دور جاکر بھاگی قضارا ادھر سے قران آتا تھا صرصر کو جاتے دیکھکر بغدہ تان کر دوڑا چاہتا تھا کہ بغدہ سر پر لگائے کہ عمرو جو پیچھے آتا تھا پکارا کہ ہان ہان کیا کرتا ہی خبردار یہ میری معشوقہ ہی اپنی اُستانی کو بھول گیا قران نے ہاتھ روکا صرصر پشتارہ پھینک کر بھاگی کہ عیارون نے گھیر لیا اگر رعد کو نہ چھوڑ جائیگی تو یقین ہی خود گرفتار ہو جائے غرض کہ یہ تو بھاگ کر ادر سمت گئی اور قران نے رعد کو ہوشیار کیا ادھر برق اور صبا رفتار بھی ہوشیار ہو کر اپنی اپنی طرف راہی ہوئے عمرو اور قران لشکر مین رعد کو لائے اور کہا اب بہت ہوشیار رہنا الحاصل سب آرام گزین تھے کہ صرصر پھر بہ شکل مبدل داخل لشکر ہوئی اور ایک کلوارن کی ایسی صورت اپنی بنائی کہ ٹیکا ماتھے پر لگا ہوا سرمہ آنکھون مین گھلا ہوا مسی اور پان سے لب لعلین آراستہ ناک مین حلقہ نتھ کا پڑا لونٹ بچھوے پاؤن مین پہنے لہنگا سنجاف دار زیب بدن کیے دوپٹہ کی گاتی باندھے سبوچۂ شراب کمر پر اُٹھائے ہاتھ مین بوتل لیے بصد انداز و ناز چلی کہ

نظم

موے زلف اسکے کیون نہون خمدار
دختر نیک اختر خوبی

تھی وہ معشوق آتشین رخسار
آفتاب سپہر محبوبی

غرض با این حسن و ادا قریب بارگاہ رعد پہونچی پہرے پر سپاہی او رافسر جو تھے اُنھون نے اسکو دیکھکر پکارا کہ بی کلوارن تھوڑی شراب ہمین دیتی جاؤ صرصر نے سبوچہ شراب سامنے لاکر رکھا اور اپنے جمال پری تمثال کو بھی دکھایا ہر ایک اسیر شیفتہ ہوا اور کہا تمھین ایک ایک جام ہم سب کو پلاؤ کہ ساقی خوش ادا کے ہاتھ سے پینا کیفیت زیادہ دکھاتا ہی صرصر نے ہر ایک کو جام مے پلایا وہ شراب بیہوشی آمیز تھی سب بیہوش ہو گئے صرصر نے بارگاہ کا سراچہ چاک کر کے ایک مٹھی پروانے ساختہ دواے بیہوشی اندر بارگاہ کے پھینکے کہ شمعہاے مومی و کافوری پر جاکر گرے اور دھوان انکا دماغ مین خدمتگارون کے پہونچا اور بیہوش ہوے صرصر نے جھانک کر دیکھا جب سب کو بیہوش پایا آپ لوٹ لگا کر اندر آئی اور رعد کے پلنگ پاس بیٹھ کر گفچہ مین بیہوشی رکھکر اسکے دماغ مین پھونکی اور بیہوش کر کے پشتارہ باندھ کر بیچلی دربان وغیرہ تو بیہوش تھے غل کون کرتا صاف لیکر نکل گئی اور پاس شہنشاہ افراسیاب کے لائی اُسنے حکم دیا کہ اے صرصر اسکو بجنسہ پاس مقتور کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہونچادے صرصر تیتارہ رعد کا لیکر شہر ارژنگ کی طرف چلی مگر اب وہان کا حال سُنیے کہ جب ہمشبیہ شکل کش یعنے پتلا مع نامہ فرستادۂ افراسیاب پاس مصوّر کے پہونچا اور جسوقت کہ اُسے معلوم ہوا کہ میرا فرزند مارا گیا عجیب طرح کا شور نوحۂ و شیون برپا کیا ارکان سلطنت قلم کش جادو اور بہزاد اور نقاش جادو اور مانی جادو وغیرہ سب سیاہ پوش ہوے اور شکل کش کی ماں ملکہ صورت نگار جادو فرزند کے مرگ کی خبر سنکر بیہوش ہوکر گری اور جب ہوش مین آئی گریبان چاک کرکے پکاری کہ ای فرزند تم میری نظر سے پنہان ہو گئے افسوس

نظم

جب ترا دھیان مجکو آتا ہی	دل بیتاب تڑپا جاتا ہی
لے گئی ہی اجل کدھر تجکو	کھا گئی کون سی نظر تجکو
نالۂ دردناک کرتی تھی	اور گریبان کو چاک کرتی تھی
ساتھ جتنے تھے اسکے خویش وتبار	رو رہے تھے بسان ابر بہار

بعد گریۂ و بکا اس پتلے کو خوب سا پیار کیا اور اپنی آغوش محبت مین بٹھایا گلے سے لگایا پھر افراسیاب کو تحریر کیا کہ اس پتلے کو ہمنے پیار کر لیا خوب جی بھر کر فرزند کا دیدار دیکھا اب اسکو آپ ہی رکھیے ہم یہان سے بھیجتے ہین اور فوج لیکر بے انتقام حریف کو برباد کرنے آتے ہین اس مضمون کے ہمراہ پتلے کو بھی روانہ کیا اسکے جانے کے بعد ملکہ صورت نگار زوجہ مصور نے اپنی کنیزون کو درستی سامان سفر کا حکم دیا بعد دو ایک روز کے خیمہ ڈیرا لدوا کر مع کئی لاکھ فوج قاہرہ کے سمت لشکر حیرت چلی اسکی ایک دختر ملکہ الماس پریچہرہ نام ہی جب وہ ماں کے جانے پر مطلع ہوئی خدمت مین آکر ضد کرنے لگی کہ مین بھی ساتھ چلونگی اور اپنے بھائی کے قاتل کو مارونگی مادر نے ہرچند سمجھایا کہ تم ای فرزند سحر نہین جانتی ہو ابھی کم سن ہو گھر مین کھیلو وہان جنگ و جدل ہی نہ جاؤ مگر الماس نے نہ مانا ناچار اسنے ساتھ لیا اور بڑے عظم و شان سے روانہ ہوئی مصوّر نے زوجہ کو جاتے دیکھ کے کارسازی خود بھی لشکر کی فرمائی سلطنت اپنی ایک مشیر کے سپرد کر کے بعد جانے صورت نگار کے لشکر حیرت کی راہ لی مگر اول زوجہ اُسکی جو روانہ ہوئی تھی قریب لشکر حیرت پہونچی کہ وہان سے اگر منزل بھر اور چلے تو لشکر مین حیرت کے پہونچے اسنے وہان بارگاہ استادہ کرائی اور کہا کل آپ یہان سے کوچ کرونگی ساری فوج صحرا اور کوہستان مین اُتری کڑھاؤ چڑھ گئے پکوان پکنے لگے بارگاہ مین ناچ ہونے لگا عیش و نشاط مین ہر شخص مصروف ہوا اُسوقت اتفاقاً صرصر جو رعد کو لیکر چلی تھی اُس صحرا مین پہونچکر اسنے لشکر کثیر اترا دیکھا اور بارگاہ استادہ پائی

ایک لشکری سے حقیقت دریافت کی کہ مالک اس لشکر کا کون ہے اسنے کہا صورت نگار مادر
شکل کش لڑنے جاتی ہین صرصر یہ سُنکر بہت خوش ہوئی کہ مجھے اتنی دور نہ جانا پڑا اب رعد کو اسکے
سپرد کرکے پھر جاؤن یہ سوچکر اندر بارگاہ کے قدم زن ہوئی ملازمون نے روکا کہ کہان جاؤگی
ٹھہرو اُسنے کہا جاکر اطلاع کرو صرصر شمشیر زن آئی ہے وہ لوگ گئے اور صورت نگار سے
اطلاع کی اُسنے صرصر کو روبرو بلوایا صرصر نے جاکر دیکھا کہ تخت شاہی پر صورت نگار بیٹھی ہے ہزارہا
ساحر اور جادوگرنیان گرد و پیش زیب دہ کرسی و دنگل ہین جلسۂ طرب جمع ہے صرصر آداب بجالائی
پشتارہ سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ گنہگار رعد کو لائی ہون یہ حاضر ہے صورت نگار بہت خوش
ہوئی اور صرصر کو بہت بھاری خلعت دیا مقام عزت پر بٹھایا تعظیم و تواضع کرکے رخصت کیا اور
حکم دیا کہ ملکہ الماس پری چہرہ کو بلاؤ کہ آکر اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کرین کس لیے کہ وہ اسی لیے ساتھ
آئی ہین لوگ بنا بر حکم بلانے گئے الماس پری چہرہ اس صحرا مین سیر سبزہ زار کر رہی تھی سات سو
انیسین جلیسین ساحرہ ساتھ تھین کہ خبر طلب سحر نے اپنی مادر کی سُنکر بڑی آرائش و زیبایش کرکے
مان کے پاس آئی صورت نگار نے بیٹی کا حسن و جمال دیکھکر اپنی ایڑی دیکھی اور اُٹھکر بلائین لیکر
پاس اپنے بٹھایا پھر قید سحر نہا کر رعد کو ہوشیار کرایا سامنے بلوایا عتاب و خطاب کرنے لگی مگر
الماس پری چہرہ نے دیکھا کہ ایک نوجوان بیس بائیس برس کا سن و سال نہایت حسین و
جمیل قید پہنے سامنے کھڑا ہے چہرہ اُسکا مانند ماہتاب ہے چتی بھوین اور بھرے بھرے ڈنڈ بھری
بھری بازو کی مچھلیان ہین آثار شجاعت و مروت چہرے سے ظاہر ہین خلق و ہمت سے
سب ماہر ہین کہ **ابیات**

قامت تھا کہ سرو بوستان تھا
وہ سرو کہ فاختہ ہو شیدا
تھے صورت دام موے پیچان
مسجد مین بنی ہوئی تھی محراب
سرخی کے جو ڈورے آنکھ مین تھے
چلمن در چشم یار پر تھی
وہ پتلے اس کے خوشنما لب
لب کھلتے تو کھلتا حسن کا راز

موزونی مین فرد بیگمان تھا
پیشانی کا بل بلاے دل تھا
تل دانہ تھا بہر طائر جان
وہ آنکھ کہ عین نور یزدان
نیرنگ فلک پہ تھے قمر کے
رخسارون کا وصف کیا بیان ہو
تھے جام مے صفا لبالب
نادر تھی صراحی دار گردن

وہ قد کہ قیامت اُس سے پیدا
سونا تھا کسوٹی پر کہ تل تھا
ابرو مین نہ خم تھا بہر آداب
تھی سرمۂ طور سے فروزان
پلکون پہ نثار ہر نظر تھی
دو ماہون کا سامنا کہان ہے
خندہ تھا کہ تھا تبسم ناز
گردون سے تھی با وقار گردن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ ساعد و دست و بازو و پا
دنیا مین نہ تھا نظیر اسکا
سرمایۂ دلبری تھا بیشک
القصہ وہ سر سے لیکے پا تک

الماس پری چہرہ اسکی صورت دیکھتے ہی ہزار جان سے فریفتہ اور جانثار ہوئی اور کمند گیسو مین گرفتار ہوکر بیقرار ہوئی ہونٹھ چابنے لگی حسرت سے منھ تاکنے لگی جی بیتاب ہوا تاب و تحمل کا یارا نہ رہا ولولۂ عشق سے جوش جنون طاری سرگرم اشکباری ہوئی کہ بمقتضاے

نظم

درپردہ لگا وہ عشق کا تیر
تڑپی سرِ خاک مثل نخچیر
ٹوٹا کوہِ ملال سر پر
آنکھون مین لیلی سی کی تصویر
جی رہ گیا بس ترس ترس کے
بڑھنے لگے حوصلے ہوس کے
آتش پہ نہ ٹھہرے جیسے سیماب
قابو نہ رہا دل و جگر پر
دل دادہ ہوئی اسی کی دلگیر
دل پہلو مین اسطرح تھا بیتاب

آخر وہ ماہ جبین کچھ انجام کار سوچکر کہ دیوانی تیرا بھی کدھر خیال ہی تو کہان اور یہ کہان ہمکنار ہونا اس سے امر محال ہی اس دھیان مین دل بھر آیا رونے لگی اسکی مادر نے گلے سے لگایا اور سمجھی کہ افسوس بھائی کے قاتل کو دیکھ کر یہ اپنے برادر کو یاد کرکے اشک ریزان ہی سمجھانے لگی کہ بیٹی بھائی تیرا رونے سے جی نہ اٹھیگا مفت مین فرط الم سے دل تیرا خون ہوگا ملکہ کے رونے پر سب اسی طرف متوجہ ہوے کوئی بلائین لینے لگا کوئی نثار ہوتا تھا کوئی تسکین دیتا تھا غرضکہ ایک ہنگامہ ہوگیا اسوقت رعد یا تو اپنی گرفتاری سے منفعل سر در گریبان گردن جھکائے سامنے کھڑا تھا یا باتین سنکر آنکھ اٹھاکر جو دیکھا اس غارت گر جان و ایمان یعنی ملکہ الماس پریچہرہ سے دوچار ہو شہباز نگاہ کا شکار ہوا عجب صورت طلعت جہان آرا اسکی دیکھی کہ یہ معلوم دیتا تھا کہ زلف سیاہ اسکی غیرت دہ شب تار ہی رخسار تابان پر تصدق آفتاب نصف النہار ہی لب نازک برگ سمن کو شرماتا ہی سرخی لب پر لعل بدخشان کا دل خون ہوا جاتا ہی غم مین اپنے بھائی کے سیاہ پوش ہی نہین چشمۂ خضر ظلمت مین روپوش ہی غمزہ و نازہ خوبان اسکی ایک ایک آن و ادا پر نثار ہین طرحدار دہر اسکے فرمان بردار ہین کہ

ابیات

ماہ رو مہ جبین و در در گوش
صاحب حسن اور مرصع پوش
اُس پری کا وہ عارضِ پرنور
آرسی مین نہ پائے عارض حور
عضو مین سرکشیدہ ہی بینی
جسنے اسکو سکھائی خود بینی
بسکہ یون اسکی ابروئے خم ہی
فی الحقیقت کہ جان عالم ہی
گل ہی گوش آنکھ ہی اگر نرگس
اس طرف گل ہی اسطرف نرگس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لب و دندان ہے اسکے لعل و گہر | ہین چھپے کان بحر مین جاکر
دم خندہ جو آشکارہ ہوے | موتی اُن دانتون پر نثار ہوے
اسکے سیب زقن کا وصف ہوگیا | ید قدرت کا ہی ترنج طلا
صبح صادق بیاض گردن ہی | اختر صبح خال روشن ہو
کون اس ہاتھ کے مقابل ہو | ایسی گردن مین جو حمائل ہو
ہی حنا خون عاشقان جہان | پنجہ ہی رشک پنجۂ مرجان
کیا بیان ہو صفائی سینہ | ہی شکم صاف مثل آئینہ
سینہ پر دو ترنج پستان ہین | یا یہ دو سیب باغ رضوان ہین
جسم مین ہی مگر سیہ پوشاک | ہی عزادار اور بہت غمناک
صاف رخت سیاہ سے پیدا | ہی سیہ پوش کعبۂ دلہا
دیکھ کر رعد اُسکا روے نگار | ہوگیا مثل تیر خوردہ شکار
محو یاد اسکے تھے جوان و پیر | یا ہوا آپ صورت تصویر
آئینۂ حسن دیکھ دیکھ بلند | دل مین اپنے کیا بہت سا پسند
ہوگیا شکل دیکھ نورانی | مثل آئینہ صرف حیرانی
لگا کہنے اگر نصیب ہون یار | ایسا معشوق ہی مجھے درکار
شرف اندوز ہون جو اک باری | جان و دل سے کرون پرستاری
دل مین یہ سوچ سوچکر گفتار | چپ رہا اپنے دلمین پھر وہ زار

مگر صورت نگار نے جلاد کو بلوایا اور اس بیکس کو قتل کرنا چاہا اُسوقت بقدرت کردگار نامہ مصور آیا کہ اے ملکہ صورت نگار ہمنے سُنا ہی کہ رعد گرفتار ہوکر آیا ہی لہذا اسکو یہان قتل نکرنا لشکر حیرت قریب ہی وہان لیجاؤ ہم بھی آتے ہین سب باغیون کو دکھاکر اسکو دار پر کھنچین گے اور جو اسکی مدد کو آئیگا اُسے بھی سزا دینگے صورت نگار اس مضمون سے جب آگاہ ہوئی جلاد کو قتل رعد سے روکا اور ایک اپنے ملازم فولاد آہن ربا سے جادو کو حکم دیا کہ رعد کو آج کے دن قید رکھے فولاد اُسے لیکر ایک درہ کوہ مین آیا اور رعد کو اپنے سحر کی ہتھکڑیان اور بیڑیان پنہاکر وہان بٹھایا آپ باہر آکر سحر پڑھا کہ اس درۂ کوہ کے گرد حصار آتش کا ہوگیا اور دھوان ایسا بلند ہوا کہ وہ مقام بالکل پوشیدہ ہوا اُسی جگہ پر حصار سے ہٹ کر خیمہ استادہ کرکے فولاد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پھر نگہبانی مع رفقا ملازم اپنے کے بیٹھا مگر جب بارگاہ سے رعد کو قید کرکے لیگئے ملکہ الماس پریچہرہ صورت دلدار یاد کرکے بیتاب ہوئی اور بعد کچھ لمحہ کے مان سے رخصت چاہی کہ مین بھی اپنی بارگاہ مین جا کر آرام کرون اس نے اجازت دی اسنے سواری طلب کی تختخانہ حاضر ہوا جلوس سواری کا موجود ہوگیا یہ سوار ہوکر چلی برابر تختخانہ کے میان عشرت خواجہ سرا گھوڑے پر انتظام کرتا جاتا تھا یہان تو یہ حال ہی لیکن لشکر عمرو مین جب ملازم رعد کے ہوشیار ہوے اور اپنے مالک کو نپایا جاکر مہرخ سے بیان کیا کہ کوئی رعد کو پکڑ لے گیا برق مخشر مادر رعد بیقرار ہوکر گریان ہوئی اور نہایت بیتابیان کرنے لگی عمرو نے تسکین دی اور کہا صبر کر اسی فکر مین پھرتا تھی وہی لے گئی ہوگی مین جاکر چھڑائے لاتا ہون تم کچھ غم نہ کرو یہ کہکر روانہ ہوا راہ مین برق فرنگی ملا اس سے بھی سارا حال کہا برق بھی چلا اور ڈھونڈھتا ہوا قریب لشکر صورت نگار پہونچا لشکر اُترے دیکھکر صورت اپنی تبدیل کرکے ہر طرف پھرنے لگا نہ اُسنے رعد کو درہ کوہ مین قید کرنے لیجاتے دیکھا اسوقت عیاری سوچنے لگا کہ کسی طرح سے اسکو رہا کرنا چاہیے اسی فکر مین تھا کہ سواری کا جلوس نظر آیا یہ بھی اسی کیا تھ ہوا اور ایک آدھ سے حال دریافت کیا کہ سواری کس کی ہی ظاہر ہوا کہ ملکہ الماس پری چہرہ دختر مصور جاتی ہی برق اسی فکر مین ساتھ ہولیا کہ بن پڑے تو اسکو پکڑ لے جاؤن اسی اندیشہ مین اسنے دیکھا کہ میان عشرت خواجہ سرا کا نوکر گڑگڑی ایک جگہ ٹھہر کر بھر رہا ہی برق اسکے پاس آیا اور پکارا ارے میان ذرا ادھر دیکھنا اسنے منھ اُٹھا کر دیکھا برق نے بیضۂ بیہوشی ناک پر مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا اُسکو تو کسی جگہ چھپا دیا اور آپ اسکی ایسی صورت بنکر گڑگڑی بھر کر خواجہ سرا پاس آیا گڑگڑی اسکے ہاتھ مین دیکر کہا ذرا ٹھہر جائیے سب کو آگے جانے دیجیے مین نے ایک خبر آپکی نوکری کی نسبت بہت بڑی سُنی ہی وہ بیان کرونگا خواجہ سرا متوحش ہوکر ٹھہر رہا جب سب دور نکل گئے برق نے اسکو بھی حباب بیہوشی لگا کر گھوڑے سے گرا دیا اور خوب بیہوش کرکے اسکی طرح شکل اپنی بنا کر گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوا اس عرصہ مین ملکہ اپنی بارگاہ مین جو صحرا مین بہر سبزہ و تفریح لشکر سے الگ برپا تھی پہونچی اور اتر کر سب کنیزون انیسون جلیسون کو علیحدہ کرکے آپ سمت صحرا کے سرا یچہ بارگاہ اُٹھوا کر بیٹھی اور یاد معشوق کرنے لگی کبھی روتی کبھی شکایت فلک کجرفتار کرتی گاہ دیوانہ وار بکتی کبھی باد صبا و سے مخاطب ہوکر کلام کرتی کبھی یہ غزل پڑھتی

غزل

گلہا ست در باغ رخصت ہر یک بہ از گلزار ہا
وز آرزوے ہر گلے در سینہ دارم خارہا

گرہ بے تو بینم یک نظر بر جانب گلزارہا ۔ از خامہ در چشم فتد گلہا و از گل خارہا
دی خوب بودی در نظر امروز زان ہم خوبتر ۔ خوب اند خوبان دگر اتا نہ این مقدارہا
مصر ملاحت جاے تو در چارسو غوغای تو ۔ تو یوسف از سوداے تو شوریست در بازارہا
سر در رہت بنہادہ ام جان در رہ اویت دادہ ام ۔ من بارہا افتادہ ام کار من ست این کارہا
ہر دم بجستجوے تو صد بار آیم سوی تو ۔ ہر بار پیش روے تو خواہم کہ میرم بارہا
تو با قد افراختہ رہ سوے باغ انداختہ ۔ سرو از خجالت ساختہ جا در پس دیوارہا
ہر دم چو چنگ از عربدہ در سینہ صد ناخن زدہ ۔ صد نالہ زار آمدہ از ہر رگم چون تارہا
می نوش بر طرف چمن نظارہ کن سرو و سمن ۔ تا من بکام خویشتن بینم دران رخسارہا
ای محرم راز نہان در بند من بکشا زبان ۔ کز نام و ناموس جہان دارد ہلالی عارہا

اسی طرح مصروف یاد دلدار تھی کہ برق فرنگی خواجہ سرا بنا ہوا آیا اور دیکھا کہ ملکہ اکیلی بیٹھی ہے بلکہ غمگین معلوم ہوتی تھی برق اسکی پشت پر کھڑا ہو کر بطور مخفی اسکے نالۂ جانکاہ اور بیان قصۂ غم بے انتہا کو سننے لگا کہ ملکہ نے آہ بھر کر کہا کہ ای رعد تونے اپنی صورت دکھا کر میری جان لی اور حسرت تیرے ملنے کی دل مین لے کر مین دُنیا سے چلی برق یہ بیان سنکر سمجھ گیا کہ عاشق رعد پر ہوئی ہے بس سامنے اسکے آیا ملکہ اسکو دیکھکر چپ ہو رہی اور آنسو پونچھکر روکھی صورت بنالی برق نے کان مین جھک کر کہا ای ملکہ مجھے تمھارا عاشق ہونا معلوم ہے ناحق چھپاتی ہو مین تمھارے گھر کا غلام ہون اگر کہو تو آسمان کے تارے توڑ لاؤن تم حال اپنا بیان کرو مجھ سے قسم لے لو جو کسی سے کہون بلکہ سعی کر کے مطلوب سے تمھین ملاؤن ملکہ نے جب اسے اپنے حال پر مہربان پایا سارا ماجرا عشق کہ سنایا برق نے جب سنا کہ رعد پر عاشق ہے خوش ہوا اور کہا ملکہ عالم زندان خانے مین جہان آپکا عاشق مقید ہے چلین اور محافظ زندان سے اظہار کرین کہ مین اپنے بھائی کے قاتل سے کچھ پوچھون گی محافظ اس بہانے سے جب در زندان وا کریگا مین عیار ہون واسطے چھڑانے رعد کے آیا ہون وہان پہونچکر چھڑا لون گا الماس پری چہرہ یہ مژدہ جانفزا سنکر فرط عشرت سے غنچہ نمط کھل کھلا کر ہنسی اور پکاری کہ بیت برین مژدہ گر جان فشانم رواست کہ این مژدہ آسایش جان ماست ✤ پھر سواری کو حکم دیا کہ ہوادار حاضر ہوا ملکہ سوار ہوئی برق کو ہمراہ لیا یہ خواجہ سرا بنا ہوا سواری کے ساتھ چلا یہان تک کہ مقام فولاد پر پہونچی اسنے ملکہ کی تعظیم کی ملکہ نے وہی اظہار کیا جو برق نے سکھلایا تھا فولاد نے حصار آتش دفع کیا ملکہ پاس

رعد کے گئی اور دیدار معشوق سے خرسند ہوئی لیکن برق پاس فولاد کے بیٹھا رہا اسے ملازم شہزادی کا سمجھ کر شراب و کباب کی صلاح دی برق نے اول تو انکار کیا پھر اسکے اصرار زیادہ کرنے سے جام بادۂ احمر سے لبریز کرکے اور اسکی نگاہ بچا کر سفوف بیہوشی ملا کر اسکے سامنے پیش کیا کہ پہلے آپ نوش کرین تو مین بھی پیون فولاد جام لے کر پی گیا برق نے جو لوگ کہ اسکے ملازمون مین وہان موجود تھے کسی کو شراب بیہوشی آمیز پلائی اور کسی کو میوہ آغشتہ بیہوشی دیا کہ ملکہ کے کھانے کا ہے لیجیے آپ بھی کھائیے الحاصل وہ سب کھا پی کے بیہوش ہوے برق نے فی الفور سب کے سر کاٹ ڈالے انکے مرتے ہی تاریکی ہوگئی غل و شور پیدا ہوا اور رعد رہا ہوگیا الماس پری چہرہ یہ ہنگامہ غل کا سنکر ڈری نہین معلوم کہ کیا آفت آئے مگر رعد نے اپنے تئین رہا دیکھکر کہا اے ملکہ تم سمجھے دیکھتی ہی رہین اور فولاد کو کسی نے مار ڈالا ملکہ کو بڑا تعجب ہوا کہ کتنا جلد عیار نے فیصلہ کیا اسی عالم حیرت مین تھی کہ برق آیا اور کہنے لگا اے شیدا اے یکدگر اب جلدی یہان سے چلو ایسا نہو کہ صورت نگار مادر ملکہ اس حال سے آگاہ ہو اور تم دونون کو خرابی مین ڈالے کس لیے کہ یہان سے کوس بھر کے فاصلے پر وہ فروکش ہے ملکہ نے یہ کلام سنکر کہا اے برق میری بارگاہ کے کنارے لشکر کے قریب صحرا ہے وہان کوئی نہین آتا ہے ایک لمحہ چلکر ہم اور رعد دونون بیٹھین اور اسباب وغیرہ لے لین تو سمت لشکر مہرخ روانہ ہون برق نے کہا اسباب بہت ہو رہے گا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ملکہ نے اصرار کیا برق ناچار ہوگیا الماس پری چہرہ اپنی بارگاہ مین رعد کو لائی مسند پر تکلف پر بٹھایا اور اسباب عیش و نشاط مہیا کر دیا کشتیان شراب ناب کی اور قابین بھر گزک کباب کی حاضر کین دور جام شروع ہوا

نظم

لیا دونون نے عیش گہ مین قرار — تھے جہان فرش و مسند زرتار
وہ مکان اور خالی از اغیار — ہوے آپس مین گرم بوس و کنار
اس طرف منتین ہزار ہزار — اس طرف بات بات پر انکار
یہان ہر وقت ناصبوری تھی — وان کنارہ تھا اور دوری تھی
اس سے کہتی تھی وہ پری تمثال — یہ جل کے لشکر مین ہی قرار و ملال
ہوکے مایوس تب کیا یہ خطاب — طاق سے لا صراحی مے ناب
تب اٹھی وہ پری بصد انداز — اور کیا سوے طاق دست دراز
لے لیا شیشۂ مے گلفام — دوسرے ہاتھ سے اٹھایا جام

بادۂ عیش سے ہوئے مخمور — لذت عشق سے تھے دونون چور
ایک کا ہاتھ ایک کی بالین — ایک کے لب سے ایک کو تسکین
تھا وہان اسکو شغل مےنوشی — غم و شادی سے تھی فراموشی
سر و پا کا نہ ہوش تھا باقی — آپ ہی رند آپ ہی ساقی
اس پری کو وہ پیار کرتا تھا — گاہ بوس و کنار کرتا تھا
کبھی آغوش مین سلاتا تھا — لب سے لب کو کبھی ملاتا تھا
یہ تو اس طرح تھا یہان سرشار — فتنۂ خفتہ پر ہوا بیدار
وہ ستم پیشہ و خفاکارہ — یعنے صورت نگار مکارہ
ہوئی آگہ کہ رعد چھوٹ گیا — اور محافظ جو تھا وہ قتل ہوا
ہی جو دختر تری پری چہرہ — اسکے باعث ہوا یہ ہنگامہ
بھاگ کے زندان مین بیخبر اسکو — کیا فی النار والسقر اسکو
سن کے یہ حال دخترک اکبار — غیظ سے ہوگئی سراپا نار
چلی وان سے عجب غضب مین بھری — اور دربارگاہ پر پہنچی

جتنی کنیزین اور ملازم ملکہ کے تھے وہ مارے خوف کے بھاگ گئے اور صورت نگار نے اندر جاکر دونون عاشق و معشوق کو لپٹے پڑے دیکھا خون آنکھون مین اتر آیا کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ جہان یہ دونون طالب و مطلوب لیٹے تھے اتنا ٹکڑا زمین کا اُکھڑا اور وہ طبقہ بر روے ہوا چلا صورت نگار آپ بھی بزور سحر اڑکر چلی برق جو باہر بارگاہ کے کھڑا تھا یہ ماجرا دیکھکر روتا ہوا پیچھے اسی طبقے کے روانہ ہوا اور ادھر انکھ خواب غفلت سے رعد اور الماس پری پیکر کی کھلی رعد نے چاہا کہ بزور سحر ملکہ کو لیکر اڑ جاؤن مگر سحر یاد نہ آیا اسوقت ملکہ سے کہا معلوم ہوتا ہی ہم تم گرفتار ہوگئے ملکہ رونے لگی آفتاب حسرت سے منہ دھونے لگی کہ اے فلک بیمہر تجھے اتنی بھی صحبت پسند نہ آئی اور ایک لمحہ مین جدائی دکھلائی اسی طرح کبھی شکایت چرخ غدار کرتی تھی اور کبھی باہم گلے ملکر روتی تھی بیقراری سے بصد اندوہ و حرمان گریہ و زاری کرتی تھی اور یہ زبان پر جاری تھا نظم

اے فلک تونے کیا کیا مجھے — میرا دلبر چھڑا لیا مجھ سے
سربسر کر دیا مجھے ناشاد — کس سے جاکر کرون تری فریاد
تونے سب گھر کا گھر کیا تہ تیغ — ہاے عاشق مرا دریغ دریغ

وہ نازنین یہ فریاد کر رہی تھی صورت نگار نے دوبارہ سحر کیا وہ طبقہ زمین دو ٹکڑے ہوگیا ایک پر رعد اور دوسرے پر الماس پری چہرہ الگ ہوگئے ایک ٹکڑا ایک سمت اور دوسرا دوسری طرف چلا اسوقت تو عجب حالت دونون پر رقت کی طاری تھی کہ جسکے لکھنے سے خامۂ دو زبان اشک سیاہ گراتا ہی اور سینہ اسکا شق ہی دل پر ہزار طرح کا قلق ہی کہ نظم

جب تلک سامنا تھا عاشق کا
تھے بہم دونون گرم نظارہ
جب ہوا وہ نگاہ سے اوجھل
لگی کہنے وہ ہاتھ کو مل مل
ای فلک کچھ نہ رحم آہ کیا
تو نے آخر مجھے تباہ کیا
صبر سب کو اگر گیا تو کیا
ہو کے تنہا کوئی جیا نہ جیا
ہوگئی اس طرح سے وہ بیتاب
جیون تڑپتی ہو ماہی بے آب

اسی طرح نالان و گریان یہ دونون جدا ہوے لیکن برق فرنگی جو پیچھے پیچھے چلا آتا تھا انکو جدا ہوتے دیکھکر مجبور ہوا کہ اب کس کے ساتھ جاؤن اور کسے تنہا چھوڑون آخر اپنے لشکر کیطرف بھاگا اور آکر سارا ماجرا برق محشر مادر رعد جادو سے بیان کیا وہ اپنے فرزند کے غم مین بیقرار تھی یہ کیفیت سنکر بیتابانہ بزور سحر اڑی اور قریب الماس پری چہرہ کے پہونچکر تڑپ کے گری اور اسکو پنجے مین داب کر اڑ کے چلی کہ صورت نگار نے اپنے تیئن بہت جلد قریب اسکے پہونچا کر ایسا سحر کیا کہ ہزار ہا پتلا اڑتا ہوا آکر برق محشر کے لپٹ گیا اسنے ہر چند سحر کیا تڑپی اور پھڑکی مگر چھوٹ نہ سکی صورت نگار اسے بھی اپنے سحر مین مبتلا کر کے صحرا مین کہ نہایت بھیانک اور دہشتناک جگہ تھی لائی اور وہان کچھ سحر پڑھکر طرف آسمان کے پھونکا کہ وہ ٹکڑا جسپر رعد مقید تھا اڑتا ہوا آکر پہونچا اسے بھی اتارا اور ایک پتلے کو سحر کے کچھ کہکر دیا کہ وہ پتلا غائب ہوگیا بعد لمحے کے زمین شق ہوئی ایک ساحر نکلا اور تسلیم کر کے سامنے کھڑا ہوا صورت نگار نے اس سے خطاب کیا کہ ای ظالم تیرہ روے جادو تمھین اسلیئے طلب کیا ہی کہ ان تینون کو اپنی قید مین رکھو لشکر مین انکا قید کرنا باعث بدنامی تمھاری مقدسہ دختر کا ہی ہر کہ دمہ آگاہ ہوتا کہ دختر مصور جادو بسبب جرم عاشقی کے گرفتار ہی اور دوسرے یہ کہ عیار لشکر مین پہونچکر انکو رہا کر لیجاتے اس لیے یہان مین لائی ہون اور تمھارے سپرد کیے جاتی ہون یہ کہکر قیدیون کو دیکر آپ پرواز کر کے اپنے لشکر مین چلی آئی اور اس ساحر نے ایک برج سحر کا بنا کر سب قیدیون کو مقید کیا کہ حال انکا بر وقت رہا

ہونے کے بیان ہوگا مگر جبکہ صورت نگار لشکر مین آئی حکم دیا کہ فوج کوچ کرے اسی وقت خیمہ و خرگاہ بار کرا کر مع لشکر شکست اثر کے طرف حیرت کی فوج کے چلی جب قریب پہونچی طائران سحر نے ورود لشکر کی خبر حیرت کو دی کہ زوجہ مصور صورت نگار جادو آتی ہین حیرت سنتے ہی مع سرداران ذی وقار کے بہر استقبال چلی راہ مین پا انداز جواہر کے بچھوا دیے اور بڑے تزک و احتشام سے لیکر داخل بارگاہ ہوئی لشکر کو اُسکے متصل اپنے لشکر کے اُتروایا اور ہر ایک کے لیے سامان عیش و آرام اپنے یہان سے بھجوایا سب آرام سے مسکن گزین ہوے اور صورت نگار نے حیرت سے کہا کہ مین رعد اور الماس پریچہرہ کو قید کرنے آئی ہون تمھاری دختر خوبصورت پسر مہرخ پر عاشق ہوا اور میری بیٹی رعد پر فریفتہ ہوئی سو ہماری تمھاری مثل ہو کہ ایک حمام مین سب ننگے لہذا اے حیرت آج شام کو طبل جنگ بجے کہ مین کام سب باغیون کا تمام کردون اور اپنے فرزند کے خون کا انتقام لون حیرت دن بھر اُسکی دعوت و ضیافت مین مصروف رہی جسوقت کہ گردش گردون نے ناچار اپنی دکھائی یعنے رخ زیبائے عروس کو ظلمت شب سے تاریک و سیاہ بنایا بمقتضائے نظم

گردش گردون خورشید را پنہان کند	بس نمایان ظلمت شب را در این ایوان کند
روز را پنہان کند شب را پدیدار آورد	آنچہ را باید کہ با این گرد این با آن کند

طبل رزمی حسب الحکم صورت نگار نواخت مین آیا اس خبر کو جاسوسون نے خدمت مہرخ مین بعد دعا و ثنا کے عرض کیا یہان بھی نفیر سحر بجی دونون لشکرون مین تیاری سحر کی اور آلات حرب و ضرب کی رہی واضح ہو کہ اس دفتر مین ہزارہا مقام پر لڑائیان واقع ہین اس لحاظ سے ہر ایک جنگ مین اس حقیر نے اختصار پر نظر کی ہے کہ طوالت کلام سے سوائے ہرزہ سرائی کے کچھ فائدہ نہین پس وہ لڑائی جو کسی ساحر زبردست کی اور نامی کی لطف کے ساتھ ہوگی وہ تصریح وار بیان ہوگی باقی سرسری ذکر کیا جائیگا تاکہ سامع اور قاری کو یہ فسانہ برا نہ معلوم ہو آمدم بر سر مطلب کو شب بھر ہنگامہ بہر کارزار گرم رہا جبکہ خورشید زرین علم چار دانگ عالم مین بجاہ و جلال تجلی بخش ہوا ابیات

چو خورشید تابندہ در صبحدم	بر بام گردون گردان علم
زخرگاہ خاور برآورد سر	زخاور بیاراست با باختر
دو لشکر بمیدان چو شیران شدند	گریزندگان چون دلیران شدند
بہر جائے مورے شدہ شرزہ شیر	بہر گوشہ زالے چو رستم دلیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شد از نوک پیکان سما چاک چاک — سنان اندر آمد برمح السماک
زمین نوک تیغ و سنان خون فشاند — بہ خون آسمان کشتی ماہ راند

صورت نگار اور حیرت لشکر ے کر بڑے کر و فر سے بنردگاہ مین آئین ایک جانب سے مہرخ اور بہار مع دلاوران روزگار کے وارد ہوئین میدان جنگاہ کو آراستہ کیا گرد و غبار ابر سحر برسا کر بٹھایا صفوف ہاے قتال ترتیب پذیر ہوئین نقیب نقابت کر چکے کر کیت کرڑکا کہکر علیحدہ ہوے صورت نگار اژدر سحر پر سوار ہو مقابلہ نکلی اور لشکر حریف پر نعرہ زن ہوئی اسکے سامنے بہار جادو گئی ایک ناریل صورت نگار نے مارا کہ وہ شق ہوا اور ہزار ہا تصویرین برچھایئن کے مانند پیدا ہوکر بہار کے لپٹ گیئن بہار نے گلے کا ہار اُتار کر آسمان کی طرف پھینکا ایک لڑی موتیون سے بھری زمین سے فلک تک لٹکی ہوئی نظر آئی بہار اُس لڑی پر چڑھ گئی وہان سے ایسا کچھ سحر کیا کہ آفتاب کے مانند ایک شعلہ چمک کر گرا برچھائیان سب جل گئین صورت نگار نے یہ کیفیت دیکھ کر اپنے ہاتھ سے ایک تصویر کھینچکر اُس لڑی کی سمت پھینکی تصویر زمین پر گر کر جب سیدھی ہوئی شعلے کچھ منھ سے چھوڑے کہ وہ لڑی موتی کی جل گئی اور بہار زمین پر گری لیکن بزور سحر گر کر سنبھلی اور اپنے سر کے بال توڑ کر اس تصویر پر مارے کہ وہ بال کمند بنکر تصویر کو لپٹ گئے اور کشان کشان سامنے بہار کے لائے اسنے اسکو مقراض لیکر کاٹ ڈالا اور ایک گلدستہ نکالکر صورت نگار پر مارا اُس گلدستہ سے سنہرے اور روپہلے پھول برسنے لگے صورت نگار اور ہمراہی اسکے عالم مدہوشی مین محو ہوکر سب جھومنے لگے اور تعریف ملکہ بہار کی کرنے لگے اسوقت زمین شق ہوگئی اور چند تیلیان نکلین باغبانون کی طرح پھول چننے لگین اور پکارین کہ اے ملکہ صورت نگار آپ زوجہ مصور ہوکر ایک چھوکری کے سحر پر مفتون ہوئین ہوشیار ہوجیے اور سنبھلیے یہ کلام سنکر چھجک کر صورت نگار ہوشیار ہوئی اور نیمچہ پکڑکر بہار پر آپڑی اور آپسین بزور سحر شمشیر زنی شروع کی اسوقت حیرت نے فوج کے سردارون کو للکارا ساحر ہر طرف سے چلے ادھر مہرخ فوج نے کر آگے بڑھی دونون لشکر آپسین مل گئے جنگ مغلوبہ ہوئی ہر طرف سے ابر اُٹھکر برستے تھے اور آندھیان زور شور سے اُٹھتی تھین آگ اور پتھر برستے تھے صدا یا سامری یا جمشید کی بلند تھی لاش پر لاش اور مردہ پر مردہ گر رہا تھا گولے فولادی چلتے تھے دامن صحرا خون سے گلنار تھا تہلکہ عظیم برپا تھا نظم

روان گشت شمشیر زہر آبدار — بہ کوئین شد رستخیز آشکار

نہ افلاک شد نقش یک پیکرش — دو گیتی عرض بد ز یک جوہرش
زبرنش سماوات شد مضمحل — بہ پیچید برہم چو طی السجل
زبرتے کہ از تیغ افروختے — دم نار سینا از و سوختے
بہم رخت نقش وجود علم — تو گفتے چو او شانہ بدہ بر قدم
زمین آب گردید از اضطراب — زمان را شد از فرط بیم اضطراب
ولیکن چو عاجز شدند از مصاف — نمودند شمشیر کین در غلاف.

جب کہ شہنشاہ زرین قبا مراجعت فرماکر بارگاہ مغرب مین آیا اور شاہ گردون پیراے انجم بافوج کواکب جلوہ فرماے مسند چرخ ہوا سپاہ جانبین سے جدا ہوکر طبل بازگشت بجاکر اپنی اپنی خوابگاہ مین آئی حیرت سے صورت نگار نے کہا مین آج لشکر حریف کی تصویرین بناتی ہون کس لیے کہ میدان قتال مین اس چھوکری بہار کے ہاتھ سے ذلیل ہوئی ہون اب کسی کو ان مین سے زندہ نہ رکھونگی حیرت جواب دہ ہوئی کہ جو مناسب جانیے وہ عمل مین لایے اسی طرح دونون گرم سخن تھین کہ ایکبار زمین شق ہوئی اور تیلا نامہ لیے پیدا ہوا نامہ حیرت کو دیا افراسیاب کی جانب سے اس مین لکھا تھا کہ اے ملکہ حیرت اسوقت تم گنبد نور پر آؤ مجھے کچھ مشورہ کرنا ہے اور صورت نگار سے کہدینا ابھی رزم کو موقوف رکھین یہ مضمون پڑھکر تیلے کو جواب دیکر رخصت کردیا کہ شہنشاہ سے کہنا جیسا آپ نے فرمایا وہی عمل مین آیگا اور آپ آراستہ و پیراستہ ہوکر گنبد نور کی جانب عازم ہوئی چلتے وقت جنگ مین توقف کے لیے صورت نگار سے کہا اور صرصر سے حکم دیا کہ تو عیارہ ہے خبردار کوئی عیار یہان آکر ملکہ صورت نگار کو زحمت نہ پہونچاے اور فریب مین نہ لاے صرصر نے عرض کیا کیا مجال کسی کی جو یہان آسکے غرض سب انتظام کرکے حیرت چلی گئی اور صرصر بہر تحفظ حاضر رہی لیکن جسدم لشکر جنگاہ سے پھرے تھے عیار ارادہ کرکے کہ اگر ہوسکے تو جاکر صورت نگار کو قتل کرین چلے تھے سب بصورت ہاے مبدل داخل لشکر حیرت ہوے اور عمرو صورت فراش کی بنکر بارگاہ مین آکر شمعون کا گل کترنے لگا اور بیہوشی ہر ایک شمع پر ڈالتا تھا کہ دھوان اسکا بلند ہوا اور سب بیہوش ہوے مگر صرصر نے عمرو کو پہچانا اور صورت نگار سے آہستہ کہا کہ وہ عمرو بشکل فراش شمع کا گل کتر رہا ہے صورت نگار نے ایسا منتر پڑھا کہ دو تیلے زمین سے نکلکر عمرو کے لپٹ گئے اور سامنے اسکے لاے اُسنے پوچھا تو کون ہے عمرو نے جواب دیا کہ ملک الموت جان ساحران میرا نام ہے صورت نگار نے کہا کچھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تجھے اپنی جان کا خوف یہان آتے نہ آیا عمرو بولا کہ ہمین سواے خدا کے کوئی نہین مار سکتا صورت نگار
کو غصہ آیا چاہا کہ حکم قتل کا دے اسوقت صرصر نے عرض کیا کہ مجھے دیجیے مین اسکو حیرت پاس لیجاؤن
صورت نگار نے کہا بہتر ہی لیجا لیکن جب عمرو گرفتار ہوا غلغلہ ہوا کہ عمرو پکڑا گیا یہ ماجرا اور عیار جو
آتے ہین انھون نے بھی سُنا اور برق فرنگی بہت جلد صورت صبا رفتار کی ایسی بنکر سمت
بارگاہ چلا اس طرف سے صرصر لیے ہوے عمرو کو آتی تھی اسنے سلام کرکے پوچھا کہ اس ناعیار کو کہان
لیجائیے گا صرصر نے کہا گنبد نور پر صبا رفتار عرض پیرا ہوئی کہ آپ یہان محافظت کیجیے اور اسکو
مجھے دیجیے کہ مین پہونچا آؤن صرصر نے اُسکو اپنی عیار بچی سمجھ کر حوالہ کیا برق قیدی کو لیکر چلا جب
دور نکل گیا ہتھکڑی بیڑی کاٹ دی اور کہا استاد مین ہون برق فرنگی اسوقت عمرو خوش ہوا اور
پھر صبا رفتار کی طرح صورت بدل کے عمرو بارگاہ مین گیا صرصر نے اسے دیکھکر کہا اے صبا رفتار
تو آتنا جلد گنبد نور پر عمرو کو پہونچا آئی عمرو نے جواب دیا کہ مین لیے جاتی تھی ایک پنجہ آیا اور لے گیا صدا
آئی کہ ہم افراسیاب کے فرستادہ ہین صرصر یہ ماجرا سُنکر خاموش ہو رہی اور عمرو نے کہا اے صرصر
میرے سر مین درد ہوتا ہی مین سونے جاتی ہون یہ کہکر لیٹ رہی لیکن برق جو عمرو کو رہا کرکے
چلا ایک مقام پر صبا رفتار اصلی اسے ملی برق نے صورت صرصر کی بنا کر اپنے تیئن قریب اسکے
پہونچا کر باتین کرنے مین ایک حباب بیہوشی لگا کر اسے بیہوش کرکے صورت اسکی بنکر لشکر مین آیا
اور ادھر صبا رفتار بعد لمحہ کے جو ہوشیار ہوئی اپنی شکل مانند ضرغام عیار کے بنا کر بہر گرفتاری
برق چلی برق کنارے لشکر کے کھڑا تھا کہ اسنے آکر پکارا برق پہچان گیا اور خنجر لیکر جھپٹا صبا رفتار
نے ایک تیر مارا برق نے جست کی کہ خالی دون مگر تیر پانون کے انگوٹھے مین لگا زخمی ہوا اور
اسکے پیچھے دوڑا وہ بھاگ کر بارگاہ مین چلی گئی صورت نگار اور صرصر نے جو اس صبا رفتار
کو دیکھا حیران ہوئین کہ ایک صبا رفتار تو یہان سوتی ہی یہ دوسری اس جگہ اور آئی پس اسکو
پکڑا صبا رفتار نے کچھ پتے اور نشان ایسے دیے کہ یقین ہوا یہ سچی ہی مگر اسوقت عمرو جو لیٹا
ہوا تھا یہ باتین سنکر بھاگا پیچھے صرصر اور صبا رفتار چلی اور جاکر گھیرا عمرو نے کئی حقے آتشبازی کے
داغ کر ان دونون پر لگائے یہ دونون جست کرکے پیچھے کو ہو گئین لیکن دھوان بیہوشی آمیز
پھیل چکا تھا دونون کے دماغ مین گیا تھوڑی دور جاکر ایک تو کسی جھیل کے کنارے اور ایک
دامن کوہ مین پہونچکر بیہوش ہو گئین عمرو اُنکا تعاقب چھوڑ کر صورت صرصر کی ایسی بنکر بارگاہ مین
آیا اور صورت نگار سے کہا اے ملکہ ذرا آپ میرے ساتھ چلیے مین ایک تماشا آپ کو دکھاؤن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ صرصر سمجھ کر اسکے ساتھ ہوئی عمرو کنارے لشکر کے اسے لایا اور بیضۂ بیہوشی مار کر بیہوش کر کے
پشتارہ باندھ کر لیے چلا اور صرصر اور صبا رفتار کو ہوش آیا وہان سے جو بارگاہ صورت نگار
مین آئی غلغلہ سُنا کہ کوئی ملکہ کو چرا لے گیا یہ سُنکر دونون تلاش مین دوڑین اور یہان عمرو نے چاہا
کہ صورت نگار کو مار ڈالے اُسوقت زمین تھرانے لگی اور صداہاے مہیب آنے لگین عمرو
سمجھا کہ یہ ساحرہ زبردست ہے اکیلی ہلاک نہو سکے گی اپنے لشکر مین جا کر باعانت ساحران
اُسے قتل کرنا چاہیے غرض سمت لشکر چلا مگر صرصر جو خبر گرفتاری صورت نگار سنکر روانہ ہوئی
عمرو کا تعاقب چھوڑ کر لشکر مین مہرخ کے آئی اور صورت اپنی برق فرنگی کی ایسی بنا کر
مہرخ سے بولی کہ اے ملکہ ذرا میرے ساتھ چلو عمرو کنارے لشکر کے کھڑے آپ کو بلاتے ہین
مہرخ کہ عیارون سے گردن تابی نہین کرتی ہے فوراً اسکے ساتھ ہوئی جب کنارے لشکر کے
تنہائی مین پہونچی صرصر نے ایک بیضۂ بیہوشی لگا کر اُسکو بیہوش کر کے کسی جگہ صحرا مین چھپا دیا
اور اُسکی ایسی شکل بنکر لباس اُسکا پہنکر بارگاہ مین آئی ملازمون سے کہا مین سامنے والی
صحنچی مین آرام کرنے جاتی ہون اگر عمرو آکر پوچھین تو بتا دینا یہ کہکر جا کے لیٹ رہی عرصہ مین
عمرو پشتارہ صورت نگار کا لیے آیا اور پوچھا کہ مہرخ کہان ہین لوگون نے کہا وہ سامنے صحنچی مین
آرام کرتی ہین عمرو نے جا کر جگا دیا اور کہا اے ملکہ مین صورت نگار کو لایا ہون یہ کہکر پشتارہ
سامنے رکھا مہرخ نے کہا خواجہ یہ بڑی مشکل سے مریگی جہان مین شب کو سوتی ہون تم وہان جاکر
ایک جھولی اسباب سحر سامری کی رکھی ہے اُسے لے آو کہ اُسمین ایک گولہ فولادی ہے اسی سے
اسے قتل کرونگی عمرو بموجب اس کے کہنے کے جھولی لینے گیا اور صرصر نے پشتارہ اُٹھا کر دوش پر
رکھا سلائچہ بارگاہ خنجر سے چاک کر کے باہر نکلی اور دور جا کر پکاری کہ منم صرصر اے عمرو یون آنکھون
مین خاک ڈالکر لیجاتے ہین اور عیاری اسکو کہتے ہین یہ نعرہ سُنکر لشکری دوڑے اور غلغلہ بلند
ہوا عمرو بھی غل سُنکر دوڑا اور حال سُنا کہ صرصر بشکل مہرخ تھی پشتارہ لے گئی عمرو کا رنگ زرد
ہوگیا اور نہایت درجہ خفقان ہوا کہ معلوم ہوتا ہے اسنے مہرخ کو مار ڈالا جب تو اس خاطر جمعی
سے آکر سو رہی تھی یہ سوچکر بیتابانہ عقب صرصر روانہ ہوا لیکن لشکر کے ساحر جو پیچھے صرصر کے
دوڑے تھے اور چاہتے تھے کہ بزور سحر اسکو گرفتار کرلین صرصر نے یہ معاملہ دیکھکر صورت نگار
کو ہوشیار کر دیا اور اُسنے ہوشیار ہو کر دیکھا کہ بہت سے آدمی لینا لینا کہتے چلے آتے ہین اور عمرو بھی
آتا ہے پس مشت خاک اُٹھا کر سحر پڑھنی لگی عمرو نے اپنے لوگون سے کہا بھاگ جاو یہ زبردست ہے

قتل ہو جاؤ گے ساحر کچھ زمین مین غرق ہو گئے اور کچھ سمت آسمان اڑ گئے اور عمرو بھی بھاگا مگر کہتا گیا
کہ ای صرصر قسم ہی نمک حمزہ کی اگر تو نے مہرخ کو مار ڈالا ہی تو تجھے زندہ نہ چھوڑونگا صرصر نے کچھ جواب
نہ دیا لیکن عمرو جو بھاگا صورت خدمتگار کی بنکر بارگاہ صورت نگار مین جا کھڑا ہوا کہ صورت نگار
اور صرصر بھی آئین اور صورت نگار نے پوچھا کہ ای صرصر تو نے مہرخ کو کیا کیا صرصر نے عرض کیا کہ
بیہوش کر کے رکھ آئی ہون اُسنے کہا جا کر لے آ صرصر روانہ ہوئی عمرو بھی چلا جب صرصر لشکر
سے نکل گئی عمرو نے للکارا کہ کہان جاتی ہو صرصر خوفناک ہو کر بھاگی کہ عمرو قسم کھا چکا ہی
مار ہی ڈالے گا مگر عمرو نے دوڑ کر کمند ماری صرصر جست کر کے حلقون سے نکلی اُس جست
کرنے مین ٹہنا ایک درخت کا سر مین لگا گر پڑی عمرو نے باندھ لیا اور خنجر لے کر ذبح کرنا چاہا
صرصر نے نگاہ عاجزانہ عمرو کی جانب دیکھا اور کہا خواجہ ہمارا قتل کرنا جائز ہی عمرو ازبسکہ
فریفتہ ہی آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا ای صرصر بتلا مہرخ کہان ہی ہنوز صرصر بتلانے
نپائی تھی کہ سامنے جہان درہ کوہ تھا وہان سے ایک ساحر ناقوس جادو نام رعایا ے
طلسم مین سے پیدا ہوا اور عمرو کو دیکھکر سحر پڑھکر گرفتار کر لیا اور صرصر کو پہچان کر چھوڑ دیا یہ
بھاگ کر چلی کوس بھر مارے خوف کے نکل گئی جیسے ہی ایک جگہ ٹھہری آواز آئی کہ کہان بھاگ
کر جائیگی صرصر نے پھر کر جو دیکھا قران کو بغدہ تانے آتے پایا گھبرا کر پھر بھاگی قران ٹھہر گیا اس
اثناے مین ناقوس گرفتار کیے عمرو کو ادھر سے نکلا قران صورت ساحر کی طرح بنا کر پکارا کہ
ارے تو کون ہی اور یہ جگہ میرے قبضہ مین ہی یہان کیون آیا ہی ناقوس نے کہا بھائی خفا نہو
مین گنہگار شہنشاہ عمرو کو گرفتار کیے لیے جاتا ہون قران اسکے قریب آگیا اور گویا ہوا کہ تم آئے
مگر یہ کون ہی جو پیچھے تمھارے ہی ناقوس نے پیچھے پھر کر دیکھا قران نے بغدہ اس زور سے
مارا کہ سر کے ٹکڑے ہو گئے اور شور اسکے مرنے کا بلند ہوا عمرو چھوٹ کر ایک طرف چلا راہ مین
دیکھا کہ برق فرنگی سے اور صبا رفتار سے پنجہ چل رہا ہی اور پشتارہ مہرخ کا رکھا ہی کس لیے کہ مہرخ
جہان بیہوش پڑی تھی صبا رفتار ادھر آنکلی اور پشتارہ باندھکر چلی تھی کہ برق آگیا اور لڑنے
لگا الحاصل جب عمرو آ کر پہونچا نگاہ صبا رفتار کی بہکی اور خیال عمرو کی طرف گیا برق نے
قابو پا کر بیضۂ بیہوشی مارا یہ گر پڑی اُسکو باندھ کر ڈال دیا اور مہرخ کو ہوشیار کر کے کہا جائیے مگر
اب کسی کے فریب مین نہ آنا مہرخ وہان سے لشکر مین آئی اور یہان عمرو نے صورت اپنی
صبا رفتار کے مانند بنائی اور برق فرنگی کو مہرخ کی طرح بنا کر پشتارہ مین باندھ کر بارگاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صورت نگار مین آیا اور عرض کیا یہ مہرخ حاضر ہے اسنے کہا اسے ہوشیار کرو اور بہت خوش ہوکر انعام دیا عمرو نے برق کو ہوشیار کر دیا اسمین صورت نگار واسطے رفع احتیاج کے گئی راہ مین دست راست کو بارگاہ کے ایک زینہ بنا ہے وہان سات پتلیان حیرت کے سحر کی ہین اسوقت زینہ پر سے پتلیان اُترین ایک پتلی نے کہا آج صورت نگار کچھ بہت خوش ہے دوسری پتلی بولی کہ صبا رفتار گرفتار کرکے مہرخ کو لائی ہے اس باعث سے یہ خوش ہے تیسری پتلی بولی یہ مقام کچھ خوشی کا نہین ہے چوتھی پتلی نے کہا کہو تو یہ ماجرا مین کہدون پانچوین پتلی نے کہا مین بتلائے دیتی ہون چھٹی پتلی نے جواب دیا کیا کہو گی ساتوین پتلی بولی کیا بک لگائی ہے ارے کمبختون جو ہونا تھا وہ ہوا مہرخ ہے نہ صبا رفتار ہے اور برق فرنگی کو مہرخ بنا کر لایا ہے صورت نگار یہ باتین پتلیون سے سُنکر جلد ہی پیشاب کرکے پھری لیکن اندر بارگاہ کے عمرو نے بھی گفتگو پتلیون کی سُنی اور جلد اپنی صورت صرصر کی بنائی ہے جب صورت نگار اندر بارگاہ کے آئی عمرو نے برق کو اشارہ کیا وہ اُٹھکر بھاگا عمرو پکارا کہ اے ملکہ ہم صرصر مین جو آئی تو عمرو پہلے بھاگ گیا اور اب برق بھاگا جاتا ہے لینا اسکو صورت نگار پیچھے برق کے دوڑی جب دور گئی عمرو بھی بشکل صرصر دوڑتا آتا تھا اُسنے ایک بیضۂ بیہوشی مارکر بیہوش کرکے پشتارہ باندھکر بہت جلد صورت نگار کو بارگاہ مہرخ مین پہونچایا مہرخ نے حکم دیا کہ سب سردار جمع ہوکر اسے تیرباران کرین سردار جمع ہونے لگے لیکن صرصر جو بارگاہ صورت نگار مین گئی سنا کہ کوئی ملکہ کو پکڑ لے گیا یہ سنتے ہی صرصر ایک خدمتگار بنکر فی الفور بارگاہ مہرخ مین آئی یہان تیاری قتل کرنے کی ہو رہی تھی کہ صرصر نے قریب پشتارۂ صورت نگار کے پہونچکر ایک حباب وافع بیہوشی اسکے منہ پر مارا کہ وہ ہوشیار ہوگئی اور ایک گولا سحر پڑھکر اسنے مہرخ کے مارا اور جھپٹ کر تخت شاہی پر مانند برق کے گری مہرخ زمین مین غرق ہوگئی اور شکیل نے ایک ناریخ مارا کہ پانون صورت نگار کا زخمی ہوا مگر صرصر کو بغل مین داب کر اُڑ گئی اور اپنی بارگاہ مین آئی اُس وقت حیرت جو گنبد نور پر گئی تھی پھر کر آئی صورت نگار نے کہا اے حیرت کل جب سے تم گئی ہو آج تک عیارون نے ناک مین دم کر دیا ہے صرصر نے بڑی جانبازی کی ورنہ مین ہلاک ہو جاتی حیرت نے صرصر کو خلعت بیش بہا دیا اور سارا ماجرا عیارون کا سنا اسوقت ایک پتلا آیا اور نامہ لاکر اسنے حیرت کو دیا اُسمین لکھا تھا کہ شہنشاہ تشریف لاتے ہین حیرت یہ مضمون پڑھکر بہر استقبال چلی بعد لمحہ کے سواری افراسیاب کی بڑی دھوم سے آئی سب نے تعظیم کی شاہ بارگاہ مین آکر تخت پر بیٹھا

ساری حقیقت عیارون کی اور مقابلہ کی سنکر گویا ہوا کہ ای صورت نگار تم ناحق بلا مین گرفتار
ہوتی ہوا پنے گھر بیٹھو اور کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک ساحر زمین سے پیدا ہوا اور اُسنے
تسلیم کی اُسنے حکم دیا کہ ای باران جادو تم لشکر مہرخ کو جاکر برباد کر دو مگر خوبصورت جادو
کو گرفتار کرکے دریاے شور پر لیجانا وہان ہنڈ ولا سحر کا کھڑا ہی اُسپر اُسے بٹھا دینا یہ حکم دیکر
تھوڑی دیر ٹھہر کر سوار ہوکر چلا گیا اور داخل باغ سیب ہوا ادھر باران نے کار سازی
اپنے لشکر کی فرمائی بارگاہ اسکی علیحدہ نصب ہوئی اور یہ خود بارگاہ مہرخ مین آیا ایک
کرسی خالی بچھی تھی اُسپر متمکن ہوا اور کہنے لگا کیون ای نمکحرامان تم شہنشاہ سے منحرف ہوگئی
ہو مین تمکو سزا دینے آتا ہون یہ کلام سنکر عمرو نے اُٹھکر حلقے کمند کے مارے باران بزور
سحر بادل بنکر حلقہ ہاے کمند سے نکلا اور کڑک کر جو گرا خوبصورت کو پکڑ کر اُڑ گیا یہان
ساحرون نے ناریل اور ترنج وغیرہ بہت لگائے لیکن وہ نہ رکا اور خوبصورت کو لیے
ہوے دریاے شور کے میدان مین پہونچکر ہنڈولے پر سحر کے بٹھا دیا اور ادھر خوبصورت
کے پکڑ جانے سے شکیل پر آفت آئی وہی بلبلانا شور مچانا عشق مین گریہ وزاری کرنا شعر عاشقانہ
پڑھنا آغاز ہوا عمرو نے تسکین دی اور پوچھا کہ ای مہرخ یہ ساحر کیا سحر کرتا ہی اُسنے کہا خواجہ یہ
باران ہی پانی برساتا ہی جسپر قطرے پانی کے پڑ جائینگے وہ درخت ہو جائیگا مگر ہمیشہ یہ رعد اور
برق جادو کا مطیع تھا وہ دونون اُسکے افسر تھے اگر وہ لشکر مین ہوتے اور قید نہو جاتے تو یہ بھاگ
جاتا عمرو نے کہا مین انکی رہائی کے لیے جاتا ہون اور ہو سکا تو خوبصورت کو بھی چھڑا کر لاتا ہون
یہ کہکر روانہ ہوا اور لشکر سے نکلکر زنبیل عیاری بجائی سب عیار صدا سنکر حاضر ہوے ہر ایک
سے واسطے تلاش کرنے رعد و برق محشر کے تاکید کی سب تجسس کنان چلے مگر باران دریاے شور
سے مراجعت کرکے داخل لشکر ہوا اور حسب الحکم افراسیاب تیاری رزم مین مصروف ہوا جسوقت
کہ چشمۂ آفتاب دریاے مغرب مین جاکر ملا اور جوے نورانی کہکشان کی بحر اخضر چرخ پر موج زن
ہوئی کہ

نظم

بخت عروس روز بلا بسکہ شد سیاہ	سلماسا چرخ معجر مشکین فام بست
آمدم زبہر جنگ جوانان بتیغ تیز	در معرکہ بہ فوج بہ بہر نظام بست

نائے ترکی اور نفیر رزمی کا شور لشکر باران سے بلند ہوا اور مہرخ کے سمع ہمایون مین جب صدا پہونچی
اسنے بھی نقارہ رزم کے بجنے کا حکم دیا طبل جنگ دونون طرف گرگڑانے لگے ساحر سحر جگانے لگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہتھیار صیقل ہوتے تھے بھینٹ دیجاتی تھی اگیارہ ہو رہی تھی چار پہر یہی ہنگامہ گرم رہا جبکہ ہندوے فلک پوجا کر کے گنبد چرخ سے گیا اور صنم پرست مشرق برہمنی تھالی ہاتھ مین لیے بتخانہ چرخ مین آیا بمقتضاے ابیات

بربست فلک نقاب النور
بگشود عروس چرخ زیور
چتر شبہ شام سرنگون شد
شب در دم صبحدم زبون شد

سپاہ ہر دو سو کینہ خواہ صبح کو تڑکے گرد فر سے میدان قتال مین آکر صف آرا ہوئی قلب لشکر مین مہرخ اور باران دونون سمت جلوہ گر تھے کوس حربی بج رہے تھے غرضکہ بعد ترتیب عرصہ گاہ نبرد ایک ساحر باران کی طرف سے میدان مین نکلکر مبارز طلب ہوا اس طرف سے سرخمو نے نکلکر ایک گولا فولادی مارا کہ اُسکے سینے کے پار نکل گیا اسی طرح چند ساحرون کو ملازمان مہرخ نے مارا اُسوقت باران کو غصہ آیا اور خود میدان مین آکر سحر پڑھکر طرف فلک کے پھونکا یکایک کوہستان کی طرف سے کالی گھٹا اُٹھی اور ابر آکر لشکر مہرخ پر ہر طرف کو محیط ہوا اور تقاطر ہونے لگا جس پر بوند پڑی وہ درخت ہو گیا کونپلین اور ہرے ہرے پتے نکل آئے ساحران نامی نے ہر چند رد سحر پڑھا مگر کچھ تاثیر نہ ہوئی اُسوقت ملکہ بہار جادو گلدستہ لیکر آگے بڑھی باران سوچا کہ یہ سحر کریگی تو دیوانہ بنادیگی یہ سوچکر پاس بہار کے آیا اور خاک قبر جمشید اسکے پاس تھی وہ چھڑک دی بہار بیہوش ہو گئی پھر اُسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ پانی زور زور برسنے لگا اور سب لشکری بیہوش ہو کر درخت ہو گئے اور بھگدڑ پڑی سب بھاگ گئے یہ نقارہ فتح وظفر بجاتا ہوا پھرا اور خیال کیا کہ عیار میرے فراق مین ضرور آئینگے اس لحاظ سے لشکر مین نہ رہا قریب طلسم باطن جاکر بزور سحر ایک تالاب بنا کر اندر اُسکے مقیم ہوا لیکن عیارون نے دور سے جو یہ حال لشکر کا دیکھا [illegible] غور کیا کہ رعد و برق محشر کو اب کہان ڈھونڈھین اس سے بہتر ہی کہ چلکر باران کو مارین یہ تہیہ کر کے چلے ادھر سے صبا رفتار آتی تھی سابق مین بیان ہوا تھا کہ اُسکو عمرو اور برق بیہوش کر کے اور خود ہی کی صورت بنکے واسطے گرفتار کرنے صورت نگار کے گئے تھے الحاصل یہ بندھی تھی جب ہوشیار ہوئی آیند و روند سے کہا مجھے چور باندھ گئے ہین کھولدو ایک شخص نے اسے کھولا یہ وہان سے جو چلی تو اُسوقت عیارون کو ملی اور عیار تردد مین تھے ایک طرف چلے گئے لیکن برق نے قریب جاکر کمند ماری صبا رفتار الجھ کر گری اور گرتے گرتے بیضۂ بیہوشی اُسے مارا کہ برق بھی بیہوش ہو کے گرا اور ایک ساعت کے بعد برق ہوشیار ہوا دیکھا صبا رفتار کے گلے مین کمند کا حلقہ پچی ہو گیا ہے یہ دیکھکر لگا کمند کھولنے کہ خلیفہ کی معشوقہ ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسا نہو مرجاے جب کمند کھولدی صبا رفتار نے کہا ہاے یلر ہاتھ ٹوٹا برق نے گھبرا کر چھوڑ
دیا وہ جست کرکے نکل گئی برق بھی تدبیر مین قتل کرنے باران کے چلا گیا مگر پہلے عمرو اور ضرغام
تالاب پر باران کے پہونچے اور ضرغام بھاگا تھا کہ اسنے سحر کرکے گرفتار کر لیا سامنے باران کے
اندر تالاب کے لایا اُسنے چاہا کہ قتل کرون اسوقت ایک نامہ افراسیاب کا اسکے پاس آیا لکھا
تھا کہ اے باران جو لوگ تمنے گرفتار کیے ہین مع مہرخ وغیرہ کے اُنکو کنارے دریاے خون روان
کے لیکر آؤ وہان عمرو انکے چھڑانے کو آئیگا ہم قید کر لینگے اور شیطان خداوند لقا یعنے بختیارک کو
طلسم مین بلوائینگے کہ وہ آکر عمرو کو قتل کرین کس لئے کہ ہم پہلے بھی شیطان کو بلوا چکے ہین اور اُس دفعہ ہمکو
ایک خجالت بھی اُسسے ہوئی تھی اب ہم چاہتے ہین کہ اُس حجاب کو رفع کر دین یہ نامہ جب باران
نے پڑھا تالاب سے نکل کر اپنے لشکر مین آیا اور لشکر کو حکم کوچ کرنے کا دیا اور لشکریان مہرخ کو اسی طرح درخت
بنائے ہوے چھکڑون پر لادکر گرد پہرا چوکی مقرر کرکے مع اپنے لشکر کے روانہ ہوا جب کنارے دریاے
خون روان کے پہونچا بارگاہ کنارے دریا کے استادہ کرائی اور قیدیون کو سامنے بارگاہ کے قید کیا یعنے
میدان مین چھکڑون سے اتروا کر رکھا اور ضرغام شیر دل کو بھی نخچین مین بیہوش کرکے ڈالدیا آپ بارگاہ
مین بعشرت تمام بیٹھا لیکن عیار جو اُسکی فکر مین چلے تھے جب یہ تالاب سے سحر نے نکل آیا تو عیار بھی اسکے لشکر کے ساتھ
دورو دور رہین آکر پہونچے ان مین سے جانسوز ایک جادوگر کی ایسی صورت بنکر اسکی بارگاہ مین گیا
جیسے ہی اندر بارگاہ کے پہونچا باران نے پہچان کر گرفتار کر لیا اور پہرے جہان سب مقید تھے وہین
اُسے بھی قید کرادیا اور ایک عرضی خدمت افراسیاب مین لکھکو بھیجی کہ خداوندنعمت کے بموجب حکم
اُترین قیدیون کو لیکر کنارے دریا کے حاضر ہوا ہی جب یہ عرضی افراسیاب کو پہونچی اُسنے خمار جادو
سے کہا اے ملکہ عنایت سامری سے سب باغی قید ہوے لیکن عمرو اور دو تین عیار باقی ہین اور
عمرو سر تمھارا مونڈ چکا ہی کہ اُسے تم پہچان کر جہان ملے اور جس طرح ہو سکے گرفتار کرلاؤ کہ تم پیش
خداوند ایک بار جب شیطان کو لینے گئین تھین تو ذلیل بھی ہوئین تھین اب اگر عمرو کو لاؤ تو میری اور
تمھاری ندامت جاے خمار نے عرض کیا بہت اچھا مین تلاش کرکے لاتی ہون افراسیاب نے
اسوقت خمار کی بہن محمودہ مہرخ چشم سے حکم دیا کہ تم بھی اپنی بہن کے ساتھ جاکر تلاش کرو غرضکہ
یہ دونون روانہ ہوئین انکا حال پہلے بیان ہو چکا ہی کہ دونون معشوقہ افراسیاب کی ہین اور بخوف
حیرت وصل منظور نہین کرتی ہین فی الجملہ جب یہ روانہ ہوئین تو دو طرف دونون جویا عمرو کی چلین
اور خمار جب دریا سے پار اتر کر قریب لشکر باران پہونچی صحرا مین جادوگر بنا ہوا عمرو جاتا تھا اسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہچانا اور پکار کر کہا میاں جادوگر مزاج تو اچھا ہی ذرا ٹھہرنا عمرو نے خمار کو آتے دیکھکر اور یہ کلمات سُنکر خیال کیا کہ یہ تجھے پہچان گئی اُسی وقت گلیم اوڑھکر غائب ہوگیا خمار ہر سمت ڈھونڈھتی پھری جب خوب تلاش کر چکی تھک کر باران کے خیمے مین آئی اُسنے استقبال کیا اور بہت توقیر کر کے معہ عزت بٹھایا مستفسر حال ہوا خمار نے اپنے آنے کا سبب اور تلاش عمرو کا باعث بیان کر کے کہا کہ مین اب سحر کرونگی عمرو جہان ہوگا آپ چلا آئیگا مگر ایک چوکی صندل کی منگا دو کہ اسپر بیٹھکر سحر کرون باران نے ملازمون سے اپنے حکم کیا کہ ایک چوکی صندل کی لاؤ اور خمار اُٹھکر نہانے دھونے مین مصروف ہوئی مگر عمرو جو گلیم اوڑھکر غائب ہوگیا تھا آگے جاکر گلیم اُتاری دیکھا کہ ایک چوبدار کسی طرف جاتا ہی اُسکے پاس آکر پوچھا میاں مرد ہے صاحب کہان جاتے ہو اُسنے کہا میری چوکی باران کی ڈیوڑھی پر ہی اس وقت پہرا بدلا کر اپنے گھر جاتا ہون عمرو نے یہ سُنکر ایک پھل اپنی کمر سے نکال کر اسے دیا اور کہا بھائی اس جنگل مین ایسے پھل ہزارون لگے ہین ذرا کھا کر دیکھو ایسے مزے کے ہین کہ کوئی میوہ ایسا نہوگا اُسنے یہ تعریف سُنکر وہ پھل کھایا اور بیہوش ہوا عمرو نے اُسے غار مین ڈال دیا اور اسکے کپڑے لیکر اُسی کی صورت بنکر باران کی دگا پر آکر بیٹھ رہا اُسوقت ایک ساحر اندر سے بارگاہ کے نکلا اس سے پوچھا کہیے کچھ فرمایا ہی اُسنے کہا میاں مرد ہے ایک صندل کی چوکی حضور مانگتے ہین خمار جادو اُسپر بیٹھکر سحر پڑھینگی عمرو یہ سُنکر خاموش رہا اور وہ ساحر چوکی لیکر آیا جب اندر بارگاہ کے چلا عمرو گلیم اوڑھکر اسکے ساتھ اندر آیا اسوقت خمار نہا کر دھوتی باندھکر اس چوکی پر بیٹھی اور اسباب سحر سازی سامنے رکھکر یعنی آگ دھتورے کے پھل دونے مروے کے پتے گوگل دیپ دھوپ چندن رائی سرسون کے دانے بنولے اور کلیجیان بھنگے وغیرہ لیکر اگیاری کر کے شراب اور سور کی بھینٹ دیکر منتر پڑھنا شروع کیا عمرو گلیم اوڑھے اسکے پس پشت چوکی پر آبیٹھا وہ منتر تو اسی بات کا تھا کہ عمرو جہان ہو یہان چلا آئے چنانچہ عمرو موجود تھا تو وہ کیا تاثیر کرتا کچھ حال عمرو کا معلوم نہوا سحر نے یہی خبر دی کہ عمرو اسی جگہ ہی آخر ناچار ہو کر کہا اے باران عمرو کا کہین پتا نہین لگتا اُسنے کہا بھلا وہ ایسا دلیا ہی جو تمھارے سحر سے چلا آئیگا وہ بھی بڑا کامل شخص ہی اُسکی تعریف خداوند سامری نے سامری نامہ مین تحریر کی ہی یہان تو یہ باتین ہین مگر وہان چوبدار کو جو عمرو بیہوش کر آیا تھا وہ ہوشیار ہوا لیکن سوچا کہ ابھی مجھپہ وہ حالت طاری ہوئی تھی اور ایسی سنسناہٹ جسم مین اُٹھی کہ جیسے جان نکلتی ہی اور پھر کچھ خبر نہ رہی تھی اب شاید مین مرگیا ہون اور بعد مرگ جو سُنا کرتے تھے کہ

آدمی زندہ کیا جاتا ہی وہی کیفیت میری ہی مین اصل مین مردہ ہون یہ سوچکر ہاتھ پانون ہلائے
گھبراکر اُٹھا اور غار سے باہر نکلا ہر طرف حیران و ابتر دیکھتا ہوا چلا اور خیال کیا کہ کہین مردہ بھی
راہ چلتا ہی یہ سمجھکر لیٹ رہا بعد لمحہ کے اُٹھا کہ اب تو ہوش و حواس درست ہین چلو یہان کب تک
لیٹے رہو گے غرض اُٹھکر چلا مگر اسی طرح برہنہ تھا کیونکہ پیرہن عمرو اُتار لے گیا تھا یہانتک کہ جب
قریب لشکر باران پہونچا ایک دوست اُسکا ملا اُسنے کہا ارے بھائی ننگے کیون پھرتے ہو
اُسکو وہم ہوا کہ مین کپڑے پہنے تھا جب سے بیہوش ہوا ہون خود بھی اپنے تئین برہنہ پاتا
ہون اور یہ بھی مجھے ننگا بتاتا ہی لہذا بیشک مین مرگیا ہون کفن یقین ہی مجھے نہین دیا یونہین
ننگا گڑھے مین کسی نے ڈال دیا پس اپنے تئین مردہ سمجھکر دوست کی بات کا کچھ جواب نہ دیا
کہ مردے بولتے نہین ہین اس آشنا نے آگے بڑھکر ہاتھ پکڑکر کہا میان جواب نہین دیتے ننگے چلے جاتے
ہو اسنے کہا تم مجھے دیکھتے ہو ملاقاتی نے اسکے کہا خوب کیا اندھا بنایا ہی جو کہتا تو سامنے ننگے کھڑے
ہو جوبدار نے کہا بھائی مین مرگیا ہون تم دوست ہو تمھین کیا ستاؤن ورنہ مار ڈالتا دوست
اسکا یہ سنتے ہی خوفناک ہوکر بھاگا کہ جا بجا طلسم مین ہزارون آدمی روز قتل ہوتے ہین کیا عجب
ہی جو یہ بھتنا ہو یہ سمجھکر وہ تو بھاگا اور جوبدار کا وہم زیادہ ہو گیا یقین واثق ہوا کہ مین مردہ ہون
حاصل کلام وہان سے بہیئت کذائی اندر بارگاہ باران کے آیا وہ اس کیفیت سے جوبدار کو دیکھکر
بگڑا اور حتی جادوگر نیان تھین وہ مردہ کو ننگا دیکھکر واہی واہی کرکے اُٹھ گئین باران نے اسے گھڑکا
کہ ابے او مسخرے بے ادب یہ کیا ماجرا ہی جوبدار نے کہا پہلے یہ تو فرمائیے کہ مین جیتا ہون کہ مرگیا ہون
باران یہ کلام سُنکر ہنسنے لگا اور حاضرین دربار مارے ہنسی کے لوٹے گئے اور زیادہ تر تمسخر کرکے اُسکو
بنانے لگے باران نے کہا قوت واہمہ اسکو بڑھ گئی ہی اور حکما کا مقولہ ہی کہ واہمہ خلاق ہوتا ہی اور
کابوس پیدا کرتا ہی رفتہ رفتہ نوبت بہ غشی اور صفت لدغ اور لسع کی حاصل ہوتی ہی اور یہ صفت
کبھی غم و ہم اور کبھی فرط تنعم و مسرت اور کبھی عشق و زیادتی سوداویت سے باختلاف حرارت قلب واقع
ہوتی ہی فی الجملہ اسکو بسبب غم کے یہ حالت طاری ہی بہ نظر تشفی و دلجوئی کے قریب بلاکر حال استفسار
کیا کہ تو کس حال مین بسر کرتا ہی اور کوئی سانحہ تازہ تو تجھپر نہین گذرا جوبدار نے عرض کیا کہ ابھی راہ مین
ایک شخص ملا تھا اسنے ایک پھل دیا وہ کھاکر مین مرگیا ہون باران نے کہا ای خمار دیکھو عمرو
نے اسے بیہوش کیا تھا اور فرط تشکیک سے یہ کہتا ہی کہ مین مرگیا ہون مگر لبا تعجب ہی کہ اتنا قریب
عمرو تھا اور تمھارے بلانے اور سحر کرنے سے نہ آیا یہ کیسا تمھارا سحر تھا خمار یہ سُنکر محجوب ہوئی مگر باران

چوبدار کو جب جانا کہ شبہہ مین گرفتار ہی واسطے دفع توہم و توحش بجا حکم دیا کہ لیجاؤ اور اسکی گردن مارو
جلاد با تیغ برہنہ جب سامنے آیا اسوقت چوبدار سوچا اگر مین مردہ ہوتا تو انکے سامنے سے غائب
ہو جاتا یہ مجھے قتل نہ کر سکتے لہذا مین زندہ ہون مفت جان جاینگی چاہیے کہ منت کرون یہ خیال کرکے
منت اور عاجزی کرنے لگا باران نے کہا کیون دیکھا جب اسکو خوف دلایا تو قوت اور اکیہ قوت وہمہ
پر غالب آئی اچھا ہو گیا مصاحب اُسکے تعریف کرنے لگے اور چوبدار کو کچھ انعام دیکر سمجھا دیا کہ تجھے
عیار بیہوش کر گیا تھا وہ یہ سُنکر اچھا ہو گیا اور باہر بارگاہ کے آیا عمرو جو گلیم اوڑھے تھا یہ بھی نکلکر صحرا
مین جاکر ٹھہرا مگر خمار جو ندامت زدہ ہوئی تھی اُسنے سحر کیا کہ دھُوان پیدا ہوا اس سے کہا اے دود سحر
جہان عمرو ملے وہان سے پکڑ لا دود سحر روانہ ہوا عمرو نے صحرا مین آکر گلیم اتاری تھی کہ دھوان آکر لپٹ
گیا اور بگولہ کی طرح چکر دیتا ہوا لے چلا یہان تک کہ بارگاہ باران مین سامنے خمار کے لایا اسنے کہا
کیون اے عمرو تو نے ہزارون ساحر مارے میرا سر مونڈا اب کہہ تیرا کیا حال کرون عمرو نے جواب دیا میرا
یہی کام ہی جو روپیہ دے مجھے نوکر رکھے اُسکے ساتھ جانبازی کرون حمزہ میرے مالک نے اس لیے
مجھے بھیجا ہی کہ ساکنان طلسم کو قتل و غارت کرون ابھی تم نوکر رکھ لو تمھارا ویسے ہی حکم بجا لاؤن خمار نے
کہا او زور مکار تو مجھے دم دیتا ہی تجھے افراسیاب کے سامنے لیے چلتی ہون شیطان خداوند بختیارک
کی دعوت ہو وہ آکر تجھے قتل کرینگے عمرو کے یہ کلام سنکر ہوش اڑ گئے لیکن دل کو مضبوط کرکے کہا او
غبیانی کیا بکتی ہی مین جانتا ہون کہ افراسیاب کی اب قضا مجھے وہان لیے جاتی ہی اور تیرا ایک بار
سر مونڈا تھا اب کی دفعہ ناک کاٹون گا خمار کو ان باتون سے غضب طاری ہوا اور ایک پتھر اُٹھا کر
مارا کہ عمرو بیہوش ہو گیا اسے چادر مین بطور پشتارہ کے باندھ کر کاندھے پر لادا باران سے رخصت ہو کر
روانہ ہوئی اور عیار جو آئے ہوے تھے انھون نے دیکھا کہ ساحرہ پشتارہ لیے جاتی ہی لشکریون سے
حال گرفتاری عمرو سُنکر اسکا تعاقب کیا چنانچہ ضرغام اور جانسوز تو قید ہو چکے ہین صرف
برق فرنگی اور قران باقی ہین یہ دونون چلے لیکن ایک ایک جانب اور دوسرا دوسری سمت
راہ مین برق کو صرصر اور صبا رفتار اور تیز نگاہ خنجر زن عیار بچیان ملین اور سب نے گھیرا
برق لڑنے لگا مگر وہ تین یہ اکیلا صرصر نے بیضہ بیہوشی مارکر اسکو بیہوش کرکے باندھا اسوقت
ایک پنجہ چمک کر برق کی طرح گرا اور تینون عیار بچیون کو مع برق کے اُٹھا لے گیا بعد لمحہ کے جو عیار بچیون
نے دیکھا تو ہم صورت نگار کی بارگاہ مین ہین انھون نے سلام کرکے کہا آپ نے ہمین کیون بلایا
ہم صورت نگار نے کہا اے صرصر تو نے میرے ساتھ جانبازی بہت کی تھی اور مجھے عیارون سے بچایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا اُسدن سے مین نے ایک پنجہ سحر کا تیرے ساتھ کر دیا تھا کہ جب تجھے عیار گھیرین وہ پنجہ اُٹھا لائے
اور دشمن سے بچا لے صرصر یہ سنکر گویا ہوئی کہ ملکہ عالم کی عنایت مین کچھ شک نہین مگر ہملوگ عیار ہین
خدا جانے کس فکر مین پھرتے ہین کیا کیا تدبیرین کرتے ہین اگر پنجہ یونہین ہمین لے آیا کرے گا تو کام کا ہیکو ہوگا
آپ پنجے کو منع فرمائین کہ اب کبھی ہمین نہ لائے ورنہ ہم نوکری سے درگذرے صورت نگار یہ باتین
سنکر شرمندہ ہوئی اور پنجۂ سحر کو انکے ساتھ رہنے سے منع کیا پھر برق فرنگی پر عتاب و خطاب کر کے
کچھ سحر پڑھا کہ یکایک ایک ساحر اُڑتا ہوا آیا اُس سے کہا کہ ای ظالم تیرہ روے جا و اس مجرم کو
بھی لیجا کر وہین قید کر جہان رعد اور برق محشر مقید ہین ظالم بموجب حکم کے برق کو لیکر اُڑا اتفاق
سے اسی صحرا سے ہوکر گذرا کہ جہان باران اُترا ہوا تھا اُس مقام پر قران تھا اِسنے ساحر کو دیکھا
کہ برق کو پکڑے اُڑا جاتا ہی قران پیچھے پیچھے بطور اخفا اُسکے ساتھ چلا غرضکہ کچھ دور گیا تھا کہ پھر عیار
بچیون کو آتے دیکھا خیال کیا کہ اسوقت انسے نہ بولو کیونکہ سب قید ہوگئے ہین ایک تم اکیلے باقی
ہو ایسا نہو کہ مقید ہو جاؤ یہ تصور کر کے راہ کترا کے چلا ادھر صرصر نے ساتھ والیون سے کہا قران
کبھی ہمکو دیکھکر نہین بھاگا لیکن آج راہ کاٹ کے جاتا ہی لازم ہی کہ ہم بھی خبر نہون یہ کہکر ایک طرف کو
چلین مگر قران اُس ساحر کے ساتھ آتے آتے ایک صحراے ہول خیز اور وحشت انگیز مین پہونچا وہان ایک
گنبد بنا تھا لیکن بہت وسیع مثل قصر عالیشان کے اس ساحر نے وہان اُترکر کچھ سحر پڑھکر دستک دی
کہ گنبد مین ایک کھڑکی پیدا ہوئی اُسمین وہ برق کو لیکر چلا گیا کھڑکی پھر بند ہوگئی قران باہر رہ گیا
مگر ایک عیاری سوچکر صورت اپنی سڑی سودائی کی ایسی بنائی کہ لنگوٹی باندھکر جسم غبار آلودہ
سلر کے مٹی کا ڈھیلا لیکر کھاتا ہوا سامنے گنبد کے آکر چیخنے لگا کہ اس گنبد پر کبوتر بیٹھا ہی مگر ہرن نگل
رہا ہی ہرن نگل رہا ہی ہرن کی دم مین اونٹ بیٹھا ہی گھوڑا ہاتھی کھاتا ہی چیل لیے جاتی مچھر پر گدھا
سوار ہی لیجیو لو لو ہی لے ادھر دیکھ واہ رے مردوے خوب ناچتا ہی ایک کان مین سارا مکان ہی سر پر
چارپائی کھا جا ہی ہوا کی رت بھری سوت نے بچے جنے قفقا گابھن ہوئی رات نے انڈا دیا دن نے
چھپکلی سے جوڑا کھایا یہ صدا جو ساحر نے سُنی گھبرا کر گنبد سے نکل آیا یہ کون ہی جو داہی تباہی بک رہا ہی
آکر جو دیکھا تو ایک مست آدمی ہی قریب آکر کہا ارے تو کیا بکتا ہی بیفائدہ غل مچا رکھا ہی قران بولا
آنکھین ہون تو تم دیکھو تم تو اندھے ہو لو یہ ڈھیلا کھا لو آنکھین کھلجائین ظالم سمجھا کہ فقیر مست ہی اسکی
دی ہوئی چیز سے انکار نہ چاہیے ڈھیلا لیکر کھایا بظاہر مین وہ مٹی تھی مگر مزا اشکالی کا تھا کیونکہ قران
نے بفن عیاری ۱۲ ما تھا لہذا وہ سمجھا کہ یہ درویش صاحب کمال ہی سارا ڈھیلا کھا گیا بیہوش ہوکر گرا

قران نے قتل کر ڈالا شور و غوغا بلند ہوا وہ گنبد ٹکڑے ٹکڑے ہو کر غائب ہو گیا قران نے دیکھا کہ
رعد و برق محشر و برق فرنگی و الماس پری چہرہ بیہوش پڑے ہین انکے منھ پر پانی چھڑکا سب
ہوشیار ہوے اور قران سے کہا آپ کیونکر تشریف لائے اسنے کہا مین نے ظالم تیرہ رو کو
مارا اور حال لشکر بھی بیان کیا باران نے آکر سب کو گرفتار کیا ہی سارا لشکر تباہ اور برباد ہو گیا ہی
یہ ماجرا سنکر برق محشر نے بغضب تمام کہا کہ جب ہم قید ہوے تو افراسیاب نے باران کو بھیجا کیا موا
سیانا ہی اور باران بھی اپنے تئین ساحر جانتا ہی سامنے نہ آیا مونڈی کاٹے کو دن لگے ہین قضا آئی
ہی ہمارے سبب سے اور ہمارے زور سے باران ہی بھلا اب جلتی ہون دیکھون حرامزادہ
کیا کرتا ہی قسم ہی اپنے ایمان کی کہ جاتے ہی اگر اسکو نہ مارا تو نام اپنا برق محشر نہ رکھا یہ کہکر رعد اور
برق محشر دونون چلے الماس پریچہرہ کو بیہوش کرکے قران نے پشتارہ باندھ لیا اور مع
برق فرنگی کے واسطے سیر دیکھنے کے لشکر باران کی سمت روانہ ہوے ادھر افراسیاب نے
باران کو لکھ بھیجا کہ سب قیدیون کو دریا کے اس پار لے آؤ انکھین قتل کرین باران نے
کشتیان تیار کین ساحرون کو حکم دیا کہ مجرمون کو سوار کرو اسباب بار کرو حفاظت سے لشکر اترے
غرضکہ کنارے دریاے خون رواں کے کھڑا انتظام کر رہا ہی ہنوز اتار کسی کا نہین ہوا ہی
کہ برق محشر آکر پہونچی اور رعد جادو گرجا باران نے دیکھا کہ بجلی چمکتی ہوئی اور رعد گرجتا آتا
ہی مارے خوف کے بھاگا مگر رعد فوراً زمین مین غرق ہو کر قریب اسکے نکلا اور اس طرح چنگھاڑا کہ
یہ بیہوش ہو کر گرا برق محشر چمک کر گری دو ٹکڑے کرتی ہوئی زمین مین اتر گئی ہنگامہ رستخیز
آسا بلند ہوا شور و غل اور تاریکی اسکے مرنے سے پیدا ہوئی اور سرداران مہرخ اور بہار وغیرہ
جو درخت ہو گئے تھے بحالت اصلی ہو کر سب ہوشیار ہوے اور اسباب سحر تو پاس ہی تھا یعنے
میدان جنگاہ سے گرفتار ہوے تھے سب لشکر باران پر گرے بہار نے گلدستہ مارا کہ عالم بہار پیدا
ہوا پھر لگے درخت سرسبز و شاداب ہوے چمنہاے طولانی پر از ریاحین و لالہ ارغوانی ہر سمت
ظاہر تھے طائرون کا شاخہاے شجر پر ہجوم نغمہ سرائی کی دھوم باد بہاری کی چال مستانہ
طاؤسون کی روش معشوقانہ گلہاے زنگار رنگ کی بہار لب غنچہ سے یہ نغمہ طرب اظہار غزل

باغ مین آمد بہار ہی آج	چشم نرگس کو انتظار ہی آج
پابہ زنجیر موج آب ہے کیون	باغ مین سرو جوئبار ہی آج
آئیگا کیا کوئی صنوبر قد	قمریون کا گر شکار ہی آج

نکہتِ گل ہوئی ہی مژدہ رسان — مرکب باد پر سوار ہی آج
مین نے پوچھا صبا سے باغ مین کیون — ابر نیسان گہر نثار ہی آج
کہا باد صبا نے ای نادان — سینۂ دشمنان نگار ہی آج

ساحر لشکر باران کے دیوانے ہوے اور سحر کرنا بھولے انبر نارنج اور ترنج ناریل وغیرہ پڑنے لگے مہرخ نے گولے فولادی مارے نافرمان نے بیکان تیر برسائے دم بھر مین دریاے خون کنارے دریا خونروان کے جاری ہوا لاش پر لاش ڈھیرے پر ڈھیرہ گرا شمشیر سحر نے ہزارون کو بیجان کیا خاک و خون مین غلطان کیا ایک آفت عظیم برپا ہوئی موت نے کسی کو نجات نہ دی نظم

چنین رفت روشن گر این رقم — ز آئینہ سینہ ام گرد غم
کہ مہرخ روان شد چون آتش زباد — عنان داد بر رخش صرصر نژاد
چو شیر گرسنہ پی میش رفت — سپاہ ستم پیشہ از خویش رفت
بخون تیغش از بسکہ آلودہ بود — بعینہ ہلال از شفق مے نمود
بہر سو کہ شبرنگ را تاختے — یلان را ز زین سرنگون ساختے
عقاب اجل بال و پر باز کرد — ز تن مرغ جان عزم پرواز کرد
ز بس تیر جست از کمان آسمان — شد از انجم زخمہا خونفشان
زمین شد ز خون قلزم موج خیز — چہ قلزم زدی موجہ اش تیغ تیز
ز سینے کجا انجم مے نمود — اگر بود خون بود و جامی نمود

ایک تن بھی انمین سے زندہ نہ چھوڑا لیکن کنارہ دریاے سحر کا تھا اُس طرف ساحران نامی اور محافظ دربار رہتے ہین انکے خوف سے قتل و غارت کرکے بہت جلد اپنے فرودگاہ کیجانب مراجعت فرمائی سواے عمرو کے اور سب عیار رہا ہو کر ہمراہ چلے عمرو کو خمار پکڑ لیگئی ہی حال انکا مذکور ہوگا لیکن یہ سب جو چلے قتل و قتال کرنے مین ہنگام شب ہوگیا یعنے ماہ منیر لشکر ستارون کا لے کر میدان فلک مین آ پہونچا اور نیر اعظم خوف سے روپوش ہوگیا اُس وقت مہرخ دس بارہ کوس آ چکی تھی کہ راہ بھول گئی یہ مکان سب طلسم باطن کے معلوم دیتے ہین ایسا نہو کہ یہان گرفتار ہو جائین اور طلسم باطن مین قید ہوے تو چھوٹنا دشوار ہوگا بہار نے کہا سچ کہتی ہو جلدی چلو غرضکہ بزور سحر وہ راہ چھوڑکر دست راست کو چلے اور دس کوس نکل گئے وہان دیکھا کہ قصر عظیم الشان نہایت پر تکلف بنا ہی پردے مخمل کاشانی کے سبز و سرخ و زرد پڑے ہین دروازے صندل کے

۲۶۱

لگے ہین سائبان زربفتی تمامی کے کھنچے ہین موتیون کی جھالر لگی ہی نگیرے کی بڑی تیاری ہی سنہرے
روپہلے آفتابے جواہر نگار ہین نہایت طرحدار ہین شیشہ آلات فانوس اور مردنگ اور جھاڑ اور کنول
بلورین رنگ برنگ کے اپنے اپنے مقام پر آراستہ ہین کوسون تک سامنے مکان کے کاسہ ہاے
بلور بالوان مختلف پیراستہ ہین ان مین شجر پھولون کے لگے ہین گل لالہ و نرگس و یاسمن و نافرمان
کھلے ہین گرد کوہستان ہی بیچ مین یہ مکان ہی پہاڑ دلہن کی مانگ پر طاؤس و تدرو بصد روش مستانہ
خرامان ہین ہر سمت چشمہ ہاے آب روان ہین جا بجا دلکش و پر بہار ہی چادرین چھوٹتی ہین
پانی کوہ سے آبشار ہی کہیات

عمارت کی خوبی در و دن کی وہ شان ۔ لگے جس مین زربفت کے سائبان
چقین اور پردے بندھے زرنگار ۔ درون پر کھڑی دست بستہ بہار
کوئی دور سے در پہ اٹکا ہوا ۔ کوئی رہ پہ خوبی سے لٹکا ہوا
وہ مقیش کی ڈوریان سر بسر ۔ کہ مہ کا بنا جس مین تار نظر
چقون کا تماشا تھا آنکھون کا جال ۔ نگہ کو وہان سے گذرنا محال
وہ مخمل کا فرش اسمین ستھرا بچھا ۔ بڑھے جس سے پاے ہوس کی بنا
رہین کھلتے اسمین روشن مدام ۔ معطر شب و روز جس سے مشام
مغرق زمین پر تمامی کا فرش ۔ چمک جسکی لے فرش سے تا بہ عرش
زمین کا طبق آسمان کا طبق ۔ سنہرے روپہلے ہون جیسے ورق
در و بام سارے تھے وانکے سفید ۔ ہر اک طاق محراب صبح امید
زمین نور کی آسمان نور کا ۔ جدھر دیکھو ادھر سمان نور کا

سب اس مقام دلکش و پر بہار مین بفرحت خاطر ٹھہرے کہ ایک سمت سے صدا آئی ای ساحرہ کہان
پھر رہی ہو یہ مقام شہنشاہ طلسم کے رہنے اور سیر کا ہی لازم ہی کہ کسی گوشے مین رہکر شب بسر کرو مسرخ
نے برق محشر سے کہا خدا جانے یہ کسکا مکان ہی اور کسکی آواز ہی ہمنے تمام عمر یہ جگہہ نہین دیکھی یہ جانتے
ہین کہ آج طلسم مین پھنس گئے جہانتک ہو سکے راہ فرار اختیار کرین یہ کہکر بزور سحر سناٹا مار کر اڑے
اور بائین طرف بارہ کوس تک چلے گئے لیکن جہان تک گئے ویسے ہی مکانات اور کوہستان
لالہ زار وغیرہ نظر آیا جب تین منزل گئے اور وہی سامان دیکھا ناچار تھک کر ایک مقام پر ٹھہرے
اور بہار نے مسرخ سے کہا بہن آج کی رات یہین اترو دن کو راستہ دریافت کرکے چلین گے اب

ایسے ہم بھی حلوا نہین ہین جو کوئی نگل جائے گا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک ساحر سامنے سے ظاہر ہوا اور بولا کہ ای ملکہ مین تم سبکو پہچان گیا ہون جو تم افراسیاب سے پھر گیئن یہان آرام کرو صبح کو چلی جانا مجھے کچھ تم سے عداوت نہین ہی مہرخ نے پوچھا کہ یہان کچھ کھانے کو بھی ملسکتا ہی اُسنے کہا ہان سب کچھ حاضر ہی یہ کہکر چلا گیا بعد لمحہ کے خوان کھانے کے اور گلابیان شراب سرجوش کی لیکر آیا مہرخ اور بہار وغیرہ نے بہار کے تختہ ہاے سنگ پر فرش بچھوایا اور بیٹھکر کھانا کھایا شراب پی اس ساحر سے پوچھا کہ یہ کونسا مقام ہی اور آپ کون ہین اسنے جواب دیا کہ یہ کوہ چینی مقام سیرگاہ شہنشاہ جادوان افراسیاب کا ہی اور منزلہا منزل تک طلسم ظاہر سے تا طلسم باطن اسی طرح کی آرایش و زیبایش سے آراستہ ہی اور دریاے خونزوان پہاڑ کے درے سے ہوکر بہا ہی تم جس جگہہ بیٹھی ہو یہ ابھی طلسم ظاہر ہی اور مین اسی حوالی مین رہتا ہون نام میرا گھر بار جادو ہی الغرض تا دیر وہ ساحر بیٹھا رہا پھر رخصت ہوکر اپنے گھر گیا اور اپنی مان صدف جادو سے سارا ماجرا مہرخ کے آنے کا بیان کیا اسنے کہا ای فرزند تو ان سب کو یہان نہ ٹھہرنے دے ایسا نہو کہ افراسیاب سُنے کہ ہمارے حریف کو اپنے گھر مین جگہ دی اس باعث سے غضب مین گرفتار کرلے بیٹے نے اُسکے کہا وہ آپ سب صبح کو چلے جاینگے ہمکو انسے کیا کام ہی اور افراسیاب سے کون کہے گا اور اُسکی خاموش ہو رہی لیکن مخفی اسنے ایک نامہ حیرت کو مشعر بحالات اسجگہہ سے لکھکر تیلے کے ہاتھ بھیجا حیرت اس مضمون سے آگاہ ہوئی زمرد جادو وزیرزادی سے کہا باران شاید مارا گیا لیکن شہنشاہ صاحب اقبال ہین کہ مہرخ وغیرہ سب جتنے ہین کوہ چینی پر بیٹھے ہین بھلا وہان سے کہان جاینگے زمرد اور یاقوت نے کہا بلا لون افراسیاب نے سحر سے حکم دیا ہوگا وہ سب کو گھیر کر لے گیا ہوگا غرض نامہ لیکر حیرت طاؤس پر سوار ہوئی اور پاس افراسیاب کے گئی وہان پہونچکر پہلوے شاہ مین بیٹھکر نامہ صدف پیش کیا شاہ ساحران نے پڑھکر کہا مجھے بھی تیلون نے سحر سے خبر دی ہی کہ باران مارا گیا اور قیدی چھوٹ گئے مگر اب معلوم ہوا کہ کوہ چینی پر ہین خیر مین گرفتار کراتا ہون اور سحر پڑھکر دستک دی ایک ساحر سیاہ فام بدہیئت زشت انجام حاضر ہوا اُسنے حکم دیا کہ ای کامل جادو سب باغی کوہ چینی پر ہین انھین گرفتار کرلاؤ وہ ساحر سب حسب الحکم روانہ ہوے پھر دوسرے ساحر صندل جادو سے حکم دیا کہ پانچون عیار بچیون سے جاکر کہدے کہ سمت کوہ چینی جاکر حفاظت کامل کی کرین صندل نے جاکر عیار بچیون سے حکم سُنایا یہ بھی روانہ ہوئین ادھر حیرت سے کہا اب ہم چاہ زمرد پر میلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرکے سب کو غارت کرینگے لہذا تم بھی لشکر مین جاؤ اور ہمارے حکم کا انتظار کرو حیرت بھی رخصت
ہوکر لشکر مین آئی اور کامل جاکر برابر کوہ چینی کے پہونچا اور ایک نعرہ مارا کہ باشیداے نمکحرامان اب
کہان بچکر جاؤگے اور ناریل سحر پڑھکر مارا کہ وہ پھٹا چالیس پتلے اسمین سے نکلکر پکارے کہ ای خیرہ سران
قضا تمھاری یہان لائی ہی بہار نے سحر پڑھکر جواب دیا کہ خیرہ سر تم کسے کہتے ہو ہم بندے سامری
و زردشت و جمشید کے ہین اور تابعدار افراسیاب کے ہین کامل نے کہا تم نمکحرام ہو اگر تابعدار
ہوتے یہ غضب تم پر نہ آتا اور پتلون سے اشارہ کیا انھون نے گھیر لیا اور اسنے دوسرا ناریل مارا
مہرخ اور بہار وغیرہ نصف جسم سے زمین مین غرق ہوگیئن ہر چند رد سحر پڑھا مگر موثر نہ ہوا پتلیون
نے ایک زنجیر مین سب کو باندھ لیا اور لیکر چلے برق محشر اور رعد جادو سب سے الگ ایک خیمے
کے کنارے سوتے تھے یہ قید ہونے سے محفوظ تھے دفعتاً انکی آنکھ جو کھلی وہان سے اٹھکر آئے
دیکھا کہ جہان سب اترے تھے اب یہان کوئی نہین یہ اٹھکر روانہ ہوے راہ مین دیکھا کہ سب
ایک زنجیر مین بندھے ہین اور ایک ساحر گرفتار کیے لیے جاتا ہی یہ دیکھکر رعد زمین مین غرق
ہوکر قریب کامل کے نکلا وہ تو غافل تھا اسنے اس زور سے چیخ ماری کہ بیہوش ہوکر گرا اوپر
سے برق محشر جو چمک کر گری دو ٹکڑے کرتی ہوئی زمین مین اتر گئی غلغلہ بلند ہوا کہ کشتی مرا نام من کامل
جادو بود چالیسون پتلے اسکے سحر کے غارت ہوگئے زنجیر کھل گئی سب چھوٹ گئے اور اپنے لشکر
کی سمت چلے اس ہنگام مین گریبان سحر چاک ہوا اور نیر جہانتاب نے روے روشن اپنا دکھایا
سب کو راستہ نظر آیا ساحر ایک جا جمع ہوکر چلے مگر عیار متفرق ہوگئے کہ جو کوئی آفت آئیگی تو ہم
اعانت کرینگے الحاصل جب یہ روانہ ہوے افراسیاب کو پتلیون نے سحر کی خبر دی کامل مارا گیا
اسنے اسی وقت برق چشمک زن کو بلایا اور حکم کیا کہ جاکر ایک نمکحرام کو زندہ نہ رکھنا سب
کے سر کاٹ کر لانا اگر اسکے خلاف کریگی تو سزا دونگا برق چشمک زن اٹھی اور بغضب تمام
روانہ ہوئی لیکن عیار بچیان جو چلی تھین انھون نے راہ مین مہرخ وغیرہ کو دیکھا جلدی صورت
مثل عیارون کے بناکر پاس بہار وغیرہ کے آئین باتین کرتی ہولی چلین لیکن بیہوشی کا
سفوف آنکھ بچاکر اڑاتی جاتی تھین راہ کا غبار بیہوشی آمیز اور گرد ہر ایک کے منھ پر جو پڑی سب چھینک
مارکر بیہوش ہوے عیار بچیون نے چادرین عیاری کی بچھاکر دو دو تین تین آدمیون کو اپنے زور
وقوت کے موافق باندھا اور لاد کر لے چلین باقی باندہ کر کھینچکر صحرا کی جھاڑیون مین چھپا دیا
کہ پھر آکر لیجائینگی غرضکہ جب یہ لے گئین اسوقت برق چشمک زن وہان آکر پہونچی جو دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ افراسیاب نے اُسے دیا تھا اس جگہہ پر کسی کو نہ پایا از بسکہ بفرط غیظ وہان سے آئی تھی ایک کوہ پر
جو گری اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اُس پہاڑ کے قریب کہین برق فرنگی عیار موجود تھا اُسنے دیکھا
کہ ایک جادوگرنی جسکے پانؤن کی ایک لٹ سنہری اور ایک روپہلی ہی بجلی بنکر اُس پہاڑ پر گری ہی
اسی وقت اسکے قتل پر آمادہ ہوکر ساحر کی صورت بنکر بت کہنی سے تا بنشانے باندھکر جھولا گلے مین
ڈالکر یاران سیاہ مقوئے کے بناکر جسم مین لپیٹ کر سامنے اُسکے جاکر پکارا ای ملکہ خیر تو ہی یہ کیا غصہ ہی
برق چشمک زن نے اُسکو ساحر سمجھکر سارا حال بیان کیا اور کہا مین مجبور ہون شہنشاہ سے کہہ دونگی
کہ مہرخ وغیرہ نکل گئین اگر فرمایئے تو لشکر سے اُنکے جاکر گرفتار کر لاؤن برق فرنگی نے کہا ای ملکہ تم ایسی ہی
ہو لیکن دور سے آئی ہو ذرا ٹھہر کر دم لے لو اور میرے پاس کچھ میوہ ہی حکم ہو تو حاضر کرون نوش
فرمایئے برق چشمک زن نے کچھ سوچکر کہا کیا مضائقہ ہی لاؤ ہم تم ایک ہین پرہیز کیا ہی برق
فرنگی نے گری بادام کی اور کشمش پستے وغیرہ بیہوشی آمیز جھولی سے نکالکر سامنے رکھے برق
چشمک زن نے وہ میوہ بغور دیکھا سحر نے خبر دی کہ یہ بیہوشی آمیز ہی اور زہر آلودہ ہی کھانا نہ چاہیے
یہ معلوم کر کے برق فرنگی کو از روے غصہ پنجے مین داب کر اڑ گئی اور سامنے افراسیاب کے باغ سیب
مین لاکر پہونچایا کہا اور تو کوئی نہین ملا یہ عیار حاضر ہی افراسیاب سمجھا کہ اسنے نزاکت اور امیری کو کام
فرماکر سب باغیون کو تلاش نہین کیا ورنہ نہ ملنا کیا معنے وہ سب تو راہ مین تھے کیا اتنے عرصے مین
کہ یہ دونون پہونچی نہین وہ سب اپنے لشکر مین پہونچ گئے یہ سوچکر بغصہ گویا ہوا کہ ای زادی قحبہ
مین نے تجھے کب حکم دیا تھا کہ تو صرف ایک عیار کو پکڑ لائی اور اپنی خالاؤن کو تلاش نہ کرے گم
چل دور ہو میرے سامنے سے اور اس عیار کو حیرت پاس پہونچا دے برق چشمک زن یہ
عتاب دیکھکر ڈری اور برق فرنگی کو لیکر پاس حیرت کے آئی اُسنے خاطر کی کرسی بیٹھنے کو دی اور
پوچھا کیونکر آئی یہ بیان کیا چاہتی تھی کہ ایک ساحر نے آکر عرض کیا کہ عیار پچیان پتھارے لادے
آئی ہین حیرت نے زمرد سے کہا جاکر صرصر کے خیمے سے خبر تو لا کہ کس کو لائی ہین زمرد گئی اور جاکر خبر
لائی کہ مہرخ کو مع اسکے سردارون کے گرفتار کر کے لائی ہی یہ کیفیت برق چشمک زن سنکر حیرت
سے عرض رسا ہوئی کہ شہنشاہ مجھ سے بسبب نہ گرفتار کرنے باغیون کے خفا ہین اسوقت صرصر
سے ان قیدیون کو اگر دلا دیجیے تو مین پاس شہنشاہ کے لیجاؤن اور خطا اپنی معاف کرا کر سب کو
اُنکے سامنے قتل کرون حیرت نے کہا لیجاؤ کیا مضائقہ ہی برق چشمک زن وہان سے اُٹھکر صرصر
کے خیمے مین آئی اور کہا لاؤ مجرمون کو مجھے دو کہ پاس شاہ طلسم کے لیجاؤن صرصر نے کہا کیا خوب تمھاری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو وہ مخل ہوئی جہان وین بی فاختہ اور کوے بیسوے کہا بین تم کون گنہگار دن کی پہچاننے والی ہم آپ
لیجا بین گے برق چشمک زن ایسی باتون سے بہت خفا ہوئی اور گالیان دینے لگی صرصر نے صبا رفتار
سے اشارہ کیا کہ لینا اسکو صبا رفتار نے ایک بیضۂ بیہوشی مارا کہ یہ دھم سے آرہی صرصر لشتارہ باندھکر
سامنے حیرت کے لائی اور کیفیت واقعہ سے مطلع کیا صرصر پر حیرت خفا ہوئی کہ اب تیری یہ مجال
ہے کہ شہزادیون کو طلسم کی ذلیل کرتی ہی جلد اسے ہوشیار کر صرصر نے اسکو ہوشیار کیا برق چشمک زن
ہوشیار ہوکر پکار رہی کہ ارے اوصرصر ابھی چوکسا کر گرتی ہون دو ٹکڑے تیرے ہوتے ہین حیرت نے کہا ہان
ہان بی بی حق بجانب ہو ان عیارنیون کے کہ مار اپنا ہتھیلی پر لیے پھرتی ہین برق چشمک زن
نے جواب دیا کہ تخت پر جو بیٹھی ہو تو سیاہ چادر آنکھون کے آگے پڑ گئی ہی اپنے دن سب بھول جاتے
ہین یہ دربار ٹھہرنے کا مقام نہین ہی یہ کہکر اُٹھکر روانہ ہوئی اور سحر اپنا چلتے وقت برق فرنگی پر سے
دفع کرتی گئی اور کہا کہ ای صرصر شہنشاہ سے تیرے حال کی خبر کرکے دیکھ تو کس طرح پیش آتی ہون صرصر
یہ کلام سنکر خوفناک ہوئی اور حیرت کے قدم پر گری اُسنے سر اٹھا کر سینے سے لگایا اور کہا تو گھبرا نہین میرے
سر کے ساتھ تیرا سر ہی یہ کہکر برق فرنگی کی طرف مخاطب ہوئی کہ بتلا اب تیرا کیا حال کرون برق فرنگی
نے دیکھا کہ جسم تیرا ہلکا ہی اسوقت تو مسحور نہین معلوم ہوتا ہی یہ سمجھکر کہنے لگا کہ ای ملکہ ہم یہان گیا آئے
دو چار کی قضا آئی زہر ویسے ہاے ہو گیا بکتا ہی شامتین آئی ہین برق فرنگی نے کہا ہم سچ کہتے ہین جہان
ہمارے قدم آئے دس بیس کا سر کاٹ لیا پانچ چار کو لوٹا اور چلے گئے حیرت کو غصہ آیا اور ترنج اُٹھا کر
چاہا مارے برق جست کرکے اور ایک دھول صرصر کے لگا کر بھاگا صرصر پیچھے دوڑی غلغلہ ہوا کہ
لینا جانے نہ پائے برق جو بارگاہ سے باہر نکلا یہ بھی کہتا چلا ارے یارو بھاگو لشکر حریف آگیا یہ ہنگامہ
سنکر لشکر مین بھگدر پڑی دکانین بند ہونے لگین صراف روپے پیسون پر اوندھے پڑ گئے کہ پہلے ہمین
کوئی قتل کرے پھر روپیہ لے عورتین اپنے مردون سے لپٹ گئین کہ صاحب خدا کے لیے خیمون سے
نہ نکلنا مرد کہہ رہے ہین ابھی جو یہان آئیگا تو ہم لڑینگے وہان جاکر کیا کرینگے غرض ایک تلاطم ہو گیا
برق بھاگا ہوا صحرا مین جو آیا صرصر نے آگھیر لیا پنجہ چلنے لگا برق نے ایک پنجہ پٹ کرکے کہ ہاتھ آسانی
کا نہ کٹے لگایا ہتکٹی کی چوٹ پڑی ہاتھ سے انگوٹھیان اُتر کے گر پڑین برق نے پھر کمند ماری
صرصر انگوٹھیان جھک کر اُٹھاتی تھی کہ کمند مین پھنسی مگر اسوقت حیرت پنجہ بنکر یہان آئی اور صرصر
کو گرفتار ہوتے دیکھکر چمک کر گری گھبراہٹ ایسی تھی کہ برق جو بھاگا اسکا تعاقب نہ کیا صرف صرصر
کو پکڑ لیگئی لیکن لشکر مین نہ لائی دریاے خونروان کے اُس پار لیگئی برق نے آکر انگوٹھیان صرصر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گی اُٹھالین اور ساحر بنکر دریا کے پار یہ بھی چلا جب پل پر زاوان پر پہونچا دریا نے بسبب انگشتری صرصر
کے راہ دی لیکن ایک نگہبان دریا برق کے پیچھے دوڑا کہ اے عیار وہ انگشتری دیدے جو شہنشاہ نے صرصر کو
عطا فرمائی ہی نہین ہین تجھے مار ڈالونگا برق نے ایک انگشتری کہ جسکے نگینے پر نام افراسیاب کا
کندہ تھا اُتار کر پھینک دی اب جو چلا دریا سے شعلے آگ کے نکلنے لگے اور غلغلہ ہوا راستہ بند ہو گیا
برق وہان سے پھرا کہ اب چلکر سردارون کو چھڑاؤن سُن تو چکا ہو کہ صرصر گرفتار کر کے لائی لبس
صورت اپنی صرصر کی ایسی بنائی اور اُسکے خیمے مین گیا وہان پشتارے لیے صبا رفتار بیٹھی تھی اُسنے
دیکھا کہ صرصر ہانپتی پسینے مین غرق آئی ہی تیغے مین دندانے پڑے ہین پھول سپر کے گر گئے ہین اُسنے
یہ ہیئت دیکھکر پوچھا اے شہزادی کیا کیفیت گذری اُسنے کہا یہ غلغلہ تمنے نہین سُنا برق فرنگی سے
خوب شمشیرزنی مجھسے ہوئی اب لاؤ ان مجرمون کو پاس حیرت کے لیجاؤن یہ کہکر پشتارے کھولکر
فتیلہ دفع بیہوشی سب کو دیدیا مہرخ اور بہار وغیرہ جو ہوشیار ہوے صبا رفتار انھین دیکھکر
بھاگی اور یہ دس پانچ سردار جو ہوشیار ہوے سب حال سنکر نارنج ترنج پکڑ کر لشکر حیرت پر گرے
اسوقت وہ لوگ جنھین عیار بچیان بیہوش کر کے جھاڑیون مین ڈال آئی تھین ہوشیار ہو کر
روانہ ہوے اور فوراً آکر یہان پہونچے مہرخ کو مصروف جنگ دیکھکر ترسول پنسول حربہ ہاے سحر
لیکر حملہ آور ہوے یہ لوگ تو پہلے ہی سے ڈرے ہوے تھے اور سُن رہے تھے کہ لشکر حریف آیا ہی اس لڑائی
مین گھبرا کر بھاگے مگر بہادران و ساحران نامی ملازم افراسیاب سینہ سپر کر کے لڑنے لگے شمشیر اک
سمت سے بجلی بنکر گرنے لگی اور جوے خون جاری ہوا سر حباب آسا اُسمین بہتے تھے دھڑ غوطے
کھاتے تھے کہین آگ برستی تھی کہین ہیر غل مچاتے تھے رعد زمین سے نکلکر چیخین مارتا تھا برق محشر
چکاچک کر گرتی تھی آفت عظیم اور ہنگامہ رستخیز گرم تھا تلوار کی آنچ مین گیلا سوکھا سب جلتا
تھا اپنا پرایا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا نظم

برآمد بہ مرکب ہزبر ژیان — علم گشت رایات نصرت نشان
ز آواز طبل و فغان جرس — جہان را گرہ شد گلو در نفس
بہ جنبید لشکر چو دریا ز باد — بآئین کین پردران از عناد
چو رعد خروشان سپہ بیدریغ — ہمی زد بگشت عدو برق تیغ
دلیران ز دشمن چو پرداختند — بغارت گری دست افراختند
غنیمت گرفتند گردان بسے — غنی گشت از سیم و زر ہر کسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیشتر جو لشکر تباہ ہوگیا تھا اور شعاب وجبال مین متواری ہوا تھا یہ ہنگامہ سنکر آنے لگا آخر لشکر حیرت شکست کھاکر پیچھے ہٹ گیا اور مہرخ کا جو خیمہ وخرگاہ پہلے جنگ باران مین غارت ہوگیا تھا اور قبضہ لشکریان حیرت مین تھا وہ لوٹ کر دوبارہ حاصل کرکے اپنے مقام فرودگاہ پر آئی بارگاہ فلک پایگاہ نصب ہوئی بازار مین آراستہ ہوئین دوکانین کھلین طلایہ پھرنے لگا انتظام ہونے لگا سرداران عالی تبار داخل بارگاہ ہوے مہرخ سریر جہانبانی پر بعد فرد تمکین جلوہ فرما ہوئی دربار گرم ہوا جشن کی تیاری ہوئی رقاص پریچہرہ آکر رقص کرنے لگے ساقی حور رخسار جام بادہ گلنار لیسکر میکشون کو مسرور اور مخمور کرنے لگے سب عیار بھی عمرو کے سوا بارگاہ مین آئے مہرخ نے خلعت فاخرہ عنایت فرمائے اور عمرو کے لیے دست بدعا ہوے کہ وہ بھی ای پروردگار پنجہ خمار جادو سے جلد رہائی پائین اُسوقت برق فرنگی نے کہا مجھے انگوٹھیان صرصر کی ملی تھین اُسمین ایک انگوٹھی ایسی تھی کہ دریاے سحر نے راستہ دیا تھا لیکن مین اس بار اس سبب سے نہ گیا کہ آپ لوگون کو چھڑانا منظور تھا لہذا اب واسطے چھڑانے کے جاتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا اور عیار بھی واسطے تلاش کے روانہ ہوے مگر وہان حیرت جو صرصر کو لیکر پار دریا کے گئی ایک جگہ ٹھہری اور کہا ای صرصر اسوقت مین ایسی گھبرائی کہ عوض گرفتار کرنے برق کے تجھے گرفتار کرلائی غرض مین پاس شہنشاہ کے جاتی ہون ایسا ہو کہ جاکر برق چشمک زن کچھ آتش افروزی کرے اب تم لشکر کی طرف جاؤ صرصر وہان سے سمت لشکر چلی اور حیرت پاس افراسیاب کے آئی یہان آکر دیکھا کہ برق چشمک زن نہین آئی معلوم ہوا کہ اپنے ملک کو گئی اُسنے سارا ماجرا افراسیاب سے صرصر اور برق چشمک زن کی لڑائی کا بیان کیا افراسیاب نے کہا مجھے سب کیفیت پہلے ہی سے بزور سحر معلوم ہوا ای حیرت جب ادبار آتا ہے یہی کیفیت ہوتی ہے آپس مین نفاق ہوتا ہے سمجھ اُلٹی ہوجاتی ہے بھلا مین تم سے کہتا ہون اگر برق چشمک زن سب کو مانگتی تھی اسمین کیا حرج تھا اب اچھا ہوا کہ تم تو ادھر آئین وہان برق فرنگی نے سب کو ہوشیار کردیا اُن باغیون نے سارا تمھارا لشکر لوٹ لیا اور بعشرت اسی طرح سے جیسے قبل مین تھے اپنے لشکر مین بیٹھے ہین دیکھو قیدی جدا چھوٹ گئے اور برق چشمک زن علیحدہ رنجیدہ ہوکر چلی گئی لشکری تمھارے علیحدہ قتل وغارت ہوے یہ بی صرصر کی ذراسی رسوخیت جتانے سے خرابیان ہوئین اور تم کیسی منتظم تھین کہ عیار کے کہنے سے آفت برپا ہونے کا خیال نہ کیا اگر ہمارے ملازم نمک حلال ہوتے تو یہ سوچتے کہ جیسے ہم مہجبین کو لے گئے ویسے اگر کوئی دوسرا لیجائے گا تو کیا حرج ہے غرض ان حریفون کو قتل کرڈالنے سے ای جسطرح ہو ہلاک ہوجائین بس یہ خیال کسی کو نہین اب تم جاؤ لشکر بھاگا ہوا پھر جمع کرو مین انتظار مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہون کہ خمار اور مخمور گرفتار کرنے عمرو کو گئی ہین وہ آلیبن اور مین شیطان خداوند کو بلا کر عمرو
کو قتل کرلون تو اور ون کی بھی فکر کرون کس لیے کہ سب سے زیادہ سرکش عمرو ہی ہی حیرت ایسے کلمات
سنکر محجوب ہوئی اور حال تباہی لشکر سنکر بہت جلد وہان سے روانہ ہو کر اپنے لشکر مین آئی اور بھاگی ہوئی
فوج کو منادی کرا کر پھر جمع کیا بارگاہ استاد گرامی بازار کھلی واسطے رفع ندامت کے حکم رقص سرود دیا
یہان بھی ناچ ہونے لگا مگر حال صرصر سنیئے کہ دریا سے اتر کر سوچتی چلی کہ لشکر عمرو مین چلکر صورت کسی عیار کی بنکر
عیاری کرون کیونکہ برق فرنگی جو رہا ہو گیا ہی اسنے ضرور بالضرور اپنے سردارون کو چھڑایا ہوگا
الحاصل ایسے خیالات کر کے صورت اپنی اسنے عمرو کی ایسی بنائی تھوڑی دور گئی تھی کہ چند ساحر
ایک جگہ بیٹھے تھے انھون نے اُسے دیکھکر جانا کہ کوئی عیار لشکر حریف کا ہی یہ جانکر سحر پڑھنکر صرصر شمشیر زن
کو گرفتار کر لیا ہر چند اُسنے کہا کہ مین عیارہ نہی ہون صرصر میرا نام ہی ملازم شاہ طلسم ہون لیکن ساحرون
نے نہ مانا اور چاہا سر کاٹ لین مگر برق فرنگی تلاش عمرو مین جو چلا تھا ادھر آنکلا دیکھا کہ ساحر
ایک عیار کو قتل کیا چاہتا ہی قریب آکر دیکھا تو عمرو کی صورت نظر آئی مگر بغور دیکھکر پہچانا کہ صرصر ہی
دل سے کہا اسکو بھی چھڑا دینا چاہیئے اُستاد کی منظور نظر ہی غرض صورت اپنی ساحر کی ایسی بنا کر
پکارا بھائی تمنے بڑا کام کیا جو اس مکار کو گرفتار کیا جلد اسکا سر کاٹ لو صرصر حیران ہوئی کہ یہ دوسرا
دشمن کون پیدا ہوا مگر برق قریب آیا اور کہا اسکی بوٹیان کاٹ کر کھاؤنگا اسنے ہزارون ساحر
قتل کیے ہین بیر اسکا بنانا چاہیئے بڑے کام آئیگا یہ کہتا ہوا صرصر کے نزدیک آکر چپکے سے کہا اُستانی
کہو تو بچا لون منم برق فرنگی اُسوقت صرصر گویا ہوئی کہ موے اُستانی کسے کہتا ہی اور احسان کیا جتاتا
ہی اگر مین کہدیتی ہون کہ یہ بھی میرے ساتھ کا عیار ہی تو ابھی مارا جاتا ہی برق سلکے اس کلام
سے گھبرایا کہ واہ احسان فراموشی دیکھیئے اور الٹے دھمکاتی ہی مگر بسبب معشوقہ ہونے اُستاد
کے چھڑانا اسکا منظور تھا اُس ساحر کے پاس جاکر باتون مین لگا کر بیضۂ بیہوشی مارا اور بیہوش
کر کے سر کاٹ ڈالا غلغلہ گیر ودار بلند ہوا صرصر چھوٹ کر بھاگی برق نے پکار کر کہا اپنے ماتھے پر کوئی
نشانی بنواؤ یا ناک کی پھنگی اُستانی کٹواؤ کہ لوگ پہچانین اور عیارون اور عیارہ بچیون مین فرق معلوم
کیا کرین صرصر نے کہا مونڈی کاٹے مجھسے بھی ٹھٹھے بازی کرتا ہی کچھ کمبختی آئی ہی مثل مشہور ہی مان چھوڑ موسی
سے ٹھٹھا برق بولا کہ استانی خفا نہو مجھسے قصور ہوا لیکن اتنا بتلا دو کہ اُستاد کو کون پکڑ لے
گیا ہی صرصر نے کہا خمار جادو گرفتار کر کے طلسم باطن مین پاس افراسیاب کے لیگئی ہی اب چھوٹنا ایسی
جگہ سے عمرو کا دشوار ہی برق نے کہا خدا مالک ہی غرض صرصر ایک جانب اور برق اپنی راہ روانہ ہوئے

پہونچنا شہنشاہ عیاران عمرو بن امیہ نامدار کا طلسم باطن مین پاس افراسیاب کے اور آنا بختیارک کا طلسم مین واسطے قتل کرنے عمرو کے اور عیاری کر کے لوٹ لینا عمرو کا دربار افراسیاب کو اور آوارہ پھرنا طلسم باطن مین اور قتل کرنا ساحران نامی کو وہان کے اور آنا بعد ایک مدت کے بفن عیاری دریاے سحر سے اتر کر اپنے لشکر مین اور مدد کرنا مخمور سرخ چشم کا عاشق ہو کر شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان بن حمزہ پر عمرو کی در سیر طلسم باطن عمرو کا کرنا المولفہ

ای ساقی خوش جمال میرے
عشرت ہو نصیب تجکو ہر روز
تا چند امید مہربانی
ہی بنت عنب کی انتظاری
وہ مے کہ ہو آبدار و شفاف
ہو شاہد معنوی ملاقی
ہو سیر طلسم دل کو منظور
ہو بلبل دل ہر اک کا مفتون
سر سبز ہو بات میری ایجاد
نکھرے رنگ بیان کا وہ حسن
ای جاہ بیان کرو فسانہ
در رشتہ کشم چنین لآلی

ای دلبر ذی کمال میرے
ای میرے انیس و یار ساقی
بے لطف ہی عیش زندگانی
کب تک رہین رند تیرے بیتاب
جسپر کہ یقین کی مہر ہو صاف
نیرنگ فسون و سحر سازی
کردے مجھے جام مے سے مخمور
وہ پھول جھڑین مری زبان سے
جو دیکھے کہے کہ ما شاء اللہ
ہر دل کو رہے دھیان اسکا
مشتاق سخن ہی سب زمانہ

ای شعلۂ حسن عالم افروز
ای میرے وفا شعار ساقی
کثرت پہ ہی دل کی بیقراری
اک اور دے جام بادۂ ناب
وہ مے کہ نشے مین جھلکے ساقی
اک گردش جام کی ہو بازی
دکھلاؤن بہار باغ مضمون
شرمندہ چمن ہو داستان سے
ہو شاہد داستان کا وہ حسن
آنکھون مین نہ ہے مکان اسکا
از سوزن فکر و نفس عالی

مشرجان نکات اعلائے نیرنگ طرازی و سحر زبان داستان دلبستان عربدہ پردازی خامہ کو میدان فصاحت اور بلاغت مین اس طرح جولانگر فرماتے ہین اور شوخی طبع سے چشم جادو نظران مین جلوۂ شاہد معنوی اس طرح دکھاتے ہین کہ جب خمار جادو اس مخمور بادہ عیاری یعنی عمرو بن امیہ ضمری کو خیمہ یاران سے لیکر بزور سحر روانہ ہوئی دریاے خون رواں سے گذر کر کوہ عقیق سرخ اور کوہ زمرد اور کوہ لاجورد وغیرہ کی سیر کرتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی چلی کس لیے کہ یہ سب کوہستان اسی طرح آراستہ ہین کہ جیسا کوہ چینی کا اول ذکر کیا تھا غرض کہ جب ان مقامات سے آگے بڑھی بیابان زعفران زار مین پہونچی یہ جگہ سیرگاہ ملکہ زعفران جادو بھانجی افراسیاب کی ہی یہان سے تا قلعہ زعفرانیہ طلسم باطن مین یہ ملکہ حاکم ہی اس جنگل مین جو پہاڑ اور چشمہ ہاے آب روان ہین ان کو اسنے نہایت درجہ آراستہ کرایا ہی مقام دلکش و فرح افزا اپنایا ہی خمار اس جگہ ٹھہر کر مصروف سیر و تماشا ہوئی دیکھا کہ منزلون تک اشجار پر بہار و گلدار لگے ہین جال موتیون کے پڑے ہین تختے زعفران کے کھلے ہین دانگ کوہ پر عقیق زرد کے نانڈے رکھے ہین درخت نرگس شہلا و نرگس بیمار کے اسمین چشم خوبان کو شرماتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ خفتگان خاک چشم براہ انتظار ہین سرو جویبار برلب انہار ہین طائران خوش لہجہ و شیوا زبان شوق دید گل مین مثل ارغنون باصوات دل خراش آہنگ خوش نوائی سے ساز کیے ہوے اور غزال دشت عکس گلہاے احمر سے قباے یاقوت نگار در بر جست و خیز کرتے ہین وہ صحراے سبز و خورم رشک دہ باغ ارم تھا زینت دہ بہار گلہاے گلشن عالم تھا فصل آذری ہزار جان سے اسیر شیدا رنگ بہار اسیر فریفتہ کہ ابیات

سبزہ دمید از چمن سرو ہم از جویبار — پیک صبا ہر نفس گفتہ سخن بیقرار
لیلی گل جلوہ گر طرح بطرح دگر — بلبل مجنون سیر نغمہ گر و بیقرار
سنبل و نسرین باغ ہر دو تر و تر دماغ — لالہ دل پر ز داغ سر زدہ از شور زار
ترسم اگر یاسمن میل بہ نرگس کند — چشم شقائق شود از رہ غصہ تار
بلبل بے برگ را وہ بنوا افسردہ — غنچہ گل گو دمید از بن ہر برگ خار
سوے گلستان ببین سرو قد نازنین — تا کہ چہ از ما و طین سر زدہ در نو بہار

ایک سمت پہاڑ پر چہل ستون تعمیر تھا در و دیوار اسکے بنگلہ جواہر آگین خوبی مین پری کی تصویر تھا پردے زنبوری پڑے تھے فرش تکلف پر مسند باسلک گوہر بچھے تھے اسباب نشاط و طرب مہیا تھا شیشہ آلات سجا تھا ملکہ زعفران جادو لباس زعفرانی پہنے دست نازک مین چھڑی عقیق زرد کی ایک ڈال زرّین ہوئی لیے پکھراج کے تخت پر لب نہر بصد انداز جلوہ فرما تھی اور چار سو کنیزین جوڑے زعفرانی زیب قامت کیے گرد و پیش ایستادہ تھین ناچ ہو رہا تھا ہنگامۂ انبساط گرم تھا جلسہ سرور مین ہر ایک بے شرم تھا نظم

مغرق تھی مسند اک جگمگی — کہ تھی چاندنی جسکے قدمون لگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ پھولے سماتے تھے تکیے دھرے — کہ تھے حسن مین وہ سراسر بھرے
بلورین صراحی و جام بلور — دل و دیدہ وقف تماشاے نور
کنیزان مہ رو کی ہر طرف ریل — چنبیلی کوئی اور کوئی راے بیل
شگوفہ کوئی اور کوئی کام روپ — کوئی چیت لگن اور کوئی سیام روپ
کہین چٹکیان اور کہین تالیان — کہین قہقہے اور کہین گالیان
وہ مسند پہ اک نوجوان حسین — کہ تھی غیرت افزاے مہر مبین
نگہ آفت و چشم عین بلا — مژہ دین صفون کو الٹ برملا
وہ ابرو کہ محراب دیوان حسن — جھکی شاخ نخل گلستان حسن
وہ رخسار نازک کہ ہو جائین لال — اگر آئینہ بوسے کا گذرے خیال
وہ بینی کہ جس کی نہین کچھ نظیر — تھی انگشت قدرت کی سیدھی لکیر
وہ بازو وہ ساعد بھرے گول گول — برابر ہوا الماس کے جسکا مول
وہ ساق بلورین وہ انداز پا — پھرے ہر سحر چشم دل مین سدا

الحاصل خمار سیر کنان قریب اس جلسۂ طرب کے جب پہونچی ایک کنیز نے اُسے دیکھا اور اپنی ملکہ سے کہا کہ خمار جادو ایک پشتارہ لیے کسی طرف جاتی ہین زعفران یہ سُنکر اٹھی اور پکار کر اسنے کہا کہ اے ملکہ خمار جادو یہ ہمارے پہاڑ کے نیچے جانا اور ہم سے ملاقات نہ کرنا بڑی بیمروت ہو واہ کیا کہنا جیسے کبھی کی صاحب سلامت ہی نہ تھی خمار نے یہ صدا سُنکر پا تھم باندھے کہ اے شاہزادی مجھے ایک کام ضرور کا ہے اسوقت معاف فرمایئے پھر کبھی حاضر ہونگی زعفران نے کہا میرے سر کی قسم گلوری کھاتی جاؤ کھڑے کھڑے ایک جام شراب پی لو پھر چلی جانا خمار عرض پیرا ہوئی کہ بہت خوب حاضر ہوتی ہون غرض پہاڑ پر آئی زعفران نے خاطر کر کے اسے بٹھایا اور پوچھا ایسا کیا کام جلدی کا ہے اور یہ پشتارہ کیسا ہے اسنے جواب دیا کہ شہنشاہ منتظر میرے ہونگے مجھے عمرو کے گرفتار کرنے کو بھیجا تھا اُسے لیکر جاتی ہون اس پشتارے مین وہی بندھا ہے زعفران نے کہا مین نے شہرہ اُسکا سُنا ہے ذرا مین اُسکی صورت دیکھون کہ کیسا ہے صندل جادو وزیرزادی بھی اُسکی بجلہ ہوئی کہ ہان اے ملکہ ذرا پشتارہ کھولیے تو مین بھی دیکھون کہ اس عیار کی کیا قطع ہے خمار منع کرنے لگی کہ حضور یہ بڑا مکار ہے ادھر پشتارہ کھولا اور یہ بھاگ گیا اور یا کوئی مفسدہ اسنے برپا کیا میری محنت ساری برباد جائیگی شہنشاہ مجھپر اور آپ پر خفا ہونگے اسکو نہ کھولیے زعفران

اسکے انکار کرنے سے آزردہ ہوئی اور کہنے لگی کیا ضرور ہے اسکا ہوشیار کرنا بھلا ہم اس لائق کب ہین کہ کوئی ملازم ماموں صاحب کا ہمارا کہنا مانے اچھا بی بی لیجاؤ جس مین اپنی بہتری سمجھو وہ بات کرو خمار نے دیکھا کہ بھانجی شہنشاہ کی ناراض ہوتی ہے ناچار پشتارہ کھولا اور عمرو کو ہوشیار سحر دفع کر کے کیا لیکن بےحس وحرکت رکھا کہ بھاگ نہ جائے لہذا عمرو کی جو آنکھ کھلی اپنے تئین مقام پُر بہار اور جلسہ حسینان طرحدار مین پایا حیران ہوا کہ مین کہان تھا اور کس جگہ آیا مگر از بس خطیر ہے نہایت ادب سے ملکہ زعفران کو سلام کیا اور لب عجز کو ستایش وتحسین مین کھولا کہ سامری وجمشید کی پناہ رہے بخت یار اور طالع مددگار دولت واقبال غمگسار رہین ستارۂ عزت فلک رفعت پر تابندہ ہو اس حقیر سراپا تقصیر کا آج دامن امید گوہر آرزو سے مالا مال ہوگیا اپنی مراد دلی حسب دلخواہ پایگا قطعہ

سالہا شد کہ بخت مسکینم	وعدہ ہا داد وکرد تسکینم
چونکہ بگذاشت باغبان قضا	گلے از باغ آرزو چینم

یہ قطعہ اس خوش الحانی سے پڑھا کہ ملکہ بیقرار ہوگئی اور صندل نے کہا حضور مین نے سُنا ہو کہ یہ گاتا بہت خوب ہو اس سے کچھ گوائیے ملکہ نے خطاب کیا کہ ای عمرو ہم مشتاق ہین اپنا گانا سنا عمرو نے جواب دیا خداوندہ مین انھین باتون مین بدنام ہون لوگون نے ریش تراشندہ کافران سربرنڈ جادوگران مشہور کیا ہے حالانکہ مین نے کبھی چیونٹی کو بھی نہین مارا ملکہ خمار جادو فرماتی ہین کہ میرا سر مونڈا بھلا ایسی تہمت کا کیا ٹھکانا آپ مجھے گوائیے کہین ایسا نہو دو چار سر منڈے جائین خمار کی ناک کٹ جائے دس پانچ قتل ہون اس سے بہتر ہے کہ مجھکو جانے دیجیے گانے بجانے کا ذکر نہ فرمائیے خمار سر منڈانے کا حال بیان کرنے سے بہت شرمندہ ہوئی اور زعفران خوب ہنسی اور مُصر ہوئی کہ اے عمرو کچھ تو سناؤ عمرو نے کہا ملکہ عالم ایسے وقت مین ہوش وحواس تو درست نہین ہین بی خمار قتل کرانے کے لیے لیے جاتی ہین ہاتھ پاؤن مین دم نہین بےحس وحرکت پڑا ہون کیا گاؤن اور کیا بجاؤن یہ کہکر رونا شروع کیا اور اس بیکسی سے رویا کہ زعفران بھی رونے لگی صندل نے بہت افسوس کیا اور خمار سے سب بجد ہوئین کہ اسپر سے سحر اُتار لو ہرچند اُسنے کہا کہ لوگو یہ بڑا جعلساز ہے تمکو فریب دیکر چلا جائیگا لیکن کسی نے کہنا اسکا نہ مانا ناچار خمار نے سحر دفع کیا عمرو اُٹھکر بیٹھا اور بہت دعا ملکہ کو دی ملکہ نے کہا قسم سامری وجمشید کی مین بھی بہت کچھ تجھے دونگی اور افراسیاب سے چلکر خطا معاف کرا کر جاگیر ومنصب دلوادونگی اچھا ہمین گانا سُنا عمرو نے عرض کیا کہ

حضور

حضور کی خاطر منظور ہی جو کچھ مجکو ہنر یاد ہی ظاہر کرتا ہون مگر ایک بھاری جوڑا اور پشواز جواہر دوز و زیور الماس کا منگا دیجیے کہ سنگھار کر کے گاؤن بھی اور ناچون بھی اور یہ نہ سمجھیے گا مین چور نہین ہون کہ جو آپ کا مال لیجاؤنگا اور نہ آپسے بدل لونگا بجنسہ بعد فراغ رقص حاضر کر دونگا ہان اگر آپ کی لونڈی جھوٹے سے سچا بدل لے تو میرا قصور نہین زعفران ہنسنے لگی اور کہا خواجہ تم بڑے ظریف ہو اور لائق صحبت سلاطین روزگار ہو یہ فرما کر حکم کیا کشتیان لباسہاے پرتکلف سے آراستہ اور زیور جواہر سے پیراستہ حاضر کرو حسب ارشاد سب چیزین مہیا ہوئین عمرو نے علحدہ جا کر صورت اپنی ایک جوان طرحدار کی ایسی بنائی اور لباس اور زیور زیب بدن کر کے سامنے آیا ملکہ نے پہلے جو صورت دیکھی تھی تو بہت حقیر اور عجیب الخلقت پایا تھا اسوقت بصد رعنائی و زیبائی دیکھکر حیران ہوئی کہ کیا قدرت اسکو سامری نے دی ہی کبھی انسان ہی اور کبھی پری ہی دیر تک جمال جہان آرا کو دیکھتی رہی کہ نظم

وہ طرۂ زلف عنبرین بو
ہر صبح بہار کے لیے شام
وہ آئینہ جبین روشن
کیونکر نہ اسے دعا دین ہم

شہرہ ہی جہان مین اسکا ہر سو
ہر جان کے لیے کمند الفت
تھا جو کہ نظر کے زیر دامن
یارب دے اسیمین ریزش نفس

ہر طائر دل کے واسطے دام
آزادوں کو بند الفت
ہر جلوہ فروش بہر عالم
رونق بخش اسکو صورت حور

غرض کہ عمرو سازندون سے وہان کے سنگت کر کے پہلے گت ناچا اور دل ارباب محفل کو خوب لبھایا پھر نے بجانے لگا اور خوش الحانی سے غزل و اشعار گانے لگا ہر ایک کو دیوانہ بنایا جب اس غزل کو میر کی گایا نظم

الٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکھین موند
یعنے رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

ناحق ہم مجبورون پر یہ تہمت ہی مختاری کی
چاہتے ہین سو آپ کرین ہین ہمکو عبث بدنام کیا

کاش اب منھ سے برقع اُٹھا دے ورنہ پھر کیا حاصل ہے
آنکھ مندے پر اُسنے گو دیدار کو اپنے عام کیا

یان کے سفید و سیہ مین ہمکو دخل جو ہی تو اتنا ہی
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جون تون شام کیا

ساعد سیمین دونون اُسکے ہاتھ مین لاکر چھوڑ دیے
بھولے اسکے قول و قسم پر ہاے خیال خام کیا

ایسے آہوے رم خوردہ کی وحشت کھونی مشکل تھی
سحر کیا اعجاز کیا جن لوگون نے تجھکو رام کیا

میر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا ہو اُسنے تو
قشقہ کھینچا دیر مین بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس غزل کا گانا تھا تمام حاضرین محفل رونے لگے اور مست ہوکر جھومتے تھے اس عرصہ مین خنیاگر چرخ چارم نے لباس پرتکلف وزرین کا شانہ مغرب مین جاکر اتارا اور ناہید فلک نے سامنے شہنشاہ سیارگان کے آکر مجرا کرنا شروع کیا انجمن ترتیب ہوئی یعنے دن گذرا اور رات آئی ابیات

جب منزل شب مین رہرو روز
گنبد گردون کا تھا جو بے در
لے گوہر شبنم آیا پرسوز
تابان ہوئے اُس مین ماہ واختر

شام ہوتے ہی تمام صحرا مین روشنی ہوگئی قندیلین نور آگین درختون مین آویزان مکانات مین جھاڑ اور کنول روشن تھے بزم مین مردنگون کی دوسری باڑھ آراستہ ہوئی شمعدانون پر کنول کے اندر گلاس چڑھ گئے اور دوشاخے شمع مومی اور کافوری سے منور ہوے عمرو نے قابو پاکر پروانے بیہوشی کے بنے ہوے نکالکر کمر مین رکھے اور کچھ دونون مٹھیون مین لیے بھاؤ بتاتا ہوا جب قریب کسی شمعدان یا مردنگ کے پہونچا مٹھی سے پروانے شمعون پر ڈالنے لگا یہانتک کہ بعد چند عرصے کے دود بیہوشی بلند ہوا اور ہر ایک کے دماغ مین سرایت کر گیا سب کا سر پھرنے لگا خیال مین آیا کہ باعث کثرت مے نوشی ہے چاہیے کہ اُٹھکر ٹہلین تاکہ ہواے سرد سے یہ کیفیت دفع ہو خلاصہ کلام زعفران اُٹھی کہ جاکر نہر مین منہ دھوآؤن مگر ایک قدم آگے بڑھی تھی کہ منہ پر ہوا لگتے ہی بیہوش ہوکر گری صندل اور خمار اُٹھانے کو اُٹھین یہ بھی بیہوش ہوئین پھر تو جو اُٹھا وہ دنیا سے اُٹھا گھڑی بھر کے عرصے مین ساری سبھا بیہوش ہوگئی ایک عمرو باقی رہ گیا کہ اسنے دو پھول اُس دوا کے بنے ہوے کہ جس سے بیہوشی تاثیر نہ کرے اپنے منخرین مین رکھ لیے ہین واضح ہو کہ اب جہان کہین ذکر عیارون کے بیہوشی اُڑانے کا آئے تو ناظرین سمجھ لین کہ عیار اپنا دماغ اسی قطع سے بند کر لیتے ہین اب کسی جگہ تصریح اسکی نہ کیجائیگی الحاصل جب سب بیہوش ہوے عمرو نے جال الیاسی نکالکر اشیاے موجودہ بزم پر مارا اور اسباب لوٹ کر زنبیل مین رکھا اس جگہ نقش بوریا بھی نہ چھوڑا فرش اور چھت اور پردے چلمنین اور شیشہ آلات وغیرہ سب ندارد کرکے کنیزون کا زیور اور لباس اُتارا جب سب غارت اور لوٹ چکا تو خنجر لیکر چلا کہ زعفران اور خمار کا سر کاٹ لون اسوقت افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی کہ خمار اب تک نہین آئی دیکھون اُسپر کیا گذری لہذا معلوم ہوا کہ عمرو بیابان زعفران زار مین سب کو قتل کیا چاہتا ہو اسنے سحر پڑھا کہ پنجہ پیدا ہوا اسکو بھیجا کہ جاکر دست قاتل سے سب کو بچالے یہان عمرو سر خمار کا کاٹنا چاہتا ہے کہ ایک پنجہ زمین سے نکلا اور اسکو لیکر زمین مین غرق ہوگیا عمرو دوبارہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زعفران کیطرف لپکا کہ اسے ہلاک کرون اُسوقت مخمور سرخ چشم کہ یہ بھی عمرو کو ڈھونڈھنے نکلی تھی اسکا اول ذکر ہو چکا ہی یہان آئی اور اس ماجرے کو دیکھکر للکاری کہ باشرا ہو دزد مکار کیا کرتا ہی عمرو اسکی صدا سُنکر جاہتا تھا کہ بھاگے یکایک زمین سے خمار نکلی اور سحر کرکے اسنے عمرو کو بیجس و حرکت کر دیا اور زعفران کو ہوشیار کیا مخمور نے ابر سحر برسایا سب کنیزین وغیرہ ہوشیار ہوئین مگر سب برہنہ تھین اٹھکر اندر قصر کے جاکر لباس تبدیل کرکے آئین زعفران نے سب حال بیہوش ہونے کا سنا اور انجمن کو تباہ و برباد پایا خمار نے عرض کیا کہ اے ملکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا میرا کہنا یقین آیا بڑا فضل کیا سامری نے کہ سبکی جان بچگئی ورنہ یہ تو اپنا کام کر چکا تھا اور دیکھیے نہ کچھ اسنے کھلایا نہ پلایا باتون باتون مین بیہوش کر دیا مجھے اسنے جانا کہ یہ شراب وغیرہ کسی کو پینے نہ دیگی اس لحاظ سے شراب کا نام بھی نہین لیا لیکن نہین معلوم کیا طلسمات کیا کہ سب کو بیہوش کر دیا اسکے وصف سامری نامہ مین لکھے ہین یہ بہت بلاے بد ہی مکار از حد ہی زعفران نے کہا واسطہ سامری و جمشید کا جلد اسکو یہانسے لیجاؤ اب مین بھی یہان نہ ٹھہرونگی اپنے قلعے مین جاؤنگی ایسا نہو اسکے شومی قدم اور نحوست ذات سے سارا جنگل آغشتہ بدار دے بیہوشی ہوگیا ہو خمار یہ سنکر رخصت ہوئی اور عمرو کو سحر سے بیہوش کرکے پشتارہ باندھ کرکے چلی مخمور نے اسوقت کہا اے خمار اسکا لیجانا دربار افراسیاب مین اچھا نہین ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ کچھ وہان بھی فساد کرے دوسرے عیارون کو اپنا دشمن بنانا مجکو بہتر نہین معلوم ہوتا آیندہ تمکو اختیار ہی جان بچنا مشکل پڑجائیگی لازم ہی کہ اُسکو دریاے سحر کے پار لیجاکر چھوڑدو اور شہنشاہ سے چلکر کہدو کہ عمرو راہ مین چھوٹ گیا خمار یہ کلمات سُنکر خفا ہوئی اور کہنے لگی اے بہن مخمور تمہارا طور مجکو بے طور نظر آتا ہی سامری خیر کرے عیارون سے بہت دھمکاتی ہو اور انکی طرفداری کرتی ہو خیر تمہارا جوجی چاہے کرو لیکن مین تمہارا کہا نکرونگی یہ کہکر پشتارہ لیکر روانہ ہوئی مخمور بھی زعفران سے رخصت ہوکر چلی لیکن سوچتی ہوئی کہ تو نے اسوقت آکر عمرو کو گرفتار کرایا اسکے دل مین کینہ تیرا جاگزین ہوا ایسا نہو کہ تجھے گزند پہونچائے اور دوسرے تو راز طلسم جانتی ہی عمرو طلسم آخر ہوچلی ہی عمرو کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائیگا بلکہ جو ساحر اس سے بغاوت کرے گا وہ مارا جائیگا پس لائق ہی کہ اسوقت عمرو کو رہا کرا کے عذر کرے کہ میرے ساتھ کبھی بدی نہ کیجیے گا یہ سوچکر پیچھے خمار کے روانہ ہوئی اور ایک جگہ درہ کوہ مین مخفی ہوکر سحر پڑھا کہ خمار جنگل مین جاتی تھی اسکے سر پر ایک لکہ ابر کا آکر چھایا اور اسمین سے تقاطر ہونے لگا کچھ بوندیان خمار پر پڑین وہ یہ تو جانتی نہ تھی کہ مجھپر کوئی سحر کرے گا اس باعث سے بیہوش ہوگئی مخمور نے آکر پشتارہ کھولا عمرو کو ہوشیار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رد سحر کرکے کردیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ کنیز پر نظر عنایت رکھیے گا اور حال اسوقت مین عرض نہین کر سکتی ہون اور نہ اسوقت خمار کو قتل فرمایئے کیونکہ مین بدنام ہونگی اور نہ مین دریاے سحر کے پار اسوقت آپ کو لیجا سکتی ہون کس لیے کہ وقفہ قلیل ہی مین اور آپ پکڑے جائینگے اس سے بہتر ہی کہ بھاگ جایئے یہ کہکر ایک سمت چلی گئی عمرو بھی بھاگ کر کہین پوشیدہ ہوا اور مخمور نے دور جاکر سحر اپنا خمار پر سے دفع کردیا اور اُسکو ہوش آگیا اور عمرو کو رہا دیکھکر اپنے تیئن آپ سے بیہوش ہوجانا جانکر بہت خائف ہوئی اور پرپرواز پیدا کرکے عمرو کو ڈھونڈھتی ہوئی دریا سے پار اُترکر بارگاہ حیرت مین آئی سارا حال اُس سے بیان کرکے کہا مین اکیلی شہنشاہ پاس نہ جاؤنگی راہ مین کچھ فتور ہی جب تو مین بیہوش ہوگئی اور دوسرے شہنشاہ مجھپر خفا ہونگے کہ عمرو کو کیون نہ لائی خمار یہ ذکر کرہی تھی کہ سواری افراسیاب کی بجبری عزم وشان سے یہان آئی کس لیے کہ جب خمار کو عرصہ آنے مین بہت ہوا شاہ لشکر کی جانب آیا کہ دیکھون وہان کیا رنگ ہی لہذا ملکہ حیرت نے مع سرداران کے استقبال کیا افراسیاب نے بارگاہ مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا خمار نے جملہ کیفیت ابتدا سے انتہا تک عرض کی تا اینکہ آپ سے آپ بیہوش ہونا اور عمرو کا چھوٹ جانا بھی کہا افراسیاب نے جواب دیا کہ کوئی عیار عمرو کے چھڑانے کو تمھارے ساتھ دریاے سحر کے پار اُترگیا ہوگا وہی فکر مین ہوگا تمھین بیہوش کرکے اُسے لے گیا اور یا کوئی دوست عمرو کا طلسم باطن مین ہی کہ اُسنے تم سے غفلت مین اُسکو لے لیا فی الجملہ اگر پار دریاے سحر کے عمرو ہی تو وہان سے رہائی ممکن نہین کوئی سواے میرے اُس پار اُسکو نہین لا سکتا ہان جو کوئی راز طلسم سے آگاہ ہی وہ شاید پہونچادے اب ملک بختیارک کو بلانا چاہیے عمرو کو جب چاہونگا یہان طلسم باطن سے گرفتار کرلیا جائیگا یہ کہکر کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ جنگل کیطرف سے ایک شیر ورشیرنی دھڑوکا مارتے ہوے بارگاہ مین آے اُنکو ایک نامہ لکھکر دیا مضمون یہ تھا کہ یا خداوند شیطان درگاہ بختیارک کو طلسم مین روانہ فرمایئے کہ سیر طلسم بھی کرین اور عمرو اپنے دشمن کو بھی قتل فرمائین نامہ شیر کو دیکر پھر سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک عقاب سفید اُڑتا ہوا آکر پہونچا اور سامنے پر پھیلاکر بیٹھ گیا اُسکی پیٹھ پر ایک چوکی جواہر جڑی رکھ ریسمان سے مضبوط باندھ دی چوکی پر بچھونا اطلس و کمخواب روم کا کردیا شیر سے کہا سر حد طلسم تک تو اپنی پشت پر شیطان خداوند کو سوار کرکے لانا پھر وہان سے عقاب پر سوار کرنا کہ یہ اُڑکر طلسم باطن مین میرے پاس لائیگا کس لیے کہ ظاہر کے طلسم مین عیار رہین وہان سے اُڑکر آنا بہتر ہی ایسا نہو کہ انھین کچھ گزند پہونچے الحاصل شیر وشیرنی نامہ لیکر چلے اور عقاب اُڑکر سمت کوہ عقیق روانہ ہوا پھر افراسیاب بھی سوار ہوا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغ سیب میں جا کر عمرو کو گرفتار کر لائے یہانتک کہ باغ میں پہونچکر وہ بقیہ شب عیش و آرام میں بسر کی کہ مہمانان خوان کیفائے چرخ رخصت ہوے اور میزبان زمانہ نے خسرو سیارگان کے لیے دستر خوان گرما گرم بچھایا یعنے رات گذری اور دن آیا ابیات

جب اوڑھے عروس شب نے چادر
نکلا پردے سے شاہ خاور
ثابت وہ جو شب کو تھے ستارے
خورشید نکلتے ہی سدھارے

افراسیاب خواب استراحت سے بیدار ہوکر اورنگ شہی پر کلاہ ہی سر پر رکھکر جلوہ گر ہوا چار ہزار ساحران نامی آکر حاضر ہوے اور مجرا کرکے اپنے اپنے رتبے کے موافق بیٹھے اُسنے حکم دیا کہ بجھ جادوگر روانہ ہوں اور عمرو طلسم باطن میں آیا ہوا ہے اُسے گرفتار کر لائیں ساحر بموجب حکم کے روانہ ہوے مگر اب حال اس رہرو جادہ عیاری خضر بادیہ طراری کا سُنیئے کہ جب مخمور اسکو یہیں رہا کرکے چلی گئی اور یہ بھی بھاگے از بسکہ رات کا وقت تھا ایک درخت پر چڑھکر اُس شب کو بسر کیا ہنگام سحر وہان سے اُترکر صورت ساحر کی بنکر آگے کا راستہ لیا جب کئی کوس رہروی کی ایک مرغزار دلکشا میں گذر ہوا صحراے سبز و خرم غیرت بخش گلزار ارم دیکھا ایک زینت دہ ایوان کسرےٰ و طاق فریدون وہان بنا تھا کہ حصار اسکا نہایت درجہ مصفا تھا بیت

زہے صفائے عمارت کہ در تماشائش
بدیدہ بازنہ گردد نگاہ از دیوار

ہزار دروازے اُس منزل عالیشان میں لگے تھے کہ پٹ اُنکے جواہر آگین تھے ہر دروازے پر چلمنیں دل صد چاک عاشق کی طرح آویزاں تھیں تیلیاں انکی طلائی مینے کے کام کی کلابتوں کی ڈوڑیاں تھیں روبرو چمنستان پر فضا لگا تھا جو نہر کے طائر اصل کی طرح گلشن ہرا بھرا تھا ہر سمت چشمہ آب شیریں بصد لطافت جاری گلشن میں بروش مستانہ روان باد بہاری خلاصہ یہ کہ بڑی تیاری نظم

نقشے میں وہ گلشن نگاریں
گلزار ارم سے تھا خوش آئین
گول اسکے ستون ساعد حور
چلمن مژگان چشم مخمور
دکھلاتا تھا وہ مکان جادو
محراب کے در سے چشم و ابرو

مکان کے ایک دروازے پر ساحر تنہا بیٹھا تھا عمرو اسکو دیکھکر راہ کاٹ کر دوسری طرف چلا مگر جدھر گیا اور جہانتک گیا وہی مکان ملا اور اسی ساحر کو بیٹھے دیکھا ناچار پھر ایک طرف قدم زن ہوا اسوقت وہ ساحر پکارا کہ ارے تو کون ہے جو یہاں آیا ہے یہ مقام سیرگاہ شہنشاہ ساحران عالم افراسیاب کا ہے عمرو نے یہ صدا اُسنکر جواب دیا کہ بھائی کیا میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ جگہ شاہ طلسم کی ہے مگر میں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کام کو جاتا ہوں ساحر نے کہا اس جگہ کو ہزار درہ کہتے ہیں جو شخص ادھر سے گذرتا ہے وہ نشانی لیکر آتا ہے اور مجھے دکھلاتا ہے اسوقت اسکو راستہ ملتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص واقف کار رہنے والا طلسم باطن کا ہے غرضکہ اگر تیرے پاس نشانی نہیں ہے تو البتہ تو غیر ہے تیرا گرفتار کرنا زیبا ہے عمرو اس گفتگو کو سنکر ہنسا اور کہنے لگا تو بڑا بیوقوف ہے بھلا کوئی بھی بغیر نشانی یہاں آسکتا ہے یا میں ہی آتا نشانی میرے پاس موجود ہے اس ساحر نے کہا میں دیکھوں عمرو غبار بیہوشی کا مٹھی میں لیکر اسکے پاس گیا اور کہا لو دیکھو وہ جھک کر دیکھنے لگا عمرو نے غبار بیہوشی منھ پر اڑا دیا کہ تمام آنکھ اور منھ اور ناک میں بیہوشی بھر گئی اور بیہوش ہوکر وہ گرا عمرو نے کپڑے اسکے اتار لیے اور اسے چمن میں اور زیادہ بیہوش کرکے کسی جگہ چھپا کر آپ اسکی ایسی صورت بنکر مکان کے دروازہ پر بیٹھا کچھ دیر اسے گذری تھی کہ سامنے سے ایک اژدر آتش فشان پیدا ہوا اسپر کا ٹھہرا کچا تھا اور ایک ساحر اور ایک ساحرہ سوار تھی کنڈل دونوں کے کانوں میں پڑے تھے صندل کے قشقے ماتھے پر دیے تھے دونوں اژدھے پر سے اتر کر سیر میں مشغول ہوئے عمرو نے تنبیہ دی کہ ارے تم کون ہو لاؤ نشانی مجھے دکھاؤ پھر قدم آگے بڑھاؤ ان دونوں نے یہ سنتے ہی اپنی جھولی سے پرچہ کاغذ کا نکالکر عمرو کو دیا اسنے دیکھا کہ اسپر تصویر افراسیاب کی بنی ہے سمجھا کہ یہاں کی یہی نشانی ہے خاموش ہو رہا وہ ساحر سیر کرکے ایک سمت کو چلے گئے ان کے بعد پھر ایک جادوگر اور جادوگرنی آئی عمرو یہاں کے آئین سے بخوبی تو واقف نہیں تھا اور دستور یہاں کا یہ ہے کہ جو ساحر معزز قریب عزیز شاہ طلسم ہے اسکے لیے کچھ سند اور نشانی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جب کوئی ایسا شخص جلیل القدر یہاں آتا ہے تو دروازے پر مکان کے بیٹھنے والا اٹھکر تعظیم اسکی بجا لاتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے سلام کرتا ہے اسوقت یہ ساحر اور ساحرہ جو آئے معززان طلسم سے تھے عمرو اسی طرح طالب نشانی ہوا اور انکی تعظیم بجا نہ لایا انھوں نے سحر پڑھکر فوراً اسکو گرفتار کیا عمرو نے کہا خیر تو ہے مجھے کیوں قید کیا ہے میرا کیا قصور ہے ساحر نے کہا تو نے دستور کے بموجب ہماری تعظیم نہیں کی عمرو نے جواب دیا کہ دستور مجھے کیا معلوم نہیں لیکن میرے دونوں گھٹنے شدت سے دکھتے ہیں اٹھا بیٹھا مشکل سے جاتا ہے اور ساحرہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کیوں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ میں کھڑا ہوتا تھا لیکن گر پڑا اٹھا نہیں گیا ساحرہ نے عمرو کے آنکھ ملا کے کہنے سے اور اسکے گواہ بنانے سے کہا ہاں میں نے دیکھا تھا کہ یہ اٹھتا تھا مگر اٹھا نہیں گیا ساحر نے اپنی زوجہ کی بات کو تصدیق جانا اور عمرو کو چھوڑ دیا مگر پوچھا کہ اچھا دوسرا آئین تو نے کیوں نہ ادا کیا عمرو نے جواب دیا کہ مارے درد کے ہوش و حواس میرے درست نہ تھے مجھے یاد نہ رہا اسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا اب یاد ہی عمرو بولا ہان یاد ہی وہی تعظیم و تواضع کرنا ساحر نے کہا اور دوسری بات عمرو نے سوچ کر کہا ای توبہ دیکھیے ابھی یاد تھا گیا سہو مزاج مین ہوگیا ہی کہ ذراسی بات یاد نہین رہتی ساحر نے کہا اب یاد رکھنا نہین موقوف ہوجاؤگے روزگار جاتا رہیگا وہ بات یہ ہی کہ دونون ہاتھون سے سلام کرنا عمرو نے عرض کیا واہ واہ یہ تو مین پہلے ہی عرض کرچکا تھا کہ تعظیم و تواضع بس تواضع مین سب باتین آگئین آپ نے خود مجھے اسوقت چکر مین ڈالا الغرض وہ دونون بھی سیر کرکے چلے گئے انکے جانے کے بعد یکایک آندھی آئی اور ہر طرف اندھیرا ہوگیا بعد لمحہ کے ایک ساحر طویل قامت مہیب صورت ظلمات سیہ فام جادو نام یہان آیا عمرو نے جانا کہ یہ کوئی بڑا زبردست جادوگر ہی تعظیم کروالیا نہو کہ یہ بھی کچھ پرسش کرے یہ سمجھکر اپنی جگہ سے اُٹھکر دونون ہاتھ سر پر رکھکر رسم سلام بجالایا ظلمات بہت خوش ہوا اور دس روپے انعام دیے عمرو روپے لیکر سوچا کہ بن پڑے تو اسکو قتل کردے یہ سوچکر کہا سرکار آئیے کوئی لحظہ تشریف رکھیے ظلمات یہ کلمات سُنکر گھورنے لگا اور کہا آج تو نے خلاف دستور بات کیون کی مجھے بیٹھنے کو کیون کہا عمرو نے جواب دیا بیشک خطا تو ہوئی معاف فرمائیے اور آپ چلے جائیے ظلمات نے کہا یہ کہنا بھی خلاف قانون ہی جب میرا جی چاہیگا جب جاؤنگا عمرو دل مین سوچا کہ یہان بات کرنا مشکل ہی خاموش ہورہو پس چپ ہورہا وہ ساحر بھی سیر کرکے روانہ ہوگیا بعد کچھ عرصہ کے ایک نازنین عورت پری پیکر صاحب حسن و جمال فلک خوبروئی کی ہلال غیرت دہ ماہتاب رشک خورشید جہانتاب گھوڑے پر سوار پیشواز پہنے دامن پیشواز کا کاندھے پر ڈالے لباس پرتکلف اور زیور مرصع زیب قامت کیے یہان آئی اور عمرو سے پوچھنے لگی کہ ای ساحر جادو ادھر سے کوئی ساحر تو نہین گیا ہی عمرو نے کہا مین نہین جانتا اُس نازنین نے سحر کرکے عمرو کو گرفتار کرکے اپنے گھوڑے پر بٹھالیا اور کہا اب تیری بھی یہ مجال ہوئی کہ ہم بات پوچھین اور تو کہے مین نہین جانتا مین تجکو سامنے شہنشاہ کے لیجاکر سزا دونگی یہ کہکر گھوڑا اڑھاکر چلی عمرو اسکے پیچھے تو بیٹھا ہی تھا کمند کا حلقہ اُسکی گردن مین پہنا کر جھٹکا مارا کہ حلقہ بچی ہوا فوراً خنجر سے سر کاٹ ڈالا العیاذ باللہ وہ ہنگامہ قیامت آسا بلند ہوا کہ زمین تھرائی کوہ و دشت مین وہان تزلزل واقع ہوا عمرو گھوڑے پر سے کود کر بھاگا اور ایک پہاڑ پر چڑھ کر درخت پر چڑھا اتفاق سے وہان درخت سب آم کے تھے اُسکے پتے توڑ کر آشیانے کی طرح اپنے بیٹھنے کی جگہ بناکر چھپ رہا لیکن سر اُس ساحرہ کا جسکو ابھی قتل کیا ہی اُڑتا ہوا باغ سیب مین پاس افراسیاب کے گیا اور پکارا کہ مجھے عمرو نے مارا افراسیاب شعلہ فرط غضب سے ہوگیا اور ایک ساحر ذوفنون جادو نام کو حکم دیا کہ عمرو مقام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہزار درہ مین ہی جلد اُسکو گرفتار کرلا ذوفنون جادو اُسی وقت روانہ ہوا اور جاے مذکور پر پہونچکر
متلاشی پھرنے لگا یہانتک کہ اُس پہاڑ پر جہان عمرو درخت پر مخفی تھا آکر ہر سمت تجسس کنان ہوا عمرو
نے درخت پر سے دیکھا کہ ایک ساحر ہر سمت پھرتا ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ کسی کو ڈھونڈھتا ہی یہ معلوم کرکے
جب وہ تلاش کرتا ہوا دور گیا عمرو نے درخت سے اُتر کر زنبیل سے اپنی صورت کا پتلا نمدے کا نکالکر
ایک درخت کے نیچے چادر اوڑھا کر لٹا دیا اور آپ پھر درخت پر چڑھکر پتون کے آشیانے مین
چھپ رہا بعد لمحہ کے ذوفنون جو ادھر آیا دیکھا زیر درخت کوئی چادر اوڑھے سوتا ہی اُسنے پہلے سحر
سے حصار کر دیا اور عجیب دحرکت بنایا کہ ایسا نہو کہ اُٹھکر فرار ہو جاے پھر قریب آکر چادر ہٹا کر صورت
دیکھی ازبسکہ عمرو مشہور بہت ہی اس باعث سے سب ساحر تصویر اسکی رکھتے ہین اُسنے بھی تصویر
ایکر مطابق کی عمرو کی صورت شناخت کر کے خوش ہوا اور بغل مین داب کر اڑتا ہوا خدمت افراسیاب
مین آکر عرض پیرا ہوا کہ اسکو بڑی شکل سے جال سحر لگا کر مین گرفتار کر لایا ہون حاضران دربار نے
تعریف اسکے سحر کی فرمائی شاہ نے حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو اسوقت اُسنے سحر اپنا دفع کیا اور ہر چند
پتلے کو جھنجھوڑا مگر وہ ہوشیار نہ ہوا ایک ساحر نے اُٹھکر غصہ کر کے لات ماری کہ حرامزادے دم چرائے
پڑا ہی اُٹھتا نہین ہی لات اُسکی پیٹ مین پتلے کے گھس گئی پھر تو سب حیران ہوے اور افراسیاب نے
بانی چھڑکوا یا کاغذ وغیرہ پھٹ گیا غرض معلوم ہوا کہ پتلا نمدے کا کاغذ سے منڈھ دیا ہی افراسیاب
نے کہا اب اہل دربار مجھسے مضحکہ کرتے ہین اور پتلے عمرو کی صورت کے بنا کر لاتے ہین یہ کہکر ذوفنون
کو مار کوٹ اور بے عزت کر اکے دربار سے نکلوا دیا اور دوسرے ساحر دانائے جادو کو حکم دیا کہ تو جا کر
عمرو کو لا یہ ساحر عقلمند بہت ہی سوچا کہ عمرو کا ملنا غیر ممکن ہی ایسا نہو کہ مین جاؤن اور ذوفنون
کی طرح ذلت حاصل ہو اس سے بہتر ہی کہ شاہ سے کوئی حیلہ کر دن یہ تجویز کر اُسنے عرض کیا کہ اے
شہنشاہ نصفت نشان عمرو مرد عیار کو عیار خوب شناخت کر سکتا ہی آپ صرصر کو بلا کر حکم دیجیے
کہ کسی ساحر کو ہمراہ لیجاے اور پہچانکر اُسے گرفتار کرا دے افراسیاب کو یہ راے بہت پسند آئی
اور ایک پنجہ سحر روانہ کیا کہ جہان کہین صرصر ہو اُسکو اُٹھا لاے پنجہ روانہ ہوا مگر اب حال صرصر کا سنیے
کہ جب زبانی خمار کے حال گرفتاری عمرو اُسنے سُنا صورت اپنی مثل عمرو کے بنا کر بارگاہ مہرخ مین آئی
یہان سب سرداروں نے جب سے سُنا تھا کہ عمرو طلسم باطن مین قید ہو گیا ہی نہایت درجہ مغموم
تھے اور بہر رہائی دست دعا بدرگاہ کبریا بلند رکھتے تھے اسوقت صرصر کے آنے سے بہت خوش ہو کر
اُٹھے اور عمرو سمجھ کر بغلگیر ہوے اور کہا خواجہ خداے تعالیٰ نے آپ کو وہان سے رہائی دی صرصر نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

براہ مکاری کہا کہ مین ہی ایسا تھا کہ ساحرون کو فریب دے کر وہان سے چھوٹا خدا نے دوبارہ میری زندگی کی اگر دوسرا ہوتا تو ہلاک ہوجاتا یہ کہکر کہا عیار کہان گئے ہین انھین بھی دیکھنے کو دل چاہتا ہی صرصر نے جواب دیا کہ آپکے ڈھونڈھنے کو گئے ہین آتے ہونگے یہ کہکر تصدقات بہت سے صرصر پر سے اُتروا کے ارباب نشاط کو بلوایا ساقیان سمن لقا حاضر ہوے جام مے گلفام گردش مین آیا ناچ ہونے لگا صرصر نے اپنے ہاتھ سے اہل انجمن کو شراب پلانا شروع کیا اور نگاہ بچاکر دارو بیہوشی پیمانہ ساغر مین ملاکر ہر ایک کو دیا کہ سب بیہوش ہوے اسنے خنجر نکال کر چاہا کہ سب کے سر کاٹ ڈالون عمرو بھی گرفتار ہوگیا لشکر کا خاتمہ مین کردون جیسے ہی آگے خنجر لیکر چلی تھی کہ پنجہ افراسیاب کا بھیجا ہوا آگرا اور اُسکو اُٹھا لیگیا اسوقت برق فرنگی جو صحرا مین پھر کر لشکر مین آیا اُسنا کہ عمرو آئے ہین خوش ہوکر بارگاہ مین گیا دیکھا کہ ساری محفل بیہوش پڑی ہی اور تبیرہ صرصر کا بنا ہی سمجھا کہ غضب ہی ہوگیا تھا اِسنے سب کو ہوشیار کیا اور کہا یہ کیا ماجرا گذرا سب نے حال بیان کیا اُسنے کہا اب جو یہان آیا کرے اول بزور سحر دریافت کرلیا کرو پھر آپنے دوا اسوقت خدا نے بچایا ورنہ سب کا خاتمہ تھا فی الجملہ یہان تو سب مصروف عیش ہوے لیکن پنجہ صرصر کو سامنے شاہ طلسم کے لایا اُسنے شہنشاہ کو مجرا کیا اور بہت افسوس کے ساتھ عرض کنان ہوئی کہ مین اسوقت سب نمک حرامون کا کام تمام کرچکی تھی اور جملہ کیفیت معرض بیان مین لائی افراسیاب نے کہا اے صرصر ان باغیون کو جسوقت مین چاہون ایک آن واحد مین غارت کردون لیکن ضرورت شدید عیارون کے قتل کی ہی اور اُس مفتری جعلساز عمرو کا گرفتار کرنا مقدم ہی تو جاکر پہچان کر گرفتار کرلا صرصر سلام کرکے بموجب ارشاد روانہ ہوئی مگر کیفیت عمرو کی بیان ہوتی ہی کہ یہ درخت پر سے اُتر کر پہاڑ کے نیچے آیا اور آگے چلا راہ کا ملنا دشوار تھا کوہ و دشت مین آوارہ پھرتا تھا کبھی کنارے دریاے سحر کے جاکر تدبیر اُترنے کی کرتا مگر ممکن نہ ہوتا ناچار پھر کر اور سمت جاتا ہزارہا مکان اور باغات ساحرون کے دیکھتا اور ساحرون کو دربار مین پھرتے چلتے پاتا اُن سے اپنے تئین چھپاتا ہوا جاتا تھا جہانتک جاتا صحراے عجائبات اور طائر اور درندہ و گزندہ اور چوپاے الوانع و اقسام کے دیکھتا نہ اسنے کبھی ایسے جنگل دیکھے تھے اور نہ اس طرح کے طائر اور جانور نظر سے گذرے تھے غرضکہ اسی طرح سیر کنان بہوشیاری تمام ایک جگہ پہونچا وہان دیکھا کہ پانچ آدمی ساحر وضع یعنے پگڑیان باندھے تمغے گلے مین طلائی دانے جواہر کے کڑے اُنکے ہاتھون مین پڑے لباس پرتکلف پہنے کہین جاتے ہین عمرو نے انھین دیکھکر تجویز کیا کہ مال اور لباس انکا لینا چاہیئے بس فی الفور کسی گوشے مین بیٹھ کر ایک ضعیفہ عورت کی صورت بنا اور ایسا کبیرسن اپنے تئین بنایا کہ سر ہلتا ہوا لاٹھی ہاتھ مین گرہ پانچون مین دی

ہوئی چادر محمودی کی اوڑھے دونا مٹھائی کا لیے آہستہ آہستہ چلکر پکارا کہ بیٹا ذرا ادھر آؤ مجھ غریب کا کام کرتے جاؤ وہ پانچون کچھ آگے بڑھ گئے تھے اسکی صدائے حزین سنکر پھرے دیکھا ایک بڑھیا پکار رہی ہی محتاج جانکر اسکے پاس آئے اور کہا بڑی بی کیا کہتی ہو اسنے کہا بیٹا گھر سے یہانتک اس عالم ضعف و ناتوانی اور بڑھاپے مین ڈھونڈھتی ہوئی آئی کوئی نذر دینے والا نہین ملتا تم ذرا اس شیرینی پر سامری و جمشید کی نذر دیدو ساحرون نے مٹھائی لیکر نہایت ادب کے ساتھ کچھ پڑھکر اور ڈنڈوت کرکے کہا لو نذر ہو چکی عمرو نے دو دو ڈلیان پانچون کو دین کہ اتنا تبرک تم بھی لیتے جاؤ انھون نے وہ لیکر وہین کھالین کہ ذرا سے کے واسطے کہان باندھین کیا لیجائین جب کھا چکے بیہوش ہو کر گرے عمرو نے اُنکے کپڑے اور کڑے اور تمغے وغیرہ جو کچھ انکے پاس تھا سب لے لیا اور تمغہ جو پڑھا لکھا تھا کہ ملازم و خدمتگار افراسیاب جادو معلوم ہوا کہ خدمتگار مالک طلسم کے ہین عمرو نے ایک رقعہ لکھکر ان مین سے ایک کے گلے مین باندھ دیا مضمون اسکا یہ تھا کہ منم ریش تراشندۂ کافران برندۂ سر کافران و کشندۂ جادوگران عمرو بن اُمیہ ضمری او حرامزادے افراسیاب خیریت اس مین ہی کہ مجھے دریاے سحر کے پار بھجوا دے ورنہ سارا طلسم برباد کردونگا ہزارہا ساحران نامی ماردونگا مکانات اور باغ لوٹون اور غارت کرونگا او بے وقوف کوئی اپنے دشمن کو گھر مین بلاتا ہی میرے یہان رہنے مین سارے طلسم مین بد انتظامی اور بد عملی ہو جائیگی سواے بدتری کے کوئی بہتری کی صورت نظر نہ آئیگی آیندہ تجھے اختیار ہی القصہ جب رقعہ باندھ چکا آپ کسی جگہ چھپ کر بیٹھ رہا بعد کچھ عرصہ کے ساحر ہوشیار ہوے اور اپنے تئین برہنہ دیکھکر سمجھے کہ وہ بڑھیا بلا تھی کہ ہمارا مال لیگئی یہی غنیمت ہوا کہ جان چھوڑ گئی شکر سامری کرتے ہوے چلے کہ ایک نے اس سے کہا جسکے گلے مین رقعہ بندھا تھا کہ یہ کاغذ تمھارے گلے مین کیسا ہی اسنے یہ سنکر کاغذ کھولا اور لیکر پاس افراسیاب کے آیا سب حال کہا اور رقعہ دیا وہ پڑھکر غضبناک ہوا مگر کیا چارہ تھا پیچ و تاب کھا کر خاموش ہو رہا مگر عمرو پھرتا ہوا دوبارہ کنارے خون رواں کے گیا اور چاہا جست کرکے ادھر جاؤن یہ سوچکر پہلے ایک پتھر پھینکا وہ الٹا پھر آیا اور ایک پاٹ دریا کا بڑھ گیا اور شور عظیم پیدا ہوا ایک ایک موج برابر کوہ کے اُٹھنے لگی عمرو بھاگ کر ایک درۂ کوہ مین چلا گیا اور صورت اپنی پنڈت کی بنائی قشقہ دیکر دھوتی زانو تک کی باندھکر پوتھی لیکر بیٹھا لیکن صرصر جو فکر مین عمرو کے ڈھونڈھتی چلی راہ مین مخمور سے ملاقات ہوئی اسنے پوچھا کہ بی بی صرصر کہان جاتی ہو اسنے جواب دیا کہ ایک کام ضروری ہی اسکے نہ بتانے سے مخمور سمجھ گئی کہ سواے گرفتاری عمرو کے اور کیا کام ہوگا مگر یہ ٹال کر طرف دربار کے چلی گئی ادھر صرصر پھرتی پھرتی وہان پہونچی جہان عمرو پنڈت بنا ہوا بیٹھا تھا اسنے دیکھتے ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہچانا اور کہا پنڈت صاحب مزاج اچھا ہی کیسے آپ کے بچار مین اسوقت کیا نکلتا ہی قید ہو جائیے گا یا کھلے بندھن پھریے گا عمرو یہ گفتگو سنکر سمجھ گیا کہ یہ مجھے پہچان گئی سنبھل کر گویا ہوا کہ ای صرصر مجھ ایسے غریب اور بیچارے پر رحم کھانا چاہیے کہ دور از احباب بے خانمان و آوارہ ہون غریب الدیار در محتاج و بیچارہ ہون ایسی جگہ پھنسا ہون کہ بمقتضائے بیت

ہر پھیر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم	آئی کہان سے گردش پرکار پانون مین

صرصر نے کہا تم ایسے بیچارے محتاجون پر رحم کیا جاے تو طلسم کیسا ساحران عالم تباہ و برباد ہو جائین تم مسافر ہو یا دعوے طلسم کشائی رکھتے ہو اور اگر غریب بھی ہو تو کیا تمنے نہین سنا کہ فرد

کرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالب	تم کو بیمہری یاران وطن یاد نہین

اب افراسیاب کے گھر مین آپ تشریف لائے ہین وہ بھی بلاے بے درمان ہی مثل مشہور ہی یا سر نہین یا سر وہی نہین۔ یا تو اسنے تمھین ہلاک کیا یا تمنے اُسے عمرو نے کہا انشاءاللہ ہمین اُسکو قتل کرینگے موت اسکی ہمین یہان لائی ہی صرصر بولی کہ بخیریت اسکو تم پاؤ گے کہان وہ آئینہ سحر مین رہتا ہی اپنا ہمشبیہ محفل مین بٹھا کر آپ غائب ہو جاتا ہی عمرو نے کہا صدہا ساحر آئے کوئی آگ مین رہتا تھا کوئی پانی مین لیکن بروقت قتل کے کیسا مین نے انھین ظاہر کر لیا اسی طرح اس گیدی کو بھی پا کر زیر تیغ کرونگا آئینہ سحر مین اگر ہوگا مین پتھر مارونگا صرصر نے کہا اچھا اب سنبھالئے باتین ہو چکین وقت گرفتاری آ پہونچا عمرو نے ہنسکر جواب دیا کہ کیون شامتین آئی ہین معشوقہ تجھکو طرح دیتا ہون ورنہ ابتک آغوش لحد مین سلا دیتا صرصر نیمچہ پکڑ کر آگے بڑھی اور کہنے لگی چل تجھکو سامنے شہنشاہ کے لیچلون اور سفارش کر کے چھڑا دون لیکن خواہ مخواہ اقرار رہا کر دینے کا تجھسے مین نہین کر سکتی ہون کہونگی بہت کچھ آیندہ شہنشاہ کو اختیار ہی عمرو نے کہا وہ مسخرا ہی کیا اور اسکا اختیار کیا تو مجھے دریاے سحر کے پار پہونچا دے جسوقت حمزہ صاحبقران طلسم مین تشریف لائینگے وہ بتر ابتر رتبہ کرینگے صرصر ہنسی اور جواب دہ ہوئی کہ حمزہ کا آنا بخیریت ہی بیچ مین طلسم آئینہ اور طلسم ہزار پیچ اور طلسم حیرت سد راہ ہین جب اتنے طلسمات فتح ہون اُسوقت انکا آنا ہو یہ کہکر نیمچہ مارا اور کمند عمرو پر لگائی عمرو نے سوچا کہ تم اس سے مقابلہ کرو اور کوئی ساحر آجائے تو مفت مین قید ہو جا ہیے کہ بھاگ کر کہین ایسی جگہ چلو کہ کچھ مطلب نکلے اس سے لڑنے مین سواے قباحت کے کچھ فائدہ نہین یہ سوچکر وار اسکا رد کر کے بھلاوا دیکر گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا صرصر ناچار ہر طرف ڈھونڈھکر پاس افراسیاب کے گئی اور عرض رسا ہوئی کہ میرے ساتھ ایک ساحر کر دیجیے تو جلد عمرو کو گرفتار کر لاؤن ورنہ عرصہ بہت ہوگا وہ نہایت زبردست ہی یون مشکل سے ہاتھ آئے گا افراسیاب نے ایک ساحرہ شگوفہ سحر ساز جادو کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حکم دیا کہ تم اسکے ساتھ جاؤ لیکن کچھ نشانی بتاتی جاؤ کہ تم پر اگر وہان کچھ آفت آئے تو مجھے یہان معلوم ہو جائے شگوفہ بہ حکم پاکر اُٹھی اور اپنے گلے مین جو مالا پہنے تھی اُسمین سے ایک دانہ لیکر سامنے شاہ کے زمین مین بو دیا فی الفور درخت پیدا ہو کر بلند ہو گیا اور شگوفہ و ثمر اُس سے ظاہر ہوئے اسوقت ساحرہ نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ اگر مین کسی جا قتل ہو جاؤنگی تو یہ درخت برباد ہو جائیگا یہ میرا نہال ہستی ہی جب تک یہ ترو تازہ ہی جانیے گا کہ کنیز جیتی ہی یہ کہکر صرصر کے ہمراہ روانہ ہوئی لیکن وہ ناریج منار پیچ فلک سنکا رہی جو گلیم اوڑھ کر راہی ہوا ایک پہاڑ پر چڑھ کر یک نگاہ دوڑایا کہ اگر کوئی بستی نظر آئے تو وہان جاکر دو چار کو مارون دس پانچ ساحرون کے گھر لوٹون تاکہ افراسیاب بھی یاد ہی تو کرے کہ عمرو کا بلا تھا ایسا ہوتا ہی غرض کہ جب ہر طرف طائر خیال اُڑایا دور سے ایک قلعہ فلک فرساد کھائی دیا کوہ سے اُتر کر اُسی طرف کا راستہ لیا جب قریب پہونچا ایک حصن حصین بصد فر و تمکین تعمیر دیکھا کہ حصار اُسکا بلور کا تھا سنگ موسی اور سماق او رمعدنیات بیش بہا کے برج ہزار در ہزار بنے تھے پھاٹک جواہر آگین سراسر نور کا تھا در بر و قلعہ مزین کے خندق کندہ تھی لب گردان اسکی یاقوت احمر سے بنائی تھی کہ دور سے تابندہ تھی پل تختہ خندق پر فولادی پڑا تھا دروازے پر ہزار ہا ساحر بلباس پر تکلف بیٹھا تھا گرداگرد قلعہ کے پشتہ دیوار پر چمنستان پُربہار لگا تھا سبزہ لہلہاتا تھا کہ نظم

اللہ رے اوج داری شان — فرہاد کی روح اُسپہ قربان

ہمت کی بلندیان جہان پست — مانند زمین نہ آسمان پست

رفعت مین وہ عرش کے مقابل — وسعت مین دل حکیم کامل

ہر تیھر فرط غرور شان سے — باتین کرتا تھا آسمان سے

دور اُسکا بیان مین کیونکر آئے — اوج اُسکا نظر مین کیا سمائے

شہباز سخن کمر شکستہ — مرغان نگاہ پر شکستہ

عمرو نے صحرا مین جاکر گھانس چھیلکر گٹھا اُسکا سر پر رکھا جسم سارا غبار آلود کر کے شکل گھسیارے کی بناکر قلعے کا راستہ لیا خندق سے گذر کر جیسے ہی دروازے مین قدم رکھا دیوار قلعہ پر ایک طائر بیٹھا تھا اُسنے پکار کر کہا کہ عمرو آیا ساحر یہ صدا طائر کی سنکر دوڑے مگر عمرو نے گٹھا پھینک دیا اور اندر شہر کے بھاگا ساحرون نے در شہر کو بند و بسحر نظر سے عمرو کی مخفی کر دیا اور تلاش کرتے چلے دو ایک اُنمین سے زعفران جادو کے پاس واسطے اطلاع دینے کے گئے کس لیے کہ یہ قلعہ اُسی کا ہی جسوقت سے کہ یہ سیرگاہ سے پھر کر آئی ہی اور عمرو کے ہاتھ سے بیہوش ہو کر زک اُٹھائی ہی قلعے مین آکر

اُسنے طائران سحر کو مقرر کیا اور ساحرون کو ٹہلایا کہ عمرو یہان اگر آئے تو مجھے خبر ہو جائے خلاصۂ کلام طائر سحر اُڑکر اسکے پاس پہونچے اور آمد عمرو کے مخبر ہوئے صندل جادو وزیر زادی نے عرض کیا اے ملکہ جلدی آپ زمین و آسمان سارا جہان سحر بند فرمایئے کہ یہ دزد مکار نکل کے جانے نپائے زعفران نے فی الفور سحر پڑھکر دستک دی کہ دیوارین قلعے کی بلند ہوئین اور شعلہ فشان ہوگئین ہر طرف راستہ نکلجانے کا بند ہوگیا اور دروازہ بھی ناپدید ہوگیا بند و بست کامل کرکے بہت ہوشیاری اور خبرداری سے تجسس عمرو مین مصروف ہوئی لیکن عمرو بھاگا شہر کے کوچہ و برزن مین صورت اپنی تبدیل کرکے پھرنے لگا عجب شہر پاکیزہ اور مینو سواد بہشت نژاد دیکھا کہ عمارات مرتفع و بلند سر اپنا سقف سپہر سے گھستی قصرہاے بہشت سے باج لیتی رعایا برایا حسین اور خوش وضع طرحدار دو طرف دوکانین آراستہ بیچ مین سڑک ہموار بازارین بمثل ذی حوصلہ بیوپاری اور خریدار حسینان دہر کا مجمع جنکا عارض آتشین رنگ رشک شعلہ و شمع دوکانون مین اجناس نفیسہ کا انبار حرفے اور بیٹھنے والے مالدار و تجار جوہری بازار کی چمک دمک پر صیرفی فلک کا دل قربان جواہر انجم کو اسپر نثار ہونے کا ارمان **نظم**

بام و ایوان فلک بنز لہا … شدہ تعمیر ز لوح دلہا
قصرہا چادر مہتاب بدوش … خانہا سیر ارم در آغوش
حسن با آن چشم و جلوۂ ناز … بجلوہ داری خوبان ممتاز
ہر یکے لالہ رخے گل بدنے … گلشن رنگ و بہار چمنے

عمرو نے دل سے کہا بن پڑے تو سارا شہر لوٹ لیجیے اور رونق بازار ساحران غدار کی خراب و برباد کر دیجیے یہ سوچکر دوکان پر ایک جوہری کے جاکر نگین الماس و یاقوت طلب کیے اُسنے اول تو مفلوک وضع عمرو کو دیکھکر انکار کیا پھر سوچا کہ تجھے اپنے دام سے مطلب ہے دکھلانے مین کیا ہرج ہے غرض چند دانے لعل و گوہر و نگین الماس و یاقوت درج سے نکالکر دکھلائے عمرو نے انکو زنبیل مین رکھ لیا اور اپنے پاس سے بڑے بڑے نگینے جھوٹے نکال کر دیدیے کہا یہ جواہر کام کا نہین ہے مین نہ لونگا جوہری نے جو اُن نگون کو جھوٹا دیکھا غل مچایا اور گریبان مین ہاتھ ڈالا کہا ارے اس دغاباز نے مجکو لوٹا میری فریاد کو پہونچو لوگ بازار کے چار طرف سے دوڑے اور ہنگامۂ عظیم برپا ہوا عمرو نے کہا یہ مجھے لیے مرتا ہے مین بیچارہ غریب آدمی نگینے جواہر کے کیا کرتا اور اسنے مجھے جواہر کب دیا کہ مین بھلا لینے کے قابل تھا سب نے کہا یہ سچ کہتا ہے اب لوگ جوہری سے پوچھنے لگے اجی مہاراج جی تم نے اسے جواہر دیا کس لیے ایک نے کہا لالہ کسی امیر کو دے مرتے تو کچھ وصول بھی ہوا اس مفلس نادار سے کیا لے گا ایک شخص بولا ارے بھئی اس سے

کبھی کی عداوت ہوگی بعض نے کہا یہ بڑے بڑے ٹھگ ایسا مرد مفلوک کہان سے پائیگا جو بدل لیگا غرضکہ
سب نے جوہری کو قائل کیا اسنے کہا ابھی دس ہی کاندارون کے سامنے مین نے اسکو جواہر دیا ہی تم سب اُلٹے
مجھے سمجھاتے ہو سب نے کہا اچھا یہ شخص کہین گیا تو نہین تھا اسنے کہا نہین کہا تو تلاشی لے لو عمرو نے
یہ سُنکر سبکو تلاشی دی جواہر تو زنبیل مین تھا اور زنبیل بروقت تلاشی لینے اور رفیلہ ہونے عمرو کے غائب
ہوجاتی ہی کیونکہ وہ معجزے کی ہی پس کہین جواہر کا پتا نہ لگا پھر تو ہزار دن دشنام عمرو نے جوہری کو دین
اور مارنے کو دوڑا لوگون نے کہا جانے دیجیے یہ جوہری بڑا دغا باز ہی الحاصل بیچارہ جوہری صبر کرکے
بیٹھ رہا اور جو لوگ فہمایش کرتے تھے وہ بھی اپنی راہ گئے اور تخلیہ ہوا عمرو نے پھر اُسی جوہری کے پاس آکر
کہا تمھارا مال وہ کتنے کا تھا جو جاتا رہا اسنے کہا کہ بنتیس ہزار روپیہ کا عمرو نے کہا اگر دس ہزار روپیہ مجھکو
دو تو تمھارا جواہر دیدون جوہری نے بموجب مثل کے کہ جاتا دھن دیکھیے تو آدھا لیجیے بانٹ دس ہزار
دینار دینا قبول کیے عمرو نے جیسا اُسکا جواہر تھا ویسا ہی جواہر مصری کا بنا ہوا زنبیل سے نکالا اور
اشرفیان دس ہزار روپیہ کی لیکر اسکے حوالہ کیا اور آپ وہان سے روانہ ہوگیا جوہری جب دُکان بڑھا
کر اپنے گھر گیا سارا ماجرا اپنی زوجہ سے بیان کیا کہ آج اس طرح سے ایک ٹھگ دس ہزار روپیہ مجھسے
لے گیا زوجہ نے کہا وہ جواہر جو اسنے پھیر کردیا اس مین نہ کچھ فتور ہو لاؤ مین تو دیکھون جوہری نے درج جو
کھولا روئی کے اندر لپیٹ کر جواہر رکھا تھا گرمی سے مصری پگھل گئی جواہر کا پتا نہ رہا اسوقت دونون
لگے سر پیٹنے اور روتے ہوے پاس ملکہ زعفران کے دوہائی دینے گئے اور در دولت پر سر پھوڑنے لگے
ملکہ نے انھین پاس بلوا کر سب حال دریافت فرمایا اور کہا تم سمجھے ہو یہ کام عمرو عیار کا ہی جب وہ
گرفتار ہوگا تمھارا مال دلا دیا جائیگا اور حکم دیا کہ شہر کے سب جوہری ہمارے باغ مین آکر جمع ہون
تاکہ اس مقدمہ کی تحقیقات کیجائے یہ حکم جوہریون کو جب پہونچا سب روانہ ہوے عمرو نے جوہریون
کو جاتے دیکھکر ایک شخص سے کیفیت پوچھی معلوم ہوا کہ جسکا مال تمنے لیا ہی وہ نالشی ہوا ہی یہ سب زعفران
کے پاس جاتے ہین غرض یہ حال پوچھکر خود بھی جوہری بنا چپکن پہنکر جکوے دار پگڑی سر پر دوپٹا گلے
مین ڈالکر بھاری جوتا پاؤن مین انگوٹھیان جواہر کی ہاتھون مین پہنکر جوہریون کے ہمراہ باغ مین
زعفران کے آیا سبحان اللہ اسکے باغ کا کیا کہنا جس کا شہر ایسا پاکیزہ حسن خیز زر ریز پھر اُسکے گلشن
نگارین کا کیا پوچھنا در باغ پر پھول جواہر کے لگائے تھے کہ شداد کی روح کو شرماتے تھے چوکھٹ
و بازو ایک ڈال طلاے خالص کے تھے اور چار دیواری اسکی سنگ یشب کی بنی تھی کہ سوداز دلون
اور ضعیف دلون کو قوت اور فرحت بخشتی تھی اندر باغ کے درخت کے تراشی کیے ہوے تھے اے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آگے بلورین بنے ہوے تنے درختون کے سونے چاندی سے منڈھے ہوے روش پٹری سے درست کسی طرف ایک کیفیت کے ساتھ وار دلبست دریاچین اور گل نواع اقسام کے پھولے ہوے بار اشمار سے خوشے جھولے ہوے نہرین آب گوہر سے زیادہ مصفا طائر خوش نوا شاخون پر نغمہ سرا گرد باغ کے عمارت عالی قصر ومنظر بنے تھے درخت بلند ہو کر لب بام تک پہونچے تھے کوٹھون کی منڈیر پر پھل درخت کے رکھے تھے کہ لیٹے لیٹے جس ہوے کو جی چاہے وہ لبون سے آکر لگجاے فرش قاقم وسنجاب کا ہر قصر و شہ نشین پر بچھا تھا بیچ باغ مین نگیرۂ پرزر رکھا تھا نیچے اسکے تخت یاقوت سرخ سے مزین اور مطلا آراستہ تھا کرسیان دنگل مرصع کار روطرحدار گرد تخت کے گلدستے لگے انجمن جمشید جسیم کو شرماتے تھے اسکندر کی بزم کو غیرت دلاتے تھے

ابیات

تھی حسن فزا فضاے گلشن	تھی وجہ ہوا ہواے گلشن
دیکھے نرگس کے طرفہ سامان	اپنی خوبی پہ آپ حیران
لالے نے کیے چراغ روشن	جس سے کہ تمام باغ روشن
رقاص نسیم ہر روش پر	شاخین بھی جھومتین برابر
گرمی آفتاب گل سے	سایے گلبن کے نیچے بیٹھے
ہنسنا غنچون کا جلوہ زا تھا	شرق صبح بہار کا تھا
اُلجھی ہوئی پیڑون سے نزاکت	بہتی ہوئی نہرون سے لطافت
نہرون مین عکس پھول کے تھے	پانی مین لعل بہ رہے تھے
شبنم سے بھرے تھے کاسۂ گل	جنت مین جیسے ساغر مل

فی الجملہ جب جوہری جمع ہوے ملکہ زعفران مع کنیزان زری پوش ورفیق وانیسان ذی ہوش کے باغ مین آکر زیر نگیرۂ زرنگار تخت پر جلوہ گر ہوئی اور ہر ایک جوہری کو بلاکر تحقیقات مقدمہ کی کرنے لگی یہانتک کہ نوبت عمرو سے بھی پرسش کی آئی سامنے طلب کر کے استفسار کیا کہ اس جوہری کا جواہر جو شخص لے گیا ہے وہ کبھی تیری دکان پر بھی آیا تھا کبھی تو نے اُسے دیکھا تھا عمرو نے عرض کیا پانچ ہزار روپے کا مال ایک روز وہ میرا بھی لے گیا لیکن مین صبر کر کے خاموش ہو رہا نالش دفریاد ہنگامہ کچھ نہین کیا اب اگر آپ کے یہان قید ہو آئیگا تو مین بھی اپنا مال اس سے لونگا زعفران نے کہا تمھین سب کو مین نے اسواسطے طلب کیا ہے تا ہوشیار اور خبردار کر دون کہ قلعہ مین ایک عیار آیا ہے وہ سب لوٹتا پھرتا ہے اپنا اپنا مال نہایت ہوشیاری سے رکھنا اور جو کچھ تمھارا جاتا رہا وہ سرکار سے اسوقت

لیلو آئندہ کو شنوائی نہوگی یہ فرماکر صندل سے حکم دیا کہ پچیس ہزار روپے لاکر ان دونون جوہری کو دو
اسنے فوراً روپیہ حاضر کیا بیس ہزار اُس جوہری کو پانچہزار عمرو کو عنایت ہوا اس انصاف کو دیکھکر سب جوہری
دعا دینے لگے اسوقت حکم ہوا کہ جو کچھ جواہر ہمراہ لائے ہو وہ حضور مین گذرانو کہ ہم بھی خریدینگے جوہریون
نے جواہر اپنا اپنا دکھایا لیکن عمرو چپکا کھڑا رہا اس سے کہا تو بھی دکھلا عمرو نے جواب دیا کہ میرے پاس
جواہر ناقص ہی حکم ہوا کہ دکھلا تو شاید پسند آئے عمرو نے مُسکرا کے ایک درج کمر سے نکالا اور اسکو وا کرکے
موتی برابر بیضۂ مرغ کے ہاتھ پر رکھکر دکھایا وہ جگہ تمام روشن ہوگئی اور زعفران بیقرار ہوکر تخت
سے اُٹھ کھڑی ہوئی پوچھا ای جوہری یہ موتی فرد ہی یا اسکی جوڑی بھی ہی عمرو نے کہا کیا خوب آپ نے
قدر کی ایک کسی بادشاہ نے آنکھ سے نہ دیکھا ہوگا جوڑی کی ایک ہی کہی زعفران نے کہا سچ ہی جو
اسکی نسبت کہو بجا ہی یہ کہکر اور جوہریون کو رخصت کردیا انھین نہایت تعظیم سے بٹھلایا کہا قیمت اسکی
اگر واجبی لو تو یہ موتی مین ماموں جان افراسیاب کو لیکر بھیجون عمرو نے کہا کوئی اسکی قیمت کیا دے گا
یہ بہا رہا ہی کلیجہ تھا کہ اسکی جوڑی کا موتی کھرل کرکے کھا گئے زعفران نے پوچھا کس لیے اسکو کھایا
تھا کچھ فائدہ تو بیان کرو عمرو نے جواب دیا کہ مین نے سیاحی بہت کی ہی ایک بار سنگلدیپ بھی جانے کا
اتفاق ہوا تھا ہر چند کہ یہ ذکر طولانی ہی لیکن خلاصہ یہ ہی کہ وہان ایک درویش صاحب کمال کے ذریعہ سے
امر نگر مین پہونچا اور خدمت مین راجہ اندر کے گیا انھون نے ایک جوڑی موتی کی عنایت فرمائی تاثیر اسکی
یہ تبلائی کہ جو کوئی ایک موتی کھائے سات سو برس کی عمر پائے اور کبھی بوڑھا نہو لہذا ایک تو مین کھا گیا
اور دوسرا یہ موجود ہی یہ بیان سُنتے ہی زعفران لوٹ ہوئی اور کئی کرور روپے صندل و زعفران دونون
نے ملکر منگائے اور بڑی منت سے عمرو کو دیکر راضی کیا عمرو نے کہا اس روپے کا جواہر منگا دیجیے اسقدر ریجانے
مین مجکو تکلیف ہوگی اور بارہ دری مین چلیے مین تدبیر اس موتی کے کھانے کی تبلادون غرضکہ اُس نے روپے کا
جواہر لیکر اور ان دونون کو بارہ دری مین لاکر موتی کھرل کرکے کھلایا یہ کھاتے ہی بیہوش ہوگئین
عمرو نے خنجر نکالکر چاہا کہ انکے سر کاٹ ڈالون مگر زمین شق ہوگئی اور ایک شیر نکلا عمرو نے شیر کو دیکھکر
فی الفور صندل کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھ لیا اور زعفران پر ہاتھ ڈالنے کا قصد کیا تھا کہ شیر نے چیخ ماری
زعفران ہوشیار ہوگئی شیر تو غائب ہوگیا لیکن اسنے عمرو کو پکڑ لیا اور کہا او دزد غضب کیا تھا کہ ہاتھ ہی
ڈالا ہوتا اور گرفتار کیجیے باہر بارہ دری کے لائی ہر طرف صندل کو تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا عمرو سے
پوچھا سچ بتا کہ تونے صندل کو کیا کیا عمرو نے کہا ای ملکہ مین ساحرون کا گوشت نہایت رغبت سے
کھاتا ہون اسکو مین کھا گیا بہت بھوکا تھا زعفران جواب دہ ہوئی کہ تو غلط کہتا ہی یہ سامنے تیرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو درخت صندل کا لگا ہی یہ خشک ہو جاتا جو تو صندل کو کھا لیتا قاعدہ ہی کہ جب ساحر مر جاتا ہی اسکے سحر
کی بنائی ہوئی چیز گم ہو جاتی ہی عمرو نے کہا سچ تو یہ ہی کہ اسکو مین نے زنبیل مین رکھا ہی زعفران کو اور زیادہ
استعجاب ہوا لیکن کہنے لگی کہ ای عمرو تو اگر صندل کو چھوڑ دے تو مین تجھکو اپنے قلعے سے باہر کر دون
عمرو گویا ہوا کہ اگر دریاے خون رواں کے پار بھیجدے تو البتہ اسکو مین دیدون ملکہ نے کہا یہ میری مجال
نہین کہ دریا کے پار تجھے بھیجون یہ اختیار شہنشاہ کو ہی عمرو عرض پیرا ہوا کہ دو لاکھ روپیہ دو اپنے قلعہ کے باہر
نکالدو تو بھی صندل ملسکتی ہی زعفران نے قبول کیا اور روپیہ منگوا دیا اور قلعہ کے باہر بھیجدینے کی
نسبت قسم کھائی عمرو بارہ دری مین گیا اور زنبیل سے ایک زن ساحرہ کو کہ اکثر مقامات پر گرفتار کر کے
رکھا ہی نکالا اور صورت صندل کی بنا کر اسکو فہمایش کر دیا کہ تجھے زنبیل کی قید سے رہائی ملتی ہی اور
وزیرزادی زعفران ایسی شاہزادی کی کہلائیگی خبردار سوائے صندل جادو کے اور کچھ اپنے تئین
نہ بتلانا اس ساحرہ کو خوشی اپنی رہائی کی ہوئی اور کہنا عمرو کا بدل منظور کیا یہ اسکو لیکر سامنے زعفران
کے آیا اُسنے اُٹھکر وزیرزادی جانکر گلے سے لگایا اور پاس اپنے بٹھایا شفقت سے ہاتھ پشت پر رکھا
چنانچہ زعفران ایسی زبردست ساحرہ ہی کہ اسکے گلے ملنے اور پیٹھ پر ہاتھ رکھنے سے سارے جسم مین
اس عورت کے سوزش ہونے لگی اور تاب نہ لائی اُٹھ کر بھاگی زعفران نے کہا ای صندل کیون
تجھے سحر یاد نہ رہا کہ اس مین عمرو نے بات بنائی کہ آدمی زنبیل مین جانے سے سحر بھول جاتا ہی کیونکہ اگر
یاد رہے تو ساحر پھر وہان رہے کیون زعفران نے کہا سچ ہی افسوس مین نے بڑی مشکل سے سحر سکھایا
تھا خیر پھر بتلایا جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک آندھی آئی اور آگ ہر طرف برسنے لگی بعد اسکے
کے ایک بجلی کوندھتی ہوئی آئی زمین پر گر کر ٹوٹی اور زن خوبصورت بنکر ملبا س سرخ زنگ پر زرد
زیور یاقوت احمر زیب جسم کیے سامنے پہونچی زعفران پہچان کر ملنے کو اُٹھی یعنی یہ برق شررریز
اُسکی دوست ہی اکثر اسکے پاس آتی ہی حاصل کلام دونون باہم بغلگیر ہو کر بڑی گرم جوشی کے ساتھ
بیٹھ کر گرم سخن ہوئین زعفران نے سارا حال عمرو کا بیان کیا اور صندل کو دکھایا اُسنے بھی اُٹھکر
سلام کیا برق شررریز نے بغور دیکھکر کہا ای ملکہ یہ صندل نہین ہی عمرو بڑا دغاباز ہی اُسنے دمامہ
جادو اور ساحر شمشہ ایسے جادوگرون کو مارا ہی خداوند سامری اسکی صفت سامری نامے مین لکھ گئے ہین
بھلا وہ صندل کو دیدے گا یہ سُنکر زعفران نے اُس عورت کو دھمکانا شروع کیا کہ سچ کہہ تو کون ہی
اُسنے کہا مین شہر کامرد کی رہنے والی ہون اور عمرو نے مجھے زنبیل مین قید کیا تھا اسوقت مجھے صندل
بنایا ہی حال میرا یہ ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی زعفران نے کہا ای برق شررریز تم سچ کہتی تھین اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

موے نے دغا کی عمرو کھڑا یہ باتین سُنتا تھا بولا کہ حرامزادی تونے میرے ساتھ بھی تو دغا کی وعدہ کیا تھا کہ چھوڑ دو دن گی پھر مجکو کہان رہا کیا بھلے کو مین نے صندل کو نہین دیا ورنہ ہلاک ہوجاتا برق یہ سُنکر بولی کہ ای عمرو تو آدمی نہایت لائق ہی مین تجکو اپنے ساتھ لیجلون گی تو صندل کو دیدے عمرو نے جواب دیا کہ مجھپر سے سحر دفع کرو و باغ کے باہر جانے کا راستہ ہو تو مجھے یقین آئے کہ تم چھوڑ دوگی ابھی تو اپنی مضبوطی تم سب کیے ہو اور مجھ سے صندل کو مانگتی ہو زعفران نے یہ باتین سُنکر سحر اپنا دفع کیا راستہ کھولا اور کہا لاؤ صندل کو عمرو کمر مین ڈھونڈھنے لگا اور کہتا جاتا تھا کہ دیتا ہون سب تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ عمرو گلیم اوڑھ کر غائب ہوگیا زعفران گھبرائی کہا دیکھو بہن موا دغا کر گیا برق نے کہا کہین گیا نہین یہین ہی تم سحر کرو کہ اس عرصے مین عمرو نے جال مار کر لوٹنا شروع کیا فرش و کرسی و ذنگل و تخت پا زران و چنگیر ومنقا با وغیرہ جملہ اسباب غائب ہوگیا اور ایک ہنگامہ مچا عمرو نے پکار کر کہا ہم جاتے ہین کنیزین غل کرنے لگین کہ کوئی کہتا ہی ہم جاتے ہین ایک کہا بوا اس آنے جانے مین ہم لٹ گئے دوسری بولی کہ غضب ہوا میری تو گٹھری تک نگوڑے نے نہ چھوڑی خلاصہ کلام ایک لمحہ مین سارا گھر صاف نظر آنے لگا نقش بوریا تک عمرو نے نہ رکھا اور باغ سے نکلکر چلا دروازے پر چلتے وقت ترکنون اور حبشنون سے بھی کہتا گیا کہ ہم جاتے ہین اور جو کچھ اسباب انکا پایا وہ بھی لیکر شہر کے اطراف جو دیہات و قریہ جات ہین اُس طرف چلا اور ایک گانون مین پہونچکر صورت اپنی سپاہی کی ایسی بنا کر ٹھہرا ادھر زعفران نے ایک طائر ماش کے آٹے کا بزور سحر بنا کر اُڑایا کہ جہان کہین عمرو ہو وہان جا کر دیکھے اور مجکو آکر خبر دے طائر اُڑ کر گیا اور اسنے ایک مرقع سحر کا منگا کر دیکھا کہ عمرو کس کی صورت کی طرح بنا ہی اس ہنگام مین وہ طائر سحر اُڑ کر اسی گانون مین پہونچا کہ جہان عمرو تھا اور پھر کر آیا اور پکارا کہ موضع زعفران پور مین عمرو ہی زعفران یہ خبر سُنکر اور مرقع سحر مین دریافت کر کے کہ عمرو کی صورت سپاہی کی ہی اوڑی کہ جاکر پکڑ لاؤن جب مقام عمرو پر پہونچی طائر سے پوچھا کہ کس طرف ہی اُسنے پکار کر کہا کہ وہ درخت کے نیچے بیٹھا ہی یہ سُنکر اُدھر ہی چلی مگر جانور کا بولنا عمرو نے بھی سُنا جلدی سے گلیم اوڑھ کر بھاگا زعفران وہین ٹھہری اور طائر کو پھر بھیجا کہ خبر لا عمرو کدھر گیا طائر چلا لیکن عمرو نے ایک جگہ جا کر گلیم اتاری تھی کہ طائر سر پر آکر ٹھہرا اور پھر کر چلا عمرو سمجھ گیا کہ یہی طائر معلوم ہوتا ہی کہ تیری خبر دیتا ہی بس گلیم اوڑھ کر بھاگا وہان طائر نے جاکر خبر دی زعفران اُڑتی ہوئی آئی لیکن کسی کو نہ پایا پھر طائر کو روانہ کیا جب طائر آیا عمرو جہان ظاہر ہوا تھا دیکھ کر پھرا اور خبر جا کر کہی ساحرہ ادھر چلی ادھر عمرو نے گلیم اوڑھکر اپنی راہ لی اب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو آگے آگے اور زعفران پیچھے پیچھے دو پہر اسی طرح پھرے آخر عمرو تھک کر ایک غار مین اتر گیا اور جال الیاسی سر غار پر لگا کر گلیم اُتار کر بیٹھا کہ جانور آیا اور دیکھ کر جا کر مخبر ہوا زعفران آکر غار پر آئی اور عمرو کو بیٹھے دیکھ کر پکاری کہ حرامزادے اب کہان جائیگا عمرو نے بھی کہا مالزادی قحبہ آتو سہی یہان زعفران بغضب تمام پنجہ بنکر گری غار مین پہونچکر جال مین پھنسی اور عمرو نے کھینچکر زنبیل مین ڈال دیا اور غار سے نکل کے روانہ ہوا زعفران ہنوز زندہ ہی سحر اُسکا باقی ہی تیلون نے سحر کے عمرو کو گھیرا اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہماری بی بی کو چھوڑ دے عمرو بھاگتے وقت کہتا جاتا تھا کیون شامت آئی ہی اگر مجھے تم ستاؤگے مین تمھاری بی بی کو مار ڈالونگا یہ سنا ان نے خائف ہو کر برق شرر ریز کو جو مہمان آئی ہی اس حال سے مطلع کیا برق شرر ریز ساحرون و تیلاہاے سحر کو لیکر دوڑی غوغاے عظیم برپا ہوا ساحرہ پیچھے پیچھے عمرو کے غل مچاتے جاتے ہین لیکن اس خوف سے کہ زعفران کو عمرو ہلاک کر ڈالے کوئی ہاتھ نہین ڈالتا عمرو بھاگا ہوا ویرانے سے آبادی مین آیا اور ہر کوو برزن مین پھرنے لگا لیکن جب شور و غل ساحرون کا کسی طرح کم نہوا اسوقت عمرو نے قصد کیا کہ زعفران جادو کو مار ڈالون اسی فکر مین ہر سمت پھرتا تھا کہ ایک مقام پر حلوائی روغن کڑھاؤ مین گرم کر رہا تھا عمرو نے زنبیل کا منھ کھولکر جال مین زعفران کو رکھکر کھینچ کر باہر نکالا تیلون نے اور ساحرون وغیرہ نے چاہا کہ لپٹ کر چھین لین عمرو نے جال کو کڑھاؤ مین جھاڑ دیا زعفران چھوٹ کر روغن مین گری اور جلکر تمام ہو گئی ایک ہنگامہ قیامت زا بلند ہوا تمام عالم تاریک تھا تیلاہاے سحر جو عمرو کو گھیرے تھے اسکے مرتے ہی غائب ہو گئے ساحرہ اس آفت کو دیکھکر بھاگے برق شرر ریز بھی خائف ہوئی کہ عمرو بلاے بد ہی ایسا نہو تو بھی گرفتار ہو جائے یہ سوچکر گریزان ہو کر اپنے مقام کی طرف گئی اور عمرو نے اُس تاریکی اور شور وغیرہ مین جال مار کر دکانون کو لوٹنا شروع کیا دکاندار سر پیٹتے ہین دکانین بند ہوتی ہین اہل شہر بھاگتے پھرتے ہین آفت برپا ہی آخر اسی حالت مین یکایک صدا آئی کہ کشتی مرا نام من زعفران جادو بود قلعہ جو سحر بند تھا راستہ مسدود تھا کھل گیا عمرو بھاگ کر قلعہ کے باہر نکل گیا اور صحرا نورد ہوا اس خیال سے کہ کسی طرح دریاے خون روان کے پار اُتر جاؤن لیکن اِدھر صرصر کا سُنیے کہ ہمراہ شگوفہ سحر کے واسطے گرفتار کرنے عمرو کے چلی تھی تلاش کنان قریب اُس صحرا کے پہونچی جہان عمرو پھر رہا ہی خلاصہ کلام عمرو نے دور سے دیکھا کہ صرصر ایک ساحرہ کے ہمراہ کسی کو ڈھونڈھتی ہوئی جاتی ہی یہ دیکھکر کوس بھر اُسنے عمرو آگے نکل گیا اور وہان اپنے تئین ظاہر کیا صرصر نے اُس ساحرہ سے کہا ای شگوفہ دیکھو وہ عمرو کھڑا ہی عمرو نے یہ کلام سنکر جھاڑی مین اپنے تئین چھپایا لیکن صرصر نیمچہ پکڑ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوڑی عمرو جھاڑی کے اندر ہی اندر چلکر ایک غار مین اُتر گیا صرصر نشان پا دیکھتی ہوئی جھاڑیون
کو ڈھونڈھتی چلی اس عرصہ مین شگوفہ سحر نے کہا ارے بہن کسی طرف سانس لینے کی صدا آتی ہے صرصر اُسکے
کہنے سے ہر طرف نگران ہوئی ادھر عمرو نے اژدہا غار سے مقوے کا بناکر نکالا کہ بجاے آنکھون کے
یاقوت سرخ نصب تھا مشعل کی طرح آنکھین روشن تھین منھ سے شعلے آتش کے نکلتے تھے صرصر اور شگوفہ
اُسکو دیکھکر بھاگین اُنکے پیچھے عمرو بھی غار سے نکلکر چلا اور چاہتا تھا کہ قابو پا کر انھین گرفتار کرے
اتفاقاً ایک مقام پر شگوفہ کو احتیاج پیشاب کرنے کی ہوئی صرصر سے علحدہ ہوکر جھاڑی مین گئی
عمرو نے پشت پر سے آکر حلقے کمند کے مارے اُسنے گھبرا کر پیچھے پھرکر دیکھا عمرو نے بیضہ بیہوشی مارکر
اُسکو بیہوش کر دیا اور پیراہن اُسکا اُتار کر رنگ و روغن عیاری سے لگا کر اُسکی ایسی صورت بناکر
صرصر پاس آیا اور اسکے ہمراہ آگے روانہ ہوا کچھ دور چل کر گلیم اوڑھکر غائب ہوگیا صرصر سمجھی کہ شگوفہ
ساحرہ زبردست ہی بزور سحر غائب ہوگئی ہی لیکن عمرو نے دور سے ایک ساحر کو اس طرف آتے دیکھا
تھا اسوجہ سے غائب ہوکر دوڑا اور قریب اُسکے پہونچکر گلیم اُتار کر ظاہر ہوا وہ ساحر ساکن طلسم باطن
صاحبان اعزاز مین سے تھا شگوفہ سحر کو پہچانتا تھا اس نے استفسار کیا کہ آپ کہان جاتی ہین عمرو
نے کہا تلاش عمرو مین پھرتی ہون لیکن تم سے کچھ کہنا ہی یہ کہکر قریب اُسکے جاکر حباب بیہوشی ناک پر مارا
کہ وہ بیہوش ہوکر گرا عمرو اُسکو اُٹھا کر جھاڑی مین لے گیا اور زیادہ بیہوش کر کے اُسکو اپنی صورت اصلی
کے مانند بنایا اور پیٹھ پر لاد کر چلا یہان صرصر حیران تھی کہ شگوفہ غائب ہوکر کدھر گئی اور ڈھونڈھتی
پھرتی تھی کہ ایک جانب سے اسکو دیکھا کہ عمرو کو لادے ہوے آتی ہی صرصر جھپٹ کر نزدیک آئی
اور گویا ہوئی کہ آپ نے شاید اسی کو کہین دیکھا تھا جو غائب ہوگئی تھین بارے محنت ٹھکانے
لگی اچھی تدبیر سے حضور نے گرفتار کیا ورنہ اُسکا ہاتھ آنا دشوار تھا لیکن امید یہ آپ سے رکھتی ہون کہ
سامنے شہنشاہ کے یہ نہ فرمائیے گا کہ مین نے عمرو کو گرفتار کیا ہی بلکہ یہ اظہار کیجیے گا کہ صرصر نے مقید
کیا ہی کیونکہ عیار کا گرفتار کرنا ہم عیار بچون کا کام ہی دوسرے یہ کہ اس مفتری کو مجھے عنایت فرمایئے
تاکہ پشتارے مین باندھ کر لے چلون شگوفہ نقلی یعنی عمرو نے جواب دیا کہ اُسکو ہوشیار کرکے جی
چاہتا ہی حال پوچھون صرصر نے کہا کہین ایسا غضب بھی نہ کیجیے گا یہ ہوشیار ہوا اور آفت لایا
فوراً چھوٹ جائیگا پھر قید نہ ہو سکیگا مناسب ہی کہ اسکو مجھے حوالے کیجیے آپکے باعث سے میری عزت
افزائی ہوگی آئندہ آپ کو اختیار ہی شگوفہ نے آخر اسکی التماس کو پذیرا کرکے اس ساحرہ کو دیا صرصر نے چادر
عیاری بچھا کر حلقہ ہاے کمند سے خوب مضبوط باندھکر پشتارے کو درست کرکے دوش پر رکھا اور نہایت خوش و شادان اقرار

فرحان روانہ ہوئی آگے بڑھکر شگوفہ سے مصلحت کی کہ خاص طلسم کی راہ سے دربار میں چلیں لیبا نہ ہو کہ رو براہ چلنے میں کچھ فتور پڑے غرض دونوں اسی طرف چلیں یہانتک کہ ایک صحرا میں پہونچیں کہ سارا جنگل سونے کا تھا ہر سمت آگ لگی ہوئی معلوم ہوتی تھی گھانس اور درخت کیا بلکہ زمین تک طلاے احمر کی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرصع طراز قدرت نے طلائی زیور گیاہ اور نباتات کا شاہ صندلین خسار ارض کو پنھایا ہو یا فصل بہاری نے لباس استبرق اتار کر سنہری پوشاک زیب قامت فرمائی ہو پھول اور پھل درختوں کے گل خورشید کو شرماتے تھے رشک سے آتش حسرت میں جلاتے تھے میوہ دار اشجار اسے پر بہار پھولوں کے درختوں پر عقد ثریا نثار سبحان اللہ کیا قدرت صیرفی قدرت کی ظاہر تھی کہ چشمے آب کی بھی رنگت سنہری تھی موجوں سے یہ کیفیت عیان تھی کہ سونا بوتہ زرگر میں پر سرخ کھاتا ہے سنہری گھاس سنہرے کی طرح لہلہاتی انجم سپہر برین کو شرماتی گرد اگرد اس جنگل کے پہاڑ سونے کے سربلند تھے جھرنے جھڑتے زعفرانی پھول آبشار کے ہر ایک کے دلپسند تھے آبشار کا جوش موج تبسم کو کندنی رنگوں کے شرماتا تھا فی الحقیقت اسکی شان میں یہ زیبا تھا — نظم —

ہر سمت وہ آبشار کا جوش	جھرنے وہ کہ آئینہ مرے کو ہوش	صناعی صانع ازل کی
پتھر پتھر سے صاف جھلکی	کیفیت سبزہ اس ادا سے	جو باغ بے خلد کی فضا سے
اللہ اللہ وہاں کا جوبن	قربان صدقے ہزار گلشن	قدرت کی بہار اس جگہ تھی
رنگین کن دامن نگہ تھی	گھبراتے جو چرخ کے فرشتے	بھرتے چلتے وہیں پہ آتے
پتھر بھی وہاں کے سونےکے تھے	ہر سمت چٹان سے پڑے تھے	لاکھوں ہو ہزار دل چلیے
چرتے گھاس اور پانی پیتے	بشاش و کلیل من نظر آئے	گر بھاگے کبھی کبھی ادھر آئے

عمرو ہمراہ صرصر کے شگوفہ بنا ہوا یہ سیر و کیفیت دیکھتا چلا جاتا تھا اور دل میں سونے کا جنگل دیکھ کر للچاتا تھا کہ کس طرح پاؤں جو اس جنگل کے جنگل کو زنبیل میں رکھ لوں پھر سوچتا تھا کہ یہ طلسمی کارخانہ ہی بظاہر یہ سونے کا دکھائی دیتا ہی نظر بندی کا ایسا طریقہ ہی اسپر طمع کرنا سراسر بیجا ہی غرض اسی طرح دل سے باتیں کرتا روانہ تھا یہانتک کہ کوہستان سے وہاں کے جب گذر گیا تو ایک جنگل مروارید کا ملا یہاں گھاس اور پتے درختوں کے زمرد کے تھے اور پھول جواہر کے پھل موتیوں کے لگے تھے ہر نوک گیاہ پر گوہر شب چراغ نصب تھا صحرائے گوہر نگار تھا یا قدرت رب تھا چمنستان روشن سبزہ پر ہزار طرح کا جوبن رونق وہ گلشن نگارین بلکہ فردوس برین تھا کہ ابیات

سبزے کا ہوا سے لہلہانا	جوبن ہمہ پھول کا دکھانا	لپٹا پیڑوں سے عشق پیچان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر غنچہ و گل تھا عطر افشان — خوبی سے بھرا ہوا وہ گلزار — نایاب و نفیس و سادہ پرکار

جب اس مقام سے اور آگے بڑھے ایک دیوار چینی کی از زمین تا چرخ بریں سر کشیدہ نظر آئی کہ منزلون تک درازی اُسکی تھی روبرو اس دیوار کے ہزار ہا پتلا بلور کا سپر و شمشیر ہاتھ مین لیے کھڑا تھا اور بیچ مین دیوار کے ایک پتلی مثل تصویر کے نصب تھی اُسکے نزدیک صرصر نے جاکر کہا اے تصویر طلسمی بحق شہنشاہ طلسم مجکو راستہ دے اُس پتلی کا پیٹ شق ہوا اور ایک دروازہ ظاہر ہوا صرصر اور عمرو دونون داخل ہوے اور ایک تڑاقا پیدا ہوا وہ در بند ہوگیا صرصر اور عمرو آگے بڑھے ایک بیابان مین پہونچے کہ وہ مرغزار دلکشا تھا سراسر نکہت سمن و گلاب سے بھرا تھا نسیم سحاب وہان کی معطر کن مشام جان تھی شمیم گل مثل زلف عنبر سا ے شاہدان کے عطر افشان تھی طرفہ تر یہ طلسمات تھا کہ ہر سمت ابر گھر اہوا جیسے موسم برسات تھا ساون کا مہینہ معلوم دیتا تھا کہین پانی برستا تھا کہین مطلع صاف نظر آتا تھا ساونی پھولی تھی گھٹا گھنگھور چھائی تھی غرضکہ ایسے مقام فرحت بخش کی صفت مین یہ اشعار کافی ہین حظ نفس ناظرین کو وافی ہین نظم

بوتلیں لاؤ برانڈی کی منائیں ساون	آجکل باغ پہ عالم ہے گھٹا پہ جوبن
ہائے کیا باغ ہے کیا ابر ہے کیا سبزہ ہے	بوندیاں پڑتی ہین چلتی ہین ہوائین سن سن
پانی پتون سے ٹپکتا ہے تمیز ابو سے ہین پیڑ	دھوئی دھائی روشین صاف ہین جیسے چندن
باغ مین آکے یہان تک تو جھکی ہے بدلی	پگڑیان بھیگین جو مالی تو جھکالین گردن
بادل اُمڈے چلے آتے ہین جدھر کو دیکھو	بجلیان کوندتی ہین شور ہے آتر دھن
یون گھٹا چھائی ہے یون کوندھ رہی ہے بجلی	جیسے نیلم کے نگینے پہ جڑا ہو کندن
اسقدر زور سے چلتے ہین ہوا کے جھونکے	پیڑ اسطرح جھکے جاتے ہین جسطرح دُلھن
مینھ برسنے کی ہے آواز ہوا کا غل ہے	شور سے سر پہ اُٹھاتے ہین چمن مرغ چمن
اسقدر چار طرف ابر ہے ماشاء اللہ	چشم بد دور نہین دیکھا ہے ایسا ساون

اُس دشت طراوت بیز مین ہرچند کہ بارش ہوتی تھی مگر جسم پر ایک بوند نہ پڑتی تھی صرصر اور شگوفہ نقلی سیر کنان ایک ایسے مقام پر پہونچین کہ وہان آٹھ ہنڈولے کھڑے تھے یہ دونون ایک ہنڈولے پر جاکر بیٹھین کہ یکایک زمین شق ہوئی اور دو تیجے پیدا ہوے اور دولون کی کمر مین ہاتھ دیکر اُڑے ایک صحرائے سبزہ زار مین لاکر انھین اُتار کر غائب ہوگئے انھون نے اس جنگل کو بھی نہایت سبزہ خرم پایا یعنے سبزہ وہان کا سبز رنگون کو لبھاتا تھا سبزہ بختان دہر کو شرماتا تھا جو پھول تھا

شگفتہ خاطرون کے دل کا فراغ تھا بلکہ مرہم داغہاے تیرہ بختون کے لیے چراغ تھا ہر ایک شجر خضر راہ اشتیاق تھا مجنون کے دل کو قامت لیلی کا طور دکھا کر تسکین دینے مین طاق تھا ہر سمت چشمے جاری اور گرد و جھیلون کے سبزہ زنگاری بتقاضاے نظم

هر اک طرح کے تھے وہان پر چمن
کسی مین بنفشہ کسی مین سمن
کہین لالہ تھا اور کہین جعفری
کہین راے بیل اور رتن منجری
کہین چاندنی تھی کہین موگرا
کسی جا مدن بان اور موتیا
کسی جا سے آتی تھی شبّو کی بو
کہین پر کھلا تھا گل نازبو
کسی جا لگا تھا گل آفتاب
کہین تھا ہزار البصد آب و تاب
کہین تھی وہ شبنم کی گل پر بہار
کہ گوہر کرے ابر نیسان نثار
غرض تھا وہ گلزار رشک جنان
کہین ہر شاخ پر بلبلین نغمہ خوان

یہ دونون اس بیشۂ فرحت افزا مین رواں تھین کہ سامنے سے صدا طرقوا کی سنائی دی اور بڑے جاہ و تجمل سے ایک سواری ساحرہ جلیل القدر کی آئی آگے آگے یسا ول اور چوبدار عصاے طلائی اور جواہر نگار لیے ادب اور لفاظت گویان ہزار ہا خادم بلباس پر تکلف ہمراہ سواری پویان دور باش کا شور بلند اور ایک تخت مرصع کار دلپسند پر طوفان جادو نام ساحرۂ ذی احترام سوار پشت پر ہمراہان نامدار کی قطار قریب آکر پہونچا صرصر نے آگے بڑھکر سلام کیا اسنے سلام لیکر پوچھا کہ بی بی صرصر کہان چلین اسنے جواب دیا کہ عمرو کو دربار شہنشاہ مین لیے جاتی ہون طوفان جادو نے کہا مین بھی وہین چلتا ہون میرے ہمراہ جاہ و سواری موجود ہی سوار ہو لو صرصر عرض پیرا ہوئی کہ حضور رسم عیارہ پیمایان ہر جگہ پھرا کرتی ہین سواری اگر ڈھونڈھین تو کام کیونکر چلے آپ تشریف لے چلین کنیز پیچھے پیچھے آتی ہی یہ سنکر وہ ساحرہ آگے بڑھا اور صرصر اور شگوفہ بھی چلین جب اس صحرا سے گذر کر آگے بڑھین تو ایک تر پولیا ملا اسکے آگے ایک دیوار بلور کی تھی صرصر نے دیوار سے کہا کہ تجھے واسطہ بادشاہ طلسم کا راستہ دے وہ دیوار شق ہوئی یہ دونون داخل ہوئین اور آگے بڑھین تو ایک لشکر ساحرون کا آترا ہوا دیکھا کہ خیمے خرگاہین استادہ ہین سارہ کی قنات تنی ہی کڑھاؤ چڑھے ہین چہل پہل ہو رہی ہی بستر ساحرون کے لگے ہین جابجا چوکے دیے ہین آسنی ہر جگہ بچھی ہی پوجے پاٹ مین بعض مصروف ہین بعضے اشنان گیان دھیان مین ہین کنوئین پختہ بنے ہین دھوتی چھانٹ رہے ہین کوئی سورج سے آنکھ ملائے ہاتھ جوڑے کھڑا ہی کوئی ہوم کر رہا ہی سامنے اگیاری کے جاپ کرتا ہی کوئی رسوئی کرنے مین مشغول ہی بھوگ بھوگ لگاتا ہی کسی نے سب کام سے فراغت پائی آرام مین ہی کوئی عیش و نشاط کے کام مین ہی دف دائرہ کہین بج رہا ہی کسی جگہ چکارا اور ڈھولک کا سامان ہی کوئی کثرت کرتا ہی پٹا بانک ہو رہا ہے کہین

ڈنڈا اور مگدر کا چرچا ہی کوئی ناچ دیکھنے مین مصروف ہی کہین حسن خوب سے کوئی مالوف ہی حاصل کلام
صرصر جب اُس لشکر مین داخل ہوئی میر طلایہ نے روکا اور کہا کیا باعث ہی کہ تم رو براہ نہ آئین خاص طلسم سے
جہان کوئی سوائے شہنشاہ کے نہین جاتا اُدھر سے آئین اس مین کوئی پیچ ہی صرصر نے لانا عمرو کا اور
اس خیال سے کہ گذرگاہ خلائق کی طرف سے آنے مین خوف رہائی عمرو تھا بیان کیا میر طلایہ نے کہا
اچھا تم لمحہ بھر ٹھہر جاؤ مین اجازت شہنشاہ سے نسبت تمہارے منگا لون تو جانے دون صرصر ٹھہر گئی
اور اُسنے ایک ساحر کو پاس افراسیاب جادو کے بھیجا وہ ساحر گیا اور پیش شاہ جادوان کیفیت صرصر
اور شگوفہ کی معرض بیان مین لایا وہان سے حکم ہوا کہ آنے دو کوئی مزاحم نہو ساحر نے آکر میر طلایہ کو حکم
شہنشاہ سے مطلع کیا اُسنے ان دونون کو اجازت دی یہان سے جو آگے بڑھین تو پشت باغ سیب
نظر آئی اس سمت کو بھی دروازہ عالیشان جواہر آگین لگا تھا اور ہزارہا ساحر بعہدۂ نگہبانی کھڑا تھا
صرصر آکر مع عمرو یعنے شگوفہ کے داخل باغ ہوئی ہر چند کہ عمرو پہلے بھی اس باغ مین آچکا ہی مگر دوسرے
در سے آیا تھا ابکی بار طلسمی راہ سے پشت باغ کی طرف سے آیا ہی کیفیت آرایش اور زیبایش کو اس طرح
کی اُس جانب سے دوچند پایا اور علاوہ اس کے یہ باغ مسکن ہوا افراسیاب کا روز بروز آراستگی اسکی
بڑھتی جاتی ہی ہر روز ایک گیا ہزارون بہارین تازہ بزور سحر اسمین پیدا کی جاتی ہین خلاصہ کلام اب جو
عمرو نے اس بوستان کو دیکھا تو بیخود ہو گیا اور دلمین اپنے درود پڑھنے لگا بلا تشبیہ فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی کا نقشہ نظر آیا کہ ہر ایک درخت نیلم اور پکھراج اور الماس و زمرد کا لگا ہی اور سونے کی زمین
پر مینا کیا ہوا ہی لعل بدخشان اور عقیق یمنی کے نگینے جڑے ہین کہ ستارون کو شرماتے ہین زمرد کے چمن
ہین گرد اُنکے فیروزے کے کٹہرے بصد جوبن ہین پھولون کی سُرخی گل سرخ آفتاب کو شرماتی ہی بوباس
سے نسیم عطر آگین اتراتی ہی سنبل پیچان زلف شاہدان کو پیچ سکھاتی ہی معشوقون کی فندقون سے عناب
رنگین تر اور سرو اکڑنے مین قامت خوبان سے بہتر طرفہ تریہ کہ لعل کے درختون مین موتیون کے
گچھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ خورشید کے درخت مین ستارے لٹکتے ہین نہرون کی لب گرد اینٹین چڑھائین
گلاب اور کیوڑہ بھرا تھا زمرد کی ڈالیون کا اُنپر سایہ تھا بطین اور مرغابیان گوہر نگار جواہر کی انمین
تیرتی تھین غوطہ بازی اور کلیلین کرتی تھین جوش فصل بہار تھا یہ سمان اظہار تھا نظم

اسقدر باغ مین ہی کثرت نشبو و سمن
انتہا ہی کہ جگہ نالۂ بلبل کی نہین
لین جاہی بھی تو کھلتے نہین غنچو نکے دہن
جسطرح سے کہ گلستا نمین نہین جائے سخن

سبحان اللہ وہ سہانا باغ کہ چشم و چراغ گلزار دہر اسکو کہنا زیبا ہی یا داغ دہ ریاض رضوان ہی نظم

گل تھے سب اپنے جوبن پر
جھومتے تھے پڑے نہال چمن
رقص کرتی تھی موج باد نسیم
نور افشان مگر تھا وہ گلزار
کسنے دیکھا جہان مین ایسا باغ

بوے گل تھی ہوا کے توسن پر
فصل تھی وہ ربیع گل و بل کی
لخلخہ سا تھا عطر دان شمیم
تھا زمین سے سپہر تک کے نور
تھا وہ باغ ارم کا چشم و چراغ

تھا عجب لطف پر جمال چمن
گرم جوشی تھی بلبل و گل کی
باغ گل مین کہین نہ گرد و غبار
نور سے تھا خلاصہ گل معمور

خلاصہ یہ کہ صرصر اور شگوفہ یعنے عمرو جنستان کو طے کر کے ایک ایوان عظیم الشان مین پہونچے کہ جہان افراسیاب سریر جہانبانی پر جلوہ آرا تھا اور دنگلون پر ہزارہا ساحر دست بستہ بیٹھا تھا صرصر نے پشتارہ اُس ساحر کا جسکو عمرو نے اپنی صورت کا بنا دیا ہی بعد بجا آوری آداب و تسلیم سامنے شہنشاہ کے رکھ دیا اور حیران رہنا اپنا تلاش مین اور جد و جہد گرفتار کرنے مین عمرو کے مبالغہ کے ساتھ بیان کیا اُسکو خلعت عنایت ہوا انعام فراوان عطا کیا پھر شگوفہ سحر نے بھی مجرا کیا اسپر بھی الطاف خسروانہ فرما کر حکم بیٹھنے کا دیا اور خراج اسکے ملک کا معاف کر دیا پھر مخمور سرخ چشم سے مخاطب ہو کر حکم دیا کہ شیبر اور شیرینی وغیرہ کو پاس شیطان درگاہ ملک بختیارک کے مین نے بھیجا تھا مگر نہین معلوم کیا باعث ہوا کہ وہ اب تک تشریف نہین لائے اب ذرا تم تکلیف کر کے کوہ عقیق تک جاؤ اور شیطان خداوند کو لے آؤ میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ناعیار یعنی عمرو گرفتار ہوا ہی حضور جلد تشریف لا کر اُسے قتل کرین دیر نہ فرماوین مخمور نے یہ حکم پا کر اول تو انکار کیا کہ حضور میری بہن خمار جادو وہان جا کر رک اُٹھا چکی ہین مین نہ جاؤنگی آخر جب افراسیاب نے مکرر اور سہ کرر کہا ناچار اُٹھکر اپنے مقام پر آئی اور دو ہزار کنیزان زرین پوش کو ہمراہ لیکر خود بھی زر و زیور سے آراستہ ہو کر تخت سحر پہ بیٹھکر روانہ ہوئی قلعہ کوہ عقیق مین شیبر اور شیرینی جا کر پہونچے تھے لقا اور اہل دربار گھبرائے تھے کہ یکایک ابر سنہری رنگ کا سر قلعہ پر چھایا اور ریزہ یاقوت کی بارش ہونے لگی وہان کے ساحر واقف کار گویا ہوے کہ علامت آمد مخمور سرخ چشم معلوم ہوتی ہی یہ کہہ ہی رہے تھے کہ تخت آکر اُترا اور ملکہ مخمور سرخ چشم بہزاران ناز و انداز سر سے پاؤن تک جواہر کا زیور پہنے لباس شاہانہ زیب قامت کیے دو ہزار کنیزین عہدے ہاتھون مین لیے ہمراہ تخت سے اُتر کر سامنے آئی اور خداوند کو سجدہ کیا نذر دی و نگل عنایت ہوا با ادب تمام بیٹھی لقا نے پوچھا کہ اے بندی یاقوت حاضر ہونے کا کیا باعث ہی مخمور نے گرفتار ہونا عمرو کا اور بلانا افراسیاب کا ملک بختیارک کو واسطے قتل کرنے عمرو کے اور شیبر اور شیرینی بھیجکر مع مرغ کے طلب کرنا بیان کیا بختیارک نے یہ باتین سنکر ایک قہقہہ مارا عمرو کا گرفتار ہونا کار سیست مشکل و امر سیست دشوار بین طلسم مین جا کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنی جان نہ دونگا پیر و مرشد کی قضا کسی کے ہاتھ سے نہین اگر وہ قید بھی ہو گئے ہین تو دو ایک کے سر کاٹ کر لوٹ مار کر کے چلے جاتے ہین بالفرض شاہ جادوان نے انھین گرفتار کرایا ہوگا جبتک مین یہان سے وہان پہونچون اتنی دیر مین وہ شاہ کا سر کاٹ کر چلے جائینگے مخمور سرخ چشم نے کہا کہ ملک جی شہنشاہ طلسم بغیر فتح طلسم ہلاک نہین ہو سکتا ہی آپ تشریف لے چلین غرضکہ بعد مقامات بسیار کے بختیارک پشت طائر پر سوار ہوا اور شیر او رشیرنی ہمراہ چلے آگے بڑھکر یہ سوار کر نیگے مگر مخمور سرخ چشم جو خداوند سے رخصت ہوئی تو تصور کرنے لگی کہ آخر تو اتنی دور آئی ہون لازم ہی کہ لشکر حمزہ صاحبقران کو بھی دیکھتی چلون یہ تصور کر کے بیرون قلعہ جب پہونچی تو لشکر امیر کی طرف چلی اور تخت اپنا بزور سحر ایک مقام بلند پر اُتار کر کیفیت لشکر دیکھنے لگی دیکھا کہ بازار لشکر کے ہر سردار کی بارگاہ کے آگے آراستہ ہی اور اُردوے معلےٰ کا نقشہ ہی ایک طرف سونے کی بازار ہی دوسری سمت جواہر کا انبار ہی کہین چینی کا بازار خاقان چین کی کھلی ہی کہین فرنگستان کی بازار لگی ہی مگر اُن بازارون کی طرف رقم ہو تو بیان افسانہ عدم ہو خلاصہ یہ کہ ایک سمت بارگاہ سلیمانی کو دیکھا کہ ہزارہا کلس سونے کے اُسپر چڑھے ہین اور ہر کلس پر طاؤس جواہر کے منقار مین مالے مروارید کے لیے بیٹھے ہین دونون جانب سڑکین کنارے اُنکے بازار چار طاق باقیس آراستہ ہی سڑک پر جواہر کشا ہی سقے بادلہ نگار لنگیان باندھے کٹورے چاندی سونے کے کمر مین رکھے چھڑکاؤ کر رہے ہین سرداران عالی تبار اپنی اپنی بارگاہ سلیمانی مین جاتے ہین اور لشکر امیر جہان تک پیک نگاہ جاتا ہی اُترا ہوا نظر آتا ہی بلکہ براہ مبالغہ یہ اندازہ ہی کہ از مشرق تا مغرب از جنوب تا شمال فوج ظفر موج صاحبقران موجزن ہی لشکر مین ڈنکے بج رہے ہین پتیلیان چڑھی ہین قورمے بُھن رہے ہین بہادر ہاتھ تلوارون کے نکالتے ہین تودے بنائے ہین تیر اندازی ہو رہی ہی کسی جا سجادے بچھے ہین لوگ تلاوت صحیفۂ ابراہیمی کتب ربانی مین مصروف ہین مخمور جاہ و جلال لشکر کا دیکھ کر دنگ ہو گئی اور دل سے کہتی تھی کہ کلہ گوشہ صاحبقران آج تا اوج آسمان پہونچا ہی کب کوئی انکے مقابل ہو سکتا ہی رہے خوبی لشکر و رہے عزم شان و کر و فر بہ فحوائے کہ نظم۔

بلے ملک در راہ رزم آوران
بر رونق زبت خانۂ چین نکو

بمعمورگی بہتر از اصفہان
دلے مردمش صالح و نامجو

مخمور سرخ چشم حیران کار کھڑی تھی کہ ایک سمت سے سامان اور تجمل سواری ظاہر ہوا ہٹو بچو کا شور سنائی دیا دیکھا کہ آگے آگے سقے گلاب و کیوڑا چھڑکتے نکلے بعد انکے طفلان مہر صورت نسقلین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

روشن کیے عود و عنبر سلگاتے گذرے پھر خاص بردار اور چوبدارون کے پرے ظاہر ہوے جب یہ سب آگے بڑھے اُسوقت سواران زری پوش انتظام کنان پیدا ہوے اُنکے پیچھے گلدستے اور درخت جواہر کے جنمین گچھے موتی کے آویزان تھے ملازم لیے وردیان معقول پہنے نکلے اور سامنے سے مرکب پری پیکر پر شاہزادہ والا تبار برہم زنندہ زمرۂ بے ایمان گل گلزار صاحبقران نور دیدۂ مومنان و مسلمانان صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران اعظم نورالدہر بن بدیع الزمان عالی ہمم برآمد ہوے گرد اُنکے سردار جنکو شاہزادے نے زیر کیا ہے مرکبون پر سوار ہین ایک ایک ان مین ذیوقار ہین مثل طہماس بن عنقویل دیو پرور و فضل بن گیا حور خون آشام وغیرہ کئی سردار ہمراہ ہین ذکر اُنکے زیر ہونے اور اطاعت مین شاہزادے کے آنے کا دفتر چہارم ایرج نامہ مین مذکور ہے حاصل کلام مخمور نے صورت جان پرور شاہزادۂ عالی گوہر کو جو دیکھا ششدر ہوگئی کس لیے کہ اس جوان حسین صاحب تمکین کو پایا کہ جسکا روے زیبا آفتاب تابان کو شرماتا تھا اور شوکت و صولت مین فسانۂ رستم کو قصہ بیہودہ بتاتا تھا نظم

ببر کردہ لباس ارغوانی
بہار حسن و آغاز جوانی

قدش چون سرو بستان سرکشیدہ
ز غم آسودہ و آفت ندیدہ

رخش تابان میان زلف پرتاب
چنان کامد ز شب تاریک مہتاب

لبے چون غنچہ لبریز تبسم
دہانے راہ خندیدن درو گم

جبین و عارض آن غیرت حور
نمودے معنی نور علی نور

دو ابرویش بحکم نرگس مست
پے تاراج دل دادہ بہم دست

نوشتہ دست قدرت چشم بد دور
دو نون سرنگون بر سورۂ نور

چگویم وزدی آن چشم پرفن
کہ دل بردی بیک نہ دیدہ ودیدن

ز مژگان دستگاہی ساحری داشت
ید طولے بہ فن دلبری داشت

ہر آن زخمی کہ میزد تیر مژگان
لب او سرنگون کردی نمکدان

حلاوت زخم دل را زان نمک بود
کسے نشنیدہ شیرینی نمک سود

چگویم وصف آن سیب زنخدان
کہ بردہ گوے حسن از ماہرویان

بیاض گردن آن رشک گلشن
نبودے چارہ جز گردن نہادن

سخن از زیر نافش کفر و شین ست
ز عورت چشم پوشی فرض عین است

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زساق وساعدش جان را جلا بود
بلاؤ فتنہ جاؤ شان را ہش

ز دست چو پاش دل بید ست و پا بود
اجل قربان بر چشم سیاہش

مخمور سرخ چشم دیکھتے ہی بیتاب و بیقرار ہوئی اور ہزار جان سے شاہزادہ پر شاہد ہوئی غشی طاری ہوئی کنیزون نے گلاب کیوڑا چھڑک کر ہوشیار کیا اس عرصے مین سواری شہزادہ کی نکل گئی نا چار کف افسوس ملکر رہگئی کچھ بس نہ تھا آخر مجبور غم عشق کو سینۂ حسرت دفینہ مین پنہان کر کے زار و نالان طرف طلسم کے روانہ ہوئی دل سے کہتی تھی کہ بغیر شراکت عمرو کی کیے مطلوب کا ملنا دشوار ہو دوسرے تو طلسم مین رہے اور عمرو ملازم امیر کی رفاقت نہ کرے جب معشوق سے سامنا ہوگا اور وہ اسکی شکایت کرینگے تو بڑی ندامت ہوگی یہان سے چلکر عمرو کو پار دریاے سحر کے لے چل اور مہرخ کی اطاعت مین سرگرم ہو اسی طرح کی فکر کرتی اور چشمۂ چشم سے خون ناب بہاتی یہ اشعار فراق مین داگیر زبان پر لاتی

اشعار

کاے گل تازہ رخ گلشن ناز
عارضت آئینۂ جوہر دار
ہر کجا جلوۂ قامت داری
شعلۂ طور چراغ از تو
بسر زلف پریشان سوگند
بخدنگ نگہ و برق وہلا
بوفائیکہ ز در راندۂ تست
زندہ کن رسم مسیحائی را

بلبل جان بہوایت دمساز
ای بیک جلوہ خرابم کردی
روز بازار قیامت داری
داے از دست تو ای پر بیداد
بشکست دل و پیمان سوگند
بنگاہے کہ در و پردۂ دل
بہ بجائیکہ ز جان خواندۂ تست

اے دم داشد زلف طرار
بہ نگہ سینہ کبابم کردی
آب و رنگ گل داغم از تو
بقسم نوبت تقریر فتاد
بکمان داری ابروے دوتا
بہ حیاے کہ کند غنچہ خجل
بخشش جانے تن سودائی را

اسی طرح با دل زار و اشکبار داخل طلسم ہوئی اور اس طرف مرغ سحر نے بختیارک کو طلسم مین لاکر اتار اشیرنی اور غیرہ نے سوار کیا سیر طلسم کراتے تمام مقامات عجائب و غرائب دکھاتے لے چلے طائران طلسم نے اسکی آمد کی خبر افراسیاب کو پہونچائی وہ بہر استقبال مع حرا سانان تامی کے آیا یہان تک کہ بڑے عزم و شان سے اول لشکر حیرت دکھانے کو طلسم ظاہر مین لایا حیرت اور صورت نگار سردارون کو لیکر پیشوائی کو آئی نقارے طلسمی بجنے لگے مہرخ کا لشکر دکھایا اور سب حال بیان کیا بارگاہ مین لاکر ارباب نشاط کو بلایا ناچ ہونے لگا افراسیاب نے حکم دیا کہ جب تک ملک جی لشکر مین تشریف فرمائین باغ سیب مین کچھ سردار جاکر دعوت کی تیاری کرین باغ کے مکان اور عمارتین آراستہ ہون فرش بدلا جائے شیشہ آلات سجا جائے مے خانہ درست ہو مطبخ مین طعام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لہذا تیار کیا جائے اس حکم کو سنکر شگوفہ نقلی یعنے عمرو جو ہمراہ شہنشاہ کے استقبال کے لیے آیا تھا اور اس تدبیر سے دریا کے پار اترا تھا کہ شگوفہ اصلی جسکو بیہوش کر چکا ہے اسکی کنیزین اور ملازم اس کے مطیع ہین اور اپنا مالک جانتے ہین اُسنے حکم دیا کہ سواری سحر سے تیار کرو کہ مین شہنشاہ کے ہمراہ چلون اور مین عمرو کے گرفتار کرانے مین خستہ ہون ورنہ خود سحر کرتی کنیزین حکم بجا لائین اور تخت سحر کا بنا کر دیا عمرو سوار ہو کر افراسیاب کی سواری کے پیچھے ہو لیا ادھر تو کنیزون نے سحر پڑھکر تخت کو روان کیا ادھر افراسیاب نے کنارے دریا کے پہونچکر حکم کیا کہ ای دریا مجھے اور میرے ہمراہیون کو راہ دے غرض کہ اس تدبیر سے عمرو اتر تو آیا اور قصد رکھتا تھا کہ اپنے لشکر مین جاؤن مگر اسوقت حکم تیاری باغ اور سامان دعوت سنکر بیقرار ہوا اور دل سے کہا اگر بن پڑے تو اس دعوت کو جلکر لوٹو اور سمجھتا رک حرامزادہ جو تمھین قتل کرنے آیا ہے اسکو جوتیان لگا کر خوب ذلیل کرو بس یہ سوچکر اپنی جگہ سے اُٹھکر اُسنے عرض کیا کہ ای شہنشاہ کنیز جا کر انتظام دعوت کرتی ہے افراسیاب بسبب گرفتار کرانے عمرو کے اس سے خوشنود ہی جواب دہ ہوا کہ بہتر ہی ہمنے سب کار و بار تمھارے متعلق کیا دیکھین کہ کس شایستگی سے اس کام کو انجام دیتی ہو حسن خدمت مین ملک و مال ہمسے لیتی ہو شگوفہ نقلی آداب بجا لا کر رخصت ہوئی چلتے وقت افراسیاب نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ نگہبان دریاے خون رواں کو اسکے جانے کی اطلاع ہوگئی شگوفہ نقلی دریا پر پہونچکر تخت کنیزون سے روان کرا کے پار اتر گئی اور باغ سیب مین پہونچکر عہدہ دارون یعنے دار وغہ مطبخ خانہ اور مکاندار اور فراش اور مالک بیخانہ وغیرہ کو بلا کر حکم سنایا انعام بیکران پانے کا امیدوار کیا سب درستی جلد جلد ہونے لگی آئینے قدآدم نصب ہوئے چھتین مکلف لگائی گئین دیوارگیریان صاف و شفاف درست ہوئین شیشہ آلات ہانڈیان جھاڑ کنول وغیرہ مزین و مرتب طور سے ترتیب کیے مرد نگیون کی دو ہری باڑھ سامنے مسند کے لگائی چنگیر چوگھڑے گلدستے چنے گئے مکان کے کونون پر گھڑیان جڑ دین تصاویر آئینے کے اندر شاہان دہر کی درست کین باغ کے درخت شبنم و بادلے اور زربفت سے منڈھوائے نہرون مین گلاب کیوڑہ اور بید مشک بھروایا ہزارہ کا فوارہ ہر جگہ چڑھوایا اوٹ پھولون کے مناسب جگہ پر کھڑے کیے نازنینان مہر جمال و ماہ تمثال بہر خدمت گذاری مقرر کین کہ وہ باغ مین ہر طرف کو کار و بار کرتی پھرتی تھین کوئی سامان اور کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اُس جگہ موجود نہو بلکہ بمقتضاے

مثنوی

باغ کاہے کو تھا پرستان تھا
تحفہ ہر طرح کا مگر دان تھا
ہر طرف بید مشک کا جھمکاؤ

خوبرویوں کا ہر جگہہ پہ جماؤ
سیم و زر کی بنی تھی ہر دیوار
جھومتی تھی چمن مین باد صبا
موتیا تھا کہین کہین بیلا
ساولی تھی کسی جگہہ پھولی
تاک انگور پہ غضب کی بہار
جیسے بکھرے ہون بال دلبر کے
تھے کسی جا پہ رقص مین طاؤس
لہرین لیتی تھی رحمت باری
اُسکو دیکھے تو ہو پری ششدر
پہونچے اسپہ نہ وہم کی بھی کمند
تھا درخشندہ ہر ستون اُسکا
تار اُن مین شعاع مہر کے تھے
ہانڈیان اسطرح کی تھین نایاب
چھت کی زنجیر و نمین لٹکتے تھے
خوبصورت تھی ایسی ہر تصویر
جلوۂ نخل طور پیدا تھا
میزین الماریان بہت خوشتر
دشمن ہوش تھی کسی مین شراب
پردے پرنور وہ سفید سفید
گاؤ تکیے لگے ہوے اُسپر
لالٹینین بھی اسقدر نایاب
پھرتے تھے اس طرح ہوا کھاتے
اور جواہر کے اُسپہ نقش ونگار
نسترن اور رائے بیل کہین
کہین سوسن کسی جگہہ چنپا
جعفری تھی کہین کہین لالا
لوٹے جاتے تھے دیکھکر میخوار
ہر گل تر تھا عارض مہرو
تھے بہت اہل دید کے مانوس
تھی جو تعمیر بحر پر کوٹھی
بیخودی سے رہے نہ کچھ بھی خبر
خوبصورت ہر ایک حلقۂ در
ساق محبوب سے کہین اعلا
نصب تھے اُن مین آئینے ایسے
کہیے بحر صفا کے انکو حباب
کتنی پرنور تھی ہر اک مرزنگ
دیکھ پائے پری تو ہو تسخیر
سبز مخمل کا فرش وہ نایاب
ہر طرح کے بچھے ہوے کنٹھر
تھا چھپر کھٹ لگا ہوا ایسا
عاشقون کی ہو جیسے صبح امید
قابل دید تھی ہر الماری
کہیے شمس و قمر کا اُنکو جواب
ہوش پریون کے تھے اُڑے جاتے
فصل گل نے کیا تھا متوالا
کہین نرگس کہین گل نسرین
عشق پیچان کہین کہین جوہی
چوگلا تھا کہین کہین کلغا
لچھے ایسے تھے سنبل تر کے
تھی چنبیلی مین جسم یار کی بو
نہر جو بہتی تھی چار سو جاری
نئے انداز کی عمارت تھی
قصر جنت سے تھی کہین وہ بلند
کہین آغوش حور سے بہتر
سب درون مین تمامی کے پردے
رشک رخسار مہ جبین کیسے
جھاڑ ہر رنگ کے قرینے سے
ہو دل حور جسکو دیکھ کے دنگ
فرشی جھاڑ و نمین نور ایسا تھا
نیند آجائے جسکا دیکھ کے خواب
بعض مین کیوڑا بعض مین تھا گلاب
پانون پھیلائے دیکھکر لیلا
آگے اُسکے تھی مسند پُر زر
شیشے کنٹر اچاریون سے بھری
خلاصہ یہ کہ جب سارے مکان

کی آراستگی ہو چکی اسوقت میخانہ عمرو نے خود جاکر سجا اور خمہاے شراب مین بیہوشی خوب ملائی سیرون کیا بلکہ منون بیہوشی صرف کی داروغہ میخانہ سے کہا کہ شراب کے تیز اور عمدہ کرنے کا نسخہ یہ تیار کیا ہے اس سفوف کو ملاؤ وہ اسکا مطیع حکم تھا جو کہا وہی بجالایا بعد اسکے باورچی خانے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین جاکر ہر ایک دیگ کا منہ کھول کر بیہوشی ملائی اگر کسی نے دیکھا بھی تو کہا یہ گرم مصالحہ مین نے لاکھون روپیہ صرف کر کے بنایا ہی آج شہنشاہ کو حظ کھانے کا اُٹھے گا اور میری بدولت سب باورچیون کو انعام ملے گا غرض کہ جب سب اپنی تدبیر کر چکا منتظر آمد افراسیاب ہوا وہان شاہ طلسم دن بھر بختیارک کو لشکر کی سیر کراتا رہا جب خادم میزبان دہر نے تنور فلک کو آتش مہر سے سرد کیا اور قفلی کو ماہتاب کے دستر خوان اطلس چرخ پر چُنا نظم

نور چشم سیہ اُڑا شب کا	سرخ چشم نہار صید ہوا
پھیلا عالم مین دام گیسوے شام	پھر دکھایا فلک نے روے شام

افراسیاب با حشم و خدم بختیارک کو لیکر داخل باغ سیب ہوا اور آرایش قصر دیکھ کمال محظوظ ہو کر شگوفہ کو خلعت دیا مقام صدر پر مہمان کو بٹھایا تمام باغ مین روشنی ہوئی اور رقاصان پری وشن حاضر ہوئین اُسوقت مخمور سرخ چشم بھی آکر پہونچی اور شریک جلسہ دعوت ہوئی اسطرف حیرت بھی لشکر سرداران ذی رتبہ کو سپرد کر کے مکان دعوت مین آئی جب سب جمع ہوئے اس وقت وہ ساحر جسکو عمرو نے اپنی صورت کا بنا دیا ہی اور پشتارہ مین بندھا پڑا ہی اُسکو سامنے طلب کیا اور پشتارہ کھلوا کر بختیارک کے ہاتھ مین خنجر دیا کہ اسکا سر قلم کر دُاسنے بائین آنکھ کو عمرو کی دیکھا اُس مین تل شناخت کرنے کا ہی اُس ساحر بیہوش مین بھی جو عمرو کی صورت ہی اُسکی آنکھ مین تل بنایا بختیارک مسند پر سے اُٹھکر کے ناچنے لگا اور پکارا کہ صلوٰۃ بر ابراہیم پیغمبر خدا و بند نعمت لقا ای افراسیاب جلد مجکو یہان سے رخصت کر دے اب اس جگہ کوئی لمحہ مین آفت آیا چاہتی ہی مین پہلے ہی کہتا تھا کہ پیرو مرشد بر حق کو کون گرفتار کر سکتا ہی اس اثنا مین مخمور نے کہا ملک جی آپ کو شبہہ ہی جلد اُسکا سر جدا کیجیے یہ عمرو ہی شہنشاہ نے بڑی جستجو سے اسے قید کیا ہی تل کا کیا دیکھنا کہین بن گیا ہوگا بختیارک نے کہا مین مسلمان ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ مجھ سے سر نہ کٹ سکے گا اور کیون کسی بیچارے اپنے عزیز یا برادری کے ساحر کو قتل کیا چاہتے ہو شہنشاہ عمرو کے دشمن قید ہون یہ کوئی تم مین کا ساحر ہی اور علاوہ برین اُس شخص کے سر مین اتنا ایک بال بھی نہین جو جوتیان حضرت کی کھائے یہ کہکر رفیدہ سر پر سے اُتار کر دکھایا فی الحقیقت کھوپڑی صاف اور چکنی تھی افراسیاب اور سب اہل دربار ہنسنے لگے کہ دراصل یہ شخص شیطان ہی ہی اور مخمور سرخ چشم سے اشارہ کیا کہ اسے مکنے دے تو سر عمرو کا کاٹ لے بختیارک نے کہا ابھی تم ہنستے ہو کوئی گھڑی مین رو دوگے مختصر یہ کہ اسکا کہنا نہ سنا مخمور سرخ چشم نے حکم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہ طلسم سے سر عمرو مصنوعی کا جدا کیا بختیارک آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا اور اس ساحر کے مرنے سے
شور اور غوغا بلند ہوا کہ کشتی مرا نام مین فرہاد جادو لبود آگ پتھر برسنے لگے بختیارک خوب اچھلا
اور کودا اور پکارا کہ وہ مارا مین نہ کہتا تھا کہ جناب مستطاب معلے القاب گردون رکاب شاہون کے شاہ
ہم غریبون کے پناہ سرکردہ روزگار عمرو نامدار کو کون پا سکتا ہے افراسیاب بہت ذلیل ہوا اور اٹھ کر
وہ درخت جو شگوفہ نے اپنے حیات کی نشانی کا لگایا تھا اسے دیکھا ازبسکہ وہ ابھی زندہ صحرا مین پڑی
بیہوش ہے اس باعث سے درخت کو سرسبز اور شاداب پایا سمجھا کہ شگوفہ سحر جو یہان موجود ہے یہ تو
اصلی ہے لیکن عمرو کے گرفتار کرتے وقت معلوم ہوتا ہے اسنے دھوکا کھایا اصلی عمرو کو پایا نہین ناموری
کے واسطے کسی کو عمرو بنا لائی یا عمرو کسی کو اپنی صورت کا بنا کر آپ اسکے پنجے سے نکل گیا بہر حال ایسا ہی
کچھ فتور ہوا ہے مضمون شاہ طلسم سوچکر خاموش ہو رہا لیکن بسبب تر و تازہ ہونے درخت حیات کے یہ گمان
مطلق نہ ہوا کہ شگوفہ سحر کی شکل بنا ہوا عمرو یہان موجود اور منتظم ہے غرضکہ مسند پر آکر بیٹھا اور گویا ہوا کہ ملکہ جی
آپ سچ فرماتے تھے عمرو گرفتار نہین ہوا مگر آپ دعوت نوش فرمایئن مین عمرو کو گرفتار کراتا ہون
بختیارک نے کہا مین دعوت سے باز آیا آپ مجھے خداوند پاس بھیجدیجیے افراسیاب نے بمنت
تمام روکا اور حکم دیا کہ سامان عشرت حاضر کرو بموجب ارشاد شگوفہ نقلی جو منصرم کاروبار ہے اسنے میخانہ سے
کشتیان بادۂ ناب کی آغشتہ بدار وے بیہوشی حاضر کین اور ساقیان ماہ لقا جام بھر کر سامنے لائے
پہلے بختیارک نے پی پھر اہل انجمن نوش کرنے لگے گائین خوش گلو زہرہ جبین ساز سے دمساز ہو کر
تانے لگانے لگین عجب سمان بندھا کہ فلک پیر بھی اپنی گردش بھولا اس اثنا مین افراسیاب
کو شراب بیہوشی کا نشہ دوبالا ہوا اسنے اپنے دونون ہاتھون کو دیکھا اسکے دہنے ہاتھ مین یہ صفت ہے
کہ حال اچھی بات کا اور ساعت نیک ظاہر ہوتی ہے اور بائین ہاتھ مین حال بری باتون کا اور ساعت
بد معلوم ہوتی ہے فی الجملہ اسوقت بائین ہاتھ سے ثابت ہوا کہ چند گھڑیان اسدم تیرے لیے ذلت
اور برائی کی ہین تھوڑی دیر کے لیے محفل سے چلا جا ورنہ خرابی ہوگی یہ دریافت کر کے حالت نشہ مین اور
کچھ زیادہ تفتیش نہ کر سکا اسی طرح انجمن کو چھوڑ کے اپنے ہمشبیہ کو اپنی جگہ بٹھا کر آپ غائب ہو گیا اور
بسبب حرکت کرنے کے کچھ دیر مین بیہوشی نے تاثیر کی اپنے مقام پر بیہوش ہو گیا ادھر اہل محفل جو مصروف
ناؤ نوش تھے بعد لمحہ کے بیہوش ہونے لگے شگوفہ نقلی نے ایک خم شراب کی خادم خدمتگار وغیرہ کو دی
کہ شیطان خداوند کی دعوت مین حکم شاہ طلسم ہے کہ کوئی محروم نہ رہے لہذا تم بھی شراب پیو اور ناچ
دیکھو سب ادنی و اعلی خوشنود ہو کر مشغول میخواری ہوئے ادھر بعض اہل عملہ ساحرون کو حکم دیا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جسکو خواہش کھانا کھانے کی ہو وہ مطبخ مین جاکر بلا تامل کھانا نوش کرے خلاصہ کلام ایک آن مین ادنے
و اکابر وغیرہ کو بیہوشی طاری ہوئی اور باہم گفتگو بیہودہ مستون کی طرح کرتے اور جوتی بیزار آپس مین لڑتے
مردے کی طرح بیحس و حرکت ہوے مگر ہمشبیہ افراسیاب آئینے کے اندر بیٹھا رہا اور بیہوش نہوا عمرو
اسے دیکھکر گھبرایا اور سامنے اُسکے بھی جام شراب بھر کر رکھا اُسنے کچھ اعتنا نہ کی پھر عمرو نے اُسے سلام کیا
اُسنے ہاتھ ماتھے پر رکھ لیا مگر منھ سے نہ بولا عمرو نے دل سے کہا مطلب ہی فوت ہوتا ہے اب ہر چہ بادا باد
جو کچھ قتل و غارت منظور ہو وہ کرو وقت کو ہاتھ سے نہ دو یہ خیال کرکے اول بختیارک کو ہوشیار کیا اسکی جو
آنکھ کھلی عمرو کو با خنجر برہنہ پایا اور سب محفل کو مدہوش پایا جلدی سے تسلیم کی اور عذر خواہ ہوا کہ جناب
عالی وہ شخص تو آپ کے غلام کا غلام بلکہ تلام کا احتلام ہے جو حکم ہو بجا لاؤن عمرو نے کہا ملک جی اب
باتین نہ بناؤ وہان سے ہمارے قتل کرنے کو آئے تھے آج تم بچوگے نہین اچھا لو یہ خنجر حاضر ہے جلدی سران
ساحران نابکار کے جدا کرو بختیارک نے عرض کیا بہت خوب یہ حرامزادے سب اسی قابل ہین اور
واجب القتل ہین عمرو نے اسوقت رفیدہ اُتار کر ایک جوتی سر بختیارک پر لگائی کہ نالائق باتین بناتا ہے
جس کام کو کہا ہے اُسے نہین کرتا بختیارک پر جوتی پڑی کیلون سے نعلین کی سر سے خون جاری ہوا مگر سر کو
سہلا کر کہتا جاتا تھا کہ زہے سعادت اس فرزند خوش نصیب کی جسکو ایسا باپ شفیق اور مہربان مار کر
نصیحت فرمائے قسم ہے اپنے دین و آئین کی کہ کوہ عقیق مین مجھے یہ لذت نہ حاصل تھی سر کھجانے نعلین
کا بڑا اشتیاق تھا آخر طالع یاور اور بخت رسا نے مدد کر کے سر کو اس جوتی تک پہونچایا عمرو اسکی باتون سے
ہنسا اور سمجھا کہ یہ ایسی فطرتین کرکے وقت کو ضائع کریگا تم اپنا کام کرو بس در باغ جاکر بند کیا اور زنبیل سے
دس پانچ قیدی جنکو اکثر اوقات پکڑ کر زنبیل مین ڈال لیا ہے نکالکر حکم دیا کہ جلد یہان کا اسباب فرش
و تخت و کرسی و میز اور دنگل وغیرہ سمیٹ کر ایک جا کرو عرصہ ہوگا تو تمھین مار ڈالونگا وہ سب اسباب ایک
جا کرنے لگے اور عمرو جو مال کہ ڈھیر ہو جاتا تھا اُسکو جال الیاسی مار کر زنبیل مین رکھتا تھا اور آپ بھی ہر جگہ
جال مار کر لوٹتا پھرتا تھا اور بختیارک ساحرون کا لباس اور ساحرنیون کا زیور براہ خوف بعجلت تمام اُتر
اُتار کر ایک جگہ انبار کرتا تھا یہان تک کہ دو گھڑی مین سارا باغ ویران کر کے عمرو نے ساحرنیون کا سر
مونڈنا شروع کیا اور قیدیون سے اپنے روغن دیگر کہان سب کا منھ کالا کر دیا لیکن جب مخمور کے سر
مونڈنے کی نوبت آئی عمرو کو احسان اسکا یعنی چھڑا لو دینا خمار کے ہاتھ سے یاد آگیا اسکا سر مونڈنے اور
بو خاک لینے سے باز رہا باقی ہر ایک کا سر مونڈ کر ہار جوتیونکا گلے مین پہنا کر منھ کالا کیا اور ساحرون
کے ابنیشین کو تانت سے باندھکر درختون مین دو سرا سرا تانت کا باندھ دیا اور بعض کو عورت کی صورت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بناکر بعض کے پہلو مین لٹا دیا اور کسی کو ریچھ والا اور بندر والا بناکر ڈگڈگی ہاتھ مین دیدی جب ان کامون اور
لوٹنے سے فرصت پائی بختیارک کو مارنا شروع کیا کہ جلد سر اُنکے کاٹ وہ ناچار چھاتی پر چڑھکر ساحرون کو
ذبح کرنے اور مارنے لگا شور نشور محشر کی طرح ہنگامہ برپا ہوا عمرو نے اُسوقت کھال کتے کی نکالی کہ جسپر
بڑے بڑے بال تھے اور گھنڈیان پیٹ کی جگہہ اُسمین لگی تھین اُسکو پہنکر زمین پر گر کر مثل سگان تازی کے
جست کر کے ایک گوشہ باغ مین جا کھڑا ہوا اور چلتے وقت ایک رقعہ لکھکر مقام نشستگاہ افراسیاب
پر ڈالدیا اُسمین لکھا تھا کہ این کار عمرو نامدار ست غرضکہ خود ایک گوشہ باغ مین بصورت کلب جاکر کھڑا
بعد لمحے کے جب افراسیاب اپنے مقام پر ہوشیار ہوا باغ کی جانب چلا اب اور طرف کی بات سُنیئے یعنی وہ
شگوفہ سحر جسکو عمرو بیہوش کر کے صحرا مین چھوڑ آیا تھا ہوشیار ہوئی اور ہر سمت صرصر کو تجسس کرنے لگی اور
عمرو کو بھی ڈھونڈھتی پھری جب کہین پتا نہ لگا تو سمجھی کہ صرصر شاید عمرو کو پکڑ لے گئی ہوگی یہ سوچکر باغ
سیب کی طرف روانہ ہوئی اور اُسوقت آکر پہونچی کہ عمرو جاچکا تھا اور بختیارک ساحرون کا سر خوف
عمرو سے کاٹتا پھرتا تھا شگوفہ نے کیفیت مجلس اور اسکا ذبح کرتے پھرنا دیکھکر تصور کیا کہ عمرو جو قید ہوگیا
آیا ہے اُسنے قابو پاکر سب کو بیہوش کیا ہے وہی سب کے سر کاٹ رہا ہے بس دیکھتے ہی وہین سے سحر کیا کہ
بختیارک کے دست و پا بجس ہوے اور شگوفہ نے آکر تازیانہ سحر سے عیار کر کے مارنا شروع کیا اور
بختیارک نے عمرو کو اسی صورت کا بنا ہوا دیکھا تھا سمجھا کہ خواجہ ہین غرض وہ منت و سماجت کرنے
لگا کہ حضور مین تعمیل حکم کر رہا ہون بہتون کے سر کاٹے ہین مجھے زد و کوب نفرمایئے شگوفہ نے اس کلمہ پر
اور زیادہ مارا اُسوقت تو یہ لگا دوہائی دینے کہ دوہائی افراسیاب کی مجھے گھر مین بلاکر خوب دعوت کی
کہ کھانے کے بدلے خوب مار کھلائی ارے واسطہ سامری و جمشید کا کیون مجھے مارے ڈالتے ہو ہر چند
یہ چیختا ہے اور غل مچاتا ہے مگر شگوفہ سماعت نہین کرتی اور اسکو پیٹے جاتی ہے ایک ہنگامہ بلند ہے کہ ادھر
سے افراسیاب آکر پہونچا اور اُسنے دیکھا کہ ساری محفل بیہوش پڑی ہے اور شگوفہ تازیانہ لیے بختیارک
کو مار رہی ہے یہ دیکھکر اسکے ذہن مین آیا کہ شگوفہ بنکر عمرو یہان موجود تھا اُسنے سب کو بیہوش کیا اور اب
شیطان خداوند کو مارتا ہے اس یقین کے ہوتے ہی بغیظ و غضب تمام سحر پڑھکر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ برق
چمککر شگوفہ سحر پر گری کہ دو ٹکڑے کر کے زمین مین اُتر گئی اور اُسکے مرنے کا شور اٹھا اور صدا آئی کہ افسوس
مردیم و جان و دادیم کشتی مرا نام من شگوفہ سحر جادو بود یہ ندا سنکر افراسیاب گھبرایا کہ یہ تو شگوفہ اصلی
تھی اور نہایت پریشان ہوکر باغ مین آکر جو درخت حیات کو دیکھا شگوفہ کے مرتے ہی وہ جل گیا تھا
اسوقت افسوس کر کے خیال کیا کہ اور سب بیہوش ہین مگر شیطان خداوند ہوشیار ہے اغلب ہے کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو ہو بہت کچھ سمجھ کے اسکی جانب بہ نگاہ غضب دیکھا بختیارک نے کہا ابھی تو یہ قحبہ مجھے پیٹ رہی تھی
جو واصل جہنم ہوئی اب تو گھورتا ہی کیونکہ گھر مین بلا کر بحیلۂ دعوت عداوت پر کمر باندھی ہی کب کی
مجھ سے دشمنی نکالی ہی امرا افراسیاب دیکھا تو نے استاد برحق کی عیاری کو اب مناسب ہی کہ مجھے پاس
خداوند کے بھیجدے افراسیاب ان باتون کو سنکر قاصد ہلاکت تھا لیکن رک گیا کہ ابھی ایک دھوکا
کھا چکا ہون ایسا نہو کہ پھر افسوس کرنا پڑے اور پشیمانی ہو لیکن براہ تحفظ سحر سے حصار گرد بختیارک
کے کرکے ابر سحر برسایا کہ اہل محفل ہوشیار ہوے مگر کسی نے پہلو مین اپنے عورت کو لیٹے پایا جان جان
کہکر اُس سے لپٹا اور کسی نے بیدھڑک اُٹھنے کا قصد کیا تو انیٹھین بندھے تھے جھٹکا جو لگا ہاے کرکے
پھر گر پڑا کسی نے منھ جو پھیرا جوتی ہاتھ مین پنہادی تھی وہ تڑاق سے رخسار پر لگی کسی نے ہاتھ کو جو اُنچا
کیا اور حرکت دی تو ڈگڈگی بجنے لگی خلاصہ یہ کہ وہ تمسخر اور استہزا ہوا کہ افراسیاب خود بھی ہنس پڑا اور
سب کو ڈانٹا کہ ذرا ہوشیار ہوکر اُٹھو تمھاری حالت اسوقت دوسری ہی اب جو سب نے اپنی اپنی
کیفیت دیکھی نادم ہوکر سنبھل کے اُٹھے اور سحر کرکے تانت انیٹھین سے کھولی اور گوشے مین گئے عورتین
اوہی اوہی کہکر بدن چُرائی ہوئین اُٹھکر بھاگین اُسوقت مخمور بھی اُٹھی اور ساحر و ساحرنیون کے
سر منڈے دیکھکر اپنے سر پر بھی ہاتھ پھیرا دیکھا یہ سر بھی منڈا ہی علیحدہ اُٹھکر جا کے آئینہ دیکھا
تو منھ کالا نہ تھا پھر لباس اور زیور کو بھی بدستور پایا سمجھی کہ عمرو کو جو تو نے ایکبار رہا کیا تھا یہ اُسکا
نتیجہ ہی غرضکہ افراسیاب نے اول کتاب سامری دیکھی کہ بختیارک اصلی ہی یا عیار ہی معلوم ہوا کہ اصلی ہی
اُسوقت عذر اور معذرت کرکے اُسکو بٹھایا اور حکم دیا کہ نئے سر سے سامان عشرت مہیا ہو چونکہ یہ بادشاہ
طلسم ہی اُسی وقت ہزارہا ساحر دوڑ پڑے اور فرش و مسند و شیشہ آلات وغیرہ درست ہوا مینا اور
کرسی کو دنگل بچھ گئے میخانہ پہلے کا آغشتہ بیہوشی جانکر پھکوا دیا اور نئے سر سے خمہاے شراب احمر
تیار کرائی گئین کھانا وغیرہ بھی بدلا گیا اس کاروبار کے کرنے مین لوگ اندر اور باہر پھرنے چلنے لگے
عمرو اُسی طرح کتا بنا ہوا باہر باغ کے نکلکر صحرا نورد ہوا جب سب درستگی ہو چکی افراسیاب نے کہا
کچھ ساحر جائین اور عمرو کو ڈھونڈھ لائین یہ سننا تھا کہ بختیارک اُٹھ کے قدم پر گر پڑا اور پکارا کہ
مجھے تاب مار کھانے کی نہین ہی واسطہ اپنے دین و آئین کا کہ مجھے خداوند پاس بھیجدو اور سارا بدن
اپنا دکھایا کہ دیکھو فگار ہو گیا ہی اب تم پھر عمرو کے گرفتار کرنے کا حوصلہ کرتے ہو افراسیاب نے
ہرچند روکا مگر اُسنے نہ مانا آخر وہ جو دو چار گھڑی رات کہ اس ہنگامہ مین باقی رہی تھی اس عرصہ مین
کچھ تحفہ جات طلسم بہم پہونچا کر جسوقت شب گرد فلک مع لشکر کواکب کوچ کر گیا اور شہنشاہ زرین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قباے مشرق اور رنگ فیروزہ نگار پر اگر بیٹھا ابیات

تاریکی شب ہوئی جو کافور گردون کے چراغ جھلملا کے		پھیلا دم صبح صبح کا نور گل ہو گئے جھونکے سے ہوا کے	

بختیارک کو طائر سحر پر بٹھلا کر سمت کوہ عقیق بھیجا اُس جلدی مین لشکر جو بہر مقابلہ حمزہ درکار تھا وہ بھی ساتھ نہ کر سکا بعد روانگی اسکے حیرت کو بھی لشکر کی جانب روانہ کیا اور اہل دربار سے کہا اب مجکو لازم ہی کہ عمرو کو زندہ قید کرکے پاس شیطان خداوند کے بھیجدون تاکہ جو کچھ انھون نے یہان ذلت اُٹھائی ہوا اُسکا معاوضہ اُس سے کرین اور میری بھی ندامت دفع ہو لیکن اوّل مجکو سزا دینا اس حرامزادی صرصر کو ضرور ہی کہ یہ کیسا عمرو گرفتار کرکے لائی تھی یہ کہکر واسطے احضار کے حکم ہوا پیچے گئے اور صرصر کو صحرا سے اُٹھا لائے کس لیے کہ صرصرا اُس مکان دعوت مین ساتھ شاہ کے آئی تھی یہان سب اشیا پہلے ہی اغشتہ بیہوشی ہو چکے تھے ہر چند کہ یہ عیارہ تھی اور اُسنے ایک ایک کاربرداز کو میزان فراست مین تولا تھا مگر کسی کو غیر نہ پایا تھا اور شگوفہ یعنے عمرو الگ الگ رہتا تھا بلکہ اپنے ہاتھ سے مجلس مین شراب بھی دینے نہ آیا تھا فلہذا صرصر پہچان نہ سکی اور شریک صحبت ہو کر بیہوش ہوگئی جب ہوشیار ہوئی عمرو کی فطرت پر خبردار ہو کے بھاگی کہ عتاب شہنشاہ مجھ پر ضرور آئیگا کہ عمرو کو گرفتار کیا کر لائی تھی فی الجملہ اُسوقت جو پہنچے اُسکو اُٹھا لائے افراسیاب تازیانہ پکڑکے اُٹھا اور کہا ہال زادی ایسا ہی عمرو کو قید کرکے لاتے ہین صرصر نے کہا حضور شگوفہ نے گرفتار کیا تھا اور یہ کہکر قدم پر گر کر نہایت عذر کرکے وعدہ کیا کہ اب ضرور بالضرور اصلی عمرو کو لاؤنگی غرض بحجت تمام شاہ جادوان نے خطا اُسکی معاف کی اور یہ دوبارہ واسطے گرفتار کرنے عمرو کے روانہ ہوئی جب باغ سے آگے بڑھی دور سے عمرو نے اُسے جاتے دیکھا خیال کیا کہ اس سے بولنا کچھ ضرور نہین جانے دو اور عمرو کا دہ خوف ساحرون پر طاری ہی کہ ایک جگہ حیات جادو نام ایک ساحر نے عمرو کو جاتے دیکھا دہشت سے کانپا اور راہ کاٹ کے چلا گیا کہ یہ بہت ہی بلا ہی اس سے سامنا کرنا اچھا نہین ہی اب خواجہ تو صحرا نوردی ہین لیکن انتظام شاہ طلسم کا مذکور سنئیے کہ بعد بھیجنے صرصر کے بران ضیغم صورت شیر سوار جادو ایک اپنے رفیق خاص سے کہا تو جا کر جب تک مین عمرو کو گرفتار کر لاؤن سر امیر خ اور کل نمک حرامون کا کاٹ لا کے ہمراہ قید عمرو کے پاس خداوند کے بھیجون بران آداب بجا لا کر رخصت ہوا اسوقت افراسیاب نے ایک نامہ مصور جادو کو کہ نبیرہ سامری ہی لکھا مضمون اسکا یہ تھا نظم

کہ اے سرورِ جادوانِ جہان	ترے حکم مین ہی ہزارون کی جان
تو ہی قدوۂ دودۂ سامری	جگائی ترے نام نے ساحری
بھلا کون تیرے مقابل مین ہی	ترا غلغلہ چاہ بابل مین ہی
کمینہ ترا بندہ زروشت نام	مقرر ہی شہپال تیرا غلام

آپ سابق مین اپنے ملک سے اسطرف نہضت فرما ہونے والے تھے باعث توقف سوائے خیریت مزاج ہمایون کے کوئی اور امر نہو فی الحال یہ عقیدت گزین عمرو عیار کے طلسم باطن مین آنے سے پریشان حال ہی ترصد کہ حضور نزول اجلال فرمائین تاکہ واسطے انتظام طلسم باطن کے ذات گرامی کافی ہو اور مین طلسم ظاہر کا بندوبست کرون یا جناب والا طلسم ظاہر پر توجہ مبذول کرین احقر طلسم باطن مین رہے و دیگر حالات بروقت شرف حضوری گزارش خدمت ہون گے زیادہ نیاز اس نامے کو طائر سحر کے حوالے کیا وہ لیکر روانہ ہوا مصور کا ذکر سابق مین لکھا گیا تھا کہ خبر قتل شکل کش سنکر چلا تھا مگر ایک مقام پر آکر پہونچا اسکو یاد آیا کہ اس زمانے مین میرے سحر پڑھنے اور سامری کے نام پہ جلد بیٹھنے کا وقت ہی یہ خیال کر کے اسی جا فروکش ہوا کہ بعد چلہ پورے ہونے کے جاؤنگا اسوقت طائر نے جاکر نامہ افراسیاب کو دیا پڑھکر شادمان ہوا اور جواب اسکا اس طرح سے لکھا ابیات

اے شہنشاہ آسمان رفعت	اے شہ نیک خو و با صولت
بادشاہ جہان و گردن کش	حاکم ساحران عالی منش

نامہ

نامہ محبت مشحون کے مضمون سے مطلع ہو کر واسطے قتل باغیان طلسم ظاہر کے عنان عزیمت کو ہمنے منعطف کیا بعدم سامری فیصلہ جنگ کر کے تم سے ملاقات کرینگے اطمینان رکھو اس نامہ کو طائر لیکر سمت شاہ طلسم گیا اور اُسنے کوچ کیا بعد قطع منازل و طی مراحل با فوج قاہر قریب طلسم ظاہر پہونچا لیکن جب طائر سحر نے شاہ طلسم کو جواب نامے کا لاکر دیا وہ اُسے پڑھکر خوشنود ہوا اور اُسی وقت حیرت کو لکھ بھیجا کہ نبیرۂ سامری اُس طرف آتے ہین اُنکی تعظیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا حیرت اس تحریر کو پاکر مع سرداران استقبال کو چلی اودھر سے بہران اپنی فوج لے کر بڑے کروفر سے دریائے خون روان کے پار اُترا حیرت نے اُسکے استقبال کے لیے یاقوت اپنی وزیرزادی کو بھیجا اس نے جاکر پیشوائی کی ادھر حیرت پاس مصور کے پہونچی اُسکے جاہ و جلال کو دیکھا کہ ابیات

پیل سا ایک اژدرِ خون خوارہ	اُسکے اوپر تھا وہ خبیث سوار
اپنے فن مین تھا وہ لعین کامل	سحر جادو مین مستعد قابل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرض اُس طرف سے بہران اور ایک جانب سے مصوّر مع افواج قاہرہ داخل لشکر حیرت ہوئے ایک ہنگامہ اور غلغلہ برپا تھا انکے آنے کی خبر مہرخ کو ہوئی دربارگاہ پر اپنی کھڑے ہوکر مع سرداران کے آمد لشکر دیکھنے لگی کہ ابیات

تینون مین چمک تھی بجلیون کی اُمڈی ہوئی کفر کی گھٹا تھی	جلتی تھین جانین تاریون کی گھوڑون مین رعد کی صدا تھی

مختصر یہ کہ بارگاہین برپا ہوئین لشکر اترے مصوّر اور صورت نگار زن وشوہر باہم ملاقی ہوئے بہران بھی شریک انجمن ہوا مصوّر نے اُس سے کہا کہ ہمارا ارادہ ہی کہ ہم تم ملکر حریف سے لڑین اُسنے جواب دیا کہ مجھے سامری کی مدد کے سوا کسی کی اعانت نہین درکار ہے یہ کلمہ مصوّر اور صورت نگار کو بُرا معلوم ہوا مگر خاموش ہورہی حیرت نے دعوت وضیافت دونون کی فرمائی شغل مے نوشی رہا جسدم نقاش دہر نے صفحہ دہر سے نقش زرین خورشید کو مٹایا اور ورق سبز سپہر کو ستارون سے زر افشان کیا کہ نظم

جہان دار انجم بصد عظم وشان بیاراست بر چرخ بزم سرور	قدم رنجہ فرمود بر آسمان منور جہان گشت از فرط نور

بہران نے حکم نواخت طبل جنگ دیا نقارہ رزمی گڑگڑایا طائران سحر اور عیارون نے جاکر مہرخ کو بھی مطلع کیا ادھر بھی نفیر سحر کو دم ملا رات بھر طرفین سے تیاری رہی ساحرون نے سحر جگایا بہادران اور دلاورون نے تلوارون کو سان پر چڑھایا طول ہر مقام پر بیجا ہی شب گذر کر آخر وہ وقت آیا کہ آہوے دشت اخضر گردون یعنی ماہ صید ہوا اور ضیغم فلک بادبدبہ وشوکت میدان چرخ پر آیا کہ ابیات

ماہ تابان ہوا نگہ سے نہان چلے دشت وغا کو دو لشکر	ہوا گردون پہ مہر جلوہ کنان ہر طرف تھی صداے شور وشر

لشکر دونون طرف سے بعظم وشان تمام میدان قتال مین آئے ہنگامہ دار وگیر برپا ہوا کہ ابیات

زمین ہل گئی آسمان ہل گیا چقاچاق خنجر بہ گردون رسید	سمندون سے دونون جہان ہلگیا زمین خون شد وخون بجیحون رسید

حکم صف آرائی ہوا میمنہ میسرہ وغیرہ درست کیا گیا سردار آگے بڑھے منچلے جوش جوانی دکھانے لگے نامدار منھ چھپانے لگے نقیب للکارے بہادرون کو پکارے مذمت دنیاے فانی زبان پر لائے وہ نظم بے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنائے کہ عروس مرگ کا ہر ایک مشتاق ہو یعنی نظم

عیش و می دیار جوش مستی کب تک — یہ عجب و غرور و خود پرستی کب تک
اس دیر خرابات سے جانا ہے ضرور — غافل ہشیار ہو کہ ہستی کب تک

اے نامدار و آج میدان جنگ کو بزم عروسی بنادو خون مین سرخرو ہو کر عدو کو نہلا دو شمع ناموری کو روشن کرو عروس مرگ سے منعقد ہو تلوارون کی جھنکار کو ساز کا بجنا سمجھو نعرون کو ہل من مبارز کے راگ تصور کرو کہ نظم۔

عنان را ز دشت و غبار متاب — کہ نامرد گردد ہر دو عالم خراب
شجاعت خدا و رسل را پسند — شجاعان ز دنیا بجنت رسند

اس صدا کو سنکر بہادر بشاش ہوئے نامرد بدحواس ہوئے ببران اژدر دراڑ کر میدان مین آیا اور حریف کو للکارا اس طرف سے سرخ مو نے نکل کر سامنا کیا ناریل سحر کا مارا ببران نے سحر دکر کے اژدہا شکم چھوٹے سے نکال کر دو شیر اُسکے بنائے اور سحر کیا کہ وہ زندہ ہوئے اُنھین میدان مین چھوڑ کر آپ الگ کھڑا ہو گیا اُن شیرون کے روبرو جو آیا اُنکا شکار بنا ساحرون کو اُنھون نے نگلنا شروع کیا یہ حالت دیکھکر سرخ کو تاب باقی نہ رہی جنگ مغلوبہ کا حکم دیا شمشیر سحر پکڑ کر جا پڑی دونون فوجین آپسمین غت پٹ ہو گئین سحر چلنے لگا بہادر و نامرد اس ہنگامہ مین مر کر گرنے لگے بجلیان چمکین رعد گرجا پتھر برسے کوئی دقیقہ اُٹھ نہ رہا آخر نوبت شمشیر زنی کی آئی تلوار کھینچی پھر تو یہ عالم تھا نظم

لڑائی عجب دشمنون سے ہوئی — سرون کی جدائی تنون سے ہوئی
چلی جس گھڑی تیغ خارا شگاف — سرون پر چڑھی اُتری پا بین ناف
بڑھے جب جوانان خنجر گذار — نہ پائی کسی نے بھی راہ فرار

لیکن کثرت فوج ببران اور حیرت بہت تھی لشکر اسلام کے پاؤن اُٹھ گئے اور سرداران نامی طعمہ شیران سحر ہوئے ببران شام کے قریب بافتح و فیروزی پھرا اور خیمے مین آکر مشغول تنعم و عیش ہوا لشکر نے اُسکے کمر کھولی مگر عیاران عمرو اُسکے قتل کی فکر مین چلے اور برق فرنگی بشکل مبدل لشکر مین حریف کے آیا ایک خیمے مین کچھ ساقی گلابیان شراب کی درست کر رہے تھے انکے پاس جا کر پکارا کہ میان اولاد جادو یہان ہین ایک ساقی نے کہا کون اولاد جادو اُسنے کہا ہمارے بھائی ہین ملازم ببران ساقیون نے کہا ہم نہین جانتے آگے جا کر دریافت کرو برق بولا بھائیو مجھ کو ذرا صورت نگار کے ساقی کو تبلا دو وہ ہین میرے بھائی بھی ہین ساقیون نے اُسکو پتہ بتایا۔ برق نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا بھائیو لشکر اتنا بڑا ہی کہ اسمین ماننا غیر ممکن ہی اگر تم مین سے ایک شخص براہ مہربانی ذرا تکلیف اٹھا کر میرے ساتھ چلے تو بہت مناسب ہی یہ سنکر اسکی منت کرنے پر رحم کھا کر ایک شخص ساتھ ہوا راہ مین برق نے ایک گلابی شراب کی نکالی اور کہا دیکھو یہ مین نے کیتکی کی شراب کھینچی ہی اپنے بھائی کو دونگا ساقی نے رنگ و بو کی تعریف کی برق نے کہا تم اسے پیکر دیکھو اسنے ذرا سی شراب پی اور بیہوش ہوا برق نے پیراہن اسکا اتار کر آپ پہنا اور مانند اسکے اپنی صورت بنائی اور اسکو کنارے لیجا کر ڈالدیا آپ وہان سے بے تامل بارگاہ مین ہبران کے پاس آیا وہ مسند پر تکلف پر بیٹھا تھا جب برق نے سلام کیا اسنے پوچھا کہ تو کون ہی اسنے عرض کیا کہ سرکار کا ساقی ہون اسنے کہا لا شراب مجھے پلا اسنے جام سادی شراب کا پہلے اسے پلایا اور دوبارہ آغشتہ بیہوشی ایک ساغر دیا ہنوز وہ پینے نپایا تھا کہ صبا رفتار عیارہ یہان آئی اور اسنے برق کو پہچان کر پکار کے ہبران سے کہا کہ یہ ساقی عیار ہی خبردار اسکے ہاتھ سے شراب نہ پینا برق یہ صدا سنکر بھاگا مگر ہبران نے سحر پڑھکر گرفتار کر لیا صبا رفتار نے یہا مین جا کر ملکہ حیرت سے اسکے گرفتار ہونے کا ذکر کر دن یہ کہکر چلی گئی لیکن برق کی گرفتاری کی خبر لشکر مین منتشر ہوئی ضرغام بھی فکر مین عیاری کی آیا تھا وہ یہ حال سنکر اپنے تئین صبا رفتار کی ایسی صورت بنا کر پاس ہبران کے آیا اور کہا ملکہ حیرت نے کہا ہی کہ جس عیار کو تمنے گرفتار کیا ہی اسے ہمارے پاس بھیجدو ہبران نے کہا اچھا لیجاؤ لیکن صبا رفتار نے عرض کیا کہ آپ واقف ہین ہم عیار بچیان سحر نہین جانتی ہین یہ مسحور بہ سحر ہی مین لیجا نہ سکونگی آپ سحر اس پر سے دفع کر دین ہبران نے سحر اپنا اتارا برق کو ضرغام گرفتار کیے باہر لایا اور رہا کر دیا عیار نعرے مار کے بھاگے یہ خبر ہبران کو ہوئی کہ عیار کو عیار آکر رہا کر لے گیا یہ سنکر اسنے رات بھر ہوشیاری اور بیداری رکھی جس وقت ستارۂ سحری فلک پر چمکا اور آفتاب تابان نے منہ دکھایا ہبران لشکر لے کر وارد دشت مصاف ہوا اور اسطرف مہرخ بھی آکر صف آرا ہوئی ہبران نے سحر کے شیر بنا کر میدان مین چھوڑے کہ وہ لشکریون کو نگلنے لگے اُس وقت قران نے مہرخ کو ایک تدبیر بتلائی مہرخ نے حسب فہمایش قران پکار کر کہا کہ اے ہبران اگر تم ہمارے پاس آکر تخلیے مین ایک بات سنو اور شرط ہماری منظور کرو تو ہم اطاعت شہنشاہ جادوان کرین اور راہ مخالفت سے قدم ہٹائین ہبران یہ صدا سنکر مہرخ کی طرف چلا مہرخ بھی صف لشکر سے آگے بڑھی اور کہا صحرا مین ہم تم چلین وہان نہ تمھین کوئی اندیشہ نہ مجھے کچھ خوف فوج نہ میرے ساتھ نہ تمھارے ہبران کو یہ امر بہت پسند ہوا اور ہمراہ مہرخ جنگل کی طرف چلا راہ مین قران نے نقب کھود کمند بچھا کر خس پوش کی تھی ہبران الجھ کر نقب مین گرا اوپر سے مہرخ نے نارنج سحر پڑھکر مارا اور قران نے نقب سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکلکر یغدرہ لگایا کہ بہران کا سر پھٹ گیا اور تڑپ کر ہلاک ہوا صداہاے مہیب پیدا ہوئین آندھیان اُٹھین لشکری جنکو شبیر کھا گئے تھے وہ پھر ظاہر ہوے اور شبیر سحر کے غائب ہوگئے یہ معرکہ جو لشکر بہران نے دیکھا اور حال مرگ اپنے مالک کا سُنکر مہرخ پر حملہ کیا اِدھر مہرخ بھی آکر پہونچی اور فوج لیکر ہم نبرد ہوئی دو لشکر باہم ایک ہوگئے اور ناریخ وترنج سحر کے چلنے لگے بعدہٗ کر تلوار ایسی چلی کہ خون کی ندی بہی نظم

جو سر کہ پناہ خود مین تھا — تلوار کے ہاتھون گود مین تھا
آری تلوار ون کو بنایا — بے سر سردار ون کو بنایا
گھوڑے چکرا کے راہ بھولے — پھر پھر کے بنگئے بگولے
چنگاریان تیغون سے اُڑا مین — کیفیتین جنگ کی دکھا مین

آخر لشکر بہران نے شکست پائی ہنگامہ گیر ودار کی صدا سنکر حیرت بھی سوار ہوئی لیکن خبر سنی کہ لڑائی بگڑ گئی بہران مارا گیا ناچار سمت بارگاہ واپس آئی مصور جادو کو بہران کے اس کلام کا کہ مین کسی کی مدد نہین چاہتا رنج تھا اس باعث سے خبر نہ ہوا اور اپنی بارگاہ مین بیٹھا رہا قصہ کوتاہ مہرخ بفتح وفیروزی داخل بارگاہ ہوئی اور حیرت نے کل کیفیت جنگ وجدال افراسیاب کو لکھی اُسنے جب اس واقعہ پر اطلاع پائی آتش غضب زیادہ بھڑکی دوسرے سردار ساحر زبردست طوفان بلا افگن جادو کو نام لیکر پکارا زمین کو تزلزل ہوا اور شق ہوگئی طوفان نے نکل کر مجرا کیا اسنے حکم دیا کہ بجمعیت کثیرہ اسی وقت طلسم ظاہر مین جاکر سرکشون کا کاٹ لا موجب حکم وہ بڑے کروفر سے لاکھ ساحر لیکر روانہ ہوا اور بعد قطع مسافت راہ پار دریاے سحر کے اترا حیرت نے خبر سنکر استقبال کرایا اور طوفان نے کہلا بھیجا کہ مین جب مقام کرونگا اور آرام پذیر ہونگا مہرخ اور اُسکے ہمراہیون کو قتل کرونگا اور یہ پیام دیکر لشکر مہرخ پر چڑھ آیا سر سواری نقارہ رزمی بجوایا فوج کو صف آرا کیا مہرخ بھی نکل کھڑی ہوئی طبل وبوق بجنے لگے عیار سب بھاگ گئے نقیب نقابت کرکے ہلے اور کڑکیت کرکے کھسکر کنارے ہوگئے اُس وقت طوفان آگے بڑھا اور مشت خاک اُٹھاکر سحر پڑھکر لشکر مہرخ پر پھینکی فوراً آندھی پیدا ہوئی اور تیق گرد ایسا بلند ہوا کہ سارا لشکر مہرخ کا اُسمین چھپ گیا ہر ایک کی آنکھ مین گرد گری اور کل لشکریون کی بینائی جاتی رہی مع مہرخ سب اندھے ہوگئے ہرچند ساحران زبردست نے سحر پڑھکر دستک دی رد سحر کیا لیکن کچھ نہوا صداے یاربا ہ وا مستغاثاہ بلند ہوئی کھلبلی پڑ گئی اُسوقت مہرخ نے کہا اے طوفان ہم سب تابعدار افراسیاب کے ہوتے ہین تم ہماری خطا شہنشاہ سے معاف کرادو طوفان بلا افگن جادو نے یہ کلام سُنکر جواب دیا کہ اے مہرخ تو نے فریب سے بہران کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مارا مین تیرے مکر مین نہ پھنسون گا اچھا مین تیرے لشکر پر سے اپنا سحر دفع کیے دیتا ہون مگر تجھ کو پاس شہنشاہ کے اسی طرح اندھا بنائے ہوے لیجاؤن گا یہ کہکر کچھ افسون پڑھکر فلک کی طرف پھونکا یکایک ہوا سرد چلی اور ابر گھر آیا پانی برسنے لگا جتنے سردار نامی مثل نہار وغیرہ کے تھے مع مہرخ کے وہ تو اندھے رہے اور باقی سب لشکر بینا ہوگیا یعنے سارے لشکر پر وہ پانی سحر کا پڑا مگر سرداران زبردست پر ایک بوند نہ پڑی عیار جو لشکر سے نکل گئے تھے پانی برستے دیکھکر لشکر مین بشکل مبدل آئے اور تردد کرنے لگے کہ یہ پانی کسی ظرف مین بھر لین تاکہ مہرخ کے کام آئے گا اور سردارون کی آنکھین روشن کرے گا غرضکہ ہرچند تردد کیا وہ پانی ممکن نہوا اور طوفان نے آکر سب سردارون کو قید کر لیا وہان سے طبل ظفر بجا کر پھرا قیدیون کو ایک خیمہ مین ہتھکڑیان بیڑیان سحر کی آتشناک پہنا کر مقید کر دیا ساحر حفاظت کو مقرر کیے آپ اُتر کر بارگاہ برپا کر آرام پذیر ہوا لشکر نے بھی کمر کھولی بارگاہ مین ناچ ہونے لگا ساقی مہ جبین جام مے گلگون دینے لگا اُسوقت برق فرنگی ساقی بنکر بارگاہ مین گیا اور عرض پیرا ہوا کہ مجھے حیرت نے شراب تحفہ دیکر بھیجا ہی طوفان نے کہا لا دیکھون وہ کیسی شراب ہی اور کیسا اُسکا مزا ہی برق فرنگی نے جام شراب سے بھر کر پیش کیا اُسنے اس جام کو بنظر سحر اس طرح گھورا کہ شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اُسوقت اُسنے ایک بیضہ زمین پر مارا اور کہا ای عیار اس بیضہ کو اُٹھا لا مجھے معلوم ہوا کہ تو برق عیار ہی مگر مین تیری خطا معاف کر دون گا یہ کلام سُنکر برق بیضۂ سحر اُٹھانے کو جُھکا اُس بیضہ سے ایسا دود غلیظ نکلکر اُسکی آنکھون مین لگا کہ یہ بھی اندھا ہو گیا طوفان نے قید کر لیا اور آپ پھر مصروف بادہ نوشی ہوا دوبارہ ضرغام ساحر بنکر اندر بارگاہ کے آیا اور سلام کر کے عرض کرنے لگا کہ مجھے مصوّر نے بھیجا ہی اور نامہ دیا ہی طوفان بلا افگن جادو نے پھر ایک بیضۂ سحر زمین پر پھینکا اور گویا ہوا کہ اُسکو اُٹھا کر میرے پاس آ اور نامہ دے ضرغام جب بیضہ اُٹھانے کو جُھکا دھوان آنکھون مین لگا یہ بھی اندھا ہوا اسکو بھی اسنے گرفتار کر لیا اور پھر مے نوشی کرنے لگا اسوقت زمین شق ہوئی اور ایک پتلا پیدا ہوا اسنے نامہ دیا اس نے لے کر پڑھا افراسیاب کی طرف سے لکھا تھا مرحبا صد مرحبا اے طوفان تم نے بڑا کام کیا ہم نے نظارہ جادو کو مع خیمہ و خرگاہ اور خلعت کے تمھارے پاس بھیجا ہی تم سب قیدیون کو لیکر دریاے سحر کے کنارے آؤ اور اسی بارگاہ مین جو ہمنے بھیجی ہی فروکش ہو کہ اس بارگاہ مین بہت تمکو آسائش ملے گی اور عیارون کی عیاری وہان نہ چلیگی ہم عمرو کو گرفتار کر کے وہین آتے ہین سب کے سر کاٹ کر پاس خداوند لقا کے بھیجین گے اس نامہ کو پڑھکر پتلے کو اُس نے رخصت کیا اور آپ اسی وقت کوچ کر کے ارابے پر قیدیون کو بٹھلا کر سمت دریاے خونخوار چلا اسکے لشکر کو کوچ کرتے غران نے دیکھا ایک ساحر کی صورت بنکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لشکریون پاس آکر مستفسر ہوا کہ بھائی مین ملازم حیرت ہون مجھے نہین معلوم کہ تم لوگ اسوقت کہان جاتے ہو
انھون نے جواب دیا کہ مفصل تو ہمین بھی نہین معلوم کہ طوفان کا کیا ارادہ ہے مگر اتنا سنا ہے کہ دریاے خونریزان
کے کنارے کوئی ساحر خیمہ لاتا ہے قران یہ سنکر وہان سے بعجلت تمام قدم زن ہوا اور کنارے دریاے سحر کے
پہونچا یہان نظارہ جادو بارگاہ لیے منتظر طوفان تھا کہ قران بشکل ساحرا سکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جب
تم شاہ طلسم سے رخصت ہوکر چلے آئے تو شہنشاہ کو پھر کچھ یاد آیا انھون نے مجھے بھیجا ہے ذرا الگ چلو تو وہ
راز تم سے بیان کرون نظارہ اٹھکر اسکے ہمراہ تنہائی مین آیا قران نے حباب بیہوشی مار کر اسکو بیہوش
کیا اور وہین گڑھا کھود کر اسکو دفن کر دیا اسلیے کہ اسکو اگر قتل کرونگا غل ہوگا ہمراہی اسکے آگاہ ہونگے
اس سے بہتر ہے کہ یہ آپ سے آپ اندر زمین کے ہلاک ہوجائے فی الجملہ اسے دفن کر کے اور لباس
اسکا لیکر اسی کی ایسی صورت بنکر اسکے ہمراہیون پاس آیا اور حکم دیا کہ بارگاہ واسطے طوفان جادو کے
استادہ کرو ملازمون نے تعمیل حکم کی قران نے بارگاہ مین پلنگڑی جواہر نگار بچھوائی مسند پر زر آراستہ
کرائی اور گل تکیون مین پلنگ کی چادر مین مسند تکیہ مین عطر بیہوشی آمیز ملدیا اور سامنے مسند کے گلدستے
رکھے ان مین بھی عطر ملا سب درستی کر کے آپ الگ خیمے مین جا کر ٹھہر بعد دو پہر کے طوفان آکر پہونچا
قیدیون کو الگ ٹھہرایا حصار سحر کر دیا اسوقت نظارہ نے آکر سلام کیا اور کہا بارگاہ آپ کے لیے شہنشاہ
نے جو بھیجی ہے وہ سامنے استادہ ہے جا کر آرام فرمایئے طوفان یہ سنکر داخل بارگاہ ہوا اور مسند پر جاکر بیٹھا چند
ساحر رفیق و مصاحب اسکے گرد و پیش بیٹھے اور سارا لشکر بارگاہ سے علیحدہ اترا نظارہ نقلی نے خادم خدمتگارون
سے کہا تم اندر بارگاہ کے نجاؤ کہ عیار تم مین ملکر چلے جائینگے وہ لوگ بھی حسب الحکم باہر ٹھہرے لیکن اتنے عرصے
مین وہان طوفان خوشبوے عطر بیہوشی سے مع اپنے سب رفقا کے بیہوش ہوگیا قران خدمتگارون
کو رخصت کر کے جو اندر آیا سب کو بیہوش پایا بغدے سے ہر ایک کا سر جدا کیا شور و ہنگامہ برپا ہوا تاریکی
تمام عالم مین چھاگئی گرد و غبار اور آندھیان پیدا ہوئین ساحر دوڑے قران نعرہ کر کے بھاگ گیا مگر کئی
ہزار سردار لشکر مہرخ کے جو گرفتار اور اندھے ہوکر یہان آئے تھے وہ اسکے مرتے ہی چھوٹ گئے اور تاریخ
و تریخ اور مرجون کے ہار گلے میں ڈالے سوئیون کے لیکر لشکر طوفان پر حملہ آور ہوے گو کہ جمعیت لشکر اسکی بہت
تھی مگر یہ سردار بڑے زبردست ہین انھون نے ایسے عمدہ عمدہ سحر کیے کہ ہزارون کو قتل کیا کبھی مہرخ
نے گولے فولادی لگاے دریاے آتش پیدا کیے ساحرون کو جلایا کبھی بہار نے فصل بہار مین ظاہر کر کے
ہزارون کو دیوانہ بنایا جس طرف نگاہ جاتی تھی گلہاے رنگارنگ اور شگوفہاے بوقلمون نظر آتے تھے
برگ ہر اک تالیان بجاتے تھے غنچے مسکراتے تھے بلبل گلستان چہچہاتی تھی کہین نرگس اور کہین یاسمن تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جس نے اُس سبزہ زارمین قدم رکھا ہزار جان سے شیفتہ و فریفتہ روے بہار بنا اور کسی طرف ساحر شمشیر سحر لیے قتل کرتے تھے دریا خون کے بہتے تھے سر مثل ژالے کے گرتے تھے

نظم

کشیدہ ہمہ تیغ کین از غلاف
یکے تیغ بر ہودج آہنی
یکے نوک پیکان جدا خواستہ
یکے کشتۂ تیغ و خنجر یکے

پئے قتل کفار و اہل خلاف
یکے بسملی از خنجر آبدار
یکے مرگ راز خدا خواستہ
یکے بود بر نوک نیزہ طپان

یکے نیزہ زد بر عماری تہی
یکے کشتہ از تیر سینہ فگار
یکے بود بے پا و بے سر یکے
بخاک او فتادہ یکے نیمجان

الحاصل فوج عدو نے شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی اور مہرخ اپنے لشکر کی طرف چلی لیکن حال سنیے ادھر افراسیاب نے خمار جادو سے کہا کہ ای ملکہ تم طوفان سے جاکر کہو کہ وارین استاد کرار کھے اور جلاد و نکو حکم دے کہ کل شہنشاہ آکر سب مجرمون کو قتل کرینگے اور سر اُنکے خداوندیا س بھیجین گے خمار حسب الارشاد روانہ ہوئی اور قریب دریاے سحر کے پہونچی وہان عمرو آوارہ متلاشی راہ پھر رہا تھا خمار کو اُسنے دور سے دیکھا دل سے تصور کیا کہ اس قحبہ کو بیہوش کر کے اسکی صورت بنکر دریا کے پار اُترو اور اگر پار نہ جانا ہو سکے نہ سہی مگر اسکو تو ذلیل کر و طینت سے تو آگاہ ہو چکا ہی کہ یہ ساحرہ متانی ہی فوراً اپنی صورت ایک جوان حسین طرحدار مہ جبین شوخ و شنگ غارتگر جان لعبتان فرنگ بنا کر کلاہ مرداریدنگار پہنکر درمیان راہ کو دل سے قیاس کر کے کہ اس راستہ سے یہ جایگی آکر کھڑا ہوا اور ایک شاخ درخت تھام کر رو تا تھا اور شعر عاشقانہ پڑھتا تھا

نظم

شکل تصویر جب وہ سینہ فگار
شوق گلچین باغ حسن یار

زانوے غم سے آفتا خسار
صبر شیداے بیقراری دل

آرزو و اضطراب دل کی مزید
ضبط فرمان خاطر بسمل

خمار جب قریب آئی عمرو کا ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑا کہ اے نوجوان کیا باعث تیرے گریہ کرنے کا ہی عمرو نے آنکھ اُٹھا کر اُسکو دیکھا اور زیادہ رونے لگا خمار نے جب باصرار حال استفسار کیا عمرو نے کہا مین عاشق وشیدا ملکہ بہار کا ہون اور وہ شریک عمرو ہی کوئی قابو میرا نہین اوّل شاہ طلسم کے بخوف کچھ اس سے کہہ نہ سکتا تھا مگر صورت زیبا دیکھ لیتا تھا لیکن اب تو وہ بھی محال ہی کوئی دل بہلانے والا نہین ملتا پھر گریہ نہ کرون تو کیا کرون خمار نے یہ تقریر سنکر جواب دیا کہ ای نادان معشوق باوفا مثل عنقا ہی گو گوگرد احمر کی خاصیت رکھتا ہی کیون دیوانہ ہوا ہی عمرو نے کہا جو تمنے حال پوچھا ہی تو دلداری لازم ہی تم ہی اپنی غلامی مین مجھے قبول کرو مین مالدار بہت ہون اور کوئی والی وارث میرا نہین ہی عشق مین خانمان آوارہ پھرتا ہون خمار یہ باتین سنکر ہنسنے لگی عمرو نے ہاتھ پکڑ لیا گلے سے لپٹایا خمار نے کہا دیکھو کوئی

آجائیگا مین بدنام ہونگی تم تو نام خدا اُنگلی پکڑتے پہونچا پکڑتے ہو کتنا جلد مزے مین آگئے عمرو نے کہا اے ملکہ

بیت
غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو + جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی +

یہ کہکر گود مین اٹھاکر کنارے لایا اور چادر بچھاکر اسکو بٹھایا خاصدان کمر سے نکالا کہا گلوری کھانے کا مجھے بڑا ایکا ہی تو تم بھی کھاؤ خمار گلوری کھاکر بیہوش ہوئی عمرو نے زیور اور لباس اُسکا اُتار از بسکہ بالون مین یہ موتی پروئے رہتی تھی اس باعث سے اسکا سر مونڈ لیا قصد اسکے مار ڈالنے کا کیا تھا کہ یکایک آندھی آئی عمرو بھاگ گیا مگر بونڈلا چکر دیتا ہوا پاس افراسیاب کے خمار کو لایا اُسنے اپنا دوشالہ اُسکو اوڑھایا ہوشیار کیا اُسنے عرض کیا کہ عمرو مجکو کئی بار ذلت دے چکا ہی مین اُسے قتل کرنے جاتی ہون جہان ہوگا ڈھونڈھکر مار ونگی افراسیاب نے کہا تامل کر دمین تدبیر کرتا ہون یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک کچھ طائر اُڑتے ہوئے آئے اور سامنے ٹھہر کر گویا ہوئے کہ ای شہنشاہ طوفان اور نظارہ دونون مارے گئے اور قیدی چھوٹ گئے یہ سننا تھا کہ افراسیاب فرط غضب سے کانپنے لگا اور ایک اپنے ملازم اہل دربار مین سے زلزلہ جادو نام کو حکم دیا کہ مہرخ وغیرہ چھوٹ کر اپنے لشکر کی طرف جاتے ہین دربار مین گرفتار کرنا زلزلہ پر پرواز پیدا کرکے بزور سحر روانہ ہوا اور بسرعت تمام لشکریان عدو پر پہونچکر ایک نارنج مارا کہ وہ نارنج زمین مین آکر سما گیا زمین کو تزلزل ایسا آیا کہ سرداران مہرخ گر پڑے اُسوقت رعد جادو نے سحر سے اپنے تئین پاس اُسکے پہونچایا اور برق محشر بجلی بنکر اُڑ گئی رعد نے اس زور سے چیخ ماری کہ زلزلہ بیہوش ہوکر گرا اوپر سے برق محشر چمک کر گری اُسکے دو ٹکڑے کرتی ہوئی زمین مین اُتر گئی شور وغوغا اسکے مرنے سے بلند ہوا سب سردار سنبھل کر آگے چلے تھے کہ ایک ساحر اژدرخوار جادو نام سامنے سے پیدا ہوا اور نعرہ مار کر پکارا کہ ای نمکحرامان میرے رہنے کی جگہ پر تم زلزلہ کو مار کر چلے بھی جاؤ گے اور سحر کیا کہ ہزار ہا اژدر آتش فشان پیدا ہوا اور سب کو اژدہون نے گھیرا ہرچند ساحران مہرخ نے سحر کیا کچھ نہ ہو سکا سب مضطر ہوکر گریہ وزاری کرنے لگے اس وقت مہتر قران درہ کوہ سے ساحر کی صورت بنا ہوا پاس اژدرخوار کے آیا اُسنے پوچھا کہ تو کون ہی جواب دیا کہ ہم مہتر قران ہین اُسنے چاہا کہ سحر سے گرفتار کر دن قران نے جھک کر بغدہ مارا کہ سر پھٹکر جگہ مین در آیا اژدر مر کر گرا ہنگامہ بلند ہوا اژدہے غائب ہوئے پھر مہرخ آگے بڑھی اس عرصہ مین خبر قتل زلزلہ اور اژدر شاہ طلسم کو ہوئی اُسنے زانو پر ہاتھ افسوس کرکے مارا اور پکارا کہ ای قدرت سہ چشمی آؤ یہ ساحرہ لونڈی جمشید کی مشہور ہی اور اُسی طرح سات کنیزین جمشید کی ہین کہ حال انکا وقت پر ذکر ہوگا خلاصہ کلام ایک ساحرہ فلک کی طرف سے ظاہر ہوئی اُس سے کہا تو جاکر عمرو کو پکڑ لا اُسنے کہا مین

روز بلندی سے دیکھا کرتی ہون کہ عمرو دوڑا دوڑا پھرتا ہی جب کہو جب گرفتار کرلاؤن مگر اسوقت مین نجاؤنگی کسی اور کو بھیجو افراسیاب بسبب کنیز ہونے جمشید کے اس ساحرہ کی حرمت اور توقیر کرتا ہی اسکے انکار کرنے سے خاموش ہورہا یہ ساحرہ چلی گئی اسوقت دوسری کنیز کو بلایا قدرت کو پکارا وہ بھی اڑتی ہوئی آئی اس سے کہا کہ تو جاکر عمرو کو پکڑلا اُس نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ ہمین حکم جمشید نہین ہی کہ ہم عیار سے مقابلہ کرین دوسرے کنیزان جمشید کا یہی رتبہ ہی کہ آپ اُنکو جنگ و جدال کا حکم کرتے ہین آپ کو ہم لوگون کی پرستش لازم ہی ایسے کلمات کہکر یہ بھی چلی گئی افراسیاب اُسوقت غضبناک تھا اور زیادہ غضبناک ہوا اور کنیز سوم کو پکارا کہ ای خونخوار چہار دست جادو آؤ ایک ساحرہ کریہ منظر کہ جسکے چار ہاتھ تھے اور زبان مُنھ سے باہر نکلی تھی اُڑتی ہوئی سامنے آکر اُتری اُسکو حکم دیا کہ مہرخ کو مع اُسکے ہمراہیون کے تو جاکر گرفتار کر مین عمرو کو اور کسی سے قید کراؤنگا اس کنیز نے کچھ عذر و انکار نہ کیا اور اسی وقت سمت مہرخ چلی مگر مہرخ جو سحر اژدر سے نجات پاکر روانہ ہوئی تھی قریب ایک پہاڑ کے پہونچی دیکھا کہ یہ کوہ درمیان سے شق ہی اسکے اندر ایک قصر عالیشان تعمیر ہی مختصر سا باغ لگا ہی مگر نہایت آراستہ ہی چار طرف کو چار بنگلے بنے ہین بیچ مین بارہ دری ہی سراسر خوبی سے بھری ہی مہرخ کو دن بھر رہروی کرتے گذرا اور لڑتے بھڑتے دن تمام ہوا تھا اس مقام کو نزہت آگین پاکر وہین قیام کیا رات بھر بعیش و آرام بسر کی صبح کو اُٹھکر چلی تھی کہ خونخوار آکر وہین پہونچی اور للکاری کہ منم کنیز جمشید تم لوگ اب کہان بچکر جاؤ گے یہ صدا سُنکر مہرخ نے گولہ فولادی سحر پڑھکر مارا خونخوار کنیز جمشید ہی اسکے سامنے وہ گولہ موم کا ہوگیا اسوقت بہار نے گلدستہ مارا کہ پھول کھلے اور چمن وغیرہ صحرا مین ظاہر ہوئے خونخوار نے منھ سے اُف جو کی چمنستان بہار مین آگ لگ گئی سب جلگئے پھر رعد نے جاکر چیخ ماری اور برق مخشر بجلی بنکر گری مگر خونخوار نے کمند سحر مار کر دونون کو پکڑلیا غرض اسی طرح سب ساحرون نے اپنے حربے کیے موثر نہوے اور خونخوار نے سحر پڑھکر دستک دی زمین شق ہوئی ہزار ہا پتلا نکلا اور ہر ایک کے لپٹ گیا سب کو باندھکر سامنے خونخوار کے لایا عیار جو ساتھ تھے وہ پہلے ہی بھاگ گئے تھے بس وہ بچ گئے اور سب کو لیکر خونخوار سمت شاہ طلسم روانہ ہوئی عیار دور دور اسکے ساتھ چلے اور ایک جگہ برق فرنگی بڑھیا بنا کہ سر ہلتا ہوا لاٹھی ٹیکتا کوزہ پشت بال سفید اس ہیئت سے سامنے خونخوار کے آکر لگا دوہائی دینے کہ ای ملکہ مین لٹ گئی عیار موئے ڈی کاٹے میرا سارا گھر لوٹ لیگئے مجکو فقیر بنی کر دیا آپ ذرا چلکر ملاحظہ کیجیے خونخوار اسکی فریاد سُنکر گویا ہوئی کہ مین کسی کے گھر نہین جاتی اور سحر پڑھکر بڑھیا کو پکڑ کے ہمراہ قیدیون کے باندھا بڑھیا نے غل مچایا کہ ایک تو میرا گھر لٹ گیا

دوسرے قید ہوئی خونخوار بولی کہ مین تجھے شہنشاہ پاس لیے چلتی ہون وہ تیرا گھر بھرا آباد کر دے گا
اے مکار تو جانتا ہے کہ مین غافل ہون مجھ سے تیرا فریب نہ چلے گا یہ کہکر آگے آگے چلی اب کی بار ضرغام
ایک کسان بنکر سر پر انگوچھا باندھ مرزائی پہنکر گوپھن لیکر ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہو کر گلہریان اور
طوطے ہکانے لگا جب خونخوار وہان پہونچی کسان نے پکار کر کہا خبردار ادھر نہ آنا تمھارے ساتھ لوگ
بہت ہین کھیت میرا پامال ہو جائیگا خونخوار نے کہا بھلا موے پہچانا مین نے مین ادھر ہی سے جاونگی
ضرغام سمجھ گیا کہ یہ تجھے پہچان گئی کھیت مین کود کر بھاگ گیا اور پھر ایک ساحر بنکر خونخوار کے پاس آیا کہا
مجھے شہنشاہ جادوان نے بھیجا ہے کہا ہے کہ پہلے جو بڑھیا بنکر آیا تھا وہ برق فرنگی عیار ہے اسکے فریب
مین نہ آنا اور راہ مین ہوشیاری رکھنا خونخوار نے جواب دیا کہ مین ایسی ہوشیار ہون کہ تجھے بھی نہ
چھوڑونگی یہ کہکر سحر سے ضرغام کو بھی پکڑ کر جس رسن مین سب بندھے تھے باندھ لیا اور آگے روانہ
ہوئی یہ سب کیفیت دور سے قران نے دیکھی کہ دو عیار گرفتار ہو گئے لہذا آپ بصورت اصلی آکر
خونخوار کے قدم پر گرا کہ یہ دونون بھائی میرے قید ہوئے ہین اور استاد میرا طلسم مین پھنسا ہے لشکری بھی
سب مقید ہو کر وہین جاتے ہین تم مجھے بھی باندھ لو اور لیتی چلو مین اکیلا یہان رہکر کیا کرونگا شاہ طلسم
میری جان کا دشمن ہے خونخوار نے کہا اے قران تو بڑا معقول شخص ہے تو نے بہت اچھا کیا جو میرے
پاس چلا آیا مین خطا تیری شہنشاہ سے معاف کرا دونگی قران نے کہا دیکھیے ایک عیار اور آپکے
پیچھے کھڑا ہے خونخوار پھر کر دیکھنے لگی قران نے لبغدہ اس زور سے مارا کہ سر کٹ کر دور گرا غل و شور
پیدا ہوا تاریکی پھیل گئی بعد کچھ دیر کے وہ ہنگامہ موقوف ہوا سب قیدی رہا ہو کر پھر آگے چلے مگر جوسرون
نے سحر کے یہ خبر شاہ طلسم کو پہونچائی کہ خونخوار ماری گئی یہ سننا تھا کہ جھلا کر اٹھا اور چاہا کہ خود جا کر باغیون
کو سزا دونگا مگر ایک ساحر قہر نگاہ چہار چشم نام دربار مین حاضر تھا سامنے آکر عرض کیا کہ حضور سے
کہان منا سب ہے جو ادنے ملازمون کے مقابلے کو جائین یہ کمترین جا کر سب کو سزا دیگا اور باندھکر
روبروے شاہ حاضر کریگا شاہ طلسم اسکے سمجھانے سے رکا اور یہ دربار سے باہر آیا بارہ ہزار ساحر
منتخب اپنی ہمراہی کے لیے اور تخت سحر تیار کیا جب سب درستی ہو چکی اسوقت افراسیاب
سے آکر رخصت چاہی خلعت رخصت عنایت ہوا یہ ساحر سامری منش سب اسباب سحر اپنا
لیکر تخت پر سوار ہوا چار آنکھین مشعل کی طرح اسکی روشن تھین درحقیقت شعلہ افروزی مین
گلخن تھین اس قدر بد ہیئت تھا کہ نظم

	سیہ گردون بد درے بردہ راہی		بزنجیر سحر فیل سیاہی

شتر مرغ زدام دہر جستہ
محاسن چہرۂ بر ترکہ مویش
زبام آسمان بالا نشستہ
بسان طوق گردن در گلویش

بارہ ہزار ساحر گرد و پیش تخت کو گھیرے رال اُڑاتے ڈمرو بجاتے سحر کی نیرنگیان دکھاتے روانہ ہوئے یہان مہرخ وغیرہ بعد طے مسافت راہ اپنے لشکر کے قریب پہونچی تھین کہ یکایک ابر سحر رنگ برنگ کے پیدا ہوئے اور آگ پتھر برستے نظر آئے مہرخ ٹھہر گئی دیکھا کہ تخت قہر نگاہ ظاہر ہوا اسنے پہچان کر کہا خدا خیر کرے لیکن چارہ کیا تھا اپنے سرداران کو حکم صف آرائی دیا اس طرف قہر نگاہ نے حکم کیا کہ محاصرہ کر لو خبردار ان مین سے کسی کو زندہ نہ رکھو یہ کہکر آپ آگے بڑھا اور للکارا کہ کون مجھ سے ہم نبرد ہوا چاہتا ہے اس صدا کو سنکر ہلال سحر افگن آگے بڑھی واضح ہو کہ اسکے شوہر کو عمر نے ستی بنکر رہائی دلائی تھی جب سے یہ شریک ہوئی الحاصل اسنے طوق ڈالنے گلے سے اتار کر مارا کہ وہ اژدر بنکر قہر نگاہ پر آیا وہ شدت اور جوش اس سحر کا دیکھ کر گھبرایا ایک چٹکی خاک قبر جمشید جھولی سے نکال کر اژدر پر ڈالی کہ وہ پانی ہو کر بہ گیا اسوقت یہ اڑکر بلندی پر گیا اور وہان سے خاک کو اڑایا کہ یکایک آندھی آئی اور سب سردار مہرخ کے آغشتہ بہ غبار سحر ہو کر بیہوش ہو گئے اُسوقت اسنے خیمہ سحر کا استادہ کرا کر سب کو اس مین قید کیا اور آپ وہان سے چڑھ دوڑا لشکر تو مہرخ کا قریب تھا اُسپر آکر سحر کیا اور خاک اُڑا کر ہر ایک کو بیہوش کر دیا اور سب کو جکڑ دلن پر ڈالکر کھڑی سواری حیرت سے جا کر ملاقات کر کے بحفاظت قیدیان کچھ ساحر حیرت سے لیکر روانہ ہوا اثنائے راہ سے مہرخ وغیرہ کو ارابے اور گردون پر ڈالکر راہی ہوا یہانتک کہ کنارے دریائے خون روان کے پہونچا از بسکہ اس آمد و رفت مین اسنے کہین قیام نہ کیا تھا نہایت خستہ و شکستہ حال تھا لشکر کو حکم دیا کہ آج رات کو یہان مقام کرو مین شہنشاہ کو عرضی لکھکر دریافت کرون کہ قیدی کہان رہین دریا کے اس پار قتل کیے جائینگے یا آپ کی خدمت مین آئینگے غرضکہ بارگاہ استادہ ہوئی لشکر نے کمر کھولی یہ جا کر اندر بارگاہ کے مصروف مے خواری ہوا اسوقت عیار جو اسکے ساتھ ساتھ فکر رہائی سرداران کرتے چلے آتے تھے اُن مین سے برق فرنگی ایک ساحر بنکر اندر بارگاہ کے آیا اور دست بستہ التماس کیا کہ حضور کا نام سنکر آیا ہون محتاج ہون گردون کا ستایا ہون سحر ساحری سب کچھ جانتا ہون مگر نوکری کہین نہین ملتی امیدوار ہون کہ اپنے ملازمون مین مجھے جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے سے لگا دیجیے قہر نگاہ یہ تقریر سنکر بر سر رحم ہوا اور برق کو بلا کر اسنے اپنے پاس بٹھایا مصاحب خاص کا خطاب دیا اور اپنا ملازم کیا برق نے قصیدہ اسکی تعریف مین پڑھا اور دل مین اسکے گھر پیدا کیا یہ تو اسکے قتل کی فکر مین تھا کہ وہان افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کتاب سامری دیکھکر معلوم کیا کہ قہر نگاہ سب کو گرفتار کرکے کنارے دریا کے آکر اترا ہی اور عیار آکر اسکو قتل کیا چاہتا ہی یہ معلوم کرکے اُسنے غدار جادو نام ایک ساحرہ سے کہا کہ تو جلد قہر نگاہ کے پاس جا اور کہنا کہ یہ جو تمھارا مصاحب ہی برق فرنگی عیار ہی اسکو گرفتار کرلو اور عیاروں سے ہشیار رہو صبح کو جیسا تمھیں حکم ملیگا پہونچے اُسکے بموجب تعمیل کرنا یہ حکم پاکر غدار جادو اڑکر روانہ ہوئی اور پاس قہر نگاہ کے پہونچی اس نے تعظیم اور استقبال کیا مگر اُسنے آتے ہی سحر پڑھ کے برق کو گرفتار کرلیا اور حکم افراسیاب سے قہر نگاہ کو بھی مطلع کیا اُسنے برق کو بیہوش کرکے سب مقیدوں کے پاس بھیجدیا کہ وہیں اسکو بھی رکھو اور غدار کو ٹھیرایا اسوقت قران بشکل مبدل لشکر میں موجود تھا برق کو قید ہوتے دیکھکر ایک مہنت کی صورت بنکر قریب بارگاہ آیا اُسوقت سر پیچے بارگاہ کے اٹھے تھے اور روشنی تمام لشکر میں ایسی تھی کہ شب تار بہ از روز روشن تھی غدار نے مہنت کو آتے دیکھکر قہر نگاہ سے کہا کہ یہ مہنت قران ہی اُسنے چاہا کہ گرفتار کرے مگر قران اُسکے ارادے پر مطلع ہوکر بھاگ گیا اُسوقت افراسیاب کا نامہ آیا ایک پتلے نے لاکر خط دیا اس میں لکھا تھا کہ اے ملکہ غدار تمھیں عیار آکر پریشان کرتے ہیں لہذا اس پتلے کو ہم نے ایک اسم تعلیم کرکے بھیجا ہی اُس اسم کو اس سے تم سیکھ لو جو عیار تمھارے پاس آئیگا اور تم اسم پڑھوگی سحر کا ہیر تمھیں اُسکے حال سے خبر دیگا اور قہر نگاہ سے کہنا کہ تم قیدیوں کو لیے وہیں ٹھہرو اب عیار تم پر قبضہ نپائینگے میں عمرو کو گرفتار کراکر وہیں آتا ہوں سب کے سر مع عمرو کے کاٹونگا یہ نامہ پڑھکر غدار نے پتلے سے اسم سیکھکر اُسے رخصت کیا اور قہر نگاہ کو بھی مضمون نامہ سے آگاہی دی اور باطمینان تمام سکونت اختیار کی اور ادھر افراسیاب نے بھی آرام کیا دربار برخاست ہوا جسدم انجمن آرائے چرخ برین یعنے خسرو کج کلاہ ماہتاب تابان رواق سپہر سے روانہ ہوگیا اور نیر اعظم شبستان مشرق سے برآمد ہوا نظم

برآمد شہنشاہ مشرق دیار	منور شدہ دیدۂ روزگار
چو فرمانش در دہر جاری شدہ	خداوند انجم فراری شدہ

شاہ جادوان رونق افزاے سریر جہانبانی ہوا اور حکم دیا کہ صرصر جب سے واسطے گرفتار کرنے عمرو کے گئی ہی ہنوز اسکو پکڑکر نہ لائی اب ایک ساحر تم میں سے جائے اور صرصر کو ڈھونڈھکر اُسکے ساتھ ساتھ رہے جس شخص کو وہ عمرو بتلائے فوراً گرفتار کرکے حضور میں لائے یہ حکم سنتے ہی خمار جادو کہ دشمن جان عمرو ہی اور کئی بار سر مونڈواچکی ہی اٹھ کھڑی ہوئی عرض کیا کنیز جاتی ہی اور اسی دم اُس مفتری کو لاتی ہی اور اڑکر روانہ ہوئی صرصر تلاش عمرو میں کوہ و دشت کی خاک چھانتی پھرتی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر جگہ دیکھتی بھالتی چلی جاتی تھی کہ خمار اُڑتی ہوئی آئی اور اُسکے ساتھ چلی اب حال عمرو سُنیئے کہ یہ جو خمار کا سر مونڈکر چلا تو ایک گانون مین پہونچا دیکھا اس جگہ بہت سے ساحرون کا مجمع ہی دف اور دائرہ بج رہا ہی جام شراب ارغوانی کا دور چلتا ہی ایک ساحر دولھا بنا مسند پر بیٹھا ہی عمرو سمجھا کہ کسی کی شادی کا سامان ہی لاؤ اسے چلکر یوٹو یہ سوچکر اپنی صورت مثل ساحر کے بنائی اور قریب محفل پہونچکر صاحب سلامت کی وہ لوگ سمجھے کہ یہ ساحر اسی اطراف کا رہنے والا ہی بپاس خاطر ہم قومی جلسہ دیکھنے چلا آیا ہی بس سب نے توقیر و عزت کے ساتھ بلاکر مجلس مین بٹھایا عمرو نے کشتی شراب کھینچکر جام شراب سے بھر کر اہل انجمن مین سے ایک شخص کو دی اُسنے کہا آپ نوش کیجیئے مین پی چکا ہون عمرو نے کہا یہ کبھی نہوگا مین اپنے ہاتھ سے سب کو جب پلا لونگا اُسوقت آپ پیونگا غرضکہ اصرار کرنے سے عمرو کے اُسنے شراب پی پھر تو دور شروع ہوا سب کو شراب بیہوشی ملاکر پلائی وہ سب جوتی پیزار لڑ کر بیہوش ہوگئے عمرو نے جال الیاسی مار کر وہان کا اسباب زنبیل مین رکھا یہانتک کہ پیرہن بھی سب کا اُتار لیا جب لوٹ چکا اُسوقت خنجر لیکر ہر ایک کو ذبح کرنے لگا دھوان بلند ہوا شعلے اُٹھنے لگے بیر سحر کے غل مچانے لگے اتفاقاً صرصر اور خمار صحرا مین چلی جاتی تھین غل و شور سنکر اُدھر کو لپکین یہان پہونچکر دیکھا کہ عمرو ساحرون کو ذبح کر رہا ہی خمار سے صرصر نے کہا دیکھو وہ عمرو ایک ساحر کے سینے پر سوار ہی خمار دیکھتے ہی عقاب بنکر جو گری عمرو کو پنجے مین داب کر لے اُڑی عمرو پکارا کہ ای صرصر قحبہ تونے پکڑوایا تو ہی دیکھنا کس طرح پیش آتا ہون اور اس خمار غیبانی کی ابکی ناک کاٹونگا خلاصہ کلام عمرو کو لیکر خمار روانہ ہوئی لیکن صرصر دوڑتی ہوئی پہلے افراسیاب پاس پہونچی شاہ کو تسلیم کی اور عرض پیرا ہوئی کہ عمرو کو اس کنیز نے گرفتار کرادیا ملکہ خمار لاتی ہین شاہ طلسم یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور اُسکو خلعت سے مخلع کیا حکم دیا کہ یہین حاضر رہ مین عمرو کو قتل کرونگا تو جانا صرصر حسب الحکم ٹھہری اس اثنا مین خمار بھی آکر پہونچی اور عمرو کے ہاتھ پانون سحر سے بیکار کر کے سامنے ڈالدیا کہ یہ گنہگار حاضر ہی افراسیاب نے کہا کیون عمرو تجھے یہ دن بھی یاد تھا عمرو نے کہا ای بادشاہ میرا اس مین کیا قصور اور خطا ہی مجھے خداوند لقا نے کیون طلسم مین بھیجا ہی مین بارہا عرض کر چکا ہون کہ خداوند نے مجھے بہر قتل ساحران حکم دیا ہی افراسیاب نے کہا تونے شیطان خداوند کے سامنے مجھے ذلیل کیا اب تجکو مع تیرے ہمراہیون کے قتل کر کے سب کے سر خداوند پاس بھیجونگا عمرو نے جواب دیا کہ اگر میری قضا خداوند نے تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہی تو کیا چارہ ہی اور اگر تیری موت میرے قبضہ مین دی ہی تو مین تجھے ہلاک کرونگا بہر صورت جو خداوند نے تقدیر مین لکھا ہی وہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہونا ہی افراسیاب نے کہا اچھا اب مین آزماتا ہون کہ کون شخص کسکا قاتل ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ای خمار اسکو دریاے سحر کے پار لے چلو مین بھی آتا ہون خمار چاہتی تھی کہ لیکر روانہ ہو مگر صرصر نے آگے بڑھکر عرض کیا کہ یہ اگر دریا کے پار اُتر جائے گا تو وہان اور عیار آکر رہا کر لے جائینگے پھر ہاتھ آنا اسکا دشوار ہوگا اس سے بہتر ہی کہ یہین سر اسکا جدا فرمایئے بعد اسکے جاکر اورون کو قتل کیجیے شاہ کو یہ راے پسند آئی اور جلاد کو طلب کیا اسوقت مخمور سرخ چشم جو عاشق شاہزادہ نور الدہر ہی یہ حال دیکھکر اپنے دلمین گھبرائی کہ عمرو کا قتل ہونا باعث ناراضی تیرے معشوق کا ہی پس فوراً سامنے افراسیاب کے دست بستہ آئی اور کہنے لگی کہ ای شہنشاہ یہان سے شیطان خداوند ذلت اُٹھا کر گئے ہین اور عالم بدحواسی مین اچھی طرح اُنکی دعوت بھی آپ نے نہین کی اب دشمن اقبال سے حضور کے گرفتار ہین ابکی بار شیطان کو پھر بلایئے اور اُنکے ہاتھ سے سب کو قتل کرایئے اس مین باعث ناموری حضور زیادہ ہی آیندہ سرکار کو اختیار ہی افراسیاب نے کہا بات تو نے بہت بہتر کہی بس اسی وقت نامہ اس مضمون کا لکھا کہ یا خداوند آپ کے اس غلام کو شیطان قدرت سے بڑی ندامت ہی کہ وہ جناب شیطنت مآب میرے یہان تشریف لائے لیکن ذلت اُٹھا کر چلے گئے کوئی خدمت حقیر انکی نہ کر سکا اب اُنکے دشمن یعنی عمرو کو مع اسکے مطیعون کے بخوبی شناخت کر کے گرفتار کیا ہی امید کہ شیطان خداوند مکرر نزول اجلال فرما کر اس عبد حقیر کو سرفرازی بخشین اور اپنے روبرو سب کو قتل ہوتے دیکھ کر مسرور ہون توقع کہ اس التجا سے مین محروم نہ رہون فقط یہ مضمون حوالہ خمار کے کیا کہ خداوند پاس لیجائے خمار نے عرض کیا کہ سابق مین مجکو زک اور ذلت ہان جانے سے مل چکی ہی ابکی بار کسی اور ساحر کو بھیجیے اور مجھے معاف رکھیے افراسیاب نے یہ عذر سنکر ملکہ نفیر جادو نام ایک معزز ساحرہ کو نامہ دیا کہ تم لیجاؤ اور شیطان خداوند کو لے آؤ نفیر جادو نامہ لیکر آراستہ پیراستہ ہو کر تخت سحر پر بیٹھکر روانہ ہوئی اور کچھ عرصہ مین قریب کوہ عقیق کے پہونچی یہان جب سے لشکر لقا آیا ہی عیاران صاحبقران کہ سب ایک لاکھ چوراسی ہزار ہین انمین دو ایک دس پانچ ہر وقت صورت بدلے لشکر مین حریف کے پھرا کرتے ہین دو چار قلعہ مین پندرہ بیس بارگاہ لقا مین موجود رہتے ہین اسوقت چالاک بن عمرو نے دیکھا کہ ایک ساحرہ دربارگاہ لقا کی طرف جاتی ہی خیال کیا کہ اسکو ذلیل کرنا چاہیے بس اُسی وقت صورت اپنی شکل بختیارک کے بنائی اور نفیر کی طرف چلا اُسنے جو شیطان کو آتے دیکھا ٹھہر گئی اور جھک کر سلام کیا کس لیے کہ بختیارک کو بسبب ہونے طلسم کے سب ساحران نامی پہچانتے ہین فی الجملہ اسنے پوچھا کہ ملک جی صاحب آپ کہان جاتے ہین چالاک نے کہا کچھ بندے خداوند کے پہاڑ کے غار مین عبادت بیٹھے کر رہے ہین ان کو خداوند کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ادلش دینے جاتا ہون اگر اس کھانے مین سے کوئی ایک دانہ کھائے تو سو برس عمر مین زیادہ ہو دن یہ
کھانا مخصوص انھین عابدون کے لیے خداوند روز بھیجتے ہین جو دنیا کو ترک کر کے یاد خداوند مین مصروف
ہین نفیر یہ باتین سُنکر منت کرنے لگی کہ اس کھانے مین سے تھوڑا مجھے دیجیے کہ میری عمر بھی دراز ہو جائے
چالاک نے بڑی خوشامد اور عاجزی کرنے کے بعد ایک ٹکڑا شیرمال کا اپنے پاس سے نکال کر دیا نفیر نے
ڈنڈوت کر کے لیکر کھایا اور بیہوش ہو گئی چالاک نے اسکی تلاشی لی نامہ شاہ طلسم کا پایا سب پڑھ کر
پھاڑ کر پھینکدیا اور دوسرا نامہ اپنی طرف سے لکھکر لفافے مین رکھکر نفیر کی کمر مین رکھا اور سارا سر
اسکا مونڈ کر منھ اسکا کالا کر کے اپنا راستہ لیا اور دربار لقا کے قریب پہونچکر صورت اپنی مثل صورت عمرو
کے بنائی اور علیحدہ جا کر ایک گوشہ مین بیٹھا کہ کوئی مجھ کو شناخت نہ کرے جب نفیر کو ہوش آیا حیران
حیران وہان سے اُٹھکر دربار مین آئی چالاک بھی عمرو بنا ہوا بارگاہ مین گیا نفیر نے خداوند کو سجدہ کیا
اور نامہ پیش کیا لقا نے اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی بہت کچھ رعایت کی پھر نامہ لے کر منشی کو دیا اُسنے لفافہ
چاک کر کے جو نامے کو دیکھا اُس مین کچھ سخت و سُست نسبت لقا کے لکھا تھا یہ دیکھکر اسنے
بختیارک کو نامہ دیدیا کہ آپ پڑھیے مجھسے نہین پڑھا جاتا بختیارک نے جب اُسے دیکھا ایک قہقہہ
لگایا اور نفیر کی جانب بغور دیکھا سر اسکا منڈا پایا ہنسکر کہا کہ ای ملکہ یہ نامہ تم سے کسی نے بدل لیا
اور سر تمہارا مونڈوایا اب تم زبانی بیان کرو کہ شاہ طلسم نے تمھین کس لیے بھیجا یہ گفتگو جو نفیر نے سُنی
گھبرا کر اپنے سر پر ہاتھ مارا اور سر منڈا پایا رونے لگی آخر عرض کیا کہ ملک جی آپ کو شاہ جادوان نے بلایا
ہے عمرو وہان گرفتار ہو کر آیا ہے بختیارک نے کہا توبہ توبہ شہنشاہ عیاران عالم کہو عمرو عمرو کیا کہتی ہو بھلا
وہ گرفتار ہونا کیا جانین اور اگر قید ہو کر آئے ہونگے تو دو ایک ساحرون کے سر کاٹین گے گھر لوٹین گے
چلے جائینگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک نعرہ ہوا انم عمرو بن امیہ اور چالاک جست کر کے تخت
لقا کے قریب آیا ایک دھول خداوند کے لگا کر تاج لیا لقا نے نعرہ کیا کہ لینا اس بندۂ بے ادب کو
نفیر گھبرا کر دوڑی چالاک نے ایک حباب بیہوشی ناک پر مارا کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑی اُسوقت
لوگ اٹھانے کو دوڑے اہالیان دربار دوڑے لینا لینا کہتے ہین لیکن چالاک پر کوئی ہاتھ نہین ڈالتا
کس لیے کہ جانتے ہین کہ رات کو عیار اگر ہمارا سر جدا کر ڈالین گے غرضکہ چالاک جست و خیز کر کے
قریب بختیارک پہونچا اور خال بائین آنکھ کا پھڑکا کر دکھایا بختیارک کو یقین ہوا کہ بیشک عمرو ہے
اور چالاک نے بعد خال دکھانے کے دو چار جوتیان سر پر اُسکے لگائین پھر تو تمام ملازمین لقا دوڑے
چالاک پر ہجوم ہوا اُسنے خنجر کھینچکر دو ایک کو زخمی کیا دس پانچ کو جان سے مارا یعنے جب غلطک

لگائی دو دو کے پانون کاٹے اور جب جست کی پانچ چار کے سر اُڑا دیے بارگاہ مین ہنگامہ پڑگیا کہ یکایک نفیر کو ہوش آیا حیران تھی کہ یاالٰہی یہ کیسا ہنگامہ ہی ایک عمرو وہان ہی ایک نے یہان آکر آفت برپا کی ہی اسی پریشانی مین ترنج پکڑکر پڑھتی تھی کہ چالاک سراپچہ بارگاہ پھاند کر بھاگا لوگ پیچھے دوڑے جو قریب آیا اسکو خنجر مارا یہان تک کہ مثل برق جہندہ کے نظر سے ایک لمحہ مین غائب ہوگیا خلاصہ یہ کہ بعد اس ہنگامہ کے نفیر سے بختیارک نے کہا کہ ای ملکہ تمنے عمرو کو دیکھا اب جاکر شاہ طلسم سے سب ماجرا کہدینا اور میرا جانا طلسم مین کسی طرح نہوگا یہان گھر بیٹھے تو جوتیان پڑتی ہین جان بچانا مشکل ہی مین وہان جاکر کیا اپنی جان دون نفیر آخر کار یہان سے روانہ ہوئی اور سامنے شہنشاہ جادوان کے آئی لیکن تھراتی اور کانپتی ہوئی افراسیاب نے اور سب اہل دربار نے اسکا سر منڈا دیکھا سمجھے کہ کوئی آفت اسپر آئی پوچھا کیون خیر تو ہی بدحواس کیون ہی اسنے عرض کیا کہ عمرو میرے ساتھ دربار خداوند مین جاکر پہونچا اور راہ مین میرا سر مونڈا خداوند کا تاج لیا اور شیطان کو جوتیان لگائین اب شیطان نے کہا ہی کہ میرا آنا طلسم مین نہوگا افراسیاب نے کہا وہ عمرو جو یہان قید ہی اسے حاضر کرو جب عمرو سامنے آیا کہا سچ کہہ تو کون ہی عمرو سمجھ گیا کہ تیرے اصلی عمرو ہونے مین کسی نے نفیر کا سر مونڈکر شک ڈال دیا ہی پکارا کہ اے شہنشاہ مین بیچارہ غریب آپ کی رعیت کنارے دریا کے کھڑا تھا اسوقت دو عورتین آئین اور مجھے مارنے لگین اور کہا تو عمرو ہی آخر زبردستی میری مشکین باندھکر اور کچھ رنگ میرے منھ پر ملکر لے چلین راہ مین دھمکاتی تھین کہ موے جو تو نے اپنا نام عمرو نہ بتایا تو ہم مار ڈالینگے افراسیاب یہ باتین سنکر آگ ہوگیا اور کہا بلاؤ اس عیار صرصر کو اور کیون اے خمار یہ تو نے کس کو گرفتار کیا تھا اسنے کہا اے شہنشاہ حضور کے نمک کی قسم مین نے اسکو اسوقت قید کیا ہی جب یہ ساحرون کو قتل کررہا تھا یہ سنکر نفیر نے کہا بی بیٹھو جھوٹ کے پل نہ باندھنا بھلا تم عمرو کو پکڑ لیتین تو میرے ساتھ کون جاتا گو مین جھوٹی سہی خداوند تو جھوٹے نہین خداوند نے اپنی آنکھون سے دیکھا سارے دربار نے شیطان کو دیکھا اے دس پانچ آدمی وہان جان سے مارے گئے افراسیاب نے کہا اے نفیر توبہ کر بھلا خداوند کیا جھوٹ بولین گے یہ انھین دونون صرصر اور خمار کی شرارت ہی پس کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ قید عمرو کی دفع ہوگئی اور حکم دیا کہ بارہ ہزار روپے لاکر اس مرد غریب کو دو اس عرصہ مین صرصر سامنے آئی عمرو سمجھا کہ یہ کوئی فتور کریگی سلام کرکے رخصت ہوا راہ مین لوگ توڑے روپے کے لائے تھے اُنسے لیکر زنبیل کیے یہان صرصر نے عرض کیا کہ حضور عمرو کو بغیر کتاب سامری دیکھے رہا نہ کیجیے گا شاہ نے کتاب اُٹھاکر دیکھی معلوم ہوا کہ یہی عمرو تھا

جبسے تو نے چھوڑ دیا اور ادھر عمرو دروازے پر باغ کے پہونچا کچھ لوگ دست بقچہ لیے لباس شاہ کا پہنے بیٹھے
تھے اُسنے کہا شاہ دست بقچہ مانگتے ہین اُنھون نے حوالے کیا وہ لیکر آگے چلا تھا کہ یہان افراسیاب
نے کہا لینا یہ شخص جانے نہ پائے ساحر چلے تھے کہ وہان عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہوگیا ساحر
ڈھونڈ ڈھکر پھر آئے کہین پتا نہ لگا اسوقت افراسیاب نے غصہ کرکے ایک نارنج زمین پر مارا اور آپ
اُٹھ کھڑا ہوا یکایک لاکھون ستارے چمکنے لگے ساحر چاند و سورج بنکر مثل طائر کے تلاش عمرو
مین چلے سب نے دیکھا کہ افراسیاب نے صورت اور پیدا کی یکایک کڑک کر زمین پر اُترا اُس
صورت سے کہ سانولا رنگ بھرے بھرے بازو پتلی کمر خوب صورت جوان تاج الماس سر پر بازو
پر اکے بیش قیمت مالے ہیرے کے گلے مین کنٹھا مروارید کا پہنے دوپٹہ بنارسی کمر سے باندھے قشقہ ماتھے
پر کھنچا کرسی پر آکر بیٹھا اُسوقت دو سو گھنٹے بجے اور چار سو ناقوس پھنکے کئی سو منقلون پر بخور لونگ
اور سیاہ مرچ کا ہونے لگا تمام ساحرون کو خبر ہوئی کہ افراسیاب آئینے سے نکلکر کرسی پر بیٹھا ہی تمام
عمر کسی نے اُسے نہ دیکھا تھا چار طرف سے دوڑے طلسم مین غلغلہ ہوا لاکھون ساحر آکر سجدے مین
گر پڑے لاکھون روپے چڑھ گئے عمرو نے بھی سُنا کہ روپیہ ڈھیر ہوا ہی مال بہت سا جمع ہی ساحر جاتے
ہین اشرفیان جواہر چڑھاتے ہین عمرو کے بھی مُنھ مین پانی بھر آیا دل سے کہا چھپے کب تک ہوگے
چلو بھی یا تو مارا شاہ طلسم کو یا اپنی جان گئی خلاصہ عمرو گلیم اُتار کر چلا اُدھر افراسیاب نے ساحرون سے کہا
کہ عمرو آتا ہی دیکھو کیا بے کلیجہ عیار ہی ساحرون نے عرض کیا کہ حضور کیا مجال جو یہان آئے شاہ نے کہا
ای بلاے قدرت تم بھی ہوشیار ہو وہ روپیہ لینے آئیگا اِس اثنا مین اشرفیون اور جواہر کے
ڈھیر پر عمرو نے آکر جال مارا افراسیاب نے کہا دیکھو وہ لے گیا ساحر پیچھے دوڑے عمرو بھاگ کر غائب
ہوگیا اُس کیفیت مین شاہ مصروف تھا کہ پنجہ نامہ لیکر آیا دیکھا تو خداوند لقا کا نامہ ہی دستور لقا کے
نامہ بھیجنے کا سابق مین لکھا گیا ہی غرض لکھا تھا کہ ای افراسیاب تو نے نہ کسی کو ہماری مدد کو بھیجا نہ آپ
آیا اور شیطان کو بلا کر طلسم مین عمرو کے ہاتھ سے ذلیل کرایا اب اگر عمرو گرفتار ہو تو فوراً سر کاٹنا اور
میرے پاس سر اُسکا بھیجنا اور جلد کسی ساحر نامی کو بھیجکر حمزہ کو غارت کرا دے یہ مضمون پڑھکر افراسیاب
بولا کہ فی الواقع شیطان خداوند کو بڑی ذلت ہوئی ہی اچھا مین عمرو کو وہین قید کرکے بھیجتا ہون کہ
شیطان اُسکو قتل کرکے خوش ہون یہ کہکر اپنے سر پر ہاتھ پھیرا وہان عمرو کی گردن و کمر مین ایک حلقہ
مثل دھوئین کے پڑ گیا اُس نے دل سے کہا قید ہوے خیر رضینا بالقضا چلو جو کچھ خدا کو منظور ہو پہلے
تو اور سمت کو چلا دیکھا اُس طرف اندھیرا معلوم ہوتا ہی اور سمت چلا اُدھر بھی تاریکی دیکھی آخر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب کی طرف چلا ادھر روشنی نظر آئی عمرو ٹھہر رہا کہ مین کہین نجاؤنگا اسوقت معلوم ہوا کہ کوئی از خود ڈھکیلتا لیے جاتا ہو ناچار افتان وخیزان خدا کو یاد کرتا ہوا کہ لے خالق تیرے سوا میرا کوئی رفیق نہین کہ بیت

تو ئی یاری دہ فریاد ہر کس ۔ بہ فریاد من فریاد خواہ رس

قصہ کوتاہ سامنے افراسیاب کے پہونچا وہ دیکھتے ہی گویا ہوا کہ اے دزد ومکار تو بہت دنون اڑا پھرا مہرخ کو تونے بہکایا ساحران نامی کو مارا اب کوئی فقرہ تجھے یاد ہی عمرو نے کہا اے شہنشاہ میرا قصور معاف فرمایئے کہ شعر

ہرچند نیم لایق بخشایش تو ۔ بر من منگر بر کرم خویش نگر

افراسیاب نے کچھ عذر والتماس پذیرا نہ کیا اور کتاب سامری کو دیکھا تا معلوم کرے کہ یہ اصلی عمرو ہے یا اس مرتبہ بھی دھوکا ہی غرض کتاب مین نکلا کہ یہ اصلی عمرو ہی اسکی باتون پر نہ جانا اور فریب مین نہ آنا اسکا یہان رکھنا مناسب نہین کیونکہ تیرے ہاتھ سے یہ قتل نہوگا براہ مکر چھوٹ جائیگا چاہیے کہ اسکے ہلاک کی تدبیر کر بکھیڑا اسکا قصہ پاک کر کتاب سے یہ حکم دیکھ کے فی الفور تخت سحر تیار کر کے عمرو کو سوار کیا اور حصار جادو اور انظار جادو نام دو ساحر اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ ساٹھ ہزار ساحر اپنے ہمراہ لیکر تم خداوند باختر کے پاس جاؤ انکے دشمنون کو غارت کرو اور عمرو کو ساتھ لیتے جاؤ خداوند جس طرح چاہین اسکو قتل کرین تم اسکے قتل ہونے کی کیفیت اور لشکر حمزہ کے غارت ہونے کا حال لکھ بھیجنا تاکہ اور باغی مہرخ وغیرہ جو گرفتار ہین انھین بھی ہلاک کرون اور سب کو نیست ونابود کرون وہ دونون ساحر حکم شاہ پاکر باہر آئے اور ساٹھ ہزار ساحر کو حکم تیاری لشکر دیا انتظام ہونے لگا طبل ونقارے بجے ناقوس پھنکے کمربندی ہوگئی اُسوقت مخمور سرخ چشم کہ جو شاہزادہ نور الدہر پر عاشق ہوا اپنے دل مین بیقرار ہوئی کہ مبادا اس فوج سے لشکر اسلام نے شکست کھائی اور میرے مطلوب پر کچھ آفت آئی تو مین دیدار جانان سے محروم رہونگی لازم ہی کہ اسی لشکر کے ساتھ جاؤن اور اپنے دلبر کو دیکھ آؤن اس مضمون کو سوچکر روبرو شاہ طلسم کے گئی اور دست بستہ اجازت خواہ ہوئی کہ اگر حکم حضور پاؤن تو خداوند کی زیارت کو جاؤن افراسیاب نے اسکو بھی اجازت دی اور یکایک وہ تپلا یعنے جو بہت خوبصورت جوان کرسی پر آکر بیٹھا تھا اور حکم اور احکام دے رہا تھا اُسکے جسم مین آگ لگ گئی جلکر غائب ہوگیا ہزارون گھنٹہ ایک بار بجا ناقوس کی صدا آئی اور آواز ہوئی کہ اے ساحرو شہنشاہ آئینہ سحر مین تشریف لے گئے یہ خود نہ تھے بلکہ تپلا سحر کا ان کا ہمشبیہ تھا آئین اور انتظام کرنے آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا خلاصہ یہ کہ جب شاہ طلسم داخل آئینہ سحر ہوا دربار برخاست کیا گیا ساحرہ اپنی اپنی جگہ پر گئے مخمور بھی اپنے گھر آئی اور تیاری چلنے کی کرنے لگی چالیس کنیزین اپنی ہمراہی کے واسطے حور وش نازک اندام منتخب فرمائیں اور خود بھی دریاے جواہر مین غوطہ زن ہوئی پوشاک نفیس و پر تکلف سے آراستہ ہوکر حنا دست و پا مین لگائی مسی ہونٹھون پر ملکر پان کی لالی جمائی کہ ابیات

رنگین لبون سے جان بے چین — گویا کہ شفق مین ہین ہلالین
یکتا ہین چمک مین دانت سارے — یا برج دہن مین ہین ستارے
پیدا ہوئین اُسکے رخ سے راہین — بس ہون جنت مکان نگاہین
تھی اُس کی ہر ایک ادا مناسب — بدبین کو نظر شہاب ثاقب

اس سج دھج سے درست ہوکر تخت سحر پر سوار ہوئی اس شان و شوکت سے روانہ تھی کہ شہنشاہ حسن کی بارگاہ پر جاہ شان غمزہ و ناز صدائے دور باش عالم کو دیتے تھے نظم

اللہ رے حسن واہ رے نور — طینت مین پری تو شکل مین حور
آگے آگے وہ عہدہ دارین — بے حکم پلک بھی جو نہ مارین
سر پر تھی تمکنت مگس ران — جلوہ آئینہ دار حیران
پہلو مین سنبھالے تھی نزاکت — فرش آگے بچھاتی تھی نزاکت

اور اس سرعت کے ساتھ تخت روان کیا کہ ساحر جو قید عمرو کی لیکر چلنے کو تھے ہنوز جانہ چکے تھے کہ یہ آکر پہونچی ساحر بھی اپنی اپنی سواریون پر چڑھکر ڈمرو بجاتے سحر کی نیرنگیان دکھاتے خواجہ کو لیکر بڑے جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہوے کہ ابیات

اژدہے زیر ران ہر اک کے تھے — قشقے ماتھون پہ اپنے کھینچے تھے
لیے ترسول تھے وہ ہاتھون مین — سحر کرتے تھے باتون باتون مین
رال مُنہ آتا تھا اپنے لب سے کوئی — کوئی کہتا تھا جے ہو سامری کی
تیغ بران ہر اک کے زیب کمر — ڈھالین فولادی پشت کے اوپر
شان و شوکت غرض دکھاتے تھے — سحر کے تخت کو اڑاتے تھے
عازم لشکر لقا تھے وہ — بانی جور و پرجفا تھے وہ

مخمور سرخ چشم اپنے دل سے باتین کرتی تھی کبھی ہنستی تھی اور کبھی روتی تھی دل مضطر طپان تھا کھٹکا تھا کہ دیکھیے اس عشق کا انجام کیا ہوتا ہے جان جاتی ہے یا معشوق ملتا ہے خلاصہ کلام اسی طرح

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوچ و مقام کرتی ہمراہ ساحرون کے جادۂ خطرناک مین قدم دھرتی طلسم سے باہر نکلی اسوقت خاطر غمگین اور زیادہ حزین ہوئی شوق دیدار نے غلبہ کیا ذہن مین آیا کہ جاکر محبوب کی تلاش تنہا کرے سب کے ساتھ جانا اچھا نہین راز عشق ظاہر ہوگا ہر کہ و مہ اس سے ماہر ہوگا یہ سوچکر حضار سے کہا تمھارے ساتھ بکھیڑا بہت ہے مین آگے جاکر خداوند سے تمھارے آنے کی خبر کرتی ہون یہ کہکر اپنے تخت سحر کو بڑھا کر روانہ ہوئی کنیزون سے بھی حکم دیا کہ تم پیچھے آؤ دربار خداوند مین میری رسائی ہولے تو تمھین مین طلب کرلونگی لونڈیان بموجب حکم ٹھہرین اور ملکہ آگے بڑھی جب تنہا ہوئی بلبل دل ہوا ے ملاقات مین اپنے گل کی بیقرار ہوا سرشک خونین چشم سے بہانے لگی اور شعر عاشقانہ گانے لگی کہ

غزل

در پی آن دلبر شیرین شمائل میروم / دل پی او رفت من ہم از پی دل میروم

میروم نزدیک آن قصاب گو خونم بریز / من ہلاک قتل خویشم سوی قاتل میروم

گر زند تیغ از سر کویش نخواہم رفت لیک / چند گامے ہمچو مرغ نیم بسمل میروم

چون بکوے او روم ترسم رقیبان پی برند / زانکہ من از گریہ خود پاے در گل میروم

ای کہ میگوئی برد تحصیل درس عشق کن / میروم اما پئے تحصیل حاصل میروم

وادی درد و بلا در عشق ہر یک منزل ست / کردہ ام عزم سفر منزل بمنزل میروم

میروم سویش باستقبال و خوشحالم کہ باز / میرسد اقبال و من ہم در مقابل میروم

در رہِ عشق ای ہلالی از من آگاہی مجو / زانکہ من این راہ را بسیار غافل میروم

خلاصہ کلام اسی طرح آہ برلب و فغان برزبان قریب لشکر **صاحبقران** پہونچی ایک مقام بلند پر کھڑے ہوکر پیک تلاش پئے یوسف گم گشتہ کے روانہ کیا لیکن شاہزادۂ عالی تبار **نورالدہر** دربار مین پاس امیر کے جلوہ فرما تھے **مخمور** کو کچھ پتہ انکا نہ ملا اور خوف یہ بھی تھا کہ اگر لشکر اسلام کا کوئی عیار یہان آئے اور تجھے ساحرہ سمجھ کر مثل **خمار** اور **نفیر** کے کوئی ذلت دے اور ہلاک کرے تو اچھا نہ ہوگا آخر مجبور و ناچار ہوکر طرف لشکر **لقا** روانہ ہوئی یہ قلعۂ کوہ **عقیق** مین تخت خدائی پر بیٹھا تھا کہ یکایک ابر سنہری رنگ کا ظاہر ہوا اور پھول سنہری برسنے لگے وزیر یعنے **بختیارک** نے کہا یا خداوند کوئی بندۂ خاص آپ کا آتا ہو ذرا اپنی مشیت سے ہمین تو خبر دیجیے کہ کیا نئی تقدیر آپ نے فرمائی ہی **لقا** نے کہا قدرت کے کارخانے مین کسی کو دخل دینا نہ چاہیے جو کوئی ہوگا وہ سامنے آئیگا یہی ذکر تھا کہ سامنے سے ابر شق ہوا اور تخت **مخمور سرخ چشم** کا بارگاہ مین اُترا ملک **بختیارک** اُٹھ کھڑا ہوا تعظیم دی **مخمور سرخ چشم** نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سلام کیا اور آگے بڑھکر لقا کو سجدہ کیا نذر پیش کر کے دست بستہ عرض رسا ہوئی کہ شہنشاہ جادوان نے دو ساحر جلیل القدر بہر مقابلہ حمزہ مع ساٹھ ہزار ساحرون کے بھیجے ہین اور قید عمرو عیار کی وہ ساحر لاتے ہین یہ سُننا تھا کہ لقا نے تاج اپنا بفخر یہ کج کیا اور کہا کہ ای بندگان قدرت دیدی قدرت مرا ادھر بختیارک اپنے چوتڑ پیٹنے لگا اور گویا ہوا کہ ملکہ تمھارے دیکھنے کو آنکھین ترستی تھین اچھا چلیے بسم اور آپ اُن ساحر فرستادگان شاہ کو استقبال کر کے لے آوین مخمور نے کہا آپ کیون تکلیف فرماوین یہ کنیز جاکر انھین بلائے لاتی ہی یہ کہکر اسی حیلے سے دوبارہ تجسس مطلوب مین روانہ ہوئی مگر اسکے جانے کے بعد بختیارک نے لقا سے عرض کیا کہ یا خداوندا سوقت مین اور آپ تنہا ہین اپنی مشیت سے مجھے آگاہ فرمایئے کہ عمرو جو قید ہوکر آیا ہی اُسکو قتل کیجیےگا اور تقدیر مین آپنے اُسکا ہلاک ہونا لکھا ہی کہ نہین لقا جواب دہ ہوا کہ نوے ہزار برس پیشتر سے مین نے یہی تقدیر مین اسکی لکھا ہی کہ جب وہ طلسم سے قید ہوکر آئیگا تو مارا جائیگا یہان یہ باتین مسرت و انبساط کی شیطان و خداوند سے ہورہی تھین مگر مخمور قریب لشکر اسلام آئی لیکن بخوف قدم آگے نہ رکھا اور ہر طرف نگران جمال یار تھی دل سے کہتی تھی کہ بمقتضاے بیت

تماشا ہی اگر آئینہ بے زنگار ہو پیدا
در و دیوار سے نقش جمال یار ہو پیدا

ہر چند تجسس ورجویاے یار ہی مگر شبیہ دلدار آئینہ نظر مین جلوہ گر نہوئی ناچار آگے بڑھکر صفار کو خبر دی کہ خداوند کا حکم ہی جلد قیدی کو حاضر کرو ساحر اسکے ہمراہ عمرو کو لیکر برسم یلغار راہی ہوے جب قریب قلعہ جاکر پہونچے سلیمان عنبرین مو نے اگر استقبال کیا اور فوج ساحران کو مقام پاکیزہ مین اُتروایا بارگاہین اور خیمے نصب ہوے بارگاہ کے روبرو بازارین کھل گئین طبل و نقارے قیام اور داخلہ لشکر کے بجے عیاران لشکر اسلام صورت بدلکر واسطے خبر دریافت کرنے کے آئے کچھ لشکر ساحران مین ٹھہرے کسی قدر قلعہ مین گئے مگر صفار اور انتظار عمرو کو سامنے لقا کے لائے خود سجدہ کیا نذر دی دنگل عنایت ہوے بیٹھے لقا نے عمرو سے کہا کہ کیون ای بندۂ گستاخ و بے ادب اب کہ کس عذاب شدید سے تجھے ہلاک کرون عمرو نے کہا یا خداوند میرا کیا قصور ہی آپ نے خود مجھے وہ طاقت عنایت کی ہی کہ مین نے جناب کی ڈاڑھی کو اپنے پیشاب سے مونڈا ہی آج بھی ایسی ہی کچھ آپ نے تدبیر کی ہوگی پھر وہی معاملہ پیش آیا چاہتا ہی لقا ان باتون سے غضبناک ہوا اور بختیارک نے کہا یا خداوند اب وہی تدبیر جاری فرمایئے جو آپ ابھی مجھسے وعدہ کر چکے ہین یہ کلام سُنکر عمرو نے بختیارک کو گھورا اور کہا ملک جی تم مجھے جانتے نہین کہ مین کون ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنم عمرو آج میرے روبرو چہ میگوئیان کرنا خیر سمجھا جائیگا بختیارک گھوڑے سے عمرو کے ڈر گیا اور لگا
گرد پھرنے پکارا کہ ای شہنشاہ عیاران مرشد برحق مین اس حرامزادے لقا مردود درگاہ خدا سے
ہر چند کہتا ہون کہ حضور ریش تراشندہ کافران کو کوئی تکلیف نہ پہونچا مگر یہ گیدی نہین مانتا پھر
آپ ہی اپنی سزا کو پہونچے گا لقانے کہا او حرامزادے کیا بیہودہ بکتا ہی بختیارک بولا کہ مین سچ کہتا
ہون جناب معلے القاب کو کہ ہماری جان کی پناہ شاہ ہونگے شاہ خواجہ سلامت ہین تو با عزاز تمام
رہا کر دے ورنہ سر منڈیگا ناک کٹیگی جوتیان پڑینگی لقا ایسی باتون سے نہایت غیظ مین آیا اور
حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ اس ملعون یعنے بختیارک کو بھی قتل کرو بختیارک بولا کہ مین سچ کہتا ہون آپکے
اگر عہدۂ شیطنت دیا ہو تو مین ایسی ہی باتین کرونگا نہین یہ طوق لعنت آپ کا حاضر ہی کسی اور
کو پنھائیے اور شیطان بنائیے لقانے حکم قتل عمرو کی نسبت صادر فرمایا اور بختیارک کو بری کر دیا
بموجب حکم جلاد آکر حاضر ہوا عمرو کو لیکر میدان خونی مین آئے قلعہ کوہ عقیق کے سامنے جو بیابان
واقع ہی دہان چبوترہ نکبت کا بنا اور بوریاے فلاکت بچھایا گیا جلادان قوی بازو بیرحم تیغہاے
آبدار لیے ہر طرف پھرنے لگے کل لشکر لقا مین کمربندی ہو گئی ایک طرف ساٹھ ہزار ساحر جفاکار کے
تیار ہوے اور صف باندھکر ٹھہرے ایک سمت سوارون کے پرے اور پیادون کی قطار آراستہ ہوئی
کماندار لیس ہو کر تیر چلۂ کمان مین جوڑکر مستعد تھے کہ اگر کوئی حمایت کو عمرو کی آئے تو جیتا نہ بچے
عمرو کے حال زار پر مردوزن قلعے کے ہنستے تھے لیکن دانشمند عبرت گزین تھے کہ ایہا الناس یہ نفس
حمزہ ہی یہ وہ شخص ہی کہ جس نے ساحران عالم کو قتل کیا شہنشاہ عیاران اپنے تئین بنایا آج
اس طرح بے بس ہی نہ کوئی رفیق ہی نہ مونس ہی بعض کہتے تھے اسپر کیا منحصر ہی چرخ جفا پیشہ
نے بڑے بڑے نامیون کو ذلیل کر کے ہلاک کرایا ہی اور پیرزال دنیا نے بہت نوجوانون کو پرحسرت
دارمان دنیا سے اٹھایا ہی آج نہ دارا ہی نہ سکندر رہی نہ وہ چتر دادرنگ ہی نہ افسر ہی نہ کلاہ ہی
نہ تاج شہی نہ سر پر عزت ہی فی الحقیقت یہ سرائے فانی مقام عبرت ہی نظم

کہان شداد وہ بہشت آرا
جب گیا وہ تو ہاتھ خالی تھا
ہی یہ دنیا وہ گرگ کہنہ آہ
ہی زمین اور آسمان کا فرق
کہین سامان غسل صحت ہی

اس چمن کا کرے جو نظارہ
آج کرلے گزشتگان پہ نظر
لاکھ یوسف گرے در تنگ چاہ
کہین ہوتا ہی قطع پیراہن
کہین ترتیب غسل میت ہی

گو سکندر رہبی شاہ عالی تھا
ہو گا کل تو بھی عبرت دیگر
بحر حیرت مین عقل کیون نہ ہو غرق
کہین مردم کو ہی تلاش کفن
کوئی تخت روان پہ جلوہ نما

کہین مردہ وبال و دشمن ہوا	اک دولھن سے دوچار ہوتا ہو	اک کنار لحد مین سوتا ہو
قصر بنوا کے سو گیا شداد	قبر کی کوٹھری نہ رکھی یاد	ہین بہ خواہان حشمت دنیا
تشنۂ قلزم سراب نما	اسکے شربت مین زہر ہو سودہ	نوش ہو اسکا نیش آلودہ

قصہ کوتاہ ہر طرف ہنگامہ برپا تھا صغیر و کبیر کا مجمع تھا ایک جانب محمور سرخ چشم بھی مع اپنی کنیزون کے کھڑی تھی مگر حیران تھی کہ تو ناحق خون عمرو مین شریک ہوئی کاش طلسم سے نہ آتی یہ بدنامی اپنے ذمے نہ اٹھاتی اب معشوق سے ندامت ہوئی بڑی قیامت ہوگی یہ سوچ رہی تھی کہ وہان لقا بھی فیل پر سوار ہوکر برآمد ہوا جلادون نے عمرو کو زیر تیغ بٹھایا اور سامنے لقا کے آکر پوچھا کہ اس گنہگار کے بارے مین کیا حکم خداوندی ہو اس گبر نے گڑگڑا کر صدا دی کہ لاکھون حکم کا ایک حکم تمکو دیا جاتا ہو کہ جلد سر اس گنہگار کا کاٹ کر حاضر کرو جلاد وہان سے آکر مستعد قتل ہوئے خواجہ کی گردن پر کوئلے کا خط دیا اور کہا جو کھانا ہو وے اجل رسیدہ وہ کھا پی لے جو کہنا ہو وہ کہہ سن لے کوئی دم مین پیمانہ عمر باد فنا سے لبریز ہوگا اور رخت ہستی اتارا جائیگا عمرو نے انھین مطلق جواب نہ دیا لیکن دل کو رجوع بخضوع و خشوع بدرگاہ خداوند تبارک دافع البلیات وکافی المہمات کیا بے اختیار رو کر پکارنے لگے کہ ای قادر و توانا وای فریادرس غریبان تو صادق الوعدہ ہو مجھ سے تو نے وعدہ فرمایا ہو کہ جب تک مین تین بار موت اپنے منھ سے نہ مانگون اسوقت تک نہ مرون آج نرغۂ اعدا مین گرفتار ہون بے یار و غمگسار ہون سوا تیرے کون میرا مددگار رہی اور اس بیکسی مین یا رہی نظم

ترے لطف و کرم سے کچھ نہین دور	کہ غالب ہون ہین اس فرقہ پہ مجبور
نہین ہو کوئی تیرا مثل و مانند	بری ہو شرک سے تو ای خداوند
تری حکمت سے ہو ہر شی ہویدا	شب تاریک سے ہو صبح پیدا
زمین و آسمان حیرت فزا ہین	یہ دونون تیری قدرت سے بپا ہین
بچا لے اس بلا سے مجکو یارب	کہ تو غالب ہو اور مجبور ہین سب

اس دعا کے مانگنے سے نسیم قبول چمنستان دہر مین وزان اور صبح عشرت گریہ کرنے سے خندہ زن تھی یعنی عیاران لشکر امیر مثل تحاسم گتوری و دیگر عیار جو بہر خبر آئے ہوئے تھے اس ماجرے جانگزا کو دیکھکر افتان و خیزان بارگاہ سلیمانی مین آئے اور روبروے شاہ اسلام یون التماس پیرا ہوئے کہ ای شہنشاہ گردون بارگاہ کیوان جاہ قطعہ

ای عدالت گستر و عالم پناہ و دادبخش — کس زبان سے ہم کرین تیری عدالت کی ثنا
شمع کا شعلہ پتنگے کو جلا سکتا نہین — بسکہ شہرہ معدلت کا تیری پہونچا جا بجا
تازیانہ ہے نسیم صبح کو موج نسیم — غنچۂ تصویر کے گر ہوے پیراہن قبا
نام ہے جس شہر مین حفظ و حمایت کا تری — دست خوبان مین نہ ٹھہرے خوف سے دزد حنا

آج کچھ ساحر عمرو کو طلسم سے گرفتار کرکے لائے ہین اور لقا انکا گل ہستی خموش و پژمردہ کیا چاہتا ہے اور نخل حیات تیغ سیاست سے قلم ہوتا ہے اس خبر کو سننا تھا کہ بادشاہ نے امیر کی جانب دیکھا صاحبقران ہاے یار وفادار کہکر دنگل پر سے اُٹھے اور اُنکے اٹھنے سے کل سردار دست راست اور دست چپ کے اور فرزندان امیر وغیرہ سب کھڑے ہو گئے لشکر مین حکم کمربندی کا پہونچا تیاری ہونے لگی مگر امیر نے کسی کی راہ نہ دیکھی باہر بارگاہ کے آکر اشقر دیوزاد مرکب پر سوار ہوکر چل نکلے اُنکے بعد قاسم و نور الدہر اور ایرج اور علمشاہ وغیرہ بیٹے پوتے اور سردار شل لندھور و مالک اور فرامرز و جمہور وغیرہ کے روانہ ہوے ایک سمت سے طبل و بوق کی صدا بلند ہوئی اور پلٹن اور رسالے اور پیادہ و سوار لینا لینا کہتے چلے پھر تو بادشاہ بھی مع تاجداران ذیوقار کے تخت مرصع پر سوار برآمد ہوے طبل سکندری پر چوب پڑی فلک تھرایا اور زمین ہلی کہ نظم

چلے ایسے بزرگی سے وہ مردم — کیا چرخ برین نے آپ کو گم
وہ صحرا دشت محشر ہو بہو تھا — قیامت غلغلہ ہر چار سو تھا
ہوا نیزون سے وہ جنگل نیستان — نیستان تھا وہ جولانگاہ شیران
خدا کی راہ مین باندھے کمر تھے — لیے ہمراہ اقبال و ظفر تھے

یہانتک کہ روبروے قلعہ پہونچکر اس مجمع فوج مخالف پر دل امیر شمشیر کھینچکر اور نعرہ کرکے گرے کہ نعرہ

امیر عرب حمزۂ نامدار — عم مصطفےٰ شاہ اشقر سوار

لشکریان عدو نعرۂ امیر سنکر برزان ہوئے مگر لقا کے سامنے بختیارک اللہ اکبر اللہ اکبر کہکر اذان دینے لگا کہ مین پہلے ہی کہتا تھا او مشرک خدا تو مسلمان ہوجا اب دیکھ کہ حمزہ تیری جان پر کیا آفت لاتا ہے اور مین تو اوّل ہی سے مسلمان ہون لقا نے یہ معاملہ دیکھکر نعرہ مارا کہ سر عمرو کا جلد جلا کر ڈالو سپاہی اور جلاد بڑھے تھے کہ ادھر مخمور نے مخفی کچھ سحر ایسا پڑھا کہ کوئی نہ بڑھ سکا اور امیر نے صفون کو زیر تیغ بران رکھ لیا پھر تو حضار جادو اور ساٹھ ہزار ساحر ماریل و ترنج سحر کے مارتے تھے اور امیر اسم اعظم پڑھتے قتل کرتے بڑھتے ہوئے آتے تھے کہ یکایک ایک سمت سے نعرہ شاہزادہ قاسم بلند ہوا نعرہ

ملک قاسم آن ترک خاور سپاہ	زنم تیر برابر و نیزہ بہ ماہ
زآب دم تیغ شستم زمین	ہمہ باختر شد بہ زیر نگین

اور شاہزادۂ زیوقار یلارک افراسیابی جیغہ لشکر پر آ پڑے کہ ایک جانب سے نعرہ نورالدہر کا ہوا نعرہ

ہمائے اوج رفعت بادشاہ عرصۂ مردی	کہ شاہانش جہانگیر و فلک گیتی ستان خواندہ
پناہ لشکر اسلام نورالدہر کز ہیبش	عدو در رزمگاہش صد ہزاران الامان خواندہ

پھر تو ایک سکے بعد ایک کا نعرہ بلند ہوا اور تلوار پھر کر چلنے لگی ادھر لقا کے حکم سے تمام سنجانی و باختری اور مشتری حصاری حملہ آور ہوئے نیزہ ہائے بہادران تل گئے سینہ تانکر بے تامل ملگئے تیغون کی ہوا سن سن چلنے لگی سر مثل برگ خزان کے گرنے لگے نخلبند اجل سربلند دن کے شجر قامت کی سرتراشی کرنے لگا عندلیب آسا نقیب سرگرم فغان تھے جوہر تیغ عریان کے پھول کھلے نظر آتے تھے وہان زخم شکل غنچہ مسکراتے تھے سپر کے پھول گل سوسن کو شرماتے اور گل ہائے زخم کلی کی طرح بکس کر رہجاتے تھے چمک تیغ آبدار کی نہر گلشن کی طرح لہراتی تھی زندگی حباب آسا بے ثبات تھی سپرون کی تاریکی سے روز روشن تھا یا رات تھی کہ نظم

کیا حمزہ نے جب گھوڑے کو جولان	نظر آنے لگے سر گوے چوگان
چلے آپس مین یہ خنجر دو دستی	کہ جیسے بزم مین ساغر دو دستی
فلک نے سینہ اور خورشید نے سر	چرایا دیکھ تیرون کو ہوا پر
سیہ کارون کے رخ زخمون سے تھے لال	سنان نیزہ سے پیکر تھے غربال
ہوئی خونریز شمشیر درخشان	بنے تھے دست و بازو شاخ مرجان
جنھین تھا ناز شمشیر دو دم پر	پڑا تھا انکا سر اُن کے قدم پر
ہوا نیزے سے زخم سینہ دریا	سپر بھر بھر کے خون زخمون سے چھلکا
گرازدھی وہ شمشیر دو پیکر	قلم ہر تن ہوا اُس سے برابر
قیامت تھی ادھر محشر وہان تھا	ہراک سردار یان پیل دمان تھا

مخمور اپنی کنیزون کو لیکر علیحدہ جا کھڑی ہوئی اور ساحرون پر سحر کرنے لگی تاکہ میرے مطلوب شاہزادہ نورالدہر پر اور اُسکی فوج پر سحر تاثیر نہ کرے اسکے سحر کرنے سے جو کوئی شاہزادے کے قریب آتا تھا بچ کر زندہ نہ جاتا تھا اور عیاران لشکر اسلام نے باہم مشورہ کیا کہ سوائے امیر کے اور کوئی لشکری رد سحر نہین جانتا ہے ایسا نہو کہ لشکری مسحور ہو جائین لازم ہے کہ ہم سب عیار بھی جا کر مقابلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرین یہ سوچکر ایک لاکھ اسّی ہزار عیار ربانہ ہاے عیاری سے درست اور چست ہوکر چلے دھمدھمیان بجنے لگین وہان آکر پہونچے کہ جہان ساحرون کا غول تھا اور گولے فولادی ہار فلفل سوئیان وغیرہ ساحر لگارہے تھے عیارون نے ہوا کے رُخ پر کھڑے ہوکر حقہ ہاے آتشبازی داغ کر صف لشکر ساحران پر لگائے ایک لاکھ اسی ہزار حقہ ایک بار آکر لشکر مین پھٹا اور اُن مین سے ایسا دھوان پیدا ہوا کہ سارا زمانہ تاریک ہوگیا ساحرون کے مُنھ جھلس گئے اور گھبراکر کوئی کسی طرف اور کوئی کسی جانب بھاگا بعض اُڑکر چلے اسوقت مقبل وفادار کہ تیرانداز بے بدل ہے اُسنے چالیس ہزار ناوک فگن لیکر حملہ کیا اور تیر مارنا شروع کیے طائر روح ساحران صید ہونے لگے ایک طرف سے حفدار اُڑکر چلا تھا کہ مقبل نے تیر دلدوز تاک کر مارا اسکے سینے پر پڑا اور مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا قلابازی کھاکر زمین پر گرا اور تڑپکر ہلاک ہوا اُسکے مرتے ہی غلغلۂ دارو گیر برپا ہوا اور عمرو جو اسکے سحر مین مبتلا تھا چھوٹ گیا ادھر سردار لڑتے بھڑتے قریب عمرو کے پہونچے اور ہتھکڑیان بیڑیان کاٹ دین عمرو گھبراکر اُٹھا اور جست کرکے تخت لقا پر چڑھ گیا ایک دھول بڑے زور سے اسکے سر پر لگائی اور تاج اُتار لیا بختیارک نے کہا لیجیے بسم اللہ مال آپکا ہی اور اپنا رفیدہ اور دوشالہ وغیرہ اُتار کر سامنے کیا خواجہ نے وہ بھی لیا اور جتنے انکو گرفتار کرنے کا قصد کیا عمرو نے خنجر مارکر راستہ ملک عدم کا دکھلایا خلاصہ یہ کہ جب فوج ساحران نے شکست کھائی اور انظار جادو با معدودے چند بھاگ کر زندہ بچا اسوقت لشکر اسلام کا غلبہ زیادہ ہوا عمرو بھی لڑتا اور لوٹتا ہوا قریب مرکب صاحبقران پہونچا اور رکاب کو بوسہ دیا امیر گھوڑے سے اُترکر گلے سے لپٹ گئے عمرو نے عرض کیا ابھی لڑائی فتح نہین ہوئی حضور سوار ہون مین ہمراہ ہون امیر دوبارہ سوار ہوے اور نعرہ اللہ اکبر کرکے حملہ آور تھے پھر عجب ہنگامۂ آفت گرم ہوا کہ نظم

گھر قتیلون سے بھر دیے ہرسو — کشتون کے پشتے کر دیے ہرسو
جس طرف گھوڑے کو کیا مہمیز — کافرون کو ملی نہ راہ گریز
الامان مُنھ سے کہتے جاتے تھے — ٹھوکرین کھاکے رہتے جاتے تھے

اسی طرح جسدم امیر تخت لقا کے قریب پہونچے بختیارک نے طبل بازگشت بجوادیا کہ یہی آئین امیر کا ہی یعنے جب طبل امان لشکر مخالف مین بجتا ہی تو امیر حریف کو طالب امان سمجھ کر پھر مقابلہ نہین فرماتے غرض جسوقت نقارہ امان بجا لشکر دونون جانب کے پھرے امیر بھی بارگاہ کی طرف واپس ہوے سردار سر پر امیر کے زرنثار کرنے لگے عمرو پکارا کہ ای بہادران کیون مال ضائع کرتے ہو یہ

سب جمع کرکے مجھے حوالے کردو کہ مین نہایت محتاج ہون امیر ہنسے اور کہا خواجہ تمھارے لیے اور
بہت کچھ ہی عمرو نے عرض کیا اگر یہ اور وہ ملکہ مجھے ملجاتا تو اچھا تھا یہ کہکر جال الیاسی لگایا کہ سب مال
اُسمین آگیا اور لوٹنے والون نے ایک حبّہ نپایا اسی طرح شادان و فرحان جملہ سردار ہرچند کہ خون
مین تر بتر اور خستہ لڑتے بھڑتے اور پریشان تھے مگر عمرو کے آنے سے بارگاہ مین چلے آئے عمرو ہر ایک
کے گلے سے ملا اور کرسی اُدھر پر بیٹھا بادشاہ بھی خرسند ہوے اور کشتیان جواہر کی امیر اور بادشاہ نے
منگواکر عنایت فرمائین عمرو نے سارا ماجرا جو کچھ طلسم مین گذرا تھا حرف بحرف بیان کیا امیر نے
عیارون کی فطرتین سُنکر اُن سب کے لیے بھی بھاری خلعت عنایت فرمائے کہ ہماری طرف سے
قران اور برق وغیرہ کو دینا عمرو نے کہا کہ مین اُن چھوکرون کو روپیہ دیکر خراب تو نہین کرونگا
مگر کہدونگا کہ امیر نے تمھین بھی خلعت دیا تھا عید کے دن پہننا امیر اور سب سردار اس تقریر سے
ہنسنے لگے اور عمرو نے کل مال نذر زنبیل کرکے کہا مین جاتا ہون امیر آبدیدہ ہوے اور فرمایا کہ
خواجہ ایک روز تو توقف کرو عمرو جواب دہ ہوا کہ پھر مین جا نہ سکونگا ابھی سب ساحر جاتے ہین انکے
ساتھ مین بخوبی پہونچ جاؤنگا یہ کہکر وہان سے اُٹھکر چلا کہ ملکہ سرو سیمتن اپنی بی بی سے ملآؤن اور
اپنی شہزادیون یعنی امیر کی بی بیون سے بھی مل لون غرض داخل محلات ہوا جمیع خاتونان معظمہ
اس کے آنے سے مسرور ہوئین اور بہت کچھ زر و جواہر دیا حال طلسم سُنا خواجہ کا مزاج پوچھا لیکن
وزیر زادیان اُن شہزادیون کی بیبیان عمرو کی ہین انھون نے عمرو کو گھیرا اور کہا کیون صاحب
بعد مدت کے تم طلسم سے آئے مگر کچھ تحفہ اور سوغات ہمارے لیے نہ لائے اچھا جو کچھ کمایا ہو وہ تبلاؤ
ہم لوگون کو کچھ تو دو عمرو نے کہا طلسم مین خود میرا لاکھون روپیہ صرف ہوگیا اب مین محتاج اور پریشان
ہون چاہتا ہون کہ تمھارا زیور لیکر فروخت کرون تاکہ رفع تکلیف ہو یہ باتین سنکر محل مین ایک
قہقہہ اُٹھا اور عورتون نے خواجہ کو چارطرف سے گھیرا کہ ہمتو ضرور کچھ تم سے لینگے اسوقت مجبور ہوکر عمرو
نے کچھ جھوٹے نگینے اور ہلدی کی گرہین لوہے کی کیلا ایک آدھ دسپنا وغیرہ نکال کر دیا اور کہا گھر والیان
کمبخت نہ پریشانی کو جانتی ہین نہ مفلسی کو مانتی ہین انکو چوری کرو اور جہان سے بنے لاکر دو سب
ہنسنے لگے اور عمرو گھبرا کر اُٹھا کہ یہان ٹھہرونگا تو لُٹ جاؤنگا اور وہان سے اُٹھکر ملکہ سرو سیمتن کے
پاس گیا ملکہ نے خواجہ کو اعزاز سے بٹھایا اور بڑے تپاک اور گرمجوشی سے ملاقات کی یہ بی بی عمرو کی
بہت پیاری ہی عمرو یہان بیٹھکر مصروف ہمنوشی ہوا اور باتین اخلاص و محبت کی کرنے لگا لیکن ادھر
جب لقا عاجز اور درماندہ ہوکر اپنی بارگاہ مین آیا لشکر بھاگا ہوا آکر پھر فروکش ہوا انتظار بھی چند

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحرون سے بارگاہ مین حاضر ہوکر عرض رسا ہوا کہ یا خداوندا اب لشکر ساحران باقی نہین مین رخصت ہوتا ہون شاہ طلسم سے جو کچھ فرمایئے عرض کردون لقانے کہا کہدینا کہ ای شاہ جادوان تیری ملاقات کو میراجی چاہتا ہی مگر ان بندون نے مجھے بہت پریشان کیا ہی اور ان کو عالم ہستی مین مین نے پیدا کیا ہی ان کی قضا مین بھول گیا خلق ہی نہین کی پس سرکشی کرتے ہین اور مجھے سجدہ نہین کرتے ہین تو کہدینا کہ کسی ساحر زبردست کو پھر میری مدد کے لیے بھیجے ایکی بار مین اُس ہستی کے عالم کی تقدیر کی ہوئی کو پھیرونگا اور بندگان مغضوب کی قضا پیدا کرونگا بختیارک اس تقریر کو سُنکر بولا کہ یا خداوند آپ نے عمرو کی قضا بھی تو فرمایا تھا کہ آج ہی اور قتل کی تقدیر آپ کر چکے تھے پھر عمرو کے عوض حضار کی قضا آئی یہ بالعکس تقدیر آپ نے کیسی فرمائی لقانے کہا قلم قدرت میرا جدھر مین نے چاہا اُدھر پھیر گیا تجھے مشیت خداوندی مین کچھ دخل دینا نہ چاہیے بختیارک خاموش ہورہا اور انفطار رخصت ہوکر باہر نکلا اس عرصہ مین مخمور بھی آکر لقا سے مرخص ہوئی اور جب باہر بارگاہ کے آئی سب اُڑدر اور طائران سحر پر سوار ہوے یہ بھی طاؤس سحر پر چڑھکر چلی جب طاؤس بلند ہوا یہ لشکر اسلام کو بہ نگاہ حسرت دیکھتی جاتی تھی اور وہان جب عمرو محل مین گیا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سردار اپنے اپنے خیمون مین بہر آسایش و آرام آئے نور الدہر بھی آکر اپنی بارگاہ کے دروازے پر کھڑے ہوے اُنکو اس ہماے اوج عاشقی ہجران کشیدہ رنجور ملکہ مخمور نے دیکھا دل بیتاب کو تاب نہ آئی کنیزون سے کہا تم درۂ کوہ مین جاکر ٹھہرو مین آتی ہون لونڈیان حسب الارشاد اس طرف گیئن اور یہ شاہین صیدگاہ محبت و الفت اپنے طاؤس کو پھیر کر قریب بارگاہ شاہزادۂ بلند قدر اُتری اور سامنے آکر پکاری کہ ای بیوفا رسم و راہ الفت یہی ہی کہ ہم آوارۂ دشت ادبار پھرین اور تجھے خبر نہو کہ بمقتضاے

نظم

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست
سرم بہ دنیا و عقبے فرو نمے آید
تبارک اللہ ازین فتنہا کہ در سر ماست
در اندرون من خستہ دل ندانم کیست
کہ من خموشم و او در فغان و در غوغاست
مرا بکار جہان ہرگز التفات نبود
رخ تو در نظر من چنین خوشش آراست

یہ صدا سنکر شاہزادہ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا ایک اختر آسمان دلربائی گوہر دریاے آشنائی گل گلزار ناز کی بلبل شاخسار دلبری یوسف جمال زلیخا خصال ماہ کی صورت چکور کی سیرت لیلی کی سج مجنون کی دہج شمع کا رنگ پروانے کا ڈھنگ بزم کی آرائش پہلو کی زیبائش نیند کی کھونے والی لپٹ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سونے والی کو ملاحظہ کیا کہ سرگرم گفتار ہو ایسے حسین شوخ و چنچل کو دیکھا کہ بے صبر اور بیتاب ہو گیا ہوش و حواس عیش و راحت سب بھولا کہ ابیات

بوٹا سا قد قیامت عالم
کم سنی اُسپہ اور آفت تھی
ہاے رے وہ نچا کھچا کھڑا
اس بگڑنے مین بھی ہزار بناؤ
قابل دید اُس پری کا حال
پر محبت کا یہ تقاضا تھا

زلف چہرے پہ آفت عالم
حسن لاثانی ایک عالم مین
تمتا یا وہ چاند سا مکھڑا
سر لبسر زلف کے وہ بال اُلجھنے
شکل معشوق جیسے صبح وصال
دل سے ہو جایئے نثار اسیر

راستی قد کی اک قیامت تھی
پھول سا تن عرق کے شبنم مین
صدقے آرائش و زنثار بناؤ
گیسوے خم بہ خم کمال اُلجھے
گو کہ سرمہ ہی تھا نہ غازہ تھا
غرض آتے تھے لاکھ پیار اسیر

شاہزادۂ والا منزلت دلدادہ اور شیفتہ ہو کر قریب اُس گلفام کے آیا ملکہ نے مسکرا کر منھ پھیر کر کہا جلوا ب منھ دیکھی محبت نہ جتاؤ مین ایسے بے مروت سے بات نہین کرتی یہ فرما کر اور پھر کر روانہ ہوئی یہ کشتۂ خنجر ناز و مجروح شمشیر انداز بیتاب و بیقرار ہو کر پکارا کہ ای مسکن گزین خاطر عاشق حزین خمسہ

تڑپتا ہی مریض ہجر کیونکر دیکھتے جاؤ
دم رخصت ذرا حسرت کے تیور دیکھتے جاؤ

اجی دم توڑنے کی سیر دم بھر دیکھتے جاؤ
نکلتی کسطرح ہی جان مضطر دیکھتے جاؤ

ہمارے پاس سے جاؤ تو مڑ کر دیکھتے جاؤ

ای دلدار وے مایۂ ناز یہ کیا مجھ ناشاد پر عتاب ہی کہ آپ ہی تو پری کی طرح سایہ ڈال کر دیوانہ بنایا اور پھر نظر پھیر لی شاہزادہ یہ کہتا ہوا اور شعر عاشقانہ پڑھتا اسکے پیچھے جاتا تھا لیکن وہ بت پرفن کچھ جواب نہ دیتی تھی یہانتک کہ لشکر سے نکل کر ایک درۂ کوہ مین جب پہونچی وہان گئی شاہزادہ قریب پہونچا مخمور نے تیوری چڑھا کر کہا کہو صاحب کیا ہی کیون مجھ کمبخت کا پیچھا پکڑا ہی لو اچھا مین ٹھہری ہون کیا کہتے ہو شاہزادہ نے کہا واللہ ای جان زار کی تسکین ہیرا تو یہ حال ہی کہ نظم

گر نام عاشقی ترے نزدیک ننگ ہی
اس خانمان خراب کو لیجاؤن مین کدھر
تیری درشتیون کو سمجھتا ہون آشتی
کرتا ہی اسقدر تو خفا درد کو عبث

کرلے نہ قتل مجکو عبث پھر درنگ ہی
دل پر تو یہ فضا ہی بیابان بھی تنگ ہی
تجکو تو میرے ساتھ عبث عزم جنگ ہی
ظالم وہ اپنی جان سے آپ ہی تنگ ہی

یہ کہکر اشک سے رخسار کو تر کیا مخمور شاہزادہ کے رونے سے بے چین ہو گئی اور ہنسکر اپنے دست نازک سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سو پوچھنے لگی اور کہا مجھ خانمان آوارہ سے محبت کرنا دل لگانا اچھا نہین کہ شہنشاہ طلسم افراسیاب کے پھندے سے میرا نکلنا محال ہی اسوقت ہمراہ ساحرون کے حیلہ کرکے تمھارے دیکھنے کو چلی آئی تھی شاہزادے نے کہا کیا تم بھی ساحرہ ہو اسنے کہا ہان یہ سننا تھا کہ نورالدہر سُن ہو گئے انکے چپ ہونے سے مخمور سمجھ گئی کہ تجھے ساحرہ جو انھون سُنا ہی تو تیرے حسن و جمال کو عارضی بزور سحر بنا ہوا جانکر خاموش ہوے ہین یہ تصور کرکے ہنسی اور لب لعلین سے گہرافشان ہوئی کہ اے دلبر دغا باز دا اے عاشق جان نواز مین مثل ان ساحرنیون کے نہین ہون کہ جنکا سن سال دو دو سو برس کا ہوتا ہی اور وہ سحر سے صورت اپنی جوانون کی بناتی ہین میرا سن چودہ سال کا ہی شہزادہ اس تقریر کو سُنکر دل مین شاد ہوا لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ اگر کسی ساحرہ کے ساتھ اپنے بیٹون اور پوتون کے عقد کرنے پر راضی نہین ہوتے ہین پس اس سے وصال ہونا غیر ممکن ہی اور تیری طبیعت اسیر آئی ہی دیکھئے کہ تقدیر مین کیا لکھی رسوائی ہی یہ سوچکر یا تو چہرے پر سُرخی آئی تھی یا پھر وہ غنچہ دہن مرجھا کر زرد ہو گیا مخمور سوچی کہ شاہزادے کو تیرے کم سن ہونے کا حال سُنکر فرحت حاصل ہوئی تھی مگر اب پھر کچھ فکر لاحق ہوئی ہی ازبسکہ یہ عاشق ہی شاہزادے کے خفا رہنے سے دل اسکا خفا ہوا اور ہاتھ گردن مین ڈالکر اپنا دوشالہ سر سے اُتار کر فرش کیا اور شہزادے کو بٹھلایا لگی منت اور خوشامد کرنے کہ

کیون صاحب ہمسے کیون خفا ہو کیا باعث ہی ابیات

دل بھر آتا ہی خدا کی قسم
لو ہمین پیٹو اب نہ شرماؤ
رنج تکلیف ہمکنار ہی ہو
بے تکلف سمجھو حیا نہ کرو
خوش ہو رنج فراق دور ہوا
ناحق اس درجہ آپ ہین برہم
رنج فرقت کا ذکر زائد ہی
ہم سے کرنا تمھین فریب تھا
آپ ہمکو اگر ستائینگے

سہت اسوقت ضبط کرتے ہین ہم
ہین سنون تو مرا قصور ہی کیا
یا خطا اور کچھ ہماری ہی
ہمکو قائل کرو لڑو ہم سے
عذر کرتے ہین لو قصور ہوا
ناز برداری یہ کرتے ہین ناز
اس سے کیا جی خدا تو شاہد ہی
روٹھنے کا سبب بھی ہم سمجھے
دیکھو پھر ہم بھی روٹھ جائینگے

کچھ خفا ہو تو ہم سے فرماؤ
سبب رنجش حضور ہی کیا
کون کہتا ہی تم گلا نہ کرو
مثل گیسو اُلجھ پڑو ہم سے
خود مقر ہوتے ہین خطا پر ہم
سب اُٹھاتے ہین عاشق جانباز
ہم ہین معشوق تمکو زیب تھا
یہ روکھائی یہ ضد یہ دم سمجھے

اس طرح اپنے عاشق کو لپٹ کر سنایا کہ شاہزادے کو آئندہ کا خیال ماضی ہوا سب رنج و غم بھولا بے اختیار ہنس پڑا ملکہ نے تیوری چڑھائی روکھی صورت بنا کر گلے سے باہین نکالکر الگ سرکی شاہزادہ اس سے لپٹ گیا اور کہا ای

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آرام دل بیقرار ہین تجسے خفا نہ تھا بلکہ یہ سوچتا تھا کہ وا دا میرے امیر جب تجکو ساحرہ سنینگے تو میرے ساتھ نکاح نہ کرینگے مخمور نے ہنسکر کہا چہ خوش آپ نکاح کی فکر ابھی سے کرنے لگے ای صاحب منہ بنواؤ ہوش ہین آؤ عقل کے ناخن لو کجا ہین اور کجا تم کیسا نکاح اور کہان کا بیاہ بس اک نظرے خوش گذرے ہمنے تمہین دیکھا تمنے ہمین دیکھ لیا اور آگے سب جھگڑا ہی مجھے اور بات سے نفرت ہی شاہزادے نے کہا دیکھیے اسکی سند نہین یہ انکار اچھا نہین مخمور نے کہا اور تو مین کچھ جانتی نہین لیکن دل سے راغب بطرف دین اسلام ہون انشاء اللہ بعد فتح طلسم سحر ساحری سے توبہ کرونگی آج کل طلسم مین مجھے مدد عمرو کی کرنا ہی اور نتیجہ افراسیاب سے نکلنا ہی نہین تو ابھی مسلمان ہو جاتی شہزادے کو اطمینان ہوا کہ جب یہ مدد خواجہ کی کریگی اور بدل مسلمان ہو گی تو امیر جلد دے حسن خدمت اور رفاقت مسلمانان کی وجہ سے خوشنود ہو کر میرے ساتھ نکاح کرنے مین تامل نہ کرینگے یہ سمجھ کر آغوش محبت کھولکر اُس پروردہ مہد ناز وسج ادائی کو سینے سے لپٹا لیا دل کھولکر پیار کیا مخمور نے کہا چلیے چلیے آپ وہی ہین جو ابھی طوطے کی ایسی نگاہ پھیرتے تھے منھ سے نہ بولتے تھے ہمین آٹھ آٹھ آنسو رولا یا اور آپ کے تیور پر میل نہ آیا اب لگے جھوٹھ موٹھ کا عشق جتانے شاہزادہ منتین کرنے لگا ہنگامۂ راز و نیاز گرم ہوا اب یہ شیدائے یک دیگر تو یہان اپنے ارمان نکالتے ہین لیکن کیفیت عمرو کی سنیے کہ اپنی بی بی سے بخوبی ملکر رخصت ہوا کہ مین طلسم کو جاؤن ایسا نہو کہ ساحر چلے جائین اور مین ٹاپتا رہجاؤن غرض کہ لشکر سے نکلکر جب صحرا مین آیا ہر سمت صید مطلب کا جویا تھا کہ یکایک دیکھا کچھ عورتین ایک مقام پر بیٹھی ہین اور باہم باتین رمز و کنایہ کی کرتی ہین اور کچھ اشارہ درۂ کوہ کی طرف کرتی جاتی ہین عمرو ساحر کی ایسی صورت بنکر پاس گیا اور گویا ہوا کہ ہائے انتظار وغیرہ سب طلسم کو گئے ہم بھی جاتے ہین تم ابھی یہین بیٹھی ہو یہ کلام سنکر اُنھون نے کہا کہ ہم کنیز ملکہ مخمور کی ہین اور ملکہ درۂ کوہ مین کسی کام کو گئی ہین آلین تو ہم بھی طلسم کو جائین عمرو اُن کی باتون سے خوش ہوا اور دل سے کہنے لگا کہ خدائے برتر کی کیا کارسازی اور بندہ نوازی ہی کہ میرے جانے کا سبب پیدا کر دیا اب چلکر ایک بار حمزہ کو اور دیکھ لون پھر سوچا کہ مبادا یہ ساحرنیان چلی جائین اور تو رہجائے لازم ہی کہ نہ جاؤن مگر عاشق ردے امیر ہی تاب نہ آئی دوڑتا ہوا پاس امیر کے آیا اور پاؤن پر گرا امیر نے بھی گلے سے لگایا آخر کار رخصت ہو کر پھر انھین عورتون کے پاس بصورت ساحر آیا اور اُن مین سے ایک کو کہا کہ تم ذرا میرے ساتھ آؤ میرے کسی عزیز کا یہان گھر ہی یہ سب بیچاریان حیران بیٹھی ہین ان کے لیے مین شراب وکباب وغیرہ بھیجدون کنیز اسکے

کہنے سے ساتھ ہوئی عمرو اسکو جب صحرا مین دور لیکر آیا تو حباب بیہوشی اُسکے مُنھ پر لگایا کہ وہ بیہوش ہوگئی اسکا چہرہ مین اُتار کر اور اسکی ایسی صورت بنکر اسے زیادہ بیہوش کر کے آپ چند گلابیان شراب کی لیکر اُن عورتون کے پاس آیا اور شراب انھین دی کہ اس ساحر نے بھیجی ہی سب ساحرنیون نے وہ شراب پی انھین بیہوش کرنا منظور نہ تھا اسوجہ سے شراب آغشتۂ بیہوشی نہ تھی غرض یہ سب راستہ مخمور کا دیکھ رہی ہین لیکن وہان ملکہ نے شاہزادے سے ٹھنڈھی سانس بھر کر کہا کہ لیجیئے خدا حافظ و ناصر اب عرصہ بہت ہوا ہی میری راہ شاہ طلسم دیکھتا ہوگا جب اور ساحر جا کر پہونچین گے اور مین نہون گی تو نہایت خرابی ہوگی یہ کہکر اُٹھی شاہزادہ اسکے جانے سے آبدیدہ ہوا پھر تو مخمور بھی رونے لگی اور اُسوقت عاشق و معشوق کا عجب حال تھا کہ نظم

قہقہہ لب پہ بن گیا نالا | خون بہا آنکھون سے تو دھو ڈالا | دلکو سو پیچ و تاب ہونے لگے
شدتون سے عذاب ہونے لگے | دل تو اُمڈا مگر رہے خاموش | تھم گئے اشک آ کے بر سر جوش

قصہ کوتاہ دونون روتے رہے ادھر وہ طلسم کیطرف روانہ ہوئی مخمور چلتے وقت کہتی گئی کہ نظم

کرم مجھپہ رکھنا ذرا میری جان | مین دل چھوڑے جاتی ہون اپنا یہان
جدا اسکے ہونے سے وہ نوجوان | گیا تو ولے مُنھ پہ آنسو روان

نور الدہر الفراق گویان سمت لشکر روانہ ہوئے اور مخمور اشتیاق کہتی ہوئی پاس اپنی کنیزون کے آئی طاؤس پر سوار ہوئی سب کنیزین طاؤسان و طائران سحر پر چڑھکر ہمراہ چلین عمرو بھی اس کنیز کے طاؤس پر کہ جسکو بیہوش کر آیا ہی سوار ہوا کیونکہ ابھی وہ کنیز زندہ ہی سحر اسکا کام دیتا ہی قاعدہ ہی کہ جب تک ساحر زندہ رہتا ہی اشیاے ساختہ سحر اسکی قائم رہتی ہی اور بعد ہلاک ہونے کے باطل ہوتی ہین قصہ مختصر مخمور فراق مین شاہزادے کے روتی اور بے تابیان کرتی بعد قطع مسافت راہ طلسم باطن مین پہونچی کہ وہین رہتی ہی عمرو کو بھی طاؤس لیے ہوئے طلسم باطن مین آیا عمرو نے ہرچند چاہا کہ مین طلسم ظاہر مین رہجاؤن مگر وہ طاؤس زمین پر نہ اُترا یہان تک کہ باغ سیب کے قریب پہونچے دیکھا تو انتظار بھی کچھ دیر ہوئی ہی کہ آکر پہونچا ہی لوگ اسکی ہمراہی مین اُتر رہے ہین یہ ابھی سامنے شہنشاہ کے نہین گیا ہی غرض کہ مخمور وہین اُتری لونڈیون سے کہا تم راہ کی خستہ و شکستہ ہو گھر جاؤ مین شہنشاہ سے ملکر آتی ہون کنیزین رخصت پاکر سوار ہوکر چلین عمرو بھی اُنکے ساتھ روانہ ہوا یہان تک کہ ایک درۂ کوہ سے نکلکر صحرا کو طی کر کے قریب شہر کے پہونچا دیکھا دروازہ شہر کا نہایت بلند فولادی مانند فیل مست کے جھوم رہا ہی ہزارہا ساحر کا پہرا ہی چاردیواری

شہر پناہ کی منقش ورنگین تپھر کی تعمیر ہی لیکن اسقدر صاف وشفاف ہی کہ آئینہ مہر کو شرماتی ہی اپنے روبرو اندھا بناتی ہی عمرو ہمراہ کنیزون کے اندر شہر کے آیا اُسکو نہایت خوبی سے معمور پایا عمارتین پختہ اور طرح طرح کے تپھرون کی یعنے سنگ یشب وسنگ موسٰی وسماق وغیرہ کی بنی تھین حسن مین پری تھین دکان اہل حرفہ اور پیشہ ورون کی چشم انتظار عاشق کی طرح کھلی ہوئی ہر قسم کا اسباب نفیس ونادرات مین بھرا تھا دکاندار پوشاک عمدہ پہنے دکان پر بیٹھا تھا شہر کے چوک کی صفت اگر تحریر ہو طول تقریر ہو مختصر یہ کہ اگر اس جگھ کو چرخ چہارم لکھون تو مسیحا کو آرزو مند سکونت بناؤن اور اگر بہشت سے مشابہت دون تو رضوان پر احسان کرون نظم

گگے تھے ہر اکجا یہ وان سنگ وخشت / ہر اک کوچہ اُسکا تھا رشک بہشت
عمارات گچ کی وہان بیشتر / کہ گذرے صفائی سے جسپر نظر
کرون کیا مین وسعت کا اسکی بیان / کہ جون اصفہان تھا وہ نصف جہان
ہنرمند وان اہل حرفہ تمام / ہر اک نوع خلقت کا تھا ازدحام
یہ دل چسپ بازار تھا چوک کا / کہ ٹھہرے جہان بس وہین دل لگا
جہان تک کہ رستے تھے بازار کے / کہے تو کہ تختے تھے گلزار کے

کنیزین اس شہر مین ترین سواریان سحر کی اُڑکر کسی طرف چلی گئین عمرو بھی اُنکے ساتھ اترکر چلا اور وہ سب سیر کرتی ہوئین قریب دارالعمارۂ شاہی کے پہونچین یہ کاخ عالیشان قصر فریدون پر طعنہ زن تھا شکوی کیخسرو کہ سینے مین رشک سے مقابل اسکے روزن تھا کہ بمقتضاے مثنوی

جہان تک کہون اُسکا جاہ وحشم / محل اور مکان وان کے رشک ارم
وہ دولت سرا خانۂ نور تھا / سدا عیش وعشرت سے معمور تھا

عمرو ہمراہ لونڈیون کے اندر قصر کے گیا دیکھا تخت سلطنت کئی سوزینے کا مرصع کار بمقام صدر پر بچھا ہی تاج خالی تخت پر رکھا ہی گرد تخت کے کرسیون اور دنگلون پر اہل دربار وزیر امیر مشیر متمکن ہین لیکن سب ساحران پرفن ہین فرش معقول قاقم وسنجاب کا بچھا ہی جابجا شیشہ آلات سجا ہی ایک طرف پردہ اسی قصر مین پڑا ہی وہان ہزارون ساحر بعہدۂ دربانی کھڑا ہی کنیزین بے تامل پردہ اُٹھا کر چلین عمرو نے دیکھا کہ یہ زنانی ڈیوڑھی ہی صدہا مکان اور کمرے چار سمت بنے ہین اور سامنے ایک پھاٹک جواہرنگار لگا ہی پردہ زنبوری پڑا ہی یہان چوبدار عصابردار طلائی عصا لیے جواہر کے کڑے اُنکے ہاتھون مین پڑے کھڑے ہین پرستارین یہان بھی پردہ اُٹھا کر آگے بڑھین عمرو نے بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساتھ قدم بڑھایا نقشہ ہی کچھ اور نظر آیا یعنے باغ جنت نظیر دیکھا بری از وصف تحریر دیکھا کہ رضوان اسکی خوبی اور سرسبزی کو بجانتا ہوگا بلکہ اُسکا دل جانتا ہوگا نظم

گلِ نرگس تھا یا کہ دیدۂ حور
گلِ سوسن کا حسن کہیے کیا
دلِ عاشق تھا پھول لالہ کا
کیا اناروں کا ہو بیان جوبن
سرو مین خوش قدوں کا تھا انداز

کھون زنبق کو بینی پُر نور
سی مالبدہ تھا دہن گویا
داغ کیونکر نہ اسمین ہو پیدا
کھون پستان شاہدان چمن
جسکی قمری تھی عاشق جانباز

کنیزین وہاں جو بارہ دری اور صحنچیان بنی تھیں اُن مین جاکر ٹھہرین اور آمد ملکہ مخمور کی خبر اس مین ہزار ہا عورتین سمعین تھین انسے کہی اور اپنے اپنے کار و بار مین مصروف ہوئین گران کنیزوں اور خادمان محل نے آنے کی اپنی مالکہ کے خبر سنکر بہت جلد آرایش اور زیبایش مکان اور فرش و فروش شیشہ آلات پلنگ وغیرہ کی فرمائی مسند بچھائی اور گلدستے چن دیے اور عطردان و چنگیر پھولوں کے رکھے شراب اور کباب خوان پر الوان نعمت موجود کیے غرض کہ جملہ ساز و سامان سے درست ہوکر انتظار ملکہ کرنے لگین حال اُس رنجور و مہجور یعنی مخمور کا سنیئے کہ یہ اندر باغ سیب کے گئی اور شاہ طلسم کو مجرا کرکے دنگل پر بیٹھی خمار نے اسکی بلائین لین اور گلے سے لگایا چہرا اُترا پایا کہا کیون بہن تمھارا جی کیسا ہے مخمور نے کہا اچھی ہون تم جانو راہ کی تھکی ماندی آتی ہون اور مین سچ کہون مجھے راہ چلنے کی عادت بھی نہین تغیر حواس اور مزاج کی یہی وجہ ہے مخمور یہ کہہ رہی تھی کہ انتظار نے آکر افراسیاب کو تسلیم کی اور کل سرگذشت عمرو کی رہا ہو جانے اور حضار کے مارے جانے اور لقاکے پیام دینے کی بیان کی افراسیاب نے جواب دیا کہ مجھے سب خبر ہے یہ کہکر بغضب تمام پکارا کہ ای مخمور ادھر آ مخمور گھبرا کر تھراتی ہوئی سامنے آئی شاہ نے خطاب کیا کہ کیون او بیحیا تو جب خدمت خداوند مین گئی تھی تو پہلے ہر سمت اپنے یار کو ڈھونڈھتی پھری آخر جب مسلمانوں سے لڑائی شروع ہوئی تو علیحدہ جاکر کھڑی ہوئی اور سحر کرتی تھی تاکہ مسلمانوں پر سحر تاثیر نہ کرے اور انجام کار یہ ہو کہ چلتے وقت درہ کوہ مین اپنے یار کو لگا کر لائی اور خوب رنگ رلیان منائین سچ کہہ یہ کیا ماجرا تھا واضح ہو کہ جب مخمور طلسم سے واسطے لقا کے پاس جانے کے ہمشیرہ افراسیاب سے اجازت خواہ ہوئی تھی تو اُسکو مظنہ یہ گذرا کہ ایک بار یہ لقا پاس ہوآئی ہے دوبارہ آپ سے درخواست کرکے یہ کس لیے جاتی ہے اس گمان کے آتے ہی شاہ جادوان نے مٹی ایک تپلا سحر کا اسکے ہمراہ کر دیا تاکہ جو کچھ وہان یہ کرے اُس سے وہ تپلا مجھے خبردار کرے جسوقت مخمور شہزادہ نور الدہر کو پہاڑ کے

دربے مین لے گئی اور باتین کرنے لگی پتلے نے سحر کے افراسیاب کو اسکے آنے سے پہلے آکر خبر دی اور پتلا سحر کا
از بسکہ مخمور کے ساتھ درہ کوہ مین تھا اس باعث سے عمرو کی عیاری کی کیفیت اور کنیز کے بیہوش کرنے کا
حال اسکو نہ کھلا ورنہ آمد عمرو کا بھی حال شاہ جادوان کو معلوم ہوجاتا خلاصہ کلام جب مخمور پر اس نے
زجر و توبیخ کی وہ رونے لگی اور ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگی کہ کنیز نہ تو سحر مسلمانون کے بچنے کے لیے کرتی
تھی اور نہ کسی کی جویا تھی ہان اتنی خطا مجھ سے بیشک ہوئی کہ جب مین وہان سے پھری ہوئی
تو ایک جگہ لشکر حمزہ مین بہت سے آدمی کھڑے تھے مین انکو دیکھنے گئی انمین سے ایک جوان حسین
مجھے خوبصورت عورت دیکھکر دوڑا مین بھاگی اور درہ کوہ مین جاکر چھپی وہ بھی پیچھے پیچھے وہان آیا اور
میرے حال کا مستفسر ہوا مین بغصہ اپنی کیفیت بیان کرکے آمادہ ہوئی کہ سحر سے اُسے گرفتار کرون
وہ بھاگ کر لشکر مین چلا گیا مین طلسم مین چلی آئی اب عنایت بیغایت خسروانہ حضور سے امیدوار
ہون کہ اتنی خطا میری معاف فرمایئے افراسیاب گویا ہوا کہ دیکھ تیرا جھوٹ سچ ابھی ظاہر ہوا جاتا
ہے یہ کہکر اسکے بازو کی طرف نگاہ قہر دیکھا مخمور کے بازوؤن پر اکے زمرد کے بندھے تھے اور ان پر
تصویرین تھین ایسی کہ جیسے نگینے پر نقش وغیرہ کندہ ہوتے ہین بس شاہ کے گھورنے سے دونون
بازوؤن سے اکے کھل کر گر پڑے اور افراسیاب پکارا کہ اے پتلیون تم بتاؤ کہ یہ کس سے باتین کرتی
تھی اور کسکا دم محبت کا بھرتی تھی وہ پتلیان گویا اسکے حق مین کراماً کاتبین تھین کہ جو کچھ مخمور نے وہان
کیا تھا وہ سب بیان کرنے لگین اور کہنے لگین ای شہنشاہ یہ اس مردوے کے سامنے اپنا عشق جتاکر
روئی تھی افراسیاب ہنسا اور پکارا کہ ای قحبہ سُنا تو نے کہ پتلیون نے کیا کہا مخمور نے عرض کیا کہ مین لاکھون
ساحر جو جنگ مین مارے گئے انکے لیے روتی تھی یہ کہکر قدم شاہ پر گری کہ خطا میری معاف فرمایئے
افراسیاب نے کہا سو کوڑے مارونگا جب معاف کرونگا یہ کہکر دستک دی کہ زمین سے دو ساحر
بدہیئت کریہ منظر تازیانے لیے نکلے اور طرہ زلف محبوب پر مار پڑنے لگی جسم نازنین سے فوارے خون
کے چھوٹنے لگے پیرہن سب تار تار ہوا جینا دشوار ہوا آخر غش کھاکر گر پڑی دانت بیٹھ گئے اُسوقت
خمار بڑی بہن اسکی سامنے شہنشاہ کے آئی اور گویا ہوئی کہ ای شہنشاہ آپکے جو مزاج مین آتا ہے
وہ کرتے ہین ہماری کسی کی آبرو اور عزت کچھ نہین سمجھتے افراسیاب نے کہا پتلیان سارا ماجرا بیان کرتی
ہین اور تو مجھی کو الزام دیتی ہی خمار نے کہا خدا جانے پتلیان مالزادیان کیا بکتی ہین آپ میری بچی کی
جان لیجیے گا اور مخمور کے اوپر روتی ہوئی گری شاہ طلسم نے تازیانے والون کو منع کیا کہ اب زدوکوب
نہ کرو وہ حکم پاتے ہی زمین مین سما گئے افراسیاب نے کہا ای خمار مین نے اس لیے اسکو سزا دی کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور دن کو عبرت ہو ورنہ مجھے کیا چاہے کوئی کسی پر عاشق ہو یا اسکا دشمن بنے مگر میرے دشمنون سے لطف و مدارا نہ کرے خمار نے کہا ہم کنیزون کی مجال ہی جو خلاف حکم شہنشاہ کوئی امر کرین یہ کہکر مخمور کو گود مین اٹھا کر باہر باغ کے آئی اور بزور سحر تخت تیار کر کے سوار ہو کر چلی بعد لمحہ کے اسی شہر اور عمارت اور باغ مین جہان عمرو کنیز بنا ہوا موجود ہی پہونچی اسوقت مخمور کو بھی ہوش آیا خمار نے پوچھا کہ بہن تمھین سچ بتاؤ کیا کیا مخمور نے جواب دیا کہ افراسیاب بھڑوے کی شامت آئی ہم جو ہمارا جی چاہا وہ ہمنے کیا کیا مین کسی کی لونڈی باندی ہون وہ اپنا دیا ہوا ملک مال دھر چھوڑے مین اب شریک جان و دل سے عمرو کی ہون خمار نے ایسے کلمات سنکر بہت سمجھایا کہ بہن شہنشاہ سے بگاڑ کر ہم کہان رہینگے مثل چلی آتی ہی کہ دریا مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر مخمور نے کہا بی اپنے کام لگو یہ سمجھانا تہ کر رکھو وہ مسخرا امیر آگیا کر لیگا آج تک بہار کا اسنے کیا بنا لیا کر لے سب بنے ہین مین شاہزادی ہون کوئی پاجی نہین جو مار کھا کر چپکی ہو رہون اے تو مین اپنی ذات کی اشراف اور اپنے نام کی مخمور جو اس موے کے اپنے شہزادے کے ہاتھ سے دھرے نہ اڑاؤن ہان جبتک مین یہان ہون اسوقت تک مجبور اور اسکے بس مین ہون چاہے اور زد و کوب کرے خمار نے کہا تم جانو تمھارا کام جانے تمھین غصہ بیڈھب سوار ہی یہ کہکر خمار رخصت ہو کر روانہ ہوئی کیونکہ اسکے رہنے کی جگہ اور ہی یہ دو بہنین دو قلعہ کی حاکم ہین خلاصہ خمار جا کر دربار شاہ طلسم مین پہونچی اور مخمور پر ایک تو مار پڑی ہی اور دوسرے یاد اپنے گلعذار کی ہی دل سے لگی ہی بیتاب اور بیقرار مثل عندلیب زار بال شوق کھولے نالہ و شیون کرتی چمنستان مین آئی اور چبوترہ بلورین پر جو وسط باغ مین بنا تھا فرش مکلف بچھا تھا وہان آکر بیٹھی کہ خاطر مضطر تسلی پائے ہو لیکن سیر گلزار نے اور زیادہ ہوائے عشق بڑھائی وہ گلبدن بیکلی سے گھبرائی جب یاد قامت یار آئی صورت سرو ار دکھائی دی چشم نرگس کو دیدۂ حیران سمجھی زلف سنبل کو گیسوے پریشان سمجھی نخل ماتم نظر آیا گل کو اپنے لخت جگر سے مشابہ پایا باد صبا کو صرصر حادثہ روزگار پایا لالے نے داغ دل دکھایا سبزہ رنگ آئینہ نہر تھا جان بلبل پر صیاد کا قہر تھا گھٹا غم و اندوہ کی ہر طرف چھائی تھی گلشن دہر کو تاریک جان کر وحشت تنہائی تھی گھبرا کر کہتی تھی کہ مسدس

صرصر حادثہ اس باغ مین کیا چلتی ہی
آتش گل سے گلستان کی ہوا جلتی ہی
شاخ میوونکے عوض گل بلبلن سے پھلتی ہی
برق آفت سر اشجار سے کیا ٹلتی ہی
داغ سینے کے ہین جو پھولونکے پشتارے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زخمون کی نہرین ہین اور خون کے فوارے ہین

گردِ خاطر گلچین ہی ہر اک غنچۂ گل
رگِ گل نیشِ ہی بہر رگِ جانِ بلبل

باغبانون کے لیے دام بلا ہی سنبل
راست بازون سے اٹھی رسم محبت بالکل

ردائے سیب خزان مین عجب ایجاد کیا
سرو نے فاختہ کو صدقے مین آزاد کیا

ای مخمور یہ گل خندان نہین ہین زخم خندان ارغوان خون غلطان ہی مرو سرو چراغان ہی ہر شاخ خنجر عریان ہی موج بحر شمشیر بران ہی جامۂ گل خون مین ترتبر ہی طفل غنچہ بے شیر مادر ہی تاریخ تجنیس رنج سراسر ہی شمشاد پر قمری رنجور ہی یا دار پر منصور ہی سوسن سیاہ پوش ہی نرگس مخمور بادۂ الم سے بیہوش ہی قصہ مختصر وہ نسرین عذار بادل خار خار و سینہ فگار یاد محبوب گل اندام مین اسی طرح بیقرار تھی آخر نظم

دل کے واشد سے بے توقع ہو
دیکھ گلشن کو نا امید انہ

ہر شجر کے تلے بہت سا رو
رُخ کیا اُس نے جانب خانہ

یعنے وہان سے اُٹھ کر بارہ دری مین آکر پلنگ پر گری حرارت عشق کی تپ چڑھی دین و دنیا کی خبر نہ رہی سارا دن مثل مردے کے پڑی رہی آخر اسکے دود آہ سے عالم مین تاریکی چھائی اور شب ہجر کالی بلا سی چشم عاشقان مین نظر آئی کہ ابیات

شب فرقت اسی کو کہتے ہین
جان لینا ہی کام اسی شب کا
جان بچتی نہین یہ وہ ہی شب
ہی بلائے فراق یار یہی
یہی ظالم بسر نہین ہوتی

لوگ آفت اسی کو کہتے ہین
شام غربت ہی نام اسی شب کا
شب بیمار ہی اسی کا لقب
ہی شب اوّل مزار یہی
اسی شب کی سحر نہین ہوتی

چند کنیزون نے سارے مکان مین روشنی کی اور رقاصون کو بلوایا تاکہ ملکہ کا دل بہلے رنج و غم بھولے اور چند پرستارین آکر پاؤن ہاتھ دبانے لگین اور بمنت ملکہ کو جگانے لگین کہ واری آج کیا صدمہ و ملال ہی دشمنون کا کیا حال ہی ہم حضور کی بلا لیکر مر جائین ناشاد اور نامراد دنیا سے گذر جائین کچھ ہم سے تو ارشاد فرمایئے دل پر جو گذرتی ہو بتایئے کہ اسکی تدبیر کرین اگر کسی پر دل آیا ہو تو اسکو تسخیر کرین ان باتون کی صدا جب کان مین اُس جوہر کان خوبی کے پہونچی چشم حیران

واکی خواب وصل یار دیکھ رہی تھی آنکھ کھلتے ہی نہ وہ یار تھا نہ وہ بوس وکنار تھا بلکہ زمانہ شب تار تھا گھبراکر پکاری نظم

سب عمر جاگ کر تری حسرت مین کھوئی ہی
او موت کیا تو مر گئی کس نیند سوئی ہی
مجھ سخت جان کو موت نہ آئیگی حشر تک
آب حیات سے مری مٹی بھگوئی ہی
رو رو کے بھی کٹی نہ شب تار ہجر یار
بھاری ہوئی ہی جوبن جون یہ لگی بھگوئی ہی

اس بیقراری کو دیکھ کر کنیزین قدم پر گرین اور بمنت مستفسر حال ہوئین اس مست بادۂ محبت نے کف افسوس ملکر کہا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ عمرو عیار سے جابجا مین ملاقی ہوئی مگر اپنے راز سے اُسکو آگاہ نہ کیا اور مفت اُسے اپنے ہاتھ سے کھویا اگر پہلے ہی اسکے ساتھ چلی جاتی تو یہ ذلت نہ اُٹھاتی اب کیا ہوتا ہو گیا وقت کہان ہاتھ آتا ہی اسوقت عمرو کو وہ عقیق یمن ہی اُسے کہان پاؤن جو اپنا داغ دل دکھاؤن اس گفتگو کو سُنکر عمرو جو کنیز کی شکل بنا ہوا تھا ملکہ کے قریب گیا اور مسکرانے لگا پکارا کہ اے ملکہ اس کنیز نے سر دینے مین قصور نہین کیا اور اب بھی یہ سر حاضر ہی جوتیان لگایئے مخمور نے کہا اری خیلا تو کیا بیہودہ بکتی ہی وہ باتین کہ جسکا سر نہ پانون کہ رہی ہی مین عمرو کا ذکر کرتی ہون تو کہتی ہی سر حاضر ہی بھلا اس بات کا جوڑ ملتا ہی عمرو نے جواب دیا کہ پھر عمرو کہان گیا جہان پہلے تھا وہین اب بھی ہی اگر گیا تھا تو چلا بھی آیا مخمور نے کہا تو دیوانی ہی مر یگا تو لقا کے دربار مین کہ تو بھی میرے ساتھ تھی عمرو کو حکم گردن زنی ملا اور حمزہ آکر چھڑا لے گیا تو باتین بناتی ہی مجھے چِڑاتی ہی عمرو نے کہا قربان جاؤن یہ سب سچ ہی لیکن اگر کچھ زر نقد خرچ کیجیے تو مین عمرو کو بلالاؤن مخمور نے جواب دیا کہ کیون واہیات باتین کرتی ہی اگر عمرو کو بلالا تو مین پانچ ہزار روپیہ دیتی ہون عمرو بولا کہ اگر قسم اپنے دین وآئین کی کھایئے تو ابھی بلالاؤن مخمور نے کہا قسم مجھے اپنے دین وایمان کی کہ پانچہزار روپیے تجھے دونگی اور خواجہ کی خدمت بدل وجان کرونگی مال ومنال ومتاع کثیر دونگی یہ قسم لیکر عمرو نے کہا بی بی مین ہی عمرو ہون مخمور بولی تو مجھ سے دل لگی کرتی ہی کچھ سودا ہوا ہی اُسوقت عمرو نے ایک گوشے مین جاکر اپنی صورت بنائی اور ملکہ کو آکر مجرا کیا پکارا کہ بی بی تم نے عمرو کو پایا لاؤ جو دینے کو کہا تھا وہ دلواؤ مخمور دیکھ کر حیران ہوگئی اور کہنے لگی خواجہ تم کیونکر آئے عمرو نے سب حال نینے آنے کا بیان کیا اب کیفیت سنئیے کہ جس لونڈی کو عمرو بیہوش کر آیا تھا جب اُسے ہوش آیا تو اُٹھ کر اپنی بی بی کو ڈھونڈھتی پھری آخر جب پتا نہ ملا سوچی کہ تو چل بی بی آرہین گی پس برو سحر اُٹھ کر چلی اُسوقت آکر پہونچی مخمور نے لونڈی کو دیکھا کہ لنگوٹی باندھے پتون سے سارا جسم چھپائے آتی ہی یقین واثق ہوا کہ عمرو یہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شخص ہی جو تیرے پاس ہی کیونکہ اُس کے کپڑے بیہوش کر کے لیے تھے جب تو یہ برہنہ آئی ہی خلاصہ کلام
عمرو کو پہچان کر بعزت تمام بٹھلایا پانچہزار روپیہ کیسا کئی لاکھ کا جواہر پیش کیا لیکن حال فراسیاب کا
ذکر کیا جاتا ہی کہ جب اُسنے مخمور کو سزا دی اور خمار اُسکو گھر پہونچا گئی از بسکہ مثل بہار شہنشاہ اُسپر بھی
فریفتہ اور نثار ہی پہلے تو غصہ مین اُسے آزار پہونچایا پھر بہت پچتایا اور یہ خیال آیا کہ مبادا یہ بھی بہار
کی طرح ہاتھ سے جاتی رہے اور مہرخ کے پاس چلی جائے تو اچھا نہوگا یہ سوچکر ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاؤ
ہماری طرف سے ملکہ کو سلام شوق کہنا اور پیام دینا کہ شب کے دربار مین کیا ہمین سرفراز نہ فرماؤگی
ساحر حسب الحکم اُٹھکر شہر مخمور مین پہونچا اور دار العمارۃ مین پہونچکر اپنے آنے کی اطلاع کرائی جب محل
مین خبر پہونچی عمرو گلیم اوڑھکر چھپ رہا اور مخمور نے ساحر کو سامنے بلایا اُسنے آکر پیام شاہ سب
سُنایا اور بہت کچھ سمجھایا مخمور کہ شاہ سے رنجیدہ ہی مگر نہایت درجہ عقیلہ و فہمیدہ ہی سوچی اگر
حسب الطلب نہ جاؤنگی شاہ کو میری تلاش ہوگی اور کتاب سامری دیکھکر میرا حال دریافت کریگا
اور سب راز عمرو کے ملنے کا کھلجائیگا پھر نکلنا یہان سے دشوار ہی اور چلے جانے مین شاہ غافل
رہیگا اور تجھے بھی حال دربار مین جو کچھ گذرے گا وہ معلوم ہوتا رہیگا یہ سوچکر ہمراہ ساحر فی الفور
تخت سحر پر بیٹھکر روانہ ہوئی عمرو بھی کنیز بنکر ایک گوشے مین باغ کے جا کر ٹھہرا کہ ملکہ آئے تو
پھر کچھ معاملہ بنے ادھر مخمور دربار مین پہونچی شاہ طلسم اسکے چلے آنے سے بہت خوش ہوا اور
کہا اے ملکہ اب خفگی جانے دو تم مجھے جان و دل سے زیادہ عزیز ہو مخمور نے کہا مین تابعدار ہون آپ
مالک ہین یہ ذلت جو مجھے ہوئی عین میری عزت ہی شاہ جادوان نے اُسکو خلعت اور کئی
ملکون کی حکومت کا حکم دیا یہ خلعت پہنکر اپنی جگہ پر جا کر بیٹھی اُسوقت خمار سے شاہ مخاطب
ہو کر گویا ہوا کہ اب میرا ارادہ یہ ہی کہ جلہ باغی جو کنارے دریائے سحر کے قید ہین اُنکو بلا کر سمجھاؤن
پھر خیال کرتا ہون کہ ان نمک حرامون نے گھر غارت کیا ہی مار ڈالنا بہتر ہی خمار نے جواب دیا کہ
میرے نزدیک قتل کرنا اُنکا مناسب ہی آیندہ جو حضور کی رائے یہ سُنکر افراسیاب پکارا کہ اے
جلاد جادو حاضر ہو اسی وقت زمین سے ایک ساحر مہیب ہیبت سر کٹا ہوا ہاتھ مین لیے تیغہ چوڑا
باندھے پیدا ہوا شاہ کو مجرا کیا اُسنے کہا تم جاؤ اور غدار کے شریک ہو کر سر قیدیون کے جدا کرو
کسی کا پاس نکرنا مہرخ اور بہار وغیرہ سب کو ہلاک کرنا جلاد آداب بجا لا کر رخصت ہوا اُسکو
بھیجکر رات بھی زیادہ گئی تھی دربار برخاست ہوا اور سب ساحر اپنے اپنے گھر سدھارے مخمور
بھی چلی مگر دل سے کہتی ہوئی کہ افسوس عمرو میرے یہان تنہا رہگیا یہی سوچتی اور دست تاسف

ملتی اپنے گھر مین آئی عمرو گوشۂ باغ سے نکل کر اُسکے پاس آیا اُسکو پریشان اور بدحواس پایا استفسار کیا کہ ای ملکہ مزاج ہمایون کیسا ہی اسوقت مجکو آئینہ مصفائے خاطر نازک غبار تردد سے مکدر معلوم دیتا ہی مخمور نے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور کہا قطعہ

آه ازین روزگار برگشته — که زمن لحظه لحظه برگردد
گر فلک را بکام خود خواهم — او بکام کسے دگر گردد
ور ز جام نشاط سبزه نهم — باده خون نابه جگر گردد
ور قدم بر بساط سبزه نهم — سبزه در حال نیشتر گردد
لیک بر این خوشم که طالع من — نتواند که زین بتر گردد

مجھ شوریدہ بخت کو کچھ بن نہین پڑتا لوگ طعنہ دینگے بدنام کرینگے کہ مخمور کے یہان عمرو بیٹھا رہا اور سارا لشکر مہرخ کا قتل ہو گیا عمرو نے گھبرا کر پوچھا کہ کیون خیر باشد مہرخ پر کیا گذری کوئی خبر متوحش اگر سُنی ہو تو جلد بیان کرو مخمور نے سارا ماجرا دربار کا اور بھیجنا جلاد جادو کا بہر قتل مہرخ وغیرہ ذکر کیا عمرو کا دل اس کیفیت کو سُنکر بھر آیا رونے لگا کہ افسوس مین طلسم مین رہا اور رفیق میرے اسطرح ہلاک ہوے مخمور نے کہا خواجہ اگر مین حضور کی مدد کرون جب بھی کچھ نہو سکے گا کیونکہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا دم سحر وہان بازار ملک الموت گرم ہو گا سب کا فیصلہ ہو جائیگا مین یہ سوچتی ہون کہ اگر آپ کے ہمراہ چلکر جلاد سے سامنا کرون اور بالفرض اسکو قتل کرون تو بھی کوئی بچاؤ کی صورت نہین اب چاہ زمرد پر میلہ ہو گا صنعت سحر ساز اور گلچین جادو اور باغبان قدرت اور مہین جادو وغیرہ کو حیرت لیکر محفل آرا ہو گی اسوقت دوست اور دشمن ساکنان طلسم سے جو کوئی ہو گا وہ میلے مین حاضر ہو گا پھر کس کی وہان مجال ہی جو شہنشاہ کا مقابلہ کر سکے عمرو نے کہا دور کے ڈھول سہاونے اسوقت ای ملکہ اگر مجکو دریاے سحر کے پار پہونچا دو پھر تماشہ دیکھو کہ لمحہ مین نہ جلاد رہے نہ غدار رہے کسی کو بھی زندہ نہ رکھون اور مہرخ کو چھڑا لون تم چاہ زمرد کے ملنے تک بیٹھی رہو تمھارا جی چاہے اسوقت شریک ہونا مہرخ کو چھڑانا لازم ہی مخمور نے کہا ایک شرط سے مین تمکو پار دریا کے بھیجتی ہون کہ مجھے وہان جا کر بھول نہ جانا اور میری سفارش خدمت صاحبقران مین کرنا تاکہ عقد میرا اُنکے نیرے کے ساتھ ہو جائے عمرو نے جواب دیا کہ یہ کتنی بڑی بات ہی جہان ملکہ تصویر جادو کا نکاح بدیع الزمان سے اور اسد کا مہ جبین سے ہو گا وہان تمھارا عقد بھی نور الدہر سے ہو گا قصہ کوتاہ مخمور نے بعد عہد و پیمان لینے کے ایک چکی الماس کی اپنے

پاس سے نکالی اور کہا تم دریا کے کنارے جاکر سات بار اس چکی کو پھرانا اسمین سے ایک ڈورا نکلیگا اور ادھر دریا سے اژدہا پیدا
ہوگا وہ ڈورا اژدر کے لپٹ جائیگا تم آہستہ آہستہ کھینچنا جب وہ اژدہا کھنچکر قریب آئے تم اپنے تئین اسپر سوار کرنا وہ تمکو لیکر دریا
مین پھاند جائیگا آنکھین بند ہوجائینگی بعد لحظہ بھر کے تم اپنے تئین اس پار پاؤ گے لیکن یہ خیال رہے کہ چکی جانے
نہ پائے ہزارون ساحر اسکی تلاش مین ہین اگر یہ جاتی رہیگی تو افراسیاب مجھے مار ڈالیگا عمرو
نے کہا جسوقت تم کہوگی بھیجو نگا یہ چکی تمکو بھیجدونگا اور اے ملکہ تم میری محسنہ ہو مین تمسے کبھی برائی نہ کرونگا
مخمور نے جواب دیا کہ خواجہ رات تھوڑی ہی اور تمھین دریا تک جانا ہی اور راہ بھی خطرناک ساحران
غدار کا جابجا مسکن ہی تم کیونکر صبح تک پار اُتروگے اور اپنے رفیقون کو بچاؤ گے دوسرے یہ کہ جس طرف
سے سب ساحر پار جاتے ہین وہ گھاٹ اور ہی تمنے اس جگہ کو دیکھا بھی نہوگا اس راہ مین ہزارون
ساحر بطور پاسبانون کے مقرر ہین راہ سخت دشوار گذار ہی اور کسی طرف سے اگر اترنے کا قصد
کروگے تو دریا مین تلاطم ہوگا اور شاہ طلسم کو خبر ہوجاویگی ساحران دریا کہین گے کہ یہ شخص کوئی
نیا جانیوالا ہی جو خلاف راہ سے اُترتا ہی اور گھاٹ سے اُترنے مین کوئی خبر نہوگا عمرو نے یہ تقریر
سنکر کہا کہ پھر کیا کرون نظر بخدا کرکے جاتا ہون وہی منزل رسا گم کردگان اور ہادی سبیل گم گشتگان
ہی مخمور بولی کہ اب اگر شراکت کی تو پوری کرنا چاہیے تو تم ٹھہرو مین گھاٹ تک پہونچائے دیتی ہون
یہ کہکر جھولی سے سحر کی ایک پشت خار نکالا اور کچھ سحر پڑھا کہ وہ پشت خار کے ہاتھ از خود کھجلانے
لگا اور بیکایک پنجہ بنکر عمرو کی کمر مین لپٹا ملکہ نے کہا لو خواجہ خداحافظ مجھے اپنی کنیز ہر وقت سمجھنا
خدا تمکو فتحیاب کرے اور مقصد دلی کو پہونچائے عمرو نے بھی تسکین کے کلمہ بہت کچھ کہے آخر وہ
پنجہ اُسکو لیکر روانہ ہوا اور بعد لحظہ بھر کے قریب ساحل دریائے سحر پہونچا عمرو کو چھوڑ دیا عمرو نے
کنارے بیٹھ کر چکی پھرائی کنارے دریا کے اژدر نکلکر ٹھہر اتھا کہ چکی مین ڈورا نکلکر اژدہے کے لپٹ گیا
عمرو نے ڈورے کو آہستہ آہستہ کھینچا کہ وہ اژدر قریب آیا عمرو اسکی صورت دیکھکر نہایت خائف تھا
کہ مُنھ سے اُسکے شعلے آگ کے نکلتے تھے اور قلاب کھینچنے کی صدا زہرہ آب کرتی تھی لیکن جان پر کھیل کر
سوار ہوا اژدہا فی الفور دریا مین کود پڑا عمرو کی آنکھین بند ہوگیئن مگر حبشیون کے لڑنے سے جو اوپر
پل کے درجے مین لڑ رہے ہین اور اکثر ڈگر انکا اوپر لکھا گیا ہی کھچا کھچ کی صدا اور سر کٹنے کی آواز سُنتا تھا
اور جدھر ہاتھ پھیلاتا تھا گیلی مٹی ہاتھ مین آجاتی تھی عمرو دل سے کہتا تھا کہ پل پر نیزا دان پر زنگی لڑتے
ہین اُنکی صدا آتی ہی گمر پریان موتی اچھالتی ہین کوئی موتی ہاتھ نہین آتا اور اسی لالچ سے دم بدم
دست طمع دراز کرتا تھا کہ کوئی موتی ملجائے کبھی کہتا تھا کہ نام بڑا درشن تھوڑے دریائے سحر دریائے سحر

بیچ میں

سنتے تھے مگر لال خزانہ موتی مونگا کچھ بھی نہیں غرض کہ بعد کچھ دیر کے عمرو کو اژدر نے دوسرے کنارے پر اتار ا ڈورا جکی کا چھوٹ گیا اژدر غائب ہوگیا عمرو نے سجدہ شکر بدرگاہ قاضی الحاجات کیا اور آگے بڑھا دیکھا لشکر قہر نگاہ دو تک اترا ہوا ہے اور ایک سمت بارگاہ میں غدار بیٹھی بہرا دے رہی ہے اس اثنا میں دیکھا کہ جلاد بجاد و فوج لیے دریا سے اترا اُسکی آمد کی خبر سنکر قہر نگاہ اور غدار نے استقبال کیا بڑے تزک اور احتشام سے لیکر داخل بارگاہ ہوئے لشکر اُسکا اترا جلاد نے بقیہ رات میں یہ انتظام کیا کہ سولیان استادہ کرائین چبوترے نکہت کے یعنی ریگ کے بنوائے اُسپر بوریے قہر کے بچھوائے صرصر اور بہار وغیرہ سب سردارون کو لاکے دار کی زنجیرون مین اُلٹا کرکے ٹانگ دیا جلادون کو اُنکے سر پر تعین کیا اور کہا ہنگام صبح شمع حیات تمہاری نسیم جنبش شمشیر ستم سے گل ہوگی ہر ایک کی صبح ہو جائیگی یہ کہکر آپ بارگاہ مین آکر میخواری کرنے لگا ادھر سب قیدیون کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی اور برق فرنگی نے کہا افسوس دم آخر ہمنے اپنے استاد عمرو کی بھی صورت نہ دیکھی اسکے یہ بیان کرنے سے سب رونے لگے اور نوحہ اور شیون کی صدا بلند ہوئی ساحر جو وہان موجود تھے اُنکے حال زار پر ہنستے تھے اس صحرا مین ہر نخل صرصر رنج سے سر دُھنتا نظر آتا تھا اور ہر برگ کف افسوس ملتا تھا رات سائین سائین کرتی تھی یا مادر دہر ٹھنڈی سانس بھرتی تھی آہین کرتی تھی موجین دریا کی سر ٹکرا رہی تھین گھانس نہ تھی جسم زمین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے شور اقتلو ہر سمت بلند تھا سوائے خدا کے کوئی پناہ دینے والا نظر نہ آتا تھا اسی رنج و ماتم مین گریبان سحر آخر چاک ہوا اور عروس نہار نے سفیدۂ سحر سے رنگے سالہ بہنار وز محنت نے مُنھ دکھایا کہ نظم

تھی سپیدی سحر کی شکل کفن وہ گل آفتاب با صد درد	آہین بھرتی تھی وان نسیم چمن شل برگ خزان ہوا تھا زرد

وہ صبح صادق نور کا تڑکا دیکھکر برق فرنگی اور سرداران مطیع الاسلام نے حمد الٰہی اپنی زبان پر جاری کی سبزۂ خوابیدہ بھی بیدار ہوا اور ہر برگ و گیاہ پتا پتا حمد صانع گلشن طلسم عالم کرنے لگا اُسوقت برق نے کہا اپنی رہائی کے لیے رجوع قلب سے ہم سب ملکر دعا کرین کچھ بعید نہین جو نسیم قبول گل مراد شگفتہ کرے اور دل حزین کو ٹھنڈھک بخشے سب نے اُسکے کہنے سے ہاتھون کو بلند کیا اور پکارے کہ ای بار آلہ ای دستگیر بار افتادگان اے بے نیاز قادر و توانا یا مالک الملک یا ذوالجلال والاکرام کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خداوندا شبم را روز گردان شبے دارم سیہ چون بخت امید	چو روز اندر جہان فیروز گردان درین شب رو سپیدم کن چو خورشید

ہر ایک بابلا کر استغاثہ کر رہا تھا کہ صبائے مراد گل کھلانے لگی عمرو نے وہان صورت خمار جادو کی طرح بنائی اور ایک تھالی برنجی مین تشتریان میوے سے لبریز کرکے رکھین اور لشکر ساحران مین آیا خبر اسکے آنے کی غدار اور جلاد کو ہوئی از بسکہ وہ سحر جو پتلے کی معرفت غدار نے یاد کیا ہو کہ جو عیار آئے مجھے معلوم ہوجائے اس سحر کو رات بھر پڑھکر اُسنے پہرا دیا ہی جب صبح ہوئی خیال آیا کہ اب سب ہوشیار ہین میری نگہبانی کی کچھ احتیاج نہین ہی بس سحر موقوف کیا تھا کہ خبر آمد خمار سنی سب نے آکر استقبال کیا بارگاہ مین لائے خمار نے کہا کہ شہنشاہ جادوان نے فرمایا ہی یہ میوہ لیکر سب قیدیون کو کھلاؤ کہ اتنے دلون سے وہ سب بھوکے پیاسے ہین کسی کو تشنہ اور گرسنہ قتل نہ کرنا چاہیئے اور یہ تشتریان تین تمھین عنایت فرمائی ہین اور قسم دی ہی کہ ابھی کھانا جلاد وغیرہ نے وہ سب میوہ تقسیم کرنیکے واسطے لیا ایک ایک مٹھی جاکر سب قیدیون کو دیا کہ یہ تصدق شاہ طلسم کھالو آخر تو دم بھر مین ہلاک ہوگے وہ سب سردار مشغول بہ دعا تھے مصروف گریہ وبکا تھے میوے کو لیکر اُنھون نے پھینکدیا اور اُسی طرح دعا کیے گئے مگر یہان خمار نقلی نے اصرار کرکے میوہ قہر نگاہ اور جلاد اور غدار کو مع اُن کے رفیقون کے کھلایا بعد لمحہ کے سب کا مُنھ خشک ہوا قہر نگاہ نے کہا یہ کیسا میوہ ہی جسنے نشہ پیدا کیا خمار نقلی نے جواب دیا کہ افراسیاب کے باغ کا یہ میوہ ہی وہان کے درخت پانی کے عوض شراب سے سینچے جاتے ہین اسی گفتگو مین زبان اینٹھ گئی اور ہر ایک سمجھا کہ یہ خمار نہین کوئی عیار ہی جسنے بیہوشی ہمین کھلادی یہ سمجھ کر عمرو کی جانب بنظر قہر دیکھا عمرو نے بھی آنکھین لال پیلی کین اور گھورنے لگا پھر پکارا کہ ای خیرہ سران منم سر برندہ ساحران عمرو بن امیہ ساحر یہ نعرہ سنکر اسکی طرف لپکے مگر بیہوش ہوکر گرے عمرو نے خنجر کھینچکر مارا لیکن اُوچٹ گیا خطا بھی نہ پڑا سمجھا کہ انھون نے بزور سحر اپنا جسم اژدھونکا بنایا ہی یہ معلوم کرکے زنبیل سے تھوڑی آگ نکالی اور کڑاہی نکالکر سیسہ گرم کرکے تینون کا مُنھ چیر کر پلادیا سیسہ پیٹ مین پہونچکر تا گلو ایک سلاخ بنگیا دل وجگر انکا جل گیا تڑپ تڑپ کے ہلاک ہوگئے پھر تو آندھی سیاہ آئی اور صدائے ہولناک پیدا ہوئی آگ پتھر برسے بیر پکارے کہ مارا غدار جادو اور قہر نگاہ اور جلاد جادو کو عمرو نے جال مار کر اسباب بارگاہ کا غارت کیا وہان سے بعجلت تمام بھاگا ساحر جو قیدیون پر تعین تھے غل سنکر دوڑے مگر ان تینون کے مرنے سے مہرخ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور بہار قید سحر سے چھوٹین اور سحر کی ہتھکڑیان بیڑیان توڑین اسباب لیکر اپنے تئین لشکر حریف پر پہونچایا
دم بھر مین لاش پر لاش ہر دے برمردہ گرایا برق محشر بصورت برق فلک کی طرف گئی اور پسر اسکا رعد جادو
زمین مین غائب ہوا پھر لشکر حریف مین نکلکر گرجنے لگا بجلی نے گر کر خرمن ہستی کو جلانا آغاز کیا کہین مہرخ
نے گولے فولادی مارے ابر گھر آیا باران کے بدلے سانپ برسنے لگے موذیون کو مار لیا کسی طرف بہار نے
عالم بہار پیدا کر کے نخل زندگی دشمنان کو بے برگ و بار کیا شمشیر جہاد و کے زور سے از خود چلنے لگی بوہار بہنے
لگا غل و شور کا ہنگامہ قیامت تھا وہ شور کہ الحفیظ کی جا غل بپر ہر ایک کر رہا تھا **نظم**

تھا سحر کی جنگ کا عجب رنگ
آتی تھی کہین مہیب آواز
ہر سو تھے یون ہر اک نے بھیجے
لہرین لیتی تھی موت کی جو
بھڑکر ایسی چلی تھی تلوار
لڑنے سے ہر اک نے جی چھپایا
برباد ہوا جلال دشمن
خوشنود ہوئے وہ سب نکوذات

دشمن ہوئے اپنی جان سے تنگ
تھا ایسا غبار سحر چھایا
دشمن کو پڑے تھے جی کے لالے
تلوار جو گذری دوش و بر سے
تھے ملک عدم کو راہی سردار
بھاگے ہر ایک جی چھپا کر
غارت کیا سارا مال دشمن
القصہ سبھون کو دان سے لیکر

ظاہر تھا کہین طلسم کا ساز
اندھا آئینہ جہان بنایا
تلوارین چمک رہی تھین ہر سو
بوندون کی طرح سے سر تھے برسے
لشکر نہ عدو کا تاب لایا
مہرخ سب کو پھری بھگا کر
اسوقت عمرو نے کی ملاقات
لشکر کی طرف پھرے دلاور

عمرو نے بعد فتح لوٹ مار کر سب سردارون سے کہا کہ اس لڑائی کی خبر شاہ طلسم کو ہو گی کوئی دم مین
آفت آئیگی یہان ٹھہرنا مناسب نہین تم سب فرداً فرداً بھاگ کر لشکر کی طرف جاؤ مین بھی آتا
ہون بنا بر حکم عمرو کے سردار پر پرواز پیدا کر کے اڑے بعضے زمین مین غرق ہو کر چلے عیار بھی کوئی کسی طرف
اور کوئی کسی سمت بھاگے عمرو بھی ایک طرف بھاگ کر روانہ ہوا لیکن افراسیاب کا حال سنیے کہ یہ
دم سحر آئینہ سحر مین آکر جلوہ گر ہوا اہل دربار حاضر ہوئے پایہ بپایہ تمام سردار بیٹھے اُسنے کہا ہوا کہ
اب کوئی لمحے مین سر باغیون کے آیا چاہتے ہین ہنوز یہ کلمہ وروہان تھا کہ دو طائر ایک اُن مین
سبز اور ایک سرخ رنگ تھا سامنے آئے اور بزبان فصیح گویا ہوئے کہ ای شہنشاہ عمرو دریاے سحر کے
پار اُتر گیا اور اُسنے غدار وغیرہ کو ہلاک کیا قیدی سب رہا ہو گئے لڑائی ایسی ہوئی کہ بہت ساحر بلا زبون
سے حضور کے کام آئے یہ خبر عرض کر کے طائر نظر سے غائب ہو گئے اور افراسیاب براہ تاسف
دست افسوس ملنے لگا زانو پر ہاتھ کئی بار مارا اور پکارا کہ اس عیار نے ذلت پر ذلت دی ہی اور مین
یہ حیران ہون کہ یہ عیار خداوند کے یہان گیا تھا حمزہ آکر چھڑا لے گیا تھا یہ طلسم مین کیونکر آیا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پھر طلسم باطن مین کیونکر پہونچا اگر یہ کہا جائے کہ انظار جادو کے ساحرون مین ملکہ یہان چلا آیا تو پھر اب دریاے سحر کے پار اُسے کس نے پہونچایا اسمین کوئی ساحر واقف کار جابیل رتبہ میرے یہان کے سردارون مین سے اُسکا شریک ہوا ہی بغیر اس امر کے جانا اُسکا ممکن نہ تھا خیراب دریافت کر کے اس طرح سزا دونگا کہ ماہیان دریا اور مرغان صحرا اسکے حال پر گریہ کرینگے یہ کہکر برہم ہوکر آئینہ سے غائب ہوگیا اہالیان دربار ساحران نامدار کانپنے لگے کہ اب دیکھیے اس جرم کے عوض کس پر آفت آتی ہی اُسوقت کے دربار مین مخمور بھی حاضر تھی شاہ طلسم کی گفتگو سُنکر تھرانے لگی مگر پھر دل کو قوی کر کے سوچی کہ جسوقت تجھ سے کچھ پوچھے تو بھی برابر سے سوال جواب کرنا کچھ اسکی زرخرید تو ہی نہین یہی نہ وہ بادشاہ ہی تو رعیت ہر پھر خدا کی جو مرضی اور مقدر کا جو لکھا آخر یہ سوچکر بعد غائب ہونے شاہ طلسم کے آئینہ سے یہ بھی اپنے گھر مین آئی اور سحر کا اسباب نکالا سب کو دیکھا بھالا کہ شاہ طلسم سے لڑونگی

داستان افراسیاب کا واسطے گرفتار کرنے عمرو کے طلسم بنانا اور عمرو کا قید ہونا اس طلسم مین اور مکاری کر کے چھوٹنا اور مخمور کا حال کھلنا اور شریک عمرو ہوکر لشکر مہرخ مین چلے آنا اور عیاری عیارون کی پڑ در پڑ کرنا ساحرون سے واسطے مخمور کے لمولفہ

ازون کے اُٹھانے والے ساقی
رندون کے ہی دلکو تجھسے راحت
پھر زندہ ہوے ہین تیرے بیتاب
وہ جام کہ جس سے نکلین ارمان
وہ نشہ کہ جو دکھاے نیرنگ
سوجھی ہی نئی ترنگ ساقی
سب چھوڑ کے اپنا تسنت منڈرا
جس مین کہ ہو تیرا نام ساقی
تحریر مین میری ہو وہ افسون

رندون کے چھکانے والے ساقی
آباد تجھی سے انجمن ہی
ایک اور دے جام بادۂ ناب
وہ جام جو رشک جام جم ہو
تقریر مین ہو طلسم کا ڈھنگ
کرنا ہی مجھے طلسم کی سیر
ساقی مین گدا ہون تیرے درکا
اقلیم سخن کو مین کرون سر
ہر لفظ پہ ساحری ہو مفتون

اللہ رکھے تجھے سلامت
آرائش محفل سخن ہی
وہ جام کہ جسپہ جان ہی قربان
وہ مے کہ نہ جسکا نشہ کم ہو
دل مین ہی بھری اُمنگ ساقی
دیدے مجھے جام خم کی ہو خیر
وہ آج پلا دے جام ساقی
مداح رہین مرے سخن ور
زینت وہ باغ کامرانی

ای جہاں شاہ سنے مری کہانی مشتاق ہین اہل بزم ای جہاں شاہ رونق دو سخن کو داستان سے	وہ پھول جھڑین مری زبان سے سب دیکھ رہے ہین دیر سے راہ از نخل قلم گل معانی	ہر صفحہ نہ کم ہو بوستان سے آغاز بیان کرو بیان سے شگفتہ شود بہ خوش بیانی

گلگونہ کشان عارض شاہد بیان وآرایش دہندگان عروس داستان بپیرایہ رنگین حال گرانمایہ تقریر تمکین سے بالاے والاے محبوب تسوید کو اس طرح مزین و مجلے فرماتے ہین اشتیاق مشتاقان دلدار فسانہ بڑھاتے ہین کہ جب افراسیاب بادل بیتاب آیینہ سحر سے حیران ہو کر غائب ہوا اور دریاے سحر کے پار اُترا تو لشکر مہرخ نے تا ساحل دریاے سحر افسون پڑھکر ایک طلسم باندھا کہ اسمین وہ کیفیت پیدا ہوئی جیسے طلسم ہوشربا مین طلسم ظاہر اور باطن بنا ہی ساحران نامی کو طلب کر کے اس طلسم مین مامور کیا اور آپ نظر سے غائب ہوا مگر جب اُسنے طلسم کو تعمیر کیا اسوقت مہرخ اور رعطیع اور شریک اُسکے کہ بزور سحر بھاگ کر چلے تھے لشکر مین آ گئے مہرخ نے پراگندہ لشکر کو اپنے آکر جمع کیا بارگاہ برپا کرائی بازارین لگین لشکر مقابل فوج حیرت اور منصور از فتح کی خوشی مین جشن کی بنیاد کی نغمہ تہنیت مغنیون نے آغاز کیا حیرت کو اُنکے چھوٹ آنے سے بڑی حیرت تھی اسوقت صرصر مع عیاز بچیون کے حاضر ہوئی اور سب ماجرا جنگ و جدال اور رہائی مجرمان کا عرض کر کے کہا شہنشاہ اس پار تشریف لائے اور باغ عشرت مین گئے ہین آپ بھی تشریف لے چلیے حیرت نے کہا مین اس فکر مین ہون کہ اگر شہنشاہ اجازت دین تو نمک حرامون کو لڑکر ہلاک کرون دوسرے شہنشاہ کے بغیر طلب مین کہین نہ جاؤن گی صرصر یہ باتین سنکر خاموش ہو رہی مگر اب کیفیت سنیے کہ عمرو اور دوسرے عیار جو روانہ ہوے تھے صحرا مین بھٹکتے ہوئے لشکر کی طرف چلے ان سب کو اتنا عرصہ آنے مین ہوا کہ افراسیاب طلسم بنا گیا سب اس طلسم کے اندر رہ گئے اس طلسم کا ماجرا سنیے کہ عمرو صحرا مین چلا جاتا تھا اُسنے دیکھا کہ چار سمت بڑے بڑے پہاڑ ہین اور سب کے درے بند ہین لیکن ایک کوہ مین درہ کھولا ہوا ہے عمرو اس درہ مین داخل ہوا جب درے سے سر بدر کیا صحراے لطیف و سرسبز دیکھا جس مین دو قصر بلند ایک دست راست اور ایک دست چپ کی جانب تعمیر تھے آرایش اور زیبایش مین پری کی تصویر تھے مانی اُنکے نقش و نگار پر از رنگ نثار کرے اور بطلیموس محیط اُسکی جہات پر قربان فرمائے وہ قصر عجب دلکشا بے قصور رشک دہ کاخ آسمان تھے جسکے ثنا خوان حور و غلمان تھے آستان کو اُنکی اگر فلک سے مشابہت دیجائے تو احسان چرخ پر کیا جائے اور ہلال کو اگر محراب در سے مشابہ کیا جائے تو فخر سے وہ بدر کامل بنے ہر سمت اُن مکانون کے پردے پڑے تھے اطلس چرخ کو شرماتے تھے

چھتین منقش و رنگین لگی تھین داغ وہ بہشت برین تھین ہر دالان کے سامنے سائبان زربفتی کھنچے تھے گھیرے بادلے کے با سلک گوہر استادہ تھے اور ستون ہر ایک الماس نگار تھا سر جواہر نگار یہ تھا کروڑون روپے کا مال و اسباب اسمین دھرا تھا شیشہ آلات موقعہ سے سجا تھا کہ ابیات

وہ مکان غیرت گلستان تھا	قصر جنت سے بڑھ کے سامان تھا
چشم عاشق ہر ایک حلقۂ در	دل رضوان نثار تھا اسپر
پردۂ چشم عاشقان پردے	راز دل کی طرح سے بستہ تھے
دخل بے رونقی کو وان کب تھا	شیشہ آلات نور کا سب تھا

عمرو نے وہان کے سامان کو دیکھکر دل سے کہا کہ ع

آنچہ نصیب است بہم میرسد	ورنہ ستانی بہ ستم میرسد

ان مکانون مین جو مال ہو وہ تیرے ہی لیے خدا نے رکھوایا ہو پھر ع خدا دیوے جسکو وہ کیونکر نہ لے تو پوچھتا کون ہو بسم اللہ کر دیہ سوچکر اندر مکانون کے گیا کوئی وہان مالک اور چوکیدار و پاسبان نہ دیکھا جال الیاسی مار کر سب اسباب مع چھت اور پردے اور چلمنین اور منبر اور کرسی وغیرہ نذر زنبیل کر کے آگے کا راستہ لیا یکایک صدا غیب سے آئی کہ کہان لیجاؤ گے اب تو پھنسے ہو اس صدا کو سنکر بھاگا اور قریب ایک پہاڑ کے پہونچا دیکھا یہان مولسری کے درخت سایہ دار لگے ہین نظر کو ٹھنڈک بخشتے ہین ایک درخت کے نیچے ایک ساحر تمامی کی دھوتی باندھے بیٹھا ہو جواہر کے بت بازوون پر بندھے گلے مین موتی کا مالا ہو عمرو اسکی راہ کترا کر چلا کہ یکایک زمین سے تیلی پیدا ہوئی اور پکاری کہ ای خرسان جادو سوا چوٹٹا بھاگا جاتا ہو عمرو یہ صدا سنکر سمجھا کہ اب بھاگ نہ سکو گے چلو اس ساحر کا بھی مال لو اپنے تئین قید کراؤ کچھ چارہ سوائے اسکے نہین جو مرضی خدا کی یہی سوچتا ساحر کے پاس پہونچا اور حرف زن ہوا کہ ای بھائی تم کون ہو ساحر ہنوز جواب دینے نہ پایا تھا کہ تیلی بولی کہ اسی مونڈی کاٹے نے سارا مکان طلسم لوٹ لیا چور تو اسباب اور روپیہ وغیرہ لیا ہو اُسنے چھت کے پردے تک اُتار لیے خرسان نے یہ ماجرا سنکر چاہا کہ عمرو کو گرفتار کرے اس نے کہا اندھے تو پہچانتا بھی ہو وہ چور کوئی اور ہوگا مین ساہوکار ہون خرسان نے کہا یہ تیلی تجھی کو بتاتی ہو عمرو نے جواب دیا کہ یہ قحبہ جھوٹی ہو خرسان نے کہا مین نہین مانتا سحر کی تیلی جھوٹ نہ بولے گی یہ کہکر ایسا سحر کیا کہ عمرو کے پانون زمین نے پکڑ لیے عمرو نے کہا بھائی جان یہ تیلی سچی ہو مین بھی سچا ہون ساحر نے پوچھا تو کیونکر سچا ہو عمرو بولا کہ میرا حال سنو مین چھ لاکھ روپیہ کا قرضدار ہون اور خداوند سامری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وجمشید سے دعا کرتا تھا کہ مجھے مال ملے میری دعا قبول ہوئی اور یہ دو مکان مال سے بھرے خداوند نے مجھے عطا فرمائے پھر اسمین تبلی کے اور تیرے باپ کا کیا اجارہ ہے اور مجھے تو نے کیون قید کیا ہی خرسان اس تقریر کو سنکر ہنسا اور گویا ہوا کہ خداوند چاہتے تو دو تین پہاڑ سونے کے کر دیتے تجھے اپنے خزانہ غیب سے دیتے پر یا مال خداوند دینے والے کون تھے تو سرا سر دروغ کہتا ہی عمرو نے کہا اچھا خفا نہو جو کچھ مین نے لوٹا ہی وہ سب ایک غار مین رکھ آیا ہون تم چلکر لےلو خرسان چلنے پر راضی ہوا تھا کہ وہی تبلی بولی ارے موے کیون فقرے دیتا ہی مکاری کرتا ہی غار مین تو مال اسباب کب لے گیا تو وہین میرے سامنے سب کھا گیا جو کچھ تھا وہ تو نے اپنے پیٹ مین رکھ لیا ای خرسان تو اسکے دم مین نہ آنا نہین یہ مردا تجھے ایسا نہو ضرر پہونچائے خرسان بولا ای تبلی کیا بکتی ہی بھلا یہ چھت پردے کرسی منبر وغیرہ کیونکر کھا گیا تبلی بولی کہ سامری کی قسم مین سچ کہتی ہون سب اسباب اسنے پیٹ مین رکھ لیا ہی عمرو نے کہا ای خرسان تجھے قسم جمشید کی ہی سچ کہ کہین انسان بھلی اتنی بڑی چیزین کھاتے ہین بھلا یہ مال زادی تبلی جھوٹی ہی کہ نہین خرسان کہ حیرت ناک تھا بولا کہ تو سچ کہتا ہی اچھا چل مین تیرے ساتھ چلتا ہون یہ کہکر ساتھ ہوا سحر اپنا عمرو پر سے دفع کر دیا عمرو اسکو ایک غار پر لایا اور کہا اسمین اترو وہ اترنے لگا عمرو نے پشت پر سے خنجر ایسا مارا کہ سر کٹ کر دور گرا غل اور شور ہوا کہ کشتی ساحر خرسان ا عمرو نے اسکے بت وغیرہ جھولا سحر کا لے کر آگے کا راستہ لیا کہ یکایک آواز مہیب آئی اور ایک ساحر اور پیدا ہوا عمرو کو اسنے بزور سحر گرفتار کیا اور لیکر چلا اسوقت اور عیار بھی اس طلسم مین پھنس گئے ہین ان مین سے مہتر قران ادھر آنکلا اور عمرو کو گرفتار دیکھکر اپنی صورت مثل ایک ساحر کے بنا کر اس ساحر کے پاس آیا اسنے پوچھا تو کون ہی جواب دیا کہ جو مین سو ہین تجھے کیا اپنی فکر کر دیکھ پیچھے تیرے کوئی کھڑا ہی اور تجھے مارا چاہتا ہی اسنے یہ سنکر پیچھے پھر کر دیکھا قران نے بغدا مارا کہ سر کے سو ٹکڑے ہوئے تڑپ کر یہ بھی ہلاک ہوا آندھی آئی صدا پیدا ہوئی کہ مارا خون ریز جادو کو عمرو نے قران کو گلے سے لگایا اسنے کہا استاد سب طرف پھرتا ہون راستہ نہین ملتا ہی اور میرا دل خوف سے ازخود دھڑکتا ہی پریشان پھر رہا ہون خدا بچائے معلوم ہوتا ہی کہ طلسم مین پھنس گئے ہین یہ کہتے کہتے ایکبار جست کر کے بھاگا اور درۂ کوہ مین جا کر غائب ہو گیا عمرو حیران ہوا کہ کوئی آگے نہ پیچھے یہ کیون بھاگ گیا اسی سوچ مین تھا کہ ایک ساحر نے آکر سلام کیا اور کہا ای عمرو تو کیا تمام عالم کو مار ڈالے گا ارے ظالم تو ذرا تو رحم کر اور یہ مقام ساحرون سے بھرا ہی تو کہانتک قتل کریگا مثل مشہور ہی سو دن سنار کی تو ایک دن لوہار کی کبھی نہ کبھی تو بھی دھرا جائیگا عمرو اسکی تقریر

سنکر سوچا کہ یہ اچھے ناصح مجھے ملے انسے کچھ کہو سنو نہین اپنا کام کرو یہ سمجھکر گلیم اوڑھکر غائب ہو گیا اور دور جا کر گلیم اُتار کے آگے بڑھا یہانتک کہ ایک جنگل مین پہونچا دیکھا کہ یہ صحرا تمام ریگستان ہی اور جہان سے یہ ریگستان آغاز ہوا ہی وہان ایک تختہ آئینہ کا دیا ہوا ہی اور سب طرف سے راستہ بند ہی عمرو گھبرایا کہ اب کدھر جاؤن ناچار جست کرکے اس آئینہ کو پھاندکر ریگستان مین آیا واضح ہو کہ افراسیاب نے جو طلسم بنایا ہی یہ اسکا باطن ہی یہان سے نکلنا بغیر طلسم مٹائے افراسیاب کے ناممکن ہی عمرو اس ریگستان مین پریشان و برباد پھرنے لگا اور بگولے کی طرح چکر کھاتا تھا جدھر جاتا تھا راہ نملتی تھی دل سے کہتا تھا آج تو پھنسا وہ ساحر جو نصیحت کرتا تھا سچ کہتا تھا شاید درپردہ یہی خبر دیتا تھا کہ تو ایسے مقام پر جانے والا ہی جہان قید ہو جائیگا غرضیکہ اور تھوڑی دور جو گیا زبان شدت تشنگی سے باہر نکل آئی زنبیل سے پانی نکالکر پیا پانی پینے سے اور زیادہ پیاس معلوم ہوئی اپنے حال پر اشک حسرت بہانے لگا اور سوچتا تھا کہ ای عمرو پانی کہانتک زنبیل سے نکالون مفلس ہو جاؤنگا حمزہ جب کبھی صحرا مین پیاسا ہوتا تھا تو ایک جام آب سوا لاکھ روپیہ کو مین بیچتا تھا آج افسوس ہی کہ زنبیل سے پانی کیسا کھاتا بھی نکالنا پڑیگا لاکھون روپیے کا نقصان ہوگا اسی اندیشے مین چلا جاتا تھا مگر پیاس بری چیز ہوتی ہی اِکی بار برف مین جھلی ہوئی صراحی پانی کی نکالی اور پانی پیا اوّل سے بھی زیادہ پیاسا ہوا بلبلا کر بھاگا دیکھا ایک جگہ چند درخت گنجان لگے ہین نیچے اُسکے سبزہ اُگا ہی نظر کو تراوت بخشتا ہی عمرو اس سبزہ پر آکر گر پڑا کچھ پیاس کو کمی ہوئی ہوا ٹھنڈی جسم کو لگی ذرا حواس درست ہوے ایک طرف جو نگاہ اُٹھا کر دیکھا ایک دیوار گنگا جمنی سونے چاندی کی معلوم ہوئی اُسمین دروازہ بھی سونے کا لگا تھا اور دونون پٹ مین اُسکے آئینے نصب تھے جیسے کھڑکیان ہوتی ہین اندر اس چار دیواری کے باغ لگا ہوا ہی عمرو اُٹھ کے چلا کہ دیکھون یہ باغ کسکا ہی جب قریب در کے پہونچا آئینون مین سے دیکھا کہ باغ بہشت آئین بصد خوبی و طراوت لگا ہی کہین نرگس شہلا کہین سنبل پیچیدہ ہی نہرین لہرین لے رہی ہین متوالون کی طرح جھومتی ہین کسی طرف شاخ گل پر بلبلون کا ہجوم ہی ہر سمت آمد بہار کی دھوم ہی وسط باغ مین چبوترہ بلور کا ہی نمگیرا استادہ ہی چار سو کلس یاقوت کے اُسپر چڑھے نیلم کے طاؤس کلسون پر بیٹھے ہین اُنکی منقارون مین موتی کے مالے ہین نمگیرے کی چوبون مین جواہر کے آویزے ہین گوہر کی جھالر چار طرف لٹکتی ہی ہوا سے لہرین لیتی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بحر گوہر بآب و تاب موج مار رہا ہی نیچے نمگیرے کے فرش شجر کا بچھا ہی مقیش اُسپر کترا ہوا ہی فرش پر تخت آراستہ ہی اُسپر افراسیاب جلوہ فرما ہی اس بہار اور آرایش کی نسبت یہ کہنا زیبا ہی کہ بہ مقتضائے قصیدہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سحر بہار کے چھینٹون مین آگئی یہ لپٹ	کہ صاف چاند سے مکھڑے کے کھل گئے گھونگٹ
ہوا دماغ مین باد بہار کے یہ بھری	تو خوب پھولونکی چھڑیان چلین وہان سرپٹ
صبا کے جھونکے سے کچھ ڈالیان جو لہرا گئین	کہ گھوڑیان عربی جائیں جس طرح سرپٹ
یکایک ایسا ہی عالم ہوا کہ عقل کے	اکھاڑے پریون کے آگے اتر پڑے جھٹ پٹ
نظر پڑا تھا جو بلور کا احاطہ ایک	مکان وان کے مرصع عجیب اک جمگھٹ
ستون ہیرے کے ہر سمت مشک بیز تمام	انوکھے ڈول کے دیکھے چھپر کھٹ اور چوکھٹ
ہزارون رنگ کے فوارے گوہر افشان تھے	ہر ایک جا پہ پری پیکرون کے غٹ کے غٹ
چھتون مین موتیون کی جھالر اور تمامی کا فرش	سب ایک ڈالی مرد کے وان کیواڑ اور پٹ
کسی مین پارۂ الماس کے لگے کنڈے	جڑی ہوئی کہین یاقوت سرخ کی چوکھٹ
لگے ہوے گہر شب چراغ اکثر جا	تجلی انکی کہ اک نور کی تھی پھیلا وٹ

عمرو اس سامان کو دیکھ کر سمجھا کہ تیری گرفتاری کے لیئے یہ سب تدبیر کی ہی افراسیاب بیٹھا ہی تم یہان نہ بھولو ہر چند مال و اسباب کا یہان کے صریح نقصان عظیم ہی لیکن خوف و بیم ہی لعنت بھیجو بھاگ چلو یہ سوچکر جست و خیز کر کے صحرا کا راستہ پکڑا کوسون نکل گیا سوا اس ریگستان کے اور کچھ نہ دیکھا اسوقت رجوع قلب سے پکارا کہ یا حضرت خضر آپ کہان ہین راہ بتایئے حضرت خود تو راستہ نہین بھولے ہین یہ کیا ماجرا ہی اسی طرح جب اور آگے بڑھا جنگل تپنے لگا آفتاب عازم برج حمل ہوا اور تمازت سے جسم جلنے لگا نظم

اس دشت مین بر سر تگ و دو عنقا تھا نام جانور کا	یا ریگ روان تھی یادہ رہ رو مرغان ہوا کے ہوش راہی	سایئے کو پتا نہ تھا شجر کا نقش کف پا تھی ریگ ماہی

عمرو پسینے مین غرق تھا اور پسینا بہکر جو زمین پر پہونچا تھا تو خاک پر پتلا بصورت عمرو بنگیا تھا اس مصیبت مین تو گرفتار تھا ہی اسپر اور طرہ یہ ہوا کہ ایک طاؤس زرین بال مرصع دم اڑتا ہوا آیا اور پکارا کہ مجھے بڑی شدت سے بھوک لگی ہی اور پیاسا بھی ہون یہ صدا دے کر غائب ہوگیا اسکے اس کہنے نے وہ تاثیر کی کہ عمرو مارے بھوک کے بیتاب ہوگیا اور بلبلا کر ہر سمت درختون کو دیکھا کہ پتیان کھاؤن مگر وہانکے درخت کجا جو ایک آدھ تھا بھی تو لنڈ منڈ سوکھا ڈنڈا اسوقت بناچاری زنبیل سے روٹی نکالی چاہا کھائے روٹی باہر زنبیل کے جب آئی مٹی ہوگئی حیران ہوکر پھینکدی کہ یہ روٹی کیا خاک کھاؤن اور پھر زنبیل مین ہاتھ ڈال کر گویا ہوا کہ دادا جان یا جناب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابو البشر لشکر جلا دین جو مٹھائی مین نے لوٹی ہی وہ عنایت فرمائیے کہ تازی ہی فی الفور مٹھائی زنبیل سے نکلی مگر جب ڈلی منھ مین رکھی مٹی ہو گئی منھ کرکرا ہو گیا تھوک دی اسی طرح جب پیاس کی شدت ہوئی پانی زنبیل سے نکالکر پیا اور زیادہ گرمی معلوم ہوئی اُٹھکر پھر اور طرف بھاگا کہ شاید کہین پناہ ملے مگر پناہ ملنا کجا اب کی ایک ایسے دشت ہولناک و مہیب و وحشت خیز مین جا پڑا کہ جہان بگولہ دیو کی صورت تھا وشت میدان قیامت تھا ذرے غول بیابان بنکر آنکھین دکھاتے تھے کانٹے زبان دراز ہو کر کج بحثی پر آمادہ تھے جیب و دامن سے خواہ مخواہ اُلجھتے تھے دل کے پھپھولے چھوڑنا کیا حرارت سے اور زیادہ چھالے پڑتے تھے الحفیظ والاماں وہ گرمی وہ تابش وہ لون کہ باد سموم جسکی دہشت سے روان دوان سمندر کا دل آتش جا بیتاب تھا شعلہ بیقرار مثل سیماب تھا ہر جھونکا ہوائے گرم کا دوزخ کی لپٹ سے کچھ کم نہ تھا کہ ابیات

دیکھا تو عجب مقام دیکھا
پھرتے تھے درندے پیاسے بھوکے
زردی ہر پیڑ سے نمودار
آ آ کے ہوا بھی ٹھوکرین کھائے
سب پر جو غم خزان تھا طاری
ہر سمت بگولے خاک اڑاتے
جلتے ایسے وہان کے کنکر
کانٹون نے لیے ہوا کے لتے
سوکھے ہوے پیڑ کھڑکھڑاتے
پھرتا تھا وہ مبتلاے وحشت

سامان خزان تمام دیکھا
پت جھڑ کے دن غضب کے ایام
جیسے یرقان کا ہو آزار
وہ ریگ روان کہ اللہ اللہ
پوشاک درختون نے اُتاری
وہ دشت کہ جسمین قصہ کوتاہ
چنگاریان تھین قدم قدم پر
جو گھانس زمین مین وہان تھی
آواز سے تھے وہ سر پھراتے

چٹیل میدان پیڑ سوکھے
جنگل سنسان دشت ناکام
وہ دشت کہ جس مین دم پہ بنجائے
اک گام مین طے عدم کی ہو راہ
کانٹے سوکھی زبان دکھاتے
تھے دیکھتے غول خضر کی راہ
اُکڑتے تھے جوزرد زرد پتے
سوکھی کسی پیاسے کی زبان تھی
جلتی تھی غضب ہوائے وحشت

آخر ایک جگہہ تھک کر فرط تشنگی اور شدت گرسنگی سے گر پڑا اور غش آگیا اُسوقت از خود جسم مین سردی معلوم ہوئی اُسکی آنکھ کھل گئی دیکھا زمین شق ہوئی اور ایک عورت نکلی کہنے لگی ای عمرو یہان سے اُس باغ کے در پر جا جہان شہنشاہ تشریف فرما ہین اور وہان پکار کر کہہ صدقہ افراسیاب کا روٹی دو تو تجکو کھانا ملے گا اور پیاس بجھے گی عمرو نے دل مین کہا اب مجھے صدقہ افراسیاب کا کہنا پڑا اور ایک آہ سرد کھینچکر فلک کو دیکھا اور رو یا ناچار بموجب سکے خمسہ

سچ کہا ہی کچھ نہین اسکا علاج
بھوکھ مین رہتی نہین کچھ شرم لاج

آدمی جیتا نہین ہی بن اناج
آنکہ شیران را کند روبہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

وہان سے اُٹھکر گمراہ کرکے بناله و آہ قریب اُس باغ کے آیا وہان افراسیاب نے دو کنیزون سے کہا عمرو تو آتا ہی جاؤ اسکی خبر لو اور اُسکا حال زار دیکھو مجکو اُس سے کچھ دریافت کرنا نہوتا تو اسی جنگل مین تھکا اور بھٹکا کر اُسکو مار ڈالتا اب جب تک طلسم ہوش ربا ہی جبتک میری زندگی باقی ہی اور جب میری زندگی ہی میر بنایا ہوا طلسم بغیر میرے مٹائے نہ مٹیگا اور عیار یہان سے رہا نہونگے یہ کہکر کنیزون کو روانہ کیا لونڈیان بنا بر حکم در باغ پر آئین اور عمرو کو دیکھکر ہنسین پوچھا ارے تو کون ہی یہان کیون آیا ہی عمرو کو اسوقت اپنا نام بتاتے غیرت آئی کہ عیار حمزہ ہوکر اس ہیئت سے یہان وارد ہون کیا اپنا نام بتاؤن بس کہنے لگا میرا نام کیا پوچھتی ہو مسافر ہون غریب الدیار ہون مبتلاے آفت روزگار ہون بھوکا پیاسا ساختہ و خراب ادھر آنکلا ہون نظر ترحم کی تم سے امیدوار رکھتا ہون کنیزون نے مسکرا کر باہم چشمک کی کہ کیا غریب اور مسکین بنتے ہین گویا کچھ جانتے ہی نہین انکے چالے پیٹر تک باقی نہین رہے اور ان کے کاٹے کا منتر نہین ہی غرض کہ عمرو سے گویا ہوئین کہ جب تک تم اپنا اصلی نام ظاہر نہ کروگے یہان سے کوئی رعایت تمھاری نسبت عمل مین نہ آئیگی ہرچند کہ ہم جانتے ہین کہ تم وہ ذات شریف ہو کہ ہر دیار و امصار مین نام تمھارا مشہور ہی اور ساحرون کے قلب پر لکھا ہی مگر نام پوچھنے کے لیے حکم شہنشاہ ہی اگر نام بتاؤ تو روٹی یا ور روٹی ملے آسودہ ہو عمرو یہ تقریر سنکر سمجھا کہ افراسیاب کو مجھے ذلت دینا منظور ہی ورنہ یہ سب تجکو پہچانتی ہین پھر کچھ ہی کیون نہ ہو تو بھی اپنا نام نہ بتاؤ کہ بموجب مطلع

عدو سے دل نے جھکایا تھا جان من مجکو
اگر سنبھال نہ لے میرا بانکپن مجکو

اسی فکر مین تھا کہ خداے تعالی کو بات رکھنا تھی دو کنیزین اور باہر نکلین اور کہنے لگین کہ شہنشاہ ساحران عمرو کو یاد فرماتے ہین ارشاد کیا ہی کہ نام و نشان کی پرسش نہ کرو یہان انکو لے آؤ عمرو یہ سنکر خائف ہوا کہ دیکھیے یہ ناہنجار میرے ساتھ کیا کرتا ہی مین نے صدہا ساحرون کو مارا اُسے کئی بار ذلت دی معشوق کا اسکے سر مونڈا بہت ساحرون کو اُس کے اپنا مطیع بنا لیا اب جو کچھ بدی یہ میرے ساتھ نہ کرے وہ تھوڑی ہی آج تو پھنسا بہت بُری جگہہ ہی کہ یہان سے نکلنا دشوار ہی زنبیل کھانے پینے کی مدد نہین کرتی خیر جو مرضی میرے رب کی آج یا تو مین نہین اور میری بات نہین یا یہ مسخرا افراسیاب نہین دل سے یہ مشورہ کرتا باغ مین آیا کہ ابیات

پژمردہ گیا میان گلزار
ہر گل نظر آیا صورت خار
غنچہ نے چٹک کے منھ چڑھایا
سنبل نے اُلجھ کے پیچ کھایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر سرو نے بل کی بی اکڑ کے		سنبرے نے کڑھی کی یا لٹون پڑ کے	

اخر سامنے تخت افراسیاب کے آیا اور اُسکو تسلیم کی اُسنے بھی بطور مزاج پرسی پوچھا کہ کیون خواجہ سلامت مزاج آپ کا اچھا ہی عمرو نے کہا ہزار شکر ہی اُس رب اکبر کا جو مجھے یہان لایا ہی افراسیاب گویا ہوا کہ ای عمرو مین تجھ سے ایک بات پوچھون تو سچ بتلا دیگا عمرو نے کہا آپ مجھے جھوٹا جانتے ہین مین کہتا ہون کہ اپنی ساری عمر مین مین نے کوئی لفظ جھوٹ کہی ہی نہین اچھا پوچھیے جو کچھ مین جانتا ہونگا عرض کرونگا آیندہ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہی شاہ طلسم نے کہا اگر تو سچ کہدیگا تجھے اپنے سحر سے رہائی دونگا ورنہ یون نہین بھوکا پیاسا رکھکر ہلاک کرونگا کیا ممکن جو میری زندگی مین تجھے کوئی چھڑا سکے عمرو نے کہا دھمکا کے مار ڈالیے گا یا پوچھیے گا کہ تو دیا جو کچھ ہمکو معلوم ہی اور جانتے ہین تبلا دینگے خیر آپکو یقین نہین تو جھوٹ ہی اب تبلا دینگے ہمسے نہ پوچھیے افراسیاب نے کہا نہین تو سچا ہی مین نے بنا بر احتیاط تجھسے ایسے کلام کیے اب مجھے پوچھنا یہ ہی کہ تجھکو دریاے سحر کے پار کسنے اُتار دیا اور تو کوہ عقیق مین خداوند کے پاس مکرر طلسم مین کیونکر آیا عمرو نے یہ کلام سُنکر ایک قہقہہ مارا اور کہا ای شہنشاہ یہ امر تو لائق پوشیدہ کرنے کے نہین آپ ناحق مجھ سے شرطین کرتے تھے مین پیارا بندہ اپنے خدا کا ہون جب مین اس پار آنے کے لیے عاجز ہوا اپنے خدا سے دعا کرنے لگا اُسنے ایک حور جنت سے بھیجدی اُسنے مجھے کاندھے پر سوار کر کے اس پار اُتار دیا افراسیاب نے پوچھا کہ تیرا خدا کون ہی یہ سُنکر عمرو خوب ہنسا اور کہا مین نے بارہا عرض کیا ہی کہ زمرد شاہ باختری یعنے خداوند لقا کا مین فرشتہ قدرت ہون اور طلسم مین مجھے خداوند نے ملک الموت بنا کر روانہ فرمایا ہی اور پھر آپ پوچھتے ہین کہ تیرا خدا کون ہی ای وہی ہمارا ایک خدا ہی آج اُسکا کوئی ثانی نہین اور نہ شریک ہو سکتا ہی اور مین سچ کہون اسی ایک خدا کو مین مانتا ہون اور سجدہ کرتا ہون اور پونے دوسو خداؤن کا مین قائل نہین اور آپ کیا جانیے خداوند کے اور میرے کیا راز و نیاز ہین اب اسوقت مین کہتا ہون خداوند کو پرستش سرنا سامری و جمشید کی بُری معلوم ہوئی مجھے حکم دیا کہ جا کر پرستاران غیر معبود کو قتل کر بظاہر خداوند باتین مہربانی کی فرماتے ہین مگر تم لوگون سے خوش نہین خوشنود اس سے ہین جو انھین کو بذات واحد مانے کیونکہ خداوند کا قول ہی کہ جو خدا مر گیا اُسکی خدائی بھی مر گئی اور ای شاہ جادوان سمجھ تو سہی کہ مین چھٹانک بھر کا اور تو ہزار من کا میرا تیرا مقابلہ کیا یہ خداوند کی ناراضی کا باعث ہی جو مجھکو تجھپر غلبہ ہو جاتا ہی افراسیاب یہ باتین سُنکر بولا کہ جو کچھ تو نے کہا ہی یہ سب صحیح اور درست ہی اب بیان کر کہ حور جنت تجھے دریاے سحر مین غوطہ مار کر اُس پار لے گئی یا اڑکر اُسنے ادھر پہونچا دیا عمرو نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جب حور اپنی پیٹھ پر لادکرلے چلی تو بیچ دریا مین آکراُسنے غوطہ لگایا مین نے دیکھا کہ نالہ خون کا بہ رہا ہی
اور مین اسمین ڈوبنے لگا اسوقت ایک کشتی پیدا ہوئی خداوند لقا اُسپر سوار تھے انھون نے مجکو
اس نالے سے نکالا اور نا و پر بٹھا کر پار لے چلے مجکو ایسی بدبو اور تعفن خداوند مین آتی ہوئی معلوم وہی
کہ دماغ میرا پراگندہ ہوگیا اور مین بیہوش ہوگیا پھر جو میری آنکھ کھلی تو اپنے تئین پار دیکھا افراسیاب نے
پوچھا کہ خداوند مین بوے بد کیون آتی تھی عمرو نے کہا بو آنے کا باعث یہ ہی کہ خداوند دس دس روز تک
پائخانہ پھر کرآبدست نہین لیتے اور منھ تو کبھی دھوتے ہی نہین دانتون مین پھپھوندی لگ گئی ہی
جب بات کرتے ہین منھ اُنکا نہین کھلتا ہی بلکہ سنڈاس کا در کھلتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ بندون کے کام سے
انھین لمحہ بھر کی مہلت نہین کسی کو مارنا کسی کو جلانا کسی کو امیر بنانا کسی کو فقیر کرنا اور اسی طرح قس علی ہذا پس
آپ ہی فرمایئے کہ آبدست کسوقت لین اور منھ کب دھوئین افراسیاب گویا ہوا کہ تونے کلمات بیہودہ
بہ نسبت شان خداوندی کہے مگر یہ سچ کہا کس لیے کہ جب ہم بندے اُسکے ایک طلسم کے انتظام کرنے مین علی یکم الفرصت
رہتے ہین اور منھ نہین دھو سکتے ہین پھر خداوند کو تو سارے عالم کا انتظام فرمانا مارنا جلانا روزی دینا
کیونکر مہلت کوئی دم کی ہوتی ہوگی یہ سخن شاہ جادوان کہ رہا تھا کہ ایک کنیز عرض رسا ہوئی اے
شہنشاہ آپ کس کی باتون مین لگے ہین یہ مکار ہی بھلا اس سے پوچھیے کہ دریاے سحر مین نالہ کہان
افراسیاب کنیز پر اس بات سے خفا ہوا کہ بیہودہ تو کیا جانے جو دخل در معقولات دیتی ہی دریاے سحر
مین خون تو بہتا ہی اُسی کو خون کا نالہ کہتا ہی اسمین جھوٹ کیا ہی کنیز شاہ طلسم کے تلخ بولنے سے چپ ہو رہی
اور اُسنے پوچھا کہ ای عمرو یہ تو معلوم ہوا کہ مقرب خداوند تو ہی لیکن خداوند کو بظاہر تجھ سے عداوت
کیون ہی اور شیطان تو تیرا دشمن جانی ہی یہ کیا معاملہ ہی اور یہ بتا کہ خداوند کو کبھی فرصت ہوئی تھی
یا اب ہوتی ہی اسکا حال تجکو معلوم ہوگا عمرو نے کہا اسکا سبب مجھ سے سُنیے خداوند کو ایکبار فرصت
پہر بھر کی ہوتی تھی اس مہلت مین خداوند سوچے کہ ایسا کوئی فعل کرون کہ جس سے میری خدائی
مین شیطان پیدا ہو چونکہ شغل بیکاری مین اسوقت خداوند تھے فعل حرام کرنے لگے اور شیطان پیدا
ہوا جب اسکو پیدا کر چکے اور وہ بندون کو بہکانے لگا اُسوقت خداوند نے چاہا کہ اسکا بھی کوئی
سرکوب پیدا کرون اور وہ ایسا شخص ہو کہ مجھ سے بھی گستاخی کرے اور بمنزلہ میرے باپ کے ہو پس
لاکھ برس خرخ مار کر مجکو پیدا کر کے اپنا باپ بنایا یہی باعث ہی کہ مین خداوند کی ڈاڑھی مونڈتا
ہون اور شیطان سے مجھ سے دشمنی ہی کہ مین اسکا سرکوب ہون اور خداوند نے فرمایا ہی کہ اے عمرو
تو میرا باپ ہی اکثر وقت مین تو مجھ پر غلبہ کریگا اور مجکو جو بیان لگائیگا ڈاڑھی مونڈیگا اب مین فی الحال اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عہدے سے معزول ہون آج کل مجھے کشندہ ساحران اور ملک الموت جادوگران خطاب ملا ہی اور اب بھی ڈارھی مونڈانے کی اور شیطان کو ذلت دینے کی جب ضرورت ہوتی ہی تو خداوند مجھے بلا لیتے ہین افراسیاب یہ باتین سُنکر سُن ہوگیا اور بولا کہ بھلا اب کیا کہا جائے سچ ہی کہ مشیت خداوند کوئی پہچان سکتا ہی اچھا ای عمرو ایک بات یہ بتلا دے کہ خداوند تو تجھے اس بار آتار گئے تو اب کیا تقدیر فرما گئے ہین عمرو نے جواب دیا کہ اس دن تو کچھ نہین فرمایا مگر کل ایک نامہ مجکو فرشتۂ قدرت کے ہاتھ خداوند کا پہونچا اگر اسپر عمل کرون تو سارا طلسم برباد ہوجائے لیکن یہ بھی مجال نہین کہ مین سارے مضمون نامہ پر عمل کرون گو کہ میرا رتبہ پیش خداوند بہت ہی مگر مین بھی غضب سے اُسکے ڈرتا ہون اگر بالکل نہ مانون تو غضب خداوندی اور اُسکے عتاب مین گرفتار ہون افراسیاب نے کہا مضمون نامہ سے مجھے اطلاع دے کہ کیا اسمین لکھا ہی عمرو نے کہا اس قدر راز خداوندی آج میری زبان سے نکل گئے اب آگے بتانے کا حکم نہین ہی اور ایسی جسارت مجھے بھی نہ چاہیے اب جو کچھ تمھین میری نسبت کرنا ہو وہ کرو اور مین بھی نامے پر خداوند کے عمل کرون دیکھون آج تم مجپر غالب ہوتے ہو یا مین تمھین ذلیل کرتا ہون یہ کلام سُنکر افراسیاب گویا ہوا کہ ای عمرو خفا نہو جہان اور باتین تو نے بتلائی ہین وہان اتنی بات اور بتلا دے کہ نامے مین کیا لکھا ہی عمرو نے کہا آپ میرے پیچھے پڑ رہین مین بتلائے دیتا ہون اسمین لکھا ہی کہ طلسم کے ساحران نامی کو قتل کرنا اور شاہ طلسم نے چونکہ ہماری مدد کی ہی اُسکو نہ مارنا اُسکی اطاعت کرنا مجھے اس نامے پر عمل کرنے مین پس و پیش یہ ہی کہ آپ کی اطاعت اگر کرون تو حضور مجھے اپنا دشمن صعب جانتے ہین اپنا رفیق اور مطیع کاہیکو جانین گے اور دوسرے جب آپکی اطاعت کرلی پھر ساحران نامی کو قتل کیونکر کرونگا اگر قتل کرونگا تو آپ مجھے مکار اور غدار جانین گے فرمایئن گے کہ عمرو نے مکر کیا فرمایئے ایسی صورت مین کیا کیا جائے افراسیاب نے کہا اگر تو میری اطاعت بدل و جان قبول کرے اور نامہ خداوند پر عمل کرے بشرطیکہ وہ نامہ مجھے بھی دکھائے تو مین تجھ سے صاف ہوجاؤن اور بہت بڑا مرتبہ تیرا کرون عمرو نے کہا نامہ میرے پاس موجود ہی کیا آپ سے مین خلاف تھوڑی عرض کرتا ہون لیجیے ملاحظہ کیجیے یہ کہکر زنبیل سے ایک کاغذ مثل خط کے نکالا کہ اسکے لفافہ پر مہر لقا کی ثبت تھی اور آداب اور نام عمرو کا القاب کے ساتھ لکھا تھا غرضکہ اس نامے کو افراسیاب کے حوالے کیا اُسنے خداوند کی مہر کو بوسہ دیا سر پر رکھا اور بڑی عظمت کے ساتھ نامہ وا کیا دیکھا کہ لکھا ہوا ہی ای عمرو تو اطاعت اور فرمانبرداری شاہ طلسم کی اختیار کرنا اور فریب اور مکر نہ کرنا اور مہرخ اور سرخ مو اور بہار اور نافرمان اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رعد اور برق محشر وغیرہ کو مع اپنے ساتھ کے عیار برق فرنگی و ضرغام وغیرہ کو لیکر پاس شاہ جادوان
کے جانا اور شاہ ساحران کو بھی چاہیے کہ حسن خدمت مین عمرو کے بہت روپیہ اسکو دے اور اسکو اپنا دوست
سمجھے اور عمرو ساحران نامی کو کہ اب وہ مست بادہ غرور ہین قتل کرے یہ مضمون پڑھکر افراسیاب نے
ہزار اشرفیان منگائین اور بارہ کشتیان جواہر کی اور بارہ توڑے روپیون کے اور سب عمرو کو دہ روپیہ
عنایت فرمایا اور کرسی پر جواہر کی بٹھایا اور کہا جا کر اب اپنے مطیعون کو لے آ عمرو نے کہا مین پھر اسے
جا نہین سکتا ہون کیونکر انھین لاؤن افراسیاب نے اسیوقت سحر پڑھکر دستک دی کہ وہ تختہ آئینہ کا
جو صحراے ریگستان مین لگا تھا ٹوٹ گیا اور ادھر اور عیار جو ہر سمت پریشان پھر رہے تھے انھین راہ ملی
کہ جست وخیز کرکے کچھ عرصہ مین لشکر مہرخ مین پہونچے یہان افراسیاب نے عمرو سے کہا کہ اب راستہ کھل گیا
کوئی روکنے والا نہ رہا جا کر سب باغیون کو لے آ عمرو نے عرض کیا ای شہنشاہ ایسا نہو کہ مین راستہ بھول
جاؤن آپ کسی ساحر کو حکم دیجیے کہ وہ مجھے تخت سحر پر بٹھلا کر پہونچا دے شاہ نے ایک ساحر کو طلب کرکے
عمرو کو رخصت کیا وہ ساحر اسکو لیکر قریب لشکر مہرخ پہونچا اور کہا ای عمرو شہنشاہ سے جو وعدہ کیا ہے
اسکو بھول نہ جانا اور بیٹھ نہ رہنا ورنہ شہنشاہ پھر پکڑ بلوائینگے عمرو بولا کہ جو ہمنے کہا سو کہا مگر تھوڑی
ہو نگے تم جاؤ مین آتا ہون ساحر چلا گیا عمرو بارگاہ مین آیا ساحرون نے نذرین دین سردارون نے
استقبال کیا گلے ملے عمرو اپنے مقام پر بیٹھا مہرخ نے تصدق بہت سا اتروایا یہ تو اب فکر مین عیاری
کے ہے اور حال طلسم باطن سب سے کہ رہا ہے مگر وہان افراسیاب نے نامہ حیرت جادو کو لکھا کہ ای ملکہ
آج تم باغ عیش مین جا کر تیاری کرو ہم بھی آتے ہین جب یہ نامہ حیرت کو پہونچا اور اسنے
چلنے کی تیاری کی سب لشکر مین یہ خبر مشتہر ہوئی مہرخ نے بھی سنا کہ حیرت جاتی ہے اسنے عمرو سے
کہا کہ اب یقین ہے کوئی آفت آئیگی عمرو نے کہا جیسا ہوگا سمجھ لین گے پیشتر از مرگ واویلا کیا ضرور ہے
مہرخ نے کہا ای عمرو دریاے عقاب و دریاے سرخاب اور دریاے طاؤس سب عقب کے دریا ہین
انکا حال کسی کو معلوم نہین اور دریاے خون رواں تو آپ دیکھ آئے ہین اسی طرح باغات بھی شاہ
جادوان کے ہین کہ انمین پتلیان مثل پریون کے کاروبار کرتی ہین اگر انھین سے ایک پتلی کو حکم دے
تو ہم سب کو وہ گرفتار کرکے لیجائے باغ عیش مین افراسیاب نے اسی لیے حیرت کو بلوایا ہے عمرو نے
کہا نہین وعدہ کر آیا ہون سب مخالفون کو راضی کرکے لاتا ہون یقین ہے کہ یہ اسی کی تیاری ہے خلاصہ کلام یہان
تو یہ تذکرہ ہو رہا ہے اور سب عیار بھی اسوقت بارگاہ مین موجود ہین لیکن حیرت جا کر باغ عیش
مین پہونچی اور آمد شاہ طلسم کے لیے اسکو خوب آراستہ و پیراستہ کرایا اسوقت سواری افراسیاب کی بر

زنگ اور احتشام سے آئی کہ ستر ہزار جادوگرنیان دُر درگوش مرصع پوش گلنار جوڑے پہنے ہمراہ تھین اور ابر سرخ رنگ سر پر مثل چتر کے سایہ فگن تھا موتی اس مین سے برستے تھے حیرت اُسکو آتے دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور باغ کی بارہ دری مین بارہ سو در بنے ہین ہر ایک در مین گھنٹے لٹکتے ہین وہ سب بجنے لگے بارہ ہزار سنکھ پھونکا حیرت نے گیارہ سو اشرفیان نذر دین افراسیاب تخت پر بیٹھا اٹھارہ سو کرسیان جواہر نگار گرد تخت کے بچھ گئین وزرا امرا حاضر ہو کر بیٹھے باغ کی نہرین مثل دریا کے ہین اسمین فوارے چھوٹتے ہین اور وہ فوارے زندہ مچھلیون کے سر سے جاری ہین پتلیان بزور سحر حسینہ و جمیلہ عورتون کی طرح ہین اور زیور پوشاک عمدہ زیب قامت فرمائے ہر سمت کاروبار مین مشغول رہتی ہین کوئی آبدار خانے مین صراحیان برف کی لگاتی ہی کوئی میخانے مین گلابیان شراب کی اور قابین کباب کی کشتیون مین آراستہ فرماتی ہی کسی کو مطبخ کا اہتمام سپرد ہی کوئی صنعت ایسی بناتی ہی کہ بہار باغ اُسکے مقابل گرد ہی پریان اور حورین انکی ہر آن و ادا پر شیدا ہون دل وجان سے مبتلا ہون کہ نظم

جتنی تھین حسین و نازنین تھین ‏ نازک اندام و مہ جبین تھین
چہرہ تھا قمر ہلال ابرو ‏ عاشق کی شب مراد گیسو
یکتا تھے چمک مین دانت سارے ‏ یا برج دہن مین تھے ستارے
دیدون کی سفیدی و سیاہی ‏ تھین شب و روز کی گواہی
پیشانیان تھین جو عرش اعظم ‏ معراج کی شب تھی زلف پرخم
تھی اُنکی ہر ایک ادا مناسب ‏ بدبین کو نظر شہاب ثاقب

غرضکہ شہنشاہ ساحران تخت پر جلوہ گر ہوا حیرت پہلو مین بیٹھی پتلیان سامنے آکر ناچنے لگین اسوقت صرصر شمشیر زن چارون عیارون و عیارچیون کے حاضر خدمت تھی افراسیاب مُسکرا کر اُسکی جانب نگران ہوا اور کہا ای صرصر اب تمھاری عیاری تو ہو چکی ہماری اطاعت عمرو نابدار عیارون کے شہنشاہ زینت بارگاہ بمقتضائے مصرعہ خداوند زنبیل و نطع گلیم * نے بدل قبول کی ہی اب اسکا وہ رتبہ او مرتبہ مین کرونگا کہ شاہان روے زمین رشک کرینگے اور تیرا نکاح بھی اُنکے ساتھ کر دیا جائیگا صرصر نے کہا اسے اپنی ایڑی چوٹی پر سے قربان کرون وہ موا اپنی صورت تو چینی مین پیشاب کر کے دیکھے حضور مجھ سے ایسی دل لگی نہ فرمایئن اگر سرکار کو ذلت دینا اور قتل کرنا منظور ہو میرا سر حاضر ہی اور خداوند نعمت کو اس مکار کی بات کا یقین تھا اور یہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جانتی ہون وہ بڑا دغاباز ہی افراسیاب گویا ہوا کہ وہ آپ سے تھوڑی مکاری کرتا ہی خداوند لقا نے اسکو اسی سرشت کا خلق کیا ہی اور ایسا مرتبہ رکھتا ہی کہ حوریہ جنت خداوند اسکو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے دریاے سحر سے پار لے گئی ہی اور خداوند خود تشریف لاتے تھے وہ بموجب بیت

وہ ہی محرم لقا کے راز و تقدیرات کا اسکے
عیان ہی اسکے دلپر سارا اسکا راز پنہانی

تیری مجال ہی جو اسکو قربان کر سکے وہ مہرخ کو لینے گیا ہی اور ایکی مرتبہ راستی آمیز اسنے مجھسے وعدہ کیا ہی صرصر یہ باتین سنکر بہت ہنسی شاہ طلسم خفا ہوا کہ او بیہودہ میرے کلام پر ہنسنا کیا معنی تو مجکو لغو جانتی ہی صرصر نے دست بستہ عرض کیا کہ کیا طاقت جو کنیز آپ پر ہنسے مقرر عمرو سب باغیون کو لائیگا افراسیاب نے جواب دیا کہ تو مجکو دیرپردہ بناتی ہی بالفرض اگر وہ نہ آئیگا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا صرصر نے کہا آپ جاہین مجکو دوسو جوتیان لگا یئے مار ڈالیے لیکن مین یہی کہونگی کہ وہ عیاری کرکے آپ کو دھوکا دیکر نکل گیا کبھی جو مہرخ کو لائے حیرت نے اسوقت کہا اے صرصر تجھے کیا ہوا ہی جو شہنشاہ کے کلام صداقت التیام کو دکھتی ہی اور بیکار بحثتی ہی تو نہین جانتی کہ بیت

عقل شاہونکی ہی سب عقلون کی شاہ
ہم شب تاریک و عقل شاہ ماہ

لازم ہی کہ خاموش رہ افراسیاب نے کہا اے ملکہ حیرت تم دیکھو مین ابھی اس مردود کو جھوٹا بناتا ہون اور منھ مین اسکے گوہ دیتا ہون یہ کہکر ایک پتلی کو اس باغ کی پکارا کہ اے سرخ چشم گوہر بدن ادھر آ ایک پتلی نہایت خوبصورت جواہر کا زیور پہنے سامنے آئی اس سے کہا تم لشکر مہرخ مین جاؤ عمرو کو میری جانب سے دعا کہنا اور بہت بہت مزاج پوچھنا اور کہنا تمہارے منتظر باغ عیش مین بیٹھے ہین چاہیے کہ اپنے قدوم بہجت لزوم سے اس باغ کو پر بہار کرو اور بمصداق الکریم اذا وعد وفا سب کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف لاؤ پتلی یہ پیام سنکر روانہ ہوئی اور بارگاہ مہرخ مین آئی اسکو دیکھکر سب ساحر گھبرائے اور ناریخ و ترنج سحر کے سنبھالے پتلی نے کہا مین لڑنے نہین آئی ہون بلکہ حضور پرنور عالی جناب والا خطاب شہنشاہ عیاران کے پاس پیام لائی ہون عمرو کا کلیجہ چار چار ہاتھ اچھلنے لگا کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی مگر وہ پتلی قریب انکے آکر گویا ہوئی کہ شہنشاہ نے آپ کو دعا کہی ہی مزاج پرسی کی ہی اور فرمایا ہی کہ ہم تمہارے منتظر ہین اپنا وعدہ ایفا کرو پتلی یہ کہہ رہی تھی اور قران عیار بغدہ تان کر اسکی پشت پر کھڑا تھا عمرو نے قران کو اشارے سے منع کیا اور پتلی سے کہا تم الگ چلو تو مین جواب دون اور اٹھکر علیحدہ اسکو لاکر کہا کہ شہنشاہ سے میری تسلیم بعد تعظیم کہنا اور پیام دینا کہ حضور کے اقبال سے مین سب کو راضی کر چکا ہون کل لیکر حاضر خدمت ہون گا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پتلی یہ جواب پاکر رخصت ہوئی یہان دل مین عمرو نے کہا جو دم ٹلے وہی غنیمت ہی مگر پتلی چلکر افراسیاب
کے پاس آئی اور جو کچھ عمرو نے کہا تھا وہ بیان کیا افراسیاب نے اسوقت کہا کہ ای صرصر تو نے سنا کہ
میرے دوست عمرو نے کیا کہلا بھیجا صرصر نے عرض کیا بلا لون سچ ہی ضرور وہ سب کو بلا لینگے یہ کہکر
صبا رفتار کی طرف دیکھکر قہقہہ لگایا شاہ طلسم آگ ہوگیا ادھر صبا رفتار لاکھ لاکھ ہنسی کو روکتی رہی
مگر ضبط نہ ہوسکا ہنس پڑی شاہ بولا کہ اگرچہ تمھین ان گستاخیون کی سزا دینا چاہیے مگر قائل کر کے
کل اگر عمرو حسب وعدہ آکر پہونچا تو پھر تمکو بہت ذلیل کرونگا صرصر نے کہا حضور مالک ہین جو چاہین
فرمائین لیکن یہ سب فقرے ہین ہم عیار نیان ہین عیار کی باتون کا اندازہ پہچانتے ہین بھلا کل
کیا ہی اور آج کیا ہی جب سب راضی ہی ہین تو پھر کیون نہین لاتا ہی افراسیاب نے کہا اچھا مین
ابھی تجھے قائل کرتا ہون یہ کہکر پھر اسی پتلی کو روبرو طلب کر کے کہا تو پھر عمرو کے پاس جاکر بعد دعا
کے کہنا کہ جیسے کل ویسے آج بمقتضاے مصرعہ بر کریمان کارہا دشوار نیست ٭ آپ ابھی تشریف
لائیے اور اگر کچھ حیلہ اور مکاری کرنا ہی تو قسم سامری جمشید کی بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کا طعمہ بنا دونگا
پتلی یہ پیام سنکر پھر روانہ ہوئی اور جب قریب بارگاہ مہرخ پہونچی خبر عمرو کو ہوئی کہ گوہر بدن
پتلی پھر آتی ہی یہ سنتے ہی کانپنے لگا کہ ابکی اس کا آنا خالی از علت نہین ہی رنگ بیرنگ نظر آتا ہی اس
عرصہ مین پتلی نے آکر پیام سنایا اسکو جواب دیا کہ حضور سے عرض کر دینا مین باغ عیش مین نہین آؤنگا
میرے لیے طلسم ظاہر مین جو گنبد نور یعنے قلعہ طلسمی کے نیچے بارگاہ مخملی استادہ ہی وہان جناب تشریف لائین
مین حاضر ہوتا ہون پتلی یہ سنکر چلی گئی اور شاہ جادوان سے سب کیفیت بیان کی اسنے کہا کیون صرصر
دیکھو اب سب آتے ہین کہ تیرا کیا حال کرون صرصر نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اور افراسیاب نے
اپنی کنیزون اور اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ جاؤ بارگاہ مخملی مین آراستگی کر دو مین بھی آتا ہون کنیزین
حسب الحکم چلین اور عمرو کو پھر اطلاع دی کہ اچھا بارگاہ مخملی مین تم آؤ ہم بھی وہان تمھاری دعوت کی ہی
عمرو جب اس حال سے آگاہ ہوا مہرخ اور بہار وغیرہ سب ساحرون نامی سے کہنے لگا کہ مین شہنشاہ
سے وعدہ کر آیا ہون کہ ہر ایک اپنے مطیعون کو آپکے پاس حاضر کرونگا غرض تم سب میرے ہمراہ
چلو اور شاہ طلسم کے قدم پر گرو مہرخ نے کہا در گور چھپائین پھوپیئن ہم سے یہ نہو سکے گا ہمکو لڑنا اور مرنا
قبول ہی عمرو نے جواب دیا کہ تمھارا کیا نقصان ہی جب تم جاکر پاؤن پر گرو گی افراسیاب چلا جائیگا
اور اس کام کرنے کے بدلے مین مجھپر رعایت کریگا اسد اور بدیع الزمان کو چھوڑ دے گا تم پھر
منحرف ہوجانا مین اپنے شہزادون کو لیکر طلسم سے چلا جاؤنگا مثل مشہور ہی آپ زندم جہان زندم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور تمھین لڑنا ہوگا تو بگاڑ کرتے کچھ دیر لگتی ہو اور بی بی اگر تم نہ مانوگی تو مین شہنشاہ کے پاس جا کر کہہ دونگا
کہ میرا کہا کوئی نہین مانتا آپ جانئے وہ جانین اس کہنے مین میری جان بچ جائیگی تم سب ماری جاؤگی
مہرخ نے کہا ہمکو مرجانا قبول ہو مگر اس خوک پیکر کے پاس جانا نہین منظور ناظرین کو معلوم ہو کہ عمر کو عیاری
کرنا جو منظور ہو بدین لحاظ ایسی باتین اپنے مطیعون سے کرتا ہو تا کہ شاید کوئی تپلا سحر کا شاہ طلسم کیجانب
سے سنتا ہو تو میرا راز نہ کھلے بلکہ مخبر وغیرہ یہ خبر اسکو پہونچائین کہ عمرو صحیح راضی کرکے سب کو لایا ہو اور
دوسرے ان سردارون کا امتحان بھی لیتا ہو کہ دیکھون سب بدل جنگ پر راضی ہین یا کچھ مزاج
مین خلل اور فتور رکھتے ہین قصہ مختصر جب سب کو راسخ الاعتقاد دیکھا مہرخ وغیرہ سے بطور مخفی کہا
کہ مین تم سب کے دل دیکھتا تھا اب لازم ہو کہ تم سب سردارون کو لیکر ایک علیحدہ خیمے مین چلو یہاں آفت
کوئی آئیگی اور سارے لشکر مین اس امر کی مطلق خبر نہو یہ کہکر آپ اٹھکر ایک خیمے مین گیا اور ظاہر دریا بہ
مین کہتا گیا کہ مین شہنشاہ کے پاس جاتا ہون جسکو میرے ساتھ چلنا ہو وہ آئے مہرخ وغیرہ تو سب انکی عیاری
سے خبردار ہو چکے تھے براہ بناوٹ کے بولے کہ ہم سب تابعدار آپ کے ہین جہان لے چلیے گا آپ کے
ہمراہ ہین یہ کہکر الگ تخلیے مین آئے اور چارون عیار بھی ساتھ تھے جب تنہائی مین سب آئے عمرو نے
کہا آخر تو چلتے ہی ہین ایک ایک جام شراب تو پی لین عیارون سے اشارہ کیا کہ وہ میخانے سے جاکر
شراب لائے مگر بیہوشی آمیز کردی وہی شراب سب کو پلائی بہار اور طاؤس اور رعد اور برق اور
سرخ مو اور مہرخ اور شکیل وغیرہ کئی سو سردار بیہوش ہوگئے ان سب کو اکٹھا کر زنبیل مین رکھ لیا
زنبیل کا حال اول مین ذکر کیا ہو کہ اسمین سات شہر آباد ہین اور ساری دنیا کو اگر چاہے تو اسمین رکھ لے
بدین سبب کہ وہ تبرک عطیہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام ہو پھر ان حضرت کے دیئے
تحفے مین اس کرامت کا ہونا مقام استعجاب نہین المختصر بعد داخل کرنے زنبیل کے سب عیارون سے
حکم کیا کہ کئی سو ساحر لشکر سے ملازمین وغیرہ کو بلا لاؤ عیار جاکر جادوگرون اور جادوگرنیون کو لائے ان
سبکو بھی شراب پلاکر بیہوش کیا اور سبکو مہرخ اور بہار وغیرہ کی ایسی شکل بنائی اور ہوشیار کرکے سمجھایا کہ
سب افراسیاب کے پانون پر گرنا اور اپنے کو مہرخ اور بہار وغیرہ تبلا کر عرض کرنا کہ جو کچھ ہم سے
خطائین سرزد ہوئی ہین وہ براہ نوازش مالکانہ معاف فرمایئے خبردار جو کچھ مین نے تعلیم کیا ہو اسمین
سر مو فرق نہو اگر ذرا بھی زبان مین لکنت ہوگی تو مین سب کو مار ڈالونگا سب ساحرون نے کہا ہم اسیطرح
کہین گے آپ کے تابعدار ہین حضور کا فرمانا بجا لائینگے خلاصہ کلام سبکو سواریون پر سحر کی اور تخت ہائے
سحر پر سوار کرکے اپنے ہمراہ لیا اور عیارون مین سے قران نے عرض کیا کہ یہ عیاری مجکو نہین آتی ہی مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ جاؤنگا مگر اور عیار ہمراہ چلے انکو بھی تخت سحر پر برابر اپنے بٹھالیا اب بڑے جاہ و تجمل سے سواری چلی کہ نقارے آگے آگے بجتے ساحر ترنج اچھالتے طائران سحر سر پر ہر ایک کے سایہ کیے نقیب باادب اور نقابت کی صدا دیتے آگے آگے عمرو پیچھے پیچھے سردار روانہ تھے اور بارگاہ مخملی کی طرف جاتے تھے وہان بنا بر حکم شاہ طلسم حیرت وغیرہ نے آکر اس بارگاہ کو فرش اور شیشہ آلات سے آراستہ کیا ہر سمت لخلخے رکھدیے گلدستے چن دیے تخت شاہی کے روبرو کئی ہزار کرسیان یاقوت احمر کی لگادین گرد دنگل ہاے زرین بچھ گئے مرد نگون کی دوہری باڑھ لگادی رقاصون کو حکم پہونچ گیا دربارگاہ پر گلاب و کیوڑے کا چھڑکاؤ ہونے لگا مردہے عصاے زرین لیکر دورویہ کھڑے ہوے اندر بارگاہ کے خواصان قمر پیکر نازک اندام ہر سمت سرگرم انتظام ہوئین کہ بمقتضاے نظم

سب خواصون نے حسب حکم یہان	از سر نو سجا تمام مکان
صاف کرکے وہ ایک ایک مقام	فرش دیبا بچھا دیا ہی تمام
سقف و دیوار و در سپہر آرا	شیشہ آلات سے سجے کیا کیا
روشنی کا تھا وہ جو سب سامان	نور سے بھر گیا تمام مکان
اوٹ پھولون کے تھے جو کچھ بواے	حسن سے وہ ہوا کے رخ پہ لگاے
زلفین کالی بلائین تھین سب کی	ٹیڑھی ٹیڑھی ادائین تھین سبکی
غرض اس طرح کا سمان تھا واہ	دنگ ہوتا جو کرتا ایک نگاہ

جب یہ سب درستگی ہوچکی شاہ جادوان کو اطلاع ہوئی مع انیس ہزار ساحر کے اسی شوکت سے جیسے بارہا ذکر اسکی سواری کا بیان ہوا ہی آکر داخل بارگاہ مخملی ہوا اور تخت پر جلوس فرمایا سب افسر پایہ بپایہ بیٹھے اس اثنا رمین نقارے کی صدا کان مین آئی طائران سحر نے آکر خبر دی کہ شہنشاہ عیاران مع مہرخ وغیرہ کے آتے ہین یہ سنکر ساحران نامی کو بہر استقبال روانہ کیا انھون نے آکر پیشوائی کی عمرو کو بعزت وحرمت سب ہمراہیون سمیت داخل بارگاہ کیا جب سامنا افراسیاب کا ہوا مہرخ اور جملہ سردار دوڑکر پانون پر گر پڑے اور عفو تقصیرات ماضی کے خواستگار ہوے کہ ہم سب حضور کے تابعدار جان نثار اور فرمانبردار ہین ہماری خطائین اگر لائق بحل ہون معاف فرمایئے ورنہ کنیزون اور غلامون کو جو چاہیے وہ سزا دلوایئے کہ قطعہ

گر گنہگارم اگر عصیان نمودم عفو کن	ور گذرا از جرم من کا خر غلام خانہ زاد
ور نہ باشم قابل عفو تو اینک طشت و تیغ	کس نمیلانم کہ خواہد خواست از دست تو داد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب نے اُسوقت سب کے سر اُٹھا کے سینے سے لگائے اور دست شفقت پشت پر پھیرا فرمایا کہ تمھاری کچھ خطا نہین ہی جیسا خداوند نے میری تقدیر مین لکھدیا تھا وہی پیش آیا کہ بموجب مصرعہ

گر رد دسر برنگردد سرنوشت ۔ دیگر ۔ جو سُشدنی ہوتا ہی ہوتا ہی وہی

یہ کہکر خلعت منگوا کر سب کو عنایت فرمائے عمرو کو بہت بھاری خلعت مع چند کشتیون جواہر کے دیا سب سردار سامنے کرسیون پر بیٹھے اور عمرو قریب شاہ بیٹھا اُسوقت صرصر کہ پہلے ہی سے عمرو کے سب کو لانے کی قائل نہ تھی اور شاہ طلسم سے بجتی تھی اُسوقت بغور مہرخ اور بہار اور مہرخ مو وغیرہ کو دیکھکر پہچان گئی کہ یہ اصلی سردار نہین ہین مصنوعی ہین یہ سمجھکر صبا رفتار سے بولی کہ تو دیکھتی ہی بہار جو بیٹھی ہی اسکے دانت پر دانت چڑھتے ہین اور آنکھون پر باریک حلقے دیے ہین کیا خوب شکلین تبدیل کی ہین صبا رفتار نے چپکے سے کہا بی بی تمنے خوب پہچانا سامری قسم مجھ سے مطلق نہ شناخت ہو سکی فی الجملہ یہ باتین باہم کرنے لگین عمرو نے اُنکے لب ہلتے دیکھے اور جنبش لب کو اس طرح غور کیا کہ حرکت کو اُنکی لفظ بنا کر معلوم کر لیا کہ یہ آپسمین کہتی ہین عمرو صورتمین سب کی بدل کے لایا ہی بس اس مضمون کو سمجھ کر ڈانٹا کہ ای صرصر تو بار بار ہر ایک کا منھ تکتی ہی شاید تجھے یہ گمان ہی کہ مین نے عیاری کی ہی مجھ سے ایسی حرکت ساتھ شہنشاہ ساحران کے نہو گی کہین کالے کے سامنے چراغ جلا ہی یہ کلام جو افراسیاب کے گوش زد ہوے ازبسکہ اوّل ہی سے صرصر کو یہ جھوٹا بنا رہا تھا اسوقت سمجھا کہ صرصر بطریق عداوت مجھے شبہے مین ڈالا چاہتی ہی اور عمرو چونکہ اُسکا ہم پیشہ اور حریف ہی اسلیے فروغ اُسکا نہین چاہتی ہی ایسا کچھ سمجھ کر گویا ہوا کہ ای صرصر اب جو تو کچھ کہے گی تو سزا پائیگی تجھے شرم نہین آتی کہ عیارہ ہو کے سارا قیاس تیرا غلط ٹھہرا صرصر شاہ کو غصہ مین دیکھ کر خاموش ہو رہی اس اثنا مین صبا رفتار کسی ضرورت سے باہر بارگاہ کے گئی برق فرنگی اسکے پیچھے گیا اسلیے کہ صرصر سارا کھیل بگاڑا چاہتی ہی مین کوئی تدبیر کرون غرضکہ صبا رفتار کو اُسنے دیکھا کہ یہ دور نکل گئی اور عرصہ مین آئیگی پس الگ جا کر صبا رفتار کی ایسی صورت بنکر بارگاہ کی طرف چلا یہان صرصر کو کھڑے کھڑے پھر تاب نہ آئی اور دل مین سوچی کہ آج اس مسخرے افراسیاب کی شامت آئی ہی بھڑوا دیوانہ ہوا ہی کسی طرح سمجھتا ہی نہین تو لے اُسکا نمک ہمیشہ کھایا ہی پھر آگاہ کر دے یہ سمجھ کر آگے بڑھی کہ مین کان مین بادشاہ کے بقسم راز عیاری عمرو بیان کرون ہنوز قریب شاہ نہ پہونچی تھی کہ برق بشکل صبا رفتار بارگاہ مین آیا اور اُسنے اشارے سے صرصر کو بلایا کہ ادھر آؤ جب وہ قریب آئی ہاتھ پکڑ لیا کہ باہر چلو مجھے کچھ مشورہ کرنا ہی صرصر اسکے ساتھ باہر آئی اور یہ قریب صحرا جب اسکو لایا حباب بیہوشی اُسکے منھ پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مارا صرصر چاہتی تھی کہ سنبھلے اُسنے بچا لاکی کمند ماری اسمین اُلجھی دھر حباب کی بیہوشی نے اثر کیا بیہوش ہوکر گری برق اُٹھا کر جنگل مین لایا اور ہوشیار کیا مگر مشکین باندھ لین اور کہا اری اُستانی مالزادی تو عیارون کو پکڑوایا چاہتی ہی۔ ہی شرط کہ ناک کی پھنگی کاٹ لون یہ کہکر دو تین طمانچے مارے کہ چلّا تو جانتی نہین اُستاد ہمارے بغیر عیاری کوئی کام نہین کرتے اور پھر تو رخنہ پردازی کرتی ہی صرصر بار کھاکر لگی کوسنے کہ ہوے مونڈی کاٹے کیون مارے جاتا ہی مین تیرے اُستاد کو گہری گور مین تولون اور تیرا حلوا اور بھتی کھاؤن مرے جوانا مرگ خدا کرے تیرے ہاتھ ٹوٹین تو نا شاد اور نا مراد دُنیا سے جائے برق نے کچھ جواب نہ دیا اور درخت مین خوب کھینچکر باندھ دیا اور کہا یہان پڑی تڑپا کر اور آپ پھر بارگاہ کیطرف چلا اب حال سُنیئے کہ عمرو نے بیٹھے بیٹھے وہان کا سب سامان اور بارگاہ کی آراستگی لاکھون روپیون کا مال جو دیکھا تجویز کیا کہ اس سب مال کو لینا چاہیے اور بن پڑے تو شاہ طلسم کو جہنم رسید کرنا چاہیئے یہ سوچکر لگا گنگنانے ازبسکہ الحان داؤدی رکھتا ہی شہنشاہ ساحران کے قلب پر تاثیر ہوئی اور کہنے لگا کہ ای عمرو آج اگر ناگوار نہو تو کچھ گاؤ اور ہمین محظوظ کرو عمرو نے کہا میرا گانا تم کاہے کو پسند کروگے گانا معشوقان قمر پیکر و زہرہ جبین کا اچھا ہوتا ہی کہ انکی صورت بھی دیکھیے اور حالات باطنی پر بھی غور کرتے جائیے مجھ بیچارے بڈھے داڑھی ورانہ آدمی کا گانا کیا کہ بموجب بیت پری نہفتہ رخ دیو در کرشمہ وناز ✤ بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است ✤ افراسیاب یہ باتین سُنکر گویا ہوا کہ آپ کو حیلہ نہ کرنا چاہیئے مین نے بارہا آپ کو گاتے سُنا ہی اس طلسم مین تو کوئی آپکے مثل نہین گاتا ہی عمرو نے کہا یہ سب آپکا الطاف ہی جو میری تعریف فرماتے ہین۔ ورنہ مین نے تو برائے احتیاج عیاری کچھ سیکھ لیا ہی اگر آپ فرماتے ہین تو مجھے عذر نہین اور یہ کہکر اُٹھا کہا ایک پیشواز مغرق بجواہر منگا دیجیے اور آپ گوشے مین جاکر ایک زن خوبصورت مہر طلعت کی صورت بنا کہ فی الحقیقت اسکے چہرہ زیبا سے حسینان دہر شرماتے تھے بمصداق

نظم

گلبدن خوب و نیک تھی وہ حور
چاند کے ٹکڑے گورے گورے گال
رخ مہر سپہر جلتا تھا
مرغ دل رہگیا پھڑک کر ہاے
آنکھون کو ساحری مین یکتائی
سامری کی بھی آنکھین کھل جائین

اپنے عالم مین ایک تھی وہ حور
وہ نگاہین بلا تھین آفت تھین
تیغ ابرو پہ دم نکلتا تھا
کالی زلفون سے سانپ تھے ہارے
بھرتے تھے لب دم مسیحائی
دھوم تھی لب کے زندہ کرنیکی

رات کی طرح لمبے لمبے بال
نیچی نظرین غضب قیامت تھین
پھینکا تیر نظر جو تک کرہاے
دونون رخسار جیسے انگارے
جادو آنکھون کے جب نظر آئین
خضر کو آرزو تھی مرنے کی

یہ صورت دیکھکر افراسیاب بیچین ہوگیا اور پیشواز اور زیور طلائی مرصع منگاکر حوالہ کیا عمرو آراستہ بلباس و زیور ہوکر سامنے ناچنے لگا اور سازندے شہنشاہ جادوان نے بلوائے کہ وہ ساز بجانے لگے اسوقت ناچ کا اسکے یہ عالم تھا کہ فلک پیر بھی عالم محویت مین آکر اپنی گردش بھولا تھا پشت خم نہ تھی بلکہ جھک کر اسی ناچ کے دیکھنے مین مصروف تھا کہ نظم

آفت جان ہی تیرا ای سرو گلندام رقص	ساتھ ہر ٹھوکر کے کرتا ہی ہمارا کام رقص
دم فنا ہوتا ہی ظالم کی ہر اک ٹھوکر کے ساتھ	خرمن امید کو ہی برق کا پیغام رقص
ایکدن لایا تھا جام مے ترے ہونٹھون تلک	آج تک کرتا ہی یہ گردون مینا فام رقص

اسی طرح جب اپنے ناچنے پر اہل محفل کو دیوانہ بنایا تو نی کو نکالکر لبون سے لگایا اور اس طرح بجایا کہ ناہید فلک کو حیران کیا ساری مجلس زار زار مثل ابر بہار کے روتی تھی عقل و ہوش کھوتی تھی شاہ طلسم کو سکتا تھا اور دنگ بیٹھا تھا عمرو حسب خواہش نوجوانان غزل اور اشعار عاشقانہ گاتا تھا غزل

قاتل اپنا جو کرے گنج شہیدان آباد	دہن زخم کہین خانہ احسان آباد
کون ہی جو تری دوری مین نہین مرتا ہی	ایک گھر رہنے نہ دیگی شب ہجران آباد
بعد فرہاد کے پھر کوہ کنی مین نے کی	بعد مجنون کے کیا مین نے بیابان آباد
مدتین دلکی خرابی کو ہوئی ہین دیکھین	پھر بھی ہوتا ہی کبھی یہ دہ ویران آباد
سر وا کرتے ہین تو غنچے ہین شگفتہ ہوتے	یون ہی رہجائے الہی یہ گلستان آباد
ساری رونق ہی یہ دیوانون کے دم کی آتش	طوق و زنجیر سے ہوتا نہین زندان آباد

گاتے گاتے وہ باقی دن تمام ہوا اور فلک رقاص نے پیشواز ستارہ اور زیب قامت فرمائی انجم ہر ایک زنگولہ پاے خنیا گر سپہر بنا معشوقہ شب انجمن عالم مین آئی کہ نظم

بر آمد درین بزم فیروزہ فام	بہ کف مشعل ماہ بگرفتہ شام
جہان گشت روشن زانوار او	شدند عاشقان وصلت یار جو

عمرو نے گانا موقوف کیا اور آہ سرد بھرکر رونے لگا شاہ جادوان نے بیقرار ہوکر سبب رنج و ملال استفسار کیا عمرو نے کہا اسوقت مجھے محفل خلد مشاکل حمزہ یاد آتی ہی کہ جس روز کبھی انکے سامنے گاتا تھا تو لاکھون روپئے انعام پاتا تھا اور اس رات کو روشنی بھی مین ہی کرتا تھا نیرنگ بازی اور شعبدہ پردازی دکھلاتا تھا افراسیاب مستفسر ہوا کہ روشنی کرنے مین کیا کمال ظاہر ہوتا ہی عمرو بولا کہ عجائبات دکھلائی دیتا ہی ایک شمع سے ہزارون طرح کے پھول نکلتے ہین اور دریا بہتے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نظر آتے ہین باغ پھلے پھولے دکھائی دیتے ہین افراسیاب نے حیران ہوکر پوچھا کہ اس طرح کی روشنی بھی ہوتی ہی عمرو نے کہا یہ سب تماشہ حمزہ کی صحبت تک تھا نہ ایسا کوئی قدردان ہوگا نہ ہین روشنی کرونگا شہنشاہ ساحران نے کہا یہان کروڑون روپیہ آپکے واسطے حاضر ہین آج وہ روشنی ہمین بھی دکھایئے یہ فرماکر کئی لاکھ روپیہ کا جواہر منگواکر عنایت فرمایا عمرو اسوقت ہنستا ہوا اُٹھا اور فراشون کو بلاکر شمعہاے مومی اور کافوری آنکے پاس سے مانگ کر رکھ لین اور اپنے پاس سے شمعین نکالکر دین کہ ان کو ہانڈیون اور جھاڑون وغیرہ مین روشن کرو اور اپنے ہاتھ سے سامنے تخت کے جو مرزنگ اور فانوسین تھین بتیان لگاکر روشن کردین اور تخت کے چار کونے پر نلجے اور گلدستے رکھ دیے شمعین جو روشن ہوئین انمین سے پھول مثل آتشبازی کے نکلنے لگے اور دھوان اُسکا بلند ہوا اور جھاڑو فانوس مین جو بتیان روشن ہوئین وہ کوئی اودی اور کوئی سُرخ کوئی سبز طرح بہ طرح کی رکھتی تھین اسوقت مثل گلزار پر از ریاحین کے باغ لگا ظاہر تھا سنہرے روپہلے انواع واقسام کے پھول بتیون سے نکل رہے تھے ہر ایک محو تماشہ تھا اور تعریف عمرو کی کرتا تھا کہ ایسی گلکاری کی شمعین کبھی ہمنے نہ دیکھی تھین عمرو اس ہنگامہ مین سامنے افراسیاب کے گانے لگا یہان تک کہ دھوان بتیون کا کہ آتشبازی کی طرح چھوٹ رہی تھین بارگاہ مین گھٹا اور ہر ایک شمع بیہوشی آمیز تھی اُسکے دھوئین سے اول ساحر نشے مین ہوے اور جوتی پیزار باہم لڑنے لگے حیرت نے شہنشاہ سے کہا شمعون کی لو سے سنہرے سانپ نکل کے میرے منھ پر چڑھے آتے ہین افراسیاب نے جواب دیا بو سے لیتے ہین عمرو سے کہا اسکے بعد کیا تماشہ ہوگا اُسنے جواب دیا کہ اس روشنی کے بعد اندھیرا ہی کوئی دم مین چراغ گل پگڑی غائب گو کہ عمرو نے پتے کی کہی لیکن کوئی نشہ مین سمجھا نہین اسمین ایک ساحر نے کہا دیکھو خدا ستگار کیا بے وقوف تھے کہ کرسیان اُلٹی بچھائے ہین یہ کہکر اُٹھے اور سیدھی کرسی کو اپنی دانست مین سیدھا کیا یعنے اُلٹی کرکے بچھائی اب جو بیٹھنے لگے گر پڑے اور بیہوش ہوگئے قصہ مختصر مع افراسیاب اور حیرت کے سب بیہوش ہوگئے عمرو اور دوسرے عیارون نے سب کپڑے اہل دربار کے اُتار لیے اور اپنے ساحرون کو الگ کرکے ہوشیار کیا اُنھون نے حکم سے خواجہ کے وہان کا اسباب اُٹھاکر ایک جگہ اکھٹا کیا اور عمرو نے جال ایر کر مع شیشہ آلات اور فرش اور تخت وغیرہ کے نذر زنبیل فرمایا ادھر عیارون نے ہر ایک کے منھ کالے کیے اور کسی کو ریچھ والا اور کسی کو بندر والا بنایا ایک کو زن حسینہ بناکر دوسرے کے پہلو مین سُلایا اور عمرو نے خنجر لیکر قصد کیا کہ سر افراسیاب کا جدا کرے لیکن جب تخت کے قریب گیا کسی نے اسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ڈھکیل دیا لاکھ تدبیر کی مگر تخت تک نہ پہونچا اُسوقت دل سے کہتا تھا کہ ہائے افسوس کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا کیونکر اسکو مارون اسی فکر مین تھا کہ یکایک آسمان کی جانب سے صدا آئی سنم افراسیاب جادو وادرکئہ ابر پیدا ہوا عمرو گلیم اوڑھ کر غائب ہوا اور عیار جستین کر کے بھاگے ساحر جو ہمراہ تھے یعنے مہرخ نقلی وغیرہ بزور سحر زمین مین سما گئے بارگاہ پر بجلی بڑے زور شور سے تڑپ کر گری اور جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے اُنکی کمر مین لپٹ کر لے اوڑی عمرو وہان سے بھاگ کر دور نکل آیا اور ایک درۂ کوہ مین ٹھہر اسمجھا کہ شاید شاہ طلسم مجھے گرفتار کرے تو مہرخ وغیرہ میری زنبیل مین ہین وہ بھی قید ہوجائینگی لازم ہی کہ انھین زنبیل سے نکالون یہ سوچکر درۂ کوہ مین چاندنی بچھائی اور سب بیہوشونکو نکالکر لٹایا پانی چھڑک کر ہوشیار کیا مہرخ اور بہار جو ہوشیار ہوئین اُٹھ بیٹھین اور گویا ہوئین کہ ای شہنشاہ عیاران ہم سب تو اپنے خیمے مین تھے یہان کیونکر آئے خواجہ نے سب کیفیت عیاری اپنی بیان کی سب ہنسنے لگے اور کہا جو کچھ آپ نے کیا وہ خوب کیا لیکن آگئے تو یہ اقرار آپ نے فرمایا تھا کہ مین اپنے سب مطیعون سے ای شہنشاہ جادوان تیرا شریک ہون اب تو وہ نقض عہد کیا اتنا بڑا غضب ہوا کہ تم اُسکو بیہوش کر کے لوٹ لائے اب وہ بڑا ستم ڈھائیگا اور پیچھا نہ چھوڑیگا کوئی نہ کوئی آفت آیا چاہتی ہی عمرو نے کہا ہم آفت سے نہین ڈرتے لیکن یہ بتاؤ کہ افراسیاب کیونکر قتل ہو اور حیرت کیونکر ہلاک ہو بہار نے جواب دیا کہ خواجہ افراسیاب بغیر لوح طلسم کے مارا نجائیگا وہ اصل مین نہین معلوم کہان رہتا ہی کسی نے اسکو آج تک دیکھا نہین اور حیرت کا ہمزاد جبتلک قتل نہوگا اُسکو بھی کوئی نہین ہلاک کر سکتا عمرو نے کہا سمجھا جائیگا اب اپنے لشکر مین چلو یہ سنکر وہان سے بزور سحر سب اُڑے ازبسکہ بارگاہ مخفی مین اسی لیے بیرون طلسم عمرو نے جانا منظور کیا تھا کہ وہان سے راستہ کھلا ہوا اور لشکر اسکا قریب تھا کچھ دیر مین سب داخل لشکر ہوے اور بارگاہ مین پہونچکر داد عیش و کامرانی دینے لگے رقاص حاضر ہوکر مجرا کرتے تھے دور جام بادۂ احمر آغاز تھا بعد کچھ دیر کے عیار اور ساحر جو ہمراہ گئے تھے وہ بھی آئے اور انبساط و مسرت مین مصروف ہوے لیکن وہان جب حیرت کو اور کل ساحرون کو بجلی اُٹھالے گئی باغ سیب مین سب پہونچے اور شاہ طلسم ایک تو وہان بیٹھا تھا اور دوسرا بیہوش تھا جو موجود تھا اُسنے سب کو ہوشیار کیا ایک غائب ہوگیا اور ایک آئینۂ سحر مین جا بیٹھا مگر نہایت غضبناک تھا اور سب ساحر جو ہوشیار ہوے کسی نے اپنے تئین عورت بنا ہوا پایا اور کسی نے اپنا چہرہ سور کا ایسا دیکھا سب برہنہ بحالت تباہ اور رو سیاہ تھے اور اس حال کو دیکھ کر وہ تماشے کی سب کی صورت تھی کہ اپنے اوپر آپ ہنستے تھے حیرت ہوشیار ہوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

او ہی او ہی کہکر بارہ دری مین چلی گئی اور سب جادوگرنیان بھاگین خلاصہ کلام ہر ایکنے جا کر اپنے مُنھ سے کالک چھڑائی اور لباس پہنکر دربار مین آیئن افراسیاب نے کہا ای حیرت مجھمین وہ قدرت ہی کہ ابھی اُس عیار مکار کو پکڑ بلاؤن مگر مین دیکھتا ہون کہ یہ کیا قدرت سامری ہی اس عیار کو مین نے بارہا گرفتار کیا وہ مجھے ذلت دیکر نکل گیا اور ابکی بار تو بہت رسوائی ہوئی اور مجکو اُسنے بہت ذلیل کیا صرصر سچ کہتی تھی نا حق اُسکے قول کو نہ مانا ویسے ہی سزا پائی یہ کہکر کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ صرصر درخت سے بندھی ہی شجے کو بھیجکر اُسکو کھلوا منگایا اور خلعت دیا پھر کچھ سحر پڑھکر تالی بجائی اور زلزلہ آیا زمین تھرائی ایک ساحر پیدا ہوا کہ سر اپنا ہاتھ مین لیے تھا یعنے دھڑ سے جدا تھا پس اُسکو حکم دیا کہ ای بیسران جادو تو جا کر عمرو کو خیمہ مہرخ سے پکڑ لا اسوقت حیرت بولی کہ اگر وہ خیمہ مہرخ مین نہو شاہ جادوان نے کہا جہان ہو وہان سے گرفتار کر لا خبردار چھوڑنا نہین بیسران جادو سلام کر کے روانہ ہوا اسکے بھیجنے کے بعد حیرت سے گویا ہوا کہ مجکو یہ حال نہ ثابت ہوا کہ عمرو کی موت خداوند سامری اور لقا وغیرہ نے کیونکر مقرر کی ہی چلو آج وادی جان سے چلکر پوچھین وہ سب حال جانتی ہین جس طرح وہ قتل کرنا اُسکا فرمایئن اُسی طرح ہلاک کرنا چاہیے یہ کہکر دربار برخاست کر حیرت کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر سوار کر چلا کسی کو ساتھ نہ لیا طلسم مین منزلون چلا گیا صحرا اور کوہ کو طی کر کے متصل ایک پہاڑ کے پہونچا کہ وہ بالکل سونے کا ہی اور چار تپلیان سونے کی اُسپر کھڑی تھین مثل زنان پری پیکر حور چہرہ کے خوبصورت تھین لباس نہایت نفیس اور پُر زر پہنے سراپا جواہر کے زیور سے آراستہ تھین سامنے پہاڑ کے بارہ کوس تک تختے لالہ و نافرمان کے پھولے تھے درخت سب بادلے سے منڈھے تھے قندیلین اُن مین جواہر کی لٹکتی تھین اور جال موتیون کے پڑے تھے گھانس پر منقش کترا ہوا پڑا تھا ہر تختۂ گلشن مین نہرین آب صاف اور شفاف کی موج مارتی تھین صفیلین آنکی یاقوت احمر کی تھین کنارے کنارے فوارے چڑھے تھے آبشار سے ساون بھادون کی گھٹا کو شرماتے تھے جواہر کے طائر درختون پر بیٹھے تھے اور زمزمہ سنجی کرتے تھے ہر سمت آمد فصل بہار تھی عروس گلشن سنگھار کیے نوجوانان چمن کو لبھانے پر تیار تھی اودی گھٹا پہاڑ سے لیکر تمام صحرا مین چھائی تھی اُسمین بجلی جو چمک رہی تھی تو آبی دوپٹے مین تچکلے کی گوٹ لگی تھی اور عشق پیچان زلف مہوشان کی طرح رخسار صندلین شاہد عنبر پر آراستہ تھا

نظم

بہارِ چمن کا نیا رنگ تھا ترانے مین بلبل کے آہنگ تھا
ہر اک پھول کی تھی انوکھی پھبن کھڑے جھومتے تھے نہالِ چمن
جماتی مسی کی تھی سوسن دھڑی لٹاتا تھا زر کو گل اشرفی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھرا تھا جو نہرون مین آب روان	صفا مین تھا رخسار حور جنان

افراسیاب جب اور نزدیک پہاڑ کے پہونچا وہ پتلیان سونے کی قہقہہ مار کر ہنسین ایک پتلی بولی افراسیاب آتا ہے دوسری نے جواب دیا اب کیون نہ آئیگا تیسری نے کہا غرض ایسی ہی ہوتی ہے چوتھی گویا ہوئی کہ آیا ہی تو رک کیون رہا ہے آتا کیون نہین یہ کہنا انکا افراسیاب نے سُنا اور ہاتھ حیرت کا تھام کر پہاڑ پر چڑھ گیا بلندی پر پہاڑ کی ایک عمارت بلند قصر فلک سے خوبی مین دو چند تعمیر تھی چار دیواری اُسکی بلورین صفا مین مثل قلب روشن ضمیر تھی ہر سمت کو ہزار ہا کمرے ایسے بنے تھے کہ طاق نیلی رواق کو شرماتے تھے کہ

ابیات

تھی وہ بارہ دری پری پیکر	جان انسان دیتے تھے اُسپر
سقف وایوان اس بہار کے تھے	صدقے دل اُنپہ سو ہزار کے تھے
چاندی سونے کے تھے درونکے پٹ	گنگا جمنی ہر اک کی تھی چوکھٹ
اسطرح کے بنے تھے نقش و نگار	صدقے سو جان سے ہو اُنپہ بہار
پردے ایسے ٹنگے ہوے تھے وان	جنسے کھلتا تھا راز معشوقان
وہ غضب انپہ لہر کا اُتو	جسپہ لہرائے ہر بت خوشخو
کارچوبی بہت ستارون کی	آنکھ جھپکاتی تھی وہ تارون کی
پھول ہر ایک یون چمکتا تھا	شبہ ہوتا تھا مہر گردون کا
غیرت مہر و ماہ ہر محراب	قصر تھا کاخ آسمان کا جواب

افراسیاب فرط ادب سے اندر مکان کے نہ گیا اور در پر جا کھڑا ہوا کہ یکایک قصر کی پشت پر تڑاقا ہوا اور آندھی اُٹھی جہان تاریک ہوگیا بعد لمحے کے آندھی گھٹی اور تخت اُڑتا ہوا نظر آیا اُسپر ایک ساحرہ نہایت ضعیف کہ مُنھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت کئی سو برس کا سن گویا بڑھاپے کی جوانی کے دن جھُریان گالون پر پڑین چھاتیان سوکھ کر سینے سے چمٹی ہوئین کوزہ پشت کمر دوہری جوانی اور شباب جو کھو گیا تھا اُسکو ڈھونڈھتی سر پر نیلا قصابہ باندھے محمودی کی چادر اوڑھے آکر پہونچی افراسیاب اور حیرت نے جھک کر نہایت ادب سے سلام کیا اس ضعیفہ نے کہ نام اُسکا ملکہ آفات چہار دست جادو ہے اور دادی شاہ طلسم کی ہے دعاے جان درازی دی اور ہاتھ پھیلائے افراسیاب نے سر لیجا کر اُسکے سینے سے لگا دیا اُسنے بلائین لین پیار کیا ہنگامہ تکلم شعلہ ہاے آتش اُسکے ہر بن مو سے نکلنے لگے اور صورت مہیب ہوگئی اور جھلا کر بولی ای لڑکے کیون طلسم تجھ سے نہ سنبھل سکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گھبراگیا آخر چھوکرا ہی نہ افراسیاب نے کہا وادی جان مین کیا کرون خداوند لقاہی کو یہ منظور ہوا کہ عمرو کو مجھ پر غالب کیا ورنہ مین نے اُسکو دریاے سحر کے اس پار سے پکڑ بلایا تھا خداوند نے حور یہ بھیجکر بلکہ خود تشریف لاکر اُسکو اس پار بھیجدیا آفات یہ تقریر سُنکر خوب ہنسی اور کہا اے چھوکرے توکیا بیہودہ بکتا ہی لقا کیا تقدیر کریگا وہ آپ بھاگتا پھرتا ہی عیارون سے ذلت کیا کیا نہین اُٹھاتا ہی بھلا کچھ بھی اُس سے ہو سکتا ہی تجھے اپنے گھر کی تو کچھ خبر نہین کہ کون کس فکر مین رہتا ہی ای نادان تیری چہیتی مخمورہ سُرخ چشم نے عمرو کو دریاے سحر کے پار اُتار دیا اور کل واقعہ مخمورہ کا یعنے جو کچھ عمرو سے باتین ہوئی تھین اُسنے کہدین اور پھر شاہ طلسم کو اُسنے سمجھایا کہ سُن زمین آسمان ٹل جائے تمام طلسم غارت ہو جائے سب ساحر مارے جائین مگر تو یہ چار کام نہ کرنا یعنے اول طلسم کے آئین مین فرق نہ ڈالنا دوسرے حجرہ ہفت بلا کو نہ کھولنا تیسرے گیارہ مہینے بعد اسد طلسم کشا کو قتل کرنا بیچ مین ارادہ نہ کرنا ورنہ آئین طلسم مین فرق آئیگا چوتھے کیسی ہی آفت آئے اور جنگ سخت آکر پڑے وہ اکیس ساحر جو یادگار زمانہ سامری ہین اُنکو لڑنے نہ بھیجنا اور عمرو ابھی مارا نہ جائیگا تو نے بلبسران کو بھیجا ہی سُن لینا کہ اُسکا بھی کام تمام ہوا اب جاؤ چاہ زمرد پر سیلا کر واش روز مہرخ اور بہار اور شکیل وغیرہ سب ہونگے اُسوقت لڑائی کا سامان کرنا لیکن عمرو سے ہوشیار رہنا وہ جب بھی مکاری کریگا اور تو قضا عمرو کی پوچھنے آیا ہی کہ کیسا ہی اور کیونکر ہی اسباب کو مین جب سے عمرو یہان آیا ہی اُسی روز سے تمام کتابون مین طلسم کی اور خداوند سامری کی تصنیف مین تلاش کر رہی ہون لیکن پتہ نہین ملتا بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ عمرو کشندہ ساحران ہی پس ای فرزند لازم ہی کہ اُس سے غافل نہ رہ ذرا بچکر چل تو مارا جائیگا اچھا اب گھر جاؤ مین بھی جاتی ہون افراسیاب اور حیرت نے تسلیم کی بڑھیا نے اشارہ کیا تخت اونچا ہوا اسوقت وہ چار ون پتلیان گویا ہوئین ایک پتلی بولی جاتا ہی تو جاؤ دوسری نے کہا چلتے ہو تو چلو تیسری نے کہا موم ہی جو موم ہی پگھل جائیگا چوتھی بولی پہاڑ کو آگ لگ جائیگی افراسیاب جلد حیرت کو لیکر پہاڑ کے نیچے اُتر گیا کہ پتلی نے کہا ہی آگ ضرور لگے گی وہی ہوا نیچے اوترتے ہی پتھرون سے شعلے نکلے اور سارا مکان اور صحرا وغیرہ دھڑ دھڑ جلنے لگا افراسیاب اور حیرت نے پیچھے پھر کر نہ دیکھا اور شاہ طلسم نہایت غضبناک کہتا ہوا کہ اس مخمورہ حرامزادی کو جلکر بڑے عذاب سے ہلاک کرونگا اور اُسی غصہ مین باغ گلزار کی طرف چلا کچھ عرصہ مین داخل باغ ہوا یہ باغ بھی مثل باغہاے طلسم کے جسکا ذکر اکثر مقام پر ہوا ہی تعمیر ہی دنیا کی خوبی اور عمدگی سے معمور ہی چمنستان مین جواہر کے درخت سایہ دار لگے تھے مگر طلسمات کے تھے کہ ایک ایک شجر مین سات طرح کی ڈالیان تھین اور ایک ڈالی مین کئی وضع کے پھول اور پھل تھے

حلاوت بخش جان منتظر تھے گلشن جواہرین ہرا بھرا اور پھولا پھلا تھا بلبلین چہکتی تھین میوہ گوناگون لگا تھا کہ نظم

ہلاتی تھی اُسکی صبا ڈالیان ۔ بجاتے تھے برگ شجر تالیان
کہین باغ مین آبشارونکا جوش ۔ کہین سرو پر قمریونکا خروش
کرین زمزمہ شاخ پر جانور ۔ ہلین وجد مین آکے شاخونکے سر
کہین بلبل وگل کا افسانہ تھا ۔ کہین رقص طاؤس مستانہ تھا
غرض زعفران سے زمین انکی پُر ۔ پڑے سنگریزے سو یاقوت ودُر
زمین زرد مخمل سی باآب وتاب ۔ ہزارون پڑے نافۂ مشک ناب
ہراک نہر ایسی تھی اُس مین روان ۔ صفائی مین جون طبع روشندلان
کنارون پہ اُنکے جواہر کا کام ۔ وہ فیروزہ فام اور یاقوت فام

بیچ باغ مین بارہ دری بنی تھی جسکے ستون مین منبت کاری کی تھی ساری عمارت جواہر جڑی تھی گویا کان جواہر کی تھی اور بلند اسقدر تھی کہ فخر سے سر عزت اپنا فلک پر رکھے تھی نظم

عمارت نہ تھی تھا وہ باغ بہشت ۔ طلا اور نقرہ کی ایک ایک خشت
عجائب صفا کی عمارت تمام ۔ جہان چشم خورشید جھپکے مدام
عریض وطویل اُسمین موتی کے در ۔ طلسمات کا سب بنا تھا وہ گھر

سب درون مین بارہ دری کے پردے پڑے تھے اور چارسو کنیزان خوش الحان پری تمثال برق وش حور منش وہان حاضر تھین لیکن دوسو اندر بارہ دری کے اور دوسو باہر تھین اندر کی عورتین آج تک باہر نکلی نہ تھین اور اُنکو کبھی کسی نے دیکھا نہ تھا اور بارہ دری کے اندر کا حال بھی کسی کو معلوم نہ تھا کہ اسمین کیا چیز ہی اُسوقت شہنشاہ ساحران کے آنے سے باہر کی لونڈیون نے تسلیم کرکے پردے بارہ دری کے باندھ دیے گویا راز طلسم کا پردہ فاش کیا مثل برق کے چہرے اندر کی کنیزون کے چمکنے لگے اور اُنکے حسن کے روبرو باہر کی عورتون کا رنگ پھیکا ہوگیا بلکہ باغ کے پھول اُنکے رخسار نازک کے روبرو زرد ہوگئے گلاب اور یاسمین گرد ہوگئے کہ بمقتضائے ابیات

وہ نور کی صورتین تھین محبوب ۔ گلہائے چمن تھے اُنسے محجوب
ایک ایک تھی اُن مین غیرت حور ۔ تھین حسن مین اپنے سب وہ مغرور
طرار وجیہ وشوخ وبیباک ۔ خوشرو وخوش خو حسین وچالاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابروین کجی تو زلف مین بل	اُلجھی ہوئی کاکل مسلسل
وہ طبع گرڈی وہ نرم روئی	ظاہر چتون سے گرم خوئی

ہر ایک نے شاہ جادوان کو تسلیم کی اور عہدے ہاتھون مین لیکر باادب پشت پر کھڑی ہو ئین شہنشاہ آگے بڑھکر بیچ ایوان مین جا کھڑا ہوا وہان بھی پردہ پڑا تھا جب اُس پردے کو کنیز نے اُٹھایا ایک تخت بچھا ہوا نظر آیا کہ ہر رنگ کا جواہر اُسمین نصب تھا تخت کہکشان فلک اُسکے مقابل کب تھا اس تخت پر تیلا پتھر کا ہم صورت افراسیاب بیٹھا تھا اُس تیلے کو ہاتھ سے بلایا کہ ای ہمنام ہمارے پاس آ وہ اُٹھکر سامنے آیا اس سے حکم کیا کہ تم ہمارے ہمنام ہو ہمارا تمھارا ایک واسطہ ہو ابھی جاؤ اور مخمور کو پکڑ لاؤ یہ حکم سُنتے ہی وہ تیلا زمین پر گرا اور دھوان بنکر اُڑا سامنے سے غائب ہوگیا شہنشاہ ساحران اسی تیلے کی جگہ پر جلوہ فرما ہوا حیرت پہلو مین بیٹھی تھی کچھ سحر پڑھ کر دستک دی باغ کے سب پھول کھل گئے اور چھوٹے چھوٹے طائر خوش رنگ پھولون سے نکلکر زمین پر گرے لوٹنے لگے اور صورتین اُنکی پریون کی بن گئین کہ نہایت درجہ حسینہ و جمیلہ تھین پشوازین زرنگ برنگ کی زیب قامت فرمائین با غنج و دلال روبرو شاہ جادوان کے آکر ناچنے لگین اور کنیزان بارہ دری جام و صراحی لیکر شراب گلگون پلانے لگین شاہ جادوان انتظار مخمور مین یہان بیٹھا ہی لیکن کچھ حال عمرو کا سُنیئے کہ بہیئرات انکی گرفتاری کو چلا ہی غرضکہ جس شب کو عمرو ذلت شاہ طلسم کو دیگر درہ کوہ سے سب کو بارگاہ مین لایا رات بھر ہنگامہ عشرت یہان گرم رہا جبکہ شہنشاہ طلسم فلک ایوان مشرق سے برآمد ہوکر باجاہ وجلال حکم ران ہوا اور لشکر خواب دیدہ عالم سے فرار کر گیا کہ ابیات

شہنشاہ زرین کلاہ سپہر	گرفتہ زمشرق چو راہ سپہر
جہان گشت از نور او کامیاب	زچشم خلایق روان گشتہ خواب

مہرخ بھی دربار مین نقارہ نوازی فرماکر سریر مملکت پر جلوہ فرما ہوئی سب سردار حاضر ہوے اور بعد مجرا کرنے کے پایہ بپایہ بیٹھے ہنگامہ حکم رانی گرم ہوا عمرو بھی کرسی پر متمکن تھا کہ اسپے آپ اگرچہ کہ کھانے کا وہ وقت نہ تھا مگر عمرو کو بھوک معلوم ہوئی دل سے اُسنے مشورہ کیا کہ از خود بیوقت بھوک معلوم ہونا علامت سحر کی ہی شاہ جادوان نے تیرے لیے کوئی سحر کیا ہوگا یا ساحر تجھے گرفتار کرنے آتا ہی یہ سوچکر بہلا مہرخ نے پوچھا کہ خواجہ کہان چلے آپ کا جانا باہر بارگاہ کے آجکل اچھا نہین ہی کہ شاہ طلسم حضور کی فکر مین ہی عمرو نے جواب دیا کہ میرا دم گھبراتا ہی ذرا پھر آؤن تو آتا ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ کہکر نکلکر چلا گیا جب یہ جا چکا اُس گھڑی زمین تھرائی اور بلیسران ظاہر ہوا مہرخ وغیرہ نے گولے سحر کے سنبھالے بلیسران نے ہنسکر کہا اے نمک حراموں تم لوگ مجھ سے کیا لڑوگے دم بھر مین چٹکی سے ملکہ مثل شیپہ و مگس تمکو ہلاک کرونگا ناچار اس سے ہون کہ تم سے لڑنے کو مجھے شاہ نے نہین حکم دیا جس کام کے لیے بھیجا ہی انتظام اُسکا کرکے چلا جاؤنگا تم سب اپنی جگہہ پر بیٹھے رہو اگر مجھے چھیڑوگے تو اچھا نہین ہی یہ عتاب و خطاب سُنکر سب اہل بارگاہ خاموش ہورہے اور بلیسران تلاش عمرو مین پیک نگاہ کو ہر طرف دوڑانے لگا اتفاق روزگار سے کنیز ملکہ بہار جادو برکہ نام اُسکا محبوب پری چہرہ جادو ہی یہ عاشق ہی اور جب بہار طلسم باطن مین رہتی تھی شاہ کی مطیع تھی اسی زمانہ سے یہ عشق رکھتا ہی اور کنیز بھی اُسپر فریفتہ ہی مگر از وجہ خوف ملکہ بہار کے اُس سے مل نہین سکتی ہی اور بلیسران بھی بسبب اس شرم کے کہ کنیز کو ملکہ بہار سے مانگنا باعث ننگ و عار ہی کچھ کہہ نہ سکتا تھا اُسوقت اُسنے دیکھا کہ محبوب پری جادو ستون بارگاہ کی آڑ مین کھڑی ہی مگر مجھے دیکھکر ہنستی ہی بناؤ سنگار کیے ہی مسی لگائے لکھوٹا جمائے ہی ہاتھون مین زیور چھلے ہین مُنھ پر زلفون کے ساتھ پٹے چھوٹے ہین کنگھی چوٹی سے درست بندی ماتھے پر دیے چھاتیان اُبھارے دکھا رہی ہی یہ عالم معلوم ہوتا ہی کہ بیت

رنگ بھبھوکا پیٹ ملایم اور کچون مین سختی ہی	سینہ سے لے ناف تلک اک صندل کی سی تختی ہی

اور اسوقت اپنے عاشق کو دیکھکر اُسنے اٹھلانا شروع کیا کبھی چھپ جاتی ہی اور کبھی سامنے آکر تیوری چڑھا کر مُنھ بنا کر سر ہلاتی ہی کبھی مٹک کر بیٹھ جاتی ہی اور کبھی چھلا تک مار کر اِدھر سے اُدھر پھرتی ہی کبھی گریبان کھول دیتی ہی اور سینے پر سے دوپٹہ ہٹاتی ہی چھاتیان دکھاتی اور گاہے آنچل اُٹھاکر سر پہ ڈالتی ہی اور مُنھ عاشق سے چھپاتی ہی ان اداؤن کو دیکھ کر بلیسران مر مر گیا اور دل سے کہتا تھا رباعی

رفتار مین یہ کسی کے انداز کہان خوبی ہی تمھین پہ ختم محبوبی کی	باتون مین کسی کے ایسی آواز کہان یہ عشوہ کہان کسی مین یہ ناز کہان

ادھر تو یہ محو جمال کنیز تھا اور کنیز بھی سمجھی کہ مدت کے بعد تیرا چاہنے والا آیا ہی باہر بارگاہ کے چلکر دو دو باتین کرلے یہان ملکہ بہار کے روبرو دال نہ گلے گی یہ سوچکر ٹالا بالا بتا اُدھر چا اِدھر آ بندہ شدہ خنر
دربارگاہ پر پہونچکر اس طرف اُسے دیکھکر پیچھے پھری کہ دیکھو مطلوب بھی آتا ہی یا نہین جب کسی کو آتے نہ دیکھا کنکھاری اور آپ سے آپ اُوئی کرکے بارگاہ سے نکل گئی بلیسران نے جو آواز اُسکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سُنی سمجھا کہ تجھے در پردہ بلاتی ہی یہ بھی نکل آیا اور پاس کھیر کے پہونچکر گویا ہوا کہ کیون صاحب مزاج اچھا ہی اُسنے جواب دیا کہ دعا کرتی ہون تم اچھے رہے کیونکر آئے اُسنے کہا آیا تو مین عمرو کے گرفتار کرنے کو ہون مگر تمھارے فراق مین بھی بیچین تھا اور خواہش دیدار رکھتا تھا کہ رباعی

واللہ ہم ای صنم نہ بھولینگے تمھین	جب تک یہ ہی دم مین دم نہ بھولینگے تمھین
یاد آپکی ایک دم فراموش نہین	تم بھولو تو بھولو ہم نہ بھولینگے تمھین

ای محبوب عاشق نواز جب بہار شہنشاہ سے منحرف ہوئی تھی اُسوقت تم میرے پاس چلی آئی ہوتین اور تمھاری بی بی کو کیا ضرور تھا کہ عمرو کی شریک ہوتین محبوب نے کہا میرے سامنے کچھ اُنکو کہنا نہین کہ وہ میری مالک ہین اور مین کیا متاثی تھی جو تمھاری ہو رہتی اپنی بی بی کو چھوڑ دیتی مردون کی بات کا اعتبار کیا تجھے میری محبت ذرا بھی ہوتی تو آج تک میرے پاس نہ آتا اب لگا باتین بنانے بلسیران بولا کہ جان من جیسے تم پرائی تابعدار تھین ویسے ہی مین بھی تھا غیر لشکر مین کیونکر آتا مگر فرقت مین میرا یہ حال تھا کہ رباعی

بے چین جو درد دل سے ہم ہوتے ہین	سر اپنا پٹک پٹک کے جی کھوتے ہین
لے شام سے تا سحر ترے بن گھر مین	سب سوتے ہین اور ہم پڑے روتے ہین

اے یار بے وفا اب شکوہ و شکایت موقوف کرکے ذرا سامنے درہ کوہ مین چلکر صحبت آرا ہو کہ دل مضطر میرا تسلی یاب ہو محبوب نے تیوری چڑھا کر کہا کہ مجکو اکیلے مین جانے سے کیا مطلب ہی تو مستی مین بھرا ہوا ہی میری عزت مین خلل آجائیگا بس مین نے تجکو دیکھا تو نے مجھے زیادہ ہوس نکر بلسیران بولا کہ ای غمگسار سیم اندام میرا آنا یہان پھر کاہے کو ہوگا آج کا ملنا غنیمت جان کر میری مراد بر لا گھڑی بھر شراب و کباب کا تنہائی مین شغل ہو بوس و کنار کی لذت ملے پیاری آج تو اپنا یہ جی چاہتا ہی کہ رباعی

بوسے سے جو منھ موڑو تو موڑو اپنا	ٹک پانون تو دابنے ہمین دو اپنا
گر نام سے عاشقی کے ننگ آتا ہی	نوکر جا کر غلام سمجھو اپنا

محبوب بولی چل باتین نہ بنا مجھے مردوے دم دھاگے جھانسے نہ بتا مین کمبخت سرکار کے کام کو باہر آئی تھی یہان جان غضب مین پڑ گئی یہ کہکر آگے بڑھی بلسیران ساتھ ہوا پیچھے پھر کر مسکرا کر اُس سے کہا ارے مین بدنام ہوجاؤنگی تو میرے ساتھ نہ آ غرضکہ اسی طرح باتین بناتی ہوئی درہ پہاڑ مین آئی عاشق اُسکے ساتھ آیا باہم اختلاط کرنے لگے محبوب نے دوپٹہ اپنا بچھایا اور اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیلے سے گہنا پاتا اترانے کی راہ سے سب دکھایا کہ مجھے لونڈی نہ جاننا مین گہنا پہنے ہون اب کبھی ٹھلاتی ہی کبھی ٹھنکتی ہی کبھی سر اُسکے زانو پر رکھکر لیٹ جاتی ہی اور دل سے کہتی ہی آج جو میرے ہو سو راجہ کے نہین ہی یہ غمزے کر رہی تھی کہ عمرو جو بارگاہ سے پہلے چلا آیا تھا ادھر آنکلا اور دیکھا کہ کنیز بہار کی ایک ساحرہ کے ساتھ اختلاط کر رہی ہی اور دو بوتلین شراب کی سامنے رکھی ہین عمرو نے خیال کیا کہ یہ ساحرہ میرے ہی لشکر کا ہی اس کنیز سے پھنسا ہی تو چلکر دھمکا کے اس لونڈی کا گہنا لے یہ سوچکر فی الفور بڑھیا کی ایسی صورت کہ ہاتھ پاؤن کا پتے سر ہلتا ہوا کولے کی ہڈیان نکلین سر جیسے گالا روئی کا ٹوٹی سی لکڑی ہاتھ مین جوتی کی ایڑیان نکلی ہوئین کھٹ کھٹ کرتی آئی لونڈی جھجک کر بیسران سے الگ ہوئی کہ اوئی کوئی آتا ہی بیسران نے دیکھا کہ ایک بڑھیا آتی ہی اُدھر اُس بڑھیا نے اُسکو دیکھکر دعا دی کہ سامری یہ جوڑی قایم رکھے راج سہاگ میری سہاگن کا بنا رہے میان پاؤن مرید رہین میری بی بی کی ایڑی دیکھکر کسی کا مُنھ نہ دیکھین لے مین صدقے تمھین ہنسنا بولنا نصیب یہ کہکر کراہ کراہ کرکے بیٹھ گئی محبوب کی جان مین جان آئی کہ یہ کوئی واقفکار نہین ہی پوچھنے لگی کہ بڑی بی کہان چلین اس جنگلے مین کیون پھرتی ہو بڑھیا نے کہا بلیا لون اس موے پیٹ کے کارن اس بڑھاپے مین مٹی خراب ہی ستیا ناس ہر باد ہر طرف خاک چھانتی بیر بنتی پھرتی ہون اسوقت لشکر مین مانگنے جاتی تھی تمھاری باتون کی آواز سنکر ادھر چلی آئی سامری و جمشید تمھاری عزت و حرمت رکھین مکان قریب ہی وہان چل کے ہنسو بولو بیسران نے کہا مجھے زیادہ ٹھہرنے کی فرصت نہین مین بحکم شاہ طلسم عمرو کو پکڑنے آیا ہون یہان سے اُٹھون تو اُسکو گرفتار کرکے لے جاؤن بڑھیا بولی واری اُس موے کا پکڑنا کیا مشکل ہی کل میرے تکلا آکر توڑ گیا تھا مین نے بھی پھکنی کھینچکر ماری غارتی کی ٹانگ جانتی ہوگی یہ کہکر کہا صدقے گئی مجھے مدت سے شراب نہین ملی کنیز نے ایک بوتل شراب کی حوالے کی بڑھیا دعائین دینے لگی اور شراب جام مین انڈیلی پھر بوتل مین ڈال دی اس اولٹ پھیر مین بچالاکی تمام گھائی مین پڑیا بیہوشی کی دبی تھی شراب مین ملا دی اور گویا ہوئی کہ قربان اتنی شراب مین کیا کرونگی تم بھی بیوعیش کرو مین بڑھیا ہون مجھسے کیا حجاب کرتی ہو مین نے جوانی مین بہتیون کے ساتھ مزے اوڑائے بقول شخصے کالے سر کا ایک نہین چھوڑا کنیز ہنسنے لگی کہ بڑھیا بڑی دل لگی باز ہی آخر بڑھیا کے ہاتھ سے دونون نے شراب پی اور بیہوش ہو گئے عمرو نے بوتل شراب کی زنبیل مین رکھی اور اُسکو قتل کرنا چاہا وہ رد بین تن بزور سحر تھا عمرو نے کڑچھا اور سیسہ زنبیل سے نکالکر گرم کرنا چاہا تھا کہ قران جو ہمیشہ صحرا نورد رہتا ہی لشکر مین کم جاتا ہی دور سے

یہ کرشمہ دیکھ رہا تھا وہین سے پکارا کہ اوستاد آپ تکلیف نہ کرین مین آیا اور قریب آکر اس زور سے
بغدہ مارا کہ بلیسران کے دو ٹکڑے ہوے واصل جہنم ہوا غل و شور برپا ہوا کہ مارا بلیسران کو عمرو نے
صورت اصلی بنا کر محبوب کو ہوشیار کر دیا اُسنے جو عمرو کو دیکھا جان نکل گئی تھرانے لگی اور پانون
پر گری کہ خواجہ میری بی بی سے یہ حال نہ کہنا عمرو نے زنبیل سے کوڑا نکالکر مارنا شروع کیا کہ مالزادی
دشمنون کو ہمارے بغل مین لیے بیٹھی تھی اور اب نخرے بگھارتی ہی غرضکہ خوب مارا وہ سارا بناؤ سنگار خاک
مین ملا دیا اور جھونٹے پکڑ کر لے چلا کہ چل تو سہی قحبہ سامنے بہار کے تجھے بھی قتل کرونگا کنیز نے
بہت منت کی کہ اور جتنا جی چاہے آپ زد و کوب کر لیجیے مگر وہان نہ لیجائیے میری جان بچائیے
عمرو نے کہا جو کچھ تیرے پاس ہی اور جو تو نے جمع آج تک کر کے رکھا ہی وہ سب مجھے دیدے تو بچے گی
محبوب نے کہا چار جوڑے بھاری کپڑون کے اور سو روپے نقد تو مین نے اپنے مقام پر جمع کر کے رکھے
ہین اور باقی یہ گہنا ہی عمرو نے سب گہنا لے لیا اور کہا جو بہار پوچھین گی کہ گہنا کیا کیا تو کیا بتائیگی کنیز
نے کہا کہدونگی گہنا اوتار کر دریا کے کنارے رکھکر نہانے مین مصروف ہوئی کوئی چرا لے گیا عمرو نے
کہا دو روپیے کا پتیل لیکر پہن لے کا ہے کو وہ بات کہ جس مین پرسش ہو کنیز نے کہا آپ چلیے
مین بات بنا لون گی اور دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ بی بی کا مال چرا کر سب کچھ ہو جائیگا کچھ غم نہین
اسوقت تو جان بچ گئی خلاصہ کلام وہان سے سب بارگاہ مین آئے بہرخ مستفسر ہوئی کہ خواجہ
کہان گئے تھے عمرو نے کہا بہنی کرنے خبر دو چار کوڑیان جو قسمت کی تھین مل گئین یہ جو بی محبوب
کھڑی ہین انکی بدولت بلیسران کو بھی ہمنے مارا اور مال بھی پایا اس بیان سے محبوب کانپنے لگی
کہ ایسا نہو عمرو میرا حال کہدے اور عمرو نے اُٹھکر کنیز کو الگ بلا کر کہا کہ اگر آدھا روپیہ مجھے دینے کا
اقرار کر تو بہار سے تجھے انعام دلوادون کنیز نے کہا مین بہت کچھ دے چکی ہون اب مجکو معاف
فرمائیے عمرو بولا کہ وہ دن جو کچھ تو نے درہ کوہ مین کیا ہی لونڈی قدم پر گر پڑی اور گویا ہوئی کہ آپ
سب مال لے لیجیے گا جو کچھ بی بی دین سب آپ کا یہ سُنکر عمرو کرسی پر آکر بیٹھا بہار نے کہا خواجہ
میری کنیز کو پسند کیا ہو تو حاضر ہی اس مردار کو بھی یہ لیاقت ہی کہ آپ سے تخلیے مین باتین کرے
عمرو نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ کنیز ہماری محسن ہی اس نے ہماری جان بچائی بلیسران کو درہ کوہ
مین لگا کر لے گئی اور مجکو خبر کر گئی مین نے جا کر کام اُسکا تمام کیا لیکن اس بیچاری کا گہنا روپیہ اس
ہلڑ مین جاتا رہا اسی کو اُسنے مجھسے الگ بلا کر کہا کہ بی بی سے مجکو دلا دیجیے بہار نے جب یہ ماجرا
کنیز کی رفاقت کا سُنا کئی توڑے روپون کے اور جڑاؤ زیور اپنے پہننے کا منگوا کر عنایت کیا کنیز مالا مال

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو گئی عمرو نے اُسکے جاے سکونت پر جا کر آدھا مال وصول کیا اور بارگاہ مین پہونچکر مصروف عیش ونشاط ہوا اور دور بادۂ گلرنگ آغاز تھا اور بربط وچنگ مغنی بجاتا تھا سب خوش اور بہت خوش بیٹھے تھے اب انکو اس حال مین چھوڑیے اور ماجرا اس رہرو جادۂ اشتیاق وگام فرساے بیابان فراق قتیل تیغ ابرو اسیر طرۂ گیسو بیقرار ونا صبور یعنے ملکہ مخمور کا سُنیے کہ بعد اُتار دینے یار دریاے سحر کے عمرو کو مفارقت مطلوب سے سخت گھبرائی جان لب پر آئی ہزار طرح کا دل مین خیال آیا کہ شاہ طلسم جب عمرو کو جلی دینے کا حال سُنے گا تو کیا کچھ ستم برپا ہوگا تو گرفتار ہو گی سارے طلسم مین رسوائی بڑھے گی آفت مین جان پڑے گی خیر مخمور عشق کے کارن جو نہو وہ تھوڑا ہی پانون بھی خانہ زنجیر مین جانے کے مشتاق ہین کان بیڑیون کا غل سُنا چاہتے ہین ہاتھون کو شغل گریبان دری ہی رسوائی تو اس کام مین دھری ہی جتنی بے عزتی ہو عین عزت ہی دیوانگی او برہنہ پائی عاشق کے لیے مقام فخر اور سعادت ہی کہ ابیات

غیر بدنامی ہمین کیا چاہیئے الفت مین نام
بے نشان ہو جایئے بس یہ نشان درکار ہی

زیست بدتر مرگ سے ہی گر نہووے وصل یار
ورنہ جی تن کو مرے نے تن کو جان درکار ہی

ہووے شادابی گلشن کب بغیر از آب جو
سینہ پر داغ کو اشک روان درکار ہی

سب طرح سے بہتر اپنے حق مین ہی دل بستگی
جون دہان زخم یان کسکو زبان درکار ہی

اسی سوچ مین کبھی بارہ دری مین پلنگڑی پر مردے کی طرح پڑی رہتی اور گاہے گلشن مین بے تابانہ جاتی تڑپتی اور بلبلاتی غم دل کو زبان پر لاتی روکر یہ سُناتی رباعی

گر دل نہ یہ مبتلا کسی پر ہوتا
مین کا ہے کو اس طرح سے مضطر ہوتا

کمبخت یہ دل تو میری چھاتی کا ہی جم
کاش اسکے عوض بغل مین پتھر ہوتا

اسی طرح اپنے حال مین مبتلا تھی کہ یکایک تڑاقا ہوا اور افراسیاب زمین سے نکلا مخمور گھبرا کر شرط ادب بجا لائی اور تسلیم کرکے عرض پرداز ہوئی کہ بیت

ہماے اوج سعادت بدام ما افتد
اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد

حضور نے بڑا کرم کیا جو مجھ کنیز کے کلبۂ احزان کو منور اور مزین فرمایا اُس چھلیے نے کہ ہم شبیہ تھا افراسیاب کے اور باغ گلزار سے واسطے اسکی گرفتاری کے شاہ جادوان نے بھیجا تھا کچھ اسکی باتون کا جواب نہ دیا اور کمر مین پنجہ دیکر لے اڑا دم بھر مین سامنے شہنشاہ طلسم کے لایا مخمور نے دیکھا کہ حیرت بہکو شاہ مین بیٹھی ہی مگر دونون غضبناک ہین اس اسیر پنجۂ فراق نے دونون کو سلام کیا افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہ غصہ خطاب کیا کہ کیون ای قحبہ بے حیا مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی تھی جو تو نے عمرو کو دریاے سحر کے پار اوتار دیا مخمور نے عرض کیا کہ لوگ مجھ سے اس طلسم مین خار کھاتے ہین جلتے ہین کسی نے تہمت لگائی ہو ورنہ مین عمرو کو پار کیون اُتار دیتی وہ موا میرا کون تھا اور مجھے اس سے کیا مطلب تھا افراسیاب نے کہا دیکھ تیرا جھوٹ معلوم کیے دیتا ہون پس بڑھکر دستک دی کہ ایک تخت فلک کی جانب سے اُترا اسپر ایک ساحر جام اور صراحی لیے بیٹھا تھا اُس سے حکم کیا کہ اے حباب جام زبردست جادو پیالہ شراب کا حیرت کو دے اُسنے ساغر حیرت کو دیا اور حیرت نے اسکو مخمور سرخ چشم کے حوالے کیا کہ ای ملکہ اگر تم سچی ہو تو اس شراب سامری کا جام پیو مخمور نے وہ جام لیکر پی لیا شاہ طلسم نے سحر کیا اور کہا کہ ای حباب تم جاؤ اور کاتب نامۂ اعمال سے کہو حاضر ہو یہ کہتے ہی وہ ساحر تخت اوڑا کر چلا گیا اور زمین سے ایک پتلی کاغذ اور قلم اور دوات لیے نکلی افراسیاب نے کاغذ وغیرہ مخمور کو دیا اور کہا لکھ اپنا نامۂ اعمال اسکو جام پینے سے وہ بیخودی چھائی تھی کہ اپنے حال سے گو کہ ماہر تھی مگر غیر کا سانحہ سمجھتی تھی فی الفور سارا ماجراے عشق نورالدہر اور عمرو کا اپنے گھر مین رکھنا اور پھر دریاے سحر کے پار چلی دیکر اوتار دینا سب حال لکھ دیا جب لکھ چکی شاہ طلسم نے سحر پڑھا کہ وہ تاثیر جام سحر برطرف ہوئی اور یہ اپنے ہوش مین آئی اسوقت خطاب کیا کہ دیکھ تو نے اپنے ہاتھ سے کیا لکھا ہے اس حیرت زدہ آئینہ رخسار محبوب نے سب کیفیت اپنی معاینہ کی اور سمجھی کہ حال میرا آئینہ ہے اب جواب کیا دے مانند تصویر کے خاموش ہو رہی کہ مصرعہ خاموشی کے سوا نہین تقصیر کا جواب + اسوقت افراسیاب نے پھر دستک دی پتلی قلم اور دوات لیکر چلی گئی اور دو ساحر کریہ منظر بد ہیئت تازیانے لیے زمین سے نکلے اور مخمور پر مار پڑنے لگی جسم نازنین فگار ہوا پیرہن تار تار ہوا اور سو کوڑے جب پڑ چکے یقین تھا کہ طائر روح اسکا قفس تن سے پرواز کر جائے کہ حیرت نے دست بستہ کہا ای شہنشاہ بس یہ اپنی سزا کو پہونچی اب میری خاطر سے درگذر فرمایئے شاہ طلسم نے اسکا التماس پذیرا فرمایا اور جادو کیا کہ چار پتلیان تخت لیکر آئین اُنسے کہا اس مجرمہ کو اُسکے گھر پہونچا دو اور ساحران تازیانہ زمین مین سما گئے پتلیون نے تخت پر مخمور کو ڈال کر گھر پہونچا دیا اور آپ تخت لیکر چلی گئین کنیزین اور ہمرازین انیسین وغیرہ مخمور کے پاس آئین اور اُسکا عالم دیکھ کر رونے لگین پلنگ پر مردے کی طرح لٹا دیا اور گرد اس ماہ سپہر عاشقی کے سب نے حلقہ کیا کوئی پٹی سے سر ٹکرانے لگی کوئی شور گریہ مچانے لگی کسی نے چہرۂ بے نظیر کی چٹ چٹ بلائین لین کوئی بے قرار ہوئی کسی نے گالیان شاہ طلسم کو دین کہ اس بھڑوے افراسیاب نے

ہی ہی اس نازنین کی جوانی پر بھی رحم نہ کیا اس جلاد سے کیونکر اسکا پٹنا دیکھا گیا کوئی ملکہ کا منھ پکڑ کر کہتی تھی کہ مین واری کچھ منھ سے تو بولو اے ملکہ اس تیری چنڈری کا صبر موے افراسیاب کی جان پر پڑے جسنے تجھے زخمی کیا اور مرنے کے قریب پہونچایا کھٹیا سے لگایا افسوس نصیب نے مجھے کس قصائی تھے پالے ڈالا ایک نے کہا ای لوگو مین یہ حیران ہون کہ اس جوانا مرگ افراسیاب کا ہماری ملکہ نے کیا ڈھالا بگاڑا تھا یہی نہ کہ ایک شخص پر جی آگیا پھر اسمین میری جان اسکا کیا اجارہ اور اس مقدمے مین وہ تو کیا جنکی عرش پہ چھولتی ہی ہر وقت تلوار سے جنکی خون ٹپکتا ہی وہ کچھ نہین کر سکتے تو بھلا یہ بھڑوا کیا کریگا وہ اپنی جرُ واکی تو خبر رکھے کہ ہر طرف ہنڈاتی پھرتی ہی مثل مشہور ہی کہ جو دو دل راضی تو کیا کرے قاضی یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک مخمور نے دو ایک ہچکیان لین اور ہاتھ پاؤن ٹپکنے لگی جیسے کوئی دم توڑتا ہی یہ کیفیت طاری ہوئی اُسوقت سارا محل تلے اوپر ہو گیا اور ایک کہرام مچ گیا سب چھوٹے بڑے پچھاڑین کھانے لگے اور گرد ملکہ کے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابیات

ہاے افسوس کیا یہ آہ ہوا — ہاے سب گھر کا گھر تباہ ہوا
کیا کیا ہاے درد کا چارا — بے اجل تونے ای فلک مارا
کھائی تھی جسنے پھول کی نہ چھڑی — اُسپہ یہ ضرب تازیانہ پڑی
کوڑے ایسے لگائے ہین اُسکے — بیٹھ پر پڑ گئے نشان جسکے
ہاے کوڑون کا در دمان گئی — ہاے افسوس اسکی جان گئی
کس سے اس ظلم کی کرین فریاد — سربسر کردیا ہمین ناشاد

قصہ مختصر کسی نے مرہم سحر ملکہ کے لگایا اور کسی نے ٹانکے دیے کیوڑا اور فواکہات کا عرق حلق مین ٹپکایا کہ کچھ اس رنجور کو افاقہ ہوا ملازمین اُسکی تیمار داری کرتے ہین دیکھا چاہیئے کہ بعد صحت کے یہ کیا کرتی ہی اور کہان جاتی ہی مگر شاہ طلسم کو بعد اسکے گھر بھیجدینے کے طائران سحر نے خبر دی کہ بسبب جو ہر گرفتاری عمرو گیا تھا وہ مارا گیا اس خبر کو سُنکر غضبناک وہان سے اُٹھا اور باغ سیب مین آیا یہان اہالیان دربار حاضر تھے سب نے تعظیم کی گھنٹے بجے ناقوس پھنکے بخور سلگنے لگے شاہ تخت پر بیٹھا اور وزیر سے اپنے یعنے باغبان قدرت سے کہا جلد جاکر عمرو کو پکڑ لا از بسکہ وزیر اول مرتبہ عمرو کے ہاتھ سے زک پا چکا ہی تامل پذیر ہوا تھا کہ شاہ جادوان نے بنگاہ غضب جو اسکو گھورا فرط خوف سے کہ مبادا مثل مخمور مجھپر نہ عتاب ہو کہ عمرو سے یہ ملا ہوا ہی جب تو اُسکی

گرفتاری مین رُکتا ہو فوراً روانہ ہوگیا جب یہ جا چکا حیرت سے کہا ای ملکہ تم بھی لشکر مین جاؤ اب مین ایک ساحرہ یا ساحر کو پھر مقابلہ مہرخ بھیجونگا حیرت یہ حکم سُنکر روانہ ہوئی اور چلتے وقت دو تین اپنے ملازم چھوڑکر اُنسے کہہ گئی کہ جب عمرو گرفتار ہوکر آئے تو مجھے خبر کرنا میرے دل مین بھی اُسکے جانب سے شعلے اُٹھ رہے ہین اپنے ہاتھ سے دو ایک طمانچے اُسکے مارونگی یہ کہکر چلی گئی اور لشکر مین آئی یہان بھی سب نے استقبال کیا یہ آکر داخل بارگاہ ہوئی اور تخت پر بیٹھی یہان صرصر اور صبا رفتار حاضر تھین وہ عرض رسا ہوئین کہ ای ملکہ نسبت گرفتاری عمرو کیا شہنشاہ نے صلاح ٹھہرائی حیرت بولی کہ ای صرصر کیا وہ عیار نگوڑا شرارہ ہی یا کوئی جن ہی آسیب ہی چھلاوہ ہی کہ قید ہوتا ہی اور پھر چھوٹ جاتا ہی بمقتضاے بیت

	تو ئی از خاک و باد و آب و آتش		نمی شاید کہ بر یک حال باشی

وہ ایسا آنکھون کے سامنے سے اوپ اور تلپٹ ہوجاتا ہی کہ پتا ہی نہین لگتا ہی ابکی بار باغبان قدرت اسکی گرفتاری کو گیا ہی دیکھا چاہیے کہ کیا ہوتا ہی وہ قید ہوگا یا کچھ فتور برپا کرے گا لیکن اب کی ہوا جو ہتے چڑھا تو شہنشاہ بغیر قتل کیے نہ رہین گے مگر مجھے افسوس یہ ہی کہ تم عیارنیون سے کچھ نہو سکا کبھی ایسی عیاری نہ کی کہ شہنشاہ خوش ہوتے عیار بچیون نے عرض کیا کہ واری کئی مرتبہ ہم اسکو پکڑ لائے وہ فریب دیکر چھوٹ گیا ہماری عیاری مین کیا قصور ہی اب ہم اپنے ملک کی طرف جاتے ہین وہان سے آکر پھر کوشش کرینگے اور جب تک باغبان قدرت پر جو کچھ گذرے گی وہ بھی ظاہر ہوجائیگا یہ کہکر رخصت ہوکر چلین راہ مین برق فرنگی نے انکو جاتے دیکھکر صورت اپنی تیزنگاہ عیارہ کی ایسی بنائی اور پاس جاکر کہا کہ کہان کا ارادہ ہی صرصر بولی کہ بہت دنون سے گھر نہین گئی ہون آج چاہتی ہون کہ خبر لے آؤن تم بھی جی چاہے چلو برق یہ سُنکر ساتھ ہولیا راہ مین اُسنے کہا بہن تمنے کچھ سُنا بھی باغبان قدرت گیا ہی عمرو کو پکڑنے اس کلام کو جو برق نے سُنا رنگ چہرے کا زرد ہوگیا اور چپ ہوگیا صرصر اُسکے خاموش ہونے اور تغیر رنگ سے پہچان گئی کہ یہ تیزنگاہ نہین برق عیار ہی فوراً جھنجھلا کر بولی کہ موے ناعیار مجھے دم دینے کیون ساتھ چلا آتا ہی جا دور ہو اپنے باوا سے کہدینا کہ ذرا بچا رہے باغبان قدرت بڑا زبردست ساحر ہی برق نے کہا اُستانی تم تو اتنا خفا کیون ہوتی ہو ہم تمھاری محبت سے کبھی کبھی چلے آتے ہین اور تم ہو کہ عید سے منھ بات نہین کرتین صرصر نے کہا کہ تیری محبت کو جھلسا اور تیری اُستانی کو کیا نہ کو سون جوانا مرگ آیا باتین چکنا نے موے غارتی نے کیا دل لگی نکالی ہی اُستانی بناتا ہی تیرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُستاد کو لو کا لگاؤن سات جھاڑ وا تو ار شنگل مارون جادو فان بھی ہو برق کو از بسکہ خبر باغبان کے آنے کی اُستاد سے کہنا تھی اسوجہ سے اسکو غصہ ناک پا کر راہی ہوا اور پاس عمرو کے بارگاہ مین آیا عرض رسا ہوا کہ آپ کی گرفتاری کو باغبان آیا چاہتا ہی عمرو نے کہا خدا مالک ہی مہرخ بولی کہ خواجہ تم چھپ رہو وہ ڈھونڈھ کر چلا جائیگا عمرو بولا کہ ایسے مقام مین نہ چھپا ہون اور نہ چھپون گا ایک بار مین نے باغبان کو قتل کرتے کرتے چھوڑ دیا تھا ذلیل و زبون بہت کیا تھا اب پھر اُسکی شامتین آئی ہین یہ کہکر علیحدہ ہوگیا اور زنبیل سے ایک شخص کو کہ اکثر ساحر زنبیل مین ڈال لیتا ہی نکالکر اپنی ایسی صورت اُسکی بنائی اور وقت تبدیل کرنے شکل کے اُسے بیہوش کردیا تھا اب ہوشیار کرکے اُس سے کہا کہ تو میری قید مین تھا اس شرط سے تجھے چھوڑے دیتا ہون کہ خبردار کوئی کیسا ہی دھمکائے ڈرائے خوف دلائے تو یہی کہنا کہ مین عمرو ہون اگر اسکے خلاف کریگا تو مجکو تو جانتا ہی مار ڈالون گا اور اگر میرا نام و پتا بتائیگا تو تیری عزت و آبرو بھی ہوگی اور لوگ حرمت کرینگے غرضکہ بہت کچھ اُسکو سمجھا کر اندر بارگاہ کے بھیجا کہ قریب تخت شاہی میرے بیٹھنے کی کرسی بچھی ہی وہان جاکر بیٹھ یہ قیدی باشندہ ملک روم ہی حسب اجازت عمرو کرسی پر آکر بیٹھا لیکن برسون سے بھوکا تھا کیونکہ زنبیل مین دن بھر لو کزی ڈھلوا کر سوکھے ٹکڑے دیے جاتے ہین اسوقت اس رومی نے بیٹھتے ہی خوب شراب پی اور کہا مین بھوکا ہون مہرخ نے عمرو اسکو جان کر حکم دیا کہ جلد خواجہ کے لیے خوان نعمت حاضر کرو اور سامنے دالی صحنچی مین دستر خوان چنا جائے حسب ارشاد بکاول نے کھانا موجود کیا اور رومی آکر دستر خوان پر بیٹھا پھر تو بقول سعدیؒ بیت

ملحد گرسنہ در خانہ خالی برخوان
عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

بلکہ فرد

اگر نعشی دو کس بردوش گیرند
لئیم الطبع پندارد کہ خوان است

اس مر بھکے نے فراد واقعی ہتے مارے اور سیر ہو کر کئی سیر کھانا کھایا بعد فراغ طعام کچھ عرصے مین تنبیہ ہوئی کہا مین سوؤن گا وہین پلنگڑی بچھا دیگئی لیٹ رہا مہرخ نے خدمتگار جسی کے لیے بھیجے اور پردے چھڑا دیے یہ لیٹا کیا کہ خراٹے لینے لگا اسوقت برق کہ خبر کہکر چلا گیا تھا پھر بارگاہ مین آیا اور مستفسر ہوا کہ اُستاد کہان ہین مہرخ بولی کہ آرام کرتے ہین اُسنے جاکر پردہ اُٹھا کے دیکھا تو نفیر خواب بلند تھی دل سے کہا اُستاد کبھی ایسے غافل نہین ہوتے تھے لاؤ جگا کر دیکھون کہ کون ہی یہ تجویز کرکے اُسے بیدار کیا اور پوچھا تم کون ہو اُسنے کہا مین عمرو ہون برق پہچان تو چکا ہی تھا کہ اُستاد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنبھیں ہیں ہنسکر بولا کہ واہ ہمیں نے بتایا اور ہمیں سے یہ باتیں رومی نے کہا پھر جانتے ہو پوچھتے
کیسوں ہو ہیں وہی پہلوان رومی ہوں برق نے کہا اچھا آرام فرمائیے وہ لیٹ رہا اور یہ دل سے
کہتا ہوا کہ واہ اُستاد خوب الگ ہوئے اور اچھا اُس کو رول دیا چلا گیا کہ دیکھوں اُستاد کہاں گئے
ہیں لیکن چلتے وقت مہرخ سے کہتا گیا کہ جو کوئی استاد کو پکڑنے آئے تو اُس سے مقابلہ نکرنا گرفتار کرلیجانے
دینا یہی کہکر او ستاد سوئے ہیں یہ کہکر آپ روانہ ہوا بعد اُسکے جانے کے باغبان قدرت بزور سحر
اندر زمین کے سماکر اور آکر وہیں نکلا کہ جہاں وہ رومی سو رہا ہی لیکن اُسکے آنے سے ہوا گرم چلنے لگی
مہرخ وغیرہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے گویا ہوئی کہ ای بہار کوئی صحنچی میں آیا ہی زمین ہل رہی ہی بہار
نے کہا سچ کہتی ہو مجھے بھی سحر برابر خبر دے رہا ہی اس اثنا میں رومی کو باغبان نے دیکھ کر کہا ای مکار
یہاں چھپا ہی اپنی قضا سے غافل کس آرام سے سو رہا ہی یہ کہکر پنجہ کمر میں دیکر اُڑا انتم باغبان قدرت
یہ صدا مہرخ وغیرہ نے سُنی کہا ارے صحنچی کے پردے باندھو وہیں دیکھوں تو خواجہ کے پاس کون آیا
ہی پردے جو باندھے گئے عمرو کا پلنگ خالی پایا رونے لگی افسوس کہ اب کی شاہ طلسم اُسکو زندہ
چھوڑیگا کیونکہ اُسکے ہاتھ سے اُسکو ذلت بہت ہوئی وہ جانی دشمن ہی بس ای مہرخ جب ایسا
دوست مارا جائے تو خاک لطف زندگی ہی سب کارخانہ ہیچ ہی چاہیے کہ چلکر دریائے سحر میں اپنے تئیں
گرا دیں یہ سوچکر طاؤس سحر پر سوار ہوئی لاکھ ساحر ہمراہ ہوئے لشکر میں تلاطم پڑگیا جلد سب نے کمر
مرنے پر باندھی برق جو تلاش عمرو میں گیا تھا ہر طرف پھر کر آیا یہاں سب کو آمادۂ سفر دیکھا پوچھا کہ
انکا کیا ارادہ ہی مہرخ نے جواب دیا کہ خواجہ کی محبت میں جان دینا منظور ہی دریائے سحر میں جا کر
گرینگے اور طلسم باطن پر حملہ کرینگے برق نے کہا آفرین با دیہی چاہیے ہی اور شرط محبت کے یہی لائق ہی
لیکن خواجہ یہاں موجود ہیں اُنکے دشمن پکڑ جائیں تم جا کر آرام کرو اور سب کیفیت عیاری بیان
کر کے کہا اس راز کو پوشیدہ رکھنا اور جب ذکر آئے تو افسوس کرنا کہ ہر ایک کو گرفتاری اُنکی ثابت
رہے اور تم دیکھو تو خدا کیا کرتا ہی مہرخ یہ کلمات سُنکر خیمہ میں آئی اور بموجب فہمایش کے کاربند ہوئی
لیکن اول حال عمرو کا سُنیے کہ یہ جو بارگاہ میں پہلوان کو بھیجکر چلا تو کئی کوس اپنے لشکر سے نکل گیا
ایک جنگل میں پہونچا وہاں ایک مکان بنا تھا اُسکے دروازے پر ایک ساحرہ عورت بیٹھی تھی اور دو
لڑکے کھیل رہے تھے عمرو بڑھیا کی صورت بنکر اُسکے سامنے گیا اور کہا سامری بھلا کرے میں بہت بھوکی
ہوں کچھ ہو تو کھلواؤ اُس عورت نے گھر میں اُسکو بلا لیا اور روٹی دی بڑھیا نے دعا دی کہ
جمشید و سامری تیرے بچوں کو خوش رکھے جیسا تو نے بھوکے کا پیٹ بھرا ہو عورت نے پوچھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ بڑھیا تیرا کوئی ہی اُسنے جواب دیا کہ مجھ کمبخت کا کوئی نہین ہی سب کو کھا گئی تم مجھے روٹی دو تمھارے ہی
یہان رہون اور پچاس اشرفیان نکالکر دکھائین اتنے وہ ساحرہ پاس آ بیٹھی اور کہا بڑی بی یہ کیا
کروگی بڑھیا بولی کہ میرے بھلے برے وقت کے کام آئینگی تین تین فاقے کرتی ہون مگر انھین صرف
نہین کرتی لگا رکھی ہین اور اسکے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہی تم علیحدہ چلو تو بتا دون پس یہ کہکر اور ر
ہاتھ اس ساحرہ کا تھام کر کوٹھری مین لے گیا اور اُسکے مُنھ پر ہاتھ بیہوشی کا بھرا ہوا مل دیا وہ بیہوش
ہوکر گری اُسکو زنبیل مین رکھا مگر پیرہن اسکا لیکر اُسی کی ایسی صورت بنکر باہر نکلا جو دوایک نوکر
چاکر تھے اُسنے کہا یہ بڑھیا بڑی دغاباز ساحرہ تھی کوٹھری مین جا کر زمین مین سما گئی اب کوئی گھر مین
آنے نہ پائے اور لونڈی سے کہا کھانا جلد پکا میان آتے ہونگے کنیز نے کہا سالن بگھار چکی ہون روٹی
پکانا باقی ہی غرضکہ اسی طرح **عمرو** تو بشکل ساحرہ امورات خانہ داری مین مصروف ہی مگر **باغبان قدرت**
اُس رومی کو سامنے شہنشاہ کے لایا اس رومی نے یہ باغ طلسمی اور دربار شاہ طلسم جو دیکھا ہوش
جاتے رہے اور جی چھوٹ گیا کہ بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہین گھنٹے ناقوس گھڑیال بج رہے ہین دف اور
جھانجھ اور نفیر کی صدا بلند ہی اس حال کو دیکھکر گھبرا کر سب کو ایک سرے سے جھک جھک کر سلام
کرنے لگا اور **افراسیاب** نے کہا کیون ای **عمرو** تو نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہی وہ بھی یاد ہی اب اُسکا
بدلا مین تجھ سے لیتا ہون رومی نے کہا آگے جو ہوا سو ہوا اب مجھے روٹی دو مین یہین رہون
افراسیاب بولا کہ او بدذات نابکار تو مجھے دم دینے لگا یہ سُننا تھا کہ رومی تو پہلوان ہی اُسکو بھی غصہ
آیا اور گویا ہوا کہ بدذات تو اور تیرا باپ نابکار بیہودہ بھلے مانسون سے یون ہی بات چیت کرتے
ہین **افراسیاب** نے جھلا کر کہا حرامزادے زبان دراز تو اپنی حرمزدگی ہر بار جتاتا ہی رہ تو جا تیری
ایسی تیسی کی پہلوان نے کہا حرامزادہ تو اور تیری ہفتاد پشت بلکہ ایلٹی چنلٹی تک مسخرے کیا بڑھکر
بولتا ہی گردن ادکھاڑ کر پھینک دونگا تکرار جو ہونے لگی حاضرین دربار آپس مین کہنے لگے کہ میان
یہان سے ٹل جانا چاہیے آج **عمرو** بھی بگڑا معلوم دیتا ہی یقین ہی کہ بڑا فتور کریگا ایک ساحر نے
کہا بھائی ڈر کیا ہے تم بڑے نامرد ہو یہ سوائے کہ سینے کے اور کیا کریگا زبان کھلی ہی دست و پا
بندھے ہین اُسنے کہا واہ ہم آزما چکے ہین دم بھر مین آدمی مرد سے عورت بنتا ہی جوتیان پڑتی
ہین مُنھ کالا ہوتا ہی یہ کہکر دو ایک ساحر اُٹھے کسی نے پوچھا کہان چلے کہا رفع احتیاج کو اُٹھکر
جو گئے پھر نہ آئے اور **افراسیاب** نے بہ غصہ حکم کیا کہ اے **باغبان** اس بے ادب کا سر کاٹ لے وہ
پہلوان پکارا کہ واہ نام بڑے درشن تھوڑے ایک تو مین مدت تک زنبیل مین قید رہا اب یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میرا سر کاٹتے ہین یہ نہوا کہ مجھپر احسان کرتے اور روپیہ دیتے کہ مین روم کا آدمی ہون یہان سے روم
تک نام کرتا **افراسیاب** نے یہ تقریر سنکر کہا کہ اسکے فقرے پر او دم مین نہ آنا جلد سر اسکا کاٹ لے یہ سنتے ہی
باغبان شمشیر بران لیکر چلا مگر اسکے بازو پر اک بندھا تھا اسمین رقعہ جمشیدی رکھا ہوا ہی اوسپر نقش
تھا کہ یہ شخص بیشک **عمرو** نہین ہی رومی پہلوان ہی یہ معلوم کرکے **باغبان** رک رہا اور ندامت زدہ
ہوا کہ **عمرو** فریب دیکر مجکو نکل گیا اب شاہ طلسم مجکو ذلیل و زبون کریگا اسکے ٹھہرنے سے **افراسیاب** نے
پوچھا کہ کیون کس وجہ سے کیا پس و پیش ہی **باغبان قدرت** نے کہا کہ جمشیدی پر نقش ہی یہ
عمرو نہین ہی اور اک شاہ جادوان کو دکھلایا جب اسکو بھی ظاہر ہوا کہ یہ شخص رومی ہی **عمرو** نہین ہی
بہ غضب تمام گویا ہوا کہ اس مرد غریب کو چھوڑ دو مین اوس ناعیار کو بغیر گرفتار کیے باز نہ رہونگا یہ کہکر
کچھ سحر پڑھکر دستک دی تہ زمین سے ایک ساحرہ پیدا ہوئی کہ بال سر کے پریشان کیے تھی سر کو
برہنہ کیے حیران وار ہاتھ مین آئینہ لیے سامنے آکر سلام کر کے ٹھہری **افراسیاب** نے آئینہ اوسکے
ہاتھ سے لے لیا اوسپر غلاف سرخ مخمل کا چڑھا تھا اوسکو اتار کر پھر کچھ سحر ورد زبان کیا کہ دو عورتین اور
زمین سے نکلین ایک کے ہاتھ مین پچکاری اور دوسرے کے ہاتھ مین رومال اوسنے حکم کیا کہ آئینہ
صاف کرو پس پچکاری لیے جو عورت تھی اوسنے پچکاری مار کر گرد آئینے کے دھوئی اور دوسری نے
رومال اوٹھا کر خوب صاف کیا اور سامنے شہنشاہ کے لگایا اوسنے کہا اے **باغبان** دیکھ اس آئینہ مین
جہان **عمرو** ہوگا نظر آئیگا **باغبان** قریب آکر دیکھنے لگا اب کیفیت **عمرو** کی سنیے کہ اس ساحرہ کی
صورت بنکر یہ جو بیٹھے بعد لمحہ کے اس ساحرہ کا شوہر آیا اور اسکو اپنی زوجہ سمجھکر گویا ہوا کہ جلد جو کچھ
کھانا تیار ہو لاؤ مین بہت بھوکا ہون **عمرو** نے اوسکو بٹھلا کر ہاتھ دھلائے دسترخوان بچھایا کھانا
نکال کر سامنے رکھا آپ رومال لیکر جھلنے لگا اوسوقت اوس ساحر نے ہاتھ پکڑ کر اپنے پہلو مین انھین
بٹھایا اور کہا صاحب تم بھی ہمارے سر کی قسم کھاؤ **عمرو** بھی از راہ بناوٹ کے کھانے مین مصروف
ہوا اسی حالت کو آئینہ سحر مین **باغبان** نے دیکھا کہ صحرائے سبزہ زار مین اندر مکان کے میان
بی بی بیٹھے کھانا کھا رہے ہین اوسنے کہا اے شہنشاہ مجھے **عمرو** اس آئینہ مین نہین معلوم ہوتا **افراسیاب**
نے کہا جو بات آئینہ ہو اوسکو کیا تبلائیے او بیوقوف یہ عورت مرد کے ساتھ کھانا کھانے مین مصروف
ہی نہین دیکھتا کہ نوالے جیب و آستین و دامن مین رکھتی ہی آپ نہین کھاتی یہ وہی مفتری فریب
شعار ہی یعنے **عمرو** کس لیے کہ آئینہ کا خاصہ ہی کہ جسکے جو یا ہو اوسکے مقام کو ظاہر کر دیگا آگے اپنی سمجھ ہی
اب تم سیدھے اسی جنگل مین جاؤ اور اس ساحر کو کہ **بیابان جادو** نام ہی اس حال سے مطلع

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرکے اُسکی جورو کو پکڑ لاؤ مین اُسکو یہان عمرو بنالونگا باغبان قدرت یہ باتین سُنکر بزور سحر اڑکر چلا اور چشم زدن مین بیابان کے مکان پر پہونچا وہ کھانا کھانے مین سے اُٹھ کھڑا ہوا تعظیم دی اور تسلیم کی اور عرض رسا ہوا کہ خوش آمدی زہے فخر میرا کہ وزیر اعظم میرے کلبۂ احزان مین تشریف لائین باغبان قدرت نے اُسکی باتون کا توکچھ جواب نہ دیا مگر ایک دانہ ماش کا سحر کرکے اُسکی جورو کی گود مین ڈالدیا عمرو اُسکو دیکھکر چاہتا تھا کہ بھاگ جائے لیکن دانہ ماش کے سبب سے آدھے دھڑ مین دم اپنے نپایا یکایک زمین پر لوٹنے لگا کہ ہاے میرے کولے مین درد ہوتا ہی بیابان جورو کا یہ حال دیکھکر سخت مضطرب ہوا اور کہا ای وزیر اعظم اُسکا کولا سحر سے اچھا کر دیجیے مین اپنی بی بی کو چاہتا ہون باغبان بولا کہ ای نادان یہ تیری زوجہ نہین ہی اُسکو اسنے غائب کر دیا ہی یہ عمرو عیار ہی مجھے شہنشاہ نے اُسکی گرفتاری کو بھیجا ہی بیابان یہ سُنکر سر پیٹنے لگا کہ ہی ہی میری بی بی عمرو نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کہا صاحب کیون روتے ہو مین تمھاری زوجہ موجود ہون اُسکو بکنے دو یہ جھوٹا ہی باغبان نے جو سُنا کہ یہ مجکو جھوٹا بناتا ہی کچھ سحر پڑھا کہ ایک ابر فلک پر آیا چند بوندیان اُسمین سے عمرو پر گرین کہ رنگ و روغن عیاری اُسکا دھو گیا اور صورت اصلی نکل آئی وہ ساحر پچھاڑین کھانے لگا اور کہتا تھا ای عمرو واسطہ تجھے اپنے دین و مذہب کا میری جورو کو بتادے کہ کہان ہی عمرو نے کہا مین بھوکا تھا اُسکو تو بڑی دیر ہوئی کہ ہضم بھی کر چکا اگرچہ باغبان نہ آتا تو مین تجکو بھی چٹ کر جاتا یہ کہکر باغبان کی طرف مخاطب ہوکر کہا مجکو سامنے افراسیاب کے نلیجا اور تجھے ایک بار کی اپنی ذلت یاد نہین ہی جو پھر میری ایذارسانی پر تو قدم زن ہوا یقین جاننا کہ جو مجکو ستائیگا جیتا نہ بچے گا مین کشندۂ ساحران عالم ہون تو اپنے اوپر رحم کر اور میرے درپے آزار نہو باغبان قدرت یہ گفتگو سُنکر خوفناک ہوا اور لوح جمشیدی کو دیکھا اسپر منقوش پایا کہ جو یہ کہتا ہی سچ کہتا ہی یہ مار کسی سے نہ جائیگا مگر اسوقت اُسکو چھوڑ جانے مین شاہ جادوان تجکو ذلیل کریگا پکڑ لیجا تجھے وہین سے آنا اسکے تجسس مین مناسب نہ تھا باغبان کو جب یہ دریافت ہوا اپنے آنے سے نادم ہوکر بنا چاری عمرو کو پنجہ مین داب کر اوڑا عمرو نے کہا ای باغبان ذرا ٹھہر جا اور ایک بات میری اور سُن لے اُس کلمے سے وہ ٹھہر گیا عمرو نے کہا تو مجھے طلسم باطن مین لیے چلتا ہی تو اتنا کام کر کہ مجکو باندھ کے زمین کے اوپر چل تا کہ دریاے سحر تک میرے عیارون اور رفیقون کا گذر ہی وہ مجھے اور مین انکو دیکھ لون جب دریا کے کنارے پہونچنا اُسوقت جسطرح جی چاہے لے چلنا اور قسم نمک حمزہ کی اگر یہ میرا کہنا نہ مانا تو مین تجکو جہان پاؤنگا مار ڈالونگا باغبان نے کہا تو یہ چاہتا ہی کہ مین پاؤن سے چلکر دریاے سحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تک جاؤن تاکہ راہ مین اور عیار مجھے چھیڑ لین تو یہ امر بخیر ہی مین ایسا ویسا ساحر نہین ہون جو کسی کے دم مین آجاؤن اچھا تیری خاطر سے مین جلتا ہون یہ کہکر زمین پر اوتر کر چلا اب اُسکو تو جانے مین عرصہ ہوگا جب تک دربار افراسیاب کا حال سُنیئے کہ وہ آئینے مین بیٹھا سب کیفیت معائنہ فرمایا کیا جب باغبان قدرت لیکر عمرو کو راہی ہوا اُسنے سب اہل دربار سے کہا کہ وہ عیار گرفتار ہوا یہ خبر جو مشہور ہوئی حیرت اپنے ملازمون کو اس خبر کے لیے یہان چھوڑ گئی تھی اُنھون نے جاکر حیرت کو اطلاع دی کہ چلیے عمرو گرفتار ہوا حیرت خوش ہوکر سوار ہوئی اور بعد قطع راہ دربار شاہ جادوان مین پہونچکر پہلو مین بیٹھی شاہ طلسم نے سب حال بیان کرکے کہا باغبان قدرت اب عمرو کو لایا چاہتا ہی خلاصہ کلام سب منتظر آمد باغبان کے بیٹھے تھے کہ یکایک فلک کی طرف سے صداے مہیب آئی گھٹا تمام عالم مین ایسی چھائی کہ اندھیرا ہوگیا بعد لمحے کے تخت سحر ظاہر ہوا اُسپر ایک ساحرہ مہیب صورت سوار تھی سر سے پاتک سانپ کالے کوڑیالے دھامن ناگن وغیرہ اسکے لپٹے تھے اور ہمراہ اُسکے دولاکھ ساحر باجے سحر کے بجاتے تھالیان برنجی لیے مشعلین روشن کیے جے سامری کی بولتے تھے اس ساحرہ کو آتے دیکھکر شہنشاہ ساحران نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ بھبوت جادو دختر جنین جادو کہ جو تیرے طلسم مین ایک ملک کی حاکم ہی بہر مقابلہ مہرخ آئی ہی کتاب کو دیکھکر اُسنے بند کر دیا اس عرصہ مین بھبوت بھی آکر حاضر ہوئی شاہ کو مجرا کیا اُسنے کہا کہو تمھاری ماں کا مزاج کیسا ہی وہ کیون نہ آئین ساحرہ نے عرض کیا کہ وہ بھی حاضر ہونیکو ہین مین پہلے اسلیے حاضر ہوئی ہون کہ اپنی مان کے آنے تک آپ سے اجازت، لیکر کام سب نمکحرامون کا جاکر تمام کرون لہذا حضور مجھے اجازت دین کہ لشکر مہرخ کی طرف جاؤن افراسیاب نے کہا ابھی چلی آتی ہو ذرا دم لو اپنی بہن کو بلا بھیجو وہ جنگ دیدہ کار آزمودہ ہین تم تنہا نہ جاؤ بھبوت گویا ہوئی کہ آپ مجھے بودا اگر جانتے ہین تو مین اپنے گھر جاتی ہون ورنہ مجھے اجازت دیجیے یہ کلام سُنکر حیرت نے کہا اے شہنشاہ یہ ہمیشہ سے دیوانی ہی اسوقت آپ کا کھانا کھانے گی اسے جانے دیجیے اچھا ہی ادھر تو عمرو کو باغبان پکڑ کر لائے اور ادھر مہرخ کو یہ جاکر گرفتار کرے سب کا فیصلہ ایک ہی دفع ہو جائے یہ تقریر شاہ جادوان کو پسند آئی کہا اے حیرت تم بھی جاؤ زیر گنبد نور بارگاہ استادہ کراؤ سب سامان آرام و آسایش واسطے بھبوت کے درست کرو حیرت نے عرض کی مین سب درستی یہین سے کیے دیتی ہون اور اپنی وزیر زادیون زمرد جادو اور یاقوت جادو سے حکم دیا کہ جلد بارگاہ جاکر آراستہ کرو شراب و کباب ہمہ نعمت موجود کرو خبردار کوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تکلیف نہو وزیرزادیان روانہ ہوئین اور آکر مختار جادو کو حکم پہونچایا کہ وہی داروغہ بارگاہ ہی اُسنے علٰحدہ بارگاہ حیرت سے زیر طلسم بارگاہ اور خیمہ سلطانی جسمین جھالر مروارید کی لگی تھی استادہ کردیا فرش مخملی بچھ گیا گھیرے سنہرے اور روپہلے جواہر و زر آراستہ کردیے جملہ سامان راحت درست کرکے اطلاع دی اُسوقت بڑے کروفر سے ملکہ بھبوت سوار ہوکر چلی کہ طبل و نقارے بجنے لگے جھانجھ اور نفیر سحر پھونکی ساحران غدار ترنج اور ناریل اوچھالتے شعلے رال کے اوڑاتے چلے کچھ عرصے مین دریا سے اوترکر داخل طلسم ظاہر ہوئی یہان منصور اور صورت نگار پہلے سے موجود ہین اُنھون نے ساحرہ استقبال بھیجے بھبوت نے آکر اوّل مصور کی ڈنڈوت کی اور پاؤن کو بوسہ دیا کہ آپ بنیرہ سامری ہین کل میری لڑائی کو حضور ملاحظہ فرمائین کہ کس شان سے اُن نمک حرامونکا کام تمام کرتی ہون یہ کہکر داخل بارگاہ ہوئی اور شغل بادہ خواری کرنے لگی لشکر اُسکا اُترا اور آرام مین مصروف ہوا لیکن جسوقت کہ شہسوار یکہ تاز میدان سپہر نے خیمۂ مغرب مین جاکر ٹپکا زرین خطوط شعاع کا کمر سے کھولا اور نظر خلق سے مخفی ہوا جہان مین تاریکی بسبب آمد ساحرہ کے سب چھاگئی اور مشعل ماہ خیمۂ چرخ زنگاری مین روشن ہوئی کہ ابیات

پڑا تھا جو ایوان گردون سیاہ	ہوا خسکل مشعل شب افروز ماہ
ہوا مہر گردون جو مستور پھر	بچھی ہر طرف چادر نور پھر

بھبوت نے طبل جنگ بجوایا نقارۂ رزمی گڑگڑایا طائران سحر نے یہ خبر بارگاہ ملکہ مہرخ مین پہونچائی کہ ایک ساحرہ بھبوت جادو نام بہر مقابلہ لشکر نصرت اثر آئی ہی اور طبل رزم اُسنے بجوایا ہی آمادہ بجدال ہوئی ہی مہرخ نے کہا ہمارا بھی خدا قوی و توانا ہی اچھا ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی پر چوب پڑے بموجب ارشاد ملکہ دلاورون نے نقارہ جدال بجایا صداے شر و فساد اُس سے بلند ہوئی لشکر مین لڑائی کی خبر مشتہر ہوئی ساحران نامی سحر جگانے لگے بہادر اسباب حرب و ضرب آراستہ کرنے لگے چار پہر رات تک یہی ہنگامہ دونون لشکرون مین برپا رہا آخر وہ وقت آیا کہ افسون گر فلک خاور منتر سے نکلکر میدان چرخ مین آیا اور مشعل ظلمت سوز کو بجادوگری مقابل خسرو انجم روشن کیا جہان نورانی ہوا کہ نظم

چو تیغ نور در کف کردہ خورشید	سیاہِ تیرہ یکسر گشت ناپید
نوشتہ منشی قدرت باعجاز	بروے ہر ورق صد نکتۂ راز
زدہ جوش از دو سو طوفان پولاد	زبس لرزان زمین شد سست بنیاد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیاہ کینہ خواہ جانبین سے وارد دشت مصاف ہوئی ساحر اور جادوگرنیان اژدہون پر سوار ہر ہر کرتین بجرنگ بجرنگ کا دم بھرتین بیرقین اور جھنڈیان ہاتھون مین لئے ایک طرف آکر ٹھہرین اور ایک جانب شیران بیشۂ تہور و جلاوت صف باندھکر کھڑے ہوے گھٹا سحر کی چھاگئی اور بجلیان گرنے لگین رن بولنے لگا اور باجا جنگی بجنے لگا صفین جدال و قتال کی میمنہ و میسرہ وغیرہ جم گیئن افسران لشکر آگے بڑھکر کھڑے ہوے قلب مین مہرخ کا تخت قائم ہوا ادھر بھبوت کا اژدھا سب سے آگے بڑھا ہوا ٹھہرا نقیب اور کڑکیتون نے کڑکا کہنا شروع کیا اور مذمت دنیاے فانی کو باواز بلند سنایا زندگی سے دل ہر ایک کا پھیرا کہ نظم

ہر آن کس کہ بر کام گیتی نہد دل	بنزدیک اہل خرد نیست عاقل
چو نقد بقا نیست در جیب ہستی	ز دامان او دست امید بگسل

ہان دلیرو دنیا پر دل نہ لگاؤ نام دلاوری کا زمانے مین چھوڑکر معرکہ جنگ مین مرکر زندۂ جاوید ہو جاؤ اس صدا سے بھبوت پر سناٹا ہوگیا اور ہر ایک شجاعت کا دم بھرنے لگا بھبوت اژدر کوتل مرکب اڑدہا سر بسر حرب بیچ میدان مین آئی آگ پتھر برسانے لگی سراپا میدان کا دکھانے لگی اور بغضب تمام کلمات رجز اور اپنی ثنا خوانی مین سرگرم تھی اسوقت اس ملعونہ کی یہ کیفیت تھی کہ نظم

چو گامے چند در میدان قدم زد	بناگہ فتنۂ عالم علم زد
بھبوت ساحرہ بودہ بلانوش	غریوان تر ز ابر آسمان پوش
قدم در پیش و بر لب گفتگو داشت	کہ مہرخ واگذار این کار نا راست
چو خارہ بہ دامانم میاویز	کہ بہرے یاد دارم مرگ انگیز
ندانی ویوم ای فرخندہ بنیاد	کہ دارم پنجۂ خود ہمچو پولاد
بہ شکل سہمناک ساحران را	تبرسانم چو طفلان ہر جوان را
مہرخ این سخنہا گوش کردہ	بغصہ جام جرات نوش کردہ
بگفت ای سادہ لوح و بخت در خواب	بجاے گفتگوے تیز قصاب

بھبوت کو غضب کلام مہرخ سے طاری ہوا اور للکاری کہ بھیج کسی کو میرے مقابلے مین انشوات جادو ملازم مہرخ عقاب اڑکر اسکے سامنے جاکر ہم نبرد ہوا اسنے ایک ناریل سحر پڑھکر جو مارا انشوات کا سینہ توڑ گیا اسوقت مہرخ عازم میدان ہوئی کل لشکر کے سردار گرد تخت کے آکر جمع ہوے اور عرض کیا ہم جانبازی کو حاضر ہین ان سب کو تسہیل و آسانی تشفی دیکر رخصت فرماکر تخت

آگے بڑھایا باجے بجنے لگے علموں کو جلوہ ملا مہرخ میدان میں پہونچی بھبوت نے اپنے ہاتھ پر سحر پڑھکر آنکھوں پر اپنی رکھ لیے یہاں مہرخ کی بینائی چشم جاتی رہی بھبوت نے شمشیر سحر کھینچکر چاہا کہ سر کاٹ لے مہرخ نے گھبراکر دستک جادو پڑھکر دی کہ دو تیغے چمک کر گر پڑے اور اُٹھاکر سامنے سے بھبوت کے لے گئے اُسنے قہقہہ مارکر کہا لو وہ جاتی ہیں یہ کلمہ بہار کو برُا معلوم ہوا اور ایک گیند کھینچکر مارا بھبوت نے دو اُنگلیاں اپنی بلند کیں کہ وہ مثل مقراض کے بن گئیں اور گیند بہار کا کٹ گیا چمنستان اور عالم بہار ظاہر ہوا اور وہ گیند جو کٹا پھول اسکے سب زمین میں بچھ گئے اسوقت بھبوت نے کہا اے ملکہ بہار ذرا اپنے پھولوں کی بہار دیکھو بہار یہ سُنتے ہی اپنے طاؤس پر سے اُتر کر اُن پھولوں کے قریب جا بیٹھی اور جھومنے لگی بھبوت تلوار لیکر اسکا سر کاٹنے چلی تھی کہ رعد جادو زمین میں غرق ہوکر اُسکے پاس نکلا اور ایسی اِک چیخ ماری کہ بھبوت از بسکہ غافل چلی آتی تھی اور قتل بہار کا خیال رکھتی تھی اسکے چیخنے سے بیہوش ہوکر گری پھر تو برق محشر بجلی بنکر کڑ کڑا کر جو گری اسکو کاٹکر اور دو ٹکڑے کرکے زمین میں اُتر گئی اور پھر زمین سے نکلکر اُسکے لشکر کی طرف چلی ادھر دونوں ٹکڑے بھبوت کی لاش کے باہم تڑپ کر ملگئے اور اُڑکر ایک سمت چلے گئے صدائے گیرودار بلند ہوئی کہ کشتی مرا نام من بھبوت جادو بود ہنگامہ جو برپا ہوا برق محشر چک چمک کر لشکر مخالف پر گرنے لگی اور رعد چیخیں مارنے لگا اور بہار پر سے سحر دفع ہوگیا ایک جانب سے مہرخ بھی بینا ہوکر آئی اور کل لشکر لیکر فوج پر حریف کے حملہ آور ہوئی دونوں سمت سحر چلنے لگا کہ نظم

بسلان شیر نر مہرخ غضبناک	بیامد بر سر آن فوج سفاک
ہوا خواہان میدان را رضا داد	کہ گیرند از کف خون تیغ پولاد
ز یک سو کوس کین آمد بفریاد	ز دیگر سو جوابش کوہ می داد
ز یک سو لشکر آمد وزد گر سو	دو شیر پُردلان شد روبرو
چو چشمان بتان از بس کماندار	جہانے را بہ دم کشتند یکبار
ز جا شیر فلک فرسائے جنبید	فلک حیران کہ کوہ از جائے جنبید
مزاج خون بخون گرم پیوست	دم شمشیر نوک نیزہ اش بست

دم بھر میں ہزار ہا سرکش فوج مخالف کا مارا گیا دریائے خون موج زن تھا آخر لشکر بھبوت کا رو بفرار لایا اور ساحران مہرخ قتل و غارت کرتے پیچھے چلے اسوقت مصور لغضب تمام آگے بڑھا واضح ہو کہ سحر مصور کا یہ ہے کہ تصویریں اول کل لشکر عدو کی قلم سحر سے کھینچکر رکھ لیتا ہے پھر طبل جنگ بجواکر

مقابلے مین آکر تصویرون کا سر کاٹکر سب کو ہلاک کرتا ہی فی الجملہ جب سے یہ آیا ہی تصویرین تیار کر رہا ہی اسی سبب سے ابتک نہین لڑا ہی آیندہ حال اسکی جنگ کا بیان ہوگا اسوقت اسنے طغیانی بحر لشکر دیکھکر ایک ناریل زمین پر مارا کہ اُسمین سے دھوان نکلکر مثل دیوار کے روبروے لشکر مہرخ چھاگیا اب جو آگے بڑھا اس دیوار دورے سے پرچھائین مانند تصویر کے نکلی اور اُسکے پیٹ گئی یہ معاملہ دیکھکر مہرخ طبل امان و آسایش بجواکر بفتح و فیروزی پھری مال غنائم تقسیم فرمایا اپنی فوج کے کشتون کو اُٹھوایا بارگاہ مین سریر حکمرانی پر جلوہ گر ہوئی اور مصروف بعشرت ہی لیکن وہان لاش بھبوت کی اُڑتی ہوئی سامنے افراسیاب جادو کے پہونچی اور طائران سحر نے واقعہ رزم پر اطلاع دی شاہ طلسم نے براہ افسوس برانو پر ہاتھ مارا اور کہا دیکھو مین اسی دن کے لیے اُسکو منع کرتا تھا اُس لنے اپنی ضد کی اور کہنا نہ مانا آخر بچہ تھی نہ مفت جان گنوائی اب اُسکی مان سے مجھے بڑی ندامت ہوگی اب چاہ زمرد پر ضرور ریلا کرکے سب باغیون کو ہلاک کرونگا اول کام عمرو کا تمام کرون تو تدبیر کردن باغبان نہین معلوم کہان بیٹھ رہا جواب تک عمرو کو نہ لایا ان خداپرستون سے بیڈول سامنا پڑا ہی نہ کسی ساحر سے کچھ ہوسکتا ہی نہ کچھ مجھسے بن پڑتا ہی بلکہ روز بروز ذلت ہوتی جاتی ہی کیا صورت کرون جو یہ زبردست غارت ہون یہ کلام کر رہا تھا کہ یکایک پنجہ سحر نامہ لایا اُسکو جو دیکھا تو لقا کا نامہ پایا کھڑے ہوکر تعظیم بجالایا سر پر رکھا آنکھون سے لگایا زر نثار کیا پھر لفافہ چاک کرکے پڑھا لکھا تھا کہ اے شہنشاہ جادوان نظم

زہے فرماندہی عالی مقامے	زہے شاہنشہی فرخندہ نامے
نکو خلق و نکو روے و نکو کار	ز علم و حکمت و دانش خبردار
بعہد تو نہ بینم ہیچ کس را	کہ رنجاند بر مور و مگس را
فلک قدر و فلک رفعت فلک جاہ	گذشتہ پایۂ تمکینت از ماہ
بہ تمکین و وقار است آسمانے	بعلم و حکمت و دانش جہانے

اے بادشاہ نہایت مقام استعجاب ہی کہ مثل تیرے ہمارا بندہ ہوکر یون غفلت اپنے خداوند سے رکھے کسقدر افسوس کا مقام ہی کہ ہمنے اپنی رحمت کاملہ سے اُٹھارہ ملک باختر چھوڑے اور تیری ملک اور عملداری مین قدم رنجہ فرمایا محض اس خیال سے کہ تیری عزت افزائی کرین اور ان اپنے بندگان مغضوب یعنی خداپرستون کو تجھ سے قتل کرائین مگر تونے کچھ اسکا شکریہ نہ ادا کیا ہم اب مجبوراً تقدیر کرکے تیرے طلسم کو غارت کردینگے اور یہان سے سمت کوہ زلال چلے جائینگے کیونکہ اب تھوڑے بندگان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مغضوب ہمکو بہت ستاتے ہین اور تجھ سے کچھ ہماری خبرگیری نہین ہوسکتی ہی نامہ تمام کیا گیا والسلام یہ مضمون پڑھکر شہنشاہ نے کہا فی الحقیقت مجھ سے کوئی خدمت خداوند کی نہوسکی یہ سب شکایت اُنکی بجا ہی کس لیے کہ نہ یہان عمرو گرفتار ہوسکا اور نہ وہان کوئی ساحر ایسا گیا جو اسوقت تک کام خدا پرستون کا تمام کرتا اب مین ایسے شخص کو بھیجتا ہون کہ جاتے ہی حمزہ کا فیصلہ کردے یہ کہکر کچھ سحر پڑھکر دستک دی زمین کو زلزلہ ہوا اور ایک اژدہاے مہیب صورت نکلا اُس نے سامنے شاہ کے ایک ساحرہ کو اُگل دیا اُس ساحرہ کا سارا جسم مثل شعلے کے دہکتا تھا آنکھین یاقوت رمانی کی طرح تھین اور ہنگام رفتار چنگاریان جسم سے اُڑکر گرتی تھین اس سے حکم دیا کہ ای قہارہ شعلہ بدن جادو تم خداوند کی خدمت مین لشکر ساحران لیکر جاؤ اور کام لشکر حمزہ کا تمام کرو خبردار ایک کو بھی لشکر مسلمانان سے زندہ نچھوڑنا شعلہ بدن تسلیم کرکے دوبارہ دہن اژدر مین گئی اور اپنی جگہ پر پہونچی اور لشکر ساحران کو حکم تیار ہونے کا دیا بحکم دارا شاد اسی ہزار ساحران نابکار سوار ہوے باجے جنگی بجنے لگے ترسول نیسول اس طرح چمکتے تھے کہ پنجۂ خورشید کو شرماتے تھے لکے ابر کے سرون پر بزور سحر سایہ فگن سب سے آگے تخت ملکہ قہارہ شعلہ بدن کا اژدہے اُٹھائے اور پیچھے تمام لشکر ساحرون کا پرا جمائے بڑے کروفر سے سمت کوہ عقیق روانہ ہوے اُنکے جانے کے بعد شاہ طلسم نے کچھ سحر پڑھکر تالی بجائی یکایک آندھی بڑے زور شور سے آئی اور ایک ساحر پیدا ہوا کہ مثل فیل کے دو دانت منھ سے اُسکے باہر نکلے تھے جب اُسنے افراسیاب کو تسلیم کی اُسنے حکم دیا کہ اے طوفان فیل دندان جادو ہمنے قہارہ شعلہ بدن کو خدمت خداوند مین بھیجا ہی وہین تم بھی جاؤ اور پانچ کشتیان جواہر کی منگوا کر حوالہ کین کہ خداوند کو میری جانب سے نذر دینا اور ایک عرضی بھی اپنے ہاتھ سے تحریر کرکے سپرد کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ جناب خداوندی سے عظمت وجلال کے ساتھ سرفراز نامے نے نزول اجلال اور ورود اقبال فرمایا حسب خواہش تقدیر خداوند جو کچھ صعوبت کہ مجھپر گذری ہی اگر تحریر کرون تو شاکی مشیت خداوند کا کہلاؤن فی الجملہ دو ساحر با فوج کثیر خدمت اقدس مین حاضر ہوتے ہین حال اور نام اُنکے بروقت اُنکے پہونچنے کے آپ کو ظاہر ہوجاینگے اور یہ کام حضور کے دشمنون کا تمام کردینگے خلاصہ یہ کہ عرضی اور کشتیان نذر کی لیکر طوفان روانہ ہوا اسکے مطیع چالیس ہزار ساحر ہین وہ بھی ہمراہ ہوے اور با حشم وخدم سمت لقا چلے لیکن اول قہارہ شعلہ بدن طلسم سے باہر نکل بعد قطع منازل قریب قلعہ عقیق کوہ پہونچی لقا دارالامارۃ شاہی مین سریر آرا تھا کہ لکہ ہاے ابر باران مختلف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیدا ہوے اور علامت آمد ساحران ظاہر ہوئی آگ پتھر برسنے لگے لقا نے خوش ہوکر کہا کہ میرا کوئی بندہ قدرت آتا ہی یہ سخن ورد زبان تھا کہ قہار شعلہ بدن تخت سے اُتر سامنے آئی خداوند کو سجدہ کیا سات بار گرد تخت کے پھری نذر دی اور دنگل پر بیٹھی لشکر ساحران کو بیرون قلعہ سلیمان نے اُترو ایا یہان بختیارک نے قہار سے کہا ای ملکہ تمہارے آنے سے ہمکو بڑا رنج ہوا اُسنے گھبرا کر پوچھا کہ ملک جی صاحب کیا گزند حضور کو پہونچا ہی بختیارک نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے مارے جانے کا ملال ہی کہ تم مثل شعلے کے تو جسم رکھتی ہوا س کر و فر سے آئی ہو لیکن دو چار گھڑی کی مہمان ہو ہاے افسوس یہہ سب سطوت وصولت دم بھر مین خاک مین ملجایگی قہار نے کہا ای شیطان درگاہ کیا خدا پرست بڑے زبردست ہین جو آپ مجھے پہلے ہی سے مارے ڈالتے ہین بیشرا زمرگ واویلا یہ آپ ہی کا کام ہی بختیارک گویا ہوا کہ مسلمان تو ایسے زبردست ہین کہ خداوند اُسنے دہد ہے رہا گئے پھر گئے ہین خیر اب تم آئی ہو دم مین جو ہونے والا ہی وہ ظہور مین آئے گا اور ای ملکہ تم طلسم مین حال عیارون کا سُنتی اور دیکھتی ہوگی یہان ویسے ایک لاکھ چوراسی ہزار ہین تمہارا بچنا غیر ممکن ہی قہار نے کہا مین سارے لشکر حمزہ کا کل یہین خاتمہ کردونگی تم کہتے کیا ہو مجھے موے عیار کہان پا ئینگے اب بیرون قلعہ چلو تا کہ طبل جنگ بجے اور لڑائی کی ٹھہرے بختیارک نے پھر سمجھایا کہ ای ملکہ کچھ دن دُنیا کی ہوا کھاؤ جلدی نہ کرو پھر تم کہان اور ہم کہان قہار نے اصرار کیا کہ شیطان صاحب زیادہ باتین نہ بنائیے باہر تشریف لے چلیے اسکے کہنے سے لقا اور بختیارک اور منظور زاغ چشم وغیرہ قلعہ کے باہر نکلکر لشکر مین داخل ہوے بارگاہ استادہ ہوئی سب سامان درست کیا اندر بارگاہ کے خداوند تخت نشین ہوئے ناچ ہونے لگا پیالہ شراب کا گردش مین آیا جب دماغ قہار بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم نواخت طبل جنگ دیا ساحرون نے کوس رزم پر چوب لگائی جواسیس لشکر اسلام خبر لیکر داخل بارگاہ عرش اشتباہ امیر کشور گیر ہوے شاہ سعد تخت سلیمانی پر جلوہ فرما تھے سرداران عالی وقار گرد و پیش جمع تھے کہ ہر کارون نے مجرا گاہ پر ٹھہر کر بزبان نیاز ثنا عرض کیا اور یہ قطعہ بفصاحت پڑھا کہ

قطعہ

درگاہ تو قبلہ شہان باد
ہما کام و نشان آسمان ہاست
عمر تو برابر جہان باد
در دہر ز دولتت نشان باد

لشکر حریف مین نقارۂ رزم قہار شعلہ بدن نامی ساحرہ نے آکر بجوایا ہی بروز فردا معرکہ رزم ٹھہرایا ہی باقی امن و امان ہی خانہ دولت دشمن ویران ہی یہ عرض کرکے ہر کارے کنارے ہوے اور مصدر

عزت شاہنشاہی سے واسطے نقارہ نوازی کے حکم شرف نفاذ پایا چالاک بن عمرو نقارخانہ سکندری مین آیا اور طبل سکندری پر چوب پڑی چونسٹھ کوس جسکی صدا گئی دل ساکنان دُنیا کے ہل گئے بہادر مرنے پر تُل گئے شور کرنا سے زلزلہ اذا زلزلت الارض زلزالہا آشکارا ہوا اور نفخ فی الصور فتاتون افوا جا کا زمانہ گویا قریب آیا کہ نظم

صدائے گوش و کرنا شد بگردون ۔ دل کر دبیان از خوف محزون
نبوده آن صدا بدشور محشر ۔ فلک در گردش و لرزان شده بر

دلا وران عرصۂ شجاعت ہوشیار ہوکر مصروف درستی آلات حرب ہوے جس وقت کہ شہنشاہ گردون سریر کی آمد آمد خسرو انجم دریافت کرکے عرصہ گاہ سپہر سے ردلیف ادلایا اور بادشاہ ثوابت نے اورنگ فلک پر بصد شوکت و حشمت جلوس فرمایا کہ ابیات

شبے چون شاہ انجم خیمہ آراست ۔ شفق اطلس بزیر پاے انداخت
چراغ روشن نہ گرددماہ انور ۔ کہ گیتی ہست از نور شش منور

شاہ اسلام نے شام ہوتے ہی دربار برخاست فرمایا کہ ہر ایک بہادر اوّل شام اپنی ضرورت سے فراغت کرکے اور پچھلی رات کو آمادہ جنگ ہوکر آستانہ شاہی پر حاضر ہو غرضکہ دونون لشکرون مین سامان حرب فراہم ہونے لگا ساحر منتر اور جنتر جگانے لگے موہن بھوگ بیرون کو چڑھانے لگے کہین سور کا بھوگ دیا کسی نے بکرا جھٹکا دیا کوئی سامری اور جمشید کو جاپ کر رہا تھا اور مالا لیے آسنی پر آسن جمائے دھیان لگا لگائے اسطرح پکار رہا تھا کہ ابیات ہندی

سُنیے مالک پکار ہماری ۔ ہم تو آئے سرن تمہاری
مین پاپی ابرادھی گھیرو ۔ پاپ ندی مین ادھ بیچ پڑو
تاسین دکھی رہون دن راتا ۔ ہُوا دُسہائے مونہے بدھاتا
کیسی سُنی سینھ پکارا ۔ اب کا بھیو ہماری بارا

ہر سمت ایک ہنگامہ قیامت زا برپا تھا نقیب ہر سمت پکار رہے تھے بہادرون کو کلمات شجاعت پہلوانان گذشتہ سنا کر رغبت جدال و قتال دلاتے تھے اہل اسلام غسل فرما کر پوشاک کو کفن سمجھکر حنوط کرتے تھے مشت خاک گریبان مین رکھتے تھے کہ اے خاک تو لحد ہو جیو لاش جیل کوے نہ کھائین بعد مرگ تو آسمان سے دو گز زمین چھینکر اپنے قبضہ مین لائین کہ بیت

خلعت کی کیا امید رکھین آسمان سے ہم ۔ دو گز کفن ملے گا کسی طرح بخیل سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

الحاصل چار پہر یہی ہنگامہ شر و فساد گرم رہا تلواروں کے قبضے کھڑکتے رہے سپروں کے پھول اور خنجر چمکتے رہے آخر نسیم سحری سن سن مثل تیر کے چلی اور گل خورشید خارہائے شعاع مین اسطرح گھرا ہوا چرخ مین ظاہر ہوا کہ جیسے اسد نیستان جرأت نیزون مین گھرتا ہے نظم

سحر گہ تیغ خورشید ظفر کوش	شفق خونین کفن افگندہ بر دوش
کفن بر دوش و برکف تیغ و خنجر	برون آمد بجنگ انجم و اختر
زتار و پود تیغ و خنجر صاف	ہوا گشتہ پرند آہنین باف

امیر مسجد کرپاس مین داخل ہوئے اور فریضہ نماز سحر ادا فرما کر دعا کرنے لگے کہ اے خالق لیل و نہار مجھے اس لشکر روسیاہ کفار پر فتحیاب فرما کر سرخرو کرنا ادھر امیر تضرع و زاری درگاہ باری مین کرتے اور بلبلاتے تھے اس طرف لشکر دلاور لیکر دشت نبرد مین جاتے تھے غول کے غول اور گروہ کے گروہ سرداروں کے در دولت آستان عالی جاہ ظل اللہ شہنشاہ گیتی ستان پر حاضر ہوتے تھے کہ یکایک سلطان عالم پناہ کا تخت کہاریان اٹھائے آئین کہارون نے تخت بدلوایا شاہ کا جمال نظر آیا ہر شخص مجرے کو جھک گیا مروہے نے نگاہ روبرو کر کے تسلیم و آداب کرنا ہر ایک کا جتایا تخت شاہی کو بوسہ دیکر سب نے بیچ مین کر لیا اور سواری حضور عالم کی میدان مصاف کی طرف چلی اس امر کی خبر عیارون نے امیر سے جا کر عرض کی امیر فی الفور اسلحہ جنگ زیب قامت فرما کر حاضر خدمت شہنشاہ عالم پناہ ہوئے اور مجرا کر کے بعہدہ سپہ سالاری کل لشکر کے آگے ہو کر روانہ ہوئے اسوقت اس لشکر نصرت اثر پر عسکر انجم فلک دوازشمار تھا کہ ابیات

فراوان اسپ بازین مکلل	برفتار از صبا صد رہ معجل
ہزاران فیل نرچون کوہ الوند	تو گوئی آسمان مانند بودند
شمار فوج شہ افزون زتعداد	ہمہ سرکش قوی دل ہمچو پولاد
نکو آرایشے زاندازہ بیرون	چمن راشدہ ز رشکش دل پر از خون

قصہ کوتاہ بڑے جاہ و تجمل سے برآمد دشت مصاف ہوئے کہ آنے سے اس فوج دریا مثال ظفر موج کے فلک شیشہ ساعت بنگیا اس قدر غبار بلند ہوا پلٹنون اور رسالون مین طرم بجے نرسنگے پھنکے ہل من مبارز کی صدا بلند ہوئی کہ بہرام چرخ فلک پر گھبرایا تا قوس فلک ہاتھ سے چھٹی تیر سپہر قلم کو بنا کر سپہ گری چھوڑی منشیون مین نام لکھایا غرضکہ پرے صفون کے جمے دلاور آگے بڑھکر ٹھہرے تھے کہ سامنے سے لشکر ساحران نظر آیا لقا ہاتھی پر بصد زیب و زینت سوار

کئی لاکھ سرکشان روزگار آمادۂ کارزار شمشیرین کاندھون پر رکھے دریاے آہن مین غوطہ مارے خداوند کے ہاتھی کو گھیرے صحراے قتال مین وارد ہوے ایک جانب **قہار شعلہ بدن** اژدہے پر سوار ہمراہ اسکے ساحران غدار صف آرا ہوے اونچی نیچی زمین بیلدارون نے برابر کی اور سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار بٹھایا میمنہ و میسرہ آراستہ ہوا نقیبون نے للکارا صدا دی کہ دنیاے فانی مین نوجوانون زندگی کا عرصہ تنگ ہی یہ میدان مصاف جاے نام و ننگ ہی زینت دہ بزم شجاعت بنو شمع ناموری روشن کرو جوش جرأت و جنگ رستمی دکھادو کہ بفحواے نظم

اب کام لو نیزہ و تبر سے	تلوار چلے عدو سے بھڑ کے
وہ تم سے عیان ہو شان جرأت	دنیا مین رہے نشان جرأت
اب کشتہ شمشیر خوب برسے	پانی کو وہان زخم تر سے
ہو گلشن نام و ننگ شاداب	تحسین کرے تم پہ روح سہراب

نقیبون کی صدا سے بہادر بشاش ہوے نامرد بدحواس ہوے **قہار جادو** و جلال لشکر امیر دیکھکر دنگ تھی اور دل سے کہتی تھی کہ ان سے لڑکر سربر ہونا غیر ممکن ہی اسوقت **بختیارک** نے کہا اے ملکہ کس فکر مین ہو جاؤ مقابلہ کرو قہار نے جواب دیا کہ رنڈیون کو مردون سے لڑوانا ملکجی تمھارا ہی کام ہو ایک پہلوان آیا چاہتا ہو وہ لڑے گا یہ کہکر آسمان کیطرف دیکھا اور پکاری کہ اے سوار قدرت شہنشاہ **افراسیاب** آؤ اس صدا کے دینے سے ایک تڑاقا ہوا اور سوار قدرت یعنے ایک نوجوان زرہ جوشن وغیرہ پہنے ہتھیار لگاے گوشہ صحرا سے پیدا ہوا اور اُسنے آکر لقا کو مجرا کیا تخت کو بوسہ دیا اور اجازت خواہ بہر حرب ہوا **لقا** نے کہا مین نے سب مسلمانون کا مرنا تیرے قبضے مین دیا یہ سنکر وہ میدان مین آیا اور صلح شوری کرکے سراپا میدان کا دکھاکر بہیبت وسطوت رجز پڑھنے لگا کہ نظم

مین وہ رستم وقت ہون بیگمان	نہین اور مجھ سا کوئی پہلوان
جوانمردیون پر اگر آؤ مین	نیا رنگ دنیا مین دکھلاؤ مین
مجھے سب طرح سے ہی زیبا غرور	مری تیغ اُڑاے رُخ مہ سے نور

ہی کوئی اے فرقہ اسلامیہ تم مین ایسا کہ مجھسے آکر ہم نبرد ہو اس نہیب کو سنکر دست راست سے شہزادہ **نورالدہر** نے گھوڑا دوڑایا اور سامنے بادشاہ اسلام کے آکر عرض کیا کہ مجھے میدان کی

رضا دیجیے تاکہ اس گمراہ کو باندھ کر حضور مین حاضر لاؤن اور یا جان گرامی اپنی حضور پر نثار کر دون بادشاہ نے انکو خلعت سے مخلع کیا اور بسپرد پروردگار عالم کے کیا شہزادہ مرکب چمکا کر روانہ ہوا اور سامنے حریف کے پہونچکر تگا و رزنی کی سوار قدرت کا گھوڑا تھپیڑ کھا کر سات قدم پیچھے ہٹ گیا اور مرکب شہزادے کا زور مین ڈپٹ کے ساتھ جسقدر حریف کا گھوڑا ہٹا اُسی قدر آگے بڑھ گیا شہزادہ جوش شجاعت سے یہ اشعار حریف کی رجز خوانی کے جواب مین زبان پر لایا کہ اشعار

مین ہون نامدار جہان بے عدیل — مین ہون نسل صاحبقران جلیل
وہ شمشیر بران ہی مجکو ملی — کہ ہیبت سے ہی قبر رستم ہلی
مقابل ہو مجھ سے کہان اتنی تاب — وہ برزو وہ بیژن وہ افراسیاب

او بے حیا کیا منھ سے لاف و گزاف بکتا ہی لا ضرب میدان مردان عالم سوار قدرت نے بہ غضب تمام نیزہ مارا شہزادے نے نیزہ کی سنان کو اپنی سنان نیزہ پر روکا چند بار رد و بدل ہوئی تھی کہ نیزہ سوار قدرت کے ہاتھ سے اُنھون نے نکال دیا اُسنے جھلا کر گرز گرانبار چرخ دیگر سر شہزادہ پر لگایا اُنھون نے گرز کو اپنے گرز پر روکا کلہ عمود مین پھل ٹوٹ گئے آخر نوبت شمشیر زنی کی آئی سوار نے تلوار سر شہزادے پر لگائی شہزادے نے روکر کے تیغہ خارا شگاف نیام سے نکالا اُسوقت قہار نے مخفی طور پر سحر کیا کہ شہزادے کے آدھے دھڑ کو بیجان کر دیا اور سوار قدرت نے بروقت تلوار اپنے سر پر آنے کے شہزادے کی کلائی پر ہاتھ ڈالا شہزادے نے بھی گریبان مین ہاتھ ڈالا لیکن آدھا جسم تو دم نہ رکھتا تھا کچھ نہ زور چلا سوار قدرت نے انکو قاش زین سے اُٹھا کر زمین پر ٹپکا اور باندھکر لشکر مین بھیجدیا لقا نے قید کرا دیا سوار قدرت نے پھر مبارز طلبی کی لشکر اسلام سے شہزادہ نور الدہر کے سردار ایک کے بعد ایک آکر کینہ خواہ ہوے مگر بسبب سحر کرنے قہار کے گرفتار ہو گئے شام ہوتے تک چالیس بہادر اسیر سرپنجہ تقدیر ہوے اُسوقت طبل بازگشت قہار نے بجوایا اور پکار کر کہا کہ ای خدا پرستو آج تمکو اور مہلت دیتی ہون اگر تمنے خداوند کو سجدہ نہ کیا تو کل سب کا خاتمہ کر دونگی ادھر بہادرون نے للکارا کہ او مردار کیا بکتی ہی انشاء اللہ کل تجکو راہ ملک عدم دکھائینگے عیارون نے کہا کہ آج ہی رات کو ای قحبہ ہم تجھے زندہ نچھوڑینگے غرضکہ لشکر جابین کے پھرے کمر کھولی آسودہ ہوے لقا اپنی بارگاہ مین نہایت خوش و خرم آکر پہونچا اور حکم رقص و سرود دیا ناچ ہونے لگا

بختیارک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بختیارک نے کہا اے قہار آج تم بہت ہوشیار رہنا عیار ضرور آئینگے اسپر بھروسہ نہ کرنا کہ خداوند نے
مسلمانوں کو گرفتار کرا دیا ہی خداوند ڈھلتا پانسا ہین اور تعالی کے بیگن ہین تقدیر پلیٹ دیتے ہین
لقا نے کہا اے ملکہ مین حفاظت کو فرشتے مقرر کردونگا بختیارک بولا کہ عزرائیل کو مقرر فرمایئے گا
قہار بولی کہ آج پھر نقارہ حرب بجوایئے مین سب کو گرفتار کردون اور طلسم مین چلی جاؤن بختیارک نے
کہا اے ملکہ جلدی نکرو دیر آید درست آید رفتہ رفتہ سب کو گرفتار کرنا مثل مشہور ہی نہ دوڑکے چلے نہ
گر پڑے آج کا دن ٹھہر جاؤ کل مقابلہ کرنا قہار نے اسکا کہنا نہ مانا اور طبل جنگ بجوایا ہرکارون
نے امیر سے جاکر خبر دی امیر کے یہان بھی حکم کوس حرب کے بجنے کا صادر ہوا اسوقت چالاک
نے عرض کیا کہ غلام کے نام پر طبل بجوایئے کل سوار قدرت سے مین لڑونگا امیر نے فرمایا کہ مین تجھے
بجاے عمرو کے جانتا ہون کیونکر دانستہ قتل ورگرفتار کرا دون تیرے پاس تحفہ جات اور تبرکات
مثل عمرو کے کہان ہین چالاک قدمون پر گرا کہ یا امیر اب مین ذلیل ہونگا جو منھ سے نکلتا
ہی ویسا ہی کرنا چاہیے لازم ہی کہ میرے نام پر طبل بجوایئے اسکے اصرار کرنے سے امیر نے اجازت
دی کہ بنام چالاک طبل بجے پھر تو نقارے پر چوب پڑی سارے لشکر مین خبر مشتہر ہوئی کہ کل
چالاک سے مقابلہ ہو دیکھا چاہیے کہ مشیت ایزدی مین کیا گذرا ہی یہ خبر لشکر لقا مین جب پہونچی
بختیارک کھڑے ہوکر ناچنے لگا اور پکارا کہ وہ مارا بھیجے مرشد زادے کل مقابلہ کرینگے پھر سوار قدرت
کا بچنا غیر ممکن ہی یہ باتین تھین کہ سوار قدرت بھی بارگاہ مین آیا اُس سے کہا واسطہ سامری کا
بہت ہوشیار رہنا چاہیے اب تم بچتے معلوم نہین ہوتے سوار قدرت نے کہا مین آسمان پر جاکر
رہونگا مجھے عیار کہان پائینگے یہ کہکر اُڑکے چلا گیا دونون لشکرون مین تیاری ہونے لگی دربار
برخاست ہوے چالاک اور ابوالفتح صورت بدلکر لشکر ساحران مین گئے ایک ساحر سے
اجنبی بنکر پوچھا کہ سوار قدرت کہان ہین ہم اُنکی ملاقات کیا چاہتے ہین ساحر نے کہا سوار قدرت
آسمان پر جا کر رہا ہی کل اُس سے اور چالاک سے مقابلہ ہی یہ سنکر چالاک گھبرایا دل سے کہا
تو نے ناحق اپنے نام طبل جنگ بجوایا اب صبح کو امیر کو کیا منھ دکھاؤنگا بڑی ذلت کا سامنا ہی
سوار قدرت کا ملنا محال ہو لاؤ چلکر بختیارک سے اُسکا حال پوچھون یہ سوچکر روانہ ہوا ادھر
لقا نے دربار برخاست کیا تھا سردار اپنی اپنی جگہہ پر جاکر مقیم تھے بختیارک اپنے خیمہ مین تھا کہ
چالاک درخیمہ پر آیا اور دربانون سے کہا جاکر ملک جی کو اطلاع کرو کہ چالاک تمھارے
پاس آئے ہین دربانون نے جاکر عرض کیا بختیارک گھبراکر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا ارے تمنے انکو روکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیون جلد باعزاز تمام لاؤ لوگ چالاک کو بلانے گئے بختیارک نے سروقد اُٹھکر تسلیم کی اور گویا ہوا کہ اے مرشدزادے آج آپ نے بڑا کرم فرمایا آیئے تشریف لایئے بمقتضاے بیت

نگویم بہر تشریف قدومت حنانہ دارم	غریبم خاکسارم گوشۂ ویرانہ دارم

چالاک پاس آسکے بیٹھ گیا اور گویا ہوا کہ ملک جی ہمارے باپ کو کوئی ضرورت ہوتی تھی تو تمھارے پاس آتے تھے آج ہم بھی آئے ہین کہ تم سے کچھ پوچھین لیکن شرط یہ ہی کہ اگر سچ بتادوگے خیر بہت گذرے گی ورنہ یہ خنجر بران دیکھو اُسکو پہچانتے ہو اور ہم بھی مُنہ چھوٹ انتہا سے زیادہ ہین بختیارک نے کہا کہ مین تو غلام کا آپ کے غلام ہون جو فرمایئے بجالاؤن اُسنے کہا سوار قدرت کو بتاؤ کہان ہی بختیارک نے کہا اگر آپ کو ذلیل کرنا منظور ہی تو ذلت دیجیے جو مزاج مین آئے وہ میرے ساتھ کیجیے مگر مجھکو قسم ہی اپنے مرشد برحق یعنے آپ کے والد ماجد کی کہ سوار قدرت کا مسکن مین نہین جانتا ہون اتنا سُنا ہی کہ وہ آسمان پر رہتا ہی پھر کیا ہی آپکے نزدیک زمین اور آسمان سب یکسان آپ دوش صبا پر سوار ہوکر جایئے گا اور مجھے یقین ہی کہ اُسے قتل کیجیے گا یہ تقریر اُسکی سُنکر چالاک سمجھا سچ کہتا ہی یہ حال سوار قدرت کا نہین جانتا ہی ورنہ میرے باپ کی قسم نہ کھاتا آخر ناچار ہوکر وہان سے پھرا اس عرصہ مین رات بھی تھوڑی رہگئی اُسنے خیال کیا کہ اب چلکر قہار شعلہ بدن کو مار ڈال سوار قدرت اُسی کا بلایا آتا ہی اُسکے مرنے سے وہ نہ آئے گا یہی سوچتا ہوا خیمہ قہار کے قریب آیا اُس قحبہ نے صحن خیمہ مین پلنگ بچھوایا ہی اور سراپردۂ خیمہ کے اُٹھوا کر دور دور ساحرون کی چوکی بٹھائی ہی اور آپ پلنگ پر لیٹ کر پھول سحر کرکے اپنے اوپر بچھائے کہ سارا بدن آگ کیطرح دہک رہا ہی آپ غافل سورہی ہی چالاک نے دور سے سوائے شعلہ آتش کے جب کچھ نہ دیکھا گھبرایا کہ اب کس کو بیہوش کرون اور کسے قتل کرون آخر ناچار ہوکر وہان سے بھی پھرا اس اثنا مین نوبت صبح کی بجنے لگی اور ستارے مثل گل باد خزان کے چمن آسمان مین مُرجھا گئے غنچہ صبح لہلہایا گلشن نیلوفری سپہر مین گل خورشید پھولا کہ نظم

سحرگہ از شبستان شاہ خورشید جہان پیمان شدہ مثل جوانمرد	برون آمد ز مشرق ہمچو امید بجا را طراف عالم خوش گذر کرد

صبحدم لشکران ہر دو سو خیل خیل و ذیل ذیل آمادۂ حرب و پیکار میدان جنگاہ مین وارد ہوے امیر بھی نماز پڑھ کے تمام اسلحہ زیب قد کرکے در دولت پر آئے شب دارون نے مجرا کیا بادشاہ جمجاہ برآمد ہوئے نقارون پر چوب پڑی ہر ایک نے تعظیم دی تخت شاہی کے ہمراہ جمسلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سردار روانہ ہوے اور بڑے کروفر سے میدان جنگاہ مین آئے بدستور روز اول مقام رزمی پاک وصاف ہوا بیلچہ درکار یست وبلند زمین کو ہموار کرچکے سقون نے آبپاشی کی گرد بٹھائی صفین جم گئین نقیب نقابت کرنے لگے خلاصہ یہ کہ جب دونون لشکر لڑنے پر تلگئے یعنے لشکر لقا آکر صف آرا ہوا اسوقت امیر نے ملاحظہ فرمایا کہ سب عیار اپنے اپنے سردار کے ساتھ حاضر ہین لیکن چالاک نہین ہی عیارون سے پوچھا کہ چالاک کہان ہی اُنھون نے عرض کیا کہ حاضر ہوتا ہوا امیر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ مارے غیرت کے روپوش ہوگیا خنجر مارکر مرگیا سوار قدرت سے لڑ نہ سکا اب بڑی سبکی ہوئی عیارون نے عرض کیا کہ ہم سب لڑنے مرنے کو حاضر ہین ایک عیار نہو نہ سہی امیر نے جواب دیا کہ طبل جنگ تو اُسی کے نام پر بجا ہی بات مین تو فرق آیا یہ فرما رہے تھے کہ قہار ساحرون کے ہمراہ ایک طرف آکر ٹھہری اور آسمان کو دیکھا سوار قدرت فلک کی جانب سے بلا کی طرح نازل ہوا اور میدان مین آکر مبارز طلبی کی دست راست کے سردارون نے کہا کل ہمارا شہزادہ گرفتار ہوا ہی ہمین لوگ آج جائینگے کوئی اور ارادہ سوار کے ساتھ ہم نبرد ہونے کا کر رہے تھے کہ صحرا کیجانب سے گرد اُڑی اور ایک سوار مرکب باد رفتار زیر ران تاج سر پر رکھے خنجر کمر مین سپر پشت پر اور نقاب چہرے پر ڈالے پیدا ہوا امیر نے اُسکی جانب دیکھا اور وہ بھی مُسکرایا امیر نے پہچانا کہ چالاک ہی دعا فرمانے لگے کہ خداوندا اسکو مظفر اور منصور فرمانا اور چالاک سوار قدرت سے تگاورزن ہوا اور للکارا کہ منم غلام صاحبقران سوار قدرت ہنسکر پکارا کہ ابھی تو میرے سامنے چھوکرا ہی چل تجکو اپنا ساقی بناؤن گا چالاک نے کہا او بیحیا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا ہی مین تیرا ساقی اجل ہون تو کیا بکتا ہی ادھر آ لاضرب مردان عالم سوار قدرت نے جھلاکر تلوار ماری اُسنے جست کرکے خالی دیکر ایک بیضہ بیہوشی مارا کہ سوار قدرت کی ناک پر پڑا وہ چھینک مار کر بیہوش ہوگیا چالاک نے کاٹھی خالی کرکے خنجر مارا کہ سر کٹ جاے مگر خنجر اُچٹ گیا اُسنے جسم بزور سحر اپنا سخت مثل پتھر کے بنایا تھا یہ دیکھتے ہی وہ تو بیہوش تھا اور گھوڑے سے زمین پر گرا چاہتا تھا کہ چالاک نے کمند مارکے اپنے گھوڑے کو بھگایا سوار قدرت بھی کھنچتا چلا اور پتھر اور درخت سے ٹکراکر سر پھٹ گیا اعضا ٹوٹ گئے آخر مر گیا صداے دار وگیر بلند ہوئی کہ کشتی سوار قدرت رقہار کا رنگ سفید ہوگیا اور بختیارک ناچنے لگا پکارا صلوٰۃ برابراہیم ولعنت برلقا فوج ساحران اور کافران لینا لینا کہتی چلی ادھر سے امیر بھی اسم اعظم بہ آواز بلند پڑھتے ہوے آگے بڑھے جسکی تاثیر سے سحر اثر نہ کرے ابر سیاہ ہر طرف سے گھر آیا پھر تو نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑھے لڑنے والے کھنچی تیغ تیز ملی امن کو وان سے راہِ گریز
چلی جس طرف کو وہ جنگی سپاہ دلاور ہوے جس طرف کینہ خواہ
ہوئی لاش پر لاش اس جا تپان چمکنے لگے خنجر خون چکان
برسنے لگا آب پیکان تیر بہادر ہوے سہم کر گوشہ گیر

ہزارہا ساحر اور لقا پرست مارے گئے لشکر امیر چڑھتا چلا آتا تھا بختیارک نے طبل امان بجوا دیا اور لشکر لیکر پھرا امیر بھی بفتح و فیروزی پھر کر داخل بارگاہ ہوئے چالاک کو خلعت عنایت کیا اور بہ عشرت تمام بیٹھے مگر عیار باہم مشورہ کر کے واسطے قتل کرنے قہار کے روانہ ہوے یہان لقا وغیرہ سب بارگاہ مین آکر بیٹھے ہین کہ ابر آسمان کیطرف آیا اور بجلی چمکی بختیارک نے کہا یا خداوند یہ کیا تقدیر فرمائی ہی لقا نے قہقہہ مارا اور کہا ہماری تقدیر کو کون پہچان سکتا ہی دیکھو ہمنے سوار قدرت کو اپنی رحمت نازل کر کے بہشت مین بھیجدیا وہان وہ سیر کر رہا ہی یہ کلام سب حضار ان دربار سنکر کہنے لگے کہ برحق تو جاگتی جوت کا خداوند ہی جو چاہے وہ کرے سب تو یہ کہہ رہے ہین اور بختیارک چپکے چپکے کہتا تھا کہ جھوٹے پر لعنت ہی اس گفتگو کے درمیان مین وہ ابر جو نمودار ہوا تھا قریب آیا اور طوفان فیل دندان فرستادہ شاہ طلسم آکر پہونچا سلیمان نے جاکر لشکر اتروا دیا مگر اسنے وہ کشتیان جو اپنے ساتھ لایا تھا خداوند کو نذر دین اور نامہ بادشاہ ساحران کا دیا آپ سات بار تخت خداوند کے گرد پھرا سجدہ کیا بختیارک نے خداوند پر سے پانی اُتار کر اُسکو پلایا اور کہا یہ احسان یاد رکھنا اس پانی کے پینے سے دس برس عمر ہر روز بڑھتی اور ٹھنڈک رہتی ہی طوفان نے کہا بیشک میرا سارا بدن خنک ہوگیا بختیارک نے چپکے سے کہا جو حرامزادہ آتا ہی وہ جھوٹا ہی آتا ہی قصہ مختصر طوفان برابر قہار کے بیٹھا سبنے دیکھا کہ تین جوڑے اسکے سر پر بندھے ہین ایک جوڑے سے آگ کے شعلے نکلتے ہین اور دوسرے سے دھوان پیچتاب کھا کر بلند ہوتا ہی تیسرے سے سانپ گردنین باہر نکالتے ہین اُسکو دیکھکر ابلیس بھی پناہ مانگتا ہی جسوقت یہ بیٹھا ساقی نے جام لاکر شراب کا دیا اُسنے پیا اور حال پوچھا بختیارک نے سب حال سوار قدرت کے مارے جانے کا بیان کیا اور کہا ملکہ بڑے رنج مین ہین یہ حال سنکر اُسنے کہا کہ ای ملکہ افسوس ہی کہ اتنی بڑی تم ساحرہ ہو اور تمسے کچھ نہو سکا اب تم بیٹھو مین کام خدا پرستون کا تمام کیے دیتا ہون اسکے ان کلامون سے قہار کو بھی غصہ آیا اور گویا ہوئی کہ خداوند فصیل قلعہ پر چلکر تشریف رکھین اور تماشہ دیکھین کہ مین مسلمانون کو ہلاک کرونگی اسکے کہنے سے لقا مع تمام

سردار دیوان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سرداروں اپنے کے کوہ عقیق پر جا بیٹھا اور قہار نے ایک ناریل جوٹی دار سحر پڑھکے مارا کہ لشکر امیر
مین وہ آکر گرا یہ لشکر چوبیس کوس کے گرد مین اُترا ہوا چالاک چبوترہ کوتوالی پر بازار چار طاق بلقیس
مین کھڑا تھا اور ابو الفتح کا ہاتھ پکڑے باتین کر رہا تھا کہ ناریل کا گرنا دیکھا ہاتھ چھڑا کر بھاگا اور
دو کوس پر جا کر ایک کلوار کی دوکان پر بیٹھا دیکھا کہ ناریل سے مہیب صدا پیدا ہوئی اور شعلے
نکلکر باہم جمع ہوکر مثل چادر آتش فشان کے بنگئے اور تمام لشکر پر وہ چادر پھیلنے لگی چالاک
یہ آفت دیکھکر پھر بھاگا اور لشکر کی حد سے باہر نکل گیا ابو الفتح اور چند عیار اور بھی بھاگ گئے باقی
کل لشکر پر وہ چادر پھیل گئی صرف بارگاہ سلیمانی محفوظ رہی کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہو اور نہ کوئی
ساحر اسمین آسکتا ہو اگر آئے تو جل جاے غرضکہ اہل لشکر کو وہ گرمی معلوم ہوئی کہ زبان شدت
تشنگی سے مُنھ کے باہر نکل پڑی اور چادر آتش مین سے آگ برسنے لگی امیر اور بادشاہ اور سردار
جو اندر بارگاہ سلیمانی کے ہین وہ تو بچے ہین باقی سب اہل لشکر آفت مین گھرے ہین امیر نے
پانی پر اسم اعظم دم کر کے مشکون مین ملوا کر حکم دیا کہ جہان آگ برسے وہان چھڑکو تاکہ جلنے سے بچو
لیکن جب تک پانی چھڑکین زمین کرہ نار بنگئی خیمے بارگاہین ہزارون جلین اور ہزار ہا آدمی
ہلاک ہوگئے لشکر مین ہل چل پڑ گئی پانی چھڑکنے سے آتش زمین کی ٹھنڈی ہوتی ہو لیکن وہ
چادر تنی ہوئی ہو نہ اُس تک پانی بسبب بلندی کے پہونچتا ہو نہ وہ آفت دفع ہوتی ہی
عجیب مصیبت ہو کہ نظم

زمین آگ کی آسمان آگ کا	جدھر دیکھیے اک سمان آگ کا
جلا اس قدر رشک سے آسمان	ہوا آخر کار آتش فشان
درختون سے پیدا شرارے ہوے	چمن مین ہر ایک گل ستارے ہوے
پھپھولے کی صورت تھی ہر اک کلی	زمین گلشن دہر کی یون جلی

خلاصہ کلام لشکری تمام بھاگ کر اندر بارگاہ سلیمانی کے جا کر چھپے لیکن سارا لشکر ایک بارگاہ مین
کیونکر سما سکے امیر نے پانی پر اسم اعظم پڑھکر دیا کہ اسکو جسم پر ملو اور یہ سارے لشکر مین وہ آب تقسیم
ہوا تاکہ جلنے سے تو بچے مگر اس آگ مین سب طرف سے کھڑے ہین اُسطرف لقا بیٹھا ہوا کہہ رہا
تھا کہ اے بندگان دیدید قدرت ہی میرا نام قہار عرض بیرا ہی کہ یا خداوند تیری بہت بڑی قدرت ہے
تونے ایک مجھ ایسی بندی گندی ناچیز کو یہ طاقت عنایت فرمائی ہو اب مین سب مسلمانون کا کام
تمام کیے دیتی ہون ایک حمزہ مالک اسم اعظم ہی وہ اگر بچ گیا تو خیر بغیر مارے مرجائیگا اگر جیا تو کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رفیقون کے غم مین اُسکا بچنا محال ہی بختیارک نے کہا یہ تو سب سچ ہی لیکن ایک تو مسلمانون کو مرنے کی عادت نہین ہی دوسرے خداوند کے نواسے اس لشکر مین ایرج ہین اور قاسم داماد ہین کہین خداوند رحم کھاکر تقدیر نہ پلٹ دین لقا جواب دہ ہوا کہ اب کی سب کے ہلاک کی مین نے مضبوط تقدیر کی ہی اسکو نہ پھیرونگا یہ باتین کرکے فصیل قلعہ سے اُتر کر بارگاہ مین سب آکر بیٹھے اور ناچ ہونے لگا خوشی کرنے لگے شراب کا دور شروع ہوا بختیارک کہتا ہی دیکھا چاہیے کہ یہی خوشی روز رہتی ہی یا آج کے دن کی ہی کیونکہ مسلمان ایسی ایسی سعوبتین بہت اُٹھا چکے ہین اُنکا خدا بڑا ادبردست ہی کوئی دم مین معاملہ دگرگون ہوا چاہتا ہی یہی گفتگو تھی کہ چالاک اپنی فوج کی مصیبت دیکھکر روتا ہوا صورت بدل کے جو چلا بارگاہ لقا مین خدمتگار بنکر آیا مگر قہار کے پہرون نے خبر دی کہ عیار آیا اُسنے بختیارک سے کہا کہ عیار یہان موجود ہی اُسنے پوچھا کہ تمھین کیونکر ثابت ہوا اُسنے کہا کہ جب کوئی دشمن آئیگا تو میرا سحر خبر دیگا اور آنکھ پھڑکنے لگے گی یہ باتین جو چالاک نے سُنین سمجھا کہ یہان جو ٹھہرو گے تو گرفتار ہو جاؤ گے یہ قحبہ پہچان لیگی یہ سوچکر بارگاہ سے نکل گیا دروازے پر صورت بدلے ہوے ابوالفتح کھڑا تھا اُسکو پہچان کر الگ لیجاکر سب حال کہا اور دل جو حالت لشکر پر بیقرار تھا تو دونون پھر فراش بنکر داخل بارگاہ حریف ہوے قہار نے کہا ملک جی عیار فی الحقیقت بڑے حرامزادے ہین پہلے ایک آکر چلا گیا تھا ابھی وہ دوسرا اور لایا ہی بختیارک نے کہا ای ملکہ یہ لوگ بلائے بے درمان ہین تمھین جیتا نہ چھوڑینگے پھر جان ہی تو جہان ہی اپنی جان بچاؤ کسی ایسے مکان مین جاؤ کہ جہان فرشتے خان کا بھی گذر نہو مجھے یہ رات تم پر خیریت سے کٹتی نہین معلوم ہوتی صبح کو لمبی لمبی لیٹی ہوگی ہم افسوس کرتے ہونگے قہار بولی کہ ملک جی جو باتین آپ نے کہین وہ میرے ظہور مین آئین جو تمنے کہا وہی ہوا اپنی نگہبانی اپنے ہی سے خوب ہوتی ہی سچ ہی جو مین اپنی محافظ نہونگی تو کون ہوگا یہان سے دو کوس پر ایک باغ ہی کہ باغ جمشیدی اُسکو کہتے ہین اور صحرا بھی وہان طلسم کا ہی کہ کسی کا وہان گذر نہ ہوگا جو جائے قید ہو جائیگا مین جاکر وہان رہونگی اور اسم اعظم حمزہ سحر سے بند کرکے آکر ہر ایک کو ہلاک کردونگی بختیارک نے کہا اے ملکہ تدبیر تو اچھی ہی لیکن نہ تمھین ہماری خبر نہ ہمین تمھاری مگر خیر بمقتضائے بیت گر قصد ہی ای حضرت دل کو سے تبان کا + تو جاؤ کیا آپ کو اللہ کے حوالے + یہان سے چلے جانے مین جان بچ جائیگی قہار نے کہا مین تم سے ملنے کی تدبیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیے دیتی ہون یہ کہکر دو جادوگرنیون سے حکم دیا کہ جو ملک جی حکم دین تم اُسکو بجا لانا کچھ عذر نہ کرنا
جادوگرنیون نے اپنے سر کے بال توڑ کر بختیارک کو دیے کہ ملک جی یہ بال جب تم آگ پر رکھوگے
ہم دونون حاضر ہوکر جو فرماؤگے بجا لائینگے بختیارک نے بال لے لیے اور جادوگرنیان اور قہار
نزد صحرا اُڑکر چلی گئین چالاک اور ابوالفتح یہ باتین سُنکر ساحرنیون کے چلے جانے سے صحرا مین
آئے اور مشورہ کرنے لگے کہ باغ جمشید مین چلکر قہار کو مارین اس مین چالاک نے کہا مین جا کے اس
بختیارک کو مارے ڈالتا ہون کیونکہ جو کچھ شرارت ہے اُسی کی ہے ابوالفتح نے جواب دیا کہ کہین ایسا
کام نہ کرنا خواجہ عمرو ہمیشہ ڈاڑھی مونڈنے اور جوتیان لگانے کا خراج اُس سے لیا کرتے ہین وہ
ناراض ہونگے کہ میری آبرو کھوئی چالاک نے کہا کچھ ہے کیون نہو مین تو جاتا ہون یہ کہکر
خدمتگار کی ایسی صورت بنکر روانہ ہوا ادھر بختیارک جب جادوگرنیان جا چکین تو بارگاہ
سے اُٹھ کر اپنے خیمے مین آیا چالاک اسکے ساتھ ہو لیا یہ اپنے خیمے مین پہونچکر کھانا کھا کر شراب
پیکر آرام کیا چاہتا تھا کہ رفع احتیاج کی ضرورت ہوئی خدمتگار کو پکارا کہ آفتابہ چوکی پر
رکھکر آ یہان چالاک جو خدمتگار بنکر آیا تھا اُسنے پانی وغیرہ مین بیہوشی ملا کر اور خدمتگارون
کو بیہوش کیا اسوقت بختیارک نے جو پکارا آفتابہ لیکر بیت الخلا مین آیا بختیارک اسکو دیکھکر
اپنی جگہ سے اُٹھکر چوکی پر آکر کھڑا ہوا کہ خدمتگار چلا جائے تو مین بیٹھون مگر خدمتگار نے کہا کہ ملک جی
ہگا تو ہگا موتا تو مار ہی ڈالونگا اب بختیارک گھبرایا اور گویا ہوا کہ کیون بے حرامزادے
مالکون سے ایسی ہی گفتگو کرتے ہین چالاک نے کہا ہم ایسے مالک کا منہ جھری مین دے دیتے ہین
بختیارک ان باتون سے جھلا کر پکارا کہ کوئی حاضر ہے چالاک نے کہا ہمارے سوا کوئی حاضر
نہین اور موت تو ہر وقت ساتھ رہتی ہے بختیارک ان باتون سے سمجھا کہ شاید عمرو طلسم
سے آگیا ہے یہ جانتے ہی جھک کر باادب سلام کیا اور کہا آپ طلسم سے کب تشریف لائے یہ
آفتابہ اور سب میرے خیمے کا مال اسباب آپ کی نظر ہے چالاک نے کہا یہ میرے کس کام کا ہے اگر
والد ہوتے تو زنبیل مین رکھ لیتے مجکو ہزار روپیہ روزانہ امیر عنایت کرتے ہین وہی میرا خرچ
ہے مین تیرے پاس اسلیے آیا ہون کہ ہمیشہ عمرو پر تو نے احسان کیا ہے جو مشکل ہوئی ہے وہ بمصداق ضر
بیت مشکل ز توجہ تو آسان ❊ آسان ز تغافل تو مشکل ❊ تجکو قسم ہے لقا کی سچ بتا دے کہ
قہار کے پاس کیونکر جاؤن چالاک نے منت سماجت کر کے پوچھا کہ شاید بتلا دے لیکن بختیارک نے
نہ بتلایا اسوقت اسکو بیہوش کر کے چالاک درہ کوہ مین لایا اور لشکر اسلام کی بیقراری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھکر دل تو جلا ہوا تھا ہی لکڑیان کچھ جمع کر کے آگ سُلگا کر کسوت عیاری سے کڑھائی اور تیل نکالکر کڑھائی آگ پر رکھکر تیل گرم کیا اور بختیارک کو ہوشیار کر دیا جو آنکھ کھُلی دیکھا مین بندھا ہون ادھر چالاک نے کرچھے سے تھوڑا سا تیل جلتا ہوا اسکے جسم پر ڈالا کہ یہ بلبلا گیا اُس سے بہ غصہ پوچھا کہ اے نطفہ شیطان جلد بتا کہ قہار کہان ہی نہین تو مار ہی ڈالونگا جہان لشکر اسلام پر یہ آفت ہی وہان تجھے بھی جہنم رسید کرونگا اور اسی کڑھائی مین تلونگا اُسنے کہا کہ مجھے کھولدو تو بتا دون چالاک نے کھول دیا اور کہا اگر کچھ حرمزدگی کی تو یہ سمجھ لینا کہ مین نہین ہون بختیارک سوچا کہ میان جان ہی تو جہان ہی اس اثنا مین چالاک نے تیل کا ایک چھینٹا اور دیا کہ یہ تڑپ گیا اور جلدی سے بال جادوگرنیون کے آگ پر رکھے پھر تو بقول نسیم بیت

بال آگ پر رکھتے آندھی آئی
وہ دیو نی بال باندھی آئی

دونون جادوگرنیان حاضر ہوئین اُسنے کہا ملکہ قہار کو بلا لاؤ وہ چلین اور باغ جمشید مین پہونچکر ملکہ سے عرض کنان ہوئین کہ ملک جی آپ کو درہ کوہ مین کھڑے بلاتے ہین قہار یہ سُنتے ہی اُٹھی اور سمجھی کہ اکیلے مین شیطان خداوند نے جو مجھے بلایا ہی یقین ہی کہ کوئی تماشہ قدرت خداوند کا دکھائے گا یا مجھ سے کچھ راز کی باتین کریگا یہ سوچکر کنیزون سے کہا تم ٹھہرو مین اکیلی جاؤنگی غرضکہ تنہا اُڑکر پاس ملک جی کے پہونچی چالاک اُسکو دیکھکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور بختیارک دوڑکر قدم پر گرا چپکے سے کہا ملکہ مجھے عیار پکڑ لایا ہی مارے ڈالتا ہی اور سب حال کہدیا قہار اسکے کہنے سے چار طرف دیکھنے لگی چالاک نے پہاڑ پر سے دیکھا کہ یہ ہر سمت نگران ہی سمجھا بختیارک نے کچھ حال کہدیا یہ سمجھکر کلہ گوپھن مین پتھر رکھکر مستعد ہوکر ٹھہرا مگر قہار نے جب کہین عیار کو نہ پایا بختیارک کی جانب دیکھا اُسنے ہاتھ اونچا کر کے اوپر کو بتایا قہار پہاڑ کے اوپر چلی کہ پکڑ لاؤن چالاک نے پتھر گوپھن کا چرخ دیکر مارا اسکے سر پر جو پڑا سر پھٹ گیا بیٹھ گئی مگر جسم اپنا کر سخت ایسا بنایا تھا کہ ہلاک نہوئی چالاک گھبرایا کہ بڑا غضب ہوا پس جلدی تمام سر کوہ پر اُٹھا ایک سل ہزار من کی ڈھلکا دی کہ قہار سنبھل کر دوبارہ اُٹھکر چلی تھی کہ جو پتھر گرا اسکے نیچے پڑا ٹھا ہو کر رہگئی دم پھڑ پھڑاکر نکل گیا غل شور اور تاریکی ہوئی کہ کشتی قہار شعلہ بدن جادو اور بختیارک بھاگ کر درہ کوہ مین غار کے اندر چھپ رہا کہ مجھپر آفت نہ آئے اور چالاک پہاڑ سے اُترکر ڈھونڈھنے لگا کہ اس شیطان حرامزادے کو جوتیان لگاؤن اُسنے قتل کرانے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا تھا غرضکہ ہر سمت آکر ڈھونڈھنے لگا جب کہین پتہ نہ چلا شادان و فرحان لشکر کی طرف چلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہان کل لشکر اسلام پر سے وہ چادر آتش دفع ہوگئی ہر ایک نے رہائی پائی امیر نے سجدۂ شکر درگاہ دافع البلیات ادا فرمایا اُسوقت چالاک نے آکر سلام کیا اور سب کیفیت عرض کی امیر نے اسکو خلعت سے سرفراز فرمایا اور حکم دیا کہ جلسۂ انبساط آغاز ہو ناچ ہونے لگا ادھر بختیارک بھی غار سے نکلکر اپنے لشکر مین آیا نوکر اسکے سب ڈھونڈھتے پھرتے تھے اسکے آنے سے خوشنود ہوئے مگر یہ بارگاہ لقا مین آیا اور کہا یا خداوند خیر منگوایئے وہ چادر آتشین لشکر اسلام سے دفع ہوگئی قہار آپ کی جہنم واصل ہوئین یہ کہکر سارا ماجرا کہ سنایا لقا نے کہا کہ ہم کو حمزہ کے حال پر رحم آگیا ہمنے تقدیر پھیر دی یہ باتین تھین کہ طوفان اپنے خیمے سے بارگاہ مین آکر بیٹھا اور کہا ملکہ نہین معلوم کہان گئی ہین بختیارک بولا کہ وہ بہشت نصیب ہوئین طوفان گویا ہوا کہ ملکہ جی بدکلمہ منہ سے نہ نکالو بختیارک جواب دہ ہوا کہ بد و نیک مین کچھ نہین جانتا ہون مجھی سے بلوایا اور مار ڈالا دیکھو ہمارے دل مین بھی پھپھولے پڑے ہین اور تن پر بھی چھالے ہین یہ کہکر جسم برہنہ کرکے [illegible] کے چھینٹے دکھائے اور سارا حال کہا فیل دندان حیران ہوا ہوش اُڑ گئے کہ عیار بڑے زبردست ہین بختیارک نے کہا اب تم اپنی خیر مناؤ لڑو نہین خداوند پاس رہو پھر سمجھ لینا فیل دندان نے کہا کہ شیطان سچ کہتا ہی لیکن کیا کرون شہنشاہ سلحران کہے گا کہ تجھ سے کچھ نہو سکا بہتر ہی کہ عرضی لکھون جیسا جواب آئے ویسا بجا لاؤن غرضکہ اُسنے عرضی تحریر کی اور کل کیفیت یہان کی لکھی اور لقا نے نامہ لکھا کہ ای شاہ جادوان جو جادوگر تم بھیجتے ہو اُسکو غرور ہوتا ہی ہم اُسکو غارت کر دیتے ہین کوئی ایسا زبردست بھیجو کہ ہمکو راضی رکھے اور کام خدا پرستون کا تمام کرے یہ مضمون مع عرضی فیل دندان کے پہاڑ پر رکھوا کر نقارہ بجوا دیا۔ پنجہ اُٹھا کر افراسیاب پاس لایا اُسنے عرضی اور نامہ پڑھکر فکر کی کہ کس شخص کو بھیجون جو صاف باطن ہو اور کام ان خداپرستون کا تمام کرے ایک ایسا شخص جائے کہ عیار اُسپر غالب نہ آسکین اور بیہوشی اُسکو تاثیر نہ کرے خلاصہ کلام یہ تو اس فکر مین ہی لیکن بمقتضائے بیت زبحر سخن گوہر آرم بکف ✤ نویسم یکے داستان شگرف ✤ یعنے جسوقت کہ نخلبند حدیقہ عیاری وگل چین باغ طراری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو باغبان قدرت جو گرفتار کرکے لے گیا راہ مین ایک باغ اُسنے اپنی سیر کے لیے بنایا ہی وہان آیا یہان چارسو لونڈیان نازنینان مہر صورت حاضر تھین اُنھون نے مجرا کیا عمرو سحر مین مسحور ہی اسکو بٹھا دیا آپ مسند پر بیٹھکر دم لینے لگا کنیزون سے اختلاط کرنے لگا دو ایک کنیزین جو منہ چڑھی تھین اُنھون نے پوچھا کہ یہ شخص جو گرفتار ہی کون ہی اُسنے کہا عمرو عیار ہی ایک لونڈی بولی آپ ناحق اسکو پکڑ لائے کیونکہ جو اسکے ساتھ دشمنی کرتا ہی وہ

مارا جاتا ہی آپ اسکو چھوڑ دیجیے اسنے بڑے بڑے ساحر مارے ہین سرکشون کے سر اُتارے ہین آپ
شاہ طلسم سے کہدیجیے گا کہ عمرو مجھے نہین ملا یہ گفتگو باغبان سُنکر لونڈیون پر خفا ہوا اور ایک طمانچہ
کنیز کے مارا کہ مین نمکحرام نہین ہون جو شاہ کے حکم سے گردن تابی کرون اسوقت عمرو نے بھی موقع
پاکر کہا ای باغبان میرے ساتھ دشمنی کرنا بہتر نہین ہی میرا کچھ نہین جایگا مین ایک ٹکے کا پیادہ ہون
مارا گیا تو کیا اور زندہ رہا تو کیا مگر جو تو مارا گیا تو پھر کیسی ہوئی اس گفتگو مین عمرو مصروف تھا کہ ایک
طائر اُڑتا ہوا آیا اور سب باتین سُنکر سامنے شاہ جادو انکے گیا جملہ تقریر بیان کی اُس سے بیان کی
افراسیاب نے کہا وزیر میرا نمک حلال ہی وہ ضرور عمرو کو لائیگا ہمارے پانچ چار جو چیدہ اور منتخب
ساحر ہین انھین مین سے وہ بھی ہی یہ تو تعریف کر رہا ہی مگر باغبان باغ سے لیکر عمرو کو پھر روانہ
ہوا لیکن حال سُنئے کہ برق فرنگی بھی جنگل مین بہر تلاش عمرو پھر رہا تھا کہ دیکھون اُستاد
سے اور باغبان سے کیا معاملہ درپیش ہوا اسکو ایک ساحر نے پھرتے دیکھکر پکڑ لیا اور لیکر
چلا راہ مین اسکے ایک دوست کا مکان تھا وہان برق کو لایا وہ دوست اسکی ساحرہ
ہی نازک اندام جادو نام اُسنے جو برق کو دیکھا تو اُسپر فریفتہ ہوگئی اور اس ساحر کی پشت پر آگر
عین غفلت مین ناریل سحر پڑھکر مارا کہ اُسکے سینے کے پار گذر گیا غل اور شور ہوا مگر اُسنے برق کا ہاتھ
پکڑکر بٹھایا اظہار تعشق کیا برق تو عیار بے بدل ہی اسکو اپنے اوپر شیفتہ پاکر اُسی کی محبت کا دم بھرنے
لگا اور شراب منگوا کر اپنے ہاتھ سے اسکو جام بھر کر دیا لیکن آنکھ بچاکر بیہوشی اُسمین ملادی کہ
ساحرہ جام پی کر بیہوش ہوگئی برق نے سارے کپڑے اُسکے اُتار کر زیور وغیرہ لیکر سر اُسکا
کاٹ ڈالا اور آپ اُسی کی ایسی صورت بنکر روانہ ہوا راہ مین دیکھا کہ عمرو کو باغبان لیے
جاتا ہی برق راہ کاٹ کر کنارے دریا کے اس طرح آیا کہ یہ معلوم ہو جیسے اُس پار سے دریا اُترکے
آیا ہی اور قریب آکر سلام کرکے ایک نامہ افراسیاب کی طرف سے دیا اور زبانی بھی کہا کہ آپنے
مجھے کاہے کو پہچانا ہوگا مین کنیز ہون شہنشاہ نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ ہمنے عمرو
کو گرفتار کرنے کے لیے تمھین بھیجا تھا تمنے بڑی دیر لگائی اب جلد لیکر آؤ ہم منتظر ہین باغبان نے
اسکی تقریر سُنکر خیال کیا کہ جب مین اپنے باغ مین تھا اسوقت طائر سحر آکر خبر لے گیا تھا
شہنشاہ نے پھر اس کنیز کو کیون بھیجا اس مین معلوم ہوتا ہی کچھ دھوکا ہی یہ سوچکر منھ سے اُف
جو کی برق زمین پر گر کر لوٹنے لگا اُسنے کہا سچ بتا تو کون ہی برق نے کہا سچ تو یہ ہی کہ سامنے
درہ کوہ مین میرا مکان ہی اور مین ساحرہ ملازم شہنشاہ ہون باغبان کو اس بدلی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تقریر سے اور زیادہ شک ہوا اور ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر سحر پڑھکر پھینکی برق کمر تک زمین مین غرق ہوا باغبان نے کہا اگر سچ سچ اپنی حقیقت کو تو بتادے تو قسم ہے سامری کی کہ تجھے چھوڑ دونگا نہین مار ڈالونگا برق نے دیکھا کہ اگر جھوٹ بولے اور زمین مین سماگئے ناچار گویا ہوا کہ عیار برق فرنگی میرا نام ہے استاد کو اپنے چھڑانے آیا تھا خود ہی گرفتار ہوگیا باغبان نے اسکے سچ بولنے سے چٹکی بجائی دو جادوگر پیدا ہوے اور بغلون مین ہاتھ دیکر برق کو زمین سے دونون نے کھینچ لیا باغبان نے سحر کر دیا اور لکھا کہ اُسکو ہمراہ لیتا آؤن یا نہ لاؤن ساحر بہت جلد عرضی خدمت شاہ طلسم مین لے گئے اُسنے پڑھکر جواب لکھا اور عیارون سے کچھ مطلب نہین تمنے برق سے سچ بولنے پر رہا کر دینے کا اقرار بھی کیا ہے اُسپر احسان کرکے چھوڑ دو اور عمرو کو یہان لے آؤ جب یہ جواب عرضی باغبان کو پہونچا پڑھکر برق سے گویا ہوا کہ تم سب کو گرفتار کر لینا کچھ بات نہین ہے مین تجھپر احسان کرتا ہون کہ تجھے چھوڑے دیتا ہون جا اب کبھی شرارت نہ کرنا یہ کہکر سحر اسپر سے اُتار لیا برق نے کہا کہ مینے تو کوئی دقیقہ تیرے مار ڈالنے مین باقی نہ رکھا تھا مگر قضا تیری نہ تھی اور اُستاد کی قسمت مین گرفتاری تھی خیر یار زندہ اور صحبت باقی بقول شخصے فرد

اچھا کیا جو آپ نے باندھا ہے ہمسے بیر	جیتے رہے تو سمجھینگے اور مر گئے تو خیر

باغبان نے کہا شاباش مردان عالم چنین ہمت دارند یہ کہکر بازو عمرو کا پکڑ کر اُڑ گیا برق روتا ہوا مجبور وہان سے پھرا اور باغبان سامنے شاہ جادوان کے عمرو کو لایا اور عرض کیا یہ مجرم حاضر ہے یہ کہکر سامنے پیش کیا افراسیاب نے ہنسکر کہا کہ اے عمرو بقول جرأت غزل

مرنا ہی نظر آیا انجام گرفتاری	پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری
ایسے ہوے متوالے جینے کے پڑے لالے	تجھے زہر کے سو پیالے اک جام گرفتاری
کیون دام مین گھبراتے صیاد کو گر پاتے	کیا چین سے کٹ جاتے ایام گرفتاری
تا روز شمار انکا ہوئے نہ شمار ا صلا	کیا کہیے کہ ہین کیا کیا آلام گرفتاری

اب کوئی دم کے تم مہمان ہو عمرو نے کہا اے شہنشاہ آپ مین سب طرح کی قدرت ہے مجھ ادنے شخص کا زور کیا چل سکے آپ کو لازم ہے ایکی مرتبہ مجھے اور چھوڑ دیجیے اور قلم عفو میرے حرف جرائم پر پھیر لیجیے مین اسکا احسان تمام عمر مانونگا افراسیاب نے کہا کئی بار تجکو چھوڑ دیا اور تو نے مجکو ذلیل کیا اب تجھے زندہ نرکھونگا عمرو نے کہا جو آپ فرماتے ہین سچ ہے مجھے بھی یاد ہے باغ عیش مین حضور کے لیے بڑی ذلت ہوئی تھی غرض الماضی لا یذکر یعنی ما مضی وہ باتین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جانے دیجیے خداوند لقا نے جو مقدر مین لکھا تھا وہ ہوا اس گفتگو سے افراسیاب کا دل برسر رحم آیا تھا کہ حیرت نے دیکھا کہ بڑا ستم ہوا عمرو فقرہ دیکر چھوٹا چاہتا ہی بس پہلوے شاہ طلسم سے اُٹھکر قریب عمرو کے آئی اور دو تھپڑ مارے لات اونچی کی کہ موے جوانا مرگ دغاباز جلیے شہنشاہ کو دم دیا چاہتا ہی ہمکو تو نے موم کا سمجھا ہی کہ جب پایا پگھلا لیا تیری بات سُننے والے کو کیا نہ کوسون غارت ہو دیکھ تو تجھے کس طرح قتل کرتی ہون یہ عتاب عمرو دیکھکر رونے لگا اور دل سے پکارا کہ خداوندا اب زیادہ مجھے ذلت نہ دلوا تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہی کہ مین کافرون ساحرون کو قتل کرنے آیا ہون تاکہ تیرا دین جاری ہو الٰہی میری مدد کر دعا مانگتے ہی عمرو کے دلکو تسکین ہوئی چہرے پر سُرخی آگئی افراسیاب نے پوچھا کہ ای عمرو تو مردے کی طرح پڑا تھا لیکن اب کچھ خوش معلوم ہوتا ہی عمرو نے کہا میرے خدا نے مجکو تسکین دی شاہ نے پوچھا کہ تیرا خدا کون ہی عمرو نے جواب دیا کہ میرا خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہی جسنے تمام طلسم دُنیا کو بارشاد کلمۂ کن خلق فرمایا تجھ ایسے ساحر اور منکر کو یہ رتبہ عنایت کیا کہ اُسکے خاص بندون پر جبر و تعدی کرتا ہی اب مجکو اس وقت ہدایت عالم غیب سے ہوئی کہ تو گھبرا نہین افراسیاب کو تو ماریگا اور تیرا کوئی کچھ نہ کر سکے گا اور اس جادو حیرت کو اگر مین نے بڑی ذلت سے نہ مارا تو اپنا نام نہ رکھا حیرت یہ تقریر سُنکر ڈری اور دل کڑا کر کے بولی کہ ارے او موے جعلساز تو مجھے دھمکاتا ہی اب اپنی خیر منا عمرو نے کہا ارے قحبہ لونڈی گہنا لباس پہنکر اترا گئی ہی تو نام میرا عمرو تجھے چرنا ٹوپی پہنا کر کوے ہکنی بنایا ہو گا اتفاق سے افراسیاب نے حیرت کے باپ کو کچھ روپے دیے تھے اُسوقت عمرو نے لونڈی جو کہا حیرت بہت جھیپی اور کہا ارے ایسے تیسے میرا لونڈی پن ثابت تو کر عمرو نے جواب دیا کہ اپنی امان اور باوا سے پوچھ لے اب تو حیرت اور بھی زیادہ جھیپی اور فرط غضب سے تھر تھر کانپنے لگی عمرو نے کہا قاعدہ ہی کہ لونڈی کو جو لونڈی کہو تو وہ روتی ہی اور بی بی کو جو لونڈی کہو تو ہنستی ہی یہ رونا تیرا عین دلیل کنیز ہونے پر ہی اس گفتگو مین ابرق کوہ شگاف نے اور سرمایہ برف انداز نے کہا ای ملکہ یہ جب چپ ہو گا جب اسکا سر کاٹا جاے گا آپ اسکو قتل کرلیے اور اسکے مُنھ نہ لگیے حیرت نے کہا اے شہنشاہ اسکو جلد قتل فرمائیے افراسیاب نے اسکے کہنے سے کتاب سامری دیکھی کہ عمرو کی نسبت کیا کیا جاے کتاب مین لکھا تھا کہ عمرو کو حیرت کے حوالے کرو وہ اُس ملک مین لیجاے جو خاص اُسکی حکومت مین تو نے دیا ہی اور اصل مکان اُسکے رہنے کا ہی وہان لیجا کر عمرو کو قتل کرے کس لیے کہ جہان خون اُسکا گرے گا وہان آبادی نہ رہے گی اور وہ مقام اور ساکن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس جگہ کا دونون برباد ہو جائینگے عمرو ایسا گنہگار سامری ہی کہ خداوند سامری جہان اُسکا خون گرے گا وہان آب رحمت نہ برسا یئن گے یہ معلوم کر کے حیرت کی طرف مخاطب ہو کر کہا اری ملکہ ذرا کتاب تم تو دیکھو کہ اسمین کیا لکھا ہی حیرت نے مسکرا کر آنکھون کو گردش دیکر گات اپنی دکھا کر جھک کر کتاب کو دیکھا اور حکم پڑھکر عرض رسا ہوئی کہ مین لیے جاتی ہون اسمین ساحران حاضر دربار پکارے کہ اے شہنشاہ ہمکو آثار کچھ بیہوشی آنے کے معلوم ہوتے ہین کسی نے کہا میرا دماغ خشک ہوا جاتا ہی شاہ طلسم نے کہا کچھ کچھ بو تو مجھے بھی معلوم ہوتی ہی عمرو نے جواب دیا کہ رستم کی دھاک مارتی ہی حیرت نے کہا قربان جمشید سامری کے میرا جی چاہتا ہی کہ موے کی گردن اپنے ہاتھ سے مارون وہی حکم کتاب مین بھی نکلا عمرو بولا کہ وہی بھڑوا سامری ہی جسکا تابوت چالیس گز کا لٹکا ہوا ہی اور اُسمین سے کوئی شیطان صدا دیتا ہی پانچ کوس تک آسمان سونے کا اُسکے مُنہ پر بنا ہی حیرت اور افراسیاب یہ کلام سُنکر گھبرائے اور مستفسر ہوے کہ تو سامری کی سرکار کو کیا جانے عمرو نے کہا مین ان سب خداؤن کے پاس روز جاتا ہون اور جو وہ حکم کرتے ہین اسکے بموجب تم لوگون کی نسبت عمل کرتا ہون اتنا جانتا ہون کہ حیرت کی قضا آئی ہی حیرت یہ سنتے ہی اُٹھی اور بولی کہ کچھ ہی کیون نہو مین تجھے آج بغیر قتل کیے نہ چھوڑونگی اور چاہا کہ مین پنجہ دیکر اُڑا کر لیجائے کہ افراسیاب نے کہا ہان ہان اے ملکہ تمھاری یہ لیاقت نہین جو اسکو اُٹھا کرلے جاؤ زمرد جادو اور یاقوت جادو سے کہو وہ لیجائینگی تم باحشم وخدم بعد کو یہان سے جانا اور کام اسکا تمام کرنا یہ گفتگو سُنکر حیرت خوش ہوئی اور کہا حضور میری قدر و منزلت کرنے والے جب تک گنگا جمنا مین پانی رہے جب تک سلامت ہین اچھا اے زمرد تو اُسکو لیکر چل مین بھی آتی ہون اور اے یاقوت تم شل محافظ کے ہمراہ جاؤ نہایت احتیاط سے میرے باغ مین لیجا کر اسکو رکھو مین آکر قتل کرونگی زمرد اور یاقوت نے حسب ارشاد تخت بزور سحر تیار کیا اور عمرو کو منتر سے بے حس وحرکت کرکے اُسپر بٹھایا لیکر روانہ ہوئین عمرو کی آنکھین کھُلی ہین اور زبان قابو مین ہی باقی سب اعضا بیکار ہین کوہ و دشت طلسم کو دیکھتا خدا کو یاد کرتا چلا آتا ہی یہان تک کہ ایک ملک کے قریب پہونچا دیکھا چاردیواری اس شہر کی آئینے کی ہی اور تصویرین صحرا و باغ و ممالک کی آئینون مین بنی ہین کسی جا نازنینون کے جلسے اور رنگ پاشی کی تصویر ہی کسی مقام پر شاہون کی شکارگاہ کا نقشہ بصد خوبی کھنچا ہی در قلعہ بصد شان وشوکت تعمیر ہی اسقدر بلند ہی کہ فکر مہندس اُسکی برتری کو نہ پہونچے اور پیک اندیشہ وہان تک جانے سے قاصر رہے ہر کنگرہ اُس کا گنبد چرخ سے مقابل اور ہر مینار اُسکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طارم فلک سے برتری مین کامل کہ بمقتضاے ابیات

سر قلعہ است بر کوہ فلک سر — بنا کردہ ز سنگ و آہن وزر
بلند از فکرت ہر دور بینی — زبرج آسمان بالا نشینی
نہ پرد بر فرازش مرغ تدبیر — شود اندیشہ اندر نیم رہ پیر
نباشد پاسبانش را بدل پاک — زجاسوس خیال دزد و ادراک
چو خواہد چرخ بوسہ آستانش — زہمت کردہ باشد نردبانش

ہزار ہا ساحر دروازے پر نگہبان تھا دروازہ کھلا تھا زمرد اور یاقوت اندر شہر کے داخل ہوئین عجب حسن آباد اور دلکشا شہر دیکھا کہ جسکی رونق کے سامنے بستی ستارون کی فلک پر اُجاڑ نظر آتی تھی ہر ایک عمارت اُسکی قصور بہشت شداد پر طعنہ زن تھی اور دوکاندار پوشاکین عمدہ اور پر تکلف پہنے تختون پر جلوہ گر تھے تحفہ اسباب نادرہ روزگار اور اشیائے نفیس سامنے رکھے۔ بیع وشرا مین سرگرم تھے سقے کٹورے کھنکاتے تھے دلال خریدارون کو بلاتے تھے کہ بمصداق نظم

ہر دکان تھی سجی دلہن کی طرح — صاف آراستہ چمن کی طرح
گل فروشون کی ایک سمت قطار — ہر جگہ پر تھے پھولون کے انبار
کوئی دیتا تھا اس طرح کی صدا — لے یہ بدھی وہ ہو جو البیلا
اک طرف تھا وہ کنجڑون کا نکھار — خار کھائے چمن مین اُنپہ بہار
پان والون کے گہہ ہون وصف بیان — سرخ یاقوت کی طرح ہو زبان
بیٹھے ہین اس غرور و نخوت سے — جیسے حاکم یہی ہین نکلے کے
تھی جو تنباکو والے کی دوکان — طرفہ سامان نرالی اُسکی شان
ایک جانب کو تھے جو خوشبو ساز — انکی دوکان کا نیا انداز
نکہت عطر غم کو کھوتی تھی — روح پژمردہ تازہ ہوتی تھی
کیا دوکان کلال کی ہو صفت — عقل حیران ہے دیکھکر صنعت
مٹی کی کب بنائی تھین پریان — قاف سے اُڑکے آئی تھین پریان
نیچے بند ایک سو قرینے سے — نیچے اپنی دوکان مین باندھے تھے
تھی وہ عطار کی لطیف دکان — جملہ امراض کی دوائین وان
بیٹھے تھے کچھ علاقہ بند وہان — اپنی اپنی سجے ہوے تھے دکان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حسن بندش کا اُنکے کیا کہنا　　کام تھا عمدہ گو نہ تھا گہنا
کچھ دکانون مین بیٹھے سادہ کار　　کر رہے تھے انگوٹھیان تیار
ایک جانب کو بیٹھے تھے صراف　　لکھون اُنکے چلن کے کیا اوصاف
کہین ایک ہنڈوی سکھارتا تھا　　دیکھتا تھا کوئی بہی کھاتا
پوچھتا تھا کسی سے یون دلال　　مُہر کا بھاؤ کیا ہی کندن لال
قابل دید جوہری بازار　　ہر دکان غیرت عروس بہار
خوشنما ایک سو تھا بزازہ　　ہر طرح کا وہان تھا تھان نیا
تھے وہ شیرین زبان حلوائی　　روح فرہاد صدقے ہوتی تھی
اک طرف نان بائی بیٹھے تھے　　شیرمال و کباب بیچتے تھے
اک طرف ساقینین پری پیکر　　جان انسان دیتے تھے جن پر
ہر طرح کا غرض وہان تھا جماؤ　　دل کہے یان سے اب نہ پھر کر جاؤ

قصہ کوتاہ عمرو سیر دیکھتا ہوا اور دل سے نیت کرتا ہوا کہ اس شہر کو خوب لوٹونگا قریب ایک باغ کے پہونچا زمرد اور یاقوت تخت اندر باغ کے لائین یہ باغ زوجہ بادشاہ طلسم کا ہی اسکی خوبی کا کیا کہنا در باغ جواہر نگار تھا اندر گلزار جواہرین طرحدار تھا ہر نخل ہرا بھرا پھلا پھولا ثمردار گلون سے لدا ہوا تھا روشین جواہر آگین گلشن سپہر کو شرماتی تھین مہندی کی ٹٹیان مینا کار نظر آتی تھین نظم

خوشا آب و ہوائے دلکشا را　　کہ فرحت مے فزاید آن دل آرا
از و خلد برین یک قطعہ باغے　　بلاد دہر را چشم و چراغے
کہ آن باغ آبروے ہفت کشور　　نگاہ از دیدن او تازہ و تر
بود نشو و نما آنجا روان را　　بہار دیگر ست آن بوستان را
صفاے شام را اینجا مبر نام　　چہ نسبت صبح صادق راست با شام

ہزارون قصر و ایوان عظیم الشان پتہر کے تعمیر تھے جواہر کا کام اُنپر کیا تھا چشم حیران کا نیا تماشہ تھا لیکن حیرت از بسکہ پاس افراسیاب کے رہتی ہی اس باعث سے کچھ فرش وغیرہ سامان نہ تھا خواصین اور مالنین اپنے اپنے مقام پر ساکن تھین زمرد و یاقوت کے آنے سے سب حاضر ہوئین انکو باادب سلام کیا اُنھون نے کہا کہ ملکہ عالم تشریف لاتی ہین بہت جلد اس جگہ کی آراستگی کرو تمنے باسی گھر ڈال رکھا ہی دیکھو تو ملکہ اگر خفا ہوتی ہین کہ جھاڑو بھی یہان نہین دلواتی ہو

کنیزین یہ خبر سنتے ہی سرگرم کار و بار ہوئین چھت پر دے چلمنین وغیرہ درست کین فرش قاقم و سنجاب کا بچھایا زینت بخش ریاض رضوان اُس باغ کو بنایا زمرد اور یاقوت نے عمرو پر سے سحر دفع کرکے اُس مکان کی ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور تین قفل برابر ران شتر کے فولادی لگا دیے اور سحر کر دیا کہ کوٹھری کے دروازے پر شعلے آگ کے چرخ مارنے لگے اور اژدرہے منھ پھیلا کر بیٹھے غرض اس طرح قید شدید مین مبتلا کر کے آپ بھی انتظام کرنے لگین مکان اور باغ کو دولھن کی طرح خوب سجایا اور چبوترہ بلورین پر فرش بچھوا کے آپ بیٹھین اور انتظار ملکہ حیرت کا کرنے لگین لیکن عمرو جو کوٹھری مین بند ہوا وہان سجدہ شکر بدرگاہ خدائے تعالی ادا کیا کہ مین نے ان ساحرون کے ہاتھ سے نجات پائی اور خنجر لیکر زمین کو کھودنے لگا دیکھا کہ زمین یہان پتھر کی ہی اور فولاد سے بھی زیادہ سخت ہی اسوقت تو گھبرایا اب کیا کرون اور اُسی حالت اضطرار مین دعا کرنے لگا کہ یا حضرت ابو البشر دادا جان کوئی طریقہ عیاری تعلیم فرمائیے اس دعا کرنے سے چونکہ نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین فی الفور تائید غیبی ہوئی اور ذہن مین تدبیر عیاری آگئی ایک آدمی زنبیل سے گنہگار روا جب القتل نکالکر بیہوش کیا اور اُسکی زبان مین دوا ایسی لگادی کہ منھ مین زبان پھول گئی اور گویائی موقوف ہوئی پھر اسکو شکل اپنی صورت کے بنا کر وہین لٹا دیا اور آپ گلیم اوڑھکر قریب دروازے کے کونے مین بیٹھ رہا یہان زمرد اور یاقوت انتظار مین تھین کہ ملکہ حیرت بڑے عظم و شان سے اپنے مکان مین آئی اہلکار اور منتظمان سلطنت نذرین لیکر حاضر خدمت ہوے لیکن اسنے وزیرزادیون سے پوچھا کہ تم نے عمرو کو کیا کیا زمرد نے عرض کیا کہ کوٹھری مین بند ہی حیرت خفا ہوئی کہ تمنے بڑا غضب کیا وہ دزد وہان سے نکل گیا ہوگا انھون نے کہا کہ کیا مجال ہی حضور چلین اور ملاحظہ فرمائین نہایت مستحکم اور حفاظت کے طور پر ہمنے اُسے رکھا ہی یہ سنکر حیرت اُنکے ہمراہ کوٹھری کے در پر آئی اور زمرد نے سحر پڑھکر آتش اور اژدر دفع کیے قفل کھولکر دروازہ وا کیا عمرو متصل دروازہ تو بیٹھا ہی تھا اور بہ سبب گلیم کے کوئی اُسکو نہ دیکھ سکتا تھا دروازہ کھلتے ہی نہایت آہستہ سے باہر نکل آیا اور باغ مین آکر ٹھہرا ادھر حیرت نے دیکھا عمرو لیٹا ہوا ہی کہا موا ہونڈی کا ٹاکر کیسے پڑا ہی دیکھو یہ ثابت ہوتا ہی کہ جیسے مرگیا یہ کہکر زمرد سے کہا کہ جا اس مکار کو اندر سے نکال لا زمرد اندر گئی اور حیرت سب کو لیے دروازے کو گھیر کر کھڑی ہوئی اور سحر پڑھنے لگی کہ ایسا نہو کہ اُٹھکر یہ بھاگ جائے آخر زمرد عمرو کو بردہ سحر نیچے مین داب کر باہر لائی اور حیرت نے حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ بمجرد حکم قلماقنی نے حاضر ہو کر تسلیم کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسکو ارشاد کیا کہ اس مجرم کا سر جلد جدا کر قلماقنی نے دوڑ کر خنجر مارا کہ سر عمرو معنوعی کا جدا ہوگیا اور خون کا تھالا بندھ گیا لاشہ تڑپنے لگا اسنے حکم کیا کہ دھڑ اُسکا لیجاکر کسی مزبلے پر پھینکدو اور سر کو لیکر ایک خوان مین اپنے ہاتھ سے رکھکر کسنا کسکر خوان پوش جھالردار زردوزی کے کام کا اُسپر ڈالکر زمرد اور یاقوت کے حوالے کیا کہ شہنشاہ ساحران کے پاس لیجاؤ میری جانب سے بھی مبارک باد دینا اور نذر خوشی کی گذراننا اور پوچھنا کہ قتل عمرو کا جشن کہان فرمایئے گا کس لیے کہ جیسا حکم ہو ویسا کیا جاے زمرد اور یاقوت ساحر کے سر پر خوان رکھکر حسب الارشاد ملکہ روانہ ہوئین اور باغ سیلب مین پہونچین شاہ طلسم اور تمام اہل دربار نے دیکھا کہ زمرد وغیرہ خوان جس پر جواہر دوز بالاپوش پڑا ہی ہمراہ لائی ہین سب نے کہا ملکہ نے اپنے باغ کا میوہ بھیجا ہی پھر خیال کیا کہ سر عمرو کا ہوگا ساتھ اس خیال کے سوچا کہ عمرو کا مارا جانا دشوار ہی مگر زمرد نے آکر عرض کیا کہ آج دن خوشی کا ہی اس خوان کو کھولکر ملاحظہ کیجیے ملکہ نے نایاب تحفہ بھیجا ہی شاہ جادوان نے اپنے ہاتھ سے خوان کھولا سر عمرو کا کٹا ہوا دیکھا فرط خوشی سے کھڑا ہوگیا اور کوہ عقیق کی جانب سجدہ کیا کہ لقا کا ہزار شکر ہی جس نے میرے ہاتھ سے ایسے دشمن کو ہلاک کرایا مین اس لایق نہ تھا مجکو عزت دی سارا عالم اس سے عاجز تھا اور کوئی اُسکو قتل نہ کر سکتا تھا آج اسکا خاتمہ ہوا تمام حاضران دربار عرض رسا ہوے کہ یہ حضور کا اقبال ہی شہنشاہ نے ایک قہقہہ لگایا اور تاج اپنا سر سے اُچھال دیا اور سب کو حکم دیا کہ میرے ساتھ نعرے خوشی کے تا دیر بلند رکھین پھر تو ہاہاہا اُہو ہو ہو کی صدا بلند ہوئی اور جوتڑون پر ہاتھ پڑنے لگے اور ساحر جو آگے بڑھکر قریب تخت آتا تھا شاہ طلسم ہاتھ پھیلا کر اُسکو گلے لگا لیتا تھا وزیرزادیان حیرت کی نذر جو لیکر آیئن تھین وہ پیش کی اور جشن کے تعین کرنے کا دن پوچھا افراسیاب نے کہا آج ہی رات کو جشن کرین اور ملکہ سے کہنا باغ عیش مین جاکر تیاری کرین کہ وہ مقام نہایت آراستہ ہی اور میدان وسیع و فرح افزا ہی ساکنان طلسم سب وہان بآرام تمام مقیم ہو سکتے ہین زمرد اور یاقوت یہ حکم پاکر چلین اور شہنشاہ ساحران اُسی وقت اُسی تجمل سے جو اکثر ذکر کیا ہی سوار ہوا نقارے طلسمی بجنے لگے آٹھ ہزار جادوگرنیان دُر درگوش مرصع پوش لباس دھوم دھامی پر تکلف پہنے کمال آراستگی کے ساتھ ہمراہ ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ فلک پر ستارے چمکتے ہین کچھ پریزادین شہنشاہ کو چنور کرنے لگین اور تقیش اور بادلہ جھولی مین بھرے اُچھالتی جاتی ہین موتیون کا مینھ ابر سحر سے برستا جاتا تھا سترہ سو جادوگرنیان پریون کی طرح سر پر اُڑتی ہوئین سایہ کیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھین اور سترہ سوا گے آگے عہدہ ہاتھون مین لیے اہتمام کرتی تھین پس پشت ستر ہزار ساحران جلیل القدر سوار یون پر سحر کی سوار روانہ تھے اور طلسمی جو بر قین کہ باقی ہین یعنی بعض ماری گیئن اور برق محشر مسلمان ہوگئی جو بچی ہین وہ داہنے بائین تخت شہنشاہ کے چمکتی ہوئی جاتی تھین کہ اُنکی چمک سے افراسیاب یک بکہ نور معلوم ہوتا تھا نظم

فلک کی طرف تخت افراسیاب — چلا اس طرح سے بصد آب وتاب
پہ چمکتی تھین برقین یمین ویسار — پس پشت ساحر تھے ستر ہزار
کنیزان مہرو وزرین لباس — لیے عہدے ہاتھون ہین سب آس پاس
سرشہ پہ کرتی تھین گوہر نثار — خوشا شوکت وشان وعز ووقار

اس طرف سے اِدہر یہ تجمل تمام روانہ ہوا اور اُدھر زہرہ اور یاقوت نے ملکہ حیرت سے جا کر جب پیام شاہ طلسم کہا وہ بھی اسیوقت سوار ہو کر مع تمام ساحریون کے روانہ ہوئی اور قبل پہونچنے شاہ جادوان کے پہونچی اول خود حمام کیا اور پوشاک نفیس، وپُر زر پہنکر مسی لگائی لکھوٹا جمایا کمال زینت سے آراستہ ہو کر حکم دیا کہ آتشبازی بنا کر سامنے باغ کے نصب کرو اور باغ کے درخت بادلے سے منڈھے جائین اور تھیلیان زربفت کی خوشون پر چڑھائی جائین خلاصہ یہ کہ جملہ طرح کی تیاری جسکا بیان آیندہ کیا جائے گا اوراسی انتظام مین وہ دن تمام ہوا اور شاہ طلسم فلک اول باجماعت کواکب گلشن سپہر مین واسطے جشن کے آیا ہوا اور ناہید فلک کو حکم رقاصی وخوش آہنگی دیا کہ ابیات

شبے چون جیب صبح آبستن نور — چو خور دامن فشان بر شمع کافور
تجلی شمع خلوت خانۂ او — چراغ آسمان پروانۂ او
ہوا صافی چو رائے مرد آگاہ — زمین از تیر شستہ گاذر ماہ
بدان خوبی شبے آیا چہ شب بود — کہ چون معشوق نو عاشق طلب بود

شام ہوتے ہی حیرت نے سحر پڑھکر دستک دی ایک ساحر زمین کے اندر سے پیدا ہوا اور اُسنے بھی افسون پڑھا کہ باغ کی گھانس جو لگی تھی ہر نوک گیاہ پر پھول یاقوت زنگ کھل گئے اور سنگ گوہر شب چراغ کے تابندہ اور روشن ہوئے اور حصار باغ آئینہ کا نظر آنے لگا کہ جو چیز بیرون باغ تھی سب دکھائی دیتی تھی چار سمت درختون مین قندیلین اور فانوسین جواہر کی آویزان ہو کر ضیا بخش گلزار بہار ہوگیئن باغ کی عمارت کے اندر شیشہ آلات روشن ہوئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

روشنی ہو رہی تھی کہ سواری افراسیاب کی آکر پہونچی حیرت نے تعظیم کے مراسم ادا کیے لیکن شہنشاہ باغ کے باہر اُترا اور ایک ناریل سحر کا سمت باغ پھینکا کہ در باغ یا تو ظاہر نہ تھا مگر اب دکھائی دیا اور پردہ زنبوری لٹکتا نظر آیا چار تیلیاں مثل پریون کے زمین سے نکلین اور پردہ در کو اُٹھا کر کھڑی ہوئین شاہ جادوان نے کچھ پڑھا کہ ہزار پھول ستارون کی طرح فلک کی طرف سے گرنے لگے اور آپ داخل باغ ہوا حیرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور سیر کرتا ہوا چلا جسقدر ساحر کہ ہمراہ آئے تھے اُنمین سے معززین تو ساتھ رہے اور باقی باغ کے باہر ٹھہرے یہ گلشن طلسمی کہ جسکا مذکور پہلے بھی ہو چکا ہی کئی کوس کے گرد بنا ہی آج بوجہ جشن ہونے کے کمال مزین و آراستہ کیا گیا ہی ہر روش پر جواہر جھمکا ہوا ہی اور زمانہ کے پھول جواہر کے لگے ہین کاسہ ہاے چینی و بلورین دھرے ہین بعض اُنمین نرگس دان الماس تراش ہی تاک انگور پر ایسا جوش ہی کہ میکشون کو اُسکی تلاش ہی خوشون پر تمامی کی تھیلیان چڑھی ہین کلابتوؤن کی ڈوریان کسی ہین درختان اصلی کے مقابل شجر جواہر کے لگے ہین یا لوہرن چمنستان مین کودتے ہین سینگ اُنکے چاندی سونے سے منڈھے ہین جھولین زردوزی کی اور تمامی کی پڑی ہین اور درخت تمام بادلے سے منڈھے ہین اور ہر درخت کے نیچے چبوترے بلور کے بنے ہین اور نہرین اور حوض آب صاف و شفاف سے لبریز ہین اُنمین مچھلیان رنگ برنگ کی تیرتی ہین تماشہ خیز ہین مہندی کی ٹیٹون پر عشق پیچان لپٹا ہی سقیش کترا ہوا روشون پر پڑا ہی گیند سقیشی اور قمقمے درختون مین لٹکے ہین سرو کے درخت قامت رعنائے معشوق کو شرماتے ہین ہر سرو کی چوٹی پر طاؤس ناچتے ہین اٹھارہ سو باغبانیان کمسن جواہر مین غرق زربفت کے لہنگے پہنے گاتیان باندھے بیلچے سنہرے روپہلے لیے روش پٹری بنا رہی ہین گہنا گوندھتی ہین ڈالیان لگاتی ہین جابجا رقاصان زہرہ جبین ناچتی ہین اور بنگلے چارطرف کو تعمیر ہین صدہا گلرخ یاسمین پیکر کنیزین حاضر ہین مردنگ جھاڑ فرشی کنول رکھے ہین دیوارون مین دیوارگیریان اور آئینے نصب ہین پردے مخملی اور باناتی کارچوبی کام کے بندھے ہین چلمنین عمدہ چاندی اور سونے کی ٹھیلیون پر پڑی ہین تخت جواہر نگار بچھے ہین محمودی کی چاندنیان کھنچی ہین ہزارہا سقنیان جوان گلاب کیوڑہ بید مشک مشکون مین بھرے چھڑکاؤ کرتی ہین بیچ باغ مین چبوترہ جواہر کا بنا ہی گنگیرہ روپہلی تمامی کی جھالر کا استادہ ہی آٹھ سو استادے الماس نگار پر ٹھہرا ہوا ہی ہر ایک استادے پر طاؤس جواہر کا ناچتا ہی سونے چاندی کی میخین طنابین ریسمان وغیرہ کلابتوؤن کی ہین مثل کرن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آفتاب کے جھالر شعاع بیز ہو نیچے اسکے تخت شاہی لگا ہو مگر جواہر آمیز اور نو سو کرسی الماس کی گرد تخت کے گستردہ ہین مسندین روپہلی پر تکلف لگی ہین جنپر خوبان طلسم پا فشردہ ہین سفید سفید گلابیان الماس تراش شراب انگوری سے مملو سرخ و سبز کشتیون مین چنی ہین منقلون مین عود و عنبر کا بخور ہو رہا ہی شمع ہاے مومی کافوری جلتی ہین شہنشاہ طلسم ملکہ کا ہاتھ پکڑے تخت پر آکر بیٹھا اور حکم دیا کہ کوئی سامان عشرت و کار عیش اُٹھ نہ رہے جملہ تماشے میرے روبرو کیے جائین پھر تو ہنڈولون اور جھولون پر اسی ہزار پریزاد جا بیٹھین اور پینگ بڑھنے لگا اور ملار بہاگ کے گانے لگین جھولے کے پٹڑون مین جو گھنگرو نصب تھے اُن سے آواز جھم جھم کی بلند ہوئی اور شاہ کے روبرو بھی رقاصان قمر پیکر بقصد تزئین و آرایش ناچنے لگین باغ مین تفیش اُڑنے لگا پریان ایک دوسرے پر قمقمے تاک تاک کر لگانے لگین پچکاریان رنگ کی چلنے لگین دف دائرہ الگوجا قانون بین چنگ جلترنگ سب طرح کے ساز اور باجے تمام باغ مین بجنے لگے صدائے ارغنون ہر سمت پھیلی شراب کا دور شروع ہوا عبیر گلال اُڑنے لگا سرو چراغان کی بہار اور چاندنی دیکھنے کی کیفیت نہایت لطف سے آغاز ہوئی باہر باغ کے منزلون تک ساحر عیش مین مصروف ہو گئے اور داد عیش و نشاط دینے لگے اور حکم ہوا آتشبازی چھوٹے بجبر دار شاہ چرخیون مین آگ لگائی عقل پیر چرخ کی چرخ مین آئی انارون کے پھول گلنار و سنہری گلزار طلائی کا رنگ دکھلانے لگے سبحان اللہ کیا جلسہ انبساط تھا کہ بمقتضا نظم

ز آتشبازے بے دود روشن / زمین پراز جواہر کردہ دامن
انار آتشین برخاستندے / تو گوئی نخل زر بر داشتندے
ستارہ گنج گنج از بسکہ برخاست / ہوا را یکسر از پروین بیاراست
گروہ لولیان مشتری رو / برائے رقص ہر سو در تگاپو
جلوس تخت را آمادہ گشتند / بیاز نگولہ ہا راجست بستعد
نشید دلبری آغاز کردند / در عشرت بدلہا باز کردند
ہمانجا ساقیان سیم اندام / بکف بگرفتہ مینائے می و جام
ہمہ میخوارگان رامست کردند / بیک پیمانہ عقل و ہوش بردند

جلسے اور جمگھٹے بادہ خوار ڈٹ گئے خنیاگران ناہید سر نے تانین مارنا شروع کین اور مبارکباد گانے لگین عمرو کے قتل ہونے کی یہ خوشی ہوئی کہ ملک و مال انعام پانے لگین شاہ طلسم کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دلکو بھاتی تھیں اور فرط عشرت سے یہ غزل گاتی تھیں غزل

فصل گل ہی لوٹیے کیفیت میخانہ آج
دولتِ ساقی سے مالامال ہی پیمانہ آج

بادشاہِ وقت ہی اپنا دل دیوانہ آج
داغ سودا ہمکو دیتا ہی جنون نذرانہ آج

دولت دنیا سے مستغنی ہوں میں دیوانہ آج
گنج اگل دیتا ہی میرے واسطے ویرانہ آج

مجھ سے دریانوش کو ساقی پلاتا ہی شراب
دیکھتا ہو نمین بھی ظرف شیشہ و پیمانہ آج

جلوۂ حسن پری دکھلا رہی ہی فصل گل
عقل کل کہیے اُسے جو کوئی ہی دیوانہ آج

وصل کی شب ہی کہان ساقی تکلف برطرف
مین تمھین پیمانہ دون تم مجکو دو پیمانہ آج

دیکھون تو کیونکر پری ہوتی نہین شیشے مین بند
بعد مدت ہوش مین آیا ہون مین دیوانہ آج

عرش پر ہی اند نو نمین اہل دنیا کا دماغ
کونسا گھر ہی نہین جسمین ہی بالاخانہ آج

جب یہ ہنگامہ انبساط گرم ہوا اور زر و جواہر ہر ایک لوٹنے لگا شاہ جادوان نے حکم محکم دیا کہ آج جو کوئی ہمسے کچھ طلب کرے وہ اُسکو ملے یہ سُنکر حیرت پہلو سے اُٹھکر سامنے دست بستہ آ کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ اگر حضور ناراض نہون تو مین کچھ مانگون افراسیاب نے گلے لگا کر بوسہ لیا اور کہا اے ملکہ قسم سامری و جمشید کی کہ جو خواہش کروگی مین فوراً عطا کرونگا حیرت گویا ہوئی کہ مین اُمید رکھتی ہون آج شہنشاہ ملکہ مخمور سُرخ چشم کا میرے کہنے سے قصور معاف فرمائین اور آج دن بڑی خوشی کا ہی اسکو بھی اس جلسہ مین بلائین افراسیاب نے اُسکی سفارش منظور فرما کر ایک ساحر کو حکم دیا کہ مخمور کو جاکر با عزاز تمام یہان لے آؤ وہ ساحر حسب ارشاد روانہ ہوا اب حال اس مجروح تیغ ستم کا سُنیے کہ شاہ طلسم نے جب اُسکو زد و کوب کر کے گھر بھیجدیا تھا بعد چندے اُسنے صحت پائی اور یاد محبوب کرنے لگی محبت نور الدہر کا دم بھرنے لگی ہر وقت بیقرار رہتی ہر شب شمع سان سوز دل سے بیتاب و اشکبار رہتی شعلہ خار پیرا پنے ہر روز پروانہ دل کو نثار کرتی کہ نظم

زبان چون نام زلف یار بردی
چو مارے نیم گشتہ تاب خوردی

گہ از جور فلک دل تنگ می بود
گہے با بخت خود در جنگ می بود

بہ تنہائے نشستہ در شب تار
ہمہ شب تا سحر بگریستے زار

شبش تا صبح گہ این کار بودی
بروزش کار بس دشوار بودی

بروئیش اشک چون گلگونہ پرواز
سیہ روزے بہ چشمش سرمہ انداز

ہلال آسا شدہ بدر از ضعیفے
سراپا چشم خود گشت از نحیفے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ندانم شب بہ چشمش چون گذشتے — کہ روزے چون شفق در خون نشستے
تراشیدے بناخن خال رورا — خراشیدے دل و میکند مورا
بماتم بزم شیون ساز کردہ — سرود غم بلند آواز کردہ

اسی اندوہ و رنج مین آج طلسم مین غلغلہ شادمانی سُنا جب دریافت کرایا معلوم ہوا کہ عمرو کے مارے جانے کی خوشی ہی شاہ طلسم نے جشن کیا ہی ساکنان طلسم کا دل شاد ہوا ہی اس خبر کو سُنتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑی جب ذرا ہوش آیا نالہ جانکاہ کیا اور رو کر پکاری کہ اے گردون دون افسوس ہی کہ تونے میری امید توڑی اب کس ذریعہ سے مین اپنے مطلوب تک پہونچونگی اور اگر مطلوب کا سامنا ہوگا تو کیسی ندامت ہوگی ہاے ای مخمور تو زندہ رہے اور عمرو مارا جاے کاش جب وہ کل آیا تھا تو جاکر تو اُسکی مدد کرتی اور ساتھ ہی قید ہوکر اپنی جان دیتی اب ذرا باغ عیش مین چلکر دریافت تو کرکہ اُس بیکس پر کیا گذری اور کیونکر مارا گیا یہ تجویز کر کے سادی پوشاک سفید زیب قامت کی اور کچھ کنیزون کو ساتھ لیکر جایا چاہتی تھی کہ ساحر فرستادہ افراسیاب آکر پہونچا اور گویا ہوا کہ ای ملکہ مبارک ہو کہ قصور تمھارا شہنشاہ نے معاف فرمایا اور حیرت نے سفارش تمھاری کی اب چلو بلایا ہی جشن مین شریک ہو اس کو سُنکر جانا تو منظور ہی تھا کچھ عذر و حیلہ نہ کیا اور تخت سحر پر بیٹھکر روانہ ہوئی اور باغ عیش مین پہونچی یہان کا سامان عشرت اقتران دیکھکر اشک حسرت گرائے کہ اللہ اللہ عمرو کے مرنے کی یہ خوشی ہی اور تو بھی اس جشن مین شریک ہوئی ہی دوست کے مرنے کا جشن آنکھ سے دیکھتی ہی خیر شکر ہی جو خدا دکھائے کہ بیت

ستم دیکھتے ہین جفا دیکھتے ہین — دکھاتا ہی جو کچھ خدا دیکھتے ہین

یہی سوچتی ہوئی تخت سے اُتر کر داخل باغ ہوئی اور شاہ جادوان کو مجرا کیا حیرت نے اُسکو پانون پر گرا دیا شاہ ساحران بھی بدل محبت رکھتا ہی اُسکے سر کو سینے سے لگایا خلعت عطا کیا اسنے بھی قتل عمرو کی مبارکباد دیکر نذر دی اور داہنی طرف تخت شاہی کے رومال لیکر جا کھڑی ہوئی شاہ کے سر پر جھلنے لگی شہنشاہ نے پھر طائرون کو بزور سحر بلایا اور حکم کیا کہ چاروانگ طلسم مین جاکر پکارا آؤ کہ کوئی شخص محروم نرہے جسکو ہم سے مانگنا ہو ہماری ملاقات کرنا ہو وہ آئے ہم سے مانگے طائر سحر اُڑے اور سب طرف پکار آئے بعد لمحے کے ساحران نامی آنے لگے اور ابر سُرخ رنگ بروے ہوا ظاہر ہوے اُسپر سے پانچ ساحر لباس پُر تکلف پہنے اُترے نام اُنکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شوریدہ نفیر افگن نفیر آوازہ جادو یاران بلا افگن جادو خونخوار شمشیر زن آہو چشم جادو دسرہنگ جادو وطومار جادو تھے اُنکے بعد دو بادشاہ خراج گذار شہنشاہ جادوان خضران سبز رنگ جادو وضمیران روشن تن جادو آکر پہونچے اُنکے ساتھ سترہ سو فولاد کا مسلح لشکر آیا اور نہرین بر وے ہوا بہتی نظر آئین کہ جن مین آٹھ سو مچھلیان اُچھلتی تھین اور کچھ دیر بروے ہوا قائم رہکر پھر نہرون مین گرتی تھین اور نو سو طاؤس زرین بال اُن بادشاہون کے سر پر پرون کا سایہ کیے تھے قصہ مختصر یہ سب باغ مین داخل ہوے اور بادشاہ کو نذر دے کر کرسیون پر بصد انداز بیٹھے اور کہا اے شہنشاہ مبارک ہو کہ خداوند لقا اور سامری نے یہ دن دکھایا کہ آپ کے ہاتھ سے ریش تراشندۂ کافران وسر برندۂ ساحران مارا گیا یہ وہ شخص تھا کہ جسکے خوف سے ساحران عالم چھپتے پھرتے تھے اب آپ کا نام تمام زمانے مین ہوا لقا نے بڑا احسان کیا لیکن اس جشن مین نبیرۂ سامری یعنی مصور کو آپ نے کیون نہ بلایا افراسیاب نے کہا وہ مقابلہ فوج باغیان مین اُترے ہین ملکہ حیرت بھی یہان ہین لشکر بے سردار رہتا اگر مین اُنکو بلاتا دوسرے معزز اور بزرگ ہین وہ ہر وقت چلہ کش رہتے ہین اور تصویر مین لشکر حریف کی کھینچتے ہین ہر جگہ جانے مین تکلیف اُنکو ہوتی ہی اسلیے مین نے اُنکو زحمت نہین دی شوریدہ وغیرہ نے کہا حضور یہ سب سچ ہی لیکن کوئی افسر یہان سے انتظام فوج کے لیے جائے اور اُنکو ضرور بلوائیے اور ایک عرضی اور نذر کے لیے تحفے طلسمی پاس خداوند کے بھیجئے اور شکریہ اُنکا ادا کیجیے کہ اُنھون نے اپنے فضل وکرم سے ہم بندون کی جان بچائی شہنشاہ جادوان نے اُنکے کہنے کو منظور کیا اور کہا میری راے مین یہ ہی کہ سر عمرو کا بھی عرضی کے ساتھ بھیجون کہ شیطان خداوند اسکو دیکھکر خوش ہون اور لشکر حمزہ مین کہرام پڑ جاے بغیر مارے سب مر جائین یہ تقریر سُنکر سب نے کہا بہت مناسب ہم یہی کرنا چاہیے پس اُسی وقت پانچ ساحرون کو طلب کر کے ایک سونے کے خوان مین سر عمرو کا رکھ کر خوان پوش جواہر دوز ڈالکر کچھ تحفے طلسم کے دیکر کہا کہ اسکو پاس خداوند کے لیجاؤ اور ایک عرضی اس مضمون کی لکھکر اُنکے حوالے کی کہ یا خداوند غلام پر آپ نے بڑا کرم کیا اور مین نے فراغت پائی کوئی دغدغہ باقی نہ رہا عمرو کو مین نے مارا سر اُسکا بملاحظۂ بندگان حضور بھیجتا ہون یہان مینے جشن کیا ہی وہان آپ اور شیطان آپکا اور سب بندے حضور کے داد عیش ونشاط دین کمترین بعد فراغ جلسۂ عشرت ساحر نامی کو آپ کی خدمت مین بھیجے گا جو آکر کام لشکر حمزہ کا بھی

تمام کر دے گا غرضکہ یہ عرضی اور سر عمرو کا دو جادوگر لیکر راہی ہوے اور اُنکے بعد ایک نامہ مصوّر کو بھی تحریر کیا کہ اے بنیرۂ سامری حضور لشکر کسی افسر جلیل کو سپرد کرکے اس جلسۂ نشاط مین اگر شریک ہون کہ آپ کے دادا نے ہمپر بڑا افضل کیا اور عمرو کو قتل کرایا یہ نامہ بھی ایک ساحر لیکر چلا مگر وہ ساحر سر لیے ہوے کوہ ہفت رنگ اور دریاے ہفت رنگ وغیرہ طے کرکے کوہ عقیق مین پہونچے لقا بارگاہ مین بیٹھا تھا کہ ساحر حاضر ہوے بختیارک خوان دیکھکر سمجھا کہ افراسیاب نے میوۂ طلسم بھیجا ہو اسنے لقا سے کہا یا خداوند یہ کونسی آپنے تقدیر فرمائی ہو تبلایئے کہ اس خوان مین کیا ہو لقا بولا کہ قدرت جانتے ہین مگر تبلا یئن گے نہین بختیارک نے دل مین کہا کہ اس مسخرے کو معلوم ہی کیا ہو جو تبلائے اس اثنا مین ساحرون نے تسلیم کی اور سجدہ ادا کرکے خوان سامنے رکھا تحفے پیش کیے عرضی دی بختیارک نے دیکھا کہ یہ پانچون ساحر رنگ مین شرابور ہین ہار پہنے اور عبیر و گلال مُنھ پر ملے ہین نہایت محظوظ نظر آتے ہین دیکھکر اُسنے پوچھا کہ شہنشاہ ساحران نے کیا بھیجا ہو ساحرون نے کہا ملک جی تمھارے دشمن کا سر ہی عمرو مارا گیا یہ سُننا تھا کہ کھڑے ہوکر ناچنے لگا اور کہا ارے سچ کہتے ہو یا میرے خوش کرنے کو یون نہین کہتے ہو انھون نے کہا عرضی پڑھیے معلوم ہوجائیگا اُسنے عرضی پڑھی اور لقا کے صدقے ہوا کہ قربان تیرے کیا تو نے تقدیر کی ہی کہ میری اُمید برآئی یہ کہکر پگڑی اپنی اُچھالی اور گویا ہوا کہ آج کے دن سے بڑھ کے کوئی دن مبارک نہوگا جسکی رات کو یہ مژدہ طرب ناک مین نے سُنا یہ تو اس طرح خوش ہو رہے تھے اور عیاران لشکر اسلام مین سے دو عیار قاسم کتوری اور قاسم تنگ رو اپنی صورت بدلے یہان موجود تھے بھم مشورہ کیا کہ سر عمرو کا ان ساحرون سے لیتے چلو تو اچھا ہی اس فکر مین یہ تو مصروف ہوے ادھر خوان گیا اور بختیارک نے سر کو اُٹھا کر سب کو دکھایا کہ یہ وہ ہین جنھون نے میرے باپ کا حریسہ پکایا اور میرے حلوا پکانے کی فکر مین تھے مجھے جوتیان لگا کر خراج مانگتے تھے کہ ہماری جوتیون کے صدقے مین تیرے سر پر بال نہین جمتے سال بھر مین جو حجام کو تجھے دینا پڑتا ہو وہ ہم کو دے مگر مجکو تعجب یہ ہی کہ انکا خدا بڑا زبردست ہی انسے اور خدا سے انکے وعدہ تھا کہ جب تک تین بار یہ موت نہ مانگین اُسوقت تک نہ مرین پھر یہ مر کیونکر گئے اور یہ بھی مجھے یقین ہی کہ خدا انکا جھوٹا نہین یہ کہکر سر گود مین رکھکر بائین آنکھ چیر کر تل جو عمرو کی آنکھ مین دیکھا کہ وہی نشانی آنکی ہو کہ براہ عیاری کوئی صورت خواجہ بنکر آیئن مگر تل جب بختیارک کو دکھایئن تو یہ شناخت کر لے خلاصہ یہ کہ وہ تل سبز رنگ اُسوقت اُسنے آنکھون مین نہ پایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خوب غور کر کے دیکھا جب بھی نہ معلوم ہوا تو لگا سر ہلانے لقا نے کہا ارے کیا ہی پکارا کہ اجی کیا کہون کیا ہی کچھ نہین افراسیاب کا ستیاناس جائے خدا جانے کسکا سر بھیجا ہی لقا بولا کہ تو کیا بکتا ہی بھلا تجھے کیونکر ثابت ہوا کہ سر عمرو کا نہین ہی اسنے کہا خال آنکھ کا نہین دکھائی دیتا ہی لقا نے کہا بنیرۂ خاص ہمارا عمرو ہی ہمکو بھی ثابت ہی کہ وہ مارا نہین گیا بختیارک نے کہا تو غارت ہو تیری خدائی برباد ہو اور مارا جائے تو کیسی تقریر کرتا ہی کہ مین خوش ہو کر رنجیدہ ہوتا ہون لقا نے تسکین اسکو دی کہ تو بدمزہ ہو تیری خاطر سے مضبوط تدبیر اکی کرونگا یہ کلام سُنکر ساحرون کو بڑی حیرت ہوئی اور شیطان نے پوچھا کہ شاہ طلسم ای ساحران اسوقت کہان ہین کہا باغ عیش مین ہین اُسنے کہا جاؤ خبر لو باغ وہ سب برباد ہو گیا ہوگا اور شاہ طلسم کا نخل ہستی قطع ہوا ہوگا طلسم مین ماتم برپا ہوگا عمرو کے دشمن مارے جائین جاکر تو دیکھو تمھین ہمارا کہنا یقین نہو گا خیر اپنی آنکھ سے ملاحظہ کر لو یہ کہکر گرم پانی منگا کر اُس سر کو دھلوایا رنگ روغن اُسکا جاتا رہا اصلی صورت اُس مردہ زنبیل کے قیدی کی نکل آئی ساحرون سے کہا دیکھا تمنے اب جلد یہان سے جاؤ ورنہ تمھارے سر لانے کی کیفیت حمزہ کو ظاہر ہوگی تو وہ پھر بہر قصاص یہان آجاویگا خدا ذند خوب پیٹینگے تمھارا جانا یہان سے دشوار ہوگا وہ ایک کو زندہ نہ چھوڑے گا ساحر اسکے کہنے سے بعجلت روانہ ہوے اور ادھر وہ دولون عیار جو یہان موجود تھے سب حال دیکھ سُنکر خدمت امیر مین گئے اور کل کیفیت عرض کی سب سردار بختیارک کی گفتگو سُنکر ہنسنے لگے اور امیر نے فرمایا کہ عمرو کا خدا مالک ہی انشاء اللہ وہ فتحیاب ہوگا یہان تو یہ گفتگو فرما کر امیر نے دربار برخاست فرمایا کہ رات زیادہ آئی ہی غرضکہ سب آرام پذیر ہوے اور دو ساحر پرواز پیدا کر کے بہ تعجیل تمام پاس شہنشاہ ساحران کے پہونچے یہ حیرت سے بیٹھا اختلاط کر رہا تھا چھیڑ رہا تھا اور بوسے لیتا تھا حیرت بگڑ رہی تھی کہ شہنشاہ آپ سب کے سامنے نہ ستایا کیجیے صاحب میرے کپڑے سب کے روبرو کھلے جاتے ہین نگوڑی مین پسینے پسینے ہوئی جاتی ہون اور تمھین اپنے کام سے کام آنی بانی سے نہین چوکتے اسی صحبت مین یکایک وہ ساحر آکر پہونچے مگر بدحواس رنگ رو سفید افراسیاب اُنھین اس حال سے دیکھکر سمجھا کہ عمرو بندہ مقرب خداوند تھا شاید اُسکے مرنے سے خداوند ناراض ہوے ورنہ ان ساحرون کے ہاتھ مجھے خلعت سرفرازی ضرور بھیجتے اور اُنکو بھی نہال کر دیتے خیر پوچھ تو کہ کیا ہوا آخر اُسنے پوچھا کہ خیر تو ہی وہ ساحر بولے کہ خاک خیر ہی دیکھیے یہ کہکر سر خوان سے نکالکر دکھایا سارا حال بیان کیا افراسیاب یہ سُنتے ہی حیرت کی طرف گھورنے لگا اور مخمورہ دل مین خوش ہو گئی ادھر حیرت نے کہا ای شہنشاہ آپ مجھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا گھورتے ہین جو آپ نے فرمایا وہ کنیز بجا لائی اور جس شخص کو کہ وزیر آپ کا گرفتار کر لایا اُسے مین نے
قتل کیا شاید وہ عمرو نہو گا جتنے وزیر باغبان پکڑ لایا یہ سُنکر باغبان نے کہا مجھکو قسم ہو سامری
کی مین نے نہایت ہوشیاری سے اور سحر سے خوب دریافت کر لیا تھا جو کچھ پیچ پڑا وہ طلسم مین
پڑا افراسیاب نے حیرت سے کہا میرے سر پر ہاتھ رکھو تو کوئی فتور مین نے نہین کیا حیرت نے
قسم کھائی اور زمرد اور یاقوت سے کہا سچ بتاؤ یہ کیا ہوا انھون نے کہا بلا لون اگر ہمسے کچھ ہوا ہو
تو ناک اور چوٹیان ہماری کٹوا کے گدھے پر سوار کر کے تشہیر کرایئے شاہ طلسم نے کہا راہ مین تم جب
عمرو کو لیکر چلین تھین تو کہین ٹھہری تھین اُنھون نے عرض کیا کہ کہین نہین اب محمور دل مین
بہت خوش ہی کہ اس سخرے افراسیاب کو کیفیت ظاہر ہو گی کہ عمرو کا گرفتار کرنا ایسا ہوتا ہی غرضکہ
افراسیاب تحقیقات کرنے لگا اور زمرد اور یاقوت سے کہا کہ تمکو مار ڈالونگا ورنہ صحیح بتاؤ کہ
عمرو کیا ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے کوٹھری مین اُسکو بند کر دیا تھا شاہ نے کہا جب کوٹھری
کھلی تو وہان دو عمرو تھے یا ایک اُنھون نے کہا ایک بھڑوے نے توبہ آفت ڈھائی ہو دو ہوتے
تو قیامت ہی آ جاتی اس کلمہ پر حاضرین دربار ہنسنے لگے اور دست بستہ کہا کہ آپ کتاب سامری
دیکھین شاہ جادوان نے زانو پر ہاتھ مار کہا ہماری عقل پر پتھر پڑے ہین اگر پہلے ہی کتاب
دیکھ لیتے تو خداوند کے روبرو ذلت نہوتی ہان جب باغبان گرفتار کر کے لایا تھا جب مین نے
کتاب دیکھی تھی اُسوقت بیشک معلوم ہوا تھا کہ یہ عمرو اصلی ہی باغبان کی کچھ خطا نہین ہی
مین اس اعتبار پر رہا کہ میری زوجہ نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی اب اسمین کچھ شبہہ اور شک
نہین ہی خیر جو مقسوم مین ہوتا ہی وہی پیش آتا ہی یہ کہکر سامنے جو گلدستے رکھے تھے اُسمین سے
ایک پھول لیکر پھینکا باغ کی طرف اور سحر پڑھا کہ ایک طاؤس اُڑکر سامنے آیا اُسکو حکم دیا کہ
کتاب لا طاؤس جاکر کتاب لایا اسے وا کر کے دیکھا لکھا تھا کہ جب عمرو کوٹھری مین بند ہوا تھا
تو اُسپر قید سحر نہ تھی یہ غفلت تیرے کار پردازون کی ہی اُسنے اپنی صورت کا ایک شخص زنبیل
سے نکلکر بنا دیا اور آپ گلیم اوڑھکر نکل گیا ابھی حیرت کے شہر مین ہی مگر کچھ دنون مین چلا جائیگا
یہ حال دیکھکر کتاب بند کی اور پوچھا کہ رات کتنی باقی ہی لوگون نے کہا اب صبح قریب ہی شاہ نے فرمایا
کہ دربار اور جلسہ برخاست اے حیرت تم اپنے ملک کو جاؤ اور سحر کا حصار کرد و عمرو نکل کے جانے
نہ پائے مین ذرا آرام کر لون تو آتا ہون یہ حکم سُنتے ہی جملہ ساحران نامی اُٹھ اُٹھ کر روانہ ہوئے اور
حیرت اپنی وزیرزادیون کو لیکر اپنے شہر کی طرف گئی شاہ جادوان نے وہین آرام فرمایا یہان تک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ سلطان انجم نے مجمع کواکب کو برخاست فرمایا اور ساحر مشرق سلاسل شعاع لیے بہر گرفتاری دزد ظلمت شب میدان سپہر پر آیا بمقتضائے نظم

مگر منشی قدرت خامۂ زر
گرفتہ از شعاع مہر انور
کہ آراید بیاض روے این بزم
بہ اوراق فلک روشن کند نظم

افراسیاب خواب استراحت سے اُٹھا اور سواری طلب کی ہنوز سوار نہوا تھا کہ **مصوّر** کی سواری آپہونچی کیونکہ نامہ فنا طلسم جسکا مذکور اوّل کیا گیا اُسکو پہونچایہ اُسوقت آکر داخل ہوا شہنشاہ جادوان اُسکے آنے سے ٹھہر گیا اور تعظیم کرکے بٹھایا سب حال بیان کیا **مصوّر** نے کہا مین جاکر **عمرو** کو گرفتار کیے لاتا ہون **افراسیاب** نے جواب دیا کہ آپ یہین تشریف رکھین حضور کے آنے سے ابھی مین بھی نہ جاؤنگا یہ کہکر کچھ سحر پڑھکر دستکدی ایک آندھی سیاہ آئی تمام عالم مین گرد چھائی کہ بمقتضائے بیت

بھرا رہے دل گردون غبار دشمن سے
کمی ہو کچھ تو کہو میری مشت خاک سے لے

اس آندھی سے دو ساحر مرگ چھالون پر سوار اُڑتے ہوئے باغ مین آکر اوترے شاہ جادوان کو سلام کیا اُسنے حکم کیا کہ **غبار جادو** و **حسام جادو** تم دونون دو سمت جاؤ **غبار** ملکہ **حیرت** کے ملک کو جائے ملکہ بھی وہان موجود ہین **عمرو** کو گرفتار کرکے اُنکے حوالے کرے اور حسام لشکر **مہرخ** کا جاکر کام تمام کرے یہ سُنکر دونون ساحر روانہ ہوے حسام اپنی جگہ پر آیا اور لشکر تیار کرایا دو سحر اپنے جگاے ایک **باران** دوسرا **آسمان** جب یہ دونون جادو اپنے قبضہ مین کر چکا اسوقت ابر سحر پر سوار ہوکر بجمعیت چالیس ہزار ساحران نابکار راہی ہوا اور **غبار** جب اپنی جگہ پر آیا اُسنے سحر سے زمین کی کچھ مٹی سونگھکر دریافت کرکے تیار کیا اور تخت پر بیٹھکر سمت شہر **حیرت** چلا ادھر **حیرت** نے آکر رات کو آرام نہین کیا ہزارہا ساحر کو بلاکر حکم دیا کہ شہر کے دروازے ہر طرف کے بند کردو **عمرو** اس شہر مین زندہ موجود ہی سب ملکر ڈھونڈھو جو گرفتار کرلائیگا مال دُنیا سے مستغنی کردونگی سارے شہر مین اس حکم سے انتظام ہونے لگا اور ساحر ہر سمت ڈھونڈھنے لگے بعضے طائر بنکر اوڑے اور بعض ہر ایک گوشے اور غار وغیرہ مین متلاشی ہوے لوگون کے گھر کی تلاشی ہونے لگی در شہر پر تین تین پہرے بیٹھ گئے ہر گلی اور کوچے مین ساحر پھرنے لگے اور جو کی پہرا مقرر ہوا کوتوال شہر گردش اور گشت کرنے لگا گلی گلی یہی چرچا ہونے لگا کہ **عمرو** دیکھیے کیونکر گرفتار ہوتا ہی یہان تو یہ بندوبست ہی لیکن **عمرو** کی کیفیت سُنیے کہ یہ جو گلیم اوڑھکر کوٹھری سے نکلا اُسوقت تک باغ مین ٹھہرا رہا کہ حیرت تاج عیش

مین واسطے جشن کرتے کے گئی یہان چند ملازم اور کنیزین باقی رہگئین عمرو نے قابو پاکر ازبسکہ رات
کا وقت ہی تھا کچھ پروانے بیہوشی کے شمع وچراغ پر پھینکیے کہ جسکے دھوئین سے کنیزین بیہوش ہوکر
سو رہین عمرو نے سب اسباب وہان کا جال مار کر نذر زنبیل کیا اور جہان تک کہ ممکن ہوا لباس لونڈیونکا
اور زیور اُتار لیا پھر وہان سے نکلکر صورت ساحرہ کی بناکر اندر شہر کے پھرنے لگا یہانتک ایک جگہ
شہر مین ویرانہ تھا اور مکان بے مرمت تھے زمین مین غار پڑے تھے یہ ایک غار مین اوترکر رات کو
بیٹھ رہا اور سوچا کہ ساحر بڑے بڑے زبردست ہین تو یہان چھپ نہ سکے گا اور اگر گلیم کی وجہ سے تو مخفی رہا
تو کچھ لطف عیاری نہین کیونکہ گلیم تو اس کام کی ہے کہ جہان ایسے ہی دباؤ مین پھنس جائے اور نکلنا
ممکن نہو گلیم اوڑھ لے یہ سوچکر خنجر لیکر نقب کھودنا اسی غار مین شروع کی اور اہل شہر کے مکانات کو
علم مساحت سے وہان بیٹھے بیٹھے بنظر فراست پیمایش کرلیا یہانتک کہ نقب ایک مکان کے اندر
کھودکر پہونچائی جب وہنہ نقب توڑا اتفاق سے کوٹھری مین مُہرہ نقب کا ٹوٹا دیکھا یہان
بورے اناج کے مثل گیہون اور چانول سے بھرے رکھے ہین معلوم ہوا کہ کسی بنیے کا گھر ہے عمرو
نے نقب سے بورے نکالکر جال مین باندھکر اُٹھائے اور نقب کے مُنھ پر لاکر رکھے اور پیندے اُنکے
کاٹ دیے کہ اناج کھسک کر نقب مین چلا گیا اور اوپر سے بورا خالی ہوگیا اسنے پھر نقب مین گھسکر اناج
دہنے بائین ہٹاکر بورے کے اندر چلے آنے کا راستہ کیا جب یہ بندوبست کرچکا پھر خنجر لیکر اندر سے
نقب کو اور سمت کھودنے لگا اور مٹی اُسکی زنبیل مین بھر لیتا تھا یہان سے مکان تو رعایاے شہر
کے قریب قریب ہین دوسرا مُہرہ نقب کا نان بائی کے مکان مین نکالا عمرو نے رات کا وقت ہی
تھا سر نکالکر نقب سے جو دیکھا تو نقب دالان مین ٹوٹی ہے اور سب سوتے ہین یہ دیکھکر یہان
کوٹھری تجویز کرکے سرنگ اسی طرف لیچلا اور کوٹھری مین سر نقب کا نکالا یہان دیکھا کہ شطرنجی پر
شیرمال وکباب اور روٹیان اور کلچے وغیرہ رکھے ہین اور اوپر چادر ڈھنکی ہے یہ دیکھکر دل سے
کہا اے عمرو خوب آئے اس جگہ مہر نقب کو اندر گھسکر طبقہ زمین سرے سے ملاکر لیپ دیا کہ اوپر سے
نقب نہ معلوم ہو اور مین جب آؤن تو ڈھیر مٹی کا اُٹھا کر چلا آسکون غرضکہ جب اس انتظام سے
فراغت پائی یہان سے تیسری سمت نقب مین شاخ نکالی اور کھودتا ہوا چلا ایکبار کلوار کی دوکان
مین سر نقب کا نکالا اسنے اس سرے کو تو مٹی کے اندر کی طرف سے بند کردیا اور دوکان کی کوٹھری مین
جاکر مہرہ توڑا اس مقام کو بھی بوتلون سے شراب کی بھرا دیکھا کہ سب بوتلین بادۂ خوشگوار اور رنگین سے
مملو تھین مینے یہان بھی اندر سے نقب کو لیپ پوت کر برابر کیا اور چاہا کہ چوتھی سمت چلون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مگر اس اثنا مین آواز آدمیون کی بول چال کی کان مین آئی اور سمجھا کہ رات تمام ہوگئی یعنی خورشید کلاہ زرین لیے نقاب فلک مشرق کی سرنگ سے باہر نکلا عمرو سوچا کہ اب مخفی ہوجانا چاہیے ورنہ حال کھل جائیگا یہ تصور کرکے براہ نقب غار مین آکر بیٹھا اور اپنے کسل کو نقب کھودنے اور مٹی اُٹھانے کے کروٹین لیکر دفع کرنے لگا اور پھر بھر خوب پاؤن دراز کرکے آرام کیا اور جال الیاسی سر غار پر تان دیا کہ شاید جو کوئی مجھے پکڑنے آئے تو اسمین پھنس جاے لیکن کوئی اس طرف کو نہ آیا یہ سوکر اُٹھا زنبیل سے پانی نکالکر منھ دھویا وضو کیا وظیفہ سحری جو قضا ہوا تھا ادا کرنے لگا اس اثنا مین بھوک معلوم ہوئی براہ نقب مکان مین نان بائی کے گیا اور ہاتھ بھر سوراخ کرکے دو چار خمیر مال وغیرہ لیکر پھر اور کلوار کی کوٹھری مین جاکر ایک گلابی شراب کی لیکر غار مین آیا شراب پی کھانا کھایا چپکا ہو کر بیٹھا کہ بیت

تم ہو اور غیر ہین اور انجمن آرائی ہے
ہم ہین اور درد ہے اور گوشۂ تنہائی ہے

اب وہان غل وشور تمام ساحرون کا سنتا تھا اور ہر طرف سے تکبیر کی صدا آتی تھی گھنٹے ناقوس بجتے تھے لوگ ہر سمت دوڑتے پھرتے تھے فی الجملہ انکو تو اس حال مین چھوڑیے مگر حال سُنیے کہ حیرت تو انتظام مین مصروف رہی صبح کو جو بغدغا کیا تو سارا مکان لٹا ہوا پایا کمال غضبناک ہوئی اور چاہا کہ خود عمرو کو ڈھونڈھنے نکلے اس اثنا مین خبر پہونچی کہ عیار جادو بھیجا ہوا شاہ طلسم کا آیا ہے یہ سُنکر زمرد اور یاقوت کو بہر استقبال بھیجا انھون نے جاکر تعظیم کرکے اُسکو اپنے ہمراہ پاس ملکہ کے پہونچا اُسنے حیرت کو آکر سلام کیا اور حال پوچھا ملکہ نے سب حال بیان کرکے کہا اب تم دریافت تو کرو کہ عمرو کہان چھپا ہوا ہے اُسنے حکم ملکہ سے باہر باغ کے آکر ایک مشت خاک زمین سے لیکر سحر پڑھکر سونگھی اور ملکہ سے آکر کہا کہ مجھے ثابت ہوتا ہے کہ عمرو زمین کے اندر کسی گڈھے مین بیٹھا ہے لہذا مین جاکر پکڑے لاتا ہون یہ کہکر زمین سونگھتا ہوا چلا جب شہر مین پہونچا آدمیون کا غول اسکے ساتھ ہوا اُسنے سب کو منع کیا کہ میرے ساتھ نہ آؤ کیونکہ غل سُنکر عمرو بھاگ جائیگا لوگ اسکے منع کرنے سے رکے اور یہ اکیلا چلا یہان تک کہ قریب اس غار کے پہونچا کہ جہان عمرو مخفی ہے اور عمرو نے بھی دیکھا کہ ایک ساحر اس سمت کو آتا ہے اگر یہان آنجائیگا تو حال اس غار کا ظاہر ہوجائیگا پھر بیٹھنے کا بھی ٹھکانا جاتا رہیگا یہ تصور کرکے اندر سے غار کے نکلکر بیچ میدان مین چادر اوڑھ کر لیٹا اور جسم کو اپنے مثل مردے کے کرخت بنایا سانس روک لی اور آنکھین ایسی کہ جیسے مردے کی بے نور اور پھٹی ہوتی ہین کنپٹیان بیٹھی ہوئی اور منھ ٹیڑھا کیے

ہوئے اور اندر منھ کے سفوف بیہوشی بھر لیا خلاصہ یہ کہ جب غبار گڈھے کی طرف چلا اور مٹی نے بزور سحر سونگھنے سے عمرو کی خبر دی کہ اسی جگہ ہوا سنتے چار طرف بیک نگاہ دوڑایا ایک شخص کو چادر اوڑھے پڑا دیکھا یہ دوڑ کر قریب آیا اور سحر پڑھنے لگا کہ اٹھکر بھاگ نہ جاے لیکن خیال کیا تو دیکھا کہ اس شخص کے جسم کو ذرا حس وحرکت نہین ہی شاید سوتا ہی ایسا کچھ سمجھ کر چادر کو چہرے سے ہٹایا سب آثار مردے کے پاے حیرتناک ہوکر پاس بیٹھ گیا اور بغور دیکھنے لگا جسوقت کہ جھک کر چہرے کو غور کرنے لگا عمرو نے منھ سے سفوف بیہوشی جو پھونکا اُسکے منھ پر پڑا اور چھینک مارکر بیہوش ہوا عمرو نے اُٹھکر فی الفور سر کاٹ ڈالا غل اور شور اور تاریکی پھیل گئی عمرو اُسکا پیراہن اور جھولا اسباب سحر کا لیکر غار مین گوگیا اور نقب مین جا بیٹھا غلغلہ اور ہنگامہ سنکر ساحر اور اہل شہر دوڑے لاش اُٹھاکر حیرت پاس لے چلے وہ بھی صداے گریہ وبکا سنکر دوڑی ہنوز در باغ تک نہ پہونچی تھی کہ لاش غبار کی ساحر لیکر آئے اور عرض پیرا ہوے کہ ای ملکہ غبار کو عمرو نے مارا حیرت اس حال کو دیکھکر گریان ہوئی آئینہ عشرت اسکا زنگ آلود غم والم ہوا آخر لاش غبار کی تخت سحر پر رکھکر بجمعیت چند ساحران خدمت شاہ جادوان مین بھیجی افراسیاب باغ عیش مین مصور سے سرگرم گفتگو تھا کہ نعش ساحر لیکر حاضر ہوے اور تقریر پر الم تاثیر مقدمہ قتل ہونے غبار کی حصار رہاین مین مقید کی افراسیاب سنتے ہی اس خبر کے مثل مار دم بریدہ کے پیچ وتاب کھانے لگا اور بولا کہ مین حسام جادو کی راہ دیکھ رہا ہون کہ وہ لشکر مہرخ کا خاتمہ کرکے اور سرباغیون کے لیکر آئے تو مین جاکر عمرو کو خود گرفتار کرون فی الجملہ شاہ جادوان حسام کا منتظر ہی اور وہ دریاے سحر سے اوتر کر قریب لشکر مہرخ جب پہونچا دل سے اپنے مشورہ کیا کہ مین مقابل مین اگر خیمہ زن ہونگا تو عیار آکر ستا ئینگے اور حریف بھی ہوشیار ہو جائیگا اس سے مناسب ہی کہ اسی وقت تاخت وتاراج پر کمر ہمت باندھون اور عیش وعشرت دشمن کو مبدل بہ غم کرون سبکے سر کاٹکر خدمت شہنشاہ مین لے جاؤن کہ نظم

چو بر دشمنان خیزم آمد سمند — یقین گردش آرم اندر کمند
چو این وقت غافل شدہ بگذرم — عجب نیست فردا شود ابترم

ایسا کچھ تصور کرکے سرداران لشکر کو اپنے ارادے پر مطلع کیا اور بعزم خونریزی بارگاہ مہرخ کی سمت چلا یہان تمام سردار خبر گرفتاری عمرو زبان برق سے سنکر واسطے رہائی خواجہ کے دعا کر رہے تھے اور گریان و نالان تھے کہ یکایک صداے نفیر سحر کان مین آئی طائران سحر اور عیار

جو بامرجا سوسی صحرا و بیابان مین پھر رہے تھے آمد لشکر اعدا دیکھکر اور رُخ اُس فوج کا اپنے لشکر کی طرف نظر کر کے بر جناح استعجال بارگاہ مین آئے اور عرض پیرا ہوئے نظم

زمین بوسید و شہ را این دعا کرد	بجان تسلیم و منت ہا ادا کرد
زبان بکشاد و گفت ای فر و اقبال	کہ گیر و ماہ و مہر از روے تو فال
ز اقبالش جہان را عید نوروز	بنزم و رزم جوے باد فیروز
تمامی ساحران و بت پرستان	ہمہ رزم آوران و کینہ خواہان
بعزم جنگ رُخ دارند این سو	بہ قصد بیہودہ اندر تگاپو

مہرخ بمجرد استماع اس خبر کے اُٹھ کھڑی ہوئی اور حکم دیا کہ طبل جنگ بجے لشکر نصرت اثر تیار ہوئے کس لیے کہ لشکر حریف یکایک ایسا نہو کہ حملہ کرے لازم ہی کہ بیت

علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد	دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست

فی الفور بمجرد ارشاد فیض بنیاد اس خبر زن نقارہ رزم گڑگڑایا شور و شر کا زمانہ آیا ساحر تخت ہاے سحر پر سوار ہوے جان دینے پر تیار ہوے ہنگامہ قیامت خیز گرم ہوا ہنوز حسام نہ آنے پایا تھا کہ بمقتضاے فرد

نہ نشستہ یکے عربدہ آشوب گر خواست	تا رفتہ یکے فتنہ بلاے دگر آمد

یعنے جوانان خنجر گذار و شمشیر بران مرکبہاے تازی نژاد پر سوار برآمد ہوے ہاتھون مین وہ وہ سیفین اور تیغین جوہردار لیے تھے کہ جنکی ضرب سے عدو کو راہ فنا دکھاتے تھے کہ نظم

چون برگ گُل ہاست بسبزی ملی شود	در بوستان معرکہ چون شاخ ارغوان
بنیاد فہری در آب نہان با فسد این عجب	نیلوفری است تشنہ آب اندرون نہان

ایک سمت سے سواران زرین لجام گھوڑے چمکاتے اپنی شوکت دکھاتے روانہ تھے کہ ابیات

گردون گردے زمین نوردی	کز چشمۂ مہر آب خوردی
ہر بار کہ در نورد رفتے	صد باد صبا بگرد رفتے
ہر بار کہ در عرق شدے غرق	باران بودے و در میان برق

ایک جانب سے فیلان سحر روے ہوا پران تھے اور ساحر لباس زرق برق پہنے اُنپر سوار تھے کہ نظم

ابر ند و بے قطرۂ ایشان سحر مجر	برج اند و بے بارۂ ایشان صفت ہما
دندان یکے سخت شدہ در دل مریخ	خرطوم یکے حلقہ زدہ گرد ثریا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جادوگرنیان نازنین نازک بدن گاتیان دوپٹون کی باندھے جھولیان اسباب سحر سازی کی گلون مین ڈالے آمادۂ جنگ و پیکار تختہ ہاے سحر و طائران تیز پرواز پر سوار کہ بمصداق شعر

یکے چون لالہ با روے درخشان
یکے چون گل بجولی دامن افشان

مہرخ کا تخت قلب لشکر مین لیے نارنج و ترنج اوچھالتی ہوئین آگ پانی سے اور پانی آگ سے نکالتی تھین یہ معلوم ہوتا تھا نظم

زمین سے اوج فلک تک تھا اسطرح کا ہجوم
کہ شور حشر کا ہنگامہ ہوتا تھا معلوم

روان تھے ساحر نامی برآے جنگ و جدل
لیے تھے ہاتھ مین سب اپنے سحر کی مشعل

بزور سحر برستے تھے ایسے انگارے
فلک سے گرتے ہین جسطرح رات کو تارے

قصہ مختصر جب نزول لشکر کی حد سے دو کوس آگے فوج بڑھی لشکر حریف سے دوچار ہوئی حسام جو لشکر لیے آتا تھا اس کثرت سپاہ کو دیکھکر نعرہ زن ہوا کہ ہان اے دلیروان نمک حرامون کو گھیر و خبردار ان مین سے کوئی زندہ بچکر نہ نکل جائے کسی طرف پناہ نپائے فوج نے یہ حکم سنتے ہی صف آرائی کی اس ہنگامہ کی خبر لشکر حیرت کو بھی معلوم ہوئی یہان مصور اپنی جانب سے بہزاد جادو افسر کر گیا ہی وہ بھی فوج لیکر حسام کا آکر شریک ہوا بوق ترکی اور قرناے رزمی بجنے لگے کوس و دہل کے شور نے گنبد گردون دوار کو ہلایا مبارزان شجاعت شعار نے قدم ہمت میدان مین جمایا میمنہ و میسرہ وغیرہ درست ہوا ہر ایک طاق و جست ہوا علمون کے پھریرے لہرائے نشانون کے پرچم کھلے نقیب بلند آواز سے پکارتے لگے غیرت آمیز صدائین سنانے لگے

کہ بمقتضائے ابیات

دولت دنیا کہ تمنا کشد
با کہ وفا کرد کہ باما کند

مغز وفا نیست درین استخوان
بوے امان نیست درین خاکدان

محبت دنیا سے ہاتھ اٹھاؤ کب تک اس دار بے ثبات مین حیات کی امید ہی آخر ایک دن مرنا ہی اگر آج لڑکے جان دی تو زندگی جاوید ہی ع

بمیر اے دوست گر خواہی رہائی
کہ بے مردن نیابے آشنائی

اور کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ قطعہ

از سر گذشتہ پاے بمیدان نہ و ببین
گوئی مراد ماست زچوگان آرزو

خواہی کہ بخت روے بیاید بکام دل
باید شدن بمعرکہ با خصم روبرو

اس صدا کے سننے سے قبضہ ہاے شمشیر آبدار اور سیسر کمانون کے کڑ کنے لگے منچلے ہونٹھ چبا چبا کر عدو کو گھورتے تھے صفون پر سناٹا تھا کوئی طائر بھی اُڑکر ادھر نہ آتا تھا رن بولتا تھا تمام عالم سنسان نظر آتا تھا اس اثنا مین حسام بدانجام اژدر کو اُڑا کر وسط میدان مین آیا یہ نابکار خود بھی بہت کریہ منظر و بدہیئت ہی اسوقت براہ مہابت بزور سحر اپنی صورت نحس کو اور اسنے زیادہ مہیب کیا تھا کہ

چو دیوے دو رخ از عفریت روئی
چو زاغ گلخن از بیہودہ گوئی
ازین سنگین دلے پولاد جانے
چو ہجران دل گدازے جانستانے

میدان مین پہونچکر خوب سحر کی نیرنگیان اسنے دکھائین اور ٹھہر کر مہرخ کی طرف بصد عتاب مخاطب ہو کر کہا اے نادان کجا تو اور کہان شہنشاہ ساحران کہ بیت

کے تواند بود شیر شرزہ آہو را شکار
کے تواند گشت باز از جرہ تیہو را مطیع

کہان تک لاف برابری مارینگی اور ملازمان شہنشاہ مین سے کس کسکو قتل کرے گی ان چند باغبان پاشکستہ پر جو تیرے پاس جمع ہو گئے ہین غرہ نکر اور لازم ہی کہ رفیقان نیک سرشت عقیدت اندیش سے صلاح لیکر سرکشی سے باز آ قدم پر میرے گر کہ قطعہ

مکن تکیہ بر گنج و تیغ و سپاہ
ز فرزانگان رائے و تدبیر خواہ
شود راے نیکو ترا دستگیر
بجاے کہ ضایع بود تیغ و تیر

اگر سر انقیاد میرے فرمان سے نہ ہٹایا خطا تیری شاہ جادوان سے معاف کرادونگا ورنہ درصورت انحراف ورزی سزاے معقول دونگا عمرو جو تیرا معاون با مکر و کید ہی وہ بھی طلسم مین قید ہی تو بھی راہ راست پر آ اپنی جان بچا کر غور کر کہ شہنشاہ والا مرتبت کا کیا رتبہ ہی خداوند سامری نے کیا مرتبہ دیا ہی کہ نظم

دیو کا نجا رسید سر بنہد
مرغ کانجا برید پر بنہد
نرود جز بہ بدرقہ بیرون
از ہوا و زمین او گردون

یہ شہنشاہ کا حلم و وقار ہی کہ تجھ ایسی نمکحرام کو اب تک زندہ چھوڑا ہی اے بے ادب یہ تجھے کب زیبا ہی کہ قطعہ

ستیزندنی با خداوند سخت
ستیزندہ را سر برو چون درخت
گوزلے کہ در شہر شیران شود
بمرگ خودش خانہ ویران شود
چو سر بایدت سر متاب از خراج
وگرنہ نہ سر با تو ماند نہ تاج

مہرخ نے یہ تقریر عتاب آمیز سنکر شمشیر زبان کے جوہر دکھلائے اور پکاری کہ او بیحیا قطعہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگر دشمن از تیغ دارد ستیز — مرا ہم زبانِ سنان ہست تیز
چو من آرزوے نبرد آورم — دل دشمنان را بدر آورم

حسام نے یہ کلام ملالت انجام سُنکر ایک نارنج سحر پڑھکر مارا پھر تو ع نعوذ باللہ ازین آتش ار که آرد دود ٭ اُسمین سے دھوان نکلا اور عنقریب تھا کہ شق ہو کر آفت تازہ اور بلائے بے اندازہ بپیدا کرے مہرخ نے اس نارنج کو آتے دیکھکر سمت فلک کچھ افسون پڑھکر پھونکا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اور اُس نارنج کو روک کر غائب ہو گیا حسام کا جب سحر رد ہو گیا بغصہ شمشیر صاعقہ بار کھینچکر بڑھا اسوقت بہار اپنا طاؤس بڑھا کر میدان مین آئی اور گویا ہوئی کہ ای حسام تمھین لازم ہی کہ ہم پا اُفتادون کی اگر دستگیری کرو اور شرط مردمی یہ ہی کہ مغلوب کی مدد کرو اُو ہمسے ملجاؤ ایسے نا منصف اور ظالم بادشاہ کی اطاعت کرنا عقل مصلحت سنج کے خلاف ہی افراسیاب نالایق اور بیہودہ اور نا انصاف ہی بیت

بے مزد بود آنچہ ہر خدمتے کہ کردم — یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

ہم کیسی اطاعت اور نا بعداری سرکار کی بجا لائے پھر آخر اسکے صلہ مین کیا ملا تم بھی انجام کو کیا پاؤ گے اس سے بہتر یہ ہی کہ ع

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست — با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

اور شہنشاہ ساحران کے یہان مثل تمھارے بہت لڑنے والے ہین ہم البتہ مجبور و بیچارے ہین تمکو لازم ہی کہ بموجب فرد

رہ نیک مردان آزادہ گیر — چو استادۂ دست افتادہ گیر

حسام بدانجام ان کلمات نصیحت التیام کو سُنکر حرف زن ہوا کہ مین نمکحرام نہین ہون جو مثل تیرے اپنے مالک سے منحرف ہو جاؤن بہار نے کہا اچھا اب ہوشیار ہو جا و نیمچہ سحر دوڑ کر مارا اس نے جسم اپنا بزور سحر اژدہات کا بنایا نیمچا اُچٹ گیا بہار نے دوبارہ تیر مارا وہ بھی خالی گیا حسام نے دونون حربے رد کر کے ایک ناریل مارا کہ وہ پھٹا اور آٹھ ہزار پیکان تیر اُسمین سے نکلکر لشکریان مہرخ پر گرا مہرخ سے گذر کے پاؤن کی طرف سے نکل گیا بہت ساحر ہلاک ہوے بہار گلدستہ لیکر بڑھی حسام سمجھا کہ اب یہ باغ سحر بنا کے گی میرے لشکر کو ہر صرصر ستم سے برباد اور خزان رسیدہ کرے گی لازم ہی کہ مین بھی تحفہ طلسم سے کام لون یہ سوچکر اپنے جھولے سے حلقہ جمشیدی نکالکر مارا بہار کی گردن مین وہ حلقہ پڑ کر تنگ ہو گیا اور وہ بیہوش ہو گئی اُسنے گرفتار کر لیا اور وہی حلقہ لیکر یہ آگے

بڑھا مہرخ نے للکارا کہ اے نامراد ازلی کہان آتا ہی اُسنے حلقہ دوڑکر مارا مہرخ کی گردن بھی پھنسی اور اسیر ہوگئی اسوقت وہ دونون سحر یعنے باران سحر اور آسمان سحر جو ہمراہ اپنے لایا تھا اُنکو حسام نے زبان پر جاری کیا سب نے دیکھا کہ ایک سمت دھوان بلند ہوا اور بڑھتے بڑھتے مثل آسمان سبز فام کے سر لشکر مہرخ پر قائم ہو پہنچے اُس آسمان دودی کے لکہ ہاے ابر گھر آئے اور پانی برسنے لگا جسکے سر پر بوند گرتی تھی تیر کا کام کرتی تھی ساحران نامی سپر بن سحر کی سر پر رد کے تھے ہر طرف ایک تلاطم مچا تھا اس ہنگام مین برق محشر نے کہا ای فرزند رعد اس باران سحر مین ہماری کسر باقی ہی یعنے رعد گرجتا ہی چلو ہم بھی اپنا کام کرین یہ سُننا تھا کہ رعد زمین مین غرق ہوا اور برق چمک کر فلک پر گئی ادھر برق کو چمکتے دیکھکر حسام سمجھا کہ قاعدہ ہی جب پانی برستا ہی بجلی ضرور چمکتی ہی یقین ہی کہ میرے سحر کی یہ بجلی ہی غرضکہ یہ تو غافل رہا اور رعد زمین سے نکلا اُسوقت برق کا چمکنا مع حسام کے سب دیکھ رہے تھے کہ رعد نے چیخ ماری بہت ساحرون کے سر پھٹ گئے اور حسام ازبسکہ زبردست تھا اُسکا سر تو نہین شق ہوا مگر بیہوش ہوگیا اوپر سے برق جو کڑکڑا کر گری اسکے جسم نجس کو کاٹ کر زمین مین اوتر گئی العیاذ باللہ شور نشور قیامت برپا ہوا وہ آسمان سحر پھٹکر لشکریان حسام اور حیرت پر گرا ہزارہا ساحر دبکر مرا مہرخ اور بہار قید سے چھوٹین فوج نے مہرخ کی حملہ کیا پھر تو نظم

گرو ہے رزم جوے فتنہ انگیز	ہمہ پرکینہ با بیباک و خون ریز
کمین خواہی میان را تنگ بستہ	ولے چون سنگ را در جنگ بستہ

رعد نے چیخین مارنا شروع کین اور برق چمک چمک کر گرنے لگی اسوقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ بیت

سینہ کوہ از سنان برق میشد چاک چاک	وز صداے رعد می لرزید بر خود جرم خاک

برق چالیس گز کی دراز ہوکر اُڑتی اور ترچھی پڑ پڑ کر گرنے لگی ہر بار دو دو سو تین تین سو کو جلا کر خاک سیاہ کرتی تھی دم بھر مین چالیس پچاس ہزار ساحر جلا دیا آخر لشکر حیرت مین طبل امان بجا بہت ساحر رو بفرار لائے اور ہزارون گرفتار ہوے بہتون نے اطاعت کی مال و متاع حریف لوٹکر مہرخ نقارۂ فتح بجا کر میدان سے پھری اور خیام ذوی الاحترام مین پہونچکر مصروف عیش و نشاط ہوئی لشکر نے کمر کھولی ہنگامہ نشاط گرم ہوا اُدھر لشکریان حسام بھاگ کر دریاے سحر کے پار گئے افراسیاب براہ نخوت مصور سے گرم سخن تھا کہ مین آج تک طرح دیتا تھا کہ یہ لوگ راہ راست پر آوین ورنہ میرے غصہ کی پناہ نہین اب دیکھنا سب کے سر حسام کاٹکر لاتا ہوگا یہ باتین

تمام نہوئی تھیں کہ صدہاے واویلا کان مین آئی خادم دوڑے اور ساحران حسام کو سامنے لائے اُنھون نے تیغ بیان سے خاطر بادشاہ کو مجروح بنایا اور دلکو دو نیم دود آہ سینۂ شہنشاہ سے نکلا اس شکست کی خبر سُنکر دست تاسف ملے اور کہا ؎

آہ ازین طالع برگشتہ کہ ہر روز مرا	رہ بجاے بنماید کہ بلا بیشتر است

اُن مفرورون سے پوچھا کہ حسام کو کس نے قتل کیا کہا برق محشر نے اُسکو قتل کیا لیکن سب لوگ کہتے تھے کہ افراسیاب حرامزادے مسخرے نے بھیجکر قتل کرایا اس کلمہ پر اہل دربار منھ پھیرکر مسکرائے اور سرمایہ وزیر نے اُن ساحرون کو گھڑکا کہ سب لوگ کچھ کہتے ہین تم اپنی زبان سے نہ کہو عوام الناس کا قاعدہ ہی کہ شاہون کو سردارون کو بُرا بھلا کہتے ہین لیکن کوئی حضور مین ایسی بات کہتا ہی افراسیاب یہ تقریر سُنکر گویا ہوا کہ اگر مین انکو سزا دلواتا ہون تو لوگ کہینگے مورخ سے تو کچھ بس نہین چلا اپنے ملازمون کو ہلاک کرتا ہی اس سے لازم ہی کہ تا قتل ہونے نمک حرامون کے جو کچھ کوئی کہے سنون اور خاموش رہون کیونکہ چاند پر خاک ڈالے سے نہین پڑتی مین جیسا ہون ویسا ہی رہونگا یہ کہکر بغل مین ہاتھ ڈالا اور ایک کاغذ کا پتلا نکالکر پھینکا اور حکم کیا کہ جہان صرصر عیارہ ملے لے پتلے اُٹھا لا بمجرد حکم کے وہ شکل کاغذ بادی کے اُڑتا ہوا روانہ ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرد

اب تو وہ تشکل کاغذ بادی	نہ زمین کا نہ آسمان کا ہی

صرصر لشکر حیرت مین اندر خیمے کے شکمن تھی اور صبا رفتار کہتی تھی کہ واہ رے عمرو مودی کا ٹا بلا کا عیار ہی لنگوڑا طلسم مین جب سے آیا ہی آفت ڈھائی ہی اب شہر مین حیرت کے ہی لیکن کسی کے ہاتھ مین نہین آتا ہی صبا رفتار کے چھیڑنے کو صرصر گویا ہی کہ ہان بہن تمھارا جی جانتا ہوگا جیسا عمرو وہی اُسکا شاگرد قران اس بلا کا ہی کہ تیرے دلکو زخمی اُسنے کیا ہی صبا رفتار یہ سُنکر کھسیانی ہوکر حرف زن ہوئی کہ حضور کو اگر بُرا لگتا ہی تو مین نام بھی عمرو کا نہ لونگی خلاصہ کلام انھین باتون مین تھین کہ وہ کاغذی پتلا آکر کمر مین صرصر کے لپٹ گیا اور اُڑ کر چلا صرصر سمجھی کہ رعد و برق نے جو حسام کو قتل کیا ہی تو مورخ اندیشہ مند ہوئی ہی کہ عیار بچیان کوئی عیاری نہ کرین اس لحاظ سے مجھے گرفتار کرایا ہی یہ تصور کرکے بکنے لگی کہ ہم سے اور عیارون سے گرفتار کرنے کی فقط ہی نہ کہ ساحرون سے لڑنا ہمارا کام ہی اس پتلے نے کچھ سماعت نہ کی اور دریاے سحر کی طرف چلا اب صرصر سمجھی کہ افراسیاب نے معلوم ہوتا ہی کہ بلایا ہی یقین ہی کہ یہی کہیگا کہ حسام مارا گیا اور تجھ سے کچھ نہو سکا پھر میرے بھی جو مزاج مین آئیگا جواب دونگی

غرضکہ اسی شش و پنج مین یہ تھی کہ تپلا سامنے شاہ جادوان کے اسکو لایا اسنے مجرا کیا اور ہاتھ جوڑکر کھڑی ہوئی افراسیاب نے کہا اے صرصر تونے کئی بار اقرار کیا کہ مین عمرو کو پکڑ لاؤنگی مگر آج تک گرفتار نکر سکی صرصر نے کہا کہ قربان ہوجاؤن کنیز تو کئی بار اسکو پکڑ لائی مگر اُسکی قضا نہ تھی چھوٹ چھوٹ گیا شاہ نے کہا اچھا اب جاکر رعد اور برق کو پکڑ لا اور ملکہ حیرت کے پاس پہونچا دے صرصر تسلیم کرکے رخصت ہوئی اور شہنشاہ نے ایک نامہ حیرت کو لکھا کہ اے ملکہ تم گھبراؤ نہین مین عمرو کی گرفتاری کو ساحر زبردست بھیجتا ہون اور خود بھی آتا ہون لیکن صرصر رعد اور برق محشر کو اگر تمھارے پاس گرفتار کرکے لائے تو غور اُسپر اُن دونون کا کاٹ ڈالنا اس نامے کو ایک پنجہ سحر کو دیا کہ وہ لیکر چلا ادھر صرصر کو پنجہ سحر اُٹھاکر اسکے خیمے مین پھر پہونچا گیا صبا رفتار اسکے جانے سے متردد تھی اسوقت خوش ہوکر پوچھنے لگی کہ اے شہزادی آپ کہان تشریف لیگئی تھین صرصر نے سب کیفیت بیان کرکے کہا چلو برق محشر کو پکڑ لائین یہ کہکر کسوت عیاری واکرکے آئینے سامنے رکھکر صورتین اپنی دونون نے تبدیل کین ایک تو خود عورتین نازنین حور جمال ہین اور دوسرے اور بناوٹ سے مہ پارہ حسینہ اور جمیلہ بارہ بارہ برس کی کم سن لڑکیان بنین وہ زیبا صورت ہر ایک کی تھی کہ ماہ شب چاردہ اُنکے رخسار پر نور سے روشنی اور نور اقتباس کرتا تھا اور چراغ جہان افروز آفتاب کہ قندیل فلک ہی پرتو شمع جمال دل آرا سے اُن سب کے تاب قرض لیتا تھا الحق وصف مین اُن خوبان روزگار کے یہ زیبا ہی کہ نظم

لباس ارغوانی کردہ دربر　　تو گوئی بستہ سرو از لالہ زیور
دو چشم ترک بر دلہا کمین ساز　　دو ابرو بر جگر دو ناوک انداز
رخش تابان زچین زلف پرتاب　　چنان کاندر شب تاریک مہتاب
زمشک تادہ یک یک موی شستہ　　بآب زندگانی روی شستہ

اس خوبی و زینت سے آراستہ ہوکر منتظر ہوئین کہ رات کو چلکر دست بردی کرین یہانتک ٹھہری رہین کہ سیمرغ زرین جناح آفتاب آشیانہ مغرب مین گیا اور غراب شب سیاہ چہرے نے دام ظلمت اطراف عالم مین بچھایا کہ نظم

روز چو در پردہ بپوشید راز　　راز بروں داد شب پردہ ساز
صوفی خورشید بہ خلوت نشست　　کرد فلک سبحہ پروین بدست

جب رات ہوئی دونون اپنے خیمے سے نکلکر روانہ ہوئین اور لشکر مہرخ مین پہونچین جسنے لشکر مین دیکھا

اوپر فریفتہ اور فریفتہ ہوا عاشق تن شعر پڑھنے لگے نوجوان آوازے کسنے لگے کوئی بولا کہ مین اس زلف کا سودائی ہون کوئی پکارا کہ مین رخ انور کا شیدائی ہون کہ رباعی

ہے شوخ کا مار زلف کالا کافر — حلقہ مارے ہوا سپیہ بالا کافر
اس چشم پہ آنکھ پڑتے ہی دل یہ بولا — جادو بہ حق ہو کرنے والا کافر

اور کوئی بیقرار ہوکر انکے پیچھے چلا اور کہتا جاتا تھا کہ اے یار دلنواز وائے سراپا مایہ ناز ایک نظر ادھر بھی دیکھ لو کہ یہ دل مضطر تسلی یاب ہو اور رنجہ بیتاب کی جان بچے کہ اشعار

گردش چشم سے سرمے کا ضرر کیا ہوگا — دیکھ لوگے جو ادھر ایک نظر کیا ہوگا
ہم بھی اپنے دل بیتاب کو سمجھا لینگے — پھیر لے ہمسے او بے دید نظر کیا ہوگا

اور کسی نے انکی اچپلاہٹ اور چلبلاپن دیکھ کر دل سے دعا دی کہ فرد

چودھوان سال خدا خیر سے کاٹے تمہیر — گھٹنے لگتا ہی مہ چاردہ پورا ہو کر

ہمراہ ان دونون کے مجمع عاشقان ہر سمت سے ہجوم جوانان تھا کہ فرد

شہر مین شہرہ ہی کس قد قیامت کا کیون — جلوہ گاہ حشر سر ہر کوہ برزن ہو گیا

اسی طرح لشکر سے گذر کر دربار گاہ مہرخ پر پہونچین حاجبان درگاہ سے کہا کہ ہماری خبر ملکہ عالم سے جاکر عرض کرو کہ دو لڑکیان حاضر ہوئی ہین دربانون نے کہا تم کہان سے آئی ہو انھون نے کہا کہ ہم کچھ فوج لیکر تو آئے نہین ہین جو تم پوچھا گچھی کرتے ہو جاؤ ملکہ سے بیان کرو جہان سے ہم آئے ہین آپ ہی ثابت ہو جائیگا اس تقریر سے دربان خاموش ہوے اور عرض بیگی نے جاکر مہرخ سے بعد دعا وثنا کے دست بستہ التماس کیا کہ دو لڑکیان آستانہ عالی پر حاضر ہین تمنا باریاب ہونے کی رکھتی ہین مہرخ نے بمجرد سُننے کے حکم دیا کہ سامنے لاؤ ملازمان بارگاہ دونونکو روبرو لائے اُنھون نے مجراگاہ پر سے باادب استادہ ہوکر مجرا کیا اہل دربار مین سے جسنے انکی صورت پاکیزہ کو دیکھا دیوانہ رخ زیبا بنا اور بہار اور مہرخ موونا فرمان وغیرہ دیکھکر گویا ہوئین کہ ہی ہی کمبختین ابھی بالکل کم سن ہین نگوڑیون پر نہین معلوم کیا مصیبت پڑی ہی جو گھر سے نکلین ایک ساحرہ بولی کہ ناشدنیان صورتین تو بھولی بھولی رکھتی ہین معلوم ہوتا ہی کہ کسی اشراف کی بیٹیان ہین ایک نے کہا بہن دیکھو یہ الڑھ بھی ہین کچھ شعور نہین ہی بال بھی رخ پر سے نہین ہٹاتی ہین غرضکہ اپنی اپنی بولیان سب بولتے تھے اور انکے حسن وجمال پر فریفتہ تھے فی الحقیقت انھون نے اپنی بناوٹ ایسی ہی کی تھی کہ کرتیان آستینون وار پہنے جھوبیان گلے مین ڈالے ناک مین ایک ایک موتی کی نتھنی پہنے تھین مگر روے زیبا مثل گل تازہ کے نسیم تمناے عاشقان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے شگفتہ اور زلف مثل سنبل پُرتاب کے کہ ہزارون نافہ مشک ناب اس مین پوشیدہ تھے آراستہ اور پیراستہ کر کے آئی تھین الحق اُنکی شان مین یہ زیبا تھا کہ ابیات

ز سنبل برہمن مرغولہ بستہ	ز مرغولش بنفشہ گشتہ دستہ
ز مستی نرگس جادوش درخواب	ز سودا سنبل ہندوش در تاب

مہرخ نے نہایت شفقت سے اُنکو کرسی قریب تخت بیٹھنے کو مرحمت کی اور براہ نوازش و تفقد حال اُنکا پوچھا دونون لڑکیان رونے لگین لآلی آبدار شاہوار اشک متصل اور مسلسل صدف چشم سے ڈھلک کر رخسار پر آنے لگے خوب دھارم دھار روئین مہرخ بیقرار ہوگئی اور پاس اپنے بلایا اُنکے حال زار پر رحم آیا آنسو پوچھ والا ساو کر بٹھایا انھون نے کہا ہم ہلیکل جادو کی بیٹیان ہین باپ اور مان ہمارے رہرو ملک عدم ہوئے ہم اکیلے رہگئے کوئی روٹی دینے والا کیسا خالی سر پر ہاتھ رکھنے والا بھی نرہا اب محنت و مشقت کرتے ہین تیرا میرا کام کاج کر کے روٹی میسر آتی ہو کھا کر پڑرہتے ہین لیکن جوان جہان ہین اور کمبخت پیلا چمڑا ہمارا ایسا ہی جسکے سبب سے ہر شخص آبرو کا خواہان رہتا ہی مردوے تاکتے جھانکتے ہین آوازے کستے ہین غریب سمجھکر ہر شخص جو پاتا ہی سو کہہ لیتا ہی لہذا ہم آپکے پاس آئے ہین کہ ہمین کنیزی مین قبول فرمایئے اور رعد اور برق محشر کا شاگرد کرا دیجئے کہ ہمکو انھین کا سحر پسند ہو انکا کاروبار کرینگے اور سحر بھی سیکھین گے آپ کے فرمانے سے اگر وہ ہمین رکھلین تو عین عنایت ہو اس تقریر کو سُنکر مہرخ نے رعد و برق محشر کی جانب دیکھا اور رعد اپنا نام اُنکی زبان سے سُنکر انھین کی طرف متوجہ ہوا اور بنظر غور اُسنے دیکھا کہ وہ نازنیان مہ پارہ کم سن قبول صورت ہین چھاتیان ابھرتی آتی ہین معلوم ہوتا ہی کہ گٹھلیان چھوٹی چھوٹی چھاتیون مین ابھی پڑی ہین منہدی ہاتھون مین لگی ہی پور پور چھلے پہنے ہین پانؤن مین چھاگلین پڑی ہین گلے مین طوق اُن خورشید رخسارون کے ہلال آسا پڑا ہی کان کے بالے رخسار پر حلقہ نگن ہین کہ نظم

ماہ را مہر میہمان کردہ	زہرہ با مشتری قران کردہ
ماہروئے مشکبوئے دل کشئے	جانفزائے دلفریبے مہوشے

رعد کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور عرض پیرا ہوا کہ اے ملکہ مہرخ مین انکو بدل جادو تعلیم کرونگا ادھر برق محشر نے کہا حضور ملاحظہ فرمائینگی جو کچھ انکی کیفیت ہوگی دس ہی پانچ روز مین شاہ طلسم کا مقابلہ کرینگی اور طلسم کی جو برقین ہین انکا جواب یہی دینگی میرے ساتھ دہنے بائین چمکا کرینگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور آپکے لشکر مین مجھ سمیت تین برق ہو جائینگی مہرخ نے کہا انکو اپنے ساتھ خیمے مین لیجاؤ سرکار سے خرچ انکے آب خورش کا ملے گا لیکن سحر سکھانے مین انکو مارنا پیٹنا نہین یہ سمجھ لو کہ بے ماں باپ کی بچیان ہین برق محشر نے جواب دیا کہ مین اپنی بیٹیان سمجھون گی اور خصوصًا حضور کا درمیان انکے بارے مین ہی کوئی تکلیف کسی طرح کی انھین نہوگی اور طریقہ تعلیم اور تربیت وہ اختیار کیا جاے گا کہ بہ مقتضاے رباعی

از تربیت ست کاب گوہر گردد
خون در تہ نافہ مشک اذ فر گردد
وآن آہن تیرہ روے بے قیمت را
اکسیر چو تربیت کند زر گردد

قصہ کوتاہ رعد اور برق محشر انکو لیکر اپنے خیمے مین آئے مہرخ نے بھی دربار برخاست فرمایا رات کا وقت تھا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے برق محشر نے لڑکیون کے لیے مسندین اور پلنگڑیان جواہر کار بچھوا دین جملہ طرح کی نعمتین بہر آسایش مہیا کردین اور کہا صبح کو اہل علم کنیزین اور ملازم وغیرہ سب بلوا دونگی اسوقت تم شراب پیو کھانا تناول کرکے آرام کرو یہ تقریر سنکر دونون سندر جلوہ گر ہوئین رعد بھی انکے پاس آکر بیٹھا اور نظارہ جمال حورشمائل کرنے لگا برق محشر نے کہا بیٹا تو انکو اس طرح نظر حسرت سے دیکھتا ہی کہ بس نہین تیرا جو نگاہون سے انھین پی لے رعد نے جواب دیا کہ اماں جان تم ماں ہو تم سے کیا پردہ ہی میرا دل اپنر آگیا ہی یہ کہکر ماں کی گردن مین ہاتھ ڈالکر لاڈ کرنے لگا کہ میری اماں تیرے صدقے تیرے قربان برق محشر تیوری چڑھاکر بولی کہ لونڈے کیا بکتا ہی حواس پکڑ عقل کے ناخن لے مجھے یہ باتین نہین اچھی معلوم ہوتین چونچلے کی باتین کسی اور سے جاکر کر اور سنو نخرے کی خوبی بزرگی خردی سب ڈوبی سبحان اللہ اب تو خوب چل نکلا ہی مجھسے بھی صاف صاف کہنے لگا شامت غارت ہوے موے بھیا تیرے جیسے کتا نہ جیے خدا کی شان جن جاے انھین لیجائے ابھی کل کا ذکر ہی کہ لنگوٹی باندھے پھرتا تھا آج اس قابل تو ہوا کہ رنڈی بازی کرنے لگا چل چھچے دور ہو نگوڑے نکل یہان سے کیا مجھے مہرخ کے سامنے ذلیل کریگا رعد ماں کے غصہ کرنے سے پانون پر گرا اور لوٹنے لگا کہ اب اس سقدر مین نہ بولیے مین جانون اور یہ جانین برق محشر آخر ماں ہی اسکے حال پر رحم کھاکر چپ ہو رہی مگر بمزید احتیاط خود بھی لڑکیون کے پاس آکر بیٹھی کہ شاید رعد انکو ستائے اور یہ ناراض ہو جائین اور ادھر صرصر بھی رعد کی بیقراریان دیکھکر گھبرائی کہ مبادا یہ ہمپر دست درازی کرے تو ہم کچھ اسکا نکرسکین گے یہ سوچکر اپنے پاس سے ایک بیضہ نکالا اور برق سے گویا ہوئین کہ ہم تو سحر نہین جانتے ہین لیکن یہ انڈا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمنے ایک جگھہ پر پڑا پایا یہی لوگون سے جو ہمنے اسکا حال پوچھا تو ہر ایک ساحر زبردست نے یہی کہاکہ
تمھاری قسمت بہت اچھی و نیک تھی جو یہ تمنے پایا یہ انڈا عقاب جمشید کا ہے اس مین عجیب عجیب خوشبوئین
آتی ہین رعد نے کہا لاؤ مین دیکھون صرصر نے اسکو حوالے کیا رعد نے کہا تم بھی انڈا دینے لگین لڑکیان
بولین تم ٹھٹھے بازی کرتے ہو برق نے کہا بیٹا تمنے انسے کیا کہا رعد نے مان کو تو کچھ جواب نہ دیا مگر مارے
ہنسی کے پیٹ پکڑکر لوٹنے لگا اور وہ بیضہ آپ بھی سونگھا اور مانکے نتھون سے لگا دیا اس مین غضب
کی بیہوشی تھی دونون سونگھتے ہی بیہوش ہوگئے یہان رعد نے بسبب اپنی بیلان طبیعت کے
تخلیہ تو کر رکھا تھا ہی کوئی ملازم بھی موجود نہ تھا صرصر اور صبا رفتار دونون کو پشتارے
مین باندھکر خیمے سے پشت پر لادے باہر نکلین لیکن جس وقت کہ یہ بارگاہ مین مہرخ پاس آئی تھین
تو عیار صحرا مین تھے جب پھر کر بارگاہ مین آئے تو حال سنا کہ دو لڑکیان آئی ہین اور رعد و برق کے
خیمے مین ہین برق فرنگی نے ضرغام سے کہا کہ چلکر لڑکیون کو دیکھا چاہیے یہ کہکر دونون خیمہ مین
آئے یہان دونون عیار بچیان جا چکی تھین عیارون نے خیمہ خالی پایا تاہم خیال کیا کہ یہ بیشک عیار
لڑکیان تھین بوجہ قتل کرنے حسام کے ان دونون کو پکڑ لیگئی ہین یہ سمجھکر عیار دوڑے اور عیار بچیان
اٹھتی بیٹھتی سگ و گربہ کی چال چلکر لشکر سے باہر نکل گئین اور صحرا مین پہونچین عیار بھی آکر جنگل مین پہونچے
اور حفظ ماتقدم کر کے ایک نہیب دی کہ خبردار کہان جاتی ہو ای لکاتاؤ ہم بھی آ پہونچے یہ صدا عیار
بچیون نے سنی سر پر پاؤن رکھکر بھاگین اور ایک ایسے مقام پر پہونچین کہ کوڑیا پھولا تھا ہری ہری
گھانس لہلہا رہی تھی تالاب چشمے پانی سے بھرے تھے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی تھی چاندنی چھٹکی ہوئی
تھی اس جنگل مین قران تھا عیارونکی صدا سنکر بغدہ پکڑے دوڑا ادھر تیزنگاہ عیار بچی صرصر کی کمک کو
آئی تھی اور ایک جگھہ نقب لگا کر چھپی بیٹھی تھی برق اور ضرغام جو دوڑے چلے آتے تھے اس نقب
مین گرے تیزنگاہ نے کمند ماری ضرغام کی گردن پھنسی اور برق تڑپ کر نقب کے باہر نکلا تیزنگاہ
نے ضرغام کو کھینچ لیا اور حباب مار کر بیہوش کر کے نقب سے نکلی مگر برق نے ضرغام کے گرفتار
ہونے کا کچھ خیال نہ کیا اور صرصر کے تعاقب مین چلا یہانتک کہ صحراے سبزہ زار مین برابر آ پہونچا
اور پکارا کہ واہ واہ استانی کیا خوب عیاری کی مگر مین جان بچکر آیا ہون اب کہان جانے دیتا ہون
صرصر نے پلٹ کر جواب دیا کہ موے تیرے استاد نے بھی کبھی روکا تھا جو تو کبھی روکیگا یہ کہکر صبا رفتار
اور صرصر نیمچہ پکڑ کر برق پر آگرین برق بھی بجلی کی طرح چمکنے لگا ایک چوٹ صرصر پر اور ایک صبا رفتار
پر کرتا تھا کبھی روکا کبھی مارا خنجر کی جھنکار بلند ہوئی اور بیضہ ہائے بیہوشی چلنے لگے اسدم تیزنگاہ بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ضرغام کو پشتارے مین باندھے یہان آپہونچی اور برق کو گھیر ابرق گہار کی لڑائی لڑنے لگا صرصر نے تاک کر بیضہ بیہوشی مارا برق نے جست کرکے خالی دیا زمین پر جیسے ہی اُترا تھا کہ صبا رفتار نے حباب مارا اسنے لوٹ کر وہ بھی خالی دیا لیکن سنبھلنے نپایا تھا کہ تیز نگاہ نے دوڑکر خنجر مارا برق اسکی چوٹ بچا دو جا کر گرا اور وہان سے سنبھل کر پھر دوڑا تینون عیارنیون کو روکا کسی پر کمند ماری کسی پر خنجر مارا اور کسی کا وار روکا ہمہ تن چشم بن گیا عجب ہنگامہ بپا تھا کہ ؎

بشمشیرے یکے تا صد توان کشت ‖ برائے لشکرے را بشکنی پشت

اسی غوغا اور ہنگامے مین قران بغدہ تانے نعرہ زنان آ کر پہونچا صبا رفتار نے صرصر کو پکارا کہ واری وہ موا کالیا آتا ہی قران یہ صدا سنتے ہی صبا رفتار کے سر پر آیا ہر چند اسنے روکا اور متوالے حربے کیے لیکن قران درانا گھس پڑا اور چاہا کہ گود مین اٹھا لون اسوقت وہ ادہی ادہی کرکے بھاگی اور پکاری کہ اے صرصر مین تو بھاگتی ہون وہ پیچھا نہین چھوڑتا صرصر اور تیز نگاہ اس پکارنے سے ادھر متوجہ ہوئی تھین کہ برق نے نیمچہ دہنے ہاتھ سے صرصر پر اور خنجر بائین ہاتھ سے تیز نگاہ پر مارا کہ دونون کے پشتارے کٹ گئے اور برق محشر و ضرغام زمین پر گرے برق نے دوڑکر دونون پر حباب دافع بیہوشی مارے کہ دونون ہوشیار ہو گئے یہ ماجرا دیکھکر صرصر سمجھی کہ برق محشر ایسا نہو کہ غصے مین آکر ہمپر گرے جو دو ٹکڑے کرے اسوجہ سے سر پر پانون رکھکر بھاگی ادھر ہیبت سے قران کی صبا رفتار بھی پشتارہ پھینک کر بھاگی رعد کو بھی عیارون نے ہوشیار کر دیا برق محشر صرصر کی عیاری پر مطلع ہوکر بغضب تمام گویا ہوئی کہ اس موئی عیارنی کی یہ حقیقت ہوئی کہ مجھپر عیاری کرنے آئی تھی ابھی اسکے رخت ہستی کو جلا کر خاک کرونگی اور خرمن عمر کو برباد کرونگی یہ کہکر چیک کر چلی تھی کہ قران پکارا ہان ہان یہ خواجہ عمرو کی منظور نظر ہی جو اسکو قتل کریگا اُسکو خواجہ سے مقابلہ کرنا ہوگا اور عمرو اسکو جیتا نرکھے گا برق محشر مارے ڈر کے یہ تقریر سنکر پھر آئی قران اور برق وغیرہ سب ملکر خیمے مین آئے برق محشر نے شکریہ برق فرنگی کا ادا کیا اور زر نقد سامنے رکھا کہ آپ کے باعث سے میری جان بچی برق نے کہا میری کیا حقیقت ہی مین ایک بندۂ ناچیز پروردگار ہون وہی سب کی جان بچاتا ہی برق محشر بولی کہ یہ سب سچ ہی مگر آپ ہی لوگون کے سبب سے ہمارا بچاؤ اور زندگی ہی ورنہ ادھر تو ساحرون کا سامنا اور عیارنیون کا مقابلہ ہی ادھر افراسیاب ایسے کا سامنا ہی مگر ہم بھی سر دینے کو مرنے کٹنے کو حاضر ہین قصہ کوتاہ عیار رخصت ہوکر صحرا کو چلے راہ مین دیکھا کہ ایک شخص نعرہ زن نالۂ فراق اور نوحہ کن رنج مہاجرت و اشتیاق جوہر رطوبت عزیزی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتش فراق مین گلاتا ہو اور شمع وار شعلہ ہجر معشوق سے جلتا ہو اور زبان حال سے یہ کہتا ہو کہ ابیات

کیا کیا نہین ظلم آہ مجھ پر ہوتا — ہر لحظہ تری جدائی مین ہون روتا
سوتے مین بھی اشک چشم یون جاری ہین — نکلے ہو زمین سے جیسے کوئی سوتا

برق جب اس اسیر سلسلۂ الم کے قریب گیا تو پہچانا کہ شکیل جادو ہو سفارقت مین اپنی معشوق ملکہ خوبصورت کے ہر شب یونہین بیقراریان کرتا ہو اور معشوقہ کا اُسکی حال اول لکھا گیا ہو کہ نیچہ سحر لے بحکم شاہ ہنڈوے پر دریاے سحر کے میدان مین بٹھا دیا ہو کہ وہ جھولا کرتی ہو غرضکہ برق نے اسکو تسلی اور دلاسا دیا اور کہا مین تیری معشوقہ کو چھڑانے جاتا ہون یہ کہکر سمت دریاے سحر چلا اس اثنا مین گازرِ روزگار نے پوشاک سیاہ رنگ لیلاے لیل کو دھوکر سفید کیا اور بحر نور مین ہر ایک انجم غوطہ زن ہوا شعاع آفتاب سے دریاے زرین موج گیر عالم تھا کہ نظم

زمین و آسمان لبریز از نور — جہان غوطہ زدہ در بحر کافور
مصفا چون ضمیر عارفان بود — سحرگہ نوافشان آن چنان بود

برق یاد خالق نور و ظلمت کرتا ہوا قریب ساحل دریاے سحر پہونچا اور بحر فکر مین غوطہ زن ہوا کہ کیونکر پار دریا کے جاؤن اور اُس گوہر قلزم محبوبی کا پتا پاؤن یہ تو اس فکر مین ٹھہرا تھا صرصر نے دور سے دیکھا کیونکہ یہ بھاگ کر دریا سے ہنوز پار نہ اُتری تھی اب جو برق کو دیکھا اپنے دل سے مشورہ پذیر ہوئی کہ کل اسی بھڑوے نے مجھے گھیرا تھا اور پشتارے چھین لیے تھے اُسکا بدلہ آج لینا چاہیے یہ سوچکر اپنی صورت عمرو کی ایسی بنائی اور راہ کاٹ کر برق کے سامنے سے آئی تاکہ معلوم ہو کہ دریا کے اُس پار سے آیا ہو فی الجملہ جب برق نے اُستاد کو آتے دیکھا دوڑکر قدم پر گرا اور گویا ہوا کہ زہے میمون و مبارک یہ صبح عالم افروز ہو کہ آفتاب عالمتاب سپہر عیاری نے ہم خاکساران ذرہ مثال پر پرتو مرحمت ڈالا اور چشم مشتاقان مین نور مثل طور کے مشاہدۂ جمال عین الکمال حضرت استاد الاستاد سے تجلی پذیر ہوا بیت

دمید صبح سعادت کہ یار بازآمد — ہزار شکر کہ آن غمگسار بازآمد

صرصر نے سر اُسکا اُٹھا کر سینے سے لگایا اور وقت بغلگیر ہونے کے مُنھ سے سفوف بیہوشی پھونکا کہ برق کے دماغ مین اُسنے سرایت کی اور بیہوش ہوگیا اُسنے پشتارہ باندھکر پشت پر لادا اور آگے بڑھی راہ مین خیال آیا کہ درباب گرفتاری عیاران سرکار شہنشاہ طلسم سے حکم صرف نفاذ نہین پایا مبادا شہنشاہ کہے کہ عیارون کو لاکر طلسم کی راہ دکھاتی ہو تو تیرے واسطے قباحت ہوگی یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سو چکر پار دریاے سحر کے نہ گئی لشتارہ لیے اپنے خیمے مین آئی اور ارادہ کیا کہ اول گرفتار کے حال سے شاہ طلسم کو اطلاع دون اگر وہ طلب فرمائین تو لیجاؤن اسی فکر مین تھی کہ تیز نگاہ اور شمیمہ نقب زن بھی یہان آ گئین صرصر نے اُن سے کہا کہ ابھی میرے قریب نہ آؤ پہلے ہاتھ دھلو مین دیکھ لون کہ تم کوئی عیار تو نہین ہو اُن دونون عیارنیون نے دست و پا دھو کر اسکا شک مٹایا اور نشان اور تپے سب دیے اُسوقت اُسنے کہا کہ تم لشتارہ لیکر یہان ٹھہرو مین دربار شہنشاہ مین جا کر اسکے لیجانے کی نسبت دریافت کر آؤن عیارنیون نے عرض کیا واری کچھ نوش جان فرمایئے تو پھر تشریف لیجایئے گا کہ آپ کو کل سے یہی محنت شاقہ پڑ رہی ہو صرصر اُنکے کہنے سے ٹھہر گئی لیکن شکیل صبح ہوتے وقت یاد محبوب مین رو دھو کے خیمے مین گیا وہان سے دربار شاہی کی طرف چلا راہ مین ضرغام سے ملاقی ہوا اُس سے کہا کہ برق میری معشوقہ کو چھڑانے گیا ہو ابھی تک نہین آیا ضرغام اس کیفیت کو سُنکر دریاے سحر کی طرف راہی ہوا اور اُسوقت پہونچا کہ صرصر لشتارہ برق کا باندھ رہی تھی اُسنے گرفتار ہونا برق کا دیکھکر صورت اپنی مثل ایک جادوگرنی کے بنائی سندلی سیندور کی ماتھے پر لگائی دو چار ٹیکے نیل کے جسم پر دیے گلے مین صندل کا مالا پہنا لہنگا قیمتی زیب قامت کیا پھر پیشواز اوپر سے پہنی دوپٹے کی گاتی باندھکر گلے مین ڈالی کچھ ہاتھون مین باندھی اور قد کو مثل سرو روان کے کہ چمن روح پرور مین اُگا ہو آراستہ کیا اور چہرہ کو مانند رخسارہ تازہ گل کے بنایا کہ جو آب حیات سے دھویا ہوا تھا نظم

نگارے دلفریبے جانگدازے
زنقش سنبل اندر تاب می شد
پری پیکر بتِ عاشق نوازے
زرشک عارضش گل آب می شد

اس صورت سے درست ہو کر خیمہ صرصر کے قریب آ کر اس طرح جست کی کہ سر کیے پھاندھ کر بیچ صحن خیمہ مین اُترا اسلیے کہ معلوم ہو اُڑتی ہوئی آئی ہو صرصر عیارنیون سے باتین کر رہی تھی جادوگرنی کو دیکھکر مراسم تعظیم بجا لائی اور مستفسر ہوئی کہ باعث رونق افروزی حضور کیا ہو ساحرہ نے کہا مین دربار شاہ جادوان سے آئی ہون شہنشاہ نے کتاب دیکھکر معلوم کیا ہو کہ تمنے برق فرنگی عیار کو گرفتار کیا ہو اسلیے مجھے بھیجا ہو اور بتاکید اکید ارشاد فیض بنیاد ہوا ہو کہ قیدی کو جلد لیکر حاضر ہو تمھین عیش و آرام سوجھا ہو اور مین متردد ہون صرصر نے کہا مین عیش کرنے والی صدقہ گئی کنیز ابھی ابھی تمھارے ساتھ چلتی ہو ساحرہ نے کہا مین ٹھہر نہین سکتی تم قیدی لیکر آؤ مین جاتی ہون یہ کہکر صحن خیمہ سے پھر جست کی اور خیمہ پھاندکر یہ جادہ جا اپنا راستہ لیا صرصر کو یقین واثق ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ بیشک یہ ساحرہ فرستادہ شاہ طلسم تھی کیونکہ اگر عیار آتا تو مجھ سے پشتارہ برق کا طلب کرتا نہ کہ یون
چلا جاتا معلوم ہوتا ہی کہ پل پر یزدان کے دربانون نے شہنشاہ کو قید ہونے کی برق کے خبر دی ہوگی
اسنے اس ساحرہ کو بھیجا اب جانا لازم ہی یہ سوچکر سب ساتھ کی عیارہ بچیون سے کہا تم یہین ٹھہرو
مین جاکر قیدی کو دے آؤن وہ سب تو ٹھہر رہین اور یہ پشتارہ اٹھاکر چلی وہان ضرغام نے
کنارے دریاے سحر کے جاکر ایک جگھ کھود کر اپنا جسم زمین مین چھپایا یعنی زمین کھودی ہوئی مین لیٹا اور
اوپر سے مٹی ڈال لی بالکل زمین دوز ہوگیا اور گرد اپنے حلقہ ہاے کمند بچھا کر خس پوش کر دیے سر کمند کا
اپنے ہاتھ مین رکھا ہاتھ بھی زیر خاک چھپا لیا صرف دو نتھنین اور آنکھین کھلی رہین اور مثل خفتگان خاک
چشم براہ انتظار تھا کہ صرصر کنارے دریا کے آکر پہونچی اور چاہتی تھی کہ جست کرکے پل پر جائے جیسے ہی
حلقہ ہاے کمند مین پانون رکھا ضرغام نے جھٹکا مارا کہ پانون مین حلقہ پڑگیا اور یہ الجھکر گر گئی
ضرغام تڑپکر اُٹھا اور نعرہ کرکے سینے پر سوار ہوا صرصر نے کہا ارے موے تو کہان تھا اُسنے کہا اُستانی
ساحرہ بنکر کون گیا تھا تمنے اتنا بھی نہ پہچانا یہ کہکر پشتارہ اُسکے پاس سے جدا کرکے اُسکو بیہوش کیا
اور برق کو ہوشیار کرکے سب کیفیت بیان کی صرصر کی مشکین باندھکر ہوشیار کیا اور کہا مین تجھکو
ذبح کرونگا اُسنے کہا مین تیرے بس مین ہون جو چاہے سو کر عیار بولے کہ استاد چاہتے تمکو نہوتے اور
گھوڑے کا دانا دلوانا منظور نہوتا تو البتہ ہم زندہ نہ رکھتے صرصر نے ہنسکر کہا کیون شامتون مین دانہ
دلنے کے قابل ہون ناہم خدا کیا کیا ارمان تم لوگون کے دل مین ہین غرضکہ دونون عیار اسکو لیکر
بارگاہ مہرخ کو چلے کچھ دور راہ طی کی ہوگی کہ ایک پنجہ کمر مین صرصر کے پڑا اور لیکر سمت فلک چلا گیا عیار
بھاگ کر علحدہ ہوئے یہ پنجہ فرستادہ افراسیاب تھا کہ اُسنے جب عیارہ بچیون کو عرصہ ہوا تو پنجہ روانہ
کیا کہ صرصر جہان ملے اُٹھا لائے اسوقت پنجہ نے اُسکو لیجاکر دربار شہنشاہ مین پہونچایا اس نے تسلیم
کرکے سب کیفیت عرض کی ہنوز افراسیاب نے کچھ نہ کہا تھا کہ نامہ حیرت کا آیا اُسکو ملاحظہ کیا لکھا
تھا کہ نسبت گرفتاری عمرو بندگان حضور سے کوئی حکم شرف صدور نہین پایا امید کہ شہنشاہ
خود نزول اجلال فرمائین یا کسی ملازم خاص کو روانہ کرین کہ یہ مہم سر ہو افراسیاب نے نامہ پڑھکر
دستکدی اور پکارا کہ اے آسمان شعلہ خوار جادو حاضر ہو اس صدا کے ساتھ ہی ایک آسمان تمام
باغ پر چھا گیا اور اسمین سے شعلے برسنے لگے بعد لمحے کے وہ آسمان شق ہوا اور ایک ساحر مثل شعلے کے
زمین پر گرا آنکھین مثل شعلے کے روشن تھین رنگ جسم از سر تا پا نیلا منہ سے دھوان اسکے نکلتا تھا
صورت ناپاک کو اُس شریر کی دیکھکر ترک فلک کا پنتا تھا فی الحقیقت بموجب نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھوپڑی اُسکے سر کی وہ اوندھی
چشم بد دور غیرت حنظل
تھے وہ رخسارہ پا چک صحرا
جیسے کیلے کی ہو پھلی داغی
پوست تھا اُسکا کرگون سے سخت
ہو بہو تھا سیاہ دیو لعین

جیسے ہووے بجیل کی ہانڈی
ناک تھی یا کہ غوک تھا مردہ
یا کوئی گلگلا ہو سخت جلا
کان اُسکے اگر نظر آئین
یا کہ کیفیت خر کا تھا کمبخت

آنکھ وہ جسمین تھا نہ ایک خلل
دانت تھے مثل سلک خرمہرہ
یون وہ لب اُسکے غیرت زاغی
شپرک اُنکو دیکھ شرمائین
سر سے پا تک وہ خرس وش بددین

شاہ جادوان کو اُسنے سلام کیا شہنشاہ نے ارشاد فرمایا کہ عمرو دو تین روز سے ملکہ حیرت کے شہر مین ہی تم اُسکو ڈھونڈھکر گرفتار کر لاؤ یہ حکم سنتے ہی وہ ساحر اُڑکر اپنے آسمان بھر مین جا کر مخفی ہوا اور مع آسمان سمت ملک حیرت روانہ ہوا یہ بلاے آسمانی تو عمرو کے لیے جاتی ہی لیکن عمرو کی کیفیت سُنیئے کہ یہ غار مین بفراغت تمام مسکن گزین ہین اور دل سے مشورہ ہی کرا ے عمرو شکر ہی خدا کا چندے پریشانی سے جا بجا پھرنے کی توبچے بچ ہی کہ صحبت مردمان زہرا فعی سے بھی زیادہ بدتر ہی کہ مثنوی

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل ست	زانکہ در خلوت صفاہاے دل ست
ظلمت چہ بہ کہ ظلمتہاے خلق	مے گریزد عاقل از غوغاے خلق

اسی کیفیت مین دور سے دیکھا کہ ایک دھوبی بیل پر لادی لادے کندھے پر میلے کپڑون کی گٹھری رکھے جامدانی کا انگرکھا پہنے ہاتھون مین چاندی کے کڑے پڑے ہوئے بموجب مثل دھوبی کا چھیلا آدھا اُجلا آدھا میلا بنا ہوا برہا گاتا آتا ہی اور پیچھے اُسکے بہت سے دھوبی بیلون پر کپڑے لادے اور بیلون کے گلے مین گھنٹیان پڑی ہوئین کسی بیل پر دھوبن ٹانگین پھیلاے سوار ڈوری ناتھ مین بندھی ہوئی ہاتھ مین لیے ہوے گھا کر بیل کو مارتی جاتی اور کسی بیل پر باٹا اور تناؤ کے بانس لدے پیچھے اُسکے دھوبی پتیلا بھٹی چڑھانے کا اور ناندا سون دن کرنے کا کندھے پر اوندھا کے لڑکے کا ہاتھ پکڑے بھیارے بھیّا کہتا چلا آتا ہی عمرو کی طمع اُنکو دیکھکر جنبش مین آئی اور گلیم اوڑھکر غار سے باہر نکلا اور قریب اُنکے پہونچکر اس قدر توقف پذیر ہوا کہ دھوبی بیچ چوک مین اُس شہر کے پہونچے عمرو نے زنبیل کی کنڈیان کھولین اور گلیم اُتاری آدمیون کے مجمع مین ٹھہر کر ایک لادی پر جو سب سے آگے تھی جال الیاسی مارا اور زنبیل مین رکھ لی آپ الگ جا کر کھڑا ہوا دھوبی نے جو دیکھا کہ لادی بیل پر نہین ہو گھبرا کر دو چار مرد آدمی کے گریبان مین ہاتھ ڈالا کہ تمنے لادی اُتاری ہی سب دھوبی جمع ہو گئے اور گالیان اُن شریف بیچارون کو دینے لگے کہ اے کمینون ہم مرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گھونسون کے تمھارا پلیتھن نکال دینگے ایک بولا کہ وہ کل رسید کرون گا کہ مغز ان کا پھٹ جاے گا دوسرے نے کہا بھاڑو کے بھاڑو وہ تھپڑ جاؤن گا کہ چہرہ بگڑ جاے گا مجھے بھی ٹال ٹال کے کوئی اور بنایا ہی کہ مال گھادیا لادی ٹھلادی مارے مار کے بکھیان توڑ دونگا اُس ہنگامے کا وہ غوغا بلند ہوا کہ ساکنان شہر اور دوکاندار سب مجتمع ہو گئے اور دھوبی اور لڑکے اور دھونبین بیل اکیجا ٹھہر کر اُن مرد آدمیون کے گرد جمع ہونے عمرو نے فرصت جو پائی کترا کر بیلون پاس گیا اور جال مار کر مع بیل ور لادیان سب نذر زنبیل کرکے گلیم اوڑھ کر ٹھرا ادھر وہ بیچارے بھلے مانس حیران تھے کہ یا اللہ ہم کس آفت مین پھنسے اور لوگون کا اُسپر ہجوم ایک کہتا تھا کہ یہ کس آفت کے چور ہین جو دن دہاڑے اتنی بڑی لادی غائب کر لے گئے کوئی کہتا تھا کہ ارے چوٹٹو اس دھوبی پر رحم کرو یہ بیچارہ مرجائیگا غریب آدمی ہی کوئی کہ رہا تھا کہ یہ دھوبی ملکہ حیرت کا ہی اُسکا مال جرالینا دل لگی نہین ہی ٹنڈیان کس جائینگی سیدھے بندھے قیدمین سڑ جائینگے اسی طرح ہر شخص اپنی اپنی کہتا تھا وہ لوگ چپکے کھڑے تھے کچھ نہ کہتے تھے اس اثنا مین ایک دھوبی نے جہان بیل کھڑے تھے اُدھر دیکھا بیلون کو نپایا اور آگے بڑھ کر دیکھا کہ شاید کہین چلے گئے ہون جب کسی طرف سراغ نپایا سب دھوبیون سے آکر کہا کہ بھیّا بیلون سمیت کوئی لادیان لے گیا یہ سننا تھا کہ سب نے دوہائی دینا شروع کی اور شور ایسا مچایا کہ شہر کا کوتوال مع اپنے پیادون کے دوڑا اور آکر سارا ماجرا سنکر مع چند اُن راہ گیرون کے جنکو پہلے پکڑا تھا اور دھوبیون کو لیکر حیرت کے پاس چلا جب قریب باغ ملکہ سب پہونچے دھوبی پکارے کہ دوہائی ملکہ عالم کی ہم آپ کی دیرحمایت لوٹے گئے حضور کی پوشاک بھی چور لے گئے آج تک طلسم مین یہ اندھیر نہ تھا جو اب ہی حیرت نے جب شور وغل فریاد کا سنا ملازمین سے پوچھا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی یہ کہہ ہی رہی تھی کہ عرض ہوئی کوتوال امیدوار باریابی ہی ملکہ نے سامنے اُسکو طلب کرکے سب کیفیت سنکر اُن دو آدمیون کو سامنے اپنے بلوایا اور کہا تمنے یہ کیا حرکت کی وہ رونے لگے اور عرض رسا ہوے کہ حضور چوری کبھی نہ کرینگے چاہے مارے فاقون کے مرجائین حیرت نے اُنکے انکار سے زمین پر دو ہتر مارا اور ایک پتلا اُسمین سے نکلا پتلے سے پوچھا کہ کپڑے دھوبیون کے کس نے لیے ہین پتلے نے ہنسکر جواب دیا کہ ملکہ عالم روز بروز نادان بنتی جاتی ہین سواے عمرو کے اور کوئی بھی لینے والا ہی اے ملکہ آپ کو ہوشیار رہنا چاہیے وہ شخص اس شہر مین آیا ہوا ہی کہ جسکی نسبت یہ بجا ہی قطعہ

دزد ویست کہ دہر او دہن مار بدزدد
پاپوش بدزدد و زپے پیک دونده

خال از رخ زنگی بشب تار بدزدد
نعل از قدم اشتر رہوار بدزدد

یہ کہکر وہ پتلا زمین مین پھر سما گیا اور ملکہ نے کوتوال سے کہا یہ مرد آدمی سب بے تقصیر ہین انھین رہا کر دے لادی دھوبیون کی عمرو عیار لے گیا ہی ان دھوبیون کو ہماری سرکار سے دو تین سو روپیہ دلا دے کہ بیل وغیرہ خرید لین اور جنکے جنکے کپڑے گئے ہین اُن کو قیمت دین کوتوال نے حکم ملکہ کی تعمیل کی روپیہ لیکر دھوبی اپنے گھر گئے اور کوتوال شہر مین آکر انتظام کرنے لگا اس اثنا مین عمرو ایک ساحر بنکر بزاز کی دوکان پر گیا اور عمدہ عمدہ تھان کپڑے کے دیکھنے کو طلب کیے بزاز نے سامنے لاکر ڈال دیے اُسنے دیکھتے دیکھتے اُنکو غائب کر دیا بزاز نے غل مچایا اور چاہا گرفتار کرے عمرو نے گلیم اوڑھ لی اب بزاز حیران اور دکان سے اُترکر اور دوکان دار ون کو دوکان سپرد کرکے ڈھونڈھنے چلا عمرو نے اُس کو جاتے دیکھکر بہت جلد اُسکی سی صورت بنکر دوکان پر آکر ساری دوکان لوٹ لی اور بظاہر کوٹھری مین قفل لگایا دکاندار سمجھے کہ دوکان بڑھا کر چور کی تلاش مین جائیگا عمرو وہان سے ہٹ کر گلیم اوڑھکر ٹھہرا اس ہنگام مین بزاز ہر سمت چور کو ڈھونڈھکر جو آیا دوکان بند پائی قفل کھولکر جو دیکھا سب مال و گٹھریان ندارد سر پیٹتا باہر نکلا اور ساتھ کے دوکاندارون سے لڑنے لگا کہ مین تمھین سونپ گیا تھا تمنے میرا اسباب لیا ہی دوکاندار کہتے ہین ابھی تو پلٹ کر آیا تھا دوکان بند کرکے پھر چلا گیا ہم کیا جانین تیرا مال کیا ہوا بزاز کہتا ہی مین آیا ہی نہین تم کیون جھوٹ بولتے ہو تمکو میرا اسباب دینا ہوگا خلاصہ کلام اسقدر تھتک ہوا کہ سب بزاز اور جوہری وغیرہ اس بزاز کو اپنی اپنی دوکان سے اُٹھکر زد و کوب کرنے لگے عمرو نے ان سب کو مصروف فتنہ فساد دیکھکر دوکانین خالی پائین گلیم اوتاری اور جال آکر مارا بہت دوکانون کو لوٹ کر زنبیل مین بھرا اور گلیم اوڑھکر اپنا راستہ لیا دوکاندار جب لڑ بھڑکر دوکانون مین آئے سب اسباب غائب پایا اور زیادہ شور و غوغا مچایا کوتوال دوڑکر آیا سب حال سُنایا دوہائی تہائی کا شور بلند پایا سبکو لیکر ملکہ کے پاس آیا ملکہ ایک بار تو پتلے کو بلا کر معلوم کر چکی تھی اسنے بزازون اور جوہریون کو روپیہ دلوا کر حکم دیا کہ دوکانین اپنی اپنی بند رکھو ایک چور اس شہر مین آیا ہی کہ وہ سب کو دیکھتا ہی اور کوئی اُسکو نہین دیکھ سکتا فی الجملہ وہی سب کو لوٹتا ہی اگر اب اپنے مال کی تم آپ حفاظت نکروگے تو کچھ سماعت یہان نہوگی یہ کہکر کوتوال سے حکم دیا کہ ڈھنڈھورا تمام شہر مین پٹوا دے یعنے جو کوئی اپنے اسباب کی حفاظت نہ کریگا اور اسباب اُسکا تلف ہوگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

توسرکار کچھ سماعت اسکی فریاد کی نہ فرمائینگی ہان اُس چور کا بند و بست گرفتار کرنے کا سرکار کر رہی ہے
جب وہ قید ہوگا اُسوقت شاید مال مسروقہ اُس سے ملے لازم ہی کہ تا گرفتاری اُس دزد کے نگہبانی
سب اپنی آپ کرین کوتوال یہ حکم سُنکر رخصت ہوا اور منادی کو حکم دیا کہ اُسنے سارے شہر مین دہل زنی
کی اور حکم ملکہ سے جو اوپر مذکور ہوا رعایا کو باخبر کیا پھر تو تمام شہر مین الجل پڑگئی دوکانین بند ہونے لگین عایا
شہر نے اسباب اپنا اپنا تہ خانون مین رکھا اور عورتون نے گہنا اپنا زمین مین گاڑا اُنکو ایک عالم ہو کا نظر
آنے لگا کتے گلی کوچون مین بھونکنے لگے سناٹا ہو گیا اور ہزارہا ساحر تلاش مین عمرو کی نکلا کوئی کہین چھپ کر
بیٹھا اور کوئی بچاس دہیون کو ساتھ لیکر ہر سمت پھرنے لگا عمرو یہ کیفیت دیکھکر پھر غار مین جا بیٹھا اور
براہ نقب نانبائی کی دوکان سے جاکر شیرمال وکباب لیے اور کلوار کے یہان سے شراب لیکر اپنی جگھ
پر آیا کھانا کھایا اور شراب پی آرام پذیر ہوا دل سے کہتا تھا کہ **بیت**

خلوتے خواہم کہ دور چرخ اگر چون گردباد
خاکدان دہر را بیز دنیا بد گردمن

حاصل کلام یہ تو فارغ از کار روزگار متمکن ہین اور وہان **حیرت** متردد بیٹھی تھی کہ یکایک آسمان تمام باغ پر
اَبر چھایا اور چمک صاعقہ کی ظاہر ہوئی آسمان شعلہ خوار فلک پر سے چکر کھاتا ہوا زمین پر اُترا **حیرت**
مراسم تعظیم بجالائی اور اُس کو مسند پر تکلف پر بٹھایا جام شراب کا بھر کر دیا اُسنے عرض کیا کہ اے ملکہ مین عمرو کو
گرفتار کرنے آیا ہون بعد اُسکی گرفتاری کے عیش و عشرت کرونگا ابھی شراب بھی نہ پیونگا **حیرت** نے
کہا خوب ہوا جو تم آئے مجکو یقین ہی کہ تم اس مکار کو ڈھونڈھ لوگے مین تو ہزارون ساحرون کو بھیج چکی
ہون کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہی اُسنے کہا اے ملکہ جب تمھین پتا نہین ملتا کہ زوجہ شاہ طلسم ہو تو مین
بھلا کیا کر سکونگا ملکہ نے کہا اسیر کیا مقرر ہی ایک کام ہم سے نہ نکلا تم سے راست آیا ہم تم ایک ہین یہ کچھ
جدائی نہین ہی یہ تقریر **شعلہ** سُنتے ہی اُٹھا اور گوشہ باغ مین کہ جہان بہت سے درخت کھنے لگے تھے اگر
زمین لیپی لونگ اور ہار رکھے مالا لیکر جپنا شروع کیا بعد ساعت بھر کے سر اُٹھا کر کہا اے ملکہ **عمرو** آسمان پر نہین
ہی یہ کہکر سحر پڑھنے لگا لمحہ بھر کے بعد گویا ہوا کہ زمین پر بھی نہین ہی اسی طرح ابکی جو سحر پڑھا معلوم ہوا کہ زیر
زمین ہی اُسنے پھر سحر خوانی آغاز کی اب کی دریافت ہوا کہ سمت مشرق ایک غار مین بیٹھا ہی یہ
معلوم کرتے ہی اُٹھا کہ مین جاکر پکڑے لاتا ہون **حیرت** سمجھی کہ ایسا نہو یہ بھی مارا جاے اس باعث
سے کہنے لگی کہ مین بھی ساتھ چلتی ہون اور ہمراہ ہوئی اسکے ساتھ زمرد جادو اور **یاقوت** وغیرہ
ساحر اور جادوگرون کا غول ہمراہ ہوا **شعلہ** خوار نے کہا بھیڑ دیکھکر **عمرو** بھاگ جائیگا اچھا مین سحر
کرتا ہون کہ وہ جہان چھپا بیٹھا ہی بلبلا کر نکل آئے اور جب تہ زمین سے نکل آئے اُسوقت ساحر اسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گرفتار کرلین یہ کہکر دربار غ پر سب کو لیکر کھڑا ہوا اور ایک ناریل اپنے آسمان سحر کی طرف مارا کہ وہ آسمان چکر کھانے لگا اور ایک چادر آتش اُسمین سے گر کر چار طرف پھیلی اور اندر زمین کے سماگئی دھوان تہ زمین سے نکلنے لگا اور یہان غار مین اسقدر گرمی عمرو کو معلوم ہوئی کہ دم گھٹنے لگا پیاس کی شدت ہوئی زنبیل سے پانی نکالکر پیا اس عرصہ مین دھوان غار مین گھُسا وہ مقام عمرو کے لیے چاہ بابل بنگیا عمرو یہان ٹھہر نہ سکا نقب کی راہ سے بنیے کے گھر گیا کوٹھری مین ٹھہرا دیکھا یہان زمین بھی تپتی ہی اور شہر بیز ہی عمرو گیہون کے بورے مین جا بیٹھا کیونکہ بورے مین بیٹھنے کا ٹھکانا پہلے ہی کر رکھا تھا وہان حرارت کم ہوئی اور تشنگی بھی کس لیے کہ شعلہ خوار نے زمین گرم ہونے کا سحر کیا ہی اور بورے زمین سے بلند ہین اندر طبقہ زمین اسقدر گرم ہوا کہ تنور ہوگیا اور جس طور بھاپ موسم سرما مین چاہ سے نکلتی ہی اس طرح دھوان نکلنے لگا اور ہر طرف پھیلا اور زمین کے تفتیدہ ہونے سے ارض وسما شعلہ خیز بنگیا خلقت شہر کی گھبرائی ہنگامہ مچ گیا ہر ایک کی زبان پر اُف اُف جاری ہوا فریاد ہر شخص پکارنے لگا زمین سے دھوان نکلتا تھا اور فلک سے چادر آتش گر کر اندر زمین کے سما جاتی تھی ہوا گرم چلتی تھی رعایائے شہر گھرون مین اور تہ خانون مین چھپتی تھی مگر مرتی تھی کنوئین شہر کے خشک ہوگئے تھے عجب حال تھا کہ قطعہ

زگرما آن چنان می شد نفس گرم — کہ لب از تاب آن چون شمع میسوخت
زباد گرم پندارے کہ تقدیر — بہ بنیاد دوزخے دیگر برافروخت

ساحران زبردست وہان کے بزور سحر کے اپنی جان بچاتے تھے اور ایسے صدہا ہلاک ہوگئے تھے شور گریہ وماتم جو برپا ہوا حیرت نے کہا اے شعلہ اس سحر کو موقوف کر دُاسنے جواب دیا کہ یقین ہی شدت گرما سے عمرو مرگیا ہوگا حیرت نے مُسکراکر کہا میری دانست مین عمرو کا بال بیکا نہوا ہوگا اسکو ایسا ویسا نہ تصور کرنا وہ بمقتضا بیت

سراپائے او جملہ پوست در نگ — وزافسون او زیرکان گشتہ دنگ

جلدی اُسکی گرفتاری کی تدبیر کرو اس سحر مین میری رعیت ہلاک ہوئی جاتی ہی آسمان شعلہ خوار نے کہنے سے حیرت کے سحر گرمی کا موقوف کیا اور زمین کو لیپ کر خون خوک سے چوکا دیکر سحر پڑھنے لگا اور ماش کے آٹے کے پتلے بنا کر گرد چوکے کے رکھے ماش پڑھکر اُنپر مارے کہ پتلون نے پھریری لی اور بعد لمحہ کے جاندار ہوکر سامنے آئے سلام کیا اُنکو اُسنے حکم دیا کہ زمین مین سما جاؤ اور لوگون کے مکانون مین کوٹھریون مین نکلو اور کوئی غار ومغاک نشیب نہ چھوڑو سب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جگہ جاکر تلاش کرو جس جگہ عمرو کو دیکھنا مجھے آکر خبر کرنا خبردار کوئی دقیقہ تجسس مین فروگذاشت نہ رکھنا یہ حکم سُنکر قریب سو پتلے کے زمین مین سما گیا اور رعایاے شہر کے مکانون مین کوٹھری وغیرہ مین آکر ڈھونڈھنا شروع کیا اتفاقاً جہان عمرو بورے مین بیٹھا ہی اسی کوٹھری مین بنیے نے روپیہ پیسہ رکھنے کے لیے غلہ کا صندوق رکھا ہی اُسوقت بنیا بکری کا کچھ روپیہ رکھنے کوٹھری مین آیا اور روپیہ گن کر غلہ مین ڈالکر چلا گیا عمرو نے کھنکار جو روپیہ کی سُنی بیچین ہو گیا اور جب بنیا کوٹھری بند کرکے چلا گیا عمرو بورے سے نکلا اور غلہ کا صندوق جال مار کر زنبیل مین رکھا بورے مین جایا چاہتا تھا کہ ایک پتلا یہان بھی نہ زمین سے نکلا عمرو جال لیکر چلا کہ پتلے پر مارے دن مگر پتلا اُسکو دیکھکر جلدی زمین مین سما گیا عمرو سمجھا کہ یہ مجھے دیکھ گیا ہی مکرر کوئی آفت برپا کرے گا یہ سوچکر بورے مین جاکر نقب مین گیا اور نقب کا مُہرہ مٹی سے لیپ کر نانبائی کے مکان مین آیا اور کوٹھری مین چھپ کر بیٹھا ادھر پُتلے نے جاکر شعلہ خوار کو خبر دی کہ عمرو بنیے کے مکان مین کوٹھری کے اندر ہی میرے سامنے روپیہ لیکر بورے مین چھپا ہی شعلہ خوار یہ خبر سُنکر حیرت سے گویا ہوا کہ آپ ٹھہریے مین گرفتار کیے لاتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا اور پتلے کو ہمراہ لیا یہانتک کہ بنیے کے گھر پر آیا بنیا سمجھا کہ یہ سردار زبردست ہی من دو من غلہ خریدنے آیا ہی یہ سمجھکر عرض کرنے لگا کہ حضور کیا کیجیے گا مین سب سے کم نرخ پر آپکے ہاتھ بیچون گا شعلہ خوار نے اُسکی بات کا کچھ جواب نہ دیا اور درانہ گھر مین چلا گیا بنیا سمجھا کہ شہر مین غدر تو پڑا ہی ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوٹنے آیا ہی یہ معلوم کرکے غل مچانے لگا کہ دوہائی ہی سرکار کی گھر لوٹے لیتے ہین ارے یہ کیا اندھیر ہی دن دہاڑے ڈاکہ پڑتا ہی دوڑو فریاد کو پہونچو مارے ڈالتے ہین اُسکی آواز سے بنیے سب دوڑے اُسوقت پتلے نے کہا ابے بنیے چپ رہ غل کیون مچاتا ہی جب لوٹین جب ہی کہنا اسقدر چیخنا تیری کوٹھری مین چور بیٹھا ہی اور تیرے غلے کا روپیہ سب اُسنے نکالا ہی ہم اُسکو قید کرنے آئے ہین اب تیرے غل سے عجب نہین جو وہ بھاگ گیا ہو پتلے کے اس کلام سے بنیا خاموش ہوا اور شعلہ خوار کوٹھری کھولکر اندر گیا پتلے سے پوچھا کہ وہ دزد کس بورے مین ہی پتلے نے بتایا اُس نے پہلے سحر کا حصار کر دیا کہ عمرو نکل نہ جائے پھر بورا اگرا کر سب گیہون ہاتھ سے الٹ پلٹ کر دیکھے اور پتلے سے کہا ابے وہ کیا سوئی تھا جو نہین معلوم ہوتا ہی تو کیسا دیکھ گیا تھا پتلے نے کہا مین ضرور دیکھ گیا اب چاہے چلا گیا ہو شعلہ نے اور بورے بھی چاک کرکے ہاتھون سے اناج ہٹا ہٹا کر دیکھے کہین پتا نہ ملا اُسکو غصہ آیا سحر پڑھکر پتلے پر پھونکا کہ وہ پتلا جل گیا آپ کوٹھری سے باہر نکلا بنیا اپنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غلہ لٹا ہوا دیکھکر سر پیٹنے لگا کہ ہاے میرا روپیہ چور لے گیا آخر ناچار گیہون سمیٹ کر بورے مین بھر بھرے
اور بورا کھڑا کر کے باہر آیا لیکن حیران تھا کہ چور آیا کدھر سے اور ادھر نانبائی کے مکان مین بھی ایک
پتلا نکلا عمرو نے اُسکو دیکھکر گلیم اوڑھ لی مگر پتلا بھی دیکھ چکا تھا اُسنے جاکر شعلہ خوار سے بیان کیا کہ
عمرو نانبائی کے مکان کی کوٹھری مین تھا مجکو دیکھکر چھپ گیا شعلہ خوار چیلے کے ہمراہ نانبائی کے
یہان آیا وہ بھی غل مچانے لگا چیلے نے منع کیا کہ بھائی چپ رہو گھر مین چور بیٹھا ہی یہ سُنکر نانبائی
نے کوٹھری کھولی لیکن عمرو پہلے ہی چیلے کو دیکھکر نقب کا مُنھ بند کر کے کلوار کے یہان چلا گیا تھا
اُسوقت شعلہ خوار نے ہر چند تفحص کیا لیکن سراغ نپایا چیلے پر خفا ہوا کہ مجکو سب جگہ دوڑاتا پھرتا
ہی صحیح خبر نہین لاتا یہ کہکر ایک ماش سحر پڑھ کر مارا کہ یہ پتلا بھی جل گیا اور آپ کوٹھری سے نکلکر سحر
تازہ کی فکر مین تھا کہ ایک پتلا عمرو کو کلوار کے یہان دیکھ آیا اور کہا کہ میرے ساتھ چلیے مین تبلادون
یہ چیلے کے ہمراہ ہوا مگر وہان عمرو نے بھی چیلے کو دیکھا یہ کلوار کی دوکان سے پھر بنیے کے یہان آیا اور
بورے سر کشادہ درست کر کے رکھے آپ بورے مین اوتر کر بیٹھا اس عرصہ مین پتلا شعلہ کو لے کلوار
کے یہان آیا کلوار نے عرض کیا کہ آپ مالک ہو کر آج کیا ہی جو سبکے گھر مین گھستے پھرتے ہین اسنے کہا
تیری کوٹھری مین چور بیٹھا ہی اسکو گرفتار کرنے آئے ہین کلوار بولا کہ تمھاری خوب بن پڑی ہی اسی
بہانے سے لوٹتے پھرتے ہو ہمنے سنا تھا ابھی بنیا دہائی دے رہا تھا شعلہ کو اس تقریر سے بہت غصہ
آیا لیکن ضبط کر کے خاموش ہو رہا دو چار دوکاندار بلا کر کھڑے کر لیے کہ مین اسکی کوٹھری مین
جاتا ہون تم گواہ رہنا کہ کوئی چیز اسکی تلف نہین ہوئی غرضیکہ اندر جاکر ہر سمت ڈھونڈھا کہین تپہ
عمرو کا نپایا غصے مین آکر اُس چیلے کو بھی جلایا اور وہان سے نکلکر ایک جگہ ٹھہر کر سحر کی دستکدی
ایک طاؤس فلک کی جانب سے اُترا اُس سے پوچھا کہ عمرو کا پتہ نہین ملتا تو بتا کہ وہ کہان ہی
یہ سُنکر طاؤس منقار کھولکر خوب ہنسا اور گویا ہوا کہ عمرو نے نقب شاخ در شاخ کھودی ہے
ایک کلوار کی کوٹھری مین دوسری نانبائی کے یہان اور تیسری نقب بنیے کے یہان فی الجملہ جب
تو اُسے ڈھونڈھنے جاتا ہی وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہی اب فی الحال بنیے کی کوٹھری
مین بورے کے اندر ہی یہ کہکر طاؤس پھر اڑ گیا اور اسنے زمین لیپ کر ایسا سحر بیٹھکر پڑھا کہ تینون مہرے
نقب کے مسدود ہوے اور ماش کے آٹے کے سانپ بنا کر بزور سحر انکو زندہ کر کے حکم دیا کہ
اس غار مین جاؤ جہان عمرو نے نقب کندہ کی ہی وہان جدھر جدھر سرنگ گئی ہو اسی طرف
ایک ایک سانپ جاکر بیٹھے اور مہرے نقب کے روکے یہ حکم سُنکر سانپون نے جاکر دہنہ ہاے

بیٹھا

نقب روکے اور شعلہ نے سب پتلون کو جو زمین مین سمائے ہوئے تھے بلا لیا اور اپنے ہمراہ لیکر بنیے کے مکان پر آیا بنیے نے کہا صاحب ابھی تو آپ تلاشی لے گئے تھے پھر کیون آئے شعلہ نے کہا چپ رہ چور بھاگ کر پھر تیرے یہان آیا ہو بنیے نے جواب دیا کہ چور بڑا زبردست ہی جب دیکھو تب میرے ہی گھر مین پھر پھر کے آتا ہی ایک بار تو غلہ لے گیا ابکی دیکھیے کیا لیتا ہی یہ کہکر قفل کوٹھری کا کھولا عمرو نے صدا باتون کی جو سُنی چاہا نقب مین چلا جاؤن جیسے ہی وہین نقب مین قدم رکھا سانپ نے پھنکار ماری عمرو نے جلدی پائون ہٹا لیا اور خیال کیا کہ یقین ہی راہ نقب کی بزور سحر بند کی گئی ہی آخر بورے مین آکر کروٹ کے بل لیٹا زنبیل کی چوراسی گھنڈیان وا کر کے منہ اُسکا خوب پھیلا دیا کہ زنبیل کے اندر کا حال جو کوئی باہر سے دیکھے تو بخوبی اُسکو دکھائی دے غرضکہ اپنے جسم کو گیہون مین پوشیدہ کر کے چپ ہو رہا اور شعلہ سب بورے جھانک کر اور ہاتھون سے اناج ہٹا کر دیکھتا ہوا جس مین عمرو تھا اُس بورے مین آکر دیکھنے لگا جسدم اوپر کے کچھ گیہون ہٹائے عمرو تو نظر نہ آیا لیکن عجب تماشہ دیکھا کہ ایک جنگل سرسبز و شاداب نہایت وسیع ہی اور اسمین درخت باردار مثل سرو قدان ست بیناے جوانی کے جھومتے ہین اور کثرت ازہار سے روے زمین رشک فرماے چرخ برین نظر آتا ہی عکس ریاحین عطر بیز سے ہر زاغ مانند طاؤس زرین بال کے بنا ہی سبحان اللہ مثنوی

زہر سو چشمہ چون آب حیوان	چراغ لالہ ہر جانب فروزان
بنفشہ رستہ و سنبل دمیدہ	نسیم صبح جیب گل دریدہ
شقایق بر یکے با ایستادہ	چو بر شاخ زمرد جام بادہ

یہان کے چشمون مین مورپنکھیان پڑی ہین اپسرجن بچیان پریزادین حورنژاد سوار ہین سر سے پانک ریور مرصع جواہر کار پہنے ہین جن مین ہر ایک لاثانی ہی اُٹھتی جوانی ہی کرشمہ جمال سے اپنے عروسان بہشت کو جلوہ گری تعلیم کرتی تھین اور تاب رخسار سے آفتاب عالمتاب کو آتش غیرت مین جلاتی تھین تیر غمزہ ہدف سینہ عشاق مین رخنہ پرداز تھا اور لب جان بخش ہر ایک کا تنگ شکر کی طرح کام دل کے لیے چاشنی بخش اور حلاوت سے دمساز تھا کہ نظم

خرامندہ ماہی چو سرو بلند	مسلسل دو گیسو چو مشکین کمند
زسیمین زنخ گوئی آمیختہ	برو طوق از غبغب آویختہ
بدان طوق گو آن بت بہرجوے	زمہ طوق بردہ ز خورشید گوے

سامنے اس صحراے مینا فام کے کئی شہر صحت آباد دینو سواد نظر آتے تھے عجایب غرایب لوگون کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تماشے ان ملکون مین دکھائی دیتے تھے کہین تماشبینون کا ہجوم ہو کہین سودے والون کی دھوم ہو کسی جادو کا نین سجی ہین کہین پریون کی ہنسی دل لگی ہو عمارتین مرتفع و سربلند ہین کا شانہ سپہر سے زیادہ ارجمند ہین شعلہ نے جو یہ سیر و کیفیت دیکھی آپ مارے ہنسی کے لوٹ گیا اور کہا عمرو بھی بڑا ساحر ہو جس نے اپنے جادو کے زور سے ایسا طلسم اس بورے مین بنایا ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنے بنائے ہوئے طلسم مین جا کر چھپا ہو لیکن مین ایسا ساحر نہین ہون جو اُسکے طلسم مین نہ جا سکون اور اسکو ڈھونڈھکر پکڑ نہ لاؤن یہ کہکر بورے پر چڑھکر اُسی جنگل اور ملک کی جو نظر آتے تھے سیدھا تاک کر دھم سے کودا اور سیدھا زنبیل مین چلا گیا عمرو نے گھنڈیان زنبیل کی بند کین اور بورے مین سنبھل کر بیٹھا سمجھا کہ جب تک یہ نابکار زندہ ہو نقب کا راستہ بند رہیگا اور تم نکل نہ سکو گے یہ سوچکر پہلے زنبیل سے اُسکا سر نکالا اور بیہوشی منھ پر ملکر بیہوش کیا بعد اُسکے زنبیل سے کھینچکر فی الفور ذبح کر ڈالا پھر تو الحفیظ الامان وہ شور وہ غوغا بلند ہوا کہ یقین تھا طبقہ زمین کا شق ہو جائے آگ کوٹھری مین لگ گئی تپلے جل گئے پتھر تمام شہر مین برسنے لگے عمرو نقب مین کود گیا یہان کے سانپ ساحر کے مرنے سے غائب ہو گئے تھے یہ تو اپنے غار مین پہونچکر ساحر کی صورت بنکر باہر نکلا اور ادھر سے بنیے کی کوٹھری مین جو شور برپا ہوا اور آگ لگی بنیا سمجھا کہ کوئی آفت آئی گھبرا کر مع اپنے لڑکے اور جورو وغیرہ کے گھربار چھوڑکر بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ ارے بھاگو آفت آئی ہائے مار ڈالا ارے لوٹ لیا وائے غضب گھربار سب پھونک دیا اسکے غل مچانے اور بھاگنے سے رعایائے شہر تو پہلے ہی خوف زدہ ہو رہی تھی اور ڈھنڈھورا سن چکی تھی اُسوقت ہر شخص یہی سمجھا کہ یقین ہو ڈاکہ پڑا یا عمرو کے چھڑانے کو اُسکے طرف دار آگئے اور قتل و غارت کرتے ہین ایسا کچھ جانکر تمام شہر مین بھگدر پڑی دروازے گھرون کے بند ہو گئے دوکانین چھوڑ چھوڑ کے لوگ بھاگے عمرو جو بشکل ساحر غار سے نکلا شہر مین تلاطم دیکھکر دو کانون پر جال مارنا شروع کیا اور جب کیلے ساحر دیا دو چار کو جاتے بھاگتے دیکھکر للکارا کہ باشندائے دغاباز و اور خنجر کھینچکر جست کی ایک کے کندھے پر سوار ہوا اور دوسرے کا سر اُڑا دیا جسکے کندھے پر چڑھا ہو وہ ایسا گھبرایا ہو کہ نہ سحر اسکو یاد آتا ہو نہ عمرو کو پکڑتا ہو اور عمرو نے اسی طرح جہان جسکو پایا ہلاک کیا گلی کوچون مین لاشین جو بھاگنے والون نے دیکھین جی چھوٹ گئے بدحواس ہوکر جدھر جسکا منھ اُٹھا اُدھر بھاگا اور جادوگرنیان منھ ڈھاک کر رونے لگین کہتی تھین کہ یا سامری و جمشید عمرو کے ہاتھ سے ہماری اور ہمارے وارثون کی جان بچاؤ غرضکہ تھوڑے عرصہ تک عمرو نے خوب لوٹا اور رغوغائے عظیم جو شہر مین برپا ہوا حیرت ننگے سر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور ننگے پاؤن باغ سے نکلکر دوڑی دیکھا تو شہر کے مکانون مین جا بجا آگ لگی ہی رعیت بھاگی جاتی ہی رونا پیٹنا گھر گھر پڑا ہی آفت اور ہنگامہ برپا ہی اس اثنا مین کچھ ساحر روتے ہوئے آئے اور کہا لے ملکہ آسمان شعلہ خوار جادو کو عمرو نے مارا اور سارا شہر لوٹ لیا حیرت یہ سنتے ہی چیخین مار کر رونے لگی اور سر پیٹتی ہوئی چلی کہ ہائے لوگو وہ شہنشاہ کا بہت پیارا تھا مین اب کیا افراسیاب کو منھ دکھاؤنگی اُسکی لاش تو بتاؤ دو کہان ہی کچھ ساحرون نے بتایا کہ بیٹے کے گھر مارا گیا حیرت اُسکی طرف چلی لیکن مارے خوف کے گرد اپنے حصار کرلیا اور کوتوال شہر نے دہل زنی کی کہ کوئی خوف نہ کھائے اور اپنے گھر مین باطمینان تمام رہے عمرو عیار کے سوا کوئی اور مخالف یہان نہین ہی اب وہ عیار بھی گرفتار ہوا چاہتا ہی اس آواز کو سنکر عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور بھاگ کر غار مین چلا گیا اور رعایائے شہر نے فی الجملہ تسکین پائی حیرت نے جاکر شعلہ کی لاش اُٹھائی اور تخت سحر پہ ڈالکر آپ بھی سوار ہوئی ملک اپنا زمرد جادو کے سپرد کیا یاقوت کو اپنے ساتھ لیا اور نالان و گریان افراسیاب کے پاس چلی لیکن اس دوا دوش اور قتل و قمع مین وہ سارا دن تمام ہوا اور دیو شب نے کسوت ظلام اور لباس نیلی فام در بر کر کے سریر سلطنت بر عالم کے غلبہ پایا اور امیر لشکر زنگبار بعزم شب خون خیل و تبار پر علم عباسی بلند فرمایا **نظم**

چو خورشید تابندہ شد ناپدید	شب تیرہ بر چرخ لشکر کشید
بساط زمین عنبر آلود شد	زوا پائے گردون براود و د شد

عمرو لباس شبروی پہنکر غار سے باہر نکلا اور از بسکہ حیرت کے باغ مین قید ہوکر پہلے آچکا تھا اس باعث سے وہ راہ بخوبی جانتا تھا وہین اپنے تئین پہونچایا اور دیوار باغ پر کمند مار کر چڑھا دیکھا کہ تمام باغ مین روشنی ہو رہی ہی اور زمرد مسند پر بیٹھی ہی کئی سو ساحر ارکان دولت اور مشیر سلطنت حاضر ہین کنیزین دست بستہ سامنے کھڑی ہین اور ہر مقام پر پہرے فرد دہشت عمرو سے بیٹھے ہین اور ترقی خواہ سلطنت اپنی اپنی رائے درباب گرفتاری عمرو پیش زمرد ظاہر کر رہے ہین عمرو یہ سب کیفیت دیکھکر آہستہ سے بدستیاری کمند باغ مین اوترا اور درختون کے ضرغے مین پوشیدہ ہوکر ٹھہرا اتفاقاً ایک خواص درباغ پر کسی کام کو گئی تھی پھر کر جو آئی قریب سے عمرو کے نکلی عمرو نے حلقہ کمند کے گانٹھکر اس طرح مارے کہ اُسکی گردن مین پڑے کمند کو جو کھینچا وہ چت گر پڑی چاہتی تھی کہ غل مچائے عمرو نے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کر دیا اور وہین بیٹھکر صورت اپنی مثل اُسکی شکل کے بنا لی اور پیراہن اسکا پہنکر اُسکو وہین چھوڑا اور آپ وہان سے بارہ دری مین جہان اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پرستارین حاضر تھین آکر کاروبار وہان کا کرنے لگا لیکن اسطرف اُسطرف پھرتا جاتا تھا اور پروانہ بیہوشی شمعون پر ڈالتا جاتا تھا ایک لمحہ مین وہ بیہوشی بلند ہوئی اور سب ساحرون کے دماغ مین اُسنے تاثیر کی سب زہرہ کے مست ہوکر بیہوش ہوے اور کنیزین جو وہان موجود تھین سب بیہوش ہوگئین عمرو نے دیکھا کہ در باغ سے اندر تک ساحر بعہدۂ نگہبانی بیٹھے ہین اگر ذرا بھی کھٹکا ہوگا تو یہ سب دوڑ آئینگے اس خیال سے نہایت آہستہ آہستہ زہرہ کے پاس گیا اور اُسکو اُٹھا کر اس مکان کی ایک کوٹھری مین لایا کپڑے اُسکے اوتار کر آپ پہنے اور اُسکی ایسی صورت بنکر ایک صندوق مین اُسکو بند کر دیا اور آپ باہر نکلکر پانی چھڑک کر حضار ان انجمن کو ہوشیار کرکے کہا کیا باعث ہی کہ تم سب غافل ہوگئے تھے سب نے عرض کیا کہ ہم خود استعجاب مین ہین یہ ماجرا کیا ہوا زہرہ نقلی نے کہا یہ مین نے سحر اپنا آزمایا تھا کہ دیکھون موثر ہوتا ہی یا نہین اب مین سحر کرونگی کہ عمرو جہان ہوگا از خود بیہوش ہو جائیگا ڈھونڈھکر قید کر لونگی یہ سُنکر سب ساحر تعریف کرنے لگے کہ واہ فی الحقیقت یہ سحر نایاب ہی غرضکہ اب عمرو نے جملہ ساحرون اور پہرے چوکی والون وغیرہ کو اپنے پاس بلایا اور بتاکید تمام ارشاد فرمایا کہ تم سب جاکر تمام مہاجنون اور جوہریونکو بلا لاؤ ساحر حسب الحکم مہاجنان شہر کے پاس گئے اور اپنے ساتھ لیکر حاضر ہوے ملکہ نے باہستگی اُن سے کہا کہ آج رات کو عمرو سے اور ہم سے پھر مقابلہ ہی اُسکو گرفتار کرنا منظور ہی فی الجملہ اگر عمرو غالب آئیگا تو سارے شہر کے لٹ جانے کا احتمال ہی بنابر اسکے تمھین لازم ہی کہ جو کچھ روپیہ اپنے پاس رکھتے ہو سرکار مین داخل کردو اگر یہان سے لٹ جائیگا تو ہم اپنے پاس سے دینگے اور اگر نہ داخل کروگے تمھین اختیار ہی ہم بری الذمہ ہین اس حکم کو سُنکر جو لوگ اس قول پر رہے کہ روپیہ ابھی گانٹھ کا اچھا ہوتا ہی وہ تو چپ رہے اور باقی جوہری اور مہاجنون نے گھر جاکر اپنا مال نقد وجنس بھیجنا شروع کیا زہرہ نقلی نے ایک جگہہ سب ڈھیر کرایا اور ملازمین سے کہا آج میرے پاس آکر شریک صحبت ہون سب بیٹھکر شراب پیئین کچھ لحاظ اور ادب میرے سردار ہونے کا نہ کرین اسلیے کہ شغل میخواری مین بیداری اور حفاظت بخوبی ہوگی جملہ ساحر حسب الامر حضور مین حاضر ہوے اور ملکہ نے میخانہ طلب کرکے اپنے ہاتھ سے شراب ہرایک کو تقسیم فرمائی لیکن آنکھ بچا کر بیہوشی بوتلون مین ملائی جبکہ وہ شراب ساحرون نے پی بیہوش ہوگئے عمرو نے اول جو مال کہ مہاجنون نے جمع کیا تھا جال مار کر زنبیل مین رکھا اور خنجر بران لیکر ساحران روسیاہ کے سر کاٹنا شروع کیے باغ مین حیرت کے شعلے بلند ہوئے اور زمانہ رستخیز و شور

ہنگامہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قیامت انگیز برپا ہوا افسران فوج سمت باغ دوڑے پلٹنین رسالے ساحرون کے مسلح وکمل ہوکر دربارغ پر آئے رعیت شہر کی مارے ہول کے گھر چھوڑ کر بھاگی غل ہوا کہ ارے عمرو آگیا کسی نے کہا غضب ہوا کہ حیرت کو مار ڈالا بعض نے کہا حیرت چاڑتو اپنے دھگڑے پاس گئی ہو وہ ہلاک ہوتی تو خوب تھا کہ اس مردار نے عمرو کو یہان لاکر سارے شہر کو قتل کرا یا ایک نے جواب دیا کہ زمرد آج آشنا ہو کہ قتل ہوگئی فی الجملہ جو جسکی سمجھ مین آتا تھا وہ کہتا تھا اور عورتین فرط خوف سے کنوؤن مین گرتی تھین جنھون نے مال سرکار مین جمع کیا وہ سب سے زیادہ بدحواس ہر طرف پھرتے تھے کہ جب زمرد مرگئی تو ہمارے مال کا نشان کون دیگا اور حیرت کہیگی کہ جب میری وزیرزادی ہی مرگئی تو تمھارا مال کیسا حاصل کلام شہر مین تو غل ورہنگامہ برپا تھا اور فوج نے آکر باغ کا محاصرہ کیا ساحراندرون باغ درآئے عمرو نے اتنے عرصہ مین جملہ ساحرون کا فیصلہ کردیا لیکن کوٹھری مین پھر قتل زمرد نہ جاسکا ساحرون کو آتے دیکھا گلیم اوڑھ کر غائب ہوگیا اور باغ سے نکلکر اپنا راستہ لیا ساحرون نے لاشین آکر اٹھائین سارا مکان لٹا ہوا پایا کارگذار ریاست سب مرے پڑے تھے اُنکے عزیز واقارب چاک گریبان سینہ کوبان لاشین لیکر گھرون کو گئے وہ رات ہر ایک کو روتے پیٹتے گذری گھر گھر کہرام برپا رہا یہان تک کہ جمشید خورشید نے علم فتح ونصرت قبۂ فیروزہ فام فلک پر بلند فرمایا اور شاہ ستارگان نے حجاب ظلمت کو ایوان صفہ سپہر مینا گون سے اٹھایا

کہ نظم

بیک دم طشت مہر افتاد از بام از زیر نیلی تتق بمود دیدار	چو ازدہاے سر صبح تمام عروس آفتاب خوب رخسار

عمرو گلی کوچہ شہر کے طے کرکے اپنے غار مین آیا راہ مین ہر مقام پر سناٹا پایا گھرون کے دروازے بند رعایا فراری یہ حال دیکھکر دل سے کہا ہماری آمد ایسی ہی ہو کہ کوئی آرام سے نہ رہیگا غرضکہ جب غار مین پہونچا فریضہ نماز صبح ادا کرکے تسبیح بدست پشت دیوار سے لگا کر سوگیا اب یہ فتنہ تو سو رہا لیکن ملکہ حیرت تخت سحر پر لاش آسمان شعلہ خوار کی رکھے مثل بلاے آسمانی کے پاس شاہ جادوان کے نازل ہوئی اور تسلیم کرکے لاشہ سامنے رکھ دیا اور مثل ابر کے اشکبار ہوئی شہنشاہ نے استفسار کیا کہ اے برق رخسار اسکے خرمن حیات کو عمرو نے کیونکر جلایا کیا حادثہ پیش آیا حیرت نے جواب دیا س

غم کے داغون نے تو مجکو رشک گلشن کردیا	ہر بن مو جون پر طاؤس کھلا ہی بہار

یہ کہکر با چشم تر جملہ کیفیت بیان کی اور عرض پیرا ہوئی کہ حضور یہاں غافل بیٹھے ہین اور وہ عیار سارا طلسم اسی طرح برباد کریگا اور ہاتھ نہ آئیگا افراسیاب نے بھی اس ماجرے کو سُنکر دست تاسف ملے اگر خیال کیا کہ حاضران دربار میرے جزع و فزع سے بیدل ہو جائینگے اسوجہ سے ملکہ کو سمجھانا شروع کیا کہ اے ملکہ لڑائی مین جانبین کے لوگ قتل ہی ہوتے ہین اب تم لاش شعلہ خوار کی لیجا کر جلادو مین دوسری تدبیر کرتا ہون اور خود چلتا ہون یہ حکم سُنکر ساحر لاشہ اُٹھالے گئے اور شاہ نے پھر حکم دیا کہ ای حیرت مجھے خوف ہی کہ عمرو تمھین کوئی زک نہ دے بنابرا سکے اب تم چندے میرے پاس رہو اور مین کسی اور کو اُس شہر کا حاکم کر کے بھیجتا ہون تاکہ گرفتاری عمرو کا بخوبی انتظام کرے یہ کہکر سمت فلک سحر پڑھکر پھونکا بیرنے سحر کے ظلمات چہار چشم جادو کو اطلاع دی کہ شہنشاہ یاد فرماتے ہین وہ اپنے مقام سے چلا ادھر شہنشاہ ساحران نے صدا دی کہ لے ظلمات جلد حاضر ہوا تنا کہتے ہی ایک سڑاقا ہوا اور فلک کی طرف سے وہ ساحر خبیث دیو پیکر اوترا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی موکل جہنم ہی بمصداق فرد

از کجا پیدا شد آیا این بلاے ناگہان	زین بلاے ناگہان مارا خدایا وار ہان

چار آنکھین مثل تنور کے روشن تھین اور شعلہ خیزی مین مثل گلخن تھین کریہ منظر ایسا تھا کہ نظم

چو بنمودے بوقت خشم دندان	اشہے از ہیبتش چون آب سندان
دو چشمش چون دو کانون پر آذر	دہانش ہمچو غارے پر زخنجر

جب شہنشاہ کو اُسنے سلام کیا اُسنے حکم دیا کہ مین نے تجکو ملک ملکہ حیرت کا بادشاہ کیا لیکن اس شرط سے کہ عمرو وہان ہی اور کسی کے ہاتھ نہین آتا ہی تم اُسکو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجو تمھین حکومت وہان کی مبارک ہو یہ کہکر خلعت ریاست اُسکو عنایت فرمایا وہ ہنوز جانہ چکا تھا کہ چند ساحر نالان و گریان حاضر ہوئے اور عرض کناں تھے کہ زمرد کا کہین پتہ نہین ملتا اور عمرو نے اکابران شہر کو مارا مہاجنون اور جوہریون کا دوالا نکال دیا مفصلاً سب حال جب وہ عرض کر چکے حیرت رونے لگی کہ نہین معلوم عمرو نے وزیرزادی کو بیری کیا کیا افراسیاب نے اسکے رونے سے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ کوٹھری مین صندوق کے اندر زمرد بند ہی اور عمرو غار مین اسوقت سو رہا ہی شہنشاہ نے کہا اسوقت کوئی اگر آجاتا تو عمرو باسانی گرفتار ہو جاتا کیونکہ سو رہا ہی یہ کہکر چاہا کہ تیلا سحر کا روانہ کرون لیکن ظلمات نے عرض کیا کہ حضور مین جاتے ہی اُس سفتری کو گرفتار کر کے بھیجدونگا تیلا اگر بھیجیگا تو پھر میرے جانے کی کیا ضرورت ہی شاہ اس کے عذر کرنے سے تامل پذیر ہوا

اور حیرت نے یاقوت کو ساتھ کیا کہ جاکر زہرد کو صندوق سے نکالے غرض کہ ظلمات اژدر خونخوار پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور بعد قطع مسافت راہ شہر حیرت مین پہونچا یاقوت نے تمام افسران فوج سے کہا کہ حکم شہنشاہ ہی بجائے حیرت اِنکو حاکم جاننا افسران فوج نے سر جادہ انقیاد پر رکھا اور اُسکو ہمراہ لیکر دارالامارت شاہی مین آئے تخت پر بٹھایا بارہ ہزار گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے مشعلین روشن ہوئین عنبر و مشک و بیخ و لونگ کا بخور ہونے لگا شعلے اُٹھنے لگے عطردان سامنے رکھے گئے نذرین گذرنے لگین ارباب نشاط حاضر ہوئے ناچ ہونے لگا دور جام مے سرخ آغاز ہوا کہ مثنوی

یکے معتبر جشنے آراستند	گلستان عشرت بہ پیراستند
مغنی چو زہرہ برامشگری	صراحی درخشندہ چون مشتری
بقانون نوائے طرب گشتہ راست	بنوعے کہ طبعے فریبندہ خواست

تمام شہر مین دہل زنی ہوئی اور دہائی پھری جارچی نے ندا دی کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم ظلمات چارچشم کا جو حاکم وقت کی اطاعت نکرے گا گردن مارا جائیگا سزا پائیگا حیرت معزول ہوئین اب ظلمات یہان کا حاکم ہی ڈھنڈھورے کی آواز سے عمرو کی بھی آنکھ کھلی گلیم اُوڑھ کر باہر آیا تمام شہر مین رونق پائی نئے حاکم تخت ہونے کی مسرت بے اندازہ دیکھی شہر کی دوکانین خوف سے عمرو کے بند تھین اس جشن کی خوشی مین ہار پھول والے اور تنبولی اور خوشبو ساز وغیرہ نے دوکانین کھولی ہین اور گہنا ہار بدھی طرہ وغیرہ ڈالیان ہر قسم کی لگا کر دارالامارت شاہی کیجانب لیے جاتے ہین عمرو بھی صورت اپنی بتدیل کر کے انکے ساتھ چلا اور دارالامارۃ شاہی مین پہونچکر ٹھہرا دیکھا جن لوگون نے ڈالی پیش کش کی انکو اشرفیان انعام مین ملین عمرو کو اشرفیان دیکھکر لالچ آیا اور فکر عیاری کرنے لگا لیکن ظلمات جب بخوبی حاکم ہوچکا اُسوقت اُسنے حکم دیا کہ ایک مکان نہایت عمدہ چارسوق بازار مین میرے رہنے کے لیے خالی ہو اور اُس عمارت مین چارسمت کو دیکھ سکون تاکہ جیطرف وہ عیار ہو میرے سحر سے از خود چلا آئے حسب الحکم کارپردازان مملکت نے ایک بارہ دری نہایت پر تکلف فرش ملوکانہ اور اسباب شاہانہ سے ناف شہر مین آراستہ کر دی مسندہائے مغرق بچھائین پلنگڑیان جواہر کار لگوا دین جب تمام رات درستی ہو چکی ظلمات کو اطلاع دی وہ دن بھر حکمرانی مین مشغول رہا جسوقت کہ منتظم روزگار نے پردہ مشکین قصر جہان مین لٹکایا اور چراغ ستارگان ہفت منظر کاخ افلاک فیروزہ فام مین روشن ہوئے ماہ منیر زیب گیر سپہر ہوا کہ نظم

شبے چون روے زنگی در سیاہی	رسیدہ رنگ شب تا پشت ماہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رواق چرخ اخضر گشت تاریک	فروزان شمع در فانوس باریک

ظلمات مع چار ہزار ساحران نامی کے اس مکان عالیشان مین آیا عمرو بھی بہ شکل میدل ودکاج پراگر بیٹھا یہان ظلمات نے حکم دیا کہ خاصہ حاضر کرو تاکہ اکل وشرب سے فارغ ہوکر سحر خوانی مین مصروف ہون حسب ارشاد بکاولون نے طعام لذیذ انواع واقسام کا موجود کیا اور دسترخوان اطلس رومی کا بچھایا اسپر گردہاے نان کہ مثل قرص قمر کے افق منور تنور سے طالع ہوئی تھین رکھین اور قفلیان شیر برنج کی جو ماہتاب کی قفلی کو اپنے روبرو سرو بناتی تھین چن دین نان آفتابی گرما گرم پنجہ آفتاب سے گرتی تھین اور نان ہوائی خاطر کو فتگان ہوا و ہوس بڑھاتین کہ قطعہ

فراز منبر خباز قرص گرد پنداری	کہ خورشید جہانتابست طالع گشتہ از گردون
تنور نانوا نار خلیل اللہ را ماند	کز و ہر لحظہ آید تازہ نانے ہچو گل بیرون

بعدہ ترتیب سفرہ گستری ظلمات مع رفقا کے کھانا کھانے لگا اسوقت عمرو نے خوان کھانے کے اندر قصر کے جاتے دیکھکر تجویز کیا کہ اسوقت ظلمات کھانا کھائے گا یہ معلوم کرکے اپنی صورت مثل ایک رکابدار کے گوشے مین ٹھہر کر بنائی یعنے سر اپنا مونڈکر ٹوپی جوگوشبہ پہنی اور لنگی زانو تک کی باندھی پانون مین بڑی نوک کا جوتہ پہنکر دو ہر کمر سے لپیٹی اور تھال ہاتھ پر رکھا مرزائی کمر تک کی زیب قامت فرمائی تھال مین سموسے اور مٹھائی کے جانور بنے ہوے لگائے ایک ایک سموسے سو سو پرتین اس طرح بنائین کہ ایک پرت اٹھاؤ سو پرت الگ الگ ہوجائین اور پھر ملی رہین تکلف یہ کہ ایک پرت سلونی دوسری چاشنی دار تیسری میٹھی چوتھی بالکل ترش اسی طرح سو پرت کا الگ الگ مزا اور ذائقہ ولذت ہر اور کھلے اس ترکیب سے ایک سو پرت کے بنائے کہ ہر پرت مین نسیرہ انگور کا بھرا تھا نہایت عمدہ کہ ذائقہ اُنسے ٹپکتا تھا لوزات اور فناخین پنجہ نگارین لعبتان چین وچگل کو شرماتی تھین اچار ومربا وہ لذیذ کہ پھانکین اسکی چشم عشوہ گران نمکین کو اپنے اوپر لبھاتی تھین ور بہشت آب وتاب مین حقیقۃ دریاے بہشت کے جواہرات کو غیرت بخش تھا ٹھپے کا کھلے اور سموسون وغیرہ پر نقش تھا کہ نظم

رقم اسکی اگر کرون مین صفات	نبے ہر ایک سطر شاخ نبات
ایسا خوشرنگ۔ تھال ہاتھ مین تھا	طشت مہر فلک سے اچھا تھا
لوزین برفی کی خوشنما ایسی	بے خریدے نہ چین آئے کبھی
ور بہشت اس طرح کی عمدہ تھی	آنکھ پڑتی تھی جسپہ حورون کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسا پڑا کہ ٹوٹے ہونٹھون سے
نکلتیان تھین ورق کی یا تما لے
دانت مین بھی ذرا نہ وہ چپکے
زہرہ و مشتری شکر پارے

غرضکہ اس طرح کے پکوان اور مٹھائی آراستہ کر کے سب کو زہر آلود کیا اور وہ سم قاتل اس مین ملایا کہ جسکے سونگھنے اور دیکھنے سے انسان پانی ہو جائے اور کسی تریاق سے صحت نہ پائے یہ تدبیر کر کے تھال ہاتھ پر رکھے اندر قصر کے آیا اور ظلمات کو سلام کر کے تھال سامنے رکھدیا اُسنے دیکھا کہ جانور سبز و سرخ تھال مین رکھے ہین اور خوشے انگور کے ایسے ہین کہ ابھی گویا ڈالی سے ٹوٹے ہین کھجلے کی پرتین الماس کی ظاہر ہوتی ہین ایسی آب و تاب رکھتی ہین یہ دیکھکر سب ساحر تعریف کرنے لگے اور ظلمات نے پوچھا کہ لے رکابدار تو کیا ملکہ حیرت کا ملازم ہی رکابدار نے عرض کیا کہ مین وہین دھوکڑ اللہ میان کا نوکر ہون اور کسی کا نوکر چاکر نہین اور مجھے نوکر کون رکھ سکتا ہی میرا سودا غریب کھاتے ہین اور غریبون ہی سے ایک دو روپیہ مجکو ملجاتے ہین امیر کا تو نام ہی نام سن لو بموجب مثل اونچی دوکان پھیکا پکوان در بمقتضائے رباعی

نا فہم امیرون سے پڑا ہی پالا
وہ آپ تو کھالین تمھین کیا دینگے سحر
ہردم کی خوشامد نے غضب مین ڈالا
رزاق کوئی اور ہی دینے والا

آج آپ ایسے قدر دان کی بخشش کا شہرا سنکر اپنی جورو کا گہنا گرو ین گانٹھ کر کے یہ مٹھائی وغیرہ بنا لایا اب قدر شناسی حضور کے اختیار مین ہی ظلمات اس تقریر کو سُنکر ہنسا اور کہا تو بڑا صاف گو ہی کیون نہو اپنے فن مین تو کامل ہی اور کاملین نازک مزاج عالی دماغ ہوا کرتے ہین یہ کہکر کئی اشرفیان انعام دین اور تھال سے تھوڑا پکوان اور مٹھائی لیکر خوان مین لگائی تو ڑے زر پوش خوان پر ڈالکر یاقوت کو طلب کیا یاقوت جب سے آئی ہی زمرد کو صندوق سے نکالکر ذکر معزولی حیرت کر رہی ہی اسکے طلب کرنے سے دونون حاضر ہوئین اُسنے کہا یہ خوان اپنے ساتھ خدمت شہنشاہ مین لیجاؤ اور میری جانب سے عرض کرنا کہ یہ مٹھائی بھی یادگار زمانہ ہی حضور ضرور بالضرور نوش فرمایئن ملکہ حیرت کو بھی کھلایئن زمرد اور یاقوت دو خوان تخت سحر پر رکھکر سمت شاہ طلسم چلین اور اُسنے باقی شیرینی دستر خوان پر جو لوگ بیٹھے تھے اُنکو بھی دی اور آپ بھی کھائی ہر طرف سے شور تحسین و آفرین نسبت رکابدار کے بلند ہوا اور رکابدار جھک جھک کر سلام کرنے لگا اسمین ایک شخص نے کہا میان رکابدار تمھارا نام کیا ہی رکابدار نے جوابدیا کہ فدوی کو اُستاد چرب دست کہتے ہین اور بیکار کا نام خورد برد ہی لوگون نے کہا دونون نام اسم بامسمےٰ ہین کیا کہنا ایک نے کہا دیکھیے یہ مٹھائی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے طائر کیا عمر بنا رہے ہین دوسرا بولا کہ کیون میان چرب دست ایسا جانور بھی بنا سکتے ہو جو اُڑ سکے رکابدار نے کہا جناب آپ کو وہ مرغا بنا کر دکھلاؤن جو گھر تک اُڑتا ساتھ جائے اس کلام پر سب نے قہقہہ لگایا کہ میان چرب دست بڑے ظریف معلوم ہوتے ہین ظلمات نے کہا جواہر ہین تولنے کا آدمی ہی لیکن ایسا شخص اور مفلوک رہے افسوس سچ ہی ؏

اگرچہ بہر سر موئیت ہنر دو صد باشد	ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

غرضکہ ایسی ہی باتین بنا بنا کر وہ سب پکوان اور مٹھائی کھا گئے بعد فراغ دسترخوان اُٹھا ہاتھ منھ دھو کر سب نے گلوریان کھائین حقّے پینے لگے اور ظلمات نے رکابدار سے کہا مین پانسو روپیہ ماہوار کا تجکو نوکر رکھتا ہون بشرطیکہ تو منظور کرے رکابدار نے کہا اگر آپ بچ جائیے گا اور زندہ رہیے گا تو مین نوکری کرلونگا سب نے یہ سُنکر کان کھڑے کیے اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کہا اُسنے جواب دیا کہ حضور عمرو کو پکڑنے آئے ہین اور وہ نہایت مکار ہی اسوجہ سے مین نے یہ عرض کیا کہ آپ اس مہم سے فراغت کرلین یہ کہکر سلام کرکے وہان سے رخصت ہوا اور آکر گلیم اوڑھ کر ٹھہرا کہ دیکھون پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی ادھر زہر نے ظلمات وغیرہ کے جسم مین تاثیر بخشی سر پھرنے لگا اور جی متلایا چاہا کہ پلنگ پر جاکر آرام کرون لیکن اُٹھا نہ گیا اپنے رفیقون سے کہا کہ مجھ سے اُٹھا نہین جاتا ہی تم بغلون مین ہاتھ دیکر پلنگ پر لٹا دو ساحرون نے دل مین کہا کہ اب اور بہت سا کھا جاؤ اور اسکی بغلون مین ہاتھ دیکر چھپر کھٹ مین لٹا دیا اُسنے پوچھا کہ کیون بھئی مین کچھ زیادہ کھانا کھا گیا ہون لوگون نے براہ خوشامد عرض کیا نہین خداوند بچے اس سے زیادہ زیادہ کھا جاتے ہین آپ نے کھایا ہی کیا ہی ظاہر مین تو یہ کہا اور آپس مین گرم سخن ہوے کہ بھڑوے نے ایسی نعمتین دیکھی تو کبھی تھی نہین مارے ہوکے کے سیرون نگل گیا اب نخرے کرتا ہی اسکے لیے چورن چاہیے ہی کہ مثنوی

مایۂ عیش آدمی شکم است	تا بتدریج میرود چہ غم است
گر ببندد چنان کہ نگشاید	گو دل از عمر برکند شاید
ور گشاید چنانکہ نتوان بست	گو بشو از حیات دنیا دست

ادھر تو یہ کیفیت ہوئی اور ادھر جن لوگون نے کہ پکوان کھایا تھا وہ بھی لوٹنے لگے اور بیہوش ہوئے بعض کو دست آنے لگے بعض کا پیٹ پھولا ظلمات کا بھی پیٹ پھول کر دمامہ ہوگیا اور زبان اینٹھ گئی ملازم وغیرہ دوا علاج کو دوڑے ہر طرف دوا دوش کرنے لگے لیکن وہان کام تمام ہوگیا یعنی کئی سو ساحر و ظلمات پانی کی طرح بہہ گئے اور ہلاک ہوگئے اُنکے مرتے ہی غلغلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عظیم برپا ہوا آگ پتھر برسنے لگے رعایاے شہر بدحواس ہوے اور منتظم لوگ وہ ایوان شاہی چھوڑکر بھاگ گئے عمرو ساحرہ کی صورت بنکر اندر قصر کے آیا اور جال ہار کر تمام اسباب وہان کا مع فرش و شیشہ آلات و کرسی و منبر وغیرہ زنبیل مین رکھا ساحرون کے لباس اور جھولیان اور دھوتیان وغیرہ اوتار کر اپنا راستہ لیا جو دوکان راہ مین ملگئی اُسکو لوٹا جو راہگیر راستے مین ملا اُسکو قتل کیا ایک لمحہ مین آفت برپا کردی ساری رونق خاک مین ملادی دوہائی تہائی مچ گئی شہر مین ہر سمت گھپ اندھیرا ہوگیا آپ رات بھر لوٹتا پھرا کوتوال بھی مارے ڈر کے کوتوالی سے بھاگ گیا اسی ہنگامہ مین وہ رات تمام ہوئی اور عیار زرین رائے آفتاب کمند شعاع لیکر شہر مینو سواد و مینا رنگ شہر مین آیا اور شب تیرہ رو نے مُنھ چھپایا کہ نظم

فرو ریخت زر چرخ گوہر فروش ز بازار گردون بر آمد خروش
در مہر بکشا و گردن سپہر بیاراست روے زمین را سپہر

عمرو دم سحر غار مین اوتر گیا اور نماز سحر ادا کرکے خاموش بیٹھا دل سے کہتا تھا کہ نظم

مین وہ قانع ہون اگر پھینکدون کہنہ پاپوش رکھین افسر کی طرح قیصر و خاقان سر پر

اِس گوشہ قناعت مین وہ روزی رسان خلق تمھین سب پہونچا جائیگا غرضکہ یہ تو یہان ہین مگر ذکر سُنیے کہ زمرد اور یاقوت وہ پکوان اور شیرینی لیے خدمت شہنشاہ ساحران مین پہونچین اور تسلیم کرکے تھال سامنے رکھا سارا حال بیان کیا افراسیاب سطح کا نایاب پکوان دیکھکر نہایت خوش ہوا اور کہا ای ملکہ حیرت یہ تمھارے رکابدار نے پکایا ہی تم اتنی مدت تو وہان حاکم رہین ہمکو ایسا پکوان نہین بھیجا حیرت عرض پیرا ہوئی کہ میرے رکابدار کو یہ لیاقت نہین جو ایسا پکوان پکائے زمرد نے عرض کیا کہ مین نے سُنا ہی کہ اس رکابدار کا نام اُستاد چرب دست ہی اور نوکر کسی کا نہین ہوشاہ طلسم نے یہ سُنکر ایک ڈلی مٹھائی کی لیکر چاہا نوش کرے مصور نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہمنے کبھی چرب دست کا نام بھی نہین سُنا وہان عمرو موجود ہی ایسا نہو یہ اُسکی کارسازی ہو سرمایہ وزیر نے مصور کے کلام کی تائید کی کہ حضور ہمنے ہزار ہا روپیہ خراب کیا پکوان پکوایا لیکن اتنی پرتون کا کبھی نہین دیکھا افراسیاب نے کہا عمرو کیا باورچی ہی جو تم اُسکی جانب ایسا خیال کرتے ہو سرمایہ جوابدہ ہوا کہ وہ عیار ہی سب کامون مین دخل رکھتا ہی آپ کتاب جمشیدی دیکھیے حال کھلجائے گا افراسیاب نے سب کے کہنے سے کتاب منگواکر دیکھی لکھا تھا کہ یہ سب کام عمرو کا ہی اور اس نے ظلمات کا کام تمام کیا اگر اس مٹھائی کی ایک ڈلی تو کھا لیتا تو مرجاتا کبھی ایسی غفلت نکرنا یہ عبارت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کتاب سے دیکھکر شہنشاہ فرط غضب سے تھرانے لگا اور مٹھائی وغیرہ کا حکم دیا کہ زمین مین دفن کردو بمجرد حکم مٹھائی زمین مین دفن کردی اور شاہ نے ایک نامہ لکھکر سحر کے پتلے کو دیا کہ دانائے جادو کے پاس لیجائے پتلا لیکر چلا اور پہاڑ کے درے مین کہ وہین دانائے جادو رہتا ہی پہونچکر نامہ اُسکو دیا اُسنے نامہ کو آنکھون سے لگایا اور سر پر رکھا پھر کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے دانائے جادو تم ہمارے پاس بہت جلد آؤ کہ ہم سوار ہوا چاہتے ہین یہ مضمون پڑھکر تخت پر دانا سوار ہوا وہ تخت عقیق زرد کا تھا اب جو بلند ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب نکلا ہوا ہی غرضکہ بعد لمحہ کے خدمت شاہ مین پہونچا تسلیم کی اور نذر دی شاہ نے اسکو خلعت دیا اور کہا اے دانا کئی روز سے عمرو ملک حیرت مین ہی تم میرے ساتھ چلو اور اسکو گرفتار کرو دانا نے عرض کیا غلام حاضر ہی اچھا تشریف لے چلیے یہ سنتے ہی شہنشاہ نے سواری مانگی تخت سحر حاضر ہوا اُسی تجمل و شوکت سے جیسا کہ اول ذکر کیا گیا سوار ہو کر مع حیرت اور مصوّرا اور دانائے جادو وغیرہ کے روانہ ہوا اور سواری اُسکی ایک درہ کوہ کے سامنے پہونچی اُس درے مین بالکل اندھیرا تھا شاہ جادوان نے سحر پڑھکر دستک دی اور پکارا کہ اے ماہ جادو روشنی کر اس کہنے سے دو چاند تاریکی مین فوراً نکل آئے اور دور تک روشنی ہو گئی سواری اُس اندھیرے سے آگے بڑھی اور کچھ دیر نہ گذری تھی کہ شہر حیرت مین پہونچ گئے حیرت نے کہا اے شہنشاہ مین کبھی اس راہ سے نہین آئی آپ بہت جلد تشریف لائے افراسیاب نے جواب دیا کہ یہ راہ طلسمی ہی سوائے میرے کوئی ادھر نہین آسکتا غرض کہ باتین کرتے ہوئے جب داخل شہر ہوئے رعایائے شہر و اکابران مملکت مسرور و شادان لینے کو آئے اور شہنشاہ جادوان کے گرد پھرے اور عرض کرتے تھے کہ اے شہنشاہ ہمارے گھر لٹ گئے اور ہمارے عزیز مارے گئے ہم برباد ہو گئے آج ظل عاطفت و امان آپ نے ہمپر ڈالا ہی یقین ہی کہ ہم اپنی داد کو پہونچین اور اپنے دشمن بدانجام کو ذلیل و خوار گرفتار عذاب الیم مین دیکھکر خوش ہوئین کہ بفحوائے قطعہ

شاہا غم رعیت بیچارہ میخوری
از حال بیکسان نظر لطف و امداد
اینست رسم قاعدۂ دادگستری
کز تاج و تخت و دولت و اقبال برخوری

افراسیاب نے ہر ایک کو تسکین و دلاسا دیا اور دارالامارۃ شاہی مین آیا ملازمین نے لاشین ساحرون اور ظلمات کی اُٹھائین مکانات شاہی پاک و صاف کر کے آراستہ کر دیے شہنشاہ نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ سب اہل شہر دروازے اپنے اپنے اور دوکانین کھولین کسی طرح کا خوف نہ کرین جو مال انکا تلف ہو گیا ہی یا اب ہو گا وہ سرکار سے دیا جاویگا اور عمرو گرفتار ہو کر سزا پائیگا حسب ارشاد

منادی

منادی نے اہل شہر کو مژدۂ طرب سنایا فی الفور دوکانین کھلین رونق کاروبار آغاز ہوئی ہر طرف آرایش و زیبایش تھی اور چہل پہل لوگ کرنے لگے کہ بمقتضائے مصرعہ نئے سر سے آئی چمن مین بہار شہنشاہ نے ملکہ کو پکڑ کر دوبارہ تخت پر بٹھایا حیرت نے مسکرا کر کہا بیت

نکالا غیر کو گھر سے بلایا یار نے مجکو
مری سرکار مین ہر روز بر طرفی بحالی ہی

شاہ جادوان نے جواب دیا کہ ای ملکہ تم اس عزل و نصب سے ناراض نہو تم میری جان و دل کی مالک ہو اور سارے طلسم کی حاکم ہو لیکن برائے مصلحت کار جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو آزردہ ہونا مناسب نہین حیرت نے یہ عذر سنکر شرما کر لجا کر آنکھون کو گردش دیکر سر جھکایا شاہ اس ادا پر ہزار جان سے نثار ہوا ع

نگارے دلفریبے جانگدازے
پری پیکر بتِ عاشق نوازے

قصہ مختصر اہالیان سلطنت نے نذرین دین اور باغ مین جلسۂ انبساط کی بنیاد کی شہنشاہ مع رفقا کے باغ مین حیرت کے آکر زیب دہ تخت حکومت ہوا ناچ ہونے لگا نظم

کردہ بہ ترانۂ دل آوینہ
چون گوشۂ عود ساز کردے
بازار نشاط و عیش راتیز
ناہید دو گوش باز کردے

اسی عشرت و طرب مین مصروف تھا کہ یکایک ایک پنجہ نے نامہ لا کر پیش کیا ملاحظہ مین دیا شاہ جادوان نے پڑھا ماہی زمرد رنگ نے لکھا تھا کہ ای برخوردار سعادت آثار میرا جی تیرے دیکھنے کو چاہتا ہی لازم ہی کہ میرے پاس آکر اپنے دیدار فرحت آثار سے مسرور کرو افراسیاب نامہ پڑھکر گویا ہوا کہ لے دانائے جادو مین سمت پردہ ظلمات اپنی نانی جان کے پاس جاتا ہون تم ایسا نکرنا کہ مثل ظلمات کے پکوان کے لالچ مین اپنی جان دے دو بلکہ اسیوقت عمرو کو گرفتار کرکے قتل کرو اور اے ملکہ تم بھی غفلت کو کام نفرمانا جسوقت وہ عیار دغا شعار گرفتار ہو فوراً سر کاٹ ڈالنا غرضکہ نہایت طریقہ حزم و احتیاط فہمایش کرکے سوار ہو کر روانہ ہوا اُسکی روانگی کے بعد دانا نے تدبیر سحر خوانی کی اور تھوڑی مٹی لیکر اپنے جسم کے خون سے گوندھ کر ایک پتلا بنایا اور پیٹ مین پتلے کے بیر سحر کا بٹھایا کہ وہ پتلا زندہ ہو کر بولنے لگا اُس سے کہا کیون اُستاد عمرو سے لڑنے کو کیا کہتے ہو پتلے نے جواب دیا کہ عمرو سے مقابلہ کرنیکو ایک حصہ سحر تو دس حصہ عقل چاہیے اُسکا مقابلہ اچھے اچھے نہین کر سکتے تم بیچارے کیا ہو مجھ سے کہو تو کرہ نار سے آگ لے آؤن اور تحت الثریٰ سے مٹی لاؤن لیکن عمرو کو نہین لا سکتا باوجودیکہ وہ غار مین بیٹھا ہی اور مین جانتا ہون مگر یہ مجال نہین جو وہان جاؤن یہ تقریر

سنکر دانا مایوس ہوا کہ میرے سحر نے جواب دیا اب کوئی افسون نہ چلے گا اور عمرو گرفتار نہوگا سحر کے بیر بھی ہار چکے اور جوگیون کے چھکے چھوٹ گئے عمرو بلائے بے درمان ہی اسی تردد مین فکر کرتے کرتے اسکے ذہن مین آیا کہ عمرو لالچی اور مرد طماع ہی اُسے لالچ دیکر گرفتار کرنا چاہیے زر و جواہر کا دانہ دام تزویر مین بچھا کر اُس مرغ زیرک کو پھانسیئے کہ بمقتضائے قطعہ

	چون بہ قوت حریف خصم نہ کہ بہ حیلت کمان قوت را		حیلہ و مکر راز دست مدہ میتوانے کہ بگسلانے زہ

حاصل مرام ایک مکر تازہ سوچکر حکم دیا کہ میرے لیے ہوادار حاضر کرو تاکہ سوار ہوکر شہر کی سیر کرونگا اور رعایا تمام پریشان و برباد ہی کئی بار لُٹی ہی اس سبب سے اشرفیان اور جواہر گلی کوچون مین لٹاؤن گا حکم دیتے ہی ملکہ حیرت کے کہار وردیان زرق برق پہنے مچھلیان اور تمغے پیٹھ پر اور شانون وغیرہ پر لگائے ہوادار جواہر کار کاندھے پر اُٹھائے حاضر ہوگئے اُسنے بہت سے توڑے اشرفیون کے اور بہت سے صندوقچے جواہر کے کہارون کے سر پر رکھوائے اور کچھ توڑے وغیرہ ہوادار پر اپنے آگے رکھکر سوار ہوا اور اُس پتلے کو جو اپنے خون سے ابھی بنایا تھا ہمراہ لیا پتلا ہوادار کا پایہ پکڑے باتین کرتا ہوا چلا جسوقت بیچ شہر مین پہونچا دونون ہاتھون سے مٹھیان بھر بھر کر زر و جواہر پھینکنے لگا محتاجین کا ہجوم ہوا اور اس عطیہ بیکران کو دیکھکر تمام اہل شہر مثل مور و ملخ جمع ہوگئے اور ہر کہ و مہ دامن آرزو پھیلا کر سر راہ آکھڑے ہوے ہر شخص گوہر کی امید مین صدف وار منہ کھولے کھڑا تھا اور ہر ایک چشم امید و حسرت سے آنکھین اُسی سمت لگائے ٹکٹکی باندھے تھا ایک شور بپا تھا کہ قطعہ

	ہم گنج دارے ہم خدم ہم ملک داری ہم حشم رخ جانب مقصود کن بدخواہ را نابود کن		بیرون نہ از خلوت قدم بر بام عالم زن علم احباب را خوشنود کن پروار اہ دل بار غم

عمرو کے کان مین شور و غل کی صدا جو پہونچی گلیم اوڑھ کر غار سے باہر آیا عجیب ماجرا دیکھا کہ ایک ساحر ہوادار پر سوار ہی اور مٹھیان بھر بھر کر اشرفیان اور جواہرات چارطرف پھینکتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنہرے رنگ کا مینھ برس رہا ہی یہ دیکھتے ہی عمرو کے منہ مین پانی بھر آیا اور دل سے کہا اس رقم بالائی کو لینا چاہیے ہر چند کہ عقل مصلحت سنج نے سمجھایا کہ یہ تمھارے ہی لیے جال بچھایا گیا ہی اور کنوان خس پوش ہوا ہی عاقل ایسے مال پر لعنت بھیجتے ہین اور جادہ قناعت سے قدم باہر نہین رکھتے ہین خبردار آگے نہ بڑھنا جہان کہین گل ہی وہان خار ضرور در پئے آزار ہی اور جہان گنج ہی وہان مار زہردار ہی کہ مثنوی

ہرچہ کہ روزیست رسد در زمان	انچہ نباشد نہ رسد بے گمان
پس زپے انچہ نخواہد رسید	رنجش بیہودہ چہ باید کشید

ہرچند عقل دور اندیش نے مانعت فرمائی لیکن بمصداق ع بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند + عمرو اشرفیان دیکھکر کب کسی کی سنتا تھا دل سے مشورہ پذیر تھا کہ فرد

مکن زغصہ شکایت کہ در طریق طلب	براحتے نرسید آنکہ زحمتے نہ کشید

ڈرنا کاہے کا چلو بھی اتنا مال مفت ہاتھ سے جاتا ہی تمہارا کوئی کیا کرلے گا کہ قطعہ

ہرکہ آسودگی وراحت جست	دل خود رازبخت شاد نکرد
وان کہ ترسید از جفاے خمار	قدح بادۂ مراد نخورد

ایسا کچھ سوچکر بہت جلد صورت اپنی ساحرہ کی ایسی بنا کر اُس گروہ ساحران مین جو لوٹ رہے تھے اپنے مین پہونچایا اور جیسے ہی دانا نے زر و جواہر پھینکا جال ایسا ہی مارا کہ جو لوگ لوٹنے کو گرے تھے انکی پگڑیان اور ٹوپیان تک مع مال کے جال مین آگئین جو شخص کہ زمین سے مٹھی باندھکر سیدھا ہوا اور بخیال اسکے کہ میری مٹھی مین زر و جواہر ہی ہاتھ کھولا اُسی وقت بمصداق بلیت فلک سے آج تک پایا نہ کچھ خاک + ملیگی ایکدن مٹی زمین سے + سواے خاک کے کچھ نہ پایا حیران وار دیکھنے لگا کون لے گیا اور تبلا جو دانا کے ساتھ تھا اُسنے بھی دیکھا کہ ابکی کسی نے کچھ لیا یا یہ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ عمرو ہی اور داناے جادو بھی دمبدم پوچھتا جاتا تھا کہ عمرو لوٹنے آیا کہ نہین ابکی تبلے نے اسکو چپکے سے تبلایا کہ جلدی جلدی اشرفیان پھینکو عمرو آیا یہ سُنتے ہی اُسنے دو توڑے مُنہ کھول لٹاے کہ لوبھائیو لوٹو ساری خلقت مٹھیان باندھکر زمین پر گر پڑی اور عمرو نے بھی جھک کر جال مارا تبلے نے جال مارتے ہی دیکھکر اسکو بخوبی پہچانا اور ہنوز عمرو سیدھا نہ ہوا تھا کہ تبلا جست کرکے گردن پر سوار ہوا پھر تو بمقتضاے مصرعہ مرغ دانا پھنس گیا دانہ کی خاطر جال مین + داناے جادو نے جب تبلے کو گردن پر سوار دیکھا ہنستا ہوا وہان سے ہوادار بڑھا کر باغ مین حیرت کے پاس آیا اور تبلا عمرو کو گھوڑا بناے ایڑ لگاتا باغ کی طرف چلا عمرو نے ہرچند چاہا کہ جال مارون لیکن ہاتھ نہ اُٹھ سکا اگر اور سمت جانے کا قصد کیا وہ بھی ممکن نہ ہوا ناچار سمت باغ چلا اور دل سے کہتا تھا کہ آفت مین تجکو حرص نے پھنسایا اور کبھی دل مضطر کو تسکین دیتا تھا کہ گھبرانا نہ چاہیے مارا نہ جاؤنگا خدا مالک ہی فرد

مردے باید کہ از بلا نہ گریزد	وز بہر کسے از سر جان برخیزد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی طرح قریب پہونچا اور ادھر دانائے جادو کو ہنستا ہوا دیکھکر حیرت نے کہا تم تو اسقدر شاد آئے ہو جیسے عمرو کو پکڑ لائے اُسنے جواب دیا کہ افضال سامری سے ایسا ہی کچھ ہی جیسا ای ملکہ آپ فرماتی ہین حیرت کو اسکے کہنے کا یقین نہ آیا یہ باتین ہی تھین کہ تیلا عمرو کو اندر باغ کے لایا سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ کی گردن پر تیلا سوار ہنکاتا ہوا لا رہا ہی حیرت نے اُس ساحرہ سے پوچھا کہ تو کون ہی عمرو نے کہا مین خداوند لقا کا نوکر ہون خداوند کا ایک عقاب رات کو زمین پر گر پڑا تھا اسکو ڈھونڈھنے مین یہان آیا ہون تیلا یہ تقریر سُنکر بولا کہ ای ملکہ آپ اسکے فقرے مین نہ آیئے گا یہ عمرو ہی مین نے خوب پہچان کر گرفتار کیا ہی یہ کہکر ایسا سحر پڑھا کہ لکہ ابر باغ پر آکر برسنے لگا عمرو پر جو بوندیان پڑین رنگ و روغن جسم پر سے دفع ہوگیا اور صورت اصلی نکل آئی حیرت شکل دیکھتے ہی پکاری کہ کیون عمرو پھر ہم ہمین ہین اور تو ایک عیار ناچیز ہی اب تجکو ثمرہ اپنی مکاری کا ملیگا کہ بقول شخصے بیت بدمے کنی و نیک طمع مے داری ٭ خبر بد نبود سزای بدکاری ٭ اسوقت کس حال مین اپنے تئین پاتا ہی عمرو نے جواب دیا کہ مصرعہ چشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است ٭ ای حیرت تجھ ایسی لچیان ہزارون مین نے مار ڈالین ساحر خمشش کو مارا دمامہ کا سر اوتارا اب تیری اور افراسیاب کی باری ہی یہ کلام جو اہل دربار نے سُنے گھبرائے کس لیئے کہ عمرو کی حرکتون سے بخوبی واقف ہین کہ جب وہ قید ہوکر آیا ہی ساحرون کو ذلیل اور قتل کرکے چلا گیا ہی اُسوقت بعض گویا ہوئے کہ سیان آج پھر کوئی آفت آیا چاہتی ہی یہان سے چلو ایسا نہو کہ ہماری داڑھیان مونڈین اور ذلت کے ساتھ ہلاک کیئے جائین ایک نے کہا دانائے جادو گرفتار کرکے تو عمرو کو لائے ہین مگر اب زندہ رہین گے تو ہم جھک کر سلام کرینگے دوسرے نے جواب دیا کہ بھئی تم سچ کہتے ہو آج حیرت کا بھی خاتمہ ہی ہم تو ابھی سے اپنے گھر جاتے ہین بقول سعدی ؎ چہ خوش گفت یکتاش با خیل تاش ٭ چو دشمن خراشیدی ایمن مباش ٭ ساحرون کی باتین خوفناک دانا نے جو سُنین سمجھا کہ بڑے بڑے زبردست یہان موجود ہین مگر عمرو کے آنے سے کانپتے ہین بیشک تو بھی قتل ہوگا یہ سوچکر اسکو بھی دست آنے لگے لیکن حیرت نے سحر مین عمرو کو مسحور کیا کہ بھاگ نجائے اور تیلا گردن پر سے اوترا عمرو نے کہا مجھ سے لقا نے رات کو کہا تھا کہ کل عمرو مارا جائیگا مین حیران ہون کہ اب وہ قتل ہوگا یا مین ہلاک ہونگا عمرو یہ کہتے ہی رونے لگا اور اہل دربار ایک ایک آنکھ بچاکر چلے گئے یاقوت نے عرض کیا کہ ای ملکہ عمرو نہین ہی آپ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسکو چھوڑ دیجیے حیرت نے جواب دیا کہ کچھ دیوانی ہو میری جان پر بھی اگر بن جائیگی جب بھی مین اسکو نہ رہا کرونگی اور ایک نامہ مشعر بحال گرفتاری عمرو لکھکر بادشاہ طلسم کے پاس بھیجا تیلا سحر کا ظلمات مین لے گیا شہنشاہ ساحران اپنی مانی سے باتین کر رہا تھا کہ تیلے نے جا کر نامہ دیا پڑھکر بغصہ خطاب کیا کہ حیرت چڑھ دے مین کہہ آیا تھا کہ عمرو کو پاتے ہی مار ڈالنا نامے پیام کی کیا ضرورت تھی اُسنے اتنی دیر کیون لگائی یہ کہکر اسکے ساتھ جو ساحر کہ دس پانچ یہان آئے ہین انمین سے ایک ساحر برق انداز جادو نام سے حکم دیا کہ تم جا کر عمرو کو قتل کرو خبردار تامل نہ کرنا یہ حکم سُنکر برق انداز روانہ ہوا اور تیلا جو نامہ لیکر آیا تھا وہ پھر کر حیرت پاس گیا اور گویا ہوا کہ شہنشاہ قتل عمرو کے توقف کرنے سے آپ پر بہت خفا ہوے بُرا بھلا کہا اور برق انداز کو بھیجا ہو وہ آیا چاہتا ہی حیرت نے غصہ شاہ معلوم کر کے اسی وقت حکم دیا کہ میدان سیاسنگاہ بیرون قلعہ مقرر کر کے وار استادہ کی جائے اور لشکر ساحران تیار ہو کر اس جگہ محاصرہ کرے ڈھنڈھورا پٹ جاے کہ تمام شہر اُس ناعیار کے حال خراب کو دیکھکر دل شاد و بندغم سے آزاد ہو بمجرد حکم دینے کے جارچی نے منادی کی اور میدان خونی مین دار استادہ ہوئی فوج کمر باندھ کر تیار ہوئی ہر طرف دیکھو دیکھو کا چلو چلو کا غلغلہ برپا ہوا اس اثنا مین برق انداز بھی آپہونچا اور عمرو کو عراوہ پر بٹھا کر بہر قتل لے چلے حیرت بھی آراستہ و پیراستہ ہو کر سوار ہوئی باجے بجنے لگے اور ساحر عرابے کو گھیر کر روانہ ہوے شہر مین عورت و مرد کا در و بام پر اور گلیون و کالون مین ہجوم تھا ہر سمت ٹھٹ لگا تھا کوئی کہتا تھا کہ میان اس عیار نے گھر کے گھر ہملوگون کے ناس کر دیے بستیان اوجاڑ دین آج شکر ہی سامری کا کہ یہ گرفتار ہوا دوسرا جواب وہ تھا کہ ابھی کسنے دیکھا ہی جب یہ قتل ہو جاے اور کچھ عرصہ اسکی ہلاکت کو گذرے اور زندہ نہو جب جانو کہ اسکے شر سے جمشید نے بچایا بعض نے کہا ابھی کل کا ذکر ہی کہ اسنے اس جگہ کیا کیا فتور برپا کیا اور توبہ توبہ ہر جگہ مچادی تراہ تراہ پڑ گئی تھی آج بے مونس و غمخوار دیکھیے ناچاری کے ساتھ گرفتار ہی غرضکہ اسی طرح ساحر خوشی کرتے تھے لیکن امنین جو اولی الالباب بصارت تھے وہ عبرت انگیز باتین کرتے تھے کہ میان ہم تو دوست ہو یا دشمن حق بات ضرور کہین گے یعنے مقام عبرت اور جاے تاسف ہی کہ شہنشاہ عیاران مصاحب و رفیق خاص حمزہ صاحبقران صاحب زور و زر اہل ہنر یون دست دشمن مین گرفتار ہو کر مارا جاے اور جسکی لاش گور و کفن بھی نپائے طعمۂ زاغ و زغن ہو نہ صف ماتم اُسکی بچھے نہ شیون ہو بہ سبب روزگار ناہنجار کی گردش ہی جاے غور ارباب بینش ہی نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہان دلا ہی متاع دہر قلیل	ہی مگر زاد راہ صبر جمیل	یہ گلستان نہین ہی قابل سیر
کرے اللہ خاتمہ بالخیر	نخل دُنیا ہے بے اثر کا ثمر	ہی فقط دشمنی یک دیگر
اسکے خواہان ہین یک دیگر اغیار	کہین اغیار بھی ہوے ہین یار	ہست چون مار گرچہ زیبا دہر
بزم رنگین واندرون پر زہر	شکر و شہد و نعمت و دنیا	باعث تلخ کامی عقبے
زردی روے درہم و دینار	سبب زرد روئی زردار	آئینہ نقش پا کا دیکھ دلا
روے حال گذشتگان ہی کھلا	کون سا تھا جلیل ملک اجل	جسکا بستر ہوا نہ خاک اجل
پھر نے کب ثبات ہی پایا	ہی یہ گویا درخت کا سایا	کس سے اس بیوفا نے یاری کی
کس سے دُنیا نے پائداری کی	لذت ناتمام ہی گویا	خواب کا احتلام ہی گویا

مردم شہر تو اس تقریر مین تھے اور عمرو بحسرت و یاس ایک ایک کا منھ تکتا تھا دل سے کہتا تھا کہ اے کس بیکسان واے پروردگار عالم و عالمیان کیا میری قسمت کشان کشان اس شہر مین مجکو لائی تھی قسمت مین لکھی ہوئی یہ ذلت و رسوائی تھی افسوس ہی کہ زیارت سے اپنے آقا حمزہ صاحبقران کے بھی محروم رہا اسوقت مین مہرخ اور بہار وغیرہ کا سواے رب جلیل کے اور کون کفیل ہی یہان ایسا رفیق کون ہی جو میرے حال کی رفیقان غمخوار کو خبر کرے یا میرے حال زار پر اشک حسرت بہاے ہان ایک مخمور ہی لیکن نہین معلوم کہ وہ کہان ہی اور کس رنج مین ہی کہ ترجیع بند

خبر جو قتل کی میری ہوئی ہی شہر مین سحر	ہوا ہی جمع یہان ایک جہان تماشہ کو
ہر اک طرف سے یہی ہی صدا چلو دیکھو	غرضکہ حال مرا جاے سیر ہی اب تو
خدا ہی جانے وہ آگاہ اُس سے ہو کہ نہو	کوئی یہ میری زبانی تک اُس سے جا کے کہو

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ چہ خوش تماشائیست

یہان تو عمرو یاد مخمور کی کرتا ہی اور ادھر وہ سرگشتہ کوے الفت مجنون بادیہ محبت جب سے خطا معاف کرا کے جشن شاہ جادوان مین سے امان پا کے جو اپنے گھر گئی یاد مین اپنے محبوب زیبا کے پھر بیقرار اور اشکبار ہوئی پھر وہی بلبلانا اور بلبل کی طرح عشق گلعذار مین شور مچانا اور یہ لب پر لانا کہ غزل

نگاہ قاتل کا آہ لڑنا جو یاد ہمکو وہ آ رہا ہی	تو کوئی گویا دل و جگر پر ہمارے چھریان لگا رہا ہی
جو غور کیجیے تو وہ گئے دن کہان کا آنا کہان کا جانا	اک آمد و رفت سانس کی ہی بس اور اب ہم مین کیا رہا ہی
وہ بعد مردن جو بارے آیا تو سب نے اُسکو یہ کہ سنایا	یہ وہ پڑا ہی جو پہروں تک کہ تمھارے در پر کھڑا رہا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوئی تو اُس سے کہے کہ صاحب جو نادر بردار تھا تمھارا / ذرا چلو تم کہ ایک مجمع اب اُسکی میت اُٹھا رہا ہی

نصیب فرہاد خواب شیرین ہوا تھا جسطرح ہو مین بھی / یہ دست عشق اب اسیطرح سے تھپک تھپک کر سلا رہا ہی

وہ لذت وصل یاد کرکے گھے یہ رویا گھے مین بیٹھیا / تمام نسب مجھمین درد دل مین عجب طرح کا مزا رہا ہی

قلق گذرتا ہی مجکو کیا کیا سنو کہ ہون حسرت بھرا جب نہین / کہ کوئی معشوق روٹھے عاشق کو اپنے کیا کیا منا رہا ہی

ہجوم یاس اب ہی اپنے دل پر نہین کوئی پاس غیر حرمان / وبال جان زندگی ہوئی ہی کہ لطف جینے کا کیا رہا ہی

دل اسلیے جان بلب پڑا ہی کہ مبتلا تم پہ جو ہوا ہی / یہ سچ ہی صاحب نے کیا کیا ہی کیا یہ اپنا ہی یار ہا ہی

کہان وہ صحبت کہان وہ مجلس بکنج تنہا ہو مین ہی بیکس / نہ کوئی ہمدم نہ کوئی مونس نہ کوئی آشنا رہا ہی

فقط ہی درد غم نہانی حباب آسا ہی زندگانی / بڑا جو دم تھا رفیق جانی سو وہ بھی ہونٹھونپہ آرہا ہی

ہی تیرے عاشق کا وقت رحلت چل اب تو دیکھ اُسکو بیمروّت / کہ آہ کیا کیا وہ دل کی حالت اشارتو نمین جتا رہا ہی

اسی اندوہ و تعب مین اُستاد عشق نے سبق پڑھایا کہ عمرو ملک حیرت مین بیشتر رہا ہوا تھا اب نہین معلوم اُسپر کیا گذری چلکر خبر اُسکی لینا واجب ہی از بسکہ اپنا جانا موجب رسوائی تھا اس سبب سے دو پتلے بزور سحر کاغذ کے بنائے اور اُنھین حکم دیا کہ عمرو کی خبر لاؤ جہان وہ ہو وہین اپنے تئین پہونچاؤ پتلے شہر حیرت مین آ کھڑے ہوے اور جو کچھ کہ عمرو قتل و غارت بیان کرتا تھا اُسکی کیفیت مخمور سے جاکر کہتے تھے اور وہ رنجور سنکر خوش ہوتی تھی اور عمرو کی فطرت پر حیران کار تھی کہ وہ بھی آفت کا عیار ہی جسنے ناک مین دم ساحرون کا کر رکھا ہی اسی حالت مین ایکدن پتلون نے خبر گرفتاری عمرو اور قتل کرنے کی تیاری کا ماجرا سُنایا یہ سُنتے ہی رنگ روفق ہوا دل کو قلق ہوا کلیجہ دونون ہاتھ سے تھام لیا اور سمت فلک دیکھا اور دل سے کہا اگر عمرو مارا گیا تو معشوق کے ملنے کا سہارا گیا کہ رباعی

بن جائے وہان ہی جین پانا مشکل / اور ضعف سے ہی قدم اُٹھانا مشکل

جرأت پھر زیست ہوے کس طرح بھلا / جانا مشکل ہی اور نہ جانا مشکل

دل کی بیتابی سے ناچار ہوکر اشکبار با دل بیقرار تخت پر سوار ہوئی اور نہایت تیزی کے ساتھ اُس جا آکر پہونچی کہ عمرو میدان خونی مین زیر تیغ بیٹھا تھا گرد ہزارون ساحرون کا مجمع تھا اور جلاد تیغ و خنجر کو سنگ چٹا رہے تھے اور بعضے حکم قتل ملکہ سے حاصل کیا چاہتے تھے اور نعرے کرتے تھے نظم

طائرون کو حرص دانہ نے پھنسایا دام مین / حق اگر سمجھین تو ہی شکوہ عبث صیاد کا

جسکی آپہونچی قضا وہ ہر طرح مارا گیا / حکم حاکم سے پھر اسمین جرم کیا جلاد کا

اس اثنا مین حیرت سے برق انداز اجازت لیکر تلوار کھینچے سر پر عمرو کے آیا اور عمرو نے وقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مرگ اپنا دیکھ کر رخ جانب قبلہ کیا دل سے اپنے عقائد کی تجدید کی کلمہ زبان پر جاری کیا اور بخضوع وخشوع تمام خدائے دوجہان کی یاد کرنے لگا اور اُسی سے لو لگائی کہ نظم

یا الٰہی پُر از گناہ ہون مین — فرط عصیان سے روسیاہ ہون مین
کر عطا میرے دل کو اپنا درد — کر مجھے اپنے غم مین عارض زرد
کھول دے میرے دیدہ اوراک — لوث عصیان سے نوح دل ہو پاک
عذر کرتا ہون مین ندامت سے — بخش عصیان کو اپنی رحمت سے

زبان عمرو صرف مناجات تھی اور برق نداز تلوار تول رہا تھا کہ سر جدا کرے اسوقت مخمور نے سحر پڑھکر اس بلندی سے ایک چکر مارا کہ وہ ہاتھ برق انداز کے اکر پڑا اور ہاتھ اسکا مع تلوار کٹکر دور گرا فوج ساحران متحیر ہو کر دیکھنے لگی کہ یہ آفت کہان سے آئی اور مخمور نے ایسا سحر پڑھا کہ بجلی چمکی اور آنکھین سب کی بند ہو گئین اور اندھیرا ہو گیا اسی تاریکی مین مخمور پنجہ لیکر گری اور عمرو کو لیکر اڑی حیرت اور دانا وغیرہ بزور سحر اڑکر پیچھے چلے مخمور نے دور جاکر ایک پتلا عمرو کی صورت کا جھولی سے نکالکر پھینکا حیرت نے دیکھا کہ عمرو قلا بازیان کھاتا زمین کی طرف جاتا ہی اُسنے سحر پڑھکر اسکو روکا اور خیال کیا کہ میرے افسون سے جو کوئی عمرو کو لیے جاتا تھا اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہی غرضکہ اس پتلے کو جلا دون کو لاکر سپرد کیا کہ جلد اسکو ہلاک کرو یہ تو ادھر پھر کر آئی اور اُس طرف مخمور بعجلت تمام اُڑتی ہوئی اپنے باغ مین پہونچی اور اپنی کنیزون اور متعلقون وغیرہ سے کھڑے کھڑے حکم دیا کہ مین اپنی خالہ ملکہ نسترن جادو کے مکان پر طلسم ظاہر مین ہونگی تم اسباب ومال میرا لیکر وہین آنا یہ کہکر تخت سحر پر عمرو کو ہوشیار کرکے بٹھایا کیونکہ یہ تموج ہوا سے بیہوش ہو گیا تھا فی الجملہ تخت کو اوڑا کر سمت دریاے سحر چلی نظم

زجادوہ بود تخت گوہرین ساز — بافسون تا بہے آمدیہ پرواز
نشستند بر سر آن تخت بران — پری در بر چو بلقیس وسلیمان
بصد عشرت عمرو رفتہ ازانجا — رسیدانگہ سحاب آسا بدریا

جب دریاے سحر پر پہونچے مخمور بہجے مین عمرو کو دابکر دریا کے اندر کود پڑی از بسکہ اس دریاے سحر کے کئی راستے ہین ایک راہ تو وہ ذکر کی گئی تھی کہ صرصر لیکر عمرو کو دریا مین کودی تھی اور ایک رستہ یہ ہی کہ وہ راہ کل ساحران معزز جانتے ہین اور یہ راہ سوائے حیرت اور شاہ طلسم اور مخمور کے اور کوئی نہین جانتا ہی اور علاوہ اسکے اور بھی راز ہاے طلسم سے مخمور آگاہ ہی کہ حال اُسکا مذکور ہوگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خلاصہ کلام اُسوقت مخمور جو بحر افسون مین کودی غلطان و پیچان دیر تک چلی گئی کچھ عرصہ مین ایک ایسے مقام پر پہونچی کہ عمرو کی آنکھ کھلی دیکھا کہ چار سمت کو پانی بھرا ہی اور اوپر سر کے بھی دریا ہی زیر قدم بھی بحر زخار بہتا ہی لیکن جہان مین کھڑا ہون وہان سوکھا ہی اور ہزارون ساحر نہنگ صورت ماہی طلعت وہان شناوری کرتا ہی اور پانی وہانکا بصد آب و تاب موجزن ہی نہایت بصفا ہی کہ بیت

روان اندر و ماہی سیم سا	چو ماہی تو اندر سپہر مدور

اور بیچ پانی مین ایک تختہ فولادی اس طرح لگا ہی کہ جیسے دروازہ ہوتا ہی اور اسمین قفل برابر برسان شتر کے لگا ہی مخمور نے اپنے جوڑے سے ایک کنجی نکالکر اُس قفل کو کھولا اور تختہ ہٹا کر ایک سمت کر دیا اور آپ عمرو کو لیکر تختے کی پشت پر آئی تختہ کھینچکر پھر لگا دیا عمرو کی آنکھین دوبارہ بند ہو گئین بعد لمحہ کے جو آنکھ کھلی دریا کے پار طلسم ظاہر مین اپنے تئین پایا اور مخمور کو روبرو کھڑا دیکھا سجدہ شکر بدرگاہ منزل رسان رہ گم کردگان بجالایا اسوقت مخمور نے بادب تمام سلام کیا اور گوہر سخن کو رشتۂ تقریر مین یون منسلک فرمایا کہ حضرت عشق کی بدولت یہ ذلت و رسوائی مین نے اُٹھائی ہی اور کنیز آپ کو پار دریاے سحر کے لائی ہی اب مجھے خدمت نورالدہر مین پہونچا دینے کا اقرار فرمایئے اور مفارقت کے رنج سے میری جان بچایئے کہ فرد

دست وفا در کمر عہد کن	تا نشوی عہد شکن جہد کن

محبت شاہزادۂ نامدار مین گھر بار چھوڑا اپنے بیگانے سے رشتۂ الفت توڑ کر منھ موڑا اب دیکھیے کیا تقدیر دکھاتی ہی اور کیا مصیبت پیش آتی ہی کہ غزل

کر اسکو یاد اشکِ سرخ کیون بھر لائے ہم بھولے	یہ کھٹکا لگ رہا ہو دیکھیے کیا اسکا گل پھولے
کیا چاہے جو دریا پار تو ہر ایک قطرے کو	تو اپنی چشم سے اے ابر تر دو چار آنسو لے
سفارش لوگ کرتے ہین مری اور مین یہ ڈرتا ہون	کہین اسبات کا بدلہ نہ کچھ مجھ سے وہ بدخو لے
بھلا کیونکر پکارون مین کہ جسکی یہ تقید ہو	کہ منھ مین چپکے چپکے بھی نہ میرے نام کو تولے
خدا جانے کدھر اب بیخودی لیجائے اے جرأت	اُٹھایا اُسنے در سے اور رستہ گھر کا ہم بھولے

عمرو نے اس داستان اشتیاق و شرح دفتر فراق کو سنکر ساحل مقصد سے ہمکنار ہونے کا اس غریق لجۂ الم و شناور بحر ستم کو مژدہ دیا اور نہایت تسکین اور تشفی دی کہ اے ملکہ انشاء اللہ دامن تمہارا گوہر وصال شہزادہ خوش خصال سے مالامال ہوگا اب تم مہرخ کے لشکر مین چلکر قیام کرو اور بمقتضاے نظم

کر ملاقات ہمدمون سے تو	گرم بازی ہو محرمون سے تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عشق کا اپنے دل سے غم کم کر
ساتھ والون کو اپنے خرم کر

اگر حیات مستعار باقی ہی تو بعد کردگار ایکدن دلدار بھی ملاتی ہی ہیچ بیکار رہا اپنا یہ اظہار ہی کہ رباعی

ہستی گویا ہی اک مسافر خانہ
ہر روز ہی قافلون کا آنا جانا
رنجیدہ کسی کو یہان نرکھہ لینے سے
پھر جا کے نہین ہی اس سرا سے آنا

مخمور کے گلشن خاطر خزان رسیدہ مین آبیاری کلام تسکین بخش عمرو سے بہار تازہ آئی اور سُرخی چہرۂ زرد پر چھائی اور بہ شگفتہ پیشانی عندلیب آسا زمزمہ سنج ہوئی کہ اے نخلبند ریاض عیاری لشکر مہرخ مین فی الحال جانا میرا بہتر نہین اسمین دو وجہ ہین ایک یہ کہ غاہ جادوان میرا تعاقب کریگا دوسرے سبب متعلق میرے میری خالہ کے یہان آئینگے اگر مجکو وہان نپائینگے تو پریشان و آوارہ ہونگے لازم ہی کہ وہین آپ بھی تشریف لے چلیے بعد چندے قابو پا کر لشکر مہرخ مین چلین گے عمرو کو بھی یہ بات پسند آئی اور سوچا کہ شاید خالہ بھی اسکی میرے شریک ہو جاے مگر فرط احتیاط سے پوچھا کہ ایسا نہو خالہ تمھاری کچھ دغا کرین مخمور نے کہا مجکو اُنپر اعتقاد واثق ہی یہ باتین فیمابین ہو رہی تھین کہ یکجانب سے ساحر کریہ منظر خرس پیکر پیدا ہوا اس لیے کہ یہ جادوگر اسی صحرا مین مسکن گزین ہی اور ناقوس جادو نام ہی اُسنے جو مخمور کو عمرو کے ساتھ گرم سخن دیکھا سمجھا کہ مخمور عمرو سے ملگئی ہی بدینوجہ للکارا کہ او مردار تو افراسیاب سے بغاوت کر کے اس عیار کے ساتھ نکل آئی ہی میرے ہاتھ سے کہان جائیگی عمرو اسکا نعرہ سُنکر بھاگا اور پہاڑ قریب تھا اُسپر چڑھ گیا اور مخمور نے ناقوس سے کہا اے نابکار تو کیون اپنی جان دیا چاہتا ہی ہمسے خبر نہوا اپنا راستہ لے ناقوس نے ڈانٹا کہ مین تجکو ہرگز جانے ندونگا اور گرفتار کر کے پاس شہنشاہ کے لیجاؤنگا مخمور بولی کہ تو کیون اپنی جورو کو رانڈ بناتا ہی خیر اب جو تجھسے ہو سکے قصور کوتاہی نکر یہ سننا تھا کہ اسنے ناریل سحر کا مخمور پر مارا اسنے خالی دیکر گولا دے مارا اُسنے بھی روکیا اور اُڑکر پہاڑ پر گیا وہان عمرو بیٹھا تھا لیکن اُسنے عمرو کو نہین دیکھا لڑائی مین مصروف رہا اور دوسرا گولہ مارا مخمور نے وہ گولہ ہاتھ سے پکڑ لیا ہاتھ اُسکا جھنجھنا گیا لیکن ناقوس اسکی اولوالعزمی دیکھکر سمجھا کہ یہ رنڈی منظور نظر شاہ طلسم ہی یون قتل نہوگی اسکو شمشیر سے قتل کرنا چاہیے یہ سوچکر تلوار کھینچکر آپڑا عمرو نے پہاڑ پر سے دیکھا کہ عورت مرد کا سامنا ہی تلوار مین مخمور ہار جائیگی یہ تصور کر کے پتھر کلہ فلاخن مین رکھکر مارا کہ کاسہ سر اُس خیرہ سر کا ترش کر دور گرا غل و شور برپا ہوا کہ مارا ناقوس جادو کو مخمور نہایت خوش ہوئی اور گوپھن کو دیکھکر پوچھا کہ بھیا یہ چھینکا کیسا ہی عمرو نے کہا یہ گوپھن آلہ جنگ و جدل ہی غرضکہ اب صلاح کی کہ اتنا دن جو باقی ہی اسمین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھپ رہیں اور رات کو تخت پر بیٹھ کر چلیں یہ سوچکر ایک درۂ کوہ میں دونوں آکر مخفی ہوے جبکہ شیر زرین چنگال مہر بیشۂ سپہر سے غار مغرب میں گیا اور دب اکبر و اصغر نے حوالی قطب شمالی میں جست و خیز شروع کی کہ نظم

چو خورشید تابندہ بنمودہ پشت زمین از تفِ گرمی آفتاب		ہوا شد سیاہ و زمین شد درشت ز سر سام سودا در آمد بخواب	

رات کو دونوں سوار ہوکر روانہ ہوے اور ایک ملک میں پہونچے کہ طلسم ظاہر میں یہ ملک نہایت وسیع اور آبادہی رعیت نوجوان اور دلشادہی عمارتیں نایاب اور بلند ہیں معمار خرد کے پسند ہیں کہ بیت

شہرے چو ارم تازہ روئے		چون باغ بہشت رنگ و بوئے	

دونوں سیر کرتے ایوان شاہی میں آئے یہاں سپہر جہا نبانی پر ملکہ نسترن جادو جلوہ فرما تھی مخمور نے اُسکو تسلیم کی اُسنے اُٹھکر اُسکو گلے سے لگایا اور پیار کیا پوچھا کہ بیٹا کیونکر آنا ہوا مخمور نے باغ سخن کو اپنی حکایت بے آبروئی سے سرسبز کیا اور نہال بیان کو گلستان تقریر الم تاثیر میں بویا نسترن کو بیٹھ اپنی دکھائی کہ شاہ جادوان نے تازیانے کھلواکر میری یہ حالت بنائی نسترن گلے اسکو لگا کر خوب روئی اور گویا ہوئی کہ میں اُس موے کو گھری گور میں تو یوں اور جہاں تیری دائی نے ہاتھ دھوئے ہوں وہاں اُس موے کو سات بار صدقہ کروں جسنے تجھکو مارا وہ افراسیاب بھڑوا اپنی حکومت پر دھمکاتا ہو لو صاحب میری بچی کو ایسا مارا کہ لہو لہان کر دیا غرضکہ خوب بک جھک نسترن اپنے باغ میں لائی اور عمرو کے لیے خوابگاہ مقرر کی پلنگڑی نہایت نفیس و معقول بچھا دی کنیزان مہ جمال کو بہر خدمت گذاری مقرر کیا اور آپ مخمور سے کہا ای فرزند یہاں سے گنبد جمشیدی کا راستہ نزدیک ہی ہم تم چلکر سحر اپنا وہاں جگائیں اور آج رات کو وہیں رہیں کس لیے کہ شاہ طلسم سے مقابلہ کرنا ہو مخمور نے کہا اچھا چلو یہ کہکر ساتھ ہوئی عمرو نے انکو جاتے دیکھکر اپنی صورت ایک ساحر کی سی بنائی کہ مبادا انکی غیبت میں کوئی یہاں آئے اور مجکو پہچان کر گرفتار کرے خلاصہ یہ تو پلنگ پر بعد اکل و شرب کے بفراغت تمام لیٹے اور وہ دونوں گنبد جمشید کی طرف گئیں مگر حیرت کا حال سُنیے کہ یہ جب چلا لیکر آئی اور اسکو قتل کرایا دیکھا تو وہ ماش کے آٹے کا پتلا تھا اسکو غیظ و غضب طاری ہوا لیکن کیا کر سکتی تھی دانا سے کہا بڑا غضب ہوا وہ مکار چھوٹ گیا تمام شہر میں اول تو غلغلہ تہنیت بلند تھا ہائی کی خبر سُنتے ہی اندوہ والم طاری ہوا اس عرصے میں افراسیاب بھی اپنی نانی کے پاس سے آیا حیرت وغیرہ کو غمگین پایا سبب اندوہ استفسار فرمایا ملکہ نے جو کچھ گذرا تھا عرض کیا شاہ نے حکم دیا ایک ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جاکر دیکھے کہ مخمور اپنے گھر مین ہی یا نہین حسب الحکم کچھ لوگ گئے اور مخمور کو نپایا کنیزون سے پوچھا کہ ملکہ کہان گئی ہین اُنھون نے جواب دیا وہ کل سے کہین تشریف لیگئی ہین ہمین نہین معلوم وہ ساحر پھر آئے اور شہنشاہ ساحران سے اطلاع دہ ہوے اُسنے کہا ای ملکہ حیرت یہ کام اسی نمکحرام کا ہی تمنے سفارش کرکے اسکو جیسا ابکی بار دخیل کیا ویسے ہی اسکا مزا پایا اب مجھے قتل کرنا مخمور کا واجب اور لازم ہی کیونکہ وہ بہت سے راستے طلسم کے جانتی ہی یہ باتین کہہ رہا تھا کہ طائران طلسم سامنے آئے اور عرض رسا ہوے کہ ای شہنشاہ ناقوس نے عمرو اور مخمور کو روکا تھا لیکن مارا گیا یہ سنتے ہی یقین واثق ہوا کہ مخمور نے بغاوت کی اور ابریق وزیر نے کہا لڑائی اب بڑی سخت پڑیگی عمرو کا چھوٹ جانا برا ہوا افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ نسترن کے مکان پر مخمور گئی ہی یہ معلوم کرکے حضاران دربار مین سے ایک ساحر خونخوار شمشیرزن جادو نام کو حکم دیا کہ جاکر اس قطامہ نمک حرام کو پکڑلا حکم پاتے ہی خونخوار اُڑکر روانہ ہوا بعد اسکے جانے کے دوبارہ عظیم قوی بازوے جادو نام سے کہا کہ تو بھی جا اور خونخوار کی مدد کر کیونکہ مخمور بڑی زبردست ہی شاید اس سے گرفتار نہو سکے اس حکم سے یہ بھی روانہ ہوا مگر خونخوار پہلے جاکر پہونچا عمرو ساحر بنا ہوا پلنگ پر بیٹھا تھا کنیزین خدمتگزاری مین مصروف تھین اُسنے استفسار کیا کہ مخمور کہان گئی ہی اُنھون نے کہا وہ یہان نہین آئین خونخوار بولا کہ مجھ سے کہان چھپکر جائیگی بغیر گرفتار کیے مین نہ جاؤنگا اور وہ بدذات عمرو نہین معلوم کہان ہی جسنے اُسکو خراب کر رکھا ہی عمرو نے جو یہ باتین سنین روتا ہوا پلنگ پر سے اُٹھا خونخوار نے پوچھا کیا ہوا عمرو بولا کہ طلسم کی رنڈیون کو مرد تو نصیب نہین ہوتا ہی نسترن مجکو پکڑلائی ہی اور دن رات اپنی خدمت مین رکھتی ہی آپ مجھے یہان سے لیتے چلیے اور دونون ہاتھ سے اُٹھکر بلائین لین روغن بیہوشی ملدیا خونخوار بیہوش ہوکر گرا عمرو چاہتا تھا کہ سر کاٹ ڈالے اُسی وقت عظیم آکر پہونچا اور عمرو کو خنجر بکف دیکھکر پنجہ مین دابکر اُڑا یہان جو کنیزین تھین وہ غل مچانے لگین کہ وہ موا لیے جاتا ہی لیکن عمرو نے اس اضطرار مین خنجر کہ جس سے خونخوار کو ذبح کیا چاہتا تھا عظیم کے ہاتھ پر مارا کہ ہاتھ اُسکا کٹ گیا اور عمرو چھوٹ کر زمین پر گرا گرتے ہی گلیم اوڑھ کر غائب ہوگیا اور ایک جگہ ٹھہرکر صورت اپنی مثل کنیز مخمور کے بنائی اور آکر لونڈیون کے پاس بیٹھ رہا تھا کہ عظیم بھی پھر کر آیا اور خونخوار جو بیہوش پڑا تھا اُسکو اُٹھالے گیا اس اثنا مین پچھلی رات باقی رہگئی اور مخمور و نسترن بھی گنبد جمشیدی سے پھر کر آئین اور کنیزون سے مستفسر ہوئین کہ خواجہ عمرو کہان ہین کنیزون نے کہا عمرو کو ساحر اُٹھاکر لے چلا تھا لیکن وہ خنجر مارکر اُسکے ہاتھ سے چھوٹے مگر آپ اُڑکر کہین چلے گئے مخمور نے یہ حال سُنکر کہا مین خواجہ

کو ڈھونڈھنے جاتی ہون ایسا نہو کہ وہ کسی آفت مین مبتلا ہو جاے یہ کہکر جایا چاہتی تھی کہ عمرو جو کنیز بنا ہوا موجود تھا اُسنے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا مین بشکل کنیز حاضر ہون تم اپنی فکر کرو اسوقت نسترن بولی کہ میرا ایک احاطہ سحر ہی باقی رات وہین چلکر بسر کرو وہان ایکبار افراسیاب بھی آجائیگا تو ہمکو نیا دیگا یہ کہکر مع عمرو کے روانہ ہوئی لیکن عظیم بہار پر آیا خونخوار کو ہوشیار کرکے اِسنے سب ماجرا بیان کیا کہ عمرو تجھکو مارے ڈالتا تھا مین آنکھ لایا اب چلو عمرو کو ڈھونڈھین کہ وہ ملے یا تم بھی کاٹ گیا ہی یہ کہکر ہر سمت تلاش کرکے دونون مخمور کی خالہ کے یہان پھر آئے مکان سارا خالی پایا دونون نے باہم مشورہ کیا کہ اب ڈھونڈھتے کہان پھرین لازم ہی کہ اس مکان مین آگ لگاؤ جہان کہین نسترن اور مخمور ہونگی اُنکے دلکو لگے گی آپ دوڑی آئینگی ہم گرفتار کرلین گے غرضکہ یہی کیا جب گھر مین آگ لگی اور شعلے اُٹھنے لگے مخمور اور نسترن بیتاب ہوکر احاطہ سے دوڑین اور آکر ابر سحر برسا کر آگ کو بجھایا اور ادھر عظیم وغیرہ مقابلہ کرنے کو بڑھے اور ایک کنیز نے مخمور سے کہا کہ بی بی اس گھبراہٹ مین عمرو کو احاطہ سحر مین اکیلا چھوڑ آئین ایسا نہو کہ اُنپر کوئی آفت آئے اتفاق سے یہ کلمہ خونخوار نے سُنا دل سے کہا عظیم کو یہین چھوڑو اور عمرو اکیلا احاطہ سحر مین ہی اُسکو چلکر گرفتار کرو یہ سوچکر بزور سحر اسقدر بلند ہوا کہ احاطہ کو شناخت کرکے سحر کرتا ہوا وہین اُترا کہ عمرو جہان کھڑا تھا اور کمر مین پنجہ دیکر لے اوڑا دو چار لونڈیان غل مچانے لگین کہ ارے لیے جاتا ہی اس غل کو سُنکر مخمور عقاب بنکر دوڑی اور راہ مین کنیزون سے حال سُنکر پیچھے خونخوار کے چلی نسترن نے چاہا تھا کہ ساتھ جاے کہا خالہ امان تم عظیم کا سامنا کرو اور اپنے گھر کا بندوبست کرو مین پکڑے لاتی ہون عظیم نے جو یہ ماجرا سُنا اپنے دل مین کہا غضب ہوا خونخوار اپنا مطلب کر گیا یعنی عمرو کو لے گیا اب اُسکا نام ہوگا شہنشاہ سے انعام ملے گا یہ سوچکر یہ بھی تعاقب مین چلا اس دوا دوش مین زاہد سفید پوش صبح صادق نے سجادہ آفتاب واسطے وظائف والصبح اذا تنفس کے بچھایا اور صوفی سیاہ لباس شب نے خلوتخانہ واللیل اذا عسعس مین قرار پکڑا کہ

نظم

چو صبح در برگردون کشید خلعت نور
جہان کشادہ زرخ پردۂ شب بجور

بگشتہ ظاہر روشن بوادی افلاک
درستی زر خورشید زیر تودۂ خاک

عظیم جو چلا اسی طرف ہوکر نکلا کہ قران عیار درہ کوہ مین بصورت ساحر ٹھہرا ہوا تھا اُسنے اُسکو پکارا کہ بھائی سویرے سویرے کہان چلے عظیم زمین پر اُترکر پاس آیا اور کہا بھائی تمنے کچھ اور بھی سُنا خونخوار کی مین نے عمرو کے ہاتھ سے جان بچائی وہ مجھی کو فریب دیکر عمرو کو پکڑ لے گیا مجھے خبر بھی نہین کی قران

نے سارا حال سنکر کہا وہ دغاباز تو ہے ہی میرے ساتھ چلو مین اسکو گرفتار کر دون یہ کہکر ہاتھ پکڑ لیا اور لیکر چلا اور ادھر خونخوار جو عمرو کو لیے جاتا تھا راہ مین ایک ساحرہ سلیمان جادو نام پہاڑ پر بیٹھی تھی اُسکے ہاتھ مین چھڑی سامری کی تھی اُسمین یہ وصف ہو کہ اگر زمین پر مارے تو طبقہ زمین ٹوٹ جائے اور اگر بلند کرے تو فلک کو ہلائے غرضکہ اُسنے دیکھا ایک ساحر آسمان مین غرق ایک شخص کو لٹکائے لیے جاتا ہی یہ دیکھتے ہی سحر کر کے چھڑی کو اونچا کیا وہ چھڑی جا کر خونخوار کی کمر مین لپٹ گئی کہ وہ آگے نہ جا سکا اور وہین اُتر آیا اُسنے پوچھا کہ تو کون ہی اور یہ کس بن مالنس کو صحرا سے پکڑ لایا ہی خونخوار نے کہا یہ عمرو عیار ہی مخمور کے پاس سے اسکو گرفتار کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ ہوے کچھ دیوانہ ہی مخمور معشوقہ شہنشاہ ہی اور ایسے سحر جانتی ہو کہ مین اُسکا مقابلہ نہین کر سکتی تو بھلا کیونکر اسکے پاس سے عمرو کو پکڑ لایا چل دور ہو حرامزادے جھوٹے یہ کہکر چھڑی جو اُٹھائی خونخوار کا کچھ بس نہ چلا عمرو کو چھوڑ کر بھاگا اور پاس افراسیاب کے آیا سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا شاہ جادوان غضبناک ہوا اور کہا ایسے شخص کو بھیجتا ہون کہ دونون کو پکڑ لائے اور سرمایہ اور ابریق وزیرون نے عرض کیا کہ ہمین حکم ہو ہم جایئن شہنشاہ نے کہا تم ٹھہرو اور ایک ساحر قصاب جادو نام سے کہا تم جا کر سلیمان کو مع عمرو پکڑ کے لاؤ وہ حکم سنکر بزور سحر اُڑکر چلا لیکن یہان سلیمان نے اپنی لونڈیون کو بلا کر حکم دیا کہ فرش بچھاؤ گلدستے سامنے لگادو سامان بزم عشرت مہیا کرو کنیزان بھر دار ارشاد تعمیل حکم مین مصروف ہوئین اور اس پہاڑ کو غیرت دہ انجمن کسری و کے بنایا گلدستے فرش کے روبرو چُن کر گلزار جواہر لگایا کہ نظم

درختان سر اندر سر یکدگر
نہالش ز طوبے دلاویز تر

بران جلوه گر میوهٔ نغز تر
گیاهش ز سوسن زبان تیز تر

عمرو مجلس آرائی کے بعد حسب اجازت سلیمان بیٹھا اُسنے پوچھا کہ ای عمرو تونے ساحران نامی کو بہت تنگ و ذلیل کر کے کیونکر ہلاک کیا عمرو نے کہا میری کیا حقیقت ہی جو جا ہتے ہین خداوند لقا کرتے ہین خداوند نے میرے ساتھ فرشتگان مقرب اپنے کر دیے ہین پہلے بھی ایک فرشتے نے مجھے پانی مین پہونچایا اور ایک ملک نے پانی جیرا جب مین ساحر ششمش پاس گیا اور دریا مین اُسکو مارا اب میرے ساتھ چالیس فرشتے کر دیے ہین وہی میری مدد کرتے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ مخمور جو تعاقب مین چلی تھی یہان آئی کنیزون نے سلام کیا اور سلیمان بہر تعظیم اُٹھی نہایت اعزاز سے مسند پر بٹھایا اور پوچھا اے ملکہ تم افراسیاب سے کیون بگڑین مخمور نے کہا وہ موا جلاد ہی اُسنے ذرا سی بات کرنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہین مجھے کوڑے کھلوائے اور سارا ماجرا اپنا بیان کرکے کہا اے سلیمان تم بھی ہم سے ملجاؤ دیکھو بہار اور مہرخ کا شاہ طلسم نے کیا کر لیا یہ کلمات سُنکر سلیمان نے بظاہر تو کہا اچھا مگر دل ہین مشورہ کیا کہ اسکو مع عمرو کے دھوکے سے پکڑ کر شہنشاہ کے پاس لے چلنا چاہیے فی الجملہ یہ سوچکر مخمور سے گویا ہوئی کہ اتنے ہین تمھاری شریک ہوئی ہون میرے یہان جو نان خشک میسر ہی اسے نوش فرمایئے مخمور نے کہا یہان تکلف اپنے مزاج ہین نہین خیر بہتر ہی منگوایئے سلیمان اُٹھکر اپنے قصر مین گئی اور کھانے ہین بیہوشی ملاکر لائی کنیزون سے حکم کیا اُنھون نے دسترخوان پر تکلف بچھایا اُسنے کھانا اپنے ہاتھ سے چنکر مخمور سے کہا بسم اللہ کیجیے مخمور نے پہلے عمرو کو دسترخوان پر بٹھایا اور قسم دیکر اپنے ہاتھ سے نوالا بناکر کھلایا عمرو نے چکھے سے کہا بھی کہ اے ملکہ اس کھانے ہین دغا ہی لیکن مخمور نے کہا خواجہ خدا حافظ ہی یہ کیا کرے گی کھاؤ بھی غرضکہ دونون کھاکر بیہوش ہو گئے سلیمان نے تخت سحر پر ڈالکر قصد کیا کہ پاس افراسیاب کے جاؤن کہ اسوقت قصاب جو چلا تھا یہان پہونچا اور للکارا کہ اے سلیمان تو نے قیدی کو شہنشاہ کے چھین لیا دیکھ مین تیری چوٹی پکڑکر کھینچتا لیے چلتا ہون سلیمان یہ کلمات سُنکر بولی کہ او بھڑوے قصائی ابھی جو کنیزون سے حکم دیتی ہون تو مارے جوتیون کے فرش کر دیتی ہین تو بھی اس لائق ہوا کہ میرا مقابلہ کرنے آیا ہی قصاب نے یہ سُنکر نارنج مارا سلیمان نے رو کرکے گویا مار الٹرائی ہونے لگی لیکن اتفاق وقت سے مخمور کو بھی ہوش آیا اور تخت سے اُٹھکر للکاری کہ اے چنڈو مال زادی قحبہ بڑی کھلی پکاری رہ تو سہی قطامہ تو نے مجھ سے دغا کی یہ نعرہ سُنکر سلیمان گھبرائی دل سے کہا غضب ہوا مخمور ہوشیار ہو گئی اور قصاب سے گویا ہوئی کہ تو مجھسے کیا لڑتا ہی دو عمرو اور مخمور موجود ہین ہم تم ملکر انکو گرفتار کرین غرضکہ قصاب اور سلیمان نارنج و ترنج لیکر مخمور کی طرف بڑھے اور مخمور نے اپنی جھولی سے ایک ساغر بلورین نکالا اور سحر پڑھکر سمت فلک اچھالا فوراً ایک تڑاقا ہوا اور چار طرف سے ابر گھر آیا ہوائے سرد عیسیٰ دم مسیح نفس وزان ہوئی اور ایک تخت فلک کی طرف سے چکر کھاتا زمین پر اُترا اس تخت پر ایک نازنین چاردہ سالہ لباس ارغوانی پہنے جان مشتاقان و روح بیدلان سوار تھی گلابی شراب کی سامنے رکھی تھی اور جام مے سرخ ہاتھ مین لیے تھی صورت زیبا کو اُس صنم دلربا کی مشاطہ صنعت یزدانی نے گلگونہ لطافت سے آراستہ کیا تھا اور صیقل قدرت سبحانی نے چمن سے آیئنہ رخسار تابناک کو اُسکے منور اور روشن بنایا تھا وہ چہرۂ زیبا کہ خورشید جہانتاب سامنے اسکے تاب ہین تھا اور وہ زلف چلیپا کہ مشک ختن کا جگر غیرت سے خونناب تھا لبھائے یاقوت فام لعل یمن کو شرماتے تھے عقیق جگری کو اپنے رو برو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیاہ بناتے تھے کہ مثنوی

پری چہرہ سیم و قدی چون صنوبر	ہمہ جا لیش ز یک دیگر نکوتر
جگر از ہر دو چشمش شیر خوردہ	شکر از ہر دو لعلش شیر خوردہ
لبش گوئی کہ حلوائے نبات ست	چہ حلوائے نبات آب حیات ست

وہ نازنین اپنا تخت برلب جوئبار لا کر ٹھہری اور بیک غمزہ صبر و ہوش قصاب کا کھو دیا اور سلیمان کو دیوانہ بنایا وہ یون شعر عاشقانہ پڑھتے ہوے سامنے اس نازنین کے آئے کہ نظم

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہو	یہ دل کیا مزے دار پیدا ہوا ہی
ہوا چشم مردم سے آرام نہان	وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہی
ذرا وہ تلک آکے دیکھو تماشہ	عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہی
کرا ہا جو مین تو وہ رک کر یہ بولا	کہان کا یہ بیمار پیدا ہوا ہی
سوے جس سے گھل گھل کے مجنون سے لاکھون	ہمین بھی وہ آزار پیدا ہوا ہی
جو کہیے کہ لو مول دل تو یہ بولے	بڑا لو لو زردار پیدا ہوا ہی
کبھی بیٹھے رونا کبھی ہنسنے لگنا	عجب ہم مین اسرار پیدا ہوا ہی

وب قریب اس غارتگر صبر و شکیب کے آئے اسنے ایک جام شراب سرخ سے بھر کر قصاب کو عطا کیا یہ وسکو پیکر مست ولایعقل ہوا تالیان بجانے لگا پھر اس زہرہ جبین بت ہمتمکین نے دوسرا ساغر سلیمان کو دیا وہ بھی پیتے ہی دیوانی ہوئی عقل و خرد سے بیگانی ہوئی دونون گلے ملکر ناچنے لگے اور کہتے تھے کہ نظم

دہل پر مار کر چوب ک دہل نے ن تھا صدا دیتا	کہ ہر حکم آج یون پیر مغان کا میکشو نکلا
اگلی مین شیطر وشون کی یہ قدغن ہی کہ جو نکلے	کوئی فرد بشر بے نشہ و بے ساغر مینا
گلے مین جبہ سالوس و سر پر رکھے کے عمامہ	اگر ہو محتسب یا قاضی و مفتی کا ہو فتوا
تم اس علاے دین می پرستان و شمن خم کو	نکل جانے نہ دینا کرکے سب ہر سمت سے بلوا
خراباتی بنانا میکدے مین کھینچ کر لانا	پلا کر مے کو دھبا پارسائی مین لگا دینا

اسی طرح عالم مستی مین قصاب نے سلیمان کو برہنہ کر ڈالا اور سلیمان اس سے باتین فحش کرنے پر آمادہ ہوئی اُس نازنین نے جو تخت پر بیٹھی تھی پکار کر کہا کہ ہمسے دعوی محبت کا کرکے تم دونون نے غیر سے کیون دل لگایا کہ بموجب بیت سب سہین گے جو بیان لاکھ برائی ہوگی + پر کہین آنکھ لڑائی تو لڑائی ہوگی + اب تم دونون باہم لڑکر مر جاؤ ہمارے عاشقون مین نام کر جاؤ یہ حکم سنتے ہی قصا

۸۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے ناریل سحر پڑھکر سلیمان پر مارا اور اُسنے ترنج سحر کا قصاب پر لگایا اسکا نارنج اسکے سینے کو اور اُسکا ناریل اسکے سینے کو توڑ گیا دونون مرکر زمین پر گرے اس پہاڑ پر آگ لگی غل وشور پیدا ہوا سلیمان کے سحر سے جو مکانات وغیرہ یہان تھے وہ غائب ہوگئے اصلی عمارت اور کنیزین رہ گیئن اور وہ نازنین جو مخمور کے سحر سے پیدا ہوئی تھی غائب ہوگئی عمرو نے مخمور پر تحسین وآفرین کی اور جال الیاسی لگاکر سارا مکان سلیمان کا لوٹ لیا اور مخمور تخت پر سوار کرکے عمرو کو اپنی خالہ کے مکان پر آئی یہان کنیزین اور ملازم مخمور مع مال واسباب کے آئے ہوئے تھے انھین دیکھکر اپنی خالہ سے کہا آپ بھی اپنا مال واسباب بار کراکر لشکر مہرخ مین تشریف لے چلیے یہ کلام سُنکر اُسنے اپنے اہلکارون سے حکم دیا کہ چھکڑون پر اسباب لدواکر مہرخ کی طرف روانہ ہو وہ حکم پاتے ہی تیاری سفر کرکے چھکڑے اور عرادے اسباب کے لیکر چلے لیکن یہ تینون اور مخمور اور عمرو تخت پر سوار ہوکر علیحدہ چلے راہ مین عمرو نے مخمور سے کہا اے ملکہ مین طلسم باطن مین مدت تک رہا مگر کچھ مال اور خزانہ شاہ طلسم کا کسی جگہ مین نے نہ پایا مخمور نے کہا خواجہ تمھین مال کی اگر خواہش ہو تو میرے مال سے چالیس ہزار اشرفی آپ کی نذر ہے اور جب لڑائی فتح ہوگی شاہ جادوان مارا جائے گا مین آپ کو ٹھیے مال کے تبلا دونگی کہ اُن مین طاوس زمرد کے ہین اور ہر ایک طاوس کے پیٹ مین لعل وگوہر بھرے ہین اور جواہر کے پتلے ہین کہ جنکے شکم مین اشرفیان رکھی ہین اور ایک خزانہ شاہ طلسم کا مین جانتی ہون کہ اسمین اسی ہزار گھوڑون کا طلائی ساز یعنے زین ولجام مرصع کار رکھا ہے اور جن گھوڑون کا وہ ساز ہے اس اصطبل کو بھی مین جانتی ہون لیکن خواجہ طلسم کا فتح ہونا غیر ممکن ہے بغیر لوح کے فتح ہوگا عمرو نے کہا اے ملکہ لوح بھی وہ صانع طلسم ہمشیرہ ہزار عالم دلادیگا الحاصل چالیس ہزار اشرفی کے پانے سے عمرو بہت خوش ہوا اور اتنے بڑے خزانے کا حال سُنکر منھ مین پانی بھر آیا اور شادان وفرحان باتین کرتے سمت لشکر چلے مگر وہان طائران سحر نے خبر قتل قصاب سلیمان شہنشاہ ساحران کو پہونچائی اُسنے کف افسوس ملے اور بغصہ طغیان جادو نام ایک ساحر کو حکم دیا کہ جلد جا کہ حضرت اتناد دیکھ آکہ مخمور بھی لشکر مہرخ مین تو نہین گئی اگر جاتی ہو تو اُسکو روکنا اور اگر نہ گئی ہو تو دیکھکر چلا آنا تو مقابلہ نہ کرنا کیونکہ وہ بڑی زبردست ہے مین خود جاؤنگا اور اسکو گرفتار کرلاؤنگا یہ تقریر سُنکر طغیان روانہ ہوا اتفاق سے جب پار دریاے سحر کے آیا راہ مین عظیم اور قران جو خونخوار کے تعاقب مین چلے تھے انسے ملاقات ہوئی عظیم نے پوچھا کہ اے طغیان اس دغاباز کا حال کہو کہ وہ عمرو کو لیکر پاس شہنشاہ کے گیا ہوگا اور اپنی رسوخیت جتاتا ہوگا دیکھیے کیا زمانہ دغابازی کا ہے کہ ہمنے تو اسکی جان بچائی عمرو ذبح کیے ڈالتا تھا اسکے نیچے سے چھڑایا اپنا ہاتھ کٹوایا اور وہ ہمین سے چال کرگیا طغیان یہ سُنکر بولا کہ میان کیا بکتے ہو کون عمرو کو لے گیا یہان

مخمور نے آفت مچائی ہی سلیمان کو مارکر اور قصاب کو راہ عدم دکھا کر اس ناعیار کو لیکر بھاگی ہی یہ کہکر ساری کیفیت مفصل سنائی قران نے جو یہ ماجرا سنا دل سے کہا یہ اُستاد کو مارنے جاتا ہی اسکو یہین قتل کرنا چاہیے یہ تجویز کر کے کہا اے عظیم پھر اب خونخوار کا تعاقب تو گیا چلو تھوڑی دیر میرے مقام پر ٹھہرو شراب پیو کچھ کھالو تو خدمت شہنشاہ مین جانا طغیان نے یہ کلام سنکر پوچھا کہ اے عظیم یہ کون ہین اُسنے کہا انکا نام بیابان جادو ہی مگر بہت خوبیو نکے آدمی ہین بیچارے بڑی دیر سے براہ محبت میرے ساتھ خراب ہین آؤ تم بھی میرے ساتھ لمحہ بھر ٹھہر کر چلے جاؤ اُسنے جواب دیا کہ شہنشاہ ساحران نے خبر منگوائی ہی مجھے عرصہ ہوگا تو وہ خفا ہونگے یہ عذر سنکر قران نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا واہ واہ ایک لمحہ مین کیا حرج ہوگا کبھی کبھی غریبوں پر بھی کرم فرمایئے پھر ہم کہان اور آپ کہان یہ صحبت بھی یادگار رہیگی یہ کہتا ہوا دونون کو ہمراہ لیے درۂ کوہ مین جہان آپ رہا کرتا تھا آیا اور مرگ چھالا بچھایا گلابیان شراب کی آغشتہ بیہوشی سامنے رکھین دونون کو بمنت بٹھایا اور ایک ایک جام شراب بھر کر دیا دونون نے خوب شراب پی اور بیہوش ہوئے قران نے پہلے بعدہ طغیان پر مارا کہ وہ ہلاک ہوا اور غل و شور برپا ہوا دوبارہ عظیم کے سر پر بغدہ لگایا چاہتا تھا کہ پنجہ سحر جھپٹ کر گرا اور اُسکو اُٹھالے گیا قران بھی یہان سے بھاگا اور کئی کوس نکل گیا وہان دیکھا کہ گاڑیان چھکڑے اشرفی روپے سے بھرے اور ہر قسم کے مال و اسباب سے لدے کنیزین اور ساحر ہزارہا در ہزار انکو گھیرے ایک سمت چلے جاتے ہین قران ساحر کی صورت تو بنا ہی تھا اُسنے استفسار کیا کہ یہ مال کسکا ہی اور کہان جاتا ہی لوگون نے کہا مخمور کا مال ہی لشکر مہرخ مین جاتا ہی قران حال تو زبانی طغیان کے سُن ہی چکا تھا سمجھا کہ یہ مال بھی گویا ہمارا ہی ہی بحفاظت اسکو پہونچانا چاہیے یہ سمجھ کر ساتھ ہو لیا جب کچھ آگے بڑھے ایک پہاڑ پر مظلم جادو نام ساحر بیٹھا تھا اُسنے بھی پوچھا کہ یہ اسباب کسکا ہی لوگون نے بتلایا جب اُسنے کیفیت سُنی جھنجھلا کر نعرہ مارا کہ باغیدلے نمک حرامان تم سب شہنشاہ کا گھر برباد کرکے جاتے ہو مین تمھین جیتا نہ چھوڑونگا یہ کہکر ایک سحر ایسا کیا کہ تاریکی عالم مین پھیلی اور ملازمان مخمور اندھے ہوگئے قران اسکے نعرہ کرنے سے پہلے ہی بھاگ گیا تھا دور سے تاریکی اور مبتلائے آفت لوگون کو دیکھکر ایک ساحر معزز کی قطع بنکر اُسکے پاس گیا اور اُسکے سحر کی بہت تعریف کی کہ واہ واہ کیا کہنا آپکا مثل نہین آپ جمشید عہد ہین سامری وقت ہین لونا چماری سے بھی یہ نہو سکتا تھا جو آپنے سحر کیا ہی مظلم بڑہ انکسار تعریف سُنکر سلام کو جھکا قران پاس تو آہی چکا تھا بغدہ تان کر جو سر پر لگاتا ہی کھوپڑی کے ہزار ٹکڑے ہوئے شور و ہنگامہ مچا کہ مارا مظلم کو وہ تاریکی دور ہوئی اور ملازمان مخمور چیختے ہوئے قران انکے پاس آیا اور کہا چلے چلو تمسے کسی کی مجال نہین

جو آنکھ ملائے انھون نے پوچھا آپ کون ہین آپ نے بڑا ہم پر احسان کیا قران نے جواب دیا کہ مین بھی ملکہ کا نوکر ہون مخمور نے مجھے بھیجا ہو کہ اسباب کی نگہبانی کر کے پہونچا دون غرضکہ اسی طرح اسباب لیے کچھ عرصے مین داخل لشکر مہرخ ہوے نہین پہلے انسے مخمور کا تخت پہونچا اور عمرو نے کہا ای ملکہ پہلے مجکو کنارے لشکر کے اوتار دو مخمور نے تخت اُتارا عمرو اوتر کر اندر بارگاہ کے گیا اور آمد مخمور سے مطلع کیا مہرخ نے خبر سنتے ہی حکم دیا کہ سرداران ذوی احترام زیب و زینت فرماکر بہر استقبال مخمور روانہ ہون اور لشکر بھی بڑے احتشام سے لینے جاے بموجب ارشاد طبل بشارت پر چوب پڑی ہر فوج تیار ہو کر آ گئے بہار اور نافرمان اور مہرخ مو اور طاؤس و آفت اور ہلال سحر افگن اور رعد اور برق محشر جملہ ساحران نامی تختہاے سحر پر سوار ہو کر لباس فاخرہ زیب قامت فرما کر روانہ ہوے باجے جنگی بجنے لگے صداے طرقوا بلند ہوئی زمین سے آسمان تک غلغلہ شادمانی بلند تھا نقیبہاے خوش گلو شور تہنیت مچاتے تھے اور کہتے تھے نظم

نہ دیکھی یہ کثرت نہ دیکھا یہ زور — محب شاد ہون خشم دشمن ہو کور
خدایا یہ اقبال عالی رہے — ہمیشہ ظفر کی بحالی رہے
یہ تلوار دشمن کا سر کاٹ لائے — یہ ثعبان خون عدو چاٹ لائے

اسی طرح بصد حشمت و شوکت قریب مخمور پہونچے وہ بھی انکو دیکھکر تخت سے اوتری سرداروں نے رسم تعظیم و تکریم ادا کی مخمور ہر ایک گلے ملی سب نے خوش آمدی مرحبا کہکر اپنے ہمراہ سوار کیا اور لیکر چلے سیر لشکر کی دکھاتے زر و جواہر لٹاتے بارگاہ کے نزدیک پہونچے مہرخ در بارگاہ پر برسم استقبال منتظر کھڑی تھی نگاہ راہ کی سمت لڑی تھی مخمور وغیرہ دیکھکر پیادہ پا ہوئین اور جھک کر مجرا کیا اُسنے مخمور کو گلے لگایا اور کہا بیٹی مزاج اچھا ہو تیرے آنے سے میرے لشکر کو تقویت ہوئی اور دل کو سرور حاصل ہوا یہ کہکر خلعت جواہر کار عنایت فرمایا پھر نسترن کا حال استفسار فرماکر مراعات سلطانی اور الطاف خسروانی مبذول کر کے خاطر عشرت اثر کو اُسکے شاد کیا اور حکم دیا کہ بارگاہ شاہی کے متصل بارگاہ مخمور کے لیے نصب کی جاے اور جملہ سامان عیش و آرام مہیا ہو اُسوقت منتظمان کار سلطنت درستی بارگاہ مین مصروف ہوئے اور ملکہ مہرخ اپنی بارگاہ مین مخمور کو لائی کرسی یاقوت احمر کی قریب تخت بیٹھنے کو مرحمت کی مخمور نے نذر دی پانچہزار روپیہ علاوہ اور مصارف کے خرچ جیب خاص کیلیے مہرخ نے مقرر فرمایا اور فرمان عشرت توامان جشن ہونے کے لیے صادر کیا پھر تو مغنیان ماہر و خوش گلو ساز وغیرہ ہر قسم کا لیکر حاضر ہوے اور انجمن یادگار جشن فریدون و جمشید ترتیب پذیر ہوئی سرا پچے

بارگاہ کے ہر سمت سے اُٹھوا دیے وہ سامنے صحرا و کوہ میں درختون کی سرسبزی مردہ دلون کو زندہ جاوید بناتی تھی خضر راہ جادہ عشرت نظر آتی تھی پانی چشمون کا بصد لطافت لہرین لیتا تھا دل کو بادہ خواران بزم کے ٹھنڈک بخشتا تھا بارگاہ مین ہر ایک سردار و عیار بصد عشرت بادہ کشی کر رہا تھا مطرب بالحان داودی نغمہ مسرت سُنا تا تھا کہ ابیات

شگفتہ شد گل حمرا و گشت بلبل مست
صلاے سرخوشی ای عاشقان بادہ پرست

اساس توبہ کہ در محکمی چو سنگ نمود
ببین کہ جام زجاجی چگونہ اش بشگفت

بیار بادہ کہ در بارگاہ استغنا
چہ پاسبان و چہ سلطان چہ ہوشیار و چہ مست

ازین رباط دو در چون ضرورتست رحیل
رواق طاق معیشت چہ سربلند و چہ پست

الحاصل یہ سب مطیعان عمرو عیش و مسرت مین مشغول ہین اور قران بھی مال و اسباب لیکر آ چکا ہی مخمور کے ملازم اور کنیزین جملہ راحت و آرام سے یہان فروکش ہین لیکن اب حال حزن مآل افراسیاب بدسگال کا سلک تسطیر مین منسلک کیا جاتا ہی

داستان بھیجنا افراسیاب کا ہوشیار کٹنی کو واسطے گرفتاری مخمور کے اور مارا جانا اُس کٹنی کا عمرو کے ہاتھ سے اور گرفتار ہونا مخمور کا اور چھوٹنا عمرو کی عیاری سے پھر نامہ آنا لقا کے پاس سے افراسیاب کو اور بھیجنا افراسیاب کا ساحران نامی کو بہر جنگ حمزہ صاحبقران اور مقابلہ کرنا ساحرون سے شہزادہ ملک قاسم کا اور عشق ہونا شہزادے کا ملکہ نرگسی چشم دختر حنظل جادو سے اور کشتہ سحر ہونا آخر کو اور جانا طلسم آئینہ مین شہزادہ ایرج کا۔ لمولفہ

اے کعبہ دین بادہ خواران
زاہد نے ہی تجھ سے مُنہ کی کھائی
اے مجمع خلق و لطف و احسان
اللہ رکھے تجھے سلامت
برسات کی فصل سا قیا ہی

وے قبلہ سلم رند کیشان
اے فیخ مقیم بیت احرام
اے ساقی مہربان و ذی شان
پھر دل ہی طپان بشکل بسمل
مے پینے کو دل ترس رہا ہی

اے دشمن جان پارسائی
جبکا کرے طوف ہر مے آشام
ہی دختر رز کی تجھ سے حرمت
پھر زیست ہمین ہی اپنی مشکل
گھنگھور گھٹائین آکے برسین

افسوس ہی مے کو جاۃ ترسین
وہ جام دے جو دکھائے یہ رنگ
دکھلاؤن بہار باغ الفت
ہر اک جسے پڑھ کے مست ہو جائے
فریاد ہے دہن سے دمساز
پھر ضعف سے اک غشی سی چھائے
ساقی بادل گھرا ہوا ہی
بدلی مین جو جام لب تلک آئے
خورشید سخنوری ہو پیدا
دکھلاؤ چمک دمک بیان کی
افروختہ تر ز شب چراغے

اس ٹھنڈی ہوا مین یہ ہوس ہی
جادو و عیاری اور نیرنگ
اک عشق کی داستان لکھو مین
جسپر ہوش و خرد سے کھو جائے
پھر ہاتھ بڑھین سوئے گریبان
پھر بے خبری خبر کو آئے
وہ سرخ ہو مے گھٹا مین کالی
منہ سے مرے آفتاب لگ جائے
مے پی چکے اب تو حسب دلخواہ
مشتاق ہی بزم داستان کی
لفظش چو طراوت معانی

یادِ مے سرخ ہر نفس ہی
دیدے جو مجھے ایاغ الفت
اس رنگ مین پھولون و پھلون مین
پھر شیشۂ دل سے آئے آواز
پھر ہونے لگین جنون کے سامان
ایسے مین جو جام دے مزا ہی
جیسے کہ مسی پہ ہووے لالی
مشرق کی طرح دہن ہو میرا
دل سینکے لگے ہوئے ہین ہر جاہ
ہر نکتہ ازو شگفتہ باغے
معنیش چو آب زندگانی

حدیقہ بندان گلشن معانی و گل چینان بہارستان نکتہ دانی عندلیبان شاخسار غرائب حکایات و مرغولہ سنجان چمنستان عجائب روایات ریاض اسمار مین نہال خوش کلامی اس طرح بٹھاتے ہین و رعنا دل وار گلزار تحریر مین صریر کلک سے یون زمزمہ سنجی فرماتے ہین کہ افراسیاب منتظر خبر مخمور بیٹھا تھا کہ عظیم کو پنجہ سحر جو قران کے ہاتھ سے بچالے گیا تھا سامنے لایا اور اُسنے قتل ہونا طغیان کا بیان کیا شاہ جادوان نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اس اثنا مین افسر لشکر حیرت کی عرضی آئی اُسکو جو پڑھا لکھا تھا کہ مخمور لشکر صرصر مین آئی ہی اور جو کچھ تعظیم اور استقبال اور جشن کی کیفیت تھی وہ سب اس عرضی مین درج تھی اس حال کے معلوم ہونے سے شاہ جادوان قاصد ہوا کہ مین خود بہر گرفتاری مخمور جاؤن لیکن مصوّر مانع ہوا کہ حضور کا جانا اچھا نہین عمرو نے یہان آکر کیسی آفتین برپا کی تھین جادو نسبت بندگان شہنشاہ کے کوئی بے ادبی کرے تو بہتر نہ ہوگا اس فہمایش سے شاہ جادوان جانے سے باز رہا اور صرصر کو جو پہلے سے حاضر دربار تھی سامنے طلب کرکے بہت بُرا بھلا کہا کہ تجھ سے کچھ نہین ہو سکتا جب عیار طلسم مین نہ آئے تھے تو بہت کچھ اپنی تعلیان کرتی تھی اب اُستادی وہ کہان گئی صرصر ان باتون کو سُنکر عرض پیرا ہوئی کہ پہلے بھی یہ کنیز عمرو کو گرفتار کرلائی تھی اور اب بھی کسی طرح قاصر نہین ہی جاتی ہون اور گرفتار کیے لاتی ہون یہ کہکر رخصت ہو کر چلی اُسکے جانے سے شاہ جادوان کو کچھ تسکین ہوئی اور حیرت سے پوچھا کہ تمھارے ملک مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پانچ کٹنیاں رہتی تھیں اُنھیں طلب کرو حیرت نے بموجب ارشاد چوبدار روانہ کیا اُسنے کٹنیوں کو اطلاع دی پانچوں حسب الطلب لباس مکاری زیب بدن کر کے خدمت شہنشاہ میں حاضر ہوئیں یہ پانچوں فریب اور دغابازی میں شیطان کو درس دیتی تھیں اور نیرنگ سازی و عربدہ پردازی و نقشبازی میں وہم وخیال کو سبق پڑھاتی تھیں کہ بیت

لعبت بازیگر صحرا و دہ　　وز دو دگان بردہ بیازی فرہ

انھوں نے جب شاہ کو تسلیم کی اُسنے پوچھا کہ تم کیا کر سکتی ہو کٹنیوں نے جو شاہ کو اپنی جانب مجاطب پایا اور موقع جسارت دیکھا فوراً قریب تخت آئیں اور بلاگردان ہوئیں کہ ہم تیرے واری اور نثار ہو جائیں اور صدقہ جائیں ہمارے کام کو آپ کیا پوچھتے ہیں ہمنے سیکڑون گھر غارت کر دیے لاکھوں کو بہلا کر بھسلا کر پیچ ڈالا ہزاروں نسبتیں اور بیاہ کرا دیے اور صدہا طلاقیں دلا دیں آپسمیں دو شیدائے محبت کے جانی دشمنی کرا دی اور بہت بہو بیٹیاں جنکا دامن تک کسی نے نہ دیکھا تھا انکو نو دو گیارہ کرا دیے اور بڑے بڑے اڑیل مہاجنوں کے گھر بھید بتا کر چوروں کو کودا دیا جہاں ہوا نہ جاسکتی تھی وہاں کا حال بتا یا اب دُنیا میں کوئی جعل و فریب ایسا نہو گا جو ہمکو آتا نہو ہم آگ لگا کے پانی کو دوڑتے ہیں دوست رہتے ہیں اور دشمنی کرتے ہیں ہمارے کاٹے کا منتر نہیں کہیے تو زمین میں سما جائیں اور دنیا رپشت ماہی تحت الثری سے چرا لائیں اور اگر فرمائیے تو فلک چہارم پر اپنے تئیں پہونچا ئیں اور ورق آفتاب سے سونا اُتار لائیں آسمان پھاڑ کر ٹھگلی لگانا ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے عرش اعظم ہلنے لگے اس طرح دل ستاتی ہیں شہنشاہ نے یہ تقریر سُنکر استفسار فرمایا کہ تم میں زیادہ اُستاد کون ہے اُنھوں نے اپنے میں ایک عورت کو بتایا کہ وہ سب سے زیادہ ضعیف اور نام اُسکا ہوشیار کٹنی ہے اُسکو سب نے کہا کہ یہ ہماری بڑی ملکہ شیطان کی خالہ ہے اور اکثر ہمکو فریب اسنے سکھایا ہے کہ بیت

دیدہ دری پُر ہنرے تیز ہوش ✤ حیلہ گرے سخت دلی سخت کوش

شہنشاہ ساحران نے صفت ہوشیار کی سُنکر ارشاد فرمایا کہ مخمور سرخ چشم یہاں سے بھاگ کر لشکر مہرخ میں گئی ہے چاہتا ہوں کہ تو اُسکو گرفتار کر لا دے اور وہاں سے نکال لا کے مجھ تک پہونچا دے ہر چند کہ ساحر زبردست بھیجکر میں اسکو قید کرا سکتا ہوں لیکن ساحر کو عیار قتل کر ڈالتے ہیں بدین وجہ کہ عیار مکار ہیں اور مکار سے مکاری ہی کر کے انسان پیش پاتا ہے اور گوے سبقت میدان فطرت سے دانشمند ہی لیجاتا ہے میں تجکو بھیجتا ہوں اگر اس مہم کو اپنے حسن تدبیر سے تو سرانجام دیگی مال دنیا سے مستغنی کر دونگا اور مرتبہ و اقبال کی افزونی جاہ و دولت سے ترقی ہوگی کہ تمام عالم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تجھپر رشک کریگا بمصداق قطعہ

چو کار تو از حق بر آمد چنان کن　　که یارے ترا از تو کارے بر آید
نظر در مرادات یاران همان به　　که بے زحمت انتظارے بر آید

ہوشیار نے مراعات شہنشاہی اپنی نسبت دیکھکر در جگ مکاری دہن سے شعبدۂ سخن ظاہر کیا کہ قربان جاؤن یہ کونسی بڑی بات ہی جسکے لیے سرکار اسقدر مبالغہ تاکید مین فرماتے ہین ایسے کام تو میری چھوکریان کرلیتی ہین اور میری تو یہ صفت ہی کہ بیت

تریاک و زہر ہست مرا بر سر زبان　　این بہر دوستان بود آن بہر دشمنان

مخمور اور عمرو وغیرہ کو باندھکر اگر حضور مین نہ لاؤن تو نام اپنا ہوشیار نہ رکھا آپ اطمینان کامل رکھیے شہنشاہ جادوان نے اُسکو خلعت مرحمت کیا اور زر و جواہر دیکر کنیزون کو بھی رخصت فرمایا اور ایک ساحر سے حکم دیا کہ ہوشیار کو دریاے خون روان کے پار پہونچادے اسنے تخت سحر پر کٹنی کو بٹھایا اور لیکر چلا بعد جانے کٹنی کے افراسیاب بھی مع حیرت اور مصور وغیرہ کے وہان سے اُٹھکر باغ سیب مین آیا اور حیرت سے کہا کہ تم بھی مقابلہ مہرخ مین جاؤ اور اپنے لشکر مین ٹھہر کر منتظر وقت کی رہو حیرت یہ حکم سُنکر سوار ہوئی اور اپنے لشکر کی طرف گئی اس عرصہ مین پنجہ سحر نامہ خداوند باختر لقا کا لایا اسکو جو پڑھا لکھا تھا کہ عرصہ مدید منقضی ہوا کہ کوئی ساحر ہماری مدد کو نہین آیا لازم کہ بمجرد نامہ دیکھنے کے کسی ساحر زبردست کو روانہ کرو کہ ع

صبا ز منزل جانان گذر دریغ مدار　　وز و بعاشق بیدل نظر دریغ مدار

شاہ جادوان مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر حرف زن ہوا کہ ای خونخوار شمشیر زن جادو تم پہلے مخمور کو گرفتار کرنے گئے تھے لیکن سلیمان کے ہاتھ سے بھاگ آئے اب خداوند کی مدد کو جاؤ گے خونخوار نے جواب دیا کہ حضور کا اقبال چاہیے میرا جانا اور پہنچنا کیا افراسیاب نے کہا تم اپنے بھائی عمود زن جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیلو اور لشکر کثیر لیجاکر خداوند کی مدد کرو اس حکم کو سُنکر خونخوار اور بھائی اُسکا عازم روانگی ہوے خلعت رخصت پایا فوج ساحران کو حکم تیاری ملا بارہ ہزار ساحر مسلح و مکمل ہوکر طائران سحر پر سوار ہوے باجے بجے اور ناقوس پھُنکے افسر اژدھون پر چڑھکر چل کھڑے ہوے ان اژدھون سے یہ معلوم ہوتا تھا آسمان پر پانی لہرین لے رہا ہی یا فلک نے موذی ین ظاہر کیا ہی قطعہ

گہے شدہ چو سپر گرد گہ بہ نیزہ دراز　　گہے نمودہ ز تن حلقہ ہا کمند آسا
نہ ابر لیک و در برق اندر و شدہ پنہان　　نہ بحر لیک بر و موج بیکران پیدا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی طرح بعد قطع مسافت راہ طلسم سے باہر نکل کر برسم یلغار قریب لشکر لقا پہونچے سلیمان و بختیارک آمد فوج ساحران کی علامت دیکھکر استقبال کو آئے خونخوار اور عمود سے ملاقات کی لشکر ساحران مقام پاکیزہ مین اُتروایا اور ان دونون کو باعزاز تمام بارگاہ مین پہونچایا لقا کو دونون نے سجدہ کیا اور دنگلون پر قرار لیا ساقی مہ لقا نے جام مے ارغوانی انھین پلایا اور ناچ ہونے لگا جب فارغ انکے بادۂ خوش گوار سے سرگرم ہوے حال لشکر امیر پوچھا بختیارک نے ابتداے پیدایش امیر یعنی زمان نوشیروان سے ہنگام اپنے بیان تک مفصل کہہ سنایا اور کہا باعث فتح پانے اسلامیون کا یہ بھی ہو کہ داماد خداوند کے اور نواسے اور بیٹیان لشکر حمزہ مین موجود ہین اور خداوند لاکھون تقدیرین روز فرماتے ہین تمام عالم کے مالک ہین پس بیٹیان خداوند کی کہ نور چکیدۂ قدرت ہین ضرور ہزار دو ہزار تقدیر کی مالک ہونگی وہ بھی تقدیر کرتی ہین کہ جو امیر سے لڑتا ہی مارا جاتا ہی اور جو طلسم مین عمرو سے مقابلہ کرتا ہی ہلاک ہوتا ہی اور ازبسکہ خداوند کی بڑی بیٹی کے شوہر شاہزادۂ بدیع الزمان جو طلسم مین قید ہین خداوندزادی چاہتی ہونگی کہ طلسم برباد ہو جائے خونخوار اور عمود نے جو یہ تقریر سنی ہوش باختہ ہو گئے اور گھبرا کر بولے کہ پھر ہمارا لڑنا بیکار ہی ہمین چاہیے کہ حمزہ کی اطاعت کرین بختیارک نے جواب دیا کہ یہ امر خداوند کو منظور نہین کہ جو میر احریف ہو اُسکی اطاعت کرین فی الجملہ خداوند کی مشیت بہت پیچیدہ ہی بہتر یہ ہی کہ جو خداوند فرمائین وہ انسان کرے اور دمبدم متوقع نزول رحمت خداوندی کا رہے کہ بمصداق

بیت

گنہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش گو گناہ منست

غرضکہ دو روز اسی طرح یہ دونون تباہ روزگار صحبت آرا رہے اور کسل سفر سے آسودہ ہوے ایک دن جسوقت کہ تیغ حیات سوز نور ہندوی شب سپہر زرنگار آفتاب پر پہونچی اور رایت پرچم سیاہ میدان روزگار بے مہر من اللیل اذا یغشی کا بلند ہوا کہ بمقتضاے نظم

ہوے بدخواہ یک دیگر جو مردم
شب تیرہ ہوئی فتنے پہ مائل
مہر خورشید نے دستار کی گم
سیاہی ہو گئی ہر سمت حائل

دونون ساحران نابکار آمادۂ کارزار ہوے اور حکم دیا کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ہر ایک معلوم کرے کہ کل معرکۂ جدال و قتال ہی بے لڑے بھڑے جان بچنا محال ہی اس حکم کے بموجب لشکر ساحران مین صداے نقارۂ رزمی بلند ہوئی جو اسیسان لشکر امیر بصد توقیر روبروے شہنشاہ کشورگیر بارگاہ اسلامیان مین آئے اور مراسم تعظیم و تسلیم بسر ارادت بجا لائے لب عجز کو دعاے دولت ابد قرین بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین وا کیا کہ قطعہ

سکہ ہای مبارک پی شہنشاہی کہ حاصل کردہ اند — اختران آسمان از طلعت نیک اختری
سور دو دولت شود چون سایہ پر ہمای — بر ہر آن بومی کہ تو ظل ہمایون گستری
من چہ گویم در کمال کبریای حضرتت — آفرین باد آفرین کز ہر چہ گویم برتری

دو ساحر تیرہ رو بد انجام خونخوار شمشیرزن عمود زن جادو نام نے لشکر عدو مین آکر قیام کیا تھا آج
طبل جنگ بجوایا ہی آمادہ حرب ہوکر بکھیڑا مچایا ہی باقی خیریت ہی یہ عرض کرکے ہرکارے دوبارہ خبر
لینے سدھارے لیکن شاہ گردون بارگاہ نے حکم محکم قضا شیم بوق ترکی اور نای کیومرثی کے بجنے کا
صادر فرمایا چالاک بن عمرو نقارخانہ سکندری مین آیا داروغہ نقارخانہ نے نذر دی لیکر واسطے
عمرو کے امانتا جمع کرکے پھر غاشیہ طبل اٹھا کر چوب لگائی جسکی صدا سے نسر طایر سپہر فلک پر پھڑپھڑایا
اور گاو زمین کا سر پھرا خلاصہ یہ کہ ارض و سما مین زلزلہ پڑ گیا کہ نظم

قیامت سے نہ تھا کچھ شور وہ کم — لگے ہلنے جبال و دشت اس دم
ہوا بہتون کا زہرہ خوف سے آب — ہر اک دل فرط دہشت سے تھا بیتاب

دلاوران عرصہ گاہ نبرد ہوشیار ہوکر سامان جنگ جوئی مین مصروف ہوے شاہ نے دربار سویرے
برخاست فرمایا ہر ایک بہادر اپنی جگہہ پر آیا سلح خانے کھل گئے ہتھیار نکلنے لگے گھوڑون کے ساز درست ہونے
لگے زرہ جوشن و برگستوان پسند کرکے زیب تن مبارزان نامی کرنے لگے اُس طرف ساحر سحر جگاتے تھے
پوجا پاٹ جاپ منترون کے ہورہے تھے ڈمرو بجتے تھے نقیب اور چارچی دونون سمت کے تعریف شجاعت
کرکے دل مردان عالم کے بڑھاتے تھے چار پہر رات تک یہی معرکہ رہا آخر وہ زمانہ آیا کہ لواے ظلام
ترک شب تیرہ فام نگونسار ہوا اور شہنشاہ گردون سریر بفر و تمکین تیغہ مہر اور نیزہ خط شعاع لے کر
توسن سپہر پر سوار ہوا کہ نظم

دگر روز کاین خسرو خاوری — برآمد برین چرخ نیلوفری
زمانہ در روشنی باز کرد — جہان بازی دیگر آغاز کرد

صبح ہوتے ہی سپاہ جنگ جو کینہ خواہ جانبین سے فوجون قشون اور انبوہ انبوہ وارد دشت وغا ہوئی
امیر پچھلی رات سے مصروف طاعت آلہ تھے دعاے فتح و ظفر مانگتے واسطے خاصان خدا کے دلاتے تھے
نہایت خضوع و خشوع سے استغاثہ فرماتے تھے کہ بفحواے رباعی

بندہ سے ہو کیا بیان اوصاف خدا — قطرہ کیا کہہ سکے صفات دریا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کن کہتے ہی ہو گیا سبھی کچھ موجود ۔۔۔ حقا کہ تو ہی ہے مالک ارض وسما

مجھے اس لشکر شقاوت اثر پر فتحیاب فرمانا ہر آفت سے بچانا اس دعا کرنے مین خبر ورود جنود میدان قتال مین سنی آپ بھی سلح سنجوگ سے آراستہ ہو کر اور تبرکات انبیا علیہم السلام ذات فائض البرکات پر پیراستہ فرما کر مسجد کے پاس سے برآمد ہوے اور اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر دردولت والا ہمت سلطان گردون رفعت پر حاضر ہو کر ٹھہرے یہان تمام سرداران لشکر یگان یگان آئے اور امیر کو مجرا کر کے منتظر تشریف آوری شہنشاہ ہوے کہ یکایک عیش محل کی ڈیوڑھی کا پردہ چرخی پر کھچا ہر ایک سردار مع امیر کے مجراگاہ پر جا کر کھڑا ہوا دیکھا محل سے کنول بردارنیان اور لالٹینین اور نیچشاخے دلیان طلائی نقرئی پنجشاخے لیے ظاہر ہوئین اور اطفال مہ لقا عود وعنبر کے لخلخے اور لوٹے بخور کرتے ہوے پھر ترکنین اور حبشنین اردہ بیگنیان وغیرہ انتظار کنان دروازے تک آئین اور کہاریان تخت جہان پناہ اٹھائے لباس زرین پچھلیان سرون پر لگائے جیسے ہی دروازے پر پہونچی تھین کہ کہارون نے تخت بڑھکر بدلوایا اور اہتمام زمانہ پھر گیا مردہا پکارا کہ نظم

شاہ گردون پناہ عالی جاہ ۔۔۔ زیر فرمان ہو ماہی سے تاماہ
مہر خصلت ہے یہ نکو القاب ۔۔۔ رونق تخت وتاج عرش جناب
دشمن اس گھر کے نامراد رہین ۔۔۔ دوست آباد اور شاد رہین

جمال باکمال سلطان عالی شان جب نظر آیا امیر اور سردارون نے مجرا کیا پایۂ تخت شاہی کو بوسہ دیا چار طرف سے سردار گھوڑے اڑاتے قلب مین تخت کو لیے نقارے پر چوب پڑتی نقیب فسانۂ جنگ پہلوانان گذشتہ پڑھتے آگے بڑھے اور اسی شان وشوکت سے قریب دادگاہ مصاف پہونچے پھر تو یہ کیفیت تھی کہ ابیات

اٹھا ہر سمت سے شور قیامت ۔۔۔ ہوئی بس مشتعل نار عداوت
زمین ہلنے لگی نیچے قدم کے ۔۔۔ کیا طوفان پھریرے نے علم کے
ہوا وہ آب بستہ بحر جاری ۔۔۔ معاذ اللہ اسکی اضطراری
جو قطرہ تھا وہ سیلاب دمان تھا ۔۔۔ جو ذرہ تھا وہ دشت بیکران تھا

جس وقت کہ وارد دشت قتال ہوے دیکھا کہ لقا فوج بیکران لیکر بڑے کروفر سے تخت ہاتھی پر کھچواے آتا ہی بختیارک خواصی مین بیٹھا مگس رانی کر رہا ہے گرد سالاران لشکر کا مجمع ہے فوج ساحران کا ایک جانب پرا جما ہے برقین تلوار کی چمکتی ہین سحر سے شعلہ ہاے آتش بلند ہین ماے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور دہل کی آواز گنبد گردان گردون مین پیچیدہ غرضکہ اول بیلدارون نے میدان برابر کیا پھر سقون نے گرد و غبار آب پاشی کرکے بٹھایا اور صف آراؤن نے میمنہ و میسرہ درست فرمایا کڑکیتون نے کڑکا سُنایا کہ

نظم

ہوئے آراستہ لشکر بدستور — دل خالی ہوا جینے سے معمور
نقیبون نے صدا دی یہ باہنگ — دلیر وہی ہے یہ وقت نام اور ننگ
نہین ہے پیچھے رہنے کا یہ ہنگام — بڑھے آب روان کی طرح ہر گام
دمامے کوس دان بجتے تھے ہر بار — ہوا تھا فتنۂ خوابیدہ بیدار
بھرا تھا دل یہ ہر نقارچی کا — کہ شہنا پر گمان امتلا تھا

جب کارسازی لشکر ہو چکی عمود زن جادو اجازت لقا سے لیکر میدان مین آیا پہلے آگ پتھر برسا کر اپنی شوکت جتاکر للکارا کہ ای لشکر خدا پرستان وا ے زیردستان جسکو آرزوے مرگ ہو آئے میدان مین لشکر امیر مین شہزادہ ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاور سیاہ نیزہ صاحبقران دست چپ مین سبز رنگ زہرہ جبین سلیمانی پر سوار تھے اور یہ گھوڑا طلسم کا ہی باگ پر اُسکی ہاتھ ڈالا کہ مین اس ساحر کا جاکر سامنا کرون اُسوقت ملک باختر وغیرہ کے زیرکردہ سردار گرداگرد کھڑے تھے اس ارادے پر اطلاع پاکر عرض رسا ہوئے کہ ہم جب تک زندہ ہین جان نثاری کرینگے اور آپ کو لڑنے نہ دینگے یہ کہکر تہمتن خان خاوری نے گھوڑا اڑا کر سامنے تخت شاہی کے آکر دست بستہ اجازت حرب چاہی بادشاہ نے فرمایا کہ سپرد کیا خداے قدیر کو تہمتن رخصت ہوکر سامنے عمود زن کے آیا اُس بیحیا نے سینہ بے کینہ کو اس بہادر کے تاک کر نیزہ لگایا تہمتن نے سنان نیزہ کو اپنے برچھے کی سنان پر روکا چند طعن ردو بدل ہوئی تھین کہ نیزہ عمود زن کے ہاتھ سے نکلکر دُور گرا اور اُسنے شرمندہ ہوکر عمود پھر ٹرھکر مارا ایک شعلۂ آتش اس گرز سے نکلکر تہمتن پر گرا کہ یہ دلاور بیہوش ہو گیا اُسنے قاش زین سے کمربند مین ہاتھ دیکر اُٹھا لیا اور لشکریان لقا کو بلاکر انکے حوالے کیا لقا نے حکم دیا کہ ایک خیمہ مین قید پنھاکر اسکو گرفتار کرو بموجب حکم تہمتن کو ہتھکڑیان پنھاکر قید کیا اور عمود زن نے پھر نہیب دی کہ اور جسکا جی مرنے کو چاہے وہ لڑنے کو آئے ابکی تہمتن کا بھائی التماس خان خاوری اجازت شاہ سے لیکر مقابلے کو آیا لیکن اُسپر بھی وہی حادثہ گذرا اور گرفتار ہو گیا پھر عمود زن مبارزخواہ ہوا ادھر سے زہرا ے جوشن پوش حسب ارشاد شہنشاہ سامنے گیا لیکن ضرب گرز سے ساحر کی بیہوش ہوا اسی طرح تابہ شام پچیس سردار مطیع و منقاد شہزادہ قاسم اسیر سرپنجہ تقدیر ہوئے قاسم اُسوقت خود

عازم میدان ہوا لیکن ازبسکہ شام ہو گئی تھی اور وہ زمانہ ہوا کہ خورشید عالم افروز سیاہ زنگبار شب کی وجہ سے زنجیر شعاع مین بندھ کر زندان کدہ مغرب مین گیا اور ظلمت آباد نام اس جہان بیوفا کا رکھا گیا ترک فلک تھا نے اسیر ہوا کہ نظم

رہی اس طرح سارے دن وہ پیکار
رہا پھر صبح پر موقوف وہ کار
صفین ٹوٹین رہی قائم وہ بازی
ستارون مین بھی تھی اک ترکتازی

عمود زن طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھرا مگر کہتا گیا کہ اے مسلمانان اگر تمنے آج رات کو خدمت خداوند مین آکر سجدہ نہ کیا تو کل کا دن تمھارے لیے روز فردا ہوگا یعنے کوئی زندہ نہ بچے گا یہ لاف و گزاف لشکر غازیون نے بھی لعن وطعن لقاپر کی آخر دونون لشکر رزم گاہ سے پھر کر خیمہ مین آئے اور سب نے کمر کھولی آسودہ ہوئے طلایہ کے گشت اور اردلی کی چوکیان ہو گئین عیار اپنے اپنے سردار کی بارگاہ پر حفاظت کے لیے آئے بادشاہ نے شب کے دربار کا نظارہ کیا سردار دست راست اور دست چپ آکر زنگھاے شوکت پر متمکن ہوئے ساقیان حور پیکر جام بادۂ احمر انجمن نشینان کو دیتے تھے لیکن بوجہ گرفتار ہو جانے سرداران قاسم کے مزاج ہمایون شہنشاہ کمدر تھا ناچ ورنگ کا چرچا نہ تھا اور اسطرف لقا بھی اپنی بارگاہ مین جب پہونچا فرط عشرت سے حکم جشن ہونے کا دیا لولیان قمر طلعت و رامشگران مہر صورت نے ترانۂ خرمی آغاز کیا رقص و سرود کا ہنگامہ گرم ہوا لشکر مین اچھی طرح سب طرح کی درستی ہو گئی سرداران امیر جہان قید ہین وہان ساحرون نے حصار سحر کر دیا کہ کوئی عیار آکر دست بردی نکرے بعد اس اہتمام و انتظام کے بختیارک نے عمود زن کو گرمایا کہ دشمن کو فرصت دینا اچھا نہین ہے آج ہی نقارۂ رزم بجواؤ اور لشکر عدو کا خاتمہ کرو خداوند کی عادت ہے کہ تقدیر پلٹ دیتے ہین آج تمھاری نسبت تقدیر اچھی کی ہے آیندہ شاید بندگان مغضوب پر رحم آجائے اور تقدیر پھیر دین اس سے بہتر ہے کہ اسوقت کو غنیمت سمجھو ان باتون کو سنکر عمود زن نے حکم دیا کہ کوس رزم پر چوب پڑے بموجب حکم نفیر سحر کو دم لگا اور لڑنے والون نے نقارۂ جنگی بجایا ہرکارون نے جو بہر جاسوسی یہان موجود تھے خبر جا کر خدمت شاہ اسلام مین گذارش کی شہنشاہ ہنوز نواخت طبل رزم کی نسبت کچھ فرمانے نپائے تھے کہ شاہزادہ ملک قاسم دنگل افراسیابی سے اٹھکر روبروے تخت شاہ آئے و بادب تمام عرض پیرا ہوئے کہ نظم

شہا بخت و جاہ تو پاینده باد
ہمہ سال میمون و فرخندہ باد
فلک بندہ و آفتابت غلام
زمانہ مطیع و جہانت بکام

آج میرے نام پر طبل جنگ بجے یعنی کل سوا میرے اور کوئی مقابلہ کرنے ساحرون سے میدان مین نہ نکلے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیونکہ اس حقیر کے رفیق آج بہت سے گرفتار ہوگئے ہین چاہتا ہون کہ عمرو ذن کو سزاے سخت دون اور سر اُس نا سزا کا کاٹ کر خدمت عالی مین حاضر کرون اور یا مین بھی مثل اپنے رفقا کے اسیر و دستگیر ہو کر اُن وفاشعارون کا ساتھ دون کہ قطعہ

بہ صحبت یاران غنیمت دان کہ نقد زندگی
خاصہ از بہر نثار صحبت یاران خوش است
خوش بود بہر تماشا گلشن عمر عزیز
آن تماشا ہم بدیدار ہوا داران خوش است

یہ عرض شہزادہ گرامی منزلت کی شہنشاہ نے مسموع فرما کر ارشاد کیا کہ اے شہزادۂ عالی ہمم وہ ساحرہ ظلم ہے تمہارا اور اُسکا مقابلہ کیا ہے پس مناسب ہے کہ ؎

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی زمانہ آئیگا کہ ساحران ناہنجار برباد و خوار ہونگے اور سردار تمہارے رہا ہو کر آ ملینگے غرض ہر چند لآلی آبدار اندرز و پند دامن شہزادہ مین شاہ اسلام نے گرائے لیکن قاسم نے انکو زیب گوش اپنے شاہد ہوش کے نہ کیا اور اپنی عرض کے پذیرا ہونے پر مصر ہوا اور کہا اگر میرے نامزد ہو کر طبل جنگ نہ بجےگا تو غلام اپنے تیئن جو رنگ کرےگا آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ تخصیص کے ساتھ بنام شہزادۂ قاسم نقارہ رزم بجے یعنی یہ مشتہر کر دیا جاے کہ کل سواے قاسم کے کوئی لڑنے کا ارادہ نہ کرے حسب الارشاد خسرو گیتی ستان چالاک نے نقارخانے مین جا کر شرطیہ بنام شہزادہ قاسم طبل سکندری پر چوب لگائی کہ نظم

یہ غرّش مین ہوا طبل سکندر
زلزل مین پڑے کہسار اور بر
اڑے تھے اس صدا سے دیو کے ہوش
دریدہ اُس سے تھا ہر پردۂ گوش

طبل شرطی بجنے سے دونون لشکرون مین قاسم کے مقابلے کی خبر مشتہر ہوئی اور بختیارک نے جب یہ کیفیت سُنی پکارا الصلواۃ بر محمد و آل محمد و لعنت بر لقا اے عمرو ذن اب تم دونون بھائی زندہ رہتے نظر نہین آتے آج خداوند کے داماد نے طبل اپنے نام پر بجوایا ہے پھر خداوند کب چاہینگے کہ بیٹی میری رانڈ ہو جائے اور اُدھر خداوندزادی تدبیر تیرے ہلاک ہونے کی کرے گی عمرو ذن یہ تقریر سُنکر گھبرایا اور لقا کی طرف بحسرت دیکھا اُس مرتد نے کہا تم نہ گھبراؤ شیطان کے کہنے پر نہ جاؤ وہ ورغلاتا ہے اور اسکا کام بندگان قدرت کو بہکانا ہے مین تقدیر آج مٹھی مین بند کیے لیتا ہون کل جیسا موقع دیکھونگا ویسا کرونگا خلاصہ کلام تیاری جنگ کی دونون لشکرون مین ہونے لگی شاہ لشکر اسلام نے دربار سویرے برخاست فرمایا ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین آیا قاسم جب اپنے مقام پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہونچے دل سے مشورت پذیر ہوے کہ کل روز معرکہ بنرد ہی سحر سے تم نابلد ہو ضرور ہی کہ قتل ہوگے یا گرفتار ہوکر سامنے لقا کے پہونچوگے پھر وہ دشمن خدا بڑے عذاب سے قتل کرائیگا اس سے بہتر ہی کہ اس دنیاے فانی پر اعتبار نکرو اور خوان پراز نعمتہاے گوناگون جہان سے آج تم بھی چاشنی عیش و مسرت چکھو اور اسکی لذت معلوم کرو کیونکہ اس غدار نے ہزارون کو پراز حسرت و ارمان آغوش لحد مین سلایا ہی اور سیکڑون کو بہ ہزاران تمنا و آرزو خاک مین ملایا ہی کون اس دار ناپایدار سے دلشاد ہوکر گیا اور کس نے اس سے دل لگا کر نخل عشرت و کامرانی ثمر مراد اور امید بدامن آرزو مین چنا کہ نظم

ازل سے ہی یہی دنیا کا دستور
کسی کے بر مین ہی پیراہن زر
کسی کا گھر ہی رشک صحن گلشن
کسی کا رات کو ہی خشت زیر سر

کوئی ناکام ہی اور کوئی مسرور
نہین سر پہ کسی بے پر کے چادر
کوئی بلبل نمط کرتا ہی شیون
کسی کے سر پہ ہی شاہی کا افسر

خلاصہ کلام دل سے شہزادے نے دنیا کو فانی سمجھ کر تہیہ کیا کہ آج سامان عشرت ہر طرح کا مہیا کرکے خوب عیش و نشاط مین بسر کیجیے کہ بیت برلب جوے نشین و گذر عمر ببین ✤ این اشارت ز جہان گذران مارا بس ✤ اس کیفیت کو دل سے تجویز فرما کر سیارہ بن عمرو اپنے عیار کو بلا کر ارشاد کیا کہ لشکر اسلام جہانتک اترا ہوا ہی اسکی حد سے پانچ کوس بڑھکر لب دریا خیمہ زربفتی ہمارے لیے نصب کیا جاے اور صحرا کے درختون کو بادلے سے منڈھوا دو کوسون تک روشنی کرادو ارباب نشاط حاضر ہوکر مجرا کرین آج جنگل مین ہم سیر شب ماہ دیکھین گے خاطر حزین کو شاد و خرم کرینگے اس حکم کو سنتے ہی سیارہ نے انتظام کیا ہزارہا آدمی دوڑ پڑا لشکر کی حد سے دور ہٹکر دامن کوہ مین جنگل کو خار و خاشاک سے صاف کردیا اور ایک کوہ پرشکوہ کا دامن جو نہایت وسیع اور فرح افزا تھا تجویز کرکے خیمہ استادہ کیا فی الواقع اس پہاڑ پر روح فرہاد نثار تھی قدرت خالق بحر و بر سے طرفہ بہار تھی مثل ہمت جوانمردان اور مانند رتبہ صاحبدلان بلند تھا سر کوہ فرق ہمت اوج سپہر سے ارجمند تھا چشمہ ہاے شیرین صاف تر دل مصفا پاکبازان سے اسمین جاری کنارے چشمون کے سبزہ ہاے زنگاری دامن کوہ مین کوسون تک ریاحین و ازہار مثل نجم فلک کے تابان اور جداول آب روان رشک وہ انہار روضۂ رضوان سبزہ سایہ بید مین آرام گیر اور یاسمن لب آب اور کنار چمن مین فرحت پذیر پاے ثبات کوہ کی نسبت والجبال اوتادا کہنا واجب تھا فضاے دشت کی صفت مین فادخلی فی عبادی وادخلی فی جنتی لکھنا روا بنفشہ حوالی گل مین گویا گرد عارض گلرخان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زلف دلفریب کا جوبن دکھاتا تھا اور سنبل تر لالۂ احمر کے قریب مثل خط غالیہ بنیر سبزرنگون کے اگاتا تھا جیسے نوجوان رعنایان گلشن کی مسین بھیگتی تھین ایک جانب بیدِ طبری نیمۂ اطلس گلگون کا پہنے اور سرو سہی جامۂ حریر دربر کیے زبان نسیم مشکبار نے اسرار روایح گلزار کو چارسوے عالم مین فاش کیا تھا اور گفتگوے بلبل اور حکایت رنگ و بوے گل گوساکنان سرزمین عالم بالا کے کان تک پہونچایا تھا طایران خوش نوا خطبۂ ثناے ملک متعال زبان حال سے پڑھتے تھے نقاش قدرت نے لوح سنگین کوہ پر قلم قدرت سے کیا کیا نقش زیبا رقم فرمائے ہین اور کلک نیرنگ تحریر باغبان تقدیر نے کیسے کیسے گل بوٹے بنائے ہین بحق بیت

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانست — کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبان ست

نظر ارباب بینش مین کنارے جوئبار کے خط سبزہ سے حرف و فجرنا فیھا من العیون پڑھے جاتے تھے اور لوح زمردین سبزہ سے وجعلنا فیھا جنت رقم مسلم کہ دیوار حقیقی نظر آتے تھے کہ ابیات

ریاحین بر کنار جوے رستہ — بہ آب ژالہ دست و روی شستہ

درختان چون بتان قد بر کشیدہ — زیک دیگر بہ خوبی سر کشیدہ

فراز شاخ مرغان خوش آواز — بالحان از غنو نہا کردہ بر ساز

نہال سرو کز جنت سبق داشت — خط طوبے لہم بر ہر ورق داشت

ایسے مقام دلکش مین آرام گاہ شہزادہ عشرت پناہ آراستہ کی اسباب شاہانہ سیارہ نے مہیا کیا کہ نظم

بسے زیور از گوہر شاہوار — بسے خاتم و یارہ و گوشوار

بسے درج و صندوق با قفل زر — پُر از لعل و یاقوت و دُرّ و گہر

ز زرّینہ آلات و سیمینہ ظرف — ز ہر گونہ تحفہ ہاے شگرف

نہرون مین کنول بلور کے روشن کر کے چھوڑ دیے اور درختون کو بادلے سے منڈھا جھاڑ فرشی قد آدم استادہ کیے فرش شاہانہ لب نہر بچھایا کنارے ہر جوئبار کے سرو چراغان کیا بیخانہ ایک جانب سجا گیا اور ایک سمت پلنگ جواہر کار شہزادہ کا لگا یا مہوشان گل اندام آکر جمع ہوے اور دشت مین گاتیان دوپٹہ کی باندھکر چھلی چھلیا کھیلتے تھے مور پنکھیان او زبجرے چشمون مین پڑ گئے جلترنگ انبسر بجنے لگا اور ما نجھون نے کہ جو لہنگے جواہر کار پہنے تھین اور کرتے مگر وہان ہاتھون مین رکھتی تھین بجرون کو کھینا شروع کیا اور ہر سمت ناچ کنارے کنارے ہونے لگا مقیش کترا ہوا اڑایا جاتا تھا ستارے فلک سے ٹوٹکر گویا زمین پر گرتے تھے قمقمے اور رنگ کی پچکاریان چلتی تھین حقیقت

یہن یہ عالم تھا کہ نظم

وہ خیمہ جو تھا غیرت آسمان
شعاع تھی گویا وہ خط مہر کی
سراپچے ہراک سمت اُٹھوا دیئے
زمین نیلگون وان کی سب تمک عرش
اُڑاتے تھے مقیش جو سب کھڑے
درختون مین پھل تھے لگے نور کے

سجا اُس جگہ پر بصد عز و شان
کھچے آگے خیمے کے وہ سائبان
در باغ خلد برین وا کیے
لب نہر روشن چراغان ہوئے
ستارے فلک سے لگے ٹوٹنے
پر پروہر اک سو تھے بادی کمان

طناب اُسکی ہر ایک زرتار تھی
کہ تھا سلک گوہر کا جسمین سمان
تمامی کا ہر جا پہ بچھوایا فرش
کہ پانی مین اختر نمایان ہوئے
لٹکتے تھے جو گیند بلور کے
عجب حسن اُنکا عجب آن بان

جب یہ جلسۂ عشرت پیرا جمع ہو چکا تھا شہزادہ کو اطلاع دی قاسم لباس رنگین پہنکر اور آرایش اپنی زر و گوہر سے فرماکر زینت بخش انجمن ہوا مسند جواہر نگار پر لب نہر آکر بیٹھا سامنے رقاصان زہرہ ناچنے لگے اور اشعار عاشقانہ گانے لگے ہوا کے بندھ جانے سے کیا سمان بندھا وہ سناٹے کا عالم اور صحرا کی فضا فرش زمردین سبزۂ زنگاری پر چاندنی کا چھٹکنا اور کھیت کرنا عجب لطف دکھاتا تھا زمین فرط صفا سے اور عکس ستارگان سے فلک اطلس نیلگون تھی پھولون کی خوشبو سے زمانہ مہکتا تھا ایسے وقت مین مرغون نے اونچے سرون مین لہک کر جو پھاگ گایا تو ناہید فلک کو دیوانہ بنایا کہ مثنوی

گل نغمہ تر کی تھی یہ بہار
کہ گرتی تھین ان ڈالیان جھوم جھوم
بندھا اس طرح کا جو اسدم سمان
وہ بُراق سا ہر طرف دشت و در
درختون کے پتے چمکتے ہوئے
گرے جیسے چھلنی سے چھن چھن کے دھوپ
نظر جو کہ پڑتی تھی بوٹی جڑی
وہ بیٹھے تھے کان اپنے اودھر لگا

کہ صحرا کے گل اسکے آگے تھے خار
بچھی ہر طرف چادر نور تھی
صبا بھی لگی رقص کرنے وہان
وہ اُجلا سا میدان چمکتی تھی ریت
خس و خار سارے جھمکتے ہوئے
تماشہ نہ دیکھا تھا جو یہ کبھی
ہر اک عالم شوق مین تھی کھڑی

فقط بلبل و گل کا کب تھا ہجوم
یہی چاندنی اُسکو منظور تھی
وہ سنسان جنگل وہ نور قمر
اوگا نور سے چاند تار دنکا کھیت
درختون کے سایے مین سبز کا وہ روپ
در و دشت غش ہو پڑے تھے سبھی
یہان تک کہ وہ بھی جو تھے نقش پا

ساقی رنگین لباس نے پیمانہ شراب ہوش ربا بر باد کن ساس تو بہ دینا شروع کیا دماغ بادہ ناب سے شہزادہ کا گرم ہوا خیال آیا کہ اسوقت کوئی معشوق بنا مہر دیدار اگر پہلو مین ہوتا تو بہتر تھا کہ فرد

چمن ہے ابر ہے ٹھنڈی ہوا چلتی ہے دریا ہے
فقط اک تیری جا ہے ساقی گلفام باقی ہے

اس تصور کے آتے ہی عجب اتفاق ہوا یعنے یہان سے کچھ دور پر قریب سرحد طلسم ہوش ربا ایک پہاڑ ہے کہ نام اُسکا نرگس کوہ ہے اور حوالی کوہ مین ایک شہر آباد ہے اور قلعہ مستحکم بنا ہے حاکم شہر کا زنانہ بلا افگن جادو

نام مصاحب خاص افراسیاب شاہ جادوان ہی اور ہمیشہ دربار افراسیاب مین اندر طلسم ہوشربا کے رہتا ہی اور خراج گذار شاہ جادوان ہی ہر چند کہ یہ شہر بیرون طلسم آباد ہی لیکن ساحرون کی بستی ہی اور خلقت یہان کی مطیع شہنشاہ افراسیاب کی ہی زنار ادبسکہ طلسم مین جو رہتا ہی اس لیے زوجہ اسکی ملکہ حنظل جادو سریر جہانبانی پر بیٹھتی ہی اور انتظام سلطنت کرتی ہی اور ایک دختر اسکی ہی کہ حسینان جہان کو حسن اسکا غیرت دلاتا ہی اور یوسف مصری کو غلام بناتا ہی یا دین اسکی لعبتان روزگار زلیخا کردار سودے کا خلل سر بازار خریدتے ہین اور مجنون و لیلے وار ادھر ادھر صحرا البصحرا پھرتے ہین کہ بیت

روز دلاو تنش چو نظر کرد مشتری		انصاف داد گفت کہ این سعد اکبر است	

نام اس رشک گلزار کا ملکہ نرگسی چشم ہی مثل ماہ سپہر کے سریع السیر رہتی ہی یعنی کوہ و دشت و بحر کی سیر کرتی ہی آج کی شب مع کنیزان خورشید رو اور وزیرزادی سوگند جادو سے تخت سحر تیار کرا کر سیر کنان اپنے باغ سے روانہ ہوئی اتفاق سے اس طرف پہونچی کہ جہان قاسم نے جلسہ کیا ہی سامان عشرت مہیا ہی صدائے ارغنون اور صوت قانون اور حسن بتان اور مشعل چراغان کی کیفیت دیکھکر چاہا کہ اس جلسہ مین جاکر بہ تفصیل جملہ سامان مشاہدہ کرون لیکن سوگند نے منع کیا کہ اے ملکہ غیر صحبت مین جانا اچھا نہین لازم ہی کہ سامنے اس جشن کے آپ بھی اُتر کر ٹھہریئے اور مین بزور سحر فرش شاہانہ اور اسباب ملوکانہ حاضر کرون ناچ دیکھیے انجمن آرائے انبساط ہو جیسے جو کوئی اس محفل خلد مشاکل کا بانی ہوگا وہ یقین ہی کہ آپ کا حال دریافت کرے اور حضور کے جلسے کی طرف آئے پھر اسوقت پیام و سلام ہوکر سارا حال منکشف ہو جائے گا اور جہان آپ جاتی ہین وہ خود آئیگا ملکہ نے یہ کلام سنکر وزیرزادی کی رائے کو پسند کیا اور سوگند نے تخت زمین پر اُتار کر ایک مقام پاکیزہ و مصفا پسند کرکے ایسا سحر پڑھا کہ وہ مقام پُر خار رشک لالہ زار بنا اور گلستان عشرت پر تیار ہو کہ نظم

شبنم اس سبزہ زار کے اندر
ایک نہر روان ادھر سے اُدھر
نہر کے آس پاس بوتیمار
قمریان محو یاد حق ہمہ سو

جون زمرد کے کان مین گوہر
یون نظر آتی تھی وہ ضرب المثل
کہین طاؤس تھے قطار قطار

تھی اُسی سبزہ زار کے اندر
سبز کا ندپہ نقرئی جدول
کہین حق سُرہ کہین کوکو

جب اس سامان عشرت نما اور جائے فرحت فزا کی درستی اور انتظام ہو چکا لب نہر وہ سرو خرامان مسند زر پر جلوہ کنان ہوئی اور کنیزان ساز لیکر بجانے لگین غزلہائے عاشقانہ گانے لگین کہ غزل

وہ بیکس ہون نہین ہی کوئی میرے غمگسار و نمین		رہا اک دل سو وہ بھی ہی تمھارے جان نثار و نمین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوے گور غریبان آئین وہ یہ پوچھتے یارب — مرے کشتہ کی تربت کون سی ہی ان مزار ونمین
ترا اُجڑا ہوا جوبن یہ انکو گدگداتا ہی — کہ لوٹے جاتے ہین مارے ہنسی کے پھول الی رونمین
حقیقت عاشقون کے مرگ کی ہمسے کوئی پوچھے — بہت جب نیند آئی سو رہے جاکر مزارونمین
اِدھر بھی اک نگاہ ناز اپنے حسن کا صدقہ — الٰہی حشر کے دن آنکھ نیچی ہو نہ یارون مین
جگر روتا ہی دلکو دل جگر کو طرفہ ماتم ہی — یہ اُسکے سوگوار ونمین وہ اسکے سوگوارونمین
اِدھر دل لوٹتا ہی اُس طرف بجلی تڑپتی ہی — الٰہی خیر ہو بحث آپڑی دو بے قرارون مین
نظر ہی آئینہ پر ما نگتے ہین عکس سے بوسے — وہ خود اپنے در دولت پہ ہین امیدوارونمین
رہے ہم زخمیون کی قبر مین یارب کوئی روزن — مرے مرکر بھی اُٹھین چاندنی آئے مزارونمین
ہوے ہم قتل جب جلسہ نظر آیا حسینون کا — بتایہ خون ناحق چلو چلو گلعذارون مین
اسیر انسے نہ بچتی وخت زر آنکھون مین پی جاتے — جوانی کا گذر شاید نہین پرہیزگارون مین

قاسم کے سمع ہمایون مین گانے کی صدا آئی مسند سے اُٹھکر میدان مین آئے ازبسکہ چاندنی پھیلی ہوئی تھی دور ایک جلسہ مہ جبینون کا نظر آیا عقل حیران ہوئی کہ الٰہی یہ پریان ہین یا حوران جنان ہین یہ کیسا عشرت کا سامان ہی آخر دل نے کہا اس جلسہ کو چلکر قریب سے دیکھیے یہ سوچکر اسی سمت کا راستہ لیا جب نزدیک اس انجمن رشک وہ انجم کے پہونچا یہ عالم نظر آیا کہ نظم

سامنے اک نگار کو پایا — بوستان مین بہار کو پایا
بلور کا اک چبوترہ خوب — بحر دیگر — اِک حوض بھی اُسکے آگے محبوب
اُسپہ تخت اور تخت پہ حور — یعنے اِک نازنین مغرور
گرد حلقہ کیے کنیزین سب — بحر دیگر — چاند کے گرد جس طرح کوکب
باغ کی سیر کوئی کرتی ہی — کوئی انگیا مین پھول دھرتی ہی
کوئی گلرو ہی محو گلبازی — کوئی دکھلا رہی ہی طنازی
گلبدن اک کھڑی ہی زیر شجر — ہی لب نہر اک پری پیکر
کوئی جھولے پہ بیٹھی گاتی ہی — کوئی طناز سُر لگاتی ہی
کہین کوئی بجا رہی ہی ستار — خوش گلو کوئی گا رہی ہی ملار
ذائقہ دل مین سب کی سب ہم سن — جھانکنے تاکنے کے اُنکے دن
بے جگت بات وہ نہ کرتی تھین — اپنی چالاکیون پہ مرتی تھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُن کا مارا نہ مانگتا پانی سچ تو یون ہی جوالی دیوانی
بیچ مین اُنکے ہی وہ ماہ لقا حور پریان ہون جسپہ دل سے فدا
نازنین نوجوان حسین کم سن مار رکھنے کے عاشقون کے دن
فتنۂ دہر قامت رعنا چال دم بھر مین حشر کردے بپا

الحق اس صنم زیبا صورت کی شکل کو دیکھکر کیونکر کسی دل کو قرار رہے کہ جسکے عکس رخسار نے روشنی طلیعہ سحر کو دی ہوا ور جسکے رنگ زلف تابدار نے غالیہ فروش شام کی ظلام سے مدد کی ہو سپہر مینائی نے نظیر اُسکا سواے آئینہ مہر کے اور کہین نہ دیکھا تھا اور نقش بند خیال نے تمثال بے نظیر کو اسکے سواے عالم خواب کے اور کہین نپایا تھا بمقتضاے مثنوی

لب لعلش نگین خاتم جم وہان از حلقۂ انگشتری کم ز رنگ عارضش دے ہوا لعل
خم زلفش در آتش کردہ صد نعل عذارش قبلۂ آتش پرستان دہانش آرزوے تنگدستان

قاسم بیک نگاہ اس رشک ماہ پر شیفتہ ہوا اور بآواز بلند پکار کر اس رباعی کو پڑھا کہ رباعی

ہم کیونکر نہ آہ و نالے کرتے ہی رہین دکھ پر دُکھ کس طرح نہ بھرتے ہی رہین
اتنے ہی لیے جہان مین جرأت ہم تو جیتے ہین کہ تا کسی پہ مرتے ہی رہین

اس صدا کو چند کنیزان ملکہ نے سُنا اور آئینہ رخسار شہزادہ عالی تبار کو دیکھکر اپنے تئین حیران کار بنایا لیکن براہ ناز و انداز ان شوخ چشمون نے دوپٹے سے مُنھ چھپایا اور اوہی اوہی کر کے سامنے سے بھاگین اور اپنی ہمجولیون سے اٹھلا اٹھلا کر ہاتھ ہاتھے پر رکھکر انگلی دانتون مین دابکر گویا ہوئین کہ نظم

ملک قاسم کی اس جا پاکے آہٹ
جھجھک کر بنگئی آنکھو نسے جون برق
نہ جس سے واسطہ نہ جان پہچان
مین اپنے دل مین یہ حیران ہون باجی
کھڑا ہی گھورتا ایسا نڈر ہو
زنانے مین نہ گھس آتا کہین تم

لگین وہ کھلانے سب وان جلبلاہٹ
کوئی بولی بھلا لازم یہ کب ہی
وہ آیا بن بلائے گھر مین مہمان
یہ ہی کون اپنے دل مین کیا ہی سمجھا
ذرا اس کے کلیجے کو تو دیکھو
ابھی نخرے کی خوبی واہ جی واہ

خجالت کے پسینے مین کوئی غرق
یہ کیسا دن دہاڑے لو غضب ہی
ڈھٹائی دیکھکر اس نوجوان کی
جو اس جنگل مین تنہا اس طرف آ
کوئی بولی ہوئی ہی عقل کچھ گم
قیامت گرم ہوا اللہ اللہ

اس گفتگو کو سوگند وزیرزادی نے سُنکر کنیزون کو گھُڑکا کہ اے متابلو یہ کس سے ایسی باتین کرتی ہو تو نڈیون نے عرض کیا دیکھیے یہ کون سامنے کھڑا ہی ادلی مردوا کیسا ڈھیٹ ہی کہ کہے سے بھی نہین ہٹتا قاسم یہ باتین سُنکر ہنسکر گویا ہوا کہ بیت ہم جا ہین تو در توڑ کے درانہ در آئین + پردہ لیے بیٹھی رہے دیوانہ تمھارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوگند نے کہا کیا کہنا آپ ایسے ہی ہین مگر یہان کوئی اُودماتی نہین ہی یہ باتین کسی اور جگہ جا کر کیجیے ہمپر مہربانی رکھیے خلاصہ کلام اس تکرار کے ہونے سے ملکہ نے بھی آواز سُنی اور بولی کہ ارے یہ کیا ہی جو سب ایک جگہ غول باندھے کھڑی ہو اور چیختی ہو ایک کنیز نے جواب دیا کہ حضور یہان مردوا گھس آیا ہی ملکہ بھی اُٹھی کہ مین تو چلکر دیکھون اور وہان آئی کہ جہان شہزادہ کھڑا تھا ملکہ کی نظر اسکے جمال حور تمثال پہ جو پڑی اک تیر کمان خانہ عشق کا کھایا اور اس شہسوار حسن کے ناوک مژگان کا اپنے دل وحشی کو نشانہ بنایا خنجر جانستان ابروان پُرخم نے حلال کیا اور تیغ ادا و ناز نے ایک ہی وار مین تسمہ بھی لگا نہ رکھا عقل و ہوش کا فیصلہ کر دیا دیکھا کہ ایک محبوب لاثانی جسکی اُٹھتی جوانی ہی آفتاب رخسار ہی گلشن خوبی کا گلِ پُربہار ہی اگر مردم چشم شب تاریک مین رخسار روشن اسکے دیکھین تو یقین کرین کہ صبح صادق تتق اُفق مشرق سے طالع ہوئی ہی اور اگر دیدۂ روزگار بپردہ شب دیجور مین اسپر نظر کرے تو بیشک جانے کہ آفتاب جہان تاب کی روشنی پھیلی ہی عارض گلگون مثل گل سیراب اور خط رخسار پر مثل سنبل کے پر پیچ و تاب یہ معلوم ہوتا تھا کہ نقاش حکمت نے دائرہ عنبر بپرکار قدرت سے صفحہ عذار پر کھینچا ہی یا کشتکاری دہقان فطرت سے سبزہ کنارے آب حیات کے اُگا ہی الحق اُسکی شان مین یہ کہنا روا ہی قطعہ

چوگان زمشک بر مہ تابان کشیدۂ — سر را چو گوے در خم چوگان کشیدۂ
آن خط سبز فام کہ خضرات نام او — خوش بر کنار چشمہ حیوان کشیدۂ
آوردۂ زشعر سیہ سائبان حسن — بر روے آفتاب درخشان کشیدہ

ملکہ پھر آکر گر ہی غش کر گئی اور شہزادہ کا بھی یہی نقشہ ہوا سوگند نے دونون کو گلاب و کیوڑا چھڑک کر ہوشیار کیا جب آنکھ شہزادے کی کھُلی ملکہ بھی ہوشیار ہو کر پاس کھڑی تھی ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا ملکہ نے شرماکر سر جھکا لیا آخر دونون خرمان خرامان آکر مسند پر بیٹھے لیکن وہان جب سیارہ نے دیکھا کہ سارا جلسہ جمع ہی لیکن شہزادہ نہین ہی ہر سمت نگران ہوا کچھ دور پر چند پریون کو صحبت آرا دیکھکر یہ بھی اُسی سمت چلا قریب پہونچکر شہزادے کو پاس اک مہ جبین کے بیٹھے پایا اور وزیرزادی کو اُس پری کی مصروف انتظام دیکھا سیارہ اسپر عاشق ہوا اور پاس اپنے شہزادے کے آکر پہونچا سوگند نے جو اسکی صورت کو دیکھا ازبسکہ یہ بیٹا عمرو کا ہی اور خواجہ کا حلیہ اکثر بیان کیا گیا ہی اسوجہ سے اسکی بھی صورت ویسے ہی دُبلی اور لاغر مثل موش صحرائی کے ہی سوگند نے قہقہہ مارا اور خوب ہنسی ملکہ سے کہا حضور ذرا دیکھیے آپ کے سر پر بن مانس آکر کھڑا ہوا ہی سیارہ نے کہا مجھے تو سب ببیل اور جنگل کے درختون پر سے بھتنیان اُترکر بیٹھی نظر آتی ہین اس کلمہ پر سب نے قہقہہ لگایا اور شہزادے نے سیارہ کو بٹھلایا شریک بزم کیا الحاصل ملکہ نے سوگند کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اشارے سے شہزادے کو جام مے ارغوانی بھر کر دیا شہزادے نے ارشاد فرمایا کہ گل بوستان خوبی و اختر سپہر محبوبی تم شمع کس انجمن دل افروز کی ہو اپنا نام نامی ظاہر کرو اور اپنے دین و آئین کا پتا بتاؤ اگر مذہب اسلام رکھتی ہوگی تو ہم یہ شراب پئیں گے اور نہیں تو ہم کہاں اور تم کہاں ملکہ نے یہ کلام شہزادہ عالی مقام سُنکر کہا آپ اپنا نام بتائیے مجھے تو تمام عالم جانتا ہے کہ ملکہ نرگسی چشم ہوں اور تمام کیفیت اپنی بیان کی شہزادے نے جب سارا حال سُنا فرمایا کہ مجھے قاسم بن علمشاہ بن حمزہ صاحبقران کہتے ہیں اور ہم لوگ غیر ملت و مذہب والے انسان سے محبت نہیں کرتے اگر ہماری دوستی درکار ہے تو سحر سے توبہ کرو اور لقا و دیگر خداوندان باطل پر لعنت بھیجو کیونکہ یہ سب مخلوق ہیں اور خالق وہی ایک وحدہٗ لاشریک ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ اور ندرت طراز کلک فطرت سے منشور ظہور کائنات مسطور فرمایا اور بمصداق اذا اراد شیئاً دم بھر مین حدیقہ موجودات کو سرسبز فرمایا اور طلسم آفرینش کو بہ فحوائے ان یقول له کن فیکون کے بنایا کہ بیت

صانعے کز کمال عز و جلال	در ثنایش زبان ناطقہ لال

حمد الٰہی کو شہزادے نے اس طرح بدستیاری خاصہ زبان لوح سینۂ ملکہ پر ترقیم فرمایا کہ سیاہی باطل پرستی کی ورق خاطر سے دھو گئی نام معبود حقیقی سُنکر مسرور ہو گئی شہزادے کی گردن مین ہاتھ ڈالکر بولی کہ صاحب تم خفا نہو مین سحر تو بالکل نہین جانتی ہون لیکن لقا اور جمشید وغیرہ کو مانتی ہون آج سے ان مونڈی کاٹون پر بھی لعنت کرونگی کہ فرد

سر ارادت ما و آستان حضرت دوست	کہ ہر چہ بر سر ما میرود عنایت اوست

شاہزادے نے جب اُسکو راضی پایا کلمہ طیبہ بتایا ملکہ کلمہ پڑھکر مع کنیزون اور سوگند کے مسلمان ہوئی پھر تو شاہزادے نے جام بادۂ احمر ملکہ کے ہاتھ سے لیکر پیا اور ارشاد فرمایا غزل

گل در بر و مے در کف و معشوقہ بکام ست	سلطان جہانم بچنین روز غلام است
گو شمع میارید درین بزم کہ امشب	در مجلس ما ماہ رخ دوست تمام است
در مذہب ما بادہ حلال ست ولیکن	بے روے تو اے سرو گل اندام حرام است
گوشم ہمہ بر قول نے و نغمہ چنگ ست	چشمم ہمہ بر لعل لب و گردش جام است
از ننگ چہ گوئی کہ مرا نام ز ننگ است	و ز نام چہ پرسی کہ مرا ننگ ز نام است
میخوارہ و سرگشتہ و رندیم و نظر باز	وانکس کہ چو ما نیست درین شہر کدام است
حافظ منشین بے مے و معشوق زمانے	کایام گل و یاسمن و عید صیام است

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دور جام وما دم دیے در پے چلنے لگا اور سوگند کو سیارہ نے چھیڑنا شروع کیا اور کہنے لگا کہ اے ملکہ آپ کی وزیرزادی مجھ کو اشارے سے بلاتی ہی کہ پہاڑ کے درے مین چلو ہم تم ہم آغوش ہون سوگند نے جو یہ کلام سُنے سیارہ پر ایک دوہتڑ مارا کہ موے مرجیا جن خدا تجھے غارت کرے جھوٹے لوصاحب بھلا ایسی میری کیا کھاٹ کھٹی تھی جو اس سے اشارے کرتی ہین تو اس سے لوٹا بھی نہ اُٹھواؤن موا اپنے حوصلے نکالتا ہی ارمان پورے کرتا ہی جوانا مرگ تو اسی ہوس مین رہے گا مین کبھی تھوکونگی بھی نہین سیارہ نے کہا منھ سے یہ باتین سب کے سنانے کو کرتی ہو اور اپنے ہاتھ سینے سے لپٹا کر اشارہ کرتی ہو کہ یون گلے سے لگاؤن گی اتفاق سے اسوقت سوگند کے ہاتھ سینے سے لپٹے تھے اسکے کہنے سے اسنے ہاتھ ہٹائے ساری محفل اس حرکت پر مارے ہنسی کے لوٹ گئی اور سیارہ نے سب کی آنکھ بچا کر چٹکی لے لی سوگند پھر کوسنے لگی سیارہ نے کہا دیکھیے مین بولتا چالتا نہین ہون یہ رنڈی بڑی متانی ہی مین جو اسکے اشارون کو نہین مانتا ہون اور اسکو پسند نہین کرتا تو یہ مجھے کوستی ہی خلاصہ کلام ایسا اسکو ستایا کہ رودی اور کھسیانی ہو کر ماتھا کوٹ لیا کہ ہاے اللہ مین کیا کرون اور ملکہ سے کہا حضور اللہ کی قسم منع کیجیے نہین ہزارون بھوگ سُنا کر ایسے تیسے کو رکھ دونگی یہ دل لگی اپنی مان بہنون سے کرے اپنے دل مین سمجھا کیا ہی شہزادے نے سیارہ کو منع کیا جب وہ چپ ہورہا سوگند اسکی طرف دیکھکر ہنسی اور منھ چڑھا کر دوپٹے کی آڑ کر لی سیارہ نے ملکہ سے کہا حضور آپنے دیکھا ملکہ نے کہا سچ تو ہی رنڈی تو آپ اشارے کرتی ہی اور کھلی جاتی ہی اس بیچارہ کا نام بدنام کرتی ہی غرضکہ اس مذاق مین رات تھوڑی رہی اور ہر ایک مست ومخمور ہوگیا شاہزادے نے سیارہ سے کہا آج تم کچھ گاؤ دل بہلاؤ سیارہ تو فرزند عمرو ہی ہر چند کہ خواجہ کو الحان داؤدی خدا نے دیا ہی ویسا تو یہ نہین ہی لیکن پھر بھی بمصداق الولد سر لابیہ نے دخل تمام علم موسیقی مین رکھتا ہی ساز لیکر ایسا بجایا اور ایسا گایا کہ اہل انجمن کو دیوانہ بنایا وہ پچھلی رات کا سمان چاندنی شبنم کے گرنے سے خوب صاف ہوگئی تھی روشنی جھلا کر گل ہوگئی تھی کہین کہین جو چراغ جلتا تھا وہ بھی یا رخ زرد پھرا رہا تھا چکور چاند پر دوڑتے تھے بہار پر طاؤس رنگین ناچتے تھے تذروں کے قہقہے بلند تھے نازنینون کے جسم مین پھولون کی مہک آتی تھی رات بھر کے نشے کا خمار تھا آنکھون مین سُرخ ڈورے نشے کے پڑے تھے نیند کا خمار تھا جماہیان لیتے تھے پروانون کے پر لگن مین شمعدانون کے ڈھیر تھے فرش مین جھول پڑ گیا تھا اس وقت ملکہ اور شہزادے مین باہم بوس وکنار شروع ہوا اور سوگند سے سیارہ مختلط تھا کنیزین روبرو سے ہٹ گئی تھین شیدا سے یکدیگر باہم لپٹے تھے کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گہے چون زلف برپایش فتادی | گہے چون خال بر رخ بوسہ دادی
چو شد از شاہ این ہم ترکتازی | صنم ہم شد دلیر بوسہ بازی
حیا را آرزو در باز بستہ | چو نامحرم برون در نشستہ
من و تو از میان بیرون زدہ گام | نماندہ امتیاز ہر دو جز نام

ماتھے کی افشان اور لبون کی مسی چھوٹ گئی چولیان مسک گئین پائجامے مین چرسین پڑ گئین سوائے وصل ہونے کے کوئی دقیقہ اُٹھ نرہا پھر ذرا ہر ایک کو ہوش آیا سیارہ کو سامنے طلب فرمایا سوگند بھی خلوت سے سامنے ملکہ کے آئی دیکھا تو بال سر کے کھلے ہین رخسارہ پر نشان بوسون کے ہین کرتی اوپر چڑھ گئی ہی پائنچے چھوٹے ہوے پیچھے زمین پر گھسٹتے چلے آتے ہین آنکھین ندامت سے نیچی ہین غرضکہ اسی طرح جب یہ دونون روبرو آئے شہزادے نے فرمایا کہ ہان اے سیارہ اسنے پھر گانا شروع کیا کہ غزل

مزاج سیر چمن سے جو یار کا پھر جاے | گلون کا اور ہی کچھ رنگ ہو ہوا پھر جاے
جو تیرے دھیان مین ہو کیون نہ اسکے در پہ بلا | ہر اک پکار پکار اسکا آشنا پھر جاے
نہ پھر تو مجھ سے کہ ای بت وہ پھر جیسے کیا خاک | خدا نخواستہ جس شخص سے خدا پھر جاے
جو وقت مرگ قضا را ترا گذارا ہو | تو کیا عجب ہو مری آنکھ مین قضا پھر جاے
کوئی تو گھر مین بھی رہنے کا وقت بتلاؤ | کہ آن کر کوئی محروم تا کجا پھر جاے
گلی مین اس بت قاتل ہی کے یہ دیکھی سیر | کہ جاے جان سے اک اور دوسرا پھر جاے
خدا کے واسطے ایسا عمل کوئی بتلاؤ | کہ یا پھر آئے وہ یا اُس سے دل مرا پھر جاے
کہے ہین جب بت قاتل کے در پہ دیکھ مجھے | خدا کرے کہین یہ بندۂ خدا پھر جاے

آخر اس ہنگامہ عشرت مین اور جلسہ مسرت مین وہ رات تمام ہوئی اور مشاطہ قدرت نے عروس خاور کو زیور زرین پنہا کر حجلہ مشرق سے منظر سپہر پر جلوہ گر کیا صحراے فلک چہرہ تابناک شاہد ہوا سے منور اور روشن ہوا عاشق و معشوق کی جدائی کا زمانہ آیا کہ نظم

چو روز دگر شاہ گیتی فروز | بہ فیروزی آورد شب را بروز
در مہر بکشاد گردان سپہر | بیاراست روے زمین را بمہر

وہ نور کا تڑکا جانورون کا آشیانون سے اُترنا اور سورج کی کرن کا پہاڑون سے پھوٹنا درختون کے سبز سبز پتون پر سنہرا پن آنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شاہد بہار نے طلائی زیور زیب قامت فرمایا ہی چشمون کے کنارے مرغابی و سرخاب دبو تیمار و قاز و کلنگ ہوا سے لوٹ کر گرتے تھے غوطہ بادی

وکلیل کرتے تھے اور ہر قسم کے طائر اشجار پُر بہار پر بیٹھ کر زمزمہ سرائی کرتے تھے بلبلان شوریدہ کا شور تھا کہ بموجب نظم

روان آب در سبزہ آب خورد — چو سیماب در پیکرہ لاجورد
ریاحین دمیدہ بر اطراف جوے — صبا عطر بیز و ہوا مشکبوے

ایسے وقت پُر بہار مین اور سامان فرحت انتما مین معشوق کا جدا ہونا ہاے کیا غضب کا سامنا تھا کہ رباعی

ہمکو نہ کوئی سُنائے اُسکا جانا — ہے اپنی تو موت ہائے اُسکا جانا
آمد ہی پر جسکے جی چلا جاتا تھا — اب دیکھیے کیا دکھائے اُسکا جانا

ملکہ اور شہزادہ دونون ملکر رونے لگے قاسم نے کہا ای ملکہ کبھی کبھی مزار پر ہم غریبون کے بھی آنا اور دو پھول چڑھا کر غنچہ دل کھلا جانا ملکہ نے کہا ای مونس جان نوازہ مین آج رات کو پھر اسی مقام پر آؤنگی پھر سنگ مفارقت سینہ پر رکھکر ہم دونون بسر کرین شام مواصلت کی راہ دیکھین قاسم نے یہ کلام محبت آمیز سُنکر کہا ع بس زانکہ مین نما نم بچہ کار خواہی آمد + آج ہماری جان جانے کا سامان ہے لشکر اسلام مین عمود زن اور خونخوار شمشیر زن نے آکر آفت برپا کی ہے میرے رفیقون کو گرفتار کیا ہے مین نے اپنے نام طبل جنگ بجوایا ہے یہان سے جاکر اُسکا مقابلہ کرونگا از بسکہ سحر نہین جانتا ہون یقینی ہے کہ جان جائیگی یا نوبت بہ گرفتاری آئیگی ملکہ نے جو یہ کیفیت سُنی بیقرار ہو گئی اور سوگند کی طرف دیکھا سوگند بھی بیچارہ کی مہاجرت مین اشک ریز تھی ملکہ سے عرض پیرا ہوئی کہ یہ تو محرم دل و جان واقف اسرار نہان ہین انسے کسی چیز کا عزیز کرنا کیا تیغہ سحر کش حوالے کیجیے یہ دن بھر شغل شکار عدو مین بسر کرین اور ہم آپ یہان سے چلکر زینت و آرایش کرین روز مفارقت دونون کا بخوبی کٹ جائیگا شام کو وہ جامع المتفرقین پھر ملائیگا اگرچہ حرج کچھ مدار یار ہے تو پھر انشاء اللہ ہمکناری دلدار ہے ملکہ نے یہ تقریر سُنکر ایک کنیز سے کہا کہ لا تیغہ سحر کش دے اُسنے اپنی کمر سے کھولکر شہزادے کے حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ تیغہ تحفہ طلسم ہوشربا ہے افراسیاب جادو نے میرے باپ کو دیا ہے کہ اپنے قلعہ کی حفاظت کیلیے رکھے پس مان میری یہ جانتی ہے کہ لڑکی میری سیر دوست ہے اور راتون کو اکیلی صحرا بہ صحرا پھرا کرتی ہے ایسا نہو کہ کسی آفت کا سامنا ہو اور کوئی ساحر اکیلا جانکر اسکو دھمکا کے آبرو مین فرق لائے ایسا کچھ جانکر یہ تلوار ساتھ کر دی ہے خاصیت اسکی یہ ہے کہ جسکے پاس یہ تلوار ہو سحر اُس پر کسی کا اثر نہ کریگا اور اس شمشیر سے کیسا ہی زبردست ساحر ہوگا دو ٹکڑے ہوگا غرضکہ قاسم تلوار پاکر بہت خوش ہوا اور اُسکو نیام سے کھینچ کر ملاحظہ فرمایا ایک شمشیر جوہر دار کو دیکھا کہ فرمودہ تیغ کبود تو جوہر از تن خویش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چوبِ بنفشۂ سیراب قطرۂ باران ✤ اس تلوار کو کمر سے لگایا ملکہ روتی ہوئی تخت پر بیٹھکر مع کنیزون کے روانہ ہوئی لیکن جاتے وقت بچشمِ اشکبار وہ بیقرار یہ کہتی تھی کہ رباعی

آتش سے جو غم کی دل جلا خاک ہوا
جون شمع ملا نہ کچھ بجز سوز فراق
اور جل کے جگر بھی اب مرا خاک ہوا
حاصل ہمین عاشقی مین کیا خاک ہوا

قاسم نے بمنت کہا ای شمع محفل خوبی و اے رونق بزم محبوبی آج کی شب ضرور اپنے جمال نورانی سے چشم تیرہ عاشق زار کو منور کرنا اور اگر آنے مین ذرا بھی تغافل ہوگا تو بمقتضاے رباعی

گر شکل نہ اپنی تو دکھا جاوے گا
ایسا ہی ہجوم غم ہی تو تن سے میرے
تو مجکو غم فراق کھا جاوے گا
گھبرا گھبرا کے جی چلا جاوے گا

قصہ مختصر جب ملکہ روانہ ہوگئی شہزادہ باچشم تر سب سامان جشن اسی طرح چھوڑکر اور ملازمون سے تاکید فرماکر کہ کوئی دقیقہ آرایش و زیبایش مین باقی نہ رہے آج کل سے زیادہ تکلف کا سامان ہو مین رزمگاہ سے واپس ہوکر یہان آؤنگا اور دل بہلاؤنگا غرضکہ سب طرح سے قدغن کرکے روانہ ہوا از بسکہ بارادۂ رزم چلا تھا اسوجہ سے مسلح و مکمل تھا اور مرکب شبرنگ زہرہ جبین زیر ران تھا سیارہ نے جاکر جو سردار کہ باقی تھے انھین اطلاع دی کہ اسباب تزک و احتشام خدمت شاہزادہ مین لیکر حاضر ہون تمام مطیع و منقاد مع جلوس بیکران شہزادہ پاس آئے سب کو لیکر یہ تو ادھر سے چلا اور ادھر امیر باتوقیر نے رات بھر تیاری جنگ مین اوقات بسر کی دم سحر موافق دستور کے مسجد مین نماز پڑھکر سوار ہوے اور دربارگاہ سلطان باکرم پر پہونچے شاہ جمجاہ جب برآمد ہوے تخت کو گھیر کر سمت دشت مصاف چلے کہ نظم

چلا شرق سے جب سلطان خاور
نماز صبح کو وہ مرد دیندار
چلے خورشید آسایش شتابان
صداے طرقوا آئی فلک سے
فلک فرسا تھے زنگار زنگ رایت
ادھر آئی لقا کی فوج ساری

عنانِ توسنِ گردون اٹھاکر
رکھا بار جہاد اپنی کمر پر
ہوا لشکر ہر اک سو سے نمایان
نقیب و چوبدار انکے تھے ہمراہ
کوئی قمری کوئی طاؤس جنت
جمے دونون طرف میدان مین لشکر

اٹھے آغوش راحت سے سحر وار
اسے سمجھے کہ ہی یہ فرض دیگر
چلی شہ کی سواری اس جگہ سے
صدا حاجب کی تھی نصر من اللہ
ادھر تو تھا یہ سامانِ سواری
صفین آراستہ تھین سب برابر

جب لشکر ڈٹنے پر تل گئے اور ساحرون کے پرے جگے سمود زلف میدان کارزار مین نکلا اور اپنی الوالعزمی دکھاکر مبارز طلب ہوا ہنوز کوئی لشکر امیر سے مقابلے کو نہ گیا تھا کہ یکایک صحرا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی طرف سے گرد اُٹھی سبکی نظر اُس طرف گئی دیکھا آگے ہاتھی پر علم نفان فوج کا جلوہ دکھاتا پھریرا اُسکا لہراتا پیدا ہوا اسکے پیچھے کئی ہزار جوان رستم شال زرہ چاندی سونے کی کڑیوں کی زیب بر کیے گھوڑے اڑائے نکلے پھر سترہ سو جوڑی نقرئی وطلائی نقاروں کی بجتی ہوئی ظاہر ہوئی جسکی صدا سے گوش فلک کر ہوا پھر اٹھارہ ہزار عراوہ زر سرخ وسفید لدا ہوا آیا کہ زر وگوہر نثار ہوتا تھا اور شہزادہ ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاور سیاہ زیر سیاہ علم شیر پیکر زرہ یاقوت نگار در بر کیے مرکب چمکاتا ظاہر ہوا وہ مرکب اصل کبھدھری کرتا دہان سے کھیلتا ران پٹری کی سوار کے لڑکت دکھاتا اپنے سائے سے رم کرتا کہ مثنوی

ازآسیب گام وسمش گاہ تنگ — نشان بر رخ ماہ و پشت سمک
بچابک روے از فلک کم نبود — صبا مرد میدان او ہم نبود

فی الجملہ قاسم رات ہی سے اجازت حرب شہنشاہ سے لے چکا تھا بادشاہ کو دور سے تسلیم کرکے گھوڑا بڑھاکر عمود زن کے مقابلہ مین گیا اور لشکر نے شاہزادے کے ایک سمت پرا جمایا باجے بجے علم کل لشکر کے جلوہ دکھانے لگے امیر دعاے فتح وظفر یابی اپنے پوتے کی مانگنے لگے ادھر بختیارک نے لقا کو گرمایا کہ یا خداوند داما آپکے بڑے تیور سے آئے ہین اس ساحر کو بغیر ہلاک کیے نہ چھوڑینگے ذرا تقدیر کو اپنی سنبھالیے لقا نے کہا مین تقدیر کر چکا ہون کہ قاسم مارا جائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ قاسم نے ساحر سے ضرب طلب کی اُسنے آج نیزہ بھی نہ لگایا پہلے ہی اپنا گرز سحر کا اُٹھاکر شہزادے پر وار کیا اس پر بسبب تیغہ سحرکش کے جادو اثر پذیر نہوا اور وہی تیغہ جو کلہ عمود پر لگایا دو ٹکڑے اس گرز کے ہوئے عمود زن نے جھلاکر تلوار سحر کڑکڑاکر لگائی شہزادے نے وہ بھی خالی دی اور تیغہ سحرکش جوکمر کو تبلاکر سر پر مارا عمود زن نے سپر سحر کی چہرے پر اپنے پناہ کی تیغہ سپر کو کاٹ کر مع اسکے خود ناپاک اور سواری کے واسطہ کے دو برکالے کرکے زمین پر اُترا اور شور اسکے مرنے کا برپا ہوا لشکر اسلام مین نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا اور بختیارک پکارا کہ صلوۃ بر محمد یہ ضرب دست نہ دیکھی ہوگی آپنے نہ جادو چلا اور نہ خداوند کی تقدیر نے کچھ اثر کیا واہ واہ کیا کہنا یا خداوند اب تقدیر کر کر فرمایئے غرض بعد ہلاک عمود زن کے بھائی اُسکا خونخوار شمشیر زن غضبناک ہوکر شہزادے کے مقابلے مین آیا اور بزور سحر شمشیر آبدار کا وار کیا قاسم نے اسکے وار کو بھی رد کرکے تیغہ سحرکش سے اُسے واصل جہنم کیا پھر تو وہ غل شور مچا کہ پناہ بخدا آندھی سیاہ اُٹھی کہ جہان تاریک ہوگیا اور لقا کی یہ حالت ہوئی کہ بفحواے نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عجب صدمہ ہوا جان حزین پر
وہ بسمل کی طرح لوٹا زمین پر
کبھی تھا بیقراری سے وہ ہمدوش
کبھی تھا اضطراری سے ہم آغوش

آخر فوج کے مرد و زن کو للکارا عدا ایسا نعرہ مارا کہ کیا کھڑے دیکھتے ہو خبردار بنیرۂ حمزہ جان سلامت نہ لیجاے لشکر حکم اپنے خداوند کا سُنکر لینا لینا کہکر بڑھا اور ساحرون نے ایک سمت حملہ کیا ناریل ترنج سحر کے مارنا شروع کیے کبھی اژدہے پیدا ہوے اور کبھی فلک کی طرف سے انگارے برسے لیکن بسبب تیغہ سحر گش کے جادو نے تاثیر نہ کی اور قاسم نعرہ کرکے اس بحر فوج مین غوطہ زن ہوا کہ بیت

من آن شہسوارم کہ در روز جنگ
نہ ضیغم بجشم آمدی نے پلنگ

ادھر صاحبقران اسم اعظم پڑھتے شمشیر کھینچکر بڑھے اور لشکر اسلام فوج لقا پر چلا بادشاہ نے تخت آگے بڑھایا طبل و بوق و دمامے ترکی کو دم ملا دو بحر زخار لشکر باہم ملگئے اور تلوارون کی موج اُٹھنے لگی کشتی حیات طوفانی ہوئی کہ نظم

بڑھی ہر سمت سے جب فوج اسلام
زرہ پوشون کے آئے سب تہ دام
نقیبون نے دلیرون کو کیا گرم
ہوئے دل تنگ اور جاتی رہی شرم
صداے کرنا جو ہر کہین تھی
غبار ایسا پراگندہ زمین تھی
سرون پر نعل توسن بولتا تھا
نقیبون کی جگہ رن بولتا تھا
ہوا دریاے خون ہر جوہر تیغ
جو قطرہ تھا نظر آتا تھا وہ میغ
جو کوچے تھے وہ لاشون سے پٹے تھے
قدم آگے جو تھے پیچھے ہٹے تھے
اکیلے نے پرے خالی کیے تھے
کئی لشکر بھرے خالی کیے تھے

قاسم پر تو سحر تاثیر نکرتا تھا ساحرون کے کشتے کے پشتے کیے تھے لاشون کے انبار لگادیے تھے لشکری شہزادے فوج لقا پر گرے تھے تلوارون کی ہوا سن سن چلتی تھی غبار کی طرح جانین ہر ایک کی برباد تھین روحین رہرو جادہ عدم ناشاد و نامراد تھین وہ عسکر جنگ جو کینہ ور تھے علم تیغ و بازو سپر تھے کہ نظم

کیے کشتون کے پشتے حسب دستور
پرے خالی ہوے میدان مین معمورہ
ہزارون کی رُکے کس طرح سے راہ
وہ کافر بھاگ نکلے قصہ کوتاہ

شام تک شعلۂ آتش قتال بلند رہا اور اس آتش سے بحر خون جاری تھا کہ بموجب ابیات

ہوا یہ شعلہ ہنگام نادرد
کہ جوئے آتش سوزان ہوئی سرد
وہ زخمی تھے جو اُس فوج شقی کے
کیا اُنکو حوالے چاندنی کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شام کو بختیارک نے طبل بازگشت لشکر بجوایا اور لقا شکست کھا کر میدان مین نہ ٹھہر سکا مع لشکر کے بھاگ کر اندر قلعہ کوہ عقیق کے چلا گیا پل تختہ قلعہ کا اُٹھوا کر دروازہ قلعہ کا بند کر لیا لشکر امیر نے خیمہ و خرگاہ لشکر عدو لوٹ لیا امیر بہ فتح و ظفر قاسم کے سر پر سے زر نثار کرتے ہوے پھرے کشتے اپنے لشکر کے میدان سے اُٹھوائے راوی کہتا ہے کہ جب ساحر ہاتھ سے قاسم کے مارے گئے تھے تو سرداران قاسم جو گرفتار ہو گئے تھے ان پر سے سحر دفع ہو گیا اور قید اصلی توڑ کر نکلے ازبسکہ لقا پر وقت صعب تھا اُن سردارون کو کون روکتا کیونکہ سب بھاگ کر قلعہ مین گئے تھے وہ سردار رہا ہو کر خدمت شہزادہ قاسم مین آئے ہر ایک سردار داخل حمام ہوا اور نہا کر لباس خون آلود بتدیل کر کے بارگاہ سلیمانی مین آکر زیب دہ کرسی و دنگل ہوے شاہ نے شب کے دربار مین حکم جشن ہونے کا دیا فوراً جلسۂ عشرت جمگیا سب ناچ دیکھنے لگے اور مصروف عیش و نشاط ہوے لیکن قاسم حمام کر کے لباس پرتکلف جواہر آگین پہنکر سیارہ کو ہمراہ لیکر اسی صحرا کی طرف روانہ ہوے جہان ملکہ سے ملاقات ہوئی تھی یہان حسب الارشاد ملازمون نے فرش بدل دیا جو کل سامان تھا اس سے زیادہ کیا تھا سارے جنگل مین گلاب کیوڑہ و بید مشک کا چھڑکاؤ تھا اور جواہر کو میدان مین چھٹکا کر زمین کو ہمسر آسمان بنایا تھا خلاصہ یہ کہ وہ مقام انجمن سپہر سے بھی بڑھکر تھا کہ شاہزادہ آکر پہونچا اور مسند پر جلوہ گر ہوا لیکن دل مضطر یاد مین اُس ساقی مستانہ ادا حور پیکر کے بیقرار تھا یہی خیال آتا تھا کہ دیکھیے اب وہ سراپا ناز آتی ہے یا نہین اگر نہ آئی اور بیرحمی جتائی تو اپنی زندگی بھی محال ہے جینا وبال ہے کبھی کہتا تھا کہ رباعی

دل آنکھون سے خون ہو بہا ہے میرا	احوال مین کیا کہون کہ کیا ہے میرا
جی تن مین کسی طرح ٹھہرتا ہی نہین	آ جلد کہ دم اُکھڑ چلا ہے میرا

اور کبھی اُٹھ کر ہر سمت دیکھتا تھا اور پتا اگر کھڑکتا تھا تو دل وحشی شاد ہو جاتا تھا جب کسیکو آتے نہ دیکھتا تھا تو باخاطر حزین وہ غمگین یہ لب پر لاتا تھا کہ رباعی

آنے کو کہا تھا یار تو نے تو آ	کب تک کرون انتظار تیرا مین بھلا
تو نے بھی جہان مین یہ سنی ہوگی مثل	کہتے ہین کہ الکریم اذا وعد وفا

حاصل کلام شہزادہ تو انتظار مین بیقرار یہان کرتا ہے لیکن اب طرف ثانی کی کیفیت سنیے کہ وہ جو تیغہ دیکر اور یاد خنجر ابروے دلدار دل مین لیکر روانہ ہوئی کچھ عرصہ مین اپنے باغ مین کہ جو بیرون قلعہ نرگس کوہ ہے پہونچی لیکن کئی روز سے اپنی مان پاس نہ گئی تھی اس باعث سے خنظل جادو اسکے دیکھنے کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغ مین رات سے آئی ہوئی تھی اسوقت ملکہ کو جو اُسنے آتے دیکھا ملکہ نے بادب تمام سلام کیا مان نے
اُسکی بہ غضب عتاب وخطاب کیا کہ افوہ چھوکری خوب تو اب ہوائی دیدہ ہوئی ہی رات
رات بھر غائب رہتی ہی نہ گھر کا خیال نہ کچھ دین ودنیا کی فکر دس دس روز باغ مین اکیلے
رہنا اور ہر جگہہ مارے مارے پھرنا سچ بتا کہ تو کہان گئی تھی ملکہ نے یہ کلمات نصیحت آگین سُنکر جواب
دیا کہ امی جان کے سر کی قسم مین کوئی کوس بھر پر ایک صحرا مین چاندنی کی بہار دیکھتے دیکھتے سو گئی
آنکھ صبح کو کھلی نہین تو رات ہی کو چلی آتی خنظل اس عذر کو سُنکر خاموش تو ہو رہی لیکن طور لڑکی
کے بیڈھب دیکھے کہ رنگ چہرہ کا فق ہی بنجی کھچی معلوم ہوتی ہی پیر کہین ڈالتی ہی پڑتا کہین ہی رات
ہی بھر مین چھاتیان اُبھر آئی ہین جیسے کسی مرد کا ہاتھ لگا ہی دیدہ ہوائی ہی آنکھ کا پانی مرگیا ہی چارطرف
آنکھین چلکر مکر چلی جاتی ہین ظاہر ہوتا ہی کہ کسی کو ڈھونڈھتی ہین یہ کیفیت سمجھ بوجھ کے کنیزون سے
علیحدہ جاکر دھمکا کر ڈرا کر دم دلاسا دیکر پوچھا کہ سچ بتاؤ ملکہ کہان گئی تھی کنیزین سب رفیق ملکہ کی تھین
وہ لگین قسمین کھانے کہ ہمین اپنے دیدون کی قسم شہزادی سوائے جنگل کی سیر دیکھنے کے اور کہین
نہین گئین خنظل سمجھی کہ یہ سب ہیر پھیر بانک ہین ایسی باتین نہ بتائین گی لیکن کچھ دال مین کالا ہی آج
سے اپنی لڑکی کو کہین جانے نہ دینا چاہیے ایسا کچھ سوچکر بیٹی کو اپنے گلے سے لگایا اور کہا بابا مین تمھارے
بھلے کو کہتی ہون منگنی تمھاری ہوگئی ہی اب تم پرائے گھر کی ہو دولہا تمھارا جو سُنے گا تو کیا کہے گا گھر
سے کہین جایا نہ کرو یہین سیر تماشہ کیا کم ہی جو چاہو وہ سب سامری کی عنایت سے موجود ہو جائے
بیٹا مین نے تو کبھی تجھپر تانس کی نہین ڈھیلی رہی چھوڑے رکاب پر اب دُنیا کی باتین سُن سُن کر
ہول آتی ہی دیکھو نا مہ جبین نے کیسا نام شہنشاہ ساحران کا روشن کیا ہی اسد پر عاشق ہوکر
اپنے تئین ستیاناس کیا سلطنت چھوڑی چین عیش تجا دین وایمان برباد کیا مجھے دھڑکا ہی کہ
لشکر مسلمانون کا یہان سے قریب اُترا ہوا ہی اور وہ لوگ نگوڑے خوبصورت بہت ہین پھر تم جانو
جوانی تو دیوانی ایسا نہو کہین پاؤن اونچ نیچ پڑے تو میری رسوائی کیسی ہو اس سے بہتر یہ ہی
کہ جب تک یہ موے مسلمان یہان سے دفان نہولین تم کہین جایا نہ کرو بیٹیا تمکو کہنا کیا نام خدا تم
خود سمجھدار ہو ان باتون کو گرہ مین باندھو ملکہ یہ کلام سُنکر رونے لگی اور کہا خوب گھم گھم مین
آپ نے مجھے بدکار بنایا میرے جانے کی جلن تو سب کو تھی یہی ہر ایک کو ملولا تھا کہ یہی ہی ملکہ اسطرح
براجتی پھرتی ہی آخر دشمنون کی مراد پوری ہوئی اب تو وہ گھی کے چراغ جلائین کہ میرے مدعی
قید ہوے یا سامری جو میرا بُرا چیتے ہون اُن کا دونون جہان مین منھ کالا ہو اور جو میری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لگائی بجھائی کرے وہ اپنی جوان جوانی سے ہائے دیدے گھٹنون کے آگے آئے اپنی اولاد سے پائے وہ بھی قید ہو موے کے پانوٗن مین ہتکڑیان بیڑین دینا سے کلپتا جائے اُسکے گھر مین مری کے جھانکڑ جمشید کرے اُس کی بہتی پکے جو مجھے بدنام کرے بدکار بنائے ایک اُسکا نام لیوا اور پانی کا دیوانہ رہے غرض جب ملکہ نے دوپٹہ اُٹھا کر گود پھیلا کر کوسنا شروع کیا حنظل نے اُسکو گھُڑکا کہ چل چپ رہ ٹر ٹر چلی جاتی ہی خبردار اب کہین قدم نکالا تو مجھ سے بُرا کوئی نہین ملکہ اُسکے غصے کی آنکھ دیکھکر چپ ہوگئی اور دیدار معشوق کے دیکھنے سے ناامید ہوئی دریا آنکھ سے اشکون کا اُمنڈا سرشک غم نے طوفان برپا کیا وہ رات کا مزا جو دل مین سمایا تھا اور پہلے پہل دل لگایا تھا عنان توسن صبر و قرار ہاتھ سے چھوٹ گئی کہ

ابیات

سمان شب کا آنکھون مین چھایا ہوا — مزا دل مین سارا سمایا ہوا
اُٹھے جو کوئی وصل کا دیکھ خواب — نہ ہو وصل تو دل کو ہو اضطراب
نئی بات کا لطف پانا غضب — وہ پہلے پہل دل لگانا غضب

مان سے کہا چاہے میری جان جائے یار ہے مجھے تو سیر کا لپکا ہو گھر مین گھٹ کر تو نہ بیٹھون گی ضرور سیر کو جاؤن گی یہی نہ ایک جان ہی جا ہے خدا سے چاہے بندہ لے آپ مجھے کاٹ بھی ڈالیے گا تو مین بغیر جائے نہ رہونگی اور جن لوگون نے آپ کو بھڑکایا ہی انھین مین خوب جانتی ہون پھر اچھا کیا ہوگا مین انھین دن رات پھر کرے چلاؤنگی تو صاحب یکایک جو مین بیٹھون تو لوگ کہین گے کہ نرگسی چشم کہین کسی کے ساتھ بگڑی گئی ماں نے دبون دبون کرکے عیب کو چھپایا مگر بیٹی کو نکلنے نہین دیتی ہی یہ کہکر رونے لگی اشکون سے منھ دھونے لگی مان کی محبت آخر رحم آگیا اور ایک آدھ بڑی بوڑھی انیس بول اُٹھی کہ ہان بی سچ تو ہی اب لڑکی کا لہو پانی ایک کرنا بیکار ہی پہلے تو اُسکو چسکا اکیلے دوکیلے رہنے کا ہر کہین پھرنے کا ڈال دیا آج روکے سے کیا ہوگا یہ نہ کہ کوئی آزار دشمنون کو لگ جائیگا اور کوئی مرض اُٹھ کھڑا ہوگا مثل مشہور ہی کہ گربہ کشتن روز اول یہ تقریر سنکر **حنظل** بولی کہ اچھا یہ سیر کو جب جایا کرے تو ملکہ **حسامہ** جادو اپنی دایہ کو ساتھ لے لیا کرے اور **حسامہ** کو بلاکر حکم دیا کہ آج سے لڑکی تمھارے سپرد ہی جہان کہین جائے سایہ کی طرح اسکے ساتھ رہنا خبردار اکیلا نہ چھوڑنا نہین مین بُری طرح پیش آؤنگی یہ جو ملکہ نے سُنا اپنا حال تباہ کیا اور جواب دیا کہ مجھ سے یہ قید فرنگ نہ اُٹھی ہی نہ اُٹھے گی تو صاحب دائی مجھپر گرداہ ہونگی مین تو مان کا داباؤ سہتی نہین دائی جو میرے ساتھ رہینگی اور ہر بات مین پٹ پٹ بولین گی پھر مجھے کہان تاب

ہوگی مین بھی کچھ کھونگی تو نگوڑماری بدنام ہونگی اس سے مین درگذری بھٹ پڑے وہ سونا جس سے
ٹوٹین کان ایسی بے اعتبار مین ہون کہ دائی کو لیے لیے پھرون بھاڑ مین جاے سیر چولھے مین جاے
تماشہ مین اپنی جان دونگی کہین نہ جاؤنگی اور جاؤنگی تو اس بڑھیا نگوڑی کو نہ لیجاؤنگی مان نے جو یہ
باتین سنین تو کہا اگر تو اکیلی جائیگی تو مارے مار کے تیرا بھوسر نکالونگی تو ہوئی مجھ سے بھی نخرے
بگھارنے لگی ایسی خود مختار ٹھہری کہ کوئی بڑا بوڑھا واقفکار اسکے ساتھ نرہے خواہ تیرے لیے کچھ ہی
کیون نہو تو جیے یا مرے مگر دایہ ضرور ساتھ رہیگی قصہ کوتاہ ملکہ نے لاکھ لاکھ زور مارا کہ اکیلے جانا ملے مگر
ممکن نہوا اور دایہ کے لیے ایک صحنچی مین اسکی مان نے پلنگ بچھوادیا وہ حفاظت کے لیے وہان فروکش
ہوئی اور خنظل وہان سے قلعہ مین چلی گئی اب ملکہ کو بالکل ملنے سے محبوب کے یاس ہوگئی اور وہ باغ
اسکو زندان خانے سے بدتر ہوگیا بیقرار ہوکر چمن مین سب سے الگ جاکر ٹہلنے لگی تشکل زلف سنبل
مسلسل یاد کاکل خمدار مین زنجیر نظر آئی اور خیال قامت قیامت زا مین یار کے سرو سہی کو دار سمجھی نرگس نگاہ
غضب سے چشم کی یاد مین گھورتی تھی ہر ایک کلی اسکے حال پر بسورتی تھی غنچے چٹکتے تھے یا گھڑکیان دیتے
تھے گل فرط غصہ سے منھ لال کیے تھے ہرن بنہر کی جیسے کوئی خنجر چمکا کر دھمکاتا ہو اس طرح پتیرے بدلتی
تھین بلبلین شاخ سبز پر بیٹھ کر عوض ترنم سرائی کے منھ سے زہر اُگلتی تھین جو پھول تھا وہ نظر مین
داغ بیمار تھا جو خار تھا وہ درپے آزار تھا ہوا ے وصال گلعذار مین باد صبا چراغ زندگانی گل
کیا چاہتی تھی سوسن زبان دراز باتین سنایا چاہتی تھی تمیم کاکل معنبر یار جو دماغ مین بسی تھی
تو بو پھولون کی سر پھراتی تھی اور بتیا بانہ وہ بیقرار یہ غزل اپنی زبان پر لاتی تھی کہ غزل

چاک کرڈالا گریبان اسکے ہر غمخوار نے
آہ بھر کر کچھ کہا ایسا ترے بیمار نے

دور ہی سے قتل کو فرما جو بھیجا یار نے
آہ کیا تڑپا یا مین مار احسرت دیدار نے

یون وحشی ہون کہ گر جاؤن تو پابوسی کرین
سر اُٹھایا ہی بہت گو دشت مین ہر خار نے

دیکھکر بیمار کو تیرے یہ کہتے ہین طبیب
سیکڑون کی جان کھوئی ہی اسی آزار نے

کل سے اک بیمار ساجو تیرے در پر تھا پڑا
سو اُٹھا کر آج اسے سونپا کہین دو چار نے

کیا کہین اے ہمدمو ہی عشق کا ایسا مرض
کھو دیا دنیا سے ہمکو آہ جبر آزار نے

طرفہ حالت ہی کہ اسکے گھر مین ہوگی عید سی
عبث ہلائے دست و پا تکسبھی ترے بیمار نے

حسرتین کیا کیا ہمارے دلمین آئین جبکہ آہ
دلبری کی اپنی عاشق کی کسی دلدار نے

وصل کی شب گو یہی کہتے ہو جرأت ہان نہین
مار ڈالا ہمکو تو اس آپ کے انکار نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہی اندوہ والم سوگند پر مفارقت سیارہ مین طاری تھا زمانہ ہجر کٹتا بار الم بھاری تھا جہاں اُسکی جب یاد آتی تھیں کلیجہ ہل جاتا تھا دل مجروح پر چھریان کوئی لگا کر نمک چھڑکتا تھا بیتیا بانہ یہ کہتی تھی کہ اے ناکام تونے کیون بیٹھے بٹھائے یہ رنج مول لیا کہ فرد ہوے سر مین تا بہ پا اور پانون مین زنجیر ہی + دیکھ لو صورت مری یہ عشق کی تصویر ہی + غرضکہ اسی بیتابی مین ملکہ کے پاس آئی اور اسکو رنجیدہ دل کبیدہ دیکھکر گرد پھری تصدق ہوئی اور عرض کیا کہ حضور دن تھوڑا باقی ہی حمام کیجیے پوشاک بدلیے اپنی آرایش و زیبایش مین مصروف ہو جیسے ملکہ نے آہ سرد بھر کر فرمایا کہ نظم

صورت انگر ہمین جز سوختن کیا چاہیے
تن پہ غیر از خاک اپنے پیرہن کیا چاہیے

رنج ہی راحت سے بہتر درد ہی درمان ہی خوب
ہم ہین عاشق ہمکو جز رنج و محن کیا چاہیے

ہم اسیر دام حسرت کیا کرین گلگشت باغ
بلبل تصویر کو سیر چمن کیا چاہیے

دے تہ تکلیف لباس عمدگی ہمکو کوئی
مردہ دل جو ہوا سے غیر از کفن کیا چاہیے

سوگند نے کہا حضور آپ چلنے کی تیاری تو فرمایئے خداوند کریم کوئی صورت معشوق سے ملنے کی بھی پیدا کر دے گا مین آپ کو جس طرح بنے گا لے چلون گی ملکہ اس کلام سے مثل گل کے شگفتہ خاطر ہوئی جان تازہ قالب مین آئی اور گویا ہوئی کہ مطلع خرم آن روز کزین منزل ویران بروم + راحت جان طلبم وز پے جانان بروم + سوگند نے کہا اے ملکہ اس دائی کو قریب شام شراب مین بیہوشی پلا دیجیے اور غافل کر کے چلیے صبح نہونے پائے کہ پھر آیئے کوئی کانون کان واقف نہوگا ہمارا آپکا مقصد بر آئیگا ملکہ یہ تدبیر معلوم کرتے ہی پھڑک گئی اور کہا واہ واہ صد آفرین کیا خوب تدبیر سوچی پس اسی وقت حمام گرم کراکے نہا دھو کر باہر آئی اور کشتی پوشاک کی منگا کر اپنی تزئین مین مصروف ہوئی زیور یاقوت احمر کا مرصع سر سے پانون تک پہنا اور جوڑا دھانی اس نہال باغ زندگانی نے قامت نازک پر آراستہ فرمایا یہ ظاہر تھا کہ اسکا جسم ماذنین آسمان حسن ہی اور زیور انجمن ستارے ہین کہ بمقتضائے مثنوی

گرون اُسکی پوشاک کا کیا بیان
فقط ایک پشواز آب روان

زبس موتیون کی تھی سنجاف گل
کہے تو وہ بیٹھی تھی موتی مین تل

گریبان مین تکمہ اک الماس کا
ستارہ سا مہتاب کے پاس کا

وہ کُرتی وہ انگیا جواہر نگار
نیا باغ اور ابتدا کی بہار

جھلک پائجامے کی دامن سے یون
کہ روشن ہو فانوس مین شمع جون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ ترکیب اور چاند سا وہ بدن
وہ بازو پہ ڈھلکے ہوے نورتن

وہ آنکھون کی مستی وہ مژگان کی نوک
کرن پھول کی اور بالے کی جھوک

جواہر سے سینے کی ہیکل جڑی
کمر اور رکوے کے نیچے پڑی

فقط موتیون کی لڑی پاے زیب
کہ جسکے قدم سے گہر پاے زیب

کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین
غرض دلبری اسکے فرمان مین

جب خوب آراستہ ہوچکی کنیزون سے فرمایا آج ہم کہین نہ جائینگے یہین جلسہ جمائین گے شراب وکباب لاؤ ارباب نشاط کو بلاؤ اور دایہ امان سے کہو یہان آکر بیٹھین ملیر پھیرا دین ایسا نہو مین کسی یار کو بلالون حسب الارشاد جملہ سامان مہیا ہوگیا اور دایہ بھی پاس آکر بیٹھی سوگند نے شراب مین خوب بیہوشی ملا دی اور جام بھر کر ملکہ کو دیا ملکہ نے کہا دایہ امان پہلے تم پیو دائی نے اسکے اصرار کرنے سے شراب پی ملکہ نے متواتر کئی ساغر پلا دیے کہ ٹانگون مین سر ڈالکر اسی جگھ پڑ رہی بیہوش ہوگئی اس ہنگام مین بازیگر روزگار مین عجوزہ سیہ چردہ کی آمد ہوئی اور معشوقہ خورشید نے بہارستان مغرب کی راہ لی نظم

قلق دل پہ یعنی سے کٹے روز کب
ملے مجھ سے شمع شبستان فروز کب

ہوئی شب لیا مہ نے جام شراب
گیا سجدۂ شکر مین آفتاب

عجب شب تھی وہ جون سحر روسفید
عجب روز تھا مثل روز امید

دایہ کے اور زیادہ بیہوشی منہ پر ملکر بیہوش بخوبی کر کے تخت سحر سوگند نے تیار کیا مع چند کنیزون کے سوار ہوکر راہ خانہ محبوب کی لی بیت

منزلون ہی یہان سے خانہ یار
شوق کہتا ہی دو قدم بھی نہین

بعد کچھ عرصے کے اپنے مشتاق کے پاس بخت رسا نے پہونچایا وہی صحرا نظر آیا جہان غزال بادیہ محبت مسکن گزین تھا تخت سے اُتر کر اٹھلاتی پائون کی چھاگل سے مژدہ آمد سناتی آگے بڑھی شہزادہ قاسم تو دیر سے اسکا منتظر ہر سمت ٹہلتا پھرتا تھا اس سراپا ناز کو آتے دیکھکر مضطربانہ دوڑا اور یہ زبان پہ لایا خمسہ

کسے ایسے قیامت زا چلن بھاتے ہین صاحب کے
نرالی آفتین ناز و ادا ڈھاتے ہین صاحب کے

خلاف وضع ہی پامال چلاتے ہین صاحب کے
قدم انداز سے باہر ہوے جاتے ہین صاحب کے

رستم رفتار مین کرتی ہی ٹھوکر دیکھتے جاؤ

غرضکہ جب قریب اس سرد ر وان کے پہونچا گو دمین اُٹھا لیا ملکہ نے بھی رخسار پر رخسار رکھدیا آخرالامر مسند پر لب نہر بٹھایا ادھر سیارہ نے اپنے مطلوب کو گلے سے لگایا اور شکرانہ معبود حقیقی ادا کیا ملکہ نے سب حال رو رو کر اپنا بیان کیا کہ آج تم سے ملنے کی کسی طرح امید نہ تھی خدا سوگند کا بھلا کرے جسنے دایہ کے بیہوش کرنے کی تدبیر نکالی اور اللہ نے پھر تمھاری صورت دکھائی **قاسم** نے کہا اے جان جان اب تم یہان سے نجانا مین تمھارے والدین سے سمجھ لونگا **سوگند** نے کہا جیسا موقع ہوگا دیکھ لیا جائیگا اب داد عیش و خرمی دو رات تھوڑی ہے دو باتین ہنسی خوشی کی کرلو **قاسم** نے ارباب نشاط کو حکم دیا گانا ہونے لگا جام شراب گردش مین آیا ٹانگون کی قینچیان بندھ گیئن بوس و کنار شروع ہوا دونون مست ولایعقل ہوکر جام محبت سے سرشار لڑکھڑاتے پلنگ پر آکر گرے اور **سیارہ** اپنی معشوقہ کو علحدہ لے گیا شیدا یکدیگر باہم عشرت پذیر ہوے مرادین بر آئین آرزوئین پوری ہوئین **نظم**

خوشا وہ زمانہ کہ دو اک جگہ	کرین یک دگر جلوہ مہر و مہ
سبھی یون تو دنیا کے ہین کاروبار	ولے حاصل عمر ہے وصل یار
بہم مل کے بیٹھے ہین وہ رشک مہ	قران مہ و مہر ہے اک جگہ
ہر اک برج رشک گلستان ہے آج	بہار وصال غریبان ہے آج
پسینہ پسینہ ہوا سب بدن	کہ جون شبنم آلودہ ہو یاسمن
لبون سے ملے لب دہن سے دہن	دلون سے ملے دل بدن سے بدن
لگی آنکھ سے آنکھ خوش حال ہو	گیئن حسرتین دل کی پامال ہو
لگی جا کے چھاتی جو چھاتی کے ساتھ	چلے ناز و غمزے کے آپسمین ہاتھ

آخر بعد لذت بوس و کنار گلے مین باہین ڈال کر وہ سرشار ہوگئے لیکن بمصداق **بیت**

ہزار افسوس پھر یہ چرخ پرزور	گرے گا مشتری کو ماہ سے دور

خنطل ملکہ کی مان بدگمان ہوکر تو گئی تھی دایہ کے چھوڑ جانے پر اکتفا پذیر نہوئی وہ پہر رات گئے قلعہ نرگس کوہ سے ملکہ کے باغ مین آئی کچھ ترکنین قلماقنیان اردوہ بیگنیان پہرے چوکی کے لیے حاضر تھین باقی باغ مین سناٹا تھا اُسنے پہرے کے لوگون سے استفسار کیا کہ ملکہ کہان ہے اُنھون نے عرض کیا کہ وہ شام سے کہین تشریف لے گیئن ہین اُسنے کہا دائی ساتھ ہے یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ بارہ دری مین سوتی ہین **خنطل** نے بارہ دری مین آکر ہر چند دایہ کو جھنجھوڑا کہ یہ

بیدار ہو مگر وہ نہ اُٹھی اُسوقت تو اُسنے ملازمون سے کہا ارے روشنی تو لاؤ کہین دائی کو زہر دیکر تو نہین سلا دیا ہو لوگ شمع جلا کر لائے **خنظل** نے دیکھا کہ سانس تو دایہ لیتی ہی لیکن بیہوش ہی کپڑا پانی سے تر کر کے اُسکے دماغ پر رکھا کہ چھینک آئی اور ہوشیار ہوئی **خنظل** نے غصہ سے کہا خوب تو حفاظت چھوکری کی کرتی ہی دائی نے کہا بی بیٹھو حواس مین آؤ تمھاری چھوکری ہی ایسی ہو تو کوئی کیا کرے دل کی لگی بری ہوتی ہی وہ مجھے سنکھیا دیکر جاتی تو عجب نہ تھا مین ایسی نگہبانی سے باز آئی تم اپنی لڑکی کی خبر لو **خنظل** یہ باتین سُنکر بغیظ و غضب تمام ڈھونڈھنے چلی اور بزور سحر اس قدر بلند ہوئی کہ تمام دنیا پیش نگاہ تھی آخر ایک طرف کثرت سے مشعل و چراغان روشن دیکھے یقین واثق ہوا کہ وہ شوخ دیدہ بھی یہین ہوگی یہ تجویز کر کے اس جگہ اپنی تئین پہونچایا عجیب معاملہ نظر آیا کہ بیچ جنگل اوٹ پھولون کے کھڑے ہین اور ملازم کسی شخص کے پہرے پر اوٹ کے اُسطرف چھپر کھٹ مرصع بچھا ہی گرداگرد اُسکے قرابے گلاب کیوڑے کے منھ کھلے رکھے ہین نخلخے ہوا کے رُخ پر دھرے ہین اور ملکہ سر بازو پر ایک مہ پارہ نوجوان کے رکھے بیاری بغل مین منھ ڈالے اسکا ہاتھ اسکے سینے پر اسکا ہاتھ اسکی چھاتی پر پڑے سو رہے ہین اور ملکہ کے پائچے چڑھ گئے ہین رانین کھلی ہین پنڈلی سے پنڈلی گتھی ہوئی ہی کہ **نظم**

دیکھا تو وہ دونون کرتے تھے خواب	گل تکیہ تھے آفتاب و مہتاب
بند اُسکی وہ چشم نرگسی تھی	چھاتی کچھ کچھ کھلی ہوئی تھی
سمٹی تھی جو محرم اُس قمر کی	برجون پہ سے چاندنی تھی سرکی
لپٹے تھے جو بال کروٹون مین	بل کھا گئی تھی کمر لٹون مین

یہ کیفیت دیکھتے ہی شعلۂ غضب اور زیادہ بھڑکا اور ایسا سحر پڑھا کہ ہوا ٹھنڈھی چلی جسقدر کہ پاسبان تھے بیہوش ہو گئے اور یہ تفرقہ انداز طالب و مطلوب قریب پلنگ کے آئی ملکہ کو صورت بلوا اُس گلبدن سے جدا کیا اور ایک نعرہ مارا کہ او گیسو بریدہ ننگ خاندان یہ کیا غضب تو نے کیا کہ قفل عصمت کلید فاجری سے وا کیا اس صدا سے شہزادہ کی آنکھ کُھلی اور قاسم بھی بیدار ہوا عوض مسیحا کے بلا بالین پر نظر آئی مگر بہ جلدی تمام اُٹھکر پہلو سے تیغۂ سحر سرکش لیا **خنظل** یہ دیکھکر گھبرائی اور کمر مین ملکہ کے پنجہ دیکر اُڑی پکاری کہ او قحبہ تیغۂ سحر بھی تو نے اپنے دھگڑے کو دیدیا رہ تو سہی کیا تیرا حال کرتی ہون یہ ہنگامہ اور غل جو ہوا **سوگند** پہلوے **سیارہ** سے اُٹھکر دوڑی **خنظل** نے جو اُسکو آتے دیکھا کچھ بال اپنے سر کے نوچکر اُسکی جانب پھینکے کہ وہ زنجیر آتشین بنکر اس بیسرد ام زلف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے دست وپا وغیرہ مین لپٹے حنظل اسکو بھی کھینچ کر اڑتی ہوئی چلی اور سوگند لٹکتی جاتی تھی گر سیارہ سے کہتی جاتی تھی کہ دیدار یا و شما بقیامت او فتاد ادھر ملکہ قاسم کو پکار کر سناتی تھی کہ اے شہریار خدا حافظ و ناصر اپنے دل نازک پر میرے مرنے کی خبر سنکر کچھ صدمہ و ملال نہ کرنا تمھین حفظ وحمایت مین پروردگار کی دیا اللہ نگہبان ہم آغوش قبر مین سونے جاتے ہین اور حسرت تمھارے دیدار کی دم نزع دلمین رکھتے ہین کہ نظم

دکھا دو ذرا پھر رخ اپنا ہمین
چلے ہم تو دنیا سے ناشاد ہائے
مری جان اللہ کو سونپا تمھین
نہ کچھ رنج اسکا ترے دل پہ آئے

قاسم نے تیغہ سحر لیکر ہر چند دوا دوش کی کہ ملکہ تک مین پہونچون کسی طرح ممکن نہوا ناچار نگاہ حسرت دیر تک دیکھتا رہا اور زار زار بچشم خونبار روتا تھا آخر نگاہ سے وہ کشتہ تیغ ستم تڑپتی ہوئی غائب ہوگئی اور آنکھون سے یہ دیکھتا ہوا فرش خاک پر اسی جگہ گر پڑا اور گریبان کو تا بدامن چاک کیا بیتابانہ یہ اشعار زبان پر لایا کہ اشعار

فسانہ بیکسی کا اپنی جب آکر سناتا ہی
کہون کیا آہ مجھ آزردہ دل پر کیا گذرتی ہی
جدائی سے تری پر نہایت غم ہی اے پیارے
خدا جانے کہ دلبر آج کیا حالت گذرتی ہی
یہی صحبت بہم رہتی ہی مثل غنچہ و شبنم
کوئی بندہ خدا کا جان دیوے اور تو دیکھے
حقیقت کوئی کہتا ہی کہ مر رہونگی گر اس سے

دل آفت زدہ رورو کے مجکو بھی رولاتا ہی
کہ جب عاشق کوئی معشوق کو اپنے ستاتا ہی
خدا کے واسطے آجا نہین توجی سے جاتا ہی
کبھی بیتاب ہوتا ہی کبھی آنسو بہاتا ہی
ادھر روتا ہون مین دل اسطرف وہ مسکراتا ہی
ارے بیرحم کافر کیش یہ کیا تجکو بھاتا ہی
تو منھ کو پھیر کر وہ اسطرف سے مسکراتا ہی

اسی ولولہ جنون مین ترنگ آئی کہ یہان اشک بہانے سے کیا فائدہ راہ کوچہ دلدار تلاش کیجیے یا اسکو ڈھونڈھ نکالیے یا اپنی جان دیجیے یہ سوچکر سیارہ سے فرمایا کہ دادا جان سے جاکر میری جانب سے عرض کرے کہ چند روز تک مین دربار مین حاضر نہونگا ماندہ ہون سیارہ حسب اجازت امیر کے پاس گیا امیر پچھلی رات سے عبادت کرنے اٹھتے ہین مسجد کے پاس تھے سیارہ نے پہونچکر شہزادہ کی علالت بیان کی امیر نے فرمایا کہ میری طرف سے دعا کہنا اور مین بھی دیکھنے کسی روز آؤنگا سیارہ پھر وہان سے خدمت شہزادہ مین آیا قاسم نے فرمایا کہ مرکب حاضر کر مین تلاش مین اپنی محبوبہ کے جاؤنگا سیارہ نے عرض کیا کہ حضور کا جانا ابھی اچھا نہین ایسا نہو کہ آپ کو متلاشی ملکہ سمجھکر اسکو کوئی گزند پہونچائین اور قید دبند

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زیادہ کرین اس سے بہتر یہ ہی کہ غلام کو روانہ کیجیے تاکہ خبر رشک یوسف کی آپ کے لاؤن اور موقع دیکھکر یا آپکو وہان لے چلون یا اُسکو آپ تک پہونچاؤن شہزادے نے فرمایا کہ اچھا جاؤ مگر جلد آکا دیر نہ لگانا ورنہ مین تڑپ کر ہلاک ہو جاؤن گا ہاے وہ اُسکی بھولی بھولی باتین جب مجھے یاد آتی ہین تو دل مضطر پر کوئی جیسے چھریان لگاتا ہی کسی صورت آرام نہین آتا ہی دل کو کوئی ہاتھون سے مسلتا ہی بانسون اُچھلتا ہی

نظم

جس طرح ہوگا شب فرقت بسر کر لینگے ہم — وہ تو کب آتے ہین تو بھی ای اجل آنا نہ آج
کھل گئی بے مائگی دلکے شگاف زخم سے — قطرۂ خون سمجھے تھے سو وہ بھی کچھ نکلا نہ آج
خواب کیسا رات بھر رویا کیا اُسکے یار — قصۂ مرگ عدو سمجھا مرا افسانہ آج
گورکن ہین منتظر بیکار رکھا ہی کفن — اب نہ کر اے مرگ ہم سے ناز معشوقانہ آج
کل نگاہ منتظر ڈوبی ہوئی تھی جام مین — بھرتی ہی آنکھون مین اپنی گردش پیمانہ آج
دشت مین کس شکل لیلی نے قدم رنجہ کیا — گھر بھلاے دیتی ہی دلچسپی ویرانہ آج
قیس کا روز رہائی تھا سو ہمنے ای جنون — جان کر فال زبون طوق گلو پہنا نہ آج

سیارہ نے شہزادے کو سمجھایا کہ حضور اگر ملکہ آپ سے راضی ہی تو کوئی اُسکو روک نہ سکے گا آج کل مین وہ خود کوئی تدبیر ملنے کی پیدا کر کے آئیگی آپ اسقدر مضطر نہون مین جاتا ہون اور حیرانی لاتا ہون یہ کہکر قنطورۂ زربفتی اور ریتیا یہ سقرلاتی سے آراستہ ہو کر بانہاے عیاری جسم پر پیراستہ کر کے صورت اپنی مثل ساحرون کے بنائی اور منزل مقصد کی راہ لی شہزادہ فرش خاک سے اُٹھکر خیمہ مین آیا اور پلنگڑی پر لیٹ کر درد مہاجرت سے کروٹین لینے لگا ہجر سے عشق کی کراہنا شروع کیا بیتاب ہو کر کہتا تھا کہ

ابیات

اس عہد مین الٰہی محبت کو کیا ہوا — چھوڑا وفا کو اسنے مروت کو کیا ہوا
امید وار وعدۂ دیدار مر چلے — آتے ہی آتے ہاے قیامت کو کیا ہوا
اُسکے گئے یہ ایسی گئی دل سے ہمنشین — معلوم بھی ہوا نہ کہ طاقت کو کیا ہوا
بخشش نے مجکو ابر کرم کی خجل کیا — ای چشم جوش اشک ندامت کو کیا ہوا
جاتا ہی یار تیغ بکف غیر کی طرف — ای کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا

حاصل کلام یہ ناکام تو یاد محبوب مین بیقرار ہی مگر اُس اسیر سر پنجۂ قضا و تقدیر یعنی ملکہ دلگیر کو جب حنظل گرفتار کر کے لائی قلعہ مین اسلیے نہ گئی کہ اس آوارگی سے خرد و بزرگ آگاہ ہوگا منگنی ہوئی ہی لڑکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بدنام ہوجائے گی غرض باغ مین لا کر پہونچایا اور ملکہ کو کئی طمانچے زور زور لگائے بغصہ پکاری نظم

بیٹی کی طرف کیا نظارہ
لٹوا دی بہار باغ تو نے

جھلا کے کہا کہ خام پارہ
تھمتا نہین غصہ تھامنے سے

حرمت مین لگایا داغ تو نے
چل دور ہو میرے سامنے سے

سوگند کو بھی مارا اور کہا مالزادہ سی تو نے میری لڑکی کو خراب کیا سوگند اور ملکہ اسوقت تو خاموش ہو رہین لیکن کچھ دیر کے بعد خنظل نے ملکہ کو سمجھانا شروع کیا کہ خیر آج تو مین طرح دیتی ہون درگذر کرتی ہون اب اگر تجھے کہین جاتے سنون گی حلال ہی کر ڈالون گی خبردار کبھی بھولے سے بھی ایسی حرکت نہ کرنا یہ کلام ترحم کے سُنکر سوگند کو جواب دینے کی جسارت ہوئی اور رو کر خنظل کے پانوئن پر گری عرض کیا کہ پہلے حضور دو باتین میری سن لین پھر جو چاہین وہ کرین ہم آپکے بس مین ہین خنظل بولی کہ کیا کہتی ہی اُسنے کہا ہونیوالی بات بدنامی تقدیر مین لکھی ہو تو کوئی کیا کرے اور مین کمبخت ناشاد ملکہ سے کہتی تھی کہ حضور نجایئے میرا کہنا نہ مانا اپنے ساتھ مجھے بھی رسوا کیا سُنیئے حضور اصل بات یہ ہی کہ ملکہ جو سیر کو گیئن قاسم پوتا حمزہ کا صحرا مین صحبت آرا تھا اُسنے ملکہ کو اپنا برابر والا سمجھ کر بمنت شریک بزم کیا اور کہا اسمین عیب کچھ نہین کیا ایسا ہوتا نہین ہی کہ شاہ و شہریار باہم تپاک کرین اور ایک جگہ ملکہ بیٹھین یہ کلام اسکا ملکہ نے پسند فرمایا اور جا کر مسند پر بیٹھین اُسنے شراب اپنے ہاتھ سے شہزادی سمجھ کر پلائی ناچ ملکہ دیکھا کین اسوقت ملکہ کے سر مین درد ہوا فرمایا کہ مین اب جا کر آرام کرونگی قاسم نے پھر براہ عجز کہا کہ نہین میرے پلنگ پر لیٹے لیٹے ناچ دیکھیے پھر چلی جائیے گا ملکہ نے جا کر تیغہ سحر کش پہلو مین رکھ لیا اور لیٹین لیٹتے ہی سو گیئن مین نامراد بھی پڑ رہی جگانا مناسب نجانا ادھر قاسم بھی ملکہ کے پاس جا لیٹا اور سو گیا اُسوقت آپ جا کر پہونچین اور گرفتار کر لائین اور ننگے کھلے ہونے کو مین خود حامی ہون جوانی کی نیند سویا موا برابر ملکہ کا اسمین کچھ قصور نہین اُسوقت آپ کے کھینچنے سے تلوار وہی پہلو مین رکھی تھی قاسم نے بیدار ہو کر اُٹھا لی اور نہین تو ملکہ نے اُسے نہین دی اگر رونے پیٹنے کو دونون کے کہو تو ملکہ کا ابھی سن کیا ہی رو کر روٹی مانگتی ہین سمجھین کہ مان نے مجھے غیر مرد پاس دیکھا ہی اب مار ڈالین گی مارے ڈر کے اسی کی منتین کرنے لگین کہ شاید یہ بچالے اور اُدھر وہ یہ سمجھا کہ ملکہ کو نہین معلوم کون پکڑے لیے جاتا ہی اور یہ میری مہمان عزیز ہی اپنے دل مین کیا کہے گی کہ اس سے کچھ نہو سکا اس سبب سے وہ بھی جزع و فزع کرنے لگا اور اگر آپکو میری باتون کا اور کہنے کا یقین نہو تو ملاحظہ فرمایئے کہ ملکہ کا شیشہ عصمت سنگ شرارت سے قاسم کے شکست نہین ہوا اور مسلمان حرام نہین کرتے اسی سے اُنکو خدا نے نوازا ہی یہ تقریر جب خنظل نے ۹۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سُنی ملکہ کو ہر طرح سے دیکھا بخوبی محفوظ پایا سوگند کے کہنے کا یقین آیا کہ بیشک جو سنے بیان کیا ہو یہی کیفیت واقع مین گذری ہی ورنہ آگ او ر خو ایک جا ہو تو ممکن نہین کہ نہ جلے اُسوقت بظاہر تو غصہ کی نگاہ رکھی مگر ملکہ کو عتاب کرنے سے باز رہی اور چند عورتین اپنی جانب سے بہر حفاظت تعین کر کے چاہا کہ آپ قلعہ مین جائے پھر سوچی کہ کل جاؤنگی آج کے دن رہکر اسکا رنگ ڈھنگ دیکھلون غرضکہ یہ بھی وہین فروکش ہوئی اور ملکہ اپنی جگہ پہنچی ہین مان سے علحدہ پلنگ پر جا کر لیٹی لیکن نیند کیسی اور سونا کہان کا دل پہلو مین دلدار کو ڈھونڈھتا تھا تنہائی مین کلیجہ مُنھ کو آتا تھا مانند ماہی بے آب کے وہ گوہر غلطان قلزم محبت مین تڑپتی آہ سرد بھر کر یہ پڑھتی تھی کہ ابیات

دم تری الفت پوشیدہ کے بھرنیوالے — دل جلے سینہ جلے اُف نہین کرنیوالے
عشق مین جی سے گذرتے ہین گذرنیوالے — موت کی راہ نہین دیکھتے مرنیوالے
بزم ماتم مین کبھی شب ہی کو آجا چھپکر — او مرے سوگ کے پردے مین سنورنیوالے
آخری وقت بھی پورا نہ کیا وعدۂ وصل — آپ آتے ہی رہے مر گئے مرنیوالے
نزع مین ہم ہین غم عشق یہ چلاتا ہی — دیکھ غربت مین مجھے چھوڑ نہ مرنیوالے
جان دینے کو کہا سُنکے تو ہنسکر بولے — تم سلامت رہو ہر روز کے مرنیوالے
آب خنجر کو بھی قاتل نے مجھے ترسایا — نہ دیے حلق سے دو گھونٹ اُترنیوالے
پھر بہار آئی ہی پھر ہمکو جنون ہوتا ہی — کیا دن آئے ہین فراغت سے گذرنیوالے
آسمان پر جو ستارے نکل آئے تو امیر — یاد آئے مجھے داغ اپنے اُبھرنیوالے

قصہ مختصر یہ سوختہ جگر تو ہجر مین بیقرار رہین لیکن سیارہ جو روانہ ہوا تھا راہ سے نابلد تھا رات کا وقت راہ بھی کسی سے پوچھ نہ سکتا تھا راستہ بھولکر ایک بیابان وحشت افزا مین جا پڑا کہ باد سموم جہان کی دم بھر مین انسان کو گلاتی تھی اور تاب وتپ وہانکی ابر بہاری کو پیاسا رکھکر جلاتی پیک تیز گام ماہ اُس جگہ کی صعوبت سے فلک پر راہ بھولتا تھا خیال عالم گرد وہان کی منازل طی نہ کر سکتا تھا پانون مین چھالا پڑتا تھا نہ گھانس اُس جگہ کبھی جمی تھی نہ کوئی چشمۂ آب تھا چٹیل میدان سبزہ لون تک نظر آتا تھا کہ ابیات

برستی تھی وہ آگ افلاک سے — اُٹھتا تھا دھوان مرکز خاک سے
تنور فلک تھا بشدت طپان — ہوئین ذرہ ریگ چنگاریان
جہانتک نظر کرتی تھی کام وان — عجب وحشت آگین تھا ہو کا مکان
کسی جا پہ تھے ڈنڈ سوکھے کھڑے — تھے انبار کانٹون کے ہر سو پڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہین سایہ ڈھونڈھو تو پیدا نہ تھا	کسی سمت پانی کا دریا نہ تھا

سیارہ نے دل سے شکر خدا کیا کہ اگر دن کو اس صحرائے آتشین مین گذر ہوتا تو جانبری نہوتی اور جلد وہان سے سبک گام ہوا کہ صبح نہو جائے آخر بدقت تمام اُس بادیہ پر مخافت کو طی کیا اور مرغزار دلکشا مین پہونچا پانی چشمے سے پیا اور ٹھہر گیا کہ رات کو راہ نہ ملے گی دن ہولے تو چلون فی الجملہ بعد کچھ عرصے کے وہ زمانہ آیا کہ شاہد قمر چہرۂ شب شعاع آفتاب کی زنجیر مین گرفتار ہوئی اور عیارۂ خاور تلاش مین اسکی راہ نورد ہوا کہ نظم

فلک تیغ مہر از میان بر کشید	شب تیرہ دامن از و در کشید
روان شد چو عیار مشرق دیار	بہ صحرائے افلاک کردہ گذار

سیارہ نے نماز سحر پڑھکر آگے کا راستہ لیا کچھ دور چلا تھا کہ ایک آندھی بڑے جوش و خروش سے ظاہر ہوئی اور ایک ساحر تیرہ رو غدار کو سامنے سے آتے دیکھا سیارہ آپ بھی صورت ساحر کی بنا تھا اُس سے بڑھکر صاحب سلامت کی اور پوچھا کہ بھائی کہان چلے اُسنے کہا ملکہ خنظل کے پاس جاتا ہون اسلیے کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی کرتی ہے نہ جواب دیتی ہے اور لڑکی کو سُنا ہے کہ وہ سیرین کرتی پھرتی ہے مین نے اپنے لڑکے کو بھی منگنی کرکے پھنسایا ہے آج فیصلہ کرلونگا یہ کلام جو سیارہ نے سُنے چاہا کہ اسکا کام تمام کرکے اُسکی صورت بنکر چلون اسی فکر مین اُسکے ساتھ ہوا لیکن کچھ دور چلکر وہ اُڑکر روانہ ہوگیا یہ ناچار پیچھے سے نیچے نیچے اُسکو دیکھتا ہوا چلا یہانتک کہ قلعہ نرگس کوہ دکھائی دیا برج اُسکے نہایت مستحکم تھے بلندی حصار و سعت و سواد اعظم بیت

کسے ندیدہ فرازش مگر بچشم ضمیر	کسے نرفتہ نشیبش مگر بپائے گمان

اور اُس قلعہ فلک فرسا کے داہنے جانب ایک باغ رشک وہ باغ عدن پُر از نسترن و یاسمن بنا تھا وہ ساحر کہ نام اُسکا ظالم جادو ہے اُڑتا ہوا باغ کی طرف چلا اور سیارہ ٹھہر رہا جب وہ نزدیک باغ پہونچا بر در سحر ایک طائر کو خنظل پاس بھیجا کہ میرے آنے سے اُسکو مطلع کرے طائر نے جاکر خبر دی خنظل سدھی کی آمد سنکر گھبرائی کس لیے کہ اگر وہ یہان آئے گا دختر میری اسی جگہ ہے محل خانے کا واسطہ ہے ایسا نہو کہ کچھ حال اُسکی بدچلنی کا سن لے اس باعث سے خود برسم تعظیم بیرون باغ آئی اور اثنائے راہ مین ظالم سے ملی باتین کرتی ہوئی اسکو اندر قلعہ کے لے گئی مقام بہتر پر بٹھایا شراب وکباب کی صلاح کی ناچ ہونے کا حکم دیا جلسہ جما یا بعد امورات کے سبب آنے کا پوچھا اُسنے کہا بیٹی تمہاری نوجوان گلی گلی ماری ماری پھرتی ہے اور تم شادی نہین کرتین آج ہان نہین کا مجھے

جواب دو خنظل یہ تقریر سُنکر سمجھی کہ اِسکو شاید ملکہ کی آوارگی کی خبر ہو گئی بس مڑق کر بولی کہ جو کوئی اُسکو
بد کہتا ہی وہ جھک مارتا ہی بچی میری سیدھی بات تو کرنا جانتی نہین وہ نگوڑی یاری آشنائی کیا جانے اور
سنو صاحب جو تمھین شادی کرنا ہی تو وہ خرابون کی خراب ہی گون ہو تو کرو نہین مین گلے تو لگاتی نہین کچھ
مچھلیان تو ہین نہین جو سڑی جاتی ہین جب تم لوگون نے میری دہلیز کی خاک لے ڈالی تب مین نے منگنی
کی اور اب یہ باتین ہین مگر اب بھی کچھ بندی کو ایسی پروا نہین یہ نہ سمجھنا کہ یہ میری لڑکی کو کوئی نہ پوچھے گا
اور نہ پوچھے تو بلا سے نہ پوچھے اُسکو کسی بات کی کمی ہی یہ کہکر کوسنا شروع کیا کہ یا سامری جس طرح میری بچی
کو لوگون نے بدنام کیا ہی اُنکی کنواریون کے آگے آئے اُنکی بھی بڑی یونہین بکھالی جایئن غرض کہ ایسا کچھ
اُسکو آڑے ہاتھون لیا کہ کچھ کہتے بن نہ پڑا اتنا تو کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ ملکہ خراب ہی لیکن شادی کب
کروگی اُسنے کہا کرونگی کیون نہین اسکا باپ شاہ افراسیاب کے پاس سے آئے تو تیاری کرین بیٹی
میری دوہا جو تو ہے نہین سب ہی ارمان نکالنا ہین کنوار جھبل اُتارنا ہی گھبراؤ نہین مین خط اُسکے باپ
کو لکھتی ہون اور جلدی سامان کرتی ہون یہ گفتگو سُنکر ظالم رخصت ہوا لیکن اُسنے روکا کہ آج یہان جاؤ
کل چلے جانا اور سامان دعوت مہیا کیا مگر ملکہ کی حفاظت کے لیے ایک ساحر کو مخفی جانب باغ بھیجا کہ
رات کو تحفظ بخوبی کرنا کہین جانے نہ دینا مین اُلجھی ہون مہمان کی خاطرداری مین ہون نہین خود چلتی
تو یہان سے جا اور خاصدان بیلی لیجا اگر ملکہ پوچھین کہ کیون آئی ہو تو کہنا آپ کی مان نے گلوریان
بھیجی ہین یہ ثابت اُس کو نہو کہ میرا پہرا دینے یہ آئی ہین وہ ساحرہ خاصدان لیکر اُسکے کہنے سے روانہ
ہوئی جب قلعے کے باہر نکلی اس جگہ سیارہ ٹھہرا ہوا تھا ساحرہ کو جاتے دیکھکر قریب اُسکے گیا اور
پکارا کہ ہمارے میان ظالم جادو کیا کرتے ہین اُسنے جواب دیا کہ اپنی سمدھن سے باتین کر رہے ہین تم
بھی جاؤ کیا تم اُنکے ملازم ہو اُسنے کہا ہان اور کیا ہم تمھارے ساتھ چلین گے ساحرہ بولی کہ مین ملکہ پاس
باغ مین گلوریان لیے جاتی ہون اور وہین آج رہونگی میرا تمھارا ساتھ نہوگا سیارہ کو جب یہ حقیقت
معلوم ہو چکی باتین کرنے مین حباب بیہوشی ساحرہ کے مُنہ پر مارا کہ وہ بیہوش ہو کر گری اُسنے کپڑے
اُسکے اُتارے اسکی ایسی صورت اپنی بنائی اور اسکو خوب سا بیہوش کرکے غار مین ڈالدیا اور آپ
خاصدان لیکر سمت باغ چلا یہانتک کہ داخل گلزار ہوا دیکھا کہ یہ گلشن زینت بخش باغ عدن ہی
شاہد چمن پر عجب جوبن ہی کہین سنبل سودا خیز ہی کسی جا شگوفہ شل نافہ اور عطردان کے مشکبار اور عطر بیز
ہے نرگس مصروف بنظر بازی ہی گلون کی بہار مین رونق تازی ہی دار بست کا سلسلہ وار بند وبست
ہی بوے گل سے بلبل شیدا مست ہی ہر سمت مہتمم اور کارپرداز اس جگہ کی بہار ہی زر گل کا توڑا نہین

ہزار در ہزار ای سبحان اللہ و بحمدہ نظم

بخوبی باغ چون خلد برین بود — درون خلد برین گل حور عین بود
سمن ساقی و نرگس جام در دست — بنفشہ بر خمار و سرخ گل مست
فگندہ سنبل تر زلف بر دوش — کشادہ باد نسرین را بنا گوش
نوای بلبل و آواز دراج — شکیب عاشقان را کردہ تاراج

سیارہ ہر سمت ملکہ کو تلاش کرتا چلا یہان کچھ کنیزین بھاگ کر بوقت گرفتاری ملکہ آئین تھین اور ملکہ کی خطا جب معاف ہوئی تو اُنھین بھی امان ملی ہی اور کچھ عورتین ملازم حنظل کی موجود ہین وہ سب سیارہ کو دیکھکر بولین کہ ای زینت بزم جادو کہان آئین اُسنے کہا بیبیو مین پان لیکر آئی ہون اور پاس جاکر چپکے سے کہا ملکہ نے تو خوب گل کھلایا ہی اُڑی اُڑی طاق بیٹھی انکا شُترا یہ خبر سُنکر آیا ہی مجھے اُنکی مان نے یہین ٹھہرنے کو بھیجا ہی صاحبزادی ہین کہان ذرا مین تو دیکھون کہ اپنا کیا حال بنایا ہی اور مجھے بھی ڈر معلوم ہوتا ہی کہ کہین میرے پہرے سے نہ نکل جائے جو میری ناک چوٹی کٹے سامری آبرو رکھین یہ تقریر سُنکر سب عورتون نے کہا ملکہ وہ سامنے بارہ دری مین پلنگ پر مردہ سی پڑی ہین بہن خوب ہوا جو تم آئین ہم بھی ڈر رہے تھے کہ ایسا نہو کہین جائے تو ہم پر آفت آئے اب تم جانو تمھارا کام جانے ہم وہان جائینگے بھی نہین یہ کہکر سب کنارے ہوئین اور سیارہ اندر بارہ دری کے آیا اور آہستہ در کی آڑ مین ٹھہر رہا کہ سنون ملکہ کیا کہتی ہی دیکھا کہ سوگند پلنگ کی پٹی کے نیچے لیٹی ہی اور ملکہ اُس سے چپکے چپکے کہہ رہی ہی کہ کیون سوگند اسوقت قاسم کیا کرتے ہونگے اُسنے جواب دیا کہ آپ کی محبت کا دم بھرتے ہونگے ملکہ نے کہا نہین معلوم میرے پکڑ آنے کے بعد اُنکے دل پر کیا گذری ہوگی ہاے کوئی اُنھین تسکین دینے والا بھی نہوگا کہین ایسا تو نہو اپنی جان دے دین افسوس کسکو اُن تک بھیجون اور اُنکی خیر و عافیت منگواؤن یہ کہکر زار زار روئی اور یہ زبان پر لائی کہ غزل

راحت ہمین نصیب کہان ہجر یار سے — آہین نکل رہی ہین دلِ بیقرار سے
اللہ رے طول مردم دیدہ ہوے ہین — آنکھین سفید ہین کشش انتظار سے
کسوقت زلف یار کا ہمکو نہین خیال — فرصت کہان ہے سلسلۂ انتشار سے
بخشین کفن کو خاک لحد نے کدورتین — کس کس کو ہے غبار ترے خاکسار سے
بر آئی ایک رات بھی اپنی نہ آرزو — اتنا گلہ رہا ہمین آغوش یار سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ای جاہ اپنے دوست سے گر ہمکنار ہون	پھر غم نہین ہی کشمکش روزگار سے

سیارہ اس حال کو ملکہ کے دیکھکر کڑھتا اور پاپوشون کی آہٹ دی ملکہ نے نگاہ اُٹھاکر دیکھا اور اسکو تکتے جان کر جیب ہو رہی اور سوگند نے بھی اُدھر نظر کی اُس سے اشارے سے کہا کہ میرے پاس آؤ سوگند گھبرائی کہ دیکھیے یہ کیا کہیگی مگر بناچاری اُٹھ آئی سیارہ اسکو بارہ دری کے ایک کونے مین ہاتھ پکڑے لایا پہلے تو تمسخر کی راہ سے اسکو بوکھلایا کہ کیون ری تو نے خوب ملکہ کو بدراہ کیا یارون کے بغل مین لیجاکر سلایا سوگند یہ بات سُنکر ڈر گئی اور لگی کانپنے اور قسمین کھائین کہ مین نہین جانتی کیسے یار تم کیا کہتی ہو اُسنے کہا مین سب جانتی ہون پہلی رات کو تیغہ سحر کش دیگر ساحرون کو قتل کرایا دوسری رات کو ساتھ سوئی سوگند یہ باتین سُنکر بہت خائف دلرزان ہوئی سیارہ نے کہا اگر تو میرے گلے سے لگ جائے تو مین تجھے قاسم پاس لے چلون سوگند اُسکے گلے سے عورت جانکر لپٹی اُسنے خوب لپٹایا پیار کیا سوگند نے کہا بتاؤ کیونکر ہمین لیچلوگی اُسوقت اُسنے کہا مین سیارہ ہون سوگند جھجک کر تیوریان چڑھاکر بُرا بھلا کہتی آغوش سے تڑپ کر نکلی اور جاکر ملکہ پاس چپکی بیٹھ رہی شہزادی نے پوچھا کہ کیا تھا کہان گئی تھی اُسنے کہا میری بلا جانے موے آسیب کی خاصیت رکھتے ہین جہان دیکھو وہان موجود شہزادی نے کہا اری کون ہی کیا بکتی ہی سوگند بولی وہی موا تانتیا عیار ہی قاسم کا اور کون ہی یہ سننا تھا کہ ملکہ اُٹھ کر دوڑی اور ادھر سے سیارہ نے بڑھکر تسلیم کی اور ایک گلوری مین بیہوشی ملاکر ملکہ کو دی کہ شہزادے نے آپ کو بھیجی ہی لیکر بہزاران اشتیاق کھائی کھاتے ہی بیہوش ہوگئی سوگند نے کہا ارے موئے یہ تو نے کیا کیا سیارہ نے چپکے سے کہا مین ملکہ کو پشتارہ باندھکر لیے جاتا ہون تمھین چاہیے کہ سحر ایسا کرو کہ جتنی عورتین باغ مین ہین سب بیہوش ہوجایئن اور تم بھی اُڑکر ہمارے ساتھ چلو سوگند نے یہ سُنتے ہی سحر پڑھکر دستکدی کہ جو ساکن باغ تھے وہ بیہوش ہوگئے کیونکہ وہ لوگ یہ تو جانتے نہ تھے کہ ہم پر کوئی سحر کریگا عین غفلت مین بیہوش ہوئے سیارہ پشتارہ ملکہ کا باندھکر پیٹھ پر لادکر راہی ہوا سوگند بزور سحر اُڑکر چلی دونون باغ سے باہر نکلے اور سوگند رہبری کرتی ہوئی آگے آگے چلی اب کی وہ راہ نہ ملی جدھر صحراے ہولناک تھا بلکہ پہر بھر کے عرصہ مین وہ مقام آگیا جہان قاسم انتظار جانان مین پلنگ پر پڑا تڑپ رہا ہی کہ سیارہ لیے پشتارہ ملکہ کا علحدہ رکھکر سوگند سے کہا تم ملکہ کو ہوشیار کرو اور آپ پاس شہزادے کے آیا قاسم نے جو اسکی صورت دیکھی اُٹھ بیٹھا اور بے اختیار اس سے مستفسر ہوا کہ رباعی

قاصد پیغام کچھ سنایا نہ گیا ۔ یا خوف سے اسکے پاس جایا نہ گیا
اک بات بنا کے یون ہی مجکو تا صبح ۔ بیچین کیا نہ کوئی آیا نہ گیا

کھو گیا پیام لائے کہان گئے تھے کیا کر آئے سیارہ نے کہا جو کچھ ہمنے کیا ہوگا وہ آپ ہی ظہور مین آئیگا اور اُسنے یکایک خبر عشرت بیان کرنا مناسب نجانا اس سببسے شہزادے کو باتوںمین لگایا ادھر سوسن گندم نے ملکہ کو ہوشیار کرکے مژدہ دیا کہ مبارک ہو سیارہ جو گیا تھا وہ آپ کو پاس شہزادے کے لایا ہی ملکہ شکر کنان شادان و فرحان خیمے مین آئی قاسم نے جو اپنے مطلوب کو آتے دیکھا بیتابانہ یہ کہتا ہوا دوڑا کہ بیت منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز ✤ چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز ✤ آخر آغوش محبت مین لیکر مسند پر لاکر بٹھایا اور رنج مفارقت کو یاد کرکے گوہر اشک باہم ایک نے دوسرے پر نثار کیے ملکہ نے کہا اے مایۂ راحت و آرام بغیر تیرے جو احوال مجھ ناکام پر گذرا الفجوائے نظم

درد ہجران کشیدہ ام کہ مپرس ۔ زہر ہجران چشیدہ ام کہ مپرس ۔ آن چنان در ہوائے خاک درش
میرود آب دیدہ ام کہ مپرس ۔ بے تو در کلبۂ گدائی خویش ۔ رنجہائے کشیدہ ام کہ مپرس

قاسم نے یہ کلام درد التیام سُنکر جواب دیا کہ فرد

تو تو کہے سرگذشت اپنی ظالم ۔ مین کس سے کہون جو کچھ کہ مجھپر گذری

شرح ایام درد فراق کون کر سکتا ہی وہی یہ حال جانتا ہی جو کسی پر مرتا ہی اب ہنسی خوشی کی باتین کرو اس رنج جانکاہ کو دل سے بھلادو یہ کہکر حکم کیا کہ ابیات

خوشتر ز عیش و صحبت باغ و بہار چیست
ساقی کجاست گو سبب انتظار چیست
معنی آب زندگی و روضۂ ارم
جز حرف جوئبار می خوشگوار چیست
ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست
سہو و خطاے بندہ چو گیرند اعتبار
معنی عفو و رحمت پروردگار چیست

حسب الطلب شاہزادۂ عالی مقام ساقی و بادہ و جام ایک جا ہوے ہنگامۂ عشرت گرم ہوا لیکن اس خبر کو چند مشیرون نے صاحبقران سے عرض کیا کہ شاہزادی نرگس کوہ کی ملکہ نرگسی چشم دام محبت مین شاہزادہ قاسم کے آکر مسلمان ہوئی امیر نے سب کیفیت سُنکر ارشاد کیا کہ اول سے اگر یہ حال ظاہر ہوتا تو قاسم کو ممانعت کی جاتی کہ بڑے ناموس مین رخنہ پردازی اچھی نہین مگر اب شاہزادی نے آکر اسلام مین پناہ لی ہی خطر مروت سے دور ہی کہ پھر اُسے ساحرون کے حوالے کر دیا جاے تاکہ دین جدید سے اُسکو پھیرین پس یہان سے ایک سو اکیس ۱۲۱ کشتی زیور الماس کی ملکہ کے لیے بھیجی جائے اور جملہ اسباب عیش و آرام

مہیا کر دیا جائے چنانچہ بنابر ارشاد مقبل وفادار کشتیان زیور کی اور چنگیر جوڑے جاندی سونے کے اور بہت سا اسباب راحت لیکر خدمت شاہزادے مین آیا اسباب پیشکش کیا امیر کی جانب سے دعا کہی قاسم نے خلعت دیا یہ تو رخصت ہو کر چلا آیا اور قاسم و ملکہ اور سیارہ و سوگند مشغول عشرت ہوے اختلاط ہونے لگا طالبان یکدیگر باہم بغلگیر ہوے اور فرط عشرت سے زبان پر جاری تھا کہ **نظم**

ساقی بیار بادہ کہ ماہ صیام رفت
درده قدح که موسم ناموس و نام رفت

وقت عزیز رفت بیا تا قضا کنیم
عمرے که بے حضور صراحی و جام رفت

در تاب توبه چند توان سوخت همچو عود
مے ده که عمر در سر سودای خام رفت

مستم کن آنچنان که ندانم ز بیخودی
در عرصه خیال که آمد کدام رفت

زاهد تو دان و خلوت و تنهائی و نیاز
عشاق را حواله بعیش مدام رفت

الحاصل یہ تو اس طرح کا جلسہ جمائے مصروف انبساط و ارتباط ہین مگر جس عورت کو کہ سیارہ بیہوش کر کے چھوڑ آیا تھا اُسکو ہوش آیا اور اپنے تیئن برہنہ دیکھکر بہزار خرابی باغ مین ملکہ کے آئی اور کسی کنیز سے کپڑے مانگ کر پہنے اور پوچھا کہ ملکہ کہان ہین لوگون نے کہا کہ بارہ دری مین تھین وہین جا کر دیکھو اُسنے وہان جا کر دیکھا کسی کو نہ پایا ہر جگہہ کونا کونا باغ کا ڈھونڈھا کہین سراغ اس زلیخا منش کا نہ پایا معلوم کیا کہ تلاش مین اپنے عزیز مصر کے گھر سے نکل گئی اور مجکو جو بیہوش کر گیا وہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عیار تھا آخر نالان و گریان چند کنیز اور وہ ساحرہ سامنے **خنظل** کے گئین اور بیساختہ کہ گذرین کہ حضور ملکہ بھاگ گئین کہین اسکا پتا نہین ہے **خنظل** سمدھی کے سامنے اس خبر کو سُنکر چپ ہو گئی رنگ چہرے کا زرد ہو گیا کاٹو تو خون نہین ہزارون گھڑے پانی پڑ گیا گمہ کرتی کیا سر جھکا کر رونے لگی ظالم نے کہا انھین دلون مین چھپکتا تھا کیون دیکھا خراب تھین کیا کہون اُس گیسو بریدہ کو سزا دینے جاتا ہون یہ کہکر بزور سحر پرواز کر کے بغضب تمام روانہ ہوا اور قلعہ سے نکلکر کوہ و دشت کو دیکھتا چلا کہین پتا جب نہ ملا دل سے سوچا کہ سوائے لشکر **حمزہ** کے اور کہین نہ ہو گی یہ سوچکر اُسی جانب آیا یہان لشکر اسلام مین بھی ملکہ کو نہ دیکھا اور آگے بڑھا پانچ کوس پرے آگے بیچ جنگل مین ایک میدان بہ از باغ ارم دیکھا اور لب نہر مسند پر ایک جوان رعنا حور شمائل کو بیٹھے پایا اور ملکہ کو سر اُسکے زانو پر رکھے لیٹے دیکھا آتش غضب مین یہ ناری جل گیا اور بجلی کی طرح تڑپ کر گرا نعرہ کیا کہ سنو ظالم جادو یہ سُنکر سوگند پکاری کہ اے شہریار خبر دار ہو جیسے **قاسم** بزم مسرت مین بیٹھا تھا اسوجہ سے ہتھیار صندلی پر رکھے تھے اُسنے اُٹھکر تیغہ سحر کش اُٹھایا مگر اتنے عرصہ مین ملکہ کو بغل مین دابکر ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آسمان ہوا ملکہ نے شور واویلا بلند کیا اور قاسم تیغہ لیے پیچھے دوڑتا چلا مگر کیا ہوسکتا تھا یہ جا وہ جا وہ راہی ہوا اور قاسم بیہوش ہوکر گر پڑا سیارہ نے گلاب کیوڑا چھڑک کر ہوشیار کیا جب آنکھ کھلی تو وہی بلبلانا شور مچانا اور نعرہ و آہ مارنا بار بار اضطراب دل سے یہ لب پر لانا کہ رباعی

غم اب تو ملا بجائے آرام ہمین
آتے نہین خواب مین بھی وہ لوگ نظر
اک لحظہ نہین ہی ہائے آرام ہمین
دیکھے سے جنھون کے آئے آرام ہمین

سیارہ شہزادے کا گو کہ عیار ہی مگر لنگوٹیا یار ہی جس شہزادی سے انکے باپ پیدا ہوے ہین اسکی یہ وزیرزادی سے پیدا ہوا ہی جس طرح عمرو امیر سے ہنستا ہی برا بھلا کہہ لیتا ہی اسی طرح یہ بھی شہزادے سے کیا بلکہ انکے باپ سے گستاخ ہی اسوقت بیکسی پر ملکہ اور شہزادے کے دل تو اسکا جلا مگر غفلت پر انکی اسکو غصہ آیا گویا ہوا کہ بس دیکھی بہادری آپ کی یہی دعوئے شجاعت تھا تیغہ لیتے ہی رہے اٹھایا نہ گیا بہت بھاری تھا اسوقت رانڈون کی طرح ٹسوے گھلانا اوئی اللہ کہکر سر پر ہاتھ دھر کر روتا آتا ہی دس سے وہ بیچاری عورت اچھی تھی جو جان بچاکر تین بار چلی آئی جاؤ میان تمسے کچھ نہو سکے گا یہ ظالم جادو اسکا شمشیر ہی جاتے ہی ملکہ کو اپنے بیٹے پاس لیجائیگا کچھ عشقبازی دل لگی نہین ہی کہ مصرعہ عشقبازی نام سربازی کا ہی ٭ قاسم کو اسکی باتون سے غضب طاری ہوا اور فرمایا انشاء اللہ نرگس کوہ مین گھسکر ایسی تلوارین ماروںگا کہ یہ ساحران غدار یاد ہی تو کرینگے دریاے خون بہادونگا گھوڑا میرا جلد حاضر کر سیارہ طعنے دینے کو آندھی تھا اب بربادی کا جو شہزادے کی خیال آیا عرض رسا ہوا کہ آپ ٹھہریے مین جاتا ہون قاسم نے کہا اب ٹھہرنا کجا کہ بیت

عاشق سے بھی ہوتا ہی کہین صبر و تحمل
وہ کام تو کہتا ہی جو آتا نہین مجکو

ناچار سیارہ نے اتنا تو کیا کہ جھپٹ کر سرداران قاسم کو اطلاع دی وہ سب خدمت مین شہزادے کے آئے سمجھانے لگے کہ حضور تامل فرمائین ہم لوگ جاتے ہین اور شہزادی کو لاتے ہین قاسم نے ایک کا کہنا نہ مانا اور ابلق پر سوار ہوا کہ نظم

بہ بالا صنوبر برخ آفتاب
بہ برجستگی مطلع انتخاب
بہ آخستگی پلنگ و بدریا نہنگ

ندیدہ کسے پشت او روز جنگ
حمائل یکے تیغ مصری کزو
برا ز زہر غم جام عمر عدو

بہ بازو کمان بر زدہ تیر چند
بہ بند و کمر رستم دیوبند
بدست عنان و سنان بجنگ

زبحر خوان وان گشت بر عزم جنگ

پھر تو جلد جلد تمام سرداران ذی احترام سوار ہوے اور لشکر قاسم مین دردی پلٹنون رسالون کی بھی کمربندی ہوئی سات لاکھ فوج نے کوچ کیا زمین دہلنے لگی غبار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وشت سے ایک نیا آسمان عدو پر ستم کرنے کو پیدا ہوگیا طبل و نقارے کڑکڑائے بہادرون نے گھوڑے اٹھائے آن واحد مین قریب شہزادے کے آگئے اور ہمراہی مین چلے قاسم نے کہا اتنا بڑا لشکر ایک قلعہ پر لیجانا اچھا نہین تم سب یہین ٹھہرو جو کوئی میرے ساتھ آئیگا وہ میرا دشمن ہی آخر لشکر تو مایوس ہوکر پھر گیا لیکن سردارون نے ساتھ نہ چھوڑا کئی ہزار آدمی ہمراہ رہا اس ہل چل کی صدا گوش حق نیوش امیر مین پہونچی ہلکارون سے پوچھا یہ غل کیسا ہی انھون نے سارا ماجرا مفصل عرض کردیا امیر نے فرمایا کہ خدا خیر کرے قاسم جاہل مزاج ہی اور ساحرون کا سامنا ہی وہ جاکر جان دے دیگا مقبل تو چالیس ہزار سوار اپنے ساتھ لیکر پیچھے جا لیکن اتنی دور رہ کہ قاسم یہ نجانے کہ میری مدد کو دادا نے بھیجا ہی نہین تو وہ تجھی سے لڑنے لگے گا یہ سنتے ہی مقبل بیرون بارگاہ آیا اور نفیر جنگی بجائی چالیس ہزار کا لشکر فی الفور تیار ہوا اور اس ماہ انجم سپہر صاحبقرانی کے پیچھے مثل ستارون کے چلا عجب کروفر یہ عسکر نصرت اثر رکھتا تھا **نظم**

ہوا اس شان و شوکت سے روانہ
پئے تنبیہ مردود زمانہ
وہ سب فولاد پوش اسکے تھے ہمراہ
کہ جوشن انکے تھے ابر اور وہ ماہ
جو ہین نقارے پر ڈنکا لگایا
قدم کہسار کا لغزش مین آیا
نقیبون کی صدا تھی نالہ صور
زمین سے استقامت ہوگئی دور
سراپا غرق آہن سارا لشکر
عیان مردانگی کے اس سے جوہر
وہ گھوڑی فال خوش جنگی سواری
سبک رو صورت باد بہاری
خجل رفتار سے آہوئے مشکین
دل نافہ ایال انکے سے خونین
وہ تیغ تیز گردن مین حائل
کہ جس سے وہم کا خونین ہوا دل
وہ لشکر تھا کہ بحر بیکران تھا
بلند و پست صحرا پر روان تھا

فی الجملہ عقب شاہزادہ نصرت تخمیم یہ لشکر روانہ تھا اور شاہزادہ کی رکاب سیارہ تھام کے سوگند بردہ سہر اڑتی ہوئی رہبری کرتی چلی اور قاسم نہایت اضطراب سے یاد محبوب مین یہ کہتا جاتا تھا **نظم**

خیال روی تو در ہر طریق ہمرہ ماست
نسیم موی تو پیوند جان آگہ ماست
اگر بزلف دراز تو دست ما نہ رسید
گناہ بخت پریشان و دست کوتہ ماست
بحاجب در خلوت سرای خاص بگو
فلان زگوشہ نشینان خاک درگہ ماست

اسی طرح یہ تو رہ نورد بیابان فراق ہین لیکن ظالم نے اس اسیر سلاسل الفت ملکہ پر حسرت کو قلعہ مین پہونچایا خنطل شرمندہ ندامت زدہ برج قلعہ پر کھڑی چشم براہ انتظار تھی جب ظالم آیا اسے اور کچھ بن نہ پڑا دوڑکر سیدھی پانون پر گری اور کہا بھائی تمنے میری آبرو رکھ لی اب اپنے دامن مین مجھے چھپالو تمھاری امانت ہی اسی وقت اس نامراد کا گلا گھونٹ دو سامری کی قسم مین اف نہ کرونگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مجھے آہ نہ آئیگی یہ کہکر ملکہ کو دو تین تھپڑ مار کر ایک زنجیر طلائی منگا کر پانون مین پنہائی اور بغصہ عتاب خطاب کیا کہ اے مردار جو تو پراے گھر کی ہوتی اور میرا اختیار رہوتا تو پیسے پر رکھکر بوٹیان کاٹتی اور چیل کوون کو بانٹتی یہ کہکر حکم کیا کہ ایوان شاہی مین جو پایین باغ ہی وہان لے جا کر اسکو قید کرو ملازم ملکہ کو لیگئے اور کئی جادوگرنیان واسطے نگہبانی کے مقرر ہوئین یہ تو قید ہوئی اور ظالم کو باعزاز تمام برج قلعہ پر بٹھایا اس عرصہ مین یوسف مصر افلاک زندان خانہ مغرب مین مقید ہوا اور زلیخاے شب نے سواد دیدہ اشک شبنم گرانا شروع کیا کہ ابیات

نشستہ ملکہ بیدل خموش ہمچو عروس — بروی منفعل و سینہ چاک و دل مایوس
بتار زلف کشید ند شانہ از مژگان — سرشک دیدہ بجاے گلاب شد افشان
بدیدہ اش بکشید ند سرمہ از تف آہ — کہ روزگار ز چشمش شدہ زیادہ سیاہ

ملکہ اس شب ہجران مین یار غمخوار سے جدا اسیر سلسلہ زلف دوتا بحسرت و یاس رو کر یہ خطاب فلک ظلم اساس سے کرتی تھی کہ اے جفا پسند یہ کیا تو نے کیا جو مجھ ناکام و بخت نافرجام کو دوست دلنواز سے جدا کیا رحم نہ اصلا کیا اپنا حال زار کسکو دکھاؤن اور کس سے اسکی خبر منگاؤن اسی طرح اشک خونین دیدہ خونبار سے گرانا اور بیقرار ہوکر لب پر لانا کہ نظم

لعل سیراب بخون تشنہ لب یار منست — از پے دیدن او دادن جان کار منست
بندۂ طالع خویشم کہ درین قحط وفا — عشق آن لولی سرمست خریدار منست
شربت قند و گلاب از لب یارم فرمود — نرگس او کہ طبیب دل بیمار منست

رات کو خنظل نے آکر جو بیٹی کا حال دیکھا محبت مادری سے کلیجہ منھ کو آیا سمجھانے لگی کہ مثنوی

سمجھانے لگی کہ مرتی ہی کیون
اس چاند کو کیا گہن لگا ہی
رحم اپنی جوانی پر ذرا کر
ناجنس کو چاہتا ہی کوئی
بھولے سے بھی کر نہ یاد قاسم
اب مان نہ مان تو ہی مختار
غم راہ نہین کہ ساتھ دیجے
تم ایک کہو گی گر تو مین دس

ترک خور و خواب کرتی ہی کیون
صورت تری زار ہو گئی ہی
منھ دیکھ تو آئینہ منگا کر
محبوس کیا ہی تجکو ہر چند
پھر گھر وہی تو وہی وہی ہم
تو قید جفا مین ہی کہ ہم ہین
دکھ بوجھ نہین کہ بانٹ لیجے
رنجور جو ہون تو مین تمھین کیا

ثابت تجھ اثر ستارے کا ہی
گل ہوکے تو خار ہو گئی ہی
ہی ہی تری عقل کسنے کھوئی
توبہ کا در کیا نہین بند
سمجھانے سے تھا ہمین سروکار
تو دام بلا مین ہی کہ ہم ہین
جھنجھلائی وہ خستہ دل کہ بس بس
مجبور جو ہون تو مین تمھین کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مانا مری حالت اب ردی ہے
تم کیا ہو ہزار ہین کہون مین
کچھ روگ جو در پئے خلش ہو
اس باغ کی اور ہی ہوا ہے

بہتر ہے وہی جو کچھ بدی ہے
سوچی کہ وہ یہ نہین سمجھتی
درمان کے لیے دوا دوش ہے

بلبل اسی رشک گل کی ہوتی ہین
ہے بلکہ برنگ زلف الجھتی
بیماری عشق لا دوا ہے

حنظل ناچار برج قلعہ پر چلی گئی اور اسی اندوہ و تعب مین ماتم کدۂ سپہر پر ماہ شب افروز کے گم ہونے کا ماتم برپا ہوا اور گریبان سحر چاک ہوا خورشید بارخ زرد بجستجو سرگرم تگاپو تھا کہ نظم

وہ شب بیماری اندوہ و غم مین کٹی
رہی صورت آنکھون مین جو یار کی

گھڑی جو کٹی سو الم مین کٹی
ہوئی یاد مین صبح رخسار کی

صبحدم ملکہ نسیم سحری سے خطاب کرنے لگی اور پیام یار کو دینے لگی بیتا بیان کرتی تھی اور بان اسکی برج قلعہ پر مع ظالم کے بیٹھی تھی کہ یکایک سامنے سے گرد اڑی اور لشکر کے سردار قاسم کے کئی ہزار نمایان ہوے سب کے بیچ مین شہزادہ گھوڑا اڑاتے زیر قلعہ آکر پہونچے کیونکہ شہزادہ راتون رات برسم یلغار آیا ہے کہین ٹھہرا نہین صبح کو قریب قلعہ جب پہونچا دلاورون نے نقارہ بجایا اور نعرہ انا مبارز بلند کیا ظالم نے کہا دیکھو آخر وہ مفسد یہان بھی آیا لیکن مین اسے زندہ کب چھوڑتا ہون یہ کہکر حکم کیا کہ فوج قلعہ کی تیار ہوکر باہر نکلے ساحرون نے جلد جلد کمر باندھی اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا طائران سحر پر سوار ہوے ترہیان پھینکین پل تختہ قلعہ کا اٹھوالیا فیلبند دروازہ کھلا اور لشکر ساحرون کا باہر نکلا ظالم اژدر شعلہ فشان پر آگے آگے اور پیچھے کئی ہزار ساحران غدار بڑے جوش و خروش سے مقابلے مین شہزادے عالی تبار کے آئے کہ نظم

رجز خوان بناورد گر رو نمود
دو کوہ دماوند بر پاے گشت
ز سوے دگر قاسم نامور
نبرد آزمودند از نیزہ ہا
بنا نیزہ در خاک محکم نمود
چرا مے نیائی بمیدان من

بسے خویشتن را بمردی ستود
ز کینے ظالم کمین ساختہ
بمیدان چو شیر ژیان جلوہ گر
عدو را چو سرگرم پیکار دید
زبان را بدشنام ظالم کشود
گرفتم ترا روے ناورد نیست

کشیدند صف سرفرازان بدشت
بخون یلان خنجر افراختہ
سخن مختصر ہر دو جنگ آزما
کہ قاسم حسام از میان بر کشید
خروشید کاے کینہ جو اہرمن
یکے ہم درین انجمن مرد نیست

نعرۂ شہزادۂ دلاور سنکر ظالم میدان مین رعد آسا گرجتا ہوا آیا اور سحر کی نیرنگیان دکھانے لگا کبھی کبھی سمت فلک سے آگ برسی اور کبھی تیر کا باران برسا غرض سو طرح کی آفت آئی تیغہ سحر کے سبب شہزادہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پر کچھ تاثیر نہوئی اور شہزادہ نے تیغہ بلند کرکے کمر کو تبلا کر سر پر ہاتھ مارا پھر تو نظم

که قاسم چو بازو برافراخت چست	ظفر از خدا بر بداندیش جست	بزد بر سرش تیغ و گفت ای دلیر
زمین رزم جنگ آوران یادگیر	سیه دل بزیر سپر شد نهان	بلا بر سرش آمد از آسمان
سخن مختصر با سپهر خیاره	دوایش کرد وانگاه ننمود چاره	ایک ہاتھ مین مع اژدہے

اور ظالم کے چار ٹکڑے ہوئے شور عظیم اسکے بیرون نے مچایا آندھیاں آئیں آگ برسی اور فوج ساحران لینا لینا کہکر شہزادے پر آگری ادھر سے بھی غازیوں نے گھوڑے اٹھائے اور زد و کشت کی نوبت آئی تہلکہ عظیم پڑ گیا کہ ابیات

دو لشکر بهم تیغ کین آختند	روان سیل خون بر زمین ساختند	بشمشیر اسلامیان بهن دشت
زخون هم سر بحر زخار گشت	چو تیغے که آن راز تابنده برق	کس از پیر و برنا نمیکرد فرق

لشکریان شہزادہ سحر سے مجبور تھے لیکن جنگاہ سے کب دور تھے مرتے تھے مگر گھس پڑتے تھے یہ حال جو سوگند نے دیکھا کہ فوج شہزادے کی سحر سے ہلاک ہوتی ہے آپ درۂ کوہ میں گئی اور سحر کرنے لگی لشکر عدو پر تیر برسنے لگے یہ سب کیفیت فصیل قلعہ پر سے ملکہ خنظل نے دیکھی کہ میرے لشکر پر تیر برس رہے ہین اسطرلاب جادو اپنی رفیق سے گویا ہوئی کہ مسلمان ساحر زبردست ہوتے ہین میرے لشکر پر پیکان گر رہے ہین تو یہانسے جا اور کسی طرح ایسا سحر کر کہ تیغہ سحر کش ہاتھ آجائے یہ تقریر سنکر اسطرلاب اڑی اور بہت بلند ہوکر پتھر یہ سنگدل برسانے لگی سوگند نے پتھر برستے دیکھکر ہر طرف دیکھا کہ یہ کون سحر کر رہا ہے معلوم ہوا کہ اسطرلاب ہے پس یہ بھی اڑی اور غافل اسکو پاکر پشت پر جاکر ایک ناریل سحر کا مارا کہ اسکے سینے سے نکل گیا وہ مرکز زمین پر گری صدائے شور نشور برپا ہوئی اتفاق سے ملکہ حسامہ دایہ نے سوگند کو جو قتل کرتے دیکھا بغضب تمام اسکی جا کر ہمسر ہوئی اور سوگند کو پکڑ کر درۂ کوہ مین چاہا کہ سر کاٹ کر پاس خنظل کے لیجاؤن کیونکہ اگر زندہ لیجاؤنگی تو ملکہ نرگسی چشم اسکو قتل نہونے دیگی غرضکہ یہ قتل کیا چاہتی تھی کہ سیارہ نے دیکھا سحر سے سوگند کے تیر برستے تھے اب نہین برستے معلوم ہوا کہ وہ کسی آفت مین پھنسی یہ سوچکر صورت اپنی ملکہ خنظل کی ایسی بنائی اور جہان کوہستان مین سوگند تھی وہان آیا حسامہ کو خنجر بکف آمادہ اسکے قتل پر پایا پکارا دایہ صاحب آپ نے بڑا کام کیا جو اس غیبانی کو پکڑ لائین حسامہ نے جو یہ صدا سنی اور خنظل کو اپنا ثنا خوان پایا شرط تعظیم بجالائی اور سیارہ نے اسکے قریب پہونچکر بیضہ بیہوشی مارا کہ یہ بیہوش ہوئی سر نجس اسکا تن سے فی الفور جدا کیا غل و شور برپا ہوا کہ مارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوگند نے حسامہ کو یہ ہنگامہ جو خنظل نے دیکھا فوراً نفیر سحر بجائی کہ لشکر اندر قلعے کے چلا آئے ساحرون نے صدائے نفیر جو سُنی سمجھے کہ خنظل لڑنے سے منع کرتی ہی یہ معلوم کرکے سب اُٹھکر اندر قلعے کے گئے اور در قلعہ بند کرلیا قاسم نے جب میدان صاف دیکھا فرمایا آج تو دن تمام ہوچکا ہی کل قلعہ پر حملہ کرونگا یہ فرماکر اُسی جگہہ خیمہ استادہ کراکر قلعہ کو محصور کرکے اُترا مگر دل سے خیال کیا سب کچھ کشت و خون وغیرہ ہوا لیکن دلدار کا پتا نہ ملا یہ سوچکر بیقراریان کرنے لگا رُباعی

ملنے کی جو اُسکے سوچتا ہون گھاتین
تو کیا کہون کس طرح کٹی ہین راتین
حیران اِدھر اُدھر تاکتا ہون
یاد آتی ہین جب وہ پیاری پیاری باتین

اسی بیتابی مین سیارہ کو بلاکر ارشاد کیا کہ اب کام ہمارا تمام ہی اُسنے عرض کیا عشق کا یہی انجام ہی مرجایئے گا تو نام عشق مین کرجایئے گا قاسم نے کہا یار بھی ہمسے جدا ہی اور اجل بھی ہمسے خفا ہی اب شب فراق ڈرانے کو آتی ہی چشم سیارگان سلے آنکھین دکھاتی ہی سیارہ نے حال ابتر شہزادے کا دیکھکر رحم کھایا اور جتنا دن باقی تھا بیٹھا سمجھایا کیا جس وقت کہ مہر زرین علم سیر عالم کرکے کلبۂ احزان مغرب مین جاکر ماتم نشین ہوا اور ماہتاب جگر داغدار لیکر عارض صبح شاہد سحر کے تمنائے دیدار مین پھرنے لگا نظم

دیدم بوقت شام شفق زار میگریست
اہی ہی چہ گریہ رنگ گلنار میگریست
بارید بسکہ تیر بلا در شب فراق
خون آسمان بدامن کہسار میگریست
سوسن کبود کردہ سر رخت خویش آہ
نرگس بحالتِ دل بیمار میگریست

سیارہ بانے عیاری کے پہنکر قلعے کی سمت چلا اور در قلعہ پر پہونچکر ٹھہرا کہ کیونکر اندر قلعہ کے جاؤن یہ تو یہان کھڑا ہی مگر خنظل کو حسامہ دائی کے مرنے کا بڑا رنج ہوا ہی اسنے اپنے سر کے بال کھولکر پریشان کرکے جھٹکے ایک سیاہی بالون سے پیدا ہوئی اور لوٹ کر پرچھائین آدمی کی بنی اُس کالی بلا سے کہا جاکر سیارہ عیار کو لشکر قاسم سے پکڑ لا وہ بلائے سیاہ حسب الحکم روانہ ہوئی اور لشکر شہزادہ مین آکر ہر سمت تجسس کرکے پھر گئی کیونکہ سیارہ تو وہان سے آکر لشکر ساحر در قلعہ پر ٹھہرا ہی اسے کیونکر ملتا اسنے خنظل پاس آکر کہا کہ مین نے سب جگہہ اُس عیار کو ڈھونڈھا کہین پتا نہ ملا شاید لشکر حمزہ کی طرف گیا ہو خنظل یہ کلام سُنکر مایوس ہوئی اور اشارہ کیا کہ وہ پرچھائین بالون مین اُسکے جاکر غائب ہوگئی اُسوقت آفت جادو نام ایک رفیق نے عرض کیا کہ ای ملکہ آپ سوچتی کیا ہین اپنے شوہر زنار افگن پاس کسی کو طلسم ہوش رُبا مین بھیجیے اور اس حال کی آگہین

اطلاع کیجیے یہ لڑائی مسلمانون کی بڑی سخت جنگ ہو یہ لوگ نہ جادو کو مانتے ہین نہ کسی کو اپنے نزدیک
زبردست جانتے ہین ترک فلک سے مقابلہ کرنے والے ہین ہوا سے لڑنے والے ہین خنظل بولی
سچ کہتی ہو اور پھر اپنے بالون کو پریشان کیا وہی سیاہی دوبارہ پیدا ہوئی اُس بس کی گانٹھ سے
حکم کیا کہ باغ آسیب مین زنار کے پاس جاکر سب کیفیت یہان کی بیان کرکے کہنا کہ جلد چلو گھر سارا برباد
ہوا عورت ذات اکیلی مین ہون مجھ سے کیا ہو سکتا ہو لیکن سب حال اس طرح نہ کہنا کہ دربار والے
شاہ دوران کے سُنین اور شوہر میرا ذلیل ہو اُنھین الگ بلا کے چپکے سے کہنا اس حکم کو سُنکر وہ پرچھائین
راہی ہوئی خنظل اسکو بھیجکر قلعے کا انتظام کرنے لگی سیارہ در قلعہ پر کھڑا دعائین کر رہا تھا کہ اتنی
مجکو اندر کسی طرح جانا ملے اتفاق سے ایک محلدار کہ قلعے کے باہر اُسکا گھر تھا کئی روز پیشتر اس
جنگ کے رخصت لیکر اپنے مکان مین آئی تھی اُسنے جو قلعے پر لڑائی ہوتے سُنی خیال کیا اگر مین
نہ جاؤن گی نمکحرام کہلاؤنگی ایسے وقت مین شریک ہونا لازم ہی یہ سوچکر روانہ ہوئی جب قریب
قلعے کے پہونچی پکاری کوئی یہان ہی سیارہ جو ساحر بنا کھڑا تھا حاضر ہوکر سامنے آیا اسنے کہا
دروازہ کھلواؤ سیارہ نے بڑھکر پکارا کہ بی محلدار صاحب آئی ہین دروازہ کھولو ساحر جو پہرے
پر متعین تھے انھون نے پھاٹک کی کھڑکی کھولدی سیارہ پہلے آپ کھڑکی سے اندر آیا پھر محلدار
سے کہا آئیے وہ بھی اندر آئی دربان سمجھے کہ یہ ساحر محلدار کے ساتھ ہی اور محلدار سمجھی کہ یہ بھی کوئی
ملازم خنظل ہی الحاصل جب اندر شہر کے آئے گو کہ رات کا وقت تھا لیکن کمال حسن خیز اور زرریز شہر
دیکھا حسینان دہر اکٹھا تھے دکانین آباد روشن چراغان نہے سڑکین پختہ اور ہموار بنی تھین کہ کہکشان
فلک کو شرماتی تھین سیارہ محلدار کے ساتھ سیر دیکھتا ایک گلی مین آیا وہان تنہائی جو پائی اپنے
پاس سے شیشی عطر کی نکالی اور کہا بی محلدار صاحب اس عطر کو سونگھیے مین نے کھچوایا ہی تبلایئے
تو کتنے تولے کا ہی اُسنے شیشی لیکر نتھنون سے لگائی فوراً چھینک آئی بیہوش ہوکر گری اسنے
پیرہن اُسکا سب اُتار لیا اور گوشے مین بیٹھکر آئینہ رکھکر فتیلہ عیاری جلا کر اسکی ایسی صورت بنا اسکو
خوب بیہوش کرکے وہین چھوڑا آپ آگے بڑھا راہ مین سوچا کہ خنظل برج قلعہ پر آج کل رہتی
ہی وہین ملکہ بھی ہوگی یہ سوچکر اُسی جانب چلا جب قریب برج کے پہونچا ایک کہاری اُدھر
سے آتی تھی اُسنے سلام کرکے کہا بی محلدار کہان تھین حضور کئی بار یاد کر چکین سیارہ نے جواب
دیا کہ بی کیا کہون خوب ہوا جو مین نگوڑی یہان نہ تھی نہین کٹنا پے مین پکڑی جاتی بھلا سنو تو
کیا ماجرا گذرا کچھ حال تو کہو کہاری نے کہا بس زبان نہ کھلواؤ وہی مثل ہی کیا اور گربچا نا مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوتی تو کر دکھاتی اے بی کیا تم ننھی ہو لشکر لیے یار تو گھر گھیرے پڑا ہی اور پھر تم مجھسے پوچھتی ہو کہ کیا ہوا سیارہ نے کہا میرے سر کی قسم ہمکو ہی کرے جو نہ بتائے سچ کہو کیا معاملہ ہی کہاری نے کہا حاشا للہ بی بی مین کانون پر ہاتھ دھرتی ہون جسکا باپ اُسکا باپ مین نہین جانتی کہ ملکہ نے کیا کیا ہان اتنا تو سُنا کہ کہین دھگڑے پاس پکڑی گیین لو بی بی یہ شہزادیان ہین جنکو محل کیسا کوئی کونا آڑ بھی نصیب نہ تھا بیچ میدان مین محلدار نے کہا بچی ہی نادان وہ کیا جانے اور وہ مردوا بھی ایسا کچھ دارینہ نہوگا کسی کا ننھا لاڈلا ہوگا پھر میدان نہوتا تو کیا ہوتا کہاری تڑق کر بولی کہ بی بیٹھو ایسی ننھی ہین کہ روٹی کو لوٹی پانی کو مم کہتی ہین منھ سے دودھ کی بو آتی ہی نوجائے دس کھلائے شادی ہوجاتی تو چار بچون کی مان ہوتین اتنا جانتی نہین کہ آشنائی یون کرتے ہین یہ نجانتی تھین کہ بیچ میدان مین جو ہم لیکر بیٹھتے ہین اسکا انجام کیا ہوگا آدمی اپنا آگم اندیشہ تو سوچ لیتا ہی اب اچھا ہوا کہ دوبار پکڑ آئین اکیلے گھر مین تھتکاری پہنے پڑی رہتی ہین سیارہ نے کہا حنظل نے اپنے پاس قید کیا ہوگا کہاری نے جواب دیا نہین ایوان شاہی مین جو پائین باغ بنا ہی وہان قید ہین حنظل آپ انکا پہرا دیتین یا لڑائی کا بندوبست کرتین شاباش کہو عورت ذات کو جو سب طرف کی تاک رکھتی ہی سیارہ نے کہا خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مین حضور پاس تو ہو آؤن یہ کہکر آگے چلا کہاری بھی اپنی راہ گئی لیکن یہ ادھر سے پھر کر ایوان شاہی کو ڈھونڈھتا آخر وہین آکر پہونچا اُس کا رخ رفعت بخش قصر کسریٰ کو بہت رفیع دیکھا ہر کنگرہ اُسکا بہ از مشکوے پرویز تھا بلکہ خورنق بہرام جسکو نعمان بن منظر نے بنایا تھا نظر آتا تھا یہ تو از بسکہ محلدار کی صورت بنا ہوا تھا کسی نے اُسکو منع نہین کیا اندر قصر کے گیا ہر سمت دروازے لگے تھے بیچ ایوان مین تخت شاہی بچھا تھا کرسیان ڈنگل قرینے سے بچھے تھے ایک طرف زنانی ڈیوڑھی پر پردہ زنبوری پڑا تھا ہزارہا حاجب کھڑا تھا لیکن یہ پردہ اُٹھا کر چلا دربان نے پوچھا کہان جاؤگی اُسنے پھر کر کہا موئے نڈسی کاٹے اپنے بیگانے کو نہین پہچانتے محلدار ہین مدت گئی آنے جانے والی آج مجھے بھول گیا سپاہی بولا کہ محلدار آج تو تم ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو ایک شخص بولا آج جوبن بھی زیادہ ہی محلدار نے کہا شامتین آئی ہین موئے زبان کا مزا نکالتے ہین یہ کہکر اندر پردے کے جاکر ہاتھ نکالکر انگوٹھا دکھایا کہ ناشدنیو تم ارمان مین رہوگے اور مین ہتے نہ چڑھون گی غرضکہ آگے بڑھا اندر محل کے ایک آدھ نے پوچھا کہ بی محلدار کیا ہی کہا موئے سپاہی ایسا ہنساتے ہین کہ پیٹ مین بل پڑے جاتے ہین زیر ناف درد ہونے لگا خلاصہ کلام آگے چلکر قلمیا قنیون ترکنون حبشنون کے علیک سلیک کرکے باورچی خانے سے گذر کر دو دو منھ ہر ایک سے ہنستی باتین بناتی پائین باغ مین آئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عجب تختہ گلزار بہار آگین دیکھا کہ جہان کی ہوا نسیم بہار کو اعتدال بخش تھی اور شامۂ ریحان روح افزا دماغ جان کو معطر فرماتی کہ ابیات

گلستانے چو گلزار جوانی
نوائے عندلیبش عشرت انگیز

گلش سیراب زاب زندگانی
نسیم عطر بیزش راحت آمیز

سیارہ ہر سمت دیکھتا صحنچیون مین کنیزون انیسون جلیسون کی باتین سُنتا جاتا تھا کوئی کہتی تھی دیکھیے اس عشق کا کیا انجام ہوتا ہی دوسری جواب دہ تھی کہ دو مین ایک کی جان جائیگی سر کٹے گا اور کیا ہوگا کوئی انگشت بدندان تھی ہاہا کرتی تھی کوئی ناک بھون چڑھائے کہتی تھی کہ اتنے سے بت پر اس چھوکری نے یہ آفت ڈھائی کہ مردوا ساتھ لگا لائی امان باوا کی ناک کٹوائی یہ معرکہ ڈال دیا اسی طرح کوئی پاندان کھولے پان کھاتی تھی کوئی مسی لگاتی تھی کوئی کہانی کہتی تھی کہ ایک تھا بادشاہ ہمارا تمھارا خدا بادشاہ کہانی ایسی جھوٹی نہین بات ایسی میٹھی نہین یہی کیفیت سیارہ دیکھتا سنتا بارہ دری تک پہونچا یہان تلنگنون کا پہرا کھڑا تھا ایک تلنگن پکاری ہو کمس دیر سیارہ نے کہا محلدار تلنگن بولی کہ اندر نجانا محلدار نے کہا نہ جاؤنگی مجھے کیا پڑی ہی جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا پہرے والیون کا تو راج ہی اپنا پرایا کچھ پہچانتی نہین صاحب مان کی ممتا اسنے تو خیر صلاح کو بھیجا گلوریان بھیجین ہم ہر وقت کے پاس رہنے والے لیکر آئے ہین یہ کہتی ہین اندر نجانا مین سچ کہون جمشید قسم مجھے آج تک کسی نے روکا نہین مین جوتی کی نوک پر ایسی نوکری مارتی ہون کیا مجھے ناک کاٹون نے کٹنی مشاطہ مقرر کیا ہی جو جانے کی مناہی کرتی ہین ملکہ اتنے پہرے مین جو آگئی ہی جانتی ہین اب مان بیٹی مین ملاپ نہوگا وہی شل ہی مان بیٹیون مین لڑائی ہوئی لوگون نے جانا بیر پڑی یہ کہکر پھر کر سیارہ چلا دوسری پہرے والی نے جو پہرے پر تھی اس سے کہا اری جانے دے سچ ہی یہ لوگ ناک کا بال ہین دو دن مین ایک ہو جائین گے اور اسوقت نہین معلوم یہ کیا کیا جا کر لگائے گی ہم تم پہرے کے لیے ہین کبھی سامنے جانا نصیب نہین ہوتا پھر ہماری کون سُنے گا یہ کلام تلنگنی نے سُنکر محلدار کو پکارا کہ بی محلدار خفا نہو جاؤ جاؤ ہم بھی تو حکم کے تابع ہین اگر نہ روکتے ابھی تم کبھی الزام دیتین کہ تم کیسا پہرے پر کھڑی تھین کہ مین چلی گئی اور کسی نے نہ روکا محلدار نے کہا بی بی سچ کہتی ہو مگر اجنبی کو روکتے ہین یہ کہتا ہوا سیارہ اندر بارہ دری کے گیا یہان شیشہ آلات روشن تھا فرش تاقم بچھا تھا ایک طرف پلنگڑی پر ملکہ زنجیر پہنے پڑی کراہتی ہی اور چار ساحرہ سر زد کھٹولی بچھائے پہرا دینے ملکہ کا بیٹھی ہین لیکن وہ سوختہ جان آتش محبت تپ مفارقت

سے جب ہوش مین آتی ہی تو بیتابانہ زبان پر لاتی ہی رو کر چلاتی ہی درد دل سناتی ہی کہ نظم

لے آڑی لاشہ ہوا لاغر بس تن ہوگیا	ذرہ ریگ بیابان اپنا مدفن ہوگیا
ایک ہی جنبش مین تھی صد راحت خواب عدم	طفلہاے اشک کو گہوارہ دامن ہوگیا
بیکسی سے نزع مین اپنے کو رویا آپ مین	دم جو کچھ باقی رہا تھا صرف شیون ہوگیا

سیارہ جب آگے بڑھا جادوگرنیون نے پوچھا بی محلدار کہان آئین محلدار نے سلام کیا اور کہا بی حکم حاکم سے ناچاری ہی نہین تو یہان آتے بوٹی کانپتی ہی لو یہ گلوریان حضور نے شہزادی کے لیے بھیجی ہین اور فرمایا ہی کہ سمجھا کر انکو کھلانا کہ بچپنے سے ملکہ کو پان پر پان کھانے کی عادت ہی ایسا نہو ترک عادت سے بیمار ہوجائے یہ کہکر خاصدان سے چارون کو گلوریان نکال کر دین کہ تم بھی کھاؤ ملکہ سب تھوڑی کھائینگی رئیس کے یہان سارا مال نوکر چکھتے ہین آدھے کا تیہا سرکار کو ملتا ہی سونے کا خاصدان بھی اپنے پاس رکھو جو کوئی پوچھے تو بتانا نہین تمھارا مال ہی وہ جادوگرنیان ان باتون سے خوش ہوگئین اور وہ گلوریان چارون نے کھائین بیہوش ہوگئین سیارہ ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے محلدار کو دیکھکر فرمایا کہ ای محلدار اب ہمارا وقت آخر ہی کس لیے کہ بمقتضاے قطعہ

کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدے	کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر دار کرین
تو باوجود تقاضاے مرگ و شدت نزع	ہم اور بھی نفس چند انتظار کرین

اسنے کہا حضور مین سیارہ ہون ملکہ یہ سنتے ہی اٹھکر لپٹ گئی اور کہا ع شد بحمد اللہ میسر انچہ می جستیم ما کہو بھیا سوگند کیسی ہین بظاہر تو سوگند کو پوچھا مگر اس پردے مین گویا شہزادے کا حال دریافت کیا سیارہ نے ایک گلوری ملکہ کو کھلائی کہ یہ بھی بیہوش ہوئی اسنے پشتارہ مین باندھا اور چاہا کہ کسی تدبیر سے نکل جائے مگر حنظل نے علاوہ چار جادوگرنیون کے ایک ساحرہ اور مخفی مکان دار جادو نام کو مقرر کیا تھا کہ ملکہ کو چھپ کر دیکھتی رہے اسنے پوشیدہ ملکہ کی باتین سنکر سیارہ پشتارہ [illegible] رہا تھا کہ جاکر حنظل کو اطلاع دی کہ عیارہ ملکہ کو لیے جاتا ہی وہ سنتے ہی بغضب تمام جلی اور شعلے کی طرح لپک کر سیارہ پر آگری اسنے ہر چند چاہا کہ پشتارہ لیکر بھاگ جاؤن حنظل نے سحر کر دیا کہ زمین نے پانون پکڑ لیے اسنے ملکہ کو چھین کر ہوشیار کرکے گھرکا کہ او بے حیا تیرے ہتھکنڈے اب بھی نہین جاتے ملکہ نے کہا اسمین میرا گناہ کوئی نہین اگر کوئی مجھے آکر بیہوش کرے تو مین کیا کرون حنظل سوچی کہ یہ سچ کہتی ہی بولی کہ بیٹا یہ بدذات مسلمان ایسے ہی ہین ملکہ نے کہا تم مجھے مار ڈالو جھگڑا فیصل ہوجائے حنظل بولی کہ اس موے عیار کو مین قتل کرتی ہون کہ تجھے لیجایا کرتا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیارہ یہ کلام سنکر ڈرا اور گویا ہوا کہ میرے بھائی بند تجھے آکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے خنظل سوچی کہ عیار بہت مفسد ہوتے ہین لشکر اسلام مین بہت ہین ایسا نہو کہ اسکے قتل کرنے سے تجھے ضرر پہونچایئن اسکو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنا چاہیے یہ سوچکر مکاندار سے کہا اسکو لیجا کر باہر قلعے کے کسی پہاڑ پر ذبح کر ڈال تیرا کوئی کیا کریگا وہ یہ حکم پاکر نیچے مین سیارہ کو داب کر لے اُڑی اور باہر قلعے کے دامن کوہ مین لائی قضائے کار مقبل جو عقب مین قاسم کے چلا تھا آج شام کو آکر پہونچا مگر لشکر شاہزادے سے دو کوس پیچھے اُترا از بسکہ شب ماہ تھی کھڑا چاندنی کی کیفیت اور صحرا کی سیر دیکھ رہا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک ساحرہ کسی کو نیچے مین دابے لیے جاتی ہی یہ تو قادر انداز بے بدل ہی کہ شب تار مین بال کو تیر سے پردتا ہی اُسنے تاک کر جو تیر مارا مکاندار کے سینے پر لگکر پشت کو توڑ دیا وہ مر کر گری شور برپا ہوا اور سیارہ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے قلابازی کھاتا چلا مقبل نے دوڑ کر ہاتھوں پر روکا اور زمین پر اتارا دیکھا سیارہ ہی ہوشیار کر کے کہا تجھے خدا نے بچایا اُسنے کہا زندگی تھی بچ گیا اور ساری کیفیت اپنی عیاری کی بیان کی پھر وہان سے رخصت ہوکر قاسم پاس آیا یاد مطلوب کر رہے تھے کہ سیارہ کو دیکھکر پکارے فرد

نقد روان خویش نثار تو می کنم
جانے کہ ہست در سر کارے تو می کنم

ای یار دلنواز کہو کہ اُس معشوقہ بامروت کی کیا کیفیت ہی سیارہ نے ساری کیفیت خدمت والا ہمت مین شہزادے کے عرض کی اُسنے جب سُنا کہ مطلوب کو نہین لایا بے مقصود پھر آیا ہی شور واحسیتا بلند کیا لیکن اس عیاری کے کرنے مین وہ رات آخر ہو چکی تھی اور قاصدان سیارہ خبر افلاک لیکر نظر سے مردم دنیا کے نہان ہوئے اور خورشید بارادہ قلعہ گیری گنبد سپہر سیدان چرخ مین آیا کہ ابیات

روز دیگر کہ چرخ شعبدہ باز
کرد صندوق حلہ را سر باز
صبح سیمین قبائے زرین تاج
تاج از زر نہاد و تخت از عاج

قاسم نے اُٹھکر نماز پڑھی اور دعائے فتح و ظفر مانگ کر کمر بندی کا حکم دیا اور آپ بھی مسلح و مکمل ہوا اور مقبل اپنی جگہ پر آکر سمجھا کہ اتمو میرا آنا سیارہ نے کہا ہوگا پھر اب مجھے بھی شہزادے کے پاس جانا روا ہی یہ سوچکر فوج کو تیار کر کے آپ پہلے سب سے خدمت شہزادہ مین پہونچکر مراسم نیاز مندی بجالایا امیر کی طرف سے دعا کی اپنا آنا بیان کیا شہزادے نے اُسے خلعت دیکر کارسازی لشکر کا امر فرمایا اُسنے باہر آکر تمام لشکر کو آراستہ کیا صدائے کرنا صور سے دم اور دعوی رکھتی تھی اور فغان دہل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گوشۂ گردون کے پار بھی ہر دلاور بحر آہن مین غوطہ مارے تھا نامردی سے کنارے تھا کہ ابیات

اُٹھایا یا علی کہکر علم کو
ذرا ہو حملہ آور قلعہ پر تم
دکھایا ہے یہ دن بخت رسا نے
جو تم ساونت سے ہووے مقابل
چلے تلوار برق آسا چمک کے
مثل طوفان خیزی مین برابر
دم شمشیر طوفان تھا سپر کوہ
بدن خورشید کا بھی تھرتھرایا
چلا وہ شیر نر پھر سوے جنگاہ
نمایان ہر طرف سامان محشر

بڑھایا کہ کے بسم اللہ قدم کو
لڑو بہر خدا اعداے دین سے
زرہ پہنو جڑھا وُ داستانے
جہان کھینچو گے تم شمشیر پرخم
اُڑینگے پھر ہوش جلاد فلک کے
ہوا عسکر جو وہ آمادۂ جنگ
دلیرون کے تھے گو بالشت پر کوہ
نہ بہر زیب گلگون تھے وہ رایت
یلان فوج کو لے اپنے ہمراہ

رفیقون سے کہا باندھو کمر تم
قصاص خون لو ہر اک لعین سے
کسے یہ تاب ہے کسکا ہے یہ دل
پسر ہون زال کا بولے گا رستم
تلاطم پر یہ ہوا وہ بحر لشکر
کہ تنگ اسپ کیا میدان ہوا تنگ
زمین کو کرنا نے کیا ہلا یا
ستون سقف گردون تھے وہ رایت
ہوا میدان وہ میدان محشر

اس کروفر سے جب روبرو قلعے کے پہونچا لشکر نے صف کھینچی ادھر حنظل بھی ملکہ کو قید مین زیادہ مبتلا کرکے برج قلعہ پر آئی لشکر کو شہزادے کے صف آرا دیکھا فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا اور آج خود ارادہ مقابلے کا کیا ہنوز برج سے قلعے کے نہ اُٹھی تھی کہ سامنے صحرا کیطرف سے گرد اُڑی لکہ ہاے ابر رنگ برنگ کے بروے ہوا ظاہر ہوے اور ساحران غدار بدہیئت بدشعار اُنپر سوار دکھائی دیے ہر ایک صورت اپنی ڈراونی بنائے ماتھے اور مُنھ پر ٹیکے لگائے سانپ سر سے لپیٹے اور مُنھ سے رال اُڑاتے تھے آگے سب کے اژدہے پر سوار ایک ساحر جوان طرحدار موتیون کے مالے گلے مین ڈالے جواہر بیش قیمت کے اکے بازو پر بندھے کمر مین کردھنی سونے کی بندھی پیدا ہوا اور زمین پر اس فوج کا خیمہ و خرگاہ بہیرو بنگاہ کا سامان عرابہ اور گردون پر لدا چلا آتا تھا جب قریب قلعہ وہ لشکر پہونچا فوج ساحران ہوا سے اُترکر مقابل لشکر قاسم ٹھہری اور وہ ساحر جوان خوش رو برج قلعہ کی طرف چلا حنظل نے جو اُسے آتے دیکھا پہچانا کہ میرا داماد یعنی ملکہ کی جس سے منگنی ہے طولان بن ظالم جادو ہے اپنے باپ کے مارے جانے کی خبر سنکر بارادہ رزم قاسم آیا ہے بس داماد کو دیکھتے ہی مع ساحران نامی کہ برج قلعے سے چلی اور قریب اسکے آکر گرد پھرنے لگی سمدھی کو یاد کرکے روئی طولان نے جھک کر باادب تمام سلام کیا اُسنے بلائین لین گلے سے لگایا اور کہا بیٹا باپ تمھارے مارے گئے اب چچا تمھارے یعنی میرے شوہر جو تمھارے خسر بھی ہوتے ہین طلسم سے آیا چاہتے ہین مین قاصد بھیج چکی ہون وہ آکر اس موذی کو سزا دینگے خوب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوا جو تم آگئے چلو قلعہ مین چلکر اپنی منگیتر کی نگہبانی کرو مین آج اس لڑائی سے مہلت پاکر عقد کروں کہ تم اسکو اپنے قبضے مین رکھو طولان نے یہ تقریر سُنکر شرماکر سر جھکا لیا اور کہا امان جان مین اسوقت اس مسلمان کو سزا جا کر دیتا ہون آپ جاکر برج پر بیٹھ کر تماشا دیکھیے اور کچھ تردد نہ فرمایئے خلاصہ کلام ہر چند خنظل مانع ہوئی لیکن اُسنے نہ مانا اور روانہ ہوکر سامنے قاسم کے آیا سیارہ نے سوگند سے اسکا حال پوچھا اُسنے کہا ملکہ کا منگیتر یہی ہی قاسم سے سیارہ نے آکر بیان کیا کہ ذرا سنبھل کر لڑیئے گا یہ شخص پورا حریف یعنی رقیب آپکا ہی قاسم نے کہا خدا مالک ہی غرضکہ وہ لشکر مقابل مین صف آرا ہوا ادھر نفیر سحر بجی اُدھر طبل رزمی پر چوب پڑی صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین نقیب للکارے جوانون کو پکارے ہان دلاورو ہمت نہ ہارو علہ و کوٹوک کر مارو بہادری مین دو جہان کا عیش و آرام ہی نامردی مین بموجب مثل نکٹا جیا برے احوال زندگی حرام ہی اس صدا کو سُنکر پھر تو نظم

کمر مرنے پہ باندھی اہل دین نے
ہجوم اُن پر کیا ناکامیون نے
عروج اپنے کی تھی ہر اک کو امید
ہوئی منظور قاسم سے اُسے جنگ
طویل ایسا تھا جیسے چرخ دوار
کہ پرچم اُسکی تھی داغ دل ماہ

یہ جان تازہ دی جان آفرین نے
ادھر بھی نعرہ اللہ اکبر
ہوئی نیزہ کی پرچم تاج خورشید
اُڑا کر زرد ہا میدان مین آیا
بدن پہنا تھا اُس کا مثل کہسار
غرض آیا جو میدان مین ستمگر

صفین آراستہ کین ساحرون نے
ہوا ایسا کہ گوشہ اُس سے ہو کر
کیا طولان نے پھر میدان کا آہنگ
رجز پڑھتا ہوا میدان مین آیا
ورفش تیرہ اک ظالم کے ہمراہ
بڑھا یا یان سے قاسم نے تگاور

شہزادہ دلاور جب اُسکے مقابل آکر ہوے طولان تیغہ سحر کشتہ اُنکے زیب کمر دیکھ کر خائف ہوا اور اژدہے پر سے اُتر کر جھولی سے سحر کی ایک تیلی نکال کر زمین پر کھڑی کی آپ بیٹھکر سحر پڑھنے لگا بعد تھوڑی دیر کے وہ تیلی غائب ہوگئی اور قلعہ کی جانب سے ایک تخت پیدا ہوا قاسم نے دیکھا کہ ملکہ نرگسی چشم تخت پر سوار ہی یا دیدہ خونبار ہی پاؤن مین زنجیر پڑی ہی قید کر رکھی ہی بال سر کے پریشان ہین آنکھین بغیر دید جمال یار حیران ہین رخسار اس گلعذار کے طمانچے کھانے سے نیلے مثل سوسن ہین لب گل برگ تر پر بدلے مسی کے اوداسی چھائی ہی حضرت عشق نے عجب صورت بنائی ہی حیرت سے انگشت بدندان ہی زبان سے راز عشق اور جمال یار کی مدح خوان ہی کہ اشعار

اس انجمن مین کوئی دل شادمان نہ تھا
جنس شباب کا یہ کبھی قدردان نہ تھا

تھی اُجڑے گھر کی رات سواد جہان نہ تھا
گردون کی سات پشت مین اک نوجوان نہ تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جبتک انھین پسند تھی لکھنؤکی سادگی	کاجل کی کوٹھری مین بھی بے بہا ہی ہوں نہ تھا
تھا ضعف میری غفلت پیری سے ہم بغل	اس نیند کے نصیب مین بخت جوان نہ تھا
بجلی تھی مہربان کبھی آتش کی تھی بہار	صد شکر بے چراغ مرا آشیان نہ تھا
مٹا دیا جو زخم محبت نے ہر جگہ	اتنا بھی تنگ جامۂ تاب و توان نہ تھا

قصہ کوتاہ وہ رشک ماہ قریب شاہزادہ کے آئی قاسم گھوڑے سے اتر پڑا اور یہ کہتا ہوا دوڑا کہ بیت

المنۃ للہ کہ اگر رنج کشیدیم	دیدیم ترا دز تو بہ مقصود رسیدیم

سوگند نے جو یہ کیفیت دیکھی پکاری کہ اے سرشار جام عاشقی شہزادہ والا گہر یہ تصویر ساحری ہی بلکہ نہیں ہی دھوکا نہ کھائیے تیغہ سرکش سنبھالیے شہزادے نے جو یہ صدا سنی تیغہ پر ہاتھ ڈالا ملکہ نرگسی نے انگلی اپنی دانتون مین دابی اور بحسرت شاہزادے کو دیکھکر رونے لگی آہ سرد بھرکر بولی کہ ابیات

یاری اندر کس نمی بینیم یاران راچہ شد	دوستی کی آخر آمد دوستداران راچہ شد
کس نمیگوید کہ یاری داشت حق دوستی	حق شناسانرا چہ حال افتاد و یارانرا چہ شد

کیون شہزادے یہ تیغہ ہمنے تمکو اسی لیے دیا تھا کہ تم ہمین پر ہاتھ صاف کرو فرض کرو کہ مین نرگسی چشم نہ سہی ہم شبیہ تو ہون تمکو صورت جانان پر ہاتھ اٹھاتے شرم نہین آتی لاؤ یہ تیغہ مجھے دو شہزادہ پیکر جان فریب مطلوب دیکھکر ایسا دیوانہ عقل و خرد سے بیگانہ ہو رہا تھا کہ کچھ خیال انجام کار نہ کیا اور فرمایا کہ فرد

آنچنان مہر توام در دل و جان جا گرفت	کہ گرم سر برہ مہر تو از جان نرود

یہ تیغہ حاضر ہی لو اور اس جرم مین کہ مین نے تمپر تلوار کھینچی ہی مجھے گھائل کرو اس تصویر نے تیغہ جیسے ہی ہاتھ سے انکے لیا ایک شور برپا ہوا اور اندھیرا ہو گیا اسی اندھیرے مین طولان آکر کمر مین پنجہ دیکر لے اڑا سوگند نے سحر پڑھکر دستک دی کہ وہ تاریکی دور ہوئی سب نے دیکھا کہ شہزادے کو طولان پنجے مین دابے لیے جاتا ہی سیارہ نے سوگند سے کہا کہ لشکر سے خبردار مین تعقب شاہزادہ مین جاتا ہون یہ کہکر شاہزادے کو دیکھتا چلا ادھر فوج ساحران لشکر شاہزادے پر حملہ زن ہوئی سوگند زمین پر بیٹھ گئی اور سحر پڑھکر روے خاک دو ہتڑ مارا غبار زمین سے سیاہ اڑا اور مثل دیوار کے درمیان لشکر طولان و قاسم کے حائل ہو گیا ساحران ہر چند خواستگار ہوے کہ اس دیوار کو ہٹا دین اور لشکر حریف کو قتل کرین ممکن نہوا اس اثنا مین حکم خنظل پہونچا کہ تا آنے طولان کے جنگ نکرنا صفوف لشکر آراستہ رہین تاکہ وہی آکر کام اس لشکر کا تمام کرین غرضکہ اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حکم سے فوج ساحران کی ادھر سردار شاہزادے کے انتظار مین ٹھہرے لیکن خنظل نے آفت جادو اپنی رفیق کو بھیجا کہ طولان سے جاکر کہے میان قلعہ مین اس مفتری گنہگار کو لاکر قتل کرو کہ اہل قلعہ خوش ہون آفت اُڑکر پاس طولان کے بروے ہوا پہونچی اور پیام خنظل کا کہا اُس نے جواب دیا کہ اندر قلعے کے لیجانا اسکا صلاح نہین ہی وہان ملکہ اسکی عاشق ہی ایسا نہو کہ اسکو ہلاک ہوتے دیکھکر اپنے تئین بھی ہلاک کرے اور میرا گھر برباد ہوجائے مین اسکا سر کاٹ کر خدمت مین امان جان کی حاضر ہوتا ہون ملکہ جب سُنے گی کہ عاشق میرا مرگیا رنج تو ہوگا لیکن صبر کرکے چپ ہورہیگی کیونکہ سُنا ہوا حال دیکھنے کے برابر نہین آفت یہ تقریر سُنکر پھر گئی اور سب کیفیت خنظل سے آکر بیان کی وہ سنکر خاموش ہورہی اور طولان دامن کوہ مین قاسم کو لایا اور زمین پر استادہ کرکے عتاب و خطاب کرنے لگا اس اثنا مین وہ پتلی سحر کی جو ملکہ کی صورت بنکر گئی تھی تیغہ سحر کش لائی طولان نے تیغہ لیکر پتلی سے کہا جادو وہ منھ کھولکر کھڑی ہوگئی مُنھ سے اُسکے دھوان نکلا اور غلطک مارکر ایک ساحر بنا اور سلام کرکے چلا گیا اُسنے پتلی اُٹھاکر اپنی جھولی مین رکھ لی قاسم نے یہ ماجرا دیکھکر دل سے افسوس کیا کہ ملکہ کی صورت بنکر یہ ساحر جو ابھی گیا ہی میرے سامنے آیا تھا جو مین نے تیغہ دیدیا یہ تو افسوس کرنے لگے اور طولان نے بغصہ کہا کہ اے نالائق تو میری منگیتر کو بھگالے گیا تھا اب کہ کہ تجھے کس طرح قتل کرون شہزادے نے اسکے کلام کا کچھ جواب نہ دیا اس اثنا مین سیارہ جو تعقب مین چلا تھا آکر پہونچا اور صورت خنظل کی اپنی بنکر طولان کے پاس آیا کہا خبردار اس شہزادہ کو قتل نہ کرنا نہین بہت پچھتاے گا طولان نے یہ کلام سنکر کہا دور بھی ہو تو کوئی اسکی طرفدار معلوم ہوتی ہی سیارہ نے دیکھا کہ کوئی شے اور ظاہری قید کی علامت شہزادہ پر معلوم نہین ہوتی یہ سمجھکر پاس سے طولان کے بھاگا مگر کہتا گیا کہ اے شہزادے کھڑے کیا کرتے ہو یہ حرامزادہ لاف زنی کرتا ہی مارو اسکو اگر مسحور بہ سحر نہین ہو قاسم ایک سکتے کے عالم مین کھڑا تھا اسکے کہنے سے چونک گیا اور دوڑ کر طولان سے لپٹا ایک ہاتھ گلے پر رکھکر اس طرح فشردہ کیا کہ منھ سے وہ بول نہ سکا اور قاسم نے اُسکو گرا کر دوسرا ہاتھ سر کے نیچے رکھکر گردن کو دھڑ سے مع نرخرے کے کھینچ لیا پھر تو آگ پتھر سے برسنے لگی اور شور دار وگیر برپا ہوا قاسم نے تیغہ سحر کش لے لیا اور سیارہ نے جھولا اُسکے سحر کا اور جو کچھ جواہر وہ پہنے تھا اُتار لیا پھر وہان سے شادان و فرحان لشکر مین آئے سوگند نے وہ غبار درمیان لشکر سے دور کیا شہزادہ تیغہ سحر کھینچکر نعرہ اللہ اکبر کرکے صف عسکر ساحران مین جا پڑا سوگند نے تاریخ و ترنج لگانا شروع کیا اور مقبل نے تیرون کا مینھ برسایا پھر تو نظم

ہوئی پھر آتش کین شعلہ آور	جلایا اُس شرر نے خشک اور تر
ہوا پہلے سے ہنگامہ دوبالا	

نظر مین مہر بھی تھا مہ کا ہالا
نہ راہ امن کو بھولے تھے مردم
ہوئے تھے بند رستے غیر شمشیر
بنائے کوہ کو اک زلزلہ تھا
لب سوفار سے پیکان تھا گلگون
رہا یہ پاس ناموس ننگ تا شام
پریشان کون ہی خوش کیا لشکر

زمین لاشون سے رشک آسمان تھی
نیام اپنا کیا تھا تیغ سے گم
حنائے پائے اسپان لکہ زن
قدم گاوزمین کا کانپتا تھا
ہوا تھا دنگ جلاد فلک بھی
چھپا خورشید مہر آیا لب بام

لہو کی دہار اک سیل ومان تھی
پرندہ تھا نہ اس صحرا مین جز تیر
ہوا خون دماغ دوست دشمن
زبان نیزہ رشک موجۂ خون
سما بھی کانپتا تھا اور سمک بھی
تماشے کو ہوئی وا چشم اختر

جس وقت کہ اریکہ آرائے فلک چارم آمد فوج انجم لشکر رو بفرار لایا سیاہ ساحران مین طبل بازگشتی بجا اور ہر ایک ساحر بھاگ کر اندر قلعے کے گیا حنظل نے جب قاسم کو مع تیغ سحر آکر لڑتے دیکھا تو ساحرون کو بھیج کر طولان کا حال دریافت کیا انھون نے آکر اسکو مردہ پایا جاکر بیان کر دیا کہ وہ مارا گیا حنظل لڑائی کا انتظام اور حفاظت قلعہ اُس وقت کر رہی تھی جانہ سکی روکر چپ ہو رہی اب جو فوج پھر کر قلعہ مین آئی در قلعہ بند کر کے افسر مقرر کر کے روتی ہوئی ہاے میرے مرادون والے دولھا افسوس تو ناشاد دنیا سے گیا کہتی ہوئی لاش پر آئی خوب روئی اور پیٹی چلائی کہ ؎ جو گل نہ کھلنے پائے تھے پھول اُنکے آگئے + مسند سے دولھا اُٹھتے ہی تکیہ مین سوگئے + ہاے آئی برات میرے نوشا کدھر گئے ای میرے غیرت والے اب میری بیٹی کا راج اور سہاگ کون کریگا ہاے وہ جنم کی رنڈیا ہوگئی ہاے اسکی مانگ اُجڑ گئی تم کیسی میٹھی نیند رات بھر کے جاگے پانون پھیلائے سو رہے ہو آج عروس مرگ سے ہمکنار ہوے آغوش لحد مین جاکر لیٹے خلاصہ کلام رو پیٹ کے لاش کو اپنے آئین اور دین جمشیدی کے بموجب اُٹھایا یہ تو اس ہنگامہ اندوہ والم مین مصروف رہی لیکن شاہزادہ قتل وقمع کر کے جب پھر الشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا مقبل نے طلایہ قایم کیا اور شاہزادہ خیمہ مین پلنگڑی پر آکر لیٹا پھر وہی دیوانگی اور بیقراری دل پر طاری ہوئی یاد جانان مین سر دُھننے لگا اور یہ زبان پر لایا

نظم

دل سے خلش ہجر کا صدمہ نہ اُٹھے گا
آئی ہوئی اُسکی نہ مرے سر کہین آجائے
سکھلائے کہین رنگ بدلنا نہ مری آہ

کھٹکے گا کلیجے مین یہ کانٹا ابھی کچھ اور
گردن کو جھکائے نہ بڑھایا ابھی کچھ اور
بہروپ کھائے نہ دُنیا ابھی کچھ اور

جب بیقراری شہزادہ کی حد سے زیادہ بڑھی سیارہ اور سوگند نے آکر سمجھایا ہزار صورت سے دل بہلایا یہان تک کہ آفتاب مثل عاشق کے بیقرار چہرہ زرد گرد وابستر کیے تپ ہجر سے تھراتا خیمہ مشرق سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکلا اور بادیہ گرد افلاک ہوکر دلسوزی جتانے لگا کہ بمقتضائے ابیات

ہوا پھر جلوہ گر دارائے خورشید	کہ گردون پر سحر ابھ جائے خورشید	غبار و گرد مطلق ہوگیا دور
ہوا روے زمین آئینۂ نور	سحر گہ پھر وہی خصمی وہی قہر	بلا سے تھا مقابل فتنۂ دہر
ہوئی ہر سمت فکر تاخت و تاراج	سر آرام تھا بالین کا محتاج	نماز صبح پڑھکر وہ دلاور
رجز خوان پھر چڑھا گھوڑے پہ اوپر	چلا وہ شیر نر پھر سوے جنگاہ	یلانِ فوج کو لے اپنے ہمراہ
ہوا میدان وہ میدان محشر	نمایان ہر طرف سامان محشر	ہوا محشر یہ رو بینہ کے دم سے
کہ مردے چونک اُٹھے خواب عدم سے	نہ صد پارہ فقط تھا پردۂ گوش	زمین کانپی فلک کا اُڑگیا ہوش
فلک تیرہ ہوا یہ گرد چھائی	ہوئی زیر و زبر ساری خدائی	کمر لشکر نے باندھی پھر پیکار
پڑی طبل و دہل پر چوب یکبار	کہون کیا فوج کین کی پائے مردی	ہوا تیرہ سپہر لاجوردی

جب روبروے قلعہ لشکر پہونچا حنظل ردبیٹ کر لاش طولان کی اُٹھا کر برج قلعہ پر بیٹھی تھی آمد لشکر قاسم دیکھکر خود عازم جنگ ہوئی اُسوقت آفت جادو اسکی مصاحب نے عرض کیا کہ مین آج مقابلہ کو جاتی ہون اور اس ناسزا کو سزا دیتی ہون حنظل نے اُسے خلعت سرفرازی دیکر فوج جو کچھ طولان کی اور قلعہ کی قتل و تمع سے باقی تھی اُسکو حکم کمر بندی کا دیا ساحر جلد جلد تیار ہوئے در قلعہ کھلا علم فوج ظاہر ہوا تخت اور اژدر ساحرون کے نکلے میدان جنگ مین صفین جم گئین کہ نظم

مقام اپنے سے جب آئے وہ باہر	وہ چندان ہو گئی وہ شورش تر
گمر ین شورش کا دو دریا ارادہ	کوئی طوفان نہین اس سے زیادہ
معاذ اللہ کیا غوغا تھا ہر سو	کہ بھاگے شیر صحرا مثل آہو

الحاصل بعد صف آرائی لشکر آفت میدان مین آئی اور نعرہ زن ہوئی کہ قاسم تیغہ سحر کے بھروسے پر لڑتا ہے یہ بھی صدقہ ملکہ نرگسی حشیم کا ہے ورنہ ابتک تو زندہ درگور ہوتا آج کسی پہلوان کو میرے مقابلے مین روانہ کر کہ اُسے راہ عدم دکھاؤن مزا سرکشی کا چکھاؤن یہ نہیب سنکر سرداران قاسم کو تاب نہ آئی اور زبرابرے جوشن پوش نے گھوڑے کی باگ لی رخش صرصر تگ تین طرارون مین اُس لکانہ کے روبرو جا پہونچا اُسنے افسون پڑھکر دستک دی کہ گوشہ صحرا کی طرف سے ایک سوار اسپ تیز رو پر سوار مسلح و مکمل پیدا ہوا اور زبرابرے سے مقابلہ کرنے لگا دونون مین اول تیغ و نیزہ چلا جب باہم برابر رہے سوار سحر نے تلوار لگائی اور ایسا سحر پڑھا کہ زبرابرے بیحس و حرکت ہوگیا سوار نے کمر مین ہاتھ دیکر قاش زین سے اُٹھا لیا اور لشکر ساحران کے سپرد کیا کہ اُنھون نے لیجا کر اندر خیمے کے قید کیا ادھر سوار نے پھر مبارز طلبی کی سلیم شیر شکار شہزادے سے اجازت لیکر

رزم کے لیے گیا بعد نیزہ وری کے نوبت شمشیر زنی کی جب آئی سوار سحر نے انکی بھی وہی حالت کی گرفتار کر کے لشکریون کو دیا اور پھر طلبگار ستیز ہوا اسی طرح چالیس سردار جانباز اُسنے گرفتار کیے دن تمام ہو گیا اور خسرو عالم آرا جہان گیر سیر عالم کر کے منزل مغرب کی طرف قدم زن ہوا اور لشکر انجم باخیل و حشم ہمراہ سپہ سالار ترک فلک دشت بزد افلاک مین آیا کہ

نظم

ہوا تھا گرد سے آلودہ روے مہر — گیا دریاے مغرب مین فرو مہر
اڑا ایسا غبار لشکر زنگ — ہوا رخت جہان کیسے کا ہمرنگ
پھرے اپنی طرف ہر ایک لشکر — کہ راحت کے لیے شب ہی مقرر

سب نے کمر کھولی آسودہ ہوے آفت اندر خیمہ کے نہ گئی فوج ساحران کو لیکر مقابل عسکر شہزادہ دلاور اُتری کیونکہ ہر سحر قاسم قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتا ہی اگر کوئی سامنے اُترا ہوگا تو قلعہ پر یورش نکریگا اور اسی لیے اسنے سرداران شہزادے سے ٹوک کر مقابلہ کیا کہ دو ایک روز اسی حیلہ مین بسر ہون تاکہ زمار شوہر خنظل آجائے اگر شہزادے سے مین ارادہ رزم کرونگی تیغہ کے سبب ایک ہی روز مین فیصلہ ہو جائیگا اور قلعہ بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا فی الجملہ جب لشکر ساحران باہر قلعے کے اُترا بازار لشکر کی کھل گئی طلایہ دونون طرف پھرنے لگا سیارہ نے قاسم سے کہا آپ کے دادا کا یہ آئین نہین کہ حریف لشکریون سے طلب جنگ ہوا اور افسر سبقت کر کے آپ لڑنے لگے دیکھیے امیر باوجود کہ اسم اعظم جانتے ہین مگر پیش قدمی نہین فرماتے جو جس سے طالب ستیز ہوتا ہی اسی کو لڑنے بھیجتے ہین منشا تقریر کا یہ کہ اب آپ کو بھی تامل کرنا ہوگا اور زمانہ سحر مطلوب طول کھینچے گا مین لشکر عدو مین جاتا ہون آپ دل کو مضبوط کر کے آرام پذیر ہوجیے اور نظر بہ فضل کریم کارساز رکھیے یہ کہکر صورت اپنی ساحر کی بنائی اور راہ لشکر حریف لی جب داخل لشکر ہوا دیکھا آفت اپنے خیمے مین مشغول عشرت ہی ناچ دیکھ رہی ہی جام شراب گردش مین ہی یہ کیفیت دیکھتا ہوا دوسری سمت جو آیا دیکھا ایک خیمہ مخمل کا استادہ ہی پردہ جواہر دوز پڑا ہی پہرا جو کی کچھ نہین تخلیہ ہی اسنے پردہ اُٹھا کر دیکھا اسی سوار سحر کو سونے کے پلنگ پر خواب راحت مین پایا فوراً ایک بوٹ مار کر اپنے تئین زیر پلنگ پہونچایا اور کفچے مین سفوف بیہوشی رکھکر نتھنون سے اُسکے نے لاکر جو پھونکا سوار بیہوش ہو گیا یہ چادر مین پلنگ کے پشتارہ باندھکر وہان سے لے نکلا صحرا مین لاکر گڑھا کھود کر اُسکو دفن کر دیا پھر وہان سے لشکر حریف مین گیا اور ساحر تو بنا تھا ہی بازار مین پھرنے لگا ایک دکان پر کبابی کباب بیچ رہا تھا اسنے تجویز کیا کہ کبابی کو زک پہونچاؤن یہ سوچکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مقوے کے چار بال اپنے سر کے اوپر لگائے اور کئی ہاتھ درست کیے جسم مین روغن ایسا ملا کہ سارا بدن آگ کی طرح دہکنے لگا اس شکل ہیبت ناک سے آہستہ آہستہ کبابی کی دوکان کے پاس آکر پکارا کیون جی ہماری خبر بھی ہی اُسنے جو پیچھے پھر کے اُسکو دیکھا مارے ڈر کے تھر تھر کانپنے لگا اور ہاتھ باندھکر پوچھا کہ آپ کون ہین اُسنے کہا کہ جہان تم جمعرات کو چراغ جلایا کرتے ہو ہم وہی ہین کبابی نے کہا میری خطا معاف کیجیے مین نے ابکی آپ کے یہان گڑ کا ملیدا چڑھایا تھا اُسنے کہا ہم اب تمسے بہت راضی ہین چلو اندر دکان کے کہ تمکو ہم بہت کچھ دین یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر کبابی کو اندر اسکی پال کے لایا اور منھ پر اُسکے ہاتھ بیہوشی کا بھرا پھیر دیا کہ وہ بیہوش ہو گیا اُسکو اسی جگہ بیٹھکر سوار سحر کی صورت کے مثل زنگ روغن لگا کر بنایا اور ہتھیار سب لگا دیے بخوبی آراستہ کر کے ہوشیار کیا اور کہا حکم خداوند سامری کا یون ہوا کہ کبابی تمھارا سیوا بہت کرتا ہی اسکو جا کر سوار سحر بنا دو بموجب حکم خداوند مین نے تجھے سوار بنا دیا اور سوار سحر کو غائب کر دیا ہی اور مسلمانون کی قضا تیرے ہاتھ سے ہی خبردار آج سے اپنے تئین کبابی نہ کہنا جو پوچھے کہنا سوار سحر ہون یہ سمجھا کر وہان سے ہاتھ پکڑے خیمۂ سوار مین لایا جسنے دیکھا یہی سمجھا کہ سوار کہین گیا تھا اب آیا ہی غرضکہ کبابی کو خیمے مین لٹایا اور کہا آرام کرو صبح کو قاسم ہی سے لڑنا وہ افسر ہی اسکو قتل کیا اور سب فوج بھاگی کل ہی فتح ہو جائیگی اس طرح سمجھا کر سیارہ تو اپنے لشکر مین چلا آیا اور کبابی نے جو سونے کا پلنگ اور کمخواب کا اوقچہ اور بارگاہ کی تیاری دیکھی دل سے کہا کہ خداوند نے مجھے سلطنت دی بیشک مین سوار سحر ہون رات بھر اسی خوشی مین جاگتا رہا جسوقت لوائے شوکت انتمائے خاقان زرین کلاہ خاور گردون پر بلند ہوا اور لشکر زنگ ظلمت رو بہ فرار لایا کہ بمقتضائے ابیات

وہ شب آنکھون مین کاٹی مثل اختر	غرض خورشید نے کی یہ مہم سر	ترددرات کا جب ہوگیا دور
ہوئی مردانگی دونون کو منظور	چلے لشکر سوئے میدان جنگگاہ	کہ اک کشور مین کب ہتے ہین دو شاہ
ہلال آسا چمکتے تھے جو خنجر	صف لشکر تھی گردون کے برابر	علم ہر رنگ کے ہر سو نمودار
وہ صحرا ہوگیا تھا رشک گلزار	ادھر سے وہ سپاہ ظلم بنیاد	کہ تھا شہر عظیم فتنہ آباد
نہ لشکر سحر عمان تھا وہ لشکر	کہ تھا وہ کشتی گردون کا لنگر	غرض لشکر ہوئے دونون مقابل
تماشائے جہان سے اٹھ گیا دل		

بعد صف آرائی کارزار کبابی کو سوار سحر آفت نے سمجھ کر حکم کیا کہ میدان مین جا کر نبرد آزما ہو وہ گھوڑا بڑھا کر رزمگاہ مین آیا اور نعرہ زن ہوا کہ ای قاسم آج تو میرے مقابلے مین آ تو شہزادہ مرکب اڑا کر اُسکے سامنے گیا کبابی نے تلوار ماری شہزادے نے خالی دیکر جو

۱۹۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جوہاتھ تلوار کا مارا کبابی کے دو ٹکڑے ہوئے شور اسکے مرنے کا نہ اُٹھا اُدھر قاسم نے مبارزطلبی فرمائی آفت بغضب تمام سامنے آئی اور ایک نارنج سحر پڑھکر مارا کہ تمام لشکر مین شہزادے کے اندھیرا ہوگیا شہزادے کو بسبب تیغہ سحر کے روشنی دکھائی دیتی تھی اور باقی کسی کو سوجھائی نہ دیتا تھا قاسم نے دیکھا کہ خنطل آکر میرے پاؤن پر گری ہے اور کہتی ہے کہ ملکہ کو لینا آپ کو منظور ہے تو تیغہ سحر مجھے دیجیے کہ ملکہ کو جا کر لے آؤن شہزادہ نام مطلوب سنکر بیقرار ہوگیا اور تیغہ اُسکے حوالے کیا تیغہ دیتے ہی آفت آئی نعرہ ہوا کہ منم آفت جادو کمر مین پنجہ دیگر زور سحر انکو لے اُڑی اور لشکر ساحران سے کہتی گئی کہ تم کمر کھولو اور طبل امان بجا کر پھر جاؤ لشکر مین طبل امان بجا اور سب پھر کر خیمون مین آگئے اُسوقت روشنی ہوئی اور سحر کی تاریکی مٹی سب نے دیکھا کہ شاہزادہ لشکر مین نہین ہے ایک تلاطم پڑگیا سیارہ لشکر کو حوالے سوگند کے کرکے صورت ساحر کی بنکر بہر تلاش چلا مگر آفت کا ایک باغ جنگل مین ہے وہان قاسم کو لائی اور بارہ دری مین آکر زمین پر لٹا کر سحر کردیا تاکہ یہ بے قابو رہین اُٹھ نہ سکین اور آپ بجہ سنگار کا لینے گئی کہ اُسکو جھٹکا کرکے قاسم کو قتل کرون اور اُسکی روح کا بیر بناؤن جب یہ جاچکی سیارہ ڈھونڈھتا ہوا قریب باغ پہونچا عقل سے دریافت کیا کہ شہزادہ اسی باغ مین ہوگا فی الفور صورت اپنی مالن کی ایسی بنائی پاؤن مین کڑے انوٹ بچھوے پہنے چُنری سُرخ اوڑھی لہنگے پر سودائی لگائی زلف غالیہ بیز عنبرآگین کو رخسارہ رنگین پر چھوڑا اور چشم غزالین کو سرمہ آگین کیا ابیات

	زلف ہزار دل بیکے تار مو بہ بست تا عاشقان ببوی نسیمش دہند جان		راہ ہزار چارہ گر از چار سو بہ بست بکشود نافہ و در ہر آرزو بہ بست	

پھولون کی ٹوکری ہاتھ پر رکھکر چھم چھم کرتی در باغ پر آئی اُس نزہت گاہ کو نمونہ اعلی علیین پاتا کہ صبا زلف پرتاب بنفشہ سے مشک تاب کا نافہ کھولے تھی اور عطار شمار جعد پر شکن شکین سنبل سے عنبر ترہ برستا تھا ریاحین جنان روائح گلہاے سیراب سے مشام جان عالمیان معطر فرمایا اور باغ جنان اشجار پر بہار سے اُسکے سرسبزی اور لطافت قرض لیتا تھا کہ نظم

	شگفتہ اُس مین تھے گلہاے الوان مصفا ایسا تھا آئینہ آب یہ مینائی تھے سبزے سے درو بام ایاغ بادہ بہجت تھا ہر گل		کہ ہر تختہ تھا رشک صد گلستان کہ اُس سے نیلگون تھا رنگ سیماب کہ بھولا خامہ ارژنگ کا کام ترنم سنج ہر گلبن پہ بلبل	

جب آگے بڑھی باغبانون نے پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ سرکار کی مالن ہون جتنے خنظل کے ملازم ہین سب کے پاس ہمیشہ سے آتی جاتی ہون آج یہان مالک آئے ہین میرا بھی جی چاہا کہ اس باغ کو دیکھ آؤن باغبان بولے کہ تم اکیلے مین آیا کرو اسوقت تو جاؤ مگر یارون کو نہ بھولنا ہم تو تمھاری اداکے دوانے ہین ایک نے کہا ذرا مُنھ پھیر کر ہنس تو دو دوسرا بولا کہ ہنسی اور پھنسی غرض یہ تو سب آوازے کسنے لگے مگر باغبانون کے چودھری کا لڑکا تو مالن کے سرو قامت کو دیکھکر قمری کی طرح طوق محبت درگلو ہوا اور سیب ذقن پر جان شیرین کھونے لگا اُٹھکر ساتھ چلا اور کہتا جاتا تھا کہ اے جان جہان مجھے اپنے گلرخسار کا بلبل سمجھ کہ

ابیات

دکھا دین ہم دل پر داغ دل اے یار دیکھو گے لگی ہے آگ سینے مین جگر جل جائیگا غم سے	عجب ہی سیر سوجھے گی جو یہ گلزار دیکھو گے بہینگے اشک آنکھون سے مژہ خونبار دیکھو گے

یہ کہکر نزدیک جاکر ہاتھ پکڑ لیا کہ میری جان ہی جاتی ہے ذرا میرے ساتھ آؤ مالن نے مسکرا کر کہا کہ اپنی بہینا کو بلاؤ آگ لگاؤن تیری باتون کو کیا جلد مزے مین آگیا باغبان ایسا بیتاب تھا کہ اسکی باتون کو غمزہ و ناز جان کر آغوش مین اُٹھا کر جس کوٹھری مین کہ آپ رہتا تھا لایا یہان ایک کونے مین امرود رکھے تھے ایک مین فسرلفون کی پال پڑی تھی کہین بیج رکھے تھے میٹھے کدو ڈھیر تھے بیچ مین کتھری بچھی تھی اُسپر مالن کو بٹھایا حسب اتفاق آفت اسوقت بچہ خوک لیکر آگئی اور اسکو جھٹکا کیا بھینٹ جو تیار ہوئی سحر کے بیر آئے اور کہا کیا غافل بیٹھی ہے سیارہ عیار کوٹھری مین مالن بنا بیٹھا ہے یہ سنتے ہی بغضب تمام دوڑی کہتی ہوئی کہ موا عیار یہان بھی آیا بہ صدا سیارہ نے جو سُنی سمجھا کہ راز ترا کھل گیا آفت یہان بھی آتی ہے یہ جان کر باغبان بچہ تو پاس بیٹھا ہی تھا فوراً ہاتھ بیہوشی کا اُسکے مُنھ پر مل دیا کہ وہ بیہوش ہوا آپ اُٹھکر کوٹھری کے پٹ کی آڑ مین کھڑا ہو گیا کہ آفت نے آتے ہی دروازہ کھولا اور جیسے ہی سر اندر جانے کے لیے ڈالا اسنے اس زور سے نیمچہ مارا کہ سر نجس تن سے جدا ہو گیا العیاذ بالله شور عظیم بلند ہوا کہ مارا مجھے نام میرا آفت جادو تھا باغبان وغیرہ سب ملازم باغ سے بھاگ گئے اور قاسم کے جسم مین طاقت آگئی اُٹھ بیٹھا ایک جگہ بارہ دری کے کونے مین جیغہ سحر رکھا تھا اُٹھا کر جو ساحر کہ نظر پڑا اسکو مارا اور ادھر سیارہ باغبان بچہ کو مار کر شہزادے کے پاس آیا اور انھین ہمراہ لیکر سمت لشکر روانہ ہوا ادھر کچھ باغبان وغیرہ بھاگ کر خنظل پاس گئے اور خبر ہلاکت آفت بیان کی یہ رونے لگی اور برج قلعہ پر آکر نفیر سحر بجائی کہ فوج ساری جو باہر اتری ہوئی تھی اندر چلی آئی دروازہ بند کیا اس عرصہ مین قاسم آکر پہونچا فوج تو جا چکی تھی یہ بھی اپنے لشکر مین داخل ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسوقت وہ سردار جو سوار سحر پکڑ لے گیا تھا آفت کے مرنے سے سحر کی قید سے چھوٹے از بسکہ لشکر ساحران کو بیم و ہراس آمد قاسم طاری تھا کسی نے انھین نہ روکا وہ بھی پاس شہزادے کے آئے اور بآرام تمام اقامت گزین ہوئے لیکن وہ سیاہی کا انسان فرستادہ خنطل طلسم مین زنار بلا افگن کے پاس پہونچا نامہ دیا اسمین سارا حال ملکہ اور قاسم کا مرقوم تھا وہ گھر کی بربادی پڑھکر روتا ہوا افراسیاب کے پاس گیا اور عرض کیا کہ تیغہ سحر کے حربے کا کچھ توڑ بتائیے میرا سارا گھر برباد ہو گیا افراسیاب نے اپنے خزانے سے ایک لعل بے بہا منگا کر اُسکو عنایت کیا کہ اسکا اگہ بنوا کر بازو پر باندھنا اور جب مقابل حریف جانا بازو اُسکے سامنے کر دینا لعل کا عکس اور چمک جو اُسپر پڑیگی وہ بیہوش ہو جائیگا تم اُس سے تیغہ چھین لینا اور اُسکو گرفتار کرنا بعد لمحہ کے وہ پھر ہوشیار ہو جائیگا جو چاہنا سو کرنا اُسنے وہ لعل لیکر اُسی وقت اگہ بنوا کر بازو پر باندھا اور فوج ساحران ساتھ لیکر بحشم و خدم روانہ ہوا بعد طی کرنے مسافت راہ کے قریب اپنے قلعے کے پہونچا یہان برج قلعہ پر زوجہ اُسکی بیٹھی تھی اور قلعہ بند تھا شہزادہ نے بھی ایک دن حملہ کرنے سے تامل فرمایا تھا کہ یکایک لکہ ابر سمت فلک ظاہر ہوا پرکالے آتش کے اُڑتے نظر آئے بارہ ہزار ساحر اژدہون پر سوار اور بارہ ہزار شیر پر اور بارہ ہزار فیل پر بیٹھے ہوئے ہاتھی اور شیر اُنکے بزور سحر اُڑتے دکھائی دیے اور بارہ ہزار پیادے نشان کھولے اُڑتے آکر پہونچے نوبت و نقارے بجتے سنائی دیے اور چار اژدہون پر تخت کھنچا ہوا زنار بلا افگن بیٹھا ہوا سر پر چتر شاہی پھرتا تاج پہنے قبائے فرمان روائی زیب بر کیے دکھائی دیا خنطل اُسکو آتے دیکھکر مع ملازمون کے بہر استقبال آئی اور زر نثار کرتی تصدق آتارتی ہوئی قلعے مین لائی سوگند نے شہزادے سے کہا بابا ملکہ نرگسی چشم کا یہی ہی خدا خیر کرے یہ بڑا زبردست جادوگر ہے شہزادے نے فرمایا کہ خدا ہمارا اسب سے زبردست ہے غرضکہ فوج ساحران مقابل جنود مسعود شہزادہ اُتری اور بارگاہ زنار کی قلب لشکر مین نصب کی گئی زنار اندر قلعے کے گیا بی بی نے اسکی مارا جانا طولان وغیرہ کا سب حال بیان کیا اسنے کہا کہ حمزہ نے اپنے پوتے کو منع کیا یا نہین کیونکہ لڑائی تھی تو لقا سے اور افراسیاب سے مجھسے کیا مطلب تھا خیر مین نامہ لکھتا ہون یہ کہکر نامہ لکھا کہ یا امیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب اپنے پوتے کو آپ منع فرمائیے ورنہ وہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ لکھکر طائر جادو نام ایک ساحر کے ہاتھ خدمت امیر مین بھیجا وہ جب لشکر امیر مین پہونچا اپنے آنے سے امیر کو اطلاع کی انھون نے الگ خیمے مین اُکر بنہایت عزت کے ساتھ سامنے بلوایا اور نامہ پڑھکر جواب لکھا کہ مجھے قاسم کے مقدمے مین کچھ دخل نہین تم جانو وہ جانے اگر تم مجھ سے نہ لڑو گے تو مین بھی تمسے لڑنے نہ آؤنگا

یہ تحریر کرکے حوالے کیا کہ طائر جواب زنار پاس لایا اسنے پڑھکر کہا کہ حمزہ کو شر کرنا منظور ہی خیر بجے طبل جنگ یہ کہکر آپ بیرون قلعہ بہان کی فوج لیکر آیا اور بارگاہ مین آکر بیٹھا جسوقت کہ برہمن فلک زنار شعاع گلے مین تبخانہ مغرب مین گیا اور ہندی فلک تعالی نذر کی لیکر اور چوک پہ دین کی بنا کر اشنان کے لیئے پھر نیلگون سپہر آیا نظم

شب تیرہ نے پھر بہر تماشا — جہان مین دیدۂ اختر کیے وا
جہان مین ہر طرف پھیلی سیاہی — سپاہ زنگ نے کی پھر چڑھائی

رات بھر تیاری جنگ دلاوران نے کی زنار نے طبل رزم بجوایا شہزادے کے یہان بھی نقارۂ جنگی کڑکڑایا دونون جانب ایک غوغاے عظیم بلند ہوا ساحر سحر جگانے لگے بہادر تلوارین سان پر چڑھانے لگے خلاصہ کلام اسی تدبیر مین وہ شب بسر ہوئی اور اسکندر شہنشاہ خاور نے سپاہ زنگبار شب کو شکست دی کہ نظم

سپاہ زنگ نے لی سر پہ چادر — سحر پیدا ہوئی مثل سکندر
بڑھا خورشید آسا لشکر دین — پے جنگ و پے رزم و پے کین

سحرگاہ قاسم نماز پڑھکر سوار ہوا اور فوج ظفر موج کو لیکر دشت قتال مین آیا ادھر سے زنار لشکر ساحران نابکار سہرا لایا صفین جمین میدان رزمی پاک و صاف ہوا نقیبون نے دلیرون کو گرمایا دل ہر ایک کا بڑھایا جب یہ تیچھے ہٹے زنار کی طرف سے مہنت جادو نام ایک ساحر میدان مین آیا ادھر الماس خان مقابلے کو گیا اور طالب ضرب ہوا مہنت اپنے کان کا چکر اتار کر سحر پڑھتا بڑھا اور چکر کھینچ مارا الماس کی گردن مین وہ چکر طوق کی طرح پڑگیا اور سر ہرنے پھر زین کے جھک گیا ساحر نے چاہا کہ بڑھکر سر کاٹ لون اسوقت قاسم گھوڑا بڑھا کر للکارتا ہوا اسکے آگے گیا اور تیغہ سحر کا وار کیا مہنت ہر چند سنبھلا اور سحر پڑھتا گیا لیکن کچھ نہ ہوا تیغے سے دو پرکالے ہوے شور اسکے مرنے کا بلند ہوا پھر تو مہنت کے مرنے سے زنار کو تاب نہ رہی خود اژدر بڑھا کے مقابل ہوا اور سحر کی برقین چمکانے لگا شہزادے نے تیغہ سحر بلند کرکے حملہ کیا زنار نے گھبراکر بازو سامنے کردیا جیسے ہی روشنی لعل کی قاسم پر پڑی بیہوشی طاری ہوئی زنار نے تیغہ ہاتھ سے لے لیا اور کمر مین پنجہ دیکر انکو بھی لے اڑا فوج مین غل ہوا جان نثاران شاہزادہ لینا لینا کہکر چلے تھے کہ زنار نے طبل امان بجوادیا اور پکار کر کہا کہ اول قاسم کو قتل کرلون تو تم کو سزا دون غرضکہ لشکریان شاہزادہ رنجیدہ پھرے اور ساحر بھی خیمون مین جاکر آسودہ ہوئے زنار نے قاسم کو ایک ساحر نہنگ جادو

تام کے حوالے کیا کہ اُسکو بحفاظت تمام قید کرے قلعے کے اندر وہ گیسو بریدہ نرگسی چشم موجود ہی
وہان لیجانا اسکا صلاح نہین نہنگ نے شہزادے کو لاکر قریب ایک درہ کوہ کے اچھے مین
قید کیا اور آپ پہرا دینے بیٹھا کہ اکیلے مین جو آئیگا مجھے معلوم ہوگا لشکر مین کثرت مردم سے شناخت
نہین ہوسکتی غرضکہ یہ تو ساکن ہوا اور سیارہ صورت ساحر کی ایسی بنکر لشکر سے چلا اور تجسس
کنان اسکے خیمے مین آیا اُسنے پوچھا تو کون ہی سیارہ نے جواب دیا کہ زنار کے پاس سے آیا ہون
آپ کی خیریت اُنھون نے دریافت کی ہی یہ سنتے ہی نہنگ نے ایک گولا موم کا سامنے پھینک دیا
کہ اُسکو اُٹھا کر میرے پاس آؤ سیارہ نے جیسے ہی اُس گولے پر ہاتھ ڈالا ہاتھ جل گیا چھوڑ کر بھاگا
نہنگ پیچھے دوڑا مگر نہ پایا پھر آکر خیمے مین بیٹھا مگر سیارہ جو بھاگا راہ مین ایک ساحر پیر مرد
اسکو ملا ازبسکہ یہ بھی بشکل ساحر تھا اُسکے قریب گیا اور حباب بیہوشی مارکر اسکو بیہوش کرکے کپڑے
اُسکے لیکر اور اُسی کی ایسی صورت بنکر اُسکو زمین مین دفن کردیا اور ایک تھال مین کچھ مٹھائی
لگاکر خیمۂ نہنگ مین گیا اور کہا نذر جمشید کی مٹھائی لایا ہون اُسنے وہی گولا پھر اُسکے سامنے
پھینکا کہ اُسکو اُٹھالا سیارہ تو اُسکے حال سے واقف تھا اُٹھانے نہ جھکا بلکہ بھاگ گیا نہنگ
سمجھا کہ یہ بھی کوئی عیار تھا مگر اب اس اثنا مین زنار خود یہان آیا اُسے کہا دو دفعہ عیار یہان آچکا
ہی اور بھاگ گیا زنار نے کہا بہت خبردار رہنا مین تمھین ہوشیار کرنے آیا تھا یہ کہکر پھرا راہ مین
سیارہ نے اسے جاتے دیکھا سمجھا کہ نہنگ کے پاس سے آتا ہی یہ معلوم کرکے بہت جلد زنار
کی صورت آپ بنکر نہنگ کے پاس گیا اُسنے کہا آپ پھر کیون آئے اُسنے جواب دیا کہ مین چاہتا
ہون تمھارے پاس رہکر نگہبانی کرون یہ کہتا ہوا قریب پہونچ گیا اور کہا دیکھو پشت پر تمھاری وہ
عیار آپہونچا نہنگ گھبرا کر دیکھنے لگا سیارہ نے اس زور سے خنجر مارا کہ سر کٹ گیا شور قیامت زا بلند
ہوا قاسم چھوٹ گیا اور اُسنے قید ہوتے وقت دیکھا تھا کہ تیغہ سحر زنار نے درہ کوہ مین گڑوا دیا ہی
کس لیے کہ ایک بار قلعہ کوہ مین رکھنے سے تیغہ جاتا رہا تھا اور درے مین دفن کرنے سے کسی کو گمان
بھی نہوگا کہ تیغہ درہ کوہ مین دفن ہی خلاصہ یہ کہ قاسم اس راز سے واقف تھا اُسنے کھود کر تیغہ
لےلیا اور ہمراہ سیارہ کے داخل لشکر نصرت اثر ہوا اس ہنگامہ کی خبر زنار کو پہونچی کہ ایک عیار
نہنگ کو مار کر قاسم کو چھڑا لے گیا اس خبر کو سنتے ہی مثل مار سر کوفتہ کے پیچ و تاب اُسنے کھا کر اُسی وقت
حکم دیا کہ لشکر مین طبل جنگ بجے اور جتنی رات کہ باقی ہی آلات حرب و ضرب کی تیاری مین بسر
ہو صبح کو بغیر قتل کیے قاسم کے میدان سے نہ پھرون گا حسب الحکم کوس حربی پر چوب پڑی

اور نفیر سحر کو دم ملا یہ خبر شاہزادے نے سُنی اپنے یہان بھی طبل جنگ بجوا دیا دونون لشکر لڑنے پر تل گئے سلح خانے کھل گئے پچھلی رات سے تا سحر ہنگامہ کارزار کی تیاری مین گرم رہا جسوقت دارائے دولت آرائے سواد اعظم مشرقستان بجاہ و حشم توسن فلک پر سوار ہوا اور خیل انجم مملکت افلاک سے دست بردار ہوکر چھپ گیا نظم

سیاہ سحر چون علم برکشید
جہان حرف شب را قلم درکشید

برافروختہ شمع رخ آفتاب
چو برداشت از ظلمت شب نقاب

صبحدم سپاہ ہر دو سوادگاہ مصاف مین بکر و فر آکر پہونچی دہل و دمامے بجنے لگے نقیب للکارنے لگے کہ نظم

پکارا عرصۂ کین داد بیداد
ہوئی عریان ہر اک شمشیر فولاد

ترقی دن کی تھی آتش کا بڑھنا
غضب ہے شعلۂ سرکش کا بڑھنا

ہوا وارد جو قاسم دشت کین مین
گرے نیزے خجالت سے زمین مین

قضا نے کیا فقط ہاتھ اُس کا چوما
قدر نے بھی لیا بازو کا بوسا

سپہ سالار لشکر اُسکے ہمراہ
جوان بہتر سے بہتر اُسکے ہمراہ

دم شمشیر کے ڈر سے تہ خاک
کفن تھا مردۂ صد سالہ کا چاک

غرض ترتیب لشکر ہو چکی جب
بڑھا زنار اُڑا کر اپنا مرکب

غضب سے ڈانٹ کر بولا وہ بدخواہ
کہان ہے قاسم بیہوش و بیجاہ

مقابل مجھ سے ہو آکر اگر آج
ملاؤن خاک و خون مین اُسکا سر آج

سُنا قاسم نے جب نعرہ عدو کا
ہوا غصے سے رنگ رخ بھبوکا

اُڑا کر رخش وہ آیا دلاور
ہوا دشمن سے اپنے ہمتگا در

جب قاسم مقابل ہوا زنار نے ایک ناریل سحر پڑھکر صحرا کی طرف پھینکا کہ یکایک ایسی آندھی تیرہ و تار آئی کہ دنیا اندھیر ہو گئی ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دیتا تھا اُسی تاریکی مین ایک پتلا زنار نے جھولی سے نکالکر سر کاٹ کر زمین پر ڈال دیا اور قاسم کو اُس تاریکی مین بسبب تیغہ سحر کے نظر آتا تھا اُنکے سامنے اُکے بازو کا کیا عکس سے لعل کے یہ بیہوش ہوا اُسنے تیغہ ہاتھ سے لیکر اُنکو بھی قید کر لیا سحر کی دستک دی کہ نیچہ آیا اور شہزادے کو اٹھا کر ایک سمت لے گیا پھر اُسنے سحر پڑھا کہ وہ تاریکی دور ہوئی سب نے دیکھا کہ لاشہ قاسم کا خاک و خون مین غلطان ہے سر الگ ہے دھڑ جدا پڑا ہے لشکریان قاسم نے گریبان چاک کیے لو مقبل تلوار پکڑ کر زنار پر جا پڑا اُسنے پھر سحر کی دستک دی کہ عالم مین تاریکی پھیلی اور نیچہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیدا ہوا مقبیل کو بھی اُٹھا لے گیا زنار نے تیلا نکالکر سر کاٹ کر ڈال دیا اور تاریکی موقوف کردی سب نے دیکھا کہ لاش مقبل کی پڑی ہی خاک و خون مین بھری چشم حسرت آلود کھلی ہی اور سردار تلوارین پکڑکر فوج ساحران پر چلے اسوقت زنار نے طبل بازگشت بجوایا اور پکار کر کہا کہ ای لشکر مسلمانان پھر جاؤ لاشین ان دونون کی ہمراہ لو اور حمزہ کو جاکر دکھاؤ کہدینا کہ جو یہان آئیگا اسی طرح مارا جائیگا طبل امان بجنے سے سردار ناچار ہوے اور روتے پیٹتے سر پر خاک اُڑاتے لاشۂ قاسم کے پاس آئے پکارے کہ ای آقا افسوس ہی کہ تیرا ارمان نہ نکلا ملکۂ نرگسی چشم کو تونے ہم پہلو نہ کیا ہاے اس عالم شباب مین تو حسرت بھرا دنیا سے اُٹھ گیا اُدھر سیارہ گرد لاش کے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ ای مالک میرے اپنے غلام کو اپنے پاس بلالے مین کس طرح بغیر تیرے زندگی کرونگا کہان جاؤنگا کس کا ہورہونگا آخر جنازہ دونون لاشون کا بناکر کاندھے پر اُٹھاکر نالان وگریان سمت لشکر صاحبقران روانہ ہوے جب لشکر اسلام کے قریب پہونچے ہرکارون نے صداے نالہ وشیون سُنکر خبر آکر دریافت کی اور جاکر بارگاہ مین امیر سے بیان کیا کہ شاہزادہ قاسم نرگس کوہ پر مارے گئے اور مقبیل بھی ان کے سینہ سے نثار ہوا لاشین دونون کی آتی ہین یہ خبر سُنتے ہی سالار سردار اور امیر نامدار ننگے سر ننگے پانون دوڑے آکر دیکھا تو سیارہ خون مُنھ پر ملے جنازہ اُٹھائے آتا ہی ہر سردار خاک اُڑاتا ہی امیر آکر جنازے کے ہمراہ ہوئے اور آنسوؤن سے رونے لگے مگر جو سردار اور تھے انھون نے شور وواویلا فلک کو پہونچایا جسقدر لشکر کے دوکان دار اہل حرفہ تھے وہ سب روتے تھے اور علمشاہ باپ کو قاسم کے غش پہ غش آتے تھے ای رج نوجوان فرزند قاسم لاش پدر سے لپٹا تھا اور کہتا تھا ای والد مجھ خستہ جگر کے سر کو بسکو بست شفقت رکھے گا آخر وہ دونون لاشیں بارگاہ مین آکر رکھی گیئن صف ماتم بچھ گئی یہ خبر محلات اسیرین مین پہونچی ملکہ خورشید خاوری مادر قاسم یہ کہکر کہ ہاے میری کوکھ اُجڑ گئی فرش خاک پر گری اور زوجہ قاسم ملکہ گیتی افروز دختر لقا نے چوڑیان توڑین تھیں تاری پچھاڑین کھانے لگی کہ ہی میرا راج سہاگ لٹ گیا پھر تو ملکہ رابعہ زربفت اطلس پوش مادر علمشاہ کے بین کسی سے سُنے نہ جاتے تھے جب وہ کہتی تھی کہ اے میرے کڑیل جوان بیٹا تمھاری برات نرگس کوہ سے پھرآئی چاندسی بنو بیاہ کر نہ لائے ای میرے گیسوؤن والے میرے نازون کے پالے تجھے کیسی نیند آگئی کون سی نظر کھا گئی اسوقت بائیس ہزار عورت گرد حلقہ باندھے دوہتڑ سرد سینے پر لگاتی تھین کہرام برپا تھا پلس پڑی تھی در و دیوار زمین وزمان روتا تھا ایک ہنگامۂ ماتم برپا تھا نظم

ایک بولی کہ ہاے اے بیٹا
اپنی آواز پھر سنادے ذرا
اک گھڑی آہ سرد بھرتی تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

روتی تھی اور بین کرتی تھی
گر پڑا خاک پر قلم ہو کر
پڑ گیا دشت و بر مین ایک خروش

نخل شاداب نوجوانی ہاے
چل بسا راہی عدم ہو کر
ایک تھا حال دوست اور دشمن

اختر برج کامرانی ہاے
روتے روتے جو سب ہوے بیہوش
نعرہ زن تھے تمام مرد و زن

الحاصل لاش اٹھانے کی تجویز کی اور خیمہ سیاہ غسل کے لیے مقرر فرمایا اسوقت خواجہ زادے برہم تعزیت خدمت امیر مین آئے اور عرض کیا کہ ایک بار اسی طرح لاشہ شاہزادہ بدیع الزمان کا آیا تھا مگر ماش کے آٹے کا پتلا تھا اس لاش پر بھی نہا براحتیاط پانی اسم اعظم پڑھکر چھڑکیے شاید ویسا معاملہ یہ بھی ہوا امیر نے اسم اعظم دم کر کے پانی لاشون پر چھڑکا دونون لاشین پتلے آٹے کے تھے یہ دیکھکر لشکریون اور خادمان محل اور امیر اور سردارون کو تسکین ہوئی معلوم ہوا کہ قاسم و مقبل قید ہین امیر نے پتلے پھنکوا دیے اور چپ ہو رہے لیکن ایرج کو باپ کے قید ہونے کا بڑا رنج ہوا اور بعد ایک روز کے امیر سے عرض کیا کہ میرا جی گھبراتا ہے امیدوار ہون کہ شکار کھیلنے کے لیے مجھے جانا ملے امیر نے اجازت دی ایرج نے شاپور شیر دل اپنے عیار سے حکم دیا کہ سامان شکار درست کیا جاے خیمہ وغیرہ لدے ارباب نشاط کو بھی حکم ملے کہ ہمراہ چلین شاپور نے بازدارون کو اور قراول بہلیون کو شہزادے کے ارشاد سے خبردار کیا سب نے تیاری کی ایک دن پیشتر ہاتھیون پر بارگاہ تیار ہو کر روانہ دشت ہوئی اور کسی قدر فوج بھی بارگاہ کے ساتھ گئی باز اور بہری وغیرہ و شاہین و عقاب وغیرہ بازدار لیکر چلے چیتون کی کھٹولیان ٹانگون پر رکھکر روانہ کین کتون کو ڈورے لیے ہوئے باؤلیان دیتے آگے بڑھے جسوقت کہ ساکن برج اسد شیر زرین چنگ فلک پلنگ شب پر حملہ آور ہوا اور دشت اخضر سپہر سے گلہ ستارون کا روبفرار لایا کہ ابیات

چو طاوس زرین جناح سپہر
پرید از آشیان طائران

بگستر د باز و براطراف دہر
نسیم سحر گشتہ ہر سو ردان

ایرج بازتیز پرواز جو ایک جھپٹ مین سیمرغ کو قلعہ قاف سے پکڑ لاتا اور بیم چنگل سے اسکے نسر طائر آشیانہ سبز سپہر مین جا کر چھپتا ہاتھ پر بٹھا کر سوار ہوا اور سمت دشت چلا وہ صبح کو سبزہ کی لہلہاہٹ دل پژمردہ کو طراوت بخشتی تھی نسیم عنبر شمیم غنچہ خاطر کھلاتی تھی شاہزادے نے اول صید طائران کرنا شروع کیا اور اپنے باز کو کہ اسکی تعریف مین یہ کہنا روا ہے جانورون پر چھوڑا کہ مثنوی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چو از باز کردی پر و بال خویش دگر جانب آسمان تاختے	زہیبت شدی سینۂ چرخ ریش عقاب فلک پر بہ بیند اختے

پہردن چڑھے تک دشت طائرون سے خالی ہوگیا پھر اسپ مراد کو صید گور و گوزن پر دوڑایا اور کمند نشاط کو گلوے آہوان صحرا مین ڈالا جہان کہین کچھار مین ہرن کھیرو کرتے نظر آئے

نشانہ تیر ہوے نظم

وہ کرنے لگا جا کے صید افگنی کیے صید اس درجہ گور و گوزن بہت شیر مارے بہت پیل مست وہ کرتا رہا دوپہر تک شکار	درندون کی پھر جان پر آبنی نہ میزان گردون مین ہو جنکا وزن ہوے کرگدن زور بازو سے پست ہوا جس گھڑی وقت نصف النہار

ٹھیک دوپہر کو ایک آندھی تیرہ و تار آئی دن کی رات ہوگئی اور مرکب کے منھ پر ہوا جو لگی کنوتی بدلکر وہ رہوار باد پا فرفر کرتا ایک سمت راہی ہوا شاہزادہ بھی راہ امن اور جاے تحفظ تلاش فرماتا گھوڑے کو مہمیز کرتا گیا یہان تک کہ ایک درۂ کوہ کے متصل پہونچا اور وہان جھکڑ آندھی کے کم ہوے اسوقت ایک بجلی چمکی اور کمر مین شاہزادے کے لپٹ گئی قاش زین سے اسکو اٹھا کر ایک سمت لیگئی آنکھین اسکی تموج ہوا سے بند ہوگئین لے جانیوالے نے اتنا تو کہا کہ طلسم آئینہ کی شاہزادی پاس یہ نوجوان جاتا ہی جو کوئی اسکے ساتھ ہو وہ سن رکھے مگر وہان ہمراہ اسکے کون تھا جو سنتا بعد کچھ عرصے کے ملازم اسکے آئے اور رہوار خالی پاکر متفکر ہوے ناچار ہر سمت ڈھونڈھکر جانب لشکر امیر پھرے لیکن شاپور عیار تجسس کنان آگے کو روانہ ہوا اور سب ملازم لشکر مین جب آئے امیر سے ساری کیفیت غائب ہوجانے ایرج کی بیان کی امیر نے فرمایا کہ خداوند عالم اسکا نگہبان رہے یہ فرماکر خاموش ہورہے واضح ہو کہ شاہزادگان قاسم و ایرج کا حال اور فتح ہونا طلسم آئینہ کا اور رہائی قاسم کا ذکر جلد ثانی مین یہ حقیر مترجم گذارش کریگا اب اس جلد کا ازبسکہ خاتمہ منظور ہی اس لحاظ سے باقی حال ہوشیار کنی اور محمورہ کا اور واپسی لشکر امیر سے اور پہلی بار ملاقات عمرو کی کوکب روشن ضمیر سے ہونا اور میلے کا جاہ زمرد وغیرہ کے بیان ناظرین پڑھکر محظوظ ہون اور امید ہی کہ دامن عفو سے میری غلطیون کو چھپائین نظم

چنین گفت مرد سخندان یمن درین روضۂ پاک مینونشان	کہ اے باغبان ریاض سخن درختے معانی بنوعے نشان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ ہر کو خورد میوہ زین درخت — نشانندہ را گوید اے نیک بخت
درین باغ خوش میوہ ہاے ترست — بزیبائی از یک دگر بہترست

کرشمہ سنجان نعبت تسطیر و عربدہ جویان نیرنگی حسن شاہد تقریر عروس زیباے بیان کی آرایش اس طرح فرماتے ہین کہ ہوشیار کٹنی کو جب ساحر پار دریاے سحر کے لیکر آیا صاحبان دریاسے حکم شاہ طلسم بیان کیا یعنی کہدیا کہ جسوقت یہ عورت دریا سے اُترنے کا قصد کرے فوراً راہ دینا اور بعافیت اُتار دینا یہ کہکر ساحر تو مراجعت کر گیا اور وہ محتالہ فقیرنی بنکر لشکر مہرخ مین آئی ہر طرف خیمہ و بارگاہ کے در پر مانگنے لگی ایک دن سرا پچے بارگاہ کے اُٹھے تھے اور مہرخ سیر دشت کر رہی تھی دربار معمور تھا کہ اس عجوزہ نے روبرو آکر دعا دی اور سوال کیا مہرخ نے اسکو بارگاہ مین بلایا اور پوچھا کہ بڑھیا تو کون ہی اُسنے کہا واری مین سب عزیز ونکو کھا گئی اب تنہا عاقبت کے بوریے اُٹھانے کو رہ گئی ہون ایک جگہ نوکری کی تھی آپ جانیے اپنے مزاج مین واہی خو بو کسی کی بات سہنے کی عادت نہین اُنھون نے بھی چھڑا دیا آخر بھیک مانگنے لگی بی بی اب بہت آرام سے ہون دن بھر مانگنا اور شام کو پیر پھیلا کر سو رہنا بیت

گدارا میسر چو شد نان شام — چنان خوش بخسپد کہ سلطان تمام

مہرخ نے ارشاد فرمایا کہ تو میرے یہان بقیہ عمر اپنی بسر کر سرکار سے کھانا دونون وقت ملے گا کپڑے دیے جائینگے خیمہ رہنے کو پائے گی ایک ملازم کاروبار کے لیے تیرے پاس رہے گا اور کچھ کام تجھ سے نہ لیا جائیگا کٹنی نے یہ عنایت دیکھکر زبان کو صفت و ثنا مین کھولا اور براہ مکاری درج دہن سے گوہر سخن کو میزان بیان مین تولا کہ مثنوی

ای خوشست آیین جہان داشتن — ملک بد نیکو نہ توان داشتن
بیخ نہالیکہ تو آبش دہی — میوۂ شاخش بنود جز بہی

مین بھی یہی امید کر کے آئی ہون کہ مدت العمر سایۂ عاطفت پیرایۂ دامن دولت حضور مین رہون اور زمرۂ مناجاتیون مین شمار کی جاؤن مہرخ نے براہ غریب نوازی پوشاک منگوا کر عنایت کی عمدہ سا خیمہ رہنے کو دیا کھانا مقرر کیا یہ جاکر ساکن ہوئی اتفاق سے جسوقت یہ بارگاہ مین آئی تھی کوئی عیار نہ تھا کس لیے کہ عیار تو کم بارگاہ مین رہتے ہین اور عمرو خیمۂ مخمور مین بہت رہتا ہی کیونکہ مخمور ہر وقت حال نور الدہر کا پوچھتی ہی اور انھین کا حال بیان کرا کر سنا کرتی ہی عمرو کو بہت کچھ دیا کرتی اور وعدہ دینے کا کیا ہی اب اسقدر صحبت بڑھی ہی کہ تمام ساحرون مین چرچا ہی

کہ مخمور عاشق عمرو ہی دونون ایک ہی مسند پر پڑے رہتے ہین افراسیاب کو بھی یہ خبر پہونچی ہی
آتش رشک مین جلا جی مین کہتا ہی کہ مخمور ایسے نامعقول عیار پر عاشق ہوئی ہی سچ ہی رنڈی کا کیا
اعتبار ناک نہ ہو تو گوہ کھائے بمقتضائے بیت

اگر نیک بودے سرانجام زن　　زنان را مزن نام بودے نہ زن

سب تو اسکو عمرو کا شیدائی جانتے ہین اور عمرو اسکو بجائے فرزند کے جانتا ہی مال کے لالچ سے
اور راز طلسم دریافت کرنیکے لیے خلوت پذیر رہتا ہی قصہ کوتاہ کٹنی نے خالی میدان پاکر مہرخ کے دلمین
گھر بنایا اور اپنے افسون آمیز افسانون پر خوب لبھایا ہر وقت کی مصاحبت گرم کرنے لگی اور جو بائے
وقت تھی ایک دن اُسنے اپنی ہنرمندی دکھانے کو پلاؤ بہت خوش ذائقہ پکایا اور دسترخوان
پر سامنے مہرخ کے لگایا مہرخ نے اسکو عمدہ سمجھکر کہلا بھیجا کہ اللہ ای مخمور تم کیا آئین خواجہ کے دیکھنے
کو ہم ترس گئے آج تم بھی آؤ اور عمرو بھی آئین دسترخوان بچھا ہی پلاؤ بہت مزے کا پکا ہی نوش
فرمائین جب یہ پیام پہونچا مخمور اور عمرو آکر دسترخوان پر بیٹھے مہرخ نے کہا خواجہ سلامت ہم نے ایک
نیا ملازم رکھا ہی اسکو سب باتون مین دخل ہی رکابداری بھی جانتا ہی اُسی نے پلاؤ پکایا ہی عمرو
کو یہ تقریر سنکر خیال آیا کہ کہین صرصر رکابدار بنکر آئی ہو وہ آگے بھی لڑکی بنکر آئی اور رعد کو
پکڑ لے گئی تھی مخمور کی فکر مین اب آئی ہوگی یہ سوچکر قاب اُٹھاکر پلاؤ کو سونگھا اور زنبیل سے پتھر
نکالکر چاولون کو رگڑا اور پوچھا وہ رکابدار ملازم نیا کہان سے آیا ہی مہرخ نے سب حال بیان کیا وہ ایک
فقیرنی ہی مین نے رکھ لیا ہی اُسنے کہا سامنے بلواؤ ہوشیار حسب الطلب سامنے آئی عمرو نے صورت
بغور دیکھکر کہا کہ عیار بھی تو نہین مگر کٹنی معلوم ہوتی ہی بڑی چالاک ہی تیور بد ہین یہ کہکر فرمایا کہ میری
طرف اے نیکبخت ذرا دیکھ تو سہی کٹنی نے آنکھ سے آنکھ ملائی عمرو نے بھلا وا دیکر بعد لمحے کے پھر کہا دیکھون
تیری آنکھ اُسنے پھر اُنکی جانب دیکھا عمرو نے کہا دیکھیے پہلے جس نگاہ سے اُسنے دیکھا تھا اُسکی وہ نظر
نہ تھی اتنے ہی عرصے مین تیور اور رہو گئے مقرر یہ کٹنی اور اسکی مان کٹنی اگر کہو تو کوڑے مارکر قبول کرا دون
یہ کہکر زنبیل سے کوڑا نکالا ہوشیار نے دیکھا کہ بیڈھب اسوقت مار پڑیگی جان جاتی رہے تو عجب
نہین دوڑکر قدمون پر گر پڑی اور عرض رسا ہوئی کہ خواجہ سبحان اللہ کیا کہنا آپ کا مثل نہین
خوب پہچانا مین ہوشیار کٹنی ہون افراسیاب نے لاکھون روپے دیکر مخمور کے پکڑنے کو بھیجا ہی
لیکن اب عہد کرتی ہون کہ کسی طرح کی دغا نہ کرونگی میرا جی نہین چاہتا کہ ملکہ مہرخ کے قدم چھوڑکر
کہین جاؤن کس لیے کہ ملکہ نے میرے حال پر عنایت ہی ایسی فرمائی ہی مگر عمرو نے اسکا عذر سنکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فرمایا کہ مین کسی طرح تیرے رہنے کی اجازت نہ دونگا کس لیے کہ ع اصل بد از خطا خطا نکند* مہرخ نے دیکھا کہ عمرو اسکے رہنے پر راضی نہین از بسکہ مانوس اس سے ہوچکی ہی گویا ہوئی کہ خواجہ یہ اقرار کرتی ہی کہ مجھ سے خطا سرزد نہ ہوگی اُس کو رہنے دیجیے عمرو نے کہا آپ بادشاہ لشکر ہین جیسا مناسب جانیے کیجیے میرے نزدیک اسکا پاس رہنا اچھا نہین کہ بیت بقول خصم بداندیش غرہ نتوان کرد کسے کہ کرد چنین عافیت پشیمان شد* مہرخ نے کہا کہ یہ الگ پڑی رہیگی مین کبھی اسکو منھہ نہ لگاؤنگی یہ کہا اور کٹنی سے اشارہ کیا کہ وہ سامنے سے ٹل گئی عمرو کھانا کھانے لگا وہ بات رفت و گذشت ہوئی بعد فراغت سب اپنی اپنی جگہہ پر گئے ہوشیار دو ایک روز اپنے خیمے سے باہر نہ نکلی اور کسی کو اُسنے اپنی صورت نہ دکھائی سب کو کچھہ خیال بھی اسکا نرہا بعد دو دن کے بہار اور شکیل کے خیمے مین جانے آنے لگی دل سے کہتی تھی کہ مہرخ کو اگر پکڑے جاؤن دعلدے کے خلاف شاہ طلسم کے ہوگا اور مخمور پاس عمرو رہتا ہی اُسپر قابو نہین چل سکتا آخر ایک رات کو چھپ کر حیرت کے پاس گئی اور سارا حال بیان کرکے کہا کہ آپ میرے ساتھہ کوئی ساحر زبردست کر دیجیے تاکہ جسوقت مین مخمور کو اپنے قبضے مین لاؤن وہ ساحر گرفتار کرکے شہنشاہ کے پاس لے جائے حیرت نے اسکی تقریر بعینہ شاہ جادوان کو لکھہ بھیجی اُسنے نامہ پڑھکر باغبان سے کہا تم جاؤ اور کٹنی کے پاس رہو وہ حکم پاکر اُٹھا باغبان کی زوجہ نے چپکے سے کہا مخمور کو شاہ خراب کرنا چاہتا ہی تو کیون اپنی شامت لایا چاہتا ہی اسنے یہ کلام سنکر جواب دیا کہ تابعدار کو مالک کے کام مین کیا عذر رہی افراسیاب نے بھی اسکی آہستہ تقریر کو سنکر پوچھا کہ کیا ہی باغبان نے عرض کیا کہ گلچین جانے کو منع کرتی ہی شاہ نے کہا تیری راست گوئی سے مین بہت خوش ہون اچھا اب جا اور مخمور کو پکڑ لا یہ آداب بجا لا کر راہی ہوا گلچین بھی اُٹھکر چلی اور راہ مین شوہر سے کہا کہ کیون مجھے رانڈ کیا چاہتا ہی عمرو سے علاوت اچھی نہین اسنے کہا تو واہی ہی بیہودہ بکتی ہی جاکر باغ مین بیٹھہ مین شاہ کے کام کو ضرور جاؤنگا یہ کہکر چلا زوجہ اسکی ناچار اپنے باغ مین گئی اور یہ بارگاہ حیرت مین آیا اُسنے کٹنی کے ساتھہ کر دیا کٹنی اسکو بزور سحر صورت بدلوا کر اپنے خیمے مین لائی اور بٹھا کر مخمور کے خیمے مین گئی اتفاق سے عمرو اسوقت کہین گیا تھا اُسنے قابو پاکر ورمکر وا کیا کہ اے ملکہ مین نے صنعت کرکے ایک چڑیا بنائی ہی آپکے دیکھنے قابل ہی مخمور نے کہا آخر اُس چڑیا مین کیا صفت ہی اُسنے جواب دیا کہ دارائے طلسم کے زور سے چینی کی تیلیان باہم لڑتی ہین گاتی بجاتی ہین مخمور کو اسکے کہنے سے اشتیاق پیدا ہوا اور خرامان خرامان اسکے ہمراہ خیمے مین آئی یہان باغبان بیٹھا تھا اُسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُٹھکر خاک جمشیدی چھڑک دی کہ مخمور بیہوش ہوگئی وہ کمر مین پنجہ دیکر لے اُڑا اور کٹنی اسباب وغیرہ سب چھوڑکر بھاگی لشکریان مہرخ نے دیکھا کہ ایک رسی مخمور کے لپٹی ہوئی اُڑائے لیے جاتی ہی سب نے غل مچایا عیار اور ساحر دوڑے لیکن باغبان دریاے سحر سے بہت جلد گذر گیا سب حیران ہوکر رہگئے مگر کٹنی بھاگتی ہوئی قریب دریا پہونچی تھی اتفاق سے عمرو جو مخمور کے لیے دوڑتا آیا تھا اسکی نگاہ کٹنی پر پڑی پکارا کہ اے قحبہ کٹھری رہ کہان جاتی ہی کٹنی نے اسکی آواز سُنکر بہت جلد اپنے تئین پل پر نزادون پر پہونچایا محافظان دریا نے کہا کہ ہم تجھے ہاتھون ہاتھ پہونچاے دیتے ہین ہنوز لیکر جانے نہ پائے تھے کہ عمرو نے دیکھا یہ نکل جائیگی فی الفور کلہ فلاخن مین پتھر رکھکر سر پر چرخ دیکر جو مارا کٹنی کے سر پر جاکر پڑا کہ کاسہ سر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا وہ تڑپ کر مر گئی اُسی کے سر گئی کہ گرد کہ نیا قت کا معاملہ ہوا ساحر عمرو کو پکڑنے دوڑے اُسنے گلیم اوڑھ لی اور اپنے لشکر مین آیا باغبان کا حال مہرخ وغیرہ سے کہکر کہا کہ مین جاتا ہون جان بازی کر کے مخمور کو لاتا ہون یہ کلمہ سُنکر سب جواب دہ ہوے کہ مخمور کا خدا نگہبان ہی آپ نہ جائیے دریاے سحر سے گذرنا مشکل ہی عمرو نے نہ مانا اور راہی ہوا بعد اُسکے اور عیار بھی روانہ ہوے لیکن مخمور کے پکڑ جانے کا حال حیرت نے بھی سنا شادان و فرحان سوار ہوکر باغ سیب مین آئی اُسوقت شاہ طلسم بردہ ظلمات مین گیا تھا باغبان نے مخمور کو لاکر خوب سحر سے مسحور کر کے ہوشیار کیا تھا کہ حیرت پہونچی اور مخمور پر عتاب کرنے لگی کہ او چھنالہ حرامزادی تجھ سے شہنشاہ نے کیا برائی کی بھی تجکو خاک سے پاک کیا شاہزادی بنایا کل شاہان طلسم تیری خاطر کرتے تھے اور تو عمرو پہ عاشق ہوئی یہ کلام حیرت کر رہی تھی کہ ایک لکہ ابر سرخ آیا اور سواری بادشاہ طلسم کی آئی سب نے استقبال کیا بادشاہ آکر تخت پر بیٹھا اور مخمور کو بہت سخت سُست کہا مخمور سمجھی کہ بیشک اب تیری جان گئی افسوس کہ دم مرگ تونے اپنے شاہزادے نور الدہر کی بھی صورت نہ دیکھی یوہین دُنیا سے محروم چلی دل سے رو کر یہ کہنے لگی کہ ابیات

دیکھا کبھی نہ وصل جدائی مین مر گئے
صبر و قرار و ہوش و خرد یک بیک سبھی

یوہین ہماری عمر کے دن سب گذر گئے
اُسکے دوچار ہوتے ہی یارب کدھر گئے

یہ تو خیال مطلوب مین تھی کہ شاہ جادوان نے دوبارہ خطاب کیا کہ تجھ پر عمرو عاشق ہی اُسنے جواب دیا کہ عمرو تو تیرے باپ کے برابر ہی مگر او میرے سیکڑون یار ہین کسی بھڑوے کا اجارہ تو نہین مین ایک دن مین اسّی ہزار کرونگی یہ جواب شاہ طلسم سُنکر بہت برہم ہوا اور کہا تجھے عمرو کا بھروسہ ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ وہ آکر چھڑالے جائیگا مخمور نے کہا بھروسہ تو مجھے خدا کی ذات کا ہی لیکن عمرو کا یہان سے چھڑانا کیسا
وہ تو آسمان پر سے لے جا سکتے ہین ایسے ہین کہ تیرے نتھنون مین تیر چلاتے ہین افراسیاب نے
بہ غصہ کہا کہ او قحبہ تو مجھے اُس عیار سے دھمکاتی ہی مین سامنے اُسکے تجھے آگ مین جلاؤن گا یہ کہکر
حکم دیا کہ ای حیرت تم اپنے لشکر مین جاکر سامنے فوج مہرخ کے میدان مین لکڑیان جمع کراؤ اور
اُسکو اُسکے رفیقون کے روبرو جلادو اور ایک ساحرہ نہایت معزز رنگین سحر جادو سے حکم
دیا کہ تم جاکر پہرا چوکی مقرر کرو اور لکڑیون کا انتظام وغیرہ کرکے حیرت کی مددگار ہو رنگین سحر
حسب ارشاد شاہ گئی ہزار ساحرا اپنے ہمراہ لیکر چلی اور پار دریا کے اُترکر روبروے لشکر مہرخ خیمہ استاد
کرا کے اتری ساحرون سے حکم دیا کہ انبار ہیزم لگاؤ ساحرہ صحرا کے درخت کاٹکر ایک جگہہ جمع کرنے
لگے اتفاقاً عمرو جو فکر رہائی مخمور مین چلا تھا اُسنے ساحرون کو دیکھا صورت ساحر بنکر قریب
گیا سبب لکڑی جمع کرنے کا پوچھا اُنھون نے سارا ماجرا بیان کیا عمرو نے چاہا کہ یہان ٹھہر کر کچھ عیاری
کرون لیکن شاہ جادوان نے اپنے مقام پر کتاب سامری دیکھی اسلیے کہ مخمور کے چھڑانے کو عمرو
ضرور آئیگا دیکھون اسوقت کہان ہی کتاب سے ظاہر ہوا کہ عمرو انبار ہیزم جہان ہو رہا ہی وہان
بہ شکل ساحر کھڑا ہی یہ دیکھکر اُسنے حیرت سے کہا لو اُنکے آشنا یعنی عمرو لکڑیون کے پاس
آ پہونچے اب تم اسکو لیجاؤ اور مین اُنھین بھی گرفتار کرائے دیتا ہون جوڑے کے جوڑے کو جلادو
یہ کتبہ تیلے کے ہاتھ لکھ بھیجا کہ اے رنگین سحر قریب لکڑیون کے عمرو کھڑا ہی اُسکو گرفتار کرلو اس
مضمون کو جب تیلے سے پڑھکر رنگین خیمے سے نکلکر یک نگاہ تلاش عمرو مین دوڑانے لگی
عمرو نے بھی اسکو کسی کا جویا سمجھکر گلیم اوڑھ لی غائب ہو گیا اور وہان سے دور ہٹ کر گلیم اُتاری
دیکھا کہ برق فرنگی صورت ساحر کی بنا ہوا آتا ہی اُسنے زفیل عیاری بجاکر اُسکو بلایا جب وہ
نزدیک آیا کہا بیٹا آج مخمور جلائی جائیگی اسوقت تم میری صورت بنکر ساحرونکے سامنے جاؤ
اور اپنے تئین قید کرادو پھر مین سمجھ لون گا برق نے کہا بہت خوب اور فی الفور صورت اپنی شکل
عمرو کے بنائی اور لشکر کے سامنے گیا یہان صرصر کو شاہ جادوان نے بھیجا تھا کہ عمرو آیا ہوا ہی
تو بھی رنگین سحر کے پاس جا اور حفاظت کر صرصر آکر کئی ساحرا اپنے ہمراہ لیکر انبار ہیزم کے گرد
ٹہل رہی تھی کہ برق بصورت عمرو ادھر سے گذرا صرصر نیمچہ پکڑ کر ڈانٹتی ہوئی بڑھی برق
نے بھی خنجر کھینچا اور مقابل ہوا ہنوز دو ایک ہاتھ چلے تھے کہ ساحرہ صرصر کے ساتھ جو تھے آگرے
اور بزور سحر عمرو نقلی کو پکڑ لیا سامنے رنگین سحر کے لائے اُسنے برق کو قید کرکے شہنشاہ ساحران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو لکھ بھیجا کہ عمرو کو حسب الارشاد والا حضر نے پہچان کر گرفتار کرا دیا جب یہ نامہ افراسیاب کو پہونچا پڑھکر بہت خوش ہوا از بسکہ کتاب تو پہلے خبر دے ہی چکی تھی کہ عمرو آیا ہوا ہی اُسوقت یہ سمجھا کہ بیشک وہی گرفتار ہوا اور دوسرے عیار بھی نے پہچان کر گرفتار کرایا ہی اب اِسکے عمرو ہونے مین کچھ شبہ نہین غرض کہ خوشنود ہوکر حیرت سے کہا کہ ای ملکہ تیاری کرو اور اس مخمور کو بھی لے چلو مین بھی چلتا ہون تاکہ عمرو کے ساتھ اسکو جلا کر دل ٹھنڈا کرون حیرت یہ سُنتے ہی اُٹھی کہ اُسکے اُٹھنے سے ہزار ہا ساحر اُٹھ کھڑا ہوا طلسم باطن مین غلغلہ پڑ گیا جسقدر کہ مخمور کے یہان دوست تھے اُنکو صدمۂ عظیم ہوا اور باہم مشورہ کیا کہ چلکر آخر وقت مین مخمور کو پھر دیکھ لین اور دشمنون نے کہا کہ آج اسکا حال سقیم دیکھکر دل شاد کرین چنانچہ دوست و دشمن سب بر سر راہ کھڑے ہوے ادھر حیرت نے ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان مخمور کے پنھاکر تخت سحر پر جادو سے بے بس کر کے ٹھا لیا اور خود اپنے طاؤس پر سوار ہو کر چلی ہزارون ساحر محاصرہ کیے روانہ ہوے اور شاہ طلسم بھی برش کروفر سے سوار ہوکر چلا خمار جادو بہن نے مخمور کو لاکھ طرح سمجھایا کہ بہن اگر تو سچے دل سے راسخ الاعتقاد ہوکر افراسیاب کی اطاعت کرے تو مین اپنی ضمانت کر کے تجھے چھڑا لون مخمور نے جواب دیا کہ جلد میرا ہزار زندگی سے بہتر ہی مین ہرگز ایسے روسیاہ ظالم بادشاہ کی اطاعت نہ کرون گی خمار ناچار چپ ہو رہی اور شاہ طلسم سے بھی سفارش نہ کر سکی مگر زار و نزار بہن کے لیے روتی تھی ادھر جو لوگ کہ تماشائی تھے اُنمین بعض روتے تھے اور بعض ہنستے تھے اور بعض جو زیرک دانا تھے وہ عبرت پذیر تھے اور کہتے تھے کہ میان اس شاہزادی کا یہ سن اور یہ دن حسن ایسا ہی صورت ویسی ہی فلک کا یہ ظلم کہ اسکو جلنے کے لیے مقرر کیا ہی افسوس ہی کہ کیا جفا پسند چرخ بے درد ہی رباعی

در عالم بیوفا کسے خرم نیست
آنکس کہ درین زمانہ اوراغم نیست
شادی ونشاط در بنی آدم نیست
یا آدم نیست یا ازین عالم نیست

خلاصہ کلام یہ مجمع قیدی کو لیے مع شاہ طلسم کے آتا ہی لیکن حال عمرو سُنیے کہ جب برق گرفتار ہو چکا اُسوقت عمرو گلیم اوڑھے خیمۂ رنگین سحر مین آیا دیکھا تو یہ مسند پر بیٹھی ہی اور چند ملازم ساحر اسکے گرد و پیش حاضر ہین عمرو نے صدا دی کہ ای رنگین سحر مین فرشتہ سامری ہون خداوند سامنے درۂ کوہ ہے وہان تشریف لائے ہین اور عمرو کے گرفتار ہونے سے بہت خوش ہین تمھین بلاتے ہین یقین ہی کہ عمر جاودانی عطا فرمایئن گے رنگین سحر یہ صدائے غیبی سُنکر بہت خوش ہوئی اور سمجھی کہ ندا دینوالا کوئی دکھائی نہین دیتا بیشک یہ فرشتۂ خداوند کی آواز ہی لہذا اُسی وقت اُٹھکر تنہا چلی اگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کسی نے ساتھ چلنے کا قصد کیا تو مانع ہوئی کہ تم لوگ بغیر طلب خداوند جانے کے قابل نہین غرضکہ اکیلی چلکر نزدیک درہ کوہ کے پہونچی عمرو پہلے سے اسکا منتظر یہان آ بیٹھا تھا اور صورت اپنی نہایت خوفناک بنا چکا تھا کئی سر اور کئی ہاتھ پانون بنائے تھے اور کان اور آنکھ سے شعلے نکلتے تھے رنگین سحر کے آنے سے ایک پلیٹ مین کچھ میوہ لیے ظاہر ہوا اور قریب آکر کہا کہ آپ کو آنے مین عرصہ گذرا خداوند تشریف لے گئے مگر یہ میوہ دے گئے ہین کہ اسکو کھانے عمر بڑھ جائیگی یہ کہکر وہ میوہ اسکے ہاتھ مین دیا اور آپ سامنے سے غائب ہوگیا رنگین سحر نے جانا کہ فرشتہ تھا میوہ دیکر پاس خداوند کے گیا اس نے میوہ کچھ کھایا اور باقی لیکر خیمے کی طرف چلی راہ مین بیہوش ہوکر گری عمرو نے ظاہر ہوکر کپڑے اسکے لیے اور اُسی کی صورت اپنی بنائی اور اُسکو زمین کھود کر دفن کر دیا آپ وہان سے خیمہ مین آیا اور ساحر جو لکڑیان جمع کر رہے تھے اُن سے حکم دیا پہلے زمین پر بارود بچھاؤ اُسکے اوپر لکڑیون کا انبار کرو کہ تجربون کو جلاتے وقت آگ لگاتے ہی فیصلہ ہو جائے دیر نہ لگے کیونکہ عمرو کے مددگار بہت ہین ایسا نہ ہو کوئی بیچ مین پڑ جائے اور آگ مین سے کوئی اُسکو لے جائے یہ کہکر الگ جاکر زنبیل سے بیہوشی ایسی نکالی کہ بارود معلوم ہوتی تھی اور ساحرون کے حوالے کی اُنھون نے زمین پر اُسکو بچھایا اُسپر لکڑیان ڈھیر کین لکڑیون پر بھی سیرون بارود ڈالدی خوب انتظام کیا اسی مین افراسیاب کی سواری بڑی دھوم سے آئی اور حیرت اُس مجرہ سرکار عشق ملکہ مخمورہ کو طوق و سلاسل مین گرفتار لائی اُسکے آنے سے تمام طلسم مین غلغلہ پڑا اور لشکر مہرخ مین بھی یہ خبر پہونچی کہ مخمورہ جلائی جاتی ہی یہ سُنتے ہی ہر ایک نے پچھاڑ کھائی اور مہرخ جان دینے پر آمادہ ہوئی جلد جلد لشکر طیار کرایا سب سردار نارنج و ترنج اسباب سحر لیکر تخت اور اژدہاے سحر پر سوار ہوے پھر تو نظم

چلی فوج جنگی سوے رزم گاہ	وہ شیرون کا غصہ خدا کی پناہ	بڑھے جس گھڑی سارے فولاد پوش
ہوا ابحر آہن مین پیدا خروش	کسی سمت سے بڑھ کے ساحر چلے	سواری کے اژدر شرر بیز تھے
ہوئین منقل سحر آتش فشان	برستی تھین ہر سمت چنگاریان	لیے سرخ سرخ ہاتھ مین جھنڈیان
کہ دریاے خون جیسے ہووے روان	وہ باجون کا بجنا وہ قرنا کا شور	وہ آندھی کا چلنا وہ جادو کا زور

غرضکہ یہ لشکر جسبدم روانہ ہوا صداے نفیر جنگی سنکر قران صحرا سے دوڑکر آیا اور مہرخ سے کہا آپ کہان جاتی ہین اپنے ارادے سے مطلع کیا قران نے جواب دیا کہ آج تک ہم تدبیر سے نہ لڑتے تو اب تک شاہ طلسم کے ہاتھ سے قتل ہو جاتے جان دینا کیا مشکل ہی جب چاہو لڑکر مر جاؤ اس وقت پر کیا منحصر ہی خواجہ صاحب گئے ہین وہ جب تک نہ آئین آگے نہ بڑھو مین خبر لینے جاتا ہون تم یہین ٹھہرو مہرخ اسکے روکنے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھی اور یہ بہر خبر روانہ ہوا مگر وہان جب افراسیاب مع مخمور آکر پہونچا رنگین سحر نے استقبال کیا حیرت نے سحر سے ایک بنگلہ مینا نگار بنایا اور شہنشاہ وہان مسند آرا ہوا ہر طرف ساحران نامی جوق جوق میدان کو گھیر کر کھڑے ہوے اور کسی قدر فوج بہر تحفظ انبار ہیزم کو محاصرہ کر کے ٹھہری اور افراسیاب نے مخمور کو سامنے بلا کر بہیر بہت کچھ سمجھایا کہ اب بھی اپنے افعال سے توبہ کر تو میری رکن سلطنت طلسم ہے شاہزادی ہو کر ایک عیار پر مبتلا ہونا ہمجنسون مین ذلت اٹھانا مناسب حال نہین تو اپنے تئین خیال کر اپنے حسن و خوبی پر رحم کھا ان حرکتون سے باز آ مخمور یہ کلمات نصیحت سنکر رونے لگی اور آہ سرد دل پر درد سے بھر کر پکاری نظم

آہ کس پردہ نشین سے دیدۂ دل لڑ گئے — شدت گریہ سے جو آنکھون پہ پردے پڑ گئے
بعد مرگ اعمال سے جو اپنے کھینچا انفعال — آخر اس شرمندگی سے ہم زمین مین گڑ گئے
دل ہی جب چھاتی کا پھوڑا ہو تو کیا جینے کا لطف — کیون اجل کیا پانون مین تیرے پھپھولے پڑ گئے

اے شہنشاہ اس عشق نے مجکو آپ مین نہ رکھا بہت آرزو رکھتی ہون کہ جلد مجھے قتل فرمایئے غم عشق سے چھڑایئے افراسیاب اسکی تقریر سنکر سمجھا کہ یہ باز نہ آئیگی جلا کر حکم دیا کہ لے جاکر مع عمرو کے اسکو جلا دو رنگین سحر نے حیرت سے عرض کیا کہ آپ قید سحر کی دفع کر دیجیے تاکہ مین اس مجرمہ کو لے جاکر انبار ہیزم پر بٹھاؤن حیرت نے کچھ افسون پڑھا کہ مخمور پر سے سحر دفع ہوا لیکن ہزار ہا ساحر جلیل محاصرہ کیے تھے مخمور تنہا کیونکر بھاگ سکتی فلک کو دیکھ کر رہ گئی اور رنگین سحر نے اسکو لیجا کر لکڑی کے ڈھیر پر بٹھایا اور عمرو نقلی یعنی برق فرنگی کو بھی پہلو مین متمکن کیا برق نے دیکھا کہ لکڑیون کے نیچے بارود بچھی ہے دل سے کہا استاد کے نام کو خدا رکھے مشہور ہوگا کہ برق نے استاد کے نام پر جان دی کیونکہ استاد مجکو گرفتار کرا کر اب تک نہ آئے اب یہان جان جانے کا سامان ہے اس اثنا مین مخمور نے عمرو نقلی سے کہا کہ خواجہ مجھ سوختہ بخت کی محبت مین تمنے اپنے تئین ناحق قید کرایا میرے خون کا عوض شاہ طلسم سے لیجیے میرا جلنا اس تغافل شعار فراموش کار شاہزادہ نور الدہر سے بیان کرتے بعد فتح طلسم شاید وہ مغرور ہماری مشت خاک پر آتا کہ لمؤلفہ

بعد فنا یہ خاک جو برباد ہے میری — دامن ہی ڈھونڈھتی ہے کسی شہسوار کا

یہ کہکر زار زار اشک خونین دیدۂ خون بار سے برسانے لگی اور بیتابانہ یہ سنانے لگی کہ نظم

احوال خوش نصیبون کا ہم بزم ہین جو تیرے — افسوس ہے کہ ہمنے وان کا نہ بار پایا
ملک دل ایک مدت ایسا بسا غمون سے — آخر اجاڑ دینا اس کا قرار پایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا اعتبار یان کا پھر اُسکو خوار دیکھا — جس نے جہان مین آکر کچھ اعتبار پایا
آہون کے شعلے جس جا اُٹھتے تھے میر شب سے — وان جا کے صبح دیکھا مشتِ غبار پایا

برق یعنے عمرو نقلی نے یہ حسرت آگین باتین سنکر جواب یا کہ اے ملکہ خدا کو یاد کرو گھڑی مین کچھ کا کچھ ہو جاتا ہی ہم نے ہزارون ساحر مار ڈالے دیکھو خدا کیا کرتا ہی اس عرصہ مین رنگین سحر نے آکر مخمور کو ڈانٹا کہ اری نمک حرام اب بھی اپنی بدذاتی سے باز آ اس رونے دھونے سے کیا حاصل ہی اپنی جان بچا برق نے جو غور سے دیکھا تو رنگین سحر کو پہچانا کہ اُستاد مین خوش ہوا کہ اب ضرور چھوٹے اور مخمور نے تڑاق سے جواب دیا کہ او قطامہ کیا مجھے بار بار مرنے سے ڈراتی ہی جا دور ہو مین ہرگز شاہ طلسم کی اطاعت نہ کرونگی یہ سُنتے ہی رنگین سحر نے پکار کر کہا اے شہنشاہ یہ مجرمہ کسی طرح مطیع نہین ہوتی افراسیاب نے کہا کہ تم ہٹ آو اور حکم دیا کہ انبار ہیزم مین آگ لگائی جاے ایک ساحر بولا لیکر دوڑا اُسوقت قران جو خبر لینے آیا تھا بہ شکل ساحر کھڑا ماجرا سارا دیکھ رہا تھا جیسے ساحر پولا جلا کر چلا تھا قران نے دوڑ کر اُسکے سر پر تیدہ مارا کہ سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور شور اس کے مرنے کا بلند ہوا آندھی سیاہ آئی آگ پتھر برسنے لگے قران بھاگا اور عمرو نے اُسی غلغلے مین لکڑی کے ڈھیر پر جست کر کے جا کر جال مارا اور مخمور کو کھینچکر زنبیل مین ڈالا اور ازبسکہ سحر تو دفع ہو چکا تھا برق بھی کود کر بھاگا لینا لینا کا غوغا برپا ہوا عمرو بھی بھاگا ساحر جو پیچھے دوڑے عمرو نے حقہ آتشبازی داغ کر انبار ہیزم پر مارا کہ لکڑیون مین آگ لگی اور شعلہ بلند ہوا بارود بیہوشی کی اوڑی اور ساحرون کے دماغ مین دھوان گیا ہزارہا ساحر بیہوش ہو کر گرا یہان تک کہ بنگلہ مین حیرت اور افراسیاب بھی بیہوش ہوے اُسوقت قران نے دوڑ کر مہرخ کو اس حال کی خبر دی اُسی وقت وہ لشکر لیے مسلح و مکمل کھڑی تھی آکر گری تاریخ و تریخ مار کر ہزارون کو بیجان کیا جو بیہوش نہ ہوے تھے وہ بھاگے یہان لشکریان نے پتھر برسانا شروع کیے عمرو جال مار کر لوٹنے لگا خلاصہ یہ کہ دم بھر مین آفت برپا کی دریا خون کا بہ گیا

نظم

وہ تیغ سحر ایک برق غضب تھی — کسی کو تاب اُس آتش کی کب تھی
جہان اُس شعلہ دم کا پڑ گیا عکس — وہ گویا شیشۂ آتش کا تھا عکس
گلے گوشے مین جب چھپنے وہ خونریز — سوارون نے کیا گھوڑے کو مہمیز
ہوے فیروزن کے آگے سے وہ گمراہ — پریشان و گریزان مثل روباہ

اس ہنگامے مین یکایک زمین کو تزلزل ہوا اور پریان پکاریان لیے تگلین عمرو نے مہرخ سے کہا کہ اب یہان نہ ٹھہرو یہ پریان افراسیاب کو ہوشیار کر دینگی اور وہ سب کو گرفتار کریگا حسب ارشاد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہرخ نے نفیر سحر بجائی سب فوج جمع ہوگئی یہ سب کو لیکر روانہ ہوئی اور وہان پریون نے پچکاری منھ پر فضاء طلسم کے اور حیرت کے لگائی انکو ہوش آیا عجب حال ابتر اپنے ملازمون کا دیکھا کہ بہت سے جلے ہوئے گرد لکڑی کے ڈھیر کے پڑے ہین اور ہزار ون لاشین خاک و خون مین غلطان آگ لگی ہی خیمے جلے ہین حسرت و یاس برستی ہی نہ عمرو کا پتہ ہی نہ مخمور جلتی ہی یہ دیکھتے ہی آتش غضب بھڑکی اور فرط غیظ سے پکارا کہ مجھ سے غلطی ہوئی جو اس پار دریاے سحر کے مخمور کو لایا مگر اب یہ سب باغی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے اب کی کسی کو زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر بیٹھے بیٹھے غائب ہوگیا غربال جادو نام ایک ساحر ہی کہ اُسکے پاس سحر کا جال ہی کہ اسمین ساحر کی گردن پھنس جاتی ہی اور لٹک جاتا ہی اُسی کو یہ لینے گیا ہی آئندہ حال اسکا معلوم ہوگا ادھر حیرت آکر اپنے لشکر کو درست اور جمع کر کے اُتری اُسطرف مہرخ بفتح و فیروزی اپنی بارگاہ مین پہونچی لشکر نے کمر کھولی بزم مسرت آراستہ ہوئی سب سردار اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اسوقت عیار بھی آئے عمرو نے مخمور کو زنبیل سے نکالا سب اُٹھ کر گلے سے ملے اور عمرو کی تعریف کرنے لگے عمرو نے کہا ای مہرخ اُس کٹنی کے رکھنے کا تم نے تماشہ دیکھا مہرخ نے عذر کیا کہ اب بغیر تمھاری صلاح کے کوئی امر نہ کرونگی عمرو بولا کہ اب کی افراسیاب بڑی آفت لائیگا اور ای مخمور تم بھی زبردست جادوگرنی نہین ہو کیون کہ نہ کوئی راز طلسم بتاتی ہو نہ افراسیاب پر سبقت لیجاتی ہو مخمور نے کہا خواجہ شاہ طلسم کا ہم لوگ کچھ نہین کرسکتے ہین مین چار روز چاہ سامری پر جا کر رہون تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دون اسمین شکیل جو عشق خوبصورت مین بیہوش سا رہتا ہی یہ گفتگو سنکر کچھ آپ مین آیا اور کہا کاش شاہ طلسم مجھ کو پکڑ کر میری معشوقہ پاس قید کر دے تو بہتر ہو اور اگر میرا اُستاد میرے حال کی خبر پاتا افراسیاب کو مزا چکھاتا وہ البتہ ہمسر شاہ جادوان ہی عمرو نے پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی شکیل بولا کہ جہان وہ رہتا ہی وہان کوئی جا نہین سکتا راہ سخت دشوار گذار ہی عمرو نے کہا بتاؤ تو سہی اُس نے کہا دو راہین اُسکے طلسم کی ہین ایک راہ تو کوہ عقیق کی طرف سے ہی اور دوسری راہ مُلک لوح داران جادو کی جانب سے ہی اور وہ بادشاہ طلسم ہی اُسکا طلسم بھی بہت بڑا ہی مثل طلسم ہوش رُبا کے ہی اگر وہان کوئی جاے اور کہے شاگرد تیرا مرتا ہی اُس سے افراسیاب سے مقابلہ ہی یہ سُنکر وہ بھی چلا آئیگا عمرو نے کہا نام اُسکے طلسم کا کیا ہی اور اسکا نام اور راہ کی کیفیت مفصل بتاؤ کہ کیونکر ہی شکیل جواب دہ ہوا کہ اُسکا اسم گرامی نام نامی کوکب روشن ضمیر ہی اور اُسکی بیٹی ہی کہ بے مثل ساحرہ ہی نام اُسکا بران شمشیر زن ہی اور نام اُسکے طلسم کا نور افشان ہی اگر کوئی جاے تو بیابان ریگستان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سکے آگے دریاے ہفت رنگ ملے گا اُس طرف دریا کے سرحد اُسکے طلسم کی شروع ہوجاتی ہی افراسیاب نے کئی بار چاہا کہ وہان جاکر سر کرے مگر ممکن نہ ہوا ادھر کا کوئی ادھر آسکتا ہی نہ اُسطرف سے کوئی اُس جانب جاسکتا ہی بلکہ کوکب کئی بار چلا بھی آیا افراسیاب نہ جاسکا اور اُس طرف دریا کے بیابان اور صحرا اُس طلسم کے پڑتے ہین وہ مجھے مفصل طور پر یاد نہین کہ کدھر راہ ہی اور کیا کیا بنا ہی عمرو نے پوچھا کہ دریاے ہفت رنگ کیسا ہی شکیل نے کہا اُسمین سبز سرخ زرد و سیاہ سفید سات رنگ کا پانی بہتا ہی عمرو نے افسوس کیا کہ اگر مین ساحر ہوتا تو جاکر لے آتا اور پیام تمھارا اُسکو پہونچاتا مخمور نے کہا خواجہ اُس دریا کی انتہا سُنا ہی کہ نہین ہی اگر کوئی سیکڑون برس چلے جب بھی انتہا تک نہ پہونچے اور مین راستہ جانتی ہون بلکہ ایک آدھ عزیز میرا اُس طلسم مین رہتا ہی مین جاکر جو کہوگے کہ آؤنگی لیکن بڑی خرابی یہ ہی کہ اُس دریا مین نہ کشتی ملتی ہی نہ کوئی ملاح ہی عمرو بولا کہ کچھ کیون نہ ہو مین جاتا ہون مہرخ نے گھبرا کر کہا اے شکیل تو نے بیقراری کر کے خواجہ کو ہم سے جدا کیا اب لشکر کس کے سہارے سے رہیگا مخمور بول اُٹھی کہ خواجہ آپ نہ جایئے مین جاتی ہون یہ کہکر اُٹھی اور اپنے خیمے مین آکر تیاری سفر کرنے لگی لیکن اب کیفیت افراسیاب کی سُنیئے کہ اُسنے غصہ مین آکر کیا تدبیر کی ہی اور کیا آفت برپا کرتا ہی

داستان پکڑ لیجانا صرصر کا مخمور کو اور چھڑانا عمرو کا اور قتل کرنا بہت سے ساحرون کو اور لانا افراسیاب کا غربال جادو کو اور گرفتار کر لینا جال سحر مین عمرو کو مع کل لشکر مہرخ کے اور اُٹھا لیجانا جال توڑ کر عمرو کو برآن شمشیر زن دختر کوکب کا اپنے طلسم مین اور ملاقات پہلی مرتبہ ہونا عمرو اور کوکب کی پھر عمرو کا آکر قتل کرنا غربال کو اور چھڑانا لشکر مہرخ کو پھر لڑنا مصور جادو کا اور عیاریان کرنا عیارون کی اور نامہ آنا لقا کا اور بھیجنا افراسیاب کا اہلیل اور مہلیل جادو کو واسطے مدد لقا کے اور مارا جانا اُنکا عیارون کے ہاتھ سے پھر کیفیت جنگ ساحران و عیاری عمرو وغیرہ کی لمؤلفہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساقیا رندی کی بہار آئی ہی
سبز ہوے تختۂ صحن چمن
نافۂ گل نخلخہ ریز آج ہی
زلف بنفشہ بھی ہی عنبر فشان
عطر فروش اب ہی نسیم سخن
زخم زن تار رگ گل ہوا
کیون نہو نشتر زن دل آرزو
صفحۂ قرطاس ہو رشک چمن
تاج حریفان ہون کرم سے ترے
ہو لبِ جاے دام مین اپنے اسیر
آتش مے نشہ کرے تیز دم
پھر قلم جاہ ہو جادو طراز
لی چکے اے جاہ مے لالہ فام
کرے وچنان زمزمۂ داستان

زمزمہ پرواز ہزار آئی ہی
ہندو لالہ نے پیالہ لیا
بادِ صبا غالیہ بیز آج ہی
زیب تن لالہ ہوا سرخ لباس
بلبل بستان ہوے محو سخن
جس طرف ہی دیکھیے طرفہ بہار
ساقیا لا منھ سے لگادے سبو
پھر کرون مین قصۂ رنگین بیان
مے پلایا قوت کے رنگ کی مجھے
کلک سیہ مست ہو بیرا دوان
معرکۂ جنگ مین ہو تیغ علم
وہ ہون مین جمشید کہ جام شراب
ہان لکھو افسانۂ شیرین کلام

غنچہ لب بستہ ہوے خندہ زن
جام مے لعل دو سالہ لیا
ترک سمن مست ہی غمزہ کنان
توبہ شکن بن گئے ایمان اساس
مست فغان یہ دل بلبل ہوا
بنت عنب بھی کرے ساقی نکھار
مین دکھاؤن گا تجھے رنگ سخن
پھر ہو تر و تازہ دل دوستان
دست سبو ساقیا ہو دستگیر
پھر لکھون مخمور کی مین داستان
نشۂ مے ایسا ہو نیرنگ ساز
اب ہی سر کاسۂ افراسیاب
بلبل تقدیر یہ گلزار جہان

طغرانگاران رنگین بیان و مرقع سازان نقش تماشا بدیع الجمال داستان بخط گلزار حدیقۂ اسمار کو یون سر سبز بیان کرتے ہین اور تقریر نگار رنگ کی نیرنگی خامہ جادو طراز سے اسطرح دکھاتے ہین کہ جب سرمست بادۂ محبت یعنے مخمور رہا مروت زاد راہ بہر سفر مہیا کر کے بارگاہ مین کر سب سرداران سے رخصت ہوئی اور طاؤس سحر پر بیٹھ کر سمت دریاے ہفت رنگ چلی عمرو نے دل سے تجویز کیا کہ تو بھی اسکے پیچھے روانہ ہو کچھ نہین تو راہ طلسم ہی سے آگاہی ہو گی یہان بیٹھے رہنے سے کیا حاصل ہی یہ سوچکر یہ بھی چلا لیکن مخمور جب سرحد لشکر سے نکلکر صحرا مین پہونچی وہان صرصر عیارہ در کوہ مین ٹھہری تھی فکر گرفتاری عیاران کر رہی تھی اُسنے اُسکو جاتے دیکھکر صورت اپنی مثل عمرو کی صورت کے بنائی اور مخمور جب کچھ آگے بڑھ گئی یہ دوڑی اور پکاری کہ اے ملکہ ذرا ٹھہرو مین کچھ کہون گا مخمور نے جو عمرو کو آتے دیکھا طاؤس اپنا زمین پر اُتارا صرصر قریب گئی اور حباب بیہوشی مارا کہ مخمور بیہوش ہو گئی اُسنے پشتارے مین باندھ کر پشت پر لادا اور لیکر چلی اُسوقت عمرو جو عقب مین آتا تھا یہان پہونچا دیکھا صرصر پشتارہ لیے جاتی ہی اور طاؤس مخمور کا کھڑا ہی یہ دیکھتی ہی اُسنے ڈانٹا کہ کہان جاتی ہی مین آ پہونچا صرصر نے اسکا نعرہ سنکر پشتارہ اُتار کر الگ رکھا کہ عیار زبردست سے پشتارہ لیکر نہ لڑسکون گی غرض نیمچہ کھینچکر مقابل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی عمرو نے اسکے پنجہ کا وار رد کرکے حلقے کمند کے مارے صرصر جست کرکے حلقون سے نکلی عمرو نے دوبارہ قابو پاکر جال فیتبارے پر مارا اور زنبیل مین ڈال لیا صرصر حلقون سے نکلکر دور گری پھر جھپٹ کر آئی اور پشتارہ چھیننے سے جھلا کر بڑی تڑپ جھڑپ سے لڑنے لگی اتفاق سے ایک ساحر سانگ وہین تن تنہا پہاڑ پر بیٹھا یہ کیفیت دیکھتا تھا اُسنے وہین سے سحر کیا کہ دو پنجے آکر گرے اور صرصر و عمرو کو اٹھا لے گئے اور سامنے اُس ساحر کے لائے اُسنے کہا تم کون ہو عمرو نے کہا کیا کہون شرم کی بات ہے یہ میری جورو ہے لیکن آوارہ ہوگئی ہے پھر آپ جانیے بموجب بیت

زن بد در سرا ے مرد نکو	ہم درین عالم است دوزخ او

جب اسکو بدفعلی کرنے سے منع کرتا ہون یہ لڑنے پر آمادہ ہوتی ہے صرصر نے جو یہ کلام سنے لگی کوسنے دینے کہ تیری جورو کے منھ کو جھلسون اور جو مجھے اپنی جورو کہے اُسکی صورت کو آگ لگاؤن منگل توار اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے اوتارون ای سانگ اس موے دغاباز جھوٹے کی باتون پر نہ جانا مین عیارہ بحی شہنشاہ جادوان کی صرصر ہون اور یہ عمرو ہے سانگ نے یہ کلام سنکر جواب دیا کہ مین ملازم شاہ نہین ہون رمایا ہون اس سبب سے پہچان نہین سکتا اور بزور سحر اگر شناخت کرنا چاہون تو عرصہ تک سحر کرنا ہوگا بدین لحاظ مین تم دونون کو شاہ کے دربار مین لیے چلتا ہون یہ کہکر اُن دونون کو اپنے مکان کے ستون سے باندھ دیا اور آپ گانے لگا عمرو نے دیکھا کہ اس پہاڑ پر مختصر سا مکان بنا ہے فرش فروش شیشہ آلات سے سجا ہے اور ستار کونے مین رکھا ہے سمجھا کہ اس ساحر کو گانے سے بھی شوق ہے یہ جان کر آپ بھی بندھے بندھے گانے لگا اُسنے کہا تمھین علم موسیقی مین بڑا دخل ہے عمرو نے کہا اگر کھلے ہوتے تو مزا دکھاتے از بسکہ اسکو اُسکے گانے سے ایک محویت کا عالم تھا اُٹھکر کھول دیا اور کہا آپ کچھ شغل کیجیے عمرو نے جوڑی نکال منھ سے لگائی اور ستار اسکا اُٹھا کر ہاتھ سے بجانے لگا اور غزلیات عاشقانہ و اشعار مدح حسن نعیتان مین گانے لگا اُسوقت یہ کیفیت ہوئی کہ سانگ کھانا پینا چھوڑ کر زار زار روتا تھا اور ہمہ تن ہوکر بت بن گیا تھا جب ذرا ہوش آتا تھا تو بے اختیار تعریفین کرتا تھا اور عمرو خوب جی توڑ کر گایا کہ وہان کے تمام وحوش وطیور گرد جمع ہوگئے یہ عالم تھا **نظم**

گاتا تھا وہ دلکش زمانہ	ٹپہ ٹھمری اغزل ترانہ
واقف تھا ہر ایک زیر و بم سے	الحان سے کٹے سے تال سم سے
ہر تال پہ تانسین قربان	بیخود ہوا باؤلا پریشان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی طرح گاتے گاتے تھم گیا اور عرض کیا کہ اے ساناگ مجھے عادت شراب خواری کی بہت ہے اور اگر دو ایک جام شراب کے عنایت فرمائیے تو آپ کو خوب محظوظ کرون ساناگ نے حسب خواہش اسکے کشتی بادۂ ارغوانی کی لگائی اور کہا تم بھی پیو اور مجھے بھی دو عمرو نے کشتی سے گلابی اٹھا کر شراب جام مین انڈیلی اور سادہ جام خالی از بیہوشی اسکے حوالے کیا اسوقت صرصر جو بندھی ہوئی تھی پکار رہی اے ساناگ یہ شراب بیہوشی آمیز ہے ہرگز ہرگز نہ پینا ورنہ عیار تجھے مار ڈالے گا ساناگ اس کلمہ کو سنکر تامل پذیر ہوا مگر عمرو نے ایسا کچھ انجام مصلحت کا سوچکر اول سادہ جام دیا تھا اسوقت عرض رسا ہوا کہ حضور یہ میری دشمن ہے سامری نہ کرے جو عورت بدی پر آجائے آپ میری خاطر سے اس ساغر کو کسی اور کو پلا کر میری نسبت اس کی عداوت دریافت فرما لیجیے ساناگ نے یہ تقریر سنکر اپنے ملازمون کو بلایا ہر ایک ساحر جو اسکے خدمتی ہین حاضر ہوے ان مین سے ایک کو وہ شراب پلائی کچھ بھی اسکو نہوا سامنے بیٹھا ہنسا کیا عمرو نے کہا کیون حضور آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ عورت میری دشمن ہے ساناگ کو عمرو کے قول پر اعتبار آیا اور کہا تو سچا ہے لا ساغر شراب اور دے اسنے پھر سادہ جام بھر کر دیا یہ تو پینے مین مصروف ہوا اور عمرو نے بیہوشی ساری بوتل مین فرصت پاکر ملائی اور جو دو ایک ساحر وہان تھے انھین پیالے بھر کر دیے اور دور بین ساناگ کو بھی جام دیا وہ بھی پی گیا صرصر ہر چند کہتی رہی اسکے چیخنے کی کسی نے سماعت نہ کی اور دو ایک جام سب نے پیے بیہوش ہو گئے عمرو نے صرصر کو بندھے اور بے قابو پاکر چند بوسے لیے اور کہا کیون جانی عیاری بھی تمھین آتی ہے صرصر بظاہر اسکو کوسنے لگی لیکن دل مین آفرین کرتی تھی ادھر عمرو نے جال مار کر اس مکان کا کل اسباب لوٹکر زنبیل مین رکھا اور خنجر سے جو دو ایک ملازم ساناگ کے تھے انکے سر کاٹے شور انکے مرنے کا بلند ہوا اسنے ساناگ کے بھی خنجر مارا وہ رو مین تن تھا خنجر اچٹ گیا فی الفور اسکو اٹھا کر زنبیل مین ڈالا ادھر صرصر پاس آکر اسکو چھیڑنے لگا صرصر نے کہا او مونڈی کاٹے اب تو تیری مراد پوری ہوئی مجھے تو کھول دے عمرو نے کھولنے کے ارادے ہاتھ بڑھا کر اسکے سینے پر رکھا صرصر نے سسکی بھر کر کہا سامری کی قسم جو تو نے مجھے بے طریق ہاتھ لگایا تو اپنی اور تیری جان ایک کرونگی الغرض یہ تو صرصر سے مصروف دل لگی کرنے مین ہے مگر افراسیاب جو غائب ہوا تھا طلسم باطن کے ایک پہاڑ پر آکر پہونچا وہ کوہ گلہائے بوقلمون سے گلدستہ بنا ہوا تھا قلعہ کوہ پر صندل کا بنگلہ بہت آراستہ تھا مسند اسمین بچھی تھی غریبان جادو مع اپنے رفیقون کے صحبت آرا تھا جب شاہ طلسم پہاڑ پر قدم زن ہوا پیرنے جادو کے اسکو آمد شاہ کی خبر دی وہ بہر استقبال بنگلہ سے نکلا اور پاس آکر تسلیم کی شاہنشاہ نے گوشہ چشم سے سلام لیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور فرمایا کہ اے غربال تم جال سحر کا لے جاؤ اور سب نمک حراموں کو قید کر لو اُس نے عرض کیا بہت خوب
لیکن شاہ جو میرے کلبۂ احزان میں تشریف لائے ہیں تو بنگلے میں آکر قدم رنجہ فرمائیں میں حاضر
ہوں جو ارشاد ہوگا بسر و چشم بجا لاؤں گا افراسیاب حسب التماس بنگلے میں آکر مسند پر جلوہ فرما
ہوا اُسی وقت طائر خوش رنگ سامنے آئے اور بزبان فصیح گویا ہوئے کہ ای شہنشاہ سانگ
روئین تن کے گھر کو عمرو نے لوٹ لیا اور جو کچھ ماجرا گذرا تھا سب بیان کیا افراسیاب نے
یہ کیفیت سنکر غربال سے کہا کہ کسی کو بھیج تاکہ عمرو کو سانگ کے گھر سے پکڑ لائے اُسنے حسب ارشاد
شور جادو اور ناوک جادو نام دو رفیق اپنے روانہ کیے اور آپ خدمت شاہ میں مشغول رہا کشتی
شراب ناب کی حاضر کی ارباب نشاط کو بلایا جلسۂ عشرت جمایا مگر ناوک جادو وہاں جا کر پہونچا کہ عمرو اختلاط
صرصر سے کر رہا تھا اُسنے دیکھا کہ آندھی آئی اور علامت آمد ساحر معلوم ہوتی ہی یہ دریافت کر کے فوراً
گلیم اوڑھ کر مخفی ہوا اسی اثنا میں ناوک آکر پہونچا اور صرصر کو بندھے دیکھکر مستفسر ہوا کہ عمرو کہاں
گیا اُسنے کہا آپ کو آتے دیکھکر بھاگ گیا بولا کہاں جائیگا میں ابھی پکڑے لاتا ہوں یہ کہکر چلا صرصر
نے پکارا کہ مجھے کھولتے جاؤ اُسنے جواب دیا کہ تجھے کھولنے میں عرصہ ہوگا وہ عیار نکل جائیگا اُسکو پکڑ
لاؤں تو تجھے آکر چھڑاؤں یہ کہتا ہوا باہر نکلا عمرو بھی گلیم اوڑھے اُس مکان سے باہر آیا دیکھا کہ ساحر
مجھے ڈھونڈھ رہا ہی خیال کیا کہ یہ اکیلا تو ہی مارو اسکو یہ سوچکر گوشے میں ٹھہر کر مخمور کو زنبیل سے
نکالکر نسیارے سے کھولا اور ہوشیار کر کے سب حال کہا مخمور ساری حقیقت سے آگاہ ہو کر ڈانٹتی
ہوئی چلی اور عمرو ٹھہر رہا ناوک نے جو اسکا للکارنا سُنا نارنج پکڑ کر سامنے آیا اور حربہ کیا مخمور نے
اشارہ کیا کہ نارنج اُسکا دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا پھر اُسنے کمان سحر کی نکالی اور تیر مارنا شروع کیے مخمور
نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک پتلا زمین سے خنجر لیے نکلا اور تیروں کو اُسنے قلم کرنا شروع کیا اُسوقت
مخمور نے ناریل جادو کا پڑھکر مارا کہ سینۂ ناوک کو توڑ گیا اور وہ مر کر زمین پر گرا غوغاے عظیم بلند ہوا
عمرو نے آکر اسکا جھولا اسباب سحر کا اور کپڑے وغیرہ اُتار لیے اسوقت شور جادو آکر سانگ کے گھر
میں پہونچا اور صرصر سے حال پوچھکر باہر نکلا صرصر نے کہا مجھے کھولتے جاؤ اُسنے صرصر کو کھولدیا جب
باہر نکلا دیکھا شعلۂ آتش بلند ہیں اور صدا آتی ہی مارا ناوک جادو کو یہ گھبرا کر دوڑا مخمور نے اسکو دیکھکر
للکارا کہ ادھر آ کہاں جاتا ہی نعرہ سُنکر یہ مقابل ہوا اور اپنے سر کے بال نوچکر مخمور پر مارے کہ وہ بال
مار ان سیاہ بنکر چلے مخمور نے اپنے کان سے بالا اُتار کر مارا کہ اُسنے بڑھکر اُن سانپوں کو حلقے میں گھیر لیا
اور ایک گولا فولادی سحر پڑھ کر لگایا کہ شور کے سر پر پڑا سر پھٹ کر بھیجا نکل گیا یہ بھی واصل جہنم ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیر فریاد کرتے سمت شاہ طلسم گئے یہان مخمور او عمرو بہ سمت طلسم گوکب چلے عمرو نے کہا اے ملکہ
پیدل نہ چلو تخت سحر تیار کرلو مخمور نے کہا خواجہ تم لشکر مین جاؤ مین چلی جاؤنگی عمرو نے کہا مین تمھارے
پیچھے نہ آتا تو پھر تم کو شاہ طلسم پاس دھر لے چلی تھی میرا چلنا تمھارے ساتھ ضرور ہی مخمور یہ سنکر سمجھی
کہ اسکے ساتھ چلنے مین غم عشق برطرف ہوگا یہ تجویز کرکے تخت سحر سے بناکر سوار کرکے راہی ہوئی
ادھر بیر سحر کے افراسیاب پاس پہونچے اور قتل ناوک و شور بیان کیا یہ سنتے ہی شہنشاہ غربال کیطرف
متوجہ ہوا اسنے کچھ کہا نہ سنا فی الفور جال سحر کا لیکر بغضب تمام چلا اور ہنوز کوس بھر مخمور و عمرو گئے ہونگے
کہ تاریکی ہوگئی اور گلے مین دونون کے پھندا پڑگیا دونون اڑتے ہوئے جاتے ہی تھے بردے ہوا لٹک
گئے پھر جو روشنی ہوئی دیکھا کہ سنہری کڑیون کا جال زیر آسمان دور تک پھیلا ہوا ہی ادھر غربال نے
سحر کا طائر روانہ کیا اے شہنشاہ کمترین نے حضور کے گنہگارون کو گرفتار کیا ہی طائر نے جاکر خبر عرض کی
افراسیاب شادان و فرحان چلا اور آکر ایک نعرہ مارا کہ ای عمرو بڑی سرکشی تو نے کر رکھی تھی دیکھا تو نے
کہ کیا ہوگیا ایسی صدا یہ ہولناک دی تھی کہ عمرو اور مخمور دونون بیہوش ہوگئے افراسیاب نے
دونون کو جال سے چھڑاکر رسی مین باندھا اور لشکر حیرت کی طرف چلا غربال سے کہا تم جاؤ اپنا
لشکر لیکر آؤ سب باغیون سے مقابلہ کرو وہ لشکر لینے روانہ ہوا اور افراسیاب بارگاہ حیرت مین آیا
اسنے استقبال کیا شاہ تخت پر بیٹھا عمرو اور مخمور کو ہوشیار کیا انھون نے دیکھا کہ ہم دونون رسی مین
بندھے ہین اور حیرت کرسی پر بیٹھی ہی شاہ طلسم سامنے متمکن ہی یہ دیکھکر نظر نیچا کرکے خاموش ہو رہے
پھر غربال جو اپنے مقام پر آیا بارہ ہزار ساحر کا یہ مالک ہی انھین حکم تیار ہونے کا دیا حسب الحکم نفیر سحر
بجی ہر ایک مسلح و مکمل ہوا اسباب سحر سازی اپنے ہمراہ لیا طائران سحر پر سوار ہوکر لشکر چلا آگے آگے
غربال کرگدن پر سوار اسکے برابر برابر خرسان جادو و ہیران جادو و جلاد زبردست جادو و خونخوار
روئین تن جادو و واہم جادو و غربت جادو و آتشبار جادو و ناقوس جادو وغیرہ تمام سردار
چلے دم بدم جو سامری و جمشید کی بولتے تھے آگ پانی برساتے راہی ہوئے نظم

دریا کی طرح خروش پیدا	موج لشکر سے جوش پیدا	شبدیز صبا کے ہمعنان تھے
سیاح زمین و آسمان تھے	سرخ آنکھین وان لہو کے دھارے	ہر سمت برستے تھے شرارے
آندھی اٹھی دن بنا شب تار	شعلے ہوے چار سو نمودار	چھایا بدلی کی طرح لشکر
مشعل گیسو چڑھا دہ سر پر	پہونچا حیرت کی فوج مین وہ	آیا جرأت کی موج مین وہ

جب لشکر حیرت کے برابر پہونچا بہ تعظیم سردار آئے اور بارگاہ مین لے گئے حیرت نے لشکر اتروایا بارگاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غربال کی آراستہ ہوئی سرداراسکے فردکش ہوے وہ دن اسی آمد لشکر مین تمام ہوا اور دام ظلمت شب صیاد روزگار نے عالم مین بچھایا اور مرغ منور مہر قفس مغرب مین قید ہوا نظم

مانند بلاے زلف طرار / نازل ہوئی شام سر پہ یکبار
تاریکیٔ شام شامت آئی / گویا صبح قیامت آئی

غربال جادو سے شاہ طلسم نے کہاکہ مین آج لشکر مین یہ ہونگا تو طبل رزم بجوا کل کا معرکہ مین دیکھونگا جادو نگا اسنے حسب الحکم لشکر مین نقارہ رزم بجوایا حیرت کے لشکر مین کوس جنگی گڑگڑایا عیار لشکر مین تبشکل مبدل حاضر تھے کل حال دریافت کرکے روبروے ملکہ مہرخ کے بارگاہ مین آئے اور بعد دعا و ثناے شاہی کے عرض پرداز ہوے کہ عمرو اور مخمور قید ہوکر آئے ہین اور غربال جادو نے انھین جال مین سحر کے قید کیا ہی اور طبل جنگ بجوایا ہی کل ارادہ نبرد رکھتا ہی مہرخ نے حال گرفتاری خواجہ سُنکر اشک حسرت گراے اور غربال کا نام سُنکر رنگ چہرے کا فق ہوا سمجھی کہ اب جانبری غیر ممکن ہی لیکن دل کو مضبوط کرکے زبان سے کچھ نکھا کہ فوج بیدل ہو جائیگی بلکہ حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی طبل رزم بجے سرداروں نے حکم پاکر نقارخانہ مین جاکر کوس حربی بجایا لشکر مین خبر جنگ مشتہر ہوئی جسدم بہادروں کے کان مین صداے نقارہ پہونچی اسلحہ صیقل اور درست فرمانے لگے ساحر سحر جگانے لگے سلح خانوں سے وہ وہ تیغ جوہردار نکلی کہ جو روز مصاف رگ سنگ کاٹے دریا مین پشت نہنگ کاٹے دم مین خون عدو چاٹے نظم

کاٹے درمیان رزم گہ خود / بکتر چار آئینہ زرہ خود / کاٹے سر و دوش سینہ صاف
اکدم مین کرے وہ صف کی صف صاف / رن مین جو برس پڑے وہ خونبار / مواج ہو خون کا بحر ذخار
ہر سو وہ دوان ہو لو کی صورت / ہر رگ مین روان لہو کی صورت / معشوقہ ناز مین لچک مین
کس مین پل مین چمک نمک مین

آج کی رات ہر سمت اک شور محشر بپا تھا کہین ڈمرو بجتا تھا کسی جا آسی بجھی بجتی سنکھ پھکتا تھا کوئی چپ بیٹھا دھیان کرتا تھا کوئی مصروف اشنان مین کسی نے پکار کر بیر بلائے تھے کوئی مالا جپتا تھا کوئی جپکا بیٹھا تھا کہین بھیرون اور نار سنگھ کی اگیار ہوتی کہین کلوا مہابیر کی پکار تھی کسی نے سوہنی کی پرھنت پڑھی کسی نے لونا چماری کی بھینٹ دی کسی نے بکرا حلال کیا تو کہین سور چڑھایا گیا کوئی منتر جگاتا تھا اور کوئی جنتر بناتا تھا کلھڑیان اور بھنگے پڑے تھے کہین انڈے گڑتے تھے الحفیظ والامان وہ اژدرون کا پھنکارنا مورون کا سحر کے جنگل مین شیرون کا ڈکارنا اسد فلک کا کلیجہ دہلاتا تھا حمل چرخ کو چکر مین لاتا تھا سکھوم کا دھوان سپہر دوار تک پیچیدہ ہوکر گھٹتا تھا لونگ کا بخور ہو رہا تھا شراب کی بوتل ہر کہین لنڈھی تھی زمین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر جگہ لپی پُتی تھی کسی جا گوگل سُلگ رہا تھا جو چوکی سیوا کرتے تھے اُنھون نے لوبان جلایا تھا یون تا نتے وقت سنائے آتے تھے ڈفلا بجنے سے ساحر گردن ہلاتے تھے کوئی بیٹھا گردن کا خون اگیاری مین دیتا تھا کوئی بائین ہاتھ کی چھنگلیا چھیدتا تھا کوئی جھومتا تھا کوئی چومکھ جلا کر ڈنڈوت کرکے زمین چومتا تھا مرخ و بہار و سرخ مو و نافرمان و طاؤس و ہلال سحر و آفت و تشکیل وغیرہ سب نے سحر تازہ تازہ تیار کیے تھے آمادۂ مرگ و مہلکے فقنا ہوے تھے کائنات کے جادو بنانے جو بڑے زبردست بلائے تھے ایسے منتر جگائے تھے نظم

جادو ایسے تھے اُن کے بس میں
دشمن کو رہِ فنا دکھائین

بپھرے ہوئے سے تھے قفس مین
تیزی مین وہ مثلِ نشۂ مل

نعرے سے جھنجھلا کے گر لگائین
اوڑنے مین بر رنگ نکہت گل

اسی طرح تمام رات جانبین مین تیاری جنگ سے غوغائے عظیم برپا رہا جس وقت کہ ساحر شب مثل افراسیاب کے ظلمات کی طرف سدھارا اور آفتاب جو کیداروں کی طرح گنبد خاور سے دام زرین شعاع لئے بعید جاہ و جلال باہر آیا کہ نظم

طاؤس سحر اوڑا ہوا ہے
گردون پہ چڑھا بخار کی طرح

پہونچا سرِ گنبد سما پر
اُٹھا گرد و غبار کی طرح

دم سحر معرکۂ رزم کا ہنگامہ گرم ہوا لشکر دونون جانب سے وادگاہ مصاف مین وارد ہوے تخت حکومت پر ملکہ مرخ سوار گرد تمام سردار ہر گہاٹ بڑی بیگم زیران تختہاے سحر روان طاؤس و عقاب و فیل و ہنس آتشین پران دمبدم کرنا اور جلاجل بجتی تھی زمین لرزتی تھی بہادر خندہ زن نامردون کا لرزاں بدن ساحر مُنہ سے شعلے اُڑاتے سحر کی نیرنگی دکھاتے جب جنگ گاہ مین پہونچے ابر سحر برسا کر گرد بٹھا کر صف آرا ہوے یکایک ہزار در ہزار رنگ کے باجے بجتے سنائی دیے اور صداے طرقوا بلند کرتے طائر سحر نظر آئے جو نسٹھ ہزار نقارے ایک بار بجے کہ تمام پہاڑ ہلنے لگے اور بنگلہ زمرد کا بنا ہوا بزور سحر اڑتا پہونچا اندر اس بنگلے کے تخت جواہر آگین بچھا تھا کئی سو گرد تخت کے کرسیان نصب تھین شاہ طلسم تخت پر جلوہ گر تھا اور برابر حیرت بیٹھی تھی سامنے ہزاروں نازنین بہ لباس زرین دست بستہ عہدے ہاتھون مین لیے سرگرم خدمت تھین اور بنگلے کو گھیرے لاکھون ساحر شیر و اژدر آتشین پر سوار ڈر دلی صورتین بنائے شرربار و شعلہ بیز میدان مین آ کر ٹھہرے پھر ایک طرف سے شہر بال جال لیے مع اپنے سردارون کے بارہ ہزار ساحر لیکر جنگاہ مین صف آرا ہوا اس مجمع کو دیکھکر فلک بھی چکر مین تھا ترک فلک کا جی چھوٹ گیا وہ میدان سے آتش سحر کے شرر لکرہ نار تک جاتے تھے آندھی نے چشم خورشید کو اندھا بنایا تھا بجلیان چمکتی تھین ابر شق ہو کر صداے مہیب دیتے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑے بڑے پہاڑ اُکھڑ اُکھڑ کر بروے ہوا قائم ہوے تھے الحاصل ہر طرف ایک ہلچل پڑی تھی
قیامت کبریٰ برپا تھی کہ بموجب ابیات

گھنگھور گھٹائیں آ رہی تھیں ۔ بام گردون پہ چھا رہی تھیں
بادل کی گرج ہوا کے جھونکے ۔ موج باد صبا کے جھونکے
بجلی کی کڑک وہ ابر کا زور ۔ کوندے کی لپک وہ رعد کا شور
افلاک پہ کانپتا تھا خورشید ۔ منہ ابر مین ڈھانپتا تھا خورشید
چلاتی تھی قوس ہو کے دلگیر ۔ گوشے مین چھپا تھا سہم کر تیر
تھا شاخ نہال تر مین رعشہ ۔ ہر ریشہ و برگ و بر مین رعشہ
تشویش مین جان انس و جان تھی ۔ ہونٹھون پہ صداے الامان تھی

جس دم صفوف جدال ترتیب ہو چکین نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑک کر کہا اے نامیو
یہ دن قسمت سے نصیب ہوا یہ معرکہ تقدیر نے دکھایا کسی کو کب میسر ہوتا ہے آج کونسا مائی کا پوت
ہاتھا بلی رن چڑھکر نام پر جو جھ مرتا ہے کھیت رہتا ہے اور کون اپنی مان کا لال سرخرو ہوکر بالا جیت
رہتا ہے بڑے باپ کا وہی بیٹا ہے جو کھیدکر دشمن کو مارے اور وہی پوت کپوت ہے جو لڑنے مرنے
سے جی ہارے یہ کہکر کڑکیت ہٹے اور خرسان خرس دندان اپنے سردار تابکار کو غربال
نے حکم دیا کہ تو جاکر لشکر حریف کو شکست دیدے وہ حسب الحکم اژدر اُڑاکر افراسیاب سے اجازت
لیکر میدان مین آیا اسوقت بحکم شاہ طلسم عمرو اور مخمور کو جال مین باندھکر بروے ہوا لٹکا دیا
مہرخ و بہار وغیرہ نے لٹکے دیکھکر خاک سر پر ڈالی اور مطیعون مین ایک ساحر سلسلہ جادو نام کو
بمقابلہ خرسان بھیجا جب یہ جاکر مقابل ہوا اُس نے ناریل سحر کا مارا سلسلہ نے زمین پر دو ہتڑ مارے
کہ ایک زنجیر نکلکر اُسکے لپٹ گئی اُسنے ایسا افسون پڑھا کہ ایک پتلا خنجر لیے زمین سے نکلا اُسنے خنجر سے
زنجیر کو کاٹ دیا خرسان جو چھوٹا فوراً زمین پر لوٹ کر مانند شعلہ جوالہ کے بنا اور سلسلہ پر آگرا اُسنے
ہر چند رد سحر کیا کچھ نہوا آخرکار جلنے لگا سارے جسم مین آبلے پڑ گئے تڑپ کر مر گیا اور شور برپا ہوا یہ
سانحہ دیکھکر مسلسل جادو بھائی سلسلہ کا دوڑ پڑا اور خرسان پر اپنی کمر سے زنجیر کھولکر ماری کہ وہ سانپ
بنکر لپٹی وہ پھر زمین پر گرا اور طاؤس بنکر سانپ کو نگل گیا اور اُڑکر سر پر مسلسل کے آکر منقار ماری
کہ وہ بیتاب ہوکر گرا اور مر گیا غل اُسکے مرنے کا برپا ہوا اسوقت تو برق محشر کو تاب نرہی بیٹے کو
اپنے ارشارہ کیا رعد زمین مین غرق ہوا اور برق محشر بجلی بنکر چمکتی ہوئی چلی کہ یکایک رعد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاس حریف کے نکلا اور اس طرح چیخا کہ خرسان بیہوش ہوکر گرا اوپر سے برق محشر کڑکڑاکر جوگری دو ٹکڑے کر کے زمین مین اُتر گئی ہنگامہ محشر آسا بلند ہوا کہ مارا خرسان جادو کو یہ معاملہ دیکھکر افراسیاب نے نعرہ مارا کہ لینا ای غربال اُسنے دوڑکر جال مارا کہ رعد کی گردن پھنسی اور یہ بھی لٹک گیا اس عرصہ مین برق محشر زمین سے نکلی اور بیٹے کو گرفتار دیکھکر جھپٹ کر غربال پر گری اُسنے جال مارکر اسکو بھی پکڑا اور برابر عمرو اور مخمور کے دونون کو لٹکا دیا راوی کہتا ہی ایک سرا جال کا غربال کے ہاتھ مین ہی اور دوسرا سرا آسمان پر پھیلا ہی نظر نہین آتا کہ کتنی دور یہ جال مارکر آدمیون کو لٹکاتا جاتا ہی۔ القصہ جب رعد و برق محشر لٹک چکے غربال اپنی جگہ پہ جا کھڑا ہوا اور اپنے سردار بہران جادو سے حکم دیا کہ جاکر باقی ماندہ حریفون کو تو غارت کر دو بموجب ارشاد اسکے اپنا شیر اُڑاکر میدان مین آیا اور مبارز طلب ہوا اسوقت قریب تخت مرصع طاؤس سحر پر بصد زیبایش بہار سوار تھی سر سے پا تک زیور زمردین پہنے جھالے کان سے بڑھکر کمر تک موتی کے پہونچے تھے مانگ موتی سے بھری آنچل بلو کا دوپٹہ سر پر پائجامہ بوٹے دار اطلس کا پائنچے کلائی پر ڈالے طاؤس سے کود کر سامنے حریف کے گئی افراسیاب نے جھک کر دیکھا اور سینے پر ہاتھ مارا نعرہ آہ سرد کھینچکر حیرت کے لحاظ سے چپ ہو رہا ادھر بہران نے دوڑکر تیغ بہار پر مارا یہ فوراً زمین مین سما گئی مگر سر اپنا باہر رکھا سر پر گلدستہ مانند کلغی کے لگا تھا بہران کا تیغ اُسی گلدستہ پر پڑا پنکھڑیان اسکی بکھر گئین اور پھولون کی خوشبو ہر سو پھیلی بہران نے کہا کیا خوشبو عمدہ ہی اسوقت بہار زمین سے نکلی اور سحر پڑھکر پکاری کہ اے بہار آؤ جھونکے ہواے سرد کے آنے لگے اور چمنستان سرسبز و شاداب نظر آتے تھے دم بھر مین یہ عالم ہوا کہ نظم

گلدستہ گل مہک رہے تھے
سبزے کی روش ہی سبزہ آغاز
بلبل کی زبان پہ تھا ترانہ
جو غنچہ تھا مسکرا رہا تھا
سنبل بھی خوشی کے ذکر مین تھی
نرگس آئینہ لیس دکھا رہی تھی
شمشاد عصا لیے کھڑا تھا

مرغان چمن چہک رہے تھے
ہر پھول سنگار کر رہا تھا
بدلی کا کھنچا تھا شامیانہ
بھیگین ہین مسین کہ تر زمین ہی
کنگھی چوٹی کی فکر مین تھی
منہدی تھی کھڑی قطار باندھے
خم پشت ادب کیے کھڑا تھا

کیو نکر نہ رخ زمین کو ہو ناز
ہر نخل نکھار کر رہا تھا
جو پھول تھا کھلکھلا رہا تھا
سبزہ خط عارض حسین ہی
مستی سوسن لگا رہی تھی
صف تھی لب جوئبار باندھے
اس باغ سحر مین وہ نگاہ کر

بھری اور پکاری کہ اے بہران تم نے بھی بیان کے پھول سونگھے کچھ بہار دیکھی بہران یہ صدا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنکر دوڑا اور باغ مین آکر عرض پیرا ہوا کہ اب یہ پھول سونگھتا ہون اور کچھ گلہاے خوشبودار توڑکر سونگھے پھر تو بیہران اپنے گریبان کو پھاڑکر پکارا کہ بیت

ننگ جامہ دری پاس عزیزان کیا
دامنِ یار سے چھوٹے تو گریبان کیا

میری جان ملکہ بہار جو مجھے ارشاد فرمایئے بجا لاؤن اُس سراپا بہار نے ارشاد فرمایا کہ جا غربال کو پکڑ لا بیہران وہان سے تالیان بجاتا شعر عاشقانہ پڑھتا سمت غربال چلا اور آگے فوج پر اُسکی گرا جبکو اُسنے ناریل مارا جلا دیا جس پر نا ریخ مارا دو کر دیا آفت برپا کردی سیکڑون ساحر مار ڈالے غلغلہ جو بلند ہوا افراسیاب نے حیرت سے کہا دیکھو یہ تمھاری بہن کا کرشمہ ہے یہ کہکر ہاتھ اپنے اُٹھائے انگلیون سے ایک بجلی چمک کر بیہران پر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے حیرت نے کہا حضور نے اپنے ملازم کو آپ ہی قتل کیا شاہ نے جواب دیا کہ اُسپر سے سحر بغیر مارے نہ اُترتا اور یہ ہزارون کا فیصلہ کر دیتا یہ کہکر بنگلے سے بیٹھے بیٹھے ایک نارجیل چمنستان بہار پر مارا کہ اُس نارجیل کے باغ مین گرنے سے شرر پیدا ہوے اور گلشن مین آگ لگی انار مثل انار آتشبازی کے چھوٹنے لگے اور سرو ہر ایک سرو چراغان بنے گلہاے سرخ مثل چراغ کے روشن تھے کہ بموجب نظم

سرو آتشبار ہو گئے تھے
شمشاد چنار ہو گئے تھے
کھل کھل کے انار ٹوٹتے تھے
گلشن مین انار چھوٹتے تھے
باغ آتش گل سے جل رہا تھا
پنکھا ماردن کا جھل رہا تھا
ہر پھول بنا چراغ کا گل
شعلہ زیر گل دھوان تھا بلبل
آتش زن مرغ نغمہ خوان تھے
طوطی قفس کے ہم زبان تھے

آخر سارا باغ جب جل گیا سحر ٹوٹنے سے بہار پر بیہوشی چھائی افراسیاب نے نعرہ مارا کہ لینا اسکو غربال نے آکر جال مارا کہ گردن پھنسی اور یہ بھی لٹک گئی پھر تو نافرمان اور سرخ مو وغیرہ زار زار روتین اور نافرمان سحر کا تیغہ کھینچکر غربال کی طرف چلی اُسنے اپنے سردار خونخوار سے کہا روک اسکو اُسنے بڑھکر ترسول مارا نافرمان نے جادو کی سپر پہ روکا اور جوڑے سے ناریل نکالکر مارا کہ شعلہ ہاے آتش نے خونخوار کو گھیرا اُسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ دریا پیدا ہوا اور پانی نے آگ کو بجھا دیا اُسوقت شاہ طلسم نے نعرہ مارا کہ اے غربال لے اسکو پھر اُسنے دوڑکر جال مارا کہ نافرمان بھی لٹک گئی یہ کیفیت دیکھکر مہرخ بغضب تمام تخت پر سے کود دی اور قریب خونخوار پہونچکر اُسکے لپٹ گئی اُسنے ہر چند سحر کیے اور ترسول مارے لیکن اُسنے نہ چھوڑا اور بزور سحر صورت شیر غران کی ایسی بناکر اسکو چیر کر پھینکدیا ہنگامہ برپا ہوا کہ مارا خونخوار کو غربال جال لیکر دوڑا مہرخ زمین مین غرق ہو گئی اور پشت پر غربال کے نکلی چاہا کہ دوڑ کر اسے بھی

لپٹ کر چیر ڈالون اسکو غضبناک دیکھ کر جلاد زبردست بیچ مین آگیا ملکہ مہرخ مو نے جو مہرخ کو
تنہا دیکھا طاؤس کو اڑا کر جلاد کا جا کر سامنا کیا اور کچھ ستارے ہاتھ پر رکھکر جو اڑائے وہ فلک کی طرف جاکر
وہان سے مثل تیر شہاب سر پر جلاد کے گرے کہ اسفل کی طرف سے نکل گئے غلغلہ ہوا کہ کشتی جلاد
زبردست جادو مرا غربال جال لیکر اسکی جانب پھرا سرخ مو بھی زمین مین غرق ہو گئی اس
عرصہ مین مہرخ میدان سے الگ جا کھڑی ہوئی اور وہم جادو نے غربال سے کہا آپ بھی
ہٹ جائیے مین سب کو گرفتار کیے لیتا ہون یہ کہکر نارنج پکڑ کر آگے بڑھا غربال بھی علیحدہ
جا کھڑا ہوا اسوقت سرخ مو زمین سے نکلی وہم نے نارنج کھینچکر مارا سرخ مو نے دستک دی نارنج
الٹا پھر گیا وہم نے اپنے پھرے ہوئے سحر کو بمشکل روکا دونون مین رد و بدل ہو رہی تھی کہ غربال
جال لیکر دوڑا مہرخ نے اسکو آتے دیکھکر بہ چستی تمام تر وہم پر دوڑ کر تلوار ماری کہ اسکی کمر پر پڑی
دو ٹکڑے اسکے ہوئے شور اسکے مرنے کا برپا ہوا اور مہرخ و سرخ مو زمین مین سما گئین غربال
جال لیے کھڑا رہ گیا اسوقت عزت جادو نے پاس آ کر کہا آپ ہٹیے مین ان دونون کو پکڑے
دیتا ہون اس اثنا مین سرخ مو باہر نکلی عزت نے دوڑ کر کمند سحر کی ماری سرخ مو تڑپ کر
کمند توڑ کر نکلی تھی کہ غربال نے دوڑ کر جال مارا گردن اسکی بھی پھنس گئی اور برابر اور دن کے
لٹک گئی اسدم مہرخ زمین سے ظاہر ہوئی اور غربال تو جال کو دیکھ رہا تھا اسنے تلوار سحر کی
ماری عزت نے لاکھ رد سحر کیا مگر نہ بچ سکا دو ٹکڑے ہوئے غل پیدا ہوئی کہ مارا عزت جادو کو اور
مہرخ تلوار لیے غربال پر آ گری یہ صورت دیکھکر آتشبار دوڑ پڑا مہرخ نے اس زور سے تلوار ماری
کہ آتشبار کے دو پرکالے ہوئے پھر غربال جال لیکر چلا مہرخ زمین مین سما گئی اسوقت طرفہ ہنگامہ
رزم و پیکار گرم تھا کہ ساحرون کے مرنے سے بیر غل مچاتے تھے اور شعلے بلند تھے اندھڑ چلتے تھے
آگ ہر سمت لگی تھی مہرخ جان بیچ کر دم بدم زمین سے نکلتی تھی اور عدو کا کام شمشیر شرر ریز
سے تمام کرتی تھی افراسیاب بھی اسکی جرأت دیکھکر دنگ تھا آخر اسنے للکارا کہ فوج ساحران
چار سمت سے گھیرے اور مہرخ کو گرفتار کرے اس حکم کو سنکر ناقوس جادو کچھ فوج لیکر بڑھا
اور غربال جال لیکر مستعد ہوا یہ ہنگامہ دیکھکر ہلال سحر افگن اور آفت جادو دوڑے
ہلال نے طوق اپنے گلے سے کھینچکر مارا کہ ناقوس کے اژدر بنکر لپٹا لیکن اسنے ناقوس جو بجایا اژدر
پانی ہو گیا اور صدائے ناقوس سے ہلال و آفت دونون بیہوش ہو گئے غربال نے جال مار کر
ان کو بھی لٹکا دیا کہ یکایک مہرخ زمین سے نکلی فوج ساحران لینا لینا کہکر اسپر چلی اسنے بچالاکی تمام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُڑکر ایک تلوار ناقوس کے ایسی لگائی کہ سر اُسکا کٹ کر دور گرا شور محشر آسا بلند ہوا اُسوقت غربال نے دوڑکر جال مارا مہرخ فوراً شعلہ بنکر مانند شرر کے جال سے نکلی اور ایک ہی تلوار غربال کے لگائی یہ بھی بزور سحر اُڑ گیا اور ساحرون نے نارنج ترنج مہرخ پر مارنا شروع کیا اُسنے بھی شعلہ جوالہ کی طرح صف لشکر دشمن پر اپنے تئین گرایا اور تہلکہ ڈال دیا ادھر لشکر صف باندھے اسکا کھڑا تھا پھر مدد لشکریان غربال پر جا پڑا پھر تو مہرخ کی یہ کیفیت تھی

نظم

میدان مین ہوئی جو وہ صف آرا
محشر کیا دم مین آشکارا
تیغ اسکی غضب شررفشان تھی
دشمن کو بلاے جانستان تھی
زن سے ادھر آئی سن سے نکلی
خون چاٹ کے عضو تن سے نکلی
بازو کو بغل کو سر کو کاٹا
سینہ کاٹا جگر کو کاٹا
وہ سر جو پناہ خود مین تھا
جھجکی نہ پلک کہ گود مین تھا
اُکھڑے نخل حیات جڑ سے
سر کٹ کے گرے زمین پہ دھڑ سے

لشکر تو دونون آپس مین بھڑے ہوے تھے اور عیاران عمرو بھاگ کر پہاڑ مین جا چھپے تھے الحفیظ والامان ایسی جنگ ہو رہی تھی کہ دیدہ مریخ حیران تھا ہر سمت ساحر شیر بنکر اور اژدر بنکر گتھے تھے پھنکارنے اور ڈھرد کے مارنے سے جنگل لرزان تھا آسمان پر جال تنا تھا زمین پر بازوون کی بہادرون کے مچھلیان تڑپتی تھین سحر کے جانور ہر سمت دوڑتے تھے لہو کے دریا جاری تھے کہ بمقتضاے ابیات

تھے سانپ وہان جو بر سر جنگ
کچھ اُن مین سفید کچھ سیہ رنگ
اُلجھے تھے بزرنگ زلف خمدار
آپس مین گتھے تھے صورت مار
دشمن کے بدن جھنجھوڑتے تھے
پنجے کی طرح مروڑتے تھے
نسل لپٹے ہوے تھے شیر لڑکر
تھے کھینچتے اُن کو دم پکڑکر
غالب ہوا کفر عاجز اسلام
چھائی تھی سحر پہ ظلمت شام
مغلوب تھا کوئی کوئی غالب
تھا کوئی امان کا سب سے طالب
تھا کوئی جو چوٹ کھا کے بھاگا
بیساختہ دم دبا کے بھاگا

اس غوغاے عظیم مین افراسیاب جونگلے سے کودا اور نعرہ مارا کہ باشیداے نمک امان یہ کہکر ایسا سحر پڑھا کہ لشکریان مہرخ کمر تک زمین مین غرق ہونے لگے پھر تو فوج مین بھگدر پڑ گئی لیکن مہرخ نے مرنا گوارا کیا اور قدم سحر کے سے نہ ہٹایا اور ایک ناریل زمین پر مارا کہ زمین شق ہوئی اور پانی نکلا بڑھ کر دریاے زخار کی طرح موجزن ہوا اس مین جادو کے زور سے مچھلی بنکر پہ گری اور افراسیاب کی طرف چلی افراسیاب نے چارہ جمشیدی شست مین باندھکر دریا مین پھینکا اُسوقت مہرخ کو کچھ چارہ نہوا وہ چارہ کھاکر شست مین پھنسی شاہ جادوان کھینچکر کنارے لایا اور غربال سے اشارہ کیا کہ اُسنے اوپر جال مارا پھر تو اُسکی بھی گردن پھنسی اور شاہ طلسم نے سحر کیا کہ وہ دریا جو اُسنے بنایا تھا غائب ہوا اور مچھلی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو تھی صورت اُسکی بھی اصلی ہوگئی اور سب کے برابر ہوے ہوا یہ بھی لٹک گئی افسر کے گرفتار ہونے سے رہی سہی فوج جو تھی بھاگی اور افراسیاب برق چشمک وغیرہ جو رفیق کہ باقی ہین اُن سے حکم کیا کہ لشکر فراری پر چپاک چمک کر گرداور اُنکا تعاقب کرو بجلیان کڑکا کرے گئین اور خرمن حیات ہر ایک کا جلاتی تھین شکیل فوج کو لیکر بھاگا اور بجلیان سر پہ چمکتی ہوئی چلین یہان تک کہ بارگاہ و خرگاہ وغیرہ چھوٹا کوئی کسی طرف کوئی کسی سمت بھاگ نکلا کوہ و دشت مین جاکر غار و جبال و شعاب مین ہر ایک نے اپنے تئین مخفی کیا شاہ طلسم نے کھڑے کھڑے بارگاہ اور بازارین لشکر سے لٹوالین اور بارگاہ اور بازار مین آگ لگادی عیاران اسلام چھپے ہوے یہ سانحہ دیکھکر اشک حسرت گراتے تھے اور لاکھ لاکھ تدبیر کرتے تھے کچھ بن نہ آتا تھا کہ ابیات

ہر اک سو نالۂ ماتم بپا تھا — فلک دودِ دلِ آہ رسا تھا
پڑے کشتے تھے ہر سو روبہ قبلہ — تڑپتا تھا کہین بسمل کا لاشہ
ستونِ بارگاہ دین گرا تھا — ہر اک بازار کا جھنڈا اکٹا تھا
کسی مین دم نہ تھا عاجز تھی تلوار — بہادر ہٹ گیے تھے چار و ناچار

عیار بچیان بھی لوٹ پر گری تھین مال و اسباب سے جھولیان بھری تھین یہ ہنگامہ دن بھر گرم رہا جس دم ساحر روزگار نے دام رشتہ کہکشان میدان فلک پر بچھایا اور ظلمت شب نے نور مہر روز پر حملہ کیا نظم

ایسا کچھ ہوا جہان مین اندھیر — تاریکی نے مہر کو لیا گھیر
خورشید ہوا فلک سے یون گم — جس طرح نظر سے نور مردم

شاہ طلسم نے حکم دیا کہ ایک سر جال کا گنبد نور سے اور دوسرا میری بارگاہ کے کلس سے باندھ دو اور جو لوگ کہ زمین مین آدھے سما گئے ہین اُنھین بھی جال مین لٹکا دو اس حکم کو سُنکر غربال نے سب کو زمین سے نکالکر جال مین لٹکایا اور سرے دام کے گنبد نور اور بارگاہ کے کلس سے باندھ دیے ایک الگنی سی تمام طلسم مین تنی تھی اور ہزارون ساحرون کی گردن پھنسی تھی بہت تو سسکنے لگے تھے اور بہت تڑپتے تڑپتے مر گئے تھے الحاصل افراسیاب جنگاہ سے پھر کر بارگاہ مین آیا اور مستفسر ہوا کہ لشکر عدو سے کون گرفتار ہونے کو رہگیا ساحرون نے عرض کیا کہ چار عیار اور شکیل نہین قید ہوے باقی سب گرفتار ہین یہ دریافت کرکے حیرت سے کہا کہ تم تو گھبرائی تھین دیکھا دم بھر مین سب کو قید کر لیا اب عیار وغیرہ کو بھی کل گرفتار کرونگا اور جلاد حاضر رہین سب کو راہ عدم دکھاؤنگا اے غربال تم سامنے جو پہاڑ ہے وہان خیمہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

استادہ کرائے آج کی شب رہو اور جال کا پہرا دو عیار تمہاری فکر مین ضرور آئینگے اُن سے ہوشیار رہنا اور جسکو گرفتار کرنا جال مین لٹکا دینا غربال نے ارشاد کے بموجب خیمہ پہاڑ پر استادہ کرایا اور مع اپنے باقی ماندہ سرداروں سے وہان آکر بیٹھا اور شراب پینے لگا ناچ سامنے ہونے لگا ادھر شہنشاہ ساحران نے جشن کے سامان بچھے بارگاہ کے اُٹھوا دیئے فرش قاقم وسنجاف دور تک بچھ گیا ہزارہا جھاڑ فرشی بازاروں سے تا بارگاہ روشن ہوگیا طلسم کے نقارخانے مین نوبت خوشی کی بجنے لگی حیرت قلم کار جواہر دوز جوڑا پہنکر زیور سے سراپا آراستہ ہوکر پہلوے شہنشاہ مین بیٹھی توشک خانہ کھل گیا خلعت اور لباس اہل دربار کو ملنے لگے ساقیان زرین لباس کشتیان بادۂ احمر کی لیکر حاضر ہوئے دور مے گلفام چلنے لگا اکابران طلسم خبر فتح کی سنکر مبارکباد کو آئے نذرین گذرنے لگین پریرویان زہرہ تمکین ماہ جبین بصد حسن وادا ناچتی اور گاتی تھین یہ تو دادِ عیش خرمی دیتا ہی خوشی کر رہا ہی ادھر غربال مصروف مسرت و انبساط ہی مگر عیاران لشکر عمرو بیتاب و بیقرار ہین آخر برق فرنگی نے قران سے کہا خلیفہ مین تو جاکر عیاری کرتا ہون یا تو اپنی جان دونگا یا اس غربال کو مار ونگا قران نے جواب دیا کہ اچھا تم سب اپنی اپنی تدبیر کرو مین بھی اسی فکر مین جاتا ہون یہ کہکر چارون عیار ایک ایک سمت راہی ہوئے اور ضرغام نے ایک جگہ ٹھہر کر صورت اپنی شل شکل داربازان یعنے نٹ کے بنائی لنگوٹ کسکر بازو پر پٹی چڑھائی کان مین کنڈل پہنا بانس کندھے پر رکھا کالا گنڈہ گرہ دار گردن مین باندھا اور خم ٹھونکتا قلا بازیان کھاتا کھیل تماشے کی صدا دیتا روانہ ہوا ایک طرف سے برق فرنگی سامنے اُس پہاڑ کے آیا جہان پر غربال ساکن ہی دیکھا ساحرون کا دامن کوہ مین مجمع ہی اسی جگہ گوشہ مین ٹھہر کر صورت اپنی کلواران کی ایسی بنائی بڑی بڑی آنکھین جٹی بھوین چہرہ حسین و تمکین ناک مین نتھ پہنے لٹکن قریب دھن جھومر لیتا سرخ چنری گنگام کا لہنگا ہر ٹھوکر سے چلنے مین بھڑکتا بوتلین شراب کی لیکر چلا الحق اُسکے حسن دلاویز کی نسبت یہ کہنا بجا تھا کہ مثنوی

پیدا چتون سے سحر و اعجاز
پتلی تھی کہ شیشے مین پری تھی
کان گہر لطیف ہین کان
بجلی سے چمک دمک مین بالا
پتون سے بھری جو بالیان ہین
نخل جمہ شباب کے پھول

غمزہ عشوہ حجاب ادا و ناز
حسن وخوبی کی ناک ہی ناک
مینائے گلو کے قیف ہین کان
سوول سے ہو زر خریدہ بندہ
پھولون کی ہری وہ ڈالیان ہین
برج مہر خسرو ہین ہی

نظرون مین مے حیا بھری تھی
اک شعلہ تابناک ہی ناک
بالا مہتاب کا ہے ہالا
بندے کا ہو زر خریدہ بندہ
ہین گال وہ دو گلاب کے پھول
موتی دندان صدف دہن ہی

دیکھے جو گلا گلے صراحی
خجلت سے پگھل چلے صراحی

غرضکہ اس خوبی سے آراستہ ہوکر زیر کوہ بھٹی شراب کی بنائی اور اوپر نیچے پرتولین شراب سرخ کی رکھکر دکان جمائی جو کوئی اس طرف آیا کلوارن کے حسن کو دیکھکر فریفتہ ہوا اور کچھ دام دیکر چوکھی دنیا کہکر بیٹھ گیا گھڑی بھر مین بادہ خوارون کے ٹھٹھ لگ گئے اور کلوارن مسکرا مسکرا کر سینہ کھول کے اپنی آن وادا پر ہر ایک کو لبھانے لگی ہر شخص مست ہوکر جھومتا تھا اور بلب تمنا یہ کہتا تھا کہ

مثنوی

ساقن ہو نگاہ مہربانی
دے جام شراب ارغوانی
بھر لیسے کبھی ہمین بھی کر یاد
بھٹی ہو تری مدام آباد
اے سال ہو میکشون کا ایکا
قاضی کو شراب کا ہو ٹھیکا
مستون کے ہمیشہ گھٹ ہون
میخانے مین بادہ کش ڈٹے ہون
یہ چاؤ چہ ہوا اور ہاے ہوے

مستان بلند ہوئی ملازمین غربال پھر خبر گیری پہاڑ سے اتر آئے اور ساقن کو دیکھکر اسکی چشم میگون کے متوالے ہوے دو ایک جام پیکر گئے اور غربال سے تعریف کرنے لگے وہ بھی مشتاق ہوا اور چوبدار سے کہا ساقن کو جاکر بلالا اسنے آکر ساقن سے کہا کہ مالک ہمارے آپ کے خواہشمند ہین گلابیان شراب تحفہ کی لیکر چلیئے اور بادہ مراد سے اپنے جام آرزو کو لبریز سمجھئے کلوارن نے پہلے تو کچھ اغماض کیا پھر کہا حکم حاکم سے کچھ بس نہین اچھا چلو مین چلتی ہون یہ کہکر دکان بڑھائی اور گلابیان شراب کی لیکر ہمراہ چوبدار کے پہاڑ پر آئی جب سامنے غربال کے گئی شراب سامنے رکھی اور گھونگھٹ ہٹا کر اپنا جلوہ حسن تابناک دکھا کر ساغر چشم کو گردش مین لائی غربال نے ہاتھ پکڑ کر پہلو مین بٹھالیا اور ملازمون سے اشارہ کیا کہ یہان سے ہٹ جاؤ وہ حسب الحکم ایک ایک کرکے باہر گئے اور یہ دونون تنہا رہے ساقن بھی غمزے کرنے لگی اور اکیلا دیکھکر اٹھی کہ مین جاتی ہون وہ اٹھکر لپٹ گیا اور منتین کرنے لگا اسی اثنا مین خم ٹھونکنے کی آواز آئی اور نٹ نے صدا دی کہ اقبال بالا رہے دولت کی بڑھتی ہو بڑے بڑے کھیل تماشے یہ سنتے ہی ساقن نے کہا اسکو بلاؤ مین تماشہ کرا دون گی اسنے خاطر سے اسکی نٹ کو طلب کیا کہ کسی طرح ساقن راضی ہو جائے غرض ملازم گئے اور نٹ کو پہاڑ پر لائے تماشہ ہونے لگا لیکن شاہ جادوان کو سحر کے بیر نے خبر دی کیونکہ اسکو کھٹکا عیارون کا تھا اسلیے بیر مقرر کیا تھا کہ جو کوئی آئے مجکو اطلاع ہوجائے اسوقت حیرت سے شاہ نے کہا کہ عیار بڑے غضب کے ہین ساقن اور نٹ بنکر غربال کے پاس گئے چلو مین تمکو تماشہ دکھاؤن یہ کہکر حیرت کا ہاتھ پکڑ کر چلا یہان ساقن نے تماشہ دیکھتے دیکھتے ملازمین غربال کو شراب پلائی تھی اور انسے بھی بجام شراب آغشتہ بیہوشی دیا تھا وہ پیا چاہتا تھا کہ افراسیاب آکر پہونچا اور نعرہ زن ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ ای خیرہ سران کہان بچکر جاؤ گے مین آ پہونچا یہ صدا سنتے ہی ساقن اور نٹ جست کر کے بھاگے
شہنشاہ نے کہا ای غربال گرفتار کرا نھین اُسنے زمین پر دو ہتڑ مارا کہ دو زنگی نکلے اور عیارون کے
لپٹ گئے پکڑ کرانھین بھی سب مقیدون کے برابر جال مین لٹکا دیا اسوقت شہنشاہ ساحران نے
کچھ کان مین غربال کے کہا اُسنے وہان تخلیہ کرا کر ایک ساحر کو بلا کر کہا حکم شاہ یہ ہی کہ تم میری صورت
بزور سحر بنکر یہان بیٹھو جو کوئی پوچھے کہنا مین غربال ہون اس ساحر نے کہا ایسا ہی ہوگا اور
شکل اپنی بعینہ مثل غربال بنائی اسوقت غربال اصلی جہان افراسیاب نے جاے سکونت بنائی
ہی وہان چلا گیا اور شاہ جادوان بھی حیرت کو لیکر باغ سیب مین آیا کہ چلکر ہمراہ زوجہ کے
آرام کرون صبح کو آکر سب کو قتل کرونگا غربال کے مخفی ہونے کا حال اُسکے ملازمون کو بھی معلوم
نہوا اُسی طرح وہ سرگرم کار و خدمت غربال نقلی کے رہے لیکن بعد چلے جانے شاہ طلسم کے جانسوز
و قران زیر کوہ آئے اتفاق سے دو ساحر کسی کام کو پہاڑ کے نیچے آئے تھے پھر کر جو اوپر جانے لگے
عیارون نے پکارا کہ بھائیو ایک بات سنتے جاؤ وہ دونون ٹھہر گئے اِنھون نے قریب جاکر بیضہ
بیہوشی اُنکے منہ پر مارے کہ وہ دونون بیہوش ہوئے یہ اُنکا پیراہن لیکر اور انھین کی ایسی صورت
بنکر پہاڑ پر گئے دیکھا ایک سمت میخانہ آراستہ ہی وہان جب پہونچے ساحر نے کہا حضور بڑی دیر سے
شراب مانگ رہے ہین تم کہان گئے تھے قران بولا انھین کے کام کو گئے تھے اور سمجھے کہ جنکو ہم بیہوش
کر آئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ ساقی تھے یہ سمجھکر گلابیان شراب کی لیکر خیمہ غربال نقلی مین گئے قران
تو جاکر پہلو مین اُسکے کھڑا ہوگیا اور جانسوز شراب لیکر سامنے ٹھہرا اُسنے کچھ دیر مین شراب طلب کی
اُسنے جام بھر کر پیش کیا اُسنے چاہا تھا کہ پیون اُسوقت ایک سمت سے صدا آئی خبردار نہ پینا اور
زمین سے ایک زنگی نکلا جانسوز کو لپٹ گیا اور اُڑ کر جال مین جاکر لٹکا یا وہان سے ہنوز نہ پھرا
تھا کہ قران جو پہلو مین کھڑا تھا اُسنے غربال کے سر پر بغدہ مارا کہ وہ ہلاک ہوا شور عظیم برپا ہوا کہ
مارا فطرت جادو کو آگ برسنے لگی اُسی ہلڑ مین قران جست و خیز کر کے نکل گیا اور سمجھا کہ یہ غربال
اصلی نہ تھا کیونکہ اسکے مرنے سے جال مین قیدی اُسی طرح لٹکے رہے کوئی رہا نہوا اگر یہ اصلی غربال ہوتا
تو سحر اسکا باطل ہوجاتا اور مرنے سے اُسکے قیدی چھوٹ جاتے قصہ مختصر قران بھاگ گیا اور وہ
زنگی کہ شاہ طلسم اُسکو مخفی بہر حفاظت مقرر کر گیا تھا جانسوز کو جال مین لٹکا کر پاس افراسیاب کے
گیا اور قتل فطرت سے اُسے خبردار کیا حیرت نے کہا قران عیار بہت زبردست ہی اُسکا قید ہونا
مشکل ہی افراسیاب بولا غربال ایسی جگہ جاکر رہا ہی کہ کوئی اُسکو نپائیگا اور جال سحر کا کوئی توڑ نہ سکیگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پس پہرے چوکی کی کچھ حاجت نہین جو ساحر وہان اُترے ہین وہی کافی ہین اور لشکر بھی حیرت کا موجود ہی اب رات تھوڑی ہی مین جاکر سب کو قتل کرتا ہون ہان اتنے عرصے مین قران کو گرفتار کرنا چاہیے یہ کہکر عیار بچیون کو بلا کر تاکید اکید حکم دیا کہ تم پانچ عیارہ ہو اور وہ ایک عیار تنہا ہی گھیر کر اسکو پکڑ لاؤ اور اُس زنگی ساحر سے جو خبر لیکر آیا تھا حکم دیا کہ تم مخفی طور پر عیار بچیون کے ساتھ رہو جہان یہ اُس عیار کو پہچانکر لڑنے لگین تم سحر سے اسکو قید کر لینا وہ زنگی اور عیار بچیان حسب الحکم روانہ ہوئین ادھر قران اُس فکر مین پھر رہا ہو کہ اصلی غربال کو ڈھونڈھکر قتل کرون اور ہر سمت تجسس کرتا رہا لیکن اُسکو نپایا ادھر عیار بچیون نے بھی قران کو تلاش کیا مگر پتا نہ ملا آخر کار وہ زمانہ آیا کہ زال دنیا نے بھی لباس سیاہ اُتار کر خوشی مین قید ہونے لشکریان اسلام کے خلعت زعفرانی تنویر آفتاب کا زیب قامت فرمایا کہ نظم

دگر روز چون چشمۂ آفتاب	فرو شست از دیدہا گرد خواب
برافراخت رایت سپہدار شرق	شہ غرب در بحر خون گشتہ غرق

صبح کو افراسیاب شادان و فرحان بستر سے خواب نوشین کے اُٹھا اور حمام کر کے خلعت فاخرہ زیب بر فرمایا اکابران طلسم حاضر ہوے سب کو ہمراہ لیکر سوار ہو کر بحشم و خدم روانہ ہوا دربارگاہ حیرت مین آیا دیکھا سب قیدی جال مین اُسی طرح لٹکے ہین یہ دیکھکر اپنے ملازمون سے بکمال بشاشت حکم دیا کہ میدان مین سولیان استادہ کرو اور آرہ کش تسمہ کش جلاد حاضر ہون کارپرداز تعمیل حکم مین مصروف ہوے وار ین کھڑی ہونے لگین لشکر باندھ کر گرد میدان کے جا کھڑا ہوا جلاد تیغہا برہنہ لیے ہر سمت پھرنے لگے خلقت کا اژدہام ہوا یہ تو اس فکر مین مصروف ہی لیکن کارسازی حافظ حقیقی دیکھیے کہ بمصداق بیت

مسبب کے اسباب دیکھو ذرا	کہ قدرت مین اسکی ہی کیا کیا دھرا

بموجب مثل مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ✣ جس بادشاہ کا ذکر پیشتر کیا گیا ہو یعنی کوکب روشن ضمیر صبح کو سریر طلسم نور افشان پر جب جلوہ گر ہوا تمام سرداران شاہان ممالک طلسم گوہر افشان یعنے بلند پرواز جادو و ملکہ زیور زرین پوش و سبک دوش جادو و ملکہ زمرد پوش جادو و ملکہ یاقوت پوش جادو و ملکہ فیروز پوش جادو و ملکہ طولان سبز پوش جادو و ملکہ الماس پوش جادو و ملکہ ستارہ چشم جادو و ملکہ خور چہرہ جادو و ملکہ گوہر دندان جادو و ملکہ زنگار جادو و ملکہ محبوب جادو و ملکہ خورشید تاجدار جادو و ملکہ ماہ تاجدار جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

و ملکہ فیروزۂ تاجدار جادو و ملکہ گلنزار جادو و ملکہ خرسان جادو و ملک ترسان جادو و مرزان شاہ جادو و خونخوار جادو و اژدر جادو و محکم جادو و مقیم جادو و طغیان گوہر شاہ جادو و سہراب شاہ جادو و فخر شاہ جادو و مظفر شاہ حبادو و قرطاش شاہ جادو و مسہوت کا کل کشا فیل دندان جادو وغیرہ ہزارون ساحر حاضر دربار ہوکر پایہ بپایہ بیٹھے اور بیٹی کوکب کی ملکہ بران شمشیرزن برابر تخت شاہی کے کرسی پر جلوہ فرما تھی مرزان وزیر سر پر شاہ کے مروحہ جنبانی کررہا تھا چتر شاہی پھر رہا تھا اسوقت اہل دربار پوشاکین سرخ زیب قامت کیے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بادشاہ مثل ماہ کے سر پر سپہر سلطنت پر تابان ہے اور اہل دربار مثل ثابت و سیارگان کے گرد اُسکے جمع ہین یا آفتاب چرخ چہارم پر بصد جلال درخشان ہے اور سردار مانند تنویر شعاع کے اُسکو گھیرے ہین کہ ابیات

فریدون حشمے جمشید جاہے — سکندر رشو کیتے دارا نپاہے
زعدلش چون رُخ خوبان مہوش — بیک جا جمع گشتہ آب و آتش

صیت دولت و کامگاری اور ذکر عظمت و شہریاری کا اُسکے مثل خورشید بصف النہار ظاہر و باہر بہت سے سلاطین نامدار حلقہ اطاعت گوش جان ڈالے تھے اور بادشاہان رفیع مقدار غاشیہ حکم کو اُسکے دوش ہوش پر رکھ کر مانند غلامون کے اُسکے سامنے حاضر تھے مثنوی

داغ نہ ناصیۂ سرکشان — تیغ زن تارک لشکر کشان
سعدلتش قاہر خونخوارگان — مرحمتش چارۂ بیچارگان

سامنے اُس شاہ عالی جاہ کے زہرہ وشان قمر صورت ناچ رہی تھین اور دور جام بادۂ ارغوانی چلتا تھا ہنگامہ عشرت و نشاط برپا تھا کہ یکایک شاہ نے فرمایا کہ اسوقت کچھ طبع عالی مکدر ہے سیر باغ کو جی چاہتا ہے یہ کہکر تخت سے اُٹھکر سمت صحرا چلا اکابران طلسم کا مجمع ساتھ ہوا اسوقت وہ ماہ سپہر خوبی اور گل شاداب گلشن محبوبی کہ ماہ و آفتاب اُسکی غلامی کا داغ اپنی پیشانی مین رکھے تھے اور گوہر شب چراغ سامنے اُسکے حسن مصفا کے بے آبرو تھے وہ کون رونق انجمن یعنے بران شمشیرزن کہ حسینان دہر کی افسر اُسکو کہنا زیبا ہے بلکہ یہ سراپا اُسکا ہے۔ سراپا

قامت مدآہ عاشقان ہے — یا آمد حشر کا نشان ہے
جوڑا نہین فوج کا بندھا لام — دل اٹکے نگینے مین وہ مانگ ہے فرد
محشر سے بھی کرتی تھی وہ بھون چالی — پیدا جنبش سے جسکے بھونچالی
زلف انجد لوح حسن کا لام
دیکھے تو ہے زنگ کہکشان زرد
نوک خنجر ہے نوک مژگان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہیے اُسے نشتر رگ جان
لو کان کی گوشۂ پہ نو
مشاطہ نے حسن کو دیا کیل
باب صفت دہن کو کھولون
عیسے بود ش ہین غوطہ زن ہین
ہی چاہ ذقن ہین باؤلی عقل
برق بسر طور ہی وہ گردن
بازو و نازک کلائیان نرم
نسرین و گل وسمن نہ پہونچے
ابھری ابھری وہ چھاتیان ہین
زنبور کنول کے پھول پر ہی
عقدہ ہی یہ رشتۂ نظر کا
گویا پشت وپناہ خوبی
ہی موقع شرم بولنا کیا
شکل صدف دو پارہ کہیے
زانو آئینۂ حلب ہین
کچھ اصل نہین گل و ثمر کی
مہر و مہ آسمان ہین تلوے
حورین آنکھون سے تلوے سہلاتین

آنکھون ہین بھرا ہو شربت وزہر
لوجس سے لگائے شمع کی لو
زلف ابر سیاہ ہی تو رخ بدر
پہلے کوثر سے منھ کو دھولون
دندانے ہین سیمین کے وہ دندان
منھ کی کھائے جہان چلے عقل
شانون کو خدا کی شان کہیے
شاخ مرجان کو جس سے ہو شرم
کف مہر ہی او نگلیان کرن ہین
ہین سیب کہ ناسپاتیان ہین
ہی بیٹ کہ نور کا ہی تختہ
سکتا ہی جو مصرع کمر کا
ہی کوہ سرین وہ پیکر حسن
راز مخفی کا کھولنا کیا
رانین برق تجلی طور
تابش ہین بلور ہین شیب ہین
رخسار بتان پہ لات مارے
آئینۂ قدسیان ہین تلوے
سایہ ہی کہ سایۂ پری ہی

شوخی غصہ حیا غضب قہر
کیا ناک ہین خوش نما ہو وہ کیل
یہ عید کا دن وہ لیلۃ القدر
لب داخل چشمۂ دہن ہین
منھ کھولین صفت ہین کیا سخندانی
فوارۂ نور ہے وہ گردن
نور حق کا نشان کہیے
اس پہونچے کو نسترن نہ پہونچے
برگ نخل ریاض تن ہین
بھٹنی پستان پہ جلوہ گر ہی
شفاف بلور کا ہی تختہ
ہی پشت وہ تکیہ گاہ خوبی
یا بالش شاہ کشور حسن
برج و قمر و ستارہ کہیے
ساق سیمین ہین شمع کافور
ایڑی نازک اس قمر کی
ایڑی جوتی پہ اپنی وارے
پائے نازک جو دیکھے پابوس
ہمزاد جو دلبری ہی

یہ نازنین بھی پدر کے ہمراہ مع کنیزان ماہرو کے روانہ ہوئی اور عرض پیرا ہوئی کہ اے والد ماجد روبروے گنبد سامری جو صحراے وسیع و سرسبز واقع ہوا ہی سارے طلسم سے وہ مقام نہایت بلند ہی وہان چلکر جلسہ ساحر سامنے آکے پرواز کرین تاکہ مزاج ہمایون شہنشاہ اس کیفیت اور تماشے کے ملاحظہ سے شاد ہو کوکب نے فرمایا کہ تمھارا ابھی تقاضاے لڑکپن نہین شاید یہی بات یاد ہی جو اچھل کود کی ہو اچھا چلو آج ہم بھی پرواز کرینگے اور سنا ہی کہ ملکہ گوہر افشان بلند پرواز خوب اُڑتی ہین انکی بلند پروازی دیکھین گے یہ باتین کرتے ہوئے اُسی سمت کہ جہان کا پتہ اُس

سرو بستان دلبری یعنی بران شمشیرزن نے بتلایا روانہ ہوے یہان تک کہ اُس مرغزار نمونہ باغ
باغ شداد مین پہونچے ازبسکہ ایام بہارین نے اطراف بساط غبرا کو ریاحین سے مثل اختران چرخ
کے درخشندہ بنایا تھا اور برنگ قبہ خضرا کے پُر از کواکب فرمایا تھا فراش صبا نے بسیط زمین کو فرش
زنگارنگ سے آراستہ کیا تھا اور نخلبند صنع قدرت نے چمن جہان کو گلہاے گوناگون سے پیراستہ
کیا تھا ایسے مقام دلکش مین کئی کوس کا ایک باغ سیر سلطان کے لیے تعمیر تھا اُسی کے ملحق نقل
گنبد سامری بہر پرستش بنائی ہی سواری بادشاہ کی اندر باغ کے آئی اور بیچ گلشن مین جو بارہ دری
جواہر جڑی بنی ٹھنی سنوری تھی اُسکے کوٹھے پر تخت بچھا کر شاہ قرار پذیر ہوا اور سیر حدیقہ رشک
ریاض پیدا کرتا تھا اللہ اللہ وہ نور کا تڑکا اور اسوقت اِن گلعذار نسرین بدنون کا آسمان گلہاے
باغ جوبن اپنا دکھاتے تھے ادھر یہ سمن بو سروقد جو اتراتے پھرتے تھے تو گویا باغ مین تازہ فصل
بہار نے گل کھلائے تھے چمن چمن سے پھولون کی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی نسیم مشکبار چارسو عطر
برساتی تھی کہ بہ مقتضاے مثنوی

مشاطۂ موسم بہاری	دکھلاتی تھی اپنی دستکاری	بوٹوں مین ہر پھول بس رہا تھا
جوبن سب پر برس رہا تھا	کنگھی کے شجر سے شانہ لیکر	سنبل بھی بنا رہا تھا گھونگھر
نرگس بھی لگا رہی تھی کاجل	عشق پیچان دکھاتا تھا بل	بیلے البیلے بن رہے تھے
کیلے بن ٹھن کے تن رہے تھے	مالن بھی صبا چمن تھے مالی	پھولون کی لگا رہی تھی ڈالی
سمٹی بھی دلھن بنی ہوئی تھی	جوہی گویا چھوئی موئی تھی	شہرا کے بجائے تھا لجالو
سر اپنا جھکائے تھا لجالو		

اُسوقت ڈوپٹے کی گاتیان باندھکر وہ سب خورشید رخسار
سمت فلک اُڑین ادھر تو آفتاب بلند ہو رہا تھا ادھر یہ مہر پیکر زرین لباس جو پرواز کنان ہوئین
گویا ہزارون آفتاب آج کے دن نکل آئے اور یہ زمین کے چاند فلک پر پہونچے تھے کوئی ماہرو پانچ
کوس بلند ہوئی اور کوئی سناٹا بھر کر اس سے اونچی نکل گئی کوئی تین کوس پر جاکر ٹھہرانے لگی یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ایوان چرخ زبرجدی مین قندیلین لٹکائی ہین یا حورین جنت سے اُتر کر بہر سیر بروے ہوا
آئی ہین جب سب نے پرواز کی ملکہ گوہر افشان بلند پرواز ہر ایک سے زیادہ بلند ہوئی کہ جلسا ساحر
دوربین سحر کی لگاکر دیکھتے تھے لیکن نظر نہ آتی تھی ہر سمت غلغلہ تحسین و آفرین بلند تھا اُسوقت کوکب نے
بران شمشیرزن سے کہا اے فرزند تم بھی اپنی تیزی دکھاؤ اور آج اسقدر بلند ہو کہ طلسم ہوشربا سے
کوئی نشانی لاؤ بران نے حسب ارشاد پدر دوپٹے کی گاتی باندھکر اپنے جوڑے کو کھولا اور اخترم وارید

اگر یہ موتی گنبد سامری کا ہی ہزار در ہزار سحر اس سے پیدا ہوتے ہین اور ساحران عالم پر جس کے
پاس یہ موتی ہو وہ غالب رہتا ہی نکالکر ہاتھ پر رکھا ضو اُسکی مثل شعاع آفتاب کے پھیلی اس نے انگلی
سے اشارہ کیا کہ وہ شعاع چراغ کی لو کی طرح کٹنے لگی اور زمین پر لچھے ہوکر گرتی تھی عجب نیرنگ اسوقت
ظاہر تھا گویا ستارے لوٹ کر گر رہے تھے اتنی لو کاٹین کہ زمین سے بڑھتے بڑھتے آسمان تک ایک
لڑی موتی کی بندھ گئی پھر تو وہ گوہر تابندہ سحر حسن لڑی تمام کر اُڑی اختر مروارید سے لو بن کر گر رہی
تھین اور زمین تک آتے آتے وہ موتی ہو جاتی تھین کیا سیر ہو رہی تھی کہ ہر دوسکا ہوا ہزارون مشعل
اور چراغ روشن تھے یا ستارے ٹوٹتے تھے اور زمین پر موتی برستے تھے اور لڑیان موتیون کی زمین
سے آسمان تک بندھتی تھین یہ ظاہر تھا کہ مشاطہ قدرت نے موتی کا سہرا افلاک کے سر پر باندھا
ہی انھین لڑیون مین وہ مہر سپہر خوبی بال شوق کھولے بلند ہوتی جاتی تھی اور اپنے رخسار تاباں سے
خورشید درخشان کو شرمندہ فرماتی تھی یا دام زلف مین خاطر خلقت ہوائی پھنسا کر برباد کرتی تھی
واہ واہ اور اہا ہا کا شور چار طرف سے برپا تھا اور ہر کہ دمہ اوپر ہی کو دیکھتا تھا کہ **مثنوی**

فرصت جو ذرا ملی خدا ساز　　شہپر مین بھری ہوائے پرواز
چاہا سیر جہان کو دیکھون　　کیفیت آسمان کو دیکھون
اُٹھی وہ شال درد و بیمار　　پران ہوئی شکل رنگ رخسار
جلد اُڑ کے وہ دود آہ کیطرح　　گردون پہ گئی نگاہ کی طرح
پرواز کا حوصلہ نکالا　　دیکھا چپ و راست زیر و بالا

جب دم بلند اس درجہ ہوئی کہ گیتی برابر دانہ خردل کے نظر آنے لگی کہ **بیت**۔

پھر بر و بحر کا نظر آنا محال تھا　　سارا سواد چہرہ لیلےٰ کا خال تھا

اس بلندی پر مانند نسیم یا مانند خورشید وہ رشک ناہید ٹھہراتی اور بیک نگاہ دوڑا کر تمام عالم کی
خبر گیران ہوئی طلسم آئینہ و طلسم ہزار برج و طلسم سوسن و طلسم ہوش رُبا سب پیش نگاہ
تھے ہر سمت کی سیر کرتے کرتے طلسم ہوشرُبا مین نیا تماشہ نظر آیا یعنے ایک طلائی جال کو بروے
ہوا تنا دیکھا کہ سرا اُس کا گنبد نور مین بندھا ہی اور دوسرا دریاے **خون روان** کے قریب ایک
بارگاہ کے کلس سے اٹکا ہوا ہی اور ہزارہا آدمی اُسمین لٹکتا ہی بعض اس مین سسکتے ہین بعض کا دم
گھٹتا ہی بعض تڑپ کر مر گئے ہین اور ایک میدان مین لشکر اوترا ہی پہرا چوکی معین ہی سولیان کھڑی
ہوئی ہین جلاد با شمشیر برہنہ کھڑے ہین ایک شور مچا ہی یہ دیکھکر حیران ہوئی کہ ماجرا کیا ہی اور آگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑھی ناگاہ نگاہ اُسکی عمرو پر پڑی ایک شخص عجیب الخلقت کو جال مین لٹکے دیکھا سمجھی یہ کوئی طلسمی جال مین پھنس گیا ہی جب تو شکل عجیب اسکی ہی کہ تومڑی سا سر زیرہ کی ایسی آنکھین کلیجہ کی طرح گال موتی کی طرح دانت مُنھ گردن پھنسے سے جو کھلا ہی تو ظاہر مین گردن تاگے کے مانند ہی رسی کی طرح ہاتھ پاؤن ہین چھ گز کا دھڑ نیچے کا ہی تین گز کا دھڑ اوپر کا ہی یہ دیکھکر سوچی کہ اس بیچارے کو اس آفت سے چھڑانا چاہیے اور یہی نشانی اس طلسم کی اپنے باپ کے پاس لیجانا چاہیے ایسا کچھ دل سے سوچکر اختر مروارید کی لو کھڑے کھڑے بروے ہوا کالی اور اتنی لوین جمع ہوئین کہ آفتاب اکٹھا ہو کر بن گئین اُس آفتاب مین غائب ہو کر پھی چلی جال مین جو لوگ پھنسے تھے وہ گویا دل سے دعا اپنی رہائی کی مانگ رہے تھے زبان حال سے کہتے تھے کہ اے خالق خیط الابیض من خیط الاسود ہمکو اس دام بلا سے رہائی دے کہ بمقتضاے نظم

یارب ترے انس وجن ہین سب ہین	ہین انس کی جن سے ساری زمین
ہر نخل ہین گل ہی گل مین بو ہی	ہر بو مین جو لطف ہی وہ تو ہی
تو چشمہ چشم انس وجان ہی	چشمہ ترے فیض کا روان ہی
غائب قدرت سے تیری موجود	نابود ہو بود بود نا بود
چھوٹا ہو بڑا بلند ہو پست	ہو ہست سے نیست نیست سے ہست

اسی ہنگام مین کہ خورشید حیات ان کا لب بام تھا وہ ماہ تمام آفتاب بنی ہدلی جال پر آکر ٹھہرائی ور گرمی آفتاب سحر کی جو تڑی کڑیان جال کی پھکنے لگین اور آفتاب یکایک شق ہوا بران ظاہر ہو کر مثل شہباز کے گری عمرو جال سے چھوٹ کر گرا چاہتا تھا کہ بھاگون کہ اسنے پنجے مین دابا اور سنبھل کر جایا چاہتی تھی کہ جال کی کڑی ٹوٹنے سے تمام مقید بستی کی طرف چلے لیکن گردن ہر ایک کی پھنسی رہی کیونکہ سب کڑیان تو اُسکی درست تھین اور غربال جسکا یہ سحر ہی وہ بھی زندہ ہی یہ سبب کیونکر رہا ہوتے دوسرے یہ کہ اسکو صرف لیجانا عمرو کا منظور تھا اس لیے جال کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کیا الحاصل جال جیسے ہی گرنے لگا ساحرون نے غوغا مچایا افراسیاب دوڑا اور اڑکر جتنا جال کہ ٹوٹ گیا تھا اسکو تو چھوڑ دیا اور جو دو ایک قیدی اس ٹکڑے مین تھے وہ جو گرنے لگے سحر پڑھا کہ جنھون نے سحر کے انھین روکا باقی دوسرا سرا جال کا شاہ طلسم نے روک کر نعرہ کیا اے غربال غل وہ ایک طرف سے اڑکر آیا اور جال کو روکا شاہ طلسم جال اسکو دیکر آفتاب کی طرف جھپٹا بران کچھ دور گئی تھی کہ اُسکو جا کر گھیرا اور شاہ کے آنے سے بہت سے ساحر دوڑ پڑے بران نے مروارید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی بوین جو کاٹین وہ شعلہ بنکر ساحرون پر گرین کہ اُن کا رخت ہستی جلنے لگا اور ساحرون کے مرنے کا
غل برپا ہوا آگ پتھر برسنے لگے لیکن شاہ جادوان اژدر بنکر بران پر چلا اور قلاب آتشین ایسے چھوڑے
کہ اس موذی کے ہاتھ سے خدا کی مار وہ سراپا ناز زخمی ہوئی اژدر آتش دہن اژدر کے چھالے جسم مین
پڑے لیکن جی کڑا کر کے عمرو کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اختر مروارید شاہ طلسم پر کھینچ مارا وہ بھی جست کر کے
الگ ہوا اگر پڑ جاتا تو سینہ توڑ جاتا مگر اُسکی صنوبر ٹوٹنے اور پاس کے نکل جانے سے افراسیاب اژدر
سے بصورت اصلی ہوگیا بران نے اڑکر اپنا موتی پھر ہاتھ مین روکا اور شاہ کمند سحر لیکر اسکی سمت چلا
اسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ دو تیلے باور کے اڑتے ہوے آئے اور شاہ کے ہاتھ مین لپٹ گئے
افراسیاب نے انگلیان چمکائین کہ بجلیان تڑپ کر تیلون پر گرین دونون جل گئے صدا آئی کہ
حق نمک کوکب سے ہم ادا ہوے شاہ طلسم پھر کمند لیکر دوڑا از بسکہ یہ بادشاہ شہنشاہ جادوان اور
مالک طلسم ہے بران اسکی ہمسر نہین اب کی کمند کا وار نہ رد کر سکی اُسنے کمند مین اسکو پھانسا مگر
ایسی زبردست یہ ساحرہ ہے کہ تڑپ کر نکل گئی حلقے اُس نے کمند کے توڑے اور کمند کے ڈورے تمام
اعضا مین پیوست ہوگئے خون سارے جسم سے جاری ہوا اور جابجا بدن فگار ہوگیا ادھر افراسیاب
نے کھینچا اس طرف اسنے زور کیا پھر یہ عورت نازک اندام وہ مرد قوی بازو آخر یہ کھنچتی ہوئی چلی لیکن اب
حال سنیئے کہ کوکب جب اڑی ہوئی بیٹی کو عرصہ گذرا اور اُتر کر نہ آئی عقل سے دریافت کیا کہ شاید
بہت جو بلند ہوگئی ہے فرط نزاکت سے تھک کر کہین گری ہے بیہوش ہوگئی ہے یا کوئی اور آفت
مین مبتلا ہوئی ہے اگر کسی کو حکم دون کہ خبر لائے تو کوئی اتنا بلند اُڑ نہ سکیگا لازم ہے کہ مین خود پرواز
کرون یہ سوچکر تخت سے جست کر کے اُڑا اور جب بروے ہوا بلندی پر پہونچا ہر سمت نگران تھا
طلسم ہوشربا مین ایک ہنگامہ برپا دیکھا کہ بیٹی میری کمند مین پھنسی ہے اور ساحر گھیرے ہین
افراسیاب سے لڑائی پڑی ہے دیکھتے ہی مثل شعلہ جوالہ کے بسرعت تمام تر طلسم مین افراسیاب
پر آگرا اور ایک برق بنکر سر پر چمکا افراسیاب گھبرایا اسنے اپنی شبیہ کا پتلا سامنے چھوڑ دیا کوکب جو
بجلی بنکر گرا پتلے کے دو ٹکڑے کیے اور کمند سحر کو جلا کر بران کو نجات دی کہ یہ سنبھل کر عمرو کو لیکر اپنے
گھر گئی اس اثنا مین افراسیاب پھر پیدا ہوا اور برق سرخ رنگ بنکر کوکب پر آگرا اسنے بھی
اپنی صورت کا پتلا سامنے کیا آپ غائب ہوا برق سرخ جو گری کوکب نقلی کے دو ٹکڑے ہوے
افراسیاب سمجھا کہ مین نے مار لیا ایک بار پشت پر نعرہ ہوا کہ منم کوکب اُسوقت افراسیاب نے
اپنے بازو پر سے آئینہ سامری کا کھولا ادھر کوکب نے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلا آئینہ جمشیدی

لیکر آیا اس اثنا مین افراسیاب نے اسکے سامنے کوکب کے کردیا کوکب نے بھی فی الفور آئینہ روبروے افراسیاب
کے کیا اسکے عکس سے کوکب کو بیہوشی چھائی اور آئینہ دیکھنے سے افراسیاب پر غفلت اور غشی طاری
ہوئی دونون چکر کھاتے سمت زمین چلے تھے کہ تیلے طلسمی زمین سے نکلے اور کچھ تیلے لباس زرین پہنے
مرکبہاے پرند پر سوار طلسم کوکب کی طرف سے آئے تیلون نے افراسیاب کو روکا اور سوارون
نے کوکب کو سنبھالا اسوقت تیلے دونون بادشاہون کو ہوشیار کیا چاہتے تھے کہ یکایک پھر زمین
شق ہوئی اور ایک مچھلی نے کہ مانند زمرد کے سارا جسم اسکا تھا سر نکالا یہ نانی افراسیاب کی ماہی
زمرد رنگ ہی بارہا ذکر اسکا پیشتر کیا گیا ہی اسوقت اسنے منھ پھیلا کر اژدر کی طرح افراسیاب کو نگلا
اس اثنا مین سواران طلسمی کوکب کو ہوشیار کر چکے تھے کہ ماہی نے پکار کر صدا دی کہ بیٹا کوکب
یہ لڑائی بکھیڑا کیسا ہی کوئی اپنے بھائی سے لڑتا ہی آپس مین فساد کرتا ہی اسنے بہت برا کیا جو تمھاری
دختر پر یہ بجاے لڑکی کے ہی ہاتھ اٹھایا مین لیے جاتی ہون افراسیاب کو بھی سمجھاؤنگی اور بیٹا
تم بھی سدھارو یہ کہکر غائب ہوگئی کوکب بھی اپنے طلسم کو گیا بعد کچھ عرصے کے اسی باغ مین کہ
جہانسے اڑا تھا آیا یہان تمام سردار فلک سے اتر کر منتظر تھے سب نے استقبال کیا کوکب تخت پر
متمکن ہوا لیکن بران نے عمرو کو لاکر زمین پر ڈالدیا تھا اور اپنے مرہم سحر لگا کر حواس درست کرکے
حلقے جال عمرو کے گردن سے نکالے اور مرہم لگایا عمرو کی آنکھین فرط ضعف سے بند تھین اسوقت
کچھ افاقہ ہوا اور دلکو چین ملا تا دیر آنکھ بند کیے پڑا رہا اس اثنا مین کوکب آکر سریر جلوہ گر ہوا
بران نے پہلے کیفیت جنگ پوچھی مزاج کا حال دریافت کیا پھر عرض پیرا ہوئی کہ اے پدر عالی گہر
یہ مجرم مین اسلیے لائی ہون کہ آپ ملاحظہ فرماکر تبلایئے کہ یہ انسان ہی یا حیوان ہی طائر یا دیو ٹھیا ہی
یا مرجیا جن ہی آخر کون اور کیا ہی اور افراسیاب نے اسکو کس لیے قید کیا تھا اور پھر اسکے رہا ہونے
مین ایسا کیون ناراض ہوکر لڑا کوکب نے اسکے التماس کرنے سے عمرو کی جانب بغور دیکھا اور اہل دربار
سے کہا پہچانو تو یہ کون ہی سب صورت عمرو کی دیکھکر ہنسنے لگے اور اپنی عقل آرائی سے کسی نے کہا
کہ یہ طائر سحر شاہ طلسم ہی کوئی خطا اس سے ہوئی ہوگی اس وجہ سے افراسیاب نے اسکو قید کیا
تھا کوئی بولا یہ بردہ ظلمات کی بلا ہی بادشاہ اسکو مطیع کرنا چاہتا ہوگا غرضکہ اسی طرح سب سخن سنج
تھے کہ کوکب نے فہیم فاروس سے کہا تم بتاؤ کہ یہ کون ہی کیونکہ تم کاہن اور ساحر زبردست ہو
یہ کلام سنکر اسنے عرض کیا کہ بزرگان طلسم اس طلسم کا زائچہ بنا کر جو کچھ حال کہ ہونے والا ہی لکھ گئے ہین
اگر ارشاد ہو تو وہ زائچہ لاؤن کیا بعید ہی کہ اسکا بھی حال لکھا ہو کوکب نے فرمایا کہ مجھے اسکا حال بخوبی

معلوم ہوا اور مین روشن ضمیر اسی واسطے کہلاتا ہون سُنو یہ شخص عمرو عیار ہے اور اسکی توصیف خداوند سامری اپنی کتاب مین لکھ گئے ہین اسکا قدم جہان پہونچا پھر وہان دین سامری برباد ہوا ایران نے بڑا غضب کیا جو اسکو یہان لائین اچھا تم زائچہ لاؤ دیکھون بانیان طلسم نے کیا لکھا فہیم حسب الحکم زائچہ طلسم لایا شاہ نے پڑھا اُسمین حکم نکلا کہ سال آخر طلسم ہوشربا سنہ جلوس سامری مین اسد غازی نواسہ حمزہ صاحبقران کا آئیگا اور طلسم ہوشربا فتح کریگا اور شاہ طلسم نور افشان قید عمرو کو چھڑائیگا پس لازم ہے کہ وہ عمرو کی شراکت کرے کیونکہ شاہ جادوان مارا جائیگا اور شاہ نور افشان کا بڑا رتبہ و مرتبہ ہوگا اور اگر شریک عمرو کے نہوگا تو مثل افراسیاب کے اسکو بھی ذلت ہوگی اور جان بھی جائیگی یہ پڑھکر زائچہ تو فہیم کو دیا اور آپ عمرو کی طرف متوجہ ہوا عمرو بھی بخوبی ہوشیار ہو چکا تھا آنکھ کھولکر جو دیکھا دربار شاہی معمور پایا اور قصر فلک رفعت اور باغ پر بہار نظر آیا ایسا مکان عالی شان کبھی اسکی نگاہ سے نہ گذرا تھا مثنوی

کسو دن قصر عالی کی تعریف کیا
کہ روز آسپہ ہوتا ہے گردون فدا
نظر جب پڑی اسکی دیوارون پر
تھی اک خشت سیم ایک تھی خشت زر
جلائے جو موتی تو چونا ہوا
وہ چونا پھرا نور دونا ہوا
وہ گلشن کہ جسپر فدا تھی بہار
وہ گلشن خوشی جس سے تھی ہمکنار
بہشت برین اُس سے بہتر نہ تھا
نظیر اُسکا روے زمین پر نہ تھا
جہان ایک اصلی لگا تھا شجر
جواہر کا بھی دوسرا تھا شجر
وہ فوارے نہرون کے اندر روان
ستارے ہون جیسے فلک تک دوان
دہین پر بنی تھی جو بارہ دری
کہ تھی شیشہ آلات سے وہ بھری
نظر آگیا تخت پر ایک شاہ
کلہ گوشہ اُسکا تھا تا اوج ماہ
جلو مین ملازم بہت سحر کار
ہزارون پرے بزادوان بے شمار
کوئی باندھے ترسول فولاد تھا
رکھے دوش بردار شمشاد تھا
کوئی شخص شیشہ کا سرتا بپا
کہ حیرت مین گویا وہ آئینہ تھا
کسی کا جو تھا نصف سونے کا تن
تو تھا نصف چاندی کا اسکا بدن
کوئی تانبے کا کوئی پیتل کا تھا
کوئی لوہے کا اور کوئی جست کا
عمرو نے جو دیکھا یہ سب ماجرا
ادب سے وہان پھر کھڑا ہو گیا
ہوا راست جب دم وہ عالی مقام
کیا شاہ کو پہلے جھک کر سلام
کیا عرض پھر اے شہ نیک ذات
کٹے تیرا عشرت مین دن اور رات
جو ہین کمترین اُنسے کمتر ہون مین
پریشان بہت بندہ پرور ہون مین
گنہگارم امیدوار آمدم
بدرگاہ تو شرمسار آمدم
بدی از من و نیکی آید ترا
زخُردان خطا از بزرگان عطا
زسرتا قدم جرم سارا ہون مین
بُرا یا بھلا ہون تمہارا ہون مین
اسیری کا اپنی کرون کیا بیان
کہ رونے کے قابل ہے یہ داستان
بگڑ ہی چکی تھی لڑائی تمام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مگر ذات تیری بہت آئی کام

عمرو کا بیان فصاحت انتما شاہ نے سنکر حکم دیا کہ کرسی جواہر آگین قریب تخت بچھے اور خواجہ صاحب آپ تشریف فرما ہو جیے عمرو اسکے اصرار سے کرسی پر متمکن ہوا اور سارا حال طلسم مین آنے کا بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ مین مرد غریب نہایت مفلس ہون بھائی صاحب قِران مجھکو بہت کچھ دیتے تھے اب یاوری طالع سے آپ کی خدمت مین پہونچا ہون دیکھون کیا پاتا ہون کوکب نے کشتیان جواہر و گوہر سے لبریز منگا کر عنایت فرمائین اور کہا خواجہ اگر دختر میری تمھین نہ چھڑاتی تو تم ہلاک ہو جاتے اب تک تمھارے ساتھی جال مین قید ہین شاہ طلسم نانی اُسکی لے گئی ہی جب وہ وہان سے آئیگا تو سب کو راہ عدم دکھاے گا کوئی ایسا شخص ہوتا کہ قریب دریاے سحر کے جاتا وہان پہاڑ پر ایک مکان تہخانے کی طرح بنا ہی سونے کی سیڑھیان تہخانے مین بنی ہین اسمین جا کر غربال رہتا ہی جب اُسکو کوئی قتل کرے تو جال سحر کا ٹوٹے اور ہر ایک مقید چھوٹے عمرو یہ حال سُنکر چپ ہو رہا اور دل سے سوچا کہ اب زمانہ تیرے لیے بہتری کا ہی یہ لوگ بھی سب ساحر ہین انکو شریک کیا تو کیا اور نہ شریک کیا تو کیا چلکر غربال کو مار کر سب کو چھڑائیے یقین ہی ایام بد نکل گئے اب کوئی کچھ ضرر نہ پہونچائیگا مگر یہان سے چلیے تو انکو سب کو لوٹ کر سب مال یہان کا لیکر چلیے یہ سوچکر کچھ گنگنانے لگا کوکب کو آواز اسکی اچھی معلوم ہوئی اور بران تو لوٹ ہو گئی اور ساحر بھی مشتاق ہوے اور فرمایش گانے کی سب نے کی عمرو نے کہا میرا دل ٹھکانے نہین کیا خاک گاؤن مفلس ناچار مصیبت مین گرفتار ہون یہ کلام سُنکر سب نے بہت کچھ منگوا کر دیا اور کوکب نے بھی گانے کو کہا عمرو نے اُسوقت نَے کی جوڑی نکال کر بجائی اور یہ غزل گائی

غزل

نہ نکلین گے کبھی ارمان جو میرے دل مین رہتے ہین ۔ مسافر یہ ہمیشہ ایک ہی منزل مین رہتے ہین

نہ خارِ غم کہین چُبھ جاے یہ اندیشہ رہتا ہی ۔ وہ یون کیون پانو پھیلا کر ہمارے دل مین رہتے ہین

مری شامت بھی جا کر اُسکے گیسو کی ہو آرایش ۔ سیہ بختی تو کہتی ہی ہم اُسکے تل مین رہتے ہین

بوقتِ نزع زلفون مین پھنسا ہی تیرے دم جا کر ۔ جہازِ عمر ہم لنگر کیے ساحل مین رہتے ہین

درازی اور دے یارب شبِ ہجرانِ جانان کو ۔ تڑپنے کے مزے باقی دلِ بسمل مین رہتے ہین

وہ مُنھ کو پھیر کر شرما کے میرے ساتھ سوتے ہین ۔ تمنا کچھ بر آتی ہی کچھ ارمان دل مین رہتے ہین

شبِ فرقت ستارے دیکھکر گردون سے کہتا ہون ۔ یہ کسکی یاد ہی جو داغ تیرے دل مین رہتے ہین

ہم انکو چھیڑ کر باتین سنین اور خوب بکوائین ۔ ارادے آج تو اے جاہ کیا کیا دل مین رہتے ہین

ایسی صداے دلکش سے عمرو نے یہ غزل گائی کہ حاضرین دربار کی ہچکی بندھگئی کہ ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہراک راگنی کا تبدل رہا	چراغ خرد اُسکا پر گل رہا
جوگانے کا جنگلے کے سامان ہوا	تو دل اور بھی سب کا ویران ہوا
کیا بھیروین کا جو سب نے خیال	تو فق ہوگیا منھ سحر کے مثال
جو اہرو کبھی زیر لب ہو گیا	ہرن صبر اُسکے سبب ہو گیا
جو گایا وہ بہلانے کو سب کے دیس	لگی سنگ کو شیشۂ دل کی ٹھیس
کسی سُر مین نکلی جو دیپک کی لاگ	بھڑکنے لگی اور سینہ مین آگ

ہزار ہا کیا لاکھون روپے عمرو کو سب نے دیے پہر بھر تک یہ گا تا رہا پھر خاموش ہوا از بسکہ آتش شوق سب کی شعلہ زن تھی ابھی کچھ اور ابھی اور کی ہر ایک نے صدا دی عمرو نے کہا یہ گانے کو کیا تپھر دل چاہے نہ شراب نہ کباب اور شوقین سب جمع ہین یہ سُنتے ہی کوکب نے ساقی کو اشارہ کیا کہ اُسنے جام لاکر عمرو کو دیا اُسنے کہا ایک جام مین ہیر کیا بھلا ہوگا آج مینخانہ میرے سپرد کیجیے اور بادہ خواری کی صحبت جمانے کا تکلف دیکھیے مین بادشاہ اسلام کو شراب پلاتا ہون وہ تکلفات توکسیکو نصیب ہو سکتے ہین لیکن پھر بھی آپ ملاحظہ فرمائیے گا کہ کیا سے کیا ہوگا کوکب نے حسب درخواست عمرو کو کشتیان بادۂ احمر کی منگا کر حوالے کین عمرو نے شراب گلابی کی جام مین جام کی کنٹر کی شیشے مین اُلٹ پھیر کرکے بیہوشی کا سفوف آنکھ بچا کر ملایا اور سبز سُرخ شیشے برابر چنکر گلابیون کا گلدستہ بنایا غرفکہ جام شراب سے بھر کر تعریف شراب کی کرتا ہوا سامنے کوکب کے گیا اور جام پیش کیا اُسنے ساغر بخندہ پیشانی ہاتھ سے لیکر چاہا کہ نوش کرون از بسکہ یہ بادشاہ طلسم ہو اور زبردست ساحر ہمسر افراسیاب ہو شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اُسوقت اُسنے جام ہاتھ سے پھینک دیا اور عمرو سے کہا تو بد باطن انتہا سے زیادہ ہو سچ کہ بیت

نیکی کرنا بدون سے ایسی ہی	جیسے نیکون سے کی بدی تونے

تو ہی کہ کیا نیکی کا بدلہ یہی ہو جو تونے کیا بارے خیر گذری جو مین تیرا شریک نہوا یہ عتاب دیکھکر عمرو نے بمنت عرض کیا کہ مین نے امتحان کی راہ سے بیہوشی شراب مین ملائی تھی کہ دیکھون آپ کو اطلاع اسکی ہوتی ہو یا نہین یہ کہکر دست بستہ آگے بڑھا اور قریب تخت پہونچکر عفو جرائم کا خواستگار ہوا کوکب نے کہا خواجہ تم مکار ہو تمھارے قول کا اعتبار نہین اب ہوشربا مین تم جاؤ اسی لایق ہو کہ افراسیاب کی جوتیان کھاؤ یہ کہکر سینے پر ہاتھ رکھکر اس زور سے ڈھکیلا کہ عمرو کو معلوم ہوا مین پستی کی طرف قلابازیان کھاتا جاتا ہون آخر فرط خوف سے آنکھین اسکی بند ہوگئین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد کچھ عرصے کے جو آنکھ کھلی نہ وہ باغ دیکھا نہ قصر شاہی نہ دربار نہ وزیر نہ شہریار کا پتہ پایا بلکہ قریب دریاے خون روان ایک پہاڑ کے نزدیک اپنے تیئن کھڑا دیکھا حیران کار ہوا کہ الٰہی یہ کیا طلسمات ہی کجا طلسم نورافشان کہان دریاے سحر مین کہان تھا اور کس جا آگیا سبحان اللہ ایک ایک بشر کو تو نے ایسی طاقت عنایت فرمائی ہی کہ جس نے یہ طلسم دکھلایا مجھے دم بھر مین کہان سے کہان پہونچایا کہ بیت گرد اجو بعد فنا بیقرار زیر زمین ✤ وہ مضطرب تھا کہ میدان حشر مین نکلا ✤ تا دیر اسی طرح حیران رہا آخر بنظر فراست اس آمد و رفت کو نیرنگ جادو سمجھ کر اپنے حواس درست کیے اور غور جو کیا اسی کوہ کے نزدیک اپنے تیئن استادہ پایا جہان جاے سکونت غرّبال شاہ کوکب نے بتائی تو سمجھا کہ کوکب دل سے میرا شریک معلوم ہوتا ہی یہ امر غصہ کا میری بے اعتدالی کے باعث اُس سے ظہور مین آیا مگر اسمین بھی میری فوج کی رہائی اُسکو مد نظر رہی کس لیے کہ اگر مجکو وہ جلد نہ بھیجتا تو سب قیدی قتل ہوجاتے کیونکہ افراسیاب جب اپنی نانی پاس سے آتا سب کو ہلاک کرتا مین کوکب ہی کے پاس بیٹھا رہتا اگر وہ دعوت اور خاطر مدارات کرتا تو کیا یہی اُسنے بہتر کیا جو مجھے جلد یہان پہونچایا فی الحقیقت کہ وہ مرد بامروت ہی غرضکہ ایسا کچھ سوچکر صورت اپنی مثل صورت افراسیاب بنائی کہ تاج شاہی برسر دچار قب شہنشاہی دربر بالے موتیون کے گلے مین ڈالکر کھور خیدن کے جسم پر لگاکر نہایت آراستہ ہوکر پہاڑ پر چڑھا دیکھا کہ عجب فرحت کی جگہ ہی کہ اس پہاڑ پر روح فرہاد نثار ہی ہر سمت گلزار و حدیقہ پر بہار اشجار بار دار پر از اثمار ہین طائران خوش الحان نواسنج ہین اور سونے کی سیڑھیان ایک طرف نشیب مین بنی ہین عمرو نے در تہخانے پر بیٹھکر پکارا کہ اے غرّبال دھرآبیر نے سحر کے اُسے خبر دی کہ تجھے عمرو بلاتا ہی وہ گھبرا کر تہ خانے سے نکلا دیکھا تو افراسیاب کھڑا ہی حیران ہوا کہ اگر اسکو گرفتار کرون اور یہ شاہ طلسم ہو تو اپنی بھی جان جاے دوسرے یہ کہ عمرو کو حیران اپنے طلسم مین لے گئی ہی وہ یہان کہان آیا آج ہی گیا اور آج ہی چلا آیا فرض کرو بزور سحر حیران اسکو جس طرح لے گئی تھی اسی طرح پہونچا گئی تو اسکو میر اسکن کیونکہ بظاہر صورت اسمین کچھ فتور ہی یکایک اسپر ہاتھ نہ ڈالو امتحان کرلو یہ سوچکر شاہ کو سلام کرکے قریب آیا اور بہ نگاہ سحر عمرو نے دیکھا کہ یہ کچھ متوحش ہی کہا اے غرّبال طریقہ احتیاط یہی چاہیے جیسا کہ تم کرتے ہو یعنے مجھ پر بھی نگاہ سحر کی ڈالتے ہو مین اس لیے آیا ہون کہ وہ دزد یعنے عمرو چھوٹ گیا ہی تمھین ایک تحفہ طلسم دے آؤن تا کہ اسکی وجہ سے ہر شخص کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نظر سے مخفی رہو اور تم سب کو دیکھو تمھین کوئی نہ دیکھے اچھا اگر تم مجھسے بدگمان ہو تو مین جاتا ہون
لو یہ عطر سارے جسم مین اپنے ملکر بیٹھنا تاکہ سب کی نگاہ سے چھپے رہو یہ کہکر ایک شیشہ عطر بیہوشی
آمیز کا نکال کر اُسکو دیا اور آپ دو قدم آگے بڑھکر گلیم اوڑھ لی غائب ہو گیا غربال اُسوقت
سمجھا کہ اگر یہ افراسیاب نہ ہوتا تو میرے مافی الضمیر سے اور نگاہ سحر ڈالنے سے کیونکر آگاہ ہوتا
اور پھر غائب نہو جاتا بلکہ عیار کا تو یہ کام ہی کہ پاس بیٹھے اور مکاری کرے بیشک یہ بادشاہ طلسم تھا
خیر اسوقت کی بے اعتدالی کرنے کا عذر کسی وقت مین کر لونگا یہ سمجھکر شیشہ عطر لیکر چلا عمرو بھی
اُسکے ہمراہ گلیم اوڑھے روانہ ہوا وہ تہ خانہ مین اُتر گیا وہان جاے وسیع تھی اور پلنگڑی اسکی بچھی
تھی مسند لگی تھی شراب کی کشتیان اور جملہ سامان راحت و آرام مہیّا تھا عمرو ایک کنارے ٹھہر رہا اُسنے
وہ شیشہ کھولکر عطر لیکر پہلے منھ پر ملا اور آئینہ اُٹھاکر دیکھنے لگا کہ دیکھون میلا سر غائب ہو گیا یا نہین
لیکن عطر کی خوشبو جب دماغ مین بسی چھینک آئی اور بیہوش ہو گیا عمرو نے گلیم آتاری خنجر سے
چھاتی پر چڑھکر ذبح کر ڈالا پھر تو غوغاے عظیم برپا ہوا کہ تھیو پکڑیو لیوا رے اسنے غضب کیا کہ
مارا غربال جادو کو یہان تو یہ شور و غوغا برپا تھا لیکن وہان جال سحر ٹوٹ گیا اور عمرو نے یہان
سارا تہ خانہ لوٹ کر اپنا راستہ لیا جب زیر کوہ اُترا دیکھا کہ شعلے اُٹھ رہے ہین آگ برس رہی ہی عمرو
دوڑتا ہوا قریب لشکر پہونچا یہان حیرت اور جملہ ساحر منتظر افراسیاب ٹھہرے ہوئے تھے کہ یکایک
جال ٹوٹا اور مہرخ و بہار وغیرہ ساحران نامی چھوٹے جو کہ زبردست ساحر تھے وہ بیہوش نہ ہوئے
تھے اور ایسے ویسے بیہوش تھے وہ قلابازیان کھاتے چلے تھے کہ ہوشیار ساحرون نے دستک دی نیچے
پیدا ہوے اور گرنے والون کو روک کر زمین پر پہونچایا عیار بھی دونون چھوٹے مہرخ نے سحر پڑھا کہ سب
ہوشیار ہوئے غوغا بلند ہوا حیرت خیمے سے نکلکر دوڑی سردار سالار سب جھپٹنے لگے دیکھا جال ٹوٹ
گیا اور ہر ایک قیدی چھوٹ گیا تاریخ ترنج پکڑ کر آگے بڑھے کہ ان سب کو گرفتار کیجیے اُسوقت مہرخ اور
بہار و مخمور کو بھی قید ہونے سے غصہ کمال تھا گو کہ کسلمند سارا لشکر تھا جان پر کھیل کر حملہ آور ہوا
بہار نے گلدستہ جھولی سے نکالکر مارا کہ ہوا سرد چلی اور پھول برسنے لگے جینے وہ پھول سونگھے تالیان بجاتا
دیوانہ وار لشکر حیرت کی طرف چلا ایک سمت سے مخمور نے جام زرین شراب سحر سے کھینچ مارا ہر شخص
اُسکی تاثیر سے شعر توصیف ساقی و شراب مین پڑھتا دیوانہ لایعقل بنا مہرخ نے گولے فولادی
لگائے رعد نے گرجنا شروع کیا برق محشر چمک کر گرنے لگی پھر تو بھڑکر تلوار سحر کی چلنے لگی حیرت
ایسی ہی زبردست ساحرہ ہر جوان سب کے سحر روک رہی تھی اور ہر ایک کو جواب دیتی تھی آگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کبھی برساتی اور کبھی دریا جاری کرتی کبھی اپنے لشکر کو روکتی اور گاہے حریف پر حملہ کرتی دم بھر مین لاش پر لاش گری تھی بسمل طپیان تھے سیلاب خون روان تھے ترسول چلتے تھے کہ نظم

بہم کرتے تھے آتش افشانیان
پریشان ہوئے ہر طرف مثل دود
سبھون پاس آنے لگین بجلیان
ہوا ابر تر ایک، فوراً عیان
تڑپ بجلیون کی وہ زائل ہوئی
کہ پیدا ہوا اژدہا ایک بار
پھر اُس شعلہ سے بھی برستی تھی آگ
جسے کاٹا پانی کی صورت بہا
اُتار اپنی اُنگلی سے انگشتری
تڑپنے لگے لاشے پھر ہر طرف
عجب فن ہے کی سب نے آغاز جنگ
نہ گردن رہی اور نہ منکا بچا
ہوئے غٹ پٹ اور وار چلنے لگے
کہ گرنے لگے دشت مین دست و پا
وہان کشتون کے پشتے پٹ پٹ گئے

مژین تھیں قشقون سے پیشانیان
گرجنے لگا ابر جو رعد وار
بدن کو جلانے لگین بجلیان
برسنے لگا پھر وہ اس زور سے
وہ جادو کی تاثیر باطل ہوئی
جو دم چھوڑتا تھا وہ سوے ہوا
نکلتے تھے اُس آگ سے کالے ناگ
یہ دیکھا جو مخمور نے ماجرا
طرف اژدہے کے وہین پھینکدی
اُڑا ایک۔ پیک ایک غول نگین کا
برسنے لگے یان کے لشکر پہ سنگ
اُڑا فوج مہرخ سے بھی ایک غول
بہم اُن مین ہتھیار چلنے لگے
لڑائی کا سامان بہم رہا
ہوا پر بہم لڑکے سب کٹ گئے

ہوے کالے بادل فلک پر نمود
چمکنے لگین۔ بجلیان بھی ہزار
وہ مہرخ نے کچھ پڑھکے پھونکا دہان
کہ کر صاحب گوش تھے شور سے
ہوا پھر تو حیرت سے سحر آشکار
نکلتا تھا مُنہ سے سپہ شعلہ سا
جسے چھو لیا بس وہین وہ رہا
بڑھی سحر پڑھتی اُدھر مہ لقا
گھڑی بھر مین اژدر ہوا ہر طرف
ہوا پر جو پہونچا تو لشکر ہما
ہر اک سنگ جو سیکڑہ دشمن کا تھا
ارادہ کہ سر پیجیے انکے سول
ہوا کشت و خون یہ بروے ہوا
کوئی دو گھڑی تک یہ عالم رہا

غرضکہ اسی طرح کا شور محشر زا تا شام تک برپا رہا جسدم کہ مہر عالم آرا نے دام شعاعی سے رہائی پاکر بارگاہ مغرب کا راستہ لیا اور خسرو انجم نے بجاہ و حشم اقلیم فلک کو تسخیر فرمایا کہ نظم

غروب اُسمین خورشید تابان ہوا
ہوا چاند گردون پہ جلوہ نما

ستارے نکلنے کا سامان ہوا
وہ گولا تھا سب کے لیے زال کا

حیرت سمجھی کہ یہ مخالف اب قید نہ رہ سکین گے شہنشاہ کے آنے پر کوئی اور تدبیر کیجائیگی رات کو جنگ موقوف کرنا چاہیے یہ سوچکر طبل بازگشت بجوایا اور رنجیدہ پھر کر بارگاہ مین آئی اسکے لشکر نے کمر کھولی ادھر مہرخ جو مقام فرودگاہ پر پہونچی دیکھا بارگاہین جلی پڑی ہین اور بازارین لٹ گئی ہین رعایا فراری ہے یہ کہکر ساحرون کو اُسی وقت اطراف مین اپنے ممالک کے جو دفع

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو چکے ہین اور جنکے سردار حاکم اس لشکر مین موجود ہین روانہ کیا کہ وہ جا کر جملہ اسباب شاہانہ بارگاہ وخیمہ وخرگاہ لائے جھنڈے گنج کے استادہ ہوئے لشکر نے کمر کھولی ڈھنڈھورا پٹا کہ جو لوگ فرار ہوئے ہین وہ آکر آباد ہون آواز دہل زن کی سنکر شکیل جو فوج لیکر شعاب جبال مین مخفی ہو گیا تھا ہر ایک پراگندہ کو جمع کرکے اپنے ہمراہ لیکر شادان وفرحان آکر داخل لشکر ہوا رات بھر مین پھر وہی سامان وہی جلسۂ عشرت اقتران جمع ہوا بارگاہ مین مہرخ سریر جہانبانی پر آکر متمکن ہوئی سردار گرد تشریف فرما ہوئے ارباب نشاط کو بلایا ناچ ہونے لگا مے پرستی آغاز ہوئی سردار بھی حاضر بارگاہ ہوئے قران جو فکر عیاری کرتا اپنے تئین چھپاتا پھرتا تھا بارگاہ مین آیا عمرو بھی لشکر کے ساتھ آیا تھا سب سے ملا اسوقت عجب طرح کی مسرت ہر ایک کو تھی باہم گلے ملتے تھے اور مبارکباد دیتے تھے نذرین بادشاہ لشکر کو گذرتی تھین خلعت عطا ہو رہے تھے زہرہ جبینان ماہ پیکر ترانۂ عشرت وخرمی گاتی تھین کہ

نظم

شب عیش وعشرت جو بھی رقص کی
چلی کج اداؤن کی سیدھی قطار
کوئی ہاتھ سر پر رکھے ناز سے
گلوری جو کھائی ہی سر پھر گیا
بجا طبل سارنگیان چھڑ گیئن
کہ سردارون پر سے کرو زر نثار

تو زہرہ نے تیاری کی رقص کی
کمر ناز سے کوئی لچکاتی تھی
پسین دل روان ایسے انداز سے
غرض جبکہ پہونچی ہر اک مہ لقا
ہوئی ناچ مین صرف ہر ناز مین
غنی سب کو اک آن مین کر دیا

ہوا حکم رقاصہ کو ایک بار
کوئی اپنی آنکھون کو مٹکاتی تھی
کوئی بولی تھم جاؤ بھینا ذرا
عجب لطف تھا اور عجب حسن تھا
دیا حکم مہرخ نے پھر ایکبار
جواہر سے دامان کو بھر دیا

یہان تو یہ جلسہ جما ہی لیکن افراسیاب کو جو ماہی زمرد رنگ نگل گئی اپنے مقام پر پہونچکر اگلا جب شاہ کو ہوش آیا ناہی کو سلام کیا اور گویا ہوا کہ آپ مجھے لے آئین وہان کوکب نے سب اسیرون کو رہا کرکے میری فوج کو درہم وبرہم کیا ہوگا ماہی یہ کلام سنکر خفا ہوئی اور کہا اے بیوقوف جبسدم کہ بران نے عمرو کو آکر چھڑایا تھا تو اسکو بعزت تمام بلاتا اور سبب لڑنے کا پوچھتا نہ کہ یکایک توڑنے لگا آپس مین اپنے ہم مذہبون سے بگاڑ کرنا اچھا نہین اب یہان سے جا کر نامہ کوکب کو تحریر کر اور باعث بگاڑ کا دریافت کرکے حتی الامکان صلح کا پیام دے اور ملجا ورنہ دشمنون کو قوت کمال ہوگی افراسیاب یہ کلمات موعظت سنکر اسی جگہ آرام پذیر ہوا کیونکہ نہایت کسلمند تھا جس وقت کہ منشی روزگار نے دائرہ آفتابی ورق چرخ پر رقم زرین ترقیم فرمایا اور وصلی کو سیاہی شب کی دھوکر نقاط انجم اور خط کہکشان کو مٹایا کہ

مثنوی

فلک تھا جو دامن مین شب سے لیے | دُرِ انجم اُسنے نچھاور کیے
خوش آیند پھیلی جو صحرا مین دھوپ | ہوا صاف تارون کا ذرہ وینہ روپ

شاہ جادوان سوار ہوکر روانہ ہوا جب لشکر حیرت مین پہونچا اُس کو نوحہ گر خاک بر سر پایا سارا ماجرا قتل غربال اور رہائی باغبان سُنکر کف افسوس ملے اور بغضب تمام چاہا کہ ابھی جاکر سب کو گرفتار کرون حیرت نے عرض کیا کہ اب کوکب اُنکا شریک معلوم ہوتا ہے آپ نہ جایئے یہ سب معرکہ جیدڑا کوکب ہی کا فساد تھا آپ اُسکو نامہ تحریر فرمایئے شاہ طلسم اسکے منع کرنے سے تھم گیا اور چاہا کہ مکتوب تحریر کرون اُسوقت مصوّر کہ اول سے آیا ہوا ہے مگر تصویرین سحر سے سب حریفون کی کھینچنے مین مصروف ہے چندے سے طلسم باطن مین جاکر چلہ کش ہوا تھا یہ حال لڑائی کا سُنکر آیا سب اہل لشکر نے مع بادشاہ تک استقبال کیا اور بارگاہ مین لاکر پہونچایا ساتھ والون کو اسکے اُتروایا اسنے سارا ماجرا شہر اکت کوکب کا جب سُنا کہا میرا بھی نام خط مین ضرور لکھنا اگر کوکب مانے گا تو اسکی بھی تصویر مین کھینچونگا یہ مشورے باہم ہورہے تھے کہ صرصر حاضر ہوئی شاہ جادوان اسکو دیکھکر بہت برہم ہوا کہ نالزادی تو قران کو قید کرنے گئی تھی خالی پھر آئی اُسنے عرض کیا کہ ہنوز مین متلاشی قران تھی کہ سارے مجرم جال سے چھوٹے اور ہنگامہ سارے طلسم مین برپا ہوگیا کنیز مجبور ہوگئی مگر اب جاکر کسی عیار کو یا سردار کو لاتی ہون یہ عرض کرکے مع عیارنیون کے روانہ ہوئی جب کنارے لشکر مہرخ کے پہونچین سب الگ الگ ہوگئین لیکن صرصر صبار رفتار صورت فراشون کی بنکر داخل بارگاہ ہوئین اور ایک کونے مین بیٹھکر فکر عیاری کرتے ملکین یہان صبح کو نماز پڑھکر عمرو کرسی پر آکر بیٹھا ہے دربار جمع ہوتا جاتا ہے کہ یکایک نگاہ عمرو کی دو فراشون پر پڑی کہ مردنگین وغیرہ اُٹھا رہے ہین کنول سے شمعین وغیرہ نکالتے ہین مگر چال اُنکی عیارون کی طرح ہے یہ سمجھکر بغور ملاحظہ کیا اور پہچانا کہ عیارہ ہین براہ استہزا پکارا کہ ای کنیز لوٹا بیت الخلا مین رکھ آؤ کنول مردنگ پچھو دو یہ صدا سُنتے ہی عیارہ سمجھ گئین کہ ہمین پہچان لیا جست کرکے سراپچہ بارگاہ کا پھاندکر بھاگین عمرو بھی سراپچہ فرکرکے پیچھے دوڑا اور لشکر کے کنارے وہ پہونچین تھین کہ یہ بھی جا پہونچا اسوقت تو دونون عیارنیون نے تیغچے کھینچے اور لڑنے لگین عمرو بھی گردش کھینچکر مقابل ہوا صرصر نے کمند ماری اور صبار رفتار نے تیغچہ مارا عمرو نے اسی طرح گردش کی کہ اُسکا تیغچہ خالی گیا اور خنجر سے حلقہ ہائے کمند بھی کٹ گئے اس اثنا مین برق فرنگی یہان آکر پہونچا اور استاد کو گھرا دیکھکر تلوار کھینچکر آپڑا ایک سے یہ لڑنے لگا اور ایک سے عمرو مقابلہ کرنے لگا لیکن اور عیارہ بچیان جو علحدہ علحدہ ہوگئین تھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُن مین سے تیز نگاہ نے دور سے اس لڑائی کو دیکھا دل سے سوچی کہ یہی وقت قابو کا ہی تو چلکر مہرخ کو پکڑ لاؤ یہ تجویز کرکے فوراً اپنے تئین بشکل عمرو تیار کیا اور دوڑتی ہوئی بارگاہ مین گئی مہرخ سے کہا ذرا ادھر آئیے مجھے کچھ کہنا ہی مہرخ حکم سے عمرو کے گردن تابی کبھی نہ کرتی تھی فوراً تخت سے اُٹھ کر قریب آئی عیارہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کنارے لشکر کے لائی اور بیضہ بیہوشی منھ پر لگاکر بیہوش کرکے پشتارہ باندھا لیکر چلی اُسی طرف سے ہوکر نکلی جہان صرصر و عمرو لڑرہے تھے دور سے نعرہ زن ہوئی کہ اے صرصر کیون لڑتی ہو مین مہرخ کو پکڑ لائی صرصر و صبا رفتار یہ صدا سنکر بھاگین اور عمرو و برق نے تعاقب کیا مگر تیز نگاہ دور تھی بعجلت تمام چلی اور عمرو وغیرہ جو لپکے تو صرصر نے پھر روکا جب تیز نگاہ کچھ دور نکل گئی تو دونون عیارہ پھر بھاگین اسی طرح رکتی اور بھاگتی قریب دریاے خون روان پہونچین پکارین جلد نہین دریا کے پار پہونچاو محافظان دریاے سحر نے کمر مین دیکر تینون کو پار لے گئے اسوقت عمرو و برق مجبور آبدیدہ ہوکر واپس ہوے عیار بچیون نے مہرخ کو باغ سیب مین پہونچایا اور ایک ساحر کو روانہ کیا کہ شہنشاہ جادوان کو لشکر حیرت مین جاکر اس حال کی خبر دے اُسنے آکر بادشاہ سے خبر کی افراسیاب بکمال فرح مع حیرت سوار ہوکر باغ سیب مین آیا اور مہرخ کو قید سحر پہنا کر ہوشیار کیا جب آنکھ اُسکی کھلی اپنے تئین سامنے شاہ جادوان کے دیکھا گردن جھکا کر چپ ہورہی اور حیرت بولی کیون چڑو تو مقابل شہنشاہ بادشاہ بنکر بیٹھی تھی دیکھ کیا تیرا حال ہوتا ہی مہرخ نے کہا خدا ابر بچانے والا ہی شاہ طلسم نے حکم دیا کہ بیرون باغ جلاد کو بلاکر اسکو قتل کرو دریا کے اُس پار نہ لے جاؤ یہ مجرد حکم طائران باغ اوڑے اور جلاد طلب ہوے طلسم باطن مین غلغلہ ہوا کہ جو شاہ طلسم سے بغاوت کرے گا اُسکا انجام یہی ہوگا آج مہرخ بادشاہ لشکر عمرو قتل ہوتی ہی ساحر جوق جوق آنا شروع ہوے یہان تو قتل مہرخ کی تیاری ہوئی ہی لیکن کیفیت عمرو کی سُنیئے کہ یہ بیتاب و بیقرار ہوکر کنارے سے دریاے سحر کے جو پھرا ہر طرف اس فکر مین دوڑ رہا تھا کہ کس طرح پار دریاے سحر کے جاؤن اور مہرخ کو چھڑاؤن ہر طرف دوڑ دھوپ کی کچھ بس نہ چلا ناچار مجبور ہوکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور رجوع قلب سے درگاہ رب العزت مین استغاثہ کرنے لگا کہ

مثنوی

آلہی دعا ہو مری مستجاب	مجھے پار دریا کے پہونچا شتاب
زمانے مین مخلوق ہین تیری سب	غرض ہر طرح تو ہی سب کا ہی رب

عجب ذات تیری ہی اے بے نیاز	کہین ہی نیاز اور کسی جا ہی ناز
جو ماہیت بحر زخار ہی	کسے اُسکا معلوم اسرار ہی
مگر اتنا ظاہر ہوا ہی نشان	کہ اک موج کن مین بنے دو جہان
اسی موج سے عرش ہی اوج پر	حباب فلک اس سے ہین جلوہ گر
عجب کیا جو ہو بحر رحمت کا جوش	اسی بحر سے مین بھی ہون جرعہ نوش

اس دعا کرنے سے خضر قبول مددگار ہوے اور قلزم آرزو مین باد مراد سے بیڑا پار ہوا یعنے ایک ساحر طلسم باطن مین ہیش جادو نام رہتا ہی اور سسرال اُسکی اُس پار دریا کے طلسم ظاہر مین ہی فی الجملہ زوجہ اُسکی اپنے میکے مین آئی تھی اُسنے اپنے بھائی عقاب جادو کو بھیجا تھا کہ میری بی بی کو لے آؤ بھائی اُسکا گیا اور ایک دن رہ کر دعوت کھا اپنی بیٹھ پر بھاوج کو سوار کر کے بشکل عقاب اڑتا ہوا چلا اتفاق سے راہ مین اسکو رفع احتیاج کی ضرورت ہوئی اُسی کوہ پر اُترا کہ جہان عمرو بیٹھا دعا کر رہا تھا وہ بھاوج کو اُتار کر ایک جگہ بٹھا کر آپ بہت دور کسی کونے مین جا کر احتیاج رفع کرنے لگا عمرو نے دعا کرتے کرتے جو نگاہ کی دیکھا ایک زن حسینہ وجمیلہ کہ زلف دلاویز اُسکی کمند گردن طائر جان عاشقان ہی اور چشم فتان اُسکی گردش وہ بخت بیدلان ہی ٹھڑی سے گھنایا تا بینے ہی رخسار تابناک سے خرمن جان صبر و قرار پر آتش زن ہے

نظم

گیا آنکھ اُٹھا کر جو اُسنے خیال	شب تار عشاق تھے سر کے بال
ہویدا تھے موتی ہر اک تار مین	کہ جیسے ستارے شب تار مین
نہ تھے سر کے بالون مین لولو عیان	کہ تھے سنبلستان مین جگنو عیان
وہ پاپیچ مین لائے جان جہان	دل روشن عاشقان جہان
عجب اُسکی چتون تھی عالم فریب	دلون کو جو دیتی تھی مسموم فریب
جدھر پڑ گئی لوز آگین نظر	تو فی الفور بجلی گری جالون پر

ایسی زن زہرہ شمائل کو دیکھکر حیران ہوا کہ الٰہی یہ کہان سے یکایک آگئی لیکن اُٹھکر اُسکے پاس گیا اور کہا اے نازک اندام ذرا میری طرف دیکھو وہ عورت اس صدا سے پھر کر دیکھنے لگی کہ یہ کون آیا عمرو نے بیضہ بیہوشی مارا کہ وہ بیہوش ہوئی اُسکا پیرہن اُتار کر زنبیل مین اُسکو رکھ لیا اور آپ وہی کپڑے اور زیور وغیرہ پہنکر فی الفور اُسی کی ایسی صورت بنگیا اس عرصہ مین عقاب فارغ ضرورت سے ہو کر آیا اور کہا بھابی آؤ سوار ہو عمرو نے اُسکو دیکھ کر بالشت بھر کا گھونگھٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکال لیا اور وہ غلطک مارکر صورت عقاب کی بنکر سامنے آیا عمرو آہستہ سے اُسپر سوار ہوا اور
اُسنے پرواز کر کے اپنے تئین قریب دریاے سحر پہونچایا چاہا اُس بارہ جاؤن دریا مین تلاطم پیدا
ہوا اور پاٹ دریا کا بڑھنے لگا اسوقت عقاب نے پکار کر کہا کہ زوجہ ہنس جادو مصاحب
بادشاہ طلسم کو مین پرسون لینے گیا تھا اور سند پار اُترنے کی جو ہنس نے شہنشاہ سے حاصل
کی تھی وہ محافظان دریا کو دے گیا تھا آج مجکو راستہ ملنا چاہیے یہ صدا دینے سے خروش دریا
کا کم ہوا اور اصلی حالت پر بہنے لگا یہ اُڑتا ہوا پار دریا کے پہونچا اور دم بھر مین ایک مکان مین آکر
اُترا عمرو نے دیکھا کہ صحن مکان شستہ و رفتہ ہی سامنے ایوان مین جو کا تختون کا بچھا ہی اُس پر
فرش دری چاندنی کا بہت ستھرا و عمدہ ہی گاؤتکیہ لگا ہی دیوار مین تصویرین اور آئینہ نصب ہین
طاق برابر برابر بنے ہین اُنمین اچاریان اور گلدستے دھرے ہین دوسری سمت دالان مین باورچیخانہ
ہی اناج کی کوٹھری مین قفل لگا ہی چوکی بچھی ہی ظروف ہر قسم کا اُسپر چنا ہی ایک صحنچی مین جو کا دیا ہی
ہار پھول رکھے ہین اسباب ساحری مہیا ہی چوکے پر گاؤ سے پشت لگائے ایک ساحر سانولے رنگ
کا بیٹھا ہی جس وقت کہ اُسنے اپنی بی بی کو دیکھا تخت سے اُٹھ کر قریب آیا عمرو نے بھی گھونگھٹ
اُٹھا کر مُسکرا کر آنکھون کو پھرایا اُسنے آکر گود مین پشت عقاب سے اُٹھا کر تخت پر لیجا کر بٹھایا اور کہا کہ
بھائی عقاب تم اپنے گھر جاؤ مین اپنی زوجہ کو گھر بار سپرد کر کے بہ دلجمعی تمام دربار شاہ طلسم مین جانیوالا
ہون وہان مہرخ کے قتل کی تیاری ہو رہی ہی ایک عالم جمع ہی ابھی اپنے گھر سے ہوکر آؤ اور تماشہ
دیکھو عقاب یہ کلام سُنکر چلا گیا جب تنہائی ہوئی اُس نے زوجہ سے اختلاط کرنا شروع کیا عمرو
وہان سے اُٹھا اُسنے پوچھا کہان جاتی ہو جواب دیا کہ کوٹھری مین شراب لینے وہ چپ ہو رہا
عمرو نے کوٹھری مین جا کر دیکھا کہ جملہ اسباب خانہ داری برتن اور صندوق اور پٹارے وغیرہ رکھے
ہین طاق پر شیشے شراب کے چنے ہین یہ دیکھکر ایک شیشہ شراب کا لیکر وہین بیہوشی آمیز کر کے باہر
آیا اور جام بھر کے پہلے ہنس کو دیا وہ بے وسواس پی گیا اور چاہا کہ بی بی سے لپٹون عمرو
پہلو سے تڑپ کر نکلا وہ اُٹھکر پیچھے چلا تھا کہ بیہوش ہوکر گرا عمرو نے جال الیاسی مار کر سارا
مکان اُسکا لوٹا کوئی چیز باقی نہ رکھی پھر اُسکا پیراہن لیکر اُسی کی ایسی شکل بنکر اُسے بھی زنبیل مین
رکھ لیا اور آپ جھولی سحر کی گلے مین ڈالکر وہان سے جب باہر نکلا دیکھا خلقت گروہ گروہ چلی
جاتی ہی بعض اُن مین عشرت کرتے ہین کہتے جاتے ہین کہ آج دشمن مارا جاتا ہی اسی مکارہ
مہرخ نے شراکت کر کے عمرو کو تقویت دی آج وہ بیکس و ناچار بندھی بیٹھی ہی یہ تقریر سُنکر دوسرا

بولا کہ میان توبہ توبہ کر کسی کی مصیبت پر ہنسا نہ کر دیہ بھی گردش فلک نا ہنجار ہی جو عالی ہمتون کو دام مصیبت مین پھنساتا ہی اور شاہون کو تخت عزت سے اُتار کر بوریاے فلاکت پر بٹھاتا ہی کسی کا دل شاد نہین رکھتا کوئی گھر آباد نہین رکھتا نظم

جلا دینے مین یہ وہ بیباک ہی	کہ سارا جہان مشت خاکناک ہی
مقابل اگر کوہ ہو جنگ کو	ہو سے بھرے ہر رگ سنگ کو
یہ جس جا یہ آتش فشانی کرے	جو فولاد بھی ہو تو پانی کرے

اسی طرح باتین کرتے جاتے تھے عمرو بھی انھین کے ساتھ چلا یہان تک کہ در باغ سیب پر پہونچا اُس جگہ بڑا مجمع نظر آیا کہ سامنے افراسیاب وحیرت کرسی پر بیٹھے تھے اور جلاد با تیغہاے برہنہ سر پہ مہرخ کے کھڑے تھے ساحرہ ہر سمت قہقہے لگاتے تھے مہرخ بحسرت و یاس سمت فلک دیکھتی اور دل سے دعا کر رہی تھی کہ اے خالق بے نیاز ابیات

توہی خالق ظلمت و نور ہی	دلون سے قرین چشم سے دور ہی
تو ہی روشنی بخش خورشید و ماہ	کیا روز و شب کو سفید و سیاہ
ہین مخلوق تیرے زمین و زمان	خداے جہان و خداوند جان
کرم سے ترے اے جہان آفرین	رہا قید سے ہووے یہ دل حزین

یہ دیکھکر عمرو بھی رونے لگا لیکن قریب شہنشاہ ساحران جا کر عرض کیا کہ ہیرا جی چاہتا ہی اس مجرمہ کو اپنے ہاتھ سے مین قتل کرون شاہ نے کہا جاؤ اور سر کاٹ لاؤ ہنس تلوار کھینچکر بڑھا جلادونکو ہٹا دیا شاہ سے کہا آپ سحر اپنا دفع کر دیجیے مین نے اس کو خوب مسحور کر لیا اسکو تو یہ گمان مطلق نہ تھا کہ کوئی عیار یہان آئیگا کیونکہ دریا کے پار کوئی نہین آ سکتا ہی پس بادشاہ نے سحر اپنا دفع کر دیا عمرو قریب جا کر مہرخ کو دھمکانے لگا کہ بادشاہ طلسم کی اطاعت کر تو جان تیری بچ جاے اس اسیرہ نے جھلا کر جواب دیا کہ لاکھ جان میری نام پر عمرو کے فدا ہی تو مجکو جلد قتل کر عمرو نے کہا تیرے دشمنون کو مارون یہ کہکر جال لیاسی مار کر مہرخ کو کھینچکر زنبیل مین ڈال دیا اور نعرہ کیا کہ منم عمرو عیار نامدار یہ نعرہ سُنکر ساحر لینا لینا کہکر دوڑے عمرو نے دو تین حقہ ہاے نفتی داغ کر مارے کہ دھوان پھیلا اور تاریکی ہو گئی اسی اندھیری مین دو ایک ساحرون کے خنجر مارا سر اُنکے جدا ہوے شور و غوغا اُنکے مرنے کا بلند ہوا اور زیادہ تاریکی چھائی عمرو گلیم اوڑھکر غائب ہوا افراسیاب وحیرت کو ایک عالم محویت اور حیرت تا دیر رہا پھر جو ذرا حواس درست ہوئے دیکھا دو ایک ساحر

مرے پڑے ہین اور مہرخ کا پتہ نہین ہی یہ دیکھکر دنگ ہوگیا اور حیرت نے کہا ای شہنشاہ عمرو بدبلا ہی مجکو یہ حیرت ہی کہ وہ یہان کس طرح آیا شاہ طلسم نے کچھ سحر پڑھا کہ ایک تیلا پیدا ہوا اُس سے کہا کہ عمرو کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ اس پار دریا کے طلسم مین پھر اُس سے پوچھا کہ سچ بتا اُسنے کہا مین جھوٹے پر لعنت کرتا ہون وہ طلسم مین ہی شاہ نے اسوقت کتاب سامری منگا کر دیکھی ظاہر ہوا کہ عمرو زوجہ ہنس جادو بنکر پشت عقاب پر سوار ہوکر آیا ہی پھر ہنس کو بھی اُسنے قید کیا اور آپ اسکی صورت بنکر مہرخ کو آکر چھڑا لے گیا یہ دیکھکر عقاب کو شاہ نے بلوایا اور کہا اے بے وقوف تو عمرو کو اپنی پیٹھ پر لادکر یہان لے آیا اور بھائی کو اپنے قتل کرایا عقاب یہ سُنکر رونے لگا اور ہنس کے گھر کی طرف چلا اور وہ سارا مجمع برطرف ہوا جلاد محروم ہوکر اپنے گھر چلے اور ساحران طلسم عبرت کرتے نام عمرو سے خوف کھاتے اپنی جگہہ پر گئے بادشاہ طلسم باغ مین جاکر بیٹھا اور حکم دیا کہ طائران طلسم ہر سمت ندا کرین یعنے عمرو طلسم مین آیا ہی سب ساکن یہان کے ہوشیار رہین اور بندوبست کیا جاے کہ وہ مفتری اب دریا کے پار نہ آترے غرضکہ منادی نے ندا کی سب ہوشیار ہوگئے اور محافظان دریا سے کہلا بھیجا کہ بغیر میرے حکمنامے کے کسی کو پار اُترنے نہ دینا یہ بندوبست کرکے بیٹھا تھا کہ مصور کا نامہ آیا لکھا تھا کہ سُنا گیا ہی عمرو پار دریا کے طلسم باطن مین گیا ہی فی الجملہ عمرو کی تصویر بن جائیگی اسکو پہچان کر گرفتار کرونگا بجز اسکے اور کوئی صورت اس کی گرفتاری کی ظاہر مین نظر نہین آتی ہی جب یہ نامہ پڑھا جواب لکھا کہ ضرور تشریف لائیے اور ہر ایک حضار دربار سے کہا اب خداوندزادے تشریف لاتے ہین وہ عمرو کو قید کرا دینگے یہ خبر طلسم مین مشتہر ہوئی ہر جگہہ لوگ ذکر کرنے لگے عمرو نے بھی یہ ماجرا سُنا گھبرایا کہ دیکھیے جان کیونکر بچتی ہی آخر گلیم اوڑھے پھر ہنس جادو کے مکان مین آیا اور فی الفور دوبارہ اسکی جورو کی ایسی صورت بنکر اسباب ظاہری تخت وری وغیرہ زنبیل سے نکالکر قاعدے سے درست کرکے بیٹھا راوی کہتا ہی کہ ہنس نے جب اپنی زوجہ کو اُسکے میکے بھیجا تھا تو ملازمون کو رخصت دی تھی کہ اس عرصے مین فرصت ہی تم بھی اپنے اپنے گھر ہو آو اُسوقت غلغلہ جو طلسم مین ہنس جادو کے مارے جانے کا برپا ہوا ماما اصیلین بدحواس دوڑی آئین بی بی کو اپنی بیٹھے دیکھکر سلام کیا بلائین لین کہ واری دشمنون مدعیون کے منہ مین خاک پڑے افواہ اُڑاتے ہین عمرو نے کہا کیا کچھ کہو تو اُنھون نے کہا میان تو کہتے ہین کہ دشمن اُنکے عمرو کے ہاتھ سے مارے گئے یہ سُنتے ہی عمرو لگا سر پیٹنے تنہ اوتاری چوڑیان توڑین اور پیچ انگنائی

مین ٹانگین پھیلا کر واویلا مچانے لگا اُس وقت **عقاب** جو آیا اور بھاوج کو غمناک دیکھکر سوچا کہ شاہ طلسم نے کہا تھا **عمرو** تیری بھاوج کی شکل بنکر آیا ہی اب نہین معلوم یہ میری بھاوج ہی یا **عمرو** ہی اس سوچ مین رونا بھی بھولا اور بغور دیکھنے لگا **عمرو** نے اسکو متوحش دیکھکر بفراست دریافت کیا کہ معلوم ہوتا ہی میرے حال سے کچھ مطلع ہوگیا یہ دریافت کرتے ہی پکارا کہ بھیا ایک پہاڑ پر مجکو ٹھہرا کر تم جو گئے تھے وہان ایک شخص آیا اور اُسنے ایک انڈا میرے مُنھ پر مارا پھر مجھے ہوش نہ رہا بعد کچھ دیر کے اس اکیلے گھر مین اپنے تیئن مین نے پایا اور ایک دُبلے پتلے آدمی کو دیکھا کہ اُسنے پہلے سارا گھر لوٹا پھر میرا گہنا تو اتار ہی چکا تھا مجکو خنجر سے ہلاک کرنے قریب آیا جان تو پیاری ہوتی ہی مین نے غل مچایا وہ بھاگ گیا اب سُنتی ہون کہ وہ عیار تھا اور اُسنے میرے وارث کو مار ڈالا ہی کیون یہ بات سچ ہی کہ بھائی تمھارے مارے گئے **عقاب** نے جو یہ تقریر سُنی سمجھا کہ **عمرو** جب میرے بھائی کو قتل کر چکا ہوگا تو گھر لوٹ کر اسکو بھی زنبیل سے نکالکر مارتا ہوگا کیونکہ **عمرو** پہلے بھی اس پار آیا تھا اور شہرون کو لوٹا تھا اسوجہ سے ساحر زنبیل سے واقف ہین غرضکہ **عقاب** کو جب یقین ہوا کہ یہ میری بھاوج ہی پاس بیٹھ کر ہاے ہاے کرکے پیٹنے لگا پھر تو **عمرو** نے اُٹھکر دو تین ٹکرین دیوار سے لگائین کہ سر پھٹ گیا خون بہنے لگا اور بین کرنا شروع کیے کہ ہی ہی میرے ناز اُٹھانے والے تو کدھر چل بسا ہی ہی میرا بادشاہی تخت لٹ گیا لوگو میرا وارث مجھسے روٹھ گیا

نظم

طمانچون سے نیلے کیے اُسنے گال	گیا اُسنے ماتم مین سینے کو لال
کہانتک ایے لوگو مین دُکھ بھرون	جیے میرا خاوند اور مین مرون
ارے لوگو قسمت مری سو گئی	یہ کہتے ہی سر پٹیا غش ہو گئی
ہوئی بعد لمحے کے جب ہوشیار	بھرے اشک آنکھو مین دل بیقرار
سخن تھا زبان پر یہ ہر دم کہ ہاے	کدھر رانڈ یہ ڈھونڈھنے تجکو جاے
مرا ماہ پیکر کہان ہی بتاؤ	اُسے میری چھاتی سے لاکر لگاؤ

اسی نوحہ و شیون مین سر پٹیتا باہر نکلکر چلا **عقاب** ہان ہان کرتا پیچھے دوڑا کہ بھابھی کہان جاتی ہو اس نے ایک اسکی نہ سُنی اُسنے ہاتھ جوڑے منتین کین مگر نہ مانا اور سر سے لہو بہتا چاک گریبان سینہ زنان سر برہنہ کیے سیدھی باغ **سیب** کی طرف چلی **عقاب** اُسوقت تو آگے بڑھ گیا اور خدمت شاہ جادوان مین آکر عرض پیرا ہوا کہ **عمرو** پہلے تو میری بھاوج بنکر بھائی کے پاس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا جب اُنکو مار چکا اور گھر لوٹ چکا تو بھاوج کو زنبیل سے نکالکر قتل کرنے کا ارادہ کیا اُسنے غل مچایا
اسوجہ سے چھوڑکر بھاگا اور صورت میرے بھائی کی بنکر آیا مہرخ کو چھڑاے گیا فی الجملہ بھابھی نے
جب سے رہا ہوکر حال اپنے شوہر کا سُنا ہی سر پھوڑا ہی قریب بہ ہلاکت اپنے تئین پہونچایا ہی اب
آپ آتی ہین شاہ طلسم کتاب سے اوّل دریافت ہی کرچکا تھا کہ عمرو پہلے زوجہ ہنس بنا
تھا پھر اسکی شکل بنکر یہان آیا تھا اس دھوکے مین دوبارہ کتاب نہ دیکھی عقاب نے قول کو صحیح
سمجھا اس اثنا مین باغ کے در پر صداے نالہ وزاری برپا ہوئی اور زوجہ ہنس سامنے بادشاہ
کے آئی پانون پر گرپڑی شاہ نے سر اُسکا اُٹھاکر دیکھا ہچکی لگی ہی لہو بہ رہا ہی بال کھلے ہین اس حال زار
کو دیکھکر آپ بھی آب دیدہ ہوا اور کہا خداوند سے چارہ نہین ہی اے نیک بخت ہنس جادو
تو نہین ہی اور باقی سب چیز تیرے واسطے موجود رہیگی تیرے خاوند کا تجھ کو ملے گا جا اپنے گھر
مین چین سے رہ اور صبر کر یہ کلمات تشفی آمیز سُنکر وہ سوگوار عرض کنان ہوئی کہ میرے پاس اب
کیا ہی گھر سارا عمرو لوٹ لے گیا اب اکیلے مکان مین اگر رہون زمانہ کہے گا کہ یہ جوان جہان ہی
دیور کے پاس رہتی ہوگی اے شاہ مین بدنام ہوجاؤن گی مجھے میرے مان باپ پاس پہونچا
دیجیے آپکی مہربانی اگر ہوگی اور وہان تنخواہ ملے گی کھاؤن گی اور آپ کو دعا دون گی اور نہ دیجیے گا
تو مین چرخا پونی کرکے اوقات بسر کرون گی یہ کہکر خوب روئی حیرت بھی رونے لگی اور گویا
ہوئی کہ اے شہنشاہ یہان جو یہ رہے گی تو ہر وقت شوہر اسکو یاد آئے گا کہ ہاے یہان وہ بیٹھتا تھا
اس جگہ سوتا تھا اس یاد مین دن رات رو رو کر مرجائیگی لازم ہی کہ اسکو والدین کے یہان اسکے
بھجوا دیجیے شاہ طلسم نے اسکے کہنے سے دو تین ساحر خدمتگار اپنے ساتھ کیے کہ بحفاظت تمام اسکو میکے
مین پہونچا آؤ اور ایک طاؤس سحر سے بناکر سوار کرکے کچھ روپیہ دیکر روانہ کیا جب دریاے سحر کے
کنارے پہونچے شاہ طلسم کے خاص اردلی کے خدمتگار تمغے باندھے ساتھ تھے انکو کون روکتا پاسبانان
دریا نے راستہ دیا اور طاؤس اُڑتا ہوا پار دریا کے اُسی کوہ کے قریب پہونچا کہ جہان سے عمرو عورت
بنکر پشت عقاب پر سوار ہوا تھا وہان پہونچکر ان ساحران ہمراہی سے کہا کہ اسی جگہ مجکو اُس
عیار نے بیہوش کیا تھا تم ذرا مجھے اُتار دو تو مین اپنے خاوند کو رو لون کہ وہ گھڑی کم بخت کون سی
تھی جو مین یہان پہونچی تھی اور مین بھوکی بھی ہون کئی دن سے کچھ کھایا نہین اس جگہ ٹھہر کر
کھاؤن گی یہ التماس سُنکر ساحرون نے طاؤس اُتارا پہلے تو عمرو ہاے ہاے کرکے خوب رویا پھر
کچھ میوہ اپنے پاس سے نکالا اور اُن ساحرون کو دیا کہ تم بھی کھاؤ اور آپ بھی ایک آدھ دانہ

کھایا لیکن وہ میوہ کھاکر بیہوش ہوگئے عمرو نے سب کے تمغے اور لباس اور جو کچھ انکے پاس تھا
لیکر ایک رقعہ لکھکر آنکی داڑھی کے بالون مین باندھ دیا مضمون رقعہ یہ تھاکہ اے خیرہ سر افراسیاب
منم کشندہ ساحران عالم دیکھا تونے کہ اسی ایک عیاری سے جس صورت سے کہ وہان گیا تھا اُسی
طرح بفضلہ تعالیٰ چلا آیا اسی طرح ایک روز تجکو بھی آکر مار ڈالونگا ورنہ میری اطاعت
مین حاضر ہو اور اسلام اختیار کر یہ رقعہ باندھکر کوہ سے اُترکر اپنے لشکر کا راستہ لیا لشکر مین
جب سے برق عیار نے آکر کہا ہے کہ عیار نی مہرخ کو پار دریاے سحر کے لے گئی یہ سنتے ہی بہار و
نافرمان پچھاڑین کھانے لگین یقین ہوگیاکہ مہرخ زندہ نہ بچے گی آخر مایوس ہوکر ہر ایک دعا
مین مصروف ہوئین اور بیتابانہ درگاہ کریم کارساز مین کہتی تھین کہ **بیت**

تو وہ کریم ہے ناشاد کو جو شاد کرے		مراد مند کو ہر طرح بامراد کرے

خداوندا ہمارے سرپرست اور بادشاہ لشکر کو اس موذی کے ہاتھ سے رہائی دے یہ دعا و روز زبان
تھی اور گریہ اہل لشکر کر رہے تھے کہ عمرو آکر پہونچا اور سب کو تسکین دیکر مہرخ کو زنبیل سے نکالا اُسکی
جو آنکھ کھلی اپنی بارگاہ مین اپنے تئین پایا سجدۂ شکر معبود حقیقی ادا فرمایا اور حمام کرکے خلعت شاہانہ
پہنکر تخت پر جلوس کیا شور تہنیت بلند ہوا سردار تمام مسرور ہوے اور عمرو کی عیاری کا حال
سنکر سب کو نہایت تعجب ہوا الحاصل صحبت عیش برپا ہوئی بادہ خواری ہونے لگی نغمہ مسرت
آغاز ہوا یہ تو سب مصروف عیش و نشاط ہین لیکن کچھ عرصے مین بہار پر ساحر ہوشیار ہوے
اور اپنے تئین برہنہ دیکھکر نالان و گریان پھر کر پاس افراسیاب کے گئے اُسنے رقعہ داڑھی سے کھولکر
پڑھا اور زانو پیٹ لیا کہا اے حیرت وہ زوجہ ہنس جادو نہ تھی عمرو تھاکہ دھوکا دیکر پار
اُتر گیا یہ سنتے ہی خدمتگاروں نے آپس مین کہاکہ بھائی ہمارے نصیب اچھے تھے جو اُس عیار نے
ہمین ہلاک نہ کیا اور اپنے اوپر سے سب نے صدقے اُتارے لیکن شہنشاہ ساحران نے نامہ بنام مصور
لکھا مضمون یہ تھاکہ اے قدوۂ ساحران و اے زبدۂ سامری پرستان حضور نے یہان تشریف
فرما ہونے کا وعدہ فرمایا تھاکہ عمرو کو گرفتار کردونگا فی الحال مکار یہان سے طلسم ظاہر مین چلا گیا
آپ اسکو قید کر لیجیے یہ لکھکر نبیچے کے ہاتھ روانہ کیا جب نامہ مصور کو پہونچا وہ عازم روانگی کا تھا
ٹھہر گیا اور صورت نگار اپنی زوجہ سے کہا مین عمرو کو اب گرفتار کرتا ہون مین نے تصویر اُسکی
کھینچی جس حال مین وہ ہوگا مین شناخت کرلونگا یہ تقریر اُسنے تو اپنی زوجہ سے بیان کی لیکن
برق فرنگی عیار بصورت مبدل بہر خبرگیری آیا تھا اُسنے بھی سارا ماجرا سُنا اور جاکر عمرو سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سب کیفیت بیان کی عمرو نے کہا بیٹا کسی صورت سے میری تصویر مصوّر پاس سے لانا چاہیے برق فرنگی نے عرض کیا جاتا ہوں اگر بن پڑتا ہی تو لاتا ہوں یہ کہکر روانہ ہوا اور عمرو بھی بارگاہ سے اٹھکر صحرا مین گیا اور صورت ساحر کی بنکر مخفی ہوا لیکن شاہ طلسم نے بعد تحریر نامہ عیارزبچیون کو بلاکر کہا کہ تمھاری جانبازی مین کسی طرح کا شک نہین مگر لازم ہی کہ لشکر حیرت مین جاکر مصوّر کی حفاظت کرو اور جب وہ عمرو کو گرفتار کرلین تو یہان لے آؤ عیار نیان حسب الحکم پاس مصوّر کے آئین حکم شاہ سے اسکو اطلاع کی اُسنے اپنی بارگاہ کے چار سمت چار خیمے استادکرا کر عیارزبچیون کو فروکش کیا کہ یہان رہکر تم میرے حال کی نگران رہو اور بہت سے ساحرون کا پہرا مقرر کیا کہ اجنبی کو آنے نہ دینا اور چند کنیزین اپنی خدمت کو پاس رکھ لین باقی سب ملازمون کو باہر رہنے کا حکم دیا جب سب انتظام کرچکا تصویر عمرو کی صندوق سے نکالکر اپنے گلے مین پہن لی کہ ہر وقت پیش نگاہ رہے تاکہ مین دھوکا نہ کھاؤن غرض سب طرح اطمینان کرلیا کہ برق جو عیاری کرنے چلا تھا بصورت مبدل اسکے لشکر مین آیا دیکھا بڑا انتظام ہی کوئی بارگاہ مین جانے نہین پاتا ہی یہ دیکھکر کنارے ٹھہر رہا اس اثنا مین ساقی ازل نے مینا ے زنگاری سے آفتاب کو ساغر مغرب مین بھرا اور مجلس بادہ خواران کی طرح خم خانہ سپہر مین کواکب محفل آرا ہوے نظم

وہ رات اس طرح کی طرحدار تھی	کہ اس سے خجل زلف دلدار تھی
چراغان سے روشن وہ لشکر ہوا	کہ جیسے ستارون کی پھیلے ضیا
ضیا سے چراغون کے انجم سیاہ	خجل قمقمون سے تھی قندیل ماہ

رات کو طشت صاف کرنے کے لیے مہترانی مہ پارہ ٹوکرا کمر پر رکھے ہاتھون مین ٹوکرے یان اور پانون مین پیلی سونے کی پہنے کان مین تیتے بالیان اور جھمکے آراستہ کیے بصد ناز و انداز آنکھ ہر ایک سے ملاتی اپنی آن بان دکھاتی جاتی تھی برق نے جو اسکو دیکھا سوچا کہ اندر بارگاہ کے جائیگی اسکو لینا چاہیے یہ سوچکر قریب اُسکے گیا اور یہ شعر پڑھا کہ بیت دل مین بھی زہرہ جبینون سے صفائی منظور ہے میری قسمت کا ستارہ ہوا جھاڑو بیدا + جھاڑو کا نام سُنکر مہترانی نے پھر کر دیکھا اور مسکرائی برق نے کچھ اشرفیان دکھائین اور منت سے کہا واسطہ سامری کا ایک بات میری سنتی جاؤ مہترانی لالچ مین آکر اسکے پاس آئی اور کہا میان تم پہلے وہ جو درخت سامنے لگا ہی اور اس جگہ گوشہ تنہائی ہی کوئی آتا جاتا نہین ہی وہان جاکر ٹھہرو مین آتی ہون یہان بات کرنے مین بدنامی ہی۔ برادری مین پنچایت سے اُٹھ جاؤنگی حقہ پانی بند ہو جائیگا برق نے کہا ہم تیرے عوض روٹی پکا ئینگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہترانی بولی کہ کیا ضرورت ہی جو بات سہل مین ہو جائے اُسکو مشکل کیون کیجیے یہ سُنکر برق اول تنہائی مین گیا پیچھے مہترانی بھی ٹالا بالا دیکر کترا کر وہین آئی اسنے اسکو اشرفیان دین اور رخسار پر محبت سے ہاتھ پھیرا مہترانی بولی کہ مین بات سُننے آئی ہون یہ ٹھٹھے بازی مجھے اچھی نہین لگتی یہ کہکر جھاڑو لی بتائی اور جانے لگی برق نے ہاتھ بیہوشی کا بھرا ہوا تو مُنھ پر پھیرا ہی تھا دو قدم آگے بڑھی تھی کہ بیہوش ہو کر گری اسنے زیور اور پیرہن اُسکا اُتار کر آئینہ سامنے رکھکر فلیتہ عیاری جلد کر اُسکی ایسی صورت اپنی بنائی بلکہ اور زیادہ اپنے حسن کی بناوٹ کی مانگ سر پر نکالی گلے مین چمپا کلی پہنی دوپٹے کی گاتی اس طرح سر پر باندھی کہ چھاتی کے اُبھار پر سب کی نگاہ پڑے رخسار ٹوکرا اُٹھانے کے بوجھ سے ایسے تمتما کر سرخ ہو گئے تھے کہ فی الحقیقت گلاب کو شرماتے تھے **نظم**

وہ رخسار سرخ اُسکے تھے بیمثال — کہ گل زرد ہو اُن سے ملکر کمال
وہ لب اُسکے دونون تھے قند و شکر — چمٹتے تھے باتون مین باہم دگر
نزاکت کو موے میان باندھ لائے — وہین ڈھونڈھے جو وہ عدم کھو جائے
وہ سینہ تھا اک سطح آب گہر — مگر دو حباب اسمین تھے جلوہ گر
جو قد دیکھے محشر اسے آئے یاد — قیامت تھی قامت کی اک خانہ زاد

اس صورت زیبا سے تیار ہو کر بارگاہ کی سمت چلا جسنے نگاہ کی فریفتہ ہو گیا سپاہی شعر عشق انگیز پڑھنے لگے دربان آوازے کستے تھے ایک بولا بی مہترانی جو کچھ گرا پڑا ہو یہان سے بھی اُٹھا لو دوسرے نے کہا کیون تمھاری جو کی کون صاف کرتا ہی مہترانی نے مسکرا کر کہا کچھ شامت آئی ہی مجکو دل لگی باز بنایا ہی دیکھو حضور سے آج کہون گی یہ کہتی ہوئی اندر بارگاہ کے گئی اور جہان ملازم اور کنیزان ماہرو کا مجمع دیکھا ٹوکرا جو کی خانہ مین رکھکر آ بیٹھی کسی نے کہا مہری سلامت یکھے ذرا سی تما کو کھلا دیجیے ایک کنیز نے پان لگا کر دیا دوپٹے سے پکڑ لیا جھک کر سلام کیا ایک خواص بولی کہ میری بہو کچھ گا مہترانی نے ایک غزل گائی اس مین ایک خواص کو احتیاج کی ضرورت ہوئی اُسنے کہا تو بیٹھی مردار اٹھلاتی ہی میرا مارے پیشاب کے برا حال ہی جلد جا کر کما لے ٹوکرا ہٹائے تو مین جاؤن مہترانی نے کہا بی بی خفا نہو چلو چلتی ہون یہ کہکر اُٹھی پیچھے پیچھے خواص آفتابہ لیے آئی مہترانی نے ٹوکرا ہٹا دیا اور کہا آؤ وہ اندر جیسے ہی آئی اسنے حباب بیہوشی مارا کہ اُسکی آواز بھی نہ نکلی بیہوش ہو گئی برق نے فوراً پیرہن اُسکا اُتارا اور اسکو خوب بیہوش کر کے آپ اُسکی ایسی صورت وہین بیٹھکر بنا اور ایک قنات کی آڑ مین اُسکو لٹا کر اور اپنے ٹوکرے کو رکھکر وہان سے آیا اور جہان سے وہ کنیز

اٹھکر گئی تھی اُسی بستر پر آکر بیٹھا لوگ سمجھے کہ مہترانی چلی گئی ہوگی اس اثنا مین دوسرے درجے مین پلنگڑی جواہر کار آراستہ تھی اور بیچ مین پردہ پڑا تھا ادھر کنیزین تھین اس طرف مصوّر لیٹا تھا ایک کنیز کو اُنھین مین سے بُلا لیا تھا اُس سے اختلاط کر رہا تھا برق نے ہزار تدبیر کی کہ مین مصوّر پاس جاؤن موقع نہ ملا لیکن حال سُنیے کہ اسی بارگاہ کے متصل بارگاہ صورت نگار کی برپا ہو وہ اُسوقت شوہر پاس آئی اور کنول برداریون اور خواصون کو دربارگاہ پر چھوڑ کر اکیلی پردہ اُٹھا کر مصوّر پاس گئی وہ کنیز کے اسوقت بوسے لے رہا تھا اور کنیز بھی گردن مین ہاتھ ڈالے تھی اس کیفیت کو صورت نگار دیکھکر پیچھے ہٹی اور مصوّر گھبرا کر اُٹھ بیٹھا کنیز بالون کو سمیٹتی دوپٹہ اوڑھتی پلنگ سے اُٹھی کہتی تھی کہ میان تم تو ناحق مجھے بدنام کرتے ہو مین راضی نہوتی تھی نگوڑمارا زبردستی جو کوئی نوچا اور کھسوٹی کرے تو کیا کرون لیکن مصوّر نے زوجہ سے دبنی کہا کہ اے ملکہ آپ رُک کیون رہین آئیے آئیے صورت نگار نے کہا کیا کرون آکے تم مزے اُڑاؤ مجھے بُلا کر کیا کرو گے کم بخت جو مین جانتی کہ یہان یہ کرشمہ ہو رہا ہی تو کاہے کو آتی پرائے مزے مین کھنڈت ڈالتی اور کنیز سے بولی کہ رہ تو قحبہ کیا باتین بناتی دھگڑے پاس سے اُٹھی ہی اب کیا پوچھنا ہی ہم گھر والی بنین اے سرمنڈا اگر گدھے پر سوار نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا لو سوت بر آئی بیٹی تو پرین تھین پھر راضی نہین تھین یہ کہکر جوتی اُتار کر دوڑی لونڈی بڑبڑاتی ہوئی بھاگی کہ جیسے انکے میان مین لعل لگے تھے جو کسی نے توڑ لیے اُسوقت مصوّر نے آکر بی بی کا ہاتھ پکڑ لیا کہ صاحب سُنو تو سُنو تو غصہ جانے دو اُسکی خطا کیا ہی مین نے پاؤن دبانے بُلایا تھا لو آؤ بیٹھو یہ کہکر بمنت بٹھایا صورت نگار بیٹھی تو مگر رنجیدہ کچھ رُکی ہوئی ہرچند مصوّر نے گدگدایا مگر بات نہ کی اُٹھکر اپنی بارگاہ کو چلی برق سارا ماجرا کنیز بنا ہوا دیکھ رہا تھا اسکے ساتھ ہو لیا جب یہ اپنی بارگاہ مین آئی وہان کا سارا غصہ لونڈیون پر اپنی اُتارا کسی کو گالیان دین کسی کو جوتیان لگائین کسی پر کوڑا پھٹکارا ناحق ناحق خفا ہوئی کسی سے کہا مالزادی بیجوان کیسا بھرا ہی کہ سُلگتا نہین کسی سے کہا مین نے تجھے پکارا تھا جواب تو نے کیون نہ دیا غرض خوب بک جھک کر برق جو کنیز بنا ہوا آیا تھا اسکی طرف متوجہ ہوئی کہ بی دل لگن تم میان کو کیون چھوڑ آئین اُس نے کہا بی بی تم پاس ہی بیٹھے دیکھ آئین مجھ سے اُس لونڈی کا حال سُنیے کہ کیا کیا اُسکے ناز میان اُٹھاتے ہین یہ بات مطلب کی جو اُسنے سُنی سب کنیزون پر خفا تو تھی اُن کو ہٹا دیا اور اکیلی برق کو لیکر بیٹھی باتین پوچھنے لگی اُسنے کہا بی بی وہ دن رات ٹانگون مین ٹانگین ڈالے پڑی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رہتی ہی میان چلہ کھینچنے کے بہانے اُسی کو تو لیے پڑے رہتے ہین یہ باتین کرتے کرتے جماہی لی اور اُٹھا کہ
حضور مین پھر حاضر ہونگی صورت نگار نے کہا اری بیٹھ بھی اُسنے کہا عرض نہین کر سکتی مجھے شراب
پینے کی عادت ہی صورت نگار نے کشتی شراب کی اسکو حوالے کی کہ تو بھی پی اور مجھے بھی پلا برق
نے جام شراب بیہوشی ملا کر اسکو دیا کہ وہ پیتے ہی بیہوش ہو گئی تنہائی تو تھی ہی اسنے پیرہن اُسکا
لیکر اور اُسکو خوب بیہوش کر کے صورت اُسی کی ایسی بنکر اور اُسکو اُسی جگہ کی ایک دری لپیٹ کر
بارگاہ کے ایک گوشے مین کھڑا کر دیا اور آپ پلنگ پر لیٹ رہا یہ تو بن سنور کر لیٹا لیکن مصور نے
چلے آنے اپنی زوجہ کے پہلے تو کچھ کنیز کی خاطرداری اور دلجوئی کی پھر وہان سے بڑی رات گئے بی بی
پاس آیا اور پلنگ پر بیٹھ کر اور شانہ پکڑ کر کھینچا کہ ادھر آؤ منھ سے بولو میرا قصور معاف کرو زوجہ نقلی
نے کروٹ لیکر اسکی صورت دیکھ کر منھ چھپا لیا اور کہا جاؤ جاؤ تم اپنی لونڈی سے خوش رہو اُسی سے
قصور معاف کراؤ مجھ سے کیا سروکار ہی مصور نے ہاتھ باندھے منتین کین گلے سے لگایا قسم کھائی کہ اب
اس کنیز کو بجائے اپنی مان بہن کے تصور کرونگا اُسوقت برق نے سیدھے منھ سے بات کی اور
ہنسکر بولا یہ بی بی کے پاس لیٹا اور اختلاط کرنے لگا اس عرصہ مین تصویر جو عمرو کی گلے مین پڑی
تھی اُسپر نگاہ جا پڑی دیکھا کہ صورت ساحر کی بنا ہوا ایک درہ کوہ مین بیٹھا ہی یہ دیکھکر زوجہ سے کہا
کہ تمھاری ایک جھلک مین عمرو کی گرفتاری کا کچھ خیال نہین رہا دیکھو درہ کوہ مین اسوقت
بیٹھا ہی چلو گرفتار کرین اور پاس شہنشاہ کے بھجوا کر اطمینان حاصل کرین صورت نگار نقلی
نے کہا اچھا چلو مگر بھیڑ بھاڑ ساتھ نہ لو اکیلے چلو تاکہ وہ بھاگ نہ جائے مصور نے کہا اچھا اور بی بی کا
ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوا جب قریب راہ کوہ کے پہونچا زوجہ مصنوعی نے کہا تم ٹھہرو مین درہ کوہ
مین جاکر گرفتار کیے لاتی ہون یہ کہکر جھپٹ کر درہ کوہ مین گیا وہان عمرو بیٹھا تھا اس سے
کہا بھاگ جاؤ مصور تمھین پکڑنے آیا ہی عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور صورت نگار نقلی نے
ایک چیخ ماری کہ ارے دوڑو میان بلا بیٹھی ہی مصور دوڑ کر درہ کوہ مین آیا دیکھا نہ عمرو ہی
نہ کوئی ہی زوجہ میری دہشت سے کانپ رہی ہی اسنے کہا رات کا وقت تھا اس لیے مین تمکو
منع کرتا تھا کہ اکیلی درے مین نہ جاؤ آخر ڈر گئین یہ کہکر گلے سے لگایا اور کہا اب چلو صبح کو عمرو کو
پکڑینگے یہ باتین کر کے اسکو گود مین اُٹھا کر اپنی خوابگاہ مین لایا اور لپٹ کر پیار کرنے لگا زوجہ
مصنوعی نے اپنے پاس سے عطر بیہوشی نکالکر انگیا مین ملا خوشبو سے اُسکی مصور چھینک مار کر
بیہوش ہو گیا برق نے تصویر عمرو کی گلے سے اُتار لی اور چاہا کہ اس کا بھی پشتارہ باندھ کر

لیجاؤن لیکن کیفیت سنیے کہ عیار بچیان چارون کو لون بربارگاہ کے اپنے اپنے خیمے سے جب زیادہ رات گئی تو نکلکر پہرا دینے لگین یکایک اُنھون نے چھینک کی آواز سُنی صرصر نے صبا رفتار سے کہا یہ تو چھینک ایسی ہی جیسے کسی نے کسی کو بیہوشی دی اسنے کہا واری سچ کہتی ہو چلو دیکھین بارگاہ مین کیا ہو رہا ہی یہ کہکر اندر بارگاہ کے آئین اُنکے آنے سے برق سراپچہ بارگاہ چاک کرکے نعرہ مار کے کہ منم برق فرنگی بھاگ گیا صرصر بھی سراپچہ پھاند کر پیچھے روانہ ہوئی لیکن برق دامن کوہ مین آکر ٹھہرا اور صرصر جو چلی سمجھی کہ اگر وہ عیار مل جائیگا تو برابر کا مقابلہ ہوگا ہاتھ نہ آئیگا لازم ہی کہ تدبیر کرون جس سے وہ دھوکا کھائے یہ سوچکر اپنی صورت عمرو کی ایسی بنائی اور آگے بڑھکر زفیل عیاری بجائی برق دامن کوہ مین متلاشی عمرو تو کھڑا ہی تھا زفیل کی صدا سُنکر مقام بلند پر سے نگران ہوا از بسکہ شب ماہ تھی اور چاندنی چھٹکی تھی اُسنے دور سے دیکھا کہ اُستاد کھڑے ہین دوڑکر قریب آیا کیونکہ ایک بار مصور کے ساتھ جو آیا تھا تو وہ کوہ بین اُستاد سے ملاقات ہو چکی تھی سمجھا کہ اُستاد اسی جگہ ملے تھے یہ وہی کھڑے ہین غرض کہ پاس آکر عرض پیرا ہوا کہ اُستاد مصور تو بچ گیا لیکن مین تصویر آپ کی اُسکے پاس سے لایا ہون صرصر نے آواز بناکر کہا کہ بیٹا بڑا کام کیا شاباش مرحبا لاؤ وہ تصویر مجھے دے برق نے وہ تصویر نکالکر حوالے کی صرصر تصویر لیکر جست کرکے بھاگی اور نعرہ زن ہوئی کہ منم صرصر نعرہ سُنکر برق دوڑا لیکن وہ بھاگ کر بارگاہ مصور مین آئی اور اس کو ہوشیار کرکے سب حال بیان کیا کہ آپ ایسے غافل ہوگئے عیار کو بغل مین لیکر سوئے وہ تصویر اُتار لے گیا مین اس سے چھین لائی ورنہ آپ کی ساری محنت برباد گئی تھی یہ کہکر تصویر حوالے کی وہ تصویر ملنے سے بہت خوش ہوا مگر اپنی زوجہ کو سب جگہ تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا نہایت پریشان ہوا آخر دل سے تجویز کیا کہ عیار اس کو پکڑ لے گیا ہی یہ سوچکر نبرد سحر پرواز کرکے صحرا مین جاکر ہر ایک جھاڑی جھنڈی وغیرہ مین تلاش کی کہین سراغ نپایا آخر کار وہ رات اسکو زوجہ کے ڈھونڈھنے مین بسر ہوئی یہان تک کہ مصور قدرت نے صورت زیبائی کے ساتھ شاہد آفتاب کی نگارخانہ افلاک پر جلوہ طرازی فرمائی اور پرند مشک فام شب سے نقش و نگار انجم درخشان کو مٹاکر سطح سپہر کو مصفا فرمایا کہ ابیات

اُٹھائے غرض صدمہ ہائے کثیر	گیا شب کو مر کے اُسنے اخیر
ہوا طائر دل جب اسکا کباب	تو پیدا ہوا بیضۂ آفتاب

صبح کو نالان وگریان پرواز کرکے دریائے سحر سے اُترکر باغ سیب مین گیا اور شاہ طلسم آرام مین

تھا اُسکو بیدار کر کے فریاد کناں ہوا کہ تیرے لڑائی جھگڑے نے آخر یہ نوبت پہونچائی کہ ہمکو سامری
کی عیار پکڑ لے گئے شاہ طلسم سوکر اُٹھا تھا بدمزاج ہو رہا تھا لیکن اسکی عظمت بہت کرتا ہی اُسکے
خفا ہونے سے خاموش ہو رہا اور خوابگاہ سے اُٹھکر سریر جہانبانی پر آکر بیٹھا ساحران نامی حاضر
دربار ہوکر حسب مراتب متمکن ہوئے اُسوقت کہ جب مزاج شگفتہ ہوا مصوّر کے بیقرار ہونے پر
ہنسا اور کہا خباب نے عیاروں کے ہاتھ سے ابھی کیا مصیبت اور دکھ اُٹھایا ہی میرے کلیجے کو
دیکھیے کہ ہزارہا بندگان سامری کو عیاروں نے مارا مگر میں نے اُف نہ کی زوجہ آپ کی بغیر فتح
ہوئے طلسم کے ہلاک ہو نہیں سکتیں گھبرایئے نہیں جھوٹ آئینگی یہ کہکر چاہا کہ کتاب سامری
مین حال اسکی زوجہ کا دریافت کرے لیکن چونکہ یہ بات ظاہر تھی کچھ راز پوشیدہ اور عقدہ
سربستہ نہ تھا مصوّر کہہ رہا تھا کہ صورت میری بی بی کی بنکر برق عیار آیا تھا وہی اُسکو پکڑ لے گیا
بس اس کھلی ہوئی بات کا کتاب مین دیکھنا کیا ضرور تھا کیونکہ کتاب تو اس لیے ہی کہ جو امر کسی
طرح سمجھ مین نہ آئے وہ اُس سے دریافت کرے حاصل یہ کہ حسب بیان مصوّر اس نے سحر پڑھکر
دستک دی یکایک ایک برق چمکی اور پنجہ سحر پیدا ہوا اُسکو حکم دیا کہ جہان برق عیار ہو وہان
سے جاکر اُٹھالا پنجہ چمک کر روانہ ہوا ادھر برق نے جب صرصر کو نہ پایا رنجیدہ پھر کر لشکر مین
آیا یہان عمرو سے ملاقات ہوئی ساری کیفیت بیان کی اس اثنا مین گریبان سحر چاک ہوا اور
مہرخ اورنگ آرائے سلطنت ہوئی عمرو اور برق بھی بارگاہ مین آئے اُس وقت پنجہ فرستادہ
شاہ طلسم بجلی کی طرح چمک کر گرا عمرو نے تو گھبرا کر گلیم اوڑھ لی لیکن پنجہ برق کو اُٹھا کر چلا اُس پر ساحرون
نے ہزاروں نارنج و ترنج وغیرہ حربے سحر کے کیے لیکن کچھ تاثیر نہوئی طائر بنکر ساحر خبر کو روانہ
ہوئے اور پنجہ اسکو لیے ہوئے سامنے شہنشاہ طلسم کے لایا برق نے ہوشیار ہوکر دربار شاہ
جادوان مین اپنے تئین پایا اور عجب طرح کی بہار کا باغ طلسمی دیکھا کہ عقل دنگ ہو گئی گو کہ اس
باغ کی کیفیت اور بہار کی آرایش بیشتر لکھی گئی ہی اسلیے مکرر او سہ کرر ارادہ نہین کیا گیا لیکن
یہ دارالامارۃ شاہ طلسم ہی ہر وقت مین نئی بہار اور صورت سحرکاری سے دمبدم دوسری اسمین
ظاہر ہوتی ہی فی الجملہ اُسوقت برق نے دیکھا کہ ہزار در ہزار بلبلین شاخہائے شجر بار دار پر شور
کر رہی ہین پھر برق عیار آیا ہی زمین و آسمان یہان کا نئے رنگ کا ہی کہ نظم

عجب طرح کا باغ پرخوف تھا	کہ خود خوف دامن میں اسکے چھپا
نظر آئی پرخوف ہر ایک شی	فلک کو جو دیکھا تو پتیل کا ہی

تھا

نظر بھر کے دیکھے کہاں اتنی تاب ۔ کہ صاف اسمین لوہے کا تھا آفتاب
پر اسکی تمازت کا یہ حال تھا ۔ کہ وہ آگ کی طرح سے لال تھا
فلک پر چمک جاتی تھی گاہ برق ۔ وہ پھر جاتی تھی آگ بالاے فرق
کبھی آنے لگتی تھی آواز رعد ۔ زمین پر برستی تھی آگ اُسکے بعد
زمین آسمان دونون حدت مین تیز ۔ شرر ریز گردون زمین شعلہ خیز
عجب طور کے نخل آئے نظر ۔ کہ ہر شاخ و برگ اُنکے تھے شعلہ ور
عجب سرخ طائر تھے پرواز مین ۔ جگر شق ہو ہیبت یہ آواز مین
کسی جا اگر نہر آئی نظر ۔ تو دیکھا اُسے آگ سے گرم تر
نکلتا تھا پانی سے پیہم دھوان ۔ حباب ایسے تھے جیسے چنگاریان

برق ایسے مقام طلسمی کو دیکھکر نہایت خائف ہوا مگر شاہ طلسم کو تسلیم کی اسنے خطاب کیا کہ ای **برق** تو نے جو **صورت نگار** کو بیہوش کیا تو یہ بتادے کہ اسکو کہان رکھا اور کیا کیا ہر چند کہ مین کتاب سامری کو دیکھکر معلوم کر سکتا ہون لیکن اسمین بھی یہ معلوم ہوگا کہ **برق** اسکو اپنے لشکر مین کسی جا مخفی کر آیا ہی اس حال کے ظاہر ہونے سے بھی تجھی سے استفسار کرنا پڑتا بدین لحاظ اول ہی تجھ سے پوچھا جاتا ہی اگر بتلا دیگا تجکو رہائی دیجاویگی **برق** یہ کلمات سُنکر گویا ہوا کہ مین نے اُسکو مار ڈالا **افراسیاب** نے کہا یہ غلط ہی کیونکہ وہ قتل نہین ہو سکتی **برق** نے کہا لشکر **حمزہ** سے میرے نام کا اور عیار آیا تھا وہ اُسکو لے گیا **افراسیاب** بولا کہ سب کتنے عیار ہین **برق** نے جواب دیا کہ ایک لاکھ چوراسی ہزار دو چار دن مین وہ سب یہان آئینگے شاہ طلسم نے کہا کوئی یہان نہین آسکتا تو جھوٹا ہی یہ کہکر **مصور** سے کہا کہ یہ عیار تمہارا گنہگار ہی جو چاہو وہ کرو **مصور** گویا ہوا کہ ای عیار اگر تو میری زوجہ کو بتلادے تو دریاے سحر کے پار اُتار دون **برق** بولا اگر تم سچا اقرار کرو تو بتا دون **مصور** نے قسم کھائی **برق** نے کہا سچ تو یہ ہی کہ تمہاری بی بی کو مین نے **عمرو** کو دیدیا اور انھون نے اُسکو زنبیل مین رکھ لیا وہ بغیر لاکھ روپیہ لیے چھوڑنے کے نہین کیونکہ مرد طماع ہین اس تقریر کو سُنکر شاہ جادوان نے کہا یہ بات فی التحقیق سچ کہی اب **صورت نگار** کا چھوٹنا مشکل ہی اس لیے کہ زنبیل پر نہ سحر اثر کرتا ہی نہ کتاب سامری زنبیل کے اندر کا حال بتلاتی ہی یہ سُنتے ہی **مصور** رونے لگا اور پوچھا کہ ای **برق** تو کبھی زنبیل مین گیا ہی اسمین کیا کیا ہی اسنے کہا میرا تو گھر ہی ہی جب جی چاہتا ہی جاتا ہون سیر کرتا ہون اس مین سات شہر ہین دریا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہین جنگل وغیرہ ہین بارگاہ حضرت آدم استادہ ہی جنات بیٹھے ہین شراب کا پیالہ گردش ہین ہی ہزار ہا ساحر قید ہین اُن پر صبح و شام سو سو کوڑے پڑتے ہین دن بھر ٹوکری ڈھلواتے ہین رات کو سوکھے ٹکڑے کھانے کو ملتے ہین یہ بیان سُنتے ہی مصوّر چیخین مار کر رو دیا اور کہا میری بی بی نے تو گلاب کی پنکھڑی اور پھول کی چھڑی بھی نہین کھائی وہ تو سو کوڑے کھا کر مرگئی ہوگی برق نے کہا ہزار کے صدقے سے مرگئی ہوگی اگر ایسی ہی محبت ہی تو پانچ لاکھ روپیہ اور خلعت فاخرہ یہان سے خدمت ہین اُستاد کی روانہ کرو ہین عرضی سفارش ہین لکھدونگا اگر مزاج ہین آ گئے آئیگا چھوڑ دینگے ورنہ گئی تو ہی یہ سُنتے ہی ایک تختہ کاغذ خانبالغ حنا پر بعد آداب مصوّر نے عرضی بنام عمرو تحریر کی جس کا مضمون یہ تھا کہ

مثنوی

بعرض شاہنشاہِ اعظم	سلیمانِ زمان عیار عالم
درخشان اخترِ اوج سعادت	درخشان ابر دریا بار رحمت
حقیقت دان وحیِ آسمانی	بیان فرمائے اسرار نہانی
نہال گلشن افضالِ باری	بہار بوستان شہریاری
عدو غمگین محبش شاد بادا	ہمیشہ ملک او آباد بادا

عروس عرضداشت اس کمترین کی آراستہ زیور دستخط خاص اعجاز اختصاص سے ہو اور ساعت مسعود و آوان محمود مین خدمت بابرکت مین پہونچے یعنی میرے حال پر حضور کو رحم آئے اور میری زوجہ زنبیل سے رہائی پائے پانچ لاکھ روپیہ اور خلعت واسطے نذر ملازمان حضور کے حسب اتفاق رائے شاگرد رشید جناب برق فرنگی ارسال خدمت ہین اگر شرف قبول فرمائین خوشا نصیب اور زہے طالع اور زوجہ میری اگر چھوٹے تو گویا مرغ بے بر و بال قفس الم و ستم سے آزاد ہو کر آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ کامیابی پر پہونچے الٰہی آفتاب سلطنت سعادت قرین مطلع عز و تمکین سے ساطع و لامع رہے یہ تحریر کر کے روپیہ مذکور مع خلعت کے منگوا کر ایک ساحر کو حوالے کیا کہ خدمت عمرو مین لیجاتے اور پشت عریضہ پر برق نے بھی لکھدیا کہ آپ صورت نگار کو بھیجدین تاکہ مین قید سے چھوٹون غرض کہ وہ نامہ دار مع تحفہ جات کے روانہ ہوا اور تا آنے جواب کے برق کو کرسی جواہر آگین پر بٹھایا خاطر سے پیش آیا مگر نامہ دار دریائے سحر سے اُتر کر بارگاہ عمرو مین پہونچا یہان برق کی گرفتاری کا ذکر ہو رہا تھا ہر ایک رنج مین تھا عمرو بھی گلیم اُتار کر بیٹھا تھا کہ ساحر نے لاکر نامہ دیا عمرو نے پشت نامہ پر خط برق کا پہچانا اور سوچا کہ اُسنے عیاری کر کے

ساحران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحرون کو پریشان کرنا چاہا ہی یہ سمجھ کر قرطاس وخامہ و دوات لیکر جواب نامہ لکھا کہ ای زیارت گاہ ساحری کیشان وای پشت وپناہ جمشید پرستان عرضی تمھاری نظر اشرف سے گذری اگر میرا فرزند بھی گرفتار ہو جاتا تو بھی مین صورت نگار کو نہ دیتا لیکن برق کو اپنے فرزند سے زیادہ سمجھتا ہون کہ اُسکی خاطر سے نذر تمھاری قبول کرکے زوجہ کو تمھاری کنارے دریاے سحر کے لاتا ہون تم بھی برق کو لیکر اس پار آؤ اور اسکو چھوڑ دو اپنی زوجہ کو لیجاؤ یہ لکھکر ساحر کے حوالے کیا اور روپیہ و خلعت وغیرہ زنبیل مین رکھا ساحر جواب لیکر دربار شاہ جادوان مین پہونچا مصور نے نامہ پڑھا نہایت خوش ہوا اور تخت پر برق کو بٹھا کر کچھ اور روپیہ واسطے دینے عمرو کے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اس پار دریا کے آکر ایک پہاڑ پر ٹھہرا ایک ساحر کو بھیجا کہ جاکر عمرو کو میرے آنے سے اطلاع دے ساحر نے آکر عمرو سے کہا لیجیے اور صورت نگار کو دیجیے عمرو نے کہا تم چلو مین آتا ہون ساحر تو گیا اور اسنے الگ جاکر زنبیل سے ایک کنیز کو نکال کر بصورت صورت نگار بیہوش کرکے بنایا اور ہوشیار کرکے اس سے کہا مین نے ہزار ہا لونڈیان بیچ ڈالین تجھ پر رحم کیا بادشاہزادی بنایا نام تیرا ملکہ صورت نگار رکھا اور اصلی اس نام کی شاہزادی کو دریا مین ڈبو آیا اب تجھے شاہزادی کے شوہر پاس لیے چلتا ہون وہین رہنا اگر وہ پوچھے تو کہنا مین صورت نگار تمھاری زوجہ ہون اگر پوچھے سحر یاد ہی تو کہنا زنبیل مین جانے سے سحر بھول گئی یہ فہمایش لونڈی سُنکر خوش ہوئی کہ شکر ہی قید سے تو چھوٹی جوانی مفت جاتی تھی اب عیش مین گذرے گی غرضکہ عمرو اسے لیکر باعزاز تمام روانہ ہوا اور قریب اسی پہاڑ کے جہان مصور ٹھہرا تھا پہونچا برق نے دیکھا کہ استاد تو آتے ہین کہا اے مصور تمھاری ایسی ہی خاطر تھی جو تمھاری زوجہ کو لاتے ہین یہ سُنتے ہی مصور دوڑا اور آکر ہاتھ زوجہ کا پکڑا رخسار وپیشانی پر بوسہ دیا اور بخندہ پیشانی کہتا تھا **بیت**

ہزار شکر کہ مقصود ما میسر شد	مشام جان ز خوشبوے تن معطر شد

یہ کہکر عمرو کی طرف متوجہ ہوا اور شکریہ مین اس طرح زبان عجز انتما کو وا کیا کہ خواجہ آپ نے بڑا احسان کیا کہ میری زوجہ کو رہائی دی ہرچند گویاے شکریہ سے اس عنایت بے غایت کے زبان ژولیدہ بیان لال ہی لیکن شد بر لسان میدان احسان بے پایان مین جولان اور دوان ہی کہ **بیت**

شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار	کہ اگر خار وگر گل ہمہ پروردہ تست

یہ کہکر براہ امتحان تصویر عمرو کی جو گلے مین پڑی تھی یعنے یہ اصلی عمرو ہی یا نہین دیکھی تصویر بصورت عمرو ہوگئی معلوم ہوا کہ بیشک یہ عمرو ہی اُسوقت ایک کشتی جواہر کی مع اشرفیون کے منگا کر دی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو نے کہا میری تصویر ذرا مجکو بھی دکھا دیجیے اُسنے تصویر دکھائی دیکھا کہ جیسے کپڑے مین پہنے ہون ویسے ہی تصویر کا لباس ہی اور سر مو صورت مین فرق نہین ہی یہ دیکھکر کہا کہ مصور مین نے ہزارون ساحر مار ڈالے لیکن ایسا سحر تصویر کا کسی پاس نہین دیکھا غرضکہ تصویر دیکھکر اسکو دیدی اور رخصت ہوکر عمرو و برق اپنے لشکر مین آئے مہرخ نے تصدق برق پر سے اُتارا اور عیاری کا حال سُنکر سب مسرور ہوے عمرو نے کہا میرے شاگرد نے دو چار کوڑیان مجھکو دلا دین کہ قرضداری سے کچھ ادائی ہوجائیگی اور مین نے بھی دو انگرکھے گاڑھے کے برق کے لیے بنائے ہین عید کے دن دونگا برق نے عرض کیا کہ میرے پاس آپ کی عنایت سے سب کچھ ہی آپ زیر بار نہو جیسے سب اہل دربار ان باتون سے ہنسنے لگے اور ساقی نے جام بھر کر دیا ہنگامۂ عشرت گرم ہوا ادھر تو با طمینان تمام سب مصروف انبساط ہین لیکن مصور اپنی بی بی کو بارگاہ مین لایا مسند عزت پر بٹھایا وہ کنیز عرصۂ دراز سے مرد سے واقف نہوئی تھی ہاتھ لگاتے ہی مزے مین آگئی مگر مصور پاس نامہ آیا لکھا تھا کہ آپ نے زوجہ کو اگر پایا ہو تو ہمارے پاس آئیے کہ ہم اور حیرت بھی بی بی سے آپ کی ملین یہ پڑھکر بی بی سمیت سوار ہوکر باغ سیب مین گیا سب نے تعظیم کی اور برابر شاہ طلسم کے یہ متمکن ہوا اور افراسیاب سے کہا خداوند باختر آپ کو سلامت رکھے کہ آپ نے عزت و آبرو بچائی اسمین حیرت نے کہا کہ صورت نگار رنگ کا رنگ بدل گیا کنیز نے کہا تکلیف مین انسان سرخ و سفید کب ہوتا ہی ایک ساحر بولا کہ ملکہ سے زنبیل کا حال پوچھو یہ سُنکر کنیز بولی کہ زنبیل مین کبھی اندھیرا کبھی اُجالا کہین صحرا ہزارہا ساحر قید ہین ایک ایک روٹی اور گڑ کی ڈلی ملتی ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ عیار پہچان بھی آئین اور سب نے صورت نگار نقلی کی بلائین لین اور سامنے آکر غور سے جو دیکھا تو ہنسین اور صرصر نے آپس مین کہا کہ صورت نگار اصلی نہین ہی یہ کلمات مصور نے بھی سُنے کہا تم کیا چپکے چپکے کہتی ہو انھون نے کہا حضور آپنے پانچ لاکھ روپیہ جواہر وغیرہ خرچ کیا لیکن بی بی کو بھی پہچانا پوچھو تو کہ سحر بھی یاد ہی یہ سُنتے ہی کنیز بولی کہ زنبیل مین جانے سے سحر بھول گئی صرصر نے اسکے بولنے سے آواز پہچانی کہ دراصل صورت نگار نہین ہی گویا ہوئی کہ حضور ہم عیارہ نہ ٹھہرے کوئی گدہی ٹھہرے یہ کوئی بڑھیا کہین کی لونڈی ہی دو کوڑے مارئیے ابھی قبول دے گی یہ سُنتے ہی مصور گھبرایا اور شاہ سے کہا واسطہ سامری کا آپ کتاب دیکھ دیجیے یہ اصلی زوجہ میری ہی یا نہین از بسکہ شناخت کرنا صورت کا تھا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک دھوکے کی بات دریافت کرنی تھی اس وجہ سے کتاب دیکھی معلوم ہوا کہ صورت نگار اپنی بارگاہ مین لیٹی کھڑی ہی اور ایک درخت کے نیچے لشکر سے ہٹکر مہترانی بیہوش پڑی ہی اور بہت انجملا مین لونڈی بیہوش ہی یہ دیکھتے ہی صرصر وغیرہ سے کہا کیون مردارو مین نے تمکو حفاظت کے لیے جو بھیجا تھا تو ایسی ہی نگہبانی کرتے ہین کہ اتنے آدمی عیارون نے بیہوش کیے اور تمکو خبر نہوئی صرصر یہ عتاب دیکھکر عذر خواہ ہوئی اور بہر عیاری چاہا کہ جاؤن مگر شاہ طلسم نے مصور سے کہا کہ یہ عورت کنیز ملکہ بروع ہی اور بی بی آپ کی دری مین لیٹی ہوئی بارگاہ مین ہی یہ سنتے ہی مصور اُٹھکر چلا مگر حال سُنیے کہ بارگاہ مین برق کی ثنا جو عمرو نے بہت کی ضرغام وجانسوز بھی اس فکر مین چلے کہ ہم بھی عیاری کرکے نام آوری حاصل کرین آخر لشکر کفار مین آئے یہان نہ عیار پہچان تھین نہ حیرت تھی سناٹا تھا قابو جو پایا دل سے یہ سوچ کہ مصور آخر بارگاہ مین کسی وقت آئے ہی گا ابھی سے اُسکے قید کرنے کا سامان کر رکھو یہ سوچکر کنارے لشکر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر نقب لگانا شروع کی اور بارگاہ مین صورت نگار کی مہرہ اسکا توڑ ادری کو جو خنجر سے کاٹا صورت نگار جو اُسمین لیٹی تھی زمین پر گری عیارون نے گرنے کی صدا سُنکر اسکو کھینچکر سر نقب پر لاکر رکھا اس طرح کہ آدھا دھڑ نقب مین اور آدھا بارگاہ مین اور اُسکے پاؤن کے نیچے حلقے کمند کے لگاکر آپ بھی چھپکر بیٹھے کہ جو اس کو اُٹھانے آئیگا ہم بیضۂ بیہوشی مارکر اسکو بیہوش کرکے لیجائینگے غرض کہ یہ تو گویا دام مین دانہ ڈالکر بیٹھے اور مصور بیتابانہ آکر بارگاہ مین پہونچا دری کو اُلٹا ایک جگہ اپنی زوجہ کو پڑے دیکھا شانے پکڑکر جو اُٹھایا پاؤن کو گڑھے مین لٹکا پایا حیران ہوکر گردن ڈالکر جھانکنے لگا اسوقت ایک عیار نے کمند ماری اور دوسرے نے بیضۂ بیہوشی مارا کہ یہ بیہوش ہوا عیارون نے اسکو بھی کھینچا اور اسکی زوجہ کو بھی ٹانگ پکڑکر نقب مین کر لیا ایک نے مصور کو پشتارہ مین باندھکر لادا اور دوسرے نے اسکی جورو کو سنبھالا لیکر کنارے لشکر کے نقب سے نکلے اور اپنی بارگاہ کی طرف راہی ہوے لیکن صحرا کی طرف سے چلے کہ کوئی ہمکو شناخت نہ کرے جب جنگل مین پہونچے تصویر عمرو کی اُتار لی اور باہم مشورہ کیا کہ سر انکے کاٹ کرلے چلین یہ سوچکر خنجر دونون نے مارا خنجر جسم پر سے اُنکے اچٹ گیا پتھر مارے وہ بھی اُلٹے پھر آئے اسوقت تجویز کیا کہ زمین مین نالی بناکر بارود بچھاکر اُنکو اُڑا دین ایسا ہی عمل مین لائے یہ تو سرنگ اُڑانے کی فکر مین ہین وہان شاہ طلسم نے پھر کتاب سامری دیکھی کہ مرشد زادے تنہا گئے ہین دیکھون کیا معاملہ گذرا کتاب مین معلوم ہوا کہ عیار دونون کو قتل کیا چاہتے ہین

یہ دیکھتے ہی کتاب بند کر کے خود پرواز کر کے چلا اور بہت جلد آکر وہین پہونچا کہ عیار نقب کھود کر بارود بچھا رہے تھے شاہ نے نعرہ کیا کہ دونون عیار بھاگے لیکن اسنے سحر کیا کہ دو لون کمر تک زمین مین سما گئے اسوقت بارگاہ سے برق اور قران بھی بہر عیاری چلے تھے جب جنگل مین آئے بلندی سے لشکر ساحران کو دیکھکر عیاری سوچنے لگے کہ ان کو ایک سناٹا معلوم ہوا اور غور کر کے جو دیکھا تو ضرغام اور جانسوز کو شاہ طلسم نے گرفتار کیا ہی یہ دیکھتے ہی قران ایک ساحر کی صورت بنا اور برق کو بصورت اصل شکنین باندھکر لیچلا شاہ کے سامنے جاکر سلام کیا اور عرض پیرا ہوا کہ میرے سہالے پر جہان مین رہتا ہون یہ عیار آیا تھا مین نے گرفتار کیا ہی شاہ جادوان خوش ہوا اور قران کو پچیس اشرفیان ہاتھ پر رکھکر نذر دینے لگا جب قریب آیا عرض کیا ان دو لون عیارون کو بھی مجھے دیجیے کہ اپنے سحر مین مبتلا کر کے حضور کے ہمراہ چلون شاہ نے نذر پر اسکی ہاتھ رکھا اور سحر کیا کہ عیار زمین سے نکل آئے سحر برطرف ہوگیا اُسوقت قران پاس تو کھڑا ہی تھا تاک کر حباب بیہوشی جو لگاتا ہو شاہ طلسم کے مُنھ پر پڑا کہ یہ بیہوش ہو کر گرا قران نے بغدہ تان کر چاہا کہ سر پہ لگاؤن یکایک زمین تھراکر شق ہوئی صدا آئی کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا قران اور تینون عیار گھبراکر بھاگے اور افراسیاب و مصور و صورت نگار زمین مین سما گئے بعد لمحہ کے تینون کی آنکھ کھلی دیکھا کہ زمین یہان کی زمرد کی ہی آسمان سونے کا ہی بیابان سرسبز شاداب ہی بہار یہان کی نایاب ہی کہ

نظم

کہ ناگہ اُسے ایک صحرا ملا	نہایت خوش آیند و دلچسپ تھا
ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی جو آنے لگی	تو روح اسکی کچھ لطف پانے لگی
نمایان ہوئی اُس جگہ ایک جھیل	کہ تھے سنگ پشت اُسمین مانند فیل
کنارے کہین مُنھ نکالے نہنگ	کسی جا پہ دو مچھلیون مین تھی جنگ
اُسی جھیل مین آکے تینون نہائے	تو بیہوشی اُتری حواس اُنمین آئے

جب خوب ہوشیار ہوئے تین پریزادین زرین پوش حسینہ و جمیلہ سامنے آئین عرض پیرا ہوئین کہ ہم طلسم کی پریان ہین اور یہ بیابان طلسم اور جھیل رہائی کی ہی آپ شاہ ہوکر اکیلے ہر جگہ چلے جاتے ہین اُسوقت عیار آپ کو مارے ڈالتے تھے ہم اُٹھا لائے یہ سنتے ہی افراسیاب کو غیرت آئی اور مصور سے گویا ہوا کہ میری عزت تو جاچکی تمام طلسم مین مشہور ہوگیا کہ شاہ طلسم کو عیار مارے ڈالتا تھا آپ اس طلسم کی سیر کیجیے مین جاکر قران کو گرفتار کرتا ہون یہ کہکر پریون سے کہا مرشدزادے جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیر کر چکین تو بحفاظت تمام میرے پاس پہونچا دینا غرضکہ آپ روانہ ہوا یہ تو ادھر سے آتا ہی اور مصور
مع اپنی بی بی کے سیر طلسم مین مصروف ہی مگر برق وغیرہ عیار جو اپنی بارگاہ مین بھاگ کر گئے عمرو سے
سب حال کہا عمرو نے جب سُنا کہ لشکر ساحران خالی ہی مصور وغیرہ زمین مین سما گئے ہین یہ معلوم
کر کے سب عیارون کو لیکر جنگل مین گیا اور آپ بصورت مصور بنا برق کو صورت نگار
بنایا اور جانسوز کو خدمتگار بنا کر روانہ ہوا یہان تک کہ لشکر ساحران مین پہونچا سب ساحر دوڑ کر ملے
نہایت خوش ہوے نذرین دین تصدق اُتارے عمرو بارگاہ مین جا کر بیٹھا اور اپنے سردارون
مالی جادو بہزاد جادو وغیرہ کو بلا کر حکم دیا کہ میرا خزانہ اور اسباب وغیرہ سب ایک جگہ کر دو
کہ اسکو لیجا کر مین کہین مخفی کر دون تاکہ ایسا نہو عیار اسکو آکر لیجائین حسب الارشاد صندوق زر وجواہر
کے اور دست بقچے اور بدریان شالون کی سب ایک جا کر کے عرض کیا کہ مال سب حاضر ہے یہان
لانے مین عرصہ ہوگا وہین چلکر لے لیجیے عمرو نے وہان سے سب کو ہٹا دیا اور جال مار کر زنبیل مین
رکھا اور رفیقون سے حکم دیا کہ صندوق مین کنکر پتھر بھر دو تاکہ مصور یہ مال لے جائے تو بہت پچھتائے
اور پشیمانی اُٹھائے ملازم حسب ارشاد عمل مین لائے جملہ صندوق خس وخاشاک وسنگریزون سے
لبریز کر دیے یہ انتظام عمرو کر رہا تھا کہ وہان مصور نے تصویر دیکھی کیونکہ جسوقت شاہ طلسم نے
ضرغام وغیرہ کو گرفتار کیا تھا تو تصویر اُن سے چھین لی تھی لیکن جب زمین مین غرق ہو کر صحرا ے
طلسم مین پہونچا اُسوقت تصویر مصور کو دیکر آپ پھر گرفتاری قران گیا فی الجملہ اُسوقت جو
شبیہ عمرو دیکھی معلوم ہوا کہ میری صورت بنکر میرے مال کو تاراج وبرباد کرتا ہی یہ دیکھتے ہی برزادون
سے مصور نے کہا جلد مجھے لشکر مین پہونچا دو اُنھون نے اسکو ایک صحرا مین لا کر کہا جا یئے وہ لشکر
آپ کا سامنے نظر آتا ہی مصور بعجلت تمام تر مع اپنی زوجہ کے اُڑ کر چلا اور بارگاہ کے قریب آکر نعرہ زن
ہوا کہ باش اے دزد مکار مین آپہونچا یہ نعرہ سُنتے ہی برق اور جانسوز جست کر کے بھاگے
مصور کہ بسبب تصویر کے حال عمرو کا ظاہر ہوا تھا اُن عیارون سے واقف نہ تھا اس سبب سے
یہ تو بھاگ گئے مگر اُسنے عمرو پر ایسا سحر کیا کہ وہ فرار نہو سکا پاؤن زمین نے پکڑ لیے اسکو مسحور کر کے
بارگاہ مین گیا اور سب مال وغیرہ کو دیکھا ملازمون کو کنکر پتھر بھرتے صندوق مین پایا بہت خفا ہوا
سب کو نکال دیا آخر سارا اسباب لٹا ہوا دیکھکر عمرو سے کہا دیکھ تو مین تیرا کیا حال کرتا ہون اور جلاد
کو طلب کر کے حکم دیا کہ جلد سر اس دزد کا جدا کر جلاد مستعد قتل ہوا عمرو رجوع قلب سے دعا کرنے لگا
اسوقت عیار برق جو بھاگ کر گیا صحرا مین پہونچا وہان قران سے ملاقات ہوئی اُس سے کہا

کہ اُستاد گرفتار ہو گئے اور سارا حال بیان کیا قران نے ماجرا سُنکر فوراً صورت اپنی مثل افراسیاب کے بنائی تاج گوہر نگار سر پر رکھکر اور چار قب شاہنشاہی در بر کر کے مالا ہاے مروارید گلے مین ڈالکر قباے قلم زرکار و جواہر دوز پہنی قشقہ سے پیشانی کو مزین کیا تصویرین سامری و جمشید و لقا کی کہنی سے شانے تک باندھکر درست ہو کر برق سے کہا کہ شیر صحرائی کی صورت تم بنو برق نے پوست شیر کی نکالی اور اُسکے پاس گھنڈیان لگی ہوئی بہت سی کھالین شیر اور آہو اور سگ وغیرہ کی رہتی ہین اور یہ برق چارپایہ تو بے مثل بنتا ہی چنانچہ نوشیروان نامے کے دفتر مین ملک فرنگ پر جب مقابلہ مرزوق فرنگی سے اور امیر سے واقع ہوا یہ عیار مرزوق کا تھا اور کتا بنکر سب امیر کے سردارون اور عمرو کو پکڑ لے گیا تھا اور کسی نے اس کو شناخت نہ کیا پھر عمرو کے ہاتھ سے زیر ہو کر مسلمان ہوا اور اطاعت مین ابتک ہی فی الجملہ شیر کی کھال پہنکر گھنڈیان پیٹ کے برابر درست کر کے بالون مین چھپائین اور وہ ببر غران اور ضیغم دمان بنکر تیار ہوا کہ شیر فلک جسکی ہیبت سے برج اسد مین جا کر چھپتا اور خنجر گزار سپہر کا زہرہ خوف سے آب ہوتا تھا نظم

بوقت خشم اگر دندان دکھائے تو ثور چرخ ڈر کر تھرتھرائے
صداے رعد غرش مین تھی پیدا چمک آنکھون مین مثل برق ہویدا

اس شکل سے جب تیار ہوا قران اُسکی پشت پر سوار ہوا وہ لیکر سمت لشکر مصوّر چلا جب لشکر مین پہونچا ساحرون نے دیکھا کہ افراسیاب شیر پر سوار نہایت کروفر سے آتا ہی پھر تعظیم ہر شخص حاضر خدمت ہوا جلاد عمرو کو قتل کرنے سے ٹھہر گیا اور مصوّر بھی خبر سُنکر دوڑا اور استقبال کر کے بارگاہ مین لے گیا عرض کیا کہ خوب ہوا آپ تشریف لائے ہین مین نے اس نا عیار مکار کو قتل کرنا چاہا ہی شاہ طلسم نے حال سُنکر کہا اے مرشدزادے برحق آپ اپنا سحر اسپر نہ رکھیے مین شیر سے اس عیار کو کھلوائے دیتا ہون یہ کہکر شیر سے اُترا اور کہا اے شیر اس عیار کو جا کر کھا لے شیر نقلی غرا کر جو چلا جس قدر تماشائی اور جلاد وغیرہ تھے بھاگ گئے اور مصوّر نے سحر کی قید عمرو پر سے دور کر دی شیر نے جا کر عمرو کو منھ مین دابا عمرو کی گویا فرط خوف سے جان نکل گئی جیتے جی مر گیا اور گھگی بندھ گئی دل سے دعا کرتا تھا کہ الٰہی پنجۂ عذاب ضیغم سے مجھے نجات دے آخر بیہوش ہو گیا لیکن شیر نے نہ چھوڑا منھ سے ہٹکا دیا پیٹھ پر لاد کر سامنے شاہ طلسم کے لایا اُسنے کہا وہ خیمہ جو خالی ہی وہان جا کر اُسکو کھا لے اور میری سواری کو حاضر ہو شیر حکم پا کر خیمے مین گیا اور تنہائی پا کر عمرو سے ہوشیار کر کے کہا اُستاد خوف نہ کھایئے مین ہون برق اور سب حال بیان کیا عمرو کی جان مین جان آئی شاگرد کو گلے سے لگایا کہا بیٹا یہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو کچھ شاہ طلسم کو نذر وغیرہ ملے گی اور مصوّر رہا ہیں جو کچھ ہو وہ لینا چاہیے برق نے کہا زیادہ طمع نہ کیجیے اب کسی قید ہوئے تو رہائی مشکل سے ہوگی عمرو یہ کلمہ سنکر خفا ہوا کہ بیہودہ تو نے مجھ ایسے قانع کو طامع اور لالچی مقرر کیا ہی برق نے کہا آپ خفا نہون مین جاتا ہون آپ کا نقصان مجھے بھی نہین منظور یہ کہکر شیر بنا ہوا قران پاس آیا لیکن یہان قران نے بارگاہ مین بیٹھکر سرداران نامی کو جمع کر کے باتین کرنا شروع کین مصوّر نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام شراب بھر کر دیا قران نے لیکر آنکھ بچاکر بیہوشی اس مین ملائی اور مصوّر کو دیا کہ پہلے مرشد زادے آپ پئیں مصوّر نے جام لیکر پیا قران نے ساقی سے گلابی لیکر کہا کہ عمرو کے قتل ہونے کی خوشی مین سب کو شراب پلاؤن گا اور گلابی مین بیہوشی بچا لاکی ملا کر ہر ایک کو شراب پلائی بعد لمحہ کے تاثیر ہوئی اور ساحر جو تھے پیزار باہم لڑکر بیہوش ہوئے اسوقت قران نے بغدا نکال کر دو چار کے سر کاٹے شور اُن کے مرنے کا بلند ہوا ساحران لشکر کچھ بھاگے اور کچھ سمت بارگاہ دوڑے غلغلہ جو ہوا عمرو خیمے سے بہ شکل ساحر لینا لینا کہتا ہوا نکلا اور بارگاہ مین جاکر جال مار کر لوٹنے لگا برق نے بھی زمین پر گر کر غلطک لگائی کہ پوست شیر کی اُتر گئی اور نعرہ کیا منم برق اور قران نے بھی نعرہ کیا دونون سرا یچے پھاند کر بھاگے اور عمرو کشتیان جواہر کی اور اسباب وہان کا لوٹ کر نعرہ کر کے بھاگا مصوّر پر اس وجہ سے ہاتھ نہ ڈالا کہ اسکی قضا نہین ہی ایسا نہو کہ پھر آفت مین مبتلا ہو جایٔن غرض کہ سب لوٹ مار کر نکل گئے ساحرون نے مصوّر کو آکر ہوشیار کیا اسنے اس کیفیت پر اطلاع پاکر سر اپنا پیٹ لیا اور چاہا کہ پھر گرفتاری عیاران جاؤن لیکن صورت نگار اسکی زوجہ نے منع کیا کہ عیار آفت روزگار ہین اُنکا تعاقب اچھا نہین اسکے مانع ہونے سے یہ رُکا اور بارگاہ مین نیا سامان وغیرہ درست کر کے فروکش ہوا مگر عیار جو بھاگ کر چلے اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین پہونچکر مہرخ وغیرہ سے سب ماجرا بیان کیا ہر ایک نے ذلت عدو سُنکر خندہ زنی کی اور قہقہے لگائے آخر ہنگامہ عشرت گرم ہوا رقص وسرود کے تماشے مین مصروف ہوئے قران صحرا مین چلا گیا اور عیار اپنے کام مین سرگرم ہوئے یعنے فکر عیاری کرنے لگے لیکن شاہ طلسم جو پھر گرفتاری قران روانہ ہوا تھا راہ مین سوچا کہ کتاب ساحری مین چلکر اُسکا حال دریافت کر دیہ تجویز کر کے باغ سیب مین گیا سب نے تعظیم کی تخت پر آکر متمکن ہوا وہان وہ کنیز جس کو عمرو نے مصوّر کی زوجہ بناکر بھیجا تھا بیٹھی تھی اس کو حکم دیا کہ یہان سے نکل جا وہ مایوس باغ سے نکلکر طلسم مین بھیک مانگنے لگی ایک دن ایک ساحر نے دیکھا جوان عورت دیکھکر اپنے گھر مین لیجا کر رکھا ادھر افراسیاب نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ قران

میری صورت بنکر گیا اور مصور کو لوٹ کر ساحرون کو قتل کر کے چلا گیا اسوقت صحرا مین ہی بہ دیکھتے ہی
چاہا کہ جاکر گرفتار کرون لیکن حیرت اسکو عازم روانگی سمجھ کر مستفسر ہوئی کہ حضور کہان جانے والے
ہین شاہ جادوان نے اپنا ارادہ ظاہر کیا حیرت عرض پیرا ہوئی کہ ملازمان شاہ کے لائق و شایان
کب ہی کہ عیارون کے پیچھے دوڑتے پھرین لازم ہی کہ حضرت جہان پناہ تامل فرمائین اور کوئی تدبیر
گرفتاری عیاران کی جائیگی افراسیاب اسکے روکنے سے کچھ سمجھ بوجھ کر ٹھہرا اور جام مے ارغوانی پیکر
مزاج کو اعتدال پر لانا چاہا ناچ سامنے ہونے لگا اُسوقت پنجے نے لاکر نامہ دیا لفافے پر مہر خداوند لقا
ثبت تھی اُس کو آنکھون سے لگایا نامہ کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے بندۂ غفلت شعار شہنشاہ ساحران
اپنے خداوند سے تو نے غفلت کی ہی بندگان خوابی نے خداوند کو عاجز و پریشان کر رکھا ہی اور تجھ
سے کچھ نہین ہوسکتا خداوند نے اسی دن کے لیے تجکو یہ سلطنت طلسم عطا فرمائی تھی اور شاہ جادوان
بنایا تھا کہ تو خداوند کی خبر نہ لے لازم کہ بہ مجرد دیکھنے نامے کے یا تو کسی ساحر جلیل القدر کو بہر مقابلہ حمزہ
روانہ کر یا جواب بھیجدے کہ مین مدد نہین کرونگا تاکہ خداوند اور کوئی تدبیر کرین اور کسی دوسرے
بندے کو اپنے بلائین یا خود وہان تشریف لیجائین اس مضمون کو پڑھکر اور عتاب خداوندی
دریافت کر کے شاہ لرز گیا اور اُسی وقت سحر پڑھکر دستک دی زمانہ تاریک ہوگیا بعد لمحے کے تاریکی
دور ہوئی اور ابر برودے ہوا پیدا ہو کر زمین پر اترا اُس ابر پر دو ساحر سیاہ فام گندہ دہن بد باطن
سوار تھے شعلہائے آتش سارے جسم سے اُن کے نکلتے تھے سامنے بادشاہ کے آکر دست بستہ
سلام کر کے ٹھہرے اُسنے حکم دیا کہ اے اہلیل جادو و تحلیل جادو تم اپنے ملک سے جمعیت کثیر
لیکر پاس خداوند کے جاؤ اور لشکر خداپرستان کو ہلاک کرو اور ایک عرضی جواب مین نامے کے آپ
بھی لکھکر اُن کے حوالے کی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند دراصل اس بندۂ گنہگار سے غفلت اور خطا
سرزد ہوئی قصور میرا معاف فرمایئے اور مین بدل اعانت اور تابعداری کرنے کو حضور کی حاضر ہون
دو ساحر گرامی منزلت خدمت سراپا برکت مین بہ جمعیت کثیر حاضر ہوتے ہین یہ کام خداوند کے
بندگان مغضوب کا تمام کر دینگے قصہ مختصر عرضی لیکر وہ ساحر اپنے ملک مین آئے اور لشکر کو حکم تیار
ہونے کا دیا فوج سپہ سالار سردار حربہ ہائے آتشین لیکر سوار ہوے طائران سحر اور اژدہائے دمان
پر کاٹھے اور زین بچھ گئے باجے جنگی بجنے لگے بڑے کروفر سے لاکھ ساحر چلنے پر مستعد ہوے دونون
ساحر اژدہون پر تخت اپنا کھچوا کر سوار ہوے اور سمت کوہ عقیق چلے گاتے اور ڈمرو بجاتے جاتے تھے
کالی گھٹا اُمڈی نظر آتی تھی زمین تھراتی تھی کہ نظم

ہوا پر اُڑا تخت سردار کا　　وہ سب لشکر اُس تخت کے گرد تھا
بندھے چست تھے کھاروے کے لنگوٹ　　سبھون کے دلون پر لڑائی کی چوٹ
بیان اُنکی شکلون کا کیا کیجیے　　تصور جو کیجے ڈرا دیجیے
درازی لکھی ہی زردوے حسد　　کھڑے ساٹھ گز کے فقط اُنکے قد

الحاصل بعد قطع جادۂ طلسم کوہ **عقیق** مین پہونچے بیان وہ خرس بادیۂ ضلالت مردود و گمراہ یعنے **زمرد شاہ لقا** سے بے لقا راندہ درگاہ الٓہ نکبت خداوندی پر اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا کہ یکایک رعد گرجا اور بموجب **ابیات**

ہوے کالے بادل فلک پر نمود　　پریشان ہوے ہر طرف مثل دود
گرجنے لگا ابر وہ رعد دار　　چمکنے لگین بجلیان بھی ہزار
سبھون پاس آنے لگین بجلیان　　بدن کو جلانے لگین بجلیان

لقا یہ علامت دیکھکر پکارا کہ کوئی بندہ خاص ہمارا آتا ہی یہ کلام **بختیارک** **سلیمان** سُنکر بہر استقبال چلے اور بارگاہ سے باہر آنکر سمت ابر دیکھا کہ ہزار ہا ساحر کرگدن و شیر آتشین پر سوار آتا ہی اور اژدہون پر تخت کھنچا ہی دو ساحر تاج و لباس فاخرہ سے آراستہ بیٹھے ہین یہ دیکھکر **بختیارک** نے صدا دی کہ **بیت**

نہ دانم بہر تشریف قدومت خانۂ دارم　　غریبم خاکسارم گوشۂ ویرانہ دارم

اس ندا کو سُنکر وہ ساحر اُترے اور شیطان سے بغلگیر ہوے لشکر ساحران اُترنے لگا طبل و نقارے بجنے لگے دونون ساحر ہمراہ شیطان کے بارگاہ مین آئے خداوند کو سجدہ کیا نذر دی اور عرضی **افراسیاب** کی پیش کی **لقا** عرضی پڑھکر بولا کہ ہم نے تقصیر شاہ طلسم معاف کی اور اپنی رحمت اُسپر نازل کرینگے غرضکہ یہ دونون ساحر دنگل پر بیٹھے اور ساقی نے جام شراب زعفرانی دیا ناچ ہونے لگا اُنھون نے سب حال لشکر امیر کا استفسار کیا کہ وہ کیسے بندگان قدرت ہین جن پر اسقدر رحم خداوند کا ہی کہ باوجود اس سرکشی کے خداوند انھین غارت نہین فرماتے **بختیارک** نے کہا یہ راز خداوندی ہین اس امر کا دریافت کرنے والا بہت جلد ہلاک ہوتا ہی اتنا مین جانتا ہون کہ **حمزہ** دن بھر خداوند سے لڑتا ہی اور بعد نصف شب کے ایک تہ خانے مین اُترکر نظر مردم سے مخفی ہوکر آنکھ لگتا ہی اور توبہ کرتا ہی خداوند اُسکی خطایئن روز گذشتہ کی معاف کر دیتے ہین صبح کو بیہودہ سرکشی پر کمر باندھتا ہی دوسرے یہ کہ خداوند نے ان بندگان مغضوب کو عالم خواب مین پیدا کرکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فراموش فرمایا اب نسبت اُنکے تقدیر ہلاک و غارت فرمانے پر خداوند قادر نہین ہین چاہتے ہین کہ کسی بندہ زبردست کے ہاتھ سے ان سرکشون کو برباد و تباہ کراؤن یہ باتین سُنکر ساحرون کو خوف طاری ہوا اور کہا جب خداوند خطائین حمزہ کی ہر روز معاف کردیتے ہین تو ہم کیونکر اُس سے ہم نبردہوسکین گے بختیارک نے کہا تم ڈرو نہین خداوند نے فرمایا ہو کہ اب خطا اسکی معاف نہ کرون گا اور تم کو اُسپر غلبہ حاصل ہوگا یہ سُنتے ہی لقا نے پکارا کہ اے بند و بیبرے مین نے تم کو نظر کردہ کیا اور تمھارے ہاتھ سے سب کو قتل کراکر افتخار جاوید تم کو عطا کرون گا زبان خداوند سے یہ کلمات مرحمت مشحون استماع کرکے سجدے مین گرے اور بہت خوشنود ہوے اس اثنا مین وہ دن بھی آخر ہوا اور ساحر روزگار نے طلسم عالم مین تاریکی شب ظاہر کی اور دانہ ہاے انجم کو رائی سرسون کی طرح میدان چرخ مین چھینکا یا اور رال کا گولا مہتاب تابان کو بنایا کہ ابیات

درخشان خدا نے ستارے کیے		عطا چرخ کو ماہ پارے کیے	
لگا ناچنے چرخ نیلوفری		بجاتی تھی دف زہرہ و مشتری	
خوشی کی ہوئی چرخ پر انجمن		کہ سارے ستارے ہوے خندہ زن	

ساحرون نے حکم دیا کہ ہمارے نام پر نقارہ جنگی گرگراے بموجب حکم لقا فوج ساحران مین نفیر بجی اور طبل رزم پر چوب پڑی آسمان کو چکر آیا اور زمین کو جنبش ہوئی کہ نظم

دماموں سے نقارے تھے کامیاب		بجین نوبتین ہر طرف کو شتاب	
صدا بم کی دون دون جو تھی کیا کہون		یہ مطلب تھا ہو زیر گردون دون	

صداے طبل سُنکر چوالیس لشکر ایر کشور گیر جو بصورت مبدل بہر خبر فوج ساحران مین آئے تھے پھر کر بارگاہ سلیمانی مین سامنے شہنشاہ گردون بارگاہ سعد بن قباد عالی نژاد کے حاضر ہوکر عرض پیرا بزبان عجز بیان ہوے کہ قطعہ

اے خسرو زمانہ کہ از روے معدلت		مسند فراز گنبد اخضر نہادہ	
باد ابلق سپہر ترا رام کز ظفر		صد داغ بر جبین مہ و خور نہادہ	

دو ساحر اہلیل و تحلیل جادو نام نے آکر شور و شر مچایا ہی طبل جنگ بجوایا ہی اس خبر کو عرض کرکے ہرکارے علحدہ ہوے اور شاہ نے سمت صاحبقران ملاحظہ فرمایا وہ ارادہ شاہ پر اطلاع پاکر ارشاد کنان ہوے کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل خداے جبار وقہار طبل حرب نواخت مین آئے کیونکہ جیسا کچھ منشی تقدیر نے ہماری سرنوشت مین ترقیم فرمایا ہو وہی پیش آئی ہو کہ بیت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خصم را گردن نہم بے اعتباری آورد
مردن اولےٰ ترکہ در پے اعتبار زیستن

حسب فرمان قضا جریان چالاکون نے جا کر نقارخانہ سلیمانی مین طبل سکندری پر ڈال دی شور محشر آشکار ہوا ہر ایک بہادر خبردار ہوا کہ دم سحر ہنگامہ کارزار ہوگا نقد جان عروس جلادت پر نثار ہوگا اس معرکہ مین پروردگار آبرو رکھ لے اور سرخرو کرے غرضکہ دربار شاہ نے برخاست فرما کر حکم آراستگی فوج صادر فرمایا درستی آلات حرب مین ہر ایک تہور دستگاہ جلادت شعار مصروف ہوا جوش شجاعت مین بہادران زمان کے ورد زبان تھا کہ کل معرکہ ہمارے ہاتھ ہی تیغ و گردن کا ساتھ ہی کہ نظم

اگر بر نیاریم تیغ از نیام
کہ بیش زبونان زبونی کنیم

زمردی بنا بر نیارند نام
اگر پایہ باشد جہان آفرین

نجوید ننگ را رہنمونی کنیم
بہ تیغ از عدو باز خواہیم کین

شب بھر جانبین مین تیاری سامان جدال و قتال رہی شمشیرہاے صاعقہ خصال اور خدنگہاے جانستان و شعلہ بار پر آبداری دی گئی کمان ہر ایک خطا کرداروں کے لیے سینک کر درست ہوئی اسی مشغلے مین جب رات کٹ گئی اور طاؤس روشن نگاہ گرم خو آشیانہ نور مشرق سے اڑا او صولت و شہامت کو اپنی خلق پر زاغ شب کو شکار کر کے ظاہر کیا علم خط صبح ہوا کہ مثنوی ۔

یہ طاؤس رخشان مین تھی روشنی
ادھر آتا تھا وہ بڑی دور سے

کہ چشم خلائق کو دی روشنی
وہ پرواز مین تھا پر نور سے

دم سحر امیر درود و وظائف سے فارغ ہو کر اسلحہ زیب جسم فرما کر مع تمام سرداران ذی وقار کے در دولت بادشاہ پر حاضر ہوئے اور پلٹنین رسالے فوج فوج و موج موج میدان جنگگاہ کو گئے شہنشاہ عالم نے بھی نماز پڑھ کر اسلحہ زیب قامت کئے اور سواری طلب کی کہ ابیات

غرض صبح جسدم ہوئی جلوہ گر
درخشان و تابان وہ تھا بہر دار
کمر بند مین کار ہیرے کا تھا
کہ جو دو کرے کوہ کو ایک بار
ہر اک فن سے واقف جو تھا وہ جوان
پکارے کہ ہو قوس مین آفتاب
اٹھا تخت ہر اک کہاری چلی
اور اُنپر سہت شوخ مینے کا کام

تو فوراً جلوس آیا دروازے پر
لپیٹا کمر بند وہ زر نگار
گلے مین بھی اک ہار ہیرے کا تھا
وہ بائین طرف ترکش لاجواب
رکھی سیدھی کاندھے پہ اپنی کمان
غرض جب وہ سب اسلحہ سج چکا
کہے تو کہ باد بہاری چلی
سرون مین جو ہیرے کے تعویذ تھے

رکھا سر پہ تاج جواہر نگار
کہ جس پر جواہر کا بالکل تھا کار
حمائل وہ تلوار کی آبدار
کہ ہر تیر تھا کا جواب
کمان کاندھے پر دیکھ کر شیخ و شاب
ہوا تخت شوکت پہ جلوہ نما
لگین مچھلیان تھین سرون پر تمام
سیہ شب مین تارے تھے جھلکے ہوے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جڑاؤ وہ مینے کے تھے سیس پھول
کہ قتال رنگ انکے مریخ کے
کہاروں کی تعریف مین کیا کرون
صبا سے زیادہ تھے وہ بے تکان
کہ اک قدرتِ حق ہویدا ہوئی
ادا سب نے بڑھ بڑھ کے مجرے کیئے
مغرق ہر اک سانڈنی پیش پیش
لیے خاصبان خاص بردار تھے
بیان کیا کرون اُسکے لشکر کا حال
گرے ابر مین جیسے آواز رعد
زرِ سرخ ہوتا تھا اُس پر فدا
بڑھے عمرو دولت بڑھے عز و شان
ادھر لے کے لشکر لقا بھی چلا
ہر اک سحر مین چیدۂ روزگار
مقابل ہوئی فوج سے آکے فوج
تو ساحر اہی ساحر تھے میدانمین
ہوئے قلب مین جلوہ گر بادشاہ
قیامت سی اُس دشت مین آ گئی
سنو حال ان سب کے سامان کا
تو پانی بیابان مین بڑھتا تھا
کسی نے کیا اژدہون کا برن
وہ سب لشکر شہ سے اقرب ہوئے
کہ اے نامداران میدان کین
عوض جان کے تو اسکو آکر ان مین
پکارا کہ اے حمزۂ نامور

کہ تھے رنگ مین جیسے اُنبیس پھول
اسی طرح دروازے تک آیا تخت
روانی کی توصیف مین کیا کرون
پڑی تھی جو چلمن لگا ایک بندھی
سواری شہنشہ کی پیدا ہوئی
چلا تخت شاہنشہ نام دار
کہ اک لف سے تھا شمار اُنکا بیش
نئی وردیان مختلف زیبِ تن
ہر اک نوجوان شیردل خوش جمال
سمان صبح کا روشنی کا ظہور
قدم با قدم مثل بادِ صبا
غرض پہونچا لشکر بیابان مین
بیابان مین وارد ہوا بے حیا
وہ کھینچے لگے بس ہاتھیون پر سوار
ملے جس طرح موج سے آکے موج
پرے جگئے رن مین جب ہر طرف
بڑھے ہر طرف ساحر روسیاہ
اُٹھا ایک جانب سے طوفان سا
کسی نے کیا سحر طوفان کا
بنا ایک غول اُنمین سے بشکل شیر
دکھانے لگے اپنا اپنا وہ فن
غرض جب کہ ترتیب لشکر ہوا
کوئی شئے شجاعت سے بہتر نہین
ہلے یہ صدا دے کے جبدم نقیب
مقابل مرے ہو کوئی جلوہ گر

کڑے ہاتھ مین ایسے یاقوت کے
کہاروں نے بڑھ کر بدلوا یا تخت
نہ ہوتی تھی چلنے مین اُنکے تکان
کسے تاب تھی یہ جو دیکھے کوئی
کھڑے ہو گئے جتنے سردار تھے
ہوئے گرد امیرانِ عالی وقار
ہزارون زرہ پوش اسوار تھے
نگاہوں سے گذرا چمن کا چمن
وہ نقارے ہاتھی پہ اُن سب کے بعد
درختون پہ نغمہ سرا تھے طیور
نقیبون کی یہ بات زیب وہان
بہادر ڈٹے آ گیے۔ میدان مین
تھے ہمراہ ساحر بہت بیشمار
ہو جس طرح برجِ سیہ آشکار
جما جب وہ لشکر بیابان مین
ہر اک غول نے باندھی یکبار صف
زمین ایک باری وہ تھرا گئی
سمندر سے بھی لاکھ حصہ سوا
پر اُٹھنت اک طرح کی ہر ایک پڑھتا تھا
گھرے بیچ مین شیرون کے وہ دلیر
ہزارون مین سے شکل عقرب ہوئے
نقیبون نے دی یک بیک یہ صدا
چلو نام بکتا ہے میدان مین
تو اہلیل نکلا بشکل مہیب
اس ندا کو سنکر داراب گستو کستا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

امیر گھوڑا اُڑا کر سامنے گیا اور طالب حرب ہوا اہلیل جادو زمین پر گر کر اژدر و ہان بنکر شعلہ ہائے آتش چھوڑتا اُسپر آیا شاہزادہ نے بہت سے تیر لگائے جب تیر قریب پہونچے آتش دہن اژدر سے جل گئے شاہزادہ تلوار کھینچکر جا پڑا لیکن اُسنے قلاب آتش چھوڑکر دم کھینچا داراب نے لنگر مارا کہ پا تک زمین مین غرق ہوگیا مگر دم اژدر کا وہ زور تھا کہ تھم نہ سکا کھنچتا ہوا مُنہ مین اژدرہے کے گیا اژدر اُسکو نگل کر اپنے لشکر مین آیا اور اوگل دیا شاہزادہ بیہوش تھا اُس کو دار و غہ زندان میخوار سرکش جادو کے حوالے کیا کہ اُسنے لیجاکر مقید کیا اور اہلیل جادو پھر میدان مین آکر مبارز خواہ ہوا اب کی بار پسر بدیع الزمان شاہزادہ تورج اسکے سامنے گیا فی الفور اُس ساحر نے ایک گلدستہ لیکر رو بر و کیا وہ گلدستہ کھل گیا اور چہرہ اُسمین سے پری کا نکلکر خندہ زن ہوا صدائے قہقہہ بلند ہوئی اس غنچہ دہن کے ہنسنے سے تورج روتے روتے بیہوش ہوگیا اُسنے اُنکو بھی باندھ لیا اور میخوار کے حوالے کیا پھر نعرۂ ہل من مبارز کی صدا بلند کی ابکی بار خورشید بن ہاشم تیغ زن نبیرۂ امیر نے اجازت حرب بادشاہ سے لیکر مرکب کی باگ اُٹھائی جب سامنے اہلیل کے گیا اُس نے کچھ پڑھکر دستک دی ہوا تند چلی اور زمین سے ایک سرو قد نکلی صورت رعنا اسکی گل گلشن داؤدی تھی قامت زیبا مین وہ صنوبر شمشاد تھی پاس اس نونہال صاحبقرانی کے آئی اور پکاری کہ کیون صاحب ہمارا تمھین ذرا بھی خیال نہین خورشید یہ صدا اُسکر مرکب سے اُترا اور پاس اس نازک بدن کے گیا اُسنے آغوش محبت مین لیا اور گلے سے لگایا شہزادہ گلے ملتے ہی بیہوش ہوگیا وہ زن سحر تو پھر زمین مین سماگئی اور اہلیل نے اُنکو زندان بان کو دیکر قید کرایا اور پھر طالب ستیز ہوا لشکر اسلام سے شاہزادگان ذی وقار اور سرداران عالی تبار جا جا کر اسکے سحر کی عربدہ پردازی سے مقید ہوئے اور قریب ایک سو بیس سردار کے قید ہوگئے اُسوقت بختیارک نے وسواس عیار کو بلا کر کہا تو چپکے سے جاکر کہہ آکہ اے اہلیل اب جنگ مغلوبہ کرکے حریف کو قتل کرو کیونکہ حمزہ مالک اسم اعظم ہے اگر وہ مقابلے مین آئے گا تو کچھ بن نہ پڑے گا وسواس نے جاکر پیام دیا اہلیل نے ساحرون کو للکارا کہ ہان ان سرکشون کو گھیر و اور قتل کرو ساحر اور سپہ سالاران لشکر یہ حکم سُنکر حربے لیکر حملہ آور ہوے اس طرف سے امیر بھی اشقر اُڑا کر چلے اور بقیہ سردارون کے نعرے بلند ہوے بادشاہ نے بھی تخت چھوڑکر مرکب خنگ سیہ قیطاس زیر ران کیا تلوار کھینچی سپاہ ہر دو باہم ملگئی بھڑ کر تلوار چلنے لگی ہر ایک بہادر نے شمشیر زنی سے تہلکہ ڈال دیا اُسوقت ساحرون نے سحر کیا کہ عقرب و مار برسنے لگے اور جسکو وہ کاٹتے تھے پانی ہو کر وہ بہتا تھا کہ

نظم

وہ جادو مین تھے ہر کسی سے سوا
ہر اک سحر مین سامری سے سوا
لیا گھیر جب لشکر شاہ کو

دبائے گہن جس طرح ماہ کو
قمر ہو جو عقرب مین اے ہمنشین
عجب رنج مین ہر دلاور گھرا
گئی بائین سمت اسکی جسدم نگاہ
ہزارون دکھائی دیے انکو شیر
دکھائی جو دی تھین بلائین عجیب
تو ڈوبے بہت سر طوفان مین
یہ حمزہ نے دیکھا جو ہین ماجرا
تو جادوگرون کا ہوا رنگ فق
بڑھا پڑھ کے بسم اللہ آگے وہ شیر
بلا دور اُس جا سے تھی بیگمان
یہ دھیان آگیا اُنکو اُسدم مگر
تو چمکائی وہ برق کر کے علم
یہ چکر مین تھا دائرہ نور کا
تو وہ جل گیا اُسپہ بجلی گری
ملی اسم سے تیغ کو ایسی تاب
نہ اژدر رہے اور نہ بچھو رہے
شہ فوج انجم کی آمد ہوئی
ادھر سینہ زن سارے ساحر رہے

جو عقرب کے اندر قمر آگیا
تو ہرگز لڑائی مبارک نہین
نگہ داہنی جانب جو کی ناگہان
تو عقرب نظر آئے لاکھون سیاہ
اسی طرح جس سمت مُنہ پھر گیا
وہ اگ تبہ ہوگئین سب قریب
بہت سے ہوئے اژدہون سے ہلاک
وہین اسم اعظم پڑھا بر ملا
پرا تھا جو اُن ساحرون کا کھڑا
ہوا اسم اعظم کے باعث دلیر
مگر رہتی تھی ہر طرف کی بلا
کہ وہ اسم اعظم پڑھا تیغ پر
پھری گرد اُس مہ کے شدت سے وہ
نظر آتا تھا دائرہ نور کا
صدا فوج کو دے رہے تھے نقیب
کہ طوفان کا کھویا اُسنے شباب
لڑائی رہی صبح سے تابہ شام
لڑائی وہ پھر صبح پر اُٹھ رہی

تو دل شاہ کا وان پہ گھبرا گیا
غرض ہر طرف سے وہ لشکر گھرا
نظر آئے اژدر کشادہ دہان
پس پشت جسدم لیا مُنہ کو پھیر
نظر آئی اُنکو نئی ایک بلا
بلاؤن نے گھیرا جو میدان مین
بہت کو کیا عقربون نے بھی خاک
پڑھا پانچسو بار جب اسم حق
تو لرزہ سبھون کے بدن مین پڑا
جدھر اسم پڑھتے تھے صاحبقران
اُسے دور کس طرح کرتے بھلا
وہ جب کر چکے تیغ پر اسم دم
مشابہ تھی ہالے کی صورت سے وہ
پڑی روشنی جسپہ تلوار کی
کہ نصر من اللہ فتح قریب
نہ شیر اسکے باعث سے یکسو رہے
چھپا مہر آخر ہوا دن تمام
بجے اس طرف کو دہل فتح کے

جسوقت کہ زاہد قدرت نے شعلہ ہائے تنویر شعاع مہر کو آیۂ واللیل اذا عسعس سے فرو کیا اور تیغ کہکشان کو میدان سپہر مین چمکایا لشکر نقابین طبل امان بجا اور لشکر جانبین کا خیمہ گاہ کی طرف پھرا **اہلیل جادو** چلتے وقت کہتا گیا کہ اے مسلمانون آج مین **حمزہ** کا اسم اعظم بند کر کے تم سب کو قتل کرونگا ورنہ آ کر خداوند کو سجدہ کرو سرکشی سے باز آؤ غازیون نے اُس تقریر کے جواب مین لعن طعن **نقابر** کی لیکن **امیر** اپنے بیٹون اور سردارون کے قید ہوجانے سے رنجیدہ و دل کبیدہ پھرے لشکر نے کمر کھولی اور کشتون کو دفن کرایا زخمیون کا علاج ہونے لگا بادشاہ نے شب کی خستگی کا خیال کر کے رات کا دربار معاف کیا ہر ایک بہادر اپنی اپنی جگہ پر آرام

گزین ہوے طلایہ پھرنے لگا امیر نے عبادت کرنے کا سرانجام کیا بادشاہ سمت عیش محل تشریف لے چلے سردار اور عیار جلوخانے تک پہونچانے ہمراہ آئے راہ مین بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرو کے نہونے سے ساحرون کا لشکر پر غلبہ ہوتا ہے سردار گرفتار ہو جاتے ہین ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار نام کو ہین لیکن کسی سے کچھ نہین ہو سکتا یہ فرما کر شاہ تو داخل شبستان ہوے مگر عیارون نے غیرت مین آکر تہیہ کیا کہ چل کر ساحران نابکار اہلیل و تحلیل کو قتل کرکے اپنے سردارون کو چھڑانا چاہیے ایسا کچھ مشورہ کرکے ابوالفتح اصفہانی و چالاک بن عمرو و گلباد و عراقی و کلباد عراقی چار عیار قنطورہ زریفتی و پتیاوے سقرلاتی لگا کر حیلہاے تا حق سے چست و چالاک ہو کر روانہ ہوے اس طرف لقا جب اپنی بارگاہ مین پھر کر آیا واسطے اُن دونون ساحرون کے حکم دیا کہ حوالی قلعہ کوہ عقیق مین جو باغ کہ باغ بینا کہلاتا ہے وہان جشن کا سامان مہیا کیا جاے اور آج سے اُس باغ کی ایسی تیاری ہو کہ اُسے ہم جنت قرار دینگے اس حکم کو سنکر سلیمان نے باغ کی آرایش کرائی اور سامان عشرت مہیا کیا دم بھر مین یہ عالم ہو گیا کہ نونہالان گلشن تاج پوش تھے جام مے نزارت و تراوت نوش تھے ہر شجر جد بن مین پری تھا آسیب خزان سے بری تھا زمین وہان کی فلک تھی ایسی چمک تھی کہ **نظم**

وہ گل پھول اسمین نمایان ہوئے
جواہر کی تھین پٹریان نہر کی
منڈھے تھے روپہلی تمامی سے سب
کہ رشک اُنسے جنت کے طائر کرین
عجب سیر باغ دل آرا کی تھی
سنو لطف انگور کی تاک کا
سنہری جو تھی دار بست آشکار
پڑی پھرتی تھین تالنین ہر طرف
ہر اک روش اسطرح کا تھا کنول
صفائی دل صاف کی دنگ تھی

کہ بہزاد و مانی بھی حیران ہوے
ہر اک سو خرامان بط و قمرے
بہار اُنکی تھی چاندنی مین غضب
جو تھی مختلف طائرون کی صدا
وہ ساری رہین مشک سارا کی تھی
ہر اک کامرانی کی تھیلی چڑھی
ہری بیل دیتی تھی اُس پر بہار
دو رستہ رکھے جھاڑ بلور کے
کہ تازہ رہے جس سے دل کا کنول
نہ دُنیا مین تھا اُس سے بہتر مقام

صفت کر سکون مین کہان نہر کی
شجر بار ور سر سے پا تک ہرے
خوش آواز ایسی ہی تھین بلبلین
بجا ہی جو کہیے کہ ارگن بجا
یہ مضمون ہی طبع چالاک کا
وہ بالا ضیا خوشون کو دیتی تھی
لیے بیلچے ہاتھ مین باندھے صف
یہ تھا صاف روشن کہ ہین نور کے
فروزان وہ ہر ایک مرد نگ تھی
غرض شستہ و رفتہ تھا ہر مقام

جب جملہ سامان آراستگی باغ ہو چکا لقا مع جادوگرون کے داخل باغ ہو کر تخت پر بیٹھا شراب ارغوانی کا دور چلنے لگا اُسوقت اہلیل سے بختیارک نے کہا آپ دونون صاحب یہان تشریف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فرماہین وہان لشکر مین عیار آکر سرداران مقید کو رہا کر لیجائینگے اہلیل نے یہ کلام سُنکر جواب دیا کہ مین دن بھر بسبب رزم وپیکار کے تھک گیا ہون لشکر مین جاکر اندرون بارگاہ آرام کرونگا اور محافظ مجرمان بھی رہونگا یہ کہکر خداوند سے رخصت ہوکر بارگاہ مین پہونچکر آرام گزین ہوا اور باغ مین اُسکے بھائی کے سامنے ناچ ہونے لگا لیکن عیار چارون جو اُنکے قتل کے لیے چلے تھے اُن مین سے کلباد عراقی نوجوان کی صورت بنکر غریب آدمی کی ایسی وضع بناکر یعنے لنگوٹی باندھی انگرکھا پیوند دار پہنکر برہنہ پا در باغ مینا پر آیا یہان جلسۂ عشرت کی دھوم تھی ایک کیفیت ہجوم تھی جتنے ساحر اور امرا اندر باغ کے تھے اُن کے ملازم اور چوبدار وخدمتگار در باغ پر جو صحنچیان بنی تھین اُنمین جمع تھے کوئی شراب پیتا تھا کوئی اندر باغ کے جاتا تھا کوئی باہر آتا تھا کوئی لوٹیا لیے دوڑا جاتا تھا کہ میان پیشاب کو اُٹھے ہین کوئی لالٹین اور جوڑا پاپوش کا لیے اندر گیا تھا کہ حضور اُٹھے ہین کسی کے کاندھے پر میان کی شال پڑی تھی کسی کے کاندھے پر تہ کیا ہوا شالی رومال تھا کوئی کہنی پر رومال یا چادر تہ کیے ڈالے گرد گرد کی سنبھالے تھا معرکہ اور تمغے ہر ایک کے سر پر لگے تھے سُرخ پگڑیان باندھے تھے بعض چنی ہوئی چکن پہنے کمر باندھے کمر سے بنی پاک گھر سے تھا انھین مین سے ایک بوڑھا چوبدار اکیلا ایک طرف کی صحنچی مین بیٹھا تھا اور بسبب کبرسنی کے تھک گیا تھا حقہ پینے کو جی چاہتا تھا مگر اُٹھتا نہ تھا اتفاق سے کلباد اکیلا دیکھکر اُسی طرف گیا چوبدار تو گویا خدا سے چاہتا تھا کہ کوئی ادھر آئے اس کا آنا غنیمت سمجھا جیسے خضر ملے خوش ہوکر یہ بھی نہ پوچھا کہ تم کون ہو بلکہ بمنت گویا ہوا کہ میان صاحبزادے تم سلامت رہو ذرا سی آگ لیتے آؤ کلباد نے کہا بہت خوب کیا میان مردہے صاحب حقہ تیجیئے گا کہیے تو چلم بھر لاؤن اور حقہ تازہ کرکے رکھ جاؤن مردہے نے کہا اے تم جیتے رہو آؤ تم بھی پینا کلباد نے حقہ تازہ کرکے رکھا اور چلم لیکر آگ لینے گیا اور چلم مین بیہوشی بھر کر آگ لایا مدار یا تیار کرکے مردہے کے روبرو رکھا اس نے کہا سلگاؤ جواب دیا کہ مین نہین پیتا ہون آپ کے فرمانے سے بھر دیا وہ دعائین دینے لگا اور ایک دم کھینچکر لگایا دھوان منہ ہی مین رہا اور مردہا بیہوش ہوگیا ازبسکہ تنہائی تھی کلباد نے اُسکے کپڑے اُتار کر وہین ٹھہر کر مثل اس کے اپنی صورت بنائی اور اُس کو زیادہ بیہوش کرکے پگڑی سر پہ اپنے رکھکر عصا لیکر باغ کی طرف چلا چلتے وقت اُس کو اسی کے بچھونے دری چادر وغیرہ مین لپیٹ کر مخفی کردیا غرضکہ جب اندر باغ کے گیا عجب باغ نزہت آگین دیکھا اور زیر نگیرہ زرتار جواہر کار تخت پر لقا کو بیٹھے پایا گرد امیران عظام کا مجمع دیکھا ایک طرف دنگل پر تحلیل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیٹھا تھا اور رقاصہ ناچ رہی تھی ہنگامۂ عشرت گرم تھا کہ یہ بھی سامنے اُس انجمن رشک دہ بزم انجم سپہ
کے جاکر ٹھہرا اُسوقت بختیارک نے تحلیل سے کہا کہ آپ کے بھائی صاحب اکیلے لشکر مین گئے ہین
ذرا اُن کی خبر رکھیے اور سرداران امیر کو اچھی طرح قید کیجیے ورنہ عیار آکر لیجائینگے تحلیل نے کہا ملک جبا
تمھین وہم بہت ہی میرا بھائی ایسا نہین ہی کہ کوئی اس کی موجودگی مین لشکر کے اندر آسکے اور قیدیون
کی جانب دیکھ سکے بختیارک نے کہا بڑے بول نہ بولو آج رات خیر سے کٹتی نہین معلوم ہوتی آگے
تو عمرو یہان تھا اب اُسکے بیٹے اور شاگرد سب ملک الموت ہین مجکو تو آج سب حاضرین دربار
عیار نظر آتے ہین بلکہ در و دیوار سب عیار ہی عیار ہین ابھی وقت فرصت کا ہی تم خداوند کی تقدیر کے
بھروسے پر نہ رہو کچھ تدبیر ایسی کرو کہ زندہ بچو تحلیل ان باتون سے ہنسنے لگا اور گویا ہوا کہ ہم ایسے
ویسے ساحر نہین ہین کہ ہمین کوئی مار ڈالے تم دیکھنا کہ اسم اعظم حمزہ بند کر کے خدا پرستون کا خاتمہ
کرتا ہون بختیارک نے کہا کہ تقریر سے کام نہ چلے گا جو مین کہتا ہون واسطہ سامری کا مانو غافل نہ رہو
خلاصہ یہ کہ اس شیطان نے ایسا ورغلانا کہ اس نے ایک رقعہ لکھا یہ کیفیت اس مین درج
تھی کہ بھائی مکان اپنی سکونت کا اور قیدیون کی جگہ سحر بند کرو کہ عیار سارے لشکر مین پھیلے ہین
یہ لکھ کر اِدھر اُدھر دیکھا سامنے کلباد بشکل چوبدار کھڑا تھا اُس کو پاس بلا کر رقعہ دیا کہ اہلیل پاس
لشکر مین لیجائے اور کہا زبانی بھی کہدینا کہ سحر سے غفلت نہ کرین عیار کا بہت خیال رکھین کوئی
زندان کی سمت جانے نپائے کلباد پیام سُنکر رقعہ لیے چلا دل سے کہتا تھا کہ موقع تو خوب ہاتھ
آیا اب مارا ہین نے دونون کو فی الجملہ وہان سے لشکر مین پہونچکر اہلیل کے پاس آیا اور رقعہ دیکر
کہا کہ آپ اسکو پڑھکر ذرا علیحدہ چلین کہ آپ کے بھائی نے اور کچھ کہا ہی اُسنے رقعہ مین خط اپنے بھائی
کا پہچانا اور چوبدار کے ساتھ اُٹھکر کنارے لشکر کے گیا اور چوبدار مصنوعی نے تنہائی مین پہونچکر
حباب بیہوشی منھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہو کر گرا اُس نے لباس اُسکا اُتارا اور وہین بیٹھکر فتیلہ عیاری
جلا کے اُس کی ایسی صورت اپنی بنائی اور ایک گٹھری کی طرح اُسے باندھکر چادر مین چھپائے
ہاتھ مین لٹکائے بارگاہ مین آیا ملازمین سے کہا تم سب ہٹ جاؤ مجھے بھائی صاحب نے ایک چیز
ایسی بھیجی ہی کہ مخفی کر کے اُس کو رکھونگا وہ سب ہٹ گئے اس نے ایک صندوق مین اہلیل کو
بند کر کے قفل دے دیا اور آپ باہر بارگاہ کے آکر پکارا کہ کوئی ہی ملازم حاضر کہکر سامنے آئے اُن سے
حکم دیا کہ مجھے آج کھٹکا ہی کہ عیار آکر قیدیون کو چھڑا لیجائینگے لہذا دارو غہ محبس سے کہو کہ سب اسیرون
کو یہان لے آئے مین آپ پہرا دونگا یہ حکم سُنکر ملازم چلے اور کلباد بھی چلا کہ زندان سے سردارون کو

نجات دلوا کر باہر سے باہر ہی لیجاؤن پھر آکر سمجھ لونگا غرضکہ اول کچھ نوکرون نے میخوار سحر کش جادو
داروغہ سے جاکر اطلاع دی کہ حضور قیدیون کو مانگتے ہین جلد لے چلو داروغہ حکم پاتے ہی اسیران
کو زنجیر سحر مین باندھکر چلے راہ مین اسکو دیوانہ آہن خوار جادو نام کہ توشک خانہ کا مالک ہی
ملا اور اسنے میخوار کو ٹوکا کہ اسیرون کو کہان لیے جاتا ہی میخوار نے کہا حضور مانگتے ہین یہ گفتگو
ہتی کہ اہلیل نقلی بھی آکر پہونچا آہن خوار اسکو دیکھکر خاموش ہو رہا بلکہ بارگاہ کی طرف چلا گیا
اور کلباد نے ٹھہر کر کہا کہ مین اپنا سحر اُن پر قائم کرتا ہون تم اے میخوار جادو اپنی قید سب پر سے
رفع کرو اُسنے سحر کار پڑھنا شروع کیا لیکن دیوانہ آہن خوار جو بارگاہ مین گیا یہ تو مالک
توشک خانہ ہی لباس وغیرہ رکھنے کے لیے جو صندوق کھولے ایک مین اہلیل کو بند پایا حیران
ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی یعنے ایک اہلیل تو قیدیون کو چھڑا رہے ہین اور دوسرے یہان ہین آخر سحر
پڑھکر دستک دی کہ زمین سے ایک عورت سیہ فام رقعہ لیے نکلی وہ رقعہ لیکر پڑھا لکھا تھا کہ
یہ اہلیل اصلی ہی اور وہ عیار ہی جو قیدیون پاس ہی یہ پڑھکر رقعہ زن سحر کو دیا کہ وہ لیکر غائب
ہوئی اور یہ اُٹھکر دوڑا کہ ایسا نہو عیار اسیرون کو چھڑا لیجائے اور راستے سے ایسا سحر کیا کہ کلباد
زمین پر گر کر لوٹنے لگا میخوار یا تو سحر پڑھ رہا تھا یا اُسکو اُٹھانے مین مصروف ہوا اِس عرصہ مین
دیوانہ آہن خوار پہونچا اور پکارا کہ لینا اس بدذات کو یہ مکار عیار ہی مالک کو ہمارے صندوق
مین بند کر آیا ہی یہ سُنتے ہی میخوار نے سحر کیا کہ کلباد بھی ہمراہ سردارون کے زنجیر آتشین مین بندھ
گیا یہ لیکر سردارون کو قید خانہ مین گیا اور آہن خوار نے آکر اہلیل کو ہوشیار کر کے سارا ماجرا
بیان کیا اس نے پوچھا کہ پھر وہ عیار کہان ہی اُسنے کہا قید کر آیا ہون اہلیل سب حقیقت سُنکر
خائف ہوا اور لباس درباری پہنکر باغ کی طرف چلا کہ بھائی سے سب حال کہکر اُسکو بھی بلا لون
اکیلا لشکر مین رہنا اچھا نہین ایک سے دو بھلے یہ سوچکر روانہ ہوا اسکو جاتے ابو الفتح عیار
نے دور سے دیکھا کیونکہ چار عیار بہر عیاری آئے ہین وہ سب اسی فکر مین پھر رہے تھے غرضکہ جب
اسنے جاتے دیکھا فوراً اپنی صورت مثل برہمن کے بنائی چندوے دار ٹوپی پہنی انگوچھا کندھے پر
ڈالکر ایک سرے مین انگوچھے کے پترہ باندھا وسلر سینے کے قریب لٹکایا مرزائی کے نیچے جنیو
چھپایا اور دھوتی تہمبری باندھے قشقہ پیشانی پر دیا لشکر سے نکلکر شگن ساعت پکارتا چلا جب
اہلیل لشکر کو طے کر کے صحرا مین پہونچا برہمن نے اسکو دیکھکر اسیس دی کہ بھگوان بھلا کرے پرمیشر
بنائے رکھے نارائن کرے بچہ آنند رہو بول بالا دشمن ردر ہے اب تو آپ کی نوین برسہیت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اہی چندر مان بلی اہی چڑ لاسکھی رہیگا بھگوان کی دیا سے مورے مہراج کی بڑھتی کے دن ہین منگل پانچوان سورج کو بہتری یعنی شرف ہی سب کام سدھ ہون گے اہلیل نے یہ باتین سُنکر گھوڑا روک لیا اور کہا مہاراج آج بڑی خیر ہوئی جان بچگئی نہین تو عیار نے مار ڈالا تھا آپ ذرا پترے مین دیکھیے تو کہ بہن اور بھائی میر حمزہ پر فتحیاب ہو گا برہمن نے یہ سُنکر کہا راہ چلتے ہین شگن پوچھنا اچھا نہین ذرا ٹھہر جایئے تو ہین بچار دون اہلیل گھوڑے سے اُتر کر برہمن کے پاس آیا اور پانچ روپیہ پوتھی کھلوائی سامنے رکھے برہمن نے پوتھی کھولی اور مینکھ برکھ متھن کرک سنگھ کنیان تلا برچھیک وغیرہ کا انگلیون پر بچار کرکے کہا یہ پوتھی مین جو شنجرف سے شرح کنڈلی کھنچی ہی اسپر انگلی رکھیے اور روشنی منگایئے کہ غور کرون اہلیل نے ایک تنکا اُٹھا کر سحر پڑھا کہ مشعل کی طرح جلنے لگا اور مشعل کو ہاتھ مین لیے بیٹھ کر پوتھی کی کنڈلی پر اُنگلی رکھی برہمن نے اُسکو پوتھی کی طرف مشغول دیکھکر ایک بکٹا بیہوشی کا اُس مشعل پر ڈال دیا کہ یکایک بھبکا نکلا اور دھوان ایسا پھیلا کہ اہلیل اُس مین چھپ گیا اور بو سے اس کی بیہوش ہو گیا ابو الفتح نے اُسی مشعل کی روشنی مین بیٹھکر شل اُسکے صورت اپنی بنائی اور اُس کا لباس پہنکر جب درست ہو چکا اس کو ایک غار مین ڈالکر پتھر سے دہن غار بند کر دیا لیکن وہ مشعل سحر کی اُسی طرح روشن زمین پر پڑی رہی یہ سمجھا کہ جب تک اہلیل زندہ ہی مشعل نہ بجھے گی اُس کے سحر کی ہی غرضکہ اُس کو چھوڑ کر آپ گھوڑے پر سوار ہو کے باغ مینا مین گیا اور خداوند کو سلام کر کے بیٹھا تھا بھائی نے اُس سے کہا کہ اے برادر تم کیون آئے ہین نے تم کو رقعہ بھیجا تھا ہزار ہا یہان عیار فکر مین ہم دونون کی پھرتے ہین تم نے غضب کیا کہ اکیلے چلے آئے اہلیل نے یہ تقریر سُنکر جواب دیا کہ آپ نے خوب رقعہ بھیجا تھا کہ اس چوبدار نے تو میرا خاتمہ کر دیا تھا یہ کہکر سب سرگذشت کلباد کی جو کچھ کہ برہمن بنکر زبانی اہلیل کے سُنی تھی بیان کی تحلیل نے اُسوقت کہ بھائی کو بلا سے نجات پایا ہوا دیکھا گلے سے لگایا اور کہا اب تم کو اکیلا مین نہ چھوڑون گا چلو مین بھی لشکر مین چلکر شب بسر کرون یہ کہکر خداوند سے رخصت ہو کر روانہ ہوا تحلیل نے چلتے وقت کہا کہ راستے مین دوست دشمن کو دیکھتے جانا اُس نے کہا مین بخوبی ہوشیار ہون اور باہر آکر دونون گھوڑون پر چڑھکر چلے راہ مین اُسکو خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو یہ شخص میرے بھائی کی صورت بنکر آیا ہو اور مجھے دھوکا دیکر لے چلا ہو یہ سوچکر کچھ سحر پڑھ کر پھونکا رنگ و روغن عیاری اُڑ گیا اور صورت اصلی ابو الفتح کی ظاہر ہوگئی ابو الفتح گھوڑے سے کود کر بھاگا اسنے اپنے گلے سے مالا توڑ کر پھینکا کہ سانپ بنکر لپٹا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابو الفتح کھنچکر سامنے آیا اُسنے کہا سچ بتا کہ تو کون ہے اور میرے بھائی کو تونے کیا کیا اُسنے جواب دیا
مین عیار ہون بھائی کو تیرے غار مین ڈال آیا ہون وہ خواستگار ہوا کہ چل مجکو بتادے ابو الفتح
بولا کہ مجھے چھوڑ دو تو بتا دون اُسنے کہا او بدذات تیری مکاری نہ چلے گی مین تجھے چھوڑ دون کہ تو
بھاگ جائے اور پھر آکر مجھے ستائے ابو الفتح نے کہا اگر تمھین یہ خیال ہے کہ مین بھاگ جاؤنگا تو
لشکر مین چلو معاملہ کرو بھائی کو اپنے لو اور میرے بھائی کو دو تحلیل بولا کہ ارے حرامزادے میرے
تیرے معاملہ مین مقدمہ کیا ہے مین کچھ ایسا کمزور ہون جو تجھ سے دب جاؤن یہ کہکر کچھ سحر ایسا پڑھا کہ
ابو الفتح خود بخود دوڑتا ہوا چلا اور اُسی جگہ آیا جہان اہلیل غار مین بند تھا تحلیل نے اُس کو
باہر نکالا مگر وہ بیہوش بہت تھا ابو الفتح سے کہا اسکو ہوشیار کرو اُسنے کہا مجھ پر سے سحر اُتار لو
تو مین ہوشیار کرون تحلیل یہ کلام سُنکر سوچا تو حصار سحر سے کردے اور اُسکو چھوڑ دے پھر
گرفتار کر لینا یہ حصار سے باہر تو جا نہ سکے گا اس سے خوف کرنا کیا ہے یہ سوچکر دسحر پڑھکر ابو الفتح کو
رہا کیا لیکن گرد حصار کردیا یہ تو جادو کرنے مین مصروف ہوا لیکن ابو الفتح جو پاس چھوٹا ہوا
کھڑا تھا اُسنے بیضۂ بیہوشی مارا کہ دھم سے زمین پر گرا ابو الفتح خنجر کھینچکر سینے پر سوار ہوا کہ ذبح کرون
اُسوقت اہلیل جو پہلے سے بیہوش پڑا تھا اتفاقی ہوائے سرد صحرا کی جو اُسنے کھائی ہوشیار ہوکر
اُٹھ بیٹھا دیکھا کہ ایک شخص کسی کو ذبح کرنا چاہتا ہے یہ دیکھکر اُسنے ایسا سحر کیا کہ ابو الفتح زمین پر گرکر
بیحس و حرکت ہوگیا اور یہ اُٹھکر اپنے بھائی کے قریب آیا اور اس کو پہچان کر ہاے کرکے لپٹ گیا
اور خیال مین گذرا کہ اور کوئی عیار نہ آجاے یہ سوچکر ایک ہاتھ سے اپنے بھائی کو اور دوسرے ہاتھ
سے ابو الفتح کو اُٹھاکر بزور سحر اُڑکر چلا اور اپنی بارگاہ مین پہونچکر ہوشیار کیا اور دونون نے اپنی
کیفیت بیان کی پھر داروغہ مئخوار کو بلاکر ابو الفتح کو بھی زندان مین بھیجکر قید کرایا اور درباب حفاظت
تاکید شدید کردی اور باہم مشورہ کیا کہ عیار بڑے غضب کے ہین یقین ہے کہ پھر آئینگے اب کوئی
سحر ایسا کرنا چاہیے کہ جو آئے گرفتار ہو جاے یہ مصلحت کرکے ایک تصویر ماش کے آٹے کی بنائی اور
ایک بط الماس کی ترشی ہوئی جھولے سے سحر کے نکالکر تصویر کو سائبان بارگاہ کے نیچے اور بط کو
اپنے پلنگ کے برابر کھڑا کردیا اور ملازمین سے اپنے بلاکر کہا کہ جو کوئی تم مین سے اندر بارگاہ کے آئے
تو کہدے کہ مین نوکر ہون اور اس کام کے لیے اندر آتا ہون اگر یہ کلمے نہ کہیگا تو اُلٹا بارگاہ کے
سائبان مین لٹک جائیگا ملازمین سنکر خاموش ہو رہے اور اُنھون نے نوکرون کو منتخب بھی
کیا کچھ لوگون کو کاروبار کے لیے اندر رکھا باقی کو باہر رہنے کا حکم دیا غرضکہ سب جب درستی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو چکی پلنگ پر لیٹے اُس وقت اہلیل نے کہا بھائی خداوند نے باغ مین جشن کیا ہی وہ نایاب جلسہ ہی
کہ میرا دل وہین لگا ہی اگر تم کہو تو مین جاؤن اب تو رات بھی تھوڑی ہی اور مکان بھی سحر بند کر لیا ہی
بھائی اُسکا یہ تقریر سُنکر بولا کہ بھائی مین کچھ ڈرتا تھوڑی ہون تم شوق سے جاؤ اور اپنا دل بہلاؤ
لیکن راہ مین ذرا عیارون سے بچکر جانا اُسنے کہا مین اُڑکر جاؤن گا زمین پر نہ اُتر دن گا یہ کہکر
بارگاہ سے نکلا اور پرواز کرکے روانہ ہوا بعد اسکے جانے کے اہلیل سو رہا اور خدمتگار چپی کرنے لگا
بعد لمحہ کے خدمتگار اُٹھکر باہر بارگاہ کے آیا یہان چالاک خدمتگار کی صورت بنا ہوا فکر مین اندر
جانے کے تھا کہ اس خدمتگار نے اُس کو دیکھا اور کہا بھائی تم بھی نوکر دن مین ہو چالاک نے
کہا ہم خداوند کے نوکر ہین اسوقت دم گھبرایا ادھر چلے آئے اگر تمھارا کچھ کام ہو تو کر دین کیا ہوا
ہمارا تمھارا ایک واسطہ ہی اُس خدمتگار نے کہا کہ میری نوکری اسوقت تھی مگر میرے پیٹ مین
درد ہی اگر تم دم بھر بڑے حضور کی چپی کرو تو مین بیت الخلا ہو آؤن مگر بھائی بارگاہ سحر بند ہی
تم پردہ اُٹھا کر یہ کہنا کہ مین خدمتگار رہون پاؤن دابنے آتا ہون اگر یہ نہ کہو گے تو اُلٹے لٹک جاؤ گے
چالاک نے کہا بھائی تم نے خوب بتا دیا نہین مین مفت مین پکڑ جاتا اچھا تم رفع احتیاج کو جاؤ
مین اندر جاتا ہون وہ یہ سُنکر ایک طرف گیا اور یہ وہی کلمے کہکر اندر آیا دیکھا کہ نگیرے کے پیچھے
اہلیل سوتا ہی اور اُسکے داہنی سمت ایک گلدستہ رکھا ہی اور پلنگ کے برابر بربط رکھی تصویر
زیر سائبان استادہ ہی غرضکہ چالاک نے پلنگ پر بیٹھکر بکٹا بیہوشی کا منھ پر مل دیا کہ چھینک مار کر
بیہوش ہو گیا یہ چھاتی پر چڑھکر چاہتا ہی کہ ذبح کرے یکایک گلدستہ پھولون کا قہقہہ مار کر ہنسا
اور شعلہ اُس مین سے نکلکر چار سمت چالاک کے حصار ہو گیا اُسوقت چالاک بیحس ہو گیا سینے
پر بیٹھا ہی مگر ہاتھ نہین ہلتا ہی جو اُسے ذبح کرے نہ آپ اُتر سکتا ہی کہ بھاگے ادھر وہ بربط التماس
کی پکاری کہ لینا پکڑنا عیار اہلیل کو مارے ڈالتا ہی ساحر اور ملازم یہ غل سُنکر دوڑے لیکن جو اندر آنے
لگا سائبان مین اُلٹا لٹک گیا کیونکہ سب کو تو وہ کلمات معلوم نہ تھے جو اُس نے ملازمون کو
سکھا دیے تھے وہ تو کچھ آدمی مخصوص کر لیے تھے کہ وہ جانتے تھے اُن مین سے ایک رفع احتیاج
کو گیا تھا اور دو ایک باہر تھے یہ ہنگامہ دیکھکر اندر بارگاہ کے نہ آئے بلکہ دوڑکر باغ مینا مین
گئے اور تحلیل سے کہا چلیے آپ کے بھائی کو عیار مارے ڈالتا ہی وہ بدحواس دوڑا اور اُڑتا ہوا
قریب بارگاہ آیا پکارا کہ جسکو آنا ہو میرے ساتھ اندر آئے ورنہ بسبب سحر کے پھر نہ آسکے گا کیونکہ
مین اندر جا کے اور زیادہ راہ بند کر دونگا کہ اندر سے عیار نکل نہ جائے اور باہر سے کوئی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عیار اندر نہ چلا آئے یہ کلمات گلباد عراقی عیار نے کہ چار عیار جو چلے تھے اُن مین سے ایک یہ باقی رہ
اُسنے سُنے کس لیے کہ یہ بھی ساحر بنا ہوا عیاری کی فکر مین پھر رہا تھا غل سُنکر دوڑا آیا اور کہا چلیے ہم آپکے
ساتھ چلتے ہین تحلیل اس خوف سے اندر نہ جاتا تھا اور لوگون کو بلاتا تھا کہ مبادا مین تنہا جاؤن
مقدمہ عیار کا ہی کہین مجھ پر آفت نہ آئے بدین لحاظ اور ساحر بھی خوفناک تھے اور اندر نہ جاتے تھے
گلباد نے جو ساتھ چلنا قبول کیا اُسنے غنیمت جانکر ہمراہ لیا اور اندر آکر اوّل اوّل سحر کرکے حصار آتش
جو گرد چالاک تھا اُسے دور کیا تاکہ میرے بھائی کی چھاتی پر سے اُترے غرض جب سحر اُتر گیا چالاک
کے ہاتھ پاؤن کھلے اُسنے چاہا کہ بھاگ جاؤن لیکن اُسنے سحر کر دیا کہ کوئی بارگاہ کے باہر جا نہ سکے
اِس سبب سے چالاک وہین رہگیا اُسنے کہا کیون او دزد اب کہہ کہ تیرا حال کیا کرون یہان تیری
عیاری کچھ نہین چل سکتی یہ کہکر ایک سمت گلاب کا شیشہ رکھا تھا چاہا کہ اُٹھا کر بھائی کے منھ پر
چھڑکون اور تازیانہ لیکر عیار کو مارون اُسوقت وہ بط الماس کی کھڑی تھی پکاری کہ واہ واہ صاحب
تم خود ایسے غافل ہوے کہ عیار کو اپنے ساتھ لے آئے اتنا بھی نہ پہچانا کہ یہ شخص غیر ہے یا اپنا ہی جس کو ہم
اندر بارگاہ کے لیے جاتے ہین یہ کلام بط کے سُنکر پایا تو شیشہ اُٹھانے جھکا تھا یا جھک کر چاہتا تھا
کہ سنبھلے لیکن عیارون نے دیکھا کہ اس بط حرامزادی نے سب کام بگاڑا اب غفلت نہ کرو یہ
سوچکر بچالاکی تمام گلباد نے اسے سنبھلنے بھی نہ دیا ایک خنجر اس زور سے پشت کی جانب سے مارا کہ
سر تحلیل کا کٹکر دور گرا غل وشور برپا ہوا اسوقت چالاک چھوٹ گیا کیونکہ اسی نے
اسکو قید کیا تھا بس رہا ہوتے ہی خنجر کھینچکر اہلیل جو بیہوش پڑا تھا اُسپر لگایا بط چیخنے لگی گلدستہ
کھل گیا اور شعلے نکلکر گرد چالاک کے پھیلے لیکن گلباد نے دوبارہ بڑے زور سے خنجر مارا کہ سر اُسکا
بھی جدا ہوا العیاذ باللہ وہ صدائین مہیب پیدا ہوئین کہ گویا آسمان پھٹ پڑا وہ بط اور پتلی
اور گلدستہ جلنے لگا بجلیان چمک کر گرنے لگین نوکر چاکر جو باہر بارگاہ کے تھے وہ بدحواس ہوکر
بھاگے کہ یکایک یہ کیا آفت آگئی عیار نعرے کرکے سر تیغہ ہاے بارگاہ پھاندکر بھاگے لیکن یہ غل
وشور سُنکر دیوانہ آہن خوار جادو اور منجوار سرکش جادو بیتابانہ دوڑے اور عیارون نے
اُنھین دیکھا یا تو بھاگے تھے یا پھرے اور گلباد تو ساحر کی صورت تھا اور چالاک خدمتگار
بنا ہوا تھا کچھ صورت بدلنے کی تو ضرورت تھی نہین دوڑکر منجوار وغیرہ کے پاس آئے رونے لگے
ہاے ہاے اہلیل و تحلیل دونون کو خدمت سامری مین عیارون نے بھیجا ہم دونون عیارون
کے پیچھے دوڑے تھے مگر وہ سامنے کی طرف بھاگ گئے اُس طرف چند درخت گنجان لگے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس مین سے آثار اُن کے ظاہر ہوتے ہین مگر ہم فرط دہشت سے جا نہین سکتے یہ تقریر سنکر اُن دونون نے کہا چلو ہم چلتے ہین یہ کہکر دونون ہمراہ ہوے وہان ساحر اور ملازم وغیرہ سب بارگاہ کی طرف دوڑے جاتے تھے آگ پتھر برس رہے تھے غوغا بلند تھا قابو عیارون نے بخوبی پایا کچھ دور اُن دونون کو لگا کر لائے اور کہا دیکھیے وہ عیار کھڑے ہین اُنھون نے ذرا اُدھر دیکھا کہ اُنھون نے بیضۂ بیہوشی مارے دونون بیہوش ہو کر گرے چالاک و گلباد نے سر کاٹ لیے یہان بھی ہنگامہ محشر آسا بلند ہوا غلغلہ ہوتے ہی فوج ساحران سے کچھ لوگ اسطرف بھی دوڑے عیار نعرے مار کے بھاگے مگر میخوار کے مرنے سے سردار اور دو عیار جو قید تھے اُن پر سے سحر دفع ہو گیا باہم مشورہ کیا کہ یقین ہے کسی مرشد نے کام ساحرون کا تمام کیا بس عیار تو خنجر کھینچکر اور سردار تلوار پکڑ کر زندان سے نکلے ساحر تو آفت برپا ہونے سے چار سمت گھبرائے پھرتے تھے کہ یکایک سردار آگرے اور زیر تیغ لشکریان لقا اور ساحرون کو رکھ لیا ساحر اسقدر بدحواس تھے کہ سحر کرنا بھولے اور فوج مین کھلبلی پڑی مگر سردارون نے دم بھر مین دریا خون کا بہا دیا لاشون کا انبار لگا دیا صفین صاف کر دین۔ **نظم**

مثل پرنا وکِ شرر بار
خسکل قندیار بارھ پر تھی
لڑتے بھڑتے وہان سے سردار

تھے زاغ کمان کے پر نمودار
ہنگامۂ حشر زا بپا تھا
اپنے لشکر مین پہونچے جرار

شمشیر ہر ایک تیز تر تھی
مرمر کے ہر ایک گر رہا تھا
اس ہنگامے کی خبر باغ مینا

مین **لقا** کو پہونچی کہ ساحر واصل جہنم ہوے اور سرداران **امیر** قتل و غارت کر کے چلے گئے لشکر مین آفت برپا ہو گیا مست کا سامنا ہے **لقا** وہان سے اس خبر کو سنکر سوار ہوا اور جب لشکر مین پہونچا دیکھا لاش پر لاش پڑی ہے لشکریون کی صورت خون مین بھری ہے خیمے جلتے ہین ساحر بھاگے پھرتے ہین یہ کیفیت دیکھکر طبل آسایش اُسنے بجوایا سردارون کو بلا کر دلاسا دیا پھر بارگاہ نکبت جاہ مین آکر تخت پر بیٹھا ادھر ساحر باقیماندہ لاشے **اہلیل و تحلیل** وغیرہ کے سامنے لائے کہا ہم طلسم مین جاتے ہین اُسنے کہا اُنکو غرور ہو گیا تھا اسی سبب سے مین نے اُنکو غارت کر دیا مین کسی کی مدد کا محتاج نہین ہون **بختیارک** بولا کہ خدا پرست بڑے پیارے بندے خداوند کے ہین کہ خداوند اُنکی خاطر سے اپنے ملک اور قیطول چھوڑ کر بھاگتے پھرتے ہین اور جس ملک مین جاتے ہین اُنکی خوشی کے واسطے وہان کے بادشاہ اور زبردستون کو اُنکے ہاتھ سے قتل کراتے ہین ساحر یہ کلمات سنکر الحق اور سچ کہتے ہین سمت طلسم گئے اسطرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سردار جب لشکر مین پہونچے دیکھا کہ رات سب گذر چکی ہی یعنے وہ وقت ہی کہ دیو سیاہ ساحر شب آمد زاہد صومعہ مشرق کی مسنکر رو بفرار لایا ہی اور تیغ شعاع مہر نے اپنی تاب سے جہان کو منور فرمایا ہی کہ نظم

غرض ہو گئی جب سحر آشکار	برآمد ہوا شاہ مشرق دیار
ہر اک ذرے کا تھا مقدر رسا	کہ خورشید تابان نے بخشی ضیا

امیر سجدہ کے پاس پھر تا تشریف فرما ہوئے اُنکے سردارون نے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا باعث رہائی استفسار فرمایا سردارون نے عیارون کا حال بیان کیا عیارون کو خلعت عنایت کیا بعد ادائے فریضہ نماز بارگاہ مین آکر سب عشرت پیرا ہوئے لیکن ساحر جب طلسم مین بھاگ کر گئے راہ مین ایک شہر اُنکو ملا کہ وہان کی حاکم ہمشیرہ اہلیل و تحلیل ہی اُسنے سُنا کہ کچھ ساحر بھاگ کر خداوند کے پاس سے آئے ہین خدمت افراسیاب مین جاتے ہین اُسنے ساحرون کو بلا کر پوچھا کہ تم کس کے ہمراہ خداوند کے پاس گئے تھے ساحرون نے کل واقعہ رزم اور قتل ہونا اہلیل و تحلیل کا بیان کیا جب اس لکاتہ نے کہ نام اُسکا گلستان جادو ہی مارا جانا بھائیون کا اپنے سنا آتش غضب کانون سینہ مین مشتعل ہوئی اور عازم ہوئی کہ انتقام خون برادران مسلمانون سے چلکر لے ساحرون کو عرضی لکھکر حوالے کی کہ خدمت شاہ جادوان مین پہونچا دینا اُسمین یہ قلمبند کر دیا کہ کنیز کے دو بھائی مارے گئے مجھے اسقدر تاب ضبط باقی نہ تھی جو حاضر خدمت حضور ہو کر اجازت جانے کی لیتی فی الحال پھر جنگ خدا پرستان مین جاتی ہون اطلاعاً عرضی ملازمان شہنشاہ مین بھیجی غرضکہ عریضہ لیکر تو ساحر اُس طرف روانہ ہوئے اور اُسنے اپنے لشکر کو حکم تیار ہونے کا دیا فوج مین طبل سفر بجایا بارہ ہزار ساحر درست و چست ہو ا گلستان طاؤس آتشین پر سوار ہوئی بجلیان چمکنے لگین ابر گھر آئے بڑے تجمل و شان سے سواری اُسکی چلی اور بعد طے مسافت راہ لشکر لقا مین پہونچی یہان لقا مارے جانے سے ساحرون کے رنجیدہ دل کبیدہ بیٹھا تھا کہ فلک پر برق چمکی سب حیران ہو کر دیکھنے لگے بختیارک نے کہا کوئی بندۂ مقرب خداوند آتا ہی لقا بولا کہ مین نے تجھکو اسلیے شیطان بنایا ہی کہ تو پہلے سے میری مشیت کا راز ظاہر کردیتا ہی فی الحقیقت بندۂ خاص میرا آتا ہی جا استقبال کرکے لے آ اُسوقت اور ملازمون نے پوچھا کہ یا خداوند کون سا بندہ آتا ہی اُسنے جواب دیا کہ لاکھون بندے میرے ہین کس کو مین بتاؤن کون آتا ہی جب سامنے آئے گا تو بتا دون گا الحاصل یہ سحر تو بیہودہ بکتا رہا وہان بختیارک نے جاکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

استقبال کیا گلستان کو لیکر بارگاہ مین آیا اُسنے خداوند کو سجدہ کیا لقا نے کہا ای بندی قدرت مزاج اچھا ہی بختیارک نے پکارا کہ خداوند بڑی دیر سے تمھین یاد کر رہے تھے لقا نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا کرسی پر بٹھایا اُسنے نذر دی خلعت فاخرہ عنایت ہوا اُدھر لشکر اُسکا اُترا لقا نے کہا اے بندہ قدرت ہم نے تمھین جگہ اپنے رہنے کی عنایت کی تم باغ مینا مین جاکر اُترو اور سلیمان سے حکم دیا کہ تمام سامان عشرت باغ مین بہر آسائش ملکہ مہیا کرو وحسب الحکم جنگیر جو گھڑے وغیرہ سامان مطبخ خانہ اور ابخانہ ہمہ نعمت اس باغ مین مہیا کردی گلستان اپنی کنیزون کو لیکر وہان گئی اور راہ کی تھکی ماندی تھی دن بھر آرام گزین ہوئی دل مین بہت خوش ہوئی تھی کہ خداوند نے جیتے جی بہشت رہنے کو مجھے عطا فرمائی غرضکہ تمام دن باغ مین رہکر آسودہ ہوئی جسوقت کہ نخلبند حدیقۂ قدرت نے گل آفتاب کو خمول و پژمردہ کیا اور چمنستان افلاک مین گل ہاے کواکب شگفتہ فرمائے کہ بموجب **نظم**

لبانِ گل باغ ہر تجسم تھا	فلک کا چمن پھر منور ہوا
ستارون مین تھی ایسی تابندگی	کہ روشن تھی وہ رات تارون بھری

گلستان دربار خداوند مین آئی دو چار جام بادۂ ارغوانی پیے حال خداپرستون کا پوچھا بختیارک نے کہا کہ وہ گروہ بلاے بد ہی کوئی اُنسے عہدہ برآ نہین ہوسکتا کیونکہ خداوند کو پیدا کیے کی شرم ہی اب تم یہان آئی ہو دو چار دن رہکر تماشا دیکھو گلستان نے جواب دیا کہ ملک جی سحر کا مقدمہ بہت زبردست ہی خداپرست کیا کرلین گے مین آگ کے سمندر کو برف کا دریا کرتی ہون اور برف کے دریا کو آتش کا بناتی ہون دم بھر مین زمین و آسمان کے قلابے ملاتی ہون ابھی خداپرستون سے کسی اچھے ساحر سے سامنا نہین ہوا تم میرے نام پر طبل جنگ بجواؤ پھر کیفیت دیکھو ایک لمحے مین کیا تھا اور کیا ہوگیا ساری اُنکی زبردستی نکال دونگی بختیارک نے کہا ابھی طبل جنگ نہ بجواؤ زمانے کی ٹھنڈی سی ہوا کھاؤ حمزہ مالک اسم اعظم ہی اول اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کرو عیارون سے محفوظ رہو تو پھر جو چاہنا سو کرنا مین محبت سے یہ کہتا ہون تمھاری جوانی پر ترس آتا ہی گلستان بولی کہ ملک جی تمھاری تعریف جیسی مین نے سُنی تھی اس سے زیادہ پایا اور تمھاری ذات بہت غنیمت ہی لیکن اب تو طبل بجتا ہی پھر دیکھا جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ نقارہ رزم بجے ہر ایک لڑنے پر مستعد ہوے حسب الحکم خناس عیار نے نقارخانے مین جاکر کوس جمشیدی پر چوب لگائی ساحرون اور لقاپرستون مین تیاری جدال و قتال ہونا آغاز ہوئی ادھر ہرکارے دوان دوان خدمت والا نعمت سلطان اسلامیان مین آکر عرض پیرا ہوے کہ **بیت**

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہا ملک دین در پناہ تو باد
چراغ ہنر شمع راہ تو باد

گلستان ہیادو نام ایک ساحرہ آکر آمادہ پرخاش ہوئی ہی مقابلہ ملازمان و بندگان درگاہ سے کیا چاہتی ہی شاہ نے یہ خبر سنکر حکم نواخت طبل جنگ دیا نقارہ رزم بجتے ہی وہی ہنگامہ شور و شر برپا ہوا **نظم**

طبل جنگی کی تھی صدا لے دون
باتین یہ بانکپن کی کرتے تھے
آج میدان مین لڑکے مر جائین
تھے سوار و پیادہ چاق و چست
آئے سب غازی اپنے خیمون مین
وان گلستان تھی سحر سے مالوف
سامنے تھالی ایک برنجی تھی
اور بکھیرے کے آتش کا آٹا
لے کے شیشہ کو جب وہان سے چلی
ہر طرف دھوم جنگ کی دیکھی
بیٹھے مسجد مین ہین وہ نیک نہاد
منھ کو شیشہ کے جلد کھول دیا
کالی صورت مہیب تھے نقشے
دیکھا اُسکو امیر نے آتے
زور سے اسم پاک کو جو پڑھا
اُسی شیشہ مین جلد بند کیا
بند ہونے سے اسم اعظم کے
لشکر ساحران مین جا پہونچی
مہرتابان کا حکم جاری تھا
اس طرح نکلا جس طرح امید
غش مین پایا امیر والا کو

خون ہوا خوف سے دل گردون
آخر اک روز ہم کو مرنا ہے
نام دنیا مین اپنا کر جائین
شہ کا دربار بھی ہوا برخاست
تا کہ تیاری جدال کرین
ایک چوکی بچھا کے صندل کی
لونگ الائچی و پھول سے تھی بھری
کرکے تیار آسکے دو پتلے
بجلیان چمکین اور اُٹھی آندھی
سحر سے حال امیر کا پوچھا
کرتے ہین طاعت خدائے عباد
نکلے شیشے سے دونون وہ پتلے
آتشین گرز ہاتھ مین اُن کے
اسم اعظم کیا جو ورد زبان
دوسرے دیو نے وہ بند کیا
پھر پکاری وہ قحبۂ بے باک
ہوش مین اپنے پھر امیر نہ تھے
ہوئی اس عرصہ مین سحر پیدا
شۂ سیارگان فراری تھا
آئے مسجد مین صبح کو سردار
رہنما اور اپنے آقا کو

سب بہادر بکمال جرأت سے
روح کو جسم سے بچھڑتا ہے
کرتے تھے اسلحہ کو اپنے درست
فتنہ ہائے بلا زجا برخاست
یہ تو اس فکر مین ہوئے مصروف
غسل کرکے وہ اُسپہ آ بیٹھی
آگ سلگا کے گرد سحر پڑھا
شیشۂ آتشی مین بند کئے
فوج اسلام مین جو وہ آئی
سِحر نے سحر کے یہ بتلایا
سُنکے اُس سے قریب مسجد آ
اور گرگر زمین یہ دیو نے
گیا مسجد مین ایک اُن مین سے
سحر کے دیو کا نہ پھر تھا نشان
پھر گلستان نے لے کے وہ پتلا
بند کرکے چلی مین اسم پاک
لے کے شیشہ کو ساحرہ جلدی
ہوا گرد ولی پہ مہر جلوہ نما
زینت تخت چرخ تھا خورشید
کہ گرین جل کے طاعت غفار
بارگہ مین لٹا دیا لاکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہ نے بھی سُنی محل میں خبر

امیر کے بیہوش ہونے سے ایک غلغلہ برپا ہوا لیکن چونکہ روز جنگ تھا کوئی ٹھہر نہ سکا کہ بہادری میں فرق آجائیگا آخر در دولت جہاں پناہ پر سردار آئے اور لشکر کی پلٹنیں اور رسالے خیل خیل فیل فیل میدان مصاف کی طرف راہی ہوئے اس طرف شہنشاہ خبر بیہوش ہوجانے صاحبقران کی سُنکر بہت جلد برآمد ہوئے کہ لشکر ہراسان ہوکر پراگندہ و منتشر نہو کہ نظم

نہ کی دیر پھر شاہ نے زینہار — چلے سوئے لشکر وہ ہوکر سوار
جب آ پہونچے شاہِ گرامی وہاں — بہت لطف سے تھی سلامی وہاں
ہوئیں پلٹنیں اور رسالے درست — سلامی کو سب باجے والے درست
جلوس اُنکے ہمراہ جو کچھ کہ تھا — بیاں اک زباں سے کروں اُسکا کیا
زباں ہیں جو ہوں برگ گل سے کثیر — تو شاید بیاں ہووے عشر عشیر
غرض جبکہ تخت آگے باہر ہوا — تو مجرے کو ہر شخص حاضر ہوا
ادب سے وہ پہونچے جو ہیں تخت پاس — تو دی نذر اپنی بہوش و حواس
عیاں جب وہ خورشید انور ہوا — قمر ضو سے مہر منور ہوا
جلو میں امیرانِ عالی وقار — تکلف سے سب مرکبوں پر سوار
اُدھر فوج بے حد و بے شمار — ادھر ماہ پیکر تھے لاکھوں سوار
نئی وردیاں سبکی تھیں زیب جسم — جدا رنگ میں ساری فوجنکی قسم
جمیں جب یہ فوجیں صفیں باندھکر — ہوئے ناقہ اسوار تب جلوہ گر
وہ ناقے رواں اس قدر تیز گام — روانی میں بے جنکے شبدیز گام
ہویدا پھر آوازِ عشرت ہوئی — کہ نوبت کے آنے کی نوبت ہوئی
نئے جوڑے پہنے ہوئے نوبتی — عجب لطف کی زرق برق انمیں تھی
فلک زیرِ ران اسپ چالاک تھا — نقارہ ہر اک برج افلاک تھا
وہ قرنا کی پہونچی صدا دور دور — بہادر کو ہی لڑکے مرنا ضرور
بہ شان و تجمل بجاہ و حشم — یہ فوج و یہ لشکر بہ طبل و علم
وہ میدان کیں میں جو داخل ہوئے — تو فوج عدو کے مقابل ہوئے
لقا تخت نکہت پہ اپنے سوار — برابر کھنچی ساحروں کی قطار

دیا حکم شہ نے یہ سب فوج کو
جو ہین حکم قطعی یہ جاری ہوا
ادھر فوج کی یہ درستی ہوئی
صفین باندھکر تم سب استادہ ہو
وہ لشکر درست ایک باری ہوا
گلستان بھی میدان مین آکر جمی

بعد صفوف آرائی جانبین گلستان میدان مین نکلکر مبارزخواہ ہوئی اس طرف سے شہزادہ ہاشم تیغ زن نے بادشاہ سے اجازت لیکر میدان کی راہ لی جب مقابل اُس ساحرہ کے نہال گلشن صاحبقرانی آیا اُس قحبہ نے نیا گل کھلایا یعنے کچھ سحر پڑھکر سمت فلک دم کیا یکایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے ایک پہلوان تیرہ روزگار کریہ منظر بدشعار اُترا اور شاہزادے کا ہم نبرد ہوا اور پکارا کہ اگر تو صاحب زور ہے تو کشتی لڑنا میرا دستور ہے مرکب سے اُترکر مجھ سے نصیب آزمائی کر کہ رغ تماپارکرا باشد وبیلش بہ کہ باشد * ہاشم یہ سنتے ہی مرکب سے کود کر دامن گردان آستینین چڑھا کر کشتی کا ٹھاٹھ بدل کر سامنے گیا ہاتھ سے ہاتھ ملا داہنا ہاتھ گھسیٹ کر بایان ہاتھ گردن پر رکھا پھر تو دستی زبردستی کے ساتھ کھینچی اور بغلی ڈوبنے لگے پیچ بندھنے لگے پیچ کا توڑ ہونے لگا توڑ کا جوڑ کا بند ہوتا تھا سلسلہ کشتی کا بلند تھا کبھی وہ آنٹی لگاتا تھا کبھی یہ نیچے پکڑلاتا تھا اندری کھینچتا تھا پھر وہ تڑپ کر اُٹھتا یہ قابو پاکر کولے پر بھر کر مارتا مگر وہ پٹ گرتا الحاصل طول تقریر تا کجا عنقریب تھا کہ شاہزادہ ہاشم اسے چت کرکے باندھ لے کہ گلستان نے سحر پڑھا شہزادے کے ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ رہی پہلوان نے ایک مقام پر اکھیڑ کر جو مارا چارون شانے چت کردیا اور مشکین باندھکر لشکریان لقا کو دیا اُنھون نے شاہزادے کو قید کیا ادھر پہلوان نے نعرہ مارا کہ اور جس کو آرزو ہو لڑنے مرنے کو وہ آئے اسلامیون کا دستور ہے کہ جو حریف لڑائی چاہتا ہے اُسی طرح لڑتے ہین یعنے اگر حریف شمشیر سے لڑے اہل اسلام بھی سوائے تلوار کے اور کوئی حربہ اُسپر نہ کرینگے اور کشتی لڑنا چاہے تو بجز کشتی لڑنے کے اور کسی طرح مقابلہ نہ کرینگے پہلوان کے نہیب دینے سے سرداران اسلام نے نکلنا شروع کیا لیکن جو آیا اور کشتی لڑا سحر کی وجہ سے بے طاقت ہوکر زیر ہوا اور ساحرون مین قید ہوا اسیطرح ساٹھ سردار رستم توان اور اسفندیار دوران جو وقت رزم گینڈے کی کمر توڑ ڈالین اور شیر کی کلائیان مروڑ ڈالین اسیر ہوگئے اُسوقت عیار کے وسیلے سے بختیارک نے کہلا بھیجا کہ اے ملکہ دشمن کو مہلت دینا اچھا نہین ایک ایک سے کب تک لڑوگی ایسے مولی اسم اعظم حمزہ بندہ کل خدا پرستون کا خاتمہ کرو گلستان یہ پیام سنکر مستعد ہوئی اور ساحرون کو حکم حملہ کرنے کا دیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آپ بھی ہاریل سحر کا سمت لشکر امیر پر بارا گھٹا گھر آئی برق شعلہ بار چمک کر زمین پر لوٹنے لگی پانی موصلادھار برسنے لگا فراش سبک سیر صبا نے سایبان ابر فضا سے ہوا اور ساحت دنیا میں ڈالا خروش رعد دل آشوب اور نہیب برق سینہ سوز نے غوغاے رستخیز بلند کیا بوند پانی کی جسکے سر پر پڑتی تھی وہ پتھر کا ہو جاتا تھا اور دمبدم باران طغیانی پر تھا یہ عالم نظر آتا تھا کہ طوفان نوح دوبارہ آیا **نظم**

گل و لالہ کا دیکھا دستہ وہان — نظر آ گیا مینھ برستا وہان
وہ پانی برستا تھا اس زور سے — کہ تھے کان گنگ اسکے غل شور سے
پھر اک کڑکڑاہٹ فلک پر ہوئی — وہ آواز کچھ حد سے باہر ہوئی
وہین قطع مینھ کا برسنا ہوا — اور اولے لگے پڑنے بے انتہا
غرض ژالہ باری جو کچھ ہو چکی — تو پھر مینھ برسنے کی شدت ہوئی

ایک جانب سے علاوہ اس آفت آسمانی کے لشکر ساحران ترسول و نیسول لیکر حملہ آور تھے گولے فولادی لگاتے تھے بجلیاں گراتے تھے آتش فساد شعلہ ور تھی سرداران اسلام سپر سر پر پانی روکنے کو آڑ کیے تھے اور بادشاہ کے سر پر ہزاروں ڈھال سایہ فگن تھیں اور ہزارہا آدمی پتھر کا ہو گیا تھا طرفہ طلسم تھا کہ لشکر کی صفیں بتخانہ آذری تھیں یا نگارخانہ چینی تھیں پتلے پتھر کے بیحس کھڑے تھے کہ **نظم**

دل انکا رہا غم سے گو لخت لخت — مگر سب غموں سے ہوا غم یہ سخت
بنا سنگ کا جب کہ سارا بدن — ہوا وزن مین جیسے پارا بدن
فلک سنگدل صرف بیداد تھا — ہر اک نوجوان رشک فرہاد تھا
زبس سختیون سے رہی انکو جنگ — وہ نازک بدن ہو گئے آپ سنگ

یہ صورت دیکھکر جو پتھر نہوے تھے انھون نے دل اپنے پتھر کر لیے تلوار کھینچکر جانبازی کرتے تھے لاش پر لاش گرادی تھی اور ہر دم یہی تلاش تھی کہ حریف بچکر جانے نہ پایئں ایک سمت سے لقا اور فرامرز اور سلیمان عنبرین مو لوٹ پڑا تھا بھڑ کر تلوار چلتی تھی بحر شمشیر جوش پر تھا ہر ایک موت کے ہاتھوں سوکھے گھاٹ اتر رہا تھا سر حباب آسا دریاے خون مین تیرتے نظر آتے تھے یا کنول بہر تماشاے عروس مرگ دریا مین چھوڑے گئے تھے **لمولفہ**

تلوار کی آنچ تیز تر تھی — رخت ہستی کو خاک کرتی تھی — دریا سے لہو بہ رنگ احمر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اُسمین فلک کا عکس اخضر
میدان آئینہ حال محشر
ملکر گلے جوڑتے تھے رشتے
تلوار جو چل رہی تھی سن سن
گردون کا بھی دل دہل رہا تھا
چشم حیران تھا ہر ستارہ

تھا شاہد مرگ کا نگینا
دکھلاتا تھا لیس جمال محشر
لوہا ہر سو برس رہا تھا
آندھی تھی وہ کاٹنے مین گردن
غالب ہوا کفر عاجز اسلام
کرکے اس جنگ کا نظارا

یاقوت پہ کردیا تھا مینا
تلوار کے ڈورے رگ سے بھائے
منھ زخمون کا پانی مانگتا تھا
رن بول رہا تھا غل مچا تھا
چھائی پھروان پہ ظلمت شام
جب ازدر شب نے شہسوار

سبزہ فلک کو نگلا اور سیاہی روزگار نے خنجر آفتاب کو نیام سیاہ محمل شب مین کیا لشکر ساحران کا اس زور سے ہجوم ہوا کہ بادشاہ اسلام نے زخم کاری کھائے اور کل سردار زخمی ہوگئے اور لشکری تمام تھپکے ہوگئے لشکر لقا کی طغیانی دیکھکر عیاران اسلام نے بارگاہ سلیمانی اوکھڑوا کے بارکرائی اور ناموس صاحبقرانی کو بعجلت تمام سوار کرکے راہ فرار اختیار کی ادھر شیران سلطنت اور وزیران ابہت امیر کو کہ بیہوش پڑے تھے ہوادار پر ڈالکر سمت دشت کے بھاگے ادھر بادشاہ کو سرداران زخمی نے میدان سے ہٹایا شاہ نے کثرت زخمہاے کاری سے غش فرمایا تھا اور ہر ایک سردار کا یہی حال تھا کہ سیرون لہو زخمون سے بہ گیا تھا سر ہر نے پر زین کے لگا تھا غش پر غش آتے تھے آخر طبل بازگشت بجواکر معاودت فرما ہوے اور سمت کوہستان بادشاہ کو لیکر چلے سر سے پا تک خون مین نہائے تھے اور بخت برگشتہ کی شکایت ہر ایک کے ورد زبان تھی

نظم

ای دل ازین جہان دل آزار درگذر	وز تنگنای گنبد دوار درگذر
کار جہان نہ لائق اہل بصیرت ست	مردانہ وار ازسر این کار درگذر
چون می توان بگلشن روحانیان سپید	سعی نما وزین رہ پرخار درگذر
در بحر غم زحرص چو غواص شوخ چشم	غوطہ مخور زگوہر شہوار درگذر

یہ شماتت نصیب اولیاے دولت قاہرہ شہنشاہ اسلامیان دیکھکر بختیارک ہاتھی پرسے کود کر پاس **گلستان** کے آیا اور کہا اے ملکہ مرحبا صد مرحبا کیا کہنا اب ان باغیون کا تعاقب نہ چھوڑیے آج ہی سب کا خاتمہ کیجیے کیونکہ مثل چلی آتی ہی کہ کار امروز بفردا مگذار اور بموجب **بیت**

نخستین نشان خردان بود	کہ از بد ہمہ وقت ترسان بود

یہ لوگ دشمن جان و ایمان ہین انھین مہلت دینا نہ چاہیے **گلستان** نے کہا کہ ملک جی تم سچ کہتے ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین بھی یہی عزم رکھتی ہون یہ کہکر حکم دیا کہ حریف کا خیمہ و خرگاہ مال و متاع لوٹ لو فوج ساحران غارت و لوٹ پر گرمی یہی مہلت اسلامیون کو نکل جانے کی ملی جب خوب لوٹ ہو چکی اور بازارین لشکر اسلام کی تباہ و برباد ہوئین کوئی کسی طرف اور کوئی کسی جانب اپنی عورتون اور بچون کو لیے نکل گیا اور کوہ و دشت مین جاکر چھپا اور ہزار در ہزار آدمی مارا گیا اسوقت گلستان ساحرون کو لیکر عقب فوج اسلام چلی اور لقا بھی مع لشکر کے روانہ ہوا ہاتھی پر سے پکار پکار کر کہتا جاتا تھا کہ اے بندو میرے قہر کو میرے دیکھو کہ ہمیشہ جن بندون کے ہاتھ سے بھاگتا تھا اور اُنکی نازبرداریان کیا کرتا تھا آج ایک آن واحد مین اُن کو برباد و تباہ کر دیا یہ کہتا تھا اور فرط مسرت سے قہقہے مارتا تھا یہ تو اس طرح جویاے حریفان روان ہین اور اہل اسلام بحال پریشان گریزان ایک پہاڑ کے دامن مین آئے اور عیار سب کو لیکر قلہ کوہ پر چڑھ گئے اور اُس مقام کو ماوا و ملجا اپنا مقرر کیا اور سر کوہ پر امیر کو فرش خاک پر اور بادشاہ کو لٹا دیا ناموس گرد بال کھولکر بیٹھے اور گریہ و زاری کرتے تھے نظم

بدان سان در و لشکر افتادہ جوشے — کہ پیدا شد ز ہر موئے خروشے
بر دوست و قصب از مہ بیفگند — کمند دل شکن در بر بیفگند

ان کو روتا پیٹتا چھوڑ کر عیارون نے بہت جلد گھاٹیان پہاڑ کی روکین اور ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار حقہ ہاے نفتی اور قارورہ ہاے آتشبازی گھاٹیون مین دابکر کمانون مین خدنگہاے جانستان پیوستہ کر کے پتھر کلہ فلاخن مین دیکر فلیتہ ہاے عیاری روشن کر کے مستعد ہو کر ٹھہرے اور جو جو سردار کہ کم زخمی ہین وہ بھی سینہ سپر کر کے تیغین کھینچکر جان دینے پر آمادہ ہوے پہاڑ پر نالہ و شیون کئی ہزار عورتون کا بلند تھا جان شیرین پر بنی تھی گویا پہاڑ پر فرہاد کا عرس تھا چرخ بے ستون صداے گریہ سے ہلتا تھا اسوقت فوج لیے گلستان زیر کوہ آکر پہونچی اور ساحرون نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھ کر سب کو گرفتار کرین عیارون نے حقہ نفتی اور قارورۂ آتشبازی جو داغ کر مارے منہ ساحرون کے جھلس گئے اور پیرہن جلنے لگے وہ بجھانے مین مصروف ہوے تھے کہ اوپر سے ایک لاکھ چوراسی ہزار پتھر پڑا کہ ہزارہا ساحر واصل جہنم ہوا آخر ساحر اُڑکر چلے تھے کہ خدنگ دلدوز لبیب پڑے کہ طائر جان اُن کے شکار ہوے پھر تو فوج کا رخ پھرا اور گلستان نے کہا کثرت عیاران ہے اس وجہ سے سحر اگر کرون تو بھی اثر نہ ہوگا کیونکہ اگر ایک دو دو بیس ہوتے پتلے سحر کے بھیجکر گرفتار کر لیتی یہ سوئے تو لاکھا ہین انکے لیے آج رات کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھینٹ دیکر ایسا سحر تیار کرونگی کہ صبح کو سب پہاڑ سے اتر آئینگے اور ہاتھ سے گردنین اپنی کاٹ ڈالین گے چاہیے کہ فوج گرد پہاڑ کے گھیر کر اترے اور دن بھر سے مین بھی خستہ و شکستہ ہون کوہ سے رست کر بارگاہ استادہ ہو کہ دم لون اور آرام کرون بموجب حکم کوہ کو فوج نے محصور کیا اور بارگاہ جمشیدی برپا ہوئی اور خیمہ زربفتی گلستان کے لیے استادہ ہوا بارگاہ مین لقا تخت پر بیٹھا اور حکم دیا کہ آج رات عیش و عشرت مین گذار کر بسر ہو تاکہ صبح عشرت منہہ دکھاے اور دشمن مارا جائے یہ کلام سنکر ساقی و مطرب بصد طرب حاضر ہوئے تھاپ طبلے پر پڑی بانگ عشرت بلند ہوئی نذرین فتح کی گذرنے لگین نوبتین خوشی کی بجتی تھین گلستان بھی نہا دھو کر بارگاہ مین آئی لقا نے خلعت عنایت کیا اور منظور نظر فرمایا بولا کہ اے بندی قدرت ہم اپنا نور قدرت تیرے پیٹ مین اُتارینگے گلستان سنکر آنکھین پھرا کر چپ ہو رہی بختیارک کھڑے ہو کر ناچنے لگا اور پکارا کہ ہریالی بنی مبارک باشد اب خدائی تم نہین لاکھون تقدیر تمہارے قبضے مین ہین لیکن آج رات کٹ جائے تو پھر شب زفاف آئے یہ رات مجھے تم پر بھاری نظر آتی ہی یہ تو بتلاؤ کہ اسم اعظم حمزہ بند کر کے کیا کیا اس نے جواب دیا کہ اُس شیشہ کو صندوق مین بند کر دیا ہی بختیارک نے کہا میری صلاح اس شیشے کے رکھنے کی یہان نہین ہی ایسی جگہہ اُس کو بھجواؤ کہ تمام عمر نہ کھل سکے عیار لاکھ ڈھونڈھین مگر نہ پائین گلستان بولی کہ میرا جی چاہتا ہی پاس افراسیاب کے یہ شیشہ بھیجدون کہ پردۂ ظلمات طلسم مین لیجا کر رکھے ہر چند کہ عیار وہان بھی ہین مگر عیار دریاے سحر کے پار نہین جا سکتے اور فرض کیا کہ پار چلے بھی گئے تو پردہ ظلمات کا راستہ کیونکر پائین گے کہ وہ راہ سواے شاہ جادوان کے اور کوئی نہین جانتا ہی بختیارک نے کہا بہتر تو ہی گلستان نے اُسی وقت عرضی شاہ طلسم کو اس مضمون کی لکھی کہ اے شہنشاہ والا گہر عالی جناب کنیز نے خدمت خداوندی مین پہونچکر اسم اعظم حمزہ بند کر کے لشکر باغیان کو تہس کا بنا یا اب چند کس یا شکستہ ایک پہاڑ پر آ کر ٹھہرے ہین صبح کو انھین بھی قتل کرون گی فی الحال شیشہ کو جسمین اسم اعظم بند ہی خدمت ہمایون مین بھیجتی ہون تر صد کہ پردۂ ظلمات مین اسکو ایسی جگہہ مخفی فرمائیے کہ عمرو کا دسترس نہ چل سکے زیادہ حد ادب سامری و جمشید کے فضل سے دوست شاد دشمن پامال رہین یہ عرضی غنچہ دہن نام ایک کنیز کو دی اور صندوق سے شیشہ منگا کر حوالے کیا حکم دیا کہ خدمت افراسیاب مین لے جائے وہ لیکر روانہ ہوئی ادھر بختیارک نے کہا کہ ملکہ اسم اعظم بند رہنے سے یہ فائدہ ہی کہ شاید دشمن تمھارے زندہ نہ رہین جب بھی حمزہ بیہوش رہے گا اور اگر بیہوشی کو عرصہ گذرے گا

تو مر جائے گا اور اُسکے مرنے سے عمرو اور اسد وغیرہ بھی بے یار و یاور ہو کر ہلاک ہو جائین گے طلسم کا عذر بھی مٹ جائے گا اور خداوند کو بھی کوئی نہ ستائے گا اچھا اب تم بھی یہان نہ ٹھہرو کسی غار مین کوہ و دشت کے جا کر آج کی شب بسر کرو تا کہ عیار تمھین نہ پائین کس لیے کہ بہت بڑی حفاظت تمھارے بھائیون نے کی تھی مگر نہ بچ سکے ہمون آتش دکا سہ ہی تم پر بھی یہ رات کٹتی نظر نہین آتی گلستان اُسکے کہنے کو بہت صحیح و درست جانتی ہی اور سمجھی ہی کہ یہ رات خداوند کی مشیت کے بخوبی جانتا ہی کیونکہ اُنکی درگاہ کا شیطان ہی کہنا اسکا عین حکم خداوند ہی یہ سمجھکر پر پرواز پیدا کر کے ایک سمت چلی گئی اور صحرا مین جا کر بہت دور ایک غار اپنا مسکن مقرر کیا یہ بلا تو غار مین بیٹھی ہی اس طرف لقا بادۂ کامرانی نوش کر رہا ہی عیش مین بیٹھا ہی کہ **نظم**

سرِراہ سب آکے بیٹھے تمام
ہوا مرد و زن کا بڑا اژدہام
جو سنسان مدت سے بازار تھا
جو دیکھا تو اک دم مین گلزار تھا
دکانداروں کی طبع خرسند تھی
ہر اک کی دکان آئینہ بند تھی
کیا اُسنے پھر طائفون کو طلب
لگے کرنے مجرا وہین آکے سب
ہر اک قصر ان یون بعشرت ہوئی
کہ زہرہ کو گردون پہ حسرت ہوئی
عجب رات بھر اک سمان بندھ گیا
کہ سب محوِ عشرت تھے کچھ غم نہ تھا

غرضکہ یہان تو یہ جلسۂ مسرت ہی لیکن اب حال اُن اسیران رنج و محن یعنی عیاران لشکر اسلام اور سرداران مجروح مبتلاے آلام کا سنیے کہ جب **تورج و ہاشم و داراب و اسفندیار و شاہ گیلانی و چوگان بن حمزہ** وغیرہ فرزندان **امیر** کو ہوش آگیا تھا اور بادشاہ آنکھ کھولتے تھے تو ناموس کو مصروف گریہ و بکا بال کھولے پریشان حال دیکھکر جوش شجاعت سے اُٹھنے کا ارادہ کرتے تھے کہ جا کر حریف سے مقابلہ کرین لیکن زخم شق ہو جاتے تھے اور لہو جاری ہوتا تھا پھر گر پڑتے تھے اور بیہوش ہو جاتے تھے شہزادیان ہر ایک کی بیبیان اپنے اپنے شوہر سے لپٹ جاتی تھین اور بلبلا کر روتی تھین **مثنوی**

ہر اک رو کے یون کر رہی تھی خطاب
کہ اے جان جان ہے یہ کیسا عذاب
یہ کس طرح کی آفت آئی ہے اب
ہماری تمھاری جدائی ہے اب
چھٹین گے جو ہم تجھسے اے رشک حور
مرینگے گلا کاٹ کر اب ضرور
خطائین مری اے سخی بخش دو
مرے جرم تم باخوشی بخش دو

کیے ہوں جو ہم نے تمھارے قصور
کرو عفو دل سے وہ سارے قصور

وطن کا بڑا رہ گیا اشتیاق
قضا و قدر کا ہی یہ اتفاق

نہ سر پہ تمنا جو صاحب جمال
تو جینا ہمارا ہی امر محال

اُٹھیں ناز سے پھر وہ ماہ تمام
کیے زہر کے سب نے تیار جام

لگیں کہنے وہ گل بدن بھر کے آہ
کنیزیں کہاں اب پھرینگی تباہ

جیئں گے نہ رنج و بلا کے لیے
پلادو یہ زہراب خدا کے لیے

بچھڑنے کا صدمہ جو ہونے لگا
تو ہر ایک مل مل کے رونے لگا

بلائیں وہ لے لے کے رونے لگیں
غم و درد سے جان کھونے لگیں

ادھر تو یہ سامان مرنے کا تھا
اُدھر حال عیاران سُنیے ذرا

عیار ناموس کے پاس دوڑکر آئے اور عرض پیرا ہوئے کہ ای شہزادیو گریبان صبر دست رنج و الم سے چاک نہ کرو انشاء اللہ آج رات ہم ساحروں پر سے گذرنے نہ دینگے فی النار والسقر کرینگے تم اس جزع و فزع کرنے کے عوض درگاہ کریم کارساز میں دعا کرو تاکہ شب غم گذر کر سحر کامرانی جلوہ دکھائے لشکر حریف کی صبح ہو جائے غلام جاتے ہیں اور تدبیر کرتے ہیں انکے سمجھانے سے شور گریہ و ماتم کم ہوا اور ہر ایک نے رخ سمت قبلہ کرکے دعا کرنا شروع کی اور واسطہ نور کرامت ظہور جناب ختمی مآب الف الف تحیۃ و ثنا کا دلایا کہ الٰہی واسطہ اُس نور سعادت گنجور کا کہ جسکے پیدا کرنے کے لیے کون و مکان تو نے خلق فرمایا اور ہر ایک انبیا کی خطا کو اُسی نور کے ذریعے سے معاف کیا وہی نور شافع ہر مجرم و تقصیر وار ٹھہرا

رباعی

سُن جلوۂ احمدی کا تک مجھسے سخن
تھا نور محمدی عیاں پیشتر از کن
تھی ذات خدا کی ساتھ ہی فی اثبات سول
اُس سے یہ کہا تھا کن کہ موجود بکن

ہم پر سے یہ بلا دفع کر دے خداوند دشمنوں کو یہ رات کالی بلا ہو جائے صبح لب شاد شت خندان ہمکو مُنھ دکھائے جب یہ مصروف دعا ہوئیں عیاروں نے فکر کی کہ زیر کوہ فوج محاصرہ کیے ہوے اُتری ہی یہاں سے کیونکر جائیں جو اس قحبہ کو ٹھکانے لگائیں یہ سوچکر ایک سو عیار بحر فکر میں غوطہ زن ہوا آخر گوہر مراد حاصل کرکے سر گریبان سے نکالا فی الفور صورتیں اپنی شکل نازنینان حور تمثال زہرہ جمال کے آراستہ کیں اور ایسا حسن دلاویز غارتگر جان دایان رنگ و روغن لگا کر درست کیا کہ گویا نقاش ازل اور مصور قدرت نے صفحۂ رخسار کو اُنکے نقشہ ہاے گوناگون

سے منقوش فرمایا اور چہرۂ دلپذیر کو نقاط خال اور لام زلف اور میم دہن سے لوح ابجد وبستان عشق بنایا تھا کہ ابیات

ہر اک آنکھ تھی اسقدر سحر کار ۔ کہ شاگرد ہوں سامری سے ہزار
یہ اونے سا تھا سحر اور انمین فن ۔ کبھی تھین وہ نرگس کبھی تھین ہرن
نظر آئے ابرو کے ایسے حسام ۔ دل رستم و سام جن کے نیام
جو دیکھے کوئی ابروے متصل ۔ ہمیشہ رکھے طاق نسیان پہ دل
یہ اک اور تشبیہ آئی پسند ۔ دھواں دو طرف تھا رخون کا بلند
دریچہ اگر طور تھا نور کا ۔ جبین مین عیان نور تھا طور کا
سُنی بھی نہین طور کی نردبان ۔ بھی بنی اسی نور کی نردبان
غضب انکی پلکون کے تھے نیشتر ۔ چھدے جس سے لاکھون ہی دل بیشتر
تر و تازہ رخسار جوبن بھرے ۔ کہ گل بھی نضارت تصدق کرے
حلب کے وہ آئینے تھے لاجواب ۔ کہ مُنہ دیکھتے تھے کھڑے شیخ و شاب
فدا غبغب سُرخ پر تھی بہی ۔ تصدق تھا قامت پہ سرو سہی
بدن مین وہ تھا زعفرانی لباس ۔ کہ خود زعفران جسکے آگے اُداس
یہ تاثیر رنگت کی تھی آشکار ۔ ہنسنے دیتے تھے لوگ بے اختیار
جو کہتا ہون مین سچ سمجھ اُسکو تو ۔ مہکتی تھی کوسون تلک اُسکی بو
کوئی پہنے کنگن کوئی دست بند ۔ کہ بیہوش جس سے دل ہوشمند
کلائی مین تھین سمرنین جو عیان ۔ ستارے تھے در پہونچے تھے کہکشان
پڑا حسن دست حنائی کا شور ۔ وہ چھلون سے آراستہ پور پور
کڑے پاؤن مین تھے مرصع نگار ۔ چھڑون مین ہزارون در آبدار
پڑے جسکی جھب تختی پر اک نگاہ ۔ ہمیشہ وہ کھینچا کرے دل سے آہ
کہان تک لکھا کیجیے اب یہ حال ۔ ہر ایک حسن و زیور مین تھی بیمثال

جب باین شکل و شمائل درست ہو چکے اور عیارون کو درباب حفاظت مجروحان و ناموس تاکید کید کرکے ایک طرف سے نیچے کوہ کے اُترے یہان ساحرون کے بستر لگے تھے پہرے کھڑے تھے ہوشیار سب بیٹھے تھے کہ صدائے خلخال و پازیب سُنی سب اوپر دیکھنے لگے ایک سو لعبتان شوخ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وسیاک کو آتے دیکھا جماعت جادوگران انکے متصل گئی اور بیک نظر ان کے حسن سودا خیز دیکھکر متاع ہوش وحواس برباد کی کہ بیت

دل رفت وسینہ نیز تہی شد زجان کنون ‖ اے صبر باز گرد کہ اینجا نہ جا تست

بے اختیار ہوکر پوچھا کہ ای ماہ تابان فلک حسن وجمال تم سب اس شب تار مین کوہ سے اُترکر کیون آئی ہو کس کی تلاش مین گھبرائی ہوا انھون نے جواب دیا کہ ہم کنیزین ملکہ گیتی افروز دختر خداوند کی ہین پیشتر خداوند لقا کو ہم پرستش کرتے تھے جب سے خداوندزادی مسلمانون کے قبضے مین آئین ناچار اُسکے ساتھ رہے اور کسی کو ایسا نہ پاتے تھے کہ اُسکے ساتھ نکل جاتے اور وہ ہم کو پنجہ مسلمانان سے چھڑاتا آج ہم لوگون کی مراد بر آئی کہ مسلمان مغلوب ہوے تم لوگون کے پاس آئے ہین کہ ہمین اپنی خدمت مین لاؤ اور یہان سے خداوند کی خدمت مین پہونچاو اس لیے ہم اور بھی آئے ہین کہ صبح کو ہمراہ مسلمانان کے قتل وغارت ہونے سے محفوظ رہین اور پھر دین قدیم خداوند اختیار کرکے تمھین دعاے خیر دین ساحر یہ گفتگو سُنکر نہایت خوش ہوے کہ خداوند نے یہ نعمت بالائی ہمین عنایت فرمائی کنیزون سے گویا ہوئے کہ تم گھبراؤ نہین صبح کو سب مسلمان غارت ہوجائینگے تم وہان رہتین تو لٹ جاتین خوب ہوا جو چلی آئین یہ کہکر اُن کے ہاتھ پکڑکے اپنے اپنے بستر پہ لائے اور تنہائی کا شغل غنیمت جانکر شکر خداوند سامری کرتے تھے آخر سرگرم اختلاط ہوئے کنیزون نے کہا ہم کو عادت بادہ خواری کی بہت ہی اور کئی روز سے بسبب جنگ وجدال کے شراب ہم کو نصیب نہین ہوئی اور بھوکے پیاسے بھی ہین بھاگتے بھاگتے جان پر بنی ہی اگر دو ایک جام شراب ہمین دو تو حواس ہمارے درست ہون ساحرون نے گلابیان شراب کی سامنے رکھین اور کھانا پانی موجود کیا کنیزان نقلی نے ایک ایک جام آغشتہ بہ داروے بیہوشی آنکھ بچا کر کیا اور اپنے اپنے خواستگار کو دیا کہ اول تم پی لو تو ہم پئین اُنھون نے شراب پی اور بیہوش ہوے عیارون نے فوراً خنجر نکالکر سو ساحرون کے سر کاٹ ڈالے شور اُنکے مرنے کا بلند ہوا آندھیان پیدا ہوئین اور ساحر دوڑے کہ یہ کیا آفت آئی عیار پہاڑ کے نیچے تو اُتر ہی چلے تھے نعرے کرکے جنگل کی طرف بھاگ گئے ساحر لاشین اُنکی اُٹھاکر سامنے لقا کے لے گئے اور عرض پیرا ہوے کہ سو ساحر مارے گئے بختیارک پکارا کہ عیار واسطے عیاری کے زیر کوہ اُترے ہون گے اور راہ پیدا کرکے لشکر مین گلستان کے قتل کے لیے آئے ہونگے اسد ان کے لیے ہمنے ملکہ کو مخفی کر دیا ہی یہ کہکر لقا سے کہا یا خداوند تقدیر فرمایئے کہ

ملکہ **گلستان** معشوقہ قدرت آج کی رات محفوظ رہے اور ساحرون سے کہا ان لاشون کو لیجا کر جلا دو
اور در باب حفاظت تاکید کی کہا اگر کوئی عورت مرد زیر کوہ اُترے فی الفور گرفتار کرنا ہرگز انکے قریب
مین نہ آنا ساحر حسب ارشاد آکر سرگرم حفاظت ہوے لیکن عیار جو بھاگ کر صحرا مین آئے صورت
اپنی فراش و خدمتگار وغیرہ کی بناکر بارگاہ **لقا** مین گئے وہان گلستان کو نہ پایا مگر **بختیارک**
سرگرم سخن تھا کہ یا خداوند مین جانتا کہ عیار پہاڑ سے اُتر آئینگے تو ملکہ **گلستان** سے پتا پوچھ لیتا کہ
آپ صحرا مین کس جگہ جاکر مخفی ہو جیے گا اگر ٹھکانا معلوم ہوتا تو مین خود ملکہ کے پاس جاکر نگہبانی کرتا
اب از روے قدرت بتایئے کہ ملکہ کہان ہین **لقا** نے کہا کہ قدرت جانتے ہین لیکن بتائین گے نہین
یہ گفتگو تمام عیارون نے سُنی اور خیال کیا کہ اس شیطان نے اُس قحبہ کو کسی جا جنگل مین چھپا دیا ہم
چلو صحرا مین چلکر تلاش کرین یہ سوچکر سب وہان سے پھرے اور باہم مشورہ کیا کہ ہم مین سے ایک
عیار بہ ہیئت اصل کوہ و دشت مین خنجر بکف پھرے اور ہم سب کسی مقام بلند سے پوشیدہ ہوکر
دیکھتے رہین جب **گلستان** گرفتار کرنے اُسکو آئے ہم اسکی جاے سکونت دیکھ لین اور عیاری
کرین یہ صلاح کرکے **عمران خطالی** بھانجے نے **عمرو** کے نیمچہ کھینچکر پھرنا شروع کیا اور کہتا جاتا
تھا کہ وہ قحبہ بازادی **گلستان** اگر ملجاتی تو مزہ چکھا دیتا اتفاق سے غار مین **گلستان** چھپی بیٹھی
تھی جب اس طرف سے **عمران** بکتا ہوا نکلا اُسنے صدا سُنی گھبرا کر غار سے باہر نکلی اور اکیلا
ایک عیار کو تیغ بکف دیکھکر سحر پڑھا کہ بحس و حرکت ہوکر گر پڑا اُسنے آکر ایک درخت سے اسکو
باندھ دیا اور کہا موے صبح کو تیرے رفیقون کے روبرو تجھکو ذبح کرونگی نہین معلوم تو پہاڑ پر
سے کیونکر اُتر آیا شاید تو پہاڑ پر ساکن گزین نہ تھا صحرا مین بھاگ آیا یہ کہکر غار مین پھر اُتر گئی اُس
غار کو اور عیار جو چھپے تھے اُنھون نے دیکھا اور **سمک یلطاقی بن عمرو** فوراً صورت ایک
مرد مہیب شکل بنا کہ چار سر مقوے کے اور سات ہاتھ تین پاؤن درست کیے آنکھین بشمار سر دن
مین بنائین ایک ہاتھ مین ترسول اور دوسرے مین پنسول تیسرے مین تلوار چوتھے مین خنجر
پانچوین مین گرز آتش چھٹے مین منقل آگ کی ساتوین مین تھالی برنجی لیکر روغن ایسا جسم پر ملا کہ شعلے
کی طرح چمکنے لگا جب اس طرح درست ہو چکا دہن غار پر پہونچکر پکارا کہ ای بندی قدرت باہر آ **گلستان**
صدا اسکی سُنکر باہر آئی اور شکل ہیبت ناک دیکھکر خائف ہوئی پوچھا آپ کون بزرگوار ہین اسنے جواب دیا
کہ مین فرشتہ خداوند ہون **لقا** نے حکم دیا کہ میری بندی قدرت کا پہرا دے اور اس غار کا پتہ تبلایا مین
حاضر ہوا ہون آپ غار مین کیون بیٹھی ہین یہان تشریف رکھیے کیا مجال کسی کی جو یہان آسکے

یہ کہکر وہین غار کے قریب اسکو لیکر ٹھہرا تھا کہ وہان چالاک نے صورت اپنی شکل صورت بختیارک
کے بنائی رفیدہ سر پر رکھا ایک سو اکیس کلی کا جامہ پہنا گھیتلا پانؤن مین پہنکر چار عیارون کو خدمتگار
بنایا ایک ان مین لالٹین لیکر آگے چلا اور تین خدمتگار دست بستہ پشت پر روانہ ہوئے اور جب
قریب غار پہونچا اپنا اعتقاد بڑھانے اور ساحرہ کو دھوکا دینے کے لیے پکارا کہ ای ملکہ گلستان مین
نہ کہتا تھا کہ یہ رات خیر سے کٹتی نظر نہین آتی آپ ایسی غافل ہوگئین کہ عیار کو پہلو مین لیے بیٹھی
ہین یہ فرشتہ قدرت خداوند نہین ہی عیار ہی جلد اسکو گرفتار کیجیے یہ صدا دینا تھا کہ گلستان فرشتہ کی
جانب پھری سمک اُٹھکر بھاگا اِسنے ایسا سحر کیا کہ بے حس ہوکر زمین پر گرا اِسنے اسکو بھی باندھ دیا
اسوقت بختیارک قریب آیا اور گویا ہوا کہ مجھے خداوند نے پتا بتایا کہ میری بندی صحرا مین بیٹھی ہی
جلد اے شیطان جا کہ فرشتۂ قدرت بنکر عیار اسکو قتل کیا چاہتے ہین یہ فرماکر ایک ملک قدرت کو
حکم دیا کہ وہ مجکو یہان پہونچا گیا کیونکہ ملکہ اگر مین نہ آتا تو عیار کام تمھارا تمام ہی کر چکا تھا دیکھو
خداوند کو بھی تمھارا بہت خیال ہی پھر گلستان نے خداوند کا سجدہ اس شکریے مین ادا کیا اور
بختیارک کے پاس آکر بے وسواس باتین کرنے لگی کہ ملک جی ان دونون عیارون کو آپ
خدمت خداوند مین لے جائیے مین یہان سے بھی جاتی ہون اور صحراے طلسم مین جاکر رہونگی
وہان سحر بھی تیار کرونگی اور صبح کو آؤنگی بختیارک نقلی نے کہا کہ خداوند تمھاری یہ اتنی ہی
تکلیف اُٹھانے سے بے چین ہین اور مجکو ایک گلوری دی ہی کہ میری بندی کو کھلا دینا اس
گلوری کے کھانے سے خزانے زمین کے اندر جو نہان ہین تمھاری نظر مین ظاہر ہونگے اور
عیار جس حال مین تمھارے پاس آئیگا معلوم ہو جائیگا اور کوئی حربہ جسم پر کارگر نہوگا عمر بڑھ جائیگی
اس گلوری مین عطیہ خداوند بڑا ہی اے ملکہ خداوند تمپر بڑی عنایت فرماتے ہین اور فرماتے تھے کہ
آج ہی نور قدرت اسکے پیٹ مین اُتار دینگا یہ کہکر ایک خاصدان طلائی اپنے پاس سے نکالکر
کھولا اس مین ایک گلوری گنگا جمنی ورق سے لپٹی کیوڑے گلاب سے بسی ہوئی رکھی تھی وہ
سامنے کی گلستان نے ہنسکر شرم سے گردن جھکاکر وہ گلوری کھائی بختیارک نے کہا ہرے پان کا
بیڑا ہمین نے آپ کو کھلایا ذرا ہمارا خیال ہمیشہ رکھیےگا یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر لے چلا کہ چلو اب خداوند
پاس آرام کرو گلستان کمر لچکاتی سسکی بھرتی مزے مین ساتھ چلی جب پان کی پیک حلق سے
اُتری چکر کھاکر گری عیارون نے گرد اسکے نالی کھود کر بارود بچھائی اور چادر کا فتیلہ بناکر آگ مین
لگاکر آپ الگ کھڑے ہوے ایک لمحے مین صدا دھماکے کی بلند ہوئی طبقہ اتنی زمین کا مع

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گلستان کے اُڑ گیا پھر تو وہ آندھی زور شور سے آئی کہ دنیا تاریک ہوگئی صداہاے مہیب آنے لگین
عمران و سمک پر سے سحر دفع ہوگیا درخت سے جو بزور جادو بندھے تھے کھل گئے شور و غوغا
بلند ہوا کہ مارا ملکہ **گلستان** جادو کو تین سو سال کی عمر یہ ملکہ رکھتی تھی اور ہنوز باغ جوانی سے
کوئی پھول آرزو کا اسنے نہ چنا تھا اسکے مرنے سے سارا لشکر جو میدان مین تپھر کا ہوگیا تھا وہ
بصورت اصل ہوگیا اور دیکھا کہ رات کا وقت ہی ہم میدان مین مسلح و مکمل اپنے مرکب پر سوار
کھڑے ہین نہ ہمارا بادشاہ ہی نہ بارگاہ کا پتا ہی یہ دیکھکر اپنی بارگاہ لیکر کے ٹراد کی طرف سے
جہان بازار ین لٹی خیمے جلے ہوے پائے حیران ہوکر سمت صحرا چلے اس طرف سے عیار یہ تہیہ کرکے
کہ پہاڑ پر لوگ خستہ اور زخمی ہین ان سے تو کچھ ہو نہ سکے گا لیکن سارا لشکر جو تپھر کا ہوگیا تھا وہ
تندرست ہوا ہوگا اسکو لانا چاہیے یہ سوچکر چلے تھے کہ راہ مین پلٹن اور رسالے ہزار در ہزار
ملے اُن سے جاکر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مالک تمھارے پہاڑ پر کھڑے ہین ہم ساحرہ کو
اگر قتل نہ کرتے تو تم سب رہا نہ ہوتے اب لشکر ساحران اور حریفان دامن کوہ مین اُترا ہوا
مصروف عیش و نشاط ہی اور نہایت غافل ہی اسپر چلکر حملہ کرو دار و مار کر بھگا دو سردار او رلشکری
کئی لاکھ یہ کلمات سنکر وہین سے جو مشعلین اور رن مہتابین سلگا کر تلوار آبدار بنیام انتقام
سے کھینچکر چار غول ہوے اور گھوڑے اُڑا کر ایک غول تو یمین سے اور ایک یسار سے اور ایک
اوپر سے لشکر ساحران پر آگرا پشت پر کوہ تھا ایک غول جو باقی رہا وہ لشکر **لقا** پر آپڑا وہ سب تو
غافل تھے اُنھون نے طنابین خیمون کی کاٹ دین اور بارگاہون مین آگ لگائی پہرے چوکی
والے سوارون کو قتل کیا طلایہ دار کو زیر تیغ رکھا پھر تو گھبرا کر لوگ خیمون سے باہر نکلے جو منچلے
اور صاحب حواس تھے انسے تلوار چلنے لگی جو بہادر جنگ دیدہ کار آزمودہ تھے ایسی ایسی ہزارون
افتاد جھیلے ہوے تھے وہ گھوڑا اُٹھا کر لشکر حریف کی طرح اپنے لشکر کو دو ایک ہاتھ لگا کر تلوار کے
لینا لینا کہتے ایک طرف کو نکل گئے کہ میان انجام لڑائی کا بُرا ہوتا ہی جان بچانا چاہیے انکا تو یہ حال ہوا
اور جو بودے تھے اور بدحواس ناتجربہ کار تھے وہ گھبرا کر مسلح و مکمل ہونے لگے لیکن زیر جامہ اُٹھا کر
گلے مین پہنتے تھے لیکن جب میانی پیشانی مین نہ آتی تھی تو درزی کو الزام دیتے تھے اور کہتے تھے گریبان حرامزادے
نے بنایا ہی نہین بعض جامہ کو پائون مین پہنتے تھے اور جب آستین مین پائون نہ آتے تھے تو کہتے تھے
کہ خیاط نے مہریان تنگ کردین بعض ترکش مین تلوار رکھتے تھے اور نیام مین تیر بہ دتے تھے خلاصہ
یہ کہ ایک ہنگامہ گیرو دار گرم تھا لشکر ساحران تو کل بارہ ہزار تھا اس مین سے بہتیرے ٹیلے مارے

جا چکے تھے جو باقی تھے وہ پہلے ہی حملہ مین مارے گئے اس لیے کہ غافل تھے اور جو کچھ بچ بھی گئے وہ بھاگے ادھر لشکر لقا سے جو کچھ بھاگے تھے وہ انکو ملے یہ انکو حریف سمجھے اور وہ لوگ انھین دشمن معلوم کرکے حملہ آور ہوے باہم تلوار چلنے لگی غرضکہ وہ معرکہ پڑا تھا کہ شور محشر زا بپا تھا کہین آپس مین تلوار چلتی تھی کہین حریف سے مقابلہ تھا یہ ہائے ہوے ویران جب بلند ہوئی بارگاہ لقا مین رقاص ساز پھینک کر بھاگے اور لقا باہر نکل آیا حال اپنے لشکر کا ابتر پایا اور ساحرون کو آمادۂ سفر سقر دیکھا لشکریان اسلام قتل وغارت کر رہے تھے خیام حسد آتش شمشیر سے جل رہے تھے تلوار بڑے زور سے چلتی نعرہ ہاے دلاوران سے دُنیا ہلتی تھی کہ

ابیات

دکھاے رنگ تلوارون نے ایسے	چمک ہو برق کی دریا پہ جیسے
بیان کیا کیجیے ان کی شجاعت	کیا اس شب کو فرداے قیامت
سر اعداے دین تھا اور تلوار	ہوا تھا لجۂ خون بحر زخار
حباب آسا تھے اسمین کاسہ سر	تیان تھے مثل ماہی انکے پیکر
چمکتی تھی سنان نیزہ اسطرح	شعاع مہر ہو دریا مین جس طرح
فدا تھی انکی ہمت پر شجاعت	ہر اک انمین تھا خضر بحر جرات
جو نامی فوج اعدا کے تھے سردار	انھین پر چلتی تھی بس انکی تلوار
دم شمشیر نے طوفان کیا تھا	سیاہ سحر کو بیجان کیا تھا
وہی اپنی سلامت لے گئے جان	ہوئے جو آپ کی صورت گریزان

بختیارک نے یہ حال دیکھکر لقا سے کہا کہ وہ مارا ہے آپ کی معشوقہ فی النار ہوئین اب تقدیر گریز کیجیے ورنہ حمزہ بہالے سے اتر کر قیامت برپا کریگا بھاگتے راستہ نہ ملے گا لقا اسکے کہنے سے بارگاہ وغیرہ چھوڑ کر روبفرار لایا لقا اندر قلعہ عقیق کوہ کے داخل ہوا اور قلعہ بند کرکے فیلبند دروازے سے پل تختہ خندق پر آب کا اُٹھوا لیا ادھر فتح نصیب غازیان دیندار ہوے عدو کو شکست فاش ہوئی عین غفلت مین ہزارون لقا پرست مارے گئے اور بقیہ السیف بھاگے صبح تک خوب لوہا برسا ہر ایک جان بچانے کو ترسا آخر وہ زمانہ آیا کہ ترک فلک نے تیغہ مہر سے زنگ ظلمت دور کرکے ساخت عالم مین چمکایا اور لشکر ساحر شب روبفرار لایا صبح ہوتے ہی مطلع صاف تھا کہ

نظم

چو دامن کوہ کا تھا خون سے لال	شفق پھولی تھی یہ ظاہر تھا احوال
گل انجم نہ تھے چرخ کہن سے	سحر گہ پھول عدو پر خندہ زن تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عیارون اور فوج کے سردارون نے بارگاہ سلیمانی اور ناموس صاحبقرانی کو ہمراہ لیکر مع بادشاہ و امیر کے پہاڑ سے اُترکے جہان لشکر اول اُترا تھا اسی جگہہ کو آباد کیا بارگہ نصب ہوئی منادی نے ندا دی کہ دشمن بھاگا دوست شاد اور لشکر مین آکر آباد ہون پھر تو رعایا برایا جو بھاگ گئی تھی کوہ و دشت سے آ آکر آباد ہوئی بازارین آراستہ ہوئین ناچ جا بجا ہونے لگا بازار مسرت و انبساط گرم تھا کہ شعر

رونق عہد شباب است دگر بستان را		میرسد مژدہ گل بلبل خوش الحان را	

بادشاہ اسلامیان کے زخم کو اور سرداروں نے جسم مجروح کو ٹانکے دیکر مرہم لگا کر باندھا اور امیر بیہوش کو اُسی طرح پلنگڑی پر لٹا دیا اور ہر ایک بحر حیرت مین غرق تھا کہ ساحرہ ماری گئی پھر کیا سبب ہے جو امیر کی بیہوشی نہ دفع ہوئی سردار عیار گرد پلنگ کے کھڑے روتے تھے بعض عیار ہر سو بہر جستجو تکاپو کرتے تھے لیکن کسی ساحرہ کو نپاتے تھے جو قتل کرتے آخر بے نیل مرام پھر آتے تھے اور امیر اسوجہ سے بیہوش تھے کہ **گلستان** نے سحر کا پتلا شیشہ مین بند کرکے ایک ساحر کو دیا تھا کہ طلسم مین لیجاے اس ساحر نے اپنا سحر اس شیشہ پر کرکے کہ جب تک مین مارا نہ جاؤن یہ شیشہ نہ کھلے اور مالک اسم اعظم ہوشیار نہو یہ تدبیر کرکے راستہ طلسم کا لیا تھا خلاصہ یہ کہ بعد طومراحل داخل طلسم ہوا لیکن پہلے ظاہر کا طلسم پڑتا ہی اور وہان لشکر **مرخ** کا اُترا ہوا ہے اور عیار بالادی کے لیے بشکل مبدل پھرا کرتے ہین اتفاق سے **برق فرنگی** ساحر کی صورت بنا ہوا جنگل مین کھڑا تھا اسنے دیکھا کہ ایک ساحر سمت دریاے سحر بہ تعجیل تمام اُڑا جاتا ہے یہ دیکھکر سوچا کہ اسکو قتل کرنا چاہیے کس لیے کہ جو ساحر کم ہو وہی سہی ایسا کچھ سمجھ کر پکارا کہ واہ واہ بھائی صاحب اتنی بے مروتی اور بے اعتنائی آپ کو لازم نہین اس ساحر نے اسکی آواز سُنکر کہا کہ مجکو کام بہت ضرورت کا ہے اسوقت معاف فرمایئے **برق** نے کہا اگر ہماری ایک بات نہ سنوگے تو تمھارے لیے بڑی قباحت ہوگی شہنشاہ کے دربار مین معلوم ہوتا ہے کہ تم جاتے ہو کیونکہ دریاے سحر کی سمت تمھارا رُخ ہے اور وہان اپنا پرایا جو جاتا ہے شہنشاہ اسکو قتل کرتے ہین یہ کلام سُنتے ہی وہ ساحر گھبرایا اور سمجھا کہ یہ یہان کا رہنے والا ہے تو اسجگہہ کے حال سے واقف ہے اس سے کیفیت پوچھنا چاہیے ایسا کچھ سمجھکر زمین پر اُترا اور گویا ہوا کہ بھائی مین ملکہ **گلستان** کا نوکر ہون شیشہ جسمین اسم اعظم حمزہ بند ہے شاہ جادوان کے پاس لیے جاتا ہون اور سب حال بربادی لشکر اسلام بیان کرکے مستفسر ہوا کہ تم اب بتاؤ شہنشاہ کیون ہر شخص کو قتل کرتے ہین **برق** نے کہا **عمرو** عیار صورت بدلکر دربار شاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین گیا اور بندگان حضور کو نہایت پریشان کیا اب جو کوئی جاتا ہی شہنشاہ بغیر پرسش اسکو قتل کرتے ہین خیر یہ تو سب کچھ ہی لیکن یار تمنے ایسی خوش خبری مسلمانون کے ہلاک ہونے کی سنائی ہی کہ جی چاہتا ہی منہ تمھارا لعل و گہر سے بھر دیجیے آؤ ذرا میرے گلے سے تو لپٹ جاؤ یہ کہکر ہاتھ پھیلا دیے وہ ساحر گلے سے لگا برق نے سفوف بیہوشی منھ سے جو پھونکا دماغ مین سرایت کر گیا چکر کھا کر وہ گرا اس نے خنجر سے سر کاٹ ڈالا شور و غل برپا ہوا بعد اسکے کہ وہ آفت دور ہوئی اسنے اسکے سحر کا جھولا تلاش کر کے شیشہ نکالا اور پتھر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تیلا جو اس مین بند تھا وہ بسبب ہلاک ہونے گلستان اور اس ساحر کے ماش کے آٹے کا ہو گیا تھا اسکو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے اور جو کچھ مال وغیرہ جھولے سے پایا وہ عمرو کے لیے لیکر لشکر کا راستہ لیا یہ تو ادھر چلا اور وہان امیر کو ہوش آ گیا آنکھین کھولین مگر مارے ضعف و نقاہت کے طاقت نہ تھی اشارے سے حال پوچھا بادشاہ نے کل احوال ابتدا سے انتہا تک بیان کر کے عرق فواکہات اور شوربا مرغ وغیرہ پلایا کہ جسم مین طاقت آئی اور اٹھکر بیٹھے کھانا نوش فرمایا آخر غسل صحت فرماکر دنگل شوکت پر بصد حشمت جلوہ آرا ہوے نذرین فتح کی گذرنے لگین سردار سب زیب دہ کرسی و دنگل ہوے بادشاہ تخت پر بیٹھے حکم جشن ہونے کا دیا ساقیان سیمین ساق ماہ رخسار بادہ گلنار لیکر حاضر ہوے مطربان مہر دیدار و لعبتان حور کردار نے سامنے ناچنا گانا شروع کیا اور ترانہ شادی و مبارکباد گایا کہ نظم

بزم عشرت ہری بھری تھی
تھے دور کہ گردش زمانہ
مست مئے ناب جھومتے تھے
چھیڑے رقاصون نے ادھر ساز
اس طرح کے توڑے لیتے تھے وہ

صہبا تھی کہ شیشہ مین پری تھی
یا گردش چشم جادوانہ
سنکر لب جام چومتے تھے
اٹھی وہ دھین سریلی آواز
دل توڑے مروڑے دیتے تھے وہ

حاصل مرام یہ تو مصروف انبساط ہین مگر برق جو بارگاہ مہرخ مین پہونچا وہ مال جو ساحر کا لے لیا تھا عمرو کو نذر دیا عمرو نے خوش ہوکر کہا یہ شاگرد میرا بڑا اسعادتمند ہی برق نے کل ماجرا شیشہ توڑنے اور لشکر امیر کا حال جو کچھ زبان ساحر سے سنا تھا عرض کیا عمرو نے ابتری لشکر مہرخ سے کہا کہ مجکو جلد باہر طلسم کے پہونچا کہ میرا آقا نہین معلوم جیتا ہی یا بیمار گلزار جنان ہوا اگر میرے مالک کا بایمان خود ایک موئے جسم بھی کم ہوگیا ہو تو گلیم اوڑھکر لقا اور جلسہ اسکے

پرستارون کا سر کاٹ ڈالونگا مہرخ نے کہا خواجہ آپ گھبرایئے نہین مین حال آپ کے مالک کا دریافت کیئے دیتی ہون یہ کہکر کچھ سحر پڑھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک مینار پیدا ہوا اُس مینار مین ایک طاق بنا تھا اور طاق پر کتاب زربفت کے جزودان مین کی ہوئی رکھی تھی اس نے وہ کتاب لیکر جزودان سے نکالکر کھولی اور پڑھی سارا حال گلستان کا اور قتل کرنا عیارون کا اُسکو اور ہوش مین آنا امیر کا لکھا تھا عمرو کو یہ کیفیت سُنکر تسکین ہوئی مہرخ نے پھر جزودان مین کتاب طاق پر رکھدی اور سحر پڑھا کہ مینار زمین مین غرق ہوگیا بعد اس کیفیت کے سب مشغول عیش ہوئے لیکن عمرو نے کہا اے ملکہ مین حیران ہون کہ طلسم کیونکر فتح ہوگا اور اسد اور مہ جبین وغیرہ کیونکر رہا ہون گے بہت ساحرون کو مین نے قتل کیا مگر کچھ مطلب برارى نہ ہوئی مہرخ نے یہ کلمات سُنکر تسلی دی کہ انشاء اللہ ایک دن طلسم فتح ہوگا اور شہزادہ چھوٹے گا آپ تشویش نہ فرمایئے عمرو کو ان باتون سے کچھ تسکین نہوئی اور بارگاہ سے نکلکر صحرا مین چلا راہ مین ملاقات قران سے ہوئی اسنے پوچھا کہ استاد کہان جایئے گا عمرو نے کہا میلا دم گھبراتا ہی براے تفریح یون ہی پھرتا ہون یہ کہی رہے تھے کہ صدا زنگ بجنے کی آئی اور ضرغام ساحر بنا ہوا سامنے سے ظاہر ہوا قران نے اسکو پکارا اسنے آکر عمرو کو سلام کیا اُس سے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اسنے عرض کی کہ دریائے سحر کی طرف سے مگر عجب ماجرا دیکھا ہی کہ دل میرا متردد ہی یعنے ایک ساحر خورشید زرین سحر نام کہ طلسم باطن کا ایک شاہزادہ ہی اپنے ملک سے اس ارادے پر چلا تھا کہ یکایک گنبد نور پر جاکر حملہ کرونگا اور اسد کو چھڑاونگا کیونکہ میری بہن ملکہ ہلال سحر افگن شریک عمرو ہی وہین مین بھی جاونگا لیکن میرا شریک ہونا افراسیاب کو ظاہر نہین غفلت مین قتل و غارت کرکے اپنی بہن کے پاس جاونگا کہ وہان میری پھوپھی ملکہ مہرخ مو بھی ہین فی الجملہ جب اس ارادے پر چلا اسکے لشکریون مین سے کسی نے اس حال کی خبر حیرت کو پہونچائی اسنے ملکہ ناگن جادو نام ایک ساحرہ کو بھیجا کہ وہ استقبال کرنے کے بہانے سے آکر خورشید کے پاس پہونچی اور خاک قبر جمشید ڈالکر اسکو گرفتار کرکے پاس حیرت وغیرہ کے لیے جاتی ہی عمرو نے یہ کیفیت سُنکر پوچھا کہ فوج کیا اسکے پاس نہ تھی جو اسیر ہوگیا ضرغام گویا ہوا کہ بارہ ہزار ساحر اسکے ساتھ تھے جب وہ قید ہوا تو لشکری اسکے کوہستان کی جانب جاکر پوشیدہ ہوے اور باہم یہ مشورہ کیا کہ ہم آج یہ قدرت نہین رکھتے ہین جو زوجۂ شاہ طلسم سے مقابلہ کرسکین مگر لشکر مہرخ مین جاکر خورشید کی پھوپھی اور بہن سے اس حال کی اطلاع دین اور انکے ساتھ ملکر ہم نبرد ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرضکہ ایک ساحر کو انھون نے لشکر مین ہمارے بھیجا ہی عمر و سارا ماجرا سنکر قران سے کہنے لگا ای فرزند شاہزادہ خورشید کو چھوڑانا لازم ہی چلو اس امر مین کد اور کوشش کرین یہ کہکر تینون جدا جدا فکر مین عیاری کے روانہ ہوے لیکن وہ ساحر لشکر خورشید کا پاس ملکہ سرخ مو کے پہونچا اور کہا اے ملکہ آپ کے بھتیجے قید ہو گئے اور کل احوال جو اوپر مذکور ہوا بیان کیا سرخ مو یہ سنتے ہی جوش خون سے بیتاب ہو گئی اور چاہا کہ لشکر لیکر جاؤن اور فوج پر حیرت کے حملہ کرون پھر خیال کیا کہ ناگن ابھی راہ مین ہی چلکر اُسے مارون اور اپنے بھتیجے کو چھوڑا لون یہ سوچکر ہنس آتشین پر بیٹھکر روانہ ہوئی ہر سمت ڈھونڈھنے لگی اور بہر تفحص ایک درخت کے نیچے اُترکر بیک نگاہ ہر طرف دوڑانے لگی ناگاہ صبا رفتار عیارہ نے کہ صحرا مین تھی اسکو دور سے دیکھا اور فی الفور بہ روغن عیاری صورت اپنی مثل صورت برق فرنگی کے بنائی اور قریب آکر اسکے گویا ہوئی کہ ای ملکہ کس فکر مین یہان تنہا کھڑی ہو سرخ مو نے سارا حال اسکو برق سمجھکر بیان کیا اور کہا میرا ارادہ ہی کہ طبقہ زمین کا توڑ کر زندان مین جاکر ٹھہرون جب بھتیجا میرا آکر وہان قید ہو مین اسکو چھوڑا کرے آؤن صبا رفتار جب سارے حال پر اطلاع پاچکی پاس کو کھڑی ہی تھی حباب بیہوشی اسنے مارا کہ سرخ مو بیہوش ہو کر گری اسنے پشتارہ مین باندھا اور لیکر روانہ ہوئی ادھر ناگن جاکر بارگاہ حیرت مین پہونچی اور خورشید کو سامنے پیش کیا حیرت نے ہرزبان جادو داروغہ مجبس کو بلاکر حکم دیا کہ اسکو لے جاکر قید کر دو مین شہنشاہ کو عرضی لکھتی ہون جیسا وہ فرماوینگے عمل مین آئیگا دار وغہ زندان اپنے سحر مین مسحور کرکے خورشید کو زندان مین لایا اور حیرت نے اس حال کی عرضی افراسیاب کو لکھکر چیلے کے ہاتھ بھیجی جب عرضی باغ سیب مین پہونچی شاہ جادوان اسی تجمل سے جیساکہ اکثر ذکر ہوا ہی سوار ہو کر لشکر حیرت مین آیا اور جب داخل لشکر ہوا حیرت نے مع تمام سردارون کے استقبال کیا شاہ جادوان تخت پر آکر بیٹھا اُسوقت صبا رفتار پشتارہ لیے آئی اور کہا سرخ مو اپنے بھتیجے کے چھوڑانے کو آئی تھی مین اسکو گرفتار کرلائی ہون شاہ نے فرمایا کہ اسکو بھی لیجاکر مقید کرو صبا رفتار نے حسب ارشاد اسکو بھی زندان مین پہونچایا اسوقت حیرت نے کہا ای شہنشاہ یہ نمکحرام جو گرفتار ہین انکو قتل کیون نہین کرتے افراسیاب نے جواب دیا وہ ہوا کہ مار ڈالنا سہل ہی جلانا مشکل ہی کھڈ ڈوڑون روپئے کھلا کر انھین پالا ہی کیونکر یکایک قتل کیا جائے یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین لیکن عیار جو فکر عیاری مین چلے تھے اُن مین سے عمرو صورت ساحر کے مثل بنکر لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیرت مین داخل ہوا اور اسنے دار وغہ زندان کو قید مین لیجاتے ایک خیمہ مین دیکھا سمجھا کہ یہی زندانخانہ ہے اور وہان پہرا چوکی بھی زیادہ تھا مرزبان در زندان پر کرسی بچھاے بیٹھا تھا اسکو دیکھکر عمرو نے ایک گوشہ مین بیٹھکر صورت اپنی مثل ایک زن خوبصورت کے بنائی گیسوے شکفام کو بل دیکر رخساروں پر چھوڑا اور مانگ کو موتیون سے بھرا جوڑا ترچھا باندھا چشم غزالین سرمہ آگین کرکے رخسار متاب ناک کو گلگونہ کش فرمایا سر سے پا تک زیور مرصع کار پہنا اسوقت اسکے حسن دلاویز پر لعبتان دہر ہزار جان سے نثار تھے بلکہ مہر وماہ تصدق ہر بار تھے موے مژہ دیوانگان حسن کو تنکے چنواتے اور ابرو اسکے حسام بنکر دل عشاق کو نشانہ بناتے دست وپا مین مہندی رچی دل عاشق کو خون کرتی دل کی لگی ہوئی آگ کو اور زیادہ بھڑکاتی کہ **نظم**

عجب دست رنگین تھا اس ماہ کا	کہ مرجان کا پنجہ فدا ہوگیا
ضیا سے بظاہر تھا سینہ بھرا	مگر صاف باطن مین کینہ بھرا
وہ باہین ستمگار تھین گول گول	گھٹے نور سے جسکے ہیرے کا مول
کلائی کو یہ ناز کی تھی حصول	وہ لچکے جو پہونچے وہان ایک پھول
غرض ایسی تھی شکل اس ماہ کی	نظر آتی تھی قدرت اللہ کی

اس خوبی سے درست ہوکر دولائی کا جھرمٹ مارکر جھاؤلیان دیتا کمر اور کولے کا عالم دکھاتا سامنے سے مرزبان کے ہوکر نکلا اور دولائی اٹھاکر آنکھ سے آنکھ لڑائی اور رخ روشن کی جھلک دکھائی پھر آگے کو چلی مرزبان شیفتہ و فریفتہ ہوکر بیقرار شعر عاشقانہ پڑھتا اٹھکر پیچھے چلا اور جب تنہائی مین پہونچا بے اختیار ہو زبان پر لایا کہ **بیت**

کون سے دن مین نہین وصل کی تیرے حسرت	کون آئینہ ہے جسمین تری تصویر نہین

وہ نازک اندام یہ شعر سنکر پھری اور منھ سے دوپٹہ ہٹاکر مسکرائی مرزبان نے دوڑکر ہاتھ پکڑلیا اور کہا **بیت**

دور سے بھی کبھی ملنے کے اشارے نہوئے	ہم کہین کے نہوئے تم جو ہمارے نہوئے

اس نازنین نے ہاتھ جھٹک کر چھڑایا اور کہا جاؤ جاؤ مین ایسے بے مروت مردون سے بات نہین کرتی مرزبان قدم پر گر پڑا کہ اے جان جہان مین تابعدار ہون تمام عمر گردن اطاعت سے نہ اٹھاؤنگا اس محبوبہ نے پانون پر سے سر ہٹادیا اور اپنا ماتھا کوٹ لیا کہ ہے ہے مین نگوڑ ماری اس طرف آکر کس غضب مین پڑگئی ارے لوگو یہ مرد واکیسا چچڑا ہے کیون میرے پیچھے پڑگیا اچھا کہو کیا کہتے ہو

مرزبان نے پھر تو گلے سے لگا لیا اور پیار کرنا چاہا کہ اس گل پیراہن نے کہا کہ ہٹو دیکھو کوئی آجائے گا یہ کہکر چھوٹے کپڑے اپنے سنبھالے اور خاصدان نکال کر ایک گلوری کھائی اور چاہا کہ خاصدان بند کرے مرزبان نے کلائی پکڑ کر کہا واہ واہ ہمیں نہیں اسنے انگوٹھا دکھایا لیکن اسنے نمانا ایک گلوری لیکر کھا گیا اور کھاتے ہی بیہوش ہوگیا عمرو نے اور زیادہ اسکو بیہوش کر کے کپڑے اسکے اتار کر اسکی ایسی اپنی صورت بنائی اور اسکو غار میں ایک مقام پر ڈالکر آپ وہاں سے خیمۂ زندان پر آکر بیٹھا لیکن شاہ طلسم اور حیرت سے جو گفتگو دربارۂ قتل مجرمان ہو رہی تھی آخر بادشاہ نے اپنی زوجہ کو خوشنود رکھنے کے لیے صبا رفتار سے حکم دیا کہ جا اور داروغۂ زندان سے کہہ کہ قیدی لیکر حاضر ہو صبا رفتار یہ حکم پاکر مجلس میں آئی اور داروغہ کو حکم شاہ سے اطلاع دی عمرو نے قیدیوں کے لیجانے میں ذرا تساہل کیا صبا رفتار نے کہا میں ساتھ چلوں تو کیا قباحت ہی عمرو نے جواب دیا کہ تم عیارہ ہو کے بیوقوف بن گئیں تمھارے ساتھ چلنے سے کیا فائدہ لے آؤ ادھر سنو اور ایک کونے میں لا کر چاہا کہ اسکو بھی بیہوش کر دن اسوقت صبا رفتار پہچان گئی کہ یہ عمرو ہی فوراً لوگوں کے سنانے کو پکاری کہ خواجہ قیدیوں کا چھڑا لے جانا بہت مشکل ہی یہ کہکر خنجر کھینچکر حملہ آور ہوئی عمرو نے حلقے کمند کے اس طرح مارے کہ یہ الجھ کر گری حباب مار کر اسکو بھی بیہوش کر دیا لوگ کچھ صدا سنکر دوڑ آئے تھے اُنسے کہا کہ یہ عیار عیارہ صبا رفتار کی صورت بنکر آیا تھا میں نے اسکو گرفتار کیا اب تم قیدیوں پر سے سحر کو دفع کرو میں جب تک کپڑے پہنتا ہوں پھر سامنے شاہ طلسم کے لیجاؤں گا یہ تقریر سنکر ساحر قیدیوں کے رہا کرنے میں مصروف ہوئے لیکن صبا رفتار کو دیر ہوئی تو افراسیاب نے سحر پڑھکر دستک دی زمین سے ایک تیلی نکلی اس سے پوچھا کہ داروغہ زندان کیا کرتا ہی تیلی نے کہا داروغہ زندان غار میں بیہوش پڑا ہی اور عمرو قیدیوں کو چھڑائے لئے جاتا ہی یہ کہکر تیلی تو غائب ہوگئی افراسیاب بغیظ و غضب تمام مانند برق کے زندان میں آیا اور عمرو کو مع قیدیوں اور صبا رفتار کے پنجۂ سحر میں دابکر بارگاہ میں لایا اور صبا رفتار کو ہوشیار کر کے کہا کہ مرزبان غار میں بیہوش پڑا ہی جا اُسے ہوشیار کر کے یہاں لے آ عیارہ تو ادھر گئی اور اسنے قیدیوں کو ہوشیار کر کے کہا ای خورشید میں نے جاگیر ملک و مال تجکو اسی دن کے لیے دیا تھا کہ تو مجھ سے نمک حرامی کرے اور عین غفلت میں طلسم کشا کو چھڑانے کا قصد کرے خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب بھی اپنے ارادۂ فاسد سے باز آ اور از راہ صدق ارادت میری اطاعت کر تو جان تیری بچ جائے اور خطا تیری معاف کر دوں خورشید نے ان باتوں کا جواب دیا کہ میں تیری اطاعت کسی طرح نہ کروں گا اگر قضا ہی مارا

جاؤنگا ورنہ چھوٹ کر اپنی پھوپھی کا ساتھ دونگا اسد یہان اکیلا آیا تھا اب شریک کتنے ساحر ہین
افراسیاب نے کہا پھر وہ شریک ہین تو کیا ہین مہرخ کی کیا حقیقت ہی ابھی جا ہون سر دربار پکڑ کر مارتا
ہوا لاؤن خورشید نے کہا کہ زیادہ گوئی نہ کر یہ کہین دغا سے کسی کو مارا ہوگا آج تک تونے کسی کو نہ مارا
تیرے رفیق بہت سے مارے گئے اُنکا عوض نہ لیا شہنشاہ ساحران یہ کلمات سخت سُنکر نہایت برہم
ہوا اور ناگن سے کہا یہ آمادہ مرگ ہی جو مُنھ مین آتا ہی اسکے وہ کہتا ہی تم سامنے لشکر مہرخ کے اسکو لیجاکر
مع اسکی پھوپھی اور عمرو کے قتل کرو دیکھون تو کون اسے چھڑاتا ہی سبھون کو عمرو کی عیاری پر گھمنڈ
ہی تم پہلے عمرو ہی کو قتل کرنا یہ حکم دے رہا تھا کہ صیارہ قنار داروغہ مرزبان کو ہوشیار کرکے
لائی شہنشاہ نے حکم دیا کہ ای ساحر مرزبان ساٹھ ہزار ساحر تیار کراکر ناگن کے پاس جاؤ اور
ان باغیون کو سامنے انکے رفیقون کے قتل کرو پس بمجرد حکم ساٹھ ہزار ساحر تیار ہوے اور قیدیون
کو ارابے پر بٹھلا کر لے چلے ناگن بھی ساتھ ہوئی اسکے مطیع پچاس ہزار ساحر تھے وہ بھی درست
و چست ہوکر چلے گھنٹے و ناقوس بجنے لگے غلغلۂ عظیم برپا ہوا ناگن کی مان فی الحال بہت علیل ہے
غش کی حالت مین پڑی رہتی ہی اسنے بسبب اسکے کہ میری مان کی خبر کون لے گا لازم ہی کہ ساتھ
لیتی چلون ہر چند کہ کہین دور جانا نہین ہی پھر بھی مریض کی خبر گیری لازم و واجب ہی یہ سوچکر
پالکی مین اپنی مان اقعی جادو نام کو بھی سوار کر کے ساتھ لے لیا یہان تک کہ بعد کچھ عرصے
کے لشکر مہرخ کے سامنے جاکر پہونچے کیونکہ پانچ یا سات کوس کا بہر جنگ و جدال دونون لشکر
کے درمیان مین فاصلہ رکھا ہی غرضکہ جب وہان پہونچے عیارون نے جو فکر مین عیاری کی
پھر رہے تھے عمرو کو بھی قید دیکھا اور فکر زیادہ کرنے لگے کہ بہت جلد ان کو چھڑانا چاہیئے ادھر طائران
سحر سامنے مہرخ کے گئے اور بعد بجا لانے دعا و ثنائے شاہی کے عرض پیرا ہوے کہ فوج شاہ طلسم خواجہ
اور سرخ مو اور اسکے بھتیجے کو سامنے لشکر ظفر پیکر کے قتل کرنے لائی ہی یہ کہکر علحدہ ہوے مہرخ نے
جب یہ ماجرا سنا فرمایا بغیر عمرو [illegible] بیکار ہی یہان بھی لشکر تیار ہو یہ فرما کر نفیر سحر بجائی کل
لشکر کمر باندھکر مرنے پر تیار ہوا نقارہ جنگی گڑگڑایا دلاور بہت جلد مسلح مکمل ہوکر مرکب ہائے تازی
پر سوار ہوے ساحر اپنے اپنے حربے لیکر طائران سحر پر بیٹھے ایک ہنگامہ قیامت زا برپا ہوا اسوقت
قِران غلغلہ سُنکر لشکر مین دوڑا اور مہرخ سے کہا کہ آپ تامل فرمایئے اور لشکر لیے وقت کی منتظر
رہیے جب ہم عیار گرفتار ہو جائین اسوقت آپ کو اختیار ہی یا جب نعرہ ساحرون کے
بیرون کا سُنیئے یعنے یہ صدا کہ مارا مجھے نام میرا ناگن تھا اسوقت فوج عدو پر آکر گریئے گا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صرخ اسکے کہنے سے کوہ و دشت مین لشکر لیجاکر متواری ہوئی اور وقت کی منتظر رہی ادھر ناگن نے حکم دیا کہ اس جگہ خیمہ ایستادہ کیا جاے اور آج شب بھر میدان خونی کی تیاری ہو اور منادی ندا کرے تاکہ لشکر حریف مین ان لوگون کے قتل کی خبر پہونچے اور وہ لوگ آکر اسکا حال خراب دیکھین کیونکہ حکم شاہ یہی ہی اور اس لیے ان کو قتل کے لیے بھیجا ہی خلاصہ کلام اسی وقت خیمہ و خرگاہ استادہ ہوے اور لشکر کے بیچ مین قیدیون کو رکھا ایک طرف ہرزہ بان اور دوسری سمت ناگن خیمہ زن ہوئی اور اپنی ماں کا پلنگ ایک خیمہ مین بچھوادیا اور دہل زنی کا حکم دیا تاکہ پھر کوئی دقیقہ باقی نہ رہے صبح ہوتے ہی مجرمون کو قتل کر ڈالون گی غرضکہ منادی نے صدا دی کہ جو حاکم طلسم سے منحرف ہوگا وہ نہایت خراب حال سے قتل کیا جائے گا یہ صدا جو چار دانگ طلسم مین بلند ہوئی دشمن شاد اور دوست عمرو کے غمگین ہوے وہ دن سارا اسی انتظام مین گذرا آخر شاہ خاور زندان خانہ مغرب مین جاکر اسیر ہوا اور ظلمت شب نے میدان عالم مین خیمہ تاریکی برپا کیا کہ ابیات

چھپا نور جسوقت خورشید کا
ستارے فلک پر نمایان نہ تھے

ہوا خانہ دہر ظلمت سرا
پہ ہند سیہ مین تھے موتی ٹکے

شام ہوتے ہی بخوف عیاران ناگن اور ہرزہ بان نے سحر کیا کہ گرد ان کے لشکر کے ایک ابر آکر محیط ہوا اور اس قدر جھکا کہ سراسر زمین سے مل گیا اور یہ عالم ہوا کہ بجاے آسمان کے بھی ابر تھا اور چارون سمت لشکر کے دیوارین ابر کی کھنچ گئین لیکن جسوقت فلک کی جانب لگہ ہاے ابر پیدا ہوے عیار جو لشکر مین عیاری کرنے کو بشکل مبدل موجود تھے سمجھے کہ کوئی آفت آیا چاہتی ہی یہ ابر کا آنا خالی از فساد نہین ہی یہ سوچکر جست و خیز کرکے سرحد لشکر سے نکل گئے اور دور سے جو دیکھا تو ایک قلعہ ابر کا بنا ہوا نظر آتا ہی لشکر ناگن کا دکھائی نہین دیتا آسمان ابر کا دیوارین ابر کی زمین ابر کی ہان اتنا ہی کہ ان دیوارون مین طاق بنے ہین ایوان بنے ہین ان پر ساحر بیٹھے نظر آتے ہین اور کچھ لشکر کے چراغون کی روشنی ظاہر ہوتی ہی یہ دیکھکر عیار بہت گھبراے کہ افسوس لشکر سے ہم ناحق نکل آئے اب جانا اُس جانب کو نہایت دشوار ہی کاش اندر رہجاتے تو ہمراہ عمرو کے چھوٹ آتے یا اپنی جان دیتے اسی طرح افسوس کر رہے تھے کہ قران نے برق سے کچھ کان مین کہا برق ایک طرف بہت خوب کہکر چلا گیا پھر قران نے اور عیارون سے بھی کچھ کہا کہ وہ بھی ایک طرف گئے جب یہ جا چکے قران بھی ایک جانب روانہ ہوا مگر برق جو

اوّل گیا تھا ایک مقام پر بیٹھکر ایک عورت بنا کہ بدن دوہرا اور گدبدا ایسا دوا کی دھونی دیکر بنایا
کہ ہیئت اسی بدل ڈالی چھوٹے چھوٹے ہاتھ پتلی پتلی انگلیاں کمر پتلی کولے بھاری موافق کی تیاری
انگیا کسی کسائی ٹھیک سر مین زری کا موباف پڑا ادنچا سر گندھا پیشانی ہموار و بلند جھکی بھوین
ستوان ناک سر رنگ گات ابھری رانین پر گوشت بھری بھری لباس سر سے پا تک ہلکا بیازی
رنگا ہوا زیب قامت فرمائے زیور الماسی مگر مختصر پہنے کہ بہ مقتضائے نظم

کلک دو زبان صفت بہم کر　وصف رخ و زلف ساتھ ضم کر　یہ ظلمت کفر ہی وہ اسلام
یہ رات وہ دن یہ صبح وہ شام　یہ دل ہی تو وہ سیاہی دل　یہ گل ہی تو وہ چراغ محفل
یہ چشمہ خضر ہی وہ ظلمات　یہ ہجر کا دن وہ وصل کی رات　ناتھا سیر لوحۂ صفا ہی
پیشانی نسخہ وفا ہی　گردیدۂ مست بحر گل ہی　ابرو محراب دار پل ہی
منھ مین ہی زبان کہ گل مین زر ہی　یا حقۂ لعل مین گہر ہی　گر دیکھ لیا کسی نے سینہ
شکل ہوا زخم دل کا سینا　پستان جو ہین میوۂ بہاری　محرم انگور کی پٹاری
ہین ناف و کمر جو دونون باہم　مضمون کے پیچ مین پھنسے ہم　یہ بال و بال کا ہی پھندا
یا تار خیال کا ہی پھندا　اعجاز ہی گردش قدم مین　ٹھوکر مردے جلائے دم مین

اس صورت دل فریب سے درست ہو کر ہاتھ مین تھال لیے کچھ پکوان اور مٹھائی اس مین رکھے
نہایت ناز و انداز سے سامنے اس قلعۂ ابر کے آکر ایک جانب کو روانہ ہوا کچھ دور گیا ہوگا کہ
ضرغام سے **قران** نے کہا تھا کہ تو عاشق بنناوہ ایک مقام پر ژولیدہ مو پریشان حال گریبان
چاک کھڑا تھا دوڑکر اس نازنین کے قریب آیا اور پکارا کہ **بیت**

وہ تمھین ہو جو چراتے ہو ہمین دیکھکے آنکھ　ہمسے دل بھی تو کسی طرح چرایا نہ گیا

یہ کہکر پاس پہونچ کے ہاتھ پکڑ لیا اس زن ماہ پیکر نے کہا صاحب تم مجھے کیون بدنام کرتے ہو ان
باتون مین جان جائیگی اب میری محبت سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ اچھا نہوگا مین کہانتک جنگل مین تمھارے
لیے آیا کرون جس دن میرا خاوند دیکھ لے گا بڑی آفت ہوگی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ **قران** بشکل مرد
قوی ہیکل سونٹا ہاتھ مین لیے ایک طرف سے آکر پہونچا اور للکارا کہ کیون مال زادی تو ہمیشہ کہا کرتی
تھی کہ مجھے کسی کے ساتھ پکڑ لو تو مین جانون آج مین نے تیرے یار کے ساتھ تجھے پکڑا آج تیری
ناک کاٹون گا یہ بیسوا پن تیرا سب ظاہر ہوگیا اس ڈانٹنے کے ساتھ ہی وہ عورت تو سہم کر بیٹھ گئی
اور وہ عاشق بھاگا پھر کچھ مطلوبہ کا بھی خیال نہ کیا کہ کیا اُسپر گذرے گی شوہر مصنوعی نے آکر

بال سر کے پکڑے اور برہ بناوٹ اس عورت کو مارنے لگا اور عورت نے شور و داد و بیداد و فریاد بلند کیا اور شوہر کو بھی دو ہتڑ مارتی تھی اور کہتی تھی کہ تیرا اجارہ ہی جو میرا جی چاہیگا کرونگی اور تیرے منھ مین پوچھونگی بھڑوے آج تجھے بڑی غیرت آئی اور کل اسنے دس روپیہ کا کپڑا تجھکو لادیا تو وہ چپکے سے لے لیا یہ نہ جانا کہ آخر یہ کس علاقہ سے دیتا ہی پھر کسی کا مال کھا لینا بھٹے بازی ہی آج آیا ہی اپنا قرق جتانے اپنی بھینا پر قرق نہین کرتا جو دن دہاڑے یار بلاتی ہی غرضکہ عورت تو مرد کو دشنام دیتی ہی کاٹ کھاتی ہی اور مرد سونٹے مار رہا ہی شور و غل بے انتہا مچا ہی از بسکہ چاندنی رات تھی اور ابر کا قلعہ نزدیک تھا طاق و ایوان مین وہان کے ساحر تو بیٹھے ہی تھے اُنھون نے بھی یہ ماجرا دیکھا اور مرزبان سے جا کر کہا ذرا چلکر دیکھیے تو جنگل مین عجیب دل لگی ہورہی ہی یہ سُنکر اسنے بھی آکر ان دونون کو لڑتے ہوئے دیکھا چاندنی مین عورت کا قد قطعدار ثابت ہوا ایک سحر کا پنجہ بھیجا کہ وہ جا کر عورت کو اُٹھا لایا اُسوقت ابر ہٹ گیا پنجے نے عورت کو سامنے رکھدیا اسنے پاس سے جو رُخ زیبا کا اسکے نظارہ کیا اور از سرتاپا اسکو دیکھا بیک نظر دیوانہ و فریفتہ ہوا اور کہا کہ اے گل پیرہن یہ کون تھا جو تجھ ایسے معشوق کو کہ جس کو گل کا بوجھ بار معلوم ہوتا ہوگا زد و کوب کر رہا تھا یہ کلمات سُنکر اس سیمین عذار نے کہا کہ آپ آج کی مار کو کیا کہتے ہین جب سے مین اس قصائی کے پالے پڑی ہڈی ہڈی میری چور ہی اسوقت آپ نے بڑا غضب کیا جو اسکے پاس سے مجھے اُٹھوا لیا اب وہ بغیر ناک کاٹے یا مار ڈالے مجھے نہ چھوڑے گا موئی کا ٹھا بڑا بدگمان ہے کہے گا کہ بتا کس یار نے تجھے بلوایا تھا مرزبان نے کہا کہ کیا مجال اسکی جو تجھے اب ہاتھ لگا سکے عورت نے جواب دیا کہ کیون مجال کو کیا چاہیے وہ میرا شوہر ہی اسواسطہ سامری کا اگر مجکو آپ نے بلایا ہی تو میرے شوہر کو بھی بلا لیجیے ورنہ بڑی قباحت میرے لیے ہوگی اور اب مین یون تو جا بھی نہین سکتی وہ یہی کہے گا کہ تو آشنا کے یہان گئی تھی ہائے لوگو مین کس غضب مین پڑ گئی ارے صاحب جلد اسے بلوائیے مرزبان نے چاہا کہ پنجہ بھیج کر بلائے عورت نے کہا پنجہ نہ بھیجیے گا وہ آدمی جلے تن ہی ناحق مجکو آکر مارے گا آبرو کے ساتھ بلوائیے گا کہ وہ خوش ہو غصہ اسکا اُتر جائے پھر انصاف کر کے رضامند کر کے اس سے فارغخطی مجھے دلوائیے گا مرزبان فارغخطی کا نام سُنکر شاد ہوگیا اور ایک ساحر سے حکم دیا کہ تخت سحر پر بٹھا کر اسکے شوہر کو لے آ ساحر حسب الحکم تخت لیکر گیا وہان وہ مرد بک جھک رہا تھا کہ ساحر نے کہا چلیے جہان آپ کی زوجہ ہی انھون نے بلایا ہی اور سوار کر کے اندر قلعہ سحاب کے سامنے مرزبان کے لایا اسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعزت تمام بٹھلایا بعد کچھ دیر کے سمجھانے لگا کہ زوجہ تمھاری آوارہ ہی کچھ روپیہ مجھ سے لیلو اور اسکو چھوڑ دو اس مرد نے کہا اسوقت خستہ و شکستہ بہت ہون صبح کو اسکا جواب دونگا پھر مرزبان نے ایک ساحر سے حکم دیا کہ اسکو لیجا کر خیمے مین رکھو ساحر قران کو خیمہ مین لایا پلنگڑی چاندنی کی سونے کو دی ادھر عورت سے مرزبان اختلاط کرنے لگا عورت نے کہا مین ابھی اپنے شوہر کے خیمے مین جاتی ہون جب فارغخطی ہو جائیگی اس وقت دیکھا جائیگا مرزبان اس کلمہ سے بیتاب ہو گیا اور کہا تم یہین ٹھہرو عورت نے کہا خوب تم تو پرائی جورو پر لہلوٹ ہو گئے یہ کہکر اُٹھی کہ جاتی ہون مرزبان اُٹھکر لپٹ گیا اور قسمین دینے لگا عورت نے کہا ذرا دم لو مین ابھی تو جاتی ہون اور جب وہ سو جائیگا تو کسی حیلہ سے آؤنگی یہ کہکر وہان سے خیمہ مین آئی قران سے سب حال کہا اور کہا اب کی جاکر مین مرزبان کو پکڑے لیتا ہون یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک طرف سے صدا کراہنے کی آئی برق نے در خیمہ پر آکر ایک ساحر سے پوچھا کہ یہ کون آہ آہ کرتا ہی اس ساحر نے کہا مان ناگن کی بیہوش اور ماندی رہتی ہی وہ ہی کراہتی ہی یہ سُنکر برق اسی آواز کی طرف گیا دیکھا کہ ایک خیمہ استادہ ہی اندر اسکے پلنگ پر ایک مریضہ لیٹی ہی ایک جانب چوکی پاخانہ پھرنے کی لگی ہی دو ایک کنیزین مہ پارہ جوان خدمت کو حاضر ہین پلنگ کے قریب کچھ طبلخہ بنے ہوئے رکھے ہوے ہین کھرے کٹے پڑے ہین کچھ عورتین پٹی پکڑے بیٹھی ہین پنکھا جھل رہی ہین برق نے قریب خیمہ پہونچکر ایک عورت کو ان مین سے باشارہ انگشت طلب کیا جب وہ اُٹھکر پاس آئی کہا کیون گیان بتنے ہمین پہچانا اس کنیز نے کہا مین مطلق واقف نہین ا سنے کہا اب کا ہیکو پہچانوگی مین وہی تو کھرزبان کی ہون یہ کہتے کہتے حباب بیہوشی مارا کہ تڑاق سے اُسے چھینک آئی اور بیہوش ہو گئی برق اسکو اُٹھا اپنے خیمے مین لایا مگر رُو برو سے نہ آیا پشت پر سے سراپچہ چاک کرکے اندر آیا اور در خیمہ پر جاکر پکار کر کہدیا کہ اندر خیمہ کے ہم زن و شوہر سوتے ہین کوئی یہان نہ آئے دوسرے جہان تمھین مین جاؤن کوئی مزاحم نہو ساحرون نے جو یہ کلام سُنا تو سمجھے کہ زن بدکار ہی شاید کہ یہ شوہر کو سلا کر میان پاس ہمارے جاے یا اور کچھ کرے اسکے درمیان مین بولنا اچھا نہین وہ سب تو یہ سوچکر چپ ہوے ادھر اسنے کپڑے اس کنیز کے اُتار کر آپ پہنے اور اپنے کپڑے وہی زنانے اسکو پنھائے اور مثل اسکی صورت کے شکل اپنی بنائی اور جس صورت پر آپ عورت بنا ہوا تھا اسی طرح کی عورت اسکو بنا کر فلیتہ دافع بیہوشی سونگھایا کہ وہ ہوشیار ہوئی دیکھا کہ میری صورت کی ایک عورت سامنے موجود ہی یہ دیکھکر براہ استعجاب اسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیفیت پوچھی برق نے کہا گیان مین تم کھڑی باتین کر رہی تھی کہ ایک ہوا کا جھونکا لگا دونون بیہوش ہوگئے اسوقت سامری کو دیکھا کہ تشریف لائے اور میرے تمھارے منھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ ہمنے تم دونون کو کایا پلٹ کر دیا اسمین تمھارے لیے بہتری ہی اور ہماری مشیت اسی کی مقتضی ہی کہ کنیز ناگن کو مرزبان کی زوجہ بناکر اسکا مرتبہ دو مرتبہ بڑھا یئن اور تجکو اس کنیز کی صورت بنایئن لوگیان مشیت خداوند مین کیا چارہ ہی اب تم میری حقیقت سنو کہ یہ شخص جو پلنگ پر لیٹا ہی اسکی مین زوجہ تھی مجھ پر مرزبان عاشق ہی صبح کو فارغخطی میرے شوہر سے مجکو دلاکر مجھے اپنے پاس رکھتا لہذا جو کوئی پوچھے اسی مرد کی زوجہ اپنے تیئن تبلانا اور مجھ سے مرزبان نے وعدہ لیا تھا کہ جب شوہر تیرا سو جائے تو میرے پاس آنا اب یہ سوتا ہی تم اسکے پاس جاؤ اور داد عیش و خرمی دو مین تمھارے عوض تمھاری بی بی مریضہ کی خدمت مین جاتی ہون وہ کنیز مدت گذری تھی کہ مرد سے واقف نہ تھی اور تکلیف مین رہا کرتی تھی زر و زیور دیکھکر اور زوجہ اتنے بڑے امیر کا ہونا سنکر نہایت خوشنود ہوئی اور کہا گیان اچھا مجھے مرزبان پاس پہونچا دو اور اپنا نام تبلا دو برق نے کہا میرا نام محبوب ہی یہ کہکر اپنے ساتھ لیا اور خیمہ مرزبان کا تبلا دیا وہ اندر خیمہ کے گئی مرزبان چشم براہ انتظار تھا اسکو دیکھکر پکارا بیت

آج آتے ہین وہ کچھ آنکھون مین فرماتے ہوئے	سحر اور اعجاز اک پردے مین دکھلاتے ہوئے

یہ کہکر اٹھکر گود مین لیکر پلنگ پر بٹھایا لب سے لب ملایا شراب کا جام پلایا یہ کنیز نہایت مسرور ہوکر مصروف عشرت و طرب ہوئی اور ادھر برق کنیز بنا ہوا خیمہ افعی مین پہونچا اور کاروبار کرنے لگا لیکن شمعون پر پروانہ ہائے بیہوشی پھیکتا جاتا تھا بعد لمحہ کے شمع سے دود بیہوشی بلند ہوا جو لوگ وہان خدمتی تھے وہ بیہوش ہوگئے اسوقت افعی کے بھی منھ پر غبار بیہوشی کا مل دیا کہ ایک تو وہ بیہوش ہی رہتی تھی اور بھی شل مردے کے ہوگئی برق نے اسکو اٹھاکر ایک گوشۂ خیمہ مین لاکر دری اور چاندنی وغیرہ مین چھپا دیا اور آپ صورت اسکی ایسی بنکر اسی کا لباس پہنکر مریضون کی طرح پلنگ پر آکر لیٹ رہا کبھی غش ہوجاتا تھا اور کبھی کراہتا تھا اور کبھی آہ آہ کرتا تھا اور پلنگ کے پاس جو عورت کہ بیہوش تھی اسکو چھینٹا دے کر ہوشیار کیا جب اسکی آنکھ کھلی تو عورت سے کہا کہ مجھے ڈالکر اکیلا سب کمبختین سو رہین ذرا ان پر پانی چھڑک دے کہ ہوشیار ہوجایئن اور میرے ہاتھ پانون اینٹھتے ہین ذرا دبایئن اس عورت نے حسب ارشاد سب کو پانی چھڑک کر ہوشیار کیا اور وہ سب اسکی خدمت مین مصروف ہوئین اس عیاری کرنے مین وہ شب

اخیر ہوئی اور آفتاب مثل رنگ رخ بیمار روے زرد با تن تپ دار کے لرزان شفاخانہ سپہر مین آیا
اور حکیم علی الاطلاق نے واسطے دفع حرارت و تقویت قلب کے طباشیر سحر کو ظاہر فرمایا نظم

عمرو کو جو کرتے تھے ساحر ہلاک
ہوا تھا زمانے کو ایسا قلق
گریبان سحر کا ہوا غم سے چاک
کہ تھا صبح کا رنگ بھی غم سے فق

دم صبح ناگن خواب راحت سے بیدار ہوئی اور مرزبان بھی اس عورت سے لوٹ ہو رہا تھا جبھ
اٹھکر اسکے لیے کنیزین بہر خدمت مقرر کین فواکہات کی ڈالیان کھانے کو منگا دین شوہر مصنوعی
کو اسکے بلاکر ہمراہ لیا کہ قتل عمرو سے فراغت ہوئے تو تمھین مال و زر دیکر خوشنود کرون غرضکہ
کل لشکر کو حکم کمربندی کا دیا ایکطرف سے ناگن سوار ہو کر آئی سب فوج درست ہو کر پرا باندھکر
کھڑی ہوئی رات ہی سے جلاد میدان مین پھر رہے تھے اور چبوترے ریگ کے بنے تھے بوریئے بچھے
تھے اسپر لاکر عمرو کو بٹھایا اور سرخ مو دخور شید کی زبانین چھیدکر سوزن دیکر انکو بھی زیر تیغ
بٹھایا اسوقت سحر پڑھا کہ وہ ابر کا حصار برطرف ہوا اسلیے کہ مہرخ وغیرہ حال خراب اپنے
ساتھیون کا دیکھین پھر تو عمرو وغیرہ کو یقین اپنی مرگ کا ہوگیا اور بلبلاکر رجوع قلب سے
دعا کرنے لگا کہ اے پروردگار مجھ سے تونے وعدہ فرمایا ہی کہ جب تک اپنی موت تین بار مین خود
نہ طلب کرون اسوقت تک نہ مرون خداوندا تو سچا ہی اور تیرا قول سچا ہی اور تو عالم اور دانا ہی
کہ مین نے موت کا خیال بھی نہین کیا الٰہی اپنے برگزیدہ حبیبؐ کے نور کا واسطہ مجھے ان کافرون
کے ہاتھ سے نجات دے کہ نظم

تو ہی معبود یکتا دو جہان کا
تو ہی ہی حاکم ارواح و اجسام
تو ہی خالق زمین و آسمان کا
تو ہی ہی باعث آغاز و انجام
تجھی سے ہی نشان اوج و پستی
ہی تیرے فیض سے ہر چیز موجود
تجھی سے ہی بہار باغ ہستی
ترے ہی حکم مین ہی بود و نابود
بچالے اے خدا تو جان کو میری
عطا کر تو دوا درمان کو میری

یہ دعا کر رہا ہی وہان جلادون نے حکم پوچھا کہ مار ڈالنا ہمارا کام ہی جلانا خدا کا کام ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم
دیجیے یہ لوگ بڑے زبردستان روزگار سے ہین قتل کرنا آسان نہین ہی مرزبان نے کہا لاکھ حکم کا ایک
حکم دیا کہ جلد سر کاٹ کر ان گنہگارون کے حاضر کرو جلاد تو حکم پوچھ رہے تھے اور حصار ابر کا دفع ہونے
سے ضرغام اور جانسوز جو بیرون لشکر تھے صورت ساحرون کی بدلکر لشکر مین آ کھڑے ہوے ادھر

جلاد حکم ثانی اور ثالث پوچھ رہے تھے اور تیغہ کھینچکر واسطے قتل کے چلے تھے کہ عیارون نے پتھر گوپھن
مین رکھکر مارے انکے سر پر آکر پڑے کہ کاسہ ہائے سر ترش کر دور گرے سب ساحر عمرو کے قتل ہونیکا
تماشہ دیکھ رہے تھے کسی نے یہ نہ دیکھا کہ پتھر جلادون کو کس نے لگائے اور انکے مرنے کا ایک غوغا سا بلند
ہوا اب کوئی جلادی کا نام نہین لیتا اسوقت مرزبان نے کہا مین خود قتل کرتا ہون یہ سنتے ہی
قران جو پاس کھڑا تھا اسنے کہا آپ ٹھہریئے مین قتل کرنے جاتا ہون مین سب جلادون کا باپ
ہون دم بھر مین سیکڑون کو مار ڈالتا ہون یہ سنکر مرزبان نے کہا جلد ان تینون کو قتل کر مین تجھے
بہت خوش کرونگا قران نے کہا اوّل انعام منگا دیجیے تو قتل کرون اسنے سو روپے منگا کر
عنایت کیے یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کنیزین ناگن کی روتی پیٹتی آئین اسنے پوچھا کیا ہے کہا جلد
چلیے مان آپ کی دم توڑ رہی ہین دیدار آخری دیکھ لیجیے ناگن بتیابانہ دوڑی وہان برق ہاتھ
پانون ٹیک رہا تھا موت کا پسینہ ماتھے پر تھا تشنج ہو رہا تھا غشی طاری ہوئی تھی کہ ناگن ہائے
اس بندی کی مان کہتی ہوئی آئی برق اور زیادہ تڑپنے لگا بعد کچھ لمحے کے ذرا ٹھہر کر آنکھ کھولی اور
کہا کہ میری بیٹی آئی ناگن نے کہا امان کھڑی تو ہون برق نے ہاتھ پھیلا کر سر کو چھاتی سے لگایا
اور کہا بیٹا ذرا کنیزون کو یہان سے ہٹا دو تو مین کچھ وصیت کرون اسنے سب لونڈیون کو دور ہٹا دیا
جب تنہائی ہوئی برق نے کہا بٹیا لونڈیان کہتی تھین کہ بی بی کے پسینے مین بو آتی ہے ذرا تو سونگھکر
دیکھ تو کہ میرے پسینے مین مردے کی بو آتی ہے ناگن یہ کلام سُنکر براہ غضب بولی کہ یہ کون سی
غیبالی کنیز ہے جسنے بیمار کے مُنھ پر یہ کلمات کہے مارے کوڑون کے کھال گرا دونگی برق نے کہا
بٹیا خفا نہو تمھین میری جان کی قسم ماتھے پر سے پسینہ لیکر ذرا سونگھ تو اگر بو آتی ہے تو کنیزون کو
کچھ نہ کہنا کہ وہ وہمی ہین اور جھوٹھ نکلے تو سزا دینا اسکے قسم دلانے سے ناگن نے کچھ پسینہ پوچھ کر
سونگھا برق نے تو بیہوشی منھ پر پہلے ہی مل رکھی تھی یہ سونگھتے ہی بیہوش ہو گئی برق دوڑکر اُسکی
مان کو دری سے نکالکر قریب اسکے لایا اور دونون کو برابر لٹا دیا ادھر قران جب سو روپے انعام
کے لے چکا بغدہ کمر سے نکالکر گویا ہوا کہ کہیے تو آپ کو قتل کرون مرزبان نے کہا کچھ سودائی ہوا ہے
قران نے کہا آپ کے پیچھے ایک صاحب کھڑے اشارے کر رہے ہین کہ مرزبان کو مار ڈالو یہ سُنکر
مرزبان نے پھر کر دیکھا اسنے اس زور سے بغدہ مارا کہ سر کٹ کر دس قدم پر جا کر گرا ایک شور دار
وگیر برپا ہوا زمانہ مین تاریکی برپا ہو گئی ساحر لینا لینا کہکر دوڑے تھے کہ وہان برق نے ناگن اور
افعی دونون کے سر جدا کر ڈالے آندھیان اٹھین بیر غل مچانے لگے فوج ساحران بدحواس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوکر اس طرف دوڑے برق خنجر کھینچے تو کھڑا ہی تھا اس لشکر شقاوت اثر مین در آیا قران و ضرغام و جانسوز بغدہ پکڑ کر نیچے کھینچکر حملہ آور ہوے اسوقت ساحرون نے ملاریخ و ترنج ان پر مارے لیکن مرنے سے ناگن وغیرہ افسرون کے خورشید و سرخ مو و عمرو پر سے سحر کی قید دفع ہو گئی تھی عمرو نے اٹھکر سوزن زبان سرخ مو سے نکال لیا ادھر خورشید بھی چھوٹا دونون نے عیارون کو کھڑے دیکھا دیکھکر رد سحر پڑھا کہ نارنج و ترنج ساحرون کے بیکار گئے اور ان دونون نے لڑنا شروع کیا آگ برسنے لگی پتھر گرنے لگے برف پڑنے لگی جب یہ ہنگامہ بلند ہوا مہرخ جو فوج ساحران لئے منتظر ٹھہری ہوئی تھی آکر گری العیاذ باللہ تکبیر تو وہ حشر برپا ہوا کہ یقین تھا روز قیامت جانکر مردے قبر سے باہر نکل آئینگے گولے فولادی اور گھیپے پیکان اور سوئی کے چلنے لگے رعد چیخین مارنے لگا اور برق محشر چمک کر گرنے لگی حریف کے دو ٹکڑے ہونے لگے بہار نے بہار کا عالم پیدا کیا مخمور نے لوگون کو مست ولایعقل بنایا تلوار سحر کی بڑے گھمسان سے چلنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی کہ نظم

گیا دست تہور اسنے جب باز
ہوا ہوش مخالف گرم پرواز

سپر مین وہ نہان تھے گو ستمگار
مگر رکتی ہی کب بجلی سی تلوار

گری جس سر پہ جا کر برق محشر
کفل تک آکے ٹھہرا فرق تا سر

سپر حائل ہوئی نہ خود و جوشن
دو پارہ سب ہوے مرد و دشمن

ہوئے توسن سے جب وہ مائل خاک
اٹھا یہ شور غل خس کم جہان پاک

ہوئے مجروح و خستہ سر بسر وہ
عقیق آسا ہوے خونین جگر وہ

زمین نعل ستوران سے ہوئی گرد
سرکہسار ہین گو یال سے گرد

کمند ریشمی تھی یون گلوگیر
بندھے تھے بیل جنگی سترہ بے بیر

فلک تیرہ ہوا یہ گرد چھائی
ہوئی زیر و زبر ساری خدائی

گرہ اپنی ہوئی ان سب کو بہبود
کہ عرض راہ مین ہوتے تھے نابود

غنیمت تھا بچانا اپنے سر کا
پدر بھی ہو گیا دشمن پسر کا

کمندون مین ہوئے صدہا گرفتار
اسی ذلت کے تھے ظالم سزاوار

غرض شکست فاش کھا کر بقیۃ السیف سمت لشکر حیرت بھاگے اور مہرخ اسباب دشمن لوٹ کر بہ فتح و ظفر خورشید و عمرو وغیرہ کو لیکر اپنی بارگاہ مین آئی عمرو پر سے تصدق بہت اتارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خورشید اپنی بہن ملکہ ہلال سحر افگن سے ملا اور دربار ہزار ساحر اسکی فوج کے حاضر ہوئے بارگاہ اسکی استادہ ہوئی مہرخ نے خلعت عنایت کیا اور حکم جشن ہونے کا دیا ساقی و مطرب جام بادۂ ارغوانی اور ساز خوش آہنگ لیکر حاضر ہوئے جلسہ عیش آغاز ہوا نظم

ہر اک معشوق مصروف تبسم ۔ لبالب خندۂ عشرت تھے مردم
عجب صحبت تھی وہ اور طرفہ ہنگام ۔ مبارک روز تھا فرخندہ ایام
بھلا کیونکر نہ وہ صحبت رہے یاد ۔ عدو پامال تھے اور دوست شاد
بر آئیں آرزوئیں حسب دلخواہ ۔ ہوئے درویش بھی انعام سے شاہ

ادھر فوج ہزیمت خوردہ لاشین ناگن وغیرہ کی لیے لشکر حیرت مین پہونچی اور بارگاہ مین سامنے شاہ طلسم کے لاشین رکھ دین حقیقت ظلم عیاران بیان کی افراسیاب نے سب ماجرا سنکر کف افسوس ملے اور منھ کو پیٹ لیا حیرت نے کہا اے شہنشاہ آپ نشہ مین شراب کے بدمست رہتے ہین نہ رعایا کی خبر نہ گھر کی سدھ عیارون کا ظلم بڑھتا جاتا ہے اور آپ طرح دیتے ہین یہ تا بہ کجا مین جانتی ہون کہ ایک دن وہ مجھے بھی آکر مار ڈالین گے اب میرا جی چاہتا ہے کہ اپنا گلا اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالون افراسیاب نے اسوقت بی بی کو رنجیدہ دیکھکر گلے سے لگا لیا اور کہا گھبراؤ نہین دیکھو تو مین ان باغیون کے ساتھ کیا کرتا ہون لونڈا لونڈیا لی کو ترسا ترسا کر نہ مارا تو نام اپنا نہ رکھا مجھے سب حال عیارون کی مکاری کا معلوم ہو گیا ہے مقدمہ طلسم بہت نازک ہے ذرا چوکے اور بلا مین گرفتار ہوئے دیکھو طلسم کشا بندہ ہے مگر آئین طلسم ایسا ہے کہ قتل نہین کر سکتا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک بجلی چمکی اور لکہ ابر کے فلک پر ظاہر ہوئے اور بجلیان سنہلی روپہلی چمکنے لگین پھر وہ ابر شق ہوا اور ایک ساحر ہنس پر سوار مالے پہنے جواہر زیب بدن کیے بصورت مہیب ماران سیاہ و سرخ سر سے لپیٹے زمین پر اترا اسکو دیکھکر حیرت اپنی جگہ سے اٹھی اور گویا ہوئی کہ آؤ میرے بھائی بیرن یہ کہکر گلے سے لگانے چلی اسنے اول شہنشاہ کو مجرا کیا پھر حیرت کے سینے سے سر بادب تمام لگایا اسنے بلائین لین اپنے پاس بٹھایا اسوقت فوج ساحران جو اسکے ساتھ آئی ہے باجے بجاتی بڑے عظم و شان سے آئی ہر ایک کو حکم اترنے کا ملا ایک لاکھ ساحر نے کمر کھولی عجب گھما گھم ہوئی یہ ساحر حیرت کا خالہ زاد بھائی عقاب ستارہ پیشانی نام ہے اور اسی طرح ملکہ بہار کا بھی یہ بھائی ہے ملک سیارہ اس طلسم مین ایک شہر ہے کہ وہان کا بادشاہ ہے جب اسنے سنا کہ ایک بہن میری باغیون کی شریک ہو گئی اور دوسری بہن مقابل لشکر حریف بہر جنگ خیمہ زن ہے تو اسکی مدد کے لیے لاکھ ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے آیا ہی خلاصہ کلام جب یہ بآرام تمام بیٹھا ساقی نے لاکر جام شراب بحکم شاہ جادوان اسکو دیا ناچ سامنے اسکے ہونے لگا لیکن وہ مستفسر ہوا کہ اے شہنشاہ آپنے اس قدر نمک حرامون کو مہلت کیون دی کہ ان کے ساتھ جمعیت کثیر ہوگئی فساد زیادہ بڑھا یہ سنکر شاہ نے حال عیارون کی بد ذاتی کا اور جو کچھ ماجرا طلسم مین گذر چکا تھا بیان کیا اور عیارون کی جانب سے کمال ہی شکوہ کیا عنقا نے کہا غلام کو رخصت دیجیے کہ جاکر ان عیارون کو باندھکر اور سر باغیون کے کاٹ کر حضور مین لائے شاہ نے کہا تم میرے فرزند ہو تمھین مین نہ بھیجونگا ادھر حیرت نے کہا بھیا مین تمھین لڑنے نہ دونگی اسنے کہا مین ضرور لڑونگا اور اگر تم مانع ہوگی تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگا شاہ نے کہا اچھا دو ایک دن کے بعد مقابلہ کرنا ابھی تو تم آئے ہو اسنے نہ مانا اور حکم طبل جنگ دیا شاہ طلسم اسکو نشیب و فراز عیاران کی مکاری کا سمجھا کر سمت باغ سیب پار دریائے سحر کے گیا اور یہان جسوقت کہ شہنشاہ معرکہ آرائے اورنگ سپہر بارگاہ مغرب مین جاکر مقیم ہوا اور ممالک دہر پر قبضہ ترک ہندوے شب نے کیا کہ بمقتضاے

ابیات

ہوا سلطان خاور جب گریزان   ہوئی پھر کہکشان کی تیغ عریان
خنہ سیارگان بازیت و قمر   سر پہ چرخ پر تھا جلوہ گستر

صدائے قرنا اور طبل جنگ کا شور تھا یہ خبر طائران سحر لیکر دربار در بار خجستہ کردار ملکہ مہرخ نامدار مین پہونچے اور بتمثل بشکل انسان ہوکر بصد ادب آستانہ دولت کو چوم کر عرض پیرا ہوے کہ اے سلطانہ دولت و اقبال

مثنوی

تو اے شہ بخوبی اخلاق خویش   سبق برد ے از بادشاہان پیش
زہے وضع دانش زہے عدل و داد   زہے ملک و دولت کہ پایندہ باد

لشکر مخالف مین عنقاے ستارہ پیشانی نام ساحر بد انجام نے آکر طبل رزم بجوایا ہی بکھیڑا مچایا ہی یہ خبر عرض کرکے کنارے ہوے عیار اسی وقت بارگاہ سے نکل گئے اور مہرخ نے بھی حکم نواخت طبل لشکر حرب کو دیا کوس جدال پر چوب پڑی فلک چکرایا زمین تھرائی اور ساحرون کے سحر کرنے اور پڑھنت پڑھنے کی باری آئی بہادرون نے آلات حرب و ضرب کی درستی شروع کی

نظم

کسی نے کی پڑھنت سجا پہ آغاز   کہین ناقوس کی برپا تھی آواز
کسی نے موم کا گولا بنایا   کسی نے سامنے دھولا بٹھایا
کوئی اگیار کرتا تھا کوئی جاپ   کوئی کرتا تھا بن تادور ہو یاپ

سپاہی گرر ہے تھے صاف تلوار　　کہین خنجر کہین گرز گران بار
نقیبون کی صدا تھی ہان خبردار　　زرہ سے خود سے جوشن سے ہشیار
نہین ہے یہ مقام ننگ و اکراہ　　شکست و فتح کا مالک ہے اللہ
رہا شب بھر یہی ہنگامہ برپا　　ہوئی صبح ظفر مشرق سے پیدا
نہیب تیغ بران سے کٹی شب　　گریزان سب نظر آتے تھے کوکب

جسوقت کہ پرچم زرانداود علم آفتاب کو صبح نے اُڑایا اور سپیدہ سحر ہمرنگ تیغ صاف نظر آیا مہرخ تخت پر عیش گاہ سے نکلکر سوار ہوئی ہر ایک سردار ساحران ذیوقار نے مجرا و سلام کرکے تخت کو قلب لشکر مین رکھ لیا اور سمت داوگاہ مصاف چلے پھر تو طائران سحر سر پر سایہ فگن تھے شعلہ ہاے آتش بلند گروہ گروہ ساحر نیرنگ بازی اور شعبدہ پردازی سحر کی دکھلاتے شیر سحر کے فیل مست سے لڑاتے آگ کا دریا بناتے سلین برف کی برساتے روانہ ہوے اور دشت قتال مین پہونچے اس طرف سے بھی رایت ہاے رنگارنگ پیدا ہوے اور بنگلہ خوشنا بردے ہوا اُڑتا ہوا حیرت کا آیا اور ساحرون نے غل یا سامری و جمشید کا مچایا اس بنگلہ مین مصوردر صورت نگار مقیم تھے اور حیرت تخت پر بصد حشمت جلوہ فرما تھی گرد بنگلے کے ساحر کرگدن اور شیر آتشین پر سوار کوڑے ماران سیاہ کے ہاتھ مین لیے صورتین مہیب بنائے وارد ہوے اور ایک سمت سے عنقا ہنس پر سوار برابر اسکے لاکھ ساحر کی قطار نمودار ہوا اسکے ساحرون نے الگ پرا جمایا اول میدان بزدست تہمر چنکر زمین کو آئینہ سان صاف کیا پھر ابر بحر برسا کر گرد و غبار کو بٹھایا ترغیب لشکر جانبین مین آغاز ہوئی صفوف کارزار جم گیئن پھر نقیب دونون طرف سے نکلکر پکارے کہ قطعہ

چو خصم قصد تو گرداز برائے دفع مزا　　بجد و جہد بکوش از رعقل مشہوری
کہ گر مراد بدست آیدت بکام رسی　　دگر بہم نرسد آن زمان تو معذوری

ہان دلیرو نام کی جگہ ہے جان پر کھیلو نشان جرأت میدان شجاعت مین نصب کردو کہ بیت

نہ برز و آج باقی ہے نہ ہے سام　　شجاعت سے مگر مشہور ہے نام

یہ صدا دے کر جب نقیب ہٹے لشکر عنقا سے گذارہ مارزبان نام ایک سردار میدان مین آیا اور سحر کی نیرنگیان دکھا کر رجز خوان ہوا کہ قطعہ

من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب　　لبغیران در آموزم آداب حرب
گدا این ہنربران دلیری کند　　کہ سر پنجہ بر صید من افگند

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ لاف وگزاف سُنکر لشکر مہرخ سے ایک سردار خورشید غزالہ کوہ پیکر نام اژدرا ہوکر اُسکے مقابل جاکر ہوا
اسے ایک ماہیخ مارا کہ ہزارون سانپ اس مین سے نکلے اور حریف پر آکر حملہ آور ہوے غزالہ نے
اسوقت ناریل مارا کہ ہزارون عقرب ناریل سے نکلکر سانپون سے لڑنے لگے گذارہ نے پھر کچھ سحر
پھونکا کہ زمین شق ہوئی اور ایک شیر غران پیدا ہوا اور تھپڑ اٹھا کر غزالہ پر آیا اسنے ہزار ہا سحر
پڑھے مگر جانبری نہوئی شیر کا طمانچہ پڑگیا یہ اژدر پر سے گرا شیر نے ہلاک کرڈالا لشکر حریف مین شور
تہنیت بلند ہوا اسوقت مہرخ نے بغضب تمام تخت اپنا آگے بڑھایا اور جوڑے سے ایک
لونگ پھول دار نکالکر سحر پڑھکر کھینچ ماری وہ لونگ ترسول بنکر چلی ہر چند گذارہ نے سحر رد کیا
مگر بچ نہ سکا وہ لونگ کا ترسول سینہ کے پار ہوگیا پھر غریو بلند ہوا اور عنقا خود دشمن پر آکر میدان
مین آیا اور سحر پڑھکر دستک دی چار ہزار سوار نیزہ دار صحرا کی طرف سے آکر ایک جگہ ٹھہرا اور اپنے
اپنے نیزے کو ہر ایک نے گردش دی سنانون سے اُن کی ایک ایک ستارہ نکلا اور چمکتا ہوا بلند ہوا اور
لشکر مہرخ پر گرا اور جسکے سر پر پڑا تو ٹکر زمین پر آیا اب دمبدم چار ہزار ستارہ ٹوٹ کر مثل تیر شہاب کے گرتا ہے
اور ہزارون ساحر مرتے ہین یہ دیکھ دیکھ کر مشکین موے کاکل کشا بہن ملکہ سرخ مو کی آگے بڑھی
اور اپنی کاکل کھولی ستارے بالون سے نکلکر لشکر حریف پر گرنے لگے عنقا نے اپنے سوارون کو
للکارا کہ لینا اسکو ایک نیزہ دار نے نیزہ اسکی طرف کو جھکایا کہ سنان برچھی کی ٹوٹ کر گری مشکین مو
پر آئی یہ بزور سحر اُڑ گئی مگر سنان ایڑی پر پڑی کہ توڑ کر پار نکل گئی اور یہ زخمی ہوئی اسوقت ملکہ یاقوت
نے ایک ناریل مارا کہ عنقا نے ناریل رد کر کے پھر سوار کو للکارا اسنے برچھی ہلائی ستارہ ٹوٹ کر ان
پر یاقوت کی پڑا کہ تو ٹکر زمین پر گرا اس عرصہ مین تاریکی ہوگئی اور ستارے ٹوٹ کر گرنے لگے ہزارون
ساحر مہرخ کے مرنے لگے یہ کیفیت دیکھکر بہار جو تخت پر بہزاران ناز و انداز سوار تھی اور گلدستے
سامنے اسکے رکھے ہوے تھے مہرخ سے اجازت لیکر سمت فلک اُڑ گئی اور صدا کڑکڑاہٹ کی ہوئی
پھر ایک آواز ایسی مہیب آئی کہ دُنیا دہل گئی اور کئی ہزار جادوگرنیان دُر در گوش مرصع پوش حسن مین
لیلی سے بہتر خوبان جہان کی افسر ایک ایک ہاتھ مین دو دو گلدستے لیے ظاہر ہوئین اور بہار فلک
پر سے اُتری ہاتھ مین ایک گیندا لیے تھی اس گیندے کو سامنے عنقا کے اُسنے پھینکدیا عنقا نے
دوڑ کر اُٹھا لیا اور ان نازنینون نے گلدستے سامنے نیزہ دارون کے پھینکے کہ انھون نے اٹھا اٹھا لیے
اور سونگھ سونگھ کر مست ہوکر شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اور عنقا بھی دیوانہ وار شعر پڑھتا بہار کی جانب
چلا اسوقت حیرت سحر کے بنگلے سے کودی اور وہ سحر پڑھتی آگے بڑھی بہار نے ایک گلدستہ جنگل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی طرف پھینک کر صدا دی کہ اے بہار اسی وقت جھونکے نسیم عنبر شمیم کے چلنے لگے اور میدان مین خوشبو پھیلی یکایک آنکھین سب کی بند ہوگئین پھر جو آنکھ کھلی اس میدان کو بہتر از گلزار فردوس پایا کہ درخت گلزار پر بہار چمن چمن نہال گلشن بہ ہزار طرح کا جوبن کہین بنفشہ ور کہین یاسمن زلف ور مرغ سبز زنگان دہر کو شرماتے اور سرو و شمشاد قامت رعنائے شاہدان چین و چگل پر طعنہ زنی فرماتے نرگس مست صرف نگاہ بازی اور سوسن بانیمہ زبانی مستعد بزبان درازی کہ قطعہ

سبزہا لیش را ثمرہائے زبرجد بر کنار
کوہسارش را کمرہائے مرصع بر میان
بانہال جویبارش شاخ طوبی متصل
وز نسیم بوستانش باغ جنت بوستان

اور اس چمنستان پر فضا مین وہ نیرنگ ساز حسن یعنی ملکہ بہار مع کنیزان گلعذار کے لاکھون بناؤ کیے مصروف گلگشت تھی اسوقت اسکے رخسار دلربا پر بہار ہزار گل نثار کرتی اور نرگس نیچہ مژگان سے اسکے چشم مردم فریب کی بلائین لیتی زلف سنبل اسکے ایک ایک تار مو پر تصدق اور نثار تھی اور قد دلجو پر سہی و صنوبر فریفتہ ہر بار تھے کہ بمقتضائے

غزل

اے روے ماہ منظر تو نو بہار حسن
خال و خط تو مرکز لطف و مدار حسن
در چشم پر خمار تو پنہان فسون سحر
در زلف بیقرار تو پیدا قرار حسن
ماہی نیافت چون تو خط برج نیکوئی
سروی نخواست چمن قد تو جویبار حسن
خرم شد از ملاحت تو عہد دلبری
فرخ شد از لطافت تو روزگار حسن
از دام زلف و دانہ خال تو در جہان
یک مرغ دل نماند نگشتہ شکار حسن
دائم بلطف دایہ طبع از میان جان
می پرورد بناز ترا در کنار حسن
حافظ طمع برید کہ بیند نظیر دوست
دیوانہ نیست غیر تو اندر دیار حسن

اس جمال دلربا کو دیکھکر حیرت و عنقا مصور و صورت نگار مع سرداران وغیرہ اپنے کے دیوانہ وار بیقرار شعر عاشقانہ پڑھتے سمت اس عشوہ ساز غارتگر ایمان کے چلے کہ

غزل

اے بردہ گوے حسن تو خوبان روزگار
قدت براستی چو سہی سرو جویبار
الحق چو دہن نقش و نشان دہان تو
موہوم نقطہ ایست نہ پنہان نہ آشکار
دادیم دل بدست رخ و زلف و خال تو
از دست ہر چہ یا چہ کشد این دل فگار
باد اہر ار دشمن اگر یار با من است
دانم مصاف را و ترسم ز کار زار
عشقت چو در سر چہ دل خانہ گیر شد
زین در اگر بدر شوم آیم با ضطرار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گر سرو پیش قد تو سر میکشد مرنج
منصوبہ ہوائے تو حافظ کنون چو باخت

عقل طویل را نبود ہیچ اعتبار
در ششدر غمت دل شاں فتاد مہرہ دار

سردار تو اس طرح بیتابی کرتے تھے اور لشکری شمیم گلہاے عطر فشان سے بیہوش ہو گئے تھے اسوقت مہرخ نے اس فوج پر حملہ کیا ہزارون کو ذبح کر ڈالا اور ہزارون کو زندہ اسیر کر لیا دریاے خون جاری ہوا ایک ہنگامہ بگیر و بہ بند برپا ہوا اسیر سحر کے غل مچاتے تھے ساحرون کے مرنے سے آندھیان اُٹھتی تھین شور و غوغا بلند تھا یقین تھا کہ کل لشکر کا آج ہی حریف کے خاتمہ ہو جاے گا کہ یکایک فلک پر ایک صاعقہ چمکا اور نعرہ ہوا کہ منم افراسیاب جادو بہار کے حسن دلاویز کو دیکھکر شاہ جادوان نے دل پر ہاتھ رکھ لیا کہ **بیت**

بذلہ گوے و عشوہ ساز و شوخ چشم و غمزہ زن
خوبروے کاین چنین باشد بلاے جان بود

دل نے کہا کہ چلکر اسوقت اسکے قدم پر گر اور عذر کر کے اس غزال تاتار خوبی کو کہ مجھی سے رم خوردہ ہی رام کر مگر سارے لشکر اپنے برباد دیکھکر سمجھا کہ یہ محبت اسکی باعث اسکے سحر کا ہی کہ دل بیتراز ارا و راز خود رفتہ و بیقرار ہی یہ سوچکر ایک برق ہاتھ ہلا کر گرائی کہ چمنستان بہار جلنے لگے اور بہار سحر اپنا باطل ہونے سے بیہوش ہو گئی اسوقت شاہ طلسم نے پنجہ سحر بھیجے کہ **حیرت** اور **مصور** و **صورت نگار** و **عنقا** کو اُٹھا کر سمت باغ **سیب** لے گئے اور سحر کے باطل ہونے سے لشکری **حیرت** کے ہوشیار ہو کر فوج پر **مہرخ** و بہار کے حملہ آور ہوے **مہرخ** نے شاہ جادوان کو دیکھکر خیال کیا کہ لڑائی بنکر بگڑ گئی اب سب گرفتار ہو جائینگے یہ سوچکر طبل امان بجوا کر پھری ادھر شاہ طلسم بھی اپنے سے کمترین لوگون کا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا اور پھر گیا ادھر لشکر **حیرت** کا خستہ و شکستہ جا کر فرو کش ہوا اُس طرف **مہرخ** داخل بارگاہ ہوئی اور لشکر نے کمر کھولی حکم رقص و سرود کا دیا تھاپ طبلے پر پڑی ناچ ہونے لگا سب عیش و نشاط مین مصروف ہوے اور بہار بعد کچھ عرصے کے ہوشیار ہوئی اسمار دسحر ہر ایک نے اسیر پڑھکر دم کیے اسوقت حواس ٹھکانے ہوے غرضکہ یہ تو سب مصروف ناؤ نوش ہین ادھر **افراسیاب** جب باغ مین پہونچا **حیرت** وغیرہ کو مست و لایعقل دیکھکر آب چشمہ سامری ان پر چھڑکا کہ وہ سب بھی ہوشیار ہوے اور شاہ سے پوچھا کہ ہم یہان کیونکر آئے **افراسیاب** نے سب حال بیان کیا کہ آج **بہار** نے تم سب کو مار ڈالا ہوتا مین جا کر اٹھا لایا یہ سنکر **مصور** تھرتھر مارے غصے کے کانپنے لگا اور بولا کہ اس چھوکری **بہار** نے میرا بھی پاس نہ کیا اور مجھے بر سر میدان ذلت دی اب بن جانے ہی کام سب کا تمام کرونگا آج تک اس لیے طرح دیتا تھا کہ میرے دادا سامری کے سب بندے ہین کیا انھین غارت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرون یہ کہکر چاہتا تھا کہ اُٹھے لیکن عنقا نے دست بستہ عرض کیا کہ اب تو غلام سے معرکہ پڑا ہی حضور تامل فرمادین ایک بار اور مجھے جانے دین یہ عرض کرکے اوّل اُڑتا ہوا لشکر حیرت مین آیا اور باقیماندہ اپنی فوج کو ساتھ لیکر کوچ کرکے دامن کوہ مین پہونچکر خیمہ استادہ کرایا سب فوج اُتری اور یہ بھی داخل خیمہ ہوا مے نوشی مین مشغول رہا جسوقت کہ مینائے زمرد فام سپہر سے آفتاب میکدہ مغرب مین گیا اور ساغر شمیم ماہتاب انجمن کواکب مین دور یہ ہوا کہ نظم

ناہید فلک نے کھولے گیسو — چھائی ظلمت جہان مین ہر سو
ساقی فلک نے مہ کا ساغر — مے سے بھرا نور کے سراسر

سرِشام اسنے خون خوک سے جو کادیا زمین کو لیپ کر آپ بھی اسی خون سے نہا کر چوکے مین بیٹھکر موہن بھوگ اپنے ہاتھ سے تیار کیا نذر سامری دیکر ٹرہ ھنٹ پڑھی بیر سحر کے حاضر ہوئے انکو موہن بھوگ کھلایا جو باقی رہا وہ آپ کھایا پھر ایکسو ایک جانور پرند منگاکر کے خون انکا بھینٹ دیا شراب اگیار مین ڈالی ایک موم کا سانپ بنایا انگلی چیر کر خون سانپ پر ڈالا کہ وہ زندہ ہوکر خون چاٹنے لگا اس سے کہا کہ جاکر میرے دشمنون کو پکڑ لا وہ سانپ اُڑکر روانہ ہوا یہان بارگاہ مین جلسۂ عشرت جمع ہی مہرخ تخت پر جلوہ فرما ہی کہ سانپ فلک پر سے اُترکر آیا اسے دیکھکر ساحرون نے ہزارون سحر کیے کہ کسی طرح اسکو مارڈالین لیکن وہ سانپ کمر مین مہرخ کے لپٹ کر اُڑا صدہا ترنج و نارنج ساحرون نے اسپر مارے مگر کچھ نہوا مہرخ کو اُڑا کر لے گیا اور سامنے عنقا کے لایا اسنے کہا کیون اے مہرخ تجھکو امی کا ثمرہ دیکھایا یہ کہکر خیمہ کے اندر لے گیا اور صندوق مین بند کردیا اور اپنے سحر مین ایسا مبتلا کردیا کہ ملکہ مہرخ بیہوش ہوگئی بعد ازین پھر اس سانپ کو بھیجا یہان تمام دربار مین شاہ لشکر کے جانے سے درہمی تھی شتر سوار دوڑائے گئے تھے کہ جلد خبر لاؤ یہ سانپ کون تھا بہار سرگرم انتظام تھی کہ لشکر برباد نہو بازار مین لٹ نہ جائین بعض سردار غم مین مہرخ کے گریبان چاک و گریان تھے کہ وہ سانپ پھر پیدا ہوا و سرخ مو کی کمر مین لپٹ کے اُڑ گیا لاکھ لاکھ سب نے سحر کیا کچھ نہوا وہ سامنے عنقا کے لایا اسنے اسکو بھی بُرا کہکر مسحور سحر کرکے صندوق مین بند کیا اور سانپ کو پھر روانہ کیا یہان اوّل مرتبہ سے زیادہ تلاطم تھا عیار بھی غوغا سنکر لشکر مین آئے تھے کہ سانپ طاؤس کی کمر مین آکر لپٹا اور اُڑا کر لے گیا عیار نیچے نیچے تعاقب مین چلے ازبسکہ عمرو دوندۂ بیدرنگ ہی یہ سانپ کے برابر پہونچا اور عیار گئے یہانتک کہ عمرو دامن کوہ مین جب پہونچا دیکھا ایک لشکر ساحرون کا اُترا ہوا ہوا اور ایک جانب سامنے خیمہ کے عنقا بیٹھا مشغول سحر خوانی ہی اور

وہ سانپ اسکے روبرو طاؤس کو لایا اُسنے لعنت ملامت کرکے جاکر اسکو بھی قید کیا جب یہ ماجرا عمرو نے دیکھا دل سے کہا کہ اس حرامزادے کو واصل جہنم کرنا چاہیئے یہ سوچکر اوّل صحرا مین آکر زفیل عیاری بجائی اور عیار جو دوڑے چلے آتے تھے زفیل کی صدا پر دوڑ آئے دیکھا تو اُستاد کھڑے ہین سامنے باادب آکر ٹھہرے عمرو نے کہا جاؤ اور بہار سے کہو کہ لشکر کچھ تیار کرا کر اسی جنگل مین آکر ٹھہرے مگر یہ سب سردارون کو ساتھ لائے بارگاہ مین اسی طرح لوگ بیٹھے رہین تاکہ سانپ خالی نہ پھرے کس لیے کہ یہ سحر عنقا کا ہے اگر بار خالی جائیگا تو وہ ہوشیار ہو جائیگا میری عیاری مین فرق پڑیگا ملکہ بہار اپنی صورت کی ایک ساحرہ بناکر وہان ٹھہرا کر یہان آئے تو اچھا ہے یہ حکم سنکر برق لشکر مین گیا اور بہار سے سب کیفیت کہی بہار نے ایک کنیز کو اپنی صورت کا بزور سحر بناکر اس جگہ چھوڑا اور کہا میری طرح حکم احکام دینا جو کوئی پوچھے اپنے تئین بہار بتانا یہ کہکر اپنے لشکر ذاتی کو حکم تیاری کا بطور مخفی دیا جب سب کمر باندھکر مستعد ہوے یہ بھی طاؤس پر بیٹھکر بموجب نشان دہی برق کے اسی صحرا کی طرف چلی کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ بہار لشکر مین نہین ہے بلکہ سب جانتے ہین بہار موجود ہے اور وہ سانپ دمبدم اگر ساحرون کو لیجاتا ہے ایک ہنگامہ برپا ہے ساحر واسطہ نور جناب حیدر کرار کا دلا رہے ہین کہ خدایا بحق نور وصی مصطفےٰ علیؑ اژدر در شیر کبریا کا کہ **ابیات**

علیؑ مشکل کشائے جن و انسان ۔ علیؑ فرمان روائے ملک ایمان
علیؑ شیر خدا شاہِ دو عالم ۔ علیؑ ہین رونقِ بنیاد آدم
جو کہتے ہین نصاری مین کہون کیا ۔ وہ عین ذات ہے یہ بھی ہے زیبا
بچایا قہر سے خالق کے سب کو ۔ بجھایا آتش غیظ و غضب کو
بکے راہ خدا مین آپ مولا ۔ روا کین حاجتین سائل کی کیا کیا
فدائے نام اقدس کیون نہو جان ۔ مرے مولا کے ہین عالم پہ احسان
طفیل پنجتنؑ اے ربّ عالم ۔ ہٹادے اس بلا کا ہمسے تو غم
مرے دشمن الٰہی خاک ہوجایئن ۔ جگر دل انکے ترپین چاک ہوجایئن

انکو مصروف دعا رکھیے اور حال مہر سہر عیاری کا سنیے کہ انھون نے کئی بار باغ سیب کو دیکھا ہے اور وہان جو کنیزین خدمتی شاہ طلسم کی ہین اُنکی صورتین صفحہ خیال اور لوح دل پر اپنے مرتسم برائے ضرورت کر رکھی ہین چنانچہ سامنے رکھکر ان کنیزون مین ایک کنیز کی تصویر خیالی پیش نظر فرماکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنی شکل ویسی ہی بنائی اسوقت کی دستکاری پر مشاطہ حسن یقین تھا کہ ہاتھ چوم لے کہ اگر ایسی تصویر مانی و بہزاد کھینچنے بیٹھتے تو ہر اعضا پر اپنا عجز لکھے کہ ہمسے جیسی اصل شبیہ تھی ویسی نقل نہ ہو سکی الحق بروے صفا کے روبرو آئینہ سکندر حیران ساری حقیقت اسکی آئینہ لیکر اگر مقابل ہوتا تو قلعی کھل جاتی شمس و قمر نے وہ رخ نہیں دیکھا شوق دید مین بیتاب شب و روز سرگردان ہین ہر حلقہ گیسوے پیچ پیچ مشک بیز کا صدہا نافہ ختن مین نہان رکھتا ہے دہن تنگ کو چشمہ آب حیوان اگر لکھون تو گیسو کو سکندر کہون کہ بمصداق لمولفہ

لب شیرین کے قرین آئے ہین اگر گیسو
چشمہ خضر دہن ہے تو سکندر گیسو

دندان کو گوہر سے تشبیہ دینا بے آبروئی کی بات ہے اختر فلک حسن کہنے مین تفاوت دن رات ہے پھر کیا کہون لازم ہے کہ چپ ہو رہون اللہ اللہ کس کس اعضا کی صفت کرون دست و پا سینہ پشت کمر ساق و پا ہر اک لاجواب نور کے سانچہ مین صانع عالم نے ڈھالے تھے خوبان دہر سے نرالے تھے ؎

زبان مصروف ہے شرح و بیان مین
خجل جسکے کف پا سے ہوا ماہ
فروغ چہرہ ایسا جلوہ گر تھا
کہ تھی قربان جس پر جان مضطر
وہ مژگان اور چشم شوخ و سرشار
رہے پریون کے دل مین جنکا ارمان
کمر سے تا بساق اک صورت نور

تجلی ہے جمال داستان مین
شعاع حسن کا پھیلا جو دامن
کہ تاریکی کا عالم سے سفر تھا
وہ گیسو جس سے برہم تھا زمانہ
تصدق روح ہو جس پر سے ہر بار
وہ گردن اور سینہ اور وہ بازو
فدا ان کے تصور پر رہے حور

ضیا افروز عالم ایسی تھی واہ
ہوا شب پر گمان روز روشن
کہان یہ حسن یوسف کو میسر
وہ ابرو دل جگر جسکے نشانہ
وہ دندان وہ دہن اور وہ زنخدان
کہ جنکا تھا جہان مین شور ہر سو

پیشواز زرنگار جواہر کار سے مزین و مجلی جسم نازنین کو گیا زیور مرصع لعل و گوہر کا از سرتا پا پہنکر ایسی صورت آئینہ مین دیکھکر عش عش کرنے لگا اور تخت زبرجدشاہ کا جو کہ حکیم نے اس حکمت کے ساتھ بنایا ہے کہ بروے ہوا اڑتا ہے واضح ہو کہ زبرجد شاہ ایک بادشاہ ملک زبرجد نگار مین تھا کہ بعد سحر دماسہ جادو خدائی کا دعوی کرتا تھا اسکے پاس تخت ایسا تھا کہ اسپر بیٹھکر اپنے قصر پر کہ وہ بزور سحر معلق تین سو ساٹھ گز زمین سے بلند تعمیر تھا جایا کرتا تھا اور وہ تخت وابستہ ایک لوح کا تھا کہ جب لوح کو سر پر رکھو تو نہایت بلند ہوتا تھا اور جب برابر کمر کے لوح کو رکھو تو نیچے نیچے بروے ہوا روان ہوتا تھا اور جب پانون کے نیچے لوح کو رکھو تو زمین پر اتر آتا تھا فی الجملہ جب امیر سے اور اس بادشاہ سے مقابلہ پڑا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ مارا گیا تو وہ تخت مع لوح کے عمرو کے ہاتھ لگا اور از بسکہ ساختہ حکیم تھا اس سبب سے وہی تاثیر اڑنے کی تخت مین باقی رہی اگر سحر کے زور سے بنا ہوتا تو بعد مرگ اس بادشاہ کے اثر اسکا جاتا رہتا لہذا اس تخت کو زنبیل سے نکالکر کنارے کنارے اسکے گلدستے چنے اور گلدستون پر عطر بیہوشی خوب سا چھڑکا اور ایک طرف گلابی شراب کی مع جام زرین رکھکر عمرو بشکل محبوبۂ دلنواز سوار ہوا اور تخت اوڑا کر اسی جگہ آیا کہ جہان عنقا جوکے مین بیٹھا تھا اور ایکی بار سانپ مشکین مو کو پکڑ کر لایا تھا وہ اس اسیرہ سے عتاب خطاب کر رہا تھا کہ عمرو نے پازیب اپنی بجائی عنقا نے جو خلخال کا چھماکا سنکر اوپر کو دیکھا ایک تخت جواہر آگین نظر آیا کہ جیسے ستارہ ٹوٹ کے زمین پر اترا ہو عنقا یہ دیکھتے ہی سمجھا کہ شاہ طلسم آتا ہے فی الفور کھڑا ہو گیا کہ یکایک وہ تخت زمین پر اترا اسوقت اس نے اس صورت دل فریب حور وش برق کردار کو دیکھا کہ کبھی چشم خیال دیدہ وہم وگمان نے بھی اسکے نہ دیکھا تھا رعب حسن سے بھچک ہو کر رہ گیا کہ بیت

ستارہ بدرخشید ماہ مجلس شد
دل رمیدہ ما را انیس ہونس شد

بعد لمحہ کے قریب تخت گیا اور گرد اسکے پھرنے لگا وہ راحت جان چھم چھم کرتی تخت سے اتری اور مسکرا کر ہاتھ اسکا پکڑ لیا اسنے کہا کہ فرد

قدحی درکش و سرخوش تماشا بخرام
تا بہ بینی کہ نگارت بچہ آئین آمد

اے مایہ زندگانی و آرام تو کس قاف کی پری ہے کہ سایۂ وجود دلبری جس پر پڑے وہ اسم طالع ہما ہو جائے اس حور کردار نے لب لعلین سے یون گہر ریزی فرمائی کہ مین کنیز شہنشاہ ہون تمھاری خیریت دریافت کرنے کو بھیجا ہے اور کتاب سامری دیکھکر گرفتار کرنا حریفون کا معلوم کر کے بہت تعریف فرمائی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ قیدیون کو اچھی طرح رکھنا اور میوہ اور گلدستہ اور شراب بھیجی ہے یہ تحفہ لیلو اور اپنی خیریت لکھ دو کہ مین جاؤن جانے کا نام سنکر اسکے ہوش پران ہوے ایک آہ سرد بھر کر پکارا کہ شعر

ہاے وہ نزع مین بالین سے ترا اٹھ جانا
دیکھنا یاس سے وہ تیرے تمنائی کا

اے نازک بدن دل بیتاب کو تڑپا کر اب کہان جاؤگی میرے صدر سینے پر لمحہ بھر آرام کرو اس سراپا ناز نے ہنسکر جواب دیا کہ میان حواس مین آؤ مین بادشاہ طلسم کی منظور نظر ہون اگر کسی سے وہ سنتے دیکھ لین تو نہ معلوم کس بلا مین مجھے پھنسا مین ناک چوٹی کیری کٹواؤن چلو ہٹو مجھے جانے دو اس رکھائی کو دیکھکر عنقا نے سر قدم پر رکھدیا اور کہا مین حیرت کا بھائی ہون تجکو شاہ طلسم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے مانگ لونگا اور مجھسے ہنسنے بولنے مین شہنشاہ ناراض نہونگے غرض کہ اسکے منت کرنے سے اس صنم یکتا نے کہا اچھا کہو مطلب کیا ہی اسوقت تو اسنے گود مین اُٹھالیا اور اندر خیمے کے لایا مسند ناز پر بٹھایا وہی شراب جو یہ نازنین لائی تھی سامنے رکھی اس ساقی مست ناز نے جام بھر کر اپنے دست نگارین پر رکھکر کہا کہ مطلع

آن کس کہ بدست جام دارد		سلطانی جم مدام دارد	

عنقا نے بیتاب ہوکر جام ہاتھ سے لیا اور شعر پڑھا کہ بیت

برسینہ ریش دردمندان		لعلت نمک تمام دارد	

اور وہ جام بے اندیشہ انجام پی لیا پیتے ہی سر و پا کی کچھ خبر نرہی بیہوش ہوگیا پھر تو وہ پنجہ نگارین جلاد بنگئے اس بیحیا کو اُلٹا کر کے بیک ضرب خنجر سر کو جدا کیا شور و غوغا بلند ہوا کہ مارا عنقا کو عمرو نے دوڑ کر سامنے جو صندوق رکھے تھے ان کو وا کیا اس مین مہرخ وغیرہ بند تھین اور اسکے مرنے سے وہ سانپ بھی باطل ہوگیا اور ان سب قیدیون کو بھی ہوش آگیا تھا صندوق سے نکلے ادھر ہنگامہ سنکر لشکری عنقا کے دوڑے تھے کہ مہرخ اور سرخ مو نے گولے سحر کے اور ہار فلفل مارنا شروع کیے کہ آگ پتھر برسنے لگے اور گولے ساحرون کے سینے توڑتے تھے شعلے جلاتے تھے

عمرو نے تخت زرجد شاہ تو زنبیل مین رکھا اور زر و زیور اپنا اُتار کر باندھا پھر جال الیاسی لیکر لوٹنا شروع کیا لیکن لشکر حریف بہت تھا ساحرون نے گھیرا اور جلد جلد پلٹنون رسالون مین کمربندی ہونے لگی اسوقت شور و غوغا سنکر بہار جو لشکر لیے کمینگاہ مین تھی آگر گری نا پیخ و ترنج چلنے لگا لاش پر لاش اور مردہ پر مردہ گرنے لگا شمشیر صاعقہ خصال بہادران نے جادہ ملک عدم کا بنادیا بلکہ ناکا شہر فنا کا دکھادیا آب تیغ کی طغیانی ہوئی زورق حیات نابکاران طوفانی ہوئی کہ بمقتضائے نظم

کیا اس فوج کو اس طرح تاراج
جلائے برق جیسے خانمان کو
یہ شیرانہ گئے جبیں تڑپ کر
صفون کے بدلے تھے لاشون کے انبار
سحر گہ بادشاہِ ملک خاور
نہ ملتی بھاگنے کی تھی انھین راہ

کہ اہل فوج تھے راحت کے محتاج
قضا بھی دیکھنے آئی تماشا
پراگندہ نظر آیا وہ لشکر
رہی تا صبح خونریزی نہایت
بصد شوکت چڑھا خنگ فلک پر

کیا برباد ایسا اس مکان کو
گرا اس طرح سے مردہ پہ مردا
ہوئی تھی ہمہ گر یہ جنگ و پیکار
ہوئی حاصل عدو کو بھی ہزیمت
گریبان چاک تھے ساحر سحر گاہ

جس دم ترک مشرق نیزہ خط شعاع لیکر عرصہ گاہ فلک مین آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور ساحر شب شکست کھاکر رو بفرار لایا لشکریان حریف مالان و گریان لاش عنقا اٹھاکر بھاگے اور مہرخ مظفر و منصور مع سرداروں کے داخل بارگاہ ہوئی بہت سا زر و جواہر عمرو کو دیا اور ویساہی ناچ اور راگ وغیرہ ہونے لگا اسوقت بہار اور عمرو اپنی جگہ سے اُٹھکر سامنے تخت شاہی کے آئے اور باادب تمام دعا و ثنا بادشاہ کی بزبان فصاحت انتما بجالاکر عرض پیرا ہوئے قطعہ

ایا شہی کہ کف کامگار و زربخشت
شدہ ز نزول حوادث چو آسمان امین

کمند در بر گردون کامران انداخت
بران دیار کہ چتر تو سائبان انداخت

اگر مزاج عدالت امتزاج صاحب تخت و تاج کے خلاف نہو تو براہ ترقی خواہی و نیک سگالی بندگان درگاہ کچھ کلمات بے ادبانہ زبان پر لاءیں مہرخ یہ تقریر سُنکر تخت پر کھڑی ہوگئی اور عمرو سے کہا خواجہ برائے خدا مجھے ذلیل نہ فرمایئے آپ کو بادشاہ لشکر کے معزول کرنے کا اختیار ہے یہ عجز کس لیے فرماتے ہیں جو ارشاد کیجیے کنیز بجالائیگی کہ نظم

اے مقصد ہمت بلندان
دولت تو وہی بہر کہ خواہی

مقصود دل نیازمندان
توفیق تو گر نہ رہ نماید

از قسمت بندگی و شاہی
این راہ بعقل کے کشاید

عمرو نے یہ کلمات سُنکر کہا کہ وہ بادشاہی کے کب سزاوار ہے جبکو ہر کس و ناکس بادشاہ کا گرفتار کرلے جائے اور سلطان لشکر کے دم سے فوج وابستہ ہوتی ہے جب شاہ ہر بار قید و بند ہوجائے تو شکست اُس لشکر کو رکھی ہوتی ہے پس شاہی کیلیئے یہ شایستہ اور بایستہ ہے کہ شہنشاہ ایسا زبردست ہو کہ سوائے اپنے ہمسر کے اور کسی سے مغلوب نہو اور اُسکی ہیبت شمشیر عالی جاہ سے ترک فلک سپر پشت عمل کی اوپر آگ کرے اور جسم اسد چرخ میں رعشہ پڑے کہ بخلاف اس کے تم ادنے ادنے ساحروں کے ہاتھ سے ذلیل ہوتی ہو اور قید کرلیتے ہیں مہرخ یہ سخنان نصیحت سُنکر گویا ہوئی کہ ارشاد ہدایت بنیاد حضور نہایت بجا اور درست ہے اے بہار میں نے چند روز کے واسطے تمکو اپنا قائم مقام کیا یہ لشکر وغیرہ تمہارے حوالے ہے اور تمکو خدائے کریم کے سپرد کیا میں بیشۂ سامری میں جاکر چلہ کشی کرکے سحر کو اپنے جگاؤں گی انشاء اللہ پھر جو وہاں سے مراجعت کروں گی تو سوائے ساحر زبردست مثل بادشاہ طلسم اور اسکی زوجہ اور مصوّر وغیرہ کے کسی سے زیر ہوں گی عمرو نے پوچھا اپنے ساتھ کسے لیجاؤ گی اُسنے جواب دیا کہ وہ مقام ایسا نہیں جہاں کسی کا گذر ہوسکے یہ کہکر کچھ سحر پڑھا کہ یکایک آندھی آئی اور بعد لمحے کے ایک عورت تخت پر سوار آگے سونے کا پاندان رکھے اس آندھی کی تاریکی سے پیدا ہوئی اور پاندان اُسنے سامنے مہرخ کے رکھدیا اسنے کھولا

اسمین سے طاؤس سبز برابر بالشت کے نکلا اور دم بھر مین بڑھکر مثل قامت مرکب پرند کے عظیم الجثہ
ہوگیا مہرخ اُسپر سوار ہوئی وہ عورت پاندان لیکر تخت پر بیٹھکر ہمراہ چلی اور دونون اس آندھی کی
سیاہی مین غائب ہوگئین بعد اسکے جانے کے بہار نے تخت پر غاشیہ ڈالکر تاج شاہی رکھکر حکم احکام
مین اپنے ملکین مصروف کیا ادھر تو یہ معرکہ گذرا اور اس طرف ساحر ہزیمت خوردہ لاش
عنقا کی لیے سامنے شاہ جادوان کے گئے اور سب کیفیت بیان کی حیرت نے بھائی کی نعش
دیکھکر حال اپنا تباہ کیا اور زار زار روئی اور سر پیٹا اور بادشاہ طلسم بھی آزردہ ہوا آخر بطبق
جمشیدی لاش کو اُٹھایا جب فراغت ہوئی شاہ نے ارادہ کیا کہ کسی زبردست کو بہر جنگ حریف
بھیجون یہ عزم دیکھکر مصوّر اُٹھا اور کہا مین تصویرین سب کی بنا چکا ہون اب جاکر ہر ایک باغی
کو غارت کیے دیتا ہون شاہ نے کہا آپ میری زیارت گاہ مین ایسا نہو کہ عیار کچھ بے ادبی کرین
اسنے جواب دیا کہ کیا مجال جس صورت سے عیار میرے پاس آئیگا اسکی تصویرین نے بنائی ہو ویسی
ہی صورت تصویرین جائیگی یہ کہکر مع اپنی بی بی کے سوار ہوکر لشکر مین آیا اور بارگاہ مین بیٹھا اسکے
آنے سے سردار وغیرہ مثل اژدر خان جادو و شکوہ زرین قبائے جادو قریب چار سو ساحر نامی
کے بارگاہ مین آکر متمکن ہوے اُنسے کہا کہ کل مین سب فوج عدو کا خاتمہ بالکل کردونگا
سرداران نے عرض کیا کہ کل کے دن اور جنگ موقوف رکھیے کیونکہ ایک سوداگرزادہ دور دراز
سے منزل طے کرکے آپ کے لیے اقمشہ و اجنسہ گرانمایہ لایا ہی اور ساٹھ ہزار ریک اس طلسم مین آباد
ہین وہ سوداگر جو آخر سرحد طلسم پر ملک واقع ہوا ہی وہان کا رہنے والا ہی اتنی مسافت قطع
کرکے یہان پہونچا ہی ایسا نہو کہ ہنگامہ جدال مین مال اسکا لٹ جائے کل اسکو رخصت
کر دیجیے تو بہتر ہی ۵

بزرگان مسافر بجان پرورند	کہ نام نکوشان بعالم برند

مصوّر نے کہا تاجر کی آج کیا ضرورت تھی مگر خیر اب جو وہ میرا نام سنکر آیا ہی تو آج ہی بلا لو
کہ جنگ مین درنگ نہو یہ حکم سنتے ہی چوبدار سوداگر کو بلانے گئے تاجر کو جب خبر ہوئی تحفہ ہر دیار
و امصار لیکر جانب بارگاہ روانہ ہوا لیکن صورت نگار نے مصوّر سے کہا ایسا نہو کہ عمرو بشکل
تاجر یہان آئے اور رنج دے ذرا تصویر کو دیکھ لو مصوّر نے تصویر دیکھی اس شبیہ نے یہ صورت
پیدا کی تھی کہ بارگاہ مین بہار وغیرہ سردار بیٹھے ہین اور عمرو بشکل اصل کرسی پر بیٹھا ہی یہ
دیکھکر گویا ہوا کہ تصویرون مین جہان عمرو ہی وہان کی بارگاہ تک کا نقشہ بن گیا ہی کچھ شبہہ

نہین ہی سوداگر گویا تو فرخندہ تاجر نے اُٹھکر تسلیم کی اور زندرودی زمرہ مین تاجرون کے کرسی بیٹھنے کو
اسے عنایت ہوئی پھر حکم ہوا کہ اشیاء نادرہ ملاحظہ کراؤ وہ اسباب عمدہ و بہتر دکھانے لگا مگر
جتنا سیس جو خبر کو گئے تھے سب کیفیت دریافت کرکے سامنے بہار کے گئے اور جو کچھ بیان دیکھا وسنا
تھا وہ شروع کیا اور مفصلاً معرض بیان مین لائے **عمرو** نے جب سُنا کہ تاجر مال لیکر بہت آیا ہی منھ
مین پانی بھر آیا دل سے کہا کہ تصویر سے اگر ڈر گئے تو عیاری کیا خاک کروگے یہ مال مفت جاتا ہی
اگر اس کو نہ لیا تو فرضدار ہوگے چلو خدا مالک ہی یہ سوچکر اُٹھا بہار نے کہا خواجہ کہان کا عزم ہی
جواب دیا کہ ذرا ہم بھی سیر کر آئین بہار بولی کہ **مصور** کی بارگاہ مین بطمع مال براے خدا نہ جائیے گا
اسکو غافل نہ جانیے گا **عمرو** نے کہا سمجھ لینگے یہ کہکر روانہ ہوا اور باہر بارگاہ کے آکر صورت ساحر
کی ایسی بنکر لشکر **مصور** مین پہونچکر ٹھہرا دیکھا کہ ملازم سوداگر کے اسباب دوڑ دوڑ کر لاتے ہین اور
بارگاہ کے در پر کچھ لوگ کھڑے ہین کہ وہ لیکر دست بدست اندر پہونچاتے ہین تاکہ ملاحظہ کرائے
مین عرصہ ہنوز یہ کیفیت دیکھکر **عمرو** علیحدہ گیا اور صورت خدمتگار کی ایسی بنا سر پہ دستار معرکہ دار
رکھکر انگرکھا پہنکر پیٹی پاک کمر سے لگا کر سامنے اس خیمے کے آیا جہان سے مال لیکر ملازم جاتے ہین
دیکھا کہ ایک زنگی صندوقچہ لیکر خیمے سے نکلا اور سمت بارگاہ دوڑا **عمرو** اسکے قریب گیا اور کہا کہ
حضور نے فرمایا ہی کہ میرے پلنگ کے پاس جو صندوقچہ رکھا ہی وہ بھی لیتے آنا زنگی نے جواب
دیا کہ پلنگ کے پاس قلمدان رکھا ہی صندوقچہ تو نہین ہی **عمرو** نے کہا کہ ہان ہان وہی زنگی نے
کہا کہ تم صندوقچہ لے چلو مین وہ بھی لاتا یہ کہکر صندوقچہ دیا اسنے لیکر دو قدم چلکر زنبیل مین
رکھ لیا ادھر وہ زنگی قلمدان لیکر بارگاہ مین گیا اور تاجر کے سامنے رکھا اسنے کہا دیر کیون لگائی
زنگی بولا کہ دوبارہ آنا جانا پڑا سوداگر نے کہا کہ پھر قلمدان کیون لایا اسنے عرض کیا کہ **مصور** کا خدمتگار
صندوقچہ لے آیا اور قلمدان لانے کو کہہ آیا تھا یہ سُنتے ہی اس سوداگر نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور
دریافت فرمائین کوئی خدمتگار صندوقچہ لایا ہی **مصور** نے کہا جلد تحقیق کیا جائے کہ کون خدمتگار
لایا ہی سب خدمتگار بلائے گئے اور تحقیق کیا کسی نے اقرار نہ کیا اسوقت سوداگر کی جان نکل گئی کہ
کئی لاکھ روپے کا جواہر اس مین تھا رونے لگا **صورت نگار** نے کہا صاحب تم تصویر تو دیکھو
مصور نے **عمرو** کی تصویر دیکھی وہان **عمرو** جب صندوقچہ لے گیا تو جلد دھوتی باندھ مرزائی
پہن مٹھائی کا تھال ہاتھ پر رکھکر خوانچہ والا بنکر پھرنے لگا **مصور** نے تصویر دیکھکر کہا کہ **عمرو**
میرے لشکر مین حلوائی بنا ہوا پھرتا ہی خدمتگار کی صورت تو نہین ہی یہ کہکر زنگی سے کہا کہ سچ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بتا صندوقچہ کیا گیا اسنے گواہ پیش کیے لوگون نے کہا کہ ہمارے سامنے اسنے صندوقچہ خدمتگار کو دیا غرضکہ
جب پتہ نہ لگا چاہا عمرو کو گرفتار کرین سردارون نے عرض کیا کہ عمرو کے گرفتار کرنے مین عیار چھڑانے
آئینگے زیادہ بلوا ہوگا سوداگر اور بھی لٹ جائیگا تامل فرمائیے یہ سنکر حکم دیا کہ یہ روپیہ جو تلف ہوا ہی
ہماری سرکار سے دیا جائے سوداگر دعائین دینے لگا اور پھر اسباب دکھانے مین مصروف ہوا وہان
عمرو نے پھر صورت اپنی مثل ساحر کے بنائی اور وہی صندوقچہ جواہر سے خالی کر کے کنکر پتھر بھر کر
دربارگاہ پر آیا اور کہا صندوقچہ جو کھو گیا تھا یہ تو نہین ہی لوگ یہ سنتے ہی ہاتھون ہاتھ اندر
لے گئے سوداگر نے دیکھتے ہی کہا کہ ہان یہی ہی مصور نے کہا یہ تیرے ہاتھ کیونکر آیا عمرو نے کہا مین
ہمیشہ سے کوہستان مین رہتا ہون ایک شخص کو اس وقت دیکھا کہ صندوق لیے جاتا ہی اسکو
گرفتار کیا اور پوچھا یہ کہان سے آیا ہی اسنے یہان کا پتا بتا دیا اور منتین کرنے لگا اُسکو تو مین نے چھوڑ
دیا صندوقچہ لیکر یہان حاضر ہوا اب مجھے نہین معلوم کہ مال آپکا اسمین ہی یا نہین مصور نے کہا
تو بڑا ایماندار ہی اچھا بیٹھ جا کرسی دی عمرو بیٹھا لیکن جب عمرو بارگاہ سے چلا تھا تو بہار نکر مند
تھی اسوقت اتفاق سے قران بارگاہ مین آیا بہار نے اس سے کہا کہ اُستاد تمھارے لشکر حریف
مین گئے ہین ایسا نہو مصور کچھ گزند پہونچائے قران سب حقیقت سُنکر مدد کرنے کو چلا اور لشکر عدو
مین شکل مبدل آیا اسوقت سوداگر یعنی منیب صندوقچہ گم ہونے سے لوگون پر تاکید کرتا تھا اور اِدھر
اُدھر دوادوش کر رہا تھا کہ قران اسکے قریب گیا اور ہاتھ پکڑ لیا کہ چلو ہم چور کو بتا دین وہ یہ سُنکر
چپکا چلا آیا جب لشکر سے نکلا تنہائی مین آتے ہی ایک حباب بیہوشی قران نے مار کر اُسکو بیہوش
کر کے پیرہن اسکا لیکر اسی کی ایسی صورت بنا اور اسکو ایک گڑھے مین ڈالکر آپ بارگاہ مین اسوقت آیا
کہ عمرو صندوقچہ لیکر آیا تھا غرضکہ یہ بھی پاس تاجر کے ٹھہرا اور صندوقچہ تاجر نے جو عمرو سے پایا
تھا خوشی خوشی کھولا دیکھا تو پتھر کنکر بھرے ہین دیکھتے ہی سر پیٹنے لگا مصور نے کہا کہ بھلا عقل کے
خلاف ہی کہ چور مال لے جائے اور پھر دیدے اس ساحر نے اتنی بیوقوفی کی کہ جو اسکو گرفتار کر کے
چھوڑ دیا اچھا اے تاجر اپنے کسی معتبر شخص کو بلا کہ مین رقعہ اپنے خزانچی کو لکھ دون کہ روپیہ میرے
خزانے سے لے لے تاجر نے جو منیب کہ پاس کھڑا تھا اسکو دیکھکر عرض کی کہ اس سے بڑھکر اور
کوئی معتبر نہین ہی مصور نے یہ سُنکر شقہ لکھا کہ سعادت آثار ہیرالال بعافیت باشند تین لاکھ روپیہ
کا جواہر و اشرفیان وغیرہ حامل رقعہ کو بغیر دستوری اور بٹے کے اسی وقت دیکر دستخطی لے لو تاکید
مزید اس باب مین تصور کرو المرقوم فلان سنہ فلان سامری شقہ حوالے منیب کے کیا عمرو کا رنگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زرد ہوگیا کہ یہ روپیہ مفت گیا لیکن عمرو نے نیب کی صورت بغور دیکھی پہچانا کہ قران ہی فرط خوشی
سے رنگ رو سرخ ہوگیا اور اشارے سے کہا کہ خبردار اس روپیہ مین کوڑی کا فرق نہ پڑے مین آکر
حساب لونگا غرضکہ قران شقہ لیکر خزانچی کے پاس گیا دیکھا کہ روپیہ دہاینہ کا تقسیم ہو رہا ہی دس
پانچ متصدی بہی کہاتہ کہولے بیٹھے ہین لیکھا ڈیوڑھا لگا رہے ہین اسنے بھی شقہ دیکر جواہر وصول
کیا رسید لکھکر راہی ہوا درہ کوہ مین جاکر جواہر دفن کردیا اور پھر سمت لشکر چلا ادھر خزانچی روپیہ
بہی پر خرچ کی لکھکر دستخط کرانے سامنے مصور کے لایا اسنے دستخط کرکے پوچھا اے تاجر روپیہ پایا تاجر
کے نیب کو تلاش کیا پتا نہ لگا ایک غوغا بلند ہوا قضارا کچھ لوگ لشکر کے باہر جو گئے ایک غار
مین نیب کو پایا اُٹھا کر تاجر کے سامنے پانی چھڑک کر ہوشیار کیا پوچھا ارے تو روپیہ لایا ہوا اسنے
کہا خوب نشہ ہی پھر پوچھا ارے تو شقہ لیگیا تھا اُسنے کہا کہا تا پیٹ بھر کھایا ہی یہ تقریر سنکر لوگون
نے کہا کہ اسکو خوب ابھی نشہ ہی ایک نے کہا کہ اپنے تئین بناتا ہی تاجر نے کہا لیجاؤ قید کرو مار پیٹ کر
قبولواؤ لوگ اسکو تو لیکر چلے اور عمرو نے سمجھا کہ اب زیادہ تحقیقات ہوگی اور مصور تصویر دیکھیگا تو
حال کھل جائیگا انگڑائی لی مصور بولا کہ شاید آپ کا جی گھبرایا عمرو نے کہا جی نہین رفع احتیاج
کی ضرورت ہی مصور نے حکم دیا کہ ہمارے بیت الخلا مین لے جاؤ خدمتگار آفتابہ لیکر ساتھ ہوے عمرو
پائخانہ مین جاکر اس طرف کا سراچہ چاک کرکے باہر نکل گیا لشکریون نے خیال کیا کہ وہی ساحر
جو صندوقچہ لیکر آیا تھا اب جاتا ہوگا اور عمرو وہان سے درۂ کوہ مین آیا کچھ لکڑیان جمع کرکے آگ
سلگالی اور بھبھوت مُنھ پر ملا جٹائین بالون کی ٹھیکر جوڑا سر پر باندھا لنگوٹ کسکر دست پناہ سامنے
رکھا ایک ٹھیک سامنے رکھ لی کانون مین کنڈل پہنے گلے مین کنٹھی ڈالی مہنت بنکر بیٹھا یہانتک
کہ خوب پرستش ہوئی صورت نگار گویا ہوئی کہ تصویر دیکھیے ایسا نہو کہ عیار خزانے سے روپیہ نے
گئے ہون یہ باتین تھین کہ خدمتگار آئے اور کہا کہ وہ صاحب جو پائخانے گئے تھے آفتابہ لیکر سراچہ
چاک کرکے چلے گئے مصور یہ سنکر دنگ ہوگیا اور سمجھا کہ وہ عمرو تھا جو خالی صندوقچہ لایا تھا افسوس
کہ نکل گیا آخر تصویر دیکھی معلوم ہوا کہ درۂ کوہ مین صورت مہنت کی بنا بیٹھا ہی ادھر سوداگر نے عرض
کیا کہ روپیہ میرا گیا مین برباد ہوگیا مصور برہم ہوا کہ مین کیا کرون ایک بار مین دیچکا رسید
تیرے نیب کی موجود ہی تاجر نے پھر نیب کو بلایا اب اُسکے ہوش درست ہوچکے تھے اُسنے آکر کہا
کہ اس طرح چور کو تبلانے کو مجھے ایک شخص تنہائی مین لے گیا اور مجھے ایسا کچھ مُنھ پر مارا کہ مین
بیہوش ہوگیا مجھے معلوم نہین کہ شقہ کب لکھا گیا اور روپیہ کب ملا یہ رسید میرے ہاتھ کی لکھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین ہی یہ حال سُنکر مصوّر نے کہا اسے رہا کر دو یہ بے خطا ہی اور سوداگر سے کہا اب جا یہان تیرے روپے
ملنے کا بند و بست کچھ نہین کر سکتا تاجر یہ سُنکر رونے لگا اسنے حکم دیا کہ نکال دو حرامزادے کو یہ فیل کرتا ہی
لوگون نے تاجر سے کہا کہ اسوقت چلے جاؤ حضور کا مزاج برہم ہی موقع و محل دیکھکر پھر عرض کرنا تو
مل جائیگا تاجر ناچار اُٹھا ملازمون سے کہا یہان سے اسباب باحتیاط جو پھیلا ہوا ہی اُٹھا لو لیکن
عمرو جب مہنت بنا اور اسنے دیکھا کہ کوئی ادھر نہ آیا اور کچھ مطلب براری نہ ہوئی وہ اسباب سب
زنبیل مین رکھکر پھر ساحر بنکر بارگاہ مین آیا جب تاجر نے کہا اسباب یہان کا اُٹھا لو عمرو نے
بڑھکر درج جواہر اُٹھا لیا تاجر مال اُٹھوا کر آگے چلا یہ بھی ساتھ ہوا کہ راہ مین اور کچھ دست برد کرون
لیکن درج اُٹھاتے وقت مصور کو کچھ شبہ گذرا تصویر کو دیکھا ظاہر ہوا کہ عمرو سوداگر کے ساتھ
ہی ہنوز بارگاہ سے نکل کر تاجر کچھ دور گیا تھا کہ مصور ننگے پانون اُٹھکر دوڑا اور در بارگاہ پر پہونچکر
ایک نارنج جھولے سے نکالکر سحر پڑھنے لگا قران جو جواہر دفن کر کے لشکر مین آیا تھا اسنے دیکھا کہ
اُستاد تاجر کے ساتھ ہین اور مصوّر نارنج مارا چاہتا ہی یہ دیکھکر پتھر فلاخن مین رکھکر مارا کہ ہاتھ پر
آکر پڑا نارنج ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرا اور ہاتھ پر بہت ضرب مصور کے آئی ادھر قران نے کہا اُستاد
خبردار یہ کہکر بھاگا عمرو نے بھی گلیم اوڑھ لی مصوّر لینا لینا کہتا ہوا ہاتھ سہلاتا رہ گیا ساحر چارطرف
دوڑتے پھرے کسی کو بھی نہ پایا مصور بارگاہ مین گیا بی بی کو اپنا ہاتھ دکھایا اور کہا اب بغیر
مارے عمرو کو نہ چھوڑونگا اسنے مجھے بہت ذلیل کیا یہ کہ رہا تھا کہ سوداگر در بارگاہ پر آکر دوہائی
دینے لگا کہ ارے میرا درج جواہر بے بہا بھی وزدے گیا مین برباد ہو گیا فریاد ہی مجکو ہاے جیتے جی
مار ڈالا مصور نے درج لیجاتے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا سرداروں سے کہا سچ تو یہ ہی کہ تاجر
لٹ گیا اس سے کہدو کہ ابھی روپیہ اگر تجھے دونگا تو عیار لیجائینگے تو صبر کر نقصان جو کچھ ہوا ہی
وہ عنایت ہوگا سردارون نے یہ حکم سُنکر تاجر کو آکر تسلی دیکر رخصت کیا اور مصور نے چاہا کہ
طبل رزم بجنے کا حکم دون لیکن عمرو کا حال سُنیے کہ گلیم اوڑھکر صحرا مین جو گیا ہو چکا ایک فرشتہ
نورانی صورت کا اپنے تئین بنایا یعنی ایسا حسین و مہ جبین اپنے تئین کیا کہ رخسار پر نگاہ کسی کی ٹھہر
نہ سکتی چار ہاتھ مقوے کے بنائے اور پانچ آنکھین چہرے مین درست کین دیو جامہ نکالکر
پہنا کہ وہ ہر دم رنگ بدلتا ہی کبھی سُرخ کبھی سبز ہوتا ہی گاہے او ر رنگ تبدیل کرتا ہی سر پر تاج
زنبیل سے نکالکر پہنا کہ ہر کنگرے پر جسکے لعل رمانی نصب تھے اوپر بیچ مین ایک گوہر شب چراغ
لگا تھا رشک ضیاے شمس سپہر تھا مالا ہیرے اور موتی کے گلے مین ڈالے اسوقت اسکے چہرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نورانی و صفا کی نسبت یہ کہنا زیبا تھا کہ **مثنوی**

بر سر از شین شرع ساختہ تاج — دل اد عرش و سجدہ اش معراج
شرف کارخانۂ ملکوت — کارفرمای عرصۂ جبروت
بودہ شیطان کش فرشتہ نسیم — در روش بر ہوا نہادہ ام

برزمرد کے جواہر کار رشانون مین لگائے صدہا نافہ ہائے مشک پر دن مین چھپائے اور تخت زرنگار پر جلوہ فرما بیٹھکر پران پران قریب بارگاہ **مصور** پہونچکر ایک حقہ پر از مشک و عنبر بر وسے ہوا اُچھالا کہ وہ شق ہوا اور شمیم مشک عنبر کوسون تک پھیلی بارگاہ سامری بس گئی سب ساحر گویا ہوے کہ کیا خوشبو پھیلی ہی یہ ذکر تھا کہ صدا آئی کہ ہنم فرشتہ قدرت سامری جملہ ساحر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے عجیب صورت نورانی نظر آئی کہ اگر زلیخا یہ صورت دیکھنے کو آتی حسن یوسف نہ تلاوت کرتی وعندہ لر زلفی و حسن مآب ہر ایک کا فربصدق ارادت پڑھے دلائل شواہد و سعادت عزت و عظمت صفحات رخسار سے پیدا اور آثار جلال جبروت ناصیہ نور آگین سے ہویدا کہ **بیت**

راے تیزش تتق سر قضا را محرم — دل پاکش بنظر لطف خدا را منظور

پرون کو جب جنبش ہوتی ہی نافہ ہائے مشک و عنبر سارا برستے ہین مشام جان معنبر و معطر ہوتے ہین چہرۂ مہتاب ناک بکہ نور ہی کہ نگاہ کو خیرگی ہوتی ہی یہ دیکھتے ہی **مصور** نے ہاتھ باندھکر التماس کیا کہ **بیت**

کلبۂ ما روضہ شد چون مقدم رضوان رسید — دیدہ روشن شد چو بوے یوسف کنعان رسید

آپئے تشریف لائیے اس عرض کرنے سے وہ تخت زمین پر اُترا جملہ ساحرون نے سجدہ کیا فرشتے نے کہا کہ حکم سامری مجھکو یہ ہی کہ اُسکے پوتے کی مع اُسکے متعلقین کے عمر بڑھا دون کیونکہ **عمرو** عیار بلاے بے درمان ہی جب تم لوگون کی موت نہو گی تو آکر قتل کسی کو نہ کر سکے گا اب تمھین چاہیے کہ دو ایک مٹکے قند کا شربت گلاب و کیوڑہ ڈال کر تیار کرو کہ مین سامری کے لگانے کا بھبھوت اس مین ڈالکر تمھین پلاؤن پھر **عمرو** کا پنجہ تم پر کسی طرح قابض نہوگا یہ کلام سُنتے ہی **مصور** نے قند منگا کر کوری ٹھلیون مین نہایت طہارت کے ساتھ گھلوایا اور قرابے گلاب و کیوڑے کے اس مین اُنڈلوائے لشکریون نے فرشتے کی زیارت کرنے کے لیے ہجوم کیا غرضکہ ہزار ہا دونا مٹھائی کا اور ہزار ہا تخت کے گرد روپیہ لوگون نے چڑھایا اس عرصہ مین شربت تیار رہوا فرشتے نے اُٹھکر نذر سامری کی دیکر بیہوشی سب کے سامنے اسمین ملائی ہر ایک سے کہا دیکھو یہ بھبھوت سامری کا ہی لہذا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیہوشی ملا کر دو جام اپنے ہاتھ سے مصوّر کو اور صورت نگار کو پلائے اور حکم دیا کہ ایک ایک جام سب نوش کریں پھر تو ایک پر دوسرا ٹوٹ پڑا اور شور لاؤ لاؤ اور ہمین بھی ہمین بھی کا بلند ہوا اور یہ کہ

المولفہ

ایک کہتا تھا کہ ہم محروم ہی ساقی رہے	دوسرا کہتا تھا خم کی خیر ہمکو بھی ذرا

غرضکہ وہ گھڑے لوگون نے دھو دھو کے پیے جب بیہوشی نے نشہ کیا مصور اپنی بی بی صورت نگار سے گویا ہوا کہ تو سامنے فرشتہ قدرت کے رقص کر دہ دوپٹہ پھینک کر ناچنے لگی اور مصور بھی بکر کو دکرنے لگا کل حاضرین جلسہ اہا ہاہا وہ مار لینا لینا کا شور مچانے لگے اور کلمات بیہودہ زبان پر لانے لگے رنگ صحبت دگرگون تھا

نظم

بنکار رہے تھے رند ہر سو — برپا ہوا شور ہائے اور ہو
وہ دورۂ مل وہ شور قلقل — تھا سب کی زبان پہ بے تامل
تر مے سے شیخ جی کا جامہ — اچھلے میخانہ مین عمامہ
دخت قاضی ہوا ایسی بدنام — کوچون مین کھچی کھچی پھرے عام
بیٹھا کوئی سر ملا رہا تھا — برہنہ کھڑا کوئی گا رہا تھا
جوتی کوئی سر پہ باندھتا تھا — ٹوپی کوئی پاؤن مین پہنتا
چت ہوگیا کوئی کوئی اوندھا — تھا ہوش نہ سر و پا کا اصلا
اک دوسرے کے لگاتا تھا دھول — پڑھتے ای جاہ اثیہ لاحول

اس کیفیت کو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سب بیہوش ہوگئے عمرو نے اُٹھکر بارگاہ کے سر ایچے ڈال دیے اور سب کے پیرہن اُتار کر زنبیل مین رکھے داڑھی و مونچھ ابرو و بال سر کے زن و مرد سب کے مونڈے چہرون کو سیاہ کیا ہار جوتیون کے گلے مین پہنائے مال اور اسباب بارگاہ کا لوٹ کر داخل زنبیل کیا پھر چاہا کہ مصور کے گلے سے تصویر اپنی اُتار لون جیسے ہی تصویر پر ہاتھ ڈالا ایک پنجہ زمین سے نکلا اور چاہا کہ ہاتھ مین لپٹ جائے عمرو تصویر اُتارنے سے باز رہا پنجہ غائب ہوگیا اس نے پھر ارادہ کیا کہ تصویر اُتار لون لیکن پھر وہی صورت پیش آئی اسنے چاہا کہ مصور کو مار ڈالون خنجر لیکر چلا تھا کہ اب کی بار ایک پتلا زمین سے نکلا عمرو اسکو دیکھکر خائف ہوا اور پھر پتلے نے ظاہر ہوتے ہی غل مچایا کہ دوڑو مصور کو عمرو مارے ڈالتا ہے وہ غل مچایا کیا عمرو نے جلد جلد دو ایک ساحرون کے سر جدا کیے مگر مصور تک نہ پہونچ سکا شور ساحرون

کے مرنے کا بلند ہوا لشکر کے لوگ گھبرا کر دوڑے عمرو تخت زبرجد شاہ پہلے ہی زنبیل مین رکھ چکا تھا
اُسوقت نعرہ مارکر بھاگا ؎

عمرو ہون مین وہ اژدہاے دہان	کہ ساحر کا باقی نہ رکھون نشان

یہ تو سر ٹچہ چاک کرکے بھاگا اور ساحر بدحواس اس غم مین کہ شاید مصور وغیرہ مارے گئے اندر بارگاہ کے آئے سب کو بیہوش دیکھا باران سحر برسایا کہ ہر ایک ہوش مین آیا اور ایک دوسرے کی شکل دیکھکر ہنسنے لگا تکلف یہ کہ وہ اسکو ہنستا ہی یہ اسکو اور صورت نگار اپنے شوہر روسیاہ کو دیکھکر خشمناک ہوئی مصور نے کہا تو بڑی بیغیرت ہی کہ مردون کے سامنے ننگی بیٹھی ہی یہ کہکر اسنے اپنی طرف دیکھا اوئی کہکر رانون مین بدن چراتی بھاگی آخر ہر ایک نے غسل کیا کالک منھ سے چھڑائی کپڑے عمدہ پہنے دربار مین آکر مقیم ہوے مصور نے کہا عمرو آفت روزگار ہی ذلت پر ذلت دیتا ہی ابھی سوداگر کو لوٹ چکا تھا کہ مجھپر آکر ہتا صاف کیا کیا تدبیر کرون جو ہاتھ آئے یہ تقریر سنکر صورت نگار از راہ طنز گویا ہوئی کہ اگر خیریت اپنی چاہتے ہو تو عمرو سے ملجاؤ اسنے بغصہ جواب دیا کہ مین پوتا سامری کا ہون ابھی اسکو گرفتار کرتا ہون یہ کہکر تصویر مین دیکھا تو یہ امر اُسپر بخوبی ظاہر ہوگیا اور وہ اسباب سے اچھی طرح ماہر ہوگیا کہ عمرو جس صحرا مین ٹھہرا تھا کیفیت تصویر مین نظر آئی اسنے قصد کیا کہ جاکر گرفتار کرون کہ پھر اسوقت ایک ساحر ظالم جادو نام اسکے ملازم نے عرض کیا کہ آپ ٹھہرین غلام جاکر اس دزد مکار کو لاتا ہی یہ کہکر اوڑکر چلا اور اسی جگہ آیا جہان عمرو بشکل ساحر کھڑا تھا لیکن ساحر کو اُڑتا ہوا آتا دیکھکر عمرو کسی گوشے مین چلا گیا یہ جاکر ہر طرف ڈھونڈھنے لگا عمرو دوسرے ساحر کی شکل بنکر اوّل مرتبے سے کچھ شکل مین فرق کرکے اسکے پاس آیا اسنے پوچھا کہ کیون بھائی تمنے عمرو کو تو نہین دیکھا عمرو نے کہا تمھین اس سے کیا کام ہی اسنے سب حقیقت دینے ذلت مصور وغیرہ کی بیان کرکے کہا مین اسکو گرفتار کرنے آیا ہون عمرو نے کہا مصور نادان ہی جو عمرو ایسے فطیر سے مقابلہ کرتا اور لڑتا ہے انسان کو چاہیے کہ اپنے ہمسر سے مقابلہ کرے نہ کہ جو اپنے سے بہتر ہو عمرو وہ شخص ہی جو لقا کی ڈاڑھی مونڈتا ہی اور جب سے یہان آیا ہی شاہ جادوان کو اسنے پریشان کر رکھا ہی تم دیکھنا کہ ایک روز مصور کتے کی طرح مارا جائیگا یہ گفتگو ظالم سُنکر اول تو خوفناک ہوگیا پھر سوچا کہ یہ مجھکو ڈراتا ہی شاید یہی عمرو ہی یہ سوچکر افسون پڑھکر پھونکا کہ عمرو کا رنگ و روغن عیاری کا اُڑ گیا اسنے گرفتار کرکے کہا اے دزد مکار تو تو مجھکو دھمکاتا ہی دیکھ تو کس طرح مین تجھکو ہلاک کرتا ہون یہ کہکر کھینچتا ہوا لے چلا اور چاہا کہ پنجہ مین دابکر اُڑ جاؤن لیکن موت پاؤن پکڑے تھی

اسکے دل مین خیال آیا کہ اور عیار عمرو کے چھڑانے کو آئین گے انکو بھی گرفتار کرنا اور ڈر کر چلنے مین یہ فائدہ جاتا رہے گا ایسا کچھ سوچکر زمین پر بیٹھا اسکو جاتے برق فرنگی نے دیکھا آگے جاکر کمند زمین مین پوشیدہ کی آپ جھاڑی مین چھپ کر بیٹھا جب ظالم کمند کی جگہ پہونچا اسنے جھٹکا دیا کہ پانو کمند مین پھنسا اور گرا اٹھکر برق دوڑکر پاس آیا کہ اسکو ہلاک کرون مگر اسنے سحر پڑھا کہ برق زمین مین ران تک سما گیا اور آپ سحر سے حلقہ ہاے کمند کاٹنے لگا مگر رشتہ حیات قطع ہوچکا تھا موت کے پھندے مین پھنس چکا تھا ہنوز کمند کھول ہی رہا تھا کہ قران ساحر بنا اس جگہ پھرتا تھا اس کیفیت کو دیکھا اور دوڑتا ہوا آیا اور کہا ٹھہرو ٹھہرو مین کچھ کہونگا یہ کہکر نزدیک پہونچکر اس زور سے بغدہ مارا کہ سر کے ٹکڑے ٹکڑے اڑگئے شور اسکے مرنے کا بلند ہوا عمرو اور برق چھوٹ گئے قران نے عرض کی حضور کا جواہر میرے پاس رکھا ہی چلکر لے لیجیے اور ہمارے دفن جواہر پر لاکر کھودکر حوالے کیا عمرو نے شاباش و مرحبا کہکر نذر زنبیل کیا اور کچھ جھوٹے نگینے نکالکر دینے لگا قران نے عرض کیا کہ حضور کا دیا سب کچھ میرے پاس ہی آپ کی مہربانی چاہیے عمرو نے نگینے بھی رکھ لیے اور فکر عیاری مین الگ الگ چلے وہان افراسیاب نے جب مصور کے آنے مین عرصہ گذرا کتاب سامری دیکھکر حال دریافت کیا اور حیرت سے کہا کہ نبیرۂ سامری صرف لائق زیارت ہین کچھ ہو نہین سکتا دیکھو عیارون نے بہت دق کیا ہی چلو انکو تسلی دین یہ کہکر بجاہ و حشم تمام سوار ہوکر مع حیرت کے داخل بارگاہ مصور ہوا ہر ایک نے تعظیم دی تخت پر جلوہ آرا ہوا اور سارا حال عیارون کی مکاری کا سُنکر گویا ہوا کہ مرشد زادے آپ مقابلہ نہ فرمایئے مین انگشتری جمشید کی حیرت کو بھیجکر منگاتا ہون اور بجاہ زمرد پر کہ پرستش گاہ ساحران جہان ہی میلا کرتا ہون سب ساحر اور عیار خود بخود آکر حاضر ہون گے ہر ایک کو قتل کرونگا مصور نے کہا ایک مرتبہ تو مین باغیون سے دل کھولکر لڑون پھر جو چاہیے گا کیجیے گا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ صدا نالہ و زاری کی سُنائی دی اور سرکارون نے سامنے آکر بعد دعا و ثنا کے عرض کیا کہ ظالم مارا گیا منظلم بن ظالم جادو لاش اُٹھا کر لاتا ہی شہنشاہ یہ خبر سُنکر گویا ہوا کہ لاش بنا بر آئین جمشید اُٹھاے اور بعد فراغت یہان آئے یہی جاکر حکم منظلم کو سُنایا اس نے ایسا ہی کیا اور بعد انفراغ حاصل کرنے حاضر دربار ہوا نذر دی مجرا کیا اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھکر عرض پیرا ہوا کہ مین انتقام خون پدر نمک حرامون سے لینے آیا ہون شاہ جادوان نے فرمایا کیا مضائقہ ہی مصور خواہش جنگ تو رکھتا ہی تھا اِدھر اِسنے درخواست کی شہنشاہ نے فرمایا کہ آج

شام کو طبل جنگ بجے صبح کو مقابلہ کیا جاے یہ کہکر مصروف بادہ خواری ہوئے جسوقت کہ منشی قدرت نے دن کی وصلی کو سواد شب سے سیاہ کیا اور نقاط انجم لوح آسمان زبرجدی سے ظاہر ہوے بحکم مصور طبل رزم پر چوب پڑی طائران سحر خدمت والاہمت بنا گان ملکہ بہار مین حاضر ہوکر بہ قاعدہ مستمرہ عرض پیرا ہوے کہ رباعی

ای شاہ زمین بر آسمان وادی تخت
حلہ سبک آری دگران داری تخت
شست ست عدو تا تو کمانداری تخت
پیری تو بدانش و جوان داری بخت

لشکر حریف مین بنام مظلم طبل جنگ بجا ہی باقی خیر صلاح ہی بہار نے یہ خبر شکر تکیہ بعنایت کردگار فرماکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑے ہر شخص کل کے دن تیغ و سر سے بازی کرے کہ ع کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ✤ غرض حسب فرمان قضا جویان کوس حربی کی صدا ادھر بھی بلند ہوئی ساحرون مین ڈمرو بجنے لگا گرڈھا ؤ چڑھ گئے موہن بھوگ کا بھوگ بیرون کو لگایا منتر جنتر موہنی اور جوہنی اور سوہنی کی جاپ اور پڑھنت شروع ہوئی کوئی پڑھتا تھا کہ کتھا سپاری تنبگلہ پان ران ران میرے دشمن کوران شہپال جوگی نے لگائی باڑنی ایک پھول ہنسے ایک مین بیر لیسے جو سونگھے میرا پھول اپنا گلا آپ کاٹ مرے تجکو قسم لونا چماری کی دُہائی سامری کی پڑھو منتر والی مین جگایا ایشر باچا چھو چھو خلاصہ کلام ساحر جانبین کے تو اپنے حربے درست کرتے تھے اور سبار زان معرکۂ جلادت و پرچم کشایان لواے نصرت انتماے شجاعت تعین جوہر دار صیقل فرماتے تھے مرکبون کی رکابین اور تسمے لوٹتے ہوے تھے تیاری جدال مین مشغول تھے باتین بانکپن کی کرتے تھے کہ نظم

لگاتا تھا تیغہ کوئی سان پر
چڑھاتا تھا چوٹین کوئی دھیان پر
کوئی کہہ رہا تھا عدو کا لہو
پیے تیغ میری تو ہون سرخرو
ہوے مستعد نیزہ باز آکے سب
کہ شیر نیستان تھے وقت غضب
پیادون کے اک جا نظر آئے غول
کہ جو جوہر تیغ لیتے تھے مول
ہر اک کا یہی قول تھا برملا
کہ ہی تیغ تیز اور عدو کا گلا

اسی تیاری مین رات گذری اور حاملہ شب کے بطن سے طفل خونی نیستان شعاع مین پیدا ہوا دایۂ صبا نے مشیمۂ شب کو خنگا فتہ فرمایا کہ ابیات

اطفال غنچہ دایۂ باد نسیم نے
پر دان پھر چڑھا کہ سب کھل کے گل ہوے

س

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

	صبح ظفر برنگ گل گلشن سرور		تھی خندہ زن کہ روز طرب نے کیا ظہور

صبح کو ملکہ بہار عیش گاہ سے برآمد ہو کر سوار ہوئی طرم بجا تر ئی پھکی نقاروں پر چوب پڑی صدائے نصر من اللہ و فتح قریب بلند ہوئی شہنا نواز و سباز ملت بھیردین بھیاس بجانے لگے سردار مجرا اور سلام کر کے گرد تخت کے سواریاں سحر کی اڑا کر روانہ ہوئے اللہ اللہ وہ نور کا تڑکا سفیدہ سحر کا نمایاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا دریائے اخضر فلک میں وہ چراغوں کا ستاروں کے جھلملانا صحرا میں طائروں کا شور مچانا اسوقت ملکہ بہار کا دھانی دوپٹہ اوڑھکر سوار ہونا عجب لطف دکھاتا تھا جوانان گلشن دہر کو فتیل تیغ ادا بناتا تھا سحر سے ابر کے لکے سرخ و سبز ہر رنگ کے ہر سر پہ سایہ فگن تھے بہار افزائے جوبن تھے سحر کے چمن سامنے تخت کے ظاہر ہوتے تھے اور اس میں غنچہ و گل کھلتے تھے نسیم صبح اٹھلا کر چلتی تھی ہوا خواہی کا بہار کی دم بھرتی تھی اور بہار لڑنے جو چلی تھی تو اس طرح آراستہ ہوئی

	بناخن زرہ بافت از مشکناب		درآویخت از گوشۂ آفتاب

بلکہ اسکی شان میں یہ کہنا زیبا تھا کہ **فرد**

	مہش مشک ساد تشکرے فروش		دو نرگس کمان کش دو گل درع پوش

اور ترک روزگار اس بیت سے اسکا ثنا خوان تھا کہ **بیت**

	دہن مملکت نہ خندۂ وخوش		تا سرِ تیغ تونگر دو زار

سرداران ذی رتبہ اور کنیزان عالی مرتبہ کے طاؤس و عقاب وغیرہ مثل ستارہ ہائے سحری کے ابر کے لکوں میں چمکتے نظر آتے تھے اور سامنے وسبدم گلہائے رنگا رنگ و شگوفہ ہائے بوقلموں کھلجاتے تھے کہ **مثنوی**

ساز عیش و طرب تھا ہر سو
گت چھیڑ رہی تھی باد صرصر
گلشن کو تھی راگ و رنگ کی دھن
چینی کی پیالیاں تھیں یکسر
گیسو آب گہر سے دھوئے
کچھ موتیوں سے بھری ہوئی مانگ
نکھری تھی غضب نکھار کر کے

شہنائی بجا رہا تھا شبو
باجوں کی صدا سے شور و غل تھا
دریا کو تھی جلترنگ کی دھن
تھی ایسی بہار حسن آرا
موتی ہر بال میں پروئے
زیور سے لباس سے کیا لیس
بے مثل بنی سنگار کر کے

شاخ گل کا ستار لیکر
ہر شاخ طرم تھی گل بگل تھا
جتنے تھے حباب چشمۂ تر
چمکا ہوا حسن کا ستارا
آراستہ خوب جو وہ تھی مانگ
کنگھی چوٹی سے مہ لقا لیس
تھی ناخن پا سے لیکے تا فرق

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دریاے جواہرات مین غرق

خلاصہ کلام وہ ماہ تمام لشکر لیے میدان قتال مین پہونچی اسطرف افراسیاب اپنی زوجہ کو لیکر گنبد نور کے اس کمرے مین جا بیٹھا کہ جہان سے لشکر مہرخ کا دکھائی دیتا ہو اور مصوّر و مظلم شیر آتشین اور اژدران پر سوار مع فوج بیشمار وارد عرصہ نبرد ہوے پھر تو آنے سے دونون لشکرون کے یہ کیفیت ہوئی کہ بیت

پشت زمین چو روے فلک از سلاح پست	روے فلک چو پشت زمین پست از غبار

جب میدان کو بیلدار ہموار کر چکے ابر سقر برسا کر گرد و غبار فرو ہوا صف کارزار جانبین مین کھنچ گئین جلاجل و دف اور قرنا بجے علمون کے پھریرے کھل گئے علمدار آگے بڑھے کڑکا ہوا نقیبون کی صدا سے دلیرون کے نعرے سے دشت کوس بجنے لگا دلیر بشاش ہوئے نامرد بدحواس ہوے مظلم اژدر اڑا کر میدان مین آیا اور للکارا کہ اونکھرا ہوا آؤ میرے مقابلے کو بہار کا ایک ملازم گلنار جادو نام جا کر مقابل ہوا مظلم نے ایک ناریل مارا اسنے ہرچند رد کیا مگر ناریل سر پر آکر توڑ کر پار نکل گیا ران سے گلنار زخمی ہوا بہار نے ایک نیچہ بھیجا کہ وہ اسکو میدان سے اٹھا لایا اور گلنار جادو جا کر ہم نبرد ہوا مظلم نے ایک نارنج مارا کہ گلنار کے سینے پر پڑا توڑ گیا شور اسکے مرنے کا بلند ہوا طول کلام تا کجا چالیس سردار بہار کے یکے بعد دیگرے جا کر لڑے اور کام آئے اسوقت مظلم نے ڈانٹا کہ اے بہار تو خود آ کہ مجھے مزا لڑائی کا ملے کیا لاشی پاشی کو بھیجکر جان اپنی چھپاتی ہو بہار تو اسکا نعرہ سنکر تخت سے کودی اور دوپٹے کی گاتی باندھکر چلی اسکو جاتے افراسیاب نے گنبد نور پر سے دیکھا حیرت پاس بیٹھی تھی اس سبب سے بیتابی نہ کر سکا کلیجہ پکڑ کر رہ گیا اور وہ سفاکۂ عالم سامنے مظلم کے پہونچی اسنے ایک ناریل مارا بہار نے انگلی سے اشارہ کیا کہ ناریل الٹا پھر گیا اور ترنج مظلم پر کھینچ مارا وہ ترنج قریب اسکے جا کر شق ہوا خوشبو اس مین سے ایسی پیدا ہوئی کہ میدان جنگ رشک تاتار بنگیا اور مشام عدوے تہی مغز خوشبو سے بھر گیا ساحر اس شمیم عطر بیز کو سونگھکر بیہوش ہو گئے اور مظلم تو دیوانہ وار تالیان بجانے لگا اور روے بہار اس رشک گلزار کا دیکھکر قہقہہ مارہنستا تھا اور کہتا تھا کہ بیت

از شورش آہ من ہمہ شب	مادام تو دوش زاغنودہ

اے نازک بدن اگر مجھے قتل کرنا منظور ہے تو سر نثار قدم ہے کہ شعر

خیالات تیغت کہ برندہ باد	منازل ازار واح اعدا گرفت

یہ کہتے کہتے بیہوش ہو کر گرا بہار نے چاہا کہ سر کاٹ لون اسوقت تو مصوّر کو تاب نہ رہی ڈانٹتا ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوڑا سامنے بہار کے آکر جھولے سے سحر کے ایک صندوقچہ نکالکر کھولا سب نے دیکھا کہ صندوقچے سے ایک پتلی نکلی اور بڑھکر بشکل صورت بہار شبیہ پیدا کی وہی لباس وہی زیور گلدستے ہاتھ مین لیے سامنے بہار کے آکر بنازو تبختر گویا ہوئی کہ کیون بہن بہار ہم سے خفا ہو بہار اسکو دیکھکر زرد اور خزان ہوگئی مگر جی داری کرکے ایک گلدستہ اسپر مارا پتلی نے قہقہہ مارا کہ منھ سے شعلہ پیدا ہوا اور گلدستے کو جلایا پھر پتلی آگے بڑھی اور ہاتھ سے آرسی اُتار کر بہار کو دکھائی بہار آرسی دیکھکر بشکل برگ بید کے تھرتھر کانپی آخر سنبھلا نہ گیا بیہوش ہوگئی پتلی نے کمر پیچھے سے تھام کر پرواز کیا اسوقت تو لشکر مین بہار کے غریو ہوا اور نافرمان و سرخ مو وغیرہ نے ناریل و ترنج صدہا اس ہمشبیہ بہار پر مارے لیکن جب اسنے قہقہہ مارا نارنج وغیرہ شعلہ دہن سے جلگئے مصور نے جب سارے لشکر کو عدو کے حملہ کرتے دیکھا صندوقچہ سے سب کی تصویرین نکالکر زمین پر پھینکین کہ وہ صورت رعد و برق و شکیل و طاؤس و ہلال و مخمور وغیرہ کی بنکر لڑنے لگین اب جو سحر کہ مخمور کرتی ہی وہی ہمشبیہ مخمور کرتی ہی کہ لشکری بہار کے قتل ہوتے ہین پھر تو مصور نے مظلم کو ہوشیار کر دیا اور بہار کو پتلی سے لیکر قید کرکے ترسول پکڑکر حملہ کیا لشکریان بہار پر عجب مصیبت پڑی کہ مرنے لگے دم محبت کا بھرنے لگے شور نشور قیامت برپا ہوا کوئی مرکر گرا کوئی نیم جان ہوکر تڑپتا تھا مصور قتل کرتا ہوا صف لشکر پر آگرا اور مردے پر مردا گرا تا ہوا ساتون صفون کو توڑکر پشت لشکر پر نکلا اور پھر دوسری صف پر جو گرا ہلاک کرتا ہوا دو پر لشکر کے نکلا لیکن بہادرون نے بھی مرنا گوارا کیا میدان سے نہ کنارا کیا بارگاہ کی حد نہ چھوڑی دونون لشکر مل گئے گولے فولادی ہزارون مصور پر مارے مگر یہ نبیرۂ سامری ہی کوئی چوٹ اِسنے نہ کھائی اور ہمشبیہون کو للکارا کہ ہان اپنی اپنی صورت کے سردارون کو گرفتار کرو پتپایان یہ نعرہ سنکر سحر کی نیرنگیان دکھانے لگین اب تکلف یہ ہوا کہ رعد جسطرح چیخ مارتا ہی اسی طرح ہمشبیہ بھی اسکا چیختا ہی کہ ساحر لشکر سرخ کے بیہوش ہوتے ہین گویا پتلیان ان سردارون کا عکس ہین کہ جو عمل یہ کرتی ہین وہی وہ بھی کرتی ہین انکا فعل ان پر اثر کرتا ہی اور انکا جادو ان پر تاثیر نہین کرتا کیونکہ یہ انسان ہین وہ جادو کی پتلیان ہین لشکر کی حالت ابتر ہی مظلم فوج لیکر گرا ہی کشتون کے ڈھیر لگے ہین وہ رن پڑا ہی کہ ترک فلک نے باین ہمہ پیرانہ سالی کبھی نہ دیکھا تھا کہ بمقتضائے ابیات

وہ سینے تھے جو آئینے سے بھی صاف
وہان سر کاٹنے بیٹھے تھے بدخواہ

مشبک ہوگئے تیرون سے تا ناف
گل تر بار جس چھاتی پہ تھا آہ

بچانا جان کا سمجھے غنیمت — ہزیمت کی پھر آئی اُن کو غیرت

کہ ہووے ننگ کیونکر یہ گوارا — نہین اپنے لیے جز مرگ چارا

غرض سمجھے ہر اک جینے کو زحمت — بھری دل مین ہوائے سیر جنت

یہ کیفیت عیاران اسلام نے پہاڑون پر چڑھکر مشاہدہ کی اور اپنے لشکر کے حال پر نہایت افسوس کیا عمرو نے کہا اب ہمارے لشکر کو شکست فاش ہوا چاہتی ہو غنیمت ہی جو بے سردار کا لشکر اسقدر رکا کیون ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی جو اس لڑائی کو روکے اور فوج عدو کو بھگائے عیارون نے گردن جھکالی اور عمرو کی بات کا جواب ندیا قران نے عرض کی جاے استاد خالی است الامر فوق الادب اگر ارشاد ہو تو مین جاؤن عمرو نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیر کر کہا تو نظر کردہ شاہ مردان شیر یزدان ہی اور میری زیارت گاہ ہی یہ لڑائی سخت ہی اگر تو کام آیا تو میری زیارت مٹ جائیگی دوسرے یہ کہ تو میرا جان بخش ہی جب مین گرفتار ہو جاؤن تو مجھے چھڑانے جانا یہ کہکر فی الفور صورت ایک ساحر کی ایسی بنکر تیار ہوا اور برق کو حکم دیا کہ دوڑ کر جا اور مطیعون مین سے ایک جادوگر کو بلا لا برق بموجب حکم دوڑ کر گیا اتفاق سے سرخ مو لڑتی ہوئی کنارے لشکر کے آگئی تھی اس سے کہا چلو خواجہ تمکو بلاتے ہین سرخ مو نے بہر امتحان کہ اصلی برق یہ ہی یا نہین انگوٹھی اپنی اُتار کر پھینکی کہ اسکو اُٹھالے تو مین آؤن برق نے اُٹھالی سرخ مو طاؤس اُڑا کر اسکے ساتھ پہاڑ پر آئی عمرو نے کہا تم تخت سحر اپنا مجکو دو اور جب مین سوار ہو کر چلون تو تخت کو روان دوان کرو کہ جہان مین جاؤن تخت روانہ ہو سرخ مو نے جھولے سے ماش کا آٹا نکالکر چار پتلیان بنائین اور تخت خواجہ کو دیا کچھ افسون پڑھا کہ پتلیون نے جسم انسان پیدا کرکے پر شانون پر نکالے اور تخت کو اُٹھالیا عمرو بشکل ساحر تخت پر بیٹھا منقل آتشین سامنے رکھ لی تصویرین سامری و جمشید کی گلے مین ڈالین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بلاے سیاہ ہی جو تخت پر داشت نکالے بیٹھی ہی

نظم

بھنگ پیکر کوئی ہو جیسے مست	ہمت آسا تھی تاب طاقت پست	آنکھین پر قہر بھونڈی صورت ہی
ساری انداز پر کدورت ہی	اک قیامت تھی اسکی چتون مین	مار کی طرح زہر گردن مین
سر تھا یارا اس چرخ مکاری	تھا سیہ فام اور جٹا دھاری	جسم تھا نار کج ادا قد تھا
بد بنا تھا تو طرز بھی بد تھا	مار گردن مین اسکی پیچیدہ	جو کوئی دیکھے ہو وہ رنجیدہ

اصل مطلب باین ہیئت بد تخت کو پتلیون سے روانہ کرکے بیچ لشکر مین جاکر نعرہ زن ہوا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنمر ملک الموت جادو ای مصوّر خیرہ سر اپنی سب پتلیون کو اکٹھا کر کے بھیج میرے مقابلے کو مین
نوکر عمرو نامدار کا ہون مصوّر تو ہر سمت زد وگشت کرتا پھرتا تھا اسکا نعرہ سُنکر اپنی تپلیون کو
قریب آکر للکارا کہ لینا اسکو جتنے ہم شبیہ کہ لشکر مہرخ کے لیے اسنے بنائے تھے سب عمرو پر حملہ آور
ہوئے عمرو نے جھولے سے شیشہ آب سحر نکالا ناظرین کو یاد ہوگا کہ سابق مین افراسیاب
نے ایک ساحر ہوشیار جادو نام کو دو شیشے آب سحر کے دیکر لڑنے کو بھیجا تھا اس ساحر کو قتل
کر کے عمرو نے شیشہ ہاے آب حاصل کیے تھے اور اسی پانی کا ایک چھینٹا مخمور کے منھ پر مکان
برق مخشر جادو مین بھی لگایا تھا فی الجملہ وہ پانی ساحر زبردست کو بیہوش کر دیتا ہی اور
سحر کو باطل کر دیتا ہی پس جیسے ہی تصویرین اسپر حملہ زن ہوئین اسنے وہی آب سحر لیکر جو
قریب آئی چھینٹا مارا کہ بھق سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور تصویر جلگئی لشکریان مظلم و مصوّر نے
پھر تو عمرو پر ہجوم کیا اسوقت سرداران لشکر شریک اسلام نے دیکھا کہ ایک ساحر جو ہمارا طرفدار
ہی ساری فوج اسپر گرا چاہتی ہی یہ دیکھتے ہی جانین اپنی لڑادین اور چارون طرف سے سینے
اپنے سپر کیے کہ کوئی پشت و پہلو پر سے آکر حملہ نہ کرے اور تصویرون نے ہر سمت سے آکر آسیان
اُتارا کرنا تھا سے عمرو کو دکھائین عمرو نے اسوقت سنڈھی نکالکر چھتری کی طرح سایہ فگن کر لی
اور اپنے سردارون سے کہا کہ تم سب میری حفاظت نہ کرو مین ایسا ویسا ساحر نہین ہون
جو لاکھ دو لاکھ سے اکیلا نہ لڑون اور کسی کا حربہ مجھ تک پہونچ جائے سردار حیرتناک ہوے
اور لڑنے لگے ادھر تپلیان جب آسیان دکھا چکین ترسول پکڑ کر حملہ آور ہوئین جو قریب آئی
یہ دیکھا ازبسکہ سب سحر کی شبیہین ہین اسوجہ سے ببرکت اعجاز جناب دانیال علیہ السّلام جلکر
راکھ ہوگئین یہ تصویرین تھین جل گئین جاندار یعنی انسان ہوتین تو سنڈھی مین اُلٹی لٹک جاتین
لہذا جب تصویرین جل گئین سردار بوجہ ان تصویرون کے بدحواس و پریشان تھے اور انکا سحر
حریف پر کارگر نہوتا تھا اب سب کے حواس درست ہوے اور رعد چیخین مارنے لگا اور برق مخشر
چمک کر گرنے لگی مخمور نے جام زرین پھینکا کہ ساحر مست ولا یعقل ہونے لگے اور اسی طرح
سب سردار بڑھکر آگے حربے کرنے لگے بگڑی لڑائی بن گئی فضل خدا سے کہ ع بگڑی بن جاتی
ہی جب فضل خدا ہوتا ہی ✦ عمرو نے مصوّر کو ڈانٹا کہ اے بیحیا تو کیسا نبیرۂ سامری ہی کہ میرے مقابلہ
سے ڈرتا ہی مصوّر شیر آتشین اُڑا کر سامنے آیا اور کہا ارے تو نے بڑا غضب کیا کہ میری تصویرین
جو ایک مدت مین تیار ہوئی تھین جلا دین یہ کہکر ناریل سحر کا مارا کہ وہ شق ہوا اور چار بیتالے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تلوارین لیے نکلکر عمرو پر چلے عمرو نے ایک چھینٹا پانی کا مارا کہ تپلے سب جلکر غائب ہوے عمرو نے تخت آگے بڑھایا اور کہا لے اسکو یہ کہکر چھینٹا پانی کا منھ پر مارا کہ مصوّر بیہوش ہوکر شیر پر سے گرا قلابازیان کھاتا ہوا سمت زمین چلا یہ ماجرا دیکھکر زوجہ اسکی صورت نگار مانند برق بسرعت تمام چمک کر گری اور پنجے مین دابکر مصوّر کو لے گئی اور بیہوش دیکھکر سوچی کہ یہان مین اسکو اگر لیکر بیٹھرون گی تو حریف فرصت نہ دے گا یہ مارا جائیگا یہ سوچکر سمت صحرا لیگئی اسکے چلے جانے سے پانون اہل لشکر کے اُٹھ گئے اور شیران بیشۂ شجاعت نے شمشیر سحر لیکر قتل وغارت آغاز کیا فوج عدو مین بھگدر پڑگئی یہ سب ماجرا برج گنبد نور پر سے شاہ طلسم نے دیکھا اور بیتاب ہوکر اُٹھا کہ جاکر اس ساحر کو جس نے مصوّر کا یہ حال کیا قتل کرون مگر حیرت نے کہا کہ آپ بزور سحر دیکھیے تو یہ ساحر کون ہی اور کیسا سحر کرتا ہی جو مصوّر ایسے ساحر کو اسنے بیہوش کر دیا شاہ نے سحر پڑھکر دستک دی کچھ تپلے پیدا ہوے انسے حکم کیا کہ کتاب سامری لاؤ پتلے جاکر کتاب لائے اسنے اسمین دیکھا لکھا تھا کہ یہ ساحر نہین عمرو عیار ہی اور شیشہ ہاے سحر آب جو تو نے اول اپنے ملازم ہوشیار کو دیے تھے وہ اسکے پاس ہین یہ دیکھکر کتاب بندکی اور منھ پیٹ لیا کہ خود کردہ را درمان چیست اور حیرت سے سب حال کہا اور کہا کہ اسکا توڑ ہر چند کہ مین جانتا ہون لیکن کتاب سے لڑنے کو جانے کے لیے ممانعت نکلتی ہی اور دوسرے فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی ہی اور شام بھی ہوگئی ہی تم جاکر طبل امان بجوا دو یہ کہکر فرط ندامت سے آپ بیٹھے بیٹھے غائب ہوگیا اور حیرت طاؤس پر سوار ہوکر سمت لشکر چلی اس عرصہ مین یہان لاشہ ڈھیر ہوگئے تھے ہزارون ساحر مارے گئے تھے پسپا ہوکر پڑاؤ پر تلوار چل رہی تھی عمرو جال مار کر لوٹ رہا تھا ہنگامہ رستخیز برپا تھا یقین تھا کہ بارگاہ وغیرہ حیرت و مصوّر کی لٹ جائے اور بہار کو سب سردار چھڑا لین اسوقت حیرت آکر پہونچی اور حکم دیا کہ جلد طبل بازگشت بجے اسکے لشکر کے بہادر ساحر پائے ہمت گاڑکے لڑ رہے تھے انھون نے فوراً طبل بجایا صدا اسکی ہر ایک بہادر کے کان مین پہونچی معلوم ہوا کہ حریف پناہ مانگتا ہی از بسکہ یہ بھی خستہ وشکستہ تھے اور سر پردۂ چرخ زنگاری سے لیلاے لیل کی بھی آمد تھی یعنی سیاہی مغرب سے نکلکر چار دانگ عالم اور عرصۂ غبرا پر محیط ہوچکی تھی ستارے دیدۂ سیران کی طرح اس فتح کو دیکھ رہے تھے نظم

سوادِ شب مین مہ تھا جلوہ گستر — کہ نکلا چاہ سے یوسف تھا باہر
فلک کو انقلاب اور دن گریزان — عدو کے تھے وہان زخم خندان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آخر لشکر جانبین کے خیمہ گاہ کی جانب پھرے اور ملک الموت جادو کا سب نے شکریہ بکمال درجہ ادا کیا لشکر پڑاو پر پہونچکر آرام گیر ہوا سردار داخل بارگاہ ہوے اسوقت صرصر موبارگاہ مین آئی اور عمرو کے ہاتھون کو بوسہ دیا کہ لے مہر فلک عیاری خواجہ کار سے گمردے کہ کسے در عمر خود نکردہ باشد عمرو ہنس پڑا اسوقت سب کو ظاہر ہوا کہ یہ عمرو ہی سب نے نذر دی اور تعریف کی ادھر حیرت جب بارگاہ مین آئی صورت نگار بھی مصور کو لیے داخل بارگاہ ہوئی لیکن افراسیاب یہان سے اٹھکر چاہ سامری پر گیا انشاء اللہ بر وقت فتح طلسم ان مقامون کا حال گزارش ہوگا غرض اس کنوئین سے پانی بھر کر باغ سیب مین لایا اور ایک پتلا طلسم کا طلب کر کے ایک کوزہ آب اسکو دیا کہ بارگاہ حیرت مین لیجاے تاکہ مصور پر چھڑک کر ہوشیار کرین پتلا وہ پانی لیکر حیرت کے پاس آیا پیام شاہ عرض کیا مصور بیہوش پڑا تھا وہ پانی لیکر حیرت نے مصور پر چھڑکا وہ ہوش مین آیا اور غسل کیا لباس تبدیل کر کے بارگاہ مین آیا اتفاق سے صرصر عیارہ سامنے حاضر تھی اپنی شکست کی خجالت اسپر غصہ کر کے مٹانی کہ عمرو کیسی کیسی عیاریان کرتا ہی مگر تجھ سے کچھ ہو نہین سکتا صرصر نے عرض کیا کہ آپ خفا ہون مین عیاری کرنے جاتی ہون یہ کہکر روانہ ہوئی اسنے ضرغام کو دیکھا کہ لشکر سے اپنے نکلکر کسی طرف جاتا ہی بس فی الفور صورت ضرغام کی سی بنکر بارگاہ اسلام مین آئی دیکھا کہ عمرو کرسی پر متمکن ہی سردار جمع ہین اسنے دل سے تصور کیا کہ عمرو کو یہان سے اٹھا کر باہر لے چل اور بن پڑے تو پکڑ لے جا یہ سوچکر قریب گئی اور کہا خواجہ آپ غافل کیا بیٹھے ہین بہار کو مصور مارے ڈالتا ہی عمرو یہ سنتے ہی بیتاب ہوکر اٹھا اور بولا کہ افسوس اور چلا کہ جاکر عیاری کرون صرصر ساتھ ہوئی عمرو نے انداز رفتار اور طرز تکلم سے پہچانا کہ صرصر ہی پکارا کہ ای یار دل نواز مین تیری تنہائی مین بلا کر لیجانے کے نثار وہان لیجا کر وصل سے اپنے شاد کام فرمانا صرصر ان باتون سے جست کر کے سمت صحرا بھاگی لیکن اسنے تعاقب سکا نہ چھوڑا ہو صرصر بھی صحرا مین پہونچکر تنچہ لیکر مستعد جنگ ہوئی آخر دونون گتھ گئے تیغچہ چلنے لگا عین گرمی جنگ مین صرصر نے کہا کہ کیون ای عیار بہار کے قید ہونے سے دلکو تو چوٹ لگی ہوگی عمرو بولا کہ اب تجھے پکڑ کر اپنا مطلب نکال لون تو بہار کو جاکر چھڑاؤن صرصر کو سنے لگی کہ تجھ سطلب نکالنے والے کو گھری گور مین تو پون موئے آئینہ اگر میسر نہو تو چپنی مین پیشاب کر کے ذرا اپنی صورت دیکھ عمرو نے کہا مجھے وہی چپنی درکار ہی جسمین پیشاب کرون صرصر بولی کہ منھ بنوا حواس مین آ بیہودہ گوئی نکر مین تیرے منھ لگنے کے قابل نہین ہون عمرو نے جواب دیا کہ مین تو قابل ہون صرصر جھیپ گئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور فرط حیا سے آنکھیں نیچی کرکے بولی کیا نگوڑا منھ پھٹ بیحیا ہی مین تجھسے بات نہین کرتی اب مین جاکر بہار کا پہرا دیتی ہون جب جانون کہ تو آکر چھڑا لیجائے اور اس سے مراد صرصر کی یہ تھی کہ عمرو کو لگا کر وہان لیجاؤن تاکہ مصور بزور سحر گرفتار کرے غرضکہ عمرو نے جب یہ گفتگو اسکی سنی کہا کہ ای صرصر خواہ تو اس امر مین مبالغہ کرے یا نکرے مین بہر رہائی بہار ضرور جاؤنگا اسنے جواب دیا کہ شرط یاری اور وفاداری بھی یہی ہی کہ اپنے رفیق اور دوست کو اسیر نہ دیکھ سکے کہ مثنوی

گر شمری یار کسے را شمار — که بود اندر غم و شادیت یار
دوست که در شادی و غم نیست دوست — رو چه شوی شاد که غم خود هم اوست

حاصل مرام بعد عہد و پیمان کے صرصر جست کرکے روانہ ہوئی اور عمرو بھی موافق وعدہ کے روانہ ہوا راہ مین برق و قران کہ عقب عمرو بارگاہ سے یہ بھی چلے تھے ملاقات ہوئی اسنے سارا ماجرا شرط رہائی بہار کا بیان کیا یہ دونون بھی لشکر حریف کی سمت چلے لیکن عمرو جب قریب لشکر عدو پہونچا پگڑی جکوے دار سر پر رکھی چپکن پہنکر عصا ہاتھ مین لیکر بصورت چوبدار دربارگاہ مصور پر آیا وہان مصور نے بہار کو بلا کر عتاب و خطاب آغاز کیا تھا کہ رہا تھا کہ دیکھ تو کس عذاب الیم سے تجکو قتل کرتا ہون اور بہار کو یا تھی کہ اپنی خیریت منا و عمرو تو یہان تشریف لایا چاہتے ہین صورت نگار نے کہا کہ ہم تصویر دیکھا کرینگے اور اس عیار کو بھی گرفتار کرینگے اس گفت و شنید مین تھے کہ صرصر آئی لیکن عمرو کو بشکل چوبدار دیکھتی آئی اور چپکے سے مصور کو آگاہ کیا کہ عمرو دروازے پر کھڑا ہی چلکر گرفتار کیجیے مصور اٹھکر چلا اور دربارگاہ پر آیا لیکن عمرو نے بھی صرصر کو اپنے تئین دیکھ جاتے دیکھا تھا جب وہ اندر گئی یہ عصا اور چپکن وغیرہ زنبیل مین رکھ بت کھنی سے تا بشانہ باندھکر دھوتی باندھے بشکل ساحر ٹھہر ارہا مصور نے باہر آکر ایک آدھ سے پوچھا کہ کوئی چوبدار یہان کھڑا تھا کسی نے اقرار نہ کیا صرصر سے کہا اری کسکو عمرو بتاتی ہی وہ کہان گیا صرصر بھی ہر سمت نگران ہوئی اسوقت عمرو نے آگے بڑھکر مصور سے کہا حضور اسقدر حیران کیون ہین تصویر کو دیکھیے آپ ہی معلوم ہو جائیگا کہ عمرو کہان ہی مصور نے اسکے کہنے سے تصویر دیکھی اس مین معلوم ہوا کہ یہی عمرو ہی تصویر دیکھکر سر اونچا کیا ادھر عمرو نے ایک دھول صرصر کے لگائی اور گلیم اوڑھ لی نعرہ کیا منم عمرو حاضرین ساحرون کے ہوش اڑ گئے مصور خفیف ہوکر بارگاہ مین آیا صرصر نے سب ماجرا بیان کیا کہ اس طرح عہد کرکے مین عمرو کو لائی ہون تھا کہ حضور پکڑ کر قتل کرین لازم ہی کہ آپ ہر وقت تصویر دیکھین مصور نے کہا کہانتک وہ تصویر دیکھی جاے آخر مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی تو احتیاج بشری رکھتا ہون صرصر نے کہا وہ دعویٰ کرکے آیا ہو آپ جائیے علیحدہ بیٹھیے کسی کو اپنے پاس آنے نہ دیجیے مصوّر کو یہ رائے پسند آئی اور الگ خیمہ خالی کرا کے جا بیٹھا دو خدمتگار کاربار کے لیے ساتھ لیے اور صرصر کو پاس بٹھا لیا لیکن اس جلدی مین کوئی سامان راحت ساتھ نہ لایا تھا خدمتگارون کو بھیجا کہ جاکر کشتیان شراب کی لے آؤ وہ بموجب حکم باہر خیمے کے نکلے عمرو گھات مین لگا ہوا تھا بشکل ساحر قریب آیا اور کہا بھائی مین نے عمرو کو بیرون لشکر دیکھا ہو مگر عیار زبردست ہی مین تنہا ڈرتا ہون ساتھ چلو تو گرفتار کر دون خدمتگارون کو لالچ آیا کہ عمرو کے گرفتار کرنے سے انعام وافر پائینگے اس طمع مین ساتھ چلے جب لشکر سے نکلکر تنہائی مین آئے عمرو نے کچھ میوہ نکالکر دیا کہ لو کھاتے چلو وہ کھا کر بیہوش ہوے دونون کے کپڑے اُتار کر ایک کی ان مین سے صورت بنکر انکو کسی غار مین ڈالدیا اور وہان سے خیمہ مین مصوّر کے پاس آیا مگر صرصر موجود تھی اسنے دیکھتے ہی پہچانا مصوّر سے کہا خدمتگار سے خبردار مصوّر حیران ہوکر ہنوز متوجہ نہوا تھا کہ عمرو نے دوڑکر ایک دھول اسکے بھی لگائی اور نعرہ کرکے بھاگا مصوّر ٹوپی سنبھالتا رہ گیا عمرو باہر گوشے مین جاکر دوسرے خدمتگار کے کپڑے پہنکر اور اسی کی ایسی صورت بنکر خیمے مین آیا مصوّر باتین صرصر سے کر رہا تھا اسکا کچھ خیال نہ کیا یہ سر پر آکر رومال جھلنے لگا اتنے مین صرصر نے کہا کہ حضور مقرر بہار کو عمرو چھڑا لیجائیگا آپ دیکھتے ہین کہ کیا کیا وہ زیادتیان کرتا ہو مصوّر بولا کہ کیا مجال ہو جو اسکے عمرو جو سر پر کھڑا ہی ایک دھول مار کر بولا کہ کیون بے بھول گیا جوتیان کھانا صرصر نے کہا حضور لیجیے گا وہ تو سر پر کھڑا ہی عمرو نے چاہا کہ گلیم اوڑھ لون لیکن مصوّر نے اتنا جلد سحر کیا کہ عمرو کے دست و پا بےحس و حرکت ہوگئے اسنے گرفتار کر لیا صرصر نے کہا مبارک ہو مصوّر نے اپنا مالا موتیون کا اسکو انعام مین دیا مگر حال سُنیے کہ برق اور قران بھی لشکر مین آئے تھے ان مین سے برق خدمتگار بنکر بارگاہ مین مصوّر کی آیا از بسکہ سب خیال گرفتاری عمرو دیکھتے تھے کسی نے اسکی جانب توجہ نہ کی جسوقت کہ مصوّر اُٹھکر الگ خیمہ مین گیا صورت نگار کو بھی خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ مجمع مین عیار چلے آئین اور آکر یہان مجکو ستائین یہ سوچکر حکم دیا کہ دربار برخاست سب چلے جائین کوئی یہان نہ ٹھہرے اور بہار کو زندان مین بھجوا کر منظلم سے کہا کہ تم حفاظت اسکی کرنا غرضکہ بارگاہ مین کوئی نہ رہا صرف برق ٹھہرا رہا جب صورت نگار نے اسکو دیکھا کہا تو کیون ٹھہرا رہا برق نے کہا مجھے کچھ عرض کرنا ہی اسنے کہا جلد کہہ ادھر باہر جا برق دوڑکر قریب آیا اور ہاتھ مین بیہوشی خوب بھر رکھی تھی ایک تھپڑ منھ پر مارا کہ صورت نگار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیہوش ہوکر گری اسنے وہین بٹھلا کپڑے اسکے اُتارے اور صورت اسکی ایسی بنا کر اسکو قنات مین لپیٹ کر کھڑا کر دیا اور آپ چلا کہ مصوّر کو جا کر پکڑ لون جب باہر بارگاہ کے چلا غلغلہ عمرو کے گرفتار ہونے کا سنا دل سے کہا ایک نشد دو شد بہار تو قید ہی تھی استاد بھی پھنسے خیر چلو تو دیکھو تو کہ کیا ہوتا ہے اسی طرح در خیمہ پر آیا وہان صرصر موجود تھی یہ سمجھا کہ اگر آنکھ سے آنکھ مل گئی تو صرصر مجھے پہچان لیگی یہ سوچکر آنکھ پر ہاتھ رکھکر اوی کہکر بیٹھ گیا کہ ہی ہی میری آنکھ مین کچھ پڑ گیا مصوّر دوڑ کر قریب آیا گود مین اُٹھا کر مسند پر لا کر بٹھایا کہا صاحب دیکھون تو کہ کیا پڑ گیا کٹورے مین پانی لبریز بھر کر منگا دو کہ اسمین آنکھ کھولین جو کچھ ہوگا نکل جائیگا صرصر پانی لینے دوڑی مگر سوچی کہ ایسا نہو کہ صورت نگار مین کچھ فتور ہو گیا اب ایسا کچھ آنکھ مین پڑا ہی کہ آنکھ کیسی منھ تک نہین کھولتی یہ سوچکر چاہتی تھی کہ بڑھکر مصوّر سے کہے کہ آپ سحر سے دریافت کیجیے یہ آپ کی بی بی نہین ہی ہنوز لب ہلنے نہ پائے تھے کہ پشت پر سے حلقے کمند کے پڑے یہ اُلجھکر گری قران جو بیدار بنکر اس فکر مین ہمراہ صورت نگار کے داخل خیمہ ہوا تھا کہ چلکر مصوّر کے ایک نعرا لگاؤن اسوقت صورت نگار کو غمزے کرتے دیکھکر یہ سمجھ گیا کہ برق عیار ہی تامل پذیر ہوا کہ اسکی عیاری دیکھ لو اسی تماشہ مین تھا کہ صرصر جو آگے بڑھی سمجھا کہ پردہ فاش کریگی بس کمند مار کر اسکو گرا دیا صرصر چیخی کہ حضور دوڑیے قران گود مین اُٹھا کر باہر لے گیا صرصر نے لشکریون سے کہا ارے مجکو چھڑاؤ جو قریب آیا قران نے کہا جو کوئی اس مقدمہ مین بولے گا مورد عتاب سلطانی ہوگا یہ عیار ہی جو عمرو اور بہار کو بصورت صرصر چھڑانے آیا تھا اسکے فقرے پر نہ جاؤ حضور نے گرفتار کرکے مجھے دیا ہی کہ سر اسکا کاٹون لشکری سمجھے کہ بیشک یہ سچا ہی سب کنارے ہوئے اُدھر مصوّر اُٹھکر چاہتا تھا کہ دوڑے برق نے دامن پکڑ لیا کہا واہ صاحب واہ تمھین تو عیار بھی بڑی پیاری ہوئی جو مجکو اکیلا چھوڑ کر چلے دوسرے یہ کہ مقدمہ عیار کا ہی ہر بار زک اُٹھاتے ہو اور پھر وہی باز نہ آکر کرتے ہو کسی دن تم پر پڑ جائیگا جب راضی ہو گے عیار عیارہ کو دیکھو بد کر پکڑ لے گیا آپس مین کہی بدی ہو گئی کہ ہم تجکو پکڑ کر بھاگین گے جو چھڑانے پیچھے آئیگا اسکو دوسرا عیار مار ڈالے گا اسوقت کوئی تمھاری فکر مین لگا ہوگا لے جا کر دیکھ لو جان پر بنجاتی ہی یا نہین مصوّر یہ تقریر سنکر ہارے ڈر کے بیٹھ گیا اُدھر قران نے جنگل مین صرصر کو لیجا کر کہا اُستانی اب تم بہت چل نکلی ہو کیون اکیلے مین مصوّر پاس کیون بیٹھی تھین ہی شرط کہ ناک کاٹ ڈالون صرصر لگی کوسنے کہ تیری اُستانی غارت ہو موے خدا کی مار تجھ پر کیا قرق جتاتا ہی تیرے اُستاد کا مردا نکلے لاش کھٹیا پر مچاتی جائے قران نے کوسنا سُنکر منھ پر ٹپنا بیہوشی کا مل دیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ یہ بیہوش ہو گئی ایک غار مین اسکو ڈالکر آپ پھر لشکر مصور مین آکر بیٹھا اس طرف برق نے
مصور سے کہا یہان عیاریان ہوتی ہین لاؤ عمرو اور بہار کو میرے حوالے کرو کہ پاس شاہ جادوان
کے لے جاؤن مصور اسکے کہنے سے خوفناک ہو کر بیٹھا تھا اس تقریر کو سنکر گویا ہوا کہ مین تمھین
بلا مین پھنساؤن عیارون کے ہاتھ سے قتل کرا دون تو قیدیون کو تمھارے سپرد کرون صورت نگار
اس مکار سے بگڑ گئی اور آنکھون مین آنسو بھر لائی اور مصور نے گلے سے لگاکر کہا ای جان جہان خفا
کیون ہوئین اسنے کہا چلو ہٹو ہمکو غیر سمجھکر قیدیون کے دینے مین کیا کیا حیلے اور بہانے آپ نے کیے اچھا
تم جانو تمھارا کام جانے مین غیر مجھسے کیا مطلب یہ کہکر دامن جھٹک کر اٹھی مصور نے اٹھاکر گود
مین لے لیا اور کہا ناراض نہو تم مختار ہو میری جان کی قیدی کیا حقیقت رکھتے ہین یہ باتین بناکر
ور خیمہ پر آیا ملازمین سے قید کو بہار کی منگایا عمرو تو موجود ہی تھا دونون پر سے سحر اپنا دفع
کرکے کہا لو اپنے سحر مین انھین گرفتار کرو صورت نگار اٹھکر قریب عمرو کے آئی اور ہار گلے
سے اتار کر دونون کی گردن مین پہنایا تاکہ بظاہر یہ معلوم ہو کہ اپنے سحر مین گرفتار کیا مگر ہار پہنانے
مین چپکے سے کہا مین ہون برق میرے کہنے پر عمل کرو تاکہ معلوم ہو سحر سے مسخر یہ لوگ ہین غرضکہ ہار
پہناکر حکم کیا کہ ای مجرمون میرے ساتھ ساتھ آؤ بموجب حکم دونون ساتھ ہوے مصور نے کہا ای
ملکہ تخت پر سوار ہو کر جاؤ باغ سیب تک پیدل تم سے نچلایا جائیگا برق نے کہا مین باہر جاکر
تخت پر سوار ہونگی لیکن قیدی میرے سحر سے آپ دوڑتے چلے آئینگے یہ کہکر خیمے کے جب باہر گیا
بہار نے کہا ای برق پیارے چاہتا ہو کہ اپنے تئین ظاہر کرکے ان بدکردارون کو سزا دون برق نے
بولا کہ بسم اللہ بہار نے ایک ناریل سحر کا بارگاہ مصور پر مارا کہ شعلہ پیدا ہوا اور بارگاہ جلنے لگی بہار
نے نعرہ کیا غلغلہ ہوا ساحر دوڑے عمرو نے بھی جال مار کر لوٹنا شروع کیا برق بھی نعرہ کرکے خنجر
کھینچکر لڑنے لگا مصور خیمے کے باہر نکل آیا ایک جانب مقابلہ ہوا بہار نے جب یورش زیادہ دیکھا
سحر کو پڑھکر دستک دی اور پکاری کہ اے بہار آ دفعتہ سب کی آنکھین بند ہوگئین پھر جو دیکھا
عجب عالم نظر آیا کہ ایک میدان مین چار دیواری بلور کی سراسر نور کی کھنچی ہے اندر اسکے چمنستان سبز
شاداب گل و بار سے لدے ہین اپنی تازگی اور نزہت کے روبرو خاک حسرت دیدہ روضہ ارم مین
ڈالتے ہین طراوت ازہار بہار بوستان جنت نشان خورنق کے دلپر داغ حیرت دیتے ہین درخت
تمام گلہاے رنگارنگ سے جلوہ طاؤس ہین اور پھول اپنی زرنگاری سے فروغ بخش تاج کاؤس نظم

بلبل شاخ شجر پہ بیٹھی
آنکھ آتش گل پہ سینکتی تھی
کویل نہین اس گھڑی تھی کوکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آواز تھی قدسیِ سدرہ کی
مانند سرشک بادل امڈے
جو کھیت تھا لہلہا رہا تھا
اودی اودی گھٹائیں آئیں
جس طرح سے جنگ کو دل امڈے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آئیں
سبزہ جوبن دکھا رہا تھا

ہوائے سرد کے جھونکے تمام لشکر یون کو لگے دیوانہ وار اسی بوستان سحر کی سمت چلے جب اندر آئے اس رشک گلزار سراپا بہار کو بہزاران ناز و انداز کھڑے دیکھا کہ زلف رشک سنبل رخسار پر لہراتی ہی یا مصحف عارض پر نقاش قدرت نے جدول کھینچی ہی دوپٹے کی گاتی بندھی ہی جوبن ابھرا ہی نیا انداز سراپا ہی جو اعضا ہی نزاکت سے بھرا ہی نظم

جوبن کا ابھار سینہ پر تھا
پھولے دریا مین دو کنول تھے
اسپر جو پڑی نگاہ اکبار
دل بیٹھ گیا مگر ہوا درد
پھل نخل مراد مین لگا تھا
وہ لعل تھے یا دو واژگون درج
بیہوش ہوا ہر ایک ہوشیار
دل زلف کے پیچ و خم مین اٹکا
روشن تھے گلاس یا کنول تھے
یا قلعۂ رنگت و حسن کے برج
زنگِ رخ لالہ گون ہوا زرد
شانہ پر شانہ بن کے لٹکا

مصور اور مظلم وغیرہ بپتا بیان کرتے منت کنان سمت اس غارتگر جان کے چلے مگر ہنگامہ جو ہوا حیرت بھی سوار ہوکر لشکر مصور مین آئی بہار کو باغ و بہار کے سحر کرنے مین مصروف دیکھکر سیدھی شاہ جادوان کے باغ سیب مین گئی اور پکاری کہ فریاد از دست عیاران فریاد شاہ طلسم نے پاس بٹھا کر سب ماجرا سنا اور پرواز کرتے چلا اسوقت آکر پہونچا کہ مصور وغیرہ قریب بہار پہونچکر منت کر رہے تھے کہ یکایک بجلی چمکی اور نعرہ ہوا کہ منم افراسیاب یہ نعرہ سنکر بہار سمجھی کہ اب بڑا فساد ہوگا لازم ہی کہ ٹل جاؤن یہ سوچکر سحر کرکے زمین مین غرق ہوگئی اور عیار جو لوٹ رہے تھے بھاگ گئے لیکن مصور وغیرہ بہار کے غائب ہونے سے جو گریبان چاک کرکے شعر عاشقانہ پڑھتے جنگل کی جانب چلے تھے کہ افراسیاب آکر گرا اور پنجے مین دابکر لے گیا جب بلند ہوا کچھ سحر پڑھا کہ باغ بہار کا لگایا غائب ہوگیا لیکن بہار جو زمین مین شل گنج زر کے غرق ہوئی تھی قریب اپنے لشکر کے جاکر نکلی اور ازبسکہ عمداً اپنا سحر چھوڑکر گئی جو تھی تو سحر کارد بڑھتی گئی تھی کہ جو کوئی اسکو دفع کرے تو مین بیہوش ہون حاصل یہ کہ جب بارگاہ مین پہونچی سردارون نے تعظیم دی خوشی کی کرسی پر یہ جلوہ گر ہوئی جلسۂ عشرت کا سامان مہیا ہوا عیار بھی سب آکر جمع ہوے مسرت و سرور کے ساتھ بیٹھے ادھر شاہ طلسم جب سحر دفع کرگیا ہر ایک کو ہوش آیا لشکر نے قرار پکڑا اور مصور کو شاہ طلسم باغ سیب مین لایا کتاب سامری دیکھکر

کہا اے مرشد زادے بی بی آپ کی بارگاہ مین قنات سے لپٹی کھڑی ہی اور صرصر بیہوش غار مین پڑی ہی یہ سنکر ایک پنجہ سحر کا بھیجا کہ صرصر کو جاکر وہ اُٹھا لایا اور ایک ساحر کو بھیجا کہ اسنے جاکر صورت نگار کو قنات سے نکالکر ہوشیار کیا اور کہا آپ کے شوہر باغ سیب مین ہین یہ سنکر اسنے بھی تبدیل لباس کرکے راستہ باغ کا لیا جب یہ انتظام ہوچکا مظلم نے کہا ای شہنشاہ عمرو کو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا افراسیاب بولا کہ اب دو چار دن مین میلا ہوگا سب ہیکڑی نکل جائیگی مصور نے کہا میرے تن و جان مین آگ لگی ہی شعلے اُٹھتے ہین جی چاہتا ہی کہ اپنی جان اور نکھرا مون کی جان ایک کردون افراسیاب گویا ہوا کہ چند روز تامل کیجیے کاہیکو تصدیع فرمایئے طرفین کے ساحر مارے جائینگے کچھ فائدہ نہوگا مصور نے کہا جان جائے یا رہے مین تو جاکر ایکبار سحر اور کرتا ہون ہرچند کہ تصویرین جو بنائی تھین وہ گئی گذرین لیکن میرے سحر کی پناہ نہین ہی نبیرۂ سامری ہون یہ جنگ بھی یادگار رہیگی یہ کہکر اُٹھا شاہ جادوان ہرچند مانع ہوا مگر اسنے نہ مانا اور مظلم اور اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر کہا ای حیرت تم نہ جاؤ اس جنگ سے کچھ نتیجہ بہتر نہوگا مرشد زادے تو بزرگ ہین انھین مین نہین روک سکتا حیرت اسکے کہنے سے ٹھہری اور مصور جب داخل لشکر ہوا صرصر بھی اسکے ساتھ آئی تھی فکر عیاری مین سمت صحرا چلی گئی لیکن مصور دن بھر ترتیب لشکر مین مصروف رہا جسوقت مصور آفرینش نے تصویر تنویر ماہ شب افروز کو سطح چرخ پر کھینچا اور منشی بدائع طراز قدرت نے فقرے نور کے اسطار عقد ثریا و کہکشان مین تحریر کیے نظم

لباس فلک مین ستارے ٹکے
قبا سبز تھی چرخ کی نور بیز
نظر آئے انجم چمکتے ہوے
چمک ٹوٹنے سے تھی تارونکی تیز

مصور نے نفیر سحر کو دم دیا طبل جنگ لشکر مین بجا طائر سحر کے خبر لیکر خدمت بہار مین آکر مراسم عجز و انکسار بصد عظمت و حرمت بجا لاکر عرض پیرا ہوے نظم

چو رائے خردہ وان در کار بستی
چو کار مملکت را نظم دادی
بیک تدبیر صد لشکر شکستی
بیک مکتوب اقلیمی کشادی

مصور بچا پھر آمادۂ مرگ ہوا ہی طبل جنگ بجوا کہ ملازمان حضور سے لڑنا چاہتا ہی بہار نے بھی طبل جنگ بجوایا لشکر مین جانبین کے تیاری شروع ہوئی پھر وہی ہنگامہ شور و شر برپا ہوا رات بھر ساحر سحر جگا یا کیے بہادر ہتھیار سان پر لگا یا کیے کلوا بیرون محمد ابیر کی پکار رہی (۱۰۰)
اسلحے کی بلند جھنکار رہی جسوقت گریبان سحر مین تکمہ زرنگار شعاع ہالہ مہر ٹکا اور گوئی خورشید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رشتہ نفس نسیم صبح نے بدستیاری سوزن دم سحر سیا کہ بموجب نظم

تجلی خور جب زر افشان ہوئی جہان نے قبا پہنی پھر دھوپ چھانکی
گلے مین فلک کے خط مہر سے چمکتے ہوئے ہار زر تار کے

بہار یکرو فرسوار ہو کر مع لشکر نصرت اثر عازم دشت وغا ہوئی وہ ہوا کا فرفر چلنا اور صحرا مین گلہائے خود رو کی بہار بہادرون کا تیکھا پن جادو گرنیون پر ہزار طرح کا جوبن طاؤسان سحر کا شور باجون کا غل لاکھون طرح کا تجمل گھٹا کا اُٹھنا بادل کا فوجون کے اُمڈنا نقیبون کا کویل کی طرح کو کنارن کے کھیت کا سرسبز ہونا عجب طرح کا سامان تھا جان کے جانے کا سب کو خوف ہر آن تھا غرضکہ جب میدان مصاف مین پہونچے اسطرف سے مصور وغیرہ با فوج بیکران آئے پلٹن اور رسالون مین پرے جمگئے میدان آئینہ سان صاف اور شفاف ہوا بعد ترتیب صفوف لشکر نقیب للکارے بہادرون کو پکارے کہ جوانو سرو گردن تیغ کی لاگ ہی آتش خشم و غضب بھڑکی ہی جو نہین بجھتی یہ وہی آگ ہی آج معرکہ تمھارے ہاتھ ہی شجاعت اور بہادری کا چولی دامن کا ساتھ ہی یہ کہکر کنارے ہوے مصور سامنے آکر پکارا کہ اے بہار تجھے بھی یہ لیاقت ہوئی کہ سامری کا پوتا تجھ سے آکر مقابلہ کرے بہار نے پکار کر جواب دیا کہ اگر سامری خود ہمسے لڑنے آتا تو اس سخرے کو بھی راہ دار البوار کی دکھاتی جب تک دم مین دم رہتا لڑے جاتی ای بیحیا تجھے شرم نہین آتی کہ سردار ہمارے لشکر کا نہین ہی اور تو بے سردار کی فوج پر چڑھکر آیا ہی یہ کلمات سُنکر مصور نے پکارا کہ اے مظلم حملہ کر بہار نے بھی اپنے سرداران کو للکارا کہ ہان قتل و غارت آغاز کرو پھر تو ایک ساحر ادھر کا نکلا ادھر سے مظلم آیا دونون مین ناریخ و ترنج چلنے لگے کچھ دیر تک ردو بدل رہی آخر مظلم غالب آیا ساحر بہار کی طرف کا مارا گیا اور اسی طرح چند ساحر بہار کے زخمی ہوئے بعضے جان سے مارے گئے اُسوقت نافرمان نے بڑھکر ایک ناریل مارا کہ مظلم اژدر پر سے اُڑکر علیحدہ ہوا ناریل اژدہے پر پڑا کہ وہ جل گیا مظلم ترسول لیکر نافرمان پر آپڑا چوبیٹن چلنے لگین اسنے دریا آگ کا پیدا کیا تو اسنے پانی برسا کر بجھا یا اسنے سانپ ظاہر کیے تو اُسنے طاؤس پیدا کیے کہ وہ سانپون کو کھا گئے یہ کیفیت مصور نے جو دیکھی فوج کے سردارون کو للکارا کہ گھیر کر ان چند باغیون کو قتل کرو اور آپ شیر آتشین اڑاکر فوج پر بہار کی جا گرا دونون لشکر باہم مل گئے تلوار سحر کی چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہوئی نظم

ہوئی یہ کشمکش لشکر مین آخر قیامت کے ہوئے آثار ظاہر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہین بجلی گر رہی تھی کہین رعد کا شور تھا کسی جا شعلے بلند تھے کہین مینھ کا زور تھا کہین دریا ظاہر ہوکر طوفان خیز تھا کہین ابر سرخ شرر ریز تھا کہین مار و عقرب باہم گتھے تھے کہین گینڈے و فیل سر جوڑے تھے ساحرون کے مرنے سے بیر غل مچاتے تھے اندھڑ چلتے تھے کبھی خاک برستی تھی کبھی برفباری تھی **مصور** راز بسکہ نبیرۂ سامری ہی جب اسنے دیکھا کہ لشکر حریف غالب آیا چاہتا ہی فوراً شیر پر سے اتر کر زمین پر آیا اور زمین پر دوہتڑ مار کر پکارا کہ اب کوئی نام لیوا سامری کا شاید باقی نہین رہا جو کہ اُسکے پوتے کی آکر مدد کرتا یہ نعرہ کرتے ہی زمین شگافتہ ہوئی اور بالشت بالشت برابر کے پتلے ہزارہا نکلکر مجسم بہ قامت انسان ہوے ہاتھون مین آئینے لیے تھے دوڑکر ہر ایک لشکری **بہار** کے سامنے آئے اور دولڑکر وہ آئینے دکھائے آئینون مین تصویرین جڑی تھین وہ پیکر ہاے بیجان قہقہہ مار کر ہنسین جس نے وہ شبیہین دیکھین دیوانہ ہوکر اپنے لشکر کو آپ قتل کرنے لگا شور رستخیز برپا ہوا **بہار** نے سحر پڑھکر دستک دی کہ گھٹا گھر آئی مہین مہین بوندیان پڑنے لگین جسکے سر پتلون مین سے بوند پڑی جل گیا مگر پتلے ہزارون ہین اور تصویرین دکھا چکے تھے لشکر **بہار** کا مسحور ہو چکا تھا پانون سب لشکریون کے اُٹھگئے اور فوج نے **مصور** کی سپرین بزور سحر سر پہ آڑ کین تاکہ پانی سحر کا ہمپر نہ پڑے اور **مصور** تیغ آتشین پکڑ کر آگرا لاشون کے انبار لگانے لگا لیکن **بہار** نے پاے ثبات گاڑ دیے پتلون کو جلانا شروع کیا اسوقت مشکل سخت یہ تھی کہ اپنی فوج جو دیوانی ہوئی تھی وہ تو قتل کرتی تھی اور اسکو لشکریان **بہار** جو مسحور نہوے تھے ہلاک نہ کرتے تھے اور وہ پتلے جدا آفت برپا کر رہے تھے صرف **بہار** کے پانی برسانے سے ساحران نامی تھمے ہوے تھے باقی لشکر سراسیمہ و بدحواس تھا آفت برس رہی تھی لاش پر لاش گرتی تھی عنقریب تھا کہ شکست فاش ہو سردار پیچھے ہٹے آتے تھے زخمون مین چور تھے قریب بارگاہ پڑاو تک ہٹ آئے تھے وہ مقام بھی چھوٹا چاہتا تھا یہ حال دیکھکر عیار پہاڑ سے اُترنے اور دوڑ کر **بہار** کے پاس آئے عرض کیا کہ اے ملکہ اب موقع ٹھہرنے کا نہین ہی آپ بھی نکل چلیے **بہار** نے کہا سارا لشکر مسحور ہی میرے بھاگنے سے یہ سب قتل ہوجائینگے پس سرداری کے خلاف ہی جو اپنی جان بچائے اور فوج کو قتل کرائے **بیت**

نیاساید اندر دیار تو کس
کہ آسایش خویش خواہی و بس

عیارون نے کہا سلامتی بادشاہ کی ہر حال مین چاہیے کہ سلامتی ملک و مال کی اسی کے دم سے وابستہ ہی کہ بمقتضاے **بیت**

چاکران کم اگر شوند چہ غم
از سر شہ مباد موئے کم

بہار نے کہا مین بادشاہ نہین ہون اور سمجھانا بیکار ہی مین نہ بھاگونگی اسوقت تو عیار ناچار ہوے اور قران نے کہا مین مصور کو پکڑے لیے جاتا ہون برق نے کہا مین جاکر مظلم کو لیتا ہون عمرو نے کہا جو مین کرونگا وہ آپ تمپر ظاہر ہو جائیگا یہ کہکر چاہتے تھے کہ جائین بہار نے کہا خواجہ ایک لمحہ بھر تامل فرمائیے مین مطیع اسلام ہون جیسا مصور نے سامری کو پکارکر تیلے بلائے مین بھی دعا کرکے اپنے خدا کو پکارتی ہون وہ میری مدد غیب سے بھیجےگا عمرو اس کہنے سے ٹھہر گیا اور بہار نے تاج اُتار کر محتاج بدرگاہ بے نیاز لمن الملک للّٰہ الواحد القہار ہو کر بخشوع و خضوع تمام بہ ارادت و صدق رجوع قلب سے نالہ و استغاثہ کیا کہ ای جبار و قہار عزت بخش ذلیل و ذلت دہ جلیل و قادر توانا ہمپر سے اس بلا کو دفع کر اور دشمن کو ہمارے مغلوب فرما خداوندا ہمارے جرم و عصیان سے درگذر کرکے ہمپر رحم کر اور بمصداق و انصرنا علی القوم الکافرین ہمکو فتح دے کہ نظم

عقوبت مکن عذر خواہ آمدم — بدرگاہ تو روسیاہ آمدم
سریراکہ برسر نہادی کلاہ — مینداز در پائے ہر خاک راہ

اب انکو تو مصروف دعا چھوڑیے شمۂ حال مہرخ سحر چشم سنیے کہ جب طاؤس پر بیٹھکر ہمراہ زن سحر روانہ ہوئی طاؤس اسکو لیے ہوے ایک دشت طلسمی مین لایا جو درخت وہان تھا قدرت چمن بند عالم ظاہر کرتا تھا باغبان ازل کی صنعت دکھاتا تھا زمین وہان کی فرط صفا اور نور سے رخسار شاہدان کو شرماتی تھی اور نسیم شکبار مشام جان عالمیان کو معنبر اور معطر فرماتی تھی اشجار رنگ جوان بختان دہر پر بار بیکار پیڑون کی طرح تھے میوے فرط حلاوت اور شیرینی و لطافت سے ٹپکے پڑتے تھے مگر کسی پھول سے چہرہ پریزاد کا نکلا ہوا قہقہے لگا رہا تھا کسی پھل سے مار سیاہ کفچہ برباد کیے لہرا رہا تھا درختون کے نیچے جانور آکر بولتے تھے اور زنان حسینہ و جمیلہ بنکر رقص کرتے اور گاتے تھے پانی برس رہا تھا ہر شاخ شجر مین جھولا پڑا تھا قطرہ کسی کے جسم پر نہ پڑتا تھا نہ جھولنے والا کوئی نظر آتا تھا مگر راگ اور ملار گانے کی صدا آتی تھی دلکو محو اور بیقرار کرتی تھی مثنوی

اب اس باغ کا وصف لکھون مین کیا — ہر اک گل جہان ہو طلسمات کا
لب چشمہ ایسا ہی سبزہ ہرا — زمرد سے بھی لاکھ درجہ کھرا
عیان گرد اسکے شجر سبزہ دار — ہر اک نخل پر تھی چمن کی بہار
تر و تازہ و سرد تھا اسقدر — رکھے پاؤن اسپر جو کوئی بشر
اثر یہ برودت کا تھا آشکار — دماغ اسکا ہو جائے سرد ایکبار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہت طائرِ سجا پرے کے پرے — پروبال تھے جنکے ہر رنگ کے
ہراک جفت تھا سرخ و سبز اور زرد — مگر تھا ہراک رنگ شوخی مین فرد
ہزارون طرح کے تھے نقش ونگار — طلسمات کا رنگ تھا آشکار
غرض اُتری مہرخ وہان شاد شاد — چلی اک طرف کو خجستہ نہاد
زمین طے ہوئی جب طلسمات کی — زن سحر نے ہنسکے یہ بات کی
طلسمات کی حد ہوئی اب تمام — لے اب جا خدا حافظ اے نیکنام
گلے ملکے آپس مین بایکدگر — وہ غائب ہوئی یہ لگی راہ پر
ہوئی جب وہ آگے کو وانسے روان — تو اک قصر عالی ملا نا گہان
بلندی مین اسکی کرون کیا بیان — زمین پر وہ تھا دوسرا آسمان
وہان اک دریچہ دکھائی دیا — دریچہ وہ تھا قصر فردوس کا
دریچہ پہ تھی ایک چلمن پڑی — کہ ہر تیلی اسکی زمرد کی تھی

ہزارہا ساحر نیچے اس کاخ عالیشان کے جمع تھے کوئی اژدر پیکر تھا تو کسی کے دس سر ایک جلی تھے شکلین کالی کالی صورتین نرالی سامری سامری جپ رہے تھے چلمن سے شرر نکلتے تھے ستارونکی طرح ٹوٹ کر گرتے تھے قصر کے اندر سے گھنٹے ہزارہا ایک بار بجتے ساحر دمبدم ایک پانون سے کھڑے ہوکر سجدے مین گرتے تھے مہرخ نے بھی جاکر ایک طرف آسنی بچھائی اور جتنے سحر کہ یاد رکھتی تھی جو منتر کہ حفظ تھے سب کو پڑھ گئی یکایک صدا آئی کہ جا تو یہ کل سحر ہمنے تیرے قبضے مین دیے اسنے جب یہ صدا سنی سات بوٹیان اپنے جسم سے کاٹ کر پکاری کہ یا سامری تمھارا بھوگ دیتی ہون فوراً ایک تڑاقا ہوا بوٹیان زمین سے اُچھل کر زمین پر گرین اور غائب ہوگئین اور جو کچھ لہو تن سے نکلکر بہا وہ زمین نے پی لیا پھر آواز آئی کہ افسوس اگر تو ملجھ ہوتی اور ساتھ مسلمانون کا نہ دیتی تو ہم تجکو اپنے روبرو بلاتے اور جلوۂ قدرت دکھاتے اچھا اب ہمارے نام کا چلہ کھینچ اور اسی صحرائے طلسم مین جاکر مقیم ہو جو مانگے گی ملے گا ہرچند کہ ہمارا مقام خدائی اور ہے لیکن اس جگہ جو ہمارا نام لیکر پکارتا ہے ہم اُسکو مراد دیتے ہین اسی وجہ سے ہمارے بندون نے یہان آنا آغاز کیا ہے اس صحرا کا نام سامری بن رکھا ہے ہمارے نزدیک سب بندے برابر ہین کیا افراسیاب اور کیا مصور یہان اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ سات دریا طلسم کے سات پہاڑ سات جنگل طے کرکے ہماری قبر پر آتے ہین اور ہمارے خاص بندے ہین اور تم لوگ وہان نہین جاسکتے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسلیے ہم بیان تمکو بلا کر اپنی عنایت ظاہر کرتے ہین مہرخ اسی غرض سے ابتک مسلمان نہین ہوئی تھی کہ سحر کرنے مین پرستش کرنا ہوگا اسوقت اس کلمات سے ہرچند دل نہ مانتا تھا اور نہایت درجہ کراہت آئی مگر مطلب فوت ہوتا تھا بنا بر مصلحت سجدہ کیا ایک پانون سے کھڑے ہوکر پکاری کہ یا خداوند مجھے شاہ جادوان پر غالب کر صدا آئی کہ یہ نہوگا اور کچھ مانگ اسنے کہا اگر غالب نہ آؤن تو مغلوب بھی نہون آواز آئی کہ یہ بھی نہوگا لیکن اگر تو چلہ کھینچکر پوجا کرے تو اتنا ہوگا کہ ہر ایک ساحر علاوہ شاہ طلسم کے اور کوئی تجھپر غالب نہ آئیگا وجہ بادشاہ طلسم تک سے تجکو برابری رہیگی یہ سنکر مہرخ صحرا ے طلسم مین آکر چلہ کش ہوئی پوجا کرتی رہی جب چلہ پورا ہوا صدا آئی کہ جلد جا تیرے لشکر کو میرے پوتے نے برباد کر رکھا ہی کچھ پھول یہان سے چنتی ہوئی جانا اور طلسمی تپلون سے لشکر کو اپنے بچانا مہرخ نے یہ صدا سنکر پھول چنکر سحر کی جھولی مین بھرے اور دستک دی کہ آندھی آئی ابر زرد رنگ پیدا ہوکر زمین پر اترا اس ابر پر بیٹھکر اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوئی اور اسوقت آکر پہونچی کہ بہار دعا مین مصروف تھی اور ہنوز دعا تمام نہ ہوئی تھی کہ ابر زرد سمت فلک نمایان ہوا اور نعرہ کی صدا آئی کہ سنم ملکہ مہرخ سحر چشم لشکریون نے اپنی مالکہ کو دیکھکر خوشی کی مہرخ نے پھول باغ سامری کے لشکر مصور پر کھینچ مارے دفعۃً ایسی آندھی آئی کہ جہان سیاہ ہوگیا اور لگے ابر سرخ و زرد کے لشکر حریف پر آکر چھا گئے ایک طرف کے ابر سے پیکان تیر اور دوسری سمت سے پتھر گران برسنے لگے مہرخ نے ابر اپنا زمین پر اتار کر نعرہ کیا کہ اے بچیا آئینہ دار جادو یہ تحفہ باغ سامری کا آکر لے اور پھول پھینک کر ایسا سحر پڑھا کہ زمین شق ہوئی ایک ساحر پیدا ہوا کہ سارا جسم اسکا آئینے کی طرح چمکتا تھا اور وہ پھول اسنے اٹھا کر سونگھے اسی وقت جسم مین آگ لگی اور جلکر خاک ہوگیا صدا آئی مارا آئینہ دار کو بس اسکے جلتے ہی وہ پتلے بھی جو آئینے لشکر بہار کو دکھاتے پھرتے تھے سب جل گئے اور لشکری جو دیوانے ہوکر اپنے لشکر سے لڑ رہے تھے ہوش مین ہوکر حملہ آور فوج عدو پر ہوے ادھر سے تو فوج نے حملہ کیا اور اس طرف سنگ و پیکان برس رہے تھے لشکر مصور بہت کام آیا ہزارون ساحر مارے گئے عارض شاہد ارض کو گلگونہ خون سے جوانان صف شکن نے ملا اور پاے عروس مرگ کو جان دیکر حنا آلودہ کیا تلوار صاعقہ بار مہرخ نے خرمن جان عدو مین آگ لگا دی خلاصہ یہ کہ ساری فوج بھگا دی

بیات

برق آسا جدھر گئی مہرخ
ڈھیر کشتون کے کر گئی مہرخ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دامنِ دشت خون سے لال کیا ۔۔۔ بے چھُری سحر سے حلال کیا
خونِ دشمن کا ہے کے گلگونہ ۔۔۔ عارضِ شاہد زمین کو رنگا
تاب آئی نہ فوجِ دشمن کو ۔۔۔ بھاگے ناچار چھوڑ کر رن کو

مصوّر کے لشکر میں تیر اور پتھر برس رہے تھے ہر چند رد سحر پڑھا مگر یہ سحر دفع نہو سکا آخر سمجھا کہ کوئی تیر یا پتھر مجھپر بھی پڑجاے گا تو خاتمہ ہو جائیگا یہ جانکر زمین مین سما گیا اور بہت دور جاکر نکلا کل فوج کو شکست ہو چکی تھی **صورت نگار** بھی بھاگ گئی تھی **مصوّر** نے طبل امان بجوایا اسوقت **مہرخ** نے کچھ ایسا سحر پڑھا کہ وہ لکہ ہاے ابر غائب ہو گئے پیکان اور پتھر برسنا موقوف ہوئے طبل بازگشت بجوا کر معاودت فرمائی لیکن **مظلم** نے جب **مہرخ** کو فتحیاب دیکھا تو ایک ساحرہ ملازم **بہار** کو عین جنگ مین گرفتار کر کے صحرا مین لے گیا اور وہان اسکو قتل کر کے لباس اسکا لیکر بزور سحر اسی کی ایسی صورت بنا اور جب **مہرخ** لشکر لیکر پھری یہ بھی ساتھ آیا **مہرخ** نے تخت شاہی پر جلوس کیا سب نے نذرین دین محفل انبساط آراستہ ہوئی سردار پایہ بپایہ بیٹھے لشکر نے کمر کھولی ادھر **مصوّر** جو بھر کر داخل بارگاہ ہوا سب سردار آئے مگر **مظلم** نہ آیا اسنے تلاش کرایا معلوم ہوا کہ لشکر مین نہین ہی پس یقین ہوا کہ مارا گیا رنج و افسوس کر کے خاموش ہو رہا لیکن **مظلم** اس فکر مین یہان ٹھہرا رہا کہ بن پڑے تو سر **مہرخ** یا **بہار** کا کاٹکر لیجاؤن یا **عمرو** کو آزار پہونچاؤن خلاصہ کلام یہ کہ جب **مہرخ** مصروف عیش و نشاط ہوئی عیار بھی ملاقات کو بارگاہ مین آئے **مظلم** دربارگاہ پر کھڑا تھا اتفاق سے **برق** عیار جو بارگاہ مین آنے لگا **مظلم** سوچا کہ **عمرو** عیار زبردست ہی شاید ہاتھ نہ آئے تو اسی کو لے چل یہ سوچکر **برق** کو پنجے مین دابکر اڑا **برق** نے غل مچایا کہ دوڑو مجھے ساحر لیے جاتا ہی **مظلم** نے سحر کیا کہ **برق** کی زبان بند ہو گئی مگر دو ایک نے غل مچاتے سُنا تھا انھون نے جاکر **عمرو** کو اس حال کی اطلاع دی **عمرو** نے **ضرغام** سے کہا ذرا خبر تو لاؤ کیا ماجرا ہی وہ روانہ ہوا لیکن **مظلم** بارگاہ **مصوّر** مین جلد **برق** کو لایا وہ اسکے زندہ آنے سے بہت خوش ہوا اور **صورت نگار** نے کہا یہی مواِ مجکو قنات مین لپیٹ گیا تھا لاؤ اُسکو مجکو دو کہ قتل کر دون **مصوّر** نے کہا تم عیارون کے مقدمہ مین دخل نہ دو مین خود قتل کرونگا **مظلم** نے کہا آپ توقف فرمایئے مین اسکو لیجاکر قید کرتا ہون اور **عمرو** اسکو چھڑانے آئیگا پھر اسکو بھی گرفتار کرونگا **مصوّر** نے کہا اچھا لیجاؤ مگر احتیاط سے رکھنا یہ **برق** کو لیکر چلا مگر بصورت مبدل **ضرغام** جو خبر کو آیا تھا یہان پر یہ موجود تھا اسنے جاکر **عمرو** سے سارا ماجرا بیان کیا **عمرو** اسی وقت چلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ برق کو جا کر چھڑا دُون اور ساحر دیکر لشکر مصوّر مین آیا دیکھا کہ مظلم اُڑا ہوا مع برق کے جاتا ہی عمرو بھی بطور مخفی نیچے نیچے چلا مظلم ایک پہاڑ کے قریب آیا اور بزور سحر ایک خیمہ استادہ کرکے اندر خیمہ کے لے گیا اور برق کو اسمین چار میخ گاڑکر جو میخا باندھ دیا عمرو نے یہ سارا ماجرا پہاڑ پر سے چڑھکر دیکھا اور رو کر دعا کرنے لگا کہ پروردگار تو برق کو اس ظالم کے ہاتھ سے نجات دے آخر محبت کی وجہ سے تاب نہ آئی پہاڑ سے اُترکر خیمہ کے اندر گیا مظلم نے پوچھا تو کون ہی عمرو نے کہا مین نے آج ادھر خیمہ کھڑا دیکھا نئی بات تھی حال دریافت کرنے چلا آیا مظلم اسکو گھورنے لگا عمرو سمجھا کہ نگاہ سحر ڈالکر مجھکو پہچاننا چاہتا ہی یہ سمجھکر خیمہ سے نکل گیا کہ آپ خفا ہوتے ہین جاتا ہون اور بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا وہان سے دیکھا کہ مظلم کوئلے سلگا رہا ہی اور کہتا جاتا ہی کہ اے عیار تیری بوٹیان کاٹکر بھونونگا عمرو اسوقت بہت جلد ایک شکل بہیبت ناک بنکر تیار ہوا کہ مقوے کے دس سر لگائے بہت سے ہاتھ بنائے دیوجامہ پہنکر تاج یاقوت احمر سر پر رکھا اور قریب خیمہ پہونچکر کودا اور بیچ خیمہ مین آکر ٹھہرا نعرہ کیا منم ملک الموت خداوند لقا مظلم کھڑا ہو گیا اور کہا کیونکر تشریف لائے اسنے کہا خداوند لقا نے بہر قبض روح تیری بھیجا ہی اور کہا ہی کہ عیار کی قضا نہین ہی ابھی جو اسکو قتل کرتا ہی تو اسکی روح جاکر قبض کر مظلم پیام اجل سُنکر بدحواس ہو گیا کہا جو آپ فرمائیے وہ کرون عمرو نے ڈانٹا کہ جلد اسکی مشکین کھولدے جب مجرم کے کھولنے کو فرشتے نے کہا اسکے دل مین شک گذرا کہ کہین یہ عیار نہو یہ سمجھکر گھورنے لگا عمرو ازبسکہ دیوجامہ پہنے تھا اور یہ اشیا عطیہ انبیا علیہم السّلام ہین اثر سحر موثر نہین ہوتا ہی نگاہ سحر ڈالنے سے خود اسی کی آنکھین جلنے لگین یقین تھا کہ حدقہ سے باہر نکل پڑینگی اسوقت دلکو یقین ہوا کہ ملک الموت بیشک یہی ہی جب تو اسقدر جلال آگین ہی کہ نگاہ سحر جسم پر اثر نہین کرتی بلکہ حدت جسم سے اسکے آنکھین پھوٹے جائین تو عجب نہین گڑگڑا کر برق کو کھولنے لگا عمرو نے جب یہ جھکا خیال کیا کہ کون زیادہ فقرے کرے لو ابھی اسکو یہ سوچکر کمر سے خنجر کھینچکر بیاض گردن پر اس زور سے لگایا کہ دھڑ سے سر کٹکر دور گرا شور برپا ہوا کہ مارا مظلم کو خیمہ سحر غائب ہو گیا لاش اسکی بیر اُٹھاکر مصوّر پاس لے گئے عمرو نے برق کو رہا کرکے اپنے لشکر کا راستہ لیا مگر لاشہ اسکا بونڈے اُڑائے ہوے سامنے مصوّر کے آئے اور پکارے کہ عمرو نے اسکو قتل کیا یہ سُنتے ہی مصوّر رونے لگا آخر لاشہ آئین جمشیدی کے بموجب اُٹھایا جب فراغت ہوئی اسکے دادا کو نامہ لکھا کہ ای جلاد جاد و بیٹا اور پوتا تمھارا ظالم و مظلم دونون خدمت سامری و جمشید مین گئے قضائو قدر سے کیا چارہ ہی ہمکو انکے مرنے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑا رنج ہوا لازم ہے کہ تم بھی صبر کرو اگر چاہا سامری نے تو بہت جلد انکے قاتلون کو ہم قتل کرینگے اور تمہارے فرزندون کا انتقام خون لینگے یہ لکھ کر ایک ساحر کو دیا کہ وہ جہان مصور رہتا ہی اس شہر مین لے گیا واضح ہو کہ جلاد جادو ایک ساحر سابق مین قتل ہوچکا ہی مگر وہ ملازم تھا شاہ طلسم کا اور یہ جلاد سردار مصور ہے خلاصہ یہ کہ جب نامہ جلاد کو پہونچا مرگ فرزند کا حال پڑھکر آتش رنج سے سینہ کباب ہوگیا اور شعلہ آہ جگر سے اٹھا اسی ہزار کا یہ افسر ہی انتظام ملک کے لیے مصور اسے چھوڑ آیا تھا اس لشکر کو اسنے پڑھتے ہی نامہ کوچ کرنے کا حکم دیا کوس سفر پر چوب پڑی لشکر مین کمر بندی ہوئی ساحر طائران سحر پر سوار ہوے بہادر مرکبون پر بیٹھکر چلنے پر تیار ہوے جھانجھین بجنے لگین قرنا کودم ملا پیتل کی تھالیان اسقدر بلند ہوئین کہ برجی فلک سر پر چھایا ہوا تھا ناقوس کی صدا سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی غرضکہ بڑے کروفر جاہ حشم سے یہ جلاد اژدہے پر چڑھکر روانہ ہوا اور بعد قطع منازل و مراحل لشکر مصور مین پہونچا اور لشکر کو حکم اترنے کا دیا کہ سب خیمہ وغیرہ استادہ کرکے اترے اور یہ بارگاہ مین آکر مصور کے قدم سے لپٹ کر خوب رویا کہا ہائے میرا سارا گھر تباہ ہوگیا افسوس میرے شیر بادیہ ہلاکت مین جاکر مقیم ہوے وائے صد وائے میرے گھر کے چاند حضیض مرگ مین گرفتار ہوے مصور نے اسکو بہت تسلی دی اور کہا صبر کرو اسنے کہا صبر تو کیا ہی ہو لیکن اب اجازت دیجیے کہ لشکر مرخ جاکر تہ و بالا کردون اور عمرو کو اس طرح مارون کہ دشمنون کے حواس جاتے رہین مصور بولا کہ مرخ سامری کے باغ مین سنا ہی کہ گئی تھی اور سحر جاکر جگالائی ہی کچھ پھول وہان سے لیکر آئی ہی اسکا رد تم سے نہو سکے گا مین پوتا سامری کا ہون اسکے سحر کا رد اپنے پاس درست کرلون تو مقابلہ کرنا اچھا اب خیمہ مین جاکر آرام کرو اور یہ بتاؤ کہ کھانا میرے ساتھ کھاؤ گے یا الگ نوش کروگے جلاد نے عرض کی کہ فرط قلق سے غذا بالکل ترک ہوگئی ہی جو کچھ نوش کیجیے گا پینا اولش بھیجدیجیے گا یہ کہکر اپنے خیمے مین آیا اور آرام پذیر ہوا ادھر طائران سحر نے جاکر بعد دعا و ثنا سے شہنشاہی کے مرخ سے سب کیفیت یہان کی عرض کی عمرو یہان آچکا تھا سارا حال سنکر گویا ہوا کہ چلکر میان جلاد کو بھی ذرا دیکھ آئین یہ کہکر چلا اور عیار بھی روانہ ہوے مگر عمرو جب لشکر حریف مین آیا دیکھا کہ ایک بکاول کسی طرف جاتا ہی اسکے پاس آکر گویا ہوا کہ بھائی ہم بھی تمہاری برادری مین سب طرح کا کھانا پکانا جانتے ہین مگر بیکار رہین کہین ہمکو بھی آدھ سیر آٹے سے لگادو بکاول نے کہا پھر کسی وقت تم میرے پاس آنا تو کچھ تدبیر کرونگا عمرو نے کہا اچھا لیکن ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بات میری الگ اگر شعلوہ وہ اسکے کہنے سے کسی گوشے مین آیا عمرو نے حباب بیہوشی منھ پر مار کر اسکو
بیہوش کر کے اسکا پیرہن اُتار لیا اور اسی کی ایسی صورت بنا تھال ہاتھ پر رکھکر کپڑون پر تیل گھی ہلدی
سا لیکے دھبے لگا کر اور تھال مین مٹھائی اور سموسے اور پکوان آغشتہ بیدارو بیہوشی چُنکر رومال
سفید سے ڈھانک کر بارگاہ مصور مین آیا مصور کھانا کھانے کے لیے جلاد سے تو پوچھ ہی چکا تھا
جبکہ وہ چلا گیا تو اسنے دربار برخاست کر کے دسترخوان بچھوایا تھا اور مع اپنی زوجہ کے مصروف
خورد و نوش تھا کہ بکاول نے جا کر سلام کیا اور تھال سامنے رکھدیا مصور نے پوچھا کیا ہی عرض
کیا کہ مٹھائی اور پکوان جلاد نے حضور کے لیے بھیجا ہی مصور خوش ہوا اور اپنی بی بی سے کہا لو یہ عمدہ
پکوان ہی کھاؤ صورت نگار نے کہا آپ کھائیے مین حاضر ہوتی ہون یہ کہکر بارگاہ سے نکلکر دوسرے
خیمہ مین گئی وہان تازی مٹھائی اسنے بنوا کر رکھ چھوڑی ہی اسوقت چاہا کہ جلاد نے جو مٹھائی
بھیجی ہی اس سے اپنی مٹھائی مقابل کرون کہ کونسی عمدہ اور لذیذ ہی غرضکہ یہ تو ادھر آئی اور ادھر
مصور نے مٹھائی کھائی عمرو نے اپنے پاس سے جو دو چار خدمتگار وہان تھے انکو بھی کچھ مٹھائی دی
کہ تم ہمیشہ اپنی سرکار کے آگے کا اولش کھاتے ہو تمھین لذت یہان کے کھانے کی بخوبی معلوم ہی ہمارے
ہاتھ کی بھی بنی ہوئی چیز کھاؤ مگر ایمان سے کہنا کہ یہ لذیذ اور تحفہ ہی یا تمھارے یہان کی بھی
عمدہ ہوتی ہی اس تقریر کو سنکر مصور نے ملازمون سے کہا کہ ہان کھاؤ اور انصاف کرو کہ کسکے
یہان کی عمدہ ہی خدمتگارون نے حسب اجازت گوشہ مین الگ لیجا کر مٹھائی کھائی جب وہان
سے آنے لگے بیہوش ہو کر گرے مصور اُٹھا کہ دیکھون آدمیون کو کیا ہوا یہ بھی بیہوش ہو کر گرا
عمرو سمجھا کہ صورت نگار آجائیگی تو سب کام بگڑ جائیگا جلد کوئی تدبیر کر یہ سوچکر مصور کو
ایک چاندنی مین گٹھری کی طرح باندھا اور سر پر رکھکر باہر بارگاہ کے یہ کہتا ہوا نکلا کہ مین ایسی
نوکری سے باز آیا مین نے بکاولون مین نوکری کی ہی کچھ مزدورون مین نہین کی باہر ایک آدھ
ساحر نے پوچھا بھی کہ میان بکاول کہتے کیا ہو جواب دیا کہ حضور ادھر سے جلاد نے تھال
مٹھائی کا لدوا کر بھیجا یہان سے انھون نے یہ گٹھری دی کہ لیتا جا بھلا خداوندین بکاول نہ ٹھہر
مزدور ٹھہرا اس گفتگو کو سنکر ساحر سمجھے کہ مصور نے یہ گٹھری شاید جلاد کو بھیجی ہی یہ سمجھکر کوئی اسکا مزاحم
نہوا اور عمرو اسکو لیے ہوے لشکر سے نکلکر صحرا کی طرف چلا کہ یون یہ ہلاک نہین ہوتا چلکر زمین مین
دفن کر دون یا کسی پہاڑ پر سے پھینکدون غرضکہ یہ تو ادھر گیا اور اس طرف صورت نگار مٹھائی لیکر آئی
خدمتگارون کو بیہوش پایا اور شوہر کا اپنے نشان نہ دیکھا لوگون سے باہر آکر پوچھا کہ مالک تمھارے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہان ہین اُنھون نے کہا کہ اندر ہی تھے بلکہ بکاول جو آیا تھا وہ ایک گٹھری لے گیا ہی بس یہ سُنتے ہی اسنے ایک دوہتٹر زمین پر مارا اور کہا افسوس عمرو انکو پکڑ لے گیا ہی اور وہین سے بتیابانہ بزور سحر آڑ کر چلی لیکن باغ سیب مین افراسیاب سے حیرت نے کہا اے شہنشاہ مرشد زادے پر نہین معلوم کیا گذری ذرا آپ کتاب تو دیکھیے شاہ جادوان نے کتاب دیکھکر سارا ماجرا لڑائی کا بیان کر کے کہا اب عمرو اُن کو پکڑ لا رہا ہی ہلاک کیا چاہتا ہی یہ کہکر کتاب بند کی اور دو ساحر آفتاب جادو و مہتاب جادو کہ حاضرین دربار سے ہین حکم دیا کہ جلد لشکر کے قریب کوہستان ہی وہان جاؤ اور مصور کو عمرو سے بچاؤ حسب الحکم وہ دونون ساحر بھی روانہ ہوے ادھر صورت نگار جو روتی ہوئی چلی سارے لشکر مین غلغلہ ہوا کہ عمرو مصور کو گرفتار کر لے گیا ہی صدہا ساحر چار سمت کو بہر تجسس چلے اور جلاد نے بھی یہ کیفیت سُنی ازبسکہ یہ پیشتر ہی سے آمادہ حرب و پیکار تھا گرفتاری مصور سنکر شل ہار دم بریدہ کے برخود بیچیدہ ہوا اور خیال کیا کہ جبتک مصور کا پتا معلوم نہ ہو تو چلکر لشکر مہرخ پر حملہ کرو اور سر باغیون کے کاٹ لاؤ بس اسی غصہ مین سرداران لشکر کو حکم دیا کمر بندی کا اور آپ بھی اژدہے پر بیٹھکر مسلح و مکمل ہو کر چلا ایک لمحہ مین اسی ہزار ساحران غدار بصورت ہاے عجیب و باشکال غریب ڈمرو بجاتے تریہان پھونکتے رال کے شعلے اڑاتے چلے نظم

نظم

کسا یا گھوڑون کو باندھا کمر کو
نشان اور بان کے کھولے پھریرے
درشتی سے ہوے آمادہ جنگ
بھرے غصے میں دریا تھو مین شمشیر

لگایا جسم پر تیغ و تبر کو
سلاح حرب تھا سب ساتھ اسکے
ستمکاران و بدبین و بد آہنگ
کہ جیسے گرسنہ ہووے کوئی شیر

اس لشکر کو اپنے عسکر نصرت اثر کی جانب عیارون نے جاتے دیکھا بارگاہ مین سامنے بادشاہ لشکر کے آکر عرض رسا ہوے کہ بیت

ملک کو کبہ شاہ جمشید و بخت
فلک مرتبہ ماہ و خورشید تخت

خواجہ عمرو مصور کو پکڑ لے گئے اسی غصہ مین جلاد بد نہاد مع اسی ہزار ساحر کے لشکر حضور پر آکر گرا چاہتا ہی عین غفلت مین بندگان شہنشاہی کو خبر پہونچانے آتا ہی مہرخ نے یہ فطرت اور چالاکی عمرو کی سنکر ہنس دیا اور کہا خدا کرے بھڑوا مصور مارا جاے یہ کہکر نفیر سحر بجائی کہ خبر اسکے لشکر مین پہونچی جلد جلد فوج مین کمر بندی ہوئی افسر مسلح و مکمل ہوے کہ نظم

ادھر سے بھی جنود نصرت آئین　　ہوئے براہی پئے تنبیہ بیدین
سراسر تیغ زن اور صف شکن تھے　　بس اک دل اک زبان اور اک سخن تھے
سبھی گرگ کہن تھے اور سبھی شیر　　کہین کیا زندگی سے نوجوان سیر
سراسر پر جلادت ان کو کہیے　　نہنگ بحر جرأت ان کو کہیے
ہوا جب متصل دشمن سے لشکر　　ہوا غالب نہایت خوف اسپر
قیاس و فہم سے باہر تھی وہ فوج　　مسلح اور مکمل صورت موج

جب دونون لشکر مقابل ہوئے صفین جم گیئن بجلیان چمکنے لگین ابر گھر آئے نقیب للکارنے لگے بہادر ڈھال تلوار کھڑکھڑانے لگے جلاد میدان مین آکر نعرہ زن ہوا کہ اے نمکحرامو آؤ میرے مقابلہ مین ایک ساحر مہرخ سے اجازت لیکر سامنے گیا اور ناریخ اسپر لگایا جلاد نے خالی دیکر جو ترنج مارا یہ ساحر جان بحق تسلیم ہوا اور اسی طرح چند ساحر ملازم مہرخ مارے گئے اسوقت سرخمو نے نکلکر ایک ناریل مارا جلاد نے اشارہ کیا کہ ناریل الٹا پھر گیا سرخمو زمین مین سما گئی جلاد نے سحر پڑھکر سمت فلک پھونکا ابر گھر آیا اور پتھر برسنے لگے مہرخ نے سحر پڑھکے سپرین فولادی ہر ایک لشکری کے سر پر ظاہر سایہ فگن ہوئین پھر مہرخ نے آگے تخت بڑھاکر ایک گولا فولادی مارا جلاد اژدہے پر سے اڑ گیا گولے نے اژدر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا لیکن جلاد کے اڑنے سے فوج نے اسکی جانا کہ مالک ہمارا کام آیا یہ معلوم کرکے لشکر لینا لینا کہکر چلا ادھر سے مہرخ نے بھی حملہ کیا دونون لشکر باہم مل گئے شور قیامت خیز بلند ہوا ساحر سے ساحر لپٹا بہادر سے بہادر بھڑ گیا مار و عقرب برسنے لگے اسوقت مہرخ جو سحر جگا لائی تھی وہی آغاز کیے اور جسکو دیکھکر گولا مارا راستہ راہ سقر کا دکھایا اور ابر زرد و سرخ وغیرہ لشکر جلاد پر آکر محیط ہوئے سلین رن کی پیکان تیر اور پتھر وغیرہ برسنے لگے اور عین جنگ مین جلاد نے آکر مہرخ پر ایک نارنج مارا اسنے نارنج خالی دیکر شمشیر سحر کا ایک ہاتھ مارا کہ اس بیحیا کے دو ٹکڑے ہوئے شور اسکے مرنے کا بلند ہوا اور افسر کے مرنے سے فوج مین بھگدڑ پڑ گئی ولاوران نصرت شعار نے سبکو زیر تیغ رکھ لیا کہ ابیات

مدد اسنے طلب اللہ سے کی　　وہ جنگ آغاز بسم اللہ سے کی
یہ جانبازون کا تھا اسوقت عالم　　کہ جیسے گوسفندون مین ہو ضیغم
کیا تیرون نے انکے ترک ترکش　　ملا ترکش انھین پہلوے سرکش
جو دشمن تھا بسان کوہ البرز　　کیا سر پہ لگا کر اسپہ اک گرز
ہوئی تیرونکی اسجا ایسی بوچھار　　کہ آئینے مشبک تھے زرہ دار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حاصل کلام جب فوج مین ہزیمت پڑی مصور و حیرت ہرچند کہ قریب اُتری ہوئی تھی مگر نہ صورت نگار تھی نہ حیرت موجود تھی اس فوج نے افسرون کے نہونے سے جنگ آغاز نہ کی اور بدولشکر جلاد کو نہ دی یہ لشکر سراسیمہ و بدحواس بھاگ کر کوہ و دشت مین پراگندہ ہوگیا اور مہرخ بفتح و فیروزی قتل و غارت کرکے داخل بارگاہ ہوئی لشکر بھی آرام پذیر ہوا سردار بھی عیش مین مصروف ہوے لیکن عمرو کا بھی حال سنیے کہ جب مصور کو لیکر چلا از بسکہ وہ بنیرہ سامری ہی یہ راہ بھولکر صحرا مین پھرنے لگا دل سے کہتا تھا کہ ہمیشہ تو ادھر سے آیا جایا کرتا تھا آج راستہ نہ ملنے کا کیا سبب ہی اسی سوچ مین متصل ایک کوہ کے پہونچا دیکھا درے مین ایک پہاڑ کے راستہ ہی یہ اندر درے کے آیا اور مصور کو زمین پر کھولا چاہا کہ تصویر اپنی اُتار لون دیکھا تو تصویر گلے مین نہین ہی پھر جب الگ ہٹا تصویر دیکھی کہ گلے مین ہی سمجھا کہ اسکے سحر کے باعث سے تصویر چھپ جاتی ہی اور فی الحقیقت گمان اسکا صحیح تھا یعنی جب سے عیار دھوکا دینے لگے تو مصور نے سحر کیا ہی کہ جب مین قید ہو جاؤن تصویر چھپ جائے غرضکہ جب تصویر نہ اُتار سکا چاہا اسکو کسی طرح مار ڈالون اسوقت ایک جانب کو رونے کی آواز سُنی معلوم کیا کہ صورت نگار گریان و نالان شوہر کو تمام بن ڈھونڈھتی پھرتی ہی یہ معلوم کرکے تصور کیا کہ یہ بمشکل ہلاک ہوگا اور جورو اسکی تجسس کنان ادھر بھی آئیگی تو آفت ڈھائیگی بس اس فکر کے کرتے ہی بہت جلد صورت اپنی مثل ایک ساحر سیہ فام کریہ منظر کے بنائی مشعل آتش ہاتھ مین لیکر دھوتی تہمری باندھکر ماتھے گلے مین پہنے سانپ موم کے بنے ہوے سر سے لپیٹے اور مصور کو فلیتہ رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کردیا جب اسکی آنکھ کھلی پوچھا کہ یہان مین کیونکر آیا اسنے کہا مین طلسم باطن کا رہنے والا ہون حسب اتفاق ایک کام کو جاتا تھا ادھر آنکلا ایک ساحر کو دیکھا کہ وہ آپکو ہلاک کیا چاہتا ہی مین نے نعرہ کیا کہ باش اے مکار اور چاہا کہ اسکو گرفتار کرون وہ عیار یکایک غائب ہوگیا مین نے آکر آپ کو ہوشیار کیا یہ تقریر سُنکر مصور نے اسکو گلے سے لگایا اور کہا وہ عیار عمرو تھا جو کہ فوراً غائب ہوگیا گلیم اوڑھلی ہوگی اور آپنے آکر میری جان بچائی مین احسانمند ہوا تمام عمر آپکا شکریہ ادا کرونگا یہ باتین کر رہا تھا کہ بی بی بھی اسکی ڈھونڈھتی ہوئی آئی اور شوہر کو اپنے زندہ دیکھکر مسرور ہوئی مصور نے کہا میری زندگی کا تو یہ صاحب جو پاس کھڑے ہین باعث ہوے ورنہ عمرو تو کام تمام کرچکا تھا صورت نگار سارا ماجرا سُنکر ممنون ہوئی اور پوچھا کہ نام نامی اور اسم گرامی آپکا کیا ہی عمرو نے کہا دانائے جادو اس خاکسار کو کہتے ہین اور حیلہ ساز جادو بھی نام کرتے ہین مصور نے اپنی بی بی سے کہا کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی عرض کہ آپ ہین فلک جاہ
مداح ہوگیا زبان میری
احسان ہو آپ کا کرم ہی
روشن ہو قدم سے کفش خانہ
بولا وہ شہنشہ نکو ذات
تکلیف تکلفات کیسی
اصرار بڑھا جو آخر کار

احسان کیا جزاکم اللہ
دولت جان آبرو حکومت
بلاء منت سے پشت خم ہی
دعوت وہین نوش جان کرین آپ
کافی ہی یہ باہمی ملاقات
بولا وہ کہ ہان یہ سب بجا ہی
ساتھ اسکے چلا وہ مرد ہشیار

حضرت نے بچائی جان میری
سب بچ گئی آپ کی بدولت
چلیے مرے ساتھ جا بکانہ
اپنا مجھے میزبان کرین آپ
احسان یہ کیسا بات کیسی
خاطر شکنی کہان روا ہی
سب ملکر جو روانہ ہوئے مصور

نے کہا بروے فلک اڑکر چلین کہ عیاری کی زحمت سے بچین عمرو نے کہا اس جگہ کا سبزہ قابل دید ہی تفرج کنان تشریف لیچلیے دل خرم کو شاد کیجیے عمرو کے کہنے سے پیدل روانہ ہوے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ مہمان بلاکو نشش نے خاصدان نکالا اور روبرو رہے میزبان کیا مصور نے کہا آپ نوش فرمائیے اِسنے جواب دیا کہ اب انکار بیجا ہی ہمارا آپکا ایک معاملہ ہی اسوقت مصور نے ایک گلوری آپ لیکر کھائی اور ایک لیکر اپنی بی بی کو دی حلق سے پیک اُترنا تھی کہ دونون چکر کھاکر گرے اور بیہوش ہوگئے عمرو نے چاہا کہ دونون کو باندھکر اپنا راستہ لوں اسوقت آفتاب ومہتاب جادو فرستادۂ شاہ جادوان آکر پہونچے لیکن خدا کو بات رکھنا عمرو کی منظور تھی ان دونون نے طلسم ظاہر کے کوہستان مین پہونچکر سحر ایسا پڑھا کہ مصور اور جو اسکے ساتھ ہو وہ ہمارے پہونچنے تک بیہوش ہوجائے اور یہ سحر اس خیال سے انھون نے کیا کہ نبیرۂ سامری کو توہم ہوشیار کرلین گے لیکن عیار جو انکے ساتھ ہوگا وہ بھاگ نہ سکیگا پس دھر انھون نے سحر کیا ادھر عمرو نے گلوریان کھلائین وہ دونون تو بیہوش تھے کہ تیسرا عمرو بھی بیہوش ہوگیا آفتاب ومہتاب نے آکر دیکھا کہ مصور اور اسکی زوجہ اور ایک ساحر اور بیہوش پڑا ہی انھون نے رد سحر اپنا پڑھا کہ عمرو ہوشیار ہوگیا لیکن وہ دونون کسی طرح نہ چونکے کس لیے کہ بیہوشی کی گلوریان کھاکر بیہوش ہوے تھے فی الجملہ جب یہ ہوشیار نہوئے انھون نے عمرو سے استفسار کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی عمرو نے کہا مین بھی انکو ہوشیار کررہا تھا کہ تم آئے مجھے بھی نہین معلوم کہ یہ کیونکر بیہوش ہین تم ٹھہرو مین پانی لاؤن شاید عیار انکو بیہوش کرگیا ہو یہ کہکر چاہتا تھا کہ یہان سے ٹلجائے مگران دونون نے کہا کہ ایسا نہو کہ یہ پانی لینے جائے اور عیار اگر ہمین ستائین یا کچھ اسی ساحر کا فتور ہو بہر صورت ان تینون کو سامنے افراسیاب کے لیجانا چاہیے یہ سوچکر فوراً سحر پڑھا

کہ عمرو پھر بیہوش ہوگیا تخت سحر پر لٹا کر تینوں کو پرواز کرکے لے چلے اور دریائے سحر سے جب پار اُترے دو ایک ساحروں کی زبانی سُنا کہ شہنشاہ گنبد نور پر جو برج کہ مینا نگار ہی اور وہان سے لشکر طلسم ظاہر کے دکھائی دیتے ہین تشریف لے گئے ہین یہ بھی اُسی سمت چلے آخر برج مینا پر آئے شہنشاہ کو سلام کرکے عرض پیرا ہوے کہ غلامان جانباز نے یہان سے جاکر سحر کیا کہ نبیرۂ سامری اور انکی زوجہ اور یہ ساحر جو انکے پاس پڑا ہی بیہوش ہوگئے مگر اب جو سحر رد کرتے ہین تو ایک شخص تو ان مین کا ہوشیار ہی اور مصور وغیرہ نہین ہوشیار ہوتے ہین یہ کہکر رد سحر کیا کہ عمرو کی آنکھ کھلی اُسنے دیکھا کہ ایک گنبد فلک فرسا تعمیر بصد تزئین ہی معلوم ہوتا ہی کہ قصر بہشت برین ہی زد بان فکر رسا روبرو اسکی رفعت کے کوتاہ ہی سائبان چرخ اسکے دامن مین پوشیدہ ہی جواہر مرصع کار مینا کیا ہوا سقف دستون مین لگا ہی شیشہ آلات فرش و منبر و کرسی و دنگل سے آراستہ ہی گھنٹے ٹنگے ہین ہزارون ساحر دست بستہ روبروے تخت شہنشاہی حاضر ہین حیرت بھی پہلو مین جلوہ گر ہی کہ بمقتضائے نظم

نہالی دران قصر زیبندہ دید — بہشتی سرائے فریبندہ دید
پراز حور آراستہ چون بہشت — بہشت زمین گشت عنبر سرشت
زبس گوہرین گوش گردن کشان — شدہ چشم بینندہ گوہر فشان
زتابندہ یاقوت و رخشندہ لعل — خرامندہ را آتشین گشت نعل
نگہ گان دریا بہم تاختند — ہمہ جوہر این جا براندا ختند

عمرو ہوشیار ہوتے ہی سامنے تخت شاہنشاہی کے آیا اور بہ ادب تمام رسم سلام بجا لاکر دعا و ثنائے بادشاہی نہایت فصاحت سے ادا کرنے لگا کہ نظم

نخستین ثنائے جہاندار گفت — کہ باد اجہاندار باکام جفت
انوشہ منش باد سالار دہر — زنوشین جہان باد بسیار بہر
سر سبزش از شادی افراختہ — سر خصم در پایش انداختہ
سر تخت جمشید جائے تو باد — سر سروران خاک پائے تو باد
نہ پیچید کسے گردن از رائے تو — سر مایہ پائینگہ پائے تو

اے شہریار گردون وقار آپکے ملازم آپ ہی سحر کرتے ہین اور آپ ہی اسکو رد نہین کرسکتے یہ کہکر اپنے جھولے سے سحر کے ایک کوزہ آب نکالکر دکھلانے کی راہ سے کچھ سحر پڑھکر پھونکا اور

پھینکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھینٹا مصوّر اور اُسکی بی بی کے منھ پر دیا کہ دونون کی آنکھ کھلی اور اُٹھ کر شہنشاہ ساحران کو دیکھکر حیرتناک ہوے کہ ہم یہان کیونکر آئے اسوقت عمرو نے وادیلا مچائی کہ اچھی آپ دعوت کرنے لیچلے تھے کہ گرفتار ہوکر مین یہان آیا آپ نبیرۂ سامری ہین شاید بھینٹ مین میری جان لیجیے گا مصوّر نے بعد رسم سلام و تعظیم وغیرہ پوچھا کہ ہمکو یہان کون لایا شاہ نے کتاب دیکھکر بھیجنا آفتاب و مہتاب کا بیان کر کے کہا کہ انھین دونون نے سحر سے آپ کو بیہوش کر دیا تھا اور پوشیدہ طور پر سحر کیا تھا ورنہ آپ ایسے معزز بیہوش نہوتے یہ بیان سُنکر مصوّر نے ہاتھ پکڑ کر عمرو کا سامنے شاہ جادوان کے کہا کہ یہ شخص ہمارا محسن ہے اور تفصیل عمرو کے ہاتھ سے اپنا گرفتار ہونا اور پھر ہوشیار ہو کر داناے جادو کو پاٹا بیان کیا شاہ نے یہ جانبازی سُنکر داناے جادو کو خلعت دیا اور کرسی زرین پر انکو بٹھایا مصوّر کو مطلق نہ معلوم ہوا کہ اسی کی گلوریون سے مین بیہوش ہوا تھا بلکہ آفتاب وغیرہ کے سحر سے سمجھا کہ بیہوش ہوا تھا غرضکہ بعد کچھ دیر کے کہا اے شہنشاہ اب مین جاتا ہون اور جنگ آغاز کرتا ہون بادشاہ طلسم نے کہا اے مرشدزادے آپ بیکار تکلیف کرتے ہین مجھے میلا کرنے دیجیے تامل فرمایئے اسنے کہا آپ کو اختیار ہے مین لشکر مین جاکر ٹھہرتا ہون آپ میلا کیجیے جو کچھ مجھسے تصویرین کھینچ سکینگی مین بھی کھینچونگا یہ کہکر تخت سحر پر داناے جادو کو بٹھا کر مع اپنی بی بی کے روانہ ہوا اور دریاے سحر کے پار آیا مگر عمرو نے دل مین غور کیا کہ اگر اسکے ساتھ جاؤگے ایسا نہو کہ وہان عیاری کرنے مین عرصہ ہو اور شاہ طلسم میلا شروع کرے اور تم سے بچاؤ کی تدبیر نہو سکے بہتر یہ ہے کہ تم بھی چلکر کوئی فکر معقول کرو یہ سوچکر مصوّر سے کہا ذرا تخت اُتاریے مجکو پیشاب کی احتیاج ہے اسنے تخت اُتارا عمرو نے کہا سامنے لشکر دکھائی دیتا ہے آپ تشریف لیچلیے مین حاضر ہوتا ہون مصوّر بھی سمجھا کہ قبل سے مین جاکر سامان دعوت مہیا کرون اس خیال سے وعدہ حسنی لیکر آگے روانہ ہوا اور عمرو وہان سے اصلی صورت اپنی بنا کر اپنے لشکر مین آیا اور بارگاہ مین پہونچکر کرسی پر متمکن ہوا مہرخ نے حال فتحیابی جنگ اور قتل ہونا جلاد کا بیان کیا اس خردہ کو سُنکر خوش ہوا پھر اپنی سب کیفیت بیان کی کہ مین گنبد مینا پر بھی ہو آیا اسکی فطرت پر ہر ایک کو حیرت ہوئی آخر شمع راے روشن کر کے تدبیر اپنے بچاؤ کی میلا ہونے سے قبل سب کرنے لگے اور ادھر مصوّر نے داناے جادو کا بہت راستہ دیکھا جب وہ نہ آیا کچھ سحر پڑھا کہ ایک تصویر زمین سے نکلی اُس سے کہا داناے جادو جہان ہو وہان سے جا کر بلا لا تصویر نے قہقہہ مارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور کہا حضور وہ تو عمرو عیار تھا اور جملہ کیفیت اسکی بیان کی مصور کے ہوش اڑ گئے ادھر جلاد کا قتل ہونا جنگ کی کیفیت سنکر بولا کہ مقرر یہ طلسم برباد ہوگا عمر طلسم کی پوری ہو چکی ہی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک پتلا نامہ شاہ طلسم کا لایا اسکو پڑھا لکھا تھا کہ ای مرشدزادے دانائے جادو ہمین امر ذیرک معلوم ہوتا ہی بعد دعوت کے اسکو رخصت نکرنا ہم اسکو اپنا ملازم کر کے رتبہ و مرتبہ عطا کرینگے جب یہ مضمون پڑھا خجل ہوکر لکھا کہ دانائے جادو عمرو عیار تھا یہ نامہ جب پتلا شاہ طلسم کے پاس لے گیا اور اسنے بھی کتاب سامری دیکھکر سارا حال دریافت کر کے کہا افسوس کیا کیا ذلیتین یہ عیارہ دیتا ہی اور ہم لوگون کو اندھا بنا کر آنکھون مین خاک ڈالتا ہی خیر اب ای حیرت تم جاؤ اور انگشتری جمشید لاؤ کہ مین میلا کر کے ایک متنفس کو بھی ان مین سے باقی و زندہ نہ رکھون حیرت یہ حکم شاہ سنکر انگشتری لانے کی فکر مین مصروف ہوئی

داستان خاتمہ جلد اول نامہ آنا لقا کا پاس افراسیاب کے اور جانا مدد کو بیکان جادو کا اور مقابلہ لشکر اسلام سے کرنا اور عیاران لشکر کا عیاریان کرنا اور لشکر مہرخ پر ہوشیار بن اژدر سوار جادو کا تخت لانا اور قتل کرنا اسکو عمرو کا پھر لانا حیرت کا انگشتری جمشید افراسیاب کی بوٹیان چڑھا کر پنجہ جمشید کو اور میلا ہونا چاہ زمرد پر اور جمع ہونا جملہ ساحران طلسم کا میلے مین اور گرفتار ہو جانا سب لشکر مہرخ کا اور چھڑانا عمرو کا عیاری کر کے اور لوٹنا میلے کو پھر بھاگنا مہرخ کا اور تعاقب کرنا افراسیاب کا پھر دھوکا دیکر شبخون مارنا مہرخ کا اور پھر تعاقب کرنا اسکا افراسیاب کا اور بھاگنا مہرخ کا آخر آنے سے عشاق جادو کے پناہ پانا اور جانا عمرو و مخمور کا طلسم نور افشان مین طلسمی عجائبات دیکھتے ہوئے پاس کوکب روشن ضمیر کے مولفہ

ساقی ہون مین تیرے در کا بندہ — بار احسان سے سر فگندہ
ساقی غفلت شعاری کب تک — رندون کو امید واری کب تک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کر آتش مے کو تیز تر جلد
بوتل کا اڑا دے کاگ ساقی
کہسار سے ابر پھر گھر آئے
اس سال ہی میکشون کا میلا
پھر بادہ کشون کے جمگھٹے ہین
میلا نئے رنگ کا ہی ساقی
دوکا نین شراب کی لگی ہین
ہر سمت ہین مہوشون کے جمگھٹ
ہنگامۂ عیش ہر طرف ہی
شیشے مۓ سرخ کے چنے ہین
ہی باغ کھلا ہوا ہر اک سو
ہین جام برنگ لالہ و گل
ہین جھومتے مست انجمن مین
صراف برنگ گل ہین زردار
یون دانۂ لعل و دُر ہین پُر نور
اسباب دکانون مین دھرا ہی
ساقی موسم بہار کا ہی
ہی سوسن دو زبان سے جو لاگ
صد برگ نے سیکڑا لیا ہی
سوسن جو اٹھائے بیس مین تنسو
اُٹھ جائین جو سو تو پھر ہزارا
مجکو بھی پلا دے بادہ ساقی
دکھلاؤن بہار باغ نیرنگ
ہو نشۂ مے سمند چالاک
دریائے سہو کی ہو روانی

ساقی بطامی کے کھول پر جلد
اس دل کی بجھا دے آگ ساقی
میخانے مین بادہ کش پھر آئے
رندون کا ہی ہو جگہ یہ جلسا
میخانے مین رند پھر ڈٹے ہین
جلسا نئے ڈھنگ کا ہی ساقی
کیا دل کو سرور دے رہی ہین
ہر جا ہین تماش بینون کے ٹھٹ
میخانے مین بجتے ہین دف و نی
سیخون پہ کباب بھُن رہے ہین
شمشاد قدون مین گل کی ہی بو
بلبل کی صدا ہی شور قلقل
جیسے جھومین شجر چمن مین
پھولون کی طرح چنے ہین دینار
جس طرح چمن مین تاک انگور
گویا کہ چمن ہرا بھرا ہی
غنچہ زر گل لٹا رہا ہی
ق
بھڑکی ہی چمن مین رشک کی آگ
اسبات پر اپنی جم گیا ہی
ہیٹی نہ ہو بات ہی یہی تو
توڑا اپنا لٹا دے سارا
لکھون وہ فسانہ جو ہی باقی
ہی شاہ طلسم سے مجھے جنگ
پامال کرے عدو کا ادراک
یا دورۂ جام ارغوانی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بدلی جو ہو آنکھ محتسب کی
ہر بادہ کش اسکو سمجھے بدلی
پیشانی مین چین اگر وہ ڈالے
میخوار اسے موج بحر جانے
بجلی کی طرح جو سے چمکے تلوار
سمجھین کہ ہی موج بحر ذخار
آنکھون مین ہو ڈھال کی سیاہی
سمجھین کہ گھٹا ہی گھر کے آئی
گلہاے دہان زخم خندان
پھولون کے نظر پڑین خیابان
ہو نشہ مے مین اسقدر چور
سمجھین لب تیغ عارض حور
ای جاہ یہ جوش طبع تا کے
مشتاق فسانہ انجمن ہی
زینت دہ انجمن ہو تم جاہ
لکھو پھر داستان دلخواہ
از موبد کہنہ این حکایت
آراستہ شد بدین روایت

طلسم سازان نیرنگی بیان و نیرنگ طرازان رنگین داستان جانستان جلسہ افسانہ طرازی و جمع کنندگان مجمع سحر بدہ پردازی بہزاران زیب و زینت مشتاقان کلام دلچسپ کا یون جلسہ جماتے ہین اور تماشاگاہ سخن مین بدستیاری خامہ جادو نگار ارباب سیر کو اس طرح میلا دکھاتے ہین کہ جب حیرت پر کدورت حسب الحکم افراسیاب بے حجاب عازم ہوئی کہ واسطے لینے انگشتری جمشید کے جاؤن ہنوز روانہ نہ ہوئی تھی کہ پنجہ سحر نامہ لقا لایا شاہ طلسم نے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا پھر کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ ای بندہ خاص ہمارے ہمین خدا پرستون اور عیارون نے بہت تنگ کیا ہی اور تو ہماری خبر نہین لیتا ہی ہمنے اٹھارہ ہزار ملک باختر تیرا نام ہونے کے واسطے چھوڑے کہ سب بندے مغضوب تیرے ہی ہاتھ سے قتل ہون اور فی الجملہ کسی ساحر زبردست کو اس طرف جلد بھیج ورنہ ہم تجھسے ناراض ہوکر اور سمت کو چلے جائینگے اس مضمون کو پڑھکر افراسیاب نے کچھ سحر پڑھا کہ تھوڑے عرصہ مین آندھی آئی اور بگولے کے مانند ایک ساحر زرد رو سیہ قلب اڑتا ہوا سامنے شاہ طلسم کے آیا تسلیم کی نذر دی ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا شہنشاہ ساحران نے اس سے ارشاد کیا کہ اے پیکان جادو تم بمدد خداوند جاؤ لیکن طلسم مین میلا ہونے کو ہی اتنا جلد دشمنان خداوند کو ہلاک کرنا کہ میلے مین آکر شریک ہونا پیکان یہ حکم سنتے ہی فوراً پھر کر اپنے مقام پر آیا اور بارہ ہزار ساحر ہمراہ لیکر چلا یہ تو اس طرف سے روانہ ہوا مگر لشکر امیر کا حال سنیئے کہ جمہور جہان سوز ترتوسی شہنشاہ تبرزن پسر خواندہ امیر نے اجازت شکار کی امیر سے لیکر سامان صید افگنی فراہم ہونے کا حکم دیا اسی وقت سے باز تیز پرواز و طائران جانستان مرغان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکر لوگ حاضر ہوے اور صیادان عنقا شکار جانوران شکاری کو سامنے لائے و قراول اور بہلیے چیتے اور کتون کو لیکر روانہ ہوے بہ سامان اسوقت سے کہ دام دار فلک نے مرغ زرین بال مہر کو رشتہ ظلمت شب مین گرفتار کیا اور قفس مغرب مین لیجا کر بند فرمایا ہوا کیا کہ نظم

شب آہنگ چون برزد از کوہ دود	برآہنگ شب مرغ دستان نمود
برآویخت ہندوے چرخ از کمر	بہاروئی شہ جر سہاے زر

آخر وہ وقت آیا کہ بیضۂ خورشید بطن زاغ شب سے نکلا اور دام کہکشان کو صیاد روزگار نے لپیٹ کر دانۂ نجم اٹھا لیا کہ نظم

چو صبح از دم گرگ برزو زبان	بخفتن در آمد سگ پاسبان
خروس غنودہ فرو کوفت بال	دہل زن بزد بر نبیرہ دوال

صبح کو نماز پڑھکر شاہزادہ سوار ہوا اسپ صرصر تک کو پوقدمے پر لگائے دشت نزہت افزا کی سیر کرتا اور صناعی نیرنگ طراز قدرت کی دیکھتا روانہ تھا تا اینکہ چراگاہ وحشیان کے متصل پہونچکر صید افگن ہوا اور جانوران پرند سے آشیانہ دہر اور مرغزار دنیا کو خالی کیا نظم

دران دشت از صداے طبلک باز	ہمہ مرغان صید افگن بہ پرواز
زکیسو بردہ بازانِ سبک خیز	بخونِ صید کردہ چنگ را تیز
وزان جانب دگر شاہین تاراج	ربودہ نقد جان از کبک دراج

جب طائران دشت سے گردون پر موے اور روے گردون خالی نظر آیا اسوقت عنان توسن خوش خرام کو شکار گور و گوزن کی جانب منعطف فرمایا ناگاہ ایک ارنا بھاگا ہوا اسکی زد پر آیا تیر اسپر مارا مگر تیر کھاکر بھاگا گھوڑا تعاقب مین اٹھایا کچھ دور گیا تھا کہ سامنے سے ایک سوار مرکب باد رفتار پر سوار ترکش مصری باندھے اور کمان کیانی مین تیر دل دوز جوڑے پیدا ہوا شہزادے نے کہا ای جوان یہ شکار میرا ہی اسکو صید نہ کرنا اس خطا کردار نے کہنا اس صیاد طائر صواب کا نہ سنا اور تیر ارنے پر مارا کہ وہ گرا شہزادہ بھی اسکے قریب گیا اور گویا ہوا کہ اے بہادر شیوۂ مردانگی کے خلاف تو نے کیا کہ باوجود ممانعت بھی پراے صید پر دست انداز ہوا اس سوار نے کہا ای اجل رسیدہ یہ بیابان اور سرحد میری ہی تو کون ہی جو منع کرتا ہی اور یہان شکار کھیلنے کس ذریعے سے آیا ہی بہتر یہ ہی کہ سیدھا کان دبائے اپنی راہ لے ورنہ شکار شہباز اجل ہوگا اور طائر روح دام ہلاکت مین پھنسے گا مین غلام خونخوار شراب خوار کوہی کا ہون کہ جو اس دشت کا مالک ہی اور نام سلیمان عنبرین مو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہی بڑا جرار ہی مرد میدان کارزار ہی جمہور نے یہ کلمات درشت سنکر حلم کو کام فرمایا اور تیر اپنا ارنے کے جسم سے نکالکر پھرنے کا ارادہ کیا مگر اس سوار غلام نے تیر جو دیکھا اول کو اپنے نشانۂ تیر قضا بنایا شہزادے سے کہا کہ یہ تیر میرے بہت پسند ہوا مجھے دے اور تو اپنی راہ لے شہزادے نے فرمایا کہ ہر چند ہم ملک گیر اور کشورستان ہین مگر تاہم تیرے کہنے سے چلے جانے پر آمادہ ہین کیونکہ اول عجز کرنا طریقہ بہادران دوران کا ہی اب تیر تو ہمسے طلب کرتا ہی اور ہتھیار چھنوا دینا پیشۂ نامردان ہی حاصل کلام یہ کہ اپنے اوپر رحم کھا کر مجھسے آویزش نہ کر اپنی راہ لے ورنہ مارا جائیگا کہ نظم

رہا کن رہے کان زبان آورد	زہے بدخلل در کمان آورد

اس خاطی نے ایک بھی سخن صواب نہ سنا اور تیغ کھینچکر حملہ آور ہوا شہزادے نے وار اسکا رد کر کے نعرہ کیا کہ ع

منم جمہور شاہنشاہ ترطوس	کہ بستانیم روس و تاج کاؤس

اور تلوار خاراشگاف نیام سے لیکر بڑھا اس بیچارے نے شمشیر جانستان کے جوہر برق خرمن ہستی سوز دیکھکر عنان مرکب پھیری اور راہ فرار اختیار کی کہ فرد

قلم کرد گوش و علم کرد دوم	با صطبل رو کرد وا فگندہ سم

شہزادے نے للکار کر فرمایا کہ اب مین خونخوار ہاتھ سے کب جانے دیتا ہون اور عقب اسکے چار ہزار سوار ملازم اسکے پیچھے تجسس کنان آتے تھے انکو اسنے حکم دیا کہ اس بے ادب کو گھیر کر مار و وہ سوار شہزادے پر حملہ آور ہوے اس نہنگ بحر تہور و جلادت نے اس بحر فوج مین غوطہ زنی فرمائی کہ بمقتضائے نظم

دو دست آوریدہ بکوشش برون	بہر دست شمشیر الماس گون
بہر جا کہ بازو برافراختی	سر خصم در پایش انداختی
دو دستی چنان میگذارید تیغ	کز و خصم جان را نیامد دریغ
چو بر فرق بیل آمدی خنجرش	فرو ریختی زیر پایش سرش
چو شیرے کہ آتش زدم بر زند	دم مادیان را بہم بر زند

فوج جمہور کی جو پیچھے رہ گئی تھی اسوقت آکر پہونچی اور اپنے مالک کو سرگرم پیکار دیکھ کر لڑنے لگی ہنگامہ گیرودار برپا ہوا اور عین سرگرمی جدال و قتال مین صفون کو طی کر کے شہزادہ قریب اپنے عدو کے پہونچا اسنے بناچاری تلوار ماری رد کر کے شہزادے نے ہاتھ مارا کہ وہ مع راکب و مرکب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے چار پر کالے ہوا طالب تیر آماجگاہ خدنگ قضا ہوا لشکری اسکے سب مارے گئے تھے چند مردان کارآزمودہ لاش اسکی اٹھا کر بھاگے شہزادہ تسکار کھیل کر معاودت فرما ہوا اور لشکر مین پہونچکر غسل فرما کر لباس نوزیب بر کر کے بارگاہ مین آیا ہمراہیون نے کمر کھولی آسودہ ہوے جمہور بھی دست چپ مین جاگزین ہوا ناچ دیکھنے لگا امیر سے کچھ ماجرا حرب وضرب بیان نہ کیا مگر لاش اس غلام کی جب خونخوار کوہی کے پاس پہونچی اور اسنے سب کیفیت جنگ سُنی آگ ہوگیا اسیوقت اسّی ہزار کوہی کو حکم دیا کہ جلد تیاری کرو اور خدمت خداوند مین چلو بموجب حکم لشکر درست ہوکر طبل سفر بجا کر چلا اور یہ بھی بکرّ وفر تمام مرکب تازی نژاد پر سوار ہو کر راہی ہوا کہ بمقتضاے

ابیات

بجنبید جنبیدن باشکوہ زمانہ درِ کین بکشاد باز	چو از زلزلہ کالبدہاے کوہ درآمد بہ غرّیدن آواز کوس	رسیدند لشکر بہ لشکر فراز فلک بر دہان دہل داد بوس

راہ مین عرضی تحریر کر کے اور اسمین سب حقیقت قتل ہونے اپنے غلام کی مندرج فرما کر خدمت لقا مین بھیجی جب وہ عریضہ ملاحظہ مین گذرا لقا نے خوش ہو کر استقبال کے لیے جوانان خنجر گذار کو بھیجا لیکن جاسوسان لشکر امیر یہان لگے ہوئے تھے عرضی کے مضمون پر اطلاع پا کر خدمت شاہ اسلام مین گئے اور سب کیفیت معرض بیان مین لائے امیر نے حال سُنکر جمہور سے فرمایا کہ ای فرزند تمنے اس لڑائی کا حال ہمسے مطلق ذکر نہ کیا جمہور نے عرض کی کہ کیا جز مقدمہ آپ سے بیان کرتا آخر جو کچھ مین نے کیا تھا وہ آپ ہی ظاہر ہوگیا یہان تو یہ ذکر تھا ادھر سے سردار استقبال کر کے خونخوار کو لائے لشکر نے اسکے داخلہ کر کے خیمہ وخرگاہ نصب کیے وہ بارگاہ مین سامنے لقا کے آیا سجدہ کیا نذر دی خلعت پایا بیٹھ کر شغل مے نوشی مین مصروف ہوا جام بلورین گردش مین تھا رقاص مجرا کر رہے تھے دن بھر تو شغل وطرب رہا جسوقت کہ فرہاد وار ماہ منیر تیشہ نور لیکر بہر تراوش کوہ ظلمت شب بے ستون چرخ پر آیا اور خسرو خاور پشت کوہستان کی طرف جا کر روپوش ہوا کہ

نظم

چو گوہر برآموز زنگی بتاج مہ روشن از تیرہ شب تافتہ		شہ چین فرود آمد از تخت عاج چو آئینہ روشنی یافتہ

خونخوار کے حکم سے لشکریون کو ہیون اور لقا کے طبل جنگ بجا ہرکارے دوان دوان خدمت شاہ گیتی ستان مین حاضر ہو کر عرض پیرا ہوے کہ

نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

که سرسبز باد آن همایون درخت — که نامش بلند است نیروش سخت
بتاج و به تختش جهان تازه باد — سر خصم او تاج دروازه باد

اس شب کو لشکر بیدینان مین طبل جنگ بجا ہی کل ہر ایک عازم دشت وغا ہوا امیر نے یہ خبر سنکر حسب فرمان قضا جریان شہنشاہ دوران حکم نواخت طبل جنگ دیا حکم پا کر چالاک نے فوراً نقار خانہ مین جا کر طبل سکندری پر چوب لگائی کہ جسکی چونسٹھ کوس تک صدا گئی دنیا گویا دہل گئی نظم

بغرید کوس از در شهریار — جهان شد ز بانگ جرس بیقرار
به تیره بغریدن آمد چو ابر — بغرید هر سو چو بانگ هزبر

بہادرون مین سامان حرب کی درستی ہونے لگی لیکن سرہنگ تیز رفتار عیار لشکر علمدین بہر دستبرد بشکل مبدل گیا خونخوار طبل جنگ بجوا کر اپنی بارگاہ مین براے انتظام لشکر دربار خداوند مین سے اٹھکر آیا عیار اسوقت ایک چوبدار کی صورت بنکر پاس اسکے آیا اور گویا ہوا کہ چلیے سرکار مین آپ کی یاد ہو رہی ہی اسنے کہا مین ابھی وہان سے آتا ہون عیار بولا کہ کار ضروری ہی بتاکید خداوند نے کہدیا ہی کہ بلا لاؤ خونخوار ازبسکہ یہان کا رہنے والا نہین ہی جو چوبدار کو پہچانتا کہ یہ ملازم خداوند ہی یا نہین پس ساتھ ہو لیا راہ مین جب کوئی مقام تنہائی ملا عیار نے حباب بیہوشی منھ پر مار کر بیہوش کر کے پشتارہ مثل گٹھری کے باندھا اور رات کا تو وقت تھا ہی اٹھا بیٹھتا سامنے امیر کے آیا شاہ نے ہنوز دربار برخاست نہ فرمایا تھا کہ اسنے پشتارہ لاکر سامنے رکھدیا اور سارا ماجرا بیان کیا امیر نے کہا کہ اسکو ہوشیار کرو شاید میرے سمجھانے سے راہ راست پر آجاوے عیار نے فلیتہ دافع بیہوشی دیا کہ اسکی آنکھ کھلی ایکبار چاہا کہ اٹھ بیٹھون کمند مین مضبوط بندھا تھا اٹھ نہ سکا اسوقت تو آنکھ کھولکر اچھی طرح دیکھا کہ مین کہان آیا ہون جب بغور نگاہ کی ایک بارگاہ رفیع کو دیکھا کہ نظم

یکے تخت زر دید چون آفتاب — در و چشمهٔ در چو دریاے آب
غلامان گل چهرهٔ دلربا — کمر در کمر گرد تختش بپاے
ز رزم وزیران واز چین وزنگ — سلاطین صفها کشیده تنگ
به مے مجلس و چهره آراسته — ز روے جهان گرد برخاسته
مے و مجلس شه بآواز چنگ — به رخسار گیتی در آورد رنگ

ہر چند کہ رعب غالب تھا مگر دل کڑا کر کے پکارا کہ یا امیر خوب عیار کے بھروسے پر آپ لڑتے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور ہر ایک کو ذلیل و زبون گرفتار کرا کے کرتے ہین صاحقران نے فرمایا کہ مین قسم اپنے دین و آئین کی کھاتا ہون کہ مین نے عیار تو تیری گرفتاری کے لیے نہین بھیجا اور اب جو تو آگیا ہی تو ای بہادر تیری آبرو مین سر مو فرق نہ آئیگا بیابیا کہ کرم کردی یہ کہکر چاہا کہ کمند کھلوانے کو کہون اسنے زور کرکے کمند توڑ ڈالی امیر نے اٹھکر گلے سے لگایا برابر اپنے کرسی دی نہایت خاطرداری کی کہ وہ اخلاق امیر اور جاہ و جلال شاہ اسلام دیکھکر دنگ ہوگیا دل سے کہتا تھا کہ اطاعت کرنا ایسے شاہ فرخندہ بخت کی سزاوار ہی جسکا مطیع گردون دوار ہی لیکن از راہ نخوت اٹھ کھڑا ہوا کہ یا امیر مین رخصت ہوتا ہون امیر نے ایک خلعت پر از گوہر اور اسپ بازین زر عنایت فرمایا کہ سوار ہوکر یہ بارگاہ لقا مین گیا اور امیر کو بہ سخن ہاے پسندیدہ یاد کیا بڑی تعریف کی یہ ماجرا سنکر بختیارک نے کہا کہ اب تمھارا رنگ بدرنگ ہی آدھے مسلمان ہوآئے اب کل اُسی بارگاہ مین بیٹھوگے خونخوار تو ہنسکر خاموش ہو رہا اور ادھر بادشاہ اسلام نے دربار برخاست فرمایا سردار آکر سامان جدال کرنے لگے رات بھر دلاوران عرصہ جلادت مین تیاری رہی اسلحے کی چقا چاق سے گنبد گردان کو گردش تھی اسی درستی مین جوے خیر تنویر آفتاب کوہ خاور سے جاری ہوئی اور گرد شب کے سامنے شیوعن نے نقاب رخ روشن سے اُلٹی نظم

چو گیتی در روشنی باز کرد	جہان بازی دیگر آغاز کرد
با آتش بدل گشت مست غلارر	کلیجہ شد آن سیم گاورس دار

لشکر جانبین سے گروہ گروہ کرکے دادگاہ مصاف مین برآمد ہوے سرداران اسلام اور امیر عالی مقام بعد ادائے فریضۂ نماز سحر در دولت شاہ عالی جاہ پر حاضر ہوے بادشاہ بھی تو مشتاق رزم تھے بہت سویرے برآمد ہوے سرداروں کا مجرا اور سلام ہوا سواری حضور عالم کی سمت جنگ گاہ روانہ ہوئی وہ باد بہاری کا ہجوم قدم باقدم آگے بڑھنا اور رسالون کا پلٹنون کا سامنے سے گذرنا نسیم سحری کا فرفر چلنا باجون کا بجنا ڈنکے کی صدا عجب سامان حیرت افزا تھا کہ ایسے سہانے وقت مین جوانان نوخاستہ سلح سنجوگ سے شل زیور عروس شجاعت کے مزین تھے اور حجلۂ طاعت آگہ سے جلوہ گر ہوکر مہد زرین خانہ زین کو منور کیے تھے بہار گلزار بھی شجاعت دیکھنے نکلے تھے نظم

در آمد بہ جنبش دو لشکر چو کوہ	کزان جنبش آمد جہانی ستوہ
فریدون نسب شاہ بہمن نژاد	چو برخاست از اول بامداد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمہ ساز لشکر بہ ترتیب جنگ
برآراست از جہہ تیر و خدنگ
غبارہ زمین برہوا راہ بست
عنان سلامت برون شد ز دست
زبس گرد پرتار کرد ترک زمین
زمین آسمان آسمان شد زمین

میدان نبرد مین پہونچکر صف آرا ہوے ادھر سے لقا اور خونخوار با فوج بیشمار و جرار آکے رن کی زمین کانپنے لگی صفین جم گیئن نقیب نقابت کرنے لگے کرکیت کرکا کہکہ ہلے خونخوار گینڈے کو کچاک مار کر میدان مین آکر سلح شوری دکھانے لگا آکر للکار کر مبارز خواہ ہوا جمہور دست چپ سے مرکب اڑا کر سامنے شاہ کے آیا اجازت حرب جاری خلعت رخصت پایا جاکر حریف سے ہمتگاور ہوا گینڈا اسکا سات قدم پھٹرکھا کر ہٹ گیا تین قدم گھوڑا شہزادے کا پیچھے سرکا دونون برچھے اٹھا کر مرکب رانون مین مسلتے ہوئے مقابل ہوے اور نیزہ بازی کی آغاز ہوئی ڈانڈا بینڈ پڑی پڑگئی سنان پرسنان بنان پربنان بجنے لگی جب تین سو ساٹھ طعن رد و بدل ہوئین جمہور نے بند صاحبقرانی باندھکر مرکب اڑایا کہ یہ بند حریف سے کھل نہ سکے گا اور نیزہ کسی طرح نہ سنبھلا ہاتھ سے چھوٹ کر گرا دور خونخوار کے نیزہ نہ نکلا گویا سینے کے پار نکل گیا تیغہ آبدار کو کھینچکر کمر کو تیلا کر سر پر مارا شہزادے نے سپر کو چہرہ پرنور پر لیا اور تلوار کو رد کرکے تیغہ اپنا نیام سے لیا اور فرمایا کہ نوبت تو گذشت نوبت ما رسید یہ کہکر ہاتھ مارا اسنے تلوار باڑھ دار دیکھکر سپر سامنے کی اور اپنے تئین کفل کر گردن پر پہونچایا شہزادے کا تیغہ سپر کاٹ کر چار انگل کا زخم سر پر دیتا ہوا گینڈے کی گردن پر گرا کہ گردن اسکی قلم ہوئی خونخوار پاؤن جما کر کودا اور شمشیر تولکر چلا کہ ایک ہی کرک مین پاؤن مرکب شہزادے کے اڑادون شہزادہ فی الفور جست کرکے گھوڑے کے آگے آگیا اسنے تلوار پھینک کر چاہا کہ لپٹ جاؤن اس طرف سے شہزادہ بھی چلا تھا کہ نوبت و نقارے کی صدا فلک کی طرف سے آئی اور بار دیگر قرقرے و ساحران غدار فیلان آتشین پر سوار ظاہر ہوے خونخوار ازبسکہ زخمی بھی ہو چکا تھا انکے آنے سے ٹھہر گیا سامان سواری دونون ہاور دیکھنے لگے بارہ ہزار سوار ساحر رال اڑاتے سحر کی نیرنگیان دکھاتے اور آگے سب کے پیکان جادو فرستادہ شاہ جادوان بصورت مہیب اژدر دمان پر سوار آکر پہونچا اور خداوند کو سجدہ کیا عرض پیرا ہوا کہ طبل بازگشت بجوایے مین کسل سفر سے آسودہ ہون تو ان خدا پرستون کا خاتمہ کردون لقا نے دیکھا کہ خونخوار زخمی ہو چکا ہی لڑائی بن نہ پڑیگی یہ سوچکر پکارا کہ تقدیر گرگر خداوندے کی فوج میدان سے مراجعت کرے بموجب حکم لشکر مین طبل بازگشت بجا خونخوار مقابلہ شہزادہ فیروز مند سے پھر آیا امیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی ناچار نقارہ آسایش بجواکر معاودت فرما ہوے لشکر خیمہ گاہ پر آکر آسودہ ہوے فوج ساحران نے بھی خیام و بارگاہ نصب کیے امیر نے شب کا دربار شاہ سے معاف کرالیا بادشاہ آکر داخل شبستان ہوے سردار بارگاہون مین آرام پذیر ہوے ادھر بیکان دربار لقا مین بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا اور حال لشکر امیر کا پوچھا بختیارک نے ابتدا سے انتہا تک سب کہا یہ باتین یہان ہوتی ہین مگر ایک جملہ اور سُنیے کہ جب افراسیاب بیکان کو بھیج چکا حیرت عازم ہوئی کہ انگشتری جمشید کی لیتی جاؤن شاہ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اور دبیر کو حکم دیا کہ دو نامے تحریر کر ایک بنام ملکہ افشان جادو اور دوسرا بنام ہوشیار بن اثر در سوار جادو اور دونون مین مضمون یہ ہو کہ بہر مدد خداوند سمت عقیق کوہ جاؤ اور وہان نہ جاؤ تو میرے پاس حاضر ہو کہ ملکہ حیرت تجرۂ ہفت بلاے طلسم کی طرف انگوٹھی لینے جاتی ہین تا آنے ملکہ موصوف کے تم لوگ با غیون سے آکر مقابلہ کرو منشی نے حسب ارشاد توقیع و قیع ترقیم کیے شہنشاہ نے دو ساحر بلاکر نامے دیے کہ ہوشیار ظلمت مین رہتا ہی ایک شخص ادھر جاے اور ایک شخص دہنہ طلسم پر کہ جہان سے لشکر خداوند بہت قریب ہی جائے کہ ملکہ افشان شہر افشانیہ کی مالک وہین پر رہتی ہین خلاصہ کلام دونون ساحر نامے لیکر مقام مذکورہ پر گئے اور نامے دیکر جواب لیے ہوشیار نے تو لکھا کہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوتا ہون اور افشان نے تحریر کیا کہ کنیز خداوند سے بہت قریب ہی اگر خداوند مجھکو بہ عزت طلب فرمایئن تو جاؤن اور بغیر کسی ذی عزت کے بلانے سے مین نہ جاؤن گی نامہ دار جب دونون عرضیان شاہ جادوان کے پاس لائے اسنے پڑھا افشان کے عذر پر غصہ آیا تھا مگر وہ عزیزہ دار ملکہ شرارہ جادو ہی جو اول ہین عمرو کے ہاتھ سے بمقدمہ گرفتاری بدیع الزمان قتل ہو چکی تھی اس باعث سے بادشاہ کی بھی عزیزہ اور بزرگ ہی شاہ طلسم غصہ کو ضبط کر کے ٹھہر گیا پھر کچھ سوچکر عرضی خداوند کو لکھی کہ یا خداوند قریب وہان شہر افشانیہ ہی اور وہان کی حاکم ملکہ افشان جادو ہی آپ شیطان کو بھجکر با آبروے تمام بلا لیجیے کیونکہ اسنے یہی عذر آپ پاس آنے مین کیا ہی غرضکہ عرضی دیکر انھین دونون ساحرون کو جو نامے لیکر گئے تھے خداوند پاس بھیجا ساحر دریا سے اُتر کر جب طلسم ظاہر مین آئے باہم مصلحت پذیر ہوئے کہ ذرا اب لشکر مہرخ کو دیکھتے چلین اور زمین پر اُترے سیر کنان پیدل چلے عمرو بارگاہ مین مشورہ میلے کے شر سے بچنے کا کر رہا تھا یکایک اُٹھکر باہر آیا کہ دیکھون لشکر حریف مین اب کیا کیا بند و بست ہی اتفاقاً باہر جب آیا دو ساحرون کو ایک سمت لشکر سے نکلکر جاتے دیکھا تو یہ بھی انکے پیچھے چلا اور ایک جگہ ٹھہر کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صورت ساحر کی ایسی بنا وہ کچھ دور ہی گئے تھے کہ یہ انکے پاس پہونچکر باہم صاحب سلامت کر کے گویا ہوا کہ آپ کو پایا تو دربار شاہ جادوان مین دیکھا تھا یا آج دیکھا فرمایئے کہان کا عزم کیا ان دونون نے اپنی طرف کا ساحر سمجھ کر سارا حال وماجرا بیان کیا اسنے سب کیفیت عرضی نامہ وغیرہ کی سنکر کہا کہ بعد مدت آپ سے ملاقات ہم سے ہوئی ہے میرے غریب خانے پر تشریف لیچلیے ایک آدھ جام شراب پیکر جایئے گا اُنھون نے ہاتھ باندھکر کہا مہربانی آپ کی ہمین عرصہ جانے مین ہوگا اسنے کہا اچھا تو یہین ٹھہر جایئے میرے پاس ایک گلابی ہے وہی پی لیجیے اسکے اصرار سے وہ ساحر ٹھہرے اور دو دو جام شراب کے کہ بیہوشی آمیز تھی پیتے ہی بیہوش ہو گئے عمرو نے عرضی افراسیاب کی جھولے سے انکے نکالکر پھاڑ ڈالی اور اپنے ہاتھ سے عرضی کا یہ مضمون لکھا کہ یا خداوند یہ دونون ساحر بڑے حرامزادے ہین اور نہایت مفتری ہین لیکن مجھکو بسبب مروت کے یہان سزا دیتے بن نہ پڑی آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجتا ہون کہ جب یہ وہان پہونچین ناک وکان انکے کاٹکر خوب سی جوتیان لگا کر انکو نکال دیجیے گا اور ایک رقعہ شیطان بختیارک کو لکھا کہ ارے حرامزادے مجھے اتنا زمانہ طلسم مین آئے ہوئے ہوا تو نے خراج ریش تراشی کہ میری جوتیان کھانے سے بال جو تیرے سر پر ہین جمتے وہ حجامت کا حق آج تک نہ بھیجا لازم ہے کہ سب روپیہ جمع کر کے رکھ چھوڑنا انشاء اللہ بعد فتح طلسم مابدولت تشریف خود لاتے ہین اگر اپنے دام کوڑی کوڑی نہ پایئن گے تو تیرا بھی مثل تیرے باپ کے ہریسہ پکایئنگے غرضکہ جب یہ لکھ چکا عرضی پر مہر شاہ طلسم کی جو اسکے پاس مصنوعی بہر عیاری ہی کر کے نیچے عرضی کے لکھ دیا کہ ایک رقعہ بنام شیطان مین نے لکھا تھا شاید یہ ساحر براے حرامزدگی نہ دین تو آپ تلاشی لیکر چھنوا لیجیے گا اور شیطان اسکو الگ لیجا کر پڑھین دربار مین نہ پڑھین یہ لکھ کر رقعہ تو ساحرون کی کمر مین باندھ دیا اور عرضی کو جھولے مین رکھکر اپنا راستہ لیا وہ ساحر بعد کچھ دیر کے ہوشیار ہوے اور سوچے کہ شراب بہت تیز تھی جسکو پیکر بیہوش ہو گئے تھے یا یہ شخص شراب پلانے والا عیار تھا کہ بیہوشی پلا گیا پھر کہا اگر عیار ہوتا تو بیہوش کر چکا تھا مار ڈالتا لوٹ لیتا ہماری سب چیزین موجود ہین یہ کہکر جھولے مین نامہ دیکھا وہ بھی اسی طرح رکھا پایا کہا سامری کا شکر ہے کہ سب طرح سے خیر ہی چلو چلو اب دیر ہوتی ہے غرضکہ یہان سے اُڑ کر بعد قطع مسافت راہ اسوقت آکر پہونچے کہ لقا جنگ گاہ سے پھر کر بارگاہ مین آیا تھا اور بیکان وغیرہ سب بیٹھے تھے مگر بختیارک لشکر ساحران اُتروانے اور خیمون کے نصب کرانے کے انتظام مین تھا کہ ساحرون نے خداوند کو مجرا اور سجدہ کیا عرضی شاہ جادوان کی پیش کی لقا نے پڑھکر پوچھا کہ کوئی اور بھی رقعہ تمھارے پاس ہے انھون نے کہا نہین

لقا نے کہا سچ ہی کہ تم بڑے دغاباز اور بدذات ہو یہ کہکر حکم دیا کہ انھین گرفتار کرو اور جوتیان مارو
اور بسکہ وہ دونون ساحر تھے جب اپنی بےعزتی اُنھون نے دیکھی سحر کرنے لگے کہ جو گرفتار کرنے چلا بیہوش
ہوا لقا نے پیکان سے کہا ای بندۂ قدرت قید کرانکو پیکان اور اُسکے مطیع سردار دُ سحر پڑھ کر اُن
دونون کے جا کر لپٹ گئے اور از روے بلوہ پکڑ کر سامنے لائے لقا نے کہا ناک اور کان کاٹ کر
جوتیان لگاؤ حسب الحکم جلاد نے ناک کان کاٹ لیے ہر چند وہ کہا کیے کہ ہم نامہ دار اور بےقصور
ہین شاہ طلسم ہمکو عزیز رکھتا ہو افشان کے بلانے کے لیے عرضی آپ کو لکھی ہی لقا نے ایک نہ سُنی
کہا یہ مکار ہین اور بعد ناک اور کان کاٹنے کے جوتیان اُبنر پڑنے لگین خوب بندھ کر وہ پٹے فسون
واویلا جو بلند ہوا بختیارک دوڑ آیا حال پوچھکر عرضی دیکھی پھر ساحرون کو زد و کوب کرنے سے
منع کیا اور ان سے پوچھا کہ تمکو راہ مین تو کوئی نہین ملا تھا انھون نے شراب پینا راہ مین بیان
کیا شیطان بولا کہ بیشک رقعہ بھی تمھارے پاس ہوگا یہ کہکر جیب مین تلاش کیا رقعہ ملا پڑھکر آنکھون سے
لگایا اور پکارا کہ او بے گیدی لقا ہمارے مرشد نے ریش تراشی کا خراج مانگا ہی میرے پاس تو
جمع ہی تجھکو بھی موجود رکھنا چاہیے دیکھ ان حضرت نے ان دونون کے ناک و کان وہان سے
کٹوا ڈالے یہ کہکر رقعہ دیا لقا پڑھکر شرمندہ ہوا اور سمجھا کہ عمرو کا یہ فتور تھا ساحرون کو تو رہا کر دیا
مگر بباعث اپنے خداوند ہونے کے پھر عذر نہ کیا کیونکہ لوگ کہتے کہ خداوند آپ ہی تو پٹواتے ہین اور
آپ ہی پھر منت کرتے ہین لہذا جو مشیت خداوند مین گذرا وہی ٹھیک تھا ساحران بینی و گوش
بریدہ نالان و گریان سمت طلسم گئے اور یہان پیکان نے پوچھا کہ ملک جی یہ کیا معاملہ تھا اسنے کہا
معاملہ کیا ہی میرے مالک اور پیر و مرشد نے جو کچھ لکھا تھا تعمیل اُسکی ہو گئی اب ریش تراشی کا خراج
مانگا ہی وہ مین طلسم مین بھیجدونگا خداوند اگر نہ بھیجین گے جوتیان کھائینگے پیکان نے کہا خداوند
سے بڑھکر اور کون ہی اسنے کہا وہ بھی کوئی ہین مین نام انکا نہ لونگا میرے باپ کا ہریسہ پکا چکے ہین غرض
اسکو ثابت ہوا کہ یہ عمرو کو کہتا ہی بس یہ سمجھکر گویا ہوا کہ ملک جی توبہ توبہ کرو ایک عیار کو خداوند
پر ترجیح دیتے ہو دیکھو مین ایک ساعت مین لشکر خداپرستان غارت کیے دیتا ہون بختیارک نے
کہا بس چپ رہو بہت لاف و گزاف نہ کرو مرشدزادے ہر وقت یہان تشریف رکھتے ہین ایسا نہو
کہ تمھارا بھی فیصلہ کر دین پیکان کو ان باتون سے غصہ آیا اور ایک تیر اپنے ترکش سے نکالکر سحر
پڑھکر فولاد جادو نام اپنے سردار کو دیا کہ اس تیر کو جا کر پہاڑ پر رکھ کر منھ سمت لشکر امیر اسکا کرکے
کہنا کہ ای پیکان بحکم خداوند سامری جدھر تیرا منھ ہی اس لشکر پر تیر برسین فولاد تیر لیکر چلا مگر لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحران عین جنگ گاہ مین آیا تھا عیار سمجھ چکے تھے کہ یہ جو آئے ہین فتور ضرور کرینگے بدین لحاظ صورت بدلکر بارگاہ عدو مین کھڑے اُنکے عزم کو دریافت کر رہے تھے انھون نے سب کیفیت ساحرون کے ناک وکان کٹنے کی دیکھی اور پیکان کا تیر بھیجنا بھی دیکھا فولاد کے ساتھ عیار بھی چلے اور باہر بارگاہ کے آکر سمک عیار تو امیر کے پاس گیا کہ انکو اس حال کی خبر دون تاکہ اسم اعظم پڑھین اور سرداران سب بارگاہ سلیمانی مین چلے جائین کہ سحر کی آفت سے محفوظ رہین فی الجملہ یہ تو ادھر گیا اور چالاک بن عمرو فولاد کے ساتھ ہوا اور بافنون شاطری مار کر اس سے پہلے کوہ کے قریب جا کر ایک کھال شیر کی کسوت عیاری سے نکالی اور اپنے جسم پر پہنکر گھنڈیان سینہ پر لگا کر درۂ کوہ مین مخفی منتظر ہو کر ٹھہرا اس عرصہ مین فولاد قریب کوہ پہونچا اور چاہا کہ گھاٹیان طے کر کے پہاڑ پر جاؤن شیر دھڑدہ کا مار کر یکایک اسپر آپڑا یہ بدحواس ہو کر چت گرا اور سحر سارا بھولا اور فرط خوف سے بیہوش ہو گیا چالاک اسکی چھاتی پر اسی طرح شیر بنا ہوا چڑھا اور منھ سے سفوف بیہوشی پھونکا کہ وہ بسبب زندہ ہونے کے سانس لیتا تھا دماغ مین بیہوشی نے سرایت کی اب بالکل بیخبر ہو گیا اسنے سینے پر سے گود کر کھال اُتاری اور وہ تیر جو سحر کا تھا جھولے سے نکال لیا بجائے اسکے ویسا ہی تیر رکھ دیا اور آپ درۂ کوہ مین جا کر چھپ رہا کچھ دیر کے بعد فولاد کی بیہوشی جاتی رہی ہرچند کہ ہوشیار ہوا مگر وہی خیال پیش نظر تھا کہ شیر مجھے دبائے بیٹھا ہے اس وجہ سے گھگی بندھ گئی تادیر آنکھ بند کیے پڑا رہا جب کسی نے اُسے آزار نہ دیا اور طبیعت نے خوف برطرف کیا قوت واہمہ اور متمیزہ قوی ہوئی اسوقت آنکھ کھلی اور دیکھا کہ شیر نہین ہے بس جان گرامی تو کمال عزیز ہوتی ہے اُٹھکر بھاگا کہ ایسا نہو پھر شیر آجائے جب دور نکل گیا چندان حواس درست ہوئے گرد اپنے حصار سحر کا پڑھا اور دوسری جانب بہت دور نکل گیا تو پہاڑ پر چڑھا اور تیر نکالکر جانب لشکر امیر رُخ اسکا کر کے رکھا اور یہ پکارا کہ بحکم سامری تیر لشکر عدو پر برسین اُدھر تو اسنے تیر رکھا اور ادھر چالاک درہ سے نکلکر پہاڑ پر چڑھا اور تیر کا منھ جانب لشکر لقا رکھکر پکارا کہ بحکم خداوند سامری یہ جدھر تیر کا منھ ہی اس لشکر پر تیر برسین فی الفور لشکر لقا پر ایک ابر آکر محیط ہوا اور زیر ابر پتلے سحر کے آکر روبروے ہوا کھڑے رہے ہاتھ مین تیر و کمان لیے تھے تیر پھر کمان مین پیوستہ کر کے تاک تاک کر لشکریون کو مارنے لگے پھر تو بمقتضاے

بیت

کس نیاموخت علم تیر از من	کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

لشکری غافل شعبدہ بازی چرخ غدار سے تھے اور کوئی اپنے بستر پر زندگی سے اختلاط کر رہا تھا اور کوئی شراب پیتا تھا کہین ڈھولک بج رہی تھی ستار کہین چھڑ رہا تھا کوئی خداوند کی عبادت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین تصویر لقا کی سامنے رکھکر سجدہ و سجود کرتا تھا خلاصہ یہ کہ سب اپنے اپنے کام مین مصروف تھے اور یہ نہ جانتے تھے کہ ترک فلک کمین گاہ مین ایسی ایسی ہزار آفتین نہان رکھتا ہی کہ یکایک نشانۂ خدنگ دل دوز اجل ہونے لگے اور دس ہزار آدمی ایکسہی بوچھار مین گر کر خاک پر مرغ نیم بسمل کی طرح لوٹنے لگے لشکر ساحران مین اور غیر ساحران مین غریو الحفیظ والامان کا بلند ہوا از بسکہ لشکر دور تک اترا ہوا ہی لاکھون آدمی ہو بعض ساحر سمجھے کہ یہ لشکر لقا کی شرارت ہی یہ سمجھکر ترہی اور نفیر سحر بجا کر اپنے اپنے خیمون سے نکلکر لشکر لقا پر جا پڑے یہ بیچارے بھی گرنے لگے پلٹنین رسالے بھی تیار ہوئے بعض لشکری سمجھے کہ امیر شبخون آئے ہین اور پلٹن والے جو چلے رسالہ تیار کھڑا تھا اُس سے بھڑ گئے بے پرسش تلوار چلنے لگی گوشت خر و دندان سگ کا نقشہ ہوا غوغا جو مچا پیکان و بختیارک وغیرہ دوڑے دیکھا کہ فلک پر سے تیر برس رہے ہین بختیارک ناچنے لگا اور پکارا کہ صلواۃ بر ابراہیم ولعنت بر لقا ای پیکان دیکھا تو نے مرشد زادے کی کارسازی کہ بفحوائے بیت

تیر باران بلا سے ہوگئی کشت اپنی سبز	رہ گیا دہقان دعائے ابر رحمت مانگتا

وہ نہ ہوا جو تو نے چاہا تھا لشکر حریف پر تیر نہ برسے ہمین پر یہ آفت آئی کہ بمصداق بیت

ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری	کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی

پیکان نے بہت جلد رد سحر پڑھا اور پہر بھر کامل سحر خوانی کی کہ عرق عرق ہو گیا اسوقت وہ تیلے غائب ہوئے اور بارش ہو کر برطرف ہو گیا مگر اس پہر بھر کے عرصہ ہی مین لاکھون آدمی تیرون سے ہلاک ہو گئے تھے اب جو تیر پڑنا موقوف ہوئے تو لشکر کا باہم لڑنا نہین موقوف ہوتا اتنے بڑے لشکر کو کون روک سکے مینھ تیرون کا برستا تھا خنجر آسمان شجاعت مین برنگ ہلال تھے بہادرون کے چہرے خون بھرے ہوئے آفتاب مثال تھے کہ نظم

ز تاب نفس در ہوا بستہ تیغ	جہان سوخت از آتش برق تیغ	ز بس عطسۂ تیغ بر خون و خاک
دماغ ہوا پر شد از جان پاک	جگر تاب شد نعرہ ہائے بلند	گلوگیر شد حلقہ ہائے کمند
شمیم باد پایان پولاد نعل	ز خون دلیران زمین گرد لعل	ز رنگ کمان ہائے بازو شکن
بسی خلق را بردہ از خویشتن	درخشیدن تیغ آئینہ تاب	درخشان تر از چشمۂ آفتاب

یہ غوغا جب بلند ہوا فولاد دہپاڑ پر تیر رکھکر چلا کہ معلوم ہوتا ہی لشکر عدو پر تیر برس رہے ہین جب اپنے لشکر مین آیا جنگ عظیم برپا دیکھی سمجھا کہ فوج دشمن عاجز ہو کر یہان آگری ہی یہ جان کر لڑنے لگے شعلے آتش کے بلند ہوئے شرارے اُڑتے تھے ستارے ٹوٹ کر گرتے تھے یہ شور سنکر لشکر امیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی تیار رہوا سردار خیموں سے نکل آئے بادشاہ بھی برآمد ہوے کہ سمک عیار اور چالاک نے آکر بعد ادب سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ اور سردار ہنس پڑے اور چالاک کو خلعت فاخرہ عنایت کیا اور فوج کو حکم دیا کہ جب تک یہ ہنگامہ رہے یہان بھی کوئی کمر نہ کھولے فی الجملہ یہان تو انتظام ہوا اور اس طرف لاکھون آدمی مارا گیا جس وقت کہ نسیم سحر لبان خدنگ سینہ ہندوی شب کے پار گذری اور شفق صبح سے زمین خون آلود نظر آئی کہ نظم

چو روز دگر مرغ بگشاد بال ۔ تہی شد دماغ سپہر از خیال
بغول سیہ بانگ برزد خروس ۔ در آمد بغریدن آواز کوس

دم سحر نبرد آزمایان باہم نے ایک دوسرے کو پہچانا اور لڑنا موقوف کیا کمر کھولی خجالت سے سر زانو مین ڈالکر بیٹھے اور بختیارک ہجو ملیح کے طور پر تعریف پیکان کی کرتا ہوا پھرا کہ آپ کا مثل نہین کیا نایاب سحر آپ نے کیا حضور کی اسی ہاتھی کی مثل ہوئی جو اپنی فوج کو مارتا ہو واہ مرشد زادے واہ میان پیکان کے کیا چونا آپ نے لگایا سارا جادو کرنا بھلا دیا یہ کہکر خداوند سے کہا کہ آپنے یہ تقدیر کیسی کی لقا نے جھلا کر جواب دیا کہ قلم قدرت میرا اُس وقت آڑا ہو گیا جدھر قلم چل گیا چل گیا مجھے مشیت مین میری کیا دخل ہی غرض بعد اس گفت وشنید کے پیکان نے فوج ساحران کا جائزہ لیا سو دو سو زندہ بچے باقی بارہ ہزار کے بارہ ہزار مارے گئے منھ اپنا پیٹ لیا اور افراسیاب کو یہ سب کیفیت عرضی مین لکھکر روانہ کی اور لکھا کہ اور فوج بھیجیے یہ عرضی لیکر ایک ساحر گیا اور پہلے اسکے وہ دونون ساحر بینی وگوش بریدہ جاکر پہونچے شاہ جادوان انکا حال دیکھکر آگ ہو گیا اور جب یہ عرضی پیکان کی پہونچی فرط غضب سے کچھ التفات نہ کیا عرضی پر اور ساحر سے کہا اگر مقدمہ خداوند کا نہوتا تو مین اپنے ملازمون کا عوض لیتا خیر تو جا اور پیکان سے کہنا کہ تنہا مقابلہ کرے جب مسلمان مغلوب ہونگے ان کے قتل کو فوج خداوند کافی ہی مین بعد کچھ روز کے فوج کو تجویز کر کے بھیجون گا ساحر یہ کیفیت سب سنکر واپس آیا اور جملہ حال بیان کیا پیکان تو تنہا لڑنے پر آمادہ ہوا اسوقت خونخوار کوہی نے کہا میرے نام طبل جنگ بجوایئے غلام مقابلہ کرے گا اور بختیارک نے کہا کہ ای پیکان تم بھی جسوقت کہ خونخوار لڑنے لگے حریف پر سحر کرنا کہ خونخوار اسکو زیر کرسکے پیکان نے کہا ایسا ہی ہوگا غرضکہ دن بھر یہی صلاح ومشورہ رہا اور لشکر پراگندہ کو ترتیب کیا لاشین میدان سے اٹھوائین بعد ان تدبیرات کے جب سواد شب سے حرفہاے نیک وبد نیرنگ سطر ازازل وابد نے اوراق سپہر پر لکھے اور طالع مسعود اور زمان محمود کی خبر ستارے لوح فلک پر دینے لگے کہ ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زمہر سبزی گنبد تابناک — زمرد شدہ لوح طفلان بخاک
ستارہ برآن لوح دیباز سیم — بنشتہ بسے حرف امید وبیم

حکم نواختن طبل جنگ دیا نقارۂ رزمی گڑ گڑایا ہرکارے خبر لیکر پیش ملازمان شہنشاہ سریر گردون نظیر حاضر ہوکر شرائط ادب ومراسم تعظیم بجالائے اس طرح عرض پیرا ہوے کہ ابیات

سخن راند در پوزش شہریار — کہ یاد آفرین بر تو از کردگار
زہر شاہ کاید جہان را پدید — بدست تو داد آفرینش کلید
زیرکار مغرب تو پرداختی — علم بر خط مشرق افراختی

لشکر خسران مآل بدسگال مین طبل جدال بجا ہو بھرا انکی شامت آئی ہو قضا نے گھیرا ہو شاہ نے بھی ارشاد فرمایا کہ یہان بھی بنام ایزد پاک کچھ باک نہین نقارۂ رزم بجے اور ہر ایک بہادر لڑنے کا عزم کرے اس حکم محکم سے کوس اسکندری پر دوال دیا گیا شور افتادۂ عالم عالمگیر ہوا دانائے ترکی نے عالم صدائے صور پیدا کیا ابیات

زغریدن کوس گردون شگاف — زمین را بر افگند پیچش بناف
ہمان نائے ترکی برآورد شور — بہ بازوے ترکان برآورد زور

بعد برخاست ہوئے دربار خیام ذوی الاحترام مین آکر درستی آلات حرب کرنے لگے غریو دونون لشکرون مین بلند رہا ہتھیارون کی جھنکار نغمہ عندلیب گلشن تھی جوہر شمشیر کی بہار چمن چمن تھی دلاور برنگ جوانان باغ جھومتے شاہد قبضۂ تیغ کا مُنھ چومتے تھے اور گلستان شجاعت مین سرو آسا قیام پذیر تھے اور قمری دار طوق محبت عروس مرگ اُن کے گلوگیر تھے اسی ہنگام مین شب سوسن بہار کی بہار گلزار دہر سے مٹی اور گل زرد خورشید صحن گلشن نیلوفری فلک مین بصد آب وتاب پھولا کہ ابیات

بہنگام چو گل خوش بود روزگار — بخندد جہان چون بخندد بہار
چو خورشید روشن برآید باوج — زروشن جہان برزند نور موج
شہ از خواب سر برزد آشوبناک — دل پاک را کرد ز اندیشہ پاک
بطاعت گہ آمد نیایش نمود — دبادرا لشکر آزمایش نمود
زیاری وہ خود داران داوری — کہ یار گے خواست وگیا وری
چو نخلے بغلطید برروے خاک — کمر بست وزو دامن ورع پاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

امیر نماز سحر اور اوراد سے فارغ ہوکر مسلح و مکمل در دولت شہنشاہ عدل گستر پر حاضر ہوئے شاہ گردون پایہ گاہ طاعت آلہ سے فراغت کر چکے تھے مانند آفتاب عالمتاب کے افق کاشانہ دولت سے ساطع الانوار ہوئے ہر ایک سردار کا مجرا اور سلام ہوا اور تخت شاہنشاہ سمت دشت مصاف چلا کہ

نہادند کش او رنگ بر پشت پیل
کشیدند شمشیر گردش دو میل
دران ہین بھرلے دریا شکوہ
حصاری زدا از موج لشکر چو کوہ
سپہ را با یئن پیشینیہ روز
برآراست سالار گیتی فروز
چپ و راست پیراہن آن حصار
ز پولاد بستند بر رہ غبار

میدان نبرد مین وارد ہوئے تھے کہ لشکر لقا بھی بڑے کروفر سے آیا صف آراؤں نے دونون جانب پرا جمایا خس و خاشاک بیلدارون نے دور کیا سقون نے گرد و غبار بٹھایا نقیب نقابت کرکے ہٹے اسوقت فولاد جادو میدان مین سحر کی نیرنگی دکھا کر طالب نبرد ہوا جمہور شاہ سے اجازت لیکر سامنے گیا اسنے ترسول گبند اڑھا کر مارا اسلیے کہ اول زور سے کار برآری ہو تو سحر کرون جمہور نے ترسول رد کرکے ایک ڈانڈ نیزے کی کمر پر اس زور سے لگائی کہ وہ سنبھل نہ سکا پشت زین سے بروئے زمین گرا جمہور شل شیر غضبناک کے اپنے مرکب سے کود کر اسکے قریب آیا اور ایسی ٹھوکر ماری کہ تن خاکی کو اسکے گرد برد کر دیا ایک پانون اپنا اسکے پانون پر رکھا اور دوسرا پانون ہاتھ سے پکڑ کر ایسا جھٹکا دیا کہ ایک پیکر کے دو پیکر بنائے شل کر پاس چیر ڈالا غریو جان لشکر کفار سے نکلا اور خونخوار یہ طاقت دیکھکر دنگ ہوگیا پیکان کا یہ سردار تھا اسنے سرداران باقی ماندہ کو للکارا کہ ہان اس خدا پرست کو جانے نہ دینا اسوقت سو دو سو ساحر نارنج و ترنج پکڑ کر شہزادے پر گرا پھر تو امیر بھی اسم اعظم پڑھتے ہوئے اشقر اڑا کر چلے اور جمہور کو ہٹا کر ساحرون پر جا پڑے یہ دیکھکر کوہی اور لقا پرست بھی تلوارین کھینچکر حملہ آور ہوئے پھر تو بادشاہ اسلام نے تخت آگے بڑھایا اور جملہ فوج اسلام نے جنگ آغاز کی ساحرون نے نارنج و ترنج مارے وہ بہ برکت اسم اعظم سب باطل ہوئے اور سردار سے سردار اور پیادے سے پیادہ سوار سے سوار بھڑ گیا کھچا کھچ تلوار کا اور نشافاش تیر کی بلند ہوئی کہ بمقتضائے

نظم

ز عکس سر تیغ و برق سنان
دل از جائے میرفت دوست از عنان
ترنگ کمان رفت در مغز کوہ
فشانش کنان تیر بر ہر گروہ
پولادی لخت گردن کشان
برون ریختہ مغزہا از دہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زبیداد گوپال بیل افگنان   فلک جامہ درخشم بیل افگنان
سہیب پلک رگ زبرپائے مور   زبال عقابان تہی کرد زور
سر نیزہ از طاسک سرنگون   بہ پرچم فرو ریختہ طاس خون
سیم بادپایان زخون چون عقیق   شدہ تا نمد زین بخون درغریق
سنان در سپر کوکب افروختہ   سپر بر سپر کوکب دوختہ
زبس خشت اینہا کہ شد بر ہلاک   بحدی ست بر کشتگان خون و خاک
سرافشانی تیغ گردن فراز   برآورد از جوی خون لالہ زار
زہر قبضۂ خنجری در شتاب   برآورد خون اژدہا سر زخواب
زبس کشتگان کرد برگرد راہ   چو بازار محشر شدہ حرب گاہ

اسی طرح تا شام سر برسا کیے اور خون بہا کیا جس وقت کہ اژدہاے سیاہ شب نے شہسوار مشرق دیار کو نگلا اور تیرگی نے عالم کو گھیر لیا کہ بمصداق نظم

چو در برقع کوہ رفت آفتاب   سپہر روز روشن فرو شد بخواب
شب تیرہ چون اژدہای سیاہ   زماہی برآورد و سر سوی ماہ

بختیارک نے خیال کیا کہ رات کو ساحر باقی ماندہ بھی ہلاک ہونگے لشکر پسپا ہوتا چلا آتا ہی یہ دیکھکر فوراً طبل امان بجوا کر پھر لشکر اسلام بھی معاودت فرما ہوا دونوں جگہ کے دلاور جا کر آرام گزین ہوے اور شاہ بارگاہ مین بیٹھے ساقی دمی و مطرب حاضر ہوے جام عشرت گردش مین آیا بختیارک نے کہا کیون پیکان تم نے زوران بندگان مغضوب کا دیکھا خونخوار نے کہا ملک جی وہ لوگ ایسے ہی ہین مجھے بھی ان سے لڑنے کی حسرت ہی آپ نے آجکی جنگ ساحر کو بھیجکر مفت خراب کی بختیارک نے کہا مین چاہتا ہون کہ تم چندے یہان اور رہو اور تم خدمت امیر مین جانے کی جلدی کرتے ہو آج اپنے نام پر طبل بجواؤ اور ڈنکے کی چوٹ پر جا کر مسلمان ہو جاؤ خونخوار ان باتون کو سنکر ہنسا اور حکم نواخت طبل دیا نقارہ بجتے ہی ہرکارے خدمت شاہ مین جا کر مخبر ہوے اس طرف بھی دہل اور دمامے بجے تیاری جدال و قتال شروع ہوئی رات بھر درستی ہوئی جس وقت کہ طاق فیروزہ فام آسمان پر صانع قدرت نے یاقوت رخشان مہر سنگ کوہ خاور سے نکلا اور بساط گوہر آمود نوز یر شب کو اکب کو لپیٹا کہ بمقتضاے نظم

چنین تا یکے روز این چرخ پیر   برآورد گوہر زدریاے قیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چو خورشید پر زد سر از گنج نیل — فرو شست گردون قبا را ز نیل
وگر بارہ شیران نمودند شور — ز گوران ہمہ دشت گردند گور
بغافل درآمد جرس بادرا ے — بجوشید خون از دم گرم نلے

صبح امیر نماز پڑھکر آستان شاہ پر آکر ہمراہ خسرو کجکلاہ مع سرداران عالی جاہ کے وارد دشت نبرد ہوے لقا بھی آیا کوچ دریا موج ساتھ لایا بعد ترتیب لشکر خونخوار گینڈا بڑھکر میدان مین آیا ہنر ہاے شایستہ دکھاکر طالب ستیز ہوا ازبسکہ جمہور سے یہ معرکہ اٹکا ہوا ہی اور اس ہنگامے کے موجد گویا یہی ہین اس باعث سے آج بھی انھین نے مرکب اڑایا اور اجازت لیکر میدان مین آکر مقابلہ کیا چونکہ اول روز نیزہ بازی ہو چکی تھی آج خونخوار نے گرز گران چرخ دیکر لگایا شہزادے نے اپنے گرز پر گاٹھا اور جواب مین اسکی ضرب کے آپ بھی گرز مارا اسنے بھی گرز پر روکا مگر دونون کے گھٹنے جاکر زمین پر لگے اور کمر پر گینڈے کی وہ تکان پڑی کہ ٹوٹ گئی خونخوار کود کر گھوڑا لپیے کرنے حریف کا چلا تھا کہ شہزادہ بھی کودا وہ دوڑکر لپٹ گیا کشتی آغاز ہوئی یہان مارا اور وہان ٹیکا بڑی تڑپ اور جھڑپ سے خونخوار لڑنے لگا عین کشتی مین حسب فہمایش بختیارک مخفی طور پر پیکان نے سحر کیا کہ جمہور کی قوت جسم کی جاتی رہی اسنے جست کرکے باندھ لیا اس کشتی مین دن آخر ہو چکا تھا لشکر لقا مین طبل بازگشت بجا اور سب جنگگاہ سے پھر کر داخل خیام بارگاہ ہوے امیر بھی بارگاہ مین آئے لشکر آسودہ ہوے امیر نے فرمایا کہ مجکو جمہور کے گرفتار ہونے کا بڑا تعجب ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم جانتے ہین وہ سحر سے قید ہوا ہی یہان تو یہ چرچا ہی مگر اس طرف خونخوار نے قید شہزادے کو پہنوا کر سامنے اپنے بلایا اور بعنایت تمام خطاب کیا کہ مین نے تجکو بمردانگی میدان مین زیر کیا پھر میری اطاعت مین کیا تامل ہی خداوند کو سجدہ نہین کرتا جمہور نے کہا مجھ پر سحر کیا اور دغا سے قید کرکے تو لایا اور اب باتین بناتا ہی خونخوار نے کہا مجھکو اصلا اسکی خبر نہین اور پیکان سے کہا مجھے آپ بدنام نہ کیجیے اسپر سے سحر اٹھا دیجیے اسنے اپنا جادو دور کردیا کہ جسم شہزادے کا توانا ہوا خونخوار نے کہا آہنگرون کو بلاؤ کہ قید بھی کاٹ دین شہزادے نے یہ سنکر خانہ زور مین چرخ ارکر ہتکڑیان بیڑیان وغیرہ توڑ ڈالین خونخوار نے چاہا کہ مثل اسکے جیسا کہ امیر نے میری کی تھی اسکو بھی بہ تعظیم و تکریم مہمان بناؤن اور خلعت دیکر رخصت کرون شہزادے نے فرمایا کہ ہم غیر مذہب کے یہان شراب تک نہین پیتے اگر تجھکو ہم سے مقابلہ کرنا منظور ہی تو اٹھ کھڑا ہو کار امروز بفردا نگذار اسی وقت نصیب آزمائی کر خونخوار یہ سنکر دنگل سے کودا اور سراپچے بارگاہ کے اٹھوادیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صحن بارگاہ کرسی و ذنگل سے خالی کرایا اور آپ چٹ لنگوٹ باندھکر شہزادے سے مقابل ہوا بختیارک نے کہا یا خداوند میاں خونخوار اب چلے کسی طرح نہ رکین گے غرضکہ دونون مین دستیان کھینچکر داؤن اور پیچ شروع ہوئے جمہور نے چارگھڑی کشتی مین اکھیڑ مار کر چارون شانے چت کر دیا اور سینہ پر بیٹھا چاہتا تھا کہ سوال سلام کرکے اسکے انکار پر سر اسکا گردن سے کھینچ لے لیکن اسنے چپکے سے کہا کہ اے شہریار مین آپکا غلام ہون یہان سے آپ جاکر میری بارگاہ کے قریب ٹھہریے مین بھی آتا ہون جمہور اسکے سینے سے اُٹھا اور پکار کر کہا کہ ای فرقہ لقا پرستان مین جاتا ہون تم مین کوئی ایسا ہو کہ روکے مجھکو کسی نے جواب نہ دیا باہر آکر ٹھہرا بعد کچھ دیر کے خونخوار بھی اُٹھ کر آیا اور جمہور کو اپنی بارگاہ مین لایا اس ہنگام مین وہ بقیہ دن تمام ہوا اور فلک سے خونخوار نے جمہور کو اکیلے کو بارگاہ زنگاری مین بلایا ماہ کو بہر دعوت روبرو مہمانون کے پیش کیا کہ بفحوائے نظم

سیاہی ندید آمد از گنج راہ برآشفت گردون چو زنجیر مے	جہان خوش نباشد کہ گرد و سیاہ بزنگی بدل گشت کشمیر مے

خونخوار نے اپنی فوج کے افسرون کو بُلایا اور فرمایا آگاہ ہو کہ یہ مسخرہ لقا دعوی خدائی کا کرتا ہی مگر کیسا خداوند ہی کہ جو اسکی مدد کو آتا ہی مارا جاتا ہی اور ذلیل ہوتا ہی بنا برا سکے مین نے اطاعت خدا پرستون کی اختیار کی اور خدا کو واحد و لاشریک جانا اب تم بھی مسلمان ہو اور میرے ساتھ چلو افسرون نے کہنا اسکا بدل منظور کیا اور خدا کو یکتا اور بے مانند مانا تو اسوقت انکو حکم دیا کہ تم جاکر مخفی طور سے لشکر اپنا تیار کراؤ اور ہم بھی سوار ہوتے ہین اس لشکر بے ایمان لقا پر شبخون مار کر خدمت امیر مین چلو افسر یہ حکم پا کر گئے اور کمیدان نے پلٹن کو اور رسالے دار نے رسالے کو تیار کرایا اس اثنا مین خونخوار اور جمہور نے نکل کر فوج لقا پر حملہ کیا لشکر کوہیون کا نام و نعرہ اپنے مالک کا سنکر تلوارین کھینچکر جا پڑا فوج لقا کی خالی تھی اسّی ہزار کوہی کے گرنے سے لشکر مین کھلبلی ہو گئی فوج خونخوار نے طنابین خیمون کی کاٹ دین کہ وہ جھوم کر گرے لوگ اسکے نیچے سے نکلنے نپائے تھے کہ انھون نے گھوڑے دوڑا دیے پھر تو یہ عالم ہوا کہ جیسے دام مین چڑیان پھنس کر پھڑپھڑکتی ہین سب کا طائر روح تڑپ تڑپ کر قفس تن سے پرواز کر گیا اور وہ غلغلہ اسوقت برپا ہوا کہ صیاد فلک کا کلیجہ شق ہو جاتا تو عجب نہ تھا چارطرف بدحواسی مثل ابر کے چھا گئی کہ لمؤلفہ

گرا کٹ کے خیمہ تو عالم یہ تھا تو گل خور دم مین لگا کھینچنے	کوئی اُٹھ کے بھاگا کوئی گر پڑا یہ گھبراہٹ اسدم تھی باہم دگر	کوئی اپنا گھوڑا گیا کھینچنے کہ کھولا جو گھوڑے کو بس کھینچکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگاڑی نہ کھولی پچھاڑی کو کھول
یہ بولا گریبان تنگ ہی کمال
اسی اثنا مین مردان جنگ آزما
برسنے لگے ہر طرف تیر پھر
یہ آگلے تھے تلوارون نے منھ سے لال
کہ تھا ہر طرف الحذر الحذر
ہوئے قطع اس طرح سے پیل تن
گلستان تھا میدان دم جد و کد
کشاکش مین دم اسطرح سے پڑے

چڑھے اکٹے جلدی سے تلوار تول
غرض اضطراب انکو اسدرجہ تھا
علدم کا دکھانے لگے راستا
چلی صرصر تیغ سن سن وہان
کہ تھا عارض شاہد رخش لال
ہوا جان دینے کی ایسی بڑھی
کہ ہو قطع جس طرح سرو چمن
سرون پر تھی یون ڈھالا سایہ فگن
کہ تار نفس کے تھے چھوٹے پڑے

کوئی زیر جامے کو گردن مین ڈال
کہ جامے کا پیجامہ ہونے لگا
چمکنے لگی برق شمشیر پھر
بجھی شمع ہستی دشمن وہان
ہوئی آتش کینہ یہ شعلہ ور
کہ باغ اجل مین بہار آگئی
پھلے پھولے زخمون سے تھے نخل قد
کہ چھایا ہو جیسے سحاب چمن
غرض لشکر کا فریب حیا
نہ تلوار کی آنچ کو سہہ سکا

اسی اضطراب مین پلٹن ایک طرف سے آئی اور ادھر رسالہ کھڑا تھا اسکو فوج علدو سمجھکر لڑنے لگی رسالہ ایک جانب سے آیا وہ اپنے ہی یہان کی پلٹن سے بھڑ گیا **لقا** اور **پیکان** وغیرہ بارگاہ سے باہر دوڑے سارا لشکر باہم لڑتے دیکھکر حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی ادھر **جمہور** اور **خونخوار** تلوارین مارتے اپنی فوج کو لیکر سمت لشکر اسلام چلے یہان بھی طلایہ قایم تھے اور ساری فوج کمر باندھے مستعد تھی اس لشکر کو آتے دیکھ کر طلایہ دار آگے بڑھے اور پکارے کہ کون آتا ہی **جمہور** سارے لشکر کو ٹھہرا کر اکیلا فوج مین آیا سلام کیا اور سارا ماجرا بیان کیا اسوقت لشکریان اسلام بہر استقبال **خونخوار** گئے اور مع اسکے لشکر کے اُسے لیکر آئے جملہ فوج کے کوہیون نے خیمے برپا کیے اور استقامت پذیر ہوے اور **خونخوار** کو **جمہور** نے اپنی بارگاہ مین لاکر فروکش کیا اس طرف لشکریان **لقا** کو باہم لڑتے دیکھکر پیکان نے کہا شاید **حمزہ** شبخون آیا ہی مین بھی سحر کرتا ہون **بختیارک** نے کہا **حمزہ** کا دستور نہین جو شبخون آئے اور غفلت مین کسی کو ہلاک کرے ہان **حمزہ** اور اسکی اولاد اسجگہ شبخون مارتے ہین کہ جہان لاکھون آدمی حریف کے ہون اور وہ اکیلے ہون لہذا یہ مرشدی کسی اور ہی کی ہی تم سحر نہ کرو عجب نہین جو ہماری فوج آپسمین لڑتی ہو اچھا یہ سحر طبل امان بجاؤ کہ سب کے کان مین صدا اسکی پہونچے اگر شبخون آیا ہی تو لڑائی موقوف نہوگی اور باہمی جنگ ہوگی تو موقوف ہو جائیگی **پیکان** نے اسکے کہنے سے کچھ سحر پڑھا کہ ہزارون پتلے برو ے ہوا آکر نعرہ زن ہوے کہ ای بندگان خداوند کیون باہم لڑتے ہو جنگ موقوف کرو یہ ندا ہر ایک کے گوش زد ہوئی اور لڑائی موقوف کی معلوم کیا کہ آپسمین نبرد آزما

تھے آخر سب نے پھر قیام کیا مگر اس جنگ مین بھی لاکھون آدمی مارے گئے دشت مین خون کے نالے بہے رات بھر اسی ہنگامہ مین ہر شخص رہا جسوقت کہ میدان عالم شفق خونین رنگ سحر سے گلنار ہوا اور خورشید خونخوار طلعت نے جمہور انجم پر چھاپا مارا کہ نظم

دگر روز کاین بود سجادہ رنگ ز پہلوے شبدیز بکشاد تنگ
زمین فرش سا نور چون در نوشت بر آورد سر صبح با تیغ و طشت
بفرمان شہ رایت افراختند دران پہن صحرا وطن ساختند

صبح کو لقا پر ظاہر ہوا کہ خونخوار شبخون مار کر لشکر اسلام مین چلا گیا کف افسوس ملکر خاموش ہو رہا اور وہان شہنشاہ گیتی ستان تخت سلیمانی پر آکر جلوہ فرما ہوے جمہور نے آکر زمین ادب کو بوسہ دیا اور خونخوار سے نذر دلائی اور ماجراے دوشین عرض کیا بادشاہ نے خونخوار کو براہ عنایت خلعت سے مخلع فرمایا بارگاہ رہنے کو عنایت فرمائی خراج اسکے ملک کا معاف کیا اور مہینہ سرکار سے مقرر فرمایا پھر جلسہ عیش شروع ہوا ناچ ہونے لگا مگر لشکر لقا مین ایک کہرام برپا تھا یعنے رات کو بیٹا باپ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور باپ بیٹے کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا کوئی سر پیٹتا تھا کوئی گریبان چاک تھا پیکان نے افسران فوج کو بلا کر بہت کچھ زر و جواہر دیا اور نہایت تسکین و دلداری کی پھر خداوند سے کہا کہ مین جا کر پہاڑ پر سے سحر کرتا ہون کہ لشکر عدو پر ایسی آفت آئیگی کہ جس سے جانبری کسی طرح نہوگی یہ کلمات سنکر لقا کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ صدف جادو نام ایک سردار نے عرض کیا کہ آج مین طبل جنگ بجوا کر امید وار ہون کہ اپنا سحر عدو سوز حضور کو دکھاؤن پیکان نے کہا کیا مضائقہ ہی یہ حکم سنکر صدف سحر کرکے اُٹھ گیا اور اپنے خیمہ مین دن بھر سحر جگایا کیا جبکہ صدف چرخ سے گوہر تابدار کواکب ظاہر ہوے اور رشتہ عقد ثریا ہمسلک مالہ ہاے در شہوار ہوا کہ ابیات

چو از تیرہ شب روز روشن نہفت طلایہ برون رفت جاسوس خفت
شب تیرہ پہلو بہ بستر نبرد بطالع ثریا ہی ستارہ شمرد

شام ہوتے ہی طبل جنگ گڑگڑایا صدا اُسکی مثل سوج کے لشکر مین پھیلی ہرکارون نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا کہ بیت

شہا شہریارا جہان داورا فلک پایگہ مشتری پیکرا

آج پھر گبران ناہنجار آمادۂ کارزار مین نقارۂ رزمی بجا ہی ہر ایک آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہ اسلام نے نقارہ بجوایا وہی قہر و غضب کا ہنگامہ لشکرمین شب بھر برپا رہا جسدم کہ عروس عالم کو مادر دہر نے زیور زرین تار شعاع مہر سے آراستہ کیا اور جہان دود افگنی ظلمت شب سے رہائی پاکر مشعل یغما درخلج کے روغنی پذیر ہوا کہ **نظم**

دگر روز کاین ساقی صبح خیز
زمے کرد برخاک یاقوت ریز

دو لشکر چو دریائے آتش دمان
کشادند بازاز کمینہا کمان

امیر مسجد سے در دولت شاہ پر آئے اور تخت بادشاہی کو قلب لشکرمین رکھکر ٹرے کر وفر سے داخل دشت مصاف ہوئے اس طرف سے لشکر حریف بھی آکر صف آرا ہوا اور بعد ترتیب لشکر **صدف** نے اژدر اڑا کر للکارا مبارز طلب کیا **خونخوار** شاہ سے اجازت لیکر سامنے گیا **صدف** نے ایک ناریل سحر کا مارا کہ یہ بہادر بیہوش ہوگیا اسنے باندھ کر لشکرمین اپنے بھیجدیا اور پھر طالب رزم ہوا دس سردار پے درپے جاکر اسیر ہوے اسوقت **چالاک** عیار جو رکاب امیر کی تھامے تھا چھوڑ کر سمت صحرا گیا اور مثل مبارزان عرصہ شجاعت کے تلوار و تیر ترکش وغیرہ ہتھیار جسم پر لگاکر مرکب باد رفتار پر سوار ہوکر للکارتا ہوا سامنے **صدف** کے آیا **بختیارک** نے اسکو دیکھکر کہا اے **پیکان** مرشد زادے لڑنے آئے ہین اپنے سردار کو بلالو نہین مارا جائیگا **پیکان** بولا کہ تو واہی ہے ادھر **صدف** نے ناریل سحر پڑھکر چاہا کہ لگاوٗن **چالاک** نے پتھر منجنیق مین رکھکر مارا کہ کاسہ سر اسکا ترش کر دور گرا شور اُسکے مرنے کا برپا ہوا **بختیارک** صلوٰۃ پڑھنے لگا سردار جو لشکر اسلام کے فوج عدو مین گرفتار ہوے تھے ہوشیار ہوئے اور اپنے تئین قید دیکھکر زنجیرین بیڑیان توڑ تلوارین مارتے چلے **پیکان** نے کہا انسے کوئی نہ بولے دیکھو تو مین کیا کرتا ہون یہ کہکر طبل امان بجواکر پھرا امیر بھی داخل بارگاہ ہوئے لشکریون نے کمر کھولی مگر **غبار** جادو اور **اتیت** جادو سے **پیکان** نے حکم دیا کہ تم جاکر پہاڑ پر سحر کرو وہ دونون پہاڑ پر گئے اور زمین کو خون خوک سے لیپ کر چوکا دیا اور اسی خون سے نہاکر منقل آتش رو برو رکھکر سحر پڑھا اور تل منقل پر جلائے کہ شعلہ بھڑک کر بلند ہوئے اور ایک ناریل زمین پر مارا کہ وہ زمین مین سما گیا لشکر اسلام مین سب بآرام بیٹھے تھے کہ یکایک زلزلہ آیا زمین شق ہوگئی لوگ غرق ہوئے **چالاک** وغیرہ چند عیار بھاگ کر لشکر کی حد سے باہر نکل گئے اور لشکریان اسلام بارگاہ سلیمانی مین دوڑ کر چلے آئے امیر سے آکر ماجرا بیان کیا اور جہانتک اس بارگاہ مین لوگ سما سکے آکر ٹھہرے باقی بھگدڑ پڑ گئی امیر اسم اعظم پڑھتے ہوئے شکیزے پانی کے لیکر ہر سمت چھڑکتے کہ ایک جانب سے دریا آگ کا موج مارتا ہوا ظاہر ہوا امیر نے جہان تک حصار پانی سے کھینچدیا ہی وہان تک نہ زمین شق ہوئی نہ دریا سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتش آیا مگر گرد لشکر کے دریا محیط ہوگیا راہ آمد و رفت بند ہوئی امیر کہان تک حصار باندھتے کیونکہ لشکر کئی فرسنگ تک تھا جو لوگ بارگاہ اور اندر حصار کے تھے وہ تو محفوظ تھے اور باہر کے آدمیون مین تلاطم تھا بھگدر پڑی تھی حتی الامکان بھاگ کر حصار مین فوج نے اپنے تئین پہونچایا تلے اوپر آدمی بوجہ کثرت کے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ خیام اور بستر سب غرق دریاے آتش ہوگئے ہین مرکز خاک کرۂ ناری ہی ہواے سموم چلتی ہی مچھلی بازو کی آگ اگلتی ہی اس طرح روئین روئین سے بسبب حرارت کے چنگاری نکلتی ہی اُف اُف ہر دہن سے جاری ہی ظاہر ہی کہ یہ شرارت انسانون کی ہی جو فرقہ ناری ہی دل سینون مین جلتے ہین آبلے والون کی طرح پھفتے ہین کہ **نظم**

شعلے پیدا اُٹھے پیرہن سے	چنگاریان اُڑتی تھین بدن سے
آتش افشان ہوا تن کوہ	برفستان مین تھا مسکن کوہ
جو سنگ تھا وہ شرر فشان تھا	اولے پہ سماق کا گمان تھا
دل اہل جہان کا جل رہا تھا	آہون سے دھوان نکل رہا تھا
دست مژگان سے دیدۂ تر	پنکھے جھلتے تھے مردمک پر
مسدود تھی سیف کی روانی	قطرہ لب تیغ پر تھا پانی

آخر ادھر تو سب نے سجادے بچھاے اور دعا درگاہ مین خدا کی کرنے لگے اور اس طرف عیار صورتین بدلکر لشکر لقا مین گئے اور فکر عیاری مین ٹھہرے اور جواسیسان لشکر عدو نے یہ خبر لقا کو پہونچائی اس گبر کو موقع افتخار کا ہاتھ آیا پکارا کہ دیدی قدرت مرا کیسا غضب مین لے بندگان مغضوب پر نازل کیا سب کافرون نے کہا کہ برحق یا خداوند تجھ مین بڑی قدرت ہو یہان تو یہ تذکرہ ہوا ادھر عیار جو لشکر مین پھر رہے تھے انہین سے **برق خطائی** اس طرف جا نکلا کہ جہان پکان کا باورچیخانہ ہی یہ ازبسکہ بشکل ساحر تھا داروغہ مطبخ کو اشارہ سے بُلایا وہ سمجھا کہ ساحر میرے مالک کا نوکر ہی کچھ تو سبب ہی جو بلاتا ہی غرضکہ اُٹھکر قریب آیا اس نے کہا مین ابھی دربار مین تھا حضور فرماتے تھے کہ داروغہ مطبخ کا تغلب و تصرف کرنا ظاہر ہوچکا ہی سزا دینا واجب ہی داروغہ کا یہ کلام سنتے ہی جی چھوٹ گیا اسنے کہا کہ تم مجھے نہین جانتے ہو مگر مجکو تمہارا بہت پاس ہی چلو دیوانجی سے تمہاری سفارش کر دون کہ حساب ٹھیک کر دین داروغہ اسی وقت منت کرتا ہوا ساتھ ہوا اسنے مقام تنہائی پر اسکو لاکر حباب بیہوشی مارا کہ وہ بیہوش ہوا فی الفور یہ صورت اسکی بنا پیرہن اسی کا پہنکر اور اسکو زیادہ تر بیہوش کرکے گٹھری باندھکر جنگل مین لاکر مار ڈالا اور آپ وہان سے مطبخ مین آکر اہتمام کھانا پکانے کا کرنے لگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آخر سب کھانے مین بیہوشی ملادی اور وہان پیکان کو جب بھوکھ لگی تو دربار سے اُٹھ کر آیا کھانا طلب
کیا داروغہ نے خوان کھانے کے بھجوائے اور خدمتگارون کو بھی کچھ کھانا دیا پھر سامنے مالک کے حاضر
ہوا وہ اپنے رفیقون کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب کھا چکا چاہا دربار مین جاؤن مگر سر بھرنے لگا
لیٹ رہا اور یہی کیفیت سب رفیقون اور نوکرون کی ہوئی آخر سب بیہوش ہوے نیرک خنجر
نکالکر چاہتا تھا کہ اسکو ذبح کرے اتفاق سے ایک ساحر میخوار جادو نام باہر سے آیا اسنے دیکھا کہ
ساری محفل بیہوش پڑی ہی اور ایک شخص پیکان کو قتل کیا چاہتا ہی یہ دیکھتے ہی سحر سے نیرک کو
گرفتار کیا اور پوچھا تو کون ہی اسنے کہا عیار ہون اور قتل کرنے ساحرون کو آیا تھا میخوار سارا حال
سُنکر اسکو باہر لیکر چلا کہ قید کراؤن جب بارگاہ کے باہر آیا سرہنگ مصری عیار بھی بہر عیاری آیا
تھا اسنے پشت پر سے حلقے کمند کے مارے میخوار غافل تھا اُلجھکر گرا جب تک سنبھلے سنبھلے اس نے
خنجر مارا کہ سر اُسکا کٹ گیا غل اور شور برپا ہوا نیرک اور سرہنگ دونون بھاگ گئے ساحر شور
سُنکر دوڑے بارگاہ مین آکر پیکان وغیرہ کو ہوشیار کیا جب سب ہوشیار ہوے پیکان کے
حواس باختہ ہو گئے اور جلد سوار ہو کر دربار خداوند مین گیا عیارون نے اسکو جاتے دیکھکر تعاقب
کیا صورت بدلکر دربار مین جا کھڑے ہوے پیکان نے سب کیفیت بیان کی کہ آج عیار مجھکو قتل
ہی کر چکے تھے بختیارک بولا کہ آج بچ گئے تو کل قتل ہوے اب بچنا دشوار ہی مرشدزادے
در پے ہلاک ہو چلے اسی گفتگو مین غبار اور اتیست بھی پہاڑ پر سے آئے بختیارک نے کہا تم نے
لشکر اسلام پر سحر کیا ہی یہان ٹھہرو نہین ہلاک ہوگے اتیست نے یہ سُنکر غبار سے کہا کہ کوہ عقیق
کے پاس کوہ سبز ہی وہان ایک احاطہ سحر بنا ہوا اور اسمین ایک جوگی میرا دوست اور اسکے چیلے رہتے ہین
وہان چلکر ہم تم بھی رہین اور حمزہ کا اسم اعظم بند کرین کیونکہ ہمنے یہ سحر ایسا کیا تھا کہ تمام عالم دریاے
آتش مین غرق ہو جاتا مگر حمزہ نے حصار کرکے لشکر اپنا بچا لیا اور محنت گوارا کرکے سارا سحر دن بھر
مین باطل کر دیا یہ کہکر کوہ سبز کی طرف چلے اس وقت بختیارک نے کہا تمنے بڑا غضب کیا جو
نشان اپنے مسکن کا بتا دیا عیار وہان پہونچین گے کیونکہ وہ یہان ضرور ہونگے یہ کلام سُنکر
اتیست ہنسا اور کہا جو وہان آئیگا مارا جائیگا ہم اسلیے وہان جاتے ہین کہ تنہائی مین اپنے بیگانے
کی تمیز ہوتی ہی کثرت لشکر مین عیار شناخت نہین ہو سکتے اور بچنا بھی محال اور دشوار ہی یہ کہکر
بر پرواز پیدا کرکے روانہ ہوئے عیار بھی انکے تعاقب مین باہر بارگاہ کے نکلے اثنا راہ مین
چالاک اور ابوالفتح سے ملاقات ہوئی اور کل حال انسے بیان کیا انھون نے کہا تم ذرا دیر

بیٹھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہین ٹھہرو ہم کوہ سبز کی طرف جاتے ہین یہ کہکر روانہ ہوے مگر اول وہ دونون ساحر احاطہ سحر کے قریب پہونچے دیکھا دروازہ بند ہی یہ سحر سے دیوار پھاندکر چلے جوگی کے چیلون نے غل مچایا کہ چور آئے انھون نے قریب جاکر جوگی سے اپنے تئین ظاہر کیا اسنے پہچان کر اتیست کو گلے سے لگا یا مرگ چھالا بچھا دیا یہ دونون بیٹھے پھر چیلون سے کہا تمھارے یہان مہان آئے ہین جلد انکے لیے بھوجن لاؤ چیلے کچھ حلوا اور پوری اور مٹھائی تھالیون مین لائے اتیست نے کہا پہلے تشنے پانی سے فراغت کر لین تو کھائین جوگی نے چیلون سے کہا شراب انکے لیے جلد لاؤ چیلے گویا ہوے کہ بابا جی دارو تو نہین رہی ٹھنڈھائی یعنے بنگ ہی جوگی بولا کہ بازار سے لے آؤ دو چیلے نکلکر روانہ ہوے جب کوہ سبز سے آگے بڑھے ادھر سے دونون عیار احاطہ سحر ساحر بنے ہوے ڈھونڈھتے آتے تھے چیلون کو دیکھکر قریب آئے اور کہا احاطہ سحر مین ہمارے ما لک گئے ہین تمکو وہ مقام معلوم ہو تو بتا دو چیلون نے کہا تم اتیست کے نوکر ہو عیارون نے کہا ہان چیلے بتانے لگے ادھر سے پھر کر یون سامنے کو جاؤ تو مرگھٹ ملے گا اسکے آگے ببول کا جنگل ہی اسمین ہو کر جہان ندی ملے اسی کے کنارے احاطہ بنا ہی عیار جب یہ سن چکے پوچھا تم کہان جاتے ہو انھون نے سارا ماجرا شراب منگانے کا بیان کیا عیار پاس تو کھڑے ہی تھے سنتے سنتے دونون نے بیضۂ بیہوشی مارے کہ چیلے بیہوش ہوئے یہ انکی صورت بنکر لباس وہی پہنکر بوتلین شراب کی آغشتہ بدارو بیہوشی لیکر اسی پتہ پر جو سن چکے ہین چلے اور آکر احاطہ سحر مین پہونچے دیکھا کہ احاطہ مین مختصر سا باغ لگا ہی گل دمثمر سے پھولا پھلا ہی بیچ مین چبوترے پر جوگی کان مین کنڈل پہنے ہاتھون مین لوہے کے کڑے ڈالے بھبھوت ملے بیٹھا ساحرون سے باتین کر رہا ہی دونون عیارون نے بوتلین جاکر سامنے رکھدین ساحر تو انتظار شراب مین کھانا لیے بیٹھے ہی تھے فوراً کچیان بھر بھر کر پینے لگے جوگی نے چیلون سے کہا میری ٹھنڈھائی بھی لاؤ عیارون نے الگ جاکر چیلون سے جو دو ایک وہان تھے بنگ طلب کی انھون نے کہا طاق پر رکھی ہی لو وہین سل بھی ہی اسوقت گھوٹنے مین غصہ ہوگا جاکر پیس لاؤ مگر ذرا زیادہ بنانا کہ ہم تم بھی پئین عیار گئے اور بنگ پیسکر چھانکر بیہوشی ملا کر چیلون کو تھوڑی دیتے آئے باقی لٹیا مین بھر کر سامنے جوگی کے لائے وہ بھی پی گیا بعد ایک لمحہ کے سب بیہوش ہوے عیارون نے سب کے سر کاٹ ڈالے غل اور شور برپا ہوا عیار بھاگ کر لشکر کو چلے یہان وہ حصار آتش جو گرد لشکر تھا غائب ہوگیا اور اہل اسلام نے بلا سے نجات پائی طبل بشارت پر چوب پڑی جواسیس لشکر لقا خبر لیکر گئے اور بعد ادائے مراسم ادب عرض رسا ہوئے کہ لشکر عدو نے سحر کی آفت

سے نجات پائی اور شیطان پکارا کہ وہ مارا کیون مین نہ کہتا تھا کہ اب جانبری غیر ممکن ہی پیکان کو
اسوقت غصہ آیا اور کہا یا خداوند آپ کیسی اُلٹی تقدیر کرتے ہین جو آپکی مدد کرتا ہی وہی مارا جاتا ہی لقا
نے گڑگڑا کر بعتاب کہا کہ اے بے ادب تو بھی اس لایق ہوا جو مشیت ایزدی مین دخل دینے لگا
اب تو بھی مارا جائیگا پیکان خفا ہونے سے خداوند کے ڈر گیا اور خاموش ہو رہا ازبسکہ اس
ماجرے کے گذرنے مین دن ختم ہو چکا تھا اور شب شل جوگی کے کنڈل ہالۂ ماہ کا کان مین ڈالکر
احاطہ چار دانگ عالم مین آئی تھی اور ستارون کو چیلون کی طرح اپنے ساتھ لائی تھی کہ
بمقتضائے

ابیات

چو سلطان شب چتر بر سر گرفت
ستارہ چنان گنجے از در فشاند

سواد جہان راہ عنبر گرفت
کہ مہد زمین گاو بر گنج راند

پیکان نے طبل جنگ بجادیا جسکی کیفیت شمع ہمایون شاہ اسلام مین ہرکارون نے پہونچائی
ادھر بھی نقارہ سکندری بجا حسب دستور دربار برخاست ہوا بہادر تیاری جدال و قتال کی
کرنے گئے اُدھر سنجتیارک نے کہا اے پیکان آج تم بچتے نہین معلوم ہوتے اسنے کہا تو ضرور
سچا ہی لیکن مین بہت ہوشیار رہونگا یہ کہکر دربار سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا چار شمع سحر پڑھکر
چار سمت بارگاہ کے روشن کرکے ملازمین وغیرہ سب کو باہر بارگاہ کے بھیجدیا اور سراچے بارگاہ
کے اُٹھوا دیے کہ روشنی دور تک شمعون کی پھیلی غرض ایسا بند و بست کرکے باطمینان تمام آرام
پذیر ہوا اور لشکرون مین ہتھیار صیقل ہونے لگے بہادر منچلے داد شجاعت دینے لگے لیکن عیاران اسلام
اس فکر مین چلے کہ بن پڑے تو پیکان کو اس شب خواب مرگ مین کرین اس ارادے پر جب
لشکر اعدا مین پہونچے دیکھا کہ بارگاہ کے سراچے اُٹھے ہین شمعین روشن ہین پیکان آرام
کر رہا ہی حاجب دربان کوئی نہین سناٹا ہی یہ دیکھکر باہم کہا اسمین کوئی اسرار ہی ہم سب یہان
ٹھہرین ایک شخص جاکر عیاری کرے آخر یہی کیا سب ٹھہر گئے اور سرہنگ آگے بڑھا
جب شمع کی روشنی مین پہونچا سوجھنا موقوف ہوگیا ناچار پھر آیا علیحدہ جب ہوا پھر دکھائی دینے
لگا یہ سمجھا آنکھ مین وہان کچھ پڑ گیا تھا یہ سوچکر آنکھ ملتا ہوا پھر آگے بڑھا پھر وہی نقشہ ہوا اسوقت
خیال کیا کہ یہ شمعین سحر کی ہین اب کی پھر کر اپنے ساتھیون پاس آکر سب حال بیان کیا عیارون
نے کہا نقب لگا کر اندر بارگاہ کے چلو شمعون کو اوپر جلنے دو یہ کہکر چالاک ایک گوشے مین
گیا اور نقب کھودنے لگا جب شمع کی روشنی جس جگہ پر تھی وہان پہونچا خنجر نے زمین کو نہ کھودا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زمین فولاد کی طرح سخت تھی مجبور ہو کر نقب سے باہر نکلکر منھ اُسکا بند کرکے باہم صلاح کی کہ ایک پہاڑ پر چڑھکر شمعون کو پتھر مار کر گرد برد کرین اور ایسا ہی کیا مگر جو پتھر مارا وہ اُلٹا پھر آیا شمعون تک نہ پہونچا خلاصہ یہ کہ کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر وہ رات تمام ہوگئی اور کماندار مشرق چرخ مقوس بر پایگان شعاع آیا اور خیل انجم سعدی شب آماجگاہ خدنگ فنا ہوا کہ بمقتضائے نظم

دگر روز کین ترک سلطان شکوہ — ز دریای کین کوہ برزد چو کوہ
گرایندہ شد ہر دو لشکر بخون — علم بر کشیدند چون بے ستون
درآمد ز دریا بہ غر بدن ابر — زہر بیشہ سر بر زدن زد ہزبر

سپاہ ہر دو سو کینہ خواہ دشت مصاف مین آئی بادشاہ جمجاہ کو تمام سردار مع امیر نامدار کے عیش محل سے لیکر جنگاہ مین آئے ایک طرف سے لقا مع پیکان رد سیاہ کے با فوج بیشمار وارد ہوا تتق گرد ایسا بلند ہوا کہ خاطر پر گردون کے غبار ستم آیا نوجوانون کو خاک مین ملانے کا موقع ملا فوج مین صف کشی ہوئی دشت نبرد صاف ہوا مگر دلون مین کدورت آئی نقیبون نے مذمت دُنیاے فانی سُنائی کہ بیت نہ اسفندیار جہانگیر گرد ÷ کہ از چشم زخم جہان جان نبرد ÷ ہان دلیرو نہ اسفندیار ہی نہ رستم و دستان ہی فقط ناموری کی باقی داستان ہی تم بھی گوے شجاعت میدان سے لیجاؤ رستم کی روح کو شرماؤ خلاصہ بعد ترتیب لشکر پیکان بھولون کی چھڑیان بجاے تیغ و تیر و سنان کے لیے میدان مین آکر مبارز خواہ ہوا لشکر اسلام سے فرامرز عاد مغربی پسر خواندہ امیر شاہ ملک مغرب کا بادشاہ سے اجازت لیکر سامنے اسکے گیا اور طالب ضرب ہوا اسنے پکار کر کہا کہ اے نسیم یہ شہزادہ گرمی مین آیا ہی اسکو ٹھنڈا کر دے یہ کہتے ہی ایک جھونکا ہواے سرد کا آیا کہ فرامرز گھوڑے سے بیہوش ہو کر گرا بعد لمحے کے یہ جب ہوشیار ہوا اسنے پھول کی چھڑی کندھے پر رکھکر کہا اے شہزادہ خداوند سامنے کھڑے ہین جاؤ اور سجدہ کرو اپنے معبود کو پہچانو فرامرز اسی وقت گھوڑے پر چڑھکر سامنے لقا کے گیا اور سجدہ کرکے صف لشکر مین اسکی جا کھڑا ہوا اس گبر نے کہا آخر میرے بندے ہین کہانتک نہ تجکو پہچانینگے غرضکہ بعد جانے فرامرز کے پیکان نے پھر مبارز طلبی کی سرداران فرامرز ایک کے بعد ایک بارادہ رزم گئے مگر اُسکے سحر سے لقا پرست ہوئے چار سو سردار شہزادہ مذکور کا جب جا چکا اُسوقت علم شاہ بن حمزہ اجازت لیکر سامنے گئے مگر ان کو بھی زمانے نے سرد مہری دکھائی یعنی جھونکا ہواے سرد کا کھا کر اول تو بیہوش ہوئے اور دوبارہ پھول کی چھڑی سے لقا پرستی اختیار کی خلاصہ کلام دن بھر یہی ہنگامہ گرم رہا کئی ہزار

مرد جرار آزمودہ کار جا کرد شمن کا شریک ہوا جسوقت کہ ہندوے شب تھالی ماہ کی لیکر پوجا کرنے آیا اور ترک خاور یعنی شہزادۂ مغرب کے سربسجود ہوا کہ ابیات

بدینگونہ تا شب درآمد بسر — نشد زخم کس درمیان کارگر
بہ مہلت زشب عذرخواہ آمدند — زمیدان سوء خوابگاہ آمدند

لشکروں میں طبل آسایش بجا امیر غمناک بقیہ فوج لیکر مراجعت فرما ہوئے لشکر آسودہ ہوا عیار فکر عیاری میں راہی ہوئے اس طرف لقا نے سرداران اسلام کے لیے بارگاہ ہاے گوہر نگار رہنے کو اور کنیزان فاخرہ لباس و ماہ رخسار خدمت کو عنایت فرمائیں اور بارگاہ میں روبرو اپنے کرسیاں مرصع کار بیٹھنے کو دین اور استفسار کیا کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کروگے ہر ایک نے اقرار کیا کہ جو خداوند کی اطاعت نکریگا ہم اسکے دشمن ہین لقا ان باتوں سے بہت خوشنود ہوا اور حکم کیا کہ یہان جو دریا کہ واقع ہوا ہے کنارے اسکے بساط شاہانہ اور اسباب ملوکانہ و ساز و سامان خسروانہ مہیا ہو کہ مین ان شہزادوں کی دعوت کرونگا اس حکم کے سنتے ہی سلیمان اور ملازم اسکے روانہ ہوے ایک بیشہ سبز و خرم برلب آبجو تجویز کرکے تعمیل حکم کرنے لگے روشنی بہ از فروغ مہر و ماہ کردی فرش قاقم لب ساحل بچھایا کہ جسکی صفائی کے روبرو چہرہ ماہ داغی نظر آیا نظم

چو بینو چراگاہ آمد پدید — کہ از خرمی سر بہ بینو کشید
پے آہوان چشم انگیختہ — چو بر بیشہا نافہا ریختہ
سوادے کہ در روے سیاہی نبود — دگر بود جز پشت ماہی نبود
برآراستہ بزمے چو روض بہشت — کہ دندان شیران بران سرشت
نشاطِ مئے قرمزی ساختند — نشاطے ہم از قرمز انداختند
نشستند برامش زہر کشورے — غریب اوستادے و رامشگرے
نواساز خنیاگران شنگرف — بقانون نوازان برآوردہ حرف

جملہ ساز عشرت مہیا ہو چکا اور لقا سرداران اسلام کو لیکر انجمن انبساط مین آکر بیٹھا اسوقت صحرا کی سرسبزی اور نازنینان شام زلف و صبح رخسار کا مثل سحر خیزی کے خندہ زن ہونا اور ایک لطف تازہ اور مسرت بی اندازہ دیتا تھا ساقیان مہر دیدار زیور جواہر نگار پہنے حاضر تھے شراب یاقوت رنگ سے دل و دماغ مالامال کامرانی کرتے تھے فی الجملہ بختیارک نے کان مین خداوند کے کہا کہ سرداران اسلام مسحور بسحر ہین اسوقت شراب ہمارے یہان کی کہ انکے نزدیک کافر ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پی لینگے مگر جب انکو ہوش آئیگا اور صبا دا مثل اور ساحرون کے پیکان بھی مارا گیا تو پھر یہ لوگ اس طرح بڑے طور سے پیش آئینگے کہ جان نہ بچے گی کیونکہ کہین گے ہمکو شراب کا فروغیرہ مذہب نے پلاکر خراب کیا لازم ہو کہ ان مین سے ایک شخص سے حکم دیجیے کہ ہمنے سُنا ہو کہ اہل اسلام مین شراب عمدہ ہوتی ہی تم جاکر خرید کر لاؤ اور اپنے ہی ہاتھ لیے سب اپنے بھائی بندون کو پلاؤ لقانے اس رائے کو پسند کیا اور فرامرز سے یہی باتین آموختہ شیطان کہین فرامرز اُٹھکر لشکر اسلام مین گیا طلایہ دار نے اپنے شہزادے کو دیکھکر منع نہ کیا سوچا اگر مانع ہونگا یہ مجھکو مارینگے اور مین انپر ہاتھ نہ اُٹھا سکونگا فی الجملہ شہزادے کو دیکھکر پہچاننے سے پکڑ کر تنگہاے شراب لایا اور سب کو پلانے لگا جلسہ ناؤنوش شروع ہوا اور عیاران اسلام بھی اس دشت مین پھر رہے تھے ان مین ابو الفتح قریب انجمن گیا اتفاق سے ایک ساقی بچہ کسی کام کو اس طرف آیا اسنے دوڑکر حباب بیہوشی اسکے مارا کہ وہ چکر کھاکر گرا از بسکہ ہجوم خلق تھا کسی نے اسکو نہ دیکھا ساقی کو یہ اُٹھاکر الگ لایا اور برہنہ اسکا لیکر صورت اسی کی ایسی بنکر محفل مین آیا اور جام شراب آغشتہ بیہوشی سامنے پیکان کے لایا اسنے اسکی صورت دیکھکر ایک قہقہہ لگایا اور سحر کیا کہ روغن مُنھ پر سے عیاری کا اُڑ گیا اسنے گرفتار کر لیا اسکے گرفتار ہونے سے پھر اور کوئی عیار جسارت پذیر نہوا اور یہ جلسہ ایک رات اور دن بھر جمع رہا جسوقت کہ فراش روزگار نے بساط زعفرانی زرد اُٹھایا اور پردہ مشکفام حریر سیاہ شب کو عالم مین بچھایا کہ نظم

چو شب قفل فیروزہ برزد بہ گنج	ترازوے کافور شد مشک سنج
ز لشکرگہ شاہ فیروزمند	غریوے برآمد بہ چرخ بلند

طبل جنگی بجے شاہ اسلام سے ہرکارون نے جاکر بہزاران احترام خبر دی اس طرف بھی دہل و نقارہ نواخت مین آئے اہل اسلام کے دلون مین خوف و بیم پیدا ہوا کہ کل بڑا معرکہ پڑیگا ہمارے سردار جو مسحور ہین اُنسے سامنا ہوگا اسطرف خشوع و خضوع وزاری تھی اُس طرف ناؤنوش و کامگاری تھی پیکان اور بختیارک فرط عشرت سے ایک جگہ بیٹھکر چوسر کھیلنے لگے آج بھی عیار صورت فراش و خدمتگار کی بنکر بارگاہ مین پیکان کے گئے اسوقت پرچھائین پیدا ہوئی اور کان مین اسنے کہدیا کہ عیار آئے ہین پیکان نے ہنسکر کہا کہ ملک جی عیار آئے ہین وہ یہ سنتے ہی ایسا گھبرایا کہ اپنے خیمہ مین چلا گیا اور پیکان سحر پڑھکر پلنگ پر لیٹ رہا اور حکم کر دیا کہ جو کوئی یہان آئے اسکو منع نہ کرنا ملازم سب بغیر پہرا اور چوکی کے جاکر سو رہے عیار بھی پہلے تو چلے آئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھے دوبارہ ساحر لیکر بارگاہ مین گئے ایک جھونکا ہوائے سرد کا انکے جسم پر لگا کہ وہین بیہوش ہوکر پڑرہے اسی سحر وساحری اور ترتیب لشکر مین وہ رات تمام ہوئی اور جھونکون نے نسیم عنبر شمیم کے سبزۂ گلشن دہر کو سلایا خسرو مشرق خواب نوشین سے بیدار ہوکر سریر سپہر پر آیا کہ بقول

ابیات

سحرگہ کہ مشکین پرند طراز	بدیباے عودی بدل گشت راز
یکایک یلان جملہ برخاستند	بر فتاری شاہ برخاستند

امیر علی وگیر در دولت شاہ گردون پناہ پر مع سرداران خیر خواہ کے آئے اور شاہ کے ہمراہ چلے اور ادھر پیکان جب اٹھا عیار جو بیہوش پڑے تھے انکو ہوشیار کر کے کہا کہ جاؤ یہ احسان یاد رکھنا پھر کبھی نہ آنا یہ کہکر فوج آپ لیکر چلا ساحر بت گلون مین ڈالے مرکب اڑاتے شان وشوکت دکھاتے میدان مین آکر ٹھہرے بیلچہ کارون نے پستی وبلندی کو ہموار کیا اور سقون نے گرد و غبار ٹھہایا کرکیت کرکا کہنے لگے صف آرا میمنہ و میسرہ درست کرتے تھے نظم

سوے میمنہ رومی و بربری	چو یاجوج در سد اسکندری
سوے میسرہ تنگ چشمان چین	شدہ تنگ تر از انبوہ ایشان زمین

بعد ترتیب لشکر لقا نے چاہا کہ فرزندان امیر کو بہر حرب بھیجے بختیارک مانع ہوا کہ امیر اسم اعظم پڑھکر سحر دفع کر دینگے اور یہ لوگ قابو سے نکل جائینگے اس راے کو اس گبر نے پسند کر کے پیکان کو حکم دیا کہ جنگ آغاز کرے اس بیحیا نے شوم جادو نام ایک اپنے مطیع کو میدان مین بھیجا اسنے سحر سازی اپنی دکھا کر مبارز طلبی کی شہزادہ جمہور بادشاہ سے اجازت لیکر مقابلہ مین گیا شوم نے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک برق چمکی اور چادر سیاہ ظلمت کی چھاگئی اور شہزادہ نے اسوقت دل قوی کر کے تلوار اس روسیاہ پر لگائی اسنے دوبارہ افسون ایسا پڑھا کہ شہزادہ مع مرکب کے پتھر کا ہوگیا پھر نعرہ ہل من مبارز بلند کیا مطیعان جمہور جاکر مقابل ہونے لگے مگر سب پتھر کے ہوئے اسوقت شاہزادہ تورج بن بدیع الزمان مرکب اڑا کر سامنے گیا پیکان نے شوم کو بلا لیا اور خود نکلکر سامنا کیا اور پکارا کہ اے نسیم اس شہزادہ کو ڈھونڈھ کر فی الفور ہواے سرد کا جھونکا لگا کہ شہزادہ بیہوش ہوگیا بعد لمحے کے ہوشیار ہوا تھا کہ اسنے پھول کی چھڑی کندھے پر رکھکر کہا جاؤ اور خداوند کو سجدہ کرو شہزادہ بھی مثل اوروں کے جاکر لقا پرست ہوا بعد انکے خورشید بن ہاشم بن حمزہ آیا اسکا بھی یہی حال ہوا طول تقریر کہانتک آج قریب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سو سردار نامی کے پتھر کا ہوگیا اور سو ڈیڑھ سو مطیع لشکر عدو ہوا دن بھر یہی ہنگامہ رستخیز برپا رہا جس وقت کہ بہار کہن لیطرز نو چمن نیلوفری فلک مین گل ہاے انجم کی ظاہر ہوئی اور سقف خانہ گیتی چینی نگار بنی کہ ابیات

چو شب جلوہ کرد از پرند سیاہ
صدف بود گفتی گہر ماہ و چرخ

رخ و زلف آراست از مشک ماہ
در و غالیہ سود عطار کرخ

لشکرون مین طبل آسایش بجا جنگاہ سے مراجعت کرکے آسودہ ہوئے امیر نے قصد کیا کہ جو سردار یہان نہین ہین اُنکے بارے مین تو نا جاری ہی اور جو پتھر کے ہوگئے ہین اُن پر جا کر اسم اعظم دم کرین اور رہا کرا دین غرض اس طرف چلے تھے کہ ہرکارون نے خبر دی کہ ای شہریار لشکر حریف نے ان لوگون کا محاصرہ کر لیا ہی جو پتھر کے ہوگئے ہین اس خیال سے کہ امیر سحر باطل کرکے چھڑا لیجا ئینگے اس خبر کو سنکر امیر ٹھہر گئے کہ اب جانے مین لڑائی ہوگی پھر لڑائی تو ہونی ہی ہی رات کو جنگ و جدال سے کیا فائدہ جب ساحر قتل ہونگے تو وہ لوگ آپ ہی رہا ہو جائینگے اور فی الجملہ یہ تو نظر بفضل کریم کارساز کرکے ٹھہرے اور اس طرف لقا پھر لب دریا آکر عیش مین مصروف ہوا ویسا ہی جلسہ دوشینہ جمایا جام بادہ ساقی رخسار سادہ کو پلایا نظم

یکے مجلس آراست از دودمی
بمی ہوسیکرد با مہتران

کہ مینوز شہرش برآورد می
بزد ساغرش ہر دو از می گران

عیاران اسلام بھی تدبیرین پھرنے لگے اتفاق سے پیکان محفل سے اُٹھکر چوکی پر بہر رفع احتیاج گیا چالاک نے اسکو جاتے دیکھا فوراً صورت اسی کی ایسی بنکر کنارے محفل کے آیا اور اشارے سے شوم جادو کو بلایا وہ اپنا مالک اسکو سمجھکر اُٹھا بختیارک نے پوچھا کہ کہان چلے اسنے کہا حاضر ہوتا ہون میرے مالک بلاتے ہین یہ کہکر قریب چالاک آیا اسنے ہاتھ پکڑ لیا کہ علٰحدہ آؤ کچھ مشورہ کرنا ہی یہ کہکر صحرا کی طرف بڑھا اس طرف سے چوکی پر سے پیکان محفل مین جب آیا بختیارک گویا ہوا کہ آپ شوم کو بلالے گئے تھے وہ کہان ہین اُسنے کہا مین نہین بلالے گیا بختیارک بولا کہ ہاے مارڈالا ارے جلدی خبر لو ورنہ اُسکا کام تمام ہی پیکان اور چند ساحر روشنی لیکر صحرا کی طرف دوڑے اور یہان چالاک نے بعنہ بیہوشی مار کر اُسکو بیہوش کیا تھا اور قتل کیا چاہتا تھا کہ غلغلہ بگیر بگیر سنکر اور ساحر وغیرہ کو آتے دیکھکر اسکو کندھے پر لاد کر بھاگا ساحرون نے کہا دیکھیے وہ جاتا ہی پیکان نے پوچھا کدھر ایک نے کہا کہ ابھی ابھی اس طرف کو کوئی گیا ہی

یہ سُنکر سب اُسی طرف دوڑے چالاک کودکر جنگل سے حد لشکر لقا تک پہونچا تھا کہ پیچھے اپنے لینا لینا کا شور سُنکر سمجھا کہ اس طرف سے طلایہ دار اور لشکری دوڑ ینگے اس طرف سے ساحر آتے ہین تم اپنے لشکر تک پہونچ نہ سکوگے یہ سوچکر ادھر اُدھر گھبراکر دیکھا ازبسکہ لقا نے حکم عیش و مسرت دیا ہی تو شب کو بھی دُکانین کھُلی ہین سودا بک رہا ہی ایک حلوائی کے کڑھاؤ مین روغن کرکڑاتا اور کھولتا ہوا تھا اُسنے شوم کو اُس کڑھاؤ مین ڈال دیا اور خنجر کھینچکر حلوائی پر دوڑا وہ بیچارہ دکان چھوڑکر بھاگا اور شوم مثل سنبوسہ کے تل گیا اور صدا اُسکے مرنے کی بلند ہوئی اور آگ پتھر برسنے لگے اور بختیارک نے کہا فی النار والسقر وہ مارا دیکھیے ہمارے مرشد زادے کیا صاف طور پر عیاری کرتے ہین ادھر پیکان سر پکڑکر بیٹھ گیا کہ ارے ظالم غضب کیا مگر لشکری چالاک پر آگرے اسنے بھی خنجر زنی شروع کی اور گھر گیا اسوقت بقدرت خدائے تعالیٰ سردار جو سحر سے شوم کے پتھر ہوگئے تھے انسان ہوئے اور دیکھا مرکب ہمارے زیر ران ہین مسلح و مکمل لشکر حریف مین ہم کھڑے ہین یہ دیکھتے ہی تیغہاے آبدار نیام سے لیکر فوج پر گرے چالاک کو لوگ چھوڑکر ان کی سمت متوجہ ہوئے یہ تو جست وخیز کرکے نکل گیا اور فوج مین کھچا کھچ تلوار کا بلند ہوا لشکر ازبسکہ فرسنگہا فرسنگ تک اُترا ہوا ہی آج بھی وہی ہنگامہ ہوا کہ پلٹن سے اپنے یہان کی رسالہ بھڑ گیا اور رسالے سے پلٹن شور دار و گیر برپا تھا لقا کا جلسۂ عشرت بیدل بغم ہوا وہان سے بہت جلد سوار ہوکر کنارے لشکر کے آیا سردار امیر کے جو لقا پرست ہین انھون نے کہا ہم ابھی جاکر لشکر عدو کا خاتمہ کیے دیتے ہین بختیارک نے انکو روکا کہ تم نہ جاؤ دریافت کیا جاے کہ یہ کیا معاملہ ہی فی الجملہ جب تک دریافت کیا جائے انتظام کرین جب تک ہزارہا سر کٹ گیا لاشون سے میدان پٹ گیا گھوڑون کے ہمہمون سے دشت گونجنے لگا اور تلوارون کی شپاشپ اور سایئن سایئن صداے تیر و تفنگ سے رن بولنے لگا ہتھیارون کے چلنے سے ہوا تند ہوگئی گویا صرصر اجل باغ دہر مین چلنے لگی کہ گلشن ہستی پر خزان آئی کہ بمقتضاے

نظم

لگد کوب گرزۂ ہفت جوش	برآورد از گاؤ گردون خروش
پلارک بکا ورسہ نقرہ گون	زمہرہ برآورد گاورس خون
خدنگ سہ پرکردہ زاہن گزار	چو مرغ دوپر بر سر مرغزار
زنیزہ نیستان شدہ روے خاک	زگوپال ہاکوہ گشتہ مغاک
سنان بر سر سوے بازی کنان	بخون روے دشمن نمازی کنان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زغریدن شیر در چرم گرگ
شدہ فتنۂ خفتہ را سر بزرگ
سنان چشمۂ خون کشادہ زسنگ
بر و رستہ صد بیشہ تیر و خدنگ

سرداران اسلام تلوارین مارتے لشکر سے نکلکر اپنے خیمے و خرگاہ کی جانب چلے طلایہ دارنے پچانکر داخل خیام کیا اورادھر ساحرون نے بڑی جدّ وکد سے باہمی جنگ کو موقوف کرایا رات بھر اسی جدّ وکد و داد و دش مین بسر ہوئی یہانتک کہ ترک خاور بعبد کرو فر تیغہ مہر لیکر ہندوی شب کے مقابلہ کو نکلا اور اسکا شور سُنکر سیار گان رو بفرار لاے کہ نظم

برآورد مرغ سحرگہ غریو
چو سر سائے از نور وصرعی زدیو
پرستش کنان خلق برخاستند
پرستشگری را بیارا ستند

صبح کو شاہ اسلام دربار مین تشریف لائے سردار جو رہا ہوکر آئے تھے انھین خلعت عنایت کیے اور اسطرف لاشین ساحرون اور سپاہیون کی اُٹھوائی گیئن بختیارک نے کہا کہ ای پیکان تم بچے رہنا اور آج کا دن مجھکو تمپر بھاری معلوم ہوتا ہی پیکان اسکے کہنے سے خائف ہوکر بولا کہ مین جاکر خیمہ مین تنہا بیٹھتا ہون اور اسم اعظم حمزہ بند کرنے کا سحر کردنگا آج اسم اعظم بند کرکے کل فرزندان امیر کو لشکر اسلام سے لڑواکر اسکا عوض لونگا جیسا کہ میری فوج آپس مین لڑی ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ایک خیمہ کنارے لشکر کے میرے لیے استادہ ہو فرش پلنگ پیخانہ وغیرہ جملہ اسباب راحت اس جگہہ مہیا ہو کہ مجھے باہر آنے کی ضرورت نہ پڑے کوئی شخص اس جگہہ نہ ٹھہرے جملہ درستی کرکے خادم و ملازم چلے آیئن اس حکم کو سُنکر ملازمان لقا بہر ترتیب سامان راحت چلے لیکن عیارون کے دل سے لگی ہوئی تھی بصورت مبدل بارگاہ حریف مین کھڑے یہ گفتگو سُن رہے تھے جب ملازم خیمہ استادہ کرنے چلے یہ بھی بارگاہ سے نکلکر علحدہ گئے اور لنگیان باندھکر انڈویان سر پر رکھکر مزدور بنکر اس جگہہ آئے کہ خیمہ جہان لدرہا تھا عرض کیا کہ اگر مزدور درکار ہو تو ہم حاضر ہین دارو غہ فراش خانہ نے ایک کے سر پر سائر کی قنات رکھی دوسرے کو پیخانے کی کشتیان اور کچھ بو تلین حوالے کین اسی طرح چند عیار اسباب لیکر گئے جب خیمہ پہونچ گیا مزدورون کو اُجرت دیکر رخصت کرنا چاہا چالاک نے داروغہ کو ہاتھ باندھکر یہ سُنایا کہ مالک میرے جہان سے مین اسباب لایا ہون اس خیمہ مین بٹوا ہبلر رہگیا ہی اور اسی مین تمام عمر کی کمائی ہی آپ میرے ساتھ چلین تو جاکر ڈھونڈھ لون ورنہ مین غریب بیچارہ مرجاؤنگا یہ کہکر چپکے سے کہا کہ ایک اشرفی آپ کو بھی دونگا داروغہ بمصداق مصرع طمع راسہ حرفست

ہر سہ تہی ☩ لا ایح مین آکر سوچا کہ چلکر ٹٹو اسکا حاصل کر و آدھا تو اسکو دینا باقی آپ لینا مزدور تو ہی
یہ کیا کرے گا خلاصہ یہ کہ ہمراہ چلا جب کسی گوشہ مین پہونچا عیار نے بیضۂ بیہوشی مار کر بیہوش کیا
اور پیرہن اسکا لیکر مثل اسکی صورت کے شکل اپنی بنا کر اسکو اور زیادہ بیہوش کر کے کسی گڑھے
مین ڈال دیا اور آپ خیمہ استادہ کرنے لگا لیکن ملازمون سے حکم دیا کہ تم سب چلے جاؤ صرف مزدور
رہجائین مین تنہا انتظام کرلونگا کیونکہ پیکان کو خوف عیارون کا بہت ہی بدین لحاظ کسی کا ٹھہرنا
اچھا نہین ازبسکہ یہ داروغہ ہی بنا برارشاد اسکے سب ملازم چلے گئے صرف مزدور کہ اصل مین عیار
ہین رہ گئے ازبسکہ اُن سے کہا کہ جلد خیمہ کے چارطرف دس دس گز زمین کھود کر بارود بچھا دو
ہر چہار سمت نقب لگا دو عیارون نے ہر ایک جانب سرنگ لگا کر دس گز کے فاصلہ پر خیمے
سے رکھا اور چادرین پھاڑ کر بارود مین بھر کر سر نقب پر فلیتے لگا کر چھپا دیے اور ہر ایک عیار نے
جتنی کہ بارود کسوت عیاری مین بہر ضرورت رکھتے تھے نکالکر سرنگ مین بچھا دی فلیتے لگا دیے
اور کشتیان شراب ناب کی چنکر گلدستے پھولون کے رکھے حاصل یہ کہ سب طور کا سامان درست
کیا اور اس طرف پیکان سوچا کہ کل لشکر اسلام کو غارت کرنا ضرور ہی آج حجت ختم کرنا چاہیے یہ
تجویز کر کے ایک نامہ لکھکر خدمت امیر مین بھیجا اہلکارون نے شاہ اسلام سے عرض کیا کہ نامہ دار
عدو کا آتا ہی بادشاہ نے بارگاہ سلیمانی مین باستقبال تمام نامہ دار کو بلا کر کرسی زرین پر بٹھایا
اسلیے کہ نامہ دار لقا پرست ہی ساحر ہوتا تو اس بارگاہ مین نہ آسکتا غرضکہ جب نامہ پڑھا لکھا
تھا کہ یا امیر آپ بھی آکر خداوند کو سجدہ کیجیے ورنہ آج اسم اعظم بند کر کے اسلامیون سے ایک
تن بھی زندہ نہ رکھونگا نامہ پڑھکر امیر نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ بعد حمد خداے تعالیٰ و درود
بہ محبوب ذوالجلال وخلیل اللہ بمثال کے ای بدسگال جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ کر ہم کبھی تیرے
خداوند سگ زرد برادر شغال کو سواے لعنت کرنے کے کلمۂ خیر سے یاد نہ کرینگے راہ ضلالت
پر قدم نہ دھرینگے اسم اعظم پر ہمکو بھروسہ نہین تکیہ بفضل کردگار ہی ہر حال مین شریک
پروردگار ہی یہ لکھکر نامہ دار کو دیا کہ وہ پیکان کے پاس لایا وہ پڑھکر آگ ہوگیا اور کہا قضا
ہی فرقہ عدو کی دامنگیر ہی یہ کہکر اٹھا کہ خیمہ مین جا کر اسم اعظم بند کر دون بختیارک نے کہا کہ میری خاطر
سے اتنا دن جو باقی ہی یہان تشریف کو رکھیے آج کا دن خاتمہ کا ہی ہم آپ کو دیکھین آپ ہمین
دیکھیے پھر ہم کہان اور آپ کہان پیکان ان باتون سے اسقدر بیٹھ گیا اور کہا ملک جی تم میری
بُرائی ہمیشہ چاہتے ہو بد کلمہ منہ سے نکالتے ہو شیطان نے کہا اہل اسلام سے کوئی ہیکڑی جتا کر بچا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین تم شاید بچ جاؤ اور یہ باتین مین اسلیے کہتا ہون کہ واسطہ ساحری کا بہت ہوشیار رہنا آج کسی طور تم نہ بچوگے فی الجملہ انہین باتون مین وہ دن تمام ہوا اور معمار روزگار نے قصر فلک سے قبۂ تابان مہر کو منہدم کیا اور خیمہ ربع مسکون مین سواد شب کی بارود کو بچھا کر فلیتہ سلک ثریا لگایا نظم

چو شب عقد خورشید برہم شکست — عقیقی در آمد شفق را بدست
ز اندیشہاے چنین ہولناک — دو لشکر غنودند با ترس و باک

شام ہوتے ہی پیکان اُٹھکر جانب خیمہ سحر کرنے چلا مگر کہتا گیا کہ طبل جنگ پر چوب پڑے کل مین ہون اور یہ خدا پرست ہین بنا بر حکم اسکے طبل جنگ پر ڈال دیا گیا اما میان خیبری اور تو میان وغیرہ نے دربار شاہ اسلام مین آکر بعد دعا و ثناء کے خبر عرض کی یہان بھی کوس حربی بجا صدا اسکی جس نے سُنی کانپنے لگا اہل اسلام سمجھے کہ کل ساحرون کے ہاتھ سے لشکر سارا برباد ہوگا یہ سمجھکر دلون کو ہراس تھا بہادرون کا چہرہ اداس تھا نامرد ہر ایک بدحواس تھا دلاور آلات حرب درست کرتے تھے بیغیرت روتے پھرتے تھے لشکر عدو مین چہل پہل ہو رہی تھی کہین ہنسی دل لگی ہوتی تھی کہین خندہ زنی تھی دندان طمع مال اسلامیان لوٹنے پر شمشیر آسا تیز تھے براہ افتخار تیغ زبان سے جوہر ریز تھے کہ کل ہم ہین اور یہ پلا رک آبدار ہی ہمارے روبرو گیدی اسفندیار ہے بیت چو دست از عنان سوے خنجر کشیم + بداندیش را دام در سر کشیم + غرضکہ لشکری تو تیاری لڑائی کی کرنے لگے اور پیکان گرد اپنے حصار سحر کا کرتا ہوا چپ و راست دیکھتا بھالتا خیمہ مین آیا مزدور تو چلے گئے تھے صرف داروغہ ٹھہرا ہوا تھا اسنے مجرا کیا اسنے خیمے مین جملہ سامان راحت موجود دیکھکر حکم دیا کہ اب تم بھی چلے جاؤ چالاک وہان سے چلا گیا جب تنہائی ہوئی اسنے چند دانے ماش اور سرسون کے گرد خیمہ کے جھٹکا کر سحر پڑھکر دستک دیدی اور آپ بے کھٹکے ہو کر بیٹھا اسم اعظم بند کرلے کی فکر کرنے لگا لیکن عیار لشکر اسلام مین بہت ہین چنانچہ جو عیار کہ سرنگ لگانے کے راز سے آگاہ نہ تھے وہ صورت بدلکر بہر قتل پیکان خیمے کے قریب آئے جیسے ہی نزدیک اُسکے پہونچے دل گھبرانے لگا اور حالت دیوانگی مزاج پر طاری ہوئی جب آپ سے باہر ہونے لگے وہان سے ہٹ آئے پھر ہوشیار ہوگئے سمجھے کہ یہ باعث سحر کا ہے کہ وہان جانے سے ہم بیخود ہوئے افسوس کہ اس ساحر بحیا سے کچھ بس نہین چلتا صبح کو یہ لشکر اسلام کو تباہ و برباد کریگا یہ خیال کر کے رکے اور رونے لگے اور صحرا مین آکر دست بدعا ہوئے کہ خداوندا ہمین اور ہمارے لشکر کو شر سے اس بے ایمان کے بچالے کہ فرد تو دادی مرا پایہ گاہ بلند + تو ام دستگیر اندرین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاے بند * یہ سب دعا مین مصروف ہوئے اور وہان عیار خیمے مین کچھ فاصلے سے گھات مین لگے
رہے جب پیکان آگ دھتورے کے پھل برنجی تھالی مین رکھکر اور جو کا دیگر سحر پڑھنے مین مصروف
ہوا اور اگیار پر شراب ڈالکر بیرون کو بلانے لگا اسوقت چالاک اور سمک وغیرہ نے بسم اللہ
کہکر قدم بڑھایا اور وہان کچھ پہرا چوکی تو مقرر نہ تھا کیونکہ پیکان نے ایک شب شمعین روشن
کردی تھین اور دوسری رات کو ہوا کے جھونکے سے عیار بیہوش ہوئے تھے آج دانے ماش
اور سرسون کے جھٹکا دیے ہین کہ جو جاتا ہے دیوانہ ہوتا ہے فی الجملہ عیار تو دس گز کے فاصلہ پر
مہرہ بنا چکے ہین اُنھون نے چارطرف سے فلیتون مین آگ لگادی اور فوراً وہان سے ہٹ گئے
العیاذ باللہ آگ لگاتے ہی ایک صداے ہولناک سرنگ اُڑنے کی آئی اور مع خیمہ و مسند اور
اگیار اور پیکان سمت عالم بالا تشریف لے گئے ایسا دھماکا ہوا کہ لقا بارگاہ مین تخت سے اچھل کر
گر پڑا اور بختیارک آپ سے آپ گلیم پکڑکر لوٹنے لگا کہ ہاے بڑی چوٹ دل مین لگی جملہ حاضرین
دربار اور لشکریون کے کان گنگ رہے دیر تک سائین سائین کے سوا اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا
اور فلک سے خیمے کے پارچے اور ستون کے ٹکڑے مٹی وغیرہ برس رہی تھی سب کہتے تھے کہ خداوند
لقا کو غصہ آیا ہے اسی وجہ سے یہ آفت برپا ہے یہ ہنگامہ تو تھا ہی مگر اور دل لگی سنیے کہ پیکان
کے مرنے سے تاریکی ہوگئی اور شور و غل از خود پیدا ہوا آندھی بڑے زور سے آئی اور سرداران
امیر کہ سحر سے اسکے لقا پرست ہوگئے تھے وہ سب ہوش مین آگئے اور اپنے تئین بت پہنے دیکھکر
تلوارین کھینچکر بارگاہ مین لقا پرستون کو قتل کرنے لگے وہ سب خائف تو تھے ہی گھبراکر بھاگے اور
لقا بھی سراچہ پھاڑکر بدقت تمام جان کو سلامت لے گیا سردار بارگاہ سے باہر آکر لشکر پر گرے اس
اندھیرے مین یہ اور اندھیر ہوا خیمون کی طنابین کٹین ہر طرف نقب اُڑنے کا دھماکا سُنکر رسیان توڑکر صحرا
کی طرف بھاگے فوج مین بھگدڑ پڑ گئی اور بختیارک اور سلیمان کملیان اوڑھکر ایک غار مین
اُتر گئے اور اوندھے پڑ گئے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے وہان پڑے ہوئے حالت ابتر اپنے لشکر کی دیکھتے
تھے اور سن رہے تھے کہ لوگ رو رہے ہین کوئی کہتا ہے ہاے بھائی کدھر جائین کوئی کہتا ہے اے
میرے داتا یہ کیا کیا ارے میرا بیٹا خیمے مین رہگیا کوئی گویا ہے یارو واسطہ خداوند کا بتاؤ تو کہ
بچین گے یا نہین کسی کے لب پر نالۂ جانکاہ ہے کہ ہاے میری ایک رات کی بیاہی دلھن نہین
معلوم کدھر گئی خدا کو معلوم کہ اسپر کیا گذری ہوگی کوئی کہتا تھا کہ امان جان کی بڑھاپے مین
مٹی خراب ہوئی گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئی ہونگی کوئی اپنی بہن کو یاد کرتا تھا لڑکے باپ کو

۱۰۶

سینے سے لپٹے تھے اور ہائے امان ہائے امان رو رو کر پکارتے تھے جنگل سے گھوڑون کے ہنہنانے کی صدا آتی تھی یہ ظاہر ہوتا تھا کہ فوج آتی ہے لوگ اس طرف سے اُس طرف بھاگ کر جاتے اور پھر ادھر سے ادھر بھاگ آتے تھے عیاران اسلام لوٹتے پھرتے تھے اور پکارتے جاتے تھے کہ ارے بھاگو فوج آگئی اسی ہنگامہ مین بہادرون نے تلوار پکڑ کر اور گروہ گروہ ہو کر حیدر علی کرنا شروع کیا مارے تلوارون کے تہلکہ ڈال دیا نعرے شیرون کی طرح مارے جدھر جا پڑے کھیت کے کھیت اور رن کے رن صاف کر دیے ازبسکہ لشکر لقا اور فرامرز بن نوشیروان اور کوہیون کا ملا کر کئی کرور کا ہے اور اتنے بڑے لشکر مین ممکن نہین کہ سب بودے ہون پس جو لوگ کہ بہادر تھے وہ پائے ثبات اس آفت مین بھی گاڑے رہے اور مرکبون پر بیٹھ کر داد شجاعت دینے لگے مگر سرداران اسلام قلیل تھے اور لشکر کفار کثیر تھا غوغائے رستخیز بر دو سارے لشکر مین برپا تھا اس باعث سے جو پلٹن کہ جلاوت اور تہوری کر کے بڑھی حریف اپنا اپنی ہی فوج کو سمجھی اور لڑنے لگی سرداران اسلام کہ جنگ دیدہ اور کارآزمودہ تھے جب تلوار کسی پر لگاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے یہ اسلیے کہ اگر مرد مسلمان ہمنبرد ہوگا تو نام اللہ کا سنکر کہدے گا کہ ہم کوئی غیر نہین ہین اور کافر ہوگا تو واصل جہنم ہوگا اس شناخت سے باہم لڑنے سے بچے اور چونکہ قلیل بھی تھے اس سبب سے فوج دشمن کے شر سے ایمن رہے اور شمشیر نے انکی خونریزی کر کے رنگ گل ہائے باغ عالم دکھا دیا نخلہائے قد کی سر تراشی کر کے گلستان شجاعت کو آراستہ بنایا جوہر تیغ نے اس شب تاریک مین نقشہ سوسن کے رنگ کا جمایا کہ بمقتضائے ابیات

سپاه از دو سو جنبش انگیختند — شب و روز با هم در آمیختند
ز بیم چقاچق که آمد ز تیر — کفن گشت در زیر جوشن حریر
ز تگا برنگ درخشنده میغ — ز ماهی در قها بر آورده تیغ
در آمد بغریدن ابر سیاه — ز ماهی تف تیغ بر شد بماه
چنان آمده هر دو لشکر غریو — کزان هول دیوانه شد مغز دیو
ز گرز گران سنگ جا لشکران — زمین را همین سوده شد استخوان

جب لشکر عدو باہم لڑنے لگا اہل اسلام نکلکر اپنے لشکر مین آئے یہان جملہ سپاہ تیار تھی عیارون نے پہلے جا کر آمد سرداران بیان کی پھر سردار روان ہوئے اُدھر جو بہادر تھے وہ کٹ مرے اور باقی سمت صحرا و کوہ بھاگے لشکر کے فرار ہونے سے ایک خیمہ مین ابوالفتح عیار قید تھا اسنے جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوئی روکنے والا نہ دیکھا اور ساحرون کے مرنے سے قید سحر کی دفع ہو چکی تھی وہان سے نکلکر اپنے لشکر کا راستہ لیا لشکر دن مین رات بھر باہم کشت وخون رہا آخر صباغ روزگار نے کسوت نیلگون سپہر سے سیاہی شب کو مٹایا اور لباس عالم کو سرخی گل آفتاب سے گلنار رنگا کر بمصداق ع

سیہ کار شب چون شود رخت سوز	برون آتش آید ز گردنده روز
سحرگہ کہ آمد بہ پینک اختری	گل سرخ بر طاق نیلوفری

صبح ہوتے وہ ہنگامہ برطرف ہوا لقا اور بختیارک غار سے نکلے فوج نے خداوند کو اپنی بچا نکر سجدہ کیا اور خداوند نے خیمہ پیکان کو جاکر دیکھا اس جگہ ایک غار عظیم الشان نظر آیا تو بختیارک نے کہا سزا اس گبر کی یہی تھی بہت لاف و گزاف کیا کرتا تھا مین کہتا تھا کہ مرشدزادے کی شان مین بے ادبی نہ کر نہ مانا آخر سیدھا جہنم کو روانہ ہو گیا یہ کہکر خداوند کو لیکر بارگاہ مین آیا تخت نکبت پر بٹھایا لشکر مین آکر انتظام کیا فراری لشکر کو منادی کرکے بلا کر آباد کرایا یہان تو یہ انتظام رہا اس طرف سردار صبح کو دربار مین بادشاہ سے ملے انکے آنے سے امیر نے جشن کیا ہر ایک کو خلعت وزر دیا چالاک اور عیاران دیگر کا رتبہ بڑھا کہ بمقتضائے نظم

نہ بودی ز نشہ دور تا وقت خواب	مغنی و ساقی و دور شراب
بہ پیرا منش فیلسوفان دہر	جہان را ز داد و دہش داد بہر
مغنی سراینده بر بانگ رود	بہ نوروزی شہ نوآیین سرود
کہ دولت پناہا جوان بخت باد	ہمہ سال با افسر و تخت باد

شہنشاہ اسلام کہ بعشرت تمام جلوہ گستر ہین لیکن لقا نے یہ نامہ افراسیاب کو پھر تحریر کیا کہ اس بندۂ قدرت پیکان کو غرور ہو گیا تھا اور استکبار کسی کا ہمارے پسند نہین بدین وجہ ہمنے اسکو اپنے بہشت مین بھیجدیا لازم ہی کہ کسی اور کو ہماری مدد کے لیے روانہ کر یہ لکھکر حسب دستور قدیم پہاڑ پر رکھدیا پنجہ خدمت شاہ جادوان مین لایا شاہ ہمراہ حیرت کے بارگاہ لشکر مین آیا تھا اسلیے کہ حیرت انگشتری جمشید لینے جانے والی ہی لشکر کسی ساحر زبردست کے سپرد کرے فی الجملہ جب پنجہ نے نامہ لاکر دیا شاہ جادوان نے پڑھکر مرگ ساحران پر افسوس کرکے فرمایا کہ خداوند کے تشریف لانے سے چاہیے تھا کہ برکت ہوتی امن وامان رہتی بخلاف اسکے سراپا طلسم برباد ہوا جاتا ہی اب مین کسکو بھیجون کیا کرون اگر خاموش ہو رہون تو ایمان مین فرق آتا ہی یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک طائران سحر سامنے آکر ساحر بنکر دعا و ثنائے شاہی بجالائے اور عرض

پیرا ہوئے کہ ہوشیار بن اژدر سوار جادو اور سوفار جادو بھائی پیکان کا یہ دونون حاضر ہوتے ہین شاہ نے چند ساحر بہر استقبال بھیجکر انکو سامنے بلوایا انھون نے آکر شاہ کو نذر دی اور اپنی عزت کے موافق بیٹھے سوفار کو شاہ نے نامۂ خداوند دکھایا کہ بھائی تیرے خداوند لکھتے ہین کہ تیرا بھائی مارا گیا سوفار مرگ برادر سنکر زار زار رو دیا اور اُٹھا کہ جاکر انتقام خون اسکا لشکر اسلام سے لیتا ہون شاہ طلسم کو تو بھیجنا بہر مدد خداوند کسی کو ضرور تھا اسلیے عازم ہونے سے خوش ہوکر خلعت رخصت عنایت فرمایا وہ بارگاہ سے نکلکر اپنے جاے سکونت پر بہر ترتیب لشکر روانہ ہوا حال اسکا بسبب طول اوراق فسانہ ترک کیا جاتا ہی انشاء اللہ جلد ثانی مین لشکر امیر سے جاکر مقابلہ کرنا اسکا بیان ہوگا حاصل مرام جب یہ جاچکا ہوشیار کو شاہ جادوان نے لشکر سپرد کرکے حیرت سے کہا کہ تم انگشتری لینے جاؤ ہوشیار نے کہا مین تامل کا آدمی نہین ہون آج ہی سب نمکحرامون کا کام تمام کرونگا افراسیاب نے یہ سخن سنکے بہت سمجھایا کہ اب مقابلہ کرنا مناسب نہین جس حال مین مصوّر مرشد زادے حیران ہوچکے تو تمھاری کیا چلے گی تم صرف لشکر مین بادشاہی بنے رہو مجھے میلا کرنے دو ہوشیار نے سمجھانے سے بہت کچھ شکریہ شاہ کا ادا کیا لیکن براہ جسارت واز نکاب عرض کی کہ جب غلام مارا جائے یا عاجز آئے اُسوقت حضور میلا کرین حالیکہ تابعدار زندہ ہی میلا کرنا ضرور نہین کیفیت ؎

صواب آنچنان شد کہ آرم شتاب	کہ آرزم دشمن بود نا صواب

شہنشاہ ساحران نے ارشاد کیا کہ تمھین اختیار ہی یہ کہکر پوچھا کہ مصوّر کہان ہین لوگون نے عرض کیا کہ صحرا مین کسی جگہ مخفی ہوکر تصویرین باغیون کی کھینچتے ہین اور زوجہ انکی اپنے لشکر کی اور اُنکی خبرگیری کیا کرتی ہین یہ سُنکر حیرت سے کہا کہ اچھا تم باغ سیب مین جاکر طیاری جانے کی کرو مین ظلمات سے جاکر کسی ساحر کو بہر نگہبانی لشکر بھیجونگا اور اے ہوشیار تم بھی مقابلہ کرکے حوصلہ اپنا نکال لو یہ کہکر سوار ہوکر سمت ظلمات روانہ ہوا اور حیرت جانب باغ سیب گئی بعد اسکے ہوشیار کسل سفر سے آسودہ ہوا اپنے لشکر کو بڑے فکر واندیشے سے آراستہ کیا پھر ایکدن قریب شام کہ آفتاب تابان مثل افراسیاب کے سمت ظلمات گیا اور طلسم عالم مین برنگ نگین خاتم جمشید اختر حلقہ ہاے افلاک پر تابان ہوے نظم

نگہبان این مار پیکر درفش	زراندود بر پرنیانے بنفش
رقیبان لشکر بآئین پاس	نگہبان تر از مرد انجم شناس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس ہنگام مین نفیر سحر کو دم دیا ساحرون نے گھنٹے اور ناقوس بجائے یہ خبر لیکر طائران سحر خدمت
مہرخ مین آئے اور گذارش پذیر ہوے کہ قہرو ہمہ روز و خورشید باتاج زر ٭ بپائین تخت
تو بند دکمر ٭ ہوشیار نام ساحر نے آکر طبل جنگ بجوایا ہے ارادہ فاسد اس بیخبر کے ذہن مین آیا
ہے اس خبر کو سُنکر اُدھر بھی طبل ونقارے بجے ساحران نامی آمادہ حرب وپیکار ہوے لیکن عیاران
لشکر مع عمرو کے بارگاہ سے نکل گئے اور انمین سے عمرو ایک نوجوان چہاردہ سالہ کی صورت
بنا یعنے گلنار جوڑا پہنا ہاتھون کو حنا سے رنگین کیا کلاہ گوہر آلود سر پر رکھی اور لشکر حریف کا
مےخانہ تلاش کرکے قریب خیمہ ساقی ملازم ہوشیار آیا وہ کرسی بچھاے در خیمہ پر بیٹھا تھا اس سے
بمنت تمام کہا کہ مین اشراف کا لڑکا ہون لیکن خواہش روزگار رکھتا ہون اگر آپ عنایت
فرماکر شراب پلانے کے لیے مجکو نوکر رکھا دیجیے تو بڑا احسان کیجیے ساقی نے اسکو ماہ رخسار ومہر
تمثال دیکھکر فوراً اپنے پاس بلا لیا اور کہا یہ شیشے شراب کے لیکر بارگاہ مین جاؤ آج شراب
حضور کو پلاؤ کل موقع پاکر حضور سے تمھارے مقرر کرلینے کو عرض کردونگا کیونکہ کم سنون اور
خوبصورتون کی تو ہنگامے کشتی ساقی بنانے کی ضرورت ہوتی ہے وہ تمکو فی الفور ملازم کرلینگے
عمرو نے یہ سُنکر شیشہاے شراب لیے اور بارگاہ مین گیا دیکھا کہ سردار گردہ ہوشیار کے بیٹھے
ہین دربار لگا ہے وہ بڑے تزک سے ڈنگل پر بیٹھا ہے یہ دیکھکر عمرو نے اسکو مجرا کیا اسنے بنظر غور اسکی
جانب دیکھا اور پہچانا کہ عیار ہے خیال کیا کہ اسکو پاس بلاکر ہاتھ پکڑلون اور حال دریافت کرون
بس اشارہ کیا کہ جام مے حاضر کر عمرو بھی کچھ اسکے عزم پر مطلع ہوگیا مگر بیلا عیاری کا کہ وہ ایک
گیند ہوتا ہے اور عیار ہے اسکو چکنا کرکے آستین مین یا ہاتھ مین پوشیدہ کرکے رکھتے ہین جو کوئی
ہاتھ پکڑنا چاہتا ہے وہی گیند بجا لا کی ہاتھ مین دیتے ہین کہ گرفتار کرنے والا جانتا ہے مین نے
ہاتھ پکڑا اور عیار چلے جاتے ہین اور وہی گیند کسی وقت اس طرح تاک کر مارتے ہین کہ منھ کھلتے
ہی حلق مین آکر پھنس جاتا ہے پھر انسان بول نہین سکتا فی الجملہ عمرو نے وہی بیلا آستین مین
مخفی کرکے جام بھر کر پیش کیا اُسنے جام تو نہ لیا لیکن ہاتھ پکڑنا چاہا اسنے ہاتھ کو اس طرح گردش
دی کہ بیلا ہاتھ مین اسکے رہا اور عمرو نے دونون ہاتھ ڈھیکلی کھاکر زمین پر جما کر دونون لاتین
اسکی چھاتی پر مارین کہ ڈنگل کے پیچھے چت گرا ساحر وغیرہ سب بھچک تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور وہ
جب تک اُٹھے یہ سراپچہ چاک کرکے بھاگا جب وہ اُٹھا پکارا لینا اسکو ساحر دوڑے مگر اب
ملنا کہا یہ جادہ جا کچھ دور جاکر کسی گوشے مین غائب ہوگیا ہوشیار نے کہا یہ عیار بلاے بد ہے

سب صاحب اپنے اپنے خیمون مین جاکر طیاری جنگ کی کرین مین اکیلا اس شب کو بسر کرونگا یہ کہکر دربار برخاست کرکے گرد بارگاہ کے حصار سحر کا کردیا کہ بارگاہ نظر مردم سے پوشیدہ ہوگئی پھر عیار ہرچند چھپا ہوئے اور ہزارہا تدبیرین کرتے رہے مگر جانا ممکن نہ ہوا اور رات بھر جابنین کے ساحر سحر افسون خوانی مین مصروف رہے ڈفلے اور ڈمرو اور نفیرین اور ناقوس بجا کیے اس شب کو ہندوے فلک بھی رشتہ خط استوا مین دانۂ کواکب پر مصروف افسون خوانی تھا کہ صبح کو نیرنگ تازہ اور نئی بازی بروے کار لائیگا کسی کا سینہ چاک کرکے دل و جگر بھینٹ مین لگائیگا اور کسی کو بصورت ناقوس فریادی بنائیگا کوئی بیر بصد تدبیر قبضہ کریگا اور کوئی صورت مار پیچتاب کھائیگا آفت و بلا مین پھنسے گا کوئی بصد خرمی تخت روان پر بیٹھکر عروج گیر ہوگا اور کوئی نشیب عدم مین گرکر غرلت پذیر ہوگا خلاصہ سخن ایک جانب شب بھر سحر سازی رہی اور دوسری جانب دونون لشکرون مین اسلحے سے بازی رہی بہادرون نے جوہر تیغ آبدار دکھاکر بہرام فلک کی کرکری کردی ترک فلک کی ترکی تمام کرنا چاہی تیغ کہکشان مین انجم کے دندانے پڑگئے قوس چرخ کے کمان دارون کے سہم کرچی چھوٹے نیزون نے شیران نیستان شجاعت کے خطوط ابیض و اسود فلک پر طعن کی بلکہ اپنی سفاکی کے روبرو بیدادگری سپہر پر طعن کی اسی ساز و سامان جنگ مین فلک دوار نے انقلاب دکھایا سیاہ سحر دست تطاول دراز کیے آئی اور گنجینۂ گوہر آگین اختر لٹ گیا نظم

سپیدہ چو سر بر زد از باختر
دگر بار میدان شد آراستہ
سیاہی نجا در فرد بردہ سر
ز بیغول ہا نغمہ برخاستہ

لشکر ہی خیل خیل داخل دشت مصاف ہوے مہرخ اور بہار بڑی شوکت و شان سے تخت سحر پر با فوج بیشمار سمت جنگاہ چلین نقارے بجنے لگے ساحر سحر کی نیرنگی دکھاتے ساتھ ہوے کہ نظم

ز خاریدن کوہ خارا شگاف
براگند سیمرغ در کوہ قاف
ز فریاد خر مہرۂ گاؤ دم
علی اللہ برآمد ز روئینہ خم
سیاہ از دو سو ماند ور داوری
کہ دولت کرا میکند یاوری

جب میدان مین پہونچکر صف آرا ہوئی ایک جانب سے ابر سیہ فلک پر چھایا اور ہزارہا شعلے بجلی کی طرح ابر مین چمکنے لگے بعد اس کے زور و شور سے ابر شق ہوا اور ہوشیار اژدر پر سوار ظاہر ہوا پھر تو ہزارہا بجلیان گرنے لگین کہ میدان کے سب درخت اور جھاڑیان جل گئین ابر سے پانی موسلا دھار برسا گرد کا نام نہ رہا زمانہ پر کدورت تھا مگر دشت مصفا ہوا نفیر و جھانجھ کی صدا نے

رعد کا دم بند کیا تمام عالم پر از شور و غوغا ہوگیا شیر نیستان چھوڑ کر فرطِ ہول سے بھاگے بیابان درندوں سے خالی ہوگئے زمین مثل گوگرد کے بے آب تھی ہوا دوزخ سے بڑھکر جگر تاب تھی خلاصہ یہ کہ ایک جانب نازنینان سیم ساق و سمن اندام یعنے مہرخ و بہار گلفام نے براجا یا دوسری طرف دیوسار داہرمن اور بلا ہاے سیار نے صفوف لشکر کو آراستہ کیا ہوشیار بعد ترتیب لشکر میدان میں آکر آگ پتھر برسانے لگا اور مبارز اپنا چاہنے لگا کہ ابیات

کہن پوستینے برآمد بہ جنگ
زپانصد سوارش فزونتر شکوہ
درآمد چنان اژدہا پارۂ
سراپای از سر بزرگے درد
بسے خویشتن را بمردی ستود
بکوہا کنم کوہ را سنگ زیر
سلاح از تنم رستہ چون شیر نر
نہ زابے ہراسم نہ از آتشے
بگفت این و برزد برابرو شکنج

چو از ژرف دریا برآید نہنگ
چو عفریتی از بحر خون آمدہ
فرشتہ کشے آدمی خوارۂ
دہانے فراخ و سیہ چون لوید
کہ سوزان تراز آتشم زیر دود
گرم شیر پیش آید و گر ہژبر
ز پولاد دارم سلاح دگر
بمردم کشی اژدہا پیکرم
چو ماری کہ پیچد ز سودای گنج

پیادہ بکردار یک پارہ کوہ
ز دہلیز دوزخ برون آمدہ
سیہ ماری افسون گرگے درو
کبود چشم بینندہ گشتی سفید
چو در معرکہ برکشم تیغ تیز
برو سیل بارم چو بارندہ ابر
چو گردن برآرم بہ گردن کشی
نہ مردم کشم بلکہ مردم خورم

لشکر مہرخ سے ایک ساحر ناوک جادو نام اس بدانجام کے مقابلے کو گیا اسنے کچھ پڑھکر دستک دی کہ ایک تیر غیب سے آکر لگا ناوک نشانہ تیر قضا ہوا پھر اسنے نعرہ مارا دوسرا ساحر سامنے اسکے گیا لیکن خدنگ اجل سے نہ بچ سکا اسی طرح چند ساحر اس ناہنجار نے جانب عدم بھیجے اسوقت بہار عازم وغا ہوئی اور دوپٹہ گاتی کی طرح باندھکر جوڑے کو سنبھالکر تخت سے کودی اور میدان میں آکر سحر خوان ہوئی ناگاہ اہل لشکر ہوشیار کی آنکھیں بند ہوگئیں پھر جو آنکھ کھلی صفحہ خاک کو گلہاے رنگا رنگ سے ہم طبق سپہر پر از کواکب پایا سطحہ ارض از رنگ چمن نظر آیا جبین سبزہ سے سحاب چمن نے گرد و غبار دھویا تھا دل لالہ کے خون نے جوش کھاکر شاہد صندلین رخسار ارض کو سرخ کیا تھا سرنسترن کہ سفید تھا مشک بید نے سایہ کرکے عنبر آگین بنایا تھا لب نار دن می آلود تھا نظم

بگل چیدن آمد عروسے بباغ
زبوے گل و سایۂ سرو تن

فروزندہ روے چو روشن چراغ
بہ بلبل درآمد نشاط سخن

بہار سراپا بہار ہزار ہزار اد سنگھار کیے زیر تمشا دپا نیچے کلائی پر ڈالے کھڑی تھی ہاتھ مین پھول

کی چھڑی تھی قد رشک سہی بالا تھا حسن کا عالم دنیا سے نرالا تھا کہ ابیات

بہاروے از زہرہ دل بردہ بود	چو ہاروت صد بیشرا و مردہ بود
زن کار دانست و بسیار ہوش	فلک را زنیرنگ پیچید گوش
زحل را بشوید سیاہی زروے	شود برحصاری بیک تار موے
بخوبی چہ گویم پری پیکرے	پری را نباشد چنین پیکرے

جھونکے ہوا کے باغ سحر کے کھا کر لشکری اور ہوشیار بیخبر اور دیوانے ہوئے شعر عاشقانہ پڑھتے تالیان بجاتے سمت اُس عربدہ ساز کے چلے بیت

بیک شعبدہ بست بازیش را	تہ کرد نیرنگ سازیش را

جب لشکری مع ہوشیار کے قریب چمنستان سحر پہونچے فلک نے نیرنگی دکھائی چند بلبلین خوش الحان صحرا سے اُڑکر آئین اور سر دوش ہوشیار بیٹھکر نغمہ سنج ہوئین کہ اے یادگار سامری پرستان ملکہ بہار کے سحر مین آپ مبتلا ہوتے ہین یہ ننگ گوارا کرتے ہین بلبلون کا یہ کہنا تھا کہ ہوشیار ہوشیار ہوگیا اور سحر پڑھنے لگا کہ ابر گھر آیا اُسمین سے انگارے آتش کے برسنے لگے بہار نے دیکھا کہ چمنستان جلنے لگا اُسنے بھی افسون پڑھا کہ ایکبار ایک ابر اس باغ سحر پر آکر مثل سرپوش کے ڈھک گیا آگ جو برستی تھی اُس ابر پر گرتی تھی باغ مین کوئی چنگاری نہ آتی تھی لشکر ہوشیار کہ شیدائے روے بہار تھا وہ اُسی طرح بیتاب و دیوانہ رہا ہوشیار سمجھا کہ تا زمانیکہ یہ باغ سحر کا نہ مٹے گا لشکر کو ہوش نہ آئیگا یہ سمجھ کر اُسی جگہ زمین صاف کرکے بیٹھا چاہا سحر پڑھکر بیرون کو بلا کر باغ کو برباد کرون زمین صاف کرتے اسکو دور سے عیارون نے دیکھا عمرو نے کہا لشکر اسکا باغ بہار کو گھیرے ہی اور طالب بہار ہی وہ آتشیاری کی وجہ سے اندر باغ کے ہی اسوقت بہار حکم دیتی کہ جاؤ اپنے مالک کو پکڑ لاؤ تو لشکری ہوشیار پر جا پڑتے یا وہ اہل لشکر کو مارتا یا فوج اُسکی اُسکو قتل کرتی مین جاتا ہون اور مہرخ سے حملہ کرا کر اُسکو ہلاک کرتا ہون یہ کہکر چلا مگر راہ مین ایک عیاری خیال مین آئی یعنی فوراً صورت اپنی مثل شبیہ ملکہ بہار بنائی اور گلیم اوڑھے میدان مین آیا وہان کھڑے ہوکر اس طرح گلیم اُتار کر جست کی کہ آواز چھم چھم کی بلند ہوئی سب اُس طرف دیکھنے لگے یہ جست کرکے زمین پر اُترا ہر ایک کو یہ معلوم ہوا کہ بہار باغ سحر سے اُڑکر آتی ہی عاشقان روے بہار بسبب پوشیدہ ہوجانے اپنی مطلوبہ کے بیقرار تھے اسوقت پیچھے بہار نقلی کے دوڑے اور پکارے کہ اے بہار افزاے باغ خاطر عشاق بنظر نرگس نیم باز ذرا ہماری

جانب دیکھ لے بہار نے انھین تو کچھ جواب نہ دیا مگر ہوشیار سے پکار کر کہا کہ حضور میری خطا معاف فرمایئے اور اگر انگارے مجھپر نہ برسین تو مین آپ پاس حاضر ہون اور ہمراہ جناب خدمت شاہ طلسم مین چلون اور اگر اس عرض کو پذیرا نہ کیجیے گا تو مین آپ ہی کے لشکر کو آپ کی گرفتاری کا حکم دیتی ہون ہوشیار مصروف روے بہار تھا اسوقت عجز کرنا سنکر خوش ہوا کہ ایسی ساحرہ جسکا عاشق شاہ طلسم ہی میری مطیع ہو اور دوسرے فوج بھی میری اسکے قبضے مین ہے اگر حملہ کریگی تو بڑی مشکل پڑجائیگی یہ سوچکر پکارا کہ مین خود آتا ہون اور قریب ملکہ آیا بہار نقلی نے کہا اپنے ساتھ کیا ہیر سحر کے بھی لائے ہو اسنے کہا نہین اسنے کہا وہ کیا پیچھے پیچھے آتے ہین یہ سنتے ہی اسنے پیچھے پھر کر دیکھا بہار یعنے عمرو نے بیاض گردن پر اس زور سے خنجر مارا کہ سر کٹ گیا پھر تو آگ برسنا موقوف ہوئی مگر شور وغوغا و تاریکی ہو گئی عمرو کا حال دیکھکر مہرخ رو رہی تھی کہ افسوس بہار اس طرف ملی جاتی ہی اسدم عمرو نے جب نعرہ کیا مہرخ کی جان مین جان آئی ادھر بہار ابر سحر ہٹا کر باہر نکلی فوج ہوشیار کی اب تک مسحور رہی محبوبہ کو دیکھتے ہی منت کرتے قریب آئے بہار نے حکم دیا کہ اے عاشقان من حیرت کے لشکر سے جاکر مقابلہ کرو جب فتح پاؤ گے میرے پاس آنا اول ذکر کیا گیا کہ شاہ طلسم لڑنے کو منع کرتا تھا مگر ہوشیار نے مصر ہو کر اجازت لی اور آما دہ کارزار ہوا ملازم اسکے بارہ ہزار ساحر تھے انھین کو ہمراہ لیکر دشت نبرد مین آیا تھا فوج حیرت کو ساتھ نہ لایا تھا اس لحاظ سے لشکر حیرت بھی مسلح و مکمل تھا کہ اگر ہماری جانب کی شکست ہوگی تو حملہ فوج حریف کا ہنگام غفلت مین رکنا محال ہوگا خلاصہ یہ کہ جب بارہ ہزار ساحر اس فوج پر گرے باہم نارنج و ترنج چلنے لگے ناریل ہر سمت برستے تھے مار وعقرب پیدا ہوتے تھے تلوار سحر کی اور ترسول و نیسول چلتے تھے ساحرون کے مرنے سے بیرغل مچاتے تھے ازبسکہ لشکر حیرت کثرت سے تھا یہ بارہ ہزار ساحر گھر گئے اور ایک ایک کو دس دس نے ملکر ہلاک کیا پہر بھر کے عرصے مین سب مارے گئے لشکر مہرخ مین کوس فتح پر چوب پڑی بہار نے باغ سحر برطرف کیا لشکر پھر کر بستر پر آیا سردارون کو لیکر مہرخ داخل بارگاہ ہوئی عیار بھی آئے سب بیٹھکر جام مے عشرت نوش کرتے تھے مگر حال سنیے کہ طائران سحر حیرت پاس باغ سیب مین گئے اور مارا جانا ہوشیار اور اسکی فوج کا بیان کیا حیرت نے سب کیفیت لشکر عامہ شاہ طلسم کو لکھا اور سمت ظلمات روانہ کیا پنجہ نے سحر کے افراسیاب کو جاکر نامہ دیا اور اسنے پڑھکر افسوس کیا اور وہاں سے جانب باغ سیب آیا سب نے استقبال کیا یہ آکر تخت پر بیٹھا اور تمام ساحران نامی مثل

شکوہ بن فیلان فیل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوار زرین قبا سے جادو و مبہوت فیل خوار جادو وغیرہ اپنی اپنی جگہ پر متمکن تھے اُن سے حکم دیا کہ آج نقارخانہ طلسمی مین حکم دو کہ چونسٹھ ہزار نقارہ بجے اور طائران سحر تمام طلسم مین پکار دین کہ آج کے ساتوین دن چاہ زمرد پر میلا ہی اور خداوند جمشید و سامری کے دربار کا دن ہی یہ حکم سُنتے ہی ساحرون نے پرواز کی کیونکہ نقارخانہ طلسمی بروے ہوا ہی ساٹھ ہزار نقارہ معلق رکھا ہی ساحر اور چیلے طلسمی چوب لیے اُس جگہ حاضر ہین غلاف نقارون پر سُرخ بانات کے چڑھے ہین ساحرون نے جاکر حکم شاہ تیلون کو سُنایا انھون نے قرنا اور نقارون کو بجایا کاخ روزگار اور گنبد خضرا مین صدا گونجنے لگی تمام ساکنان طلسم نے آواز سُنی مہرخ نے اپنی جگہ پر عمرو سے کہا کہ نقارہ طلسمی بجتے ہین میلہ آغاز ہی اب بچاؤ کی صورت کوئی نہین عمرو نے کہا مین ایک کنوئین مین اُتر کر بیٹھ رہونگا تم سب کو زنبیل مین رکھ لونگا مہرخ بولی کہ شاہ طلسم تمھارا حال کتاب سامری مین دیکھے گا اگر اسکو ثابت ہوا کہ تم کنوئین مین ہو وہ کنوان پٹوا دے گا پھر نکلنا دشوار ہوگا عمرو نے پوچھا کہ اس بحر زخار آفت سے ساحل مراد پر پہونچنے کی تمنے کیا تدبیر سوچی ہی مہرخ جواب دہ ہوئی کہ رائے عالی اس باب مین قرین صواب ہی اور کلید زبان سے باب مصلحت کا افتتاح بہر مقاصد مشکل فتح الباب کنیز بحکم المامور معذور براہ استطاعت کلام خیر ختام کہ لایق بندگان صداقت التیام ہی عرض کر دیتی ہی ورنہ بموجب

بیت ای نطق تو کلید نہانخانہ کمال + تقریر تو نتیجہ تایید ذوالجلال +

مین کیا اس بارے مین سخن سرائی کرون اور حکمت لقمان را آموختن کے مثل چراغ پیش آفتاب جلاؤن عمرو نے کہا اس مشورت کے لیے تخلیہ چاہیے مہرخ مع چند شیرون کے علیحدہ خیمے مین آئی صلاح ہونے لگی سب نے متفق الکلمہ یہی کہا کہ عمرو جو کچھ تجویز کرین وہی اولے اور انسب ہی عمرو گویا ہوا کہ ایک دن سر شام تین سردار با فوج بے شمار تین خیمے میرے ساتھ لیکر چلین اور جہان مین ان سردارون کو مامور کر دون وہان سے جنبش نہ کرین پھر آگے مین سمجھ لونگا یہ باتین سُنکر سرخمو اور نافرمان اور افتخار جادو کہ شریک انجمن مشاورت تھے عرض رسا ہوے کہ خواجہ ہم آپ کے ساتھ ہین عمرو نے کہا اس راز کو کسی سے بیان نکرنا جاؤ اور لشکر چار لاکھ ساحر کا بطور مخفی تیار کراؤ جب شام ہوگی مین تمھین لیچلونگا یہ کہکر خلوت سے باہر آکر ٹھہرے اور سرخمو وغیرہ نے لشکر چپکے چپکے مسلح و مکمل کرایا جس وقت کہ نہانخانہ مغرب مین سرخموئے فلک جاکر نہان ہوا اور گروہ انجم مشورہ کرنے خیمۂ زنگاری سپہر مین آیا کہ بمقتضائے ابیات

چو سیارۂ چرخ شبدیز راند
چو زلف شب از حلقۂ عنبری

بہر برج کا مد صدائے بلند
سمن رنگ بر طاق نیلوفری

شام کو عمرو بارگاہ سے صحرا مین گیا سرخمو اور نافرمان اور افتخار ایک کے بعد ایک جنگل مین آئے اور اسی طرح فوج بھی ہزار در ہزار دو دو ہزار ہو کر پھیر کھا کر مقام وعدہ گاہ پر آئی کسی کو مطلق ظاہر نہوا کہ چار لاکھ آدمی کدھر گیا کس لیے کہ لشکر قریب پچاس لاکھ کے ہی پھر پچاس آدمی سے چار آدمی اگر کم ہو جایئن تو کیا معلوم ہو خلاصہ جب عمرو کے پاس سب جمع ہوئے وہ بھی تخت سحر پر بیٹھکر ایک جانب سردار اور لشکر کو لیچلا اور دس کوس لشکر مہرخ سے نکل گیا ایک کوہ سیاہ کے قریب پہونچا درے اس کوہ کے مثل گور جہود ان کے تنگ و تاریک تھے اور راستے اُسکی گھاٹیون کے مانند جادۂ صراط دوزخ کے باریک تھے گرد اسکے ایک دریائے محیط موج زن تھا لیکن سیاہی کوہ کے عکس سے دریا بھی سیاہ تھا۔ نظم

چنین تا گذرگہ بجائے رسید
زیک سو سیاہی بر آورد حرف
شد آن راہ از موے باریک تر

کہ یکبارہ شد روشنی ناپدید
دگر سو گذر بستہ دریاے ژرف
ز تاریکی شام تاریک تر

عمرو نے ایک خیمہ سیاہ رنگ کا اُس جگہ نصب کرایا اور ملکہ نافرمان کو مع ایک لاکھ ساحر کے یہان فروکش کیا اور کہدیا کہ بغیر میری اجازت کے یہان سے نہ ہلنا یہ کہکر آگے وہان سے روانہ ہوا اور اس کوہ سیاہ سے اور دس کوس آگے جاکر قریب کوہستان پہونچا شناخت کیلئے ایک کوہ سبز رنگ تجویز کرکے خیمہ سبز رنگ استادہ کرایا وہ پہاڑ مثل سبز پوش جنان کے رخت اخضر زیب بر کیے تھا خضر راہ گم گشتگان بادیۂ ضلالت تھا اور خضر و الیاس کی طرح مردم بروزگار سے روپوش درخت ہاے گنجان مریدون کے طور اُس پیر سبز پوش کے گرد تھے۔ نظم

بہ پیرامنش بیشہ ہاے خدنگ
فزون تر درخشش ز نیجہ ارش
چو زنگیگونہ جاے بدست آمدش

بہم در شدہ شاخ در شاخ تنگ
ز آب و ہوا یافتہ پرورش
در آن جاے فرخ نشست آمدش

خیمہ سبز مین ملکہ سرخمو کو مقیم کرکے لاکھ آدمی گھاٹیون مین پہاڑ کی فروکش کیے اور اُن سے بھی تاکید یہی کردی کہ بغیر میرے یہان سے نہ ٹلنا اور پھر عمرو وہان سے دس کوس اور آگے بڑھ گیا اتفاق سے ایک بیابان قلب تاریک کوہستان مین ملا کہ ایسا قلعہ مستحکم ضحاک کا بھی نہ ہوگا

بہادرو

پہاڑون کے درے ایسی راہین پر پیچ رکھتے تھے کہ حلقہ ہاے زلف گلرخان و ہر کو شرماتے تھے فرہاد کو کاکل عنبرین شیرین یاد دلاتے تھے بیابان ہر چند کہ سرسبزی مین رشک گلستان تھا مگر چشمہ حیوان کی طرح ظلمت مین نہان تھا چشمہاے صاف ہر سمت روان گرد درختہاے گنجان **نظم**

پدید آمد آن چشمہ سیم رنگ　　چو سیمی کہ بالا ید از ناف سنگ
بقعر مود تا زیر کان سیاہ　　تنے چند را سر برآید زراہ
پس کوہ خارا شود ناپدید　　کس آن بند را می نداند کلید

افتخار جادو کو دو لاکھ ساحر سے یہان مقرر کر کے سمجھا دیا کہ بغیر میرے حکم یہان سے نہ ہٹنا اور بعد اس فہمایش کے تخت سحر پر بیٹھکر ایک ساحر ہمراہ لیکر مراجعت کی اور سر حمکو سے دوبارہ ملتا ہوا پاس نافرمان کے آیا اور بیٹھکر نشیب و فراز سمجھانے لگا **نافرمان** نے کہا خواجہ آج کے ساتوین دن وہ جلسہ ہوگا کہ دیدۂ روزگار اسکے دیکھنے کا ندیدہ ہی بلکہ یہ مبلہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی ایک اکیس بارگاہین بادشاہ طلسم کی استادہ ہونگی **حیرت** کی سواری کے ساتھ ساٹھ ہزار غول ساحرون کے لباس زنگ بزنگ کا پہنے چلین گے ساٹھ ہزار شاہ اور شہزادیان **طلسم** کی آئینگی **حیرت** پر سے زرنثار ہوگا اور ایک کنوان کہ مثل تالاب کے ہی اور اُسی کو زمرد کہتے ہین زر و جواہر سے پٹ جائیگا **عمرو** نے سب ماجرا سُنکر جواب دیا کہ جو کچھ سامنے آنیوالا ہی اُسکا بیان کرنا ضرور ہی ہمارا خدا مالک ہی کچھ نہ کچھ ہمین بھی مل رہیگا اب تم یہان ٹھہرو مین اور تدبیر کو جاتا ہون یہ کہکر وہان سے **مہرخ** پاس آیا اس تردد کرنے کا کچھ مطلق ذکر نہ کیا اور مثل دستور قدیم حکم دیا کہ جلسۂ عشرت کا سامان مہیا ہو بمجرد ارشاد ساقیان زرین لباس برباد کن ساس توبا سامان لیکر حاضر ہوے ناچ ہونے لگا جام مے گردش پذیر ہوا **نظم**

تماشاے رامشگران باز کرد　　در خرمی بر جہان باز کرد
نیوشند شد نالۂ چنگ را　　بہ کف بر نہاد آب گلرنگ را

ازبسکہ ان ترددات مین رات زیادہ آچکی تھی دربار برخاست کیا ہر ایک آرام پذیر ہوا یہ سب تو بآرام تمام حالت امید و بیم مین مقیم ہین لیکن حال میلے کا سُنیے **لمؤلفہ**

ہان ساقیا وقت یاوری ہی　　دے بادہ کہ دور آخری ہی
للہ چھکا دے خوب سا آج　　پھر رند نہو کسی کا محتاج
وے ہوش رُبا وہ جام ساقی　　دُنیا مین ہو جس سے نام ساقی

ساقی اک اور جام رنگین
در پیش ہی جلسۂ نگارین

ساقی مرے جوش کی قسم ہی
کھوئے ہوے ہوش کی قسم ہی

ساقی پیر مغان کا صدقہ
ساقی تجھے اپنی جان کا صدقہ

وہ سر کہ بھرا ہی جس مین سودا
وہ جان کہ جس مین ہی تمنا

وہ دل جو ہی آرزو سے لبریز
وہ آتش شوق جو کہ ہی تیز

وہ رنج کہ جسکا دل ہی مسکن
وہ لب کہ ہمیشہ جسیہ شیون

ان سب کی قسم ہی میرے ساقی
دے جام شراب باقی ساقی

کانٹا جو لگا ہی دل ہی بیتاب
دے گل سکے کٹورے مین مجھے آب

لکھون مین وہ داستان رنگین
فردوسی بھی جسکا ہوے گل چین

ہر حرف سے دلبری ہو پیدا
گل کی طرح ناز کی ہو پیدا

ٹپکے لفظون سے پھر لطافت
آب مضمون کی ہو تراوت

دامان نگاہ ناظرین کو
پھولون سے بھر دون بطرز نیکو

اے خامہ جادہ سامری فن
پھر آج طرارے شل توسن

طالبان نگین الفاظ انگشتری داستان دفتاحان ابواب حجلۂ بیان نقش روشن فسانہ کو لوح قرطاس پر یون منقوش فرماتے ہین اور نازپروردگان حجلۂ ضمیر عشاق کو منظر فصاحت مین جلوہ گر فرماکر اس طرح میلا دکھاتے ہین کہ جب حجلۂ مشرق سے عروس زرین لباس مہر حجرۂ ہفت منظر افلاک مین روشنی بخش ہوئی اور حلقۂ ماہ و نگین کواکب جوہری روزگار نے صندوق نہانخانہ غرب مین بند کیے کہ یہ مضمون نور بیز ابیات

فروزندہ روزے چو فردوس پاک
برآورد سر گنج قارون ز خاک

بغرلت کمر بستہ باد خزان
نسیم بہاری ز ہر سو وزان

باغ سیب ٔ ین افراسیاب اور نگ شہی پر جلوہ گر ہوا اور حیرت سے حکم دیا کہ انگشتری لینے جادہ اول ہی سے سامان جانے کا کر چلی تھی اپنی کنیزون کو طلب کیا سترہ نازنین پری جمال زیور جواہر بےمثال پہنے رخت پر زر سے آراستہ حاضر ہوئین تھال سونے کے ہاتھ مین لیے تھین اُن مین جواہر اور اشرفیان بھری تھین پھر کچھ ساحر سور اور بھیڑیان اور بکریان لیے آئے کہ ان جانورون کے گلے مین ہار پڑے تھے اور ٹیکے سیندور کے ماتھے پر دیے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انکے بعد بہت سے تھال لیے کنیزین آئین کہ اُن مین موہن بھوگ بھرا تھا جو کئین گھی کی روشن تھین جب یہ سامان آچکا حسرت تخت طاؤسی پر سوار ہوئی چار طاؤس جواہر کے چارون کونون پر تخت کے کھڑے تھے دمین انکی سر پر ملکہ کے چتر ہوگیئن نقار خانہ طلسمی مین نوبت بجنے لگی شاہ جادوان نے پاندان سے ایک گلوری بنا کر اپنے ہاتھ سے ملکہ کو کھلائی اکابرین دربار نے نذرین دین شاہ نے بازو پکڑکر کچھ منتر سامری و جمشید کے پڑھے اور ملکہ پر دم کیے پھر تو اُس مہ چہاردہ سالہ کا حسن حسینان دہر سے دوبالا ہوگیا کہ بہ یک اشارہ گوشہ چشم نیرنگ سامری اور بازی روزگار کو خاک مین ملاتی تھی اور ہزار مردے جلا کر مسیحا کو لب جان بخش کا شرمندہ احسان بناتی کہ خمس

تراے معجزے رفتار روح افزا دکھاتی ہے
تمنائے حیات پنجروزہ آزماتی ہے

صدا خلخال پا کی مژدۂ صحت سناتی ہے
جدھر جاتے ہو ہر گھر سے یہی آواز آتی ہے

مسیحا ہو تو بیمارون کو دم بھر دیکھتے جاؤ

خلاصہ یہ کہ اس سامان نمایان اور تجمل بیکران سے ملکہ روانہ ہوئی اور بعد کچھ عرصے کے ایک دشت پر فضا مین پہونچی کہ ہوا وہان کی ہوائے روضۂ رضوان دل سے مٹاتی تھی مسیحا نفسی کرکے دلہائے مردہ کو جلاتی تھی سبزہ برنگ سبز بختان دہر چمن سے پانوٴن پھیلا کے سوتا تھا گلہائے خودرو سے دشت نگارخانہ چین معلوم ہوتا تھا برگ گل ہمشکل زبان تھے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گلرخان دہر اس بہار کے شوق دید مین خاک مین ملکر زبان تبو صیف بوستان کھولے ہین نرگستان تھا یا خفتگان خاک آنکھین کھولے سیر دیکھتے ہین طائران خوش نوا مثل خضر کے لباس زمردین پہنے ہر سمت پران قمریان سرو لب جوئبار پر مثل واعظ کے برسر منبر شان کد یور حقیقی مین خطبہ خوان کسی جا شمشاد لالے پر اکڑتا کہین غنچہ درازی قامت شمشاد پر ہنستا تھا کسی جگہ لالہ پیالہ دکھا کر نرگس مست کو لبجاتا تھا کہین برگ سوسن زبان حال و مقال سے باتین سُناتا تھا دشت پر روح قیس نثار تھی غرض طرفہ بہار تھی کہ قصیدہ

فیض ترتیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
تخت طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کیے ابر
آہ قمری مین مزہ اور مزے مین تاثیر
دیکھتے دیکھتے بڑھتی ہے گلشن کی بہار

زر محلول ہے اخگر تو گہر ہے شنقل
چتر کھولے ہوے فرق غنچہ گل پر سنبل
سر فرین دیکھیے بھولائے لگے پھولنے پھل
دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خضر فرماتے ہین سنبل سے تری عمر دراز
شاخ پر پھول ہین جنبش مین ہین زمین پر سنبل
پھول سے کہتے ہین پھلتا رہے گلزار امل
سب ہوا کھاتے ہین گلشن مین سوار و پیدل

اس دشت فرح ناک مین یہ سرو خرامان ہوئی اور قریب ایک کوہ پرشکوہ کے پہونچی درے سے کوہ کے
ایک خط سرخ اس طرح ظاہر تھا کہ جیسے بند کمرون مین روزن کی راہ سے لیکر دھوپ از زمین تا فلک معلوم
ہوتی ہی کہ بموجب ع ستی کا پل بندھا تھا محیط سپہر پر + اور سنہری لکیر مشرق سے مغرب تک اور
جنوب سے شمال تک ظاہر تھی گویا اوراق جریدۂ دہر پر طلائی جدول کھنچی تھی اصل مین اس خط کو قطب
جنوبی اور شمالی جو طلسم کے حکمانے بنائے ہین اُنکے درمیان سے خط معدل النہار بنایا تھا واضح ہو کہ
کتب علم ہیئت مین مسطور ہی کہ معدل النہار وسط حقیقی قطب شمالی اور جنوبی مین واقع ہوا ہی اور
بہ نسبت محاذات اُسی خط کے خط استوا زمین پر متخیل ہوتا ہی اور جسوقت کوئی شخص قطب شمالی کے
نیچے کھڑا ہو تو معدل النہار افق جنوبی پر ہوگا فی الجملہ یہ بحث باعث طوالت فسانہ ہی یہان صرف مراد یہ ہی
کہ حیرت انگشتری لینے اُس جگہ جاتی ہی کہ جہان حجرۂ ہفت بلا ہی اور یہ مقام علم نیرنج و ہیئت سے
حکماے طلسم نے خاص طلسمی بناے ہین اور طلسم مین رات و دن ادا ہوتے ہین اور خط استوا اور
قطب بخلاف ان قطبون افلاک دُنیاوی کے اور بناے جاتے ہین جیسے کہ طلسم دنیا مین چار پہر کے
رات و دن ہوتے ہین اور خداے دو جہان کہ مطلق ہی اُسکے دن پچاس ہزار برس کے ہین دُنیا
بھی مثل طلسم کے ہی اور باطل ہونا اس طلسم کا روز قیامت ہی کہ جو لوگ اس طلسم مین پھنس گئے
ہین وہ اسکے ٹوٹنے سے اپنے مسکن اصلی پر پہونچین گے اگر ناری ہین جہنم مین اور
ناجی ہین تو فردوس مین اور بمصداق وہم فیہا خالدون ہمیشہ اُن مقامون مین
رہینگے اور راستہ اس طلسم دُنیا مین آنے کا عالم ارواح سے یہ ہی کہ اول ملائکہ بحکم حکیم
علی الاطلاق مادہ جنین کو زیر عرش جگہ دیتے ہین کہ صاحب قلب وہان سے ہوتا ہی پھر
وہان سے کرسی کی طرف لاتے ہین کہ وہان سے مالک صدر ہوتا ہی پھر وہان
سے فلک شمس پر پہونچاتے ہین کہ صاحب حرارت غریزیہ ہوتا ہی پھر فلک ہفتم
پر کہ مقام زحل ہی باغ ملتا ہی کہ محل عقل ہی پھر فلک قمر پر لاتے ہین کہ صاحب
صورت اور حیات ہوتا ہی پھر فلک مشتری پر لیجاتے ہین کہ علم پاتا ہی پھر
فلک عطارد پر جاتا ہی کہ فکر پیدا ہوتی ہی وہان سے فلک مریخ پر آتا ہی کہ وہم حاصل
ہوتا ہی پھر فلک زہرہ پر آکر خیال پاتا ہی پھر کرۂ نار منتقل ہوتا ہی کہ اخذ صغرا کرتے

پھر کرۂ باد پر آکر خون ملتا ہی پھر کرۂ آب پر آکر بلغم پاتا ہی پھر کرۂ خاک پر آکر مالک سودا ہوتا ہی پھر وہ مادہ طرف نجارات کے مائل ہوتا ہی اور ملائکہ اُسکو جانب ابر پھینکتے ہین اور وہ ابر باران بنتا اور باران سے زمین پر آکر نباتات اور اجناس مین مشترک ہوتا ہی اور وہی نباتات و اجناس خداے تعالیٰ اُسکے پدر کی روزی کرتا ہی کہ اُسکے کھانے سے صلب پدر مین نطفہ ہوکر رہتا ہی پھر بمصداق یخرج من بین الصلب والترائب آخر ہنگام شہوت بطن مادر مین منتقل ہوتا ہی پھر زمین پر آتا ہی اس معنی کو حضرت صوفی ماقیمان مین فرماتے ہین کہ **بیت** مرغ شاخ درخت لاہوتیم + گوہر درج گنج اسراریم + آنے کا اس طلسم مین دُنیا کے یہ راستہ ہی اور جانے کا وہان گور ہی اور وہان سے عالم برزخ مین اور وہان سے قیامت اور قیامت سے صراط اور صراط سے میزان اور میزان سے پرسش اعمال اور وہان سے مسکن اصلی روح کا کہ بموجب **مصرعہ** دوست باد وست رفت دیار بیار + آمدم برسر مطلب **حیرت** مسکن اصلی پر طلسم کے جایا چاہتی تھی اُسی خط کے نیچے نیچے درۂ کوہ مین داخل ہوئی اور عجائب و غرائب طلسم کے دیکھتی ہوئی یعنی کہین اندھیرا کہین اوجالا مرحلے طلسم کے جو بنے ہین کہ فاتح طلسم کے طلسم توڑتے وقت بیان اسکا کیا جائیگا ہر ایک کو ملاحظہ کرتی جنگل مین قریب ایک احاطے کے پہونچی احاطہ پر چار سو مینار یاقوت احمر کا چڑھا تھا دروازہ اسکا بند تھا ملکہ نے سحر پڑھا دروازہ کھل گیا اندر آئی خط معدل النہار کی روشنی یہان بھی پائی اُسی کے سایے مین کچھ دور چلکر ایک نقب مین سما گئی پھر جو اس گنج خوبی نے سر نکالا ایک مکان سونے کا نظر پڑا اس طلسم مین سات حجرے بنائے ہین ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا زمرد کا چوتھا یاقوت کا پانچوان نیلم کا چھٹا موتی کا ساتوان الماس کا ہی چنانچہ ان سب حجرون مین مال طلسمی اور کنجیان ہین لیکن ساتوین حجرے مین سات کوٹھریان ہین کہ ہر کوٹھری مین بلا بند ہی جب وہ کوٹھریان کھلین گی بلائین نکلکر لشکر **مہرخ** کو برباد کرینگی اور یہ بلائین موت نہین رکھتی ہین دفع کرنا نہایت مشکل ہوگا انشاءاللہ حال انکا بر وقت شکست طلسم بیان ہوگا غرضکہ ملکہ قریب مکان طلائی کے آئی سبحان اللہ اس عمارت کا کیا کہنا در و دیوار اسکے عجب نہین جو کندن ہیرا رشک کھائے رنگ طلا مین جواہر کو بچی کرکے جواہر کی گلکاری بنائی تھی حور قصور جنان چھوڑکر اسپر شیدائی تھی رنگ تجلی طور کلیم اُسپر نثار ہر پایہ کی سربلندی پر قصر بہرام گور تصدق ہر بار اُسکی محراب سے اگر ہلال کو کشا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا جائے تو کشکول گدائے شب جام جم پر فخر کرے آستان کو اسکی اگر فلک کہون تو روے زمین کا احسان فلک پیر پر کہ دون عالم امکان کی مجال نہین جو وسعت صحن کو اسکی پیمائش کرے معمار عقل کی کیا طاقت جو زبان دل سے ستایش کرے مہندس خیال ہرچند کہ خوبی مین طاق ہی بلکہ بہتری سے جفت ہی مگر اسکے گوشہ ہاے مثلث کی توصیف مین مالایطاق ہی سقف منقش سپہر اسکی سقف رنگین کے روبرو واژون اور آفتاب شرم سے اسکے شمسے کے سامنے دنیار خزانہ قارون نزاکت طرح عمارات پر انگشت اشارت بار اور صفاے در و دیوار پر نگاہ سرمہ آلود نازنینان دہر سے غبار نظر تماشائی اگر غرفہ تک اسکے پہونچے تو منازل قمر سمجھے اور فکر محاسب اگر اسکے مینارون پر پہونچے تو کنگرہ عرش عظیم جانے کہ بمقتضاے ابیات

عجب اسکی رفعت عجب اسکی شان	عجب اسکے پردے عجب سائبان
عجائب تھین نہرین عجائب سحر	عجب اسکے سقفین عجب اسکے در
عجب اسکا نقشہ عجائب فرش	عجائب نگار اور عجائب نقوش
مکان ایسا آراستہ پرشکوہ	ہراک برج الماس مانند کوہ
تماشائی کا دل بھی ہوا آئینہ	کہ جس پر کدورت کبھی آئے نہ

سامنے اُس قصر کے گلشن نگارین بنا تھا شاخہاے گل پر بلبل شیوا زبان کا چہچہہ نرگس مست کہ مدام باغ مین رہتی ہی لیکن یہ بہار اُسنے بھی نہ دیکھی تھی سنبل اُسی کی الفت مین پیچ و تاب کھاتی تھی لالہ اُسی کے عشق مین دل خون ہی عشق پیچان باغ کو اُسی کا جنون ہی کہ بفحواے نظم

زگلبانگ سبا بہ تزند باف	دریدہ صبا شعر گل تا بناف
زمین چون زر آب چون لاجورد	چو دیباے نیم ازرق و نیم زرد
نواے چکاوک بہ از بانگ رود	برآورد باد شتابان سرود
گرہ بر کمرگہ زدہ ساق جو	رسیدہ بدہقان وزد و درد

حیرت نے اُس گلشن پر بہار مین ایک مقام پر کھڑے ہوکر کچھ افسون سحر پڑھا اور پکار کر کہا کہ اے گندرکن آؤ یکایک نسیم بہاری چمن مین وزان ہوئی اور کلیان کھلکر پھول ہوگئین ایک تخت بروے ہوا اڑتا ہوا آیا ہزارہا گھنگرو تخت مین بندھا تھا اُسکی صدا سے بروے ہوا پریان ناچتی معلوم ہوتی تھین جب وہ تخت زمین پر اترا ایک سونے کی پتلی اُسپر بیٹھی مگر بولتی ہوئی تصویر تھی یا بتان آذری پر لات مارتی تھی ایڑی چوٹی پر اپنی وارتی تھی کہ ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صنم بین کہ آن نقش پرواز کرد
پر و چادرے از رخام سپید

کہ گاہے گرہ بست وگہ باز کرد
چو برگ سمن بر سر مشک بید

حیرت کو اُس تیلی نے سلام کرکے لب گوہر فشان سے رشتہ نظم مین اس طرح موتی پروے اور کام دوہان سامع کو براز مذاق سخن اس طرح کیا کہ ملکہ عالم نے اس کنیز ناچیز کو کیون یاد فرمایا ہی مرتبہ خاکسار زفلاک پر پہونچایا ہی حیرت نے صورت حال کا جلوہ آئینہ بیان مین یون دکھلایا اور باب مقاصد کو کنز دقائق گفتار سے واکیا کہ اے گندن کبھی حجرۂ طلائی کی تمھارے پاس ہی حجرہ کھولو کہ انگشتری جمشیدی شاہ جادوان نے منگائی ہی نذر بھینٹ لیکر یہ خفیرہ لینے آئی ہی گندن نے نذر کی چیزین دیکھکر ایک قہقہہ مارا اور عرض کیا کلید حاضر ہی لیکن یہ بھینٹ اور نذر اصلی نہین ہی اور اس سے انگشتری دست خداوند جمشید نہ ملے گی لازم یہ ہی کہ حضور زحمت فرماکر مراجعت فرمایئن اور شہنشاہ سے اصلی بھینٹ لایئن کنیز انتظار مین حضور کے ٹھہری رہیگی یہان سے قدم نہ ہٹایئگی حیرت ان باتون سے صورت آئینہ حیران ہوئی آخر سب سامان نذر کا چھوڑکر پھری اور خدمت شاہ جادوان مین آئی ماجرائے گذشتہ زبان پر لائی افراسیاب نے ساری کیفیت سنکر سحر پڑھا کہ آندھی سیاہ آئی تاریکی عالم مین چھائی بعد ایک لمحہ کے فلک کی جانب سے ایک تخت زمین پر مثل بلا کے نازل ہوا کہ اُسپر ایک پیر زمین گیر سوار تھا پیر فلک کا سگا بڑا بھائی عروس روزگار کو سامنے اُسکے شرم آئی جب شیطان جنت سے نکلا تھا تو اسی کے کندھے پر سوار ہوکر زمین پر آیا تھا نہین بلکہ دردہر کو اسی نے سبق پڑھایا تھا فرط ضعف ونقاہت سے جھریان جسم پر پڑی تھین ہڈیان پسلیان گنی جاتی تھین کہ بہ مقتضائے **ابیات**

ظالم و تیرہ رو ضعیف و نحیف
دم گفتار مُنہ سے بو آتی
کرتا شیطان مگر اس سے یاد
تھا غلامی کا اُسکی دم بھرتا

اس ضعیفی پہ انتہا کا کثیف
نتن بینی کی کوسون تک جاتی
زال دنیا کا تھا وہی اُستاد
سامنا پیر چرخ کیا کرتا

ایک کتاب کہ جریدۂ افلاک اور دفتر دہر اُسکا دو ورقہ تھا سفیدی و سیاہی اوراق لیل ونہار بین السطور صفحہ ہاتھ مین لیے سامنے شاہ کے آیا بادشاہ براہ تعظیم اور اہل دربار بہ تکریم اُٹھے باعزاز اُسکو بٹھایا پیر نے استفسار کیا کہ مجھے کیون بلایا ہی شہنشاہ نے کہا کہ انگشتری جمشید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین نے منگانا چاہا ہے چنانچہ وہ مجھے منگا دیجیے تمنائے دل پوری کیجیے پیر نے کہا اس خیال محال سے باز آ شہنشاہ نے کہا بغیر انگشتری کے یہان خاتمہ ہے نقش طلسم باطل ہوتا ہے نام ونشان مٹتا ہے سلطنت جو زیر نگین ہے حلقہ اطاعت غیر مین جاتی ہے پیر نے کہا تجھ سے تکلیف گوارا نہ ہوگی انگوٹھی سے ہاتھ اٹھا شاہ نے کہا سر کٹ جائے مگر سر دست انگشتری ہاتھ آئے پیر نے کچھ پڑھکر سمت فلک پھونکا ایک پتلا چھری اور جام لیے پیدا ہوا چھری شاہ کو دی اور جام سامنے رکھا پیر نے کہا سات بوٹیان اپنے جسم کی کاٹ کر اس جام مین ڈال دے دو دو دونون ہاتھ کی دو دو دونون پیر کی دو دو دونون کا نون کی ایک سینے کی شاہ نے فوراً بوٹیان کاٹ کر جام مین ڈالین کہ یاقوت احمر بن گیئن پیر نے ایک آہ کی منھ سے شعلہ نکلا کہ بلکہ وہ راکھ ہوگیا شاہ نے وہی راکھ اپنے زخمون پر لگائی کہ زخم اچھے ہوگئے اس جگہ دوسرے دفتر مین ہے کہ پیر زندہ جدھر سے آیا تھا ادھر ہی چلا گیا اور کہتا گیا کہ پیالے مین جو خون بھرا ہے پونچھکر زخمون پر لگالے کہ اچھے ہوجایئن اور یاقوت کے ٹکڑون کی سمرن بنا کر **حیرت** کے حوالے کر کہ جائے اور انگوٹھی لے آئے **افراسیاب** نے ایسا ہی کیا اور سمرن **حیرت** کے حوالے کی کہ وہ لیکر روانہ ہوئی اور اسی طرح راہ طے کر کے قریب حجرۂ طلائی پہونچی **کندن** تیلی منتظر کھڑی تھی اس سے کہا مین اصلی بھینٹ لائی ہون حجرہ کھولدے اسنے حجرے کے پاس آکر سجدہ کیا اور کنجی ازار بند سے اپنے کھولکر قفل مین لگائی اس وقت اس نازک بدن کا اونچے ہوکر ایک ہاتھ سے قفل تھامنا اور دوسرے سے کنجی لگانا ہزار بناؤ دکھاتا تھا وہ تیلی تیلی انگلیان چوڑی ہتھیلی کا رنگ برنگ شہاب وہ دونون پائینچے چھوٹ کر پائون پر آجانا قفل کھولنے مین منھ بنجانا بالون کا رخ پر آنا سر ہلا کر بالون کو ہٹانا آخر بمصداق ع کھولا کنجی نے جو رخانہ صدا تڑاقے کی ہوئی قفل کھل گیا یہ پائینچے اٹھاتی کنجی و قفل لیے پیچھے ہٹی اور **حیرت** سلام کرتی ہوئی داخل حجرہ ہوئی سبحان اللہ جس عمارت کی خوبی اور بہتری باہر سے بری از صفات ہے پھر وصف اندرونی کرنا چھوٹا منھ اور بڑی بات ہے در و دیوار منقش و رنگین چھتین رشک وہ نگارخانہ چین کمرے بہ از قصور ہائے بہشت برین خلاصہ یہ کہ جو جگہ تھی وہ دلچسپ و خوش آیئن فرش دیبائے چین ہر مقام پر بچھا تھا شیشہ آلات لگا تھا چار طرف کمرے تھے بیچ مین حجرہ تھا ملکہ کمرے طے کر کے حجرے مین آئی وہان ایک تخت بچھا تھا روبرو اسکے پردہ پڑا تھا ملکہ نے پردے کے روبرو سجدہ کیا ایک پائون سے کھڑی ہوئی اس وقت ہزار ہا گھنٹا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ناقوس از خود بجنے لگا اور پردہ آپ سے آپ اٹھ گیا تخت پر تپھر کا پتلا کہ ہم شبیہ جمشید تھا نظر آیا ملکہ نے پھر اسکو سجدہ کیا پتلے نے صدا دی کہ ای شہزادی طلسم کی کیا چاہتی ہی حیرت نے عرض کیا کہ انگوٹھی یہ کہکر وہ سور بکریان موہن بھوگ وغیرہ وغیرہ پیش کیا پتلا ان سب کا ایک نوالہ کر گیا اور ہاتھ اپنا بڑھایا کہ انگوٹھی اُتار لے حیرت نے جب انگلی پر ہاتھ ڈالا کہ انگوٹھی اُتارون اُنگلی آگ کی طرح جلتی تھی ہاتھ ملکہ کا جل گیا اُف کرکے ہاتھ کھینچ لیا پتلے نے کہا اول وہ یاقوت کی کنٹھی جو بوٹیون کی جسم شاہ طلسم کے بنی ہی ہاتھ مین پنھا دے پھر انگوٹھی اُتارے ملکہ نے کنٹھی پہلے پنھا دی پھر انگوٹھی اُتار لی یکایک ہزارہا گھنٹے اور ناقوس بجے پردہ تخت کے سامنے پڑ گیا ملکہ سجدہ کرکے پھری جب حجرے کے باہر آئی کندن نے مبارکباد دی اور دوڑ کر حجرے کو بند کیا قفل دیا اور عرض پیرا ہوئی کہ کنیز کو اب اجازت ہو کہ جائے ملکہ نے رخصت دی تیلی تخت پر بیٹھکر جدھر سے آئی تھی اُسی طرف چلی گئی اور حیرت بھی انگشتری لیکر سوار ہوئی طائران طلسم نے آکر سر پر سایہ کیا اور جتنے کہ دیو اور خبیث طلسم مین ہین سب نظر آنے لگے لیکن ملکہ لیے ہوے انگوٹھی کو وہ مقامات طی کرتی ہوئی قریب باغ سیب پہونچی مگر باغ موصوف مین نہ گئی بلکہ ایک اور باغ مین جاکر ٹھہری اور کنیزون کو حکم کیا کہ تجمل بیکران اور سامان نمایان حاضر کرو بمجرد حکم سامان حاضر ہوا یعنے ہزارہا نقارے طاؤسون پر لدے بردے فلک بجتے ہوے چلے اور فلک کی طرف سے پھول سنہرے اور روپہلے برسنے لگے ہزارہا جو کمین از خود روشن ہوگئین اور باجے ہزار در ہزار رنگ کے بجنے لگے کئی ہزار مردنگ بجاکر ساحرہ بھجن جمشید کے گانے لگے سترہ سو کنیزین عبیر و گلال اوچھالتی اور رنگپاشی کرتی ساتھ ہوئین ملکہ نے ایک کشتی مین انگوٹھی کو لگاکر تورے پوش جواہرکار ڈال کر اپنے ساتھ لیا اور آپ بھی نہایت آراستہ و پیراستہ ہوکر سوار ہوئی اور سمت باغ سیب چلی کہ ابیات

جہان در جہان لشکر آراستہ — ز بوق و دہل بانگ برخاستہ
ز دیبائے چینی بہ خرہ دارہا — ہم از مشک چینی برا انبارہا
طبق ہائے کافور با بوئے مشک — ز کافور تر بیشتر عود خشک
غلامان لشکر شکن خیل خیل — کنیزان کہ در مردہ آرند میل

اِس تجمل سے قریب باغ سیب جب پہونچی افراسیاب کو خبر ہوئی کہ ملکہ انگوٹھی بڑے دھوم سے لاتی ہین شاہ جادوان یہ خبر سنتے ہی مع تمام اہل دربار و معزز ساحرون کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اٹھ کھڑا ہوا کہ انگوٹھی کا استقبال کرنا لازم ہے اور باغ سے کچھ ہی آگے بڑھا تھا کہ ملکہ ملاقی ہوئی وہ سب تجمل بیرون باغ ملکہ ٹھہرا کر ہمراہ شہنشاہ اندر باغ کے آئی شہنشاہ سب کی نظر سے غائب ہوگیا بعد کچھ دیر کے سارے درخت باغ کے بادلے سے منڈھ گئے اور ہر پھول مثل گوہر شب چراغ کے روشن ہوگیا پتیوں میں چاک پیدا ہوئی برگ گل تالیاں بجانے لگے پتی پتی سے صدا جمشید کی جو کی بلند ہوئی بیچ بارہ دری میں تخت جو بچھا تھا آئینہ اُس کے سامنے لگ گیا ہزارہا منقلین سونے چاندی کی روبروے تخت روشن ہوگئیں بخور سلگا دیا اُسوقت شہنشاہ طلسم آئینہ میں ظاہر ہوا آج وہ تاج سر پہ دیے تھا کہ دیدۂ روزگار جسکے دیکھنے کا محتاج تھا اور وہ قباے پرزر زیب بر فرمائے تھا کہ قباے زنگار رنگ فلک کی قبا جسکے مقابل نیلی اور سیاہ تھی خلاصہ یہ کہ جب شہنشاہ طلسم ظاہر ہوا ہزارہا دن گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے سب سے اول حیرت نے کشتی انگوٹھی کی نذر دی شہنشاہ نے مسکرا کر نذر قبول کی تورے پوش ہٹا کر انگوٹھی کو ہاتھ میں لیا پہلے جمشید کو سجدہ کیا پھر انگوٹھی کو پہنا نگینہ انگوٹھی کا آفتاب سے زیادہ روشن تھا مگر یہ ثابت نہ ہوتا تھا کہ کس چیز کا ہے کچھ نقش اُسپر جادو کے کندہ تھے کہ جسکی وجہ سے ساحر اور خبیث مطیع اور سر افگندہ تھے غرضکہ جب انگوٹھی بادشاہ نے ہاتھ میں پہنی فوراً تالی بجائی ایک طاؤس کہ جسکا چہرہ پریزاد کا تھا اور سارا جسم طاؤس کا تھا ناک میں نتھ اور کانوں میں جڑاؤ پتے بالیاں پہنے تھا سامنے شاہ طلسم کے آیا شاہ نے فرمایا کہ اے طاؤس طلسمی میں نے تجھکو امتحان کی راہ سے بلایا کہ دیکھوں انگشتری جمشید کام دیتی ہے یا نہیں طاؤس نے عرض کی کہ جسکے پاس انگوٹھی ہوگی مجھپر کیا تمام طلسم اُسکا تابعدار ہے شہنشاہ نے کہا اچھا جاؤ اور عمرو کو کہ خداوند سے باغی ہے پکڑ لاؤ طاؤس اسی وقت حسب حکم شہنشاہ روانہ ہوا اور بارگاہ مہرخ میں چکر مار کر اترا پکارا خواجہ تمکو شہنشاہ افراسیاب جادو نے یاد کیا ہے یہاں طاؤس کے آنے سے اول تو عمرو تیار ہوا کہ بھاگ جاؤں مگر آواز سور کی سنکر قلب پھر گیا بولا کہ غلام حاضر ہے یہ کہکر قریب گیا طاؤس نے منقار میں داب لیا اور پیٹھ پر لاد کر اڑا اور سامنے شہنشاہ طلسم کے لاکر زمین پر ڈال دیا عمرو نے اٹھکر بادشاہ کو تسلیم کی اور وہ جاہ و جلال آج شاہ جادوان کا دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا تھرتھر مثل برگ بید کے کانپنے لگا اور زبان کو تعریف شہنشاہی میں وا کیا کہ نظم

چراغ جہان گوہر شاہ باد		رخ شاہ روشن تر از ماہ باد	

توئی آنکہ نیروے بینش پہ تست
بہر جا کہ باشی خداوند باش

برومندی آفرینش بہ تست
زبخشے کہ کارے برومند باش

افراسیاب نے کرسی بیٹھنے کو دی عمرو تسلیم کرکے بیٹھا شاہ جادوان نے کہا کہ مین نے تجھکو اس لیے بلایا ہی کہ سمجھا دون یعنی تو اور ہمراہی تیرے اگر آسمان پر بھی جا کر چھپین گے جب بھی گرفتار ہونے سے نہ بچین گے پس لازم ہی کہ سب کو سمجھا کر لے آ اور سامری و جمشید و لقا کو سجدہ کر کہ جان تیری بچ جائے عمرو نے بجواب اس سوال کے عرض کیا کہ مجھے اپنے نفس پر اختیار ہی مین ابھی سامری پرست ہوتا ہون اور لوگون کو مین سمجھا دونگا ماننا اور نہ ماننا اُنکا کام ہی افراسیاب نے کہا تیرا سامری پرست ہونا لایق اعتبار نہین مین نے صرف اپنا جاہ و جلال دکھانے کو تجھے بلایا تھا کہ دیکھ مجھ مین یہ طاقت ہی اچھا اب جا اور لوگون کو سمجھا اگر اُس کے خلاف کیا تو سزا پائیگا یہ کہکر طاؤس سے حکم دیا کہ اسکو پہونچا آ طاؤس لیکر بارگاہ مہرخ مین آیا ادھر افراسیاب نے کہا کہ عمرو بیشک باغیون کو سمجھائیگا کیونکہ آج دباؤ کھا گیا حیرت نے کہا وہ مکار ہی الامر فوق الادب براہ تعظیم مین یہ مثل عرض کرتی ہون کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست کئی بار یہ اتفاق ہو چکا ہی کہ وہ آیا اور مکر کرکے چلا گیا شاہ نے سُنکر ایک پتلا کاغذ کا کترا اور انگشتری جمشید اسپر لگا دی کہ بوٹ کر مثل انسان کے وہ ہو گیا اُس سے کہا تو جا اور بارگاہ حریف مین جا کر روے ہوا ٹھہر یا قبہ بارگاہ پر بیٹھکر سُننا کہ عمرو کیا کہتا یا کیا گفتگو کرتا ہی پتلا حسب الحکم اُڑکر آیا اور قبہ بارگاہ پر چپکا بیٹھکر گفتگو سُننے لگا لیکن جب طاؤس عمرو کو بارگاہ مین لایا سب خوش ہوے طاؤس پکارا کہ جو وعدہ تو شاہ طلسم سے کر آیا ہی خبردار اُسکے خلاف نکرنا ورنہ بہت بُرا حال ہوگا یہ کہکر طاؤس تو چلا گیا اور مہرخ وغیرہ اُٹھکر عمرو کے گلے سے لپٹ گئین دیکھین تو رنگ عمرو کے چہرے کا سفید ہی غرضکہ تجھلایا دل مین عمرو کے پنکھے لگے ہین کہہ رہا ہی کہ خدایا تیرا مددگار رہی جبکہ کچھ دیر مین حواس درست ہوے سارا حال دربار شاہ جادوان کا بیان کیا سب نے متفق القول یہی کہا کہ خواجہ ہم آپ کے تابعدار ہین جو فرمایئے بجا لائین عمرو نے کہا کوئی تدبیر بچنے کی نکالو سب نے عرض کیا کہ کوئی صورت بچنے کی نہین اگر تمام عالم کے ساحر جمع ہو کر شاہ طلسم پر اب سحر کرین تو بھی بسبب انگوٹھی کے اُسپر اثر نہ ہوا اور کوئی اس ظالم پر غالب نہ آئے عمرو نے کہا کچھ ہی کیون نہو لیکن مجھ سے اطاعت اس گبر نا ہنجار کی

نہوگی اور لڑے ملکہ اسد نبیرۂ امیر طلسم مین آئے اور طلسم فتح نہو مقرر یہ طلسم فتح ہوگا کیونکہ جہان
اولاد حمزہ کا قدم آیا کیسی ہی اُس جگہ آفت ہو ٹلجاتی ہی اور مہم سر ہوتی ہی ہان مین
یہ نہین کہتا کہ مقدر یاوری نکرے اور قضا ہی آچکی ہی تو اُسکا ذکر نہین اب میرا تم
لوگون کے لیے جی کڑھتا ہی تمھین چاہیے کہ شاہ جادوان کی اطاعت کرو اور بدستور اپنے
ملک و مال پر قابض رہو مہرخ اور بہار وغیرہ سب نے جواب دیا کہ خواجہ استغفر اللہ
جان سے جانا قبول جہان سے گذرنا مقبول مرجائین دنیا سے خاک تک برباد ہوجائے مگر
فرمانبرداری شاہ طلسم نہین منظور عمرو نے کہا مرحبا اچھا کوہ سیاہ مین خیمہ استادہ ہی وہان جاکر
رہو مہرخ نے کہا یہان وہان سب برابر ہی میلے مین جانا ضرور پڑے گا عمرو نے کہا نظر
بہ فضل خدا رکھکر ابھی یہین ٹھہرو یہ تمام باتین اُس کاغذی پتلے نے قبہ بارگاہ پر بیٹھے بیٹھے
سُنین اور جاکر افراسیاب سے بیان کین اُسنے کہا ان سب باغیون کی قضا دامنگیر ہی اے
حیرت مین ظلمات مین اپنے بزرگون کو بلانے جاتا ہون یہ کہکر ایک نارنج سمت فلک
اوچھالا کہ بلندی پر جاکر وہ غائب ہوگیا اُسوقت باغ سیب مین جو بیتل کا آسمان
قائم رہتا ہی اور حال اُسکا اوّل بیان کیا گیا تھا اس آسمان کے دو طبق ہوگئے اور اُسمین سے
ایک اژدہے پر نقارے کی جوڑی کھنچی ہوئی آئی شاہ نے ایک نارنج انگوٹھی سے مس کرکے
اُس نقارے پر لگایا کہ جہان تک سرحد طلسم ہی صدا اُن نقارون کی گونج گئی اور انگشتری کی
وجہ سے ساکنان طلسم کے قلب پر تاثیر ہوئی کہ میلے مین چلین افراسیاب سوار ہوکر زیر گنبد نور
جو بارگاہ طلسمی استادہ ہی وہان آیا اور یہان سے کچھ دور پر ایک باغ ہی کہ اسکو باغ جمشیدی
کہتے ہین اور اُسکے متصل ایک کنوان مثل تالاب کے ہی کہ اُسکو چاہ زمرد کہتے ہین پس قریب
باغ جمشید شاہ آکر ٹھہرا اور حیرت سے کہا تم آج عبادت خداوند جمشید کرو اور کارپردازان
سے حکم دیا کہ بارگاہ طلسمی سے تا باغ عشرت اور باغ جمشید آراستگی کیجائے یہ کہکر آپ سمت
ظلمات روانہ ہوا یہان ہر مقام پر سڑکین پختہ بن گیئن اور سڑک پر پتھر قیمتی رنگ برنگ
و مثل سنگ سماق و سنگ یشب و شجر از قسم جواہر نصب کیے گئے دو رویہ دُکانین پختہ پتھر کی
بنائی گیئن کرسی ہر دکان کی کمر کے برابر رکھی گئی جھاڑ فرشی قد آدم دونون سمت سڑک
کے استادہ ہوے اور باغات کے درخت آراستہ کیے تمغے چاندی اور سونے اور جواہرات سے منڈھے
گئے یہی انتظام تا شام رہا جسوقت سیلان فلک کی آراستگی جواہر کواکب سے ہوئی اور سلحہ ہاے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افلاک تماشاگاہ مردمان طلسم عالم ہوے کہ نظم

چو زلف شب از حلقۂ عنبری — سمن رنگ بر طاق نیلوفری
نمودند کاینجا حصاریست خوب — کہ دورست از و تند باد جنوب
یکے سنگ مینا و مینو سرشت — بزیبائی و خرمی چون بہشت

حیرت دشت مین ایک جگہہ مصروف عبادت جمشید ہی کہ حال اسکا صبح ظاہر ہوگا لیکن اُس شب جماؤ ساحرون کا ہونے لگا یعنے ایک آسمان سرخ آکر چھا گیا اور پھول سنہرے برسے پہر بھر کے بعد آسمان شق ہوا اژدہے اور طاؤس پیدا ہوے اُنپر بارگاہین زربفتی اور بادلے اور مخمل کی بارتھین وہ بارگاہین کنارے کنارے سڑک کے ساحرون نے استادکین قبہاے بارگاہ قبۂ فلک سے ہمسری کرتے تھے کلس یاقوت و زمرد کے چڑھے تھے ہر ایک کلس پر طاؤس جواہر کا بیٹھا تھا اور موتی کا مالا منقارمین لیئے تھا بارگاہ مین فرش مکلف تاقم و سنجاب کا بچھا تھا چار سمت سائبان زربفتی باسلاک مروارید کھینچ دیے نیچے اُنکے تخت ہاے مرصع کار بچھ گئے سامنے تخت کے کرسیان جواہر آگین بچھ گیئن اور دوہری بارتھین فانوس میناکار کی لگادین تخلخے اور گلدستے جابجا ہواکے رُخ رکھدیے جب یہ درستی ہو چکی یکایک فلک کی طرف روشنی ہوئی اور نوبت و نقارے بجے سواریان شاہان طلسم کی کہ باجگزار افراسیاب ہین آنے لگین کوئی بادشاہ ملک مشرق کی سرحد کا اور کوئی مغرب کی جانب کا اور کوئی شمالی سرحد کا حاکم اور کوئی جنوب کا مالک ملک مشرق کے جتنے بادشاہ آے سب زرد لباس پہنے تھے اور ماے و دیگر اقسام کا زیور جو کچھ کہ پہنے تھے وہ لعل اور معدنیات کا تھا یعنے جو چیز کہ آفتاب سے متعلق ہی اور ملک مغرب کے بادشاہ لباس اودا اور سیاہ اور نافرمانی اور زیور بھی ویسا یعنی جو کچھ کہ زحل سے منسوب ہی زیب بر کیے تھے اور ملک شمال کے بادشاہ لباس اور زیور جو کچھ کہ متعلق بہ مریخ ہی پہنے تھے اور جنوب کے بادشاہ جو کچھ کہ منسوب بعطارد ہی زیب قامت کیے تھے فی الجملہ یہ بیان قصے کے رنگ کو کھو دیتا ہی ظاہر ہی کہ افسانہ اور ہی اور نجوم و حکمت و ہیئت اور ہی چنانچہ صاحب بوستان خیال نے یہی رنگ پسند کرکے سارا قصہ لکھا ہی یہان اس طرز کو عام فہم حقیر نے خیال نہ کیا اور باعث طول افسانہ سمجھ کر چھوڑ دیا دوسرے اصل دفترمین بھی کچھ ذکر اسکا نہین ہان داستان گو اپنی قوت بیانیہ سے اگر بیان کرے اُسکو اختیار ہی تیا اُسکا لکھدیا گیا خلاصہ یہ کہ ان بادشاہون کی

سواریون کا انتظام اور دھوم دھام بیان کرنے سے زبان قلم عاجز ہی یعنے کوئی ان مین عورت ہی اور کوئی مرد ہی تخت ہاے سحر پر لباس فرمان روائی پہنے ہر ایک سوار گرد شیرون اور امیرون کی قطار ہزار ہا غلام زرین کمر اور ہزارون کنیزان قمر پیکر عہدے ہاتھون مین لیئے آگے آگے باجے بجتے ڈمرو اور ناقوس کی صدا بلند چاہ زمرد پر نذر اور بھینٹ چڑھانے کا سامان لیے کشتیان زر و جواہر کی بکریان اور سور وغیرہ ہمراہ شاہزادیان طلسم کی آرائش اور بناؤ کیے لب لعلین کو اُنکے مسی سے سرو کار پیشانی پر نزاکت سے افشان بار آنچل پلو کے دوپٹے اوڑھے سر پر تاج رکھے مور پاؤن زیب قدم کیئے از سر تا پا بہار رشک گلزار کہ بیک غمزہ کشور جان جوانان دہر کو برباد کردین اور بیک عربدہ اقلیم دل عشاق کو تسخیر کرین دلبری اُنکی تابعدار غمزہ اُنکا فرمان بردار سواری کے ساتھ ہمراہ فوج ساحران بیشمار نیرنگی سحر کی دکھاتے کبھی پھول فلک سے برساتے کبھی زمین پر باغ لگاتے کہ بمقتضاے نظم

پری پیکرے چون گل آراستہ
پری وبت از ہندوان خواستہ

دہن تنگ و سر گرد و بر و فراخ
رُخی چون گل سرخ بر سبز شاخ

نہ گیسو کہ زنجیر او مشک ناب
فروہشتہ چون ابرے از آفتاب

ازان مشک تر آب گل ریختہ
نہ از سنبلہ سنبل آویختہ

مکلل بگوہر قبادے پرند
چو پردین بہ گوہر کشی ارجمند

زلعل و زمرد یکے تخت زرد
بساطے ز یاقوت و زر سرخ و زرد

زبلور تابندہ خوانے فراغ
چو نسرین تر بر سر سبز شاخ

لگا ورده اسپ مرصع نگار
همه زین دہراے گوہر نگار

صد اشتر قوی پشت بالیدہ ران
عرق کردہ در زیر بار گران

ز ہر بستہ ہاے کہ در بار بود
جواہر یمین زر بہ خروار بود

قباہاے خاص از پے ہر کسے
قبا با دلیہاے زرکش بسے

زبس زود خیزان لب رودبار
نشاندہ ز رخسار گیتی غبار

زبرق آمدہ ابر نیسان بجوش
بر آورد تندر بہ تندی خروش

رگ رشتی در زمین گشت سخت
برقص آمدہ برگہاے درخت

اسی طرح شب بھر دا غارہ شاہان طلسم کا رہا یہان تک کہ ملکہ زلفین کا کل دراز اور ملکہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گل اندام نازکبدن اور ملکہ محبوب لاثانی اور مشکبوے کاکل کشا اور ملکہ یکم
مست ناز اور ملکہ گل بازنہر ریز اور ملکہ حسین زرین لباس اور ملک جمیل زرین کمر
اور شعلہ خیز شاہ جادو اور ملک خونخوار تبرزن جادو اور ملک ظہیر فرتوش
جادو اور صرصر آہن کلاہ فولاد بدن جادو وغیرہ تمام شاہان طلسم آکر جمع ہوے
کہ نام اُنکے فرداً فرداً اگر لکھے جایئں تو نہایت طول ہوانشاءاللہ تسخیر ہوتے ممالک
طلسم کے وقت نام خود ہی ذکر ہونگے جب یہ شاہ اور شہزادیان آچکین تو اکابرین
طلسم کی آمد ہوئی اور بادشاہوں کا لشکر اور بہیر دبگاہ کے لوگ کوسوں تک اُتر پڑے
اب بارگاہ طلسم سے تا باغ عشرت کہ منزلوں کا فاصلہ ہے انسان اور انبوہ خلق تھا
سوائے بارگاہوں اور خیموں کے اور کثرت خلق کے اور کچھ نہ نظر آتا تھا جب معززین
طلسم بھی آچکے پھر منتظمان طلسم آنے لگے کوتوال طلسم اور دربان اور گرداور کہ یہ سب جہان
خاص طلسمی مرحلے ہین اُس جگہ کے منتظم ہین اور اسد کے داخلے کے وقت طلسم ہین
ان سب سے مقابلہ ہوگا اور جب لوح طلسم تدبیر انکی موت کی بتائیگی اُس وقت یہ مارے
جائینگے خلاصۂ کلام جب منتظم داخل ہوے یکایک ابر سرخ رنگ فلک کی طرف ظاہر ہوا
اور پھول گلاب کے مگر جواہر کے بنے ہوئے اُس ابر سے برسنے لگے اور ہزارہا نقارے بجتے
سنائی دیے صدہا منقل سونے روپے کی جلتی نظر آیئن تمام بادشاہ اور اکابرین طلسم اور
منتظم وغیرہ برائے استقبال سمت فلک سوار ہو کر چلے کہ وہ سحاب زمین پر اُترا اسپر فرش
ملوکانہ اور تخت شاہی نہایت آراستہ پیراستہ بچھا تھا اور تخت پر ایک معشوق سراپا ناز
عربدہ ساز زیور و جواہر پہنے لباس فرمانروائی زیب جسم کیے جلوہ گر تھی کئی ہزار نازنین مصاحب
اور ہمدم اور کنیزاپنے اپنے رتبے کے موافق کھڑی اور بیٹھی تھین اور اُس محبوب زیبا تمثال
کے سراپا کا کیا بیان کیا جائے صفحہ فسانہ وقت تحریر وصف سرخ رشک گلزار بہشت بنتا ہی
قلم خود نکتہ چینی کرتا ہی زلف سیہ کے عنبر سارا و رشک کیا شاہ ختن و تاتار و چین غلام ہر
حلقۂ گیسو کے بندۂ حلقہ بگوش و بے دام مانگ جادۂ کہکشان فلک کو راہ بھلا دے پیشانی
نور آگین سپیدۂ صبح صادق کو کاذب بتادے خال ہند و رہزن ضمیر عاشقان بھوین وہ
محراب جو سجدہ گاہ حسینان جہان پلکین وہ ناوک دوز جو ایک جنبش مین روحانیوں کو
صید کرین ناز مژگان ہزاروں دل قید کرین آنکھین وہ جام سرشار مے محبوبی جو دل خشک کو بریان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ کرین بلکہ غارت کرین سفیدی چشم روز روشن کو روبرو اپنے تیرہ کرے اور سیاہی سواد شب کو خیرہ کرے رخسار تابان گل سرخ کو ندامت سے آب آب کرے بلکہ چشمۂ خورشید کو بے آب وتاب کرے دہان تنگ کو تنگ شکر کیا کہون مگر حقۂ لعل وگوہر کہون لب یاقوت رنگ لعل بدخشانی کا جگر خون کرے بلکہ یاقوت رمانی کو ہیرا کھلائے مرجان غیرت سے مرمر جائے چاہ ذقن یوسف دل کو اپنی چاہ مین کنوئین جھکوائے جو دیکھے اسی چاہ مین باؤلا ہو جائے کہان تک وصف اسکا لکھا جائے گردن صراحی دار ہاتھ ہر ایک دل کی دستبردی کو سر دست تیار سینہ گنجینہ نور چھاتیون کا اسپر ظہور نارستان کو دیکھکر نارستان کا سینہ شق ہوا سیب د بہی کا رنگ غیرت سے فق ہوا شکم صاف وشفاف تختہ بلور سیلی کی سیدھی لکیر نہ تھی لپشت پر بالون کے آنے سے عکس کا ظہور ناف کو گرداب بحر حسن کہنا پرانی بات ہی یہ چشمۂ آب حیات ہی موے کمر آئینہ حسن مین گویا بال آیا ہی یا تار خط شعاع آفتاب سپہر حسن پر ملا ہی آگے عجب لذت کی چیز ہی وہ ہنسنی ہی جو موتی چگتی ہی یا وہ چور خانہ ہی جسکو کلید تمنا کھولتی ہی وہ مضمون حجاب ہی جس پر مہر خط شباب ہی وہ مورنی ہی جو کہ مستی مین مثال مور کے منھ سے ٹپکے تو وہ اپنی منقار مین لے وہ دیدۂ نور ہی جس مین وصل کی سلائی سرمہ لگائیگی وہ غنچہ تنگ سر بستہ ہی جس مین ہواے تمنا بڑی مشکل سے جائیگی غرض ساق نورانی شاخ نخل طور زانو دونون لطافت ونزاکت مین آفتاب وگوہر سے زیادہ پر نور کف پا آئینہ روے عروس غرضکہ از سر تا پا وہ نازنین یگانۂ دہر ناز وادا مین بلا کا قہر کہ

نظم

پری پیکرے شوخ ومست آمدہ — پری وار در شب بدست آمدہ
چو سروے بسر سبزی آراستہ — ز رسرخ گل عاریت خواستہ
بہ ہر ناوک غمزہ کاندا ختے — فسکالیے زرد حانیان ساختے
لب او چہ لب شور بازارہا — ورد قند وشکر بہ خروارہا
سمن را تماشا در آغوش او — تماشا کہ گل تا بناگوش او

اس کا فرکیش کو تمام شاہ اور معزز ومنتظم ہر شخص نے سجدہ کیا اور نذر دی کیونکہ یہ دختر ہی خداوند داؤد جادو کی جو خاص نبیرۂ سامری ہی اور طلسم مین خدائی کرتا ہی اور جس بادشاہ کی تصویر کو اپنی جگہ پر تلوار سے چاک کرتا ہی سر اُس بادشاہ کا اُس ملک مین کہ جہان کا وہ حاکم ہی کٹ جاتا ہی خداوند جسے چاہتے ہین اُسکو پھر بجاے شاہ مقتول کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بادشاہ کرتے ہین اور علاوہ اسکے اور بہت کچھ طلسم مین اسکو اختیار ہی آج اپنے عوض نور چکیدہ
اپنی بیٹی کو میلے مین بھیجا ہو اور داؤد اپنی جگہ سے اُٹھتا بھی نہین اور ملاقات بڑی
شکل سے خداوند کی میسر آتی ہی لوگ زیارت کو جمع ہوتے ہین تو پردہ گنبد قدرت کا اُٹھتا ہی
ایک روشنی سی سب دیکھ لیتے ہین غرضکہ نام اس لڑکی کا ملکہ لالان خون قبا ہی
حقیر نے جو سراپا وغیرہ اس نازنین کا لکھا یہ اسلیے طول دیا کہ یہ ملکہ بھی معشوقہ شہزادہ
اسد فاتح طلسم کی ہوگی اور شہزادے کے نکاح مین آئیگی بحول و قوت الٰہی شہزادو دیہ کا
فتح ہونا اور داؤد کا مسلمان ہونا جلد دوم مین ذکر ہوگا فی الجملہ جب خداوند زادی داخل
ہوئی بارگاہ طلسم جو زیر گنبد نور ہی اور سواے شاہ جادوان کے اور کوئی جا نہین سکتا اِس
بارگاہ مین یہ جاکر تخت طلسم پر جلوہ گر ہوئی اور مصاحبین اور انیسین اور جلیسین گرد
کرسیون پر بیٹھین ناچ ہونے لگا جام مدار غوالی چلنے لگا ملکہ لیکن برہم رہی اور کار پردازون
سے گویا ہوئی کہ اس افراسیاب کو غرور بہت ہوگیا ہی آج ہمارے استقبال کو بھی
حاضر نہوا لوگون نے عرض کی کہ انھین حضور کے تشریف لانے کی خبر نہین اب آئینگے تو
مراسم تعظیم بجا لائینگے یہان تو یہ ذکر ہی مگر میلے مین پھر شور اُٹھا اور بلاہاے سیاہ و غولان
طلسم اور اژدرہاے دمان اور شیران ژیان میلے مین آئے وہ بلائین اگر کوئی خواب مین
ایکبار دیکھے تو تمام عمر نیند نہ آئے خواب عدم مین بھی چونک پڑے اور برابر سر اُنکے
آسمانون سے لگے اور پاؤن قعر زمین مین تھے کسی کے سر سے اژدہا منھ نکالے شعلے چھوڑتا
اور کسی کی آنکھ سے دمبدم قطرۂ اشک گر کر بلاے تازہ بنتا اور آدمیون کو کھاتا یہ
بلائین خبیث اور بھوت ہین انھون نے آکر ایک گوشے مین باغ جمشید کے قرار لیا
اب کوئی سواے عمرو مطبعون کے باقی نہین جو داخل نہوا ہو صرف حکیم قسطاس الحکمت
ورفیع الحکمت و منصور الحکمت کہ مرد خدا پرست ہین اور جیسے کہ بادشاہ طلسم کو
افراسیاب نے قید کیا ہی ان بزرگون کو بھی بطور نظر بندون کے رکھا ہی پس یہ لوگ
میلے مین نہ آئے اور بزرگ شاہ طلسم کے مثل ماہی زمرد رنگ و آفات چہاردست
و یلقین چہاردست وغیرہ بروقت پرستش جا زمرد برآئینگی خلاصہ یہ کہ
رات بھر مین تمام طلسم کی خلقت جمع ہوئی جس وقت کہ شہنشاہ سیارہ کا سرتاج فلک
ہفتم پر پہونچا اور تماشاگاہ روزگار مین بادیدۂ حیران وہ بھی میلہ دیکھنے آیا نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

	چو روز دگر خور ز مشرق شتافت دد و دام دہل زن درآمد بہ جوش		سپہدار چین کار زرقین بساخت ز منقار مرغان برآمد خروش	

شہنشاہ **افراسیاب** بجاہ و حشم میلے مین آیا اور حال آمد خداوندزادی ملکہ **لالان خون قبا** سنگر کشتیان زر و جواہر کی بہر نذر لیکر سامنے ملکہ کے گیا تسلیم کی نذر دی عذر علیم الفر صفتی کیا ملازمون کو تاکید اکید کی کہ خبردار ملکہ عالم کو کوئی تکلیف نہو سب خاضر خدمت رہین جملہ سامان راحت موجود رہے پھر وہان سے رخصت ہوکر صحراے باغ جمشید مین گیا یہان آتشی بچھائے ملکہ **حیرت** پوجا جمشید کا کر رہی تھی ایک پانون سے کھڑی سحر پڑھ رہی تھی اور **افراسیاب** نے پاندان طلائی منگا کر گلوری اپنے ہاتھ سے لگا کر ملکہ کے منھ مین دی اور **حیرت** کو ایسا جوش سحر کا تھا کہ تھرتھر مثل برگ بید کے کانپنے لگی اور گلوری کھاکر سر ہلایا کہ **افراسیاب** نے اشارہ کیا کہ سب ساحرہمراہی وہان سے ہٹ گئے **حیرت** نے ایک اُف کی شعلہ منھ سے سبزرنگ نکلا باہر آکر سرخ ہوگیا ملکہ نے دونون ہاتھ منھ پر رکھ لیے ایک چادر آتش کی پیدا ہوئی اور سر سے پا تک ملکہ کے لپٹ گئی **افراسیاب** نے کہا ای ملکہ مرحبا کیا کہنا تمھین تو پیاری بندی جمشید کی ہو **حیرت** بولی کہ اب کنیز رخصت ہوتی ہی جاکر چاہ زمرد کے اندر پوجا کریگی لیکن باغیون کو آپ طلب کیجیے سب لوگ آئے مگر وہی نہین آئے شاہ نے کہا تم پوجا سے فارغ ہو تو بلاؤن اسوقت ملکہ نے دونون ہاتھ بلند کیے ایک سلاخ آتش کی زمین سے فلک تک استادہ ہوگئی اور اسی طرح لاٹ آگ کی بنی ہوئی غائب ہوگئی **افراسیاب** نے کہا ابھی مجھے بھی کام ہین یہ کہکر یہ بھی غائب ہوگیا مگر اب میلہ قرار واقعی جمع ہوگیا اب حال بارگاہ **مہرخ** سُنیئے کہ **عمرو** رات بھر مشغول اوراد خوانی رہا اوردعائین اور آیتین صحیفہ ابراہیمی کی پڑھ پڑھ کر ہر ایک ساحر پر دم کرتا رہا جسکی برکت سے ہر **شخص** رکا رہا اور میلے مین نہ گیا صبح کو نماز پڑھکر مع عیارون نے **عمرو** روانہ ہوا کہ مین بھی جاکر میلہ دیکھ آؤن چلتے وقت **مہرخ** سے کہتا گیا کہ ای ملکہ ناچ دیکھو خوشی کرو مین آتا ہون ہرچند اسنے سمجھایا مگر ہر شخص بصورت تصویر چپ اور بحس ہی کیونکہ صداے نقارہ سُنکر آخر قلب پر وہ تاثیر ہوئی ہی کہ ہر ایک یہی چاہتا ہی کہ میلے مین جاؤن خلاصہ **عمرو** اسی حالت مین انھین چھوڑکر روانہ ہوا کچھ دن چڑھے میلے کے قریب حد کے پہونچا جہان کو راستہ پایا دس دس ہزار بیس بیس ہزار کے غول ساحرون کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتے ہوئے نظر پڑے دکاندار دکانین لگائے تھے سرون پر گلعار شفتالوی قرمزی رنگ برنگ کی پگڑیان باندھے دکانین تمام آئینہ بند تھین بازار آراستہ ہو رہا تھا خیام اور بارگاہین کہ جن کے وصف کرنے مین زبان قاصر ہی اور شمہ ذکر اوپر بھی ہو چکا استاد دیکھین کلس انکی سنہلی روپہلی نظر کو خیرگی دیتے تھے گویا ہزارون آفتاب نکلے ہوئے تھے لاکھون پالین دوکانداردن کی نصب تھین انبوہ خلائق تھا کہ کوسون تک تل رکھنے کی جگہ نہ تھی عمرو صورت ساحر کی ایسی بنکر عازم ہوا کہ مین کسی بازار مین جاؤن دو قدم آگے بڑھا تھا کہ ایک بڑھیا ظاہر ہوئی سر کا لا منہ مین دانت نہ پیٹ مین آنت سر ہلتا تھراتی ہوئی عصا تھا بنے قریب عمرو کے آئی اور کہا کیون موے تو بد ذاتی کرنے پھر آیا عمرو نے براہ مضحکہ کہا کہ او پیرزال تو کبھی منزل بھی ہوتی ہی بڑھیا یہ سنتے ہی لاٹھی لیکر کانپتی ہوئی چلی عمرو بھاگا لیکن جدھر گیا اور جہانتک گیا اس بڑھیا کو دیکھا کہ سایہ سان ساتھ ہی آخر یہ ایک جگہ ٹھہر رہا بڑھیا نے آکر لاٹھی اُٹھائی کہ مارون بھڑوے جو ایک سر کے چار سر ہو جائین عمرو نے کہا بڑی بی قصور معاف کیجیئے بڑھیا نے کہا خبردار جو کہین بد ذاتی کی نہین اتنی لاٹھیان مارونگی کہ ہاتھ پاؤن ٹوٹ جائینگے یہ کہکر بڑھیا چلی گئی اسی طرح اور بھی عیارہ صورتین بدلے پھر رہے تھے انھین بھی بڑھیا ملی اور ایک ایک کو بڑھیا نے پکڑ کر سمجھایا کہ خبردار کوئی بدمعاشی نہ کرنا ورنہ سزا پاؤ گے جب قران کو بڑھیا ملی اِسنے چاہا کہ ایک بغدا بڑھیا کے لگاؤن بڑھیا نے کہا سوئے مین سمجھائے دیتی ہون خبردار کہین دزدی نہ کرنا ورنہ یہ بغدہ وغیرہ کچھ بھی نہ چلے گا یہ کہکر غائب ہو گئی قران اور عیارہ زفیل بجا کر ایک جگہ جمع ہوے اور سب حال بڑھیا وغیرہ کا بیان کیا برق نے کہا مجھے جو بڑھیا ملی تو اُسنے کہا جا مین نے تیرے اُستاد کو چھوڑ دیا اسی طرح سب نے حال کہا عمرو نے کہا یہ بڑھیا نہ تھی بلکہ سحر تھا یہ سنکر قران نے کہا اُستاد جس وقت ہمکو ایک بڑھیا نے پکڑ لیا پھر جب افراسیاب ہماری گرفتاری کا قصد کریگا تو لمحہ بھر نہ بچ سکین گے اور میرا گرفتار ہونا میری قضا ہی آقا میرے فرما چکے ہین کہ جس روز بازو تیرا بندھے گا اُسی دن تو مرے گا پس مجھکو کہین پوشیدہ کیجیے اور لشکر مہرخ کا بغیر جائے میلے کے نہ رہیگا کیونکہ مہرخ و بہار وغیرہ سب جب سناتے ہین ہین یہ کسی طرح نہ رکین گی جب شاہ طلسم نے سحر کیا سب چلی جائینگی عمرو نے یہ تقریر سنکر کہا بیٹا سچ کہتے ہو اب تم میرے ساتھ رہو آج دن بھر اور رات بھر خوب میلے کی سیر کرو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور کل مقامات ذرا ذرا باغ جمشید اور چاہ زمرد و باغ عشرت و بارگاہ طلسمی و دیگر بارگاہین خاہان طلسم کی سب دیکھ رکھو کل آٹھوان دن میلے کی بھیڑ اور جماؤ کا ہی کل یا تو خدا نخواستہ ہم تم گرفتار ہو گئے اور جان گئی اور یا تو اس میلے کو ہمنے لوٹ لیا اور اس طرح لوٹین گے کہ جتنے میلے مین آئے ہین سب ننگے ہو کر جائین اور بہت سے خواب عدم مین سوئین لاشین اُنکی چیل کوے کھائین اگر یہ افراسیاب شاہ جادوان ہی تو بندہ بھی نظر کردہ ہفت پیغمبران ہی انشاء اللہ کل مین ہون اور یہ میلہ ہی اور افراسیاب ہی کہ بیت

اگر این چارہ سازی بدست آوریم
بآن چیرہ دستان شکست آوریم

قران نے سب گفتگو سُنکر عرض کی کہ بہتر ہی انچہ مرضی مولا از ہمہ اولی غلام آپ کے ساتھ ہی یہ کہکر سب عیار ملکر بصورت مبدل چلے عمرو سب کو لیئے راہ کترا کر قریب باغ جمشید آیا کہ اسی متصل چاہ زمرد بھی ہی دیکھا باغ نہایت وسیع اور نزہت اُسکا ہی فرسنگ در فرسنگ گلہاے رنگا رنگ پھولے ہین جواہر کے درخت ہین اور جواہر کے پھول ہین جس چیز کا پھول جواہر کا بنا ہی اُسی پھول کا عطر اس جواہر کے پھول کے خوشے مین داخل کیا ہی کہ ہوا چلنے سے شمیم گل نقل و اصل مین فرق نہین باقی ہی خیابان خیابان بہار وہان کی مردہ دلون کو زندہ جاوید بناتی ہی برگ سمن زبان بنکر سوسن سے ہمکلام تھے اور گل سنبزے پر یون کھلے تھے کہ لوح زبرجد پر منشی قدرت نے یاقوت احمر سے نقطے دیے تھے گوش شاہد چمن مین پتے بالیان تھین خوش رنگ ڈالیان تھین گل بوٹے طرح بہ طرح کے ایسے تھے کہ قبائے پرضیاے گلشن مین پھول زراندود بنے تھے گل اشرفی کے پھولون کا توڑا نہین بیشمار سوسن کی او داہٹ پر لب ہنسی آلود گلعذاران دہرنثار باغبان چار چمن گیتی نے میلہ لگایا جو پھول تھا عطر فروش تھا بہار کا جوش تھا باد صبا خریدار بھی بو نے گل ہر سمت لیجاتی تھی بمشام گلرخان روزگار معطر فرماتی تھی ایسے میلے مین یہ باغ پر بہار چھوٹے چھوٹے اور گھنے درخت سایہ دار تھے درختون کے فرش عمدہ بچھا تھا نسرین بدن سمن رخون کا مجمع تھا سحاب چمن ہر سمت چھایا تھا زبان حال سے روزگار کہنے کو تھا کہ نظم

کالی گھٹائین آئین ہوا کے ابھار پر
قبلے سے لے اُٹھی ہی ہوا ہی ابھار پر
مستی سے باد شوخ نے کیا گدگدا دیا

پریون کے تخت ٹوٹ پڑے سبزہ زار پر
رند و چلو گھٹائین گرین سبزہ زار پر
کالی گھٹائین لوٹ گئین سبزہ زار پر

صہبا چمن ہی ابسہی لبریز جام ہی
جوبن برس رہا ہی عروس بہار پر

عمرو وہان سے سیر دیکھتا ہوا آگے بڑھا عیار سب ساتھ ہین آگے بڑھکر صحرا مین نگیرے کھڑے تھے اور ایسے ویسے ساحر بیٹھے تھے ناچ ہو رہا تھا وہ فتنہ روزگار معشوقہ طرحدار رقاصہ انجمن تھی جو عاشق کی جان کی دشمن تھی کمر کولے کی لچک اور گھٹنا آگے بڑھنا اس طرح کا تھا کہ عاشق اُف کرکے رہجاتے تھے وہ توڑے لینا اور گھوم کر بیٹھ جانا مارے ڈالتا تھا کہ ابیات

کوئی مشق ستمگری مین تھی
کوئی سر گرم دلبری مین تھی
چل رہی تھی کسی سے کوئی چال
بن چھری ہو رہا تھا کوئی حلال
مثل گل اک نگار خندان تھی
شکل سنبل کوئی پریشان تھی
کسی عاشق پہ سرفرازی تھی
کسی بیدل سے جعلسازی تھی

جب یہان سے بھی آگے بڑھا کچھ لوگون کو دیکھا کہ ساز یعنے ستار و بین اور سارنگی وچکارا وغیرہ بجاتے ہین بایان ساتھ مل رہا ہی ٹھیکے مین ادھا بجتا ہی نئی نئی تانین اور ادیحین لیتے ہین کوئی کدارا بجاتا ہی کوئی ملار گاتا ہی کسی کو بیلو اور جوگیا پسند ہی تماشائیون کا ٹھٹ لگا ہی واہ واہ کی صدا بلند ہی بیت

بجاتے تھے اس طرح سے ملکے ساز
نکلتے تھے عشاق کے دل سے راز

جب اور آگے چلا پالین ساقنون کی تنی دیکھین نیچے پال کے چوکا تختون کا بچھا تھا اُسپر چاندنی کا فرش و قالین آراستہ تھا سقایا اور صندوقچہ دھرا تھا صندوقچے سے لگا ہوا آئینہ حلبی رکھا ساقنین ہزارون بناؤ کیے دولائی سفید اودی گوٹ کی اوڑھے آگے سے طوق سونے کا دکھانے کو گلا کھولے پائینچے پاجامے کے نیچے تخت پر پڑے ماتھے پر افشان لگائے پٹے چھوڑے بال بنائے لب تخت باہزاران ناز و انداز بیٹھی تھین کان کا زیور جھوم کر جھونکے لیتا تھا رُخ تابندہ بحر حسن تھا اسمین اس زیور کا عکس پڑتا یہ ظاہر تھا جیسے کنول دریا مین تیرتے ہین یا مچھلیان اور جانوران آبی پیرتے ہین ہاتھون مین کڑے پڑے دست حنائی مین پور پور چھلے تھے ایک سمت لگن اور پتیلون مین نیچے بھیگتے تھے سامنے کچھ حقے تیار تازے کیے رکھے تھے تپائیان سوراخدار بچھین چلمین اُسمین گھڑسی تھین خریدارون کا ہجوم کوئی گنڈہ گنڈہ لڑاتا تھا کوئی دوالی چلم اوڑاتا تھا کوئی جوان اشرفی اور روپیہ دینے والا آکر تخت پر ساقن کے قریب بیٹھا آنکھ لڑاتا تھا ساقن بھی مسکراتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھی یہ کیفیت ہونا نشہ جماتی تھی ایک طرف سامنے خریدار دعائین دیتے تھے کشمیر اور سابھان مانگتے تھے یار قند پیسے والی چلم کے بھروانے والے اُڑاتے تھے کوئی کہتا تھا ساقن کے دم کی خیر آج پلیر د پری کی ہمکو بھی بلوائیے ساقن کہتی تھی بیٹا اتبوا نگیا کے اندر کی ہی یہ بہت عمدہ ہی دمبدم چلم جاکر دیتی تھی خریدارون مین یہ بحث تھی کہ ایک کہتا تھا سر کرو دوسرا کہتا تھا کیا ہمکو پست پینے والا مقرر کیا ہی اس چلم کو تم سر کرو ایکی دو آنہ کی بھروائینگے تو ہم سر کرینگے کوئی کہتا تھا اور پھٹک کر بھر آگ رکھتا کوئی کہتا تھا ہماری چلم پر بکل کی آگ دھرنا دم بڑنے سے لوین بھق بھق اُٹھتی تھین سرور ہوتا تھا شعر پڑھتے تھے دائرہ اور دف تخت پر بیٹھکر بجاتے تھے پتہ ٹھمری غزل گاتے تھے عجب سمان کا بنا جلسہ تھا کہ ابیات

بیچے تھے عجب بہار کے تھے
صدقے دل اُنپہ سو ہزار کے تھے

طرفہ ہنگامہ اُنکی دکان پر
جمع تھے سیکڑون پری پیکر

ایک تو دائرہ بجاتا تھا
ایک چکارے پہ بیٹھا گاتا تھا

ساقنون کا عجیب نقشہ تھا
قابل دید ٹھاٹھ اُنکا تھا

نام رکھے کوئی جو رس کا اگر
دین وہ اسکو جواب یہ جلکر

اکتنے بیلے ہو دم لگا و تو
اشرفی کی چلم ہی پی دیکھو

اُن سے آگے بڑھکر مدک والون کی دکان نظر آئی حلقہ کیے لوگ بیٹھے تھے قلیان سلگتی ہوئی ہاتھ مین تھین مہروشے پر جمے تھے گنگا جمنی چھینٹے سامنے رکھے تھے کہ بمقتضائے ابیات

کچھ مدک والے وانپہ بیٹھے تھے
نوجوانون کو چھینٹے دیتے تھے

گنگا جمنی بھرے ہوے چھرے
رکھے تھے ماہرویون کے آگے

غیرت مہر و ماہ تھے مہرو
تھین قلمبین پری کے تھے گیسو

شعلے اُٹھتے تھے ایسے چھینٹو نکے
سنگ سے جس طرح شرر نکلے

انھین کے مقابل ایک سمت کو نبگ فروش سل بٹے کی دکان ٹھنڈھائی پینے کا سامان لیے لوگون کا مجمع کوئی لیتا چڑھاتا کوئی چلو لگاتا کوئی کہتا میری ٹھنڈھائی مین بادام بھی ڈالنا کوئی لونگ الایچی کی فرمایش کرتا کوئی کہتا یا داتا غفور رنشے ہون بھرپور کوئی کہتا گاڑھی ہوگی تو نگاہ تاڑی ہوگی کوئی پکارتا کہ ع گاڑھی چھنے گی آج کسی سبزہ رنگ سے + کوئی آزاد یہ صدا مین سُناتا نشے کی حالت مین بانگ لگاتا نظم

کو صولت اسکندر اور حشمت دارا … اے صاحب فطرت
پڑھ فاعتبروا یا اولی الابصار کا آیا … تا ہو تجھے عبرت
مستانہ جو ہین نے قدح بنگ چڑھایا … در عالم وحشت
یون خضر لگا کہنے ہنسیا و مریا … اب دیکھ حلاوت
ہی جی ہین فقیرون کی طرح کھینچ لنگوٹا … اور باندھ کے ہمت
چل کنج خرابات مین اور گھوٹ کے سبزہ … یون کیجے عبادت

یہان سے جو آگے بڑھا میخوارون کا جلسہ نظر پڑا دکان کلوار کی بسنتی سجی اونچے چبوترے پر گلابیان شراب ارغوانی اور زعفرانی کی چنی تھین کچھ لوگ اندر دکان مین بیٹھے تھے بوتلین اور کجیان سامنے رکھی تھین دور چلتا تھا جس کسی کو زیادہ نشہ تھا وہ دیوار سے لگ کر چپ ہو گیا تھا کچھ اُن مین ہنس رہے تھے آپس مین مذاق کرتے تھے مگر یہ لوگ مہذب تھے اپنی خودی سے باہر نہوے تھے کوئی شعر پڑھتا تھا کوئی کچھ گاتا تھا اور دکان کے سامنے جو میخوار کہ جمع تھے وہ تو بنکار رہے تھے کوئی کہتا تھا میان چوکھی دینا کوئی تھر تھر کانپ رہا تھا کوئی کیچڑ مین لوٹتا تھا کوئی بیہوش پڑا تھا مُنھ سے رال بہ رہی تھی کسی کو ڈولی مین ڈالکر لوگ لے گئے کوئی نشے مین تمام عمر کی اپنی کیفیت بیان کر رہا تھا باہم جوتی پیزار لڑتے تھے بعضے جوڑے ہوے تھے وہ ساقی سے یہ کہ رہے تھے کہ **ابیات**

شہرت تری چار سو ہو ساقی … دینا ہو اور تو ہو ساقی
وے جام کہ بادہ خوار ہین ہم … کب سے امیدوار ہین ہم
بال بط مے پر ہما ہی … جام آئینہ جہان نما ہی
جس وقت لب آشنا ہوئی مل … آنکھین ساغر صفت گئین کھُل
اُڑنے لگے آسمان کی سوجھی … رندون کو کہان کہان کی سوجھی

میخانے کی سیر دیکھکر آگے چلے دیکھا کچھ بانکے بگڑ گئے ہین تلوار باہم کھینچی ہی شور بلند ہی لوگ بھاگتے پھرتے ہین کہ یکایک دھوتو دھوتو تُرہی پھنکی اور کوتوال دوڑ لیکر دوڑا کچھ بھاگ نکلے کچھ کھڑے ہوے کچھ کو پکڑ لیا ایک طرف جو گرہ کاٹ گرفتار ہوے ہین کوئی کیسکی جیب کاٹتا تھا کوئی کسی کا رومال شانے پر کھینچکر بھاگا تھا اس ہنگامے سے جب آگے بڑھے حلوائیون اور نان بائیون کی دکانین بعد صفائی اور زیبائی نظر آئین کہ حلوائی کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دکان پر تھال برنجی برابر چنے تھے آگے دکان کے زنجیر برنجی لٹکتی تھی گھنٹی اسمین بندھی تھی اندر دکان کے نوکرون نے گولے پر کڑھاو چڑھائے تھے مٹھائی بناتے تھے الماریان مٹھائی سے بھری رکھی تھین تھالون مین مٹھائی کو جالدار اور محراب دار چنا تھا کہ پھول اور گلدستے بنے معلوم ہوتے تھے مٹھائی پر ورق طلائی اور نقرئی لگے تھے عجب جوبن دیتے تھے نظم

ایسے خوشرنگ تھال رکھے تھے — طشت مہر فلک سے اچھے تھے
حلوا سوہن مین ایسی لذت تھی — ٹوٹے دیکھے سے وہ لطافت تھی
حبشی کا جواب جوزی تھا — جسکو کھایا مزا جدا پایا
کب تراز دکا وصف پورا ہو — رشک خورشید جسکا پلہ ہو

نان بائی بصد خوشی ادائی ظروف مسی صاف وشفاف مین طعام لذیذ چنے ہوئے تھے پلاؤ زردہ قورمہ مرغ کا شوربا شیرمال وکباب وباقرخانی آبی نان ہوائی پکے وغیرہ ہر قسم کا کھانا مہیا رکھتے تھے تنور گرم تھا پتیلا چڑھا تھا ایک طرف ماہی توے مین کباب گرما گرم تھے کچھ لوگ دکان مین کھانا کھاتے تھے کچھ خریدار پیالے لیئے کھڑے تھے کہ نظم

شیرمالون کو لے کے جو کھائے — نان نعمت کا وہ مزہ پائے
انکی سرخی تھی اک ادا کے ساتھ — ماہرویون کے جون حنائی ہاتھ
وہ نہاری جو دیکھ لے بیمار — دل سے جاتا رہے شکیب وقرار
چٹ پٹے وہ کباب جو کھائے — زیست کا اسکو لطف ہاتھ آئے

ان سے آگے بڑھکر کنجڑون اور سنگتریون کی بہار دیکھی کہ بہنگے قیمت کے مہنگے پہنے سامنے ٹوکرون مین ترکاریان انار امرود شریفے وغیرہ چنے تھے جس مین ایک ایک لاثانی لہر یک مین بہار جوانی وہ سبزہ رنگ پیشانی اونچا چہرہ تابناک ہاتھون مین منہدی لگائے بانک لیے گنڈیریون کے لیئے گنے پونڈے چھیلتی تھین خریدار نوجوان سامنے ٹہلتے تھے بادام چشم سے اشارے ہوتے تھے نارپستان کے سیکڑون بیمار تھے تولنے مین جب ہاتھ اونچا ہوا پیاری بغل مین منھ ڈالنے کو جی چاہا کہ نظم

دے رہا تھا فریب سیب ذقن — کھو رہا تھا شکیب سیب ذقن
نارپستان پہ شیفتہ تھے ہزار — تھا انار ایک اور سو بیمار
پستئی لب پہ لوگ پستے تھے — شاخ بینی پہ ناک گھستے تھے

۱۵۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھے ان آنکھون کے عشق مین بدنام ڈورے ڈالین نہ کس طرح بادام
دیکھے گر انکی چھاتیون کی ابھار شق ہو غیرت سے مثل غنچہ انار
چست محرم پھنسی پھنسی کرتی تھی غضب کی بندھی ہوئی گاتی
لال اطلس کے لہنگے بوٹے دار گل لالہ کی دے رہے تھے بہار
دست رنگین مین دست بند کڑے پائے نازک مین بھی غضب کے چھڑے
رکھتی تھین ہیر پھیر باتون مین رات دن تھین وہ ایسی گھاتون مین
کیجیے اس طرح نیا فقرا لوٹتے باندھکر دھڑا الٹا
تول لیتی تھی سب کو انکی نگاہ کنوئین جھکوا رہی تھی انکی چاہ
رکھتے تھے سیب کا مزہ امرود روح انسان کی بڑھے گی درود
تازے تازے بڑے بڑے انگور دیکھے زاہد بھی تو ہو وہ مسرور
آم شیرین تھے وہ کہ لب ہون بند اولیا انبیا کو آئین پسند
پھیلے پھوٹے کسیرو تھے پر نور دل کی سوزش کو کرتے تھے کافور

بیچ سڑک پر خوانچے والے پھرتے دال موٹھ اور حلوا سوہن اور کچالو اور دہی بڑے اور گول گپے مصالحہ دار بیچتے تھے قلمین بالون کی کنپٹی پاس نکلتی تھین کان مین سینکین گھڑسی کمر بندھی تھی پتے اس مین بھرے تھے ہر سمت صدا لگاتے پھرتے ان کو دیکھتے ہوئے جب آگے بڑھے بزازہ آراستہ پایا کہ بزاز تھان عمدہ کپڑون کے ڈھیر کیے دلال دکان کے قریب پھرتے کہ نظم

بانکا ترچھا ہر ایک تھا بزاز خوبرو نوجوان سراپا ناز
گلبدن کوئی کوئی رشک قمر اور نزاکت مین غیرت گل تر
اپنی اپنی سجے ہوئے دوکان کیا ہی انداز سے تھے جلوہ کنان
اطلسین ہر طرح کی صورت دار گاج کے تھان غیرت گلزار
بیل بوٹے کی بیل بوٹے پر صدقہ ہوتے تھے ہر گھڑی گل تر
کامدانی کے تھے وہ نازک کار زر گل کی خجل تھی جس سے بہار
طاقے مخمل کے وہ دوکانون پر گل تر سے بھی تھے کہین بہتر
گٹھریون مین بھی خوشنما کمخواب وضع مین خوب طرز مین نایاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نین کو سکھ ہو من کو خوشی آئے	خالی گاہک نہ یہان سے پھر جائے
پیڑا اچھا تھا جھبی ادھی تھی	پاؤ لادنیا گفتگوان کی

انکی دکانون سے ہٹکر صرافہ تھا ایک ایک صراف پیسون کا ڈھیر لگائے ٹاٹ کے نیچے اٹھنیان چونیان روپے چھپائے بیٹھا ساہ جی اور سیٹھ جی لقب انکا تھا کہ ابیات

ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی	دولت آباد ہر دکان انکی
کوئی کھوٹا کھرا پرکھتا تھا	کوئی کرتا تھا کھن چلن سے جدا

یہان سے آگے بڑھکر جوہری بازار مین پہونچے ایک ایک جوہری حسین یاقوت لب مرجان دست فرش معقول بچھائے ڈبے ہیرے پنے کے کھولے جواہر کی پرکھ جانچ کر رہے تھے کہ نظم

جوہری بیٹھے تھے قرینے سے	تھے جواہر نفیس پاس انکے
آگے رکھے تھے پھول کے کانٹے	اسمین سب بانٹ تھے جواہر کے
خوشنما تھی وہ موتیون کی لڑی	جس سے شرمائے عقد پروین بھی
جوہری بھی تھے انتہا کے حسین	مثل یاقوت انکے لب رنگین

بازار مین برہمن قشقے ماتھے پر دیے چندن بدن مین لگائے لیٹا کمر مین گھڑے سے ڈول ہاتھ مین لیے کڑا بجاتے پھرتے تھے ایک طرف سقے بادے اور کھاروے کی لنگیان باندھے کٹورے کمر سے باندھے مشک دوش پر اٹھائے چھلے سے کٹورے بجاتے تھے عمرو عیارون کو لیے سیر کرتا پھرتا تھا کہ برق نے کہا استاد ہمکو میلے کا خرچ دو کہ ہم بھی کچھ لین عمرو نے کہا بیٹا یہ میلہ ہمارے قتل کے لیے ساحرون نے کیا ہے ہمکو خوشی کرنا نہین زیبا ہے اور خیر اگر تم کہتے ہو تو کل تمکو مین خرچ دونگا یہ کہکر آگے بڑھا بساط خانے کو سجا دیکھا کہ دکانون مین زینے نیچے ہین سفید کپڑے سے منڈھے ہین ابر کھلونے اور باجے اور چاقو اور قینچی اور آئینے اور سوت کے گولے اور ہر قسم کا اسباب عمدہ ولایتی رکھا تھا چھتریان ٹنگی تھین ایک طرف سرخ سبز رنگین پیالیان اور لڑکون کے کھیلنے کے چکی اور لٹو اور بینس اور ڈولیان رکھی تھین بعض دوکان پرسی اور سر سر تھا بعض کے یہان شیشہ اور سوئی نگینے وغیرہ تھے کہین کنگھی ہاتھی دانت اور سینگ کی نایاب تھین کہین انگریزی چیزین لاجواب تھین کہ بہ مقتضائے نظم

تھین دکانین بساطیونکی جہان	کیا بیان انکا کیجیے سامان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صاف و شفاف آئینے ایسے
جو نہ چشم فلک نے دیکھے تھے

رخِ محبوب سے انھین نسبت
دیکھنے سے ہوا انکے اک حیرت

کوئی چھتری اگر نظر آئے
پھول سورج مکھی کا شرمائے

دانت کی کنگھیان بھی وہ نایاب
شانہ بین کو نہ آئے دیکھ کے تاب

انھین کی دوکانون کے پیچھے او متصل علاقہ بند بیٹھے تھے عمدہ گہنا گوندھتے تھے پھول ریشمی بناتے تھے فیتہ بنتے تھے شمسے باندھتے تھے عجب طرح کے دستکار تھے فی الحقیقت صنعت مین ہوشیار تھے **نظم**

پھول وہ رنگ رنگ کے تیار
گل باغ جنان کی جن مین بہار

نور کے وہ بنائے تھے شمسے
زرد تھا رنگ شمس خجلت سے

کوئی فیتہ زری کا بنتا تھا
ہٹ تھا موتی کی کوئی باندھ رہا

کوئی تیار کرتا تھا آنچل
کوئی بیٹھا کتر رہا تھا جھل

جب وہ بنتے تھے ناز سے فیتون
کہتے تھے یون جو انکے تھے مفتون

انگلیان یہ نہین ہلاتے ہین
تیز دستی ہمین دکھاتے ہین

انسے آگے حکاک و نگینہ ساز اپنا نقش جار ہے تھے موتی بیدھتے تھے نگینے کھودتے تھے کہ **نظم**

ایک جانب کو بیٹھے تھے حکاک
رنگ سب سے جدا غضب چالاک

چھوٹے نگ اس طرح بنائے تھے
دیکھنے مین کبھی نہ آئے تھے

تھی خجل برق ہر نگینے سے
کشتیون مین چنے قرینے سے

تھے غضب کے وہان مرصع ساز
قابل دید جنکا تھا انداز

کہتا تھا یون کسی سے اک بے فن
حرف کیجے بیان سوا کندن

آرسی کو ملاحظہ فرمائین
کلمۂ حق زبان پر لائین

ایک سمت سادہ کار خوش پرکار بیٹھے انگوٹھیان چھلے خوشنما بنا رہے تھے کہ بقول ابیات

سیمتن کوئی کوئی ماہ جبین
دلبری کا دیار زیر نگین

چھلے وہ خوشنما بنائے تھے
دیکھنے مین نہ ایسے آئے تھے

دیکھین معشوق بھی گر ایک نظر
انکے گل کھائین شوق سے دلبر

کچھ آگے بڑھے گوٹے والے چمک دمک دکھاتے نظر پڑے ہر ایک کی دوکان مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیٹیان رکھی تھیں کچھ مال سامنے کھلا تھا اچکا لوگ لیتے تھے کوئی موٹی بام کا مانگتا تھا کہ دامون مین سستا ہو گا کوئی جوڑا بٹھا چاہتا تھا کسی نے بنت کی خواہش کی کوئی توئی کا خریدار تھا کہ

نظم

گوٹے والے تھے وہ قمر طلعت
کہ لکھون آب زر سے اُنکی صفت

وہ چمک رکھتی تھی دکان اُنکی
معدن زر کی جسپہ ہو پھبتی

پیٹیان سب بھری تھین گوٹون سے
رکھی تھین سامنے قرینے سے

اُن مین گوٹا تھا آبدار ایسا
سامنے جیسے برق شرمندا

اور چٹکی بھی اس بناوٹ کی
لے لے گاہک کے دلمین جو چٹکی

وہ کرن بھی اگر چمک جائے
آنکھ خورشید کی جھپک جائے

اس چمک کا سنہرا لچکا تھا
اک ڈلا سونے کا وہ گویا تھا

ہر جگہہ دورویہ بازون کے نیچے تختون پر تنبولیون اور تنبولنون کو بیٹھے دیکھا تختے سامنے رکھے اُسپر پان ہر قسم کے چنے ڈھولی سیدھی کرکے چھانٹتے تھے سامنے برنجی تھالیان جنمی تھین کسی مین لونگ کسی مین الایچیان تھین کتھے چونے کی بنگلے نما کلھیان رکھی کہ بمقتضائے

ابیات

تختہ ایک ایک روبرو رکھکر
اچھے اچھے چنے ہین پان اُسپر

ڈبیون مین لونگ الاچیان ڈلیان
کتھے چونے کی خوشنما کلھیان

اپنے گاہک کو یون بلاتے تھے
خاص یہ پان ہین مہوبے کے

بیگمی پان ہین دساور کا
بلکہ یہ جان ہی دساور کا

ایک سمت خوشبو ساز دماغ جہان معطر فرماتے تھے کہین گل فروش اپنی بہار دکھاتے تھے کسی جگہہ تمباکو والے کالے دھن کی خیر منانے والے خمیرا سادہ کڑوا بیچتے تھے کہین عطار مسیحا دم دوائین نایاب فروخت کرتے کہین کمھار مٹی کے برتن نہایت نازک اور کھلونے بالے بھولون کے عمدہ لگائے تھے ایک مقام پر پنچے بند اپنی دستکاری دکھاتے تھے کہ بمقتضائے

نظم

ایک جانب جو گندھی بیٹھے تھے
اپنی اپنی دکان کو تھے وہ سجے

ہار تھے شیشیون کے وہ رنگین
جیسے تابندہ خوشئہ پروین

کنٹرون مین بھی رنگ رنگ کا تیل
ایک دن بالون مین ملے جو کوئی
نکہتِ عطر عنبر کو کھوتی تھی
فیض جاری تھا ایسا خوشبو کا
گل فروشون کی دیکھی طرفہ بہار
وہ جہانگیریان ہین بیلے کی
طوق ہی موتیون کی کلیون کا
کوئی کہتا تھا یون پکار پکار
ہین چنبیلی کے ہار خوشبودار
دیکھی تمباکو والے کی دوکان
سرخ مخمل کے لاکھون بوے تھے
چاندی سونے کی ٹکیان عمدہ
سادہ کڑوا کسی مین تھا لبریز
وہ خمیرہ نفیس خوشبودار
جب نکلتا تھا منہ سے اسکا دھوان
تھے جو عطار سب مسیحا دم
اُنکے عناب لب کا تھا یہ اثر
ہو جو مدقوق بھی شفا پائے
دیکھیے کیا بنفشہ تحفہ ہے
ایسی ہی شیر خشت بھی نایاب
دیکھیے ہی ترنجبین نئی
تھی دکان کلال کی تزئین
ظرف مٹی کے وہ بنائے تھے
کاغذی آبخورے ایسے تھے
جنبش آب سے لچکتے تھے

بھاری ہلکا لطیف اور بے میل
رہے خوشبو ہمیشہ سر مین وہی
روح پژمردہ تازہ ہوتی تھی
بس گیا تھا وہ شہر بھی سارا
رشک سے بوستان کو بھی ہو خلر
ہو معطر جہان جو پہنے کوئی
اسکو پہنے تو نور کا ہو گلا
ہر طرح کے ہمارے پاس ہین ہار
جنسے آتی ہی بوے جسم نگار
ہر طرح کا مہیا تھا سامان
سادے کچھ کارچوب کے کتنے
اُن پہ مینا ہر ایک رنگ کا تھا
دلبر تند خو سے بڑھکر تیز
جس سے آتی تھی بوے مشک تتار
نظر آتی تھی زلف محبوبان
بھرتے تھے سب مریض انکا دم
لین بلائین مریض سے وہ اگر
تن بیجان مین جان آجائے
ابھی کشمیر ہی سے آیا ہے
دیکھین رکھکر زبان پر احباب
اور دوکان مین نہین ایسی
کہیے اسکو نگار خانہ چین
دیکھنے مین کبھی نہ آئے تھے
پیاس بجھ جائے جسکے دیکھے سے
جیسے انگاریون پہ جمتے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھی گھوڑے نئی بناوٹ کے	سائز سب کے نئی سجاوٹ کے
نیچے والون مین نیچے زیب دکان	ہر طرف ڈوریون مین آویزان
بیچوان اک بناتا تھا بیٹھا	ایک گٹا درست کرتا تھا
کھولتا تھا کوئی نگالی کو	صاف کرتا تھا کوئی قفلی کو
دیکھیے کیا بندھی ہی اُلٹی چین	جس طرح ہو حسین چین بجبین
دیکھکر خود پھڑک رہا ہی دم	کیا ہی پایا ہی نیچے نے دم خم
نہین واقف ہی کوئی اسدم سے	مُنھ لگایا تو باتین کرنے لگے

عمرو کو سیر کرتے اور پھرتے پھرتے شام ہوگئی اور جواہر تابدار خورشید کو صیرفی قدرت نے درج مغرب مین بند کیا اور جوہری فلک نے گوہر ہاے انجم کو بساط سپہر پر چنا کہ **نظم**

فلک پایگہ را بر اند دو نیل	سرپاسبان ماندہ در پاے پیل
شتاب فلک رانگ آہستہ شد	خروشان شب راز بان بستہ شد

رات کو بھی عیار پھرنے سے باز نہ رہے دیکھا کہ منزلون تک جھاڑ روشن ہو گئے اور قندیلین نور کی جواہر آگین درختون مین آویزان ہوئین اور آتشبازی فرسنگہا فرسنگ تک گڑ گئی چرخیان وہ جو افلاک ستارہ دار کو چرخ مین لائین نصب ہوئین اور یکایک انار چڑاتے اور ہتھ پھول چھوٹنے لگے قلعے مین آگ لگائی عالم روشن ہو گیا دنیا کو چرخیون نے منور کر دیا زمین و زمان زرافشان ہو گیا ستارون کا فرش منزلون تک تھا اور آسمان سے سونا برستا تھا چرخ زرجد ستارے سیلے پر نثار کرتا تھا اب تو رات کے سناٹے مین اپنی اپنی جگہ ہر شخص جلسہ جمائے بیٹھا تھا اور ہر ملک اور قوم اور مذہب ملت کا آدمی میلے مین آیا تھا کہین ہندو تھے کہین جمشید پرست کہین آتش پرست تھے مسلمان بھی خال خال اس ملک مین پوشیدہ تھے وہ بھی میلا دیکھنے آئے تھے ہر سمت جلسۂ عشرت مہیا تھا بادۂ خوشگوار کا دور چلتا تھا کہ **ابیات**

کہین تو شیشون کے فانوس کی چمن بندی	اور آنکے بیچ وہ چھٹنا پٹاخون کا چٹ پٹ
کہین شہنائی کی آواز اور کہین کا مود	کہین وہ ٹھنا سری اور بھیرون کہین تھانٹ
کہین بھیاس کہین پوربی کہین گوری	کہین ترانہ کہین وہ حہربٹ اور کہین ترِوٹ
کہین ملار کہین دیس مالکوس کہین	کہین بہ بھاگ کہین کاٹھرا کہین تھاکٹ
بنے ہوے کہین راوھاجی اور کھماجی	تنبور لڑھے ہوے سر پہ رکھے مورمکٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہین تھی کنج گلی اور وہین تھا بندرابن — سہانی دھن وہین مرلی کی اور بنسی بٹ
نہاتے دھوتے وہین اور وہین کدم کی چھانو — وہ گوکل اور وہ متھرا نگر وہ جمنا تٹ
کہین جو دیکھا تو تھا مارواڑ کا عالم — وہی کنار وہی ٹکڑیان وہی گھٹ پٹ
وہ آدھی رات کے سر آنکے دیس کے گانے — ہمار وسانور دمتوار ولیگوا الوٹ

غرضکہ جماؤ میلے کا کہان تک بیان کیا جائے مجملاً چند فقرے لکھکر اصل مطلب لکھا جاتا ہی یعنے عیار اُن کو دیکھ رہے ہین کہ مہاجن نیچے جامے پہنے لڑکون کو ساتھ لیئے سیر کرتے پھرتے ہین ہندنیان اپنا اپنا بناؤ کیے پھر رہی ہین اکثر ہین رام جنیان بھی ہین کہین طوائف بناؤ کیے آشناؤن کو ساتھ لیے بیٹھی ہین کلیجی کے کباب بھن رہے ہین کہین ایک رنڈی پر دو عاشق ہین اُسپر قصہ ہوا ہی کہین لونڈے پر جھگڑا ہوا ہی تلوار چلی ہی دوڑ گئی ہی لاگین لگ رہی ہین نٹ تماشہ کر رہے ہین نٹنیان ناچ رہی ہین جھولے پڑے ہین ساتون ہوتے ہین درختون کے نیچے دریان بچھی ہین شریف لوگ بیٹھے ہین ایک سمت افیونی بیٹھے ہین افیون گھلتی ہی گنے چھلتے ہین حقے توے کے بھرے رکھے ہین ایک امرود چھیلا ہی اُسکے ٹکڑے کرکے سب کو باہم تقسیم کیا ہی کوئی کہتا ہی کہ مین گنا ایسا چھیلتا ہون کہ جیسے شمع کسی نے مزعفر کی بوٹی نکالی ہی ایک ایک ریشہ باہم دیا تعریف ہو رہی ہی کہ جلیبی کی کرکراہٹ ہی بعض اونگھ رہے ہین من منا کر بات کرتے ہین تالاب مین جابجا لوگ نہاتے ہین ہندو چندن رگڑ رہے ہین تلک دیتے ہین کھور صندل کے اور قشقے ہاتھون پر کھینچ رہے ہین کہین درخت تلے ٹکٹکی پر گھڑا رکھا ہی پیندے مین اُسکے مہین سوراخ کیا ہی نیچے سری مہادیوجی کی مورت رکھی اُسپر بوند بوند پانی ٹپکتا ہی بعض اوراج کا مالا ہاتھ مین لئے رام نام جپ رہے ہین بعض اکڑبل کرکے چکر لے رہے ہین بعض کمل کی تھیلی مین ڈالے مالا جپتے ہین بعض گائے کی مورت ہاتھ مین لیے چندرما کو پانی دیتے پیپل کے درخت پر کھاروے کی جھنڈی بندھی ہی چبوترہ درخت کا بندھا ہی اُسپر جوگی گیرو البناس پہنے مندرے کان مین کنٹھی گلے مین ڈالے شیر کی کھال پر بیٹھا ہوا مالا جپتا ہی آگے ٹھیک رکھی ہی اُسمین اُپلہ دبا ہی چیلے گرو ناریل پی رہے ہین بعض جوگی چھتری لگائے چھپر کے پیچھے بیٹھے ہین آزاد فقیر لمبی ٹوپی پہنے مانگتے پھرتے ہین کہین مہر شاہی اڑے رفاعی گرزنہ لار ہے ہین مٹر چڑھے سر چیرتے ہین

اشراف مٹھائی لیتے ہیں گنوار سولی اور جوار اور گڑ کھاتے ہیں ہنڈولے گڑے ہیں
سوانگ کے تخت آتے ہیں سیف برچھی سانگ نگلتے ہیں کوئی منھ سے سوت نکالتا
ہے کوئی ہار نگلتا ہے پھول اگلتا ہے یہی کیفیت دیکھتے دیکھتے وہ رات تمام ہوگئی اور
بازیگر فلک نے مہرۂ مہر صادق مشرق سے سر نکالا اور بازی تازہ بروے کار
لایا کہ نظم

فرو رفت شب روز روشن رسید
شب آہنگ زا صبح صادق دمید
چو دولت دہد در کشایش کلید
و سنگ سیہ گوہر آید پدید

حیرت چاہ زمرد سے باہر آئی اور افراسیاب بھی سب کاموں سے فارغ ہوکر باغ
سیب میں گیا وہاں تجمل بیلے میں جانے کے لیے منگواکر سوار ہوا عمرو وغیرہ سیر دیکھتے تھے
کہ یکایک فلک پر ابر نمود ہوئے نقارے بجتے سنائی دیئے پھر ہزار در ہزار تخت چمن بندی
جنپر کی تھی اور پھول جواہر کے گھڑے تھے ظاہر ہوئے کہ وہ مقام گلزار ہوگیا انکے بعد بارہ ہزار
سوار طلسمی جواہر کے گھوڑوں پر سوار تلواریں برہنہ لیئے نکلے انکے بعد بارہ ہزار پریزادیں
طلسمی سراپا غرق دریاے جواہر سرخ لباس پہنے ظاہر ہوئیں تھاپ طبلے پر پڑتی تھی اور
تعریف بادشاہ طلسم گاتی تھیں پھر سترہ ہزار نازنین حسن میں لاجواب بلکہ انتخاب گہنا
وغیرہ پہنے ہاتھ میں مورچھل اور چنگیریں اور سامان راحت وغیرہ لیئے نکلیں پھر ایک
ابر پیدا ہوا بجلیاں اُس میں چمکتی تھیں گرجتا ہوا نکل گیا اسکے بعد ایک ابر ایسا ظاہر ہوا
جس سے سونا اور جواہر برستا تھا باجے طرح طرح کے اُسپر بجتے تھے بوندیاں مہین مہین پڑتی
تھیں اور نیچے اُس ابر کے بنگلہ زمرد کا بروے ہوا اُڑتا تھا اندر بنگلہ کے ساٹھ ہزار کرسی
یاقوت احمر کی بچھی تھی اور بیچ میں تخت شاہی تھا اُسپر افراسیاب بیٹھا تھا تاج طلسمی
سر پر تھا اور قباے زرانداز بر میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں سورج لگے ہیں نگاہ نہ ٹھہرتی
تھی پھر تو تمام شاہان طلسم اپنے اپنے خیموں سے نکلکر سامنے اُس بنگلے کے آئے اور ہمراہ رکاب
چلے ساٹھ ہزار شاہ و شہزادیاں تختوں پر سوار گرد بنگلے کے ہوکر چلے اور آگے بنگلے کے
ناچ ہوتا تھا طرفہ ہنگامہ تھا اس سواری کے بعد سواری حیرت کی نکلی ایسا ہی کچھ جاہ
وحشم اُسکا بھی تھا غرضکہ یہ دونوں سواریاں سمت چاہ زمرد چلیں عمرو بھی انکے پیچھے
پیچھے روانہ ہوا یہاں تک کہ چاہ زمرد پر پہونچے اب جو دیکھا تو کنوئیں پر رہٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گھڑے ہین اور چار ساحر ایک پائون سے گھڑے کچھ پڑھ رہے ہین اور زر و جواہر اس قدر
چڑھا ہی کہ وہ سارا کنوان کہ مثل تالاب کے ہی پٹ گیا ہی جس وقت شاہ طلسم یہان آیا
ساحرون نے شور یا سامری و جمشید کا مچایا اکیس بارگاہین یہان نصب تھین بادشاہ داخل
بارگاہ ہوا ترہیان پھنکین جھانجین بجنے لگین جملہ معززان طلسم نذر لیکر دوڑے شاہان طلسم
مودب بیٹھے اسوقت افراسیاب نے کہا اب نکھرا مون کو بلانا چاہیے یہ کلمہ سنکر عمرو کہ
صورت ساحرہ کی ایسی بنا ہوا تھا گھبرا کر چلا کہ اپنے لشکر کو جاکر دیکھون عیار سب ساتھ
ہین اور بہت جلد اپنی بارگاہ مین آیا مہرخ سے حال میلے کا بیان کرنے لگا کہ ادھر شاہ طلسم
نے انگشتری جمشید کو ہاتھ مین لیکر کہا کہ مہرخ مع اپنے مطیعون کے حاضر ہووے یکایک
ایک طاؤس اڑتا ہوا آیا اور بارگاہ مہرخ پر ایسی مہیب صدا اسنے دی کہ ای نکھرامون جلد
جاؤ بادشاہ طلسم بلاتا ہی یہ صدا سنتے ہی عیار سب بھاگ گئے اور عمرو نے گلیم اوڑھ لی
دیکھا کہ مہرخ و بہار وغیرہ سب گویا ہوئین کہ مونڈی کاٹے عمرو نے ہمکو خراب کیا اگر پاتے
تو اسکے ٹکڑے اوڑاتے یہ کہکر حکم دیا کہ درخزانہ وا ہوا اور بہار نے سب کنیزون کو تو لوان جوڑے
پہنائے اب ایک سو سترہ کشتی جواہر سے لبریز بہر نذر لیکر دریاے جواہر مین ہمہ تن
غوطہ مار کر لباس ارغوانی پہنکر تخت پر سوار ہوئی اور اسی طرح مہرخ بھی آراستہ ہوکر نذر کا
جواہر روپیہ وغیرہ لیکر چلی پھر تو ڈنکا بجا فوج تیار ہوئی ہاتھ رومال سے باندھکر العفو
العفو کہتے جملہ سردار تختون پر اور طائران سحر پر بیٹھکر چلے پلٹن رسالے ساتھ ہوے ایسے ویسے
ساحر رہگئے کہ انکی طلب بھی نہوئی تھی ادھر سے کوہ سیاہ و سبز و سرخ سے فوج کو وہین چھوڑ کر
نافرمان و سرخ مو و افتخار جادو وغیرہ اپنا اپنا سامان کرکے چلے خلاصہ دم بھر مین میلے مین سب
پہونچے عمرو سے قران نے کہا استاد لشکر تو ہمارا منحرف ہم سے ہوکر چلا گیا اب دم بھر مین
ہماری بھی طلب ہوگی پھر ہم بھی نرکین گے عمرو نے کہا خدا کو یاد کرو اور ساتھ چلے آؤ عیار
وغیرہ سب دنگ ہین کہ دیکھیے یہ کونسی عیاری کرینگے کچھ عقل کام نہین کرتی اور دعوے یہ
فرماتے ہین کہ سارا میلا لوٹون گا خیر اب دیکھنا چاہیے اسی فکر مین ساتھ استاد کے چلے
اور عمرو صورت بدلکر پھر چاہ زمرد پر آیا دیکھا بہار وغیرہ سب جاکر قدم افراسیاب کے
دیر گری ہین اور خطا کی معافی چاہتی ہین شاہ طلسم نے کہا بلاؤ جلادون کو اور انھین
قتل کرو حاضرین دربار نے عرض کیا کہ اب یہ حضور کی اطاعت کرنے آئے ہین انکے

قتل کرنے سے ہم تابعداروں کو کیا اُمید ہوگی افراسیاب نے کہا تم تماشہ دیکھوگے یہ سب بسبب
سحر کے اطاعت کا دم بھرتے ہین یہ کہکر سحر پڑھکر انگشتری سے التماس کیا کہ یہ سب اپنی حالت
اصلی پر آجایئن مسحور بہ سحر نہ رہین اُسی وقت ہر ایک شخص ہوشیار ہوگیا اور مہرخ وغیرہ نے
شاہ طلسم کو دیکھکر بکراہیت تمام منہ پھیر لیا افراسیاب نے پوچھا کہ کیون اے مہرخ وبہار
میری تابعداری کروگی اُنھون نے جواب دیا کہ بہت جھک مارنا اچھا نہین ہم سب
نقش پاے عمرو پر فدا ہین اور خواجہ تشریف لاتے ہونگے یہ سارا کروفر اور مہنت بنکر بیٹھنا
بھلا دینگے اور ہم اُنکے تابعدار ہوکر قید رہین یہ ممکن نہین افراسیاب نے سب سے کہا کیون
صاحبو تمنے سُنا انھین قتل نہ کرون تو کیا کرون سب نے کہا آپ کا فرمانا حق بجانب ہے بیشک
واجب القتل ہین شاہ نے کہا اب انکو قید کرکے انکے حمایتون کو کہ جنپر انکو گھمنڈ ہے گرفتار کرکے
سب کو ایک بار قتل کرنا چاہیے یہ کہکر آہنگر بلاے اور سب کو ہتھکڑیان بیڑیان زنجیرہاے
آہنی مین مطوق ومسلسل کرکے حکم دیا کہ باغ جمشید مین انھین لیجاکر قید کرو اور پھر سحر کسی پر نہ کیا
کہ غافل ہوجایئن یہ اسلیے کہ اپنی گرفتاری اور حال خراب پر اشک حسرت بہایئن اور جسقدر
فوج کہ اُنکے ساتھ آئی تھی اُسکو بھی محصور کراکر صحرا مین اُتروایا گرد بہرا کر دیا جب یہ انتظام ہوچکا
اُسوقت طاؤس ہاے سحر بلائے اور حکم دیا کہ عمرو وقران وغیرہ اس طلسم مین جہان کہین ملین
پکڑ لاؤ طاؤس اُوڑے اور عمرو بصورت مبدل یہان موجود تھا اس جگہ سے ایک گوشے مین
جاکر منڈھی دانیالی نکالکر چھتری کی طرح سر پر سایہ کی اور عیارون کو بھی نیچے اُسکے بٹھالیا
خدا کا نام لیکر آپ بھی چپکا بیٹھا ازبسکہ منڈھی اعجاز کی ہے سحر خبر نہین دیتا جب گلیم
یہ اوڑھتا ہے اور منڈھی کے نیچے بیٹھتا ہے پھر نہین معلوم ہوتا کہ عمرو کہان ہے اس
وقت طاؤس چار دانگ طلسم مین پھرے آخر شاہ طلسم کے پاس آکر عرض رسا
ہوے کہ ہمکو عیار نہین ملتے شاہ جادوان نے بلا یئن طلسمی بلا کر بہر تجسس بھیجین وہ بھی
ڈھونڈھکر پھر آیئن پھر غول ورتیلے بھیجے جب وہ بھی پھر آئے بادشاہ طلسم نے انگشتری
سے عرض کیا کہ عیارون کو بلا دیجیے یکایک صدا آئی کہ عیار اسی میلے مین ہین مگر ایسی
جگہ ہین کہ دکھائی نہین دیتے یہ ندا سُنکر بادشاہ نے سواری طلب کی کہ مین خود
تلاش کرکے گرفتار کیے لاتا ہون اور ازبسکہ میلے مین عالم عالم جمع ہے اکیلے اوڑکر جانا
مناسب نہ سمجھا اُسی تجمل بیکران سے سوار ہوکر ڈھونڈھنے چلا اور میلا منزلون تک ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور سواری کا بسبب تجمل کے مرکب کر چلنا شاہ کا ہر ایک شخص کو شناخت کرنا کہ یہ عیار ہی
یا نہین ان وجوہات سے اسکو عرصہ مراجعت مین گذرے گا مگر یہان عمرو نے ڈاڑھی لقا
کی کہ ہزارون بار اسنے مونڈی ہی اور وہ ڈاڑھی تیس گز کی ہی اور ہر بال مین موتی و یاقوت
اور مرجان وغیرہ پروئے ہین اور اسی سبب سے عمرو نے وہ ڈاڑھی مونڈ کر باحتیاط زنبیل
مین رکھی ہی نکالی اور عیارون سے کچھ کان مین کہا عیار کاربند ہوے اور اسنے سر مقوے کا
مثل صورت لقا اپنے سر پر لگایا اور دست و پا دراز و ویسا ہی قامت درست کیا یعنی ایکسو چالیس
تاریخ کا قد لقا کا ہی اتنا ہی بڑا قد بنا کر ڈاڑھی چہرے پر لگا کر تخت زبرجد شاہ جسکا ذکر اور تفریح
اوپر ہو چکی ہی نکالکر سوار ہوا اور عیار یعنی برق فرنگی ایک سو اکیس کلی کا جامہ پہنکر
کوتاہ گردن تنگ پیشانی حرمزدگی کی نشانی شیطان درگاہ خداوند ملک بختیارک شوم
کا فرید بین خواجہ ملک گمراز الدین کی ایسی صورت بنکر سر پر خداوند کے مگس رانی کرنے لگا
اور قران نے شکل مہیب اپنی بنائی کہ ایک ہونٹھ سینے تک پہونچا اور دوسرا کان تک
ہاتھ ہر ایک دراز منھ سے کان سے شعلہ ہاے آتش نکلتے گرز آتشین ہاتھ مین لیکر دست راست
پر خداوند کے کھڑا ہوا اور ضرغام ایک فرشتہ نورانی صورت کا بنا کر چہرے پر نور شانون
پر دو پر پرون سے مشک وعنبر کافور چھڑتا تھا واضح ہو کہ بضرورت یہ پر بنائے ہین
ان مین جا بجا جوف رکھے ہین کہ اسمین نافہ ہاے مشک اور دیگر خوشبویات کو بھر دیا ہی
کہ جب پرون کو جنبش ہو مشک وعنبر برسے یہ فرشتہ دست چپ کو کھڑا ہوا اور جانسوز
ایک مرد وجیہ وشکیل از سرتا پا بقعہ نور بنکر صراحی وساغر میناکار لیکر سامنے کھڑا ہوا جب یہ
درستی ہو چکی عمرو نے سنڈھی سے اعجاز طلب کیا اور فاتحہ بروح پر فتوح جناب دانیال ع
پڑھی سنڈھی لڑھکر مثل بارگاہ رفیع الشان کے ہو گئی اور کئی سو کلس یاقوت احمر و
لعل اور زمرد کے چڑھے تھے اور یہ بارگاہ دمبدم رنگ بدلتی تھی کبھی گھٹ جاتی تھی اور
کبھی بڑھ جاتی تھی کبھی سرخ ہوتی تھی تو کبھی سبز و زرد و سیاہ و نارنجی و اودی وغیرہ
ہو جاتی تھی اور عمرو نے تخت پر بیٹھکر سفید مہرہ کہ جسکی آواز سے دیو ناچتا ہی نکالکر بجایا
کہ ای بندگان قدرت خدمت خداوند مین حاضر ہو مہرے کی صدا منزلون پہونچی اور
ساحر دوڑے جو آیا کہا منم خداوند باختر لقا بعض خداوند کا دیدار دیکھ چکے تھے
پہچانتے تھے فوراً سجدے مین گرے اور سارے میلے مین غلغلہ بلند ہوا کہ خداے باختر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آئے ہین چلو زیارت کر و اُسی وقت جادوگرنیان تھالیون مین موہن بھوگ اور زر و جواہر وغیرہ
رکھکر جو کچھ دیا جلا کر چھم چھم کرتی چلین ساریان آدھی باندھے آدھی اوڑھے تھین ایک
سمت سے جادوگرون نے مٹھائی اور روپیہ چراغی کا لئے ہار پھول لونگ کافور ہمراہ سامنے
منڈھی کے آئے سجدہ کیا وہ زر و گوہر شیرینی آستانۂ خداوند پر چڑھائی خداوند نے کہا پھر
سجدہ کرو وہ سجدے مین گرے اسنے جال مارکر مال اور مٹھائی نذر بنیل کی جب سب سجدے
سے اُٹھے ایک چیز کا بھی نشان نہ پایا خداوند نے فرمایا کہ ہمارا دست قدرت نذر تمھاری
لے گیا سب نے کہا یا خداوند تیری بڑی قدرت ہی غرضکہ یہان تو پوجا پاٹ ہو رہا ہی مگر ہرکارے
کوٹ گشتی کے دوڑ گئے اور ملکہ حیرت کی دعا و ثنا بجا لا کر عرض کیا کہ خداوند باختر
لقا میلاد یکھنے آئے ہین حیرت اور کل شاہ و شہزادیان طلسم کی بتیا بانہ دوڑین یہان
پہونچکر سب نے سجدہ کیا اور خداوند کی بارگاہ و فرشتون کو دیکھکر عقل دنگ ہو گئی عیار بچیان
یعنی صرصر وغیرہ ملکہ کے ساتھ ہین انھون نے ملکہ سے کہا یہ عیار ہنون عیارہ کے لب ہلتے اور
تیور دیکھکر خداوند نے بغضب کہا کہ عیار بچیان تیری اے حیرت ہمکو عیار بتاتی ہین اچھا تو سحر مجھپر
کرا اور اب ہم جاتے ہین یہ کہنا تھا کہ حیرت نے عذر کیا اور عیار بچیون سے کہا کہ دیکھا
تمنے خداوند پر سب کچھ روشن ہی تمھارے خیال اور دل کی بات کو خداوند نے پہچان
لیا اب تم یہان سے جاؤ خداوند خفا ہین یہ کہکر انکو نکال دیا مگر خداوند نے کہا ہم اس
وقت خوش ہونگے کہ جملہ ساحر ہمپر سحر کرین ناچار سب نے سحر کیا اور شاہان طلسم نے
نارنج و ترنج مارے منڈھی پر تاثیر نہ ہوئی اور جو لوگ منڈھی مین جانے لگے سر نیچے پاؤن
اوپر اُلٹے لٹک گئے خداوند نے کہا اے حیرت ہم تیرے گھر اب کبھی نہ آئینگے کہ
تو نے عیار بچیون سے ہمین ذلیل کرایا حیرت اور جملہ ساحرون نے یہ عتاب دیکھکر العفو
اور توبہ توبہ کا شور مچایا اور حیرت نے کہا یا خداوند بارگاہ مین تشریف لے چلیئے جو کچھ
کنیز کو میسر ہی اُسے قبول فرمایئے آخر بڑی منت خوشامد سے خداوند نے منڈھی کو باعجاز
کم کیا کہ وہ گھٹ کر صرف تخت پر سایہ فگن چارون ستون اُسکے فرشتون اور شیطان نے
تھامنے اور تخت پر سب کھڑے ہوئے تخت اُڑ کر چلا ساحرون نے ہزارہا ناقوس و گھنٹے
بجائے غلغلہ ہوا یہان تک کہ مقام افراسیاب پر حیرت نے تخت خداوند پہونچایا
عرض کیا یہ بارگاہ جو حضور کے سر پہ ہی مناسب ہو تو فرشتون کو حوالے کیجیے خداوند ۸۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے فرمایا یہ دریچۂ قدرت ہی ہم اسمین سے باہر نہ آئینگے اور پوچھا کہ افراسیاب کہان گیا ہی کہا عمرو کو ڈھونڈھنے خداوند نے کہا ہم اُسکو یہین پکڑ بلائینگے اور تم سے کون لوگ منحرف ہین ملکہ نے سب کیفیت بیان کرکے کہا وہ سب گرفتار ہین اسنے جواب دیا کہ مین جاکر انھین بھی تمھارا مطیع کیئے دیتا ہون یہ کہکر اُسی طرح تخت اوڑاکر چلا اور باغ جمشیدی مین پہونچا حیرت وغیرہ سب ہمراہ ہین جب وہان پہونچا سب کو ڈانٹا کہ سجدہ کرو مہرخ وغیرہ پر سے ازلیکہ سحر شاہ طلسم نے اُتار لیا تھا یہ سب اول کی طرح سے منحرف تھے اور دعا اپنی رہائی کی درگاہ خدا مین کر رہے تھے اُسوقت لقا اور جمشید وغیرہ پر لعنت کرنے لگے اور سیکڑون دشنام دین عمرو تخت سے کود کر مہرخ و بہار وغیرہ کے قریب گیا کہا جلد سجدہ کرو بظاہر یہ کہتا گیا اور بائین آنکھ کا تل دکھایا اور کنائے اور اشارے سے ظاہر کیا کہ جو مین کہون وہ کرو مین عمرو ہون اور تمھاری رہائی کو آیا ہون بس اس امر کے سمجھتے ہی سب نے سجدہ کیا اور کہا یا خداوند تو برحق ہی ہماری خطا شاہ طلسم سے معاف کرا دیجئے جب انھون نے اقرار اطاعت کیا خداوند آکر تخت پر بیٹھے اور کہا قید کسے انکو چھوڑ دو حیرت نے سب کو رہا کر دیا عمرو نے انکو بھی بلاکر شریک جلسہ انجمن کیا اور ساقی قدرت اور شیطان و فرشتون سے حکم دیا کہ میری جھوٹی شراب ایک ایک جام شاہان طلسم کو پلاؤ کہ عمر انکی بڑھجائے اور سارے کارخانے ہماری قدرت کے اُنپر روشن ہو جائین بمجرد حکم وہ تو سب عیار ہین شراب آغشتہ بیہوشی اپنے پاس سے نکالکر سب کو پلانے لگے حیرت کو بھی ایک جام پلایا جب پلا چکے مہرخ سے کہا لو انکو وہ تو واقف تھین کہ حیرت اور شاہان طلسم کی قضا نہین ہی انکو خواجہ نے صرف اسلیے بیہوشی پلائی ہی کہ انکے سحر کی پناہ نہین ہی اگر یہ بیہوش نہ ہونگے تو پھر سارا لشکر گرفتار ہو جائیگا غرضکہ انکو تو للکارا اور ناریل وغیرہ لیکر آمادہ حرب ہوئین شاہان طلسم گھبراکر اُٹھے بیہوش ہو گئے حیرت بھی بیہوش ہو گئی پھر تو بہار و مہرخ و مخمور و ہلال سحر افگن و آفت جادو وغیرہ پرواز کرکے اوپر چھائے گولے فولادی اور ہار فلفل پھیکے سوئی کے مارنا شروع کیئے ساحرون نے غلغلہ باہر باغ کے سُنا حیران تھے کہ کیا یہ ماجرا ہی کیونکہ خداوند باختر آئے ہین اب کوئی سرکشی نہ کرے گا اس خیال مین تھے کہ آگ پتھر برسنے لگے اور عمرو نے سفید مہرے مین آواز دی کہ ای اہالیان جلسہ بھاگو کہ خداوند کا غضب آیا اس صدا کے سُننے سے میلے مین بھگدر پڑی اور فوج جو محصور تھی وہ رہا ہوئی اور مہرخ و بہار وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنے اپنے مالک کو دیکھکر پاس آئے انکو حکم دیا کہ مہاجنون اور سارے میلے کو لوٹو اور دشمنون کو قتل کرو فی الجملہ یہ فوج لاکھون آدمی ہین ادھر شاہان طلسم بیہوش پڑے ہین کوئی روکنے والا نہ تھا اور اتنے عرصے مین وہ دن بھی تمام ہوا اور فوج انجم نے روز روشن پر حملہ کیا اور خورشید تابان بھاگ کر سمت مغرب گیا کہ نظم

چو این سبزہ طاؤس جلوہ نمای	سپید استخوانے ربود از ہمای
شد از زخمۂ کاسہ و زخم کوس	خدنگ اندر ان بیشہ ہا آبنوس

رات کو اندھیرے مین لوٹنا خوب بن پڑا ادھر تو مرخ نے تلوار سحر کی کھینچ کر مع کئی لاکھ کے حملہ کیا ساحرون نے میلے کے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا پر شور مچانے لگے دھوئین اور شعلے اُٹھنے لگے ایک طرف سے بہار نے گلدستہ مارا کہ ہوا سر دچلی اور چار سمت تاریکی ہوگئی بہار نے افشان پیشانی پر لگائی ستارے اُس تاریکی مین نکل آئے اور ٹوٹ کر گرنے لگے زمین پر سبزہ زار پر بہار خیابان لالہ و گل مثل گوہر شب چراغ کے فروزان تھے اور نسرین و نسترن غنبر افشان تھے غرضنکہ جو ساحر کہ بھاگ کر چمنستان بہار مین آئے عاشق و شیدا ہو کر دیوانے ہوے بہار نے کہا جاؤ اور میلے والون کو قتل کرو وہ بھی جا کر قتل و قمع مین مصروف ہوے رعد نے چیخین مارنا شروع کین اور برق محشر آرٹی ترچھی ہو کر گرنے لگی خرمن ہستی دشمنان جلاتی ایک جانب سے مخمور نے جام بلورین کھینچکر مارا ٹھنڈی ہوا چلی جس کے جسم مین ہوا لگی دف ہاتھ مین لیکر گروہ گروہ ملکر شراب خواری کرنے لگے اور ہولیان گاتے تھے کہ ابیات

کوئی کہتا تھا لا نا پیمانہ	شور قلقل ترانہ مستانہ
لب ساغر کو کوئی چومتا تھا	کوئی مدہوش وار جھومتا تھا
کوئی بوتل کا کھولتا تھا کاگ	کوئی گاتا تھا دخت رز کا سہاگ

ایک طرف سے سرخمو نے کاکل کھولی جنبش دی ستارے ٹوٹ کر گرنے لگے اور جسم ساحرون مین آگ لگی غرضنکہ ایک ہنگامہ اور شور رستخیز برپا ہوا اسی ہنگامے مین عمرو نے اول تو باغ جمشید مین جو کچھ مال وغیرہ اور لباس و زیور شاہان طلسم کا پایا اُتار کر زنبیل کیا اور عیارون کو حکم دیا کہ بارگاہون پر چڑھکر کلس اُتارو عیار لوٹنے لگے فوج ساحران نے بجلیان گرا کر بارگاہون اور خیمون کو جلا کر گرا دیا عیارون نے کلس اُتار لیئے عمرو باغ جمشید لوٹ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چلا اور بارگاہ نشست افراسیاب پر آگر گرا اوپر سے برق محشر تڑپکر گری ستون اور طناب جل کر بارگاہ گری عمرو نے میز و کرسی و دنگل و فرش و کلس وغیرہ جال مار کر نذر زنبیل کیے پھر وہان سے چاہ زمرد پر آیا پوجاری اور نذر بھینٹ چڑھانے والے بھاگ گئے تھے اصل محافظ و ملازم شاہ طلسم وہان تھے عمرو نے گلیم اوڑھکر یہان بھی جال مارا کہ جو کچھ زر و گوہر و جواہر کہ چڑھایا گیا تھا جال مین کھنچ آیا ساحر محافظ گھبرائے سحر کرنے لگے مگر کس پر سحر کرین کیونکہ کوئی نظر نہین آتا کہ دوسرا جال عمرو نے پھر مارا وہ چاہ کہ مثل تالاب ہی جو کچھ کہ نیچے اُسکے اور کنارے کنارے رہ گیا تھا وہ بلکہ مٹی تک اسکی کھنچ آئی ایک غار پڑ گیا واضح ہو کہ یہ مقام بنام خداوند جمشید مشہور رہا اس باعث سے ساحر عظمت کرتے ہین کوئی سحر کی جگہ نہین ہی اور کچھ خبیث وغیرہ یہان مسکن گزین رہتے ہین کہ نیرنگی سحر کی دکھاتے ہین مگر جال عطیۂ جناب الیاس ہی اسپر کسی خبیث اور ساحر کا بس نہین چلتا اگر یہ جال افراسیاب پر بھی پڑے تو وہ بھی کھنچ آئے اور نہ گرفتار کرنا شاہ طلسم کا بسبب ممانعت امیر کے ہی اور ایسے مقام پر جال مارنا باعث یہ ہی کہ جب دشمن نے تدبیر ایسی کی کہ جس سے مفر اور رہائی ناممکن ہوئی پس اسکا عوض یہی چاہیے تصریح اسکی زیادہ کچھ ضرور نہین ناظرین خود سمجھ لینگے حاصل مطلب یہ کہ ایک غار اس جگہ پڑ گیا اور خبیث وہان کے اور ساحر گھبرا کر فرار ہوے جب وہ مقام برباد ہو چکا عمرو اور عیارون نے دست غارت عام و خاص ہر شخص پر دراز کیا اور ساحرون نے فوج کے گولے اور نار یل وغیرہ ہزارون کیا بلکہ لاکھون آدمیون کو قتل کیا میلے مین جھمیلا ڈال دیا بجائے خرید و فروخت کے نرخ جان ارزان تھا پیر نو سالہ اور کودک دہ سالہ کا ایک بھاؤ تھا رشتہ ریسمان حیات کے جھولے پڑے تھے رہرو عدم جھولتے زخمون کے پھول بچھے تھے خون سے زمین یاقوت پوش تھی لب ہر زخم لب لعلین معشوق کا رنگ دکھاتے داغہاے جسم صورت دینار و درم نظر آتے تھے بازار موت گرم تھا اجل کے خریدار ملک عدم کے لوگ سیار تھے فرش کشتون کا بچھا تھا خیمے عناصر کے استادہ تھے تلوار سحر کی چمک چمک کر مانند بجلی کے گر رہی تمھی ہر سمت بھگدر تھی بھاگو بھاگو کی آواز آتی تھی ایک پر دوسرا گرا پڑتا تھا تو تلے مین اوپر مین اوپر وہ نیچے بھاگتے رستہ نہ ملتا تھا دکانین خالی سناٹا ہو کا عالم اسپر یہ آفت کہ ہر جگہ جال الیاسی دراز ہو کر پڑتا تھا کہ لاکھون من کی چیز سوا سیر و زن کی ہو کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھنچ آتی تھی عمرو نے چوراسی گھنڈیان زنبیل کی کھول دین دل سے کہا اللہ دے اور بندہ لے مجھ غریب کو خدا نے دو چار کوڑیان آج دلا دین عیار جدا لوٹتے پھرتے صراف اور بزازہ اور جوہری بازار ہر جگہ کو صاف کر دیا فوج نے لاشون کے ڈھیر لگا دیے لاکھون آدمی تھا ایک ایک دکان دس دس آدمی نے آکر لوٹی تو دم بھر مین بازار مین صاف ہوگئین لیکن جسنے جو لوٹا وہ عمرو کے لیے بجنسہ اپنے پاس رکھا کہ خواجہ ہمارے محسن ہین جان بچائی ہوا اپنے پاس سے کچھ نہ دین تو مال غنیمت اُنکے لیئے رکھنا مناسب ہوا اور دوسرے وہ محاسبہ ضرور لینگے پھر جو دینا پڑا تو ملزم بھی ہوے اور مال بھی گیا غرضکہ دوپہر کامل لوٹ و مار وہنگامہ قیامت زار برپا رہا لاش پر لاش پڑی تھی اور مردے پر مردہ تھا کہ

ابیات

غنیمت کشان بر در شہریار — غنیمت کشیدند بیش از شمار
سریر و سراپردہ و تاج و تخت — نہ چندانکہ آن بر توانند سخت
طبقہاے بلور و خوانہاے لعل — ظرائف کشان را بہ فرسود نعل
ہمان تازی اسپان بازین و زر — خطائی غلامان زرین کمر
نوردملوکانہ بیش از شمار — شتر بار زرینہ بیش از ہزار
سراسیمگی در منش تاختہ — ز رخت خر و خانہ پرداختہ
ز دل دادن پادشاہِ دلیر — دلاور شدہ گور بر جنگ شیر
یکے گفت ہوے دوگر گفت ہان — برآور دو سرہاے ہلوے از جہان
ز بس غارت آوردن از بہر شاہ — غنیمت نہ گنجید در عرصہ گاہ
بجز گوہرین جام زرین عمود — بخروار گوہر بانبار عود
ہم از زر دکانے ہم از لعل دور — لبے چرم قنطارہا کردہ پر
زکافور چون سیم صحرا ستودہ — ز سیم چو کافور صد پارہ کوہ
لبے بردہ یونانی دیر بری — سبق بردہ بر ماہ و بر مشتری

اسی طرح لوٹ مار کر سب اپنے لشکر کی جانب چلے لیکن عیار بچیان جو نکال دی گئی تھین اس ہنگامہ کو دیکھکر حیران ایک جگہ قتل و غارت کے خوف سے ٹھہر رہین اور کہا شاہان طلسم اور حیرت کو شاید ان عیارون نے مار ڈالا چلو ذرا خبر لین یہ کہکر بصورت سیدل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغ جمشید مین گئین اور ملکہ کو ہوشیار کیا آنکھ کھلتے ہی اُسنے عجب ہنگامہ دیکھا کہ نہ بارگاہین
نہ میلا نہ آرایش نہ زیبایش قتل عام ہے بھگدر پڑی ہے لوٹ ہو رہی ہے یہ دیکھکر بلبلا کر
اُڑی لیکن لاکھون ساحر اپنے پراے پھرتے تھے کس سے لڑے اکیلی کسکو روکے آخر ستون
بارگاہ تھامکر رونے لگی یہان مہرخ اور عیار وغیرہ نکلکر اپنے لشکر مین پہونچے عمرو نے کہا ہی
ملکہ سب سردار اپنی اپنی صورت کا پتلا یہان بٹھائین اور ایسا سحر کردو کہ ناچ بارگاہ مین ہو
اور پیمانۂ عشرت گردش پذیر رہے بمجرد ارشاد خواجہ یہی سامان سب نے کیا سب کے سب ہمشبیہ
کرسیون و دنگلون پر جلوہ گر ہوے رقص و سرود کا جلسہ ہوا یہ تدبیر جب ہو چکی کئی ہزار
ساحر مگر ایسے ویسے بہیر و بنگاہ کے لوگ اس جگہ طلایہ داری پر مامور کئے اور کہا کوئی آفت
آئے تو بھاگ جانا اور کل لشکر کو مع سرداران ذی رتبہ کے ہمراہ نافرمان کرکے حکم دیا کہ
کوہ سیاہ مین جاکر فروکش کرو اور عیارون سے کہا تم بھی ساتھ جاؤ سب طرح ہوشیاری
رکھنا یہ لوگ نافرمان کے ساتھ کوہ سیاہ کی طرف گئے وہان پہونچکر خیمہ سیاہ مین سردار
اور ادھر اُدھر کوہ مین لشکر ٹھہرا عیار گرد لشکر خبر گیری کو پھرنے لگے خلاصہ یہ تو سب آرام پذیر
ہین مگر ہوشیار ہین اور عمرو گلیم اوڑھے وہین ٹھہرا ہے مگر افراسیاب کی سُنیے کہ باغ عشرت
کے قریب جاکر خیال کیا کہ عیار کوہستان مین کسی غار مین چھپے ہونگے اور عمرو نے گلیم اوڑھی
ہوگی بس اور عیارون کو چلکر گرفتار کر عمرو اُنکی رہائی کو آئیگا گرفتار کر لیتا یہ
سوچکر قریب صحرا پہونچ کر ٹھہرا اور خبیث و بلا ہاے طلسم ہمراہ آئے ہین اُنکو حکم دیا کہ عیارون
کو جاکر ڈھونڈھو وہ سب چلے اور شہنشاہ ٹھہر رہا اُسوقت میلے کے لوگ کہ چار سمت
بھاگے تھے کچھ ادھر بھی جا نکلے اِسنے دیکھا کہ بہت آدمی گروہ گروہ عورتون اور بچون
کو ساتھ لیئے سر برہنہ خاک اُڑاتے بھاگے جاتے ہین جادوگرنیان بال منھ پر بکھراے
ساریان پھٹی ہوئین بعض اوپر کے جسم سے برہنہ اور بعض جسم پایئن سے بدحواس سحر
فراموش از خود رفتہ گویا بیہوش بھاگی جاتی ہین شاہ نے انھین بلاکر پوچھا تم کون ہو
کیا ماجرا ہے وہ شاہ جادوان کو پہچان کر روئے اور پکارے کہ ہم لوٹے گئے بچے ہمارے قتل
ہوے اور سب کیفیت عذر بیان کی سُننا تھا کہ غضب طاری ہوا اور بلاؤن اور ہمراہیون
کو ساتھ لیکر پھرا آکر عجب عالم میلے کا پایا چیونٹی نے فیل مست کو پست کیا ایک سناٹا
ہر سمت تھا دکانین برباد بارگاہین جلبے ہو بے، ڈھیر غرض چار طرف اندھیر حیرت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو گریبان و نالان ہی اُسکو تسکین دیکر اپنے ساتھ لیا کہ مین ابھی سب کو غارت کیئے دیتا ہون
شاہان و معززین طلسم کو ہوشیار کیا اُنھون نے اپنا لٹنا اور میلے کا برباد ہونا دیکھکر عرض کیا
کہ آئین طلسم مین فرق آیا ہمکو اجازت ہو کہ اپنے اپنے مرحلے پر جا بیٹھن افراسیاب نے
فرط ندامت سے انھین رخصت کر دیا سب شاہ واکابر کوتوال دوربان و بلاہاے طلسم وغیرہ
جو کہ آئے تھے لٹے پٹے اپنی جگہ پر گئے اور شاہ جادوان حیرت کو لیکر چلا پانچ ہزار مور ساتھ
ہین کہ جنپر ساحران نامی سوار ہین اور بادشاہ کو کمال غضب طاری ہی تازیانہ مار سیاہ
ہاتھ مین ہی منھ سے کف جاری ہی یہان تک کہ لشکر مہرخ جہان اُترا رہتا تھا وہان پہونچکر
نعرہ مارا اور سامان عشرت دیکھکر نارنج و ترنج مارنا شروع کیئے پیکان تیر اور شعلے آتش کے
اور سانپ اور بچھو اور پتھر اور برف وغیرہ برسنے لگے اور آندھیان تاریک آئین زمین
شق ہو گئی صدائین مہیب آئین بارگاہین اور خیمے مسمار ہو گئے بجلیان گرین کہ ہمشیبہ
سرداران اور رقاصۂ انجمن سب غارت و تباہ ہو گئے جو ساحر کہ عمرو نے یہان چھوڑے
تھے جہانتک کہ اُنسے بھاگا گیا بھاگے باقی ہلاک ہو گئے شاہ طلسم نے آکر دیکھا سب کو مرا پایا
اور لاشین پڑی دیکھین حکم کیا کہ انھین لاشون پر پانچ بارگاہین ہماری استادہ ہون بمجرد
حکم پانچ بارگاہ جنمین ستون مکلل بجواہر تھے استادہ ہو گئین اور ہر ایک بارگاہ مین بارہ
بارہ سو کرسی جواہر کی بچھ گئین تخت پر شاہ جلوہ گر ہوا سب نے قتل حریف کی خوشی کی
نذرین دین ناچ ہونے لگا حیرت سے شاہ جادوان نے کہا لو مین نے دم بھر مین سبکو غارت
کر دیا اب تم اپنی فوج یہین اوتارو اور ناچ دیکھو صبح کو مین میلا جو لٹ گیا ہی اُسکی درستی
اور انتظام کرونگا اور عیار اکیلے رہ گئے ہین کہانتک بھاگتے پھرینگے سب کو گرفتار کر کے
بعذاب الیم مارونگا اب مین باغ سیب مین جاکر بقیہ شب آرام کرتا ہون کس لیے کہ کئی
روز سے بیخور د خواب ہون ذرا تم اُس مفتری عیار سے ہوشیار رہنا یہ کہکر آپ باغ سیب
مین جاکر آرام گزین ہوا یہ تو سویا اور فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا یعنے عمرو جو گلیم اوڑھے یہان
موجود تھا اسکو جاتے دیکھکر ازبسکہ دوندۂ بیدرنگ ہی دوڑتا ہوا آن واحد مین
مہرخ پاس پہونچا اور کہا جلد چلو یہی وقت ہی دشمن کو قتل کرو مہرخ وغیرہ لشکر جرار
تیار کرا کر روانہ ہوئی حیرت یہان ناچ دیکھ رہی تھی کہ فلک نے گردش دکھائی بلاے
آسمانی نازل ہوئی ملنا مین بارگاہون کی کٹ گر گرین اور ایسی آندھی آئی کہ روشنی تمام لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی گل ہوئی یعنے مخمور نے بال کھول سر ہلانا شروع کیا وہ آفت آئی کہ جہان تاریک ہوگیا پھر تو اُس اندھیرے مین لشکر فوج حیرت پر جا گرا وہی سامان دوشینہ پیش تھا ایک جانب سے سلین برف کی گرتی تھین پہاڑ سے پتھر آکر آتے تھے سنگ دلون کو خاک مین ملاتے تھے قیامت برپا ہوئی ساحر کل تو ہامانے تھے زک اُٹھا چکے تھے ذرا بھی نہ اٹکے بھاگ کھڑے ہوئے ادھر بارگاہین خیمے جلنے لگے حیرت مُنہ پیٹ کر باہر نکلی پکاری ارے مشعل سحر لاؤ ارے یاقوت ای زمرد کدھر ہو اری فوج کو روک کون سُنتا ہی جال ایسا سی پڑ رہا ہی بجلیان گرتی ہین ہوا سرد چلتی ہی باغ سحر لگا ہی کہین مخمور کے سحر سے بیخواری کا چرچا ہی بھگدر پڑی ہی ساحر قتل ہو رہے ہین بیرون کا غل ہی لشکر مہرخ کے طبل و بوق بجتے تھے کڑکا ہوتا تھا علم بلند تھے پھریرے اُڑتے تھے الحفیظ الامان ہزارون ساحر بیجان تھے کہ بمقتضاے نظم

گریزندگان را دران رستخیز — نہ روے رہائی نہ راہ گریز
سواران ہمہ تیر پرداختہ — گہے تیر و گہ ترکش انداختہ
دران سلخ آدمی زادگان — زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان
بجان بر خود ہر کسے گشت شاد — کس از کشتن کس نیاورد یاد
زبس کشتہ بر کشتہ مردان مرد — شدہ راہ بربستہ بر رہ نورد
بران دجلہ خون بلند آفتاب — چو نیلوفر افگندز ورق بر آب
پراگندگی در سپاہ اوفتاد — ز راہش در آرزم شاہ اوفتاد

یعنی جسوقت کہ سنان مہرخ عالیشان کی چاک رسندوے شب کے کلیجے کے پار گذری اور خیمۂ آفتاب سے سبقت درخشندگی نیزہ و شمشیر نے کیے عمرو روبفرار لایا حیرت ہرسمت بیتاب پھرتی تھی صبح کو دیکھا کہ میدان مین ستھراؤ لاشون کا ہی بجاے طائر نوا سنجان صبح کے زاغ و زغن کا ہجوم اس دشت نامبارک و شوم مین تھا خزانہ اور اسباب جو کچھ میلہ مین لٹنے سے بچا تھا اُسکا پتا نہ تھا نہ فوج تھی نہ لشکر دوست و مونس وغیرہ سب بھاگ گئے تھے یہ بھی ناچار نالان و گریان باغ سیب کی طرف گئی عمرو لوٹ مار کر دم سحر اپنا لشکر لیکر کوہ سیاہ مین آیا مگر مہرخ سے کہا کہ اب یہان سے بھی مع لشکر سمت کوہ سبز جاؤ مگر ہمشبیہ اپنے چھوڑ جاؤ سب نے پتلے اپنی صورتون کے چھوڑے اور فوج کے ہاتھی گھوڑے چھر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وغیرہ چوپائے ہزارون صحرامین ہانک دیے اور خیمے استادہ رکھے ہزارون ساحرہ کہین کدر ایسے ویسے گھاٹی مین اور جابجا گرد پہاڑ کے مقرر کیے اور کہا جب کوئی آفت آئے تو بھاگ جایئن غرضکہ ایسا بندوبست کرکے ہمراہ سرخمو کوہ سبز کی طرف گئے اور عمرو گلیم اوڑھکر یہان بٹھرا اور اس طرف حیرت نے جاکر اپنے شوہر کو بیدار کرکے رو رو کر تمام حال بیان کیا افراسیاب بغضب تمام اسی وقت چلا اور لشکر جہان قتل ہوا تھا وہان آیا برباد تباہ اُسے دیکھکر اس قدر غصہ آیا کہ طلسم باطن کی سمت چھوڑ کر تین جانب تلاش کنان دس دس کوس گیا آخر کوہ سیاہ مین دیکھا کہ ناچ ہو رہے ہین بارگاہ مین سردار بیٹھے ہین لشکر اُترا ہوا ہے یہ دیکھتے ہی انگشتری جمشید پہاڑ کے سامنے کرکے ایسا نعرہ مارا کہ سینہ کوہ شق ہوگیا اور پہاڑ کے پتھر اُڑکر برسنے لگے اور دریاے مواج پیدا ہوکر بارگاہ گاویش اور سب ڈوبنے لگے بھگدڑ پڑی جنکی قضا نہ تھی وہ تو بھاگ کر بچے اور باقی مارے گئے دم بھر مین میدان صاف کردیا کہا یہ سب نمک حرام یہان چھپے تھے اور وہان اپنی صورت کے چھوڑ آئے تھے یہ کہکر خیمہ استادہ کراکر وہان بیٹھا سحر کیا نقارہ طلسمی بجا اہل لشکر اور میلے کے لوگ بھاگے ہوئے خدمت شاہ مین آئے انھین تسکین دی دکاندار اہل حرفہ و پیشہ کو عوض لٹ جانے کے مال و زر بہت سا دیکر رخصت کیا منتظمون سے حکم دیا کہ باغ جمشید اور چاہ زمرد وغیرہ جو مقام خراب ہین وہ درست کیے جایئن اہلکارون نے تعمیل حکم کی شاہ نے کہا اے حیرت مین اب چار دانگ طلسم مین جہان کہین عیار ہونگے اُنکو قید اور بند کرکے لاتا ہون اور اپنا کام آپ ہی خوب ہوتا ہے مین جاتا ہون یہ کہکر لشکر اور حیرت کو چھوڑ کر روانہ ہوا اور از بسکہ اس انتظام مین شاہ طلسم سپہر چہارم سمت کوہ سیاہ مغرب کے گیا اور جنود کواکب خیمہ گاہ افلاک مین قیام پذیر رہا

نظم

چو شب زیور عنبرین ساز کرد	سر نافۂ مشک را باز کرد
چو شب خواست کز غم سیاہ آورد	منش سر سو خواب گاہ آورد

عمرو نے مورخ کو جاکر مطلع کیا وہ لشکر لیکر آگے ہی لشکریان حیرت بڑی بربادی اور تباہی اُٹھا چکے تھے خیمے گرتے ہی اور بجلیان چمکتے ہی مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے کہ بیان جان ہی تو جہان ہے انکے بھاگنے سے حیرت تنہا رہی خیال کیا کہ اتنے بڑے لشکر سے

اکیلے لڑنا نا ممکن ہے یہ تصور کرکے رو بفرار لائی پھر تو بموجب مثل خانہ خالی را دیو میگیرد عمرو
نے بہت جلد وہاں کا اسباب جو کچھ تھا بار کرکر اپنا راستہ لیا اور بدستور اول کوہ سبز مین
انتظام کرکے ہمراہ افتخار جادو سمت کوہ سرخ سارا لشکر گیا اور عمرو بھی ایکے ساتھ لشکر کے
گیا ادھر افراسیاب عیارون کو ڈھونڈھ رہا تھا کہ لشکری اسکو فراری ملے اسنے حال سنکر
پھرا لیکن وہ عرض پیرا ہوے کہ موافق قاعدہ اول کے حیرت لشکر لیکر اترین حریف بھی
مقابلے مین آئیگا اسوقت شہنشاہ سب کو غارت کرین اور اس طرح عیار بڑی زک دیکھے
شاہ نے اس راے کو پسند کیا اور پھر باغ سیب مین گیا حیرت بھی آئی حکم لشکر کشی
از سر نو دیا ساحر نامی ہمراہی ملکہ کے لیئے تجویز ہونے لگے یہ اس فکر مین ہے لیکن عمرو کوہ سرخ پر
پہونچکر ٹھہرا اسوقت شکیل نے کہا ہم تو مفارقت مطلوب مین اس ہنگامے مین جان دیتے
تو اچھا تھا اب میرے استاد شہنشاہ کوکب کو میرے حال کی خبر ہوتی تو وہ مدد ضرور کرتے
عمرو نے کہا ہم وہان جائینگے پتا پھر بتاؤ اسنے پھر بتایا کہ سمت مشرق کوہ ہفت رنگ
اور دریاے ہفت رنگ ہے اتنا کہنے نہ پایا تھا کہ یکایک بجلی چمکی اور ہاتھی پر سر علم ایک
آفتاب نکلا ہوا دیکھا کہ وہ علم کا پنجہ تھا عمرو سمجھا کہ افراسیاب آیا ارادہ بھاگنے کا
کیا تھا کہ شکیل نے پہچان کر کہا گھبراؤ نہین یہ میرے چچا عشاق جادو ہین یہ سنکر سب
ٹھہرے اسوقت ساحر ہزار در ہزار کرگدن سوار شیر سوار اور اژدر سوار و فیل سوار و طاؤس
سوار قریب پانچ ہزار کے اور مہنت اور اتیت بے شمار ہین ظاہر ہوے اور عشاق فیل پر
سوار نمودار ہوا شکیل دوڑ کر اسکی خدمت مین گیا اسنے پہچان کر گلے سے لگایا اور سب حال
سنکر فیل سے اترا اور لشکر ٹھہرا کر مہرخ کی طرف چلا عمرو نے اسکو آتے دیکھکر تاج سر پہ مکلل بجواہر
اور لباس پر تکلف پہنا ایسا لباس تھا کہ شاہان دہر کو نا ممکن تھا گوہر شب چراغ ہر جگہ اس
مین روشن تھا بعدہ خوب آراستہ ہو کر تخت پر جلوس کیا کہ وہ مہرخ پاس آیا مگر رعب خواجہ
کا دیکھکر سلام کیا دنگل پر بیٹھا بھاوج سے اپنی کہا کہ تم شاہ طلسم سے ناحق بگڑین اور مہرخ
نے کہا اب تو ہم مطیع عمرو ہین اسنے کہا وہ کہاں ہین کہا یہ کیا ہین اسنے پہچان کر عمرو سے
ملاقات کی اور کہا خواجہ میرے پاس ایک انگوٹھی اور ایک کڑا ہے تمام عمر مین یہ تحفہ مین
نے پیدا کیا ہے وہ مین تمکو دونگا کہ تمہارے بہت کام آئیگا اور افراسیاب بادشاہ
طلسم ہے اس سے مین مقابلہ نہین کرسکتا یہ باتین کرتا ہوا وہاں سے کوچ کرکے مع مہرخ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وغیرہ کے جلا اور اس جگہ کہ جہان لشکر حیرت ہمیشہ مقابلہ کیا کرتا اور اترا کرتا تھا پہونچا یہان کئی ہزار ساحر شاہ جادوان کی طرف سے مقیم تھا عشاق نے ایک نارنج مارا کہ وہ بیچ لشکر مین جا کر پھٹا اور دھوان پیدا ہوا کہ تمام دنیا سیاہ ہوگئی اس دھوئین کے جسم مین لگتے سے ملازمان افراسیاب نے اپنے گلے اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالے لاشین انکی کھنچوا کر پھکوا دین اور خیمے اور سراپردے اور بارگاہ شاہی اور عیش محل وغیرہ درست کیے گئے بازارین آراستہ ہوئین دکانین کھل گئین بدستور قدیم لشکر مین چہل پہل گھما گھمی شروع ہوئی اور یہ خبر طائران سحر نے شاہ طلسم کو پہونچائی اسنے ساحران نامی کو مع لاکھون ساحرون کے ہمراہ حیرت کے روانہ کیا لشکر حیرت دریا کے اس پار آکر جائے قدیم پر خیمہ زن ہوا اسکے ساتھ صرصر عیارہ بھی آئی اور لشکر کو چھوڑ کر چلی کہ جا کر عیاری کرون غرضکہ صورت بدلکر مہرخ کے لشکر مین آئی دیکھا کہ عمرو لشکر کے اتروانے مین اور انتظام مین مصروف ہی صرصر فی الفور صورت عمرو کی بنی اور بارگاہ مین عشاق کے آئی عشاق براے آسایش اور کسل سفر سے آسودہ ہونے کے لیئے بارگاہ مین آکر لیٹا تھا عمرو کو دیکھکر اٹھ بیٹھا صرصر نے کہا میرے ساتھ چلو کچھ کام ہی وہ ہمراہ ہوا یہ تنہائی مین جب آئی بیضہ بیہوشی مار کر بیہوش کر کے پشتارہ باندھکر بارگاہ حیرت مین گئی اسنے قید سحر مین مبتلا کر کے ہوشیار کیا اور کہا اقرار کر کہ عمرو کا ساتھ نہ دونگا اسنے کہا اب تو مین بیشک شریک عمرو ہون حیرت نے جلاد کو بلایا اور حکم قتل دیا لیکن بعد کچھ دیر کے یہان عمرو نے بارگاہ مین عشاق کی اسے نہ پایا صورت بدلکر بارگاہ حیرت مین گیا لیکن صرصر نے پہچان کر کہا کھڑا اتو رہ موئے اور نیمچہ پکڑ کر دوڑی عمرو باہر بارگاہ کے نکل گیا اتفاق سے برق بھی یہان آیا تھا صرصر کو دیکھکر چھپ رہا جب یہ قریب آئی برق نے کمند ماری کہ وہ الجھ کر گری اسنے بیہوش کر کے درخت پر چڑھکر باندھ دیا عمرو نے کہا بیٹا بڑا کام کیا یہ سب کھیل بگاڑتی تھی حاصل یہ کہ برق صورت مثل صرصر کے بنا کر بارگاہ مین گیا مگر ابریق وزیر نے حیرت سے کہا کہ یہ صرصر نہین ہی حیرت نے سحر کر کے برق کو بھی پکڑ لیا اور ایسا سحر کیا کہ رنگ عیاری چھوٹ گیا اصل صورت نکل آئی اسکو بھی برابر عشاق کے زیر تیغ بٹھایا یہ دونون جوع قلب سے دعا درگاہ خدا مین کرنے لگے کہ ای دافع البلیات ہمین رہائی دے کہ بیت

ہمہ زیر دستیم و فرمان پذیر
توئی یاوری دہ توئی دستگیر

تیر دعا ہدف اجابت پر لگا یعنے دو مہنت کالون مین کنڈل ہاتھون مین لوہے کے کڑے پہنے شکلین کالی ہیئت نرالی بارگاہ مین آئے حیرت کو بلاکر کے ایک رقعہ دیا اُسنے خط پہچانا کہ افراسیاب کے ہاتھ کا لکھا ہی مضمون یہ تھا کہ کتاب سامری دیکھکر معلوم ہوا کہ تمنے عشاق و برق کو مقید کیا ہی ان مہنتون کے ہمراہ ہمارے پاس انھین بھیجدو حیرت خط تحریر شوہر پہچان چکی تھی بے تامل سحر اپنا دفع کر کے انکو حوالے کیا عمرو و قران مہنت بنکر آئے تھے جب باہر آئے نعرہ کر کے بھاگئے اور عشاق اُڑ کے بارگاہ مین آیا حیرت نعرہ سُنکر غمگین ہوئی اور بزور سحر دریافت کیا کہ صرصر درخت سے بندھی بیہوش ہی اُسکو کھلوا بلا ادھر عشاق نے عمرو سے کہا کہ خواجہ تمنے مجھپر احسان کیا یہ کہکر بہت کچھ زر و جواہر توڑے روپے اشرفی کے پیش کیے عمرو نے کہا وہ انگوٹھی اور کڑا جو آپ نے دینے کو کہا تھا عنایت فرمایئے اُسنے ساحرون سے حکم دیا کہ صندوقچہ لاؤ وہ ایک صندوقچہ لائے اُسنے اُسکو کھولکر انگوٹھی اور کڑا نکالا نگینہ انگشتری کا آفتاب کی طرح چمکتا تھا غرضکہ وہ حوالے عمرو کے کر کے کہا کہ تم ہر ساحر پر فتحیاب ہوگے اور کسی کا سحر تم پر تاثیر نکرے گا اور یہ انگوٹھی مثل انگشتری جمشید ہی اور صفت اُسکی بہت ہی تمکو خود حال ظاہر ہوگا اب مین بھی جاتا ہون اور تمھین بھی چاہیے کہ سمت کوکب جاؤ اور اُسکو اپنا شریک کرو عمرو اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جاتا ہون یہ خبر مخمور نے سُنی جس طرح بیٹھی تھی اُٹھ کھڑی ہوئی کہ خواجہ مین تمھارے ساتھ ہون ان تمام ہنگامون مین وہ رات تمام ہوئی یعنے درج سیاہ شب سے لعل آبدار خورشید جوہری روزگار نے نکالا اور بازار انجم برخاست ہوا کہ بمقتضاے نظم

بر آسودہ تا صبحدم بر دمید ملک بارگہ سوے صحرا کشید	سپیدی شد اندر سیاہی پدید عنان راہ راداد و منزل برید

یعنے صبح کو ہر ایک سے ملکر مخمور کو ہمراہ لے کے عمرو سمت کوکب روانہ ہوا اب یہ دونون تو جاتے ہین اور لشکر دونون جانب کے آمادہ جدال و قتال ہین لیکن خاکسار اس جلد کو ختم کرتا ہی انشاء اللہ بقید حیات مستعار اور فرط شوق ناظرین فسانہ عالی تبار جلد ثانی بھی لکھے گا سرسری مین اس جلد کو عجلت مین حقیر نے لکھا ہی منشی گری کا دعوے نہین کیا ہے

پس میری غلطیون پر نظر نہ فرمایئن اور مجھکو دعاے خیر دین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق

از نتائج سخن پناہ مؤلف طلسم ہذا یعنی حضرت جاہ

لکھی جو اے جاہ داستان یہ عجب مزے کی حکایتین ہین
کہین ہی جنگ وجدل کا سامان کہین ہی عیاریون کا چرچا
کسی جگہ پر صفت مکان کی کہین پہ تعریف شہر کی ہی
کہین پہ آمد ہی لشکرون کی کہین لڑائی کا ہی سراپا
کہین ہی نیرنگی طلسمی کہین ہی اسمین بیان جادو
کہین ہی وصف بہار گلشن کہین بیان صفات صحرا
کہین ہی جھگڑا جو عاشقون سے تو ناز نینون کی پیاری باتین
کہین سراپاے حسن دلبر کہین ہی میلے کا اسمین جلسا
نرالی صورت سے ہر جگہ پر بیان کیا ہی جو دن کا ہونا
تو رات ہونے کے وصف مین بھی نیا ہی انداز ہی نکالا
کہین کسی پر کوئی ہی عاشق تو لطف الفت لکھا گیا ہی
بیان ہجرت جو کوئی دیکھے تو غم کا سامان لکھا ہی کیسا
جو فکر تاریخ سال مین کی تو بولا ہاتف کہ جاہ لکھدے
طلسم عالم مین روح افزا طلسم نادر رواج پایا

از جناب منشی دھنپت راے صاحب محقق لکھنوی خلف منشی جیسکھ راے صاحب خیرآبادی فرمان نویس سلطانی مختار نواب وحید الدولہ عضد الملک مرزا مہدی حسین صاحب بہادر اسد جنگ

نوشت جاہ درآمد چو داستان لطیف	عروس طبع متینش درصفا سفت
پی وضاحت سالش بہ بینات وزبر	طلسم ہوشربا دلفزا محقق گفت
	سمبت ۱۹۴۰ بکرماجیت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایضاً در صنعت از حروف منقوطہ

داستان امیر حمزہ دلپسند — جاہ بے اشکال و بے عائق نوشت
سال تاریخش محقق فی البدیہہ — داستان خوشتر و فائق نوشت

از شاعر نکتہ آرا جناب منشی رام سہائے صاحب تمنا مالک مطبع تمنائی لکھنوی

نہ کیون ہو میر محمد حسین جاہ کا نام — کہ لکھی نثر پسند جہان بصد اعزاز
جو داستان ہی وہ دلکش جو ذکر ہی وہ نفیس — اگر ہی طرز نرالا تو ہی نیا انداز
ہوا بخیر کتاب بسیط کا انجام — کہ تھا سعید جہان اس فسانہ کا آغاز
یہ حال طبع تمنا بصد تمنا لکھ — طلسم ہوشربا داستان ناز و نیاز

از ہنر پرور جناب منشی مرزا جعفر حسین صاحب قمر لکھنوی شاگرد حضرت جاہ

لکھا جو جاہ نے افسانۂ فصیح و بلیغ — کہ جسپہ خوبی حسن بیان ہوئی ہی تمام
ہر ایک لفظ ہی شیرین ہر ایک حرف ملیح — بیان سب ہی مسلسل زہے وقار نظام
قمر کو فکر جو تاریخ سال ہجری تھی — گرا کے ایک کہا ہی - بہار باغ کلام

تقریظ مع تاریخ از جناب منشی آغا محمد صاحب مہر لکھنوی

نغمہ سنجی ہزار داستان زبان گلشن حمد نخلبند حدیقۂ کون و مکان مین جسقدر ہو کم ہی کیونکہ وہ بفحوائے اقرار دشیاان یقول لہ کن فیکون صانع طلسم عالم ہی کہ ببیت صانعی کز کمال عز و جلال و ز ثنایش زبان ناطقہ لال ٭ و نعت آنجناب سپہر رسالت فخر عالم و آدم اکلیل سر عرش معظم فروغ بخش لوح خاطر روشنضمیران ہی کہ وہ پیشوائے رسولان سلف و در یتیم پاکیزہ صدف بحر بے پایان شرف مفتاح کنز عرفان ہی صلی اللہ علیہ و علی آلہ الطاہرین اصحابہ و ازواجہ اجمعین صریر طوطی خامۂ معانی نگار شکر ریز توصیف شکرستان خوش مقالی حضرت جاہ مین ہی کہ جنھون نے طلسم نادر و لاجواب انتخاب مطبوع طبع ہر شیخ و شاب تحریر فرمایا الحق اعجاز بیان اور نیرنگ قلم دکھایا یہ طلسم ہفت دفتر داستان امیر حمزہ کی جان ہی اس گوہر بے بہا کی کسے پہچان ہی لاریب اسم با مسمیٰ ہی بیشک ہوشربا ہی دفتر مین ایک ایک قصہ فارسی لکھا تھا وہ بھی کسی کو نہ ملتا تھا منشی جاہ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسکو عبارت رنگین مضمون نمکین مین تصریح وار لکھا واللہ کمال کیا تکلف یہ کہ زبان اُردو روزمرہ
عام وخاص کی ہی اُسی مین بیان کیا ہی قافیہ پیمائی اور تک بندی کو چھوڑا ہی پھر اسی طرز مین استعارات
مرغوب بیان حسن وعشق سبحان اللہ کیا خوب کسی بات کو ترک نہ کیا اور دفتر کی شرح مین نہ ایک
حرف کم ہوا کچھ نہ گھٹا نہ بڑھا امیر کا کوہ عقیق مین داخل ہونا اور بدیع کا نسکار کو جانا غزال
جادو کی وجہ سے قید ہوکر گشتہ سحر ہونا پھر عمرو کا جاکر شرارہ کو مارنا عشق ملکہ تصویر جادو
بدیع سے اور مارنا دیو طلسم کو پھر قید ہو جانا دہن اژدر مین پھر اسد کا اور عیارون کا طلسم
مین جانا اور عشق ملکہ مہ جبین پھر ذکر شراکت مہرخ اور لشکر کشی فوجون کا جماؤ بہار کا لڑنا
عمرو کی عیاریان ساحرون کو مارنا مخمور کا عشق نور الدہر سے حیرت اور مصور کا مقابلہ
مہرخ سے رعد کا عشق المماس پری چہرہ دختر مصور سے غرض جو بیان کیا نقشہ اُسکا سارا کھینچ دیا
کہین دشت کی رنگینی وہ گلہاے الفاظ کی گلشن کتاب مین خوشبو بھینی بھینی وہ معشوقون کے
ناز و عاشقون کے شوق آمیز انداز ہر جگہ لڑائیان سحر آزمائیان سبحان اللہ مؤلف موصوف
نے قلم توڑ دیا ہی فی الحقیقت یہ شاعر شیوا زبان بلبل ہندوستان لافظ غرائب فصاحت
حافظ مراتب بلاغت وزن شناس میزان تقطیع موجد کلام بدیع نخلبند حدیقہ معانی بہار بلمع
بیانی نشاط مرصع زبانی صیرفی دار العیار سخندانی ہی واہ واہ کیا کیا حضرت نے نثاری فرمائی
ہی طبیعت داری دکھائی ہی ہر فقرے سے دلاویزی پیدا ہی ہر لفظ سے دقیقہ سنجی ہویدا ہی کہین
عورتون کی زبان ہی بعینہ وہی محاورہ اور ویسا ہی بیان ہی جہان ہجر کی شکایت ہی
کیا فراقیہ دلسوز حکایت ہی ہر حرف نقش اثر رنگ مانی و بہزاد ہی ہر فقرہ کاشانہ کتاب مین
شاد اور آباد ہی سحر کے عجائبات اور غرائبات صنع ندرت طرازی مؤلف دکھاتی ہی روح سامری
کی شرماتی ہی معرکہ آرائی جنگ وجدال پیر زال کو سام و نریمان و رستم دستان
بناتی ہی فقرون کی چلبلاہٹ شاہد رعناے الفاظ کی اچپلاہٹ حسینان جہان کو اپنے حسن
دلاویز پر لبھاتی ہی ایسے جانان دلفریب و رہزن صبر و شکیب غارتگر متاع خرد و ہوش ہر
صغیر وکبیر برنا و پیر کو یارون نے بہت ڈھونڈھا لیکن مثل گوہر شب چراغ نایاب پایا سچ ہی
کیون نہو النادر کالمعدوم مشہور ہی اچھی چیز کا مشتاق ہر ذی شعور ہی فی الحال جناب ممدوح نے
اس طلسم کی ایک جلد کو مطبع فیض منبع مرجع خاص وعام عالی مقام نامی گرامی اودھ اخبار
خوش اطوار مین طبع کرایا مالک مطبع قدر دان ہر فن خصوصًا فن خلق و مروت مہربان ہنر پرور

علی الخصوص

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

علی الخصوص ابر جود و سخاوت عالی ہمت والا نعمت دقیقہ سنج مرنجامرنج زبان دہ زباندانان جوہر شناس شاعران سخندان صاحب نوروز ورجناب منشی نولکشور ضاعف اللہ اجلالہ و اقبالہ بالتواتر والتوالی نے نہایت عمدگی سے اس معشوقہ نظر فریب کو حلل گرانمایہ وزیور جوہر بے بہا طبع سے آراستہ فرمایا ہی خریدار مشتاق یقین ہی کہ خرید کرکے خط کافی اور لطف وافی اٹھائینگے جب اسے پڑھینگے دنیا کے قصے بھول جائینگے اس افسانہ عجیب و نادر کی کہان تک توصیف کی جائے یہ خوبی مین آپ ہی اپنی نظیر ہی لہذا ایک قطعہ تاریخ حال اتمام تحریر ہی

قطعہ تاریخ

لکھا یہ جاہ نے افسانہ فصیح و بلیغ
نثار کیون نہو رنگین بیانیون پر دل
عجیب شوخی مضمون ہی ماشاء اللہ
گرا کے مہر سر اشک کو لکھو تاریخ

جو فقرے اسکے ہین رنگین تو ہی بیان سلیس
کہ یہ فسانہ دل زار کا ہوا ہی انیس
عجیب قصہ ہی ہر اہل انجمن کا سلیس
زہے حکایت عمدہ و داستان نفیس

از شاعر ذیشان جناب منشی سلطان خان صاحب سلطان لکھنوی شاگرد عبد الغنی خان غنی

عجیب خانہ معجز نگار جاہ ہی واہ
دکھائی جادو طرازی سے خوب ہی نیرنگ
تمام قصہ ہی اس طرح کا فصاحت بیز
جو فکر کی پے تاریخ سال ای سلطان

دکھایا جسنے یہ اعجاز حسن اپنا تمام
زبان کلک سے گویا لیا طلسم کا کام
نثار جسپہ فصیحون کے دل رہینگے مدام
کہا یہ دل نے کہ ہی گلشن خرد یہ کلام

از نکتہ پرور جناب نواب مرزا محمد اکبر صاحب اکبر لکھنوی شاگرد حضرت زیبا

جناب جاہ کی جادو طرازیان ہین یہ
طلسم ہوشربا واقعی ہی ہوش ربا
پے فصاحت تاریخ سال ای اکبر
نظر جو پڑتی ہی نیرنگیان دکھاتا ہی

زبان کلک کے اعجاز کو دیا ہی رواج
کہ اس فسانے کو کہیے سرور بخش مزاج
سروش غیب یہ بولا کہ کیون ہی تو محتاج
ایاغ بادہ ریحانۂ طلسمی آج

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

از سخن پناہ جناب مرزا محمد جان صاحب ماہ لکھنوی شاگرد نجم پھپانوی

مہر چرخ برتری ہی یہ فسانہ واہ واہ
کہتے ہین جادو بیانی اسکو پڑتی ہی نظر
سر کو جادو کے جدا کر کے لکھو تاریخ ماہ

کیون نہو بحر فصاحت کا یہ در بے بہا
ایک دم مین کشور دل کو مسخر کر لیا
کیون نہو یہ داستان گلستان دلربا

از سخن پناہ جناب میر محمد حسین جاہ مؤلف فسانۂ ہذا بحروف منقوطہ

بسا ہوا ہی زمانے کا بوی گل سے دماغ
کھلے ہین باغ مضامین کے تازہ تازہ گل
طلسم ہوشربا ہی فسانۂ رنگین
اسی کی جلد ہی پہلی دوبارہ معرض طبع
لکھو بصنعت منقوطہ جاہ یہ تاریخ

فروغ گل سے چمن مین بھی جل رہے ہین سراج
ہی سکۂ زر گل کا چمن مین خوب رواج
معانی اسکے ہین سب دلبرونکے سر کے تاج
دیار حسن کے شاہونسے کیون نہ لے وہ باج
بہار باغ سخن کی ہی دولی رونق آج

قطعۂ تاریخ ثانی از جناب منشی رام سہاے صاحب تمنا مالک مطبع تمنائی

یہ وہ قصہ ہی جسے سحر کا دفتر کہیے
نثر مین سیف زبانی کا جو پیدا ہی اثر
خوبی نثر مسلسل کا بیان ہو کیونکر
لفظ لفظ اسکا فصاحت کی دکھاتا ہی بہار
کام ہی ایسا کیا جاہ نے سبحان اللہ
اب دوبارہ جو چھپا نسخۂ راحت انگیز
اے تمنا یہ تاریخ بصد لطف و خوشی

خنجر جادو بیرنگ کا جوہر کہیے
اسکو بیشک رگ جان کے لیے نشتر کہیے
زلف سنبل اسے یا گیسوے دلبر کہیے
کیون نہ اس نثر کو ہر نثر سے بہتر کہیے
ایسے ناثر کو نہ کیون شاہ سخنور کہیے
ہی بجا اسکو اگر قند مکرر کہیے
قصۂ ہوشربا دلکش و دلبر کہیے

تاریخ طبع ثانی از طبع وقاد جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب برادر خرد تمنا

یہ داستان ہوشربا مخزن طلسم
نثر اسکی بے نظیر عبارت ہی بے مثال

قصون کی آبرو ہی فسانونکی جان ہی
عمدہ ہی بول چال دل آرا بیان ہی

انشا کے قاعدے سے ہی الفاظ کی نشست — کل روزمرہ صاف ہی شستہ زبان ہی
باغ طلسم وجادو دونیرنگ ہین سطور — جو صفحہ ہی وہ سحر وفسون کا مکان ہی
ہر جملہ اسکا ہی صدف گوہر کمال — فقرہ ہر اک جواہر خوبی کی کان ہی
ہر حرف سے ہین جوہر انشا گری عیان — ایک ایک لفظ جسم فصاحت کی جان ہی
یہ قصۂ نفیس جو بار دوم چھپا — گلچین بوستان معانی جہان ہی
آئی لب آفق سے ندا بہر سال طبع — نایاب قصہ ہوش ربا داستان ہی

تاریخ طبع سابق از جناب میر وارث علی صاحب صبیحؔ تلمیذ میر عشق مرحوم

ہوئی وہ طبع کتاب طلسم ہوش ربا — ہر ایک جسکا ورق طبقۂ پرستان ہی
نہین ہی نثر ظہوری کی کچھ شمار اسپر — کہ نسر طائر گردون بھی دیسے قربان ہی
جہان ہی نثر وہان بوستان کا ہی عالم — ہر ایک شعر ہی یا گلبن گلستان ہی
جہان پہ آگیا ہی ذکر رزم حسل علے — ظہور رستم دستان کی جنگ کا وان ہی
کیا ہی ساحرون کے سحر کا بیان جسجا — تو جنگ حضرت موسیٰ وہان نمایان ہی
پری وشون کا کہین تذکرہ اگر آیا — تو وا نہ صاف عیان صورت پرستان ہی
کہین ہی رزم کا رنگ اور کہین ہی بزم کا ڈھنگ — کسی مقام پہ عیاریون کا سامان ہی
مؤلف اسکے محمد حسین جاہ جو ہین — کہ داستان کا جنکی ہر اک ثنا خوان ہی
کہی صبیحؔ نے تاریخ اُسکے ایما سے — کہ جسکو سنکے ہر اک اہل ہوش شادان ہی
یہ وہ کتاب چھپی ہی بشر تو ایک طرف — پکارتے ہین پریرو بھی اپنا ایمان ہی

از نتیجہ طبع رسا مورخ کامل جناب منشی بھگوان دیال صاحب عاقل

ایجنٹ سابق مطبع ہذا

چو طبع گشت بآئین خوب طرز ہسین — زجاہ قصۂ ربا وداستان حسین
نوشت مصرع تاریخ طبع او عاقل — طلسم ہوش ربا دلکش وطرب آگین

ایضًا

لکھی ہی یہ وہ داستان جاہ نے ؎ ہزاروں بھری جسمین ہین خوبیان
لکھا کلک عاقلؔ نے مصراع طبع ؎ لکھی داستان کیا ہی حیرت بیان

از نتیجہ فکر ابو ناظم مولنا محمد حامد علیخان حامدؔ شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

لکھی یہ داستان ہی اُسنے حامد ؎ کہ جواب طوطی شکر فشان ہی
ہی رنگین جس طرح اسکی عبارت ؎ بتاؤ دوسری ایسی کہان ہی
لکھی یہ داستان اُسنے ہی ایسی ؎ کہ عاشق جسپہ ہر پیر و جوان ہی
طبیعت اُسکی ہی اک بحر ذخار ؎ سمندر کی طرح ہر دم روان ہی
زبان مین اُسکی سحر سامری ہی ؎ حقیقت مین بڑا جادو بیان ہی
مرادِ دل ملی ہر قصہ خوان کو ؎ جسے دیکھو وہ از بس شادمان ہی
غرض چھپکر ہوئی تیار جب یہ ؎ کہ جو خوبی مین ممدوح جہان ہی
پئے تاریخ کی تب فکر مین نے ؎ کہ یہ معمول طبع شاعران ہی
مری فکر رسا نے مجھسے حامد ؎ جو خضر جادۂ گم گشتگان ہی
یہ فرمایا نہ کر کچھ فکر تاریخ ؎ یہ لکھدے۔ فرحت افزا داستان ہی

از راحت جان محمد ناظم حسین خان ناظمؔ مصحح خلف اکبر حضرت حامدؔ

جاہ نے جیسا یہ قصہ ہی لکھا ای ناظم ؎ ایسا ان آنکھون نے دیکھا ہی نہ کانون نے سُنا
ہر سخنور نے اسے دیکھ کے یہ فرمایا ؎ حبذا اصل علے اصل علے صل علے
نثر وہ جسپہ ہوئی نثرِ ثریا صدقے ؎ نظم وہ جان سے جس پردر ریکتا ہین فدا
قوت ناطقہ تعریف مین ہی اسکی لال ؎ وصف مین لا سکے ہی خاموش زبان گویا
جس قدر مدح کرون اسکی مین تحریر ہی کم ؎ مختصر یہ ہی کہ ثانی نہین دیکھا اِسکا
اُسکے مطبع مین چھپا جو ہی امیر اعظم ؎ نام معلوم ہی ہر فرد بشر کو جسکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھپ چکا جب تو ہوئی سال کی مجھسے درخواست
مین نے تاریخ لکھی نسخہ بےمثل چھپا

ولہ

سب اسے دیکھ کے کہتے ہین یہی ای ناظم
مین نے بھی دیکھ کے اسکو یہ کہا برجستہ
جاہ نے اسکو بنایا ہی بڑی صنعت سے
واسطے اُنکے زمانے مین جو ہین قصہ خوان
مین نے منقوطہ مین تاریخ لکھی چھپنے کی

آج تک دیکھا نہین ایسا ہی واللہ طلسم
سب طلسمون کا ہی بیشک یہ شہنشاہ طلسم
ہی بجا کہیے اگر اسکو ہی باجاہ طلسم
سچ اگر کہیئے تو ہی یہ خضر راہ طلسم
حضرت جاہ کا معقول چھپا واہ طلسم

از جناب منشی محمد احمد حسین خان صاحب احمد شاہ آبادی خلف حافظ غلام علی خان صاحب

داستانین تو ہزارون ہی چھپین ای احمد
مین نے تاریخ کی کی فکر یکایک۔ آئی

داستان ایک بھی لیکن ہی نہین اسکے مثل
لب ہاتف سے ندا۔ دفتر اول بے مثل

از منشی نرائن بخش راقم خلف منشی گوبند پرشاد صاحب فضا لکھنوی

جب طبع ہوئی یہ جاہ کی نثر
فقرہ فقرہ ہی جسکا دلکش
نیرنگ و طلسم دیکھ اس کے
دیکھی نہ سُنی کوئی حکایت
تیار ہوئی یہ چھپ کے جسدم
بہر طبع جدید مجھکو

جسمین قصہ لکھا ہی کیا خوب
مصرع مصرع ہی جسکا محبوب
عیارون کے ہون حواس مسلوب
ہی جیسی یہ داستان خوش اسلوب
تاریخ تھی اسکی دل کو مطلوب
ہاتف نے بتایا مادہ خوب

ہجری تاریخ اس کی فی الفور
لکھ دے راقم۔ بیان مرغوب

تاریخات طبع سابق

از نتیجۂ طبع نقادِ سخندان کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقلؔ ایجنٹ سابق مطبع

ہر اک اہل نظر ہوتا ہے شاداں اسکے پڑھنے سے
عبث ہے فکر تمکو سال تاریخ مسیحی کی

کیا ہے جاہؔ نے تالیف کیا دلنشین قصہ
لکھو عاقلؔ کہ زیبا خوشنما راحت گزیں قصہ
۱۹۰۰ء

ولہ

داستان امیر حمزہ سے
سال ہجری یہی لکھو عاقلؔ

جاہؔ نے خوشنما لکھا قصہ
فرحت انگیز دلکشا قصہ
۱۳۲۶ھ

از اسوۂ سخنوران مولنا محمد حامد علیخان حامدؔ شاہ آبادی محافظ عملۂ تصحیح مطبع ہذا

پانچوین بار فضل حق سے چھپی
مصرع سال لکھا حامدؔ نے

کیسی اچھی طلسم ہوش ربا
خوب لکھی طلسم ہوش ربا

ولہ

عجیب قصہ و عجیب جاہؔ نے لکھا
جو کوئی سائل تاریخ طبع ہو حامدؔ

بھرے ہین جسمین مضامین خوب سرتاپا
خوب لکھی طلسم ہوش ربا

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد و المنۃ کہ فسانۂ لاجواب و رنگین سراسر فرحت آگین شاہد معنی دلربا المسمے جلد اوّل طلسم ہوش ربا مؤلفہ موجد داستان گوئی منشی میر محمد حسین جاہؔ لکھنوی بصحت تمام و سعی مالاکلام مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین حسب الحکم عالی جناب منشی بشن نرائن صاحب مالک مطبع باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ ستمبر ۱۹۳۰ء آٹھوین مرتبہ چھپکر شائع ہوئی۔

(الہ ٹی آرٹ پریس دریا گنج نئی دہلی)

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri